جلد سوم

الہلال

۲ر جولائی تا ۲۴ر دسمبر ۱۹۱۳

ابوالکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی

لکھنؤ

جون ۱۹۸۶ء میں جب اترپردیش اردو اکادمی کی تشکیلِ نو ہوئی اور میں کوئی چار سال کے وقفے کے بعد اس کی مجلس انتظامیہ کا ایک بار پھر چیرمین نامزد کیا گیا تو میرے ذہن نے اس کا جو ترقیاتی منصوبہ مرتب کیا، اس میں مولانا ابو الکلام آزاد کی صد سالہ جشنِ ولادت کی تقریبات کو سرِ فہرست جگہ ملی، اور سچ بات تو یہ ہے کہ میں کسی طرح یہ عہدہ قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں تھا لیکن چھ ماہ کی طویل کشمکش کے بعد میرے اندازِ فکر میں تبدیلی رونما ہوئی اور اس جذبے نے میری انفعالی کیفیتوں کو شکست دے دی کہ مولانا کی شخصیت اور ان کی تعلیمات کو عام کرنا ہمارے واجبات میں ہے اور اردو اکادمی اس قومی کام میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

میں نے جب اکادمی کی مجلس انتظامیہ کے اراکین سے آزاد صدی کے مختلف پہلوؤں پر غیر رسمی گفتگو کی تو ان کے اندر اس منصوبے کی تکمیل کا ذوق مجھ سے کہیں زیادہ ملا اور آخر کار مجلس انتظامیہ نے اپنی پہلی نشست میں الہلال کی مکمل فائلوں کے عکس کی طباعت و اشاعت کا منصوبہ بڑے عزم و حوصلے کے ساتھ منظور کر لیا۔ مجلس انتظامیہ نے محسوس کیا کہ مولانا آزاد کو اس سے زیادہ مخلصانہ خراجِ عقیدت اور کیا ہوگا کہ الہلال کا عکس ملک کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے۔

اکادمی کا سالانہ بجٹ محدود اور متعین ہوتا ہے۔ اس کی مدیں مقرر ہیں اور ریاستی حکومت ان مدوں کے پیشِ نظر ہر سال گرانٹ دیتی ہے۔ آزاد صدی کا بجٹ الگ سے مرتب کیا گیا اور حکومت کو منظوری اور اضافی گرانٹ کے لیے بھیج دیا گیا۔

بجٹ، ضمنی بجٹ، گرانٹ، اضافی گرانٹ، متواتر اور غیر متواتر گرانٹ ——— یہ ایسے موضوعات ہیں جن کی جزئیات ہمیشہ میرے دائرۂ فہم سے باہر رہی ہیں۔ ایک مدت تک جب اضافی گرانٹ کے سلسلے میں حکومت سے کوئی جواب نہیں ملا اور اکادمی کے افسروں نے اس کے مالہ و ماعلیہ کی تفصیلات مجھے بتائیں تو میرے شب و روز کے معمولات متاثر ہو گئے اور سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ الہلال کے عکس کی اشاعت کیوں کر ممکن ہو گی۔ عوام و خواص سے کسی طرح کا چندہ وصول کرنا ہمیشہ اور ہر حال میں میرے معمولات سے خارج رہا ہے۔ جب کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو میں نے گرانٹ کی منظوری کی توقع پر کام کا آغاز کر دیا۔

اسی اثنا میں گورکھپور ایرپورٹ پر جناب ویر بہادر سنگھ (سابق وزیر اعلا) سے ملاقات ہو گئی اور میں نے آزاد صدی کا ذکر چھیڑ دیا۔ انھوں نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ اترپردیش میں "آزاد صدی تقریبات" اس طرح منائی جائیں جو ہر لحاظ سے مولانا آزاد کے شایانِ شان ہوں۔ انھوں نے اضافی گرانٹ کے سلسلے میں کہا کہ اس کی فکر نہ کیجیے، لکھنؤ آ جائیے، گرانٹ مل جائے گی۔ میں نے ۲۲ مارچ ۱۹۸۸ء کو جب شری ویر بہادر سنگھ سے لکھنؤ میں ملاقات کی تو انھیں ایرپورٹ والی بات یاد آ گئی۔ بجٹ کے جو کاغذات اکادمی سے بھجوائے گئے تھے، ابھی ان کی نظر سے نہیں گذرے تھے مگر انھوں نے بطیبِ خاطر ایک دوسرے کاغذ پر پانچ لاکھ کی رقم منظور کی اور کہا کہ جتنی مزید رقم کی ضرورت ہوگی، حکومت ادا کرے گی۔

جون ۱۹۸۸ء میں جناب نراین دت تیواری نے وزیر اعلا کا عہدہ سنبھالا۔ ۱۸ جولائی ۱۹۸۸ء کو اکادمی کی مجلس عام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں تیواری جی نے بھی شرکت کی۔ اکادمی کی صدر بیگم حامدہ حبیب اللہ نے آزاد صدی تقریبات کے لیے مزید پانچ لاکھ کی رقم کا مطالبہ کیا۔ تیواری جی نے اسی اجلاس میں اس مطالبے کو منظور کر لیا اور اس طرح آزاد صدی تقریبات کے لیے ریاستی حکومت نے مجموعی طور پر دس لاکھ روپے کا عطیہ منظور کیا۔

الہلال کے عکس کی اشاعت کوئی اہمیت رکھتی ہے کہ نہیں، اس سوال کا جواب ——— منفی تو ہرگز نہیں۔ ہمارے سامنے اس کے بہت سے مثبت پہلو ہیں۔ پہلی بات تو یہی ہے کہ مولانا آزاد پر کوئی تحقیقی اور تنقیدی کام اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک الہلال کے سارے شماروں کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کر لیا جائے۔ مولانا آزاد کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں صرف اس لیے راہ پا گئی ہیں کہ الہلال کی فائلیں کمیاب ہیں اور خواہش کے باوصف لوگوں کو اس کے مطالعے کا موقع نہیں ملتا۔ الہلال مولانا کی دینی، سیاسی، علمی اور ادبی شخصیت کا حرفِ آغاز بھی ہے اور حرفِ آخر بھی۔

ہم معروضت

- الہلال کے عکس کی اشاعت سات جلدوں میں کی جارہی ہے جن کی تفصیل یہ ہے :

جلد اوّل	۱۳، جولائی ۱۹۱۲ء	تا	۲۵، دسمبر ۱۹۱۲ء	۲۳ شمارے
جلد دوم	۸، جنوری ۱۹۱۳ء	تا	۲۵، جون ۱۹۱۳ء	۲۴ شمارے
جلد سوم	۲، جولائی ۱۹۱۳ء	تا	۲۴، دسمبر ۱۹۱۳ء	۲۵ شمارے
جلد چہارم	۷، جنوری ۱۹۱۴ء	تا	۲۴، جون ۱۹۱۴ء	۲۱ شمارے
جلد پنجم	یکم جولائی ۱۹۱۴ء	تا	۱۸، نومبر ۱۹۱۴ء	۱۸ شمارے
جلد ششم	(البلاغ) ۱۲، نومبر ۱۹۱۵ء	تا	۳۱، مارچ ۱۹۱۶ء	۱۱ شمارے
جلد ہفتم	۱۰، جون ۱۹۲۷ء	تا	۹، دسمبر ۱۹۲۷ء	۲۴ شمارے

شماروں کی مجموعی تعداد ۱۴۶

- البلاغ کو تسلسل قائم رکھنے کے لیے الہلال میں شامل کرلیا گیا ہے اور اکادمی نے اس کا ذکر جلد ششم کی حیثیت سے کیا ہے۔
- الہلال کی سات جلدوں کو تین مجلّدات میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ ان کی مجموعی قیمت کچھ کم ہو جائے۔ مجلّدات کی تفصیل یہ ہے۔

جلد اوّل اور جلد دوم	ایک ساتھ مجلّد ہیں
جلد سوم اور جلد چہارم	ایک ساتھ مجلّد ہیں
جلد پنجم، جلد ششم اور جلد ہفتم	ایک ساتھ مجلّد ہیں

- الہلال کا متن لائن نگیٹیو سے طبع ہوا ہے، تصویریں ہاف ٹون نگیٹیو سے چھپی ہیں۔
- کوشش کی گئی ہے کہ الہلال میں شائع شدہ سارے اشتہارات کا عکس بھی شائع ہو جائے۔
- متن میں (اور صفحات کے تسلسل میں بھی) کئی جگہ غلطیاں نظر آئیں لیکن ان کی تصحیح صرف اس لیے نہیں کی گئی کہ ہم 'نقل مطابق اصل' کے اصول سے انحراف نہیں کرنا چاہتے۔
- بعض جلدوں کی فہرست الہلال میں شائع ہوئی تھی۔ اسے متعلقہ جلدوں کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ جن جلدوں کی فہرست الہلال نے شائع نہیں کی تھی، اسے اکادمی نے مرتب کرکے متعلقہ جلدوں میں شامل کر دیا ہے۔
- یوں تو الہلال میں صفحہ نمبر کی صراحت ہوتی تھی لیکن اشتہارات صفحہ نمبر سے عاری ہوتے تھے۔ آسانی کے لیے اکادمی اڈیشن کے صفحہ نمبر کا بھی اندراج کر دیا گیا ہے جو اشتہارات اور تصاویر کو بھی محیط ہے۔ اکادمی اڈیشن کا صفحہ نمبر نیچے نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔
- الہلال کی فروخت سے اکادمی اپنی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتی اس لیے یہ لاگت سے کم قیمت پر فراہم کیا جارہا ہے۔

ان موضوعات کا کون سا ایسا نکتہ ہے جس کی تصریح الہلال میں نہیں ہے۔ آزاد اور الہلال لازم و ملزوم ہیں اس لیے اگر آزاد صدی کے موقع پر بھی مولانا آزاد کا مطالعہ ادھورا رہتا ہے تو موجودہ نسل ہمیشہ مورد الزام رہے گی کہ وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہوئی۔ اتر پردیش اردو اکادمی اس الزام سے اپنے معاصرین کو بری کر رہی ہے۔

الہلال کسی الف لیلوی داستان کے زمرے میں شامل ہوتا جا رہا ہے اردو کے مختلف درجات کے نصاب میں مولانا آزاد کی تحریریں بجا طور پر شامل کی گئی ہیں اور جب اساتذہ ان تحریروں پر درس دیتے ہیں تو الہلال اور اس کی گوناں گوں خصوصیات کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ طلبہ کے اندر الہلال کے دیدار کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے۔ مگر اساتذہ ان کی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتے کہ الہلال ایک جنس نایاب ہے۔ اگر کہیں کسی کے پاس کوئی شمارہ ہے بھی تو وہ اتنے پراسرار طریقے سے اس کی جلوہ گری کا سامان بہم کرتا ہے کہ یہ جلوہ گری "ہر چند کہیں کہ ہے، نہیں ہے" کے ذیل میں آ جاتی ہے۔ الہلال کے عکس کی اشاعت سے نئی نسل کی شکایت دور ہو جائے گی۔ کم از کم اتنا تو وہ کر سکتی ہے کہ اصل الہلال کو نہ سہی اس نے اس کا عکس تو دیکھا ہے۔ الہلال کی یہ نئی جامہ پوشی اس کے انداز قد کی بہر حال غمازی کرے گی۔

اسلاف علم و ہنر اور ہم وقت کے مابین جو امتیازی لکیر کھینچتے آئے ہیں، اس کی حقانیت کا بار ہا تجربہ ہوا لیکن الہلال کی فائلوں کی تلاش نے اسے آئینہ کر دیا۔ اس کی اشاعت کے لیے ریاستی حکومت سے گرانٹ تو مل گئی لیکن اس کے صحیح سالم اوراق کی فراہمی مرحلہ جوئے شیر ثابت ہوا۔ میں ۱۹۵۱ء میں گورکھپور آ گیا تھا اور برابر یہاں کے ذاتی کتب خانوں کی تلاش اور ان سے استفادے میں مصروف رہا۔ بعض ذاتی کتب خانوں کی فہرستیں بھی میں نے مرتب کر لی تھیں، مجھے یقین تھا کہ الہلال کے سارے شمارے مجھے گورکھپور میں مل جائیں گے اور اگر دو چار شماروں کی کمی ہو گی تو وہ باہر کے کتب خانوں سے پوری ہو جائے گی۔ میرے اس یقین نے دھوکا نہیں دیا، قریب قریب سارے شمارے یہاں مل گئے بلکہ بعض بعض شماروں کی تو چھ چھ کاپیاں ملیں لیکن دستبرد زمانہ نے ان شماروں کی جو گت بنا دی تھی، اس نے میرے عزم و حوصلے کو متاثر کر دیا۔ کسی کا سر ورق غائب ہے، کسی کے بیچ کے صفحات غیر حاضر، بعض فائلیں ناقص الاول، بعض ناقص الآخر اور بعض ناقص الطرفین نکلیں۔ بعض شماروں سے تصویریں غائب تھیں ——— اور اگر بے کی حد یہ تھی کہ بعض شماروں کے ایک کالم کو دیمک چاٹ گئی تھی اور بعض کے دوسرے کالموں کو۔ غرض الہلال کی دستیابی کی جہاں خوشی تھی وہاں اس کا غم تھا کہ اس کا عکس کیوں کر لیا جائے گا۔

بہت سی تدبیریں اور ترکیبیں ذہن میں آئیں لیکن میں نے یہ کیا کہ سب سے پہلے سارے شماروں کے کارڈ بنا لیے اور اس کے اندراجات اس طور پر مکمل کیے جن سے بعض علمی اشارات کی نشاندہی بھی ہو جائے اور عاریت دینے والوں کے نام اور شماروں کی ہیئت کذائی بھی واضح ہو جائے۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے میں نے سارے شماروں کے الیکٹرو اسٹیٹ عکس حاصل کر لیے۔ اصل مرحلہ اس کے بعد پیش آیا جسے میں تنہا طے نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اپنی بیوی کے سامنے مسائل رکھے اور اس سے کہا کہ میں چھ سات ہفتے کے لیے سارے گھر کو اس کام میں لگانا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ گھر کے معمولات میں فرق بھی نہ آئے اور اپنی اپنی بساط کے مطابق گھر کا ہر فرد اس کام میں میری مدد بھی کر دے۔ ماں کا حکم ہوا تو میرا بیٹا مسعود اور بیٹیاں عذرا، بشریٰ، قدسیہ، فوزیہ اور زیبا الہلال کے کام میں لگ گئیں۔ سارا گھر الہلال کی اصل فائلوں اور ان کی الیکٹرو اسٹیٹ کاپیوں سے بھر گیا۔ کرسیوں پر، میزوں پر، فرش پر ہر جگہ الہلال کے شمارے بکھرے ہوئے تھے اور اللہ کا نام لے کر ہم سب نے ہر شمارے کے ایک ایک ورق کو دیکھنا شروع کیا اور جہاں کوئی نقص نظر آتا اسے فوراً اسی شمارے کی دوسری کاپیوں کی مدد سے درست کر لیا جاتا۔ اس کی صورت یہ اختیار کی گئی کہ متاثرہ عبارت پر صاف عبارت والا فوٹو چپکا دیا جاتا اور پھر اس طرح کے اوراق کا دوبارہ الیکٹرو اسٹیٹ کرایا جاتا تاکہ اس کی ٹیکنیک پڑھنے میں دشواری نہ ہو۔ دن بھر بلیڈ سے کاٹ کاٹ کر زخمی اوراق پر پینبہ مرہم رکھا جاتا اور شام کو ان کا الیکٹرو اسٹیٹ کرا لیا جاتا۔ صبح کو تین چار بجے جب میں سو کر اٹھتا تو ان نئے اوراق کا حرفاً حرفاً مطالعہ کرتا اور اوریجنل سے موازنہ کرتا کہ کہیں کوئی نقطہ یا حرف متاثر تو نہیں ہو گیا ہے۔

ہر چند ہم نے کوشش کی ہے کہ الہلال کا ایک ایک لفظ اصل حالت میں قارئین کے سامنے آ جائے لیکن ہم انسان ہیں، ہم سے ضرور غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ہم عفو اور درگذر کے مستحق ہیں۔

جن لوگوں نے الہلال کی فراہمی اور اس کی ترتیب میں میری مدد کی ہے ان کا شکریہ ادا کرنا میرے واجبات میں داخل ہے۔ احسان کرنے والوں کی فہرست بہت طویل ہے لیکن جن لوگوں کے احسانات مجھے ہر موقع پر اور ہر حال میں یاد رہیں گے، ان میں سب سے پہلے جناب مصطفےٰ کمال، اسسٹنٹ لائبریرین، گورکھپور کا نام آتا ہے۔ موصوف ایم۔ اے میں میرے شاگرد رہ چکے ہیں، انھوں نے الہلال کی فراہمی میں بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔ روزنامہ قومی آواز کے سب ایڈیٹر جناب قطب اللہ نے الہلال کے بعض شمارے صرف فراہم نہیں کیے بلکہ گھنٹوں کھڑے رہ کر ان کی فوٹو کاپیاں نکالی ہیں۔ دارالمصنفین اعظم گڈھ کے مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب نے بھی بعض شماروں کی فراہمی میں بر وقت مدد کی۔ ڈاکٹر رضیہ حامد نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ الہلال کی ایک فائل میرے پاس بھجوا دی۔ میں ان سب کا اپنی طرف سے اور اکادمی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ریاض الدین اور ڈاکٹر تحریر انجم نے فہرست سازی اور ترتیب میں غیر معمولی دلچسپی لی، ڈاکٹر محمد شعیب نے کتابت اور تزئین کا بار سنبھالا، یہ تینوں میرے شاگرد رہ چکے ہیں۔ شاگرد بھی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کا شکریہ ادا کیے بغیر میں اپنے فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

یہ کام مجلس انتظامیہ کے فیصلے سے انجام پذیر ہوا ہے۔ اس نے مجھے جو حکم دیا، میں نے اس کی تعمیل کی۔ میں مجلس انتظامیہ کے ہر رکن کا فرداً فرداً شکریہ ادا کر رہا ہوں۔

"آزاد صدی تقریبات" کے لیے مجلس انتظامیہ نے جس سب کمیٹی کی تشکیل کی تھی، اس میں ڈاکٹر عابد رضا بیدار، ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، جناب احمد سعید ملیح آبادی، چیف ایڈیٹر آزاد ہند، کلکتہ اور پروفیسر ریاض الرحمن شیروانی، صدر شعبۂ اسلامیات، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر خصوصی مدعوین کی حیثیت سے شامل کیے گئے تھے۔ ان حضرات کے سرگرم تعاون کو اکادمی ہمیشہ یاد رکھے گی۔

اگر الہلال کے اس عکسی ایڈیشن کی پذیرائی ہوئی تو جناب سید اطہر مسعود رضوی، پبلی کیشن آفیسر اور جناب رام کرشن ورما، سکریٹری اکادمی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ طباعت و اشاعت کا سارا بار انھوں نے اٹھایا تھا۔ اس میں جو خامیاں ہیں تو صدق دل سے میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔ میں اتنا ضرور یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے احساس فرض کو کبھی مرنے نہیں دیا۔ میں نے اپنی علمی زندگی کی تشکیل میں مولانا آزاد کی تحریروں سے ہمیشہ کام لیا۔ میری خواہش رہی ہے کہ نئی نسل بھی ان تحریروں سے استفادہ کرے۔ الہلال کی اشاعت نو میں مجھے اس خواہش کی تکمیل کے آثار نظر آتے ہیں!

محمود الٰہی
چیرمین، مجلس انتظامیہ

اتر پردیش اردو اکادمی
قیصر باغ، لکھنؤ
یکم اگست ۱۹۸۵ء

اس جلد کے مضامین اور تصاویر کی فہرست آخری شمارے کے بعد ملاحظہ فرمائیں۔

لاکهوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیه کی گلیوں میں

الہلال کا ایک سالانه قیمت مع محصول صرف آٹهه آنه !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هیں که " خدا کے کیلیے یوروپین ترکی کے اُن لاکهوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں هزارها بیمار عورتیں اور جاں بلب بچے هیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجه سے یکایک اپنا گهر بار چهوڑنا پڑا' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بهی زیادہ درد انگیز هے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمی هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زندہ' مگر مردے سے بد تر هیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران هے که اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوار گذرے که هلال احمر کا چندہ هر جگهه هو چکا هے' اور تمسکات کا کام بهی جاری هے - مجبوراً جو کچهه خود اسکے اختیار میں هے' اسی کیلیے کوشش کرتا هے۔

(۱) کم ازکم وہ ایک ماہ کے اندر دو هزار پاونڈ یعنی ۳۰ - هزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاهتا هے' کیونکه هلال احمر کے مقصد سے جو روپیه دیا جاتا هے' اسکو خلاف مقصد دوسری جگه لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج هی ترکی میں [illegible] کی گئی هے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے

فاج [illegible] رلا برا [illegible] ی الا [illegible]

ونه وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگهه' خود هی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاهتا هے -

(۲) اسکی صورت یه هے که بلا شک نقد تیس هزار روپیه دینا دفتر کے امکان سے باهر هے' مگر یه تو ممکن هے که تیس هزار روپیه جو اسے مل رها هو' وہ خود نه لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقینا میں ۳۰ - هزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجهے ۳۰ - هزار روپیه دیتے' تاکه میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے که **دفتر الہلال چار هزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا هے - آج کی تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب آٹهه روپیه قیمت سالانه الہلال کی دفتر میں بهیجدینگے**' انکے روپیه میں سے صرف آٹهه آنه ضروری اخراجات خط وکتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑهے سات روپیه اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار آنکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑهے سات روپیه وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیه کو دینگے' اسکا اجر عظیم الله سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹهه آنے میں سال بهر کیلیے الہلال بهی (جو جیسا کچهه هے' پبلک کو معلوم هے) انکے نام جاری هوجائیگا - اس طرح چار هزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - هزار روپیه فراہم هو سکتا هے اور دفتر الہلال آسے خود فائدہ اٹهانے کی جگه' اس کارخیر کیلیے وقف کردیتا هے -

(۵) اس وقت ماهوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط هے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا هے - دفتر اس وقت تک کئی هزار روپیے کے نقصان میں هے' اور مصارف روز بروز بڑهتے جاتے هیں' تاهم اس تار کو پڑهکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تهی' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں هی کے آگے هاتهه پهیلاے رهنا' بہتر نظر نه آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے هزاروں روپیه کارخیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یه پہلی مثال هے' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف هے که برادران ملت تغافل نه فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹهاکر فوراً درخواست خریداری بهیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم -

یوروپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا هفته وار رساله هے' جو یورپ اور ترکی کے اعلی درجه کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا هے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نهی عن المنکر هے - محققانه علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا هے - اس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیه" ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحه معلوم کرنے کا مخصوص ذریعه هے - "نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکی ایک با تصویر سرخی هے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکهے جاتے هیں' جو اپنے مخصوص نامه نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات' مذاکرۂ علمیه' حقائق و دقائق' المراسلة و المناظرۂ' اسئلة و اجوبتها اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آٹهه آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حواله ضرور دیا جاے' او کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکها جاے -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7 / 1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

مسلمان ابوالکلام الدہلوی

عنوان تلغراف

« الہلال »

مقام اشاعت

۷ ۔ ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۶ رجب ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۱

Calcutta : Wednesday. July 2. 1918.

اطلاع

زر اعانۂ مہاجرین

اور

الہلال

(۱) اعلان کیا گیا تھا کہ ۳۰ - جون تک جو درخواستیں آئیں گی انکی قیمت زر اعانۂ مہاجرین میں داخل کردی جائیگی - ۳۰ - جون گذر گیا، مگر اب تک جو رفتار خریداروں کی رہی ہے، وہ میری امید کیلیے بہت دلشکن ہے - اب ایک ہی چارۂ کار باقی رہگیا ہے کہ مدت اور بڑھا دی جاے - چنانچہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳۰ - جولائی تک اس مدت کو تصور کیا جاے - اس عرصے کے نئے خریداروں کی قیمت بھی بعد وضع ۸ - آنہ کے داخل خزینۂ اعانت کردی جائیگی -

(۲) گذشتہ پرچے میں اعلان کیا گیا تھا کہ جن حضرات کی قیمت ختم ہوچکی ہے، انکے نام یہ پرچہ نہیں جائیگا، تا آنکہ وہ ایندہ کیلیے قیمت بھیجدیں یا وی - پی کی اجازت دیں - لیکن احتیاطاً یہ نمبر بھی تمام موجودہ خریداروں کے نام بھیجا جاتا ہے -

لیکن اگر اس ہفتے بھی انکی جانب سے کوئی اطلاع نہیں ملی تو پرچہ مجبوراً بند کردیا جائیگا -

(۳) گذشتہ جلد کی مفصل فہرست مضامین نظم و نثر و تصاویر اور علحدہ لوح چھپ رہی ہے - ناظرین جلد بندھوانے میں جلدی نہ کریں - غالباً ایندہ نمبر کے ساتھہ شائع ہوجاے -

(۴) بعض حضرات اب بھی رعایت کے لیے خط لکھتے ہیں اور اسطرح دفتر کا وقت بے فائدہ ضائع ہوتا ہے - بکمال ادب گذارش ہے کہ دفتر کے مالی نقصانات اب اس درجہ پہنچ گئے ہیں کہ رعایت کسی طرح ممکن نہیں - بارہا اسکی نسبت اعلان ہوچکا ہے -

فہرست

تصاویر

ملیح اباد کے قلمی [illegible] انبہ

اگر اپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمائیے : حاجی نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیح اباد کارخانہ قلمہاے انبہ محلہ دیبی پرشاد ضلع لکھنؤ -

دشمـــــن دوست نمــا ! !

غیر اقوام پر حکمرانی کے باب میں روسی قوم دیگر اقوام یورپ سے بہت پیچھے ہے -

دیگر اقوام نے لفظی ہمدردیوں، خوش آیند قرار دادوں، اور دلکش وعدوں سے محکوم اقوام کے دل اپنے دست فریب و خدع میں لے لیے ہیں، اور پھر اسکے بعد جو کچھہ کرنا مقصود ہوتا ہے، پس پردہ پوری خوش اسلوبی سے انجام دیا جاتا ہے، لیکن روس کی حالت اسکے بالکل برعکس ہے - وہ ہمیشہ اپنی رعایا کو خشونت و درشتی اور تیغ و تفنگ سے اپنے ہاتھہ میں رکھنا چاہتا ہے، اور حق یہ ہے کہ تلوار بکف دشمن، در آستین خنجر سے ہزار درجہ بہتر ہے -

تازہ عربی ڈاک سے معلوم ہوتا ہے کہ ادفان کے مدرسۂ عثمانیہ کے تمام معلمین و متعلمین نے متفقہ طور پر ایک عرضداشت (میموریل) حکومت کے نام بھیجی تھی، جسمیں اصلاح تعلیم کی درخواست کی گئی تھی، مگر حکومت روس نے اپنی دیرینہ خشونت کے ساتھہ یاد داشت کو نامنظور کر دیا -

اسی ڈاک میں ایک زیادہ شرمناک و عبرت انگیز واقعہ کا ذکر ہے -

مسلمانان بیشیقورسق ایک جامع مسجد تعمیر کرنا چاہتے تھے - حسب قانون میونسپلٹی انہوں نے اجازت کی درخواست دی - جو جگہ تجویز کی گئی تھی، اس کے پاس ایک گرجا تھا - میونسپلٹی کے چیرمین نے پادری کو بلایا، اور اس سے درخواست کی بابت مشورہ کیا - پادری نے جواب دیا کہ گرجا کے قریب مسجد بنانا مذہباً جائز نہیں، اسلیے درخواست واپس کر دی گئی -

الشر قد ینتج الخیر

سطحی نظریں ان حرکات شنیعہ کی بناء پر روس پر نفریں بھیجیں گی، اور اسکو محکوم اقوام کے لیے قہر الہی خیال کرینگی، مگر دقیقہ رس نظریں جانتی ہیں کہ یہ قہر الہی نہیں بلکہ تازیانۂ بیداری ہے - حاکم کا علانیہ ظلم و ستم اور خشونت و درشتی محکوموں کے جذبات کو بیدار کرتا ہے، انہیں حریت و استقلال کی تعلیم اور جانبازی و سر فروشی کا درس دیتا ہے - دنیا میں قوموں نے علم استقلال اسی وقت بلند کیا ہے، جب یا تو حکمراں قوم کی علانیہ ظلمرانی حد سے گذر گئی، یا محکوم قوم کا احساس اس قدر تیز ہو گیا کہ مخفی مظالم کا بھی احساس ہونے لگا - پس ترکستان و کوہ قاف میں روسی مظالم، عذاب الہی نہیں بلکہ معلم حریت ہیں، جو غلامی اور محکومی کا جوا پھینکدینے کے لیے انہیں تیار کر رہی ہے -

لیکن اسکے مقابلے میں جو حکومتیں بظاہر نرمی و رافت، اور حسن سلوک و مسامحت کی پالیسی پر کاربند ہوتی ہیں، اور اپنے ہر سخت سے سخت استبدادی اور ظلم آمیز عمل کو بھی آزادی کا نقاب پہنا کر ظاہر کرتی ہیں، انکا وجود مخلوقات الہی کیلیے سب سے بڑا قہر ہے - کیونکہ طبیعتیں انکی ظاہر فریبیوں کا شکار ہو جاتی ہیں، اور انکی نرمی و رافت، حس و بیداری کو کروٹ لینے کی مہلت نہیں دیتی -

یاد رکھنا چاہیے کہ بے نقاب دشمن، دوستی کے نقاب پوش دشمن سے بدرجہا بہتر ہے : و ان فی ذلک لایات لقوم یتفکرون -

---

ھفتۂ جنــگ

موجودہ حکومت نے چاہا تھا کہ قسطنطنیہ کی فضا کو سازش کے جراثیم سے پاک کردے، مگر یہ کیونکر ممکن ہے، جب پیرا میں اسکی پرورش کے لیے تربیت خانے قائم ہوں، اور لندن کے ماہرین فن نقشہ ہاے تربیت بلا انقطاع بھیج رہے ہوں ؟

مرحوم محمود شوکت پاشا کے قاتل کے ساتھہ اسکے اعوان و انصار کے حق میں بھی موت کا فتوی صادر کیا گیا تھا کہ اس سوز کا خاتمہ ہو جائے - مگر کار فرما ہاتھہ کی چابک دستی دیکھو، اس تعذیب و تنکیل سے کیسی طلائی فرصت کا کام لیا ہے ؟ اگر رپوٹر کا بیان صحیح ہے تو اس قتل عام کے متعلق غلط فہمی سے پورا فائدہ اٹھایا جارہا ہے، اور انتقام کے پردے میں دولت عثمانیہ کے اصلی فرزندوں کے قتل کے لیے بھی سازشہاے تازہ کے ساتھہ وسیع تیاریاں ہو رہی ہیں ! !

جس قوم کی یہ حالت ہو کہ دشمن کے لگاے ہوے زخموں سے جسم چور چور ہو، مگر با ایں ہمہ غیروں پر چلانے کی جگہ، آپس ہی میں تلوار چلا رہی ہو، اسکا خدا ہی حافظ ہے -

مگر اس تلوار کے قبضے کن ہاتھوں سے متحرک ہیں ؟ پس پردہ کن ہاتھوں میں ڈور ہے، جو پتلیوں کو نچا رہی ہے ؟

ایک طرف تو یہ حالت ہے کہ سازشوں کی بدولت حکومت کی بنیاد کشتی طوفانی ہو رہی ہے، دوسری طرف (بقول رپوٹر) خزانہ کی یہ حالت کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں وسط مارچ سے واجب الاداء ہیں، اور اب چنگی کے عہدہ داروں کی تنخواہیں بھی نہیں ملتیں - روپیہ کے اسدرجہ قحط اور بعض اشد ضرورتوں سے عاجز آکر حکومت کو چند زمینوں کے فروخت کا فیصلہ کرنا پڑا -

روس کا توسط اب تک سرویا نے منظور نہیں کیا - ۲۴ - جون کے تار میں جو خبر دی گئی تھی، اسکی تغلیط ۲۷ - کے تار میں کردی گئی ہے - بلغاریا نزاع انگیز مقامات سے اپنی فوج ہٹانے پر راضی نہیں - اسکا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ یونان اور سرویا کو بھی اپنی اپنی فوجوں کے ہٹانے سے انکار ہے - سالونیکا سے آئی ہوئی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ زلیٹر میں جنگ رو بہ ترقی ہے - فریقین کو سخت نقصان ہو رہا ہے - اور اسوقت تک سرویا کے اعوان و انصار کی تعداد برابر بڑھتی جاتی ہے -

وائنا میں بیان کیا گیا ہے کہ رومانیا بلغاریا کو دھمکی دے رہی ہے کہ اگر بلغاریا نے سرویا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تو وہ بھی اسکے خلاف اعلان جنگ کر دیگی - اسکوب میں بارہ ہزار مانٹی نیگری پہنچ گئے ہیں - سروی فوج نے پر جوش نعروں اور دستکوں سے انکا استقبال کیا - ایک نامہ نگار بلغراد سے لکھتا ہے کہ ۲۰ - ہزار البانی سرویا کے طرف سے لڑنے کے لیے تیار ہیں، جسمیں سے ۶ - سو اسکوب پہنچگئے -

جسم زخموں سے چور، گھر میں سازشوں کی آگ مشتعل، خزانہ خالی، مگر با ایں ہمہ دولت عثمانیہ پھر میدان جنگ میں اترنے کے لیے تیار ہے ! اخبار مذکور کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایک جلسے میں تمام وزراء نے بالاتفاق طے کیا کہ اگر سیرس، کیویلا، ڈراما سے بلغاریا نے اپنی فوجیں نہ ہٹالیں، اور جنگ چھڑ گئی، تو یونان کی طرف دولت عثمانیہ اپنا دست اعانت دراز کریگی - نامہ نگار کا بیان ہے کہ مجھسے ایک ذمہ دار جماعت نے بیان کیا کہ " اگر ان حلفاء میں باہم جنگ ہوئی، اور وہ جنگ بلغاریا کے حق میں مضر ثابت ہوئی، تو ممکن ہے کہ موخر الذکر بالکل پیچھے ہٹا دیا جائے، اور اپنی فتوحات کے نہایت ذرا سے حصے پر قانع ہو جائے - یہ ناممکن ہے کہ ہم جنگ کے وقت بالکل علحدہ رہیں - فوجوں کا متفرق ہونا ابھی ملتوی رہیگا " -

مگر سوال یہ ہے کہ کیا عثمانیوں نے ابھی تک یورپ کو نہیں پہچانا ؟ کیا ہلال کے پاس سے جو صلیب کے پاس جا چکا ہے، اسکو یورپ پھر ہلال کے پاس واپس آنے دیگا ؟ کیا انکو نہیں معلوم کہ گلاڈسٹون کی روح کا بھوت اسوقت تمام یورپ میں حلول کرچکا ہے ؟ فما لہا و لاء القوم، لا یکادون یفقہون حدیثا ! !

شذرات

فاتحة السنة الثانية

المجلد الثالث

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي سهل لعبادہ المومنين الى مرضاته سبيلا ' و اوضح لهم طرق الهداية و جعل اتباع الرسول عليها دليلا و انزل كتابا " يهدي للتي هي اقوم و يبشر المومنين الذين يعملون الصالحات ان لهم اجراً كبيرا (۱۷ : ۹) " و كتب في قلوبهم الا يملن و ايدهم بروح منه لما رضوا بالله ربا ' و بالاسلام دينا ' و بمحمد رسولا ' و اتخذ هم عبيداً له' فا قروا له بالعبودية و لم يتخذوا من دونه وليا ولا نصيرا - و قال فى حقهم " ان عبادى ليس لك عليهم سلطان ' و كفى بربك وكيلا (۱۷ : ٦۸) " و الحمد لله الذى اقام فى ازمنة الظلمات من يكون باشراق انوار الشريعة كفيلا - و اختص هذه الامة بانه " لا تزال فيها طائفة على الحق ' لا يضرهم من خذلهم و لا من خالفهم ' حتى ياتى امره " و لو اجتمع الثقلان على حربهم قبيلا - يدعون من ضل الى الهدى ' و يصبرون منهم على الجحود و الاذى ' و يبصرون بنور الله اهل العمى ' و يحيون بكتابه الموتى ' فهم احسن الناس هديا و اقومهم قيلا - يجاهدون في الله حق جهاده ' و لا يخافون لومة لائم ' " و للاخرة اكبر درجات و اكبر تفضيلا (۱۷ : ۲۳) " - فحاربوا في الله من خرج عن دينه القويم ' و صراطه المستقيم ' الذين عقدوا الوية الضلالة و البدعه ' و اطلعوا اعنة الفتنه ' و اعرضوا عن الكتاب و نبذوا السنه ' و ارتضوا غيرهما بديلا " و قل جاء الحق و زهق الباطل ' ان الباطل كان زهوقا ' و ينزل من القران ما هو شفاء و رحمة للمومنين ' ولا يزيد الظالمين الا خسارا (۱۷ : ۸۴) "

و اشهد ان محمداً عبده و رسوله ' ارسله " بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله (٦۱ : ۹) " وكفى بالله شهيدا - ارسله " كافة للناس بشيرا و نذيرا (۳۷ : ۲۸) " و " داعياً الى الله باذنه ' و سراجاً منيرا (۲۳ : ۴۹) " فهدى به من الضلاله ' و علم به من الجهاله ' و بصر به من العمى ' و ارشد به من الغي ' و فتح به اعيناً عميا ' و اذانا صما و قلوبا غلفا - الي ان اشرقت برسالته الارض بعد ظلماتها - و تالفت القلوب بعد شتاتها - فصلى الله عليه و على آله الطيبين الطاهرين ' و اصحابه المهتدين ' صلواة دائمة بدوام السماوات و الارضين ' مقيمة عليهم ابداً ' لا تروم انتقالا عنهم ولا تحويلا -

و اسئالك اللهم هداية هذه الامة الي اقوم سبيل ' و الهامها عرفان الجميل ' و تميز العدو من الخليل ' و بلغها اللهم تلك الدرجة السامية التى تتزحزح بها عن مذلة التقايد ' و تتجافى جنوبها عن مضاجع الاسر و التقييد - فلا تنقاد لمن يوردها حتفها ' و يملك عليها امرها ' حتي اصبحت بحالة لا تعرف قوتها من ضعفها - وهب لمرشديها وجدانا صادقا ' و علماً نافعاً ' و قلبا صافيا ' و لسانا بالحق ناطقا ' ولا تدع منهم مفتنا ولا منافقا - يلبس ثوبا على ظاهره مسحة من الصلاح ' و باطنه انت به عليم : " و منهم من يومن به و منهم من لا يومن به ' و ربك اعلم بالمفسدين (۱۰ :) "

(و بعد) فقد مضى على (الهلال) عام و هو دائب علي صادق الخدمه ' التي يعتقد بها فلاح المله ' و نجاح الامه ' غير مبال بما يصمه به الجامدون الجاهلون ' و يتهمه به المتفرنجون الدجالون اطفاء لنور الحقيقة ' و طمسا لمعالم الصدق " و يابى الله الا ان يتم نوره و لو كره الكافرون "

فهو - بعون الله القدير - كان و لم يزل متبعا سنن الحق بعلمه و ايقانه بان الحق احق ان يتبع ' و ان ينصت له و يستمع ' والباطل اجدر بالدثور ' و اقتلاع الجذور " و الله ولى الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور (۲ : ۲۵۷) "

اللهم ثبتني بالقول الثابت ' و العمل النافع ' و العزم الراسخ ' و " ادخلني مدخل صدق و اخرجني مخرج صدق و اجعل لى من لدنك سلطانا نصيرا (۱۷ : ۸۳) " ولا تجعل للاهواء على سبيلا -

و اعذني من كل شيطان رجيم ' و افاك اثيم ' و اهدني صراطك المستقيم ' " صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين (۱ : ٦) " و اجعلني من " الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون (۴٦ - ۱۲) "

اللهم انى ابرأ اليك يا ذالحول و الطول ' من الطول و الحول ' و اشهدك باني غير معصوم عن الزلل و الخطل ' فهب لى من ينتقد اقوالى ' و يمحص اعمالى ' و رحم الله امرأ هدانى الى عيوبي و يرشدني بالاحتساب ' و السلام على " الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه ' اولئك الذين هدا هم الله ' و اولئك هم اولو الالباب (۳۹ : ۱۹) "

[۲]

سینۂ ملت کے تازہ ترین داغ

سلانیک کا ایک سمندر منظر

البانیہ کے مناظر جمیلہ

۲۶ - رجب ۳۱ ۱۳ ہجری

اا ۱۹۱۳ء و ۱۹۱۳ء

یعني

جماعت " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(۲)
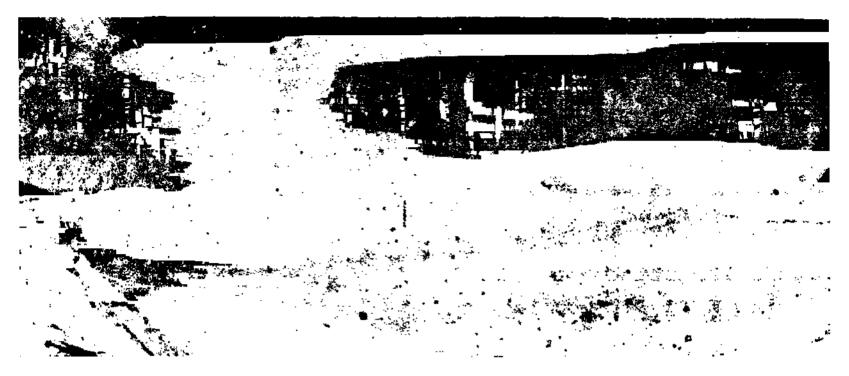
ان الـذين كذبوا بآياتنـا و استكبروا عنها ، لا تفتح لهم ابواب السماء و لا يدخلون الجنـة ، حتے يلج الجمـل في سم الخياط ، وكـذالـك نجـزي المجـرمين - (۷ : ۳۹)

جن لوگوں نے همارى آیتوں کو جهتلایا ، اور همارے آگے جهکنے کي جگهه غرور سے اکڑ بیٹهے ، تو یاد رکهو که انکے لیے نه تو کبهي آسماني برکتوں کا دروازہ کهلیگا ، اور نه کامیابیوں اور کامرانیوں کی بهشت حیات میں داخل هوسکیں گے - هاں اگر ایسا هوسکتا هے که سوئي کے ناکے میں سے اونٹ گذر جاے ، تو یه بهي ممکن هے که وہ بهي بغیر اسکے فلاح پا جائیں -

بیـا کـه روے بمحـرابگاه نـور نهیـم * بنـاے کعبـهٔ دیگر ز سنـگ طور نهیـم !

حطیم کعبـه شکست و اساس قبلـه بریخت * بتـازه طـرح یکے قصـر بے قصور نهیـم !

علم بر طاق حـرم تا بچند ...... ست * که داغ عشق به پیشـانی غـرور نهیـم !

تو نطـع دیـر فروچین که ما قـرابـهٔ مے * بشهپر ملـک و طیلسـان حور نهیـم !

ز جوش جـرعه کشـاں صد ...... انگیزم * جهـاں جهـاں ز صراحي بادہ صور نهیـم !

بعـرعـهٔ که بسـوزد دماغ ...... * خفـاے صومعـه در عرصهٔ ظهـور نهیـم !

نفس بگـومي این بزم تا بکے (فیضـی) ؟

دگـر بمجلس روحانیـاں بخـور نهیـم !

و الشمس و ضحاها ، و القمر اذا تلاها ، و النهار اذا جلاها ، و الليل اذا يغشاها ، و السماء و ما بناها ، و الارض و ما طحاها : که زمین کا ذرہ ذرہ مستعد ، آفتاب کي شعاعیں درخشندہ ، آسمان کے بخار منجمد اعادۂ نزول ، قوتوں کا نمو ، بالیدگیوں کا ظهور ، اور معرکات کا اجتماع هر طرف موجود هے ، اور عالم نشو و نما کے ملائکۂ مدبر وقت کے منتظر ، اور تخم ریزي کے استقبال کیلیے چشم براہ هیں - دهقان کي قسمت اوج پر ، اور زمین کا طالع کامراني کے افق پر چمک رها هے - وقت هے که کل کو کاٹنے والے آج بوئیں ، اور کل جو اپني زمینیں بهرنے والے هیں ، آج اپنے دامن کو چند بیجوں سے خالي کردیں - پر ضرور هے که هاتهه تجربه کار ، دانه صحیح و سالم ، اور دهقان محافظ و نگراں هو - تا زمین کي مستعدي بیکار نه جاے ، اور اس سے جیسي بهتر غذا کل کیلیے طلب کي جاتي هے ، ویسي هي بهتر غذا آج اسے دی بهی دي جاے :

و سخر لكم الليل و ... " اور الله نے رات کي رطوبت ، اور النهار و الشمس ... دن کي حرارت کو ، اور اسکے سرچشمه

و القمـر و النجـوم مسخـرات بامره ، ان فـي ذالـك لايات لقوم يعقلون - وما ذرا لـكم في الارض مختلفـا الـوانـه ، ان في ذالـك لا يـات لقـوم يـذكرون (۱۶ : ۱۴)

یعني سورج اور چاند کو ، نیز تمام ستاروں کے خواص و تاثرات کو اپنے حکم سے تمهارا تابع کردیا هے ، اور صاحبان عقل کیلیے ان میں حکمت الهیه کي بهت سي نشانیـاں هیں ! اور پهر وہ زمین کي پیداوار اور زراعت کے نتائج ، جو تمهارے لیے پیدا کر رکهے هیں - جنکی طرح طرح کي رنگتیں اور صورتیں هیں - سو غور و فکر کرنے والوں کیلیے ان میں بهی صدها بصیرتیں اور حکمتیں پوشیدہ هیں ! ! "

حکمت امثال

میں نے اس مضمون کو موسموں کے تغیرات ، بارش کے نزول ، اسکے علائم و اثار ، اور زمین کي خشک سالي اور نشاط و شگفتگي کي تمثیل سے شروع کیا ، جو بظاهر نفس موضوع سے کوئی ربط نمایاں نهیں رکهتي ، اور ایک غیر مربوط گریز کے ذریعه تمهید مقصد

ے ملا دي گئي ہے - پھر لوگوں کو تو انتظار معجزہ جماعت کے اغراض و مقاصد کا ہے' دنیا کے طبعي تغیرات' اور نکے اثار و ما بعد نتائج کے معنوں کو اس سے کیا تعلق ؟

معلوم نہیں پچھلے نمبر کو پڑھتے ہوے یہ خیال آپکے ذہن میں پیدا ہوا یا نہیں ؟

لیکن خدا تعالی نے قران کریم کے ذریعہ اس بارے میں ہمیں ایک بصیرت بخشي ہے : و له المثل الاعلی في السماوات والارض و هو العزیز الحکیم (۳۰ : ۲٦) اور اس کا درس ہمیں بتلاتا ہے کہ مطالب عالیہ و مقاصد الہیہ کے اظہار کیلیے بہترین وسیلۂ اظہار' تمثیل ہے - یہي سبب ہے کہ تم ہر جگہ اس کتاب عزیز میں امثال و نظائر کا ایک ذخیرۂ وافر پاتے ہو' اور کہیں ہوا ؤں کي تصریف' کہیں بادلوں کے انبساط' کہیں زمین کے نشو و نما' کہیں لیل و نہار کے اختلاف' کہیں موجودات و مخلوقات کے مختلف اشکال و الوان' کہیں کواکب و سیارات کے طلوع و غروب' کہیں انقلابات طبیعیہ کے مناظر جمیلہ' اور کہیں رعد و برق کے مرایاء مدهشہ و مخوفہ کے اندر' وہ اسرار حکمیہ اور معارف الہیہ بیان کردیے گئے ہیں' جو فہم انساني کا منتہاے ادراک ہیں : و لقد ضربنا في هذا القرآن من کل مثل لعلہم یتذکرون (۲۹ : ۳۹)

منجملہ امثال قرانیہ کے' ظہور اثار و علائم بارش کي ایک لطیف و بدیع' اور جامع و مانع تمثیل ہے' جس پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے' اور جسکے اندر انسان کي قلبي و روحي حیات و ممات' اقوام و ملل کے انقلابات' ملکوں اور حکومتوں کے تسلط و تنزع' اور ہدایت الہي اور شقاوت انساني کے مختلف مدارج و مراتب کی نسبت صدہا اشارات و بیانات پوشیدہ ہیں : و ما یعقلها الا العالمون -

پس غور کیجیے تو آج بھي پیش نظر مطالب کے اظہار کے لیے اس تمثیل سے بڑھکر اور کوئي جامع اور روشن ذریعہ نہ تھا - بظاہر یہ تمہید اپکو اصل مقصود سے غیر متعلق نظر آتی ہے - لیکن آگے چلکر سیر مطالب میں ہر قدم پر آپ دیکھیں گے کہ جو کچھہ مقصود اصلي تھا' وہ دراصل اسي کے اندر عرض کردیا گیا' اور وعرض مقصد کے ہر مرتع پر یہي تمثیل ہے' جو اپنے اشارات کی شرح و تفسیر کر رہي ہے : و کذلک یضرب اللہ الامثال' لعلہم یتذکرون !!

عصر انقلاب و ظہور استعداد

فصل کاٹنا اسان اور دلخوش کن ہے' پر بیج کا بونا مشکل اور محنت کا محتاج ہے - جس طرح زمین پر سال میں ایک یا دو مرتبہ ہي وہ موسم آتا ہے' جب اسکا ذرہ ذرہ قوت نشو سے لبریز' اور اسکا چپہ چپہ استعداد نمو سے امادۂ تخم ریزي ہوتا ہے' بعینہ اسي طرح قوموں اور ملکوں کی حیات و ممات اور عروج و زوال کے بھي مخصوص و معدود اوقات ہیں' جو اپنے اپنے وقتوں پر ظہور کرتے ہیں - وہ زندگي اور ارتقا کي استعداد و صلاحیت کا ایک دور ہوتا ہے' جو صرف اسلیے آتا ہے تاکہ اس فرصت سے فائدہ اٹھانے والے فائدہ اٹھالیں' اور جنکے پاس کاشت کاري کیلیے بیج موجود ہیں' وہ وقت کو مساعد دیکھکر تخم پاشي کرلیں -

اسوقت قوموں کے اندر تغیر و انقلاب کي موجیں لہرانے لگتی ہیں' تنبہ و عتبار کی ہواؤں کا زور ہوتا ہے' مصائب کے اشتداد اور ہموم و غموم کے استیلاء سے سوئی ہوئی قوتیں بیدار ہوجاتی ہیں - پرانے زخم ہرے ہوجاتے ہیں' مندمل زخموں کے ٹانکے کھل جاتے ہیں' اور نئے زخموں کے اندر سے خون کے چشمے ابل ابل کر بہنے لگتے ہیں - پس یہ ایک عصر انقلاب اور ایک دور استعداد حیات ہوتا ہے جو ہر طرف چھا جاتا ہے' اور سرزمین روح و قلب کے ذرے ذرے کے اندر حیات ملی کے نشو و نما کی استعداد تام پیدا ہوجاتی ہے -

پھر اُس وقت زمین کی جستجو نہیں ہوتی' جو سیر حاصل ہو - پانی کی تلاش نہیں ہوتی' جو آسمان سے برسے - آفتاب کی ضرورت نہیں ہوتی' جو اپنی تمازت و حرارت سے زندگی بخشے - بلکہ صرف ایک ہاتھہ کی ضرورت ہوتی ہے' جو موسم کو دیکھے' فرصت کو سمجھے' اور ایک صحیح و سالم بیج اس زمین مستعد کے سپرد کردے' تا وہ گلے اور پھوٹے' اور پھر زندگیوں اور کامیابیوں کا درخت تناور اور شجرۂ طیبہ بنکر' قدرت الہی اور حکمت سرمدي کا ایک معجزۂ محیر العقول ہو :

هو الذی انزل من السماء ماء لکم منه شراب و منه شجر فیه تسیمون - ینبت لکم به الزرع و الزیتون و النخیل و الاعناب و من الثمرات ' ان فی ذلك لا یات لقوم یتفکرون (۱٦ : ۱۰)

" وهي تو قادر مطلق ہے' جس نے اسمان سے پاني برسایا - اور وہ ایک طرف تو دریاؤں' آبشاروں' اور تالابوں کی صورت میں جمع ہوکر تمہارے پینے اور سیراب ہونے میں کام آتا ہے' اور دوسري طرف زمین کی روئیدگي کے ظہور کا وسیلہ بنتا ہے - اُس سے درخت پرورش پاتے ہیں اور تم اپنے مویشیوں کو ان میں چراتے ہو - اُسي پاني سے خدا تمہارے لیے زمین کي زراعت و کاشت کو سر سبز کرتا ہے' اور طرح طرح کے پھل اُن میں پیدا ہوتے ہیں ! غور کرو تو ارباب فکر و بصیرت کیلیے اسمیں حکمت الہیہ کي ایک بہت بڑي نشانی ہے !! "

اس فصـــل کاشتـــِ تخـــم

" اصلاح " اور " عمل " کی دعوتیں ہی وہ بیج ہیں' جنکی اس موسم نمو اور دور استعداد میں سرزمین ارواح و قلوب کو ضرورت ہوتی ہے - ایک بیج کے بار آور ہونے کیلیے جن جن شرائط کی ضرورت ہے' وہ سب کی سب قدرتی طور پر اُس وقت مہیا ہو جاتی ہیں - زمین کی درستگی کی ضرورت نہیں ہوتی' کیونکہ حس و بیداري کی وجہ سے دلوں میں اضطراب و جوش موجود ہوتا ہے - افتاب کی تمازت و حرارت بھی مطلوب نہیں ہوتی' کہ مظالم کا اشتداد' خونریزیوں کی کثرت' اور ذلت و رسوئی کی انتہا' سوزش و تپش کی آگ سلگا دیتی ہے - باران رحمت الہی جو اقلیم نباتاتی کا سلطان و حکمراں ہے' وہ بھی امادۂ کار ہوتا ہے کہ پاني کي جگہہ قاتلان ظلم و استیلا کا سیلاب خونیں زمین کو سینچنے اور بیج کو گلانے کیلیے ہر طرف موج زن ہوتا ہے - پس اس وقت صرف ایک صحیح صداے دعوت' ایک صداقت آگین تحریک عمل' اور ایک موصل الی المقصود سفر کے بیج ہی کي ضرورت ہوتي ہے' جو طیاریوں اور آمادگیوں کے اس نامیہ زار حیثت میں سپرد خاک کردیا جاے پھر زمین اپني استعداد کو' حرارت اپني آمادگي کو' اور پاني اپني طیاري کو فوراً صرف کارکردے' اور تھوڑے ہي دنوں کے اندر قدرت الہی اس ذرۂ تخم کو اشجار و اثمار' اور برگ و بار کی ہیئت عظیمہ اور منظر فخیمہ کي صورت میں' اپني غیبي نشؤ و نما' اور الہي ربوبیت کي توفیق فیضان سے بلند و استوار فرمادے :

الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمة طیبة کشجرة طیبة' اصلها ثابت و فرعها

" اللہ تعالی نے نیک دعوت اور پاک تحریکوں کي کیسی اچھي مثال دي ہے ؟ یعنی دعوت الہی مثل ایک مبارک اور

پھر وہ کونسي شے ہے ؟ ؟

پس میں کہتا ہوں ' اور از فرق تا بقدم ایک صداے رباني بنکر کہتا ہوں - جبکہ یقین کي وہ لا زوال طاقت میرے ساتھہ ہے' جسکے لیے کبھي فنا نہیں - جبکہ وہ بصیرۃ الہي میرے دل کے اندر موجود ہے ' جسمیں کبھي تذلل وتذبذب نہیں - اور جبکہ وہ شہادت ایقانی میرے سامنے ہے' جسکی رویت میں کبھي دھوکا اور فریب نہیں - کہ زندگیوں اور کامیابیوں کا وہ تخم مقدس' کوئی انجمن' کوئی اسکیم' کوئی بے شمار خزانہ ' کوئی عہد حفاظت ' کوئی اقرار خدمت ' غرضکہ دنیا کی کوئی آواز اور انسانوں کی کوئی تدبیر نہیں ہوسکتی ' مگر

صرف وہ ایک ہي تحریک حق و صداقت ، جو مسلمانوں کو انکي حیات انفرادی و ملي کي ہر شاخ میں "مسلمان" بننے کي دعوت دے' اور اپنی اس آوازکو انکے تمام صغار و کبار' رجال و اناث ' اعالی و ادانی ' شہري و دیہاتی ' عوام و خواص ' غرضکہ ہر فرد ملت کے دل و جگر میں آتار دے کہ :

یا ایہا الذین آمنوا !	اے وہ لوگو کہ ایمان اور اسلام کے مدعي ہو !
ادخلوا فی السلم	صرف دعوا کافي نہیں' اگر زندگي چاہتے ہو
کافۃ ولا تتبعوا خطوات	تو اسلام میں پورے پورے آجاؤ' اور شیطان
الشیطان ' انہ لکم	کے قدم بقدم نہ چلو ! وہ انساني
عدو مبین ! !	ہدایت اور ارتقا و عروج کا ایک بالکل
(۲ : ۱۳۶)	کہلا دشمن ہے !

اور اس طرح اتار دے کہ خدا کے بندے پھر صرف اسی کے ہو جائیں - اسکے رشتے سے توتے ہوے پھر اسی کے ساتھہ جڑ جائیں' اسکے دروازے سے بھاگے ہوے پھر اسی کی غلامی کی زنجیریں پہن لیں - اسکے چاہنے والے پھر ہر طرف سے کتکر صرف اسی کو پیار کرنے لگیں - اسکے پکارنے والے پھر اسی کی جستجو میں نکل جائیں ' اس سے غفلت کرنے والے پھر اس روٹھے ہوے کو منا لیں - اور اس ایک کی غلامی کا حلقہ پہن کر تمام دنیا کو اپنا غلام بنانے والے ' پھر اسی کي چوکھت پر جھک جائیں - تا کہ اسکے آگے جھک کر سب کے آگے سر بلند ہوں ' اور اسکے آگے جبین نیاز جھکا کے سب کو اپنے آگے مسجود دیکھیں - یعنی ہجر کے بعد پھر وصال کی بزم آرائی ہو - محرومی کے بعد پھر کامرانی کے راز و نیاز ہوں ' اور نامرادي کے بعد پھر دولت مقصود و مطلوب سے دامن و آستین امید مالا مال ہو جاے ! !

و ہو الذي یقبل التوبۃ	" اور وہي غفور اور رحیم تو تمہارا معبود
عن عبادہ و یعفوا	کارساز ہے' کہ اسکے بندوں نے خواہ کتنی
عن السیئات و یعلم	ہی اسکی نافرمانیاں کی ہوں ' اور
ما تفعلون ' و	خواہ کتنی ہی سخت مصیبتوں میں
یستجیب الذین	مبتلا ہوگئے ہوں' لیکن جب وہ اسکے آگے
آمنوا وعملوا	توبہ کا سر جھکاتے ہیں' اور ہر طرف سے
الصالحات و یزید ہم	کتکر صرف اسی کے ہو جانا چاہتے ہیں'
من فضلہ (۴۲ : ۲۴)	تو وہ انکی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے اور

آنکی خطاؤں سے درگذر کر دیتا ہے - اور تم لوگ جو کچھہ کر رہے ہو اسے رتی رتی معلوم ہے - اور پھر جو لوگ اسکے احکام پر ایمان لاے اور اعمال صالحہ اختیار کرلیے ' تو وہ ان پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے ' انکی دعاؤں کو سنتا ہے ' اور انکی آرزوؤں کو پورا کرتا ہے ' اور اپنے فضل بندہ نواز سے انکو انکے حق سے بڑھکر اسکا بدلہ دیتا ہے ! ! "

اور پھر صدا سے میرا مقصود کیا ہے ؟ صداؤں کی تو کبھی بھی کمی نہیں رہی ہے - زبانوں نے ہمیشہ قدموں سے زیادہ کام کیا ہے ' اور دنیا میں ہمیشہ خاموش رہنے والوں سے چیخنے والوں کی تعداد زیادہ رہی ہے - پس صدا سے مقصود وہ اواز نہیں ہے ' جو کھوکھلے سینوں ' تاریک دلوں' اور بے سوز حلقوں سے اٹھکر دوسروں کے اندر وہ چیز پیدا کرنا چاہتی ہے ' جو خود اسکے اندر نہیں ہے : اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم (۲ : ۴۱) اور وہ انسانی آوازیں بھی مقصود نہیں ہیں' جو گو کتنے ہی اچھے ارادوں اور دلفریب خواہشوں کے اندر ملفوف ہیں ' مگر خود انکے اندر ایک صداے محض اور اواز تہي سے زیادہ اور کچھہ نہیں ہے -

بلکہ میں اس صداے رعد آساے قلب شکن ' اور نداء ضلالت رباے ہوش افگن کی طرف اشارہ کر رہا ہوں ' جو گو انسانوں کے حلقوں سے نکلتی ہو' مگر در اصل ہدایت ربانی اور توفیق حقانی کی ایک صداء مقلب القلوب ہو' جس نے لسان عباد کو اپنا ظاہر بنا لیا ہو - اور حق و صداقت کا ایک حسن مختفی ہو' جو انسانی خال و خط کے اندر سے اپنے جمال حقیقی کی شعاعیں دکھلا رہا ہو - یعني وہ صدا ' جسکا مبدء زبان کی حرکت کی جگہ دل کا اضطراب ہے - جسکے اعلان کے لیے حلق سے اٹھنے والی آوازیں نہیں بلکہ دل کے پھڑکنے اور تڑپنے کي آواز مطلوب ہے جسکے سننے کے لیے دنیا کي تمام آوازوں کي طرح کان کي ضرورت نہیں بلکہ دل کي ضرورت ہے - جو گویائي کي زبان سے نہیں ' بلکہ خاموشي کے لبوں سے بولتی ' اور انسان کے پردہ ہاے سماعت سے نہیں ' بلکہ ایوان قلب و روح کی دیواروں اور محرابوں سے تکراتی ہے ! !

لساني اعجمي في الہوی ' وہو ناطق
و دمعي فصیح في الہوی و ہو اعجم

کیونکہ گو بظاہر وہ آواز انسانی جماعتوں اور فردوں سے اٹھتی ہے ' مگر در اصل اس راز حقیقت کا نغمہ کچھہ اور ہی ہوتا ہے اور اس محمل صورت کے اندر ایک دوسري ہي لیلی ہے ' جسکے حسن حقیقت کا جمال خلوت گزیں مخفي ہوتا ہے -

بالفاظ سادہ تر

بہتر ہے کہ میں اپنے مطلب کو زیادہ واضح کردوں - میرا مقصود اس صداے دعوت سے ہے ' جو محض آجکل کي مصطلحہ تحریک اور ایک رسمي آواز ہي نہو' بلکہ اسکي داعي ایک ایسي جماعت ہو' جو اپني زبانوں کي طرح اپنے اعمال کے اندر بھي ایک صداے دعوت رکھے - جو سر سے لیکر پیر تک اس دعوت کا ایک پیکر مجسم ہو' جو دنیا کو اللہ کي طرف بلانے سے پہلے خود اللہ کے لیے ہوچکي ہو - اور بیماروں کو نسخہ دینے سے پہلے خود بھي اپنے لیے نسخہ لکھہ چکی ہو - اسکے اندر حقیقت اسلامیہ کي عملي روح ہو - اسکا دل جمال الہي کا مسکن ' اور اسکا چہرہ حسن حقیقت کا حجاب ہو - وہ دنیا کی تمام طاقتوں اور ماسوا اللہ قوتوں سے باغي ہوکر صرف خداء اسلام کي وفادار اور تابع احکام ہو' اور ایک کے استغراق و استہلاک میں اسطرح فنا ہوگئي ہو' کہ پھر دنیا کي صدہا قواء شیطانیہ کیلیے اسکے پاس کوئي متاع باقي نہ رہي ہو' اور ہر آن و ہر لمحہ اسکے اعمال کي زبان حال " من رآنی فقد راء الحق " کي صداے توحید سے غلغلہ انداز اقلیم روح و معني ہو - و للہ در ما قال :

انا من اہوی ' و من اہوی انا
نحن روحان حللنا بدنا
فاذا ابصرتني ' ابصرتہ
و اذا ابصرتہ ' ابصرتنا

فی السماء، تؤتی اکلها
کل حین باذن ربها،
[illegible] ـله الامثال
للناس لعلهم یتذکرون،
(۱۴ : ۲۹)

ملکوتی درخت کے ہے، نہ اسکی جڑ زمین کے اندر مضبوط، اور اسکی بلند ٹہنیاں آسمان تک پہنچی ہوئیں!! وہ قوۃ الہیہ کی نشؤ فرمائی سے ہر وقت کامیابی کا پھل لاتا رہتا ہے - اور یہ درخت کا ذکر دراصل ایک تمثیل ہے جو اللہ بیان کرتا ہے، تاکہ لوگ سونچیں اور غور کریں "

عالم اسلامی اور عصر استعداد

آج دنیا اسی عصر انقلاب، اور عالم اسلامی اسی دور استعداد سے گذر رہا ہے - ارتقا بعد از انحطاط، عروج بعد از محاق، اور حیات بعد الممات کا موسم ہمیشہ ایسا ہی رہا ہے، جیساکہ آج ہے - طوفانوں کے بعد جب امن ہوا ہے، زلزلوں کے بعد جب سکون ہوا ہے، صرصر و مخالف کے بعد جب نسیم مراد چلی ہے، تاریکی کے بعد جب روشنی چمکی ہے، ظلمت کے بعد جب نور نمایاں ہوا ہے، رات کے بعد جب دن نکلا ہے، ظلم کے بعد جب انصاف کا علم لہرایا ہے، خون کے بعد جب سرچشمۂ حیات بہا ہے، اور طغیان و فساد کے بعد جب صداقت و عدل کی موجیں نمودار ہوئی ہیں، یعنی ڈوبنے کے بعد جب کبھی ڈوبنے والے ابھرے ہیں، گرنے کے بعد جب کبھی گرنے والے اٹھے ہیں، اور مرنے کے بعد جب کبھی مرنے والے زندہ ہوے ہیں، تو بعینہ دنیا کے چہرۂ کہانت پر ایسی ہی علامتیں پڑھی گئی ہیں، جیسی کہ آج ہر چشم حقائق آگاہ پڑھسکتی ہے - اسکی صدائیں ایسے ہی پراسرار رہی ہیں، اور اسکی نگاہ گویا نے ہمیشہ ایسی ہی اشارے کیے ہیں - اس نے جب کبھی کروٹ لی ہے، تو اس سے پہلے سمندروں میں ایسی ہی لہریں اٹھی ہیں، اور اس نے جب کبھی اپنی جگہ بدلی ہے تو اسمان پر اضطراب و شورش کی ایسی ہی بدلیاں چھائی ہیں -
آج عالم اسلامی بھی اور کسی شے کی طلبگار نہیں - وہ اٹھنے اور ابھرنے کیلیے نہ تو آفتاب کی منتظر ہے، اور نہ پیغام بارش لانے والی ہواؤنکی - اسکی زمین خود بخود درست ہوگئی ہے - لاشوں نے کھاد کا کام دیا ہے، اور خون کے سیلاب نے پانی سے مستغنی کردیا ہے، یعنی ہوائیں جتنی چل رہی ہیں موافق ہیں، موسم اپنے عین عروج اور کمال تاثیر پر ہے، اور بارش کی خبریں ہر طرف سے آ رہی ہیں - پس اگنے اور شاداب ہونے کا کوئی سامان ایسا نہیں، جسے رحمت الہی نے آج امۃ مرحومہ کی کشت امید کو سرسبز و شاداب کرنے کے لیے مہیا نہ کردیا ہو - اور یہ جو کہہ رہاہوں تو:

و الشمس وضحاها
و القمر اذا تلاها،
و النهار اذا جلاها،
و الیل اذا یغشاها،
و السماء وما بناها،
و الارض وما طحاها،
(۹۱ : ٦)

آفتاب کی اور اسکی شعاعوں کی قسم، جنکی حرارت زمینوں کو معتدل بناتی ہے اور چاند کی، جب وہ اسکے بعد نکلتا ہے اور زمین کی قوت نمو کو متاثر کرتا ہے، اور دن کی، جب وہ آفتاب کو نمایاں کرتا اور رات کی، جب وہ آفتاب کو چھپالیتی ہے، اور اسطرح زمین کے نشو و نما کو اپنے اپنے وقت پر آسمان سے مدد ملتی ہے - پس اسکی بھی قسم، اور دراصل اسکی، جس نے اسکی تمام موجودات کو بنایا، اور نیز زمین کی، اور اس حکیم و قدیر کی، جس نے زمین کو طرح طرح کے اشجار و اثمار کا ایک دسترخوان نعائم بناکر بچھا دیا ہے "!!

بیج کا آخری وقت اور انتظار

جس طرح بارود کی سرنگ طیار ہو جاتی ہے، اور اسکے پھٹنے اور پھر پہاڑ کے ریزہ ریزہ ہوجانے کیلیے صرف ایک چنگاری کی کمی باقی رہجاتی ہے - اور جس طرح سوکھی لکڑیوں اور خشک برگ و گیاہ کے ڈھیر کے مشتعل ہونے کیلیے صرف دیا سلائی کی ایک تیلی اور اس کی رگڑ کی ضرورت ہوتی ہے، جو آگ کا ایک نئی اشتعال پیدا کرکے شعلوں کا ایک تنور گرم کردے - بالکل اسی طرح کارساز قدرت نے زراعت و کاشتکاری کا تمام سامان مہیا کردیا ہے اور صرف ایک بیج ہی کی ضرورت ہے، جو ہوشیار ہاتھوں سے زمین پر گرے، اور اس تمام ساز و سامان نمؤ و ظہور کو ضائع جانے سے بچالے -

اس دہقان کی قسمت پر کیسے رونا نہ آئیگا، جسے برسوں کے بعد اچھا موسم اور عمدہ بارش نصیب ہوئی ہو - جسکے لیے زمین طیار اور وقت مساعد ہو - ہل پھر چکا ہو، اور صرف تخم ریزی کے دانوں کا زمین انتظار کر رہی ہو - لیکن یہ تمام ساز و سامان ضائع جارہا ہو، اور جس نے اسی وقت کے انتظار میں بے چین راتیں اور مضطرب دن کاٹے تھے، وہ یا تو بالکل بے خبر ہو، یا اٹھے بھی تو بیج ڈالنے کی جگہ پانی کے ڈول بھر بھر کے پھینکنے لگے، یا فصل کاٹ کر جمع کرنے کیلیے ایک گھر بنانا شروع کردے، حالانکہ جس بیج سے فصل طیار ہوگی، ابتک اسکا ایک دانہ بھی زمین کو نصیب نہیں ہوا ہے!

پھر کہتا ہوں کہ آج عالم اسلامی کی زمین اپنی طلب میں بیقرار ہے، اسکی خاک کے ذرے ذرے سے فغان طلب اور عشق مقصود کی صدائیں اٹھہ رہی ہیں - اسکا چپہ چپہ اپنے مطلوب کو پکار رہا ہے، مگر پانی کیلیے نہیں، روشنی کیلیے نہیں، آفتاب کیلیے نہیں، اور گو ان میں سے ہر شے زمین کی روئیدگی اور بیج کی بالیدگی کیلیے ضروری ہو، مگر ان میں سے کسی کے لیے بھی نہیں - صرف بیج کیلیے، ایک عمدہ اور سالم بیج کیلیے، اور صرف بیج کیلیے - کیونکہ بیج کی بالیدگی کیلیے ان تمام چیزوں کی ضرورت ہے، پر انکے لیے بیج کی ضرورت نہیں - کیونکہ بیج کے بعد یہ سب مفید ہیں، پر بیج کے بغیر ان میں سے کوئی چیز بھی کار آمد نہیں ہوسکتی!!

ان هذا صراطی مستقیما

فاتبعوه ولا تتبعو السبل، فتفرق عن سبیله، ذالکم و صاکم به، لعلکم تتقون (٦ : ۱۰۵)

میں نے کہا کہ صرف بیج کی ضرورت ہے، اور کسی شے کی نہیں اور ہمیشہ یہی کہتا رہونگا - مگر سوال یہ ہے کہ وہ بیج کیا ہے؟

کیا ایک انجمن، جسکی بہت سی شاخیں ہوں؟ ایک فنڈ، جسمیں بے شمار روپیہ ہو؟ ایک دفتر، جسمیں کسی خاص قول و قرار پر بہت سے دستخط ہوں؟ کوئی شاندار اسکیم، جسکی بے شمار دفعات ہوں؟ کوئی عہدہ داروں اور ممبروں کا مجمع، جنکے لیے بہت سے القاب و خطابات ہوں؟ کوئی بڑے بڑے شاندار کاموں اور دنیا بھرکی ضرورتوں کو اپنے میں جمع کر دینے والا ادعا، جسمیں ازسرتاپا صدہا وعدے ہوں؟

نہیں، کیونکہ یہ تمام چیزیں تو اس سے منٹوں اور لمحوں میں مہیا ہو جا سکتی ہیں، پر وہ انسے پیدا نہیں ہوسکتی -

تلاش تو بیج کی ہے، جو ہر قوت نمو بخشنے والی چیز سے کام لے، اور پھر ایک درخت بنکر شاخیں، پتے، ٹہنیاں؟ اور پھل پھول، سبھی کچھہ پیدا کردے - آج بیج کو بارآور کرنے والے اسباب موجود ہیں پر وہی نہیں ہے، جسکے بغیر ان میں سے کوئی بھی کام نہیں دیسکتا -

تنور گرم ہوجاتا ہے تو بہت سی انگیٹھیاں اس سے گرم کرلی جا سکتی ہیں، پر انگیٹھی تنور کا تو کام نہیں دیسکتی!

الحريـــة فـي الاســلام

نظام حكـــومـة اســلاميه

و امرهم شوري بينهم (۴۲ : ۳۶)

(۱)

تمام دنیا میں جمہوریت کے خیالات پھیل رہے ہیں ' شخصی استبداد و مطلق الحکمی سے ہر جگہ نفرت کی جا رہی ہے ' اور اس حقیقت کا اعتراف پیہم ہے کہ قانونی و سیاسی آزادی میں تمام انسان مساوی الرتبہ ہیں - قوم کو اپنے ثمرات ملک سے تمتع کا حق حاصل ہے - وہ اس حق میں دوسروں پر مقدم ہے -

دنیا کی تمام قومیں اس حقیقت پر ایمان لا چکی ہیں' اور ہر ممکن ذریعہ و کوشش سے اسکے حصول کیلیے کوشاں ہیں - بعض کوششیں ہدف مقصود تک پہونچ چکی ہیں' اور بعض پہونچنے کے قریب ہیں -

لیکن مسلمان جو دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ ہیں' اب تک اس حقیقت سے بیخبر ہیں ' اور جو باخبر ہیں وہ اس کے تصور میں اسکی صورت مہیب ہے - حالانکہ اس حق طلب اور داد خواہ جماعت میں سب کے آگے مسلمانوں کو ہونا چاہیے تھا ' کیونکہ انکا پیغمبر دنیا میں صرف اسلیے آیا ' تا کہ انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلائے -

یورپ کی قومیں دور سے کھڑی مسلمانوں کے اعمال و حرکات جہل عن الحقیقة کا تماشا دیکھہ رہی ہیں - ہمکو از راہ لطف و کرم اس راستے کے شدائد و خطرات سے مطلع کیا جا تا ہے ' اور وعید و تہدید کی کڑک میں یہ تنبیہ کرنے والی آواز سنائی دیتی ہے کہ " دیکھنا ! اس زنجیر کو جس سختی سے کاٹنا چاہوگے' اوسی سختی سے یہ پاؤں میں اور زیادہ لپٹ جائیگی " اکثر واعظین سیاست از راہ شفقت و نصیحت دیتی ہمکو یہ بھی تلقین کرتے ہیں کہ حریت حکومت کیلیے اس قسم کی کوششیں اور جد و جہد ' تعلیمات قرانیہ کے خلاف اور تاریخ اسلام کے منافی ہیں -

لیکن واقعہ یہ ہے کہ واقعات تازہ نے مسلمانوں کی حسیات زندہ کردیے ہیں ' اونکو اپنا از یاد رفتہ خواب پھر یاد آگیا ہے - اتباع احکام ربانی کیلیے ان میں ایک نیا ولولہ پیدا ہوگیا ہے ' اور اسلام کی حریت و آزادی کے اسباق پر پھر اونہوں نے نظر ڈالنی شروع کردی ہے ' اسلیے اونکے ناصحین و مشفقین سیاست کو اونکی ہدایت سے مایوس ہوجانا چاہیے کہ اونکا اب گمراہ ہی ہونا اونکے حق میں ہدایت سے بہتر ہے - و اللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم -

نوبت زہـــد فروشـان ریا کار گـــذشت

وقت شادی و طرب کردن رندان برخاست !

اسلام خود اپنے بیان کے مطابق " ربنا اتنا فی الدنیـا حسنة و فی الاخرة حسنة " دین و دنیا کی اصلاح کیلیے آیا تھا ' اور اسی لیے دونوں جہان کی برکات اسکے ساتھہ تھیں - پھر اگر یہ فرض کرلیا جاے کہ اسلام کے خزانۂ ہدیت میں حسنات سیاست دنیاوی کا وجود نہیں ' تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ نصف خدمت انسانی کی انجام دہی سے وہ مقصر رہا ' جسکا تخیل بھی کوئی مسلمان نہیں کرسکتا ' اسلیے ضروری ہے کہ ہر مسلمان اسلام کے کارنامہ ہاے سیاسیہ اور طرق اصلاح حکومت دنیویہ سے آج واقفیت حاصل کرے -

ظہر الفساد فی البر و البحر

آج سے ۱۳۳۱ - برس پہلے کا واقعہ ہے کہ دنیا استبداد و استعباد کے عذاب الیم میں مبتلا تھی - غلامی کی زنجیروں سے اوسکا بند بند جکڑ دیا تھا ' فرمانروایان ملک ' امراے شہر ' رؤساے قبائل ' اپنے اپنے حلقۂ فرمانروائی میں " اربابا من دون اللہ " تھے ' اور انکے ہاتھہ میں اونکے اطاعت گذار اور پیرو بالکل مثل معدوم الارادة آلات عمل کے تھے ' جنکی زندگی کا موضوع واحد صرف اپنے قادر قابض کی تکمیل ہواے نفس ' و اتباع مرضات تھا - صداقتوں کی حقیقت اور امور و واقعات کی صداقت کا فیصلہ سلاطین و امرا کے چشم و ابرو کا ایک اشارہ ' اور ملوک و رؤسا کے کام و دہن کی ایک جنبش کرتی تھی - مسیح سے ۱۷۰۰ - برس پہلے ' ذات شاہی ہر تقدیس سے متصف ' ہر احترام فوق العـــادہ سے مقدس ' اور ہر نقص و عیب سے مبرا تھی ' کیونکہ وہ خدا تھی ' خدا کا سایہ تھی ' یا کم از کم مرتبۂ انسانیت سے ایک بالا تر شے ضرور تھی !

فراعنۂ مصر دیوتا تھے - اسی لیے مصر کے ایک فرعون نے مسیح سے ۱۷۰۰ - برس پہلے اپنے درباریوں کو کہا تھا " انا ربکم الاعلی یعنی موسی کا خدا کون ہے ؟ تمہارا بڑا خدا تو میں ہوں " کلدانیوں کے ملک میں نمرود بابل کی پرستش کیلیے ہیکل بنتے تھے ' ہندوستان کے راجہ دیوتاؤں کے اوتار بنکر زمین پر اوترتے تھے ' روما کا پوپ خدا کے فرزند کا جا نشین تھا ' اور اسکا آستانۂ قدس سجدہ گاہ ملوک و سلاطین -

روم کے قیصر اور فارس کے کسری ' گو دیوتا نہ تھے ' لیکن فطرة بشریہ سے منزہ ' اور مرتبۂ انسانیہ سے بلند تر ہستی تھے ' جنکے سامنے بیٹھنا ممنوع ' جنکے سامنے ابتداے کلام گناہ ' جنکا نام لینا سوء ادب ' اور جنکی شان میں ادنی سا اعتراض بھی موجب قتل تھا - بیت المال ملکی سامان مصرف ' رعایاے ملک غلامان درگہ شاہنشاہی تھے -

دنیا اسی تعبد ' و غلامی اور ذلت و تحقیر میں تھی کہ بحر احمر کے سواحل پر ریگستانی سر زمین میں ایک " عربی بادشاہ " کا ظہور ہوا ' جسنے اپنے معجزانہ زور و توانائی سے قیصر و کسری کے تخت الٹ دیے ' بابل و رومة الکبری کے ایوان قدس کی بنیادیں ہلا دیں ' تعبد و غلامی کی زنجیریں اوسکی شمشیر غیر آہنی کی ایک ضرب سے کٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں ' اور استقلال ذات و فکر ' حریت ' خیال و راے ' و شرف و احترام نفس ' مساوات حقوق ' اور ابطال شاہنشاہی کی روشنی دنیاے

جبکه میرا اشاره ایک ایسي جماعت کي طرف هے ' تو پهر کیوں متعجب هوتے هو اگر میں نے اسکي صدا کو صداء حق ' اور اسکے جمال کو جمال الهي کها ؟ حالانکه جو نفوس قدسیه نفس و شیطان کے تسلط کي زنجیریں توڑ کر " حقیقت اسلامیه " کي محویت و خود فروشي کے مقام کو اپنے اوپر طاري کرلیتے هیں ' یعني اپنی تمام قوتوں اور خواهشوں کے ساتهه الله کے هاتهه بک جاتے هیں ' اور هر طرف سے گردن موڑ کر صرف اسي قبلۂ ارواح و کعبۂ قلوب کے آگے منه کرلیتے هیں' پهر وه " مسلم " هوتے هیں ' اور " اسلام " کے معنے گردن کے رکهدینے ' حواله کردینے ' اور جهکا دینے کے هیں - پس جمال الهی انکي تمام قوتوں کا احاطه کرلیتا هے ' اور انکی هر چیز کو اپنے حسن کی تجلیات کا آئینه بنا دیتا هے - وه بولتے هیں تو الله کی آواز نکلتی هے ' چلتے هیں تو الله کے پانوں سے چلتے هیں ' اور دیکهتے هیں تو الله کی بصیرت سے دیکهتے هیں :

گفتن او گفتن الله بود
گرچه از حلقوم عبد الله بود

صحیح بخاري کي مشهور " حدیث ولي " تم کو یاد هوگي :

فاذا احببته کنت سمعه الذي یسمع به ' و بصره الذي یبصر به ' و یده التي یبطش بها ' و رجله الذي یتکلم به ' و لئن سالني لاعطینه ' و لئن استعاذني لاعیذنه (بخاري - کتاب التواضع)

جب میں اپنے کسي بندے کو محبوب بنا لیتا هوں تو میں اسکا کان هوجاتا هوں ' وه میرے کان سے سنتا هے - میں اسکي آنکهه هوجاتا هوں ' میري آنکهه سے دیکهتا هے - میں اسکا پانوں هوجاتا هوں ' میرے پاوں سے چلتا هے - میں اسکي زبان بن جاتا هوں ' میري زبان سے بولتا هے ' پهر وه جو کچهه مانگتا هے اسے عطا کرتا هوں ' اور جب میري طرف آتا هے ' اسے پناه دیتا هوں " !

وراء ذاک فلا اقول ' لانني
ارى لسان النطق عنه اخرس

مصر کیلیے بهي رفارم اسکیم

آجکل مصر کے تمام اخبارات اس جدید قانون پر بحث کر رهے هیں ' جو سنه ۱۸۸۳ ع کے قانون نظامی کے قائم مقام هوگا ' اور " مجلس شوری القوانین " اور " جمیعة عمومیه " کے بدلے " جمیعة تشریعیه " کو (یهی اسکا نام تجویز کیا گیا هے) قائم کریگا -

اسکے اعضاء کی تعداد اتنی هی هوگی ' جتنی که جمیعة عمومیه کے اعضاء کی هوتی تهی - ان اعضاء کا انتخاب اس اصول پر هوگا که فی دو لاکهه آدمی ایک عضو لیا جائیگا -

اس اصول کی بنا پر قاهره سے ۴ - اعضاء لیے جائینگے - اسکندریه سے ۳ غربیه سے ۷ ' بحریه سے ۶ ' وعلم جرا - کل منتخب اعضاء کی تعداد ۶۶ - هوگی -

ان منتخب اعضاء کے علاوه ۱۵ - اعضاء کو خود حکومت نامزد کریگی - اس نامزدگی میں مختلف فرقوں اور پیشوں کی نسبت باهمی کا لحاظ رکها جائیگا - یه وهی مسئله هے جس پر هندوستان میں هندو مسلمان باهم جوتی پیزار کرچکے هیں اور کر رهے هیں -

قبطی ۸ لاکهه هیں - اب فرض کرو که انکے دو هی ممبر منتخب هوے ' تو اس ۱۵ - میں دو قبطی مقرر کیے جائینگے ' تاکه فی دو لاکهه نفوس میں ایک عضو کا قاعده محفوظ رهے - فرقوں کے علاوه پیشه ور جماعتوں ' اطبا ' وکلاء ' علماء مذهب وغیره - کی طرف سے بهی مندوب (ڈیلیگیٹ) لیے جائینگے - لیکن ان تمام نامزدگیوں میں یه امر ملحوظ رهیگا که کسی حالت میں بهی اس قسم کے اعضاء کی تعداد ۱۵ - سے زیاده نه هونے پائے -

لارڈ کرومر کے عهد میں مصر میں دو مجلسیں تهیں : ایک مجلس شوری القوانین ' اور دوسري جمعیة عمومیه - اول الذکر کا کام وضع قوانین تها ' اور دوسرے کا انفاذ قوانین - گویا یه ایگزیکیٹو اور ایجسلیٹو کونسلوں کی قایم مقام تهیں - گو جمیعة عمومیه کے اوامر و احکام کی پابندي حکومت کے لیے لازمی نه تهی -

رعایا کے سینوں کو همیشه گونه گوں خوشگوار امیدوں کا تفرجگاه رکهنا ' انگریزي قوم کي ما به الامتیاز خصوصیت هے - لارڈ کرومر نے اپنی اخرین رپورٹ میں مصریوں کو امید دلائي تهی که اگر وه وطني جد و جهد سے باز آجائیں تو عنقریب انکو نیابتی اصول پر ایک مجلس دي جائیگی - لارڈ کرومر کے عهد تک مصر کي دونوں مجلسوں کي کارروائی ایسے حریم اسرار میں هوا کرتي تهی ' که جمهور کو یهاں کي تمام کارروائیوں میں سے صرف اپنی قسمت کا فیصله هي معلوم هوتا تها -

لارڈ کرومر کے بعد سر ایلیڈن گورسٹ معتمد برطانیه مقرر هوے - مجلس موعوده کا وقت ابهی شاید نهیں آیا تها ' اسلیے اسکے متعلق تو امیدیں هی امیدیں رهیں - البته اتني نوازش کا اظهار کیا گیا که ایوان مجلس کے دروازے وقائع نگاروں کے لیے کهولدیے گئے -

غالباً هندوستان کے تجربے کے بعد قارئین کرام کو یه سنکر بالکل تعجب نه هوگا که ان دونوں مجلسوں کی تمام زندگی میں صرف ایک واقعه هی قابل ذکر هے -

مصر پر انگریزي پنجے کي گرفت کسیقدر مضبوط هو چلی تهی ' اسلیے امید تهي که اب اسکي فرمایشیں کبهی مسترد نه هونگی - یورپ کے نقطۂ نظر سے نهر سویز کی اهمیت معلوم هے که اسکو کلید عالم سمجهیے تو بجا هے - لیکن دراصل یه مصري ملکیت هے ' اور اسماعیل پاشا کی بدبختانه غفلت سے انگریزوں کے هاتهه چلی گئی هے - اب اسکے معاهدے میں بهت زیاده مدت باقی نه رهی تهی - اسلیے اینده کیلیے اسکی توسیع مدت کي تجویز پیش کی گئي -

تعلیمیافته جماعتوں نے اس تجویز کے خلاف نهایت سختی سے صداے احتجاج (پروٹسٹ) بلند کي - اور اس طرح اسکے خلاف ایجی ٹیشن پیدا کیا گیا که اسکي آواز بازگشت هر در و دیوار سے آنے لگي -

خدیو کي براے نام حکومت مجلس شوری اور جمیعة عمومیه سے مشوره کرنے کے لیے مجبور تهي -

لیکن انگلستان کے زر خرید غالی مرقس بک سمیکه قبطي ممبر کے علاوه ' دونوں مجلسوں کے تمام ممبروں نے بالاتفاق اس تجویز سے اختلاف کیا ' اور پوری جرات سے تجویز مسترد کردی - اسي اختلاف کا نتیجه تها که انگلستان اس مرتبه اپنی کوشش میں ناکام رها ' اور آینده پهر اسے ایک دوسری کوشش کرنی پڑے گي -

دونوں مجلسوں کي اس جرات نے اپنے آپ کو انگلستان کي نگاهوں میں سخت مبغوض کردیا - اور غالباً اسي وقت سے طے کرلیا گیا که کسي نه کسی طرح دونوں کو توڑ دیا جائے -

اس مجوزه مجلس کي تقریب میں ظاهر کیا گیا هے که اس کا مقصد مصر میں بتدریج پارلیمنٹري حکومت کو روشناس کرانا هے - مگر ارباب نظر جانتے هیں ' که یه ایک کهلونا هے ' جو هندوستانیوں کي طرح مصریوں کو بهی اسلیے دیا گیا هے ' تاکه وه اسي میں بهل جائیں ' اور اسطرح الجهے رهیں که تخلیۂ وطن کے مطالبے سے غافل هو جائیں ' اور (حسب تجویز ٹائمس) افریقه میں سب سے پهلي اور سب سے آخري اسلامي سلطنت کو بهي " شاهنشاهي انگلستان کی آغوش شفقت و پناه میں بے غل و غش جگه مل جاے " ! فسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون !

وشاورهم في الامر (۳ - ۱۵۳)	امور (۱) حکومت میں اے نبی ! مسلمانوں سے مشورہ لیے لیاکرو -

دوسري جگہ حکومت اسلامیہ کي مدح میں ارشاد فرمایا :

و امرهم شوري بينهم (۴۲ : ۳۶)	اونکي حکومت باهمي مشورہ سے ہے -

ان دونوں آیتوں میں سے پہلي آیت میں حکومت کیلیے شورۂ عام کا حکم دیا گیا ہے' اور دوسري آیت میں اس حکم کي تعمیل کي تصدیق کي گئي - ان دونوں آیتوں سے چند باتیں ظاهر هوتي هیں :

(۱) حکومت اسلامیہ میں مشورۂ عام شرط ہے -

(۲) حکومت کي اضافت عام مسلمانوں کیطرف کي گئي ہے ' جس سے یقیني طور پر ثابت هوتا ہے کہ حکومت اسلامیہ کسي کي ذاتي ملک نہیں بلکہ جمہور اسلام کي ملک ہے -

(۳) تیسري بات ان سے یہ ثابت هوتي ہے کہ مسلمانوں کا صدر اول میں اسي پر عمل تھا ' کیونکہ بغیر تاریخ سے مدد لیے ہوے ' خود قرآن هم کو بتلاتا ہے کہ " انکي حکومت باهمي مشورے سے ہے "

قرآن مجید کي ان آیات میں همکو اپنے دعوے کے اثبات کیلیے کسي دوسري دلیل کي احتیاج نہیں ' لیکن واقعات کے سلسلۂ ترتیب اور اعداے اسلام کي تبکیت کیلیے همکو چند دیگر واقعات کا بھي اضافہ کرنا ہے جس سے اسکا عملي رخ اور زیادہ واضح هوجاے :

(۱) آنحضرت صلعم نے اور خلفاے راشدین نے اپنا جانشین کسي عزیز یا اپنے بیٹے کو نہیں بنایا -

(۲) تمام معاملات ضروري میں آنحضرت اور خلفاے راشدین مہاجرین و انصار سے خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموماً مشورہ لیتے تھے -

(۳) خلفا کا تقرر عموماً مشورۂ عام سے هوتا تھا -

(۴) بیت المال عام مسلمانوں کا حق تھا - کبھي ذاتي طور پر اوسکو صرف میں نہیں لایا گیا ' اور اسي لیے اوسکا نام " بیت مال المسلمین " تھا -

حالانکہ اگر اسلام شخصی حکومت کی بنیاد رکھتا تو ضرور تھا کہ امور مذکورہ ' بالکلیہ حکومت اسلامیہ میں مفقود هوتے -

الغرض آیات مذکورہ کے علاوہ خلفا کا عام مجمع میں انتخاب' آزادي و حریت کے ساتھہ اونکے احکام و اعمال کا انتقاد ' امور مہمہ میں خلفا کا اهل الرائے اور ارباب حل و عقد سے استشارہ '

(۱) " امر " کے معنی عام مفسرین نے امور جنگ کے لیے هیں ' لیکن وہ شخص جو صدر اول کے لٹریچر سے واقف ہے یقین کریگا کہ " امر " سے عموماً باقتضاے موقع " حکومت و خلافت " مراد لیاگیا ہے - احادیث میں سیکڑوں مواقع پر لفظ امر اسی معنی میں آیا ہے' مثلاً " من یصلح لهذ الامر " " لا یصلح عند الامر " " ان هذ الامر یتم " اور بے شمار احادیث صحیحہ میں یہ استعمال و محاورہ موجود ہے - اس بنا پر کوئی وجہ نہیں کہ صرف امور جنگ کی تحدید کردي جاے ' اور حسب محاورۂ صدر اول عام امور حکومت و خلافت نہ مراد لیے جائیں' جیسا کہ بعض علما نے مراد لیا ہے - مزید تفصیل کیلیے ایک مستقل مضمون کی ضرورت ہے ' تاهم میں اون تمام احادیث کا حوالہ دیتا هوں جنمیں خلافت و حکومت اسلامی کا ذکر ہے - ان کو دیکھیے تو اکثر جگہ لفظ " امر " انہیں معنوں میں نظر آیگا - کما لا یخفی علی العلماء با حادیث النبی صلعم -

بیت المال کی شخصی حرمت اور اوسکا " خزینہ عمومیہ " هونا ' اس امر کا محکم ترین ثبوت ہے کہ اسلام میں حکومت ' جمہور ملک کی طاقت کا نام ہے - وہ کوئی شخصی استبداد نہیں -

تمام اهل ملک مراتب حقوق ' قانون '
اور قواعد مملکت میں مساوي هیں -

در حقیقت یہ اسلام کي واضح ترین خصوصیت ہے کہ اوسکي نظر میں آقا اور غلام ' معزز اور حقیر' چھوٹا اور بڑا ' امیر اور فقیر ' سب برابر هیں - صہیب و بلال جو آزاد شدہ غلام تھے' سرداران قریش کے پہلو بہ پہلو اونکا نام ہے - اسلام کے سامنے صرف ایک هي چیز ہے جس سے انسانوں کے باهمي رتبے میں تفریق هو سکتي ہے ' یعنی تقوی اور حسن عمل -

ان اکرمکم عند الله اتقاکم (۴۹ : ۱۴)	تم میں زیادہ معزز وهي ہے جو زیادہ متقي ہے -

رسول الله (صلعم) نے صرف ایک فقرے میں مراتب کي تفریق کردي :

الکرم : التقوی (ترمذي باب مفاخرت)	بزرگي اور بڑائي ' صرف تقوی و حسن عمل ہے -
لیس لاحد علی احد فضل الا بدین و تقوی - (مشکوۃ باب مفاخرت)	ایک کو دوسرے پر فضلیت دینی اور تقوی کے سوا اور کوئي حق ترجیح و فضیلت نہیں ہے -
الناس کلهم بنو آدم ' و آدم من تراب - (مشکوۃ باب مفاخرت)	تمام انسان آدم کي اولاد هیں اور آدم مٹی سے بنا تھا ' پس سب آپسمیں برابر هیں -

مساوات قانونی کی اصلی تصویر صرف اسلام کے مرقع هي میں مل سکتي ہے - قانون اسلام کی نگاہ میں حاکم و محکوم اور امام و عامۂ ناس یکساں هیں - کیا اسلام سے پہلے یہہ ممکن تھا کہ بادشاہ اپنی رعایا کے مقابلہ میں ایک معمولی آدمی کی طرح عدالت میں حاضر هو ؟ حضرت عمر اور ابی ابن کعب میں ایک معاملہ کی نسبت نزاع هوئی - زید بن ثابت کے هاں مقدمہ پیش هوا - حضرت عمر جب اونکے پاس گئے تو اونہوں نے تعظیم کیلیے جگہ خالی کردي - حضرت عمر نے فرمایا : " ابن ثابت ! یہہ پہلی بے انصافی ہے جو تم نے اس مقدمے میں کي " یہہ کہکر اپنے فریق کے برابر بیٹھہ گئے - (کتاب الخراج)

اسي طرح حضرت امیر جب ایک مقدمہ میں مدعا علیہ بنکر آئے تو آنکو مدعی کے برابر کھڑا هونا پڑا - (عقد الفرید)

عہد عباسیہ میں حکومت اسلامی کی خصوصیات بہت کم باقی تھیں' لیکن پھر بھی جب مدینہ کے قلیوں نے خلیفہ منصور پر دار القضا میں دعوی کیا ' تو خلیفہ کو تنہا اون قلیوں کے دوش بدوش قاضی کے سامنے آنا پڑا - مامون کے دربار میں اوسکے بیٹے عباس پر ایک بڑھیا نے نالش کی ' اور شہزادہ عباس کو بر سر دربار بڑھیا کے سامنے کھڑے هوکر اپنے مقدمہ کی سماعت کرنی پڑي !

قانون اسلامی میں قریب و بعید کا بھی کوئي امتیاز نہیں آنحضرت نے صاف فرما دیا :

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول الله صلعم : اقیموا حدود الله علی القریب و البعید ' ولا تاخذ کم فی الله لومۃ لائم (ابن ماجہ کتاب الحدود)	خدا کے حدود یعنی خدا کے مقرر کردہ قوانین و آئین دور و قریب' رشتہ دار وغیر رشتہ دار سب پر یکساں جاري کرو' اور خدا کے معاملہ میں تم ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروا نکرو -

قدیم (١) کے قلب سے نکلکر تمام دنیا میں پھیل گئي - شاھان عالم مرتبۂ قدوسیت و معصومیت سے گرکر عام سطح انساني پر آگئے ' اور عام انسان ' سطح غلامي و حیوانیت سے بلند ھوکر مصر و بابل کے دیوتاؤں اور روم و ایران کے قیصر و کسری کے پہلو بہ پہلو کھڑے ھوگئے ' اور بقول گبن (مشہور مورخ) " قواے عمل وزندہ دلی جو صومعوں اور خانقاھوں میں پڑي سوتي تھي' عسا رحجاز کي آواز دھل سے چونک پڑي ' اور اسلام کي اس نئي سوسائٹي کا ھر ممبر حسب استعداد فطرت و حوصلہ اپنے اپنے مرتبے پر پہونچ گیا " (٢)

یہ معجزانہ قوت وتوانائی کیا تھی ؟ جلال روحاني سے بھري ھوئي ایک آواز تھي' جو بوقبیس کي پہاڑي سے بلند ھوئي ' اور جس سے گنبد عالم کا گوشہ گوشہ گونج اٹھا' کہ اے اھل عالم !

تعالوا الی کلمة سواء	آؤ ' ایک بات جو اصولاً و عقلاً ھم میں
بیننا و بینکم ان لانعبد	تم میں متفق علیہ ھے ' اوسکو عملاً بھي
الا الله ولا نشرک به	تسلیم کرلیں ' یعني خدا کے سوا کسیکي
شیئاً ولا یتخذ بعضنا	پرستش نکریں ' نہ اوسکي خدائي میں
بعضاً ارباباً من دون	کسیکو شریک ٹھہرائیں ' اور نہ ھم خدا کے
الله (٣ : ٥٧)	سوا ایک دوسرے کو اپنا خدا اور آقا بنائیں -

اس ایک آواز سے انساني جباري و الوھیت کے بت سرنگوں ھوکر گر پڑے - شہنشاھیوں کا پر اسرار اور عجیب الخواص طلسم ٹوٹ گیا ' بادشاہ ' خادم رعایا - بیت المال ' خزینۂ عمومي ' اور تمام انسان مساوي الرتبہ قرار پاگئے - عرب کے بادشاہ نے نہ اپنے لیے قصر و ایوان طیار کرایا ' نہ قاقم و دیبا کے فرش بچھائے ' نہ سونے چاندی کي کرسیوں سے دربار سجایا ' اور نہ اوسنے اپني ھستي کو انسانیت سے مافوق بتایا ' بلکہ علي الاعلان کہدیا :

انما انا بشر مثلکم	میں بھی تمہاري ھي طرح ایک آدمي ھوں !

یہ تو عرب سے باھر کا حال تھا - خود عرب کا حال کیا تھا ؟ اطراف عرب یمن ' یمامہ ' غسان ' حیرہ ' بحرین ' عمان میں روم و فارس کے ماتحت جو ریاستیں تھیں ' وہ تو سرتا پا روم و ایران کے رنگ میں رنگي ھوئي تھیں - لیکن وسط عرب کي بھي حالت یہ تھي کہ اسلام سے پہلے وہ بالکل مبتلاے فوضویت تھا - جسطرح قبیلے قبیلے کا خدا الگ تھا ' اسي طرح ھر ھر قبیلے کا شیخ بھي الگ تھا ' آپس کي جنگ و جدال اور حرب و قتال نے تمام ملک کو کارزار بنا رکھا تھا ' بے اطمینانی و بے امنی عرب کے گوشے گوشے میں موجود تھي ' قبائل کا ایک دوسرے کے مملوکات پر غارتگري ' بہترین کسب معاش تھي - اس پر شعراے قبائل ' فخریہ قصائد لکھتے تھے ' اور ھر شخص دوسرے کي عزت و مال کو اپنے لیے بہترین مصرف قرار دیتا تھا -

غرضکہ دنیا کے اس خشک و بے آب ملک کا چپہ چپہ انسانوں کے خون سے سیراب کیا جا رھا تھا کہ دفعةً سلطنت الہی کا ظہور ھوا ' اور وادي مکہ میں عرب کے سب سے بڑے مجمع کے اندر اسکے اس فرمان کا اعلان کیا گیا ' کہ : اے اولاد ادم !

الا ان دماءکم و اموالکم	ھوشیار ھوجاو کہ آج جان او و مال کي
حرمت علیکم کحرمة	حرمت قائم کي جاتي ھے ' جسطرح
یومکم ھذا ' في شھرکم	کہ آج کے روز کي اس شہر مکہ میں '
ھذا ' في بلدکم ھذا ' الا	اور اس ماہ حج میں حرمت ھے -
کل شئ من امر	ھوشیار ھوکہ جاھلیت کي تمام باتیں
الجاھلیة تحت قدمي	آج میرے پاؤں کے نیچے ھیں - ایام
موضوع ودماء الجاھلیة	جاھلیت کي خونریزي اور اوسکے انتظام
موضوعة وان اول دم	کے تمام واقعات آج سے فراموش ھوں -
اضعه من دمائنا	سب سے پہلے میں خود اپنے عم زاد
دم ابن ربیعة الحارث !	بھائي ابن ربیعہ بن حارث کا خون
(الحدیث : صحاح)	فراموش کرتا ھوں -

یہ ایک آواز تھی' جس سے عرب کے پر شور و شر فضا میں سکوت طاري ھوگیا ' امن عام کا ابر چھا گیا ' حکومت الہی کے اس داعی نے نصراني شہزادہ طے سے فرمایا تھا کہ " عرب کی بے اطمینانی سے نہ گھبراؤ - وہ وقت آئیگا کہ ایک بڑھیا سونا اچھالتي ھوئی عرب کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں نکل جائیگي ' اور کوئی اوس سے تعرض نکریگا " پس وہ وقت آ گیا کہ بڑھیا سونا اچھالتي ھوئی ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں نکل گئی اور کسي نے اوس سے تعرض نہ کیا -

تاسیس اصلاحات حکومت

اس سلسلہ میں یہ عجیب بات ھے کہ اسلام نے حکومت اسلامي کا جو نظام قرار دیا ' وہ ایک ایسي چیز تھي ' جو اوسکے گرد و پیش کے نظامات حکومت میں کہیں بھی موجود نہ تھی - اوسنے ایک باقاعدہ قانونی و جمہوري حکومت کی بنیاد ڈالی - حقوق عامہ کی تشریح و تعیین کی ' تعزیرات و حدود و جرائم کے مناصب قائم کیے - مالی ' ملکی ' اور انتظامی قوانین وضع کیے ' عدل و انصاف کی تعلیم دي ' قانونی تسامح و استثناء شخصی کی ممانعت کی ' شخصی حکومت و ذاتي امتیاز کو یک قلم مٹا دیا -

یہ مجمل بیانات ھیں جنکی تفصیل و اثبات کیلیے موجودہ اصول جمہوریت و عمومیت کی بنا پر ' متعدد مباحث طے کرنے چاھئیں -

نظام جمہوریة

ایک بہتر سے بہتر حکومت کے تخیل کے لوازم کیا ھیں ؟ اسکے جواب میں ھمارا موجودہ سیاسی لٹریچر اُن دفعات سے بہتر کوئي شے نہیں پیش کرسکتا ' جو (انقلاب فرانس) کے شدائد و مصائب کے بعد اٹھارھویں صدي میں مرتب ھوے ' اور جن پر آج جمہوري حکومتوں کا عمل ھے - یعني :

(١) حکومت جمہور کی ملک ھے ' وہ ذاتی یا خاندانی ملک نہیں -

(٢) تمام اھل ملک ھر قسم کے حقوق و قانون میں مساوي ھیں -

(٣) رئیس ملک (پریسیڈنٹ) جسکو اسلام کی اصطلاح میں امام یا خلیفہ کہتے ھیں ' اوسکا تقرر ملک کے انتخاب و اختیار عام سے ھو ' اور اوسکو دیگر باشندگان ملک پر کوئی ترجیح نہو -

(٤) تمام معاملات ملکی اور امور انتظامی و قانونی ملک کے اھل الراے اشخاص کے مشورہ سے انجام پائیں -

(٥) بیت المال یا خزانۂ ملکی علم ملک کی ملکیت ھو - رئیس کو بغیر مشورۂ ملک و اھل حل و عقد کے اوس پر تصرف کا کوئی حق نہو -

حکومت جمہور کي ملک ھے - وہ ذاتي یا خانداني ملک نہیں

یہ بحث درحقیقت زبدۂ مباحث اور خلاصۂ جمہوریت ھے ' اور آیندہ کی تمام بحثیں درحقیقت اسي اصل کی فروع اور متعلقات ھیں - اس دعوی کے اثبات کیلیے کہ " اسلام میں حکومت جمہور کی ملک ھے ' اور کسی خاص شخص کي ذاتی یا خاندانی ملک نہیں " بہترین دلیل خود اوسی کی زبان ھے - قران مجید کا یہ حکم ھر شخص کو معلوم ھے :

(١) ملک عرب دنیاے قدیم کے قلب میں واقع ھے ' جیسا کہ بعض احادیث میں آیا ھے اور جغرافیۂ جدیدہ سے بھي ثابت ھے -

[١٠] L 11837

محتسب ایک فوجی شخص تھا - اسکے ساتھہ مدرسۂ حربیہ کے دو پروفیسر بھی تھے - یہ لوگ نہایت خوش مزاج تھے کہ بہت جلد مجھہ میں اور انمیں دوستی ہوگئی -

بلغاریوں نے احتساب کے لیے جاپانیوں کی طرح مدرسۂ حربیہ کے پروفیسر تو ضرور مقرر کیے ' مگر دونوں میں بہت فرق تھا - جاپانی پروفیسروں کا علم و تجربہ ' دونوں وسیع تھا ' مگر بلغاری پروفیسروں کی حالت اسکے بالکل مختلف تھی - ان میں نہ راے تھی اور نہ جرأت - اگر مراسلات میں کہیں توپ یا بندوق کا لفظ آجاتا تو تھرانے لگتے تھے - بسا اوقات تو یہ کرتے تھے کہ تمام نامہ نگاروں کو یکجا کرکے کہتے کہ ایک دوسریکو اپنی اپنی مراسلت سنادو ' اور پھر اسکے بعد بھیجنے کی اجازت دیتے !

لیکن جیسا کہ قاعدہ ہے ' ان نا قابلوں میں بعض لائق بھی تھے - چنانچہ تمام افسران جنگ میں سے جس کرنل گوستف کا میں نام لونگا -

جب ہم چتلجا پہنچے تو ہمیں فوجی مواقع (پوزیشینز) دیکھنے کا پورا موقع اسی کی بدولت ملا -

۱۷ - نومبر کو جب جنگ شروع ہوئی تو جنرل دیمتریف اور کرنل نوسدوف کے ہمراہ جانے کے لیے ہم بھی بلالے گئے - شام کو جب واپس آے ' تو میں نے تار دینا چاہا - محتسب نے اجازت نہ دی - میں نے شام کا کھانا فرانسیسی افسر کے ساتھہ کھایا ' اور فرانسیسی زبان میں تار لکھکے کرنل گوستف کے سامنے اجازت کے لیے پیش کردیا - کرنل نے بلا تکلف اجازت دیدی ' اور اس طرح ایک غیر معمولی فرصت مجکو اطلاع حالات کی ملگئی ' اگرچہ راہ کے موانع کی وجہ سے میرا تار ۱۰ - دن کے بعد منزل مقصود پہنچا -

نامہ نگار جنگ کو سب سے زیادہ تار کے بھیجنے میں دقت ہوتی ہے ' کیونکہ صیغۂ جنگ کے تلغراف خانے پرائیوٹ تار نہیں لیتے ' اور عام تلغراف خانے لشکر گاہ سے کئی کئی میل دور ہوتے ہیں -

جاپانیوں نے پہلے تو جنگی تلغراف خانوں میں نامہ نگاروں کے تار لینے سے بالکل انکار ہی کردیا تھا ' مگر اسکے بعد تمام نامہ نگاروں کے لیے ۱۲۰ - لفظ روزانہ منظور کرلیے - انہیں اختیار تھا کہ خواہ ہر نامہ نگار روزانہ بہ حصہ رسد بھیجے - خواہ باری باری سے ہر شخص بھیجے - جنگ ٹرانسوال میں بھی یہی حالت تھی -

محاصرہ لیڈی اسمتھہ کے وقت میں اپنے تار (ہوٹنٹوٹ) کے تار والوں کے ہاتھہ بھیجا کرتا تھا ' اور ایک ایک تار کے صرف لیجانیکی اجرت ۲۰ - سے ۹۰ - گنی تک دیتا تھا - اکثر ایسا ہوا کہ میں نے اپنے تار متعدد آدمیوں کے ہاتھہ بھیجے ' تاکہ اگر ایک شخص پکڑ لیا جاے ' تو دوسرا پہنچا دے ' اور اگر دوسرا پکڑ لیا جاے تو تیسرا پہنچا دے -

جنگ بلقان تمام دیگر جنگوں میں اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ نامہ نگاران جنگ پر جتنی سخت گیری اسمیں کی گئی اتنی کسی جنگ میں نہیں ہوئی - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نامہ نگار جسقدر جانتے تھے ' وہ بھی نہیں لکھہ سکتے تھے - لفٹننٹ ویگنر نے دیکھا کہ اخبار بیں طبقہ اس خاموشی کو زیادہ عرصے تک برداشت نہ کرسکیگا ' اور جلد گونہ گوں شکوک پیدا ہونے لگینگے ' اسلیے انہوں نے پنسل اپنے ہاتھہ میں لی ' اپنا ہاتھہ تخیل کے ہاتھہ میں دیدیا ' اور خون کی نہروں ' لاشوں کے پشتوں ' اتشباری کے نظاروں کو بے دریغ قلمبند کرنا شروع کر دیا - اسی حالت میں وہ دشوار گزار دلدلیں طے کرتے ہوے چتلجا پہنچگئے - جبکہ وہاں ایک گولی بھی نہیں چلی تھی ' تو لفٹننٹ ویگنر عظیم الشان معرکوں کی خبریں بھیجنے میں مصروف تھے - لندن ' پیرس ' اور برلن کے اخبارات اپنے نامہ نگاروں کی خاموشی پر حیران تھے ' لیکن ہم لوگ کیا کرتے ' جبکہ ہمیں لفٹننٹ ویگنر سا تخیل و ضمیر نصیب نہیں ! !

ایک اخبار نے لکھا کہ ۴ - دن کے معرکے کے بعد ۱۵ - نومبر کو بلغاری فوج چتلجا کی عثمانی فوج کا قلب چیرتی ہوئی ' نکل گئی - لطف یہ ہے کہ جسوقت لندن میں یہ خبر شائع ہوئی اسکے دو دن کے بعد چتلجا میں پہلی گولی سر کی گئی ہے ! !

ٹائمس کے نامہ نگار نے خوب لکھا تھا :

" لفٹننٹ ویگنر نے جتنے معرکوں کے حالات لکھے ہیں ' وہ اس دنیا میں نہیں بلکہ انکی تخیل کی دنیا میں ہوئے ہونگے "

التواء جنگ سے پہلے بلغاریوں اور ترکوں میں صرف تین معرکے ہوے :

(۱) معرکہ قرق کلیسا جو ۲۲ - سے ۲۳ - اکتوبر تک ہوا -

(۲) معرکہ لولو برغاس و بنار حصار ' جو ۲۸ سے ۳۱ - اکتوبر تک ہوا -

(۳) معرکہ چتلجا ۱۷ - سے ۱۸ - نومبر تک -

رہا ادرنہ ' تو اسکے متعلق ابتدا ہی سے صرف محاصرہ کا ارادہ تھا -

نامہ نگاروں کے ساتھہ بلغاریوں کے برتاو کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اکثر نامہ نگاروں سے تار کے فارموں کی اجرت تک لیلی - ہمیشہ ایسا ہوا کہ اجرت تو اپنی جیب میں رکھلی ' اور فارم چاک کر کے پھینکدیے ! !

یہ مختصر داستان ان نامہ نگاروں کی ہے ' جو بلغاری فوج کے ہمراہ تھے - اسکے پڑھنے کے بعد اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ مراسلات کہاں تک قابل اعتماد ہیں جو نامہ نگاروں نے بلغاریوں کی ہمراہی کے زمانے میں بھیجے ہیں ؟ سچ یہ ہے کہ اس بیسویں صدی میں دنیا کو اصلی حالات سے جسقدر بے خبر رکھنے کی ناجائز کوششیں اس جنگ میں کی گئی ہیں ' اسکی نظیر شاید ازمنۂ مظلمہ میں بھی نہ ملیگی - اور افسوس کہ یہ ان لوگوں کے ہاتھوں ہوا ' جو اتحاد ثلاثہ (انگلستان ' روس ' فرانس) کے دامن سے وابستہ ہیں ' انکے محبوب ہیں ' انکے ممدوح اور ہیرو ہیں ' اور انکے مشورے کی روشنی میں چلنے والے ہیں ! !

اطلاع

دفتر الہلال کے ذریعہ پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کی مشینیں ' نئی اور سکینڈ ہنڈ ملسکتی ہیں -

ہر چیز دفتر اپنی ذمہ داری پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود ہیں :-

(۱) ٹائپ کی ڈبل کراؤن سائز ' پین کی مشین ' جو بہترین اور قدیمی کار خانہ ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائی سال تک معمولی کام ہوا ہے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد ہیں -

ابتدا سے الہلال اسی مشین پر چھپتا ہے - دو ہارس پاور کے موٹر میں سولہ سو فی گھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتی ہے -

چونکہ ہم اسکی جگہ بڑے سائز کی مشینیں لے چکے ہیں - اسلیے الگ کردینا چاہتے ہیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پاؤں سے بھی چلائی جاسکتی ہے ڈیمائی فولیو سائز کی - اس پر ہاف ٹون تصاویر کے علاوہ ہر کام جلد اور بہتر ہوسکتا ہے -

قیمت بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے - جو صاحب لینا چاہیں ' وہ مطمئن رہیں کہ ہم اپنی ذاتی ضمانت پر انہیں مشین دینگے ' اور اپنے اخلاقی وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نہیں چاہتے -

منیجر الہلال پریس

المکاتیب الحربیة

یعني مراسلات جنـــگ

موجـودہ تـــاریخ حرب کا ایک صفحہ

(۲)

چنانچہ یہ نشانہ کارگر ہوا' اور تھوڑي دیر کے بعد ہم سب چتلجا روانہ ہوگئے !

راستہ سخت تـکلیف کی حالت میں طے ہوا - جب ہم لوگ قرق کلیسا پہنچگئے ' تو دونوں پروفیسر ہم سے علحدہ ہوگئے -

بد قسمتی سے موٹر کار پانی کی دلدل میں پھنسگئی - مجبوراً اسے وہیں چھوڑ دینا پڑا -

قرق کلیسا سے روانہ ہونے سے پہلے میں اسکے قلعوں میں گیا اور حالت دریافت کیے - معلوم ہوا کہ جسوقت ان قلعوں پر قبضہ کیا گیا' اسوقت ایک نامہ نگار بھی موجود نہ تھا - نامہ نگاروں نے اس معرکے کے جسقدر حالات لکھے ہیں' وہ درحقیقت بلغاري خرافات و اباطیل کا مد آسانہ اعادہ ہے -

دیگر نامہ نگاروں نے بھي یہاں قدم تـک نہیں رکھا - محض بلغاریا کي روایات کي بنا پر لکھدیا کہ قلعہ نہایت مضبوط و محکم ' اور اپنی تسخیر کیلیے جنوں کي سي طاقت کا طلبگار تھا ! !

مجھکو جب وہ مضامین یاد آتے ہیں ' جو اس زمانے میں نامہ نگاروں نے لکھے تھے ' تو اپنی بے اختیارانہ ہنسي ضبط نہیں کرسکتا ! کئي نامہ نـگاروں نے (جنکے بوٹ کے تلے بھي یہاں کے ذرہ ہاے خاک سے آلودہ نہیں ہوے تھے) اپنے اپنے اخبارات کو لکھا تھا :

" قلعہ نہایت مضبوط و مستحکم ہے - اسکے متعلق شاہنشاہ جرمني کے ماہرفن حرب کي راے تھي کہ تین مہینے سے کم میں کسي طرح مفتوح نہیں ہوسکتا ' مگر با ایں ہمہ کو ہمت بلغاریوں نے چند گھنٹوں میں لے لیا - انہوں نے ۴۰ - ہزار فوج ' کئي سو توپیں ' اور نا قابل اندازہ سامان رسد پر بھي قبضہ کرلیا ہے ! ! "

لیکن میں نے معرکہ قرق کلیسا کے متعلق لکھا تھا کہ قرق کلیسا کوئي مستحکم مقام نہ تھا - اسمیں صرف دو پرانی باتّریاں تھیں - بڑي توپ ایک بھي نہ تھي - چند چھوٹي چھوٹي قابل نقل و حرکت توپیں تھیں - محتسب تلغرافات نے جب میري تحریر دیکھي' تو مجھ سے پوچھا کہ میں بھي اپنے دیگر اخوان صحافت کي طرح کیوں نہیں لکھتا ؟

میں نے کہا کہ آپ ان مزخرفات کو اخبارات کے پاس بھیجنے کي اجازت کیوں دیتے ہیں ؟ محتسب مدرسہ حربیہ کا پروفیسر تھا - وہ مسکرایا اور کہا : " ہمارا کام یہ ہے کہ مضر چیزوں کو شائع نہ ہونے دیں - رہیں وہ خبریں جو ہمارے لیے مضر نہ ہوں' تو اگرچہ وہ کذب محض ھي کیوں نہ ہوں' مگر ہمیں انکے روکنے کي ضرورت ھي کیا ہے ؟ "

جو نامہ نگار فوج کے ہمراہ جاتے ہیں' انکو اپنی تمام مراسلات پہلے محتسب کو دکھانی پڑتی ہیں -

محتسب اس قلمرو کا ایک خود مختار بادشاہ ہوتا ہے - وہ جو چاہتا ہے حذف کردیتا ہے ' اور جو چاہتا ہے رہنے دیتا ہے - مگر اس سے کسي قسم کي پرسش نہیں کیجا سکتي - بعض محتسب اپنے اس اختیار کا استعمال بقدر ضرورت و بہ اندازہ اعتدال بھي کرتے ہیں' جیسے جنرل ڈیف ' جو لیڈي اسمتھ میں محتسب تھے - یا سر فرانسس ریگنٹ ' جو ام درمان میں محتسب تھے - مگر بلغاریوں کا عالم ھي دوسرا تھا -

سوڈان کی آخري لڑائیوں میں بھی مجھے ایک ایسي ھي بلغاري خصلت انگریز محتسب سے سابقہ پڑا تھا - وہ میري مراسلات کو اسقدر کاٹ دیتا تھا کہ اخر کو اسمیں کچھہ بھي باقي نہیں رہتا تھا - جب میں اسدرجہ تشدد سے زچ ہوگیا ' تو آخر ایک دن یہ کیا کہ نہایت محنت سے ایک مراسلت لکھی ' اور کوشش کی کہ عبارت کا دروبست ایسا ہو' جسمیں سے ایک لفظ بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جاسکے - اس مراسلت کے وسط میں ان محتسب صاحب کے متعلق بھی چند مدحیہ فقرے لکھدیے تھے - جب میں لیکر گیا تو حسب عادت اسکا ظالم قلم اسکے ہاتھہ میں تھا - قطع و برید کے مستعد چشم و ابرو سے پڑھنا شروع کیا - اسوقت کی حالت مجھے کبھي نہ بھولیگي - آپ ایک ایک لفظ پر قلم رکھتے جاتے' اور پھر پڑھنے لگتے - یہاں تـک کہ ان مدحیہ کلمات پر پہنچے - یہاں پہنچکے کسی قدر رکے اور کہنے لگے :

" اسکے بھیجنے میں تو کوئی حرج نہیں مگر چند لفظ ضرور حذف کردینا چاہئیں '

میں نے کہا :

" یہ مراسلت لارڈ کچنر ضرور دیکھینگے - اگر بھیجیے تو پوري بھیجیے ورنہ بالکل حذف کردیجیے "

لارڈ کچنر کي اطلاع کے خیال سے انہوں نے کوئي لفظ حذف نہیں کیا' اور اسکے بعد میرے ساتھہ اپني عادت ھي بدل دي

اختیارات کا قاعدہ ہے کہ جب انکے استعمال میں تعسف و تشدد کو کام فرمایا جاتا ہے تو فریق ثانی اس سے بچنے کے لیے فریب و مکر' حیلہ و کذب ' پیمان گسلي اور قانون شکنی' غرض کہ وہ تمام تدابیر اختیار کرتا ہے ' جنکو انسانی ضمیر کبھي بھي جائز نہیں رکھہ سکتا - مگر اسکا ذمہ دار اصل میں وہی شخص ہے جو اپنے افعال و اعمال سے اس نافرمانیے ضمیر کی تحریک کرتا ہے -

جیسا کہ میں نے ابھي بیان کیا ' بعض محتسب حد سے زاید سخت ہوتے ہیں - انکے مقابلے میں بعض نامہ نگار بھی حد سے زاید شاطر و عیار ہوتے ہیں' اور وہ کسی نہ کسی طرح اپنے اخبارات کو بعض اہم امور کی اطلاع دے ہی دیتے ہیں - یہي وہ مراسلات ہیں جنکے متعلق ارباب جرائد " غیر محتسبہ " لکھدیا کرتے ہیں -

اسمیں شک نہیں کہ جنگ روس و جاپان میں جاپانیوں کے طرف سے نگرانی سخت تھی' مگر نا مناسب اور بیجا نہ تھي -

و تاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین ۔ فجعلهم جذاذا الا کبیرا لهم لعلهم الیہ یرجعون ۔ قالوا : من فعل هذا بالهتنا انه لمن الظالمین ۔ قالوا : سمعنا فتی یذکرهم یقال له ابراهیم ۔ قالوا : فاتوا به علی اعین الناس لعلهم یشهدون ۔ قالوا : أ انت فعلت هذا بالهتنا یا ابراهیم ؟ قال : بل فعله کبیرهم هذا فاسئلوهم ان کانوا ینطقون ۔ فرجعوا الی انفسهم ، فقالوا : انکم انتم الظالمون ۔ ثم نکسوا علی رؤسهم : لقد علمت ما هؤلاء ینطقون ۔ قال أ فتعبدون من دون اللہ مالا ینفعکم شیئا ولا یضرکم ؟ أف لکم ولما تعبدون من دون اللہ ، أفلا تعقلون ؟ قالوا : حرقوه وانصروا الهتکم ان کنتم فاعلین ۔ قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراهیم (۱) و ارادوا به کیدا فجعلناهم الاخسرین ، و نجیناه و لوطا الی الارض التی بارکنا فیها للعالمین (۲۱ : ۴۷ - ۶۳)

دونوں صریح گمراہی میں پڑے رہے " اسپر انہوں نے کہا " یہ جو تم کہہ رہے ہو ، کیا واقعی یہ تمہارا کوئی حقیقی خیال ہے ، یا محض دل لگی کررہے ہو ؟ " انہوں نے جواب دیا کہ " دل لگی کی اسمیں کیا بات ہے ؟ یہ تو اصل حقیقت ہے کہ وہ ، جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ، وہی تمہارا بھی پروردگار ہے ، اور میں اپنی بصیرت اور یقین سے اسپر شہادت دیتا ہوں "

ساتھہ ہی انہوں نے یہ بھی کہدیا کہ میں بخدا ضرور بالضرور تمہارے ان بتوں سے تمہارے جانے کے بعد ایک چال چلونگا ۔

چنانچہ حضرت ابراہیم لوگوں کے جانے کے بعد بت خانے میں گئے ، اور بتوں کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا ۔ صرف سب سے بڑے بت کو چھوڑدیا کہ شاید وہ اسکی طرف رجوع کریں ۔

جب لوگ آئے اور یہ حال دیکھا تو لگے آپسمیں کہنے کہ ہمارے معبودوں کے ساتھہ کسنے یہ گستاخی کی ؟ جس شخص نے ایسا کیا یقیناً وہ بڑا ظالم تھا ۔

اسپر بعضوں نے کہا کہ وہ نوجوان جسے ابراہیم کے نام سے پکارتے ہیں ، ان بتوں کا ذکر کررہا تھا ۔ ہو نہ ہو یہ اسی کی کارروائی ہے ۔ لوگوں نے شور مچایا کہ اسکو یہاں سب کے سامنے پکڑ کے حاضر کرو تاکہ جو کچھہ سوال و جواب ہو اسکے لوگ گواہ رہیں ۔

چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم کو لیکر آئے ، اور انسے پوچھا کہ " اے ابراہیم ! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھہ یہ حرکت تو نے کی ؟ "

انہوں نے الزاماً کہا :

" نہیں ، بلکہ یہ بت جو سب میں بڑا ہے ، اسی نے کی ہوگی ۔ انہیں سے پوچھہ لو اگر وہ جواب دیسکتے ہیں " !!

اس دندان شکن جواب کو سنکر سب کے سب ششدر رہگئے ، اور اپنے دل میں اپنی گمراہی کے قائل ہوکر آپسمیں کہنے لگے کہ سچ ہے ، تم ہی برسر ناحق ہو !

(۱) حضرت ابراہیم کے حق میں آگ کیوں کو برد و سلام (ٹھنڈک اور سلامتی) بن گئی تھی ؟ مفسرین نے اس باب میں بہت سی توجیہیں کی ہیں ۔ ابو مسلم محمد بن بحر اصفہانی کا قول ہے " قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً ، المعنی انه سبحانه جعل النار برداً و سلاماً ، لا ان هناک کلاماً ، کقوله ان یقول له کن فیکون ۔ ای یکونه (تفسیر کبیر ۔ ج ۔ ۴ ۔ ص ۔ ۵۱۷) یعنی قرآن کریم کا یہ ارشاد کہ : ہم نے کہا اے آگ ابراہیم کے حق میں ٹھنڈک اور سلامتی بن جا ۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے آتش افروز اور فتنہ گر کلدانیوں کی آگ سے حضرت ابراہیم کا کچھہ نقصان ہونے دیا ۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا نے یہ الفاظ بھی کہے تھے ۔ اس کی نظیر کن فیکون والی آیت ہے ، جس کے معنے یہ بتائے جاتے ہیں کہ خدا نے پیدا ہونے والے عالم کو مخاطب کرکے حکم دیا کہ ہوجا ۔ وہ ہوگیا ۔ یہاں بھی کچھہ لفظوں میں یہ حکم نہیں ملا تھا اور نہ خدا نے واقعی گفتگو کی تھی ، بلکہ صرف مطلب یہ ہے کہ ارادۂ الہی ظہور عالم سے متعلق ہوا ، اور اسی مشیت کے مطابق موزوں و مناسب طریق پر اس کی تکوین ہوگئی ۔

مگر باایں ہمہ سراسیمگی اور ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے ، وہ پھر اپنے سروں کے بل اوندھے گمراہی کے گڑھوں میں دھکیل دیے گئے ، اور حضرت ابراہیم سے کہنے لگے کہ یہ تم نے کیا کہا ؟ تم کو تو معلوم ہے کہ بت بولا نہیں کرتے ۔

انہوں نے کہا : پھر یہ کیا بدبختی ہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو پوجتے ہو ، جو خود ہی مجبور محض ہیں ؟ نہ کسی کو کچھہ نفع پہنچائیں اور نہ نقصان ؟ تف ہے تم پر اور تمہاری اُن چیزوں پر ، جنکو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو ! یہ کیا ہے کہ ایسی ظاہر اور کھلی بات بھی تمہاری سمجھہ میں نہیں آتی ؟ ؟

جب وہ لوگ حضرت ابراہیم سے عاجز آگئے تو اور تو کچھہ نہ کرسکے ۔ غیض و غضب سے پاگل ہوکر آپسمیں شور مچانے لگے کہ بس اگر کچھہ کرنا ہے تو اسکا یہی جواب ہے کہ اس بے باک شخص کو آگ میں ڈالکر جلادو اور اس طرح اپنے معبودوں کی حمایت کرو !

جب کہ وہ یہ تدبیریں کررہے تھے ، تو ہم بھی اپنی تدبیروں سے غافل نہ تھے ۔ ہمنے اپنی قدرت کا اعجاز دکھلایا ، اور کہا کہ اے آگ ٹھنڈی ہوجا ، اور ابراہیم کیلیے سلامتی ۔

انسانوں نے ہمارے داعی الی الحق کو نقصان پہنچانا چاہا تھا ، پر ہم نے ان کو ناکام و خاسر کیا !!

بظاہر تو یہ ایک قصہ ہے ، اور بد قسمتی سے بلکل اسی حیثیت سے اسپر نظر ڈالی گئی ہے ، مگر غور کیجیے تو قرآن کریم نے اپنے انداز خاص میں ایک دفتر معارف کھولدیا ہے ، جسکے ایک ایک لفظ کے اندر صدہا رموز اخلاق و سیاست اور حقائق و نوامیس اصلاح و دعوت پوشیدہ ہیں ۔ مہلت ملے تو اس واقعہ کے ایک ایک ٹکڑے پر ایک ایک مقالہ مستقل طور پر لکھنا چاہیے ۔ سردست صرف چند مناسب وقت اشارات آپکے سامنے ہیں ۔

فکر و تدبر سے کام لیجیے تو اس واقعہ سے چند خاص نتائج حاصل ہوتے ہیں :

(۱) جس ملک میں ظلم عام ہوگیا ہو ، خدا اور بندوں کے حقوق سرمشق تعدی و تطاول ہو رہے ہوں ، شرک جیسے ظلم عظیم کے ارتکاب میں باک نہو ، اللہ کو چھوڑ کر دوسری طاقتوں اور انسانی قوتوں کے آگے لوگ سربسجود ہوں ، وہاں ہر اُس شخص کا ، جس میں ایک ذرہ بھی ایمان و اسلام ہو ، یہ ایک مقدس فرض ہے کہ مظالم و مفاسد کے استیصال کے لیے آمادہ ہوجائے ، اور بغیر کسی مداہنت و نفاق کے ، کامل آزادی اور نڈر اور بے باک لب و لہجے میں خدا کے بندوں کو خدا کی جانب بلائے ، اسلام کی علانیہ دعوت کرے ، اور کفر و ضلالت کے مٹانے میں ذرا بھی متامل نہو ۔

(۲) خدا کو استبداد پسند نہیں ، جو لوگ ارباب اقتدار ہوں ، دولت و حکومت رکھتے ہوں ، انسانوں پر اُن کا تصرف ہو ، دنیا کی ہر ایک چیز پر انہیں فرماں روائی کی طاقت دی گئی ہو ، پھر اتنی سب نعمتیں ملنے پر بھی خدا کو بھول جائیں ۔ مستبد بن بیٹھیں ، قانون الہی کو توڑنے لگیں ، نظام اسلام کی توہین کریں ، استبداد میں اتنا غلو رکھتے ہوں کہ انسان ہوکر خدا بن بیٹھیں ، اور اپنے آئین استعباد کے خلاف کسی کی کچھہ بھی سماعت نہ کرتے ہوں ، تو ایسی قوم کو اُس کی غلط کاریوں سے علانیہ آگاہ کردینا چاہیے ، علم حق و معروف لیکر مفاسد و منکرات کے خلاف آمادۂ جہاد ہوجانا چاہیے ۔ اور نہایت آزادی و استقلال کے ساتھہ اس طرح اس خطرناک و سنگلاخ وادی

وقائع و حقائق

دعوۃ الی الحق کی اسکیم

قران نے کیا راہ نمائی کی ہے ؟

اسوۂ ابراهیمی

این رہ منزل قدس است میندیش ز بیا
میل ازین راہ خطا باشد هین تا نکنی

بابل کے آثار قدیمہ نے جو ابھی حال میں بر آمد ہوے ہیں علماے اثریات (Archaelogist) کی توجہ کو موجودہ صدی سے ہٹا کر آج سے تیس صدی پیشتر کی جانب پھیر دیا ہے - جب کہ عرفہ کی ایک کمزور مخلوق نے سیاروں کے طلوع و غروب سے خدا شناسی کا سبق لیا تھا ' اور ایک سیارہ پرست قوم کو ظلمات کفر سے روشنی میں لانے کی کوشش کی تھی -

دنیا نے اپنے ابتدائی عہد میں ایک زمانہ وہ بھی دیکھا ہے ' جب انسانی تمدن کی بسیع المثال ترقی نے قدرت اور بندوں میں کوئی حد فاصل باقی نہیں رکھی تھی - قدرت کے صدھا راز آشکارا ہو چلے تھے ' اور جس قدر حیرت انگیز قدرتی طاقتیں مخفی تھیں ' انسان نے تقریباً سب سے کام لینا سیکھ لیا تھا -

آگ ' پانی ' ہوا ' مٹی ' کوئی چیز ایسی نہ تھی ' جس پر انسان نے حکومت نہ کی ہو - سیارۂ زمین کی عقلی اختیار گویا ہات میں تھی - اتنا ہی نہیں بلکہ فضاء محیط کے کروں اور سیاروں کو بھی ایک طرح سے اپنا بنا لیا تھا ' اور اپنی ضروریات میں انکی مہیب طاقتوں سے بھی نہایت آسانی و سہولت کے ساتھ فائدہ اٹھا سکتے تھے -

نقولا تسلا (نکولاس ٹازلے) کو ہنوز مریخ کی آبادی سے تعلقات پیدا کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے ' لیکن تاریخ کو اس ابتدائی زمانے کی علمی و عملی ترقی پر حیرت ہے کہ زمین والے آسمان تک پہونچ گئے تھے ' اور آسمانی آبادی سے جو چاہتے تھے کام لیتے تھے ! بستیاں بسانے ' شہر کے برج بناتے ' تو اُس کا قبہ آسمان تک پہونچا دیتے - سیر گاہیں اس شان کی ہوتیں کہ مکانات ہیں ' عمارتیں ہیں ' محلسرائیں ہیں ' آبادی ہے ' اور اوپر نظر اٹھاؤ تو ایک وسیع اور بہت ہی وسیع باغ آویزاں ہے - شہر میں آیند و روند کی چہل پہل ہے ' سڑکیں ہیں ' گاڑیاں ہیں ' دکانیں ہیں ' اور اوپر دیکھیے تو ایک عظیم الشان دریا لہریں مار رہا ہے !!

یہ عجیب و غریب مدنیت کلدانیوں کی تھی ' جو ارض عراق کے فرماں روا تھے - جن کی جلالت کا یہ عالم تھا کہ تورات کے پیغمبر بھی انہیں عشر (محصول دہ یک) دیتے تھے ' اور اُن کے قانون سے تالیف تورات میں مدد لیتے تھے -

وسائل تمدن کی فراہمی و فراوانی ایک عالم کو سرکش بنا چکی ہے : ان الانسان لیطغی ان راہ استغنی -

ایک ذرا سی ملکی و مالی عظمت ' جو انسان کو انسانیت سے گزار دیتی ہے - جو اس قدر مغرور بنا دیتی ہے کہ لندن ٹائمس کے صفحات پر زبان سیاست کو اس اعلان سے بھی باک نہیں ہوتا کہ " ایک معمولی انگریز سپاہی کے خون کے مقابلے میں تمام ایرانی آبادی کی کچھ وقعت نہیں " ! - جو ایک با اختیار ملکہ کی حیثیت میں ایک غاصب و ظالم و خونریز سلطنت کو انسانی قتل عام پر مبارکباد دیتی ہے - جو ایک فرماں روا سے یہ عصبیت ظاہر کراتی ہے کہ ایک ملک کو چند قومیں پامال کر چکی ہیں ' اور اب اُسے مجبور کرتی ہیں کہ اس پامالی پر قانع ہو جائے ' جس نے ۲۵ - برس پہلے ایک وزیر اعظم کی زبان سے ایک ایسے ملک کا خون چوس لینے کی تلقین کرائی تھی ' جو خود اُسی کا محکوم تھا ' جس پر اُس کی دولت کی بنیادیں قائم تھیں ' جو اُس کے تاج سلطنت کا درخشندہ گوہر مانا جاتا تھا ' اور جس کے باشندوں نے اپنا ملک و مال خود اُس کے تصرف میں دے کر ' اسے مطلق العنان کر دیا تھا کہ :

ماجرا کیا ہے ؟ میں ضامن ' ادھر دیکھ !
شہیداں نگہ کا خوں بہا کیا ؟

غرضکہ وہی عظمت جب اپنے انتہائی مظاہر میں نمایاں ہو تو انسان میں کہاں تک سرکشی نہ آئیگی ؟ مادہ کی الوہیت کلدانیوں پر چھا گئی تھی ' خدا کو بھول گئے تھے اور بندگان خدا کے ساتھ اُسی ظلم اور زبردست آزاری کے ساتھ پیش آتے تھے ' جو آج موجودہ تمدن کے مخصوصات نمایاں میں سے ہے -

کلکتہ ' بمبئی ' برلن ' اور لندن میں جس طرح عظماء رجال کے جابجا بت نصب ہیں ' اسی طرح کلدانیوں نے بے شمار مجسمے قائم کر رکھے تھے ' اور اُن کی بے انتہا عزت کرتے تھے ' چونکہ قدرت کو روے زمین سے تاریکی مٹانی تھی ' اسلیے اسی قوم اور اسی ملک سے ایک ایسے نامور اور عظیم الشان خدا شناس کو اٹھایا ' جس نے اس طلسم کی حقیقت واضح کردی ' اور کواکب پرست کلدانیوں پر ملکوت السماوات و الارض کے اسرار فاش کردیے !

یہ خدا شناس ہستی ابراهیم علیہ السلام ابن آزر (تارخ) کی تھی ' جن کو توحید و صداقت کی دعوت و اشاعت میں سخت سے سخت زحمتیں برداشت کرنی پڑیں - ملک کا ملک دشمن تھا ' قوم کی قوم تشنۂ خون تھی ' حکومت اپنی پوری طاقت سے مقاومت پر آمادہ تھی ' ایک زمانے نے فیصلہ کرلیا تھا کہ اس خدا پرست مخلوق کو آگ کے حوالے کرکے رہینگے ' با ایں همہ اُن کے عزم و استقلال کا یہ عالم تھا کہ بقول مسیحی مورخ (مارگری گوری ابو الفرج ملطی) کے " انہوں نے تن تنہا کلدانیوں کے بت خانے میں آگ لگا دی (مختصر الدول - ص - ۲۱) اور اتنی بڑی مہم انجام دینے پر بھی کوئی زبردست طاقت اُن کا کچھ نہ بگاڑ سکی - وہ بقول تورات " عراق سے ترک وطن کر کے صحیح و سلامت اُس ملک میں چلے گئے ' جہاں خدا نے اُن کو برکت دینے اور انہیں ایک بڑی قوم بنانے کا وعدہ کیا تھا " (تکوین : ۱۲ + ۱-۵)

یہودیوں کی مقدس کتاب (تالمود) میں یہ واقعات شرح و بسط سے مذکور ہیں ' جن کو قرآن کریم نے اور زیادہ پھیلا کر بیان کیا ہے - سورۂ انبیا میں ہے :

و لقد اتینا ابراهیم رشدہ من قبل ' وکنا بہ عالمین - اذ قال لابیہ و قومہ : ما هذہ التماثیل التی انتم لها عاکفون ؟ قالوا : وجدنا اباءنا لها عابدین ! قال : لقد کنتم انتم و اباؤکم فی ضلال مبین ' قالوا : اجئتنا بالحق ام انت من اللاعبین ؟ قال : بل ربکم رب السموات و الارض الذی فطرهن و انا علی ذلکم من الشاهدین '

حضرت ابراهیم کو هم نے ابتداء عمر ہی سے فہم سلیم اور درجۂ رشد و حکمت عطا فرمایا تھا ' اور هم اس سے اچھی طرح واقف تھے -

دعوت الہی کے اُس مقدس وقت کو یاد کرو ' جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ پتھر کی مورتیں جن کی پرستش پر تم جمے بیٹھے ہو ' کیا ہیں ؟ انہوں نے کہا " اسکے سوا هم کچھ نہیں جانتے کہ اپنے بڑوں کو انکی پرستش کرتے دیکھتے آئے ہیں " حضرت ابراهیم نے کہا " پس یقیناً تم اور تمہارے بڑے

شئون عثمانیہ

مسئلۂ شرقیہ

بلقانی اقوام کی تحریک

سو برس کی تجاویز

(۱)

(مقتبس از مانچسٹر گارجین : ۳۱ - مئی)

صلح کے ابتدائی مراتب طے ہوگئے ہیں' اور اب یوروپین ترکی کے پاس قسطنطنیہ اور ایک چھوٹا سا ٹکڑا زمین کا جسمیں درہ دانیال

نے مد برین فرنگستان کو کسقدر دھوکے میں ڈال رکھا تھا ؟

سنہ ۱۷۷۲ ع میں سب سے پہلے سلطانی مقبوضات کی تقسیم کرنے کی عملی تجویز ظہور پذیر ہوئی - یہ وہی سال تھا جسمیں پولینڈ کی پہلی تقسیم ہوئی تھی - اس تقسیم کی کامیابی سے یوروپین حکومتوں کی اور بھی حوصلہ افزائی ہوگئی کہ وہ بلقانی جزیرہ نما کا تصفیہ بھی اسیوقت کردیں - اسکی پہلی تحریک میں کتھرائن ملکہ روس نے چند خطوط جوزف ثانی شاہ اسٹریا کو لکھے کہ سلطنت عثمانی کا کیوں تصفیہ نہیں کردیتے ؟ اسنے اسطرح حصے لگائے تھے کہ قسطنطنیہ' اور آبنائے باسفورس و مرمرہ

یورپ سے ترکوں کی جلا وطنی !

بقیہ یوروپین ترکی ' اور موجودہ جنگ کے خسا

درمیان کا بڑا حصہ جو زیادہ غبار آلود اور سیاہ ہے ' وہ جنگ سے پیشتر کی یوروپین ترکی تھی' جو سب کی سب نکل گئی - اب صرف وہ چھوٹا سا ٹکڑا باقی رہگیا ہے ' جو آپکے دھنی جانب ہے ' اور جسمیں سیاہی کی جگہ صرف لکیریں کھینچ دی ہیں - یعنی قسطنطنیہ اور نصف تھریس ! کذالک نفصل الایات لقوم یعقلون !

شامل ہے باقی رہ گیا ہے - باقی حصہ اسکے قدیم مالکوں کے پاس پھر واپس ہوگیا - ایسے موقع پر یہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ چند سالونکے اس فقرے کو پھر دھرایا جائے جو بلقانی اقوام نے اپنے پیش نظر رکھا تھا' یعنے " بلقان بلقانیونکے واسطے ہے "

اب یہ فقرہ محض خیالی ہی نہیں رہا ' بلکہ اس خواب کی تعبیر بھی حاصل ہوگئی - یہ بلقانی قومیں تمام فرنگی طاقتوں کی زیر نگرانی کام کر رہی تھیں' اور ترکی بھی اس بلقانی جزیرہ نما کی صرف انہی طاقتوں اور ان ریاستونکے کے علی الرغم محافظ تھی -

ابتدائی تدابیر

اگر پچھلی تجاویز و دسائس کو' جو فرنگی دول نے ترکی کے حصے بخرے کرنے میں اختیار کیے' یاد کرلیں' تو معلوم ہوگا کہ تاریخ

مع تھریس و بلغاریہ لیلے - مالدیویہ اور ویلیشیا روس لے لے ' اور برسنیہ' سرویا ' البانیہ ' مقدونیہ ' تھیسلی' اور سالونیکا اسٹریا لیلے -

یہ تجویز ہر دو حکومتوں کے واسطے نہایت ہی مبارک اور عمدہ تھی' اور کتھرائن اس معاملہ میں بہت عجلت اور پیشقدمی چاہتی تھی' مگر جوزف کو اس میں تامل تھا -

سنہ ۱۷۸۱ ع میں تجویز کچھہ بدل گئی - اب تمام یورپ سلطنت ترکی کے حصوں میں شریک کیا گیا - یہ تغیر اسٹرین مدبر کونزکی رائے سے ہوا' کیونکہ اسکو دول فرنگ سے مناقشہ کا اندیشہ تھا -

یہ ترمیم یافتہ تقسیم یوں کی گئی تھی :

روس کو صرف بحیرہ اسود کے سواحل زیریں ڈینیوب تک ملیں - آسٹریا کو سرویا ' برسینہ ' سقرطاری تک ملے - اور باقی

میں قدم رکھنا چاہیے کہ یہ طلسم فریب ٹوٹ جائے ' اور دنیا میں پھر خدا کی بادشاہی قائم ہو جاے -

(۳) مسلم کی حدیث مشہور ہے : من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ ' فان لم یستطع فبلسانہ ' فان لم یستطع فبقلبہ ' و ذالک اضعف الایمان -

اس حدیث کو تم نے بارہا سنا ہوگا ' مگر کبھی اسکی تعلیم کے اصول و حقیقت پر نظر نہ ڈالی ہوگی - حضرت ابراہیم کے اسوہ حسنہ سے اسکے سمجھنے میں مدد لو - یہ حدیث بتلاتی ہے کہ قانون الہی کے منشا اور احکام کے خلاف جہاں کوئی ایک برائی بھی نظر آئے ' معاً ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنے زور بازو سے اُس کے مٹانے کی کوشش کرے - یہ خصوصیت حقیقی ایمان داروں کی ہوگی - لیکن جس میں اتنی قوت نہو ' وہ زبان سے برا کہے ' اور برائی کے خلاف بہ آواز بلند احتجاج (پروٹسٹ) کرتا رہے - اس مذاق کے لوگ ایک طرح ناقص الایمان سمجھے جائینگے - جس سے یہ بھی نہوسکے ' وہ کم ازکم اپنے دل ہی میں اس آگ کو سلگاتا رہے - یہ ایمان کا بالکل ہی آخری اور بہت ہی ضعیف و کمزور درجہ ہے - لیکن جو طبیعتیں اتنا احساس بھی نہ رکھتی ہوں اُن میں فرائض کی خواہ کتنی ہی پابندی موجود ہو ' مگر یقین کرلینا چاہیے کہ ایمان سے اُن کو مطلق سروکار نہیں -

مگر یاد رہے کہ ازالۂ منکرات و مفاسد کے لیے دل میں کڑھنے اور زبان سے نالہ و فریاد کرنے کی صورتیں اُسی وقت تک کے لیے ہیں ' جب تک کہ ان سے کشود کار ممکن ہو - جہاں یہ باتیں بے سود ہوں ' وہاں ایمان کا صرف ایک ہی مظہر ہے - اور وہ یہی ہے کہ اپنے آپ کو استعمال طاقت کے قابل بنائیں ' اور پھر اُس طاقت سے منکرات اور مفاسد و مظالم کو مٹائیں :

براءۃ من اللہ و رسولہ الی الذین عاھدتم من المشرکین و ان تولیتم فاعلموا انکم غیر معجزی اللہ ' و بشر الذین کفروا بعذاب الیم -	جن مشرکین کے ساتھہ تم نے عہد کر رکھا تھا ' اب اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے اُنھیں صاف جواب ہے - اگر اب بھی تم پھرے رہے تو جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہ کرسکوگے ' اور کافروں کو عذاب درد ناک کی بشارت سنا دو -
لا یستاذنک الذین یؤمنون باللہ و الیوم الاخر ان یجاھدوا باموالہم و انفسہم ' و اللہ علیم بالمتقین - انما یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ و الیوم الاخر و ارتابت قلوبہم فہم فی ریبہم یترددون (۹ : ۴۰)	جو لوگ خدا کا اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہیں ' وہ تو تم سے اس بات کی رخصت مانگتے نہیں کہ اپنی جان و مال سے شریک جہاد نہوں ' تم سے خواہاں اجازت تو وہی لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کا اور روز آخرت کا یقین نہیں رکھتے ' اور اُن کے دل میں شک پڑے ہیں ' پس وہ اپنے شک کی حالت میں حیران و سرگرداں پھر رہے ہیں ؟

حضرت ابراہیم کے واقعات صاف بتا رہے ہیں کہ ایسی حالت میں کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے ؟ دنیا میں اُس وقت وہی ایک مسلمان تھے ' مگر نہ یہ تنہائی اُنھیں دعوت الی الحق سے مانع ہوسکی اور نہ اُنھوں نے رد مظالم اور تغییر منکر کے لیے صرف وظیفۂ قلب و زبان تک ہی کفایت کی ' بلکہ جب یہ کوشش سودمند ہوتے نہ دیکھی تو دست و بازو سے بھی طاقت آزمائی کیلیے آمادہ ہو بیٹھے - پس ایمانداروں ضرور ہے کہ اسکی پیروی کریں -

(۴) دعوۃ الی الحق کی ابتدا اپنے گھر سے چاہیے ' یہی صورت حضرت ابراہیم نے اختیار کی ' اور اسی کی تعلیم اظہار دعوت کا حکم دیتے ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو دی گئی تھی کہ و انذر عشیرتک الاقربین (اپنے قریب ترین اعزہ کو ڈراؤ) ان مبادی میں کامیابی ہو یا ناکامی ' تاہم تجربہ و اختبار اور بصیرت کو اس سے مدد ملیگی ' اور پھر دعوت عام کے لیے اسکیم مرتب کرنے میں صرف دماغ کی قوت متخیلہ ہی پر زور دینا نہ پڑیگا ' بلکہ تجربۂ و عمل کے نتائج سامنے ہونگے -

(۵) دعوۃ الی الحق کو مداہنت ' پاس مراتب ' لحاظ عظمت سے کچھہ سروکار نہیں - کسی بزرگ کی بزرگی یا کسی عزیز کی محبت کا اس پر کوئی اثر نہ پڑنا چاہیے - اولاد پر والدین سے زیادہ کس کے احسانات ہونگے ؟ لیکن دیکھتے نہیں کہ حضرت ابراہیم کو جو کچھہ کہنا تھا ' سب پہلے اپنے باپ ہی سے کہا ' اور جو کچھہ کرنا تھا اُس کے سرانجام دینے میں باپ کے حقوق ابوت ذرا بھی مانع نہوسکے -

(۶) احیاء صداقت اور اقامت حق اور عدل کے لیے مخفی تدابیر بھی کرنی پڑتی ہیں - پوشیدہ طور پر حیلہ و تدبیر سے بھی کام لینے کی حاجت پڑتی ہے ' اور اس مدعا کے لیے یہ تمام باتیں جائز و درست بلکہ ضروری و لازم العمل ہیں - حضرات ابراہیم نے بت خانے میں کیا کیا تھا ؟

(۷) کفر و شرک و استعباد نے دلوں میں خواہ کیسی ہی تاریکی پھیلا دی ہو ' انسان اپنی انسانیت سے کتنا ہی گزر گیا ہو ' امتیاز حق و باطل کی طاقتیں مردہ ہی کیوں نہو جائیں ' تاہم حقیقت ایک ایسی چیز ہے کہ اخلاص کے ساتھہ موثر انداز میں جب اُس کو پیش کیا جائیگا ' تو سخت سے سخت منکروں کے سر بھی اُس کے آگے جھک جائینگے - مستبدین کے غرور و جبروت سے مرعوب ہوکر دعوۃ الی الحق کی تحریک رکی نہیں جاتی ' اور اگر رکتی بھی ہے تو اس طرح کہ :

رکتی ہے مری طبع تو ہوتی ہے رواں اور

(۸) دعوۃ الی الحق کے لیے شجاعت قلب درکار ہے ' جرأت لسان کی حاجت ہے ' زور آور دست و بازو کی ضرورت ہے کہ خواہ کچھہ ہی پیش آئے اور خواہ کیسی ہی زحمتیں سنگ راہ ہوں مگر اپنے مشن کو سنبھالے رہے ' کام کیے جائے ' اور کبھی مرعوب نہو -

(۹) بڑے کام کے لیے بڑی قربانی کی ضرورت ہے ' صرف دفع وقت سے دفع استبداد ممکن نہیں - اس قربانگاہ پر سب سے پہلے اپنی جان کی بھینٹ چڑھانے کے لیے آمادہ ہو جانا چاہیے ' اس راہ میں سنگلاخ منزلیں طے کرنی پڑینگی ' مشکل سے مشکل امتحان دینے ہونگے ' شدائد و نوازل سے طرف مقابل ہونا پڑیگا ' اور ہر قدم پر اس دستور العمل کی پابندی کرنی پڑیگی کہ :

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست

حضرت ابراہیم نے کیسی خطرناک جرات کی تھی ؟

(۱۰) حق و صدق کی مقاومت ہمیشہ ناکام رہی ہے ' دست ستم اس میں خلل ڈال سکتا ہے ' ضرر پہونچا سکتا ہے ' پر اسکو فنا نہیں کرسکتا - عزم و ثبات سے تمام بندشیں ٹوٹ جاتی ہیں ' مخالفین ذلیل ہوتے ہیں ' استبداد سے نجات ملتی ہے ' اور انجام کار برات حاصل ہوتی ہے کہ و العاقبۃ للمتقین !

دعوۃ الی الحق کی یہ نتیجہ خیز اسکیم خود حضرت الہی کی ترتیب دی ہوئی ہے - اب صرف اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے - نئی اسکیم بنانے کی ضرورت نہیں - جو لوگ شب و روز نئی اسکیموں کا خواب دیکھتے ہیں ' انکو یہ پیام پہنچا دو - یہ پاک موضوع اس سے زیادہ تشریح کا طالب تھا ' مگر افسوس :

کہ بادۂ حوصلہ سوز است و جماء بد مستند

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان هند کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

اور

الهلال ۳۰ جون کے بعد

(از جناب محمد اشرف صاحب وکیل درجہ اول کوهاٹ)

امداد مہاجرین کے فنڈ کے لیے جو ایثار آپنے کیا ہے ' اسکا اجر عظیم خداوند کریم آپ کو دے - بہت سے خریدار اس شبہ میں ہیں کہ اگر آپکی مقررہ تعداد کی درخواستیں تاریخ مقررہ تک آپکے پاس نہ پہونچیں تو کیا آپ درخواست والے موصولہ کی رقوم حسب شرائط مشتہرہ فنڈ مذکور میں داخل فرمائینگے یا نہیں ؟ گو معناً یہ سمجھا جاتا ہے کہ آپ جیسا فدائے قوم ضرور ایسا کریگا - مگر لوگ اسکی تصریح چاہتے ہیں - براہ عنایت میعاد مقررہ کو کم از کم اگست سنہ ۱۹۱۳ ع تک بڑھاکر اس امر کی تصریح ضرور کردیں کہ جسقدر درخواستیں اس فنڈ کی امداد کے متعلق اشتہار کی بنا پر آئینگی ' انکی رقم میں سے سات روپیہ آٹھہ آنہ فنڈ مذکور کو دیے جاینگے -

الهلال

۳۰ - جون تک کی مدت اس غرض سے کم نہ تھی ' لیکن اصل مقصود تو رقم کی فراهمی ہے ' نہ کہ کوئی اعلان رعایت ' پس ایک ماہ کی مدت اور بڑھادی جاتی ہے - یعنی ۳۱ - جولائی تک یہ سلسلہ برابر جاری رهیگا - جن لوگوں کو یہ شبہ ہے کہ پوری رقم کی وصولی پر خریداروں کی رقم داخل خزنہ کی جائیگی ' انکے ظن و گمان پر متعجب ہوں - میری سعی تو یہی ہے کہ ۳۰ - هزار فراهم هوں ' لیکن اس سے یہ معنی کہاں نکلتے هیں کہ ۳۰ - هزار سے بغیر روپیہ بھیجا نہ جائیگا ؟ جب میں نے اتنے عرصے کی آمدنی کو وقف کردیا تو اب اسکا کل اور جزو ' دونوں مجھپر حرام قطعی ہے -

(مسز انیس حامد بیگم صاحبہ - اهلیہ مسٹر حامد حسن کوتوال)

آجکل همارے ترک بھائی اور بہنوں پر جو مصیبت نازل هو رهی ہے ' وہ محتاج بیاں نہیں - هر شخص انکی مصیبت سے واقف ہے - انکی بے کسی اور بے بسی گھر کی بیٹھنے والی عورتوں اور بچوں کو بھی آٹھہ آٹھہ آنسو رلا تی ہے ' لیکن کچھہ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتا - ننھے ننھے بچوں اور آفت کی ماری بہنوں پر جو مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ رہے هیں ' انکو دیکھکر کلیجہ پاش پاش هو جاتا ہے اور سمجھہ میں نہیں آتا کہ آخر ان مظالم کی کوئی انتہا بھی هوگی یا نہیں ؟ آخر پروردگار عالم کا غیظ و غضب ان معصوموں کی مصیبت پر کیوں جوش میں نہیں آتا ؟ مجھکو ان واقعات نے اس درجہ حواس باختہ کردیا ہے ' کہ باوجود رات اور دن غور کرنے کے میرے سمجھہ میں نہیں آتا کہ دنیا میں میرا وجود ان مصیبت کی ماری اور بے کس بہنوں کے لیے کس طرح مفید ثابت هو ؟ اور میں کس طرح انکی امداد [illegible] سکوں ؟ جناب مجھکو مشورہ دیں کہ میں اس معاملہ میں کیا کروں ؟ [illegible] حال میں نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ اپنے روزانہ اخراجات میں سے [illegible] نمایاں حد تک کمی کرکے جو کچھہ پس انداز هوگا ' اسکو هر مہینے آپکی خدمت میں بھیجتی رهونگی -

آپنے جو تجویز اخبار الہلال میں مفت اخبار دینے اور اسکی قیمت مہاجرین کی امداد میں بھیجنے کی شائع کی ہے ' اسکو دیکھکر دل باغ باغ هوگیا ' لہذا درخواست ہے کہ مہربانی فرماکر فوراً اخبار الہلال کا پرچہ آٹھہ روپیہ - وی - پی کرکے میرے شوهر کے نام روانہ کردیجیے - میں نے انکو بھی براہ راست اطلاع دیدی ہے -

---

کیا بہتر هو کہ هر ایک شخص ایسی هی همدردی اپنے مصیبت زدہ ترک بھائیوں کے ساتھہ دکھلانے کی کوشش کرے - خداے تعالی آپکو اجر عظیم عطا فرمائے - حتی الوسع سردست بعد ترغیب و تحریص چند احباب کو میں نے فراهم کرلیا ہے ' اور آیندہ بھی کوشش جاری رهیگی - افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں جوش همدردی روز بروز ٹھنڈا پڑتا جا تا ہے ' اور جیسا کہ ابتداے جنگ میں تھا ' اب باقی نہیں رها - تعلیم یافتہ اصحاب تو هر حالت میں امداد کی تحریک کے موید اور انجمن اتحاد و ترقی کے طرفدار هیں ' مگر عام لوگ مخالف هیں - یہ ساری خرابی اختلاف راے کی ہے - اسلیے اب سخت ضرورت اسباتکی ہے کہ ترکونکے مفصل حالات ابتداے انقلاب حکومت سے آجتک کے ایک بہترین پیرایہ میں از سرنو درج اخبار کرکے انپر مدلل بحث کیجاے ' اور سابقہ حکومت اور جدید حکومت سے جو جو برے نتائج ظہور پذیر هوئے هیں انکو اچھی طرح عوام کے ذهن نشین کرا دیا جاے ' ورنہ ٹرکی کی طرح هند میں بھی دو پارٹیاں ایک دوسرے کی مخالف بنی رهینگی جسکا اثر قوم کے حق میں مضر ثابت هوگا - امید کہ جناب میری اس نا چیز راے کو شرف قبولیت عطا فرما کر ضرور اس مسئلہ کو چھیڑ دینگے -

الهلال

اب اس بحث میں پڑنا بھی وقت کو ضائع هی کرنا ہے - یہ تحریک اعانت مہاجرین کی ہے نہ کہ اعانت حکومت کی - اسکو ٹرکی کی پارٹیوں سے کیا واسطہ ؟ اب تو تمام وقت اس بحث میں خرچ کرنا چاهیے کہ همیں کیا کرنا ہے ؟ اور کس طرف چلنا ہے ؟ اور بس -

(از حسن جان صاحبہ دختر برات اللہ خاں پروفیسر - هزارہ)

آداب عرض ہے - میں نے الہلال میں چندہ کی فہرست میں عورتوں کا بھی نام دیکھا ہے - میں ایک دس برس کی لڑکی هوں اور سوا ان پیسوں کے جو خرچ کیلیے مجھے ملتے هیں اور کچھہ میرے پاس نہیں ہے - اسوقت آٹھہ آنہ ہے جو میں نے اسی نیت سے جمع کیا ' براے مہربانی اس کو بھی فہرست میں ملا دیں اور میرے حق میں دعا کریں -

(از جناب قاضی محمد لطیف حسین صاحب بڑا ڈیہ)

میں یکے از خریداران الهلال هوں - دس روپیہ بنظر اعانت مہاجرین ترک بے خانماں بذریعہ منی آرڈر ترسیل خدمت ہے - اسکو قیمت اخبار سے کچھہ تعلق نہیں الہلال کی قیمت اپنے وقت پر جا یا کریگی -

(از جناب محمد گوهر علی صاحب سکریٹری انجمن مفید المسلمین معروفگنج - گیا)

۲۱ - مئی کے الہلال میں تحت عنوان (لاکھوں بے خانماں مہاجرین) ایک درد ناک مضمون دیکھکر دل بے چین هوگیا -

ـــــــن کمــــال ہے
جسکو انیســار نے نقشــۂ الھسانیا کیلیے الا مثل بنایا تھا -

حصہ مثلاً دیریہ اور والیشیا کو ایک ریاست بناکر ختم کر دیا جاے، جسکا نام رومانیہ ہو، اور اسکے بعد قدیم بزنطینی سلطنت کو پھر قسطنطنیہ میں قائم کردیا جاے - اس تقسیم کا نام " یونانی " رکھا گیا تھا -

اس تقسیم میں انلی کو بھی حصہ ملنا چاہیے تھا، کیونکہ جب وہ آسٹریا کے حقوق اور اثر کو بحرادریاٹک اور جزائر موریا، کریٹ، اور قبرس میں بڑھتے ہوے دیکھیگی، تو ضرور مزاحمت کریگی - فرانس کو بھی ان ممالک میں سے پسند کرنیکا حق دیا گیا تھا - خواہ وہ شام یا جزائر بحر سفید کو منتخب کرلے، یا مصر لے لے -

مگر اس تجویز پر اسوجہ سے کچھہ عمل نہوسکا کہ ترکوں نے سختی سے مدافعت کی - فرانس ان مسائل پر راضی نہیں ہوا، اور جرمنی کو ان معاملات میں بدگمانی پیدا ہوگئی -

اسی عرصے میں فرانس کا مشہور انقلاب شروع ہوگیا، جسکی وجہ سے یورپ اپنی تدابیر کو عمل میں نہ لاسکا - مگر نپولین نے خود آپ تدابیر کرنی شروع کردیں - نپولین خود مشرق ادنی پر نظر جماے ہوے تھا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہندوستان کا صرف یہی ایک راستہ ہے - اس نے رفتہ رفتہ جزائر ایونین، دلمانیہ، استریہ اور اسدریہ پر قبضہ کرلیا - تمام بلقان میں ایک کھلبلی سی مچ گئی، خود ۔ سلطانیہ کے محل میں بغاوت ہوگئی، اور سلطان سلیم ثالث کو معزول کردیا گیا - اسی زمانے میں نپولین نے تلسٹ کے مقام پر زار روس سکندر اول سے مشہور ملاقات کی -

اس بغاوت کی خبر نپولین کو اسوقت ہوئی، جب وہ اپنی افواج کا معائنہ کررہا تھا - اس نے زار سے یہ کہا کہ یہ تقدیری امر ہے کہ قدرت ہمارے ہاتھہ میں خود وہ چیزیں دے رہی ہے جنکی ہمکو آرزو تھی، اور جو قسطنطنیہ کی شورش سے حاصل ہوسکتی ہے -

چنانچہ فوراً اس معاملہ میں گفتگو شروع ہوگئی، اور ایک تقسیم قرار پائی، جسکی رو سے روس کو مالدیویہ، بلغاریہ، اور والیشیہ، اور فرانس کے حصے میں بوسینہ البانیہ اور یونان قرار پاے - آسٹریا کو سرویا، مقدونیہ، سالونیکا دیکر خوش کر دیا جاتا -

جملہ امور طے ہوگئے تھے - صرف قسطنطنیہ کا فیصلہ باقی تھا جسکو نپولین کلید دنیا یا کم سے کم کلید ہندوستان کہتا تھا - یہی مسئلہ تھا جس نے تمام نقشے کو بگاڑ دیا، اور فریقین راضی نہیں ہوے، چنانچہ لڑائی شروع ہوگئی - مگر یہ مسئلہ کہ " بلقان دول فرنگ کے واسطے ہے " ابھی ہمیشہ کے واسطے مدفون نہیں ہوا تھا -

سنہ ۱۸۲۹ ع میں پھر اس مسئلے کی تجدید اسطرح ہوئی کہ شہزادہ پولنیک نے جو چارلس دہم کا وزیر اعظم تھا، ایک نقشہ مرتب کیا جو صرف بلقان ہی کا نہ تھا بلکہ کل یورپ کا - اسمیں دکھلایا گیا تھا کہ ترکوں کو تو بالکل یورپ سے نکالدیا جاے - روس، بلغاریہ، مقدونیہ، اور تھریس کا تھوڑا سا حصہ لے، آسٹریا بوسینہ اور سرویہ پر قناعت کرے، اور قسطنطنیہ کے ساتھہ دیگر ملحقہ ممالک کو ملا کر ایک نئی بازنطینی حکومت کی دوبارہ بنا ڈالی جاے - اسی طرح نیوزی لینڈ کا پرشیا سے الحاق کردیا جاوے، اور بلجیم فرانس میں مدغم ہو جاے - اب رہا انگلستان، تو اسکو ڈچ نوآبادیاں دیدی جالیں -

اسکے بعد عثمانی سلطنت کی تقسیم کی جو عملی تجاویز ہوئیں انکو بالتفصیل بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں -

۹ - جنوری سنہ ۱۸۵۳ ع کو زار نکولس اول نے اپنے مشہور سرمائی محل میں سر ہملٹن سیمور سے ملاقات کی، اسی کا نتیجہ کریمیا کی لڑائی تھی -

سیمور تحریر کرتا ہے کہ زار چاہتا تھا کہ عثمانی سلطنت کو انگلستان اور روس تقسیم کرلے، اور منجملہ دیگر ممالک کے مصر بھی انگلستان ہی لے لے - لیکن یہ تجویز انگریزوں نے اپنے مصالح کی بنا پر منظور نہیں کی - نکولس نے خود ترکی پر حملہ کردیا، اور ترکی کو فرانس اور انگلستان نے مدد دی - جنگ کریمیا کی ابتدا یہیں سے ہوئی تھی - مگر اسمیں شاہ روس کے حملے نے تجاویز پامال ہوگئیں -

۸ - جولائی سنہ ۱۸۷۶ ع کو زار الکزنڈر ثانی اور فرانس جوزف شاہ آسٹریا - ریشتاٹ کے مقام پر ملے - مگر یہ تمام باتیں اب برلن کانگریس میں پیش ہوگئیں - اس ملاقات میں طے پایا تھا کہ روس ترکی پر حملہ کرے، اور بلغاریہ اور رومانیا پر اپنی سیادت قائم کرے - یعنی بلقان کا مشرقی حصہ روس لے لے - اور مغربی حصے پر آسٹریا قبضہ کرکے ہرزیگولیہ، بوسینہ، اور سرویہ کو اپنی زیر سیادت لے آے - لیکن یہ ایک دورنگی جو ختم ہوگئی، اور برلن کانگریس نے نقشہ ہی اولٹ دیا - اسکے بعد سے بلقان بلقانیوں کے لیے ہے " کا نعرہ اس سرے سے اس سرے تک سنا جانے لگا - اور یہ شک کہ شاید کوئی یورپین حکومت اسکی مخالفت کرے، قرق قلیسہ کی لڑائی کے بعد بالکل ہی جاتا رہا - بلقانی اقوام نے صرف اپنے فاتحوں ہی پر تقسیم نہیں پائی ہے بلکہ یورپ کی طامعانہ تدبیروں پر بھی فتح حاصل کرکے اپنی ہستی کا عظیم الشان

[illegible]

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دواخانے هیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - همنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردی هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں اور هم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پُرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بھی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی هوگئی هوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اُسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھہ پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هوجاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی ہے

[illegible] و ہرو پرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳

کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

ریویو اف ریلیجنز - یا مذاهب عالم پر نظر

اردو میں هندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذهب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی هیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو دوست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رائوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :—

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز هی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان میں شایع نہیں هوئے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا هوا ہے - همارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاهل عیسائی الزام لگایا کرتے هیں - ان کی تردید میں نہایت هی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک همارے نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر وب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا هوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذهبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت هوگی - اور یہی رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ هوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی هیں -

ریویو آف ریویو - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جو مذهب اسلام کے زندہ مذهب هونے کے مضمون سے دلچسپی رکھنے میں چاهیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاهور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی هی فلسفیانہ اور عمیق هوتیں ہے - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزی پرچہ ۴ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۴ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاهئیں •

شرکۃ علمیہ

اسلامی دنیا کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ (۱) مسلمان حقیقی اسلام کا معنی سمجھیں' اور اُس کے پیرو بنیں - (۲) آسمانی تعلیمات نے علم و تمدن کے جو اصول مقرر کیے هیں اُن کو نمونۂ عمل بنالیں (۳) مذهبی و علمی و روحانی ترقیات کی راہ میں مہذب و متمدن دنیا کے روبرو اپنے آپ کو مشعل هدایت بنا کر پیش کریں (۴) اپنی نظام اجتماع و قومیت متحدہ اسلامیہ کی توثیق کے لیے ان تمام ممالک سے جہاں جہاں مسلمان آباد هیں علمی تعلقات پیدا کریں اور بڑھائیں -

ان اغراض کی تدریجی تکمیل کے لیے امرت سر (پنجاب) میں ایک مجلس قائم هوئی ہے جس کا نام " شرکۃ علمیہ " ہے اور جس نے اپنے کام کی ابتدا بالفعل سنجیدہ و برگزیدہ علمی و مذهبی لٹریچر کی اشاعت سے کی ہے' اسلامی ممالک کے بہترین مشاهیر و علما اس کے ممبر هیں - ممبری کی فیس پانچ روپیہ سالانہ ہے' دوران سال میں جو کتابیں چھپیں ممبروں کو وہ سب مفت بلا اخذ محصول دی جاتی هیں -

مجلس نے سب سے پہلے قرآن کریم کی علمی تحقیقات کی جانب توجہ کی ہے اور اس ذیل میں ایک نہایت مبسوط کتاب تالیف کرائی ہے جس کی پہلی جلد حال میں " محکمات " کے نام سے شائع هوئی ہے' اور جس کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ ہے - اصل کتاب (۷۰) جلدوں میں تمام هوگی اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ تفسیر آیات میں جو دور از کار اختلافات پیدا هوگئے هیں' علوم جدیدہ نے جن شکوک و شبہات کی گنجایشیں نکالی هیں' مفسرین کے روایات و طرز استدلال نے قرآن کریم کو علمی دنیا کے جن هولناک اعتراضات کا آماجگاہ بنا رکھا ہے' یہ تمام باتیں فلسفہ کی روشنی میں لائی گئی هیں' اور سب کی حکیمانہ تحقیقات کی ہے -

دوسری کتاب " علم الحدیث " ہے جس کی پانچ جلدوں میں سے هنوز پہلا حصہ شائع هوا ہے' اور جس کی قیمت دس آنہ ہے - اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیمات کو فلسفۂ جدیدہ کی روشنی میں لاکر اُن پر هر حیثیت سے بحث کی ہے' اور دکھایا ہے کہ یورپ کو آج جس فلسفۂ تاریخ پر ناز ہے اسلام اُس کو نہایت شرح و بسط کے ساتھہ هزار برس پہلے مکمل کرچکا ہے -

پتہ یہ ہے : سکریٹری مجلس " شرکۃ علمیہ " معرفت

نیشنل بینک آف انڈیا' امرت سر' پنجاب

آنکهونمیں آنسو بهر آئے مگر سوائے اشک ریزي کے بس میں کیا تها ؟ اپني بے سر مالیگي پر صدمهٔ عظیم هوا - لیکن درد اُخوت نے چین لینے نه دیا - خیال هوا که اگر ستم رسید گان ملت کي مدد خود نهیں کر سکتا ' تو الدال علی الخیر کفاعله هی کا مصداق بنوں - چنانچه نوراً اپني انجمن مفید المسلمین واقع محله معروف کنج میں ' گیا (یه محله غریبونکا هے) اور ایک خاص جلسه بغرض اعانت مهاجرین ۱۹ - جون کو منعقد کر کے چندہ کی تحریک کي - چنانچه مبلغ بیس روپیه وصول هوا - آجکي ڈاک سے ارسال خدمت هے -

فهرست زر اعانهٔ مهاجرین عثمانیه

(۳)

	آنه	پائي	روپیه
چندہ بزرگان جمبوہ بذریعه مستر محمد عمر صاحب	۰	۰	۹۰
جناب ربنواز خانصاحب هڈ ماسٹر اسلامیه - اسکول قصور	۰	-	۸۰۰
ایک مجاهد غیور از قصور ایک جوڑہ نبده طلائي قیمتي	۰	۵	۲۵۱
رجال همت خواتین کانپور بذریعه جناب محمد یسین صاحب	۰	-	٦۵
جناب مصطفی احمد صاحب حیدر آباد دکن	۰	۸	۷
جناب رعایت الله خانصاحب مثل خوان - گورداسپور	-	۸	۵
جناب عبد الرحمن صاحب - سب اور سیر - کوہ مری	۰	۱۲	۱۱۳
جناب ڈاکٹر عبد الله خانصاحب - بکاني - کوئٹه	۰	-	۱۰
جناب محمد عبد الصمد صاحب - بهار - پٹنه	۰	۰	۱۰
جناب محمد غوري صاحب - سوداگر بلگام	-	۵	۱
جناب امتیاز علي صاحب هیڈ ماسٹر - خانیل اسکول - ملیح آباد	-	-	۱
جناب غلام علیشاہ صاحب نائب تحصیلدار - پاک پٹن	۰	۰	۷
جناب محمد خلیل صاحب از گیا	۰	-	۲۲
جناب سید علي صاحب سشن جج - ورنگل - دکن	-	-	۲۳
جناب سید ضمیر الدین حیدر صاحب عرف پیارے صاحب مخدوم پور - گیا	-	۷	۲
جناب غلام حیدر صاحب گجراتي - لائل پور	۰	۳	۹
جناب عبد الحفیظ صاحب - بریکها - مونگیر	-	۳	۹
جناب احمد محي الدین صاحب - مدد کار ناظم جنگلات - نظام آباد - دکن	-	۰	۸
جناب ماسٹر دین محمد صاحب (ندوۃ العلما) لکهنؤ	-	-	۵
جناب منشي سعادت علي صاحب - مدرسه عالیه - ریاست رامپور	-	-	۱
جناب عطا محمد صاحب - از شمله	-	۰	۵
جناب سید بذل الحسین صاحب	۰	۰	۱
جناب مشرف حسین صاحب	-	-	۱
جناب سید بانگ چانگ صاحب دیار پور -	-	-	۱۰
جناب غلام محمد صاحب - کهرله شریف - ملتان	-	۵	۱

	آنه	پائي	روپیه
جناب فصیح الدین - غیاث الدین صاحب احمد آباد	-	۸	۲
جناب محمد کاظم صاحب جهانسي	-	-	۸
جناب محبوب علي صاحب هوشیار پور	۰	-	۸
جناب قاضي محمد لطیف حسین صاحب پلادري - اکرام گڈه	-	۰	۱۰
جناب قطب الدین احمد صاحب انصاري - فتح پور	-	-	٦
والد سید محمد طاهر صاحب - لکهنؤ	۰	-	۵
جناب احمد حسین صاحب اڈیٹر الکذري گورکهپور	۰	۰	۸
جناب غني حیدر صاحب محمد منزل - بهار	۰	۸	۱
جناب عبد الجلیل خانصاحب حسن پور علیگڈه	۰	۳	۲۵
بذریعه جناب مشتاق حسین صاحب - کانپور	-	۰	۳۴
جناب کاظم حسین صاحب فارست منیجر - دندور	-	-	۲۵
بذریعه جناب نذیر احمد صاحب بانکي پور	۰	۷	۵۷
جناب مفتي محمد انوار الحق صاحب ایم - اے - بهوپال	۰	-	۷
جناب عبد الحکیم صاحب پلیڈر - بانکي پور	۰	۰	۵۰
جناب عبد الجلیل صاحب - اگره	-	-	۵
جناب منشي چراغ دین صاحب پٹه دار لاشاري -	۰	-	۸
بذریعه جناب یسین احمد صاحب - گیا	-	۰	۲
جناب محمد اسمعیل خانصاحب کوتوال - هیر پور	۰	۰	۸
جناب ڈاکٹر ابو الحسن صاحب موضع نبي نگر مونگیر	-	-	۱۰
جناب حبیب رضا صاحب مختار - دنیا پور پٹنه -	-	-	۱۵
جناب عبد الرحیم صاحب مرحوم	۰	-	۱
جناب عبد الرحمن خانصاحب - بانده	-	۰	۱۸
خواتین کانپور بذریعه محمد قاسم صاحب کانپور -	-	۰	۹۰
ایل - بي - اچهن خانصاحب - کالي - برهما -	۰	۰	۷
بي بي حرمت بذریعه امین الدین صاحب رنگون برهما	-	۰	۴
از وقف شیخ ولایت علي صاحب مرحوم کانپور معرفت جناب شیخ باقر علي صاحب متولي وقف مذکور	۰	۰	۱۰۰
جناب امام صاحب - دوني مارکٹ - بلگام	۰	۵	۱
جناب فتح محمد خانصاحب - گونڈه	۰	۷	۲۴۲
جناب حبیب احمد خانصاحب - منگولي ریاست رامپور	-	-	۸
جناب منصور خانصاحب جمعدار		-	۴
جناب محمد علاؤ الدین صاحب فرخ - جلال آباد -		۰	۲
جناب حاجي طاهر حاجي طیب صاحب - اٹاوه -		۱۳	۱۲
جناب سید نثار حسین صاحب - هزاري باغ -		-	۴
مسلمانان اکبر پور بذریعه حافظ عبد الغفور صاحب - نوادہ - گیا	۰	-	۱۳
جناب احمد رضا صاحب - پٹنه	۰	۰	۸
میزان	-	۱۳	۲۲۱۵
میزان سابق	٦	۰	۲۸۸۷
میزان کل	٦	۱۳	۵۱۰۲

گھر بیٹھے عینک لیجیے

زندگي کا لطف انکهوں کے دم تک پهر آپ اسکي حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ صرف اسلیے که قابل اعتماد عینک آساني سے نہیں ملتي ؟ مگر اب تو یه دقت نہیں ایک اطلاعي کارڈ پر همارا ممتحن چشم حاضر هوگا بالکل نئے اصول پر امتحان لیجائیگي -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانه ویلسلي - کلکته

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کهانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں هوئي تو هیضه هوجاتا هے - بیماري بڑه جانے سے سنبهالنا مشکل هوتا هے - اس سے بہتر هے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساته رکهو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري هے اور هیضه کي اس سے زیاده مفید کوئي دوسري دوا نہیں هے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتهي هے -

قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بڑے تک کو ایکسان فائده کرتا هے هر ایک اهل وعیال والے کو گهر میں رکهنا چاهیے ؟ تازي ولایتي پودینه کي هري پتیوں سے یه عرق بنا هے - رنگ بهي پتوں کے ایسا سبز هے - اور خوشبو بهي تازي پتیوں کي سي هے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر هے : نفخ هوجانا ' کهٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدهضمي اور متلي - اشتها کم هونا ریاح کي علامت وغیره کو فوراً دور کرتا هے -

قیمت في شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشهور دوا فروش کے یہاں ملتا هے -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

قہرمان مدافعۂ بحریہ

قہرمان رؤف بک

حمیدیہ جہاز شکستگی کے بعد
حصہ کنارہ گز مربع سوراخ ہوگئے

حمیدیہ مرمت کے بعد

رؤف بک حمیدیہ میں

حمیدیہ بحالت شکستگی قسطنطنیہ
جارہاہے ! حصہ پیشیں زیر آب ہے

لاکھ وں بے خانمـــاں مہـــا رین

قسطنطنی ہ کي گليوں ميں

الہـــلال کلکتـــہ - سالانـــہ قيمت مع مح ول صرف اٹھـہ انـہ !!!

لے دفتر الہلال ميں دو تار دفتر تصوير افکار ' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هيں کہ " خدا کے کيليے يورپين ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرين کے مصائب کو ياد کرو ' جنميں هزارها بيمار عورتيں اور جاں بلب بچے هيں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصيبتوں کي وجہ سے يکايک اپنا گهر بار چهوڑنا پڑا ' اور جنکي حالت جنگ کے زخميوں سے بهي زيادہ درد انگيز ہے - جو مرگئے ' انکو دفن کرديں ' جو زخمي هيں انکو شفا خانے ميں لے آئيں ' ليکن جو بد نصيب زندہ ' مگر مردے سے بد تر هيں ' انکو کيا کريں ؟ "

دفتر الہلال حيران ہے کہ اس وقت اعانت کا کيا سامان کرے ؟ مدد کيليے نئي اپيليں کرنا شايد لوگوں کو نا گوار گذرے کہ هلال احمر کا چندہ هر جگہ هو چکا ہے ' اور تمسکات کا کام بهي جاري ہے - مجبوراً جو کچهہ خود اسکے اختيار ميں ہے ' اسي کيليے کوشش کرتا ہے -

يورپين ترکي کے بے خانماں مہاجرين
جامع اياصوفيا کے سامنے

(۱) کم از کم وہ ايک ماہ کے اندر دو هزار پاونڈ يعني ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرين کيليے فراہم کرنا چاهتا ہے ' چونکہ هلال احمر کے مقصد سے جو روپيہ ديا جاتا ہے ' اسکو خلاف مقصد دوسرے جگہ لگانا بہتر نہيں - اسکي اطلاع آج هي ترکي ميں بهيجدي گئي ہے -

اس بارے ميں جو صاحب درد اعانت فرمائيں گے
فا رہ ی الا

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگہہ ' خود هي اس رقم کو اپني جانب سے پيش کرنا چاهتا ہے -

(۲) اسکي صورت يہ ہے کہ بلا شک نقد تيس هزار روپيہ دينا دفتر کے امکان سے باهر ہے ' مگر يہ تو ممکن ہے کہ تيس هزار روپيہ جو اسے مل رها هو ' وہ خود نہ لے ' اور اس اشد ترين ضرورت اسلامي کيليے وقف کردے ؟

(۳) يقيناً ميں ۳۰ - هزار نہيں ديسکتا ' ليکن آپ کيوں نہيں مجهے ۳۰ - هزار روپيہ ديتے ' تاکہ ميں ديدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کيا جاتا ہے کہ **دفتر الہـلال چار هـزار الہـلال کے پرچے ايک ايک سال کيليے اس غرض سے پيش کرتا هے - آج کي تاريخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب آٹهہ روپيہ قيمت سالانہ الہـلال کي دفتر ميں بهيجدينگے** ' انکے روپيہ ميں سے صرف آٹهہ آنہ ضروري اخراجات خط و کتابت کيليے وضع کرکے باقي ساڑهے سات روپيہ اس فنڈ ميں داخل کرديا جائيگا ' اور ايک سال کيليے اخبار انکے نام جاري کرديا جاے گا - گويا ساڑهے سات روپيہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسيدہ برادران عثمانيہ کو دينگے ' اسکا اجر عظيم اللہ سے حاصل کرينگے ' اور صرف آٹهہ آنے ميں سال بهر کيليے الہلال بهي (جو جيسا کچهہ ہے ' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري هوجائيگا - اس طرح چار هزار خريداروں کي قيمت ۳۰ - هزار روپيہ فراہم هو سکتا ہے اور دفتر الہلال اپنے درد نائدہ اٹهانے کي جگہہ ' اس کار خير کيليے وقف کرديتا ہے -

(۵) اس وقت ماهوار تين سو تک نئے خريداروں کا اوسط ہے - ليکن دفتر ۳۰ - جون تک کيليے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرليتا ہے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپيے کے نقصان ميں ہے ' اور مصارف روز بروز بڑهتے جاتے هيں ' تاهم اس تار کو پڑهکر طبيعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کرديا ' اور جو صورت اپنے اختيار ميں تهي ' اس سے گريز کرنا ' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتهہ پهيلاتے رهنا ' بہتر نظر نہ آيا - يورپ ميں اخبارات کے دفتر اپني جيب سے هزاروں روپيہ کار خير ميں ديتے هيں - شايد اردو پريس ميں يہ پہلي مثال ہے ' ليکن اسکي کاميابي سب پر موقوف ہے کہ برادران ملت تعامل نہ فرمائيں اور اس فرصت سے فائدہ اٹهاکر فوراً درخواست

خريداري بهيجديں - ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم -

(۶) الہلال - اردو ميں پہلا هفتہ وار رسالہ ہے ' جو يورپ اور ترکي کے اعلی درجہ کے با تصوير پر تکلف ' هفتہ وار رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحيد دعوت الی القرآن ' اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و ديني مضامين کے لحاظ سے اسکے امتياز و خصوصيت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کيا ہے - اس نے هندوستان ميں سب سے پہلے ترکي سے جنگ کي خبريں براہ راست منگوائيں ' اسکا باب " شئون عثمانيہ " ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحيحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذريعہ ہے - " نامہ نگاران غزوۂ طرابلس و بلقان " اسکي ايک با تصوير سرخي ہے ' جسکے نيچے وہ عجيب و غريب موثر اور حيرت انگيز حالات لکهے جاتے هيں ' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کيے جاتے هيں - مقالات ' مذاکرۂ علميہ ' حقائق و دقائق ' المراسلۃ و المناظرۃ ' اسئلۃ و اجوبتها اسکے ديگر ابواب و عنوان مضامين هيں - آٹهہ آنے ميں شايد ايک ايسا اخبار برا نہيں -

(۷) درخواست ميں اس اعلان کا حوالہ ضرور ديا جاے ' اور کارڈ کي پيشاني پر " اعانۂ مہاجرين " کا لفظ ضرور لکها جاے -

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷/۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
«الہلال»

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ٤ شعبان ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۲

Calcutta: Wednesday, July 9, 1913.

فہرست

اطلاع

(۱)

ایڈیٹر الہلال کی نسبت

خود اپنی، اور گھر کی علالت سے مجبور ہوکر کچھہ دنوں کیلیے مولانا دفتر سے غیر حاضر رہیں گے - اسلیے خط و کتابت میں مندرجۂ ذیل امور کا تا اطلاع ثانی لحاظ رکھا جاے:

(۱) تمام ڈاک بدستور دفتر کے پتے سے آئے، لیکن جن حضرات کو خاص طور پر مولانا سے خط و کتابت کرنی ہو، یا کسی امر کے متعلق انکو ذاتی طور پر اطلاع دینی ہو، انکو چاہیے کہ اس پتے سے خط و کتابت کریں:

اسمی لاج - لنڈھور - مسوری
Esme Ladge: Landhour
Mussoorie

(۲) براہ عنایت ان خطوں میں دفتر کے متعلق اطلاعات نہ دیں - انکو براہ راست دفتر بھیجیے - اگر ہوں تو اسطرح الگ کاغذ پر ہوں کہ انکو بجنسہ دفتر میں بھیجا جاسکے -

(۳) "حزب اللہ" کے متعلق تمام خط و کتابت براہ راست مولانا سے ہونی چاہیے -

(۲)

(۱) اس ہفتے گذشتہ جلد کی فہرست کا دوسرا فارم چھپ نہ سکا - انشاء اللہ آیندہ ہفتے مع لوح شائع ہوگا -

(۲) جن حضرات کو دوسری جلد کی ضرورت ہو وہ اطلاع دیں - مثل جلد اول کے یہ مجلد ہے - الہلال کا بلاک طلائی منقش - قیمت ۸ - روپیہ مکمل جلدیں شاید دس پانچ ہی نکلیں گی -

(منیجر)

" اصابع الرحمان " کي جگه " اصابع الشیطان " میں تم نے اپنے دلوں کو دیدیا تھا ' بتلاؤ که آج وہ تمھارے معبودان باطل کہاں ھیں ' جو تم کو میري پکڑ سے بچا سکتے ھیں ؟ این شـــرکاؤ کم ' الذین کنتم تزعمون ؟ (٦ : ١٥) کیا تم ھی وہ نہیں ھو که تمھاري آنکھوں کے سامنے میرے دین مبین کي علانیه بے حرمتي ھوئي ' اور میري عبادت گاہ کی دیوار مسمار کي گئي ' پر تم کچھه نه بولے بلکه اپني بزدلي اور فساد انگیزي سے اسکا سامان کرتے رھے ؟ ؟

تم نے میري راہ سے میرے بندوں کو روکا ' اور انکو میرے گھر کی عزت کیلیے اٹھنے ندیا ؟ پھر کیوں نه آج میري لعنت تم پر چھا جائے ' اور کیوں نه ان لوگوں کے جسموں کے ساتھه وہ سب کچھه عمل میں لایا جاے ' جسکو انھوں نے میرے مقدس گھر کے ساتھه گوارا کیا - فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون ! ! "

* * *

ایک ضروري سوال یه ھے که یه سب کچھه کیونکر ھوا ؟

کیا اسلیے که کانپور کے مسلمانوں کو اسکا بالکل حس نه تھا ؟

مجھے معلوم نہیں که پاپونیر کے آفس کي رصد گاہ میں کوئي ایسی تلسکوپ ایجاد کي گئی ھو ' جسمیں تروپ کي بڑي چیزیں چھوٹی ھوکر دکھائی دیتي ھوں - البته مجھے معلوم ھے که گلیلیو (Galileo) نے ایک آله ایسا دریافت کیا تھا ' جس سے دور کي چیزیں بڑي ھوکر نظر آسکتي ھیں - لیکن اسکے استعمال کرنے کی ضرورت مریخ کے دیکھنے میں ھوتي ھے ' نه کانپور کي مسجد کو دیکھنے کیلیے -

اُس جوش و اضطراب اور غیظ و غضب سے کوئي آنکھه غفلت نہیں کرسکتي ' جو ابتداء معامله سے خبروں کے پھیلنے کے بعد عام مسلمانوں میں پیدا ھوگیا تھا ' اور جو بساطي بازار کے بے غیرت و بے حیا دکانداروں ' اور مسجد کے ایمان فروش متولي کے سوا (جس کا نام شاید کریم الدین ھے :

برعکس نہند نام زنگي کافور !

آگ کے شعلے بھڑکا رھا تھا - ملوں کے مزدور ھزاروں کي تعداد میں دیوانه وار پھر رھے تھے ' اور مجھے معلوم ھے که ابتک جوش و اضطراب سے مجنوں ھو رھے ھیں - شہر کے عام باشندے بھي دھکتے ھوے کوئلوں پر لوٹتے رھے ' اور کچھه شک نہیں که ابتک لوٹ رھے ھیں ' مگر ھزار حیف اُن چند منافقین پر ' اور صد ھزار لعنت اُن مفسدین مارقین پر ' جو قوم کي طاقت کو چھپانا اور دبانا چاھتے ھیں ' اور جنھوں نے ھمیشه خدع و فریب اخفاء حال ' اور طرح طرح کے اکاذیب و اباطیل سے لوگوں کو دھوکے میں رکھا ' اور کسی بر وقت کارروائی کے کرنے کی مہلت نه دي : کذالک یجعل الله الرجس علی الذین لا یومنون (٦ : ١٢٥)

میں نے الہلال میں اس مسئله پر نظر ڈالتے ھوے لکھا تھا که آنکھیں ابرار ' اور اپنے تئیں ان مفسدوں کے دام ضلالت سے بچاؤ ! عاجزي کے آنسوؤں ' اور فریادوں کي صداؤں سے کبھی بھي کسي فوج نے میدان سر نہیں کیا ھے - اصلی چیز اجماعي قوت ھے ' اور ھزاروں دلوں اور زبانوں کا کسی کام کیلیے ایک ھوکر ظاھر ھونا ھی کلید فتح و مراد ھے -

اگر تم حکام کے خوف سے لرزتے ھو ' تو تم سے اُس وقت کس نے کہا تھا که قانون کو توڑو اور فتنه و فساد کی راہ اختیار کرو ؟ اگر کام کرنا چاھتے تو راھیں کشادہ تھیں - بغیر قانون کو توڑے ' بغیر نظم و امن کو مختل کیے ' بغیر حکام کے مقابلے علم بغاوت بلند کیے ' بہت آساني کے ساتھه ممکن تھا که تم اپني طاقت کا اظہار کرتے ' اور اپنی اجماعی قوت کا ایسا مظاھرہ دکھلاتے که قوتوں کو اسکے آگے سر بسجود ھو جانا پڑتا -

پرستاران صلیب کي اذیتوں کا ترک تو انتقام نه لے سکے ' لیکن ترکوں کا خدا کیونکر خاموش رھتا -

ھفتــهٔ جنــگ

حلفاء بلقان کے جس باھمي جنگ و جدل کا وقت کسي نه کسي دن آنے والا تھا ' اور جسکے تصور سے ھمیشه سرایڈورڈ گرے خوف زدہ رھتے تھے بالاخر وہ آگیا - بلغاریا اور یونان و سرویا میں جنگ شروع ھوگئی ھے ' یونان و سرویا ' دونوں ایک ھوکر افواج بلغار کو متواتر ھزیمتیں دے چکے ھیں ' جبل اسود اور رومانیا کي جنگي طیاریاں ان کے شریک ھونے اور ساتھه دینے پر مائـل ھیں ' سـلانیـک سے بلغاریوں کا قبضه اٹھه گیا ' فوج نے ھتیار ڈال دیے ' حریفوں کی اطاعت مان لی ' اور صرف دو گھنٹے کي گوله باري میں پامال ھوگئے - بے سروپا ھوکر بھاگے ' اور دس توپیں اور ایک ھزار تین سو سپاھي گرفتار کرلے گئے ' سلانیک سے باھر نکل کر یه گریز پائي تھم گئي - دشت کلکیش میں نئے سرے سے مورچے باندھے گئے ' اور پھر مقابلے کو بڑھے ' مگر ھزیمت ھي اٹھاني پڑي ' اور ۹۰ توپیں ھاتھه سے جاتي رھیں ' اور پولي کي بلند سطح پر جوارو جنگ آزما سپاہ بلغــار نے سرویوں پر حملے کیے ' سروي بے ترپسپا ھوگئے ' لیکن پھر سنبھلے اور بازي کے پانسے سنبھال لیے - چار ھزار بلغاري اسیر ھوے ' اور کتني جانیں آگ کي بھینٹ چڑھیں - دوسري جنگ میں چوبیس بلغاري پلٹنیں نہایت ابتري کی حالت میں دریاے زبنو زا کے پار بھگا دي گئیں - آٹھه سو بلغاري ھلاک اور اٹھارہ سو مجروح ھوے - شوکیل و نگریته کی لڑائیوں میں بلغاري اس بد حواسي و سراسیمگی سے بھاگے که دریاي وار دار میں اُن کے کئي سپاھي غرق ھوگئے ' اور بھاگتے بھاگتے بھي پندرہ ھزار فوج قید ھوگئی -

سلانیک سے کچھه فاصلے پر بلغاریوں نے ایک مستحکم مورچه باندھه رکھا تھا ' قسطنطین شاہ یونان نے فوج کی کمان اپنے ھاتھه میں لے کر آٹھه ڈویژنوں کو چڑھائی کا حکم دیا ' اور تین ھزار گز کے فصل سے حمله کرکے اس مورچه کو فتح کرلیا ' سروي فوج بلغار کی سرحد کو عبور کرکے اندرون ملک پہونچ گئی ھے ' اور اسوقت مقام زرنوک کی بلندیوں پر قابض ھے جہاں سے صوفیا دار الحکومة بلغار صرف پچاس میل کے فاصلے پر رہ جاتا ھے - لاچانا کو بھي یونانیوں نے بلغار سے چھین لیا ' رگستر کے قرب و جوار میں بلغاریوں نے حدود سرویا میں داخل ھونے کی بڑي کوششیں کیں مگر ھر مرتبه منہزم ھوے اور بڑي ذلت سے منہزم ھوے - کرمولسک کو بلغاریوں نے واپس لے لیا تھا مگر سرویوں نے حمله کرکے دوبارہ قبضه کرلیا ' اور بلغاري بڑي بري طرح پسپا ھوگئے - یونانیوں نے ڈریزن پر سپاہ بلغار کو نہایت فاش شکست دي - اور علاقے پر قابض ھوگئے - ٥ جولائی کی جنگ کوشانا میں جبل اسود کی آٹھه ھزار فوج نے سرویا کا ساتھه دیا ' اور اُس کی اعانت سے کوشانا پر سرویا کا قبضه ھوگیا ' اس جنگ میں بلغاریوں کا ایک حصهٔ لشکر جو زیر جنگ بلغار کے ماتحت تھا بالکل تباہ ھوگیا ' یه سب کچھه ھوا ' مگر ستم پیشه بلغاریوں کے مظالم میں نه کمی آئی تھی نه آئی - سلانیک میں مقابله تو یونانیوں سے تھا لیکن محاصرہ ایک مسجد کا کیا گیا ' نگریته اور پرگڈیٹر کے تمام باشندے جن میں ناکردہ گناہ مسلمان بھی تھے قتل کرڈالے ' اور ساری آبادي غارت کردي -

دوسرے جانب لفٹننٹ ویگنر نے ' جن کی صداقت کا خاطر خواہ امتحان ھوچکا ھے ' جو تار دیے ھیں اُن سے معلوم ھوتا ھے که سرویوں اور یونانیوں کو سپاہ بلغار نے اتني متواتر و مسلسل شکستیں دي ھیں که اب اُن میں دم بھی نہیں رھا - یه بیان مبالغه آمیز تو ضرور ھے لیکن کچھه نه کچھه اس میں واقعیت بھی ھوگی ' اور ھم کو تسلیم کرنا چاھیے که یونان و سرویا جو مسلمانوں کے قتل عام میں پیچھے نه تھے اس جنگ نے اُن کو بھی خسته کر رکھا ھے ؟

شذرات

یا لیتنی مت قبل ھذا ، و کنت نسیاً منسیا !

اما علی الدین انصار و اعوان ؟

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوھکن بازی اگرچہ پا نہ سکا ، سر تو کھو سکا !
کس منہ سے اپنے اپ کو کہتا ھے عشق باز ؟ اے روسیاہ ! تجھسے تو یہ بھی نہو سکا !

پچھلا پرچہ چھپنے کیلیے جا رہا تھا کہ کانپور کی مسجد کے متنازع فیہ حصے کے انہدام کی خبر کلکتہ پہنچی :

هذا الذي كنتم به تكذبون (۳۰:۲۲) یہ ہے وہ نتیجہ تمہارے اعمال اور غفلت کا ' جس کو تم نادانی سے جھٹلایا کرتے تھے !

انا للہ وانا الیہ راجعون - نہیں سمجھتا کہ اس واقعہ کی نسبت کیا لکھوں ؟ سوا اسکے کہ دعا مانگوں کہ اللہ تعالے مسلمانان کانپور پر رحم فرمالے ' اور جس بے غیرتی اور بے حمیتی کی مثال ملعون انھوں نے قائم کی ہے ' اسکو آور زیادہ متعدی نہ کرے -

لیکن کیا اب ہم ایسی ھی خبروں کے سننے کیلیے زندہ رہگئے ھیں ؟ اور کیا یہ سچ ہے کہ اب ھندوستان ہمارے لیے دار الامن نہ رہا ' اور شعائر اسلامیہ اور عمارات دینیہ کا انہدام علانیہ شروع ھوگیا ؟

کیا اب توپیں چڑھائی جائیں گی ' تاکہ مسجدوں کا محاصرہ کیا جائے ؟ کیا فوجیں پھیلیں گی ' تاکہ پرستاران الہی کو اپنی مساجد کے احترام سے روکیں ؟ کیا شہروں کی ناکہ بندی کی جائیگی ' تاکہ مسجدوں کے حصے گرائے جائیں ' اور ان دیواروں کو جنکے اندر پانچ مرتبہ خدائے واحد کے نام کی منادی ھوتی تھی ' جبر و قہر اور آلات و اسلحہ کے زور سے تبارک و ارزا دیا جائے ؟ پھر کیا اسلام کی مسجدیں بے یار و مددگار ھوگئیں ' اور کیا آج خدا کی زمین پر کوئی نہیں کہ اسکی پرستش گاھوں کی عظمت کو برقرار رکھے ؟

الا نفوس ابیات لھا ھمم
اما علی الدین انصار و اعوان ؟

(ایڈریا نوپل) کی مسجد سلیم کا نوحہ سنکر جو آنکھیں رو رھی تھیں ' کاش انکو کوئی یہ پیام پہنچا دے کہ اب سمندر کے پار جاکر ماتم کرنے کی ضرورت نہ رہی - ایڈریا نوپل کی مسجد نے اپنے نمازیوں کو چار مہینے تک اپنی حفاظت میں سرگرم جانفروشی دیکھنے کے بعد اپنے صحن میں کفار و ملاعنۂ بلغار کے جوتوں کی گرد دیکھی ' پر ایک مسجد مقدس " کانپور " نامی آبادی میں بھی ہے ' جس نے اپنی راہ میں بغیر ایک قطرۂ خون کے بہے ' یہ دیکھا کہ اسکے بازؤں پر تیشہ ھاے بے امان کی ضربیں پڑ رھی تھیں ' اور ایک آواز بھی نہ تھی ' جو اسکے لیے نالہ و فغاں کرتی ھو ! !

فاہ ! اہ ! ثم اہ ! علی ما فرطتم فی جنب اللہ ! و یا لیتنی مت قبل هذا و کنت نسیاً منسیا ! !

نہ داغ تازہ می کارد ' نہ زخم کہنہ می خارد '
بدہ یا رب دلے کیں صورت بیجاں نمی خواهم !

پھر اے کانپور کے وہ اسلام فروش ' اور کفر پرست لیڈرو ! اور اے وہ ناپاک و نجس انسان صورت حیوانو کہ تمہاری موت تمہاری زندگی سے بہتر ہے ' اور تمہاری بربادی و ھلاکت مسلمانوں کیلیے رحمت و برکت الہی ہے ' بتلاؤ کہ یہ سب اچھہ ھو جانے کے بعد تم کس فکر میں ھو ؟ اس فکر میں کہ اللہ کے گھر کی دیواروں کا ایک حصہ تو گرا دیا گیا ' لیکن محراب و منبر تب تک محفوظ ھیں ؟ اگر اسی کا افسوس ہے تو میں تمکو - تمکو کہ میں نہیں سمجھتا کہ کن لفظوں سے مخاطب کروں ' تم کو - اطمینان دلاتا ھوں کہ غمگین مت ھو کہ وہ وقت بھی کچھہ دور نہیں - جس قوم میں تمہارے ایسے اجسام خبیثہ و اجساد ملعونہ موجود ھوں ' انکی مسجدوں کی محرابوں اور ممبروں کو بھی اگر کھود دیا جاے تو کچھہ بعید نہیں -

* * *

افسوس کہ ہماری اصلی بدبختی یہ نہیں ہے کہ ہمارے اوپر کون ہے ' بلکہ بدبختی یہ ہے کہ ہمارے اندر کون ہے ؟ ہماری بد قسمتیوں میں ہمیشہ غیروں سے زیادہ خود اپنوں کا دست کفر و نفاق مخفی ھوتا ہے - گورنمنٹ اور حکام کو کیا کہیے کہ توقع ھی کیسے تھی ؟ شکایت تو جب ھونی چاھیے کہ توقع ھو - پس دین الہی کی اس اشد شدید بے حرمتی کی ساری ذمہ داری اُن بندگان خدا پر ہے ' جنکے ہاتھہ میں مسلمانان کانپور کے معاملات کی باگ ہے - یہی دین فروش ھیں جنھوں نے ابتدا سے معاملہ کو غارت کیا - جنھوں نے عام مسلمانوں کو عرصہ تک بے خبر رکھا ' جنھوں نے انکے جوش و اضطراب کو اپنے دسائس و شرارت سے ھر مرتبہ دبا دیا ' جن میں سے بعض ایک طرف تو غریب مسلمانوں کا بھی ساتھہ دیتے تھے ' اور دوسری طرف حکام کے آگے بھی سربسجود رہتے تھے - یہی وہ ذریات ابلیس ' و پرستاران شیطان ھیں ' جنھوں نے ہمیشہ لوگوں کو کام کرنے سے روکا ' اور کسی نہ کسی فریب سے انکو باز رکھا - اول تو جلسے ھی نہیں کیے ' پھر بعض لوگوں کے پاس روتے پیٹتے آتے جاتے رہے - پھر جلسہ بھی کیا تو مارے خوف و دھشت کے انکی زبانوں سے آواز نہ نکلی ' اور مسلمانوں کو محض رزولیوشنوں ' میموریلوں ' اور عرضداشتوں میں الجھاے رکھا - غرضکہ :

الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ و یصدون عن سبیل اللہ و یبغونھا عوجا ' اولئک فی ضلال مبین (۱۴ : ۳)	" وہ لوگ ' جنھوں نے حیات آخروی پر حیات دنیوی کو ترجیح دی ہے ' جو بندگان الہی کو اللہ کی راہ سے باز رکھتے ھیں ' اور جو اسکی راہ میں کجی پیدا کرنا چاھتے ھیں ' تو یہی لوگ ھیں ' جو انتہا درجہ کی گمراھی میں مبتلا ھیں ' اور ھدایت انسے کوسوں دور ہے ! "

لیکن یاد رہے کہ گو انکو اپنے اعمال شیطانیہ کی اس دنیا کے سوا کسی دوسری زندگی کا تصور کرنے کی توفیق نہ ملی ھو ' تاھم ایک دوسری دنیا ضرور ہے - ایک وقت آنے والا ہے ' جبکہ جلال خداوندی کا آخری تخت بچھیگا ' جبکہ وہ عدالت قائم ھوگی ' جسکا فیصلہ کرنے والا خود علام الغیوب ھوگا ' اور پھر اُس وقت اُنسے پوچھا جائیگا کہ " اے وہ لوگو ! کہ ھواے نفس تمہارا معبود تھا ' دراھم و دنانیر تمہارا قبلہ تھا ' حکام کی پرستش تمہاری شریعت تھی ' اور

انجمن خدام کعبه

پهر کیا وہ بیج ' کوئي آجکل کي مصطلحه انجمن ' کوئي لنبی چوڑي اسکیم ' کوئي اقرار ناموں کا رجسٹر ' اور کوئي بہت بڑا وسیع فنڈ ہے ؟

کہه چکا ہوں کہ نہیں ' کیونکه میں پھولوں کي شاداب رنگت پر عاشق نہیں ہوں ' بلکه اُس خشک بیج کا متلاشي ' جس کا ایک دانه ' ایک پورے باغ کیلیے کافي ہے -

تاهم میرے لیے یه باقي رهگیا ہے کہ اپنے اغراض کا نظام پیش کرنے سے پہلے ' احباب کرام کو انتظارکي ایک آزمایش میں اور ڈالوں ' اور " انجمن خدام کعبه " کے متعلق تفصیل سے ایک نمبر میں اپني معروضات پیش کروں ' کیونکه آج اُس زبان سے بڑهکر اور کوئي هستي خائن اور گنهگار نہیں هوسکتي ' جو جانتي هو لیکن نه بولتي هو -

اس مضمون کے پہلے نمبر میں جو کچهه عرض کرچکا ہوں ' ضرور ہے کہ وہ آپکے پیش نظر رہے -

کعبے کي خصوصیت

حاجي براہ کعبه رواں کیں رہ دین ست
خوش میرود ' اما رہ مقصود نه اینست

انجمن کا مقصد تاسیس صرف دو چیزیں هیں :

(۱) خانهٔ کعبه کی حفاظت اور خدمت کیلیے تمام مسلمانوں سے ایک غیر شرعي اقرار لیا جاے -

(۲) هر شخص بقدر استطاعت اس کام کیلیے روپیه دے تاکه ایک عظیم الشان خزینه اس غرض سے فراهم هوسکے - مثلاً ایک روپیه سال -

روپیه کي نسبت مضمون کے پہلے نمبر میں عرض کرچکا ہوں کہ گو یه وقت کی ضروریات میں سے ایک نہایت اهم اور اقدم ضرورت ہے ' لیکن اصل مرض کا علاج نہیں - همارے مصائب صرف اسکا نتیجه نہیں هیں کہ همارے اعمال ملي کي جیب خالي ہے ' بلکه یه سب کچهه اسلیے ہے کہ همارے دل اندر سے کهوکهلے اور خالی هو رہے هیں - وہ اگر بهر جالیں تو پهر خزانوں کا بهرنا کچهه بهي دشوار نہیں !

درازی شب و بیداري من این همه نیست
زبخت من خبر آرید تا کجا خفتست ؟

اس سے قطع نظر ایک اصولي اور بنیادي امر اهم یه ہے کہ محض " خدمت و حفاظت کعبه " کي تخصیص سے بهي میں ابداً متفق نہیں هوسکتا - بلکه نہایت مضطرب اور غمگین هونگا ' اگر دیکهوں گا کہ لوگ اسپر قانع اور اس سے متفق هیں - یه سچ ہے کہ آج بڑي ضرورت مسلمانوں میں تنظیمات عمل (آرگنا ئزیشن) کي ہے ' اور بظاهر مسلمان کعبے کي حفاظت هي کیلیے اسلامی ممالک کے بقا کے بهي خواهشمند هیں - مگر نہایت ضروري ہے کہ اسی وقت اسکی تشریح بهی کردي جاے کہ حفاظت کعبه سے مقصود کیا ہے ؟ اس وقت بنیاد رکهی جا رهي ہے ' اور لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو آپ طیار کر رہے هیں - پهر ایسا تو نه کیجیے کہ لوگوں کي تمام قوتیں اور طیاریاں صرف اسی دائرے میں محدود هوجائیں ' اور حدود حرمین کی خدمت گذاري کے نام پر ایک رقم ادا کرکے سبکدوش هوجائیں -

اگر آپ ایسا کر رہے هیں ' تو اسکے یه معني هیں کہ آپکو ایک بارش دی گئی تهی تا کہ اس سے دریا چڑهه آئیں ' نہریں بہنے لگیں ' تالاب بهر جائیں ' اور کهیتیاں لہلہا اٹهیں ' لیکن آپ نے اُس سے صرف اتنا هي کام لیا کہ اپنے صحن خانه میں چند مٹکے اور طشت رکهدیے ' یا کپڑے اتار کر غسل کی طیاري کرنے لگے !!

میں جو کچهه عرض کر رها ہوں ' اسکو سرسري نظر کے حوالے نه کیجیے - ممکن ہے کہ ان تمثیلوں هی میں کوئي حقیقت بهی هو :

مدار صحبت ما بر حدیث زیر لبي ست
که اهل شوق عوام اند و گفتگو عربیست !

بہت سے معاني مخفیه هیں ' جنکے جمال حقیقت کیلیے پردۂ الفاظ و امثال ناگزیر ہے :

هر چند هو مشاهدۂ حق کي گفتگو
بنتي نہیں ہے بادۂ و ساغر کہے بغیر

پهر یه امر اُن چیزوں میں سے بهي نہیں ہے ' جنکے لیے آپ کہیں کہ اعلان و غلغلے کي ضرورت نہیں ' کیونکه اس سے اسلام کي دعوت و مقصد ' اور امۂ مرحومه کے اُس نصب العین کو صدمه پہنچنے کا اندیشه ہے ' جو روز اول سے صرف اعلان هي کیلیے قرار دیا گیا ہے ' اور اسکا اثر اُس اصل اصول اسلامي اور اساس حیات ملي پر پڑتا ہے ' جسکي زندگی سے مسلمانوں کي زندگي اور جسکي موت سے انکي موت وابسته ہے - پس ضرور ہے کہ اسکا اعلان هو ' اور اس زور سے هو کہ دشت و جبل اور بحر و بر اسکي صدا سے گونج اٹهیں ' اور عالم اسلامي کے بچے بچے کي زبان پر اُسکا ترانه جاري هوجاے ' و لو کره الکافرون الظالمون !

مسلمانوں کا قومي نصب العین :

خدمت کعبه نہیں بلکه خدمت عالم ہے !!

خیال کن تو کجائي و ما کجا واعظ ؟

یه سچ ہے کہ هم نے جب کبهي دولۃ علیه عثمانیه سے اپنے تعلقات گنائے هیں ' تو اس امر کو بهي ظاهر کیا ہے کہ وہ خادم حرمین الشریفین ہے ' اور چونکه وہ محافظ امکنۂ مقدسه ہے ' اسلیے اسکا وجود اور زیادہ هماري نظروں میں محبوب ہے -

میں نے کہا کہ منجمله اسباب تعلقات مسلمانان هند اور دولۃ علیه کے ایک امر یه بهي تها ' اور اسکي تخصیص اسلیے کي کہ میں اس تعلق کو اس سے زیادہ وقعت نہیں دیتا کہ وہ بهي اصلی سبب کے بعد ایک سبب ہے ' اور بس - کیونکه میرے عقیدے میں دولت عثمانیه کي اعانت کا سبب اصلی صرف یه تها کہ آج وہ مسلمانوں کی دنیا میں اخري وسیع حکومت ہے ' اور مسلمان جو دنیا میں حکومت کیلیے آئے هیں ' انکا فرض دیني ہے کہ وہ حکومت اسلامی کی مدد کریں ' اور همیشه اپنا ایک سیاسی مرکز قائم رکهیں - رها تعلق خدمت حرمین ' تو بیشک یه بهی اسکے بعد ایک سبب ضروري تها ' کیونکه حرمین شریفین اور جمیع مقامات مقدسۂ اسلامیه کی حفاظت باسباب ظاهري جبهی هوسکتی ہے ' جبکه ایک قوي حکومت اسلامی باقی هو -

لیکن بہت سے لوگ هم میں ایسے بهي موجود تهے ' جنکو ایک طرف تو اِن معاملات میں بهی بمجبوري و بمصالح حصه لینا تها ' دوسري طرف اپنے معبودان باطل اور طواغیت سیاست کے آگے بهی سر بسجود هونا تها - پس انهوں نے اپنا بچاؤ صرف اسي طریقے میں دیکها کہ مسلمانان هند بل جمیع مسلمانان عالم کے تعلق عثمانیه کا سبب اصلی ' حتی الامکان چهپائیں ' اور صرف یه ظاهر کریں کہ محض خادم حرمین الشریفین اور اسکے محافظ هونے کی وجه سے هم ترکوں کي مدد کر دیا کرتے هیں ' ورنه
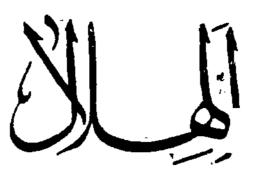
٤ - شعبان ۱۳۳۱ هجری

الــداء و الــدواء

یعني جماعة " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(۳)

ولو ان اهل القــری آمنوا و اتقوا ' لفتحنا علیهم برکات السماء و الارض ' ولکــن کــذبوا ' فاخــذناهم بمــا کانوا یکسبــون - افــا من اهــل القــری ان یــاتیهــم باسنــا بیاتا و هم نائمــون ؟ او امن اهل القــری ان یاتیهم باسنا ضحی وهم یلعبــون ؟ افا منــوا مکر الله ؟ فــلا یامن مکــر الله الا القوم الخــاسرون ! (۷ : ۹۸)

اگر ان بستیوں کے لوگ الله اور اسکے احکام پر ایمان لاتے ' اور راہ تقا وخشیت اختیار کرتے ' تو هم آسمان اور زمین ' دونوں کي برکتوں اور نعمتوں کا دروازہ آن پر کهول دیتے ' لیکن افسوس که انهوں نے سرکشی اور تمرد سے همارے احکام کی پروا نه کی ' اور انکو جهٹلایا ' پس اعمال بد کی پاداش میں هم نے انهیں مبتلاے عذاب کر دیا ! !

پهر کیا یه لوگ اس سے نهیں ڈرتے که ان پر همارا عذاب راتوں رات ! نازل هو اور وہ خواب غفلــت میں سرشــار هوں ؟ یا وہ اس سے با لکــل مطمئــن هوگئے هیں که همــارا عذاب دن دهاڑے آ نازل هو اور وہ لهــو و لعــب میں مشغــول هوں ؟ کیــا وہ اللــه کی پکــڑ سے با لکــل مطمئــن هوگئے هیں ؟ اگر ایسا هی هے تو جان لیں که الله کي گرفت سے تو صرف وهی نڈر هوسکتے هیں ' جو آخـرکار برباد هونے والے هیں !

قصۂ عشــق که مانــد ایــن همــه ناگفته بسے * تا تــو توئیــم بشــرطیکــه نگونــي بــه کسے
کــس بمنــزلگــه مقصــود نرفــت ابلــه پا * بو الفضولــي دو سه دیـدم بره و بو الهــوسے
همت ست این که دهد کام دل ' اما چه کني * که بایــن طــاق بلندت نــرسد دست رسے
حیرتــم ســوخت که همــراز بگــوشم آمــد * صــوت زنجیــر در کعبــه ببانــگ جــرسے
اگر اینست گــل تــازہ که من دارم ' نیست * بلبــلان را زپــر و بــال گــران تــر قفسے
آستــان حــرم عشــق مقــام ادب ست * دست بکشــاے دریــن پردہ بهــر ملتمسے

(فیضي) از زندگــي مردہ دلان مي خواهي
بایــدت گرم تــر از صبــح قیــامت نفسے

و الــذاریات ذروا ' فــالحاملات وقرا ' فــالجاریات یسرا ' فالمقاسمات امرا (۵۱ : ۴) قسم هے آن هواوں کي ' جو بادلوں کو اڑاــه لیے پهرتي هیں - پهر مینه کا بوجهه آٹهاتی ' پهر آهسته آهسته چلتي ' اور پهر باران رحمت الهي کو زمین پر تقسیم کرتی هیں ' که زمین کا استعداد ' موسم کی موافقت ' هواوں کا ظهور ' اور بادلوں کا پیام ' آج دیکهنے والوں سے اشارہ کرتا ' اور سننے والوں سے کچهه کهرها هے -

اسکا اشارہ صاف ' اور اسکی اواز غیر مشتبه هے - اسکی صورت امید پرور ' اور اسکے چشم و ابرو کي گردش همت افزا هے - وہ درختوں کے جهنڈ ' کهیتوں کی لهلهٹ ' پهولوں کي شادابي باغوں کی شگفتگی ' پتوںسے چهپی هوئي ٹهنیاں ' اور میووںسے جهکي هوئی شاخیں ' غرضکه هر چیز جسکي دنیا میں تلاش کي جاتي هے ' تم کو دیسکتا هے ' لیکن اسکے معارضے میں ایک چیز آج تم سے بهي مانگتا هے - وہ یه نهیں کهتا که پانی کو تلاش کرو ' تا زمین سیراب کی جاے ' اور فصل کاٹ کر جمع کرنے کیلیے گهر بناؤ ' تا وقت پر حیرانی نهو - کیونکه پاني کي ضرورت تخم ریزی سے پہلے نهیں بلکه اسکے بعد هوتي هے اور کل کے دن فصل وهي کاٹیں گے ' جنهوں نے آج کے دن بو دیا هے - ان دونوں میں سے وہ کسي کیلیے غمگین نهیں هے - اسکي پکار صرف بیج کیلیے هے ' اور اسکا اشارہ صرف اس کي طرف هے ' جسکے هاتهه میں ڈول کي رسي نهیں ' بلکه جسکي جهولي میں بیج کے دانے هوں - پس آغاز کي برکت ' اور انجام کی کامیابی هو انکے لیے ' جو اس کے اشارے کو سمجهیں ' اور اسکی آواز پر کان دهریں : وکذلک انزلناہ آیات بینات ' و ان الله یهدي من یرید -

و عظمت کي کیسي قدوسیت بخشتا ہے ' اور تم کن نئے مقصدوں کي تلاش میں سرگرداں ہو؟

اِن آیات سے حسب ذیل امور واضح ہوتے ہیں :

(۱) مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے " امۃ وسطاً " فرمایا - نیز کہا کہ وہ تمام امم عالم میں بہترین امت ہیں - " وسطا " سے مراد انکا اعدل ہونا ہے - یعني وہ دنیا میں قیام " عدل " کا موجب ہونگے -

(۲) پہلي آیت میں " کنتم خیر امۃ ' اخرجت للناس " کے بعد " تامرون بالمعروف " فرمایا - اور یہ وصف بیان کرکے ' پھر اسکي علت کو بیان کرتا ہے - جیسا کہ کہتے ہیں : " زید کریم ' یطعم الناس ویکسوھم " یعني زید کریم الطبع ہے ' اسلیے کہ وہ لوگوں کو کھانا کھلاتا اور کپڑا دیتا ہے - پس اس سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا بہترین امت ہونا ' اور خیر امۃ کے لقب الہي سے ملقب ہونا صرف اس علت پر موقوف ہے کہ اللہ کي زمین پر حق کے قیام و اعلان ' اور برائیوں کے استیصال کے وہ ذمہ دار ہیں - اور تمام عالم میں صداقت کو پھیلاتے ' اور ہر طرح کي برائیوں کي کثافت سے انسانوں کو پاک کرتے ہیں -

(۳) پھر انکے اسي وصف حقیقي ' اور علۃ شرف و اجتبا کي دوسري جگہ یوں تعبیر کي کہ " لتکونوا شہداء علی الناس " یعني تم بہترین امت اسلیے ہو ' تا کہ تم تمام عالم کي اصلاح و بہتري کي کوشش کرو ' اور اسطرح دنیا کی صلاح و فلاح کیلیے گواہ بنو - شہادت سے یہاں مراد اسی دنیا میں شہادت ہے نہ کہ قیامت کے دن ' جیسا کہ بعض مفسرین کرام نے سمجھا ہے - حضرت عیسے کا قول قران نے نقل کیا ہے - وہ قیامت کے دن اللہ سے کہیں گے :

وکنت علیہم شہیدا	اور خدایا ! میں تو اپنی امت پر اسی
مادمت فیہم ' فلما	وقت تک شاہد تھا ' جب تک کہ دنیا
توفیتنی کنت انت	میں انکے اندر موجود تھا ' پھر جب
الرقیب ' علیہم وانت علی	تونے مجھے وفات دي ' تو توھی انکا
کل شیٔ شہید (۵ : ۱۱۶)	نگراں حال تھا !

یہاں شہادت سے خود دنیا کے قیام و حیات ھی کي شہادت مراد ہے نہ کہ آخرت کی ' کیونکہ حضرت عیسے دنیا میں اپني قوم کے اندر تھے نہ کہ کسي اور جگہ ' پس یہاں بھي شہادت کا یہي مطلب ہوگا -

(۴) پھر ایک آیت میں اس کو مسلمانوں کا فرض بتلایا : " ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر " کہ تم میں سے وہ جماعت ہونی چاھیے جو دنیا کو صلاح و فلاح کے طرف بلاے اور برائیوں سے روکے - یعنی امت مرحومہ کا مقصد زندگي دنیا میں دعوت الی الحق و الخیر قرار دیا -

بعض مفسرین اور فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس ایت سے استدلال کیا ہے کہ امر بالمعروف فرض کفایہ ہے نہ کہ فرض حقیقی و عام - یعنے ضرور نہیں کہ امر بالمعروف کا فرض ہر فرد قوم انجام دے - کیونکہ " منکم امۃ " فرمایا ہے - اور اسکے معني یہ ہیں کہ تم میں صرف ایک گروہ اس غرض سے ہونا چاھیے -

لیکن یہ صحیح نہیں اور ایسا قرار دینا ھي در حقیقت عالم اسلامی کے تمام مفاسد کا سرچشمہ ہے - یہاں " من " تبعیض کیلیے نہیں ہے جس سے استدلال کیا جاتا ہے ' بلکہ تبئین کیلیے ہے - وہ کسی خاص جماعت کی خصوصیت اسکے لیے نہیں کرتا ' بلکہ مسلمانوں کا ایک ایسی جماعت ہونا بتلاتا ہے جو امر بالمعروف کیلیے اپنے تئیں ہر حال میں وقف سمجھتی ہو -

" امر بالمعروف " کے مضمون میں اِسے بالتشریح لکھ چکا ہوں : فمن شاء التفصیل فلیرجع الیہ -

(۵) چوتھی آیۃ کریمہ مقصود بحث کیلیے عجیب و غریب ہے - اسپر ایک اور مرتبہ نظر ڈال لیجیے - اسمیں بالترتیب حسب ذیل امور پر زور دیا ہے :

(۱) اللہ کی راہ میں قیام عدل و انصاف اور استیصال ظلم و عدوان کیلیے جہاد کرو -

(۲) اس نے تم کو تمام دنیا میں بزرگی اور بڑائی کیلیے چن لیا ہے -

(۳) تمہاری شریعت ایسی صاف اور سادہ ہے ' جسمیں مثل دیگر شرائع کے ترقیات دنیویہ و سیاسیہ ' اور مدنیہ و عمرانیہ میں کسی طرح کی رکاوٹ اور حرج نہیں -

(۴) یہ ملۃ حضرت ابراھیم کي قائم کی ہوئی ہے ' جنھوں نے راہ اسلام میں اپنے نفس کی قربانی کی ' اور اپنے بیٹے کی گردن پر چھري رکھدي - چونکہ یہی جان فروشی اصل حقیقت اسلام ہے ' اسلیے اس نے تمہارا نام " مُسلم " رکھا ' اور اب بھی اسی نام سے متصف رہوگے -

(۵) یہ اسلیے ہوا تا کہ جو ھدایت تم کو رسول سے ملی ہے ' وہ تمام دنیا تک پہنچاو -

(۶) پس تمہارا کام دنیا میں یہ ہے کہ صلوۃ الہی کو دنیا میں قائم کرو ! اپنے مال کو اللہ کی راہ میں لٹاؤ ! اسکے ہو جاو ! وھی تمہارا ایک آقا اور شہنشاہ ہے ' اور جسکا وہ آقا ہو ' اس غلام کی قسمت کو کیا کہیے !

طوبیٰ لعبد تکون مولاہ !!

(۷) چھٹی آیت کو تمام مطالب بالا کا خاتمہ سمجھیے کہ صاف صاف لفظوں میں مسلمانوں کا مقصد بتلا دیا ہے - یعنے فرمایا کہ مسلمانوں کی قوم ایسی ہوگی کہ اگر اسے زمین پر قائم کردیا جاے ' تو وہ اللہ کے نام کی پکار بلند کریگی ' اسکی بندگی و عبادت کی طرف داعی ہوگی ' عدل و صداقت او و معروف و حقانیت کا حکم دیگی ' برائیوں سے روکیگی ' اور اس طرح دنیا اور دنیا کے رہنے والوں کی اصلاح میں اپنی زندگی و قیام ' اور حکمرانی و تسلط سے کام لیگی -

الہلال کي ایجنسي

ھندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ گجراتي ' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ھفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

خدا نخواستہ اسلامی حکومت کے تحفظ کی کوئی خواهش یا کسی سیاسی مرکز کی محبت اب هم مسلمانوں میں باقی نہیں رهی هے - کبرت کلمة تخرج من افواههم ' ان یقولون الا کذبا -

لیکن اس امر پر زور دینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے ذهن میں اسلامی حکومت کا تصور محض حفاظت حرمین الشریفین کی مقصد میں محدود هوگیا ' اور ترکوں کے زوال پر چونکہ بار بار کہا گیا کہ اسلامی حکومتوں کی بربادی کے بعد مقامات مقدسہ کی حفاظت حسب اسباب ظاهری خطرے میں هے ' اس سے اور زیادہ اس خیال کو تقویت هوئی - حتی کہ اب لوگ سمجھنے لگے کہ همارا اعلی سے اعلی کام صرف یہ هے کہ کعبے کے نام سے عہد خدمت لینا شروع کردیں ' اور پھر اسکا وسیلہ صرف یہ قرار دیا گیا کہ روپیہ جمع هوجاے !!

لیکن میں اس پکار کے بلند کرنے پر مجبور هوں کہ :

خوش میرری ' اما رہ مقصود نہ اینست

هم مسلمان هیں ' اور هم دنیا میں اسلیے نہیں آئے هیں کہ کعبۂ معظمہ کی خدمت کریں ' بلکہ هم اسلیے پیدا کیے گیے هیں تا کہ تجلی گاہ کعبہ کے ساتھہ هوکر تمام عالم کی خدمت کریں - هم کعبے کے محافظ نہیں هیں ' بلکہ هم میں ایک چیز هے ' کہ اگر اسکو پالیں تو خود همارا وجود تمام عالم کیلیے کعبہ بنے - دنیا همارا طواف کرے ' اور مخلوقات الہی احرام نیاز باندهکر هماری طرف دوڑیں -

هماری کوششوں کا نصب العین کبھی بھی حفاظت کعبہ نہیں هوسکتا ' کیونکہ هم خواہ کتنا هی اپنے تئیں بھول گئے هوں ' مگر همارا خداے ذوالجلال همیں یہ یاد دلانے کیلیے موجود هے کہ همارا نصب العین زندگی تمام عالم کی محافظت هے - هم سے کسی نئے اقرار لینے کی ضرورت نہیں ' بلکہ هم کو همارا بھولا هوا اقرار یاد دلا دینا کافی هے - جبکہ خداوند خداے قدوس نے داؤد کے هیکل سے اپنا رشتہ توڑا ' اور جبل بوقبیس کی غاروں کو اپنی عبادت کا نشیمن بنایا تو هم سے کہا کہ :

تم جعلناکم خلائف فی الارض ' لننظر من بعد هم کیف تعملون ؟ (۱۰ : ۵)

اور بنی اسرائیل کے بعد پھر هم نے تم کو زمین کی وراثت دی تاکہ دیکھیں کہ تمهارے اعمال کیسے هوتے هیں ؟

پس هم صرف کعبہ کے وارث نہیں هیں کہ اسکی خدمت کریں ' بلکہ هم تمام عالم کے وارث هیں ' اور همیں اسی کی خدمت کیلیے بلانا چاهیے - همارا نصب العین همارے خدا نے مقرر کردیا هے ' اور اب کسی نئے نصب العین کی ضرورت نہیں - هماری کوششوں اور همتوں کا مرکز هم کو قرآن نے بتلا دیا هے ' اور اب همارے لیے اسکے سوا کسی خود ساختہ راہ سعی پر لگانے کی دعوت بیکار هے - همارا مقصد زندگی بلند اور اعلی هے ' اور اسکا طول و عرض تمام کرۂ زمین پر پھیلا هوا هے - پھر یہ کیا هے کہ تم اسے تنگ کر رهے هو ؟ زمین جبکہ هم پر تنگ هو رهی هے ' تو نہو کہ هماری همت کی وسعت بھی ان آوازوں سے تنگ هوجاے

مقصد وحید امة مرحومہ

یہ جو میں کہہ رها هوں تو تفکر کا محتاج ' اور همہ تن دل هوجانے کا طالب هے - آج جو کچھہ هم پکار رهے هیں ' کل کو یہی همارے دل و دماغ پر نقش هوگا - پس مقصدوں اور ارادوں کی عمارت بناتے هوے پہلی اینٹ کی غلطی خطرناک اور ناقابل تلافی هوتی هے - هم کو صرف قرآن حکیم کی طرف رجوع کرنا چاهیے اور اسی میں اپنے مقاصد حیات و مساعی کیلیے ایک نصب العین تلاش کرنا چاهیے -

قرآن حکیم نے اس بارے میں جو کچھہ کہنا تھا روز اول هی کہدیا :

کنتم خیر امة اخرجت للناس ' تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر و تومنون با اللہ (۳:۱۹۹)

تم دنیا کی تمام امتوں میں سے بہترین امت هو کہ اچھے کاموں کا حکم دیتے هو ' برائیوں سے روکتے هو ' اور اللہ پر ایمان رکھتے هو !

دوسری جگہ فرمایا :

و کذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شهیدا (۲ : ۱۲۷)

اور اسی طرح هم نے تم کو عدل و اعلی امت بنایا تاکہ انسانوں کیلیے تم گواہ هو ' اور تمهارا رسول تم پر گواہ هو !

تیسری جگہ کہا :

و لتکن منکم امة یدعون الی الخیر ' و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر ' اولائک هم المفلحون (۳ : ۲۰۱)

تم میں سے وہ جماعت هونی چاهیے جو دنیا کو نیکی کی طرف بلاے ' بھلائی کا حکم دے ' اور برائیوں سے روکے - ایسے هی لوگ دنیا میں فلاح پاونہ هیں -

چوتھی جگہ زیادہ تصریح کی :

و جاهدو فی اللہ حق جهادہ هو اجتباکم و ما جعل علیکم فی الدین من حرج ' ملة ابیکم ابراهیم ' هو سماکم المسلمین من قبل و فی هذا ' لیکون الرسول شهیدا علیکم ' و تکونوا شهداء علی الناس ' فاقیموا الصلوة و اتوا الزکواة و اعتصموا باللہ ' هو مولاکم فنعم المولی ونعم النصیر ! (۲۲ : ۷۸)

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو ' جو حق جہاد کرنے کا هے - اس نے تم کو تمام دنیا کی قوموں میں سے برگزیدگی کیلیے چن لیا - پھر جو دین تم کو دیا گیا هے ' اسمیں تمهارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں - یہی ملت تمهارے مورث اعلی ابرهیم کی هے ' اور اس نے تمهارا نام " مسلم " رکھا هے گذشتہ زمانے میں بھی اور اب بھی تا کہ رسول تمهارے لیے ' اور تم تمام عالم کی نجات اور هدایت کیلیے شاهد هو - پس اللہ کے رشتے کو مضبوط پکڑو ' جان اور مال دونوں کو اسکے لیے لگاؤ ' وهی تمهارا ایک آقا هے ' اور پھر جس کا خدا آقا هو ' اسکا کیا هی اچھا مالک هے ' اور کیسا قوی مددگار !!

پانچویں آیة میں صاف صاف تصریح کردی :

الذین ان مکنا هم فی الارض ' اقاموا الصلوة و آتوا الزکواة و امروا بالمعروف و نهوا عن المنکر ' و للہ عاقبة الامور (۲۲ : ۴۳)

مسلمانوں کی قوم وہ قوم هے کہ اگر هم انکو حکومت و بزرگی دیکر دنیا میں قائم کردیں ' تو وہ اللہ کی عبادت اور اسکے نام کی تقدیس کو قائم کرینگے ' مال و دولت سے انسانوں کو فائدہ پہنچائیں گے ' اور دنیا سے برائیوں کو مٹائینگے - اور سب کا انجام کار اللہ هی کے هاتھہ هے -

اور بھی آیات کریمہ هیں جو اس بارے میں روشنی بخشتی هیں ' لیکن سردست انهی پر اکتفا کرتا هوں -

ان آیات میں سے ایک ایک پر غور کرو ' اور دیکھو کہ تم کو خداے قدوس تم کو مقصد حیات و سعی کے لحاظ سے بلندی

برخلاف اسکے بعض بچے روز اول هی سے اپنی ظاهری و باطنی قوتوں کی خبر دیدیتے هیں - انکے جسم کی شگفتگی ' انکے اعضاء کی قوت ' انکے قد و قامت کا غیر معمولی اٹھان ' اور انکے ذهن و دماغ کے ما فوق العادۃ ظهور ایسے هوتے هیں ' جو انکے اقران و امثال سے انکو ممتاز و نمایاں کردیتے هیں - جبکہ بہت سے بچے جھولے میں پڑے نقل و حرکت سے مجبور هوتے هیں ' تو ایک غیر معمولی استعداد ترقی رکھنے والا بچہ هوتا هے ' جو گھٹنوں کے بل صحن خانہ میں دوڑتا پھرتا هے ' اور اگر ذرا سا بھی سہارا مل جاے ' تو اپنی قوۃ نمو کے جوش سے بے صبر هوکر کھڑے هونے اور پانوں پانوں چلنے کے لیے طیار هو جاتا هے !

دعوت الهـلال

(الهلال) صرف خبروں کے ایک هفتہ وار اخبار اور دلچسپ مقالات و رسائل کے کسی مجموعے کا نام نہیں هے ' بلکہ وہ ایک دعوت هے ' جو قوم کو بلاتی هے ' اور ایک تحریک هے ' جو جماعتوں میں انقلاب و تغیر دیکھنا چاهتی هے - پس آج کہ اسکی عمر کا پہلا سال ختم هوچکا هے ' اور دوسرے سال میں قدم رکھہ رها هے ' ضرور هے کہ حیات انسانی کی اس تمثیل کو پیش نظر رکھکر ' اسپر ایک نظر ڈالی جاے کہ اسکی گذشتہ حالت کیسی رهی ' اور اسکا ماضی اپنے مستقبل کے لیے کن علائم و آثار کو نمایاں کرتا هے ؟

خطـۃ المجـلہ

(الهلال) کو شائع هوے کامل ایک سال کا زمانہ گذر گیا ' مگر آجتک اسکے " اغراض و مقاصد " کے عنوان سے کوئی مستقل مضمون نہیں لکھا گیا - نہ اسلیے کہ اس ضروری موضوع سے پہلو تہی کی گئی ' بلکہ اسلیے کہ آغاز اشاعت سے لیکر اس وقت تک ' اسکی هر تحریر اور هر چھوٹا سے چھوٹا نوٹ بھی اسطرح اسکے اغراض و مقاصد کا لسان حال اور ترجمان ضمیر تھا ' کہ کسی مستقل مضمون کی اسکے لیے ضرورت هی نہ هوئی - اس عرصے میں تقریباً هر موضوع اور هر رنگ کے مضامین اسمیں نکلے - اسکے مخصوص طرز کے مضامین کے علاوہ عام سیاسی حالات پر بحث کی گئی - واقعات و حوادث پر نظر ڈالی گئی - سوالات کے جواب دیے گئے ' خالص دینی اور خالص ادبی مقالات بھی شائع هوے - شذرات کے کالم میں اسکا دائرۂ بحث عام تھا - مقالات افتتاحیہ میں عموماً کوئی سیاسی یا دینی مضمون هوتا تھا ' یا قرآن حکیم اور تعلیمات اسلامیہ کے متعلق کوئی بحث هوتی تھی - مقالات کے تحت میں تراجم اور اقتباسات هوتے تھے ' یا کوئی مستقل عنوان بحث - کارزار طرابلس و بلقان میں پہنچکر معرکہ قتال و جدال گرم هوتا تھا ' اور جنگ کے کسی خاص منظر کے دکھلانے کی کوشش کی جاتی تھی - نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان میں کسی خاص شخص کے حالات هوتے تھے ' اور اُن جذبات جانفروشی کی تعبیر و تبئین کی کوشش کی جاتی تھی ' جو صدیوں سے عالم اسلامی فراموش کرتا جاتا هے - مذاکرۂ علمیہ کا باب بہت کم رها ' تاهم دو چار مضمون شائع هوسکے - اسئلۃ و اجوبتها اور مراسلۃ و مناظرہ میں عام استفسارات کے جوابات هوتے تھے ' اور یہ مختلف امور و مباحث سے تعلق رکھتے تھے - غور کیجیے تو ان میں سے هر باب دوسرے باب سے اپنے موضوع و اطراف بحث میں مختلف هوتا تھا ' اور مختلف قسم کی نظروں کی انکے لیے ضرورت هوتی تھی - تاهم احباب کرام اس سے متفق هونگے کہ ان تمام مختلف خطہ هاے بحث و نظر میں (الهلال) کا مقصد خاص هر جگہ موجود تھا ' اور اسکی دعوت حقیقی اپنی اصلی صورت کے ساتھہ هر صحبت میں بے نقاب هوتی تھی - خواہ کوئی میدان هو ' لیکن اسنے اپنا هاتھہ جس دلیل راہ کے هاتھوں میں دیدیا تھا ' اس سے وہ کبھی علحدہ نہیں هوتا تھا - و ذلک فضل الله یوتیہ من یشاء ' و الله ذو الفضل العظیم -

یک چراغیست دریں خانہ کہ از پرتو آں
هر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

اسکا مقصد وحید هر جگہ نمایاں تھا ' اسکی آواز هر گوشے سے اٹھہ رهی تھی ' اسکی صورت کسی حجاب سے بھی مستور و محجوب نہیں هوسکتی تھی - وہ کوئی انسانی جمال عام و تعقل نہ تھا ' جسپر کوئی انسانی هاتھہ پردہ ڈال سکتا - وہ تعلیم الہی کے نور مبین کا تجلی گاہ تھا ' اسلیے اسکی شعاعیں آهنی دیواروں سے بھی مستور نہیں هوسکتی تھیں : افمن شرح الله صدرہ للاسلام فهو علی نور من ربہ ' فویل للقاسیۃ قلوبهم عن ذکر الله -

صراط مستقیـم

اس نے روز اول هی سے اپنے لیے صرف ایک راہ اختیار کرلی هے - پس اسکو اپنے اغراض و مقاصد کیلیے کسی لمبی چوڑی فہرست کی ضرورت نہ تھی ' جیسی کہ بہت سے لوگوں کو هوا کرتی هے - وہ " علمی ' تمدنی ' اخلاقی ' سیاسی ' ادبی ' اصلاحی ' و کذا و کذا " کو اپنے لوح پر لکھوانے کی ضرورت نہیں سمجھتا تھا - اس نے الهلال کی لوح کی جگہ صرف اپنے لوح دل پر ایک هی مقصد لکھہ لیا تھا ' یعنے " دعوۃ الی القرآن " یا " امر بالمعروف و نهی عن المنکر " اور یہ ایک ایسا چراغ هدایت اُسے میسر آگیا تھا ' جس سے اصلاح و دعوت کی هر شاخ کو وہ روشن کرسکتا تھا - پس اسکے لیے " تمدن ' معاشرت ' علم ' اخلاق ' اور سیاست " کے الفاظ بالکل بیکار تھے - کیونکہ اسکے پاس وہ تھا ' جس سے وہ اپنے عقیدے میں سب کچھہ حاصل کرسکتا هے - پر جنکے پاس وہ نہیں هے ' انهیں گھر گھر کی ٹھوکریں کھانی اور دروازے دروازے دریوزہ گری کرنی پڑتی هے ! : و من لم یجعل الله لہ نوراً ' فما لہ من نور ؟

امـر بالمعـروف و نهي عن المنکـر

بارها گفتہ ام و بار دگر می گویم

آپ تکرار بیان سے مکدر نہوں کہ اعلان صداقت میں کبھی بھی ندرت نہیں هوتی ' بلکہ صرف تکرار و اعادہ هی هوتا هے - جو چیز نئی هے ' اسکی جدت سے لطف اٹھالیجیے ' لیکن صداقت جو ایک هی هے ' اور همیشہ سے هے ' اسکے اعلان و دعوت میں جدت و ندرت کہاں سے آئیگی ؟ سوا اسکے کہ بار بار دهرائی جاے ' اور ایک هی بیج کی مختلف موسموں میں بار بار تخم ریزی هو - شاید کسی وقت زمین اُسے قبول کرلے اور برگ و بار و شجر و اثمار سے مالا مال هوجاے :

ما طفل کم سواد و سبق قصہ هاے درست
صد بار خواندہ ' و دگر از سر گرفتہ ایم

قرآن کریم میں ایک هی بات کا بار بار اعادہ کیا گیا هے - اسکی علت پر تدبر کیجیے کہ کیا تھی ؟ فرمایا کہ :

انظر کیف نصرف الایات لعلهم یفقهون (۶ : ۶۵)

" دیکھو ' هم اپنی آیتوں کو کس کس طرح پھیر پھیرکر مختلف صورتوں اور مختلف اطراف و نتائج کے ساتھہ بیان کرتے هیں تاکہ لوگ سمجھیں اور عقل و بصیرت حاصل کریں - "

فضل الہی نے روز اول هی سے اس عاجز کی زبان پر " امر بالمعروف و نهی عن المنکر " کا لفظ جاری کردیا هے ' و ذکرہ

فاتحة السنة الثانية

المجلد الثالث
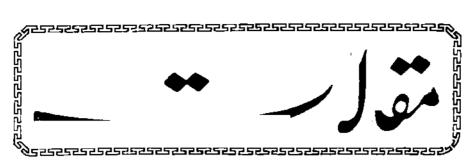
مباش غمزه عرفي که زلف قامت درست
جزاے همت عالي ر دست کوته ماست

(۲)

تمثیل حیات انساني

الهلال کي دو ششماهي جلدیں ختم هوگئیں ' اور اب تیسري کا آغاز ہے - یعنی اسکي اشاعت پر کامل ایک سال گذر گیا ' اور اس جلد سے اپني عمر کے دوسرے سال میں قدم رکھتا ہے -

انسان کی حیات شخصي ' اس ارتقا آباد عالم کي هر شے کیلیے ایک بهترین تمثیل ہے - وہ پیدا هوتا ہے ' طفولیت کے عهد ابتدائي کے بعد سن شعور میں قدم رکھتا ہے ' پھر زندگي کے بهترین دور قوی ' یعنے جواني سے گذرتا ہے - آخر میں جب اسکي ترقی عهد کمال تک پهنچ جاتی ہے ' تو پھر پردۂ عدم میں مستور هو جاتا ہے کہ وهیں سے اسکا ظهور بھي هوا تھا :

الله الذي خلقكم من ضعف ' ثم جعل من بعد ضعف قوة ' ثم جعل من بعد قوة ضعفا و شيبه ' يخلق ما يشاء و هو العليم القدير (۳۰ : ۴۳)

" الله هي وہ حکیم و قدیر ہے ' جسنے تم کو کمزور حالت میں پیدا کیا ' پھر طفولیت کي کمزوري کے بعد جوانی کی طاقت و توانائي عطا فرمائي - پھر طاقت کے بعد دوبارہ ضعف و نقاهت اور بڑھاپے کي کمزوري میں ڈالدیا - وہ جس حالت کو چاهتا ہے ' پیدا کردیتا ہے - اور وہ تمهارے تمام حالتوں سے واقف اور هر حالت کا ایک اندازہ کردینے والا ہے "

یهي حالت دنیا میں هر شے کي ہے - آغاز و اتمام ' اور ارتقا ؤ انحطاط کے قانون طبیعي کے اثر سے کوئي حیات جسمانی و غیر جسماني خالي نهیں -

لیکن با ایں همه ' هر آغاز اپنے اندر وسط و انتها کیلیے آثار رکھتا ہے ' اور هر بیج جو سطح خاک سے سر نکالتا ہے ' بتلا سکتا ہے کہ اسکا مستقبل کیسا هوگا ؟ انسان کي حیات شخصي کا ابتدائي عهد ایک متشکل و متحرک مضغۂ گوشت سے زیادہ نهیں هوتا - اسکي تمام جسماني و دماغي قوتیں پردۂ خفا میں مستور هوتي هیں ' اور اسکے قواء حیات اس درجه ضعیف هوتے هیں کہ انکي هستي وجود و عدم کے درمیان معلق نظر آتي ہے - تاهم ' انهي میں ایسے آثار و علائم بھي هوتے هیں ' جو اپنے مستقبل کي نسبت پیشین گوئي کردیتے هیں ' اور صاحبان فراست و توسم (۱) کیلیے اُن میں بهت سي بصیرتیں پوشیدہ هوتي هیں :

و ان في ذالك لايات للمتوسمين (۱۵ : ۷۵)

بیشک ' اسمیں بهت سي نشانیاں هوتي هیں ' صاحبان فراست کیلیے -

دعوت و اصلاح

یهی حال هر اصلاح و عمل کي دعوت ' اور هر ارشاد و هدایت کي تحریک کا هوتا ہے - گمراهیوں کے بعد جب کبھي هدایت کا ظهور هوا ہے ' تاریکیوں کے بعد جب کبھي روشني چمکي ہے ' شیطاني قوتوں کے تسلط کے بعد جب کبھي سلطان الهی کا تخت بچھا ہے ' تو اسکي ابتدا همیشه ایسی هي هوئی ہے - وہ مثل ایک طفل ضعیف کے پیدا هوتی ہے - اسپر بھي ابتدائی عهد ضعف و نقاهت کا گذرتا ہے ' جبکه اسکا وجود حیات ابتدائي کا ایک ضعیف ترین نمونه هوتا ہے - اسکا ظاهري جسم بھي ایک طفل شیرخوار کي طرح صغیر و حقیر هوتا ہے ' اور اسکی تمام باطنی قوتیں اور طاقتیں ایک مضغۂ گوشت کے اندر پوشیدہ هوتی هیں - لیکن اسکے بعد پھر وہ بڑھتی ہے اور پھیلتی ہے ' اسکي پوشیدہ قوتیں اُبھرتی هیں ' اسکی مخفی طاقتیں ظاهر هوتی هیں ' اور اسکے جسم و قوی میں حیرت انگیز اور سریع السیر نشو و نما هونے لگتا ہے - یهاں تک کہ ایک زمانه آتا ہے ' جب وہ دعوت صداقت کا طفل شیرخوار ' جو اپني زندگی کیلیے دوسروں کا محتاج تھا ' جسمیں صورت اور حرکت کے سوا اور کوئی انسانی قوت نمایاں نه تھی ' جسکا قد حقیر ' اور جسکا جسم کمزور و صغیر تھا ' ایک طویل القامة ' عریض الکتفین ' قوي البنيه ' شدید الباس ' اور داراے قواء گونا گوں و بو قلموں ' و خصائص و خصائل عجیبه و غریبه بنکر ' ایک عظیم الشان آیة قدرت و حکمت الهیه هو جاتا ہے :

و لقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ' ثم جعلناه نطفة في قرار مكين ' ثم خلقنا النطفة علقة ' فخلقنا العلقة مضغة ' فخلقنا المضغة عظاما ' فكسونا العظام لحماً ' ثم انشاناه خلقاً اخر ' فتبارك الله احسن الخالقين - (۲۳ : ۱۵)

" اور هم نے انسان کو جوهر گل سے بنایا ' پھر هم نے اسکو مادۂ حیات کي صورت میں ٹھهرنے کي جگه دي ' پھر اس مادہ کو ایک لوتھڑا سا بنا دیا ' پھر اس لوتھڑے کو ایک مضغه کي شکل میں بدلدیا ' پھر اسمیں هڈیاں پیدا هوگئیں ' اور هڈیوں پر گوشت چڑھگیا - اِن تمام مراتب تخلیق کے بعد ' اخر کار اسے بالکل ایک دوسري هی مخلوق بنا کر کھڑا کر دیا - پس سبحان الله ! کیسی عجیب خدا کي قدرت و حکمت ہے ' جسکي تخلیق بهتر سے بهتر اور احسن سے احسن تخلیق ہے ! ! "

اختلاف نشو و ارتقا

پھر جسطرح مختلف طفولیتوں کا آغاز مختلف قسم کا هوتا ہے ' اور نشو و نما اور رفتار عروج و ارتقاء کي حالت بھي یکساں نهیں هوتي - اسي طرح تحریک و دعوت کے نشو و ارتقا کي حالتوں میں بھي اختلاف هوتا ہے - تم نے بعض بچوں کو دیکھا هوگا کہ ابتدا هی سے ضعیف و نزار هوتے هیں ' یا ذهن و قوی کی تیزي و حدت کا کوئي ظهور انکي بد و طفولیت میں نهیں هوتا -

(۱) توسم کے معنی فر[است] کے هیں - احادیث میں بھي آیا ہے : ان لله تعالى عباداً ' يعرفون الناس بالتوسم)

الحرية في الاسلام

نظام حكومة اسلاميه

و امرهم شوری بینهم (۴۲ : ۳۶)

(۲)

جبله بن ایهم الغسانی
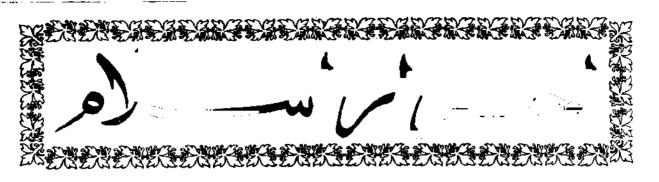
جبله بن ایهم غسانی ایک عیسائی شاهزادے نے عهد فاروقی میں اسلام قبول کیا تها - طواف کعبه کے موقع پر اوسکی چادر کا ایک گوشه ایک شخص کے پانوں کے نیچے آگیا - جبله نے اوسکے منهه پر ایک تهپڑ کهینچ مارا - اسنے بهی برابر کا جواب دیا - جبله غصه سے بیتاب هوگیا اور حضرت عمر کے پاس آکر شکایت کی - آپنے سنکر کہا که تم نے جیسا کیا تها ' ویسی هی اوسکی سزا بهی پالی - اسنے کہا:

" همارے ساتهه کوئی گستاخی کرے تو اوسکی سزا قتل هے "

مگر حضرت عمر نے فرمایا :

" هاں ' جاهلیت میں ایسا هی تها ' لیکن اسلام نے شریف و ذلیل اور پست و بلند کو ایک کردیا "

جبله اس ضد میں پهر عیسائی هوگیا اور روم بهاگ گیا ' لیکن خلیفهٔ اسلام نے مساوات اسلامی کی قانون شکنی گوارہ نکی -

خود آنحضرت کا اسوۂ حسنه

مساوات قانونی کو چهوڑ کر اسلام کی عام طرز مساوات پر غور کرنا چاهیے - انحضرت تمام مسلمانوں کے آقا اور سردار تهے ' تا هم آپ نے عام مسلمانوں سے اپنے لیے - کبهی کوئی زیادہ امتیاز نہیں چاها -

ایک سفر میں کهانا پکانے کیلیے صحابه نے کام تقسیم کرلیے ' تو جنگل سے لکڑیاں لانیکی خدمت سرور کائنات نے خود اپنے ذمه لی !

حضرت انس دس برس خدمت نبوی میں رهے - لیکن اونکا بیان هے که اس مدت طویل میں میں نے جتنی خدمت آپکی کی ' اوس سے زیادہ آپ نے میری کی - مساوات کا یه عالم تها که " ما قال لي لي شي لما فعلت ؟ " یعنی تحکمانه کام لینا یا جهڑکی دینا تو بڑی بات هے ' کبهی آپنے اتنا بهی نه کہا که فلاں کام یوں سے یوں کیوں کیا ؟

غلام اور آقا

ایک صحابی نے اپنے غلام کو مارا تو آپ نے فرمایا :

" یه تمهارے بهائی هیں ' جنکو خدا نے تمهارے هاتهه میں دیا هے - جو خود کهاؤ - وہ انکو کهلاؤ ' جو خود پهنو ' وہ انکو پهناؤ "

اسلام نے نہایت شدت کے ساتهه اس سے روکا که کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو ' خواہ وہ کیسا هی ادنی درجه کا کیوں نه سمجها جاتا هو ' " غلام " اور " باندی " کہے ' کیونکه سب خدا هی کے غلام هیں - اسی طرح غلاموں کو فرمایا که اپنے مربیوں کو آقا نه کہیں که مساوات اسلامی میں اس سے فرق آتا هے -

ایک بار ایک صحابی نے آنحضرت کو ان الفاظ سے خطاب کیا که " اے آقاے من " آپ نے فرمایا : " مجهکو آقا نه کهو - آقا تو ایک هی هے ' یعنی خدا "

صحابه کا طرز عمل

خلفاے راشدین جو تعلیم اسلامی کے زنده پیکر تهے ' اونکا بهی همیشه یهی طرز عمل رها - حضرت عمر اور انکا غلام سفر بیت المقدس میں باری باری سے سوار هوتے تهے - بیت المقدس کے جب قریب پهونچے تو غلام کی باری تهی - غلام نے عرض کیا که آپ سوار هوں که شهر نزدیک آگیا - آپ نے نمانا ' اور آخر خلیفهٔ اسلام بیت المقدس میں اسطرح داخل هوا که اوسکے هاتهه میں اونٹ کی مهار تهی ' اور اونٹ پر اسکا غلام سوار تها ! ! حالانکه یه وہ وقت تها ' جب که تمام شهر خلیفهٔ اسلام کی شان و عظمت کا تماشا دیکهنے کیلیے امڈ آیا تها - یه واقعه مشهور هے - تفصیل کی ضرورت نہیں -

واقعهٔ اجنادین میں رومی سپه سالار نے ایک جاسوس مسلمانوں کے دریافت حال کیلیے معسکر اسلام میں بهیجا - جاسوس اسلام کے ان سچے نمونوں کو دیکهکر جب واپس آیا ' تو رومی سپه سالار سے ایک تحیر کے عالم میں بول اٹها :

هم با للیل رهبان	یه لوگ راتوں کو استغراق عبادت میں
و با لنهار فرسان -	راهب هوتے هیں مگر دن کو شهسوار - اگر
لو سرق ابن ملکهم	انکا شاهزادہ بهی چوری کرے تو هاتهه
قطعوہ ' و اذا	کاٹ ڈالیں ' اور اگر زنا کرے تو اسے بهی
زنی رجموہ	رجم کریں

خصائص مسلم کی یه اصلی تصویر تهی !

مساوات قانونی کی ایک مثال وحید

قبیلهٔ مخزوم کی ایک عورت چوری میں ماخوذ هوئی - قریش نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سفارش کرنے کیلیے حضرت اسامه کو آمادہ کیا ' جنکو آپ بهت عزیز رکهتے تهے - لیکن جب اس واقعه کے متعلق اسامه نے آپ سے سفارش کی تو آپنے لوگوں کو جمع کرکے فرمایا :

انما أهلک الذین	اے لوگو ! تم سے پہلے قومیں اسلیے هلاک
قبلکم ' انهم کانوا اذا	کی گئیں که جب اُن میں سے کوئی
سرق فیهم الشریف '	بڑا آدمی چوری کرتا تها (چوری کا
ترکوہ ' و اذا سرق فیهم	ذکر صرف خصوصیت واقعه کی بنا پر هے
الضعیف ' اقاموا علیه	ورنه اس سے مراد عام جرائم هیں)
الحد و - ایم الله ' لو ان	تو لوگ اوسکو چهوڑ دیتے تهے ' پر جب

المنافقون المفسدون ' و الملحدون المارقون - و یابی الله الا ان یتم نوره و لو کره الکافرون -

یه کاروبار الهیه کا وه مقصد وحید هے که دنیا میں شریعتوں کا ظهور اسی لیے هوا ' آنکے متبعین اور ایمۂ و خلفا کی زندگیاں اسی غرض سے مقدس کي گئیں ' صداقتوں کے علم اسی کے اعلان کیلیے لهراے ' تاریکیوں میں روشنی کے منارے اسی کے واسطے ظلمت رباے عالم هوے ' اور حق و هدایت کے معبد جب کبهی تعمیر هوے تو اسی کے نام پر پکارے گئے -

یه ایک تلوار هے ' جسکو الله کا هاتهه چمکاتا هے ' تاکه شیطان اور اسکی فوجوں کو خاک و خون میں لوٹاے - یه ایک علم حقانیت هے ' جو الله کے مخفی هاتهوں سے بلند هوتا هے ' تاکه شیطان آباد ضلالت میں الله کي حکومت کا اعلان کردے - یه نصرت و فتح مندي کي ایک جنود مخفی هے ' جسکو خدا اپنے بندوں کے تابع کردیتا هے ' تاکه وه ضلالت و مفاسد کے شیاطین سے حرب و قتال کریں ' اور انکی پهیلائی هوئی خباثت سے اسکی زمین کو پاک کردیں - یه شهنشاهوں کی سی عظمتوں اور ملکوں اور قوموں کی سی طاقتوں کا ظهور هوتا هے ' تاکه جو پرستاران ابلیس الله کی جلال صداقت کی تحقیر کرتے هیں ' انکو الله کي عزت کي خاطر ذلیل و رسوا کرے ' انکے مغرور سروں کو اپني جبروت حق و صداقت کے پانوں سے ٹهوکر مارے اور ظالمانه روندے ' انکے غلیظ و تاریک سینوں کو اعلان و ارشاد کے نیزه هاے بے امان سے چهلني کردے ' انکے دعوا هاے باطله و اعلانات کاذبه کي بڑي بڑي عمارتوں کو ' جنکي بنیادیں شیطان کے هاتهوں سے مستحکم ' اور جنکي محرابیں ارواح خبیثه کي پرواز سے بلند کي گئي هیں ' یکسر مسمار و منهدم کردے -

انساني استبداد و استعباد کے وه مهیب بت ' جنهوں نے اپني غلامي کي زنجیروں سے خدا کے بندوں کو جکڑ دیا هے ' اور جنکي قوۃ شیطانیه کے مظاهر کبهي حکومتوں کے جبر و تسلط کی صورت میں ' کبهي دولت و مال اور عز و جاه کے غرور میں ' کبهي جماعتوں کي حکمراني اور رهنمائي کے ادعا میں ' اور کبهي علم و فضل اور زهد و تقوی کے گهمنڈ میں ' غرضکه مختلف شکلوں اور مختلف ناموں سے الله کے بندوں کو الله سے چهیننا چاهتے هیں ' درحقیقت ارض الهي پر طغیان و فساد کا اصلي منبع ' اور شر و فتن کا حقیقي سرچشمه هیں - پس خدا ' جو صداقت کي پرورش کرنے والا ' اور باطل کو اسکي مرادوں میں ناکامي بخشنے والا هے ' کبهي بهي اپنے قدرت کي نیرنگیاں دکهلانے سے غافل نهیں هوتا - وه اعلان حق اور قیام امر کیلیے همیشه ایک یکساں اور غیر متغیر قانون کے ماتحت صداقتوں کو ظاهر کرتا ' اور اسکے ذکر کو اپنی عظمت و جبروت سے علو و رفعت بخشتا هے - تا حق و باطل میں معرکۂ قتال گرم هو - جنود الهي اور جنود شیطاني باهم صف آرا هوں - تلواریں چلیں ' اور نیزوں کے سرے دل و جگر میں اتریں - بالاخر جب حوصلے نکل جائیں ' همتیں ختم هوجائیں ' غرور اور گهمنڈ کی حسرتیں ایک ایک کرکے پوري هو رهیں ' اور انسان اپني ساري طاقت کو آزمالے ' تو پهر بالاخر جس طرح که همیشه هوا هے قدرت الهي کو فتح هو ' امر بالمعروف کي چهني هوئي حکومت پهر واپس آجاے ' اور یه نصرت عظیم اور فتح مبین حق و صداقت کیلیے ایک کهلي هوئي نشاني هو:

ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین - انهم لهم المنصورون وان جندنا لهم الغالبون (۳۸ : ۱۷۱)

" اور هم نے اپنے جن بندوں کو ارشاد و هدایت کیلیے لوگوں کي طرف بهیجا ' انکي نسبت پہلے هي دن سے همنے کهدیا هے که هماري تائید و نصرت سے یقیناً وهي فتح یاب و مظفر هونے والے هیں اور بیشک هماري هي فوج سب پر غالب آکر رهیگي "

ظهور و ورود ! !

شریعت الهی ایک هے ' اور صداقت کے بهت سے نام هوں مگر اسکا وجود ایک سے زائد نهیں - و لله در ما قال :

عباراتنا شتی و حسنک واحد
و کل الی ذاک الجمال یشیر !

پس صداقتوں کا ظهور همیشه یکساں هوا هے ' اور خواه وه کسی نام سے ظاهر هوئي هوں ' مگر اسی امر بالمعروف کي حقیقت میں داخل هیں - حضرت ابراهیم نے کلدانیوں کا بت خانه توڑا ' حضرت موسی نے فرعون کي شخصي حکمراني کے ظلم و استبداد کا بت اور بني اسرائیل کي غلامي کي زنجیریں توڑیں -

پس چونکه امر بالمعروف و نهی عن المنکر بهي ایک حقیقت هے ' جو حقائق نبوت سے ماخوذ اور اسي کے فیضان جاری کا اقتباس هے ' اسلیے اسکے متبعین کي سنت بهي همیشه ایسي هي رهي هے ' اور همیشه ایسي هي رهیگي - وه هر باطل پرستی کا استیصال کرنا چاهتي هے ' جو مرضات الهیه کے خلاف هو ' خواه اسکا نام دنیا نے سیاست رکها هو ' خواه مذهب ' اور خواه تم اسکو اخلاقی اباطیل سے موسوم کرو خواه تمدني سے ' مگر جب کسی تاریکی کے مقابلے میں روشنی چمکے ' جب گمراهیوں کی رات کے بعد صداء هدایت کا آفتاب طلوع هو ' اور جب شیطان کی خوشیوں کی جگه خداے رحمان کی خوشیوں کی پکار هو ' تو تم یقین کرو که وه صداقت ' جو همیشه آیا کرتی تهی ' آگئی - وه جمال هدایت و سعادت ' جس نے سخت سی سخت تاریکیوں میں اپنے چهرۂ منور کو بے نقاب کیا تها ' اب پهر نظاره گیاں حقیقت کیلیے بے نقاب هوگیا ' اور خداے قدوس و قیوم نے " امر بالمعروف و نهی عن المنکر " کی سنت مرسلین و صدیقین کو پهر از سر نو زنده کردیا : و من یطع الله و الرسول ' فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین ' و حسن اولائك رفیقا (۴ : ۷۱)

اطلاع

دفتر الهلال کے ذریعه پریس کا تمام سامان ' اور لیتهو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ هنڈ ملسکتي هیں -

هر چیز دفتر اپني ذمه داري پر دیگا -

سردست بعض مشینیں فروخت کیلیے موجود هیں :-

(۱) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز ' پین کي مشین ' جو بهترین اور قدیمي کارخانه هے - اس مشین پر صرف دو ڈهائي سال تک معمولي کام هوا هے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بهتر سے بهتر کام کیلیے مستعد هیں -

ابتدا سے الهلال اسي مشین پر چهپتا هے - دو هارس پاور کے موٹر میں سوله سو فی گهنٹه کے حساب سے چهاپ سکتي هے -

چونکه هم اسکي جگه بڑے سائز کي مشینیں لے چکے هیں - اسلیے الگ کر دینا چاهتے هیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پانوں سے بهي چلائي جاسکتي هے ڈیمائي فولیو سائز کي - اس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوه هر کام جلد اور بهتر هوسکتا هے -

قیمت بذریعه خط و کتابت طے هوسکتي هے - جو صاحب لینا چاهیں ' وه مطمئن رهیں که هم اپني ذاتي ضمانت پر انهیں مشین دینگے ' اور اپنے اخلاقي وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نهیں چاهتے -

منیجر الهلال پریس

اسمیں امیر معاویہ کے نائب نے مکر و خدع سے کام لیا تھا' اور قوم کو دھوکا دینا چاہا تھا -

حضـــرت امیر کي تصـــریح

امیر معاویہ نے حضرت علیہ امیر السلام کو لکھا تھا کہ تمکو خلیفہ کس نے بنایا ؟ حضرت جواب میں فرماتے ھیں :

انه بایعني القوم الذین بایعـوا ابا بکر و عمـر و عثمان ' وعلي ما بایعوهم علیه ' فلـم یکن للشاهد ان یختار ' ولا للغائب ان یرد - و انما الشــوری للمهـاجرین والانصـــار فان اجتمعوا علی رجل و سموه اماماً ' کان ذلك رضی ' فـان خرج من امر هم خارج بطعـــن او بدعة ردوه الی مـا خرج منه ' فان ابی قاتلوه علـی اتبـاعـه غیـــر سبیـــل المــــومنین - (نـــهـــج البـــلا غـه ج - ۲ - ص - ۷ - مصر)

جس قوم نے ابوبکر و عمر و عثمان کی بیعـــت کي تھی ' اور جن شرائط پر بیعت کی تھي ' اوسی نے ' اونھی شرائط پر میري بھی بیعت کي - جو مجلس انتخاب میں موجود ہو اوسکو حق نہیں کہ اپنی راے پر اڑا رھے ' اور جو غیر حاضر ہو اوسکـو حق نہیں کہ اپنی غیر حاضري کی بنا پر انتخاب عام کو رد کردے - حق مشورہ مہاجرین و انصار کو ھے ' اگر وہ کسی ایک شخص پر متفق الراے ھوجائیں اور اسکو امام مقرر کردیں تو یہ اونکی رضاے عام پر دال ھے ' پس اگر کوئی اونکی متفق علیہ راے سے کسي طعن یا بدعت کے سبب سے علحدہ ہو تو اونپر واجب ہوگا کہ جس سے وہ علحدہ ہوا اوسکے قبول پر مجبور کیا جاے - اگر وہ اب بھی نمانے تو اجماع راے مسلمین کي مخالفت کي بنا پر اوس سے جنــگ کریں "

حقیقت یہ ھے کہ جناب امیر نے ان چند فقروں میں انتخاب خلافت و جمہوریت کے تمام ارکان کی بہترین تفصیل کردی ھے ' اور ایسی تفصیل ' جس سے بہتر تفصیل آج بھی نہیں ھو سکتی -

یزید کي خلافت سے انکار

امیر معاویہ کے عامل نے جب یزید کي نسبت مدینے میں خطبہ پڑھا اور کہا کہ خلافت کیلیے امیر المومنین یزید حسب سنت اسلام خلیفہ ھوتے ھیں ' تو فوراً ایک مسلمان نے کھڑے ھوکر علانیہ کہدیا کہ تم جھوٹے ھو - اسلام سے اس استبداد اور وراثت کو کیا تعلق ؟ یوں کہو کہ وہ شاھان روم و فارس کیطرح پادشاہ ھوتا ھے ! یہ واقعہ تمام تاریخوں میں موجود اور مشہور ھے -

اس واقعہ سے معلوم ھوتا ھے کہ کسي رئیس کا تقرر اگر بشکل انتخاب نہو تو وہ مسلمانوں کے نزدیک امام اسلام نہیں ھوسکتا تھا ' بلکہ قیصر و کسراے اسلام سمجھا جاتا تھا - آنحضرت نے اپني مشہور حدیث میں اسي قسم کي حکومت کو " ملــک عضوض " فرمایا ھے - اسي لیے حضرت عمر نے انتقال کے وقت اعلان فرما دیا کہ میرے بیٹے عبد اللہ کا خلافت میں کوئي حصہ نہیں -

بنـــو امیـہ

خلافت راشدہ کے بعد بنو امیہ کا دور فتن و بدعات شروع ھوتا ھے ' جنھوں نے نظام حکومت اسلامي کی بنیادیں متزلزل کردیں - تاھم جب اونھی میں قامع بدعت ' محیي السنة ' حضرت عمر بن عبد العزیز پیدا ھوے ' تو گو حسب سنت " ملک عضوض " سلیمان بن عبد الملك نے انھیں اپنا جانشین مقرر کردیا تھا ' تاھم چونکہ از روے شریعت اسلام کسي امام کے نصب کے لیے اسقدر کافی نہ تھا ' اسلیے انھوں نے مسجد عـــام میں فرما دیا : مسلمانو ! چونکہ از روے اسلام تمہارے انتخاب عام سے میرا تعین نہیں ھوا ' اسلیے میں خلیفہ نہیں ھوں - تمھیں حق ھے کہ میرے سوا کسی اور کا انتخاب کرلو - انکے اصل الفاظ یہ تھے :

ایها الناس اني ابتلیت بــهذا الامر مـــن غیر راي مني ولا طلبة ولا مشورة من المسلمین ' و اني قد خلعت ما في اعناقكـم من بیعـتي ' فاختاروا لانفسکم غیری -

لوگو ! میں اپنی راے اور خواھش اور مسلمانوں کے عام مشورہ کے بغیر امارت کے عذاب میں مبتلا ھوگیا ھوں ' اسلیے میں تمکــو اپنی بیعت کے بار سے سبکدوش کردیتا ھوں - اب تم اپني راے میں بالکل مختار ھو - میـرے سوا جسکو چاھو اپنا امام بنا لو -

طریق بیعت بقیۂ شوری ھے

جسطرح ارتقاے انساني کے بعد بھي گذشتہ اعضــاے اثریہ کا وجود باقي رہ گیا ھے ' بعینہ اسیطرح گو بعد کي اسلامی حکومتوں سے خصوصیات حکومت اسلامیہ ایک ایک کرکے رخصت ھوگئیں ' تاھم گذشتہ طرز حکومت کے بعض اعضاے اثریہ کا وجود اب تک باقي ھے - میري مراد اوس سے " بیعت " ھے - بیعت کے یہ معنے ھیں کہ تمام افراد ملک اپنے اپنے حکام شہر کے دربار میں جمع ھوکر بادشاہ کي حکومت تسلیم کرلینے کا اقرار کریں ' اور دار الحکومت میں بھي عہدہ داران کبار مثلاً وزرا ' سرداران فوج ' قضاة ' امراۓ حکام ' اور اعیان بلد ' بادشاہ کے حضور میں آکر اعتراف حکومت و وعدۂ اطاعت کریں - دولت امویہ ' دولت عباسیہ ' اور تمام اسلامي سلطنتوں میں ھمیشہ اسپر عمل رھا - ھندوستان کي دولة مغلیہ کي تاریخ اسپر شاھد ھے - اور ترکی میں ھر نئے سلطان کی تخت نشینی کے بعد اولین دربار بیعت کا ھوتا ھے -

فقہا و متکلمین

فقہا و متکلمین اسلام نے " امامت و حکومت " کي جو شرطیں قرار دي ھیں ' اُن سے بھي مسئلہ " انتخاب امام " پر روشني پڑتي ھے - گو اُنھوں نے جو کچھہ لکھا ھے وہ صرف حضرت ابوبکر و عمر کے طریق انتخاب کو اصول قرار دیکر لکھا ھے ' تا ھم انتخاب اور شوری کو اصول اسلامی تسلیم کرتے ھیں -

قاضي " ماوردي " المتوفي سنہ ۴۰۵ لکھتے ھیں :

الامامـة تنعـقد بوجهین : احدهما باختیار اهل الحل و العقد ' و الثـاني بعهـد الامـام من قبل - (الاحکام السلطانیه ص - ۵ - مصر)

خـلافت چند طریقوں سے منعقد ھوتی ھے : ایک تـو ملـک کے اھل الراے اشخاص کے انتخاب سے ' دوســرے اس سے کہ امام سابق خود کسی کا نام متعین کردے -

علامہ " تفتازانی " شرح مقاصد میں لکھتے ھیں :

وتنعقد الامامة بطرق : احدهما بیعة اهل الحل والعقد من العلماء والروساء و وجوه الناس - (بحث امامت)

خلافت چند طریقوں سے منعقد ھوتی ھے : ایک یہ کہ معززین قوم رؤسا ' اور علما وغیرہ اھل الراے اشخاص بیعت کریں -

سید سند اور قاضی عضد الدین مواقف و شرح مواقف میں جو عقائد اھل سنت کی موثق ترین تصنیف ھے ' لکھتے ھیں :

وانها (الامامة) تثبت بالنص من الرسول و من الامام السابق بالاجماع و تثبت ایضاً ببیعة اهل الحل والعقد عند اهل السنــة والجماعة و المعتزلة و الصالحیة من الــزیدیـة (ص ۶۰۶)

خلافت ' رسول اور امام سابق کی تعیین سے اجماعاً ' اور اھل حل و عقد ملک کی بیعت سے منعقد ھوتی ھے ' اھل سنت و جماعت ' معتزلہ ' اور صالحیۂ زیدیہ کے نزدیک ایسا ھی ھے

فاطمة بنت محمد سرقت ' لقطعت يدها (بخاري الشفاعة في الحدود)	کوئي عام آدمي چوري کرتا تو اوسکو سزا دیتے - لیکن خدا کی قسم' اگر محمد کي بیٹي فاطمه بهي چوري کرتي تو اوسکے هاتهه بهی ضرور کاٹے جاتے -

یه هے اسلام کي فرماں روائي کي اصلي تصویر' اور یه هے وه مساوات کي حقیقي تعلیم' جسکے ساتهه اعمال نبوت کا اسوهٔ حسنه بهي پیش کردیا گیا تها - یه سچ هے که انقلاب فرانس نے یورپ کو استبداد و تسلط اور امتیاز افراد سے نجات دلائي' اور اس نے معلوم کیا که هر انسان بلحاظ انسان هونے کے انسان هے' اگرچه وه سر پر تاج' اور هاتهه میں عصاء حکومت رکهتا هو - لیکن با ایں همه آج بهي' جبکه تمام یورپ نے شخصي فرماں روائي کا جنازه اٹهه چکا هے' جبکه قانون کي عزت سب سے بالا تر سمجهي جاتي هے' جبکه مساوات و ازادي کے غلغلوں سے اسکا گوشه گوشه گونج رها هے' ایک نظیر بهي ایسی پیش کي جا سکتی هے' جسمیں فرماں رواے وقت نے ایسے صاف اور سچے لفظوں میں مساوات انساني کا اعلان کیا هو' اور خود اپنے اوپر اسکا نمونه پیش کرنے کیلیے آماده هو؟

انگلستان میں پادشاه قانون کا تابع بیان کیا جاتا هے' اور امریکه و فرانس میں پریسیڈنٹ ایک عارضی مشوره فرماے حکومت سے زیاده نهیں' لیکن اگر واقعات و نظائر کے جمع کرنے پر متوجه هوں تو صدها واقعات پیش کیے جا سکتے هیں' جنسے ثابت هوتا هے که قانون نے اس دور مدنیة و آزادي میں بهي اعلی و ادنی اور بادشاه و رعایا کا ویسا هی فرق قائم رکها هے' جیسا که هندوستان میں (منو) کے زمانے میں تها' یا دور مظلمه کي اُن انساني پرستش گاهوں کے عهد میں' جس کو آج تاریخ لعنت و نفرین کے ساتهه یاد کرتي هے!

هم کو یورپ کی اُن عدالتوں کا نشان دو' جهاں پادشاه وقت ایک معمولی فرد رعایا کے دعوے کی جواب دهی کیلیے آکر کهڑا هو' کیونکه هم نه صرف مدینے کی اُس ساده عدالت کدهٔ مسجد هی میں' بلکه دمشق اور بغداد کے پُر شوکت عدالت خانوں میں بهی ایسا هی دیکهه رهے هیں - همکو وه قانون بتلاؤ جس نے چوري کی سزا سپاهی کے لڑکے کی طرح' پادشاه کی لڑکی کو بهی دینی چاهی هو' کیونکه عرب کے اُس قدوس پادشاه کا اعلان هم پڑهه رهے هیں' جو پادشاهتوں کو مٹانے کیلیے آیا تها -

کیا آج بهی قانون عملاً ادنی و اعلی میں تمیز نهیں کرتا؟ کیا کل کی بات نهیں هے که انگلستان میں ایک مدعی کے جواب میں پارلیمنٹ نے اعلان کردیا تها که پادشاه عدالت میں حاضر نهیں هوسکتا؟ اور نه کوئی اعلی سے اعلی عدالت اسکے نام سمن جاري کرسکتی هے؟ یه اعلان هی نهیں هے بلکه قانون هے' کیونکه قانون نے با ایں همه ادعاء مساوات' پادشاه کو عدالت کی حاضري سے بري اور مستثنی کردیا هے!!

صدیوں کی جد و جهد کے بعد دنیا کا آج حاصل حریت اس سے زیاده نهیں' پهر وه دعوت کیسی مقدس و محترم' اور وه مرید من الله هاتهه کیسا عظیم و جلیل تها' جس نے چهٹی صدي کی تاریکی میں حقیقی حریت و مساوات انسانی کا چراغ روشن کیا' اور اعلان کردیا که:

" لو ان فاطمة بنت محمد سرقت' لقطعت یدها " !

صلی الله علیه وعلی آله وصحبه وسلم!

خلیفهٔ اول کا اعلان

اور مساوات کا تخیل عمومی

حضرت ابوبکر نے خلافت کی جو پهلی تقریر کی تهی' اوسکے حسب ذیل فقرے پڑهو:

وان اقواکم عندي الضعیف حتی اخذ له بحقه' وان اضعفکم عندي القوي' حتی آخذ منه الحق (ابن سعد ج ۳ ص ۱۲۹)	تم میں جو قوی هے وه میرے نزدیک ضعیف هے' یهاں تک که میں اوس سے حق وصول کروں - اور جو ضعیف هے وه قوي هے' تا آنکه میں اوسکو اوسکا حق نه دلوا دوں -

اس مساوات کی تعلیم نے پیروان اسلام کے قلب و دماغ کو حریت و مساوات کے تخیل سے لبریز کردیا تها - فارس کی لڑائی میں جب مغیره بن شعبه ایرانی سپه سالار کے پاس سفیر بنکر گئے' اور تخت پر اُس کے برابر بیٹهه گئے' تو درباریوں نے یه سوء ادب دیکهکر تخت سے اتار دیا تها - اسپر اونکے منه سے کس بیساختگی کے ساتهه یه الفاظ نکلے هیں:

انا نحن معشر العرب لا یتعبد بعضاً بعضاً (طبري ص: ۱۰۸)	هم مسلمانوں میں تو ایک دوسرے کو غلام سمجهنے کا دستور نهیں هے' یه تمهارا کیا حال هے؟

امتداد زمانه نے خصوصیات اسلام بهت کچهه مٹادیے تاهم اس واقعه سے کون انکار کرسکتا هے که آج بهی مهذب ترین ممالک میں سیاه و سپید قومیں اپنی عبادت گاهوں میں ایک دوسرے کے ساتهه صف میں نهیں بیٹهه سکتیں' لیکن مساجد اسلامیه میں ایک ادنی ترین مسلمان ایک امیر الامرا بلکه شاه افغانستان کے پهلو به پهلو کهڑا هوتا هے' اور کوئی اوسکو اپنی جگه سے هٹا نهیں سکتا - کیا ان تعلیمات و واقعات کے بعد بهی کها جا سکتا هے که اسلام میں مساوات نهیں؟ اور اس بارے میں وه آج یورپ سے درس حریت لینے کا محتاج هے؟

نظام جمهوری کا تیسرا رکن:

امام یا خلیفه کا تقرر انتخاب عام سے هو' اور دوسروں پر حقوق میں اوسکو کوئي ترجیح نه هو -

اس مبحث کو هم دو حصوں میں بیان کرینگے:

(۱) تاریخ شاهد هے که خلفاے راشدین میں سے کسی کا تقرر بحق وراثت یا باستبداد راے نهیں هوا بلکه مجمع عام میں مهاجرین و انصار کی کثرت راے سے (جو بمنزلهٔ ارکان خاص تهے) اور عام مسلمانوں کے قبول سے هوا (جو بمنزلهٔ ارکان عام تهے) - حضرت ابوبکر کا انتخاب نشستگاه بنو ساعده میں حضرت عمر کی تحریک مهاجرین و انصار کی تائید' اور عامهٔ مسلمین کی پسندیدگي سے هوا - حضرت عمر کا انتخاب حضرت ابوبکر کی تحریک' مهاجرین انصار و عامهٔ مسلمین کی تائید و قبول سے هوا - حضرت عثمان کو عبد الرحمن بن عوف وغیره کی ایک مجلس نیابی کے انتخاب اور عام اهل مدینه کے مشوره سے خلیفه بنایا گیا - اسی طرح حضرت امیر اهل مصر و اهل مدینه کی تجویز و قبول سے خلیفه منتخب هوئے -

حضرت عمر نے تو صاف فرما دیا " لا خلافة الا عن مشورة (کنز العمال ج - ۳ ص ۱۲۹) یعني خلافت صرف عام مشوره سے هو سکتي هے' شریعت میں اسکے تعین کا اور کوئی ذریعه نهیں -

واقعهٔ تحکیم میں حضرت امیر علیه السلام اور امیر معاویه کی معزولي میں بهي قوم هی کي راے سے مدد لیني پڑي'

افان مات فانتم الخــالـــدون ؟

مسلمانوں کے بحري کارنامے

به تذکرۂ " حمیـــدیه "

دنیا میں کیا کیا انقلاب ہوے ' کیا کچھه تبدیلیاں پیش آئیں ' مگر زمانہ کي بے اعتنا پیشاني پر نہ کبھي شکن آئی ' نہ آنے کي امید ھے - سلطنتیں مٹ مٹ گئیں - بنیں اور پھر بگڑیں - قومیں گریں اور پھر ابھریں - نئے نئے تمدن قائم ہوئے اور فنا ہوگئے - سب کچھه ہوا ' مگر زمانہ کے اطمینان و استقلال میں ایک ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا :

ہزاروں اٹھه گئے ' باقی رہی رونق ھے محفل کی !

آج وہ یورپ کے جنگی بیڑہ کو دیکھه رہا ھے ' اسکي بحري طیاریوں کا غلغلہ ھے ' جہازوں اور جہاز رانوں کی استعداد حربي کا نظارہ سامنے ھے - لیکن کل اسی کی نظرسے یہ کیفیت بھی گذر چکي ھے کہ خلافت راشدہ کا دور ھے - حضرت عثمان کا عہد خلافت ھے گورنر بحرین (علاء بن حضرمی) نے اسلام میں سب سے پہلے ایک بیڑہ مرتب کیا ھے ' اور مسلمان بحري معرکے سرکررھے ھیں - امیر معاویہ کے جنگي بیڑہ میں (بقول موسیو گستاولي باں) بارہ سو جہازوں کے ہولناک سلسلے نے ایک دنیا کو مبہوت و مرعوب کر رکھا ھے - عبد الملک اور ولید بن عبد الملک نے تونس میں جہاز سازي کے کارخانے (دار الصناعہ) قائم کیے ھیں - بنی الاغلب کا بیڑہ - جس میں تین سو جنگي جہاز ھیں - جنوبي اطالیا کو زیر و زبر کر رہا ھے - مصري بیڑے کي تمام سواحل افریقہ بلکہ یورپ تک دھاک بند ھي ھے ' اور وہ عظیم الشان کارخانۂ جہاز سازي قائم ھے ' جسکي تفصیل (مقریزي) نے کئي جزوں میں بیان کی ھے - عبد المومن نے مراکش میں جہاز راني اور بحري جنگ کي تعلیم کے لیے ایک مدرسہ قائم کر رکھا ھے ' جس میں اس فن کا باقاعدہ درس ہوتا ھے ' اور مشق کرائي جاتي ھے - سلطان سلیمان عثماني کي بحري طاقت سے دنیا لرز رہي ھے - سور غود و باربروس نے تہلکہ ڈال دیا ھے - عملي مشق کے لیے علمي کتابیں اس فن میں تالیف ہو رہي ھیں ' جن کا تذکرہ کشف الظنون میں موجود ھے -

زمانے نے مسلمانوں کے بحري کارناموں کے تمام دور دیکھے عظمت و جبروت کے یہ تمام نظارے ایک ایک کرکے اسکے سامنے سے گذرے - خشکي اور تری ' دونوں پر انکو حکمراں و فرماں فرما پایا - لیکن عروج کے بعد زوال ' اور بہار کے بعد خزاں ناگزیر ھے - جو آنکھیں بہار کے عیش کدۂ گلزار کي شادابیوں کو دیکھه رہي تھیں ' پھر انھیں آنکھوں نے خزاں کي بربادیوں کو خشک پتوں ' اور بے برگ و بار ٹہنیوں کے المناک منظر میں بھي دیکھا : و تلک الایام نداولہا بین الناس !

* * *

چراغ جب بجھنے لگتا ھے ' تو ایک مرتبہ اسکو چمکنے اور ابھرنے کي آخري مہلت دیدي جاتي ھے - شاید چشم زمانہ کیلیے مسلمانوں کي بحري زندگي کا یہ تیسرا منظر بھي شمع سحر کا آخري سنبھالا تھا ' جو موجودہ جنگ کے واقعات میں عثمانی امیر البحر (رؤف بک) نے جہاز (حمیدیہ) کے یادگار کارناموں سے دکھا دیا ھے !

جبکہ موجودہ جنگ کے الم ناک خسائر بربادیوں اور ناکامیوں کي ایک ظلمت محیط تھي ' تو یکا یک تاریکي کا پردہ چاک ہوا ' اور بطل عظیم (رؤف بک) کے روے منور نے کامیابي کي ایک شمع روشن کر دي !

شاید ہماري زندگي کے یہ آخري مناظر ھیں - زمانے کی آنکھوں نے یہ منظر بھي دیکھه لیا - اگر یہ بیمار مرگ کا سنبھالا تھا ' تو خوش ھیں کہ اسکي بیمار حرکت زندگي بھي ایسی تھي ' جو صحت و توانائی کو شرمندہ کرتي تھی !

حمیدیہ کی زلزلہ اندازي ' ناگہاني نموداري ' اچانک ظہور ' حریفوں کو تہ و بالا کر ڈالنا ' نظروں سے غائب ہوجانا ' پھر پہونچنا ' اور پاني میں آگ لگا دینا ' پھر دم کے دم میں ازمیر جا رہنا ' یکایک بیروت میں نظر آجانا ' دن میں بندرگاہ سریس سے کوئلا بار کرنا ' اور شب کو سواحل بلقان پر چھاپا مارنا ' ابھي ابھي یونان کے جہازوں کو غرق کرنا ' دوسرے ھي لحظہ میں بے نشان ہو رہنا ' اور پھر دمشق و طرابلس کے سواحل پر دکھائی دینا ' یہ سارے طلسم زمانے کي نظروں میں پھرتے رہے - فانوس خیال میں طرح طرح کی شکلیں آئیں ' اور جاتي رہیں : کانہ لم یکن شیأ مذکورا -

نمود اپنی دکھا وہ گھڑي میں ڈوب گیا
کہے تو میر بھی ایک بلبلہ تھا پانی کا

رؤف بے - جن کا ابھی ابھی تذکرہ ہوا ھے - محمد مظفر پاشا رکن مجلس بحریۂ عثمانی کے فرزند ھیں - سنہ ۱۸۷۱ ع میں پیدا ہوے ' زاد بوم خاص استنبول ھے - انکو ابتدا ھی سے بحریات کا مذاق تھا ' اور یہی تعلیم بھی انہیں دي گئی - تکمیل کے بعد جہاز (مجیدیہ) میں متعین ہوے ' اور پھر کروزر (شوکت طورغود) میں ترقی پائی - سنہ ۱۹۱۱ ع میں جزیرۂ ساموس کی بغاوت فرو کرنے پر (حمیدیہ) کی افسري ملی ' یمن میں عزت پاشا کی مدد کے لیے گئے اور نیکنامی کے ساتھه واپس آئے - جنگ طرابلس کے موقع پر اطالیوں نے سمندر کے ناکے بند کر رکھے تھے ' مگر رؤف بک کی حیرت انگیز قابلیت نے اِس بندش کی ذرا بھی پروا نہ کی اور سامان حرب کی کافی مقدار طرابلس پہنچا دي - جنگ بلقان میں گو ہلال کو خم کھانا پڑا ' مگر تاریخ میں آن کے سربلند کارنامے ہمیشہ علو و رفعت کا سبق دیتے رہینگے - ترکی کے علاوہ جو آنکی

دوسری جگه اسی کتاب میں مذکور ہے :

ولا صحة خلع الامام و عزله بسبب يوجبه مثل ان يوجد منه ما يوجب اختلال احوال المسلمين وانتكاس امور الدين كما كان لهم نصبه و اقامته لا نتظامها و اعلائها وان ادی خلعه الی ا فتنة احتمل ادنی المضرتين (ص ۲۰۷۰)

" قوم کو حق حاصل ہے که کسی سبب سے خلیفه کو معزول کرا دے - مثلاً اس سبب سے که مسلمانوں کے حالات اور امور دین کے انتظامات و تدابیر اوسکے باعث خلل پذیر ہو جائیں ' جسطرح که اوسکو خلیفے کے تقرر و انتخاب کا حق امور اسلامیه کے انتظام و ترقی کیلیے تھا ' اسی طرح معزولی کا بھی ہے - اور اوسکی معزولی سے فتنه برپا ہو تو پھر معزولی اور خلل احوال مسلمین ' ان دونوں میں سے جسکا ضرر کم ہو ' اوسکو برداشت کرلیا جائیگا "

عام کتب عقائد موجودة

اور نظام حکومة اسلامیه

یه موقعه نہیں که ان تصریحات متکلمین و اصحاب عقائد کی نسبت زیادہ بحث کی جاے ' تاہم چند اشارات ضروری ہیں :

(۱) کتب کلام و عقائد میں اصل اصول شوری ' و اجماع امت ' و انتخاب امام ' و عدم تشخص و تعین شخصی کو صاف طور پر لکھا ہے ' اور گو اس سے انکا مقصد نظام حکومة اسلامیه کی تعبیر نه تھا بلکه زیادہ تر فریقانه بحث و جدل ' اور خلافة راشده کا اثبات ' تاہم اصول مشورہ و جمہوریت کے اکثر مباحث اسکے ضمن میں آگئے -

لیکن اسمیں شک نہیں که جس اہمیت و وسعت کے ساتھه اس مسئلے کو کتب عقائد و کلام بل جمیع مدونات اسلامیه میں ہونا چاہیے تھا ' اور ایک ایسے اصولی اور بنیادی مسئله کیلیے جس توجه و اعتنا کی ضرورت تھی ' اگر اسکو پیش نظر رکھیے ' تو نہایت درد و افسوس کے ساتھه کہنا پڑتا ہے که جو کچھه لکھا گیا وہ کافی نہیں ' اور جس نظر اہمیت کا وہ مستحق تھا ' اس نظر سے عام طور پر ائمۂ اسفار و اساطین قوم نے اُسے نه دیکھا -

لیکن اس اغماض سے نفس مسئله کی اہمیت کی تضعیف صحیح نہوگی ' بلکه در اصل یه حالت بھی مثل اور بہت سی حالتوں کے ' نتیجه ہے بنی امیه کے اُس تسلط اور احاطۂ مستبدہ کا ' جس کے اثر سے ہمارے ہر فن کا لٹریچر متاثر ہوا اور بد قسمتی سے عقائد و کلام کے تو بہت سے گوشے ہیں ' جنسے اسکی صداے بازگشت آجتک آرہی ہے - بنی امیه کی سب سے پہلی بدعت ' اور اسلام و مسلمین پر انکا اولین ظلم یه تھا ' که نظام حکومت اسلامیه کا تخته یکسر اولٹ دیا ' اور خلافة راشده جمہوریۂ صحیحه کی جگه ' مستبده و ملک عضوض کی بنیاد ڈالی - یه انقلاب بہت شدید تھا ' اور بہت مشکل تھا که ملک کو اسپر راضی کیا جاے - صحابۂ کرام ابھی موجود تھے ' اور خلافة راشده کے واقعات بچے بچے کی زبان پر تھے ' اسلیے اس احساس اسلامی کو مٹانے کیلیے تلوار سے کام لیا گیا ' اور جس نے قوة حق و معروف سے زبان نہولی ' اسکو زور شمشیر و خنجر سے چپ کرا دیا گیا - رفته رفته احساس منقلب ' اور خیالات پلٹنے لگے ' اور حقیقت روز بروز مستور و محجوب ہوتی گئی -

انکے بعد بنی عباس آئے - اس میدان میں یه بھی انکے دوش بدوش تھے - تصنیف و تالیف اور تدوین علوم اسلامیه کا عروج ہوا تو وہ اثر مخفی موجود تھا ' اور کام کر رہا تھا - یه جو امام اور خلیفه کے حق خلافت کیلیے فسق و معصیت کو بھی مضر نہیں سمجھتے ' تو یه کتاب و سنت کا اثر تو نہیں ہو سکتا ' جو " و اجعلنا من المتقين اماما " کی دعا تلقین کرتا ہے ؟ پھر اگر یزید اور ولید کی خلافت کی صحت منوانا اس سے مقصود نه تھا تو اور کیا تھا ؟

(۲) ان تصریحات میں تم دیکھتے ہو که انتخاب خلیفه کیلیے انتخاب عام و مشورۂ اہل حل و عقد کے ساتھه خلیفۂ سابق کی تعیین کو بھی ایک شکل صحیح قرار دیا ہے - در اصل اسمیں حضرت عمر رضی الله تعالی عنه کے انتخاب کی مثال پیش نظر ہے - لیکن غور کیجیے تو حضرت عمر کیلیے گو حضرت ابوبکر نے تحریک کی لیکن اسپر تمام ارباب حل و عقد ' اور پھر عامۂ مسلمین نے پسندیدگی کا اظہار کیا ' اسلیے وہ بھی تعیین شخصی نہیں ' بلکه بمنزلۂ انتخاب عام کے تھا -

اس بنا پر نتیجه یہی نکلتا ہے که اسلام نے سوا انتخاب عام کے اور کوئی صورت تعیین خلفا یا ولی عہدی وغیرہ کی قرار نہیں دی ہے ' اور اسلیے کتب عقائد کی تقسیم و تعدد طرق نصب امام بالکل غیر ضروری ہے -

حضرات امامیه گو امامت و خلافت کیلیے اجماع امت نہیں تسلیم کرتے ' تاہم انکا ایک فرقه (جارودیه زیدیه) حق امامت کو آل حسن و حسین صلوة الله علیهما میں محدود قرار دینے کے باوجود بھی آل طاہرین میں سے ایک کا انتخاب حوالۂ شوری کرتا ہے -

ان تشریحات کے بعد کون کہه سکتا ہے که اسلام میں جمہوریت کا جزء اعظم یعنی مسئله انتخاب مفقود ہے ؟

اشتہار

ہمارا لیڈر کون ہے

آخری فیصله کی گھڑی

دنیا بھول میں ہے - روپوں کی تھیلی میں لیڈر کو تلاش کرتی ہے - ہمارے رہنما حجازی رسول (صلعم) ہیں - تیرہ سو برس کی پائدار رہبری کو چھوڑ کر ہم خود غرض ' بے اعتبار - اور مقلدین فرنگ لیڈر نہیں چاہتے - آخری فیصله کی ساعت اب آگئی - وہ ہفته وار اخبار توحید ہے - ہر ہفته بڑی تقطیع کے آٹھه صفحوں پر میرٹھه سے شائع ہوتا ہے - خط اور چھپائی نہایت صاف - لڑائی کی تصویریں - مفید و دلچسپ اسلامی کارٹون - تازہ اخبارات و رسائل کا ضروری خلاصه - انقلاب انگیز طوفانی چال ' بیدینی کے لیے بھونچال - امن و امان کے لیے نیک فال - ہر خاص و عام کے سمجھه کے قابل باتیں - وہ طریقے جن سے ملک میں لیڈر شناسی کا ملکه پیدا ہو - خواجه حسن نظامی دہلوی کی ایڈیٹری اور سرپرستی میں میرٹھه سے جاری ہوگیا - قیمت سالانه صرف ۳ - روپیه - نمونه ایک آنه کے ٹکٹ آنے پر ملیگا - مفت نہیں - الہلال کا حواله ضرور دیجیے -

منیجر اخبار توحید - لال کرتی - میرٹھه

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیه میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیه - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

بیس روپے خدام دولت کی بخشش وانعام کے نکل گئے' اور بقیہ میں بھی یہ مراقبت رہی کہ ہفتہ میں ایک بار سالل اس عطیہ کے مصارف پیش کرتا رہے' جس سے اندازہ یہ ہوسکے کہ روپیہ مصرف صحیح میں خرچ ہوتا ہے یا نہیں ؟

حال میں مسلمانان آسام کے لیے حکومت نے جو تعلیمی وظایف منظور کیے ہیں' معلوم نہیں اس واقعہ سے اُس کی حیثیت کہاں تک ملتی جلتی ہے ؟

مسلمانوں کی تعلیمی حالت یوں تو ہر جگہ محتاج سعی ہے مگر آسام کے مسلمان تو اس بارے میں بالکل ہی پسماندہ تو رگئے گزرے ہیں - اسکولوں میں خال خال کچھہ مسلمان بھی نظر آجائینگے' لیکن شاید اس نظریہ میں ملا بار کے عربی الاصل موپلے اور حدود قطب کے اسکیمو اُن سے زیادہ بدتر حالت میں' نہیں ہیں !

سالہا سال سے مسلمانان آسام اس کوشش میں تھے کہ سرکار سے تعلیمی وظایف ملیں تو یہ مشکل آسان ہو - عرضیاں دیتے' عرض حال کرتے' اور محضر بھیجتے ایک مدت گزر گئی تھی' چیف کمشنر نے جب جب دورے کیے' یہی درخواست پیش ہوتی رہی -

مختلف اوقات میں انجمن اسلامیہ نے سلچار میں' عام مسلمانوں نے چور ہات میں' اور باشندگان ضلع گوالپاڑہ نے دھوبری میں جو اڈریس دیے تھے' سب میں اس پہلو پر زور دیا تھا' اور سب نے آنریبل سر - آرچ ڈیل اول سے مخصوص اسلامی ضروریات تعلیم کے لیے گذارش کی تھی - مجلس وضع قوانین (ایجسلیٹیو کونسل) میں بھی اس مسئلہ کی تحریک ہوئی تھی' اور اس کے ساتھہ بعض اچھوت ذاتوں کے لیے بھی سلسلہ جنبانی کی گئی تھی -

آخر گورنمنٹ کے فیض رحمت میں طغیانی آئی اور ایک زمانہ کے بعد پچھلے ہفتہ غیر مستطیع مسلمانوں کے لیے پچیس' اور اچھوت ذاتوں کے لیے اکیس وظایف کا اعلان ہوا - ان وظایف کے لیے شرط یہ ہے کہ مستحق وظایف کا پہلے ناظر معارف (ڈائرکٹر سر رشتۂ تعلیم) کی نظر انتخاب امتحان لیگی' جس میں حسب معمول بہت سے طلبہ نا کام ثابت ہونگے - امتحان و اختبار کی مشکلیں انگیز کر کے جو خوش قسمت اپنی کامیاب اہلیت و استحقاق کا ثبوت بھی دینا چاہینگے' اُن کیلیے یہ قید ہوگی کہ امتحان میٹریکولیشن کے پہلے یا کم از کم دوسرے درجہ میں پاس ہوے ہوں - ظاہر ہے کہ ایک پسماندہ اور بہت ہی پسماندہ صوبہ میں جہاں مسلمانوں کو تعلیم سے دلچسپی ہی نہیں ہے' اور جن کو ہے بھی' اُن کے لیے تعلیمی وسائل مفقود' اول و دوم درجہ کے کتنے کامیاب طلبہ مل سکینگے ؟ لیکن اگر کسی سخت جان نے (جو قدرۃ کسی مفلس و بے استطاعت گھرانے کا ممبر ہوگا) تمام مراحل طے بھی کرلیے تو اُس کو کیا ملیگا ؟ یہی کہ کالج کے پچیس تیس روپیہ ماہوار مصارف کی ذیل میں گورنمنٹ سے اُس کو دس روپیہ ماہوار کا وظیفہ ملیگا !

اور یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ جب پندرہ بیس روپیہ ماہوار خرچ تعلیم کا اُس سے تحمل ہی نہو سکیگا' تو پھر دس روپیہ کا عطیہ کیونکر ملیگا ؟ لیکن اگر کوئی اس میں بھی پورا اُترا تو وظیفہ میں معمول کے مطابق اسکی بھی قید ہوگی کہ ضمیر اجازت دیتا ہو یا نہیں' مگر ہر حال میں اپنے افسروں کو خوش رکھنے کے لیے اُن کی دربار داری کرتا رہے !!

یہ سنگلاخ راہیں اگر اُس نے طے کرلیں' تو دو برس تک وظیفہ ملتا رہیگا -

مغ • مراقش

فرانس کو اپنی جمہوری حکومت پر ناز ہے' اور واقع میں جمہوریت کا مبدء' تفاخر کی چیز ہے بھی - وہ حکومت' جس میں بادشاہی کو دخل نہو' جس نے کسی مخصوص خاندان میں حکمرانی کی تعدید نکر دی ہو' جہاں ہر فرد رعیت کو نوماں روائی کی حد تک ترقی کرسکنے کے حقوق حاصل ہوں' جو اعلی و ادنی' سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہو' اور سب پر ایک ہی قانون کا نفاذ فرض سمجھتی ہو' ایسی حکومت کو آیۂ رحمت نہ سمجھنا' حقیقت میں انسانکے لیے سب سے بڑی معصیت ہے -

لیکن سوال یہ ہے کہ آجکل کی دنیا میں کیا کسی ایسی حکومت کا وجود بھی ہے ؟ یورپ کی مثال خود یورپ میں اور خاص اہل یورپ کے لیے بے شبہہ موثر ہوسکتی ہے' مگر اکس ریز (Xrays) میں جو روشنی ہوتی ہے' کیا کبھی اُس نے رت کی تاریکی بھی مٹائی ہے ؟

سنہ ۱۷۹۰ ع کے ابتدائی مہینوں میں جمہوریۃ فرانس نے ایک اعلان شائع کیا تھا کہ فرانسیسی قوم ملکی فتوحات کا دائرہ وسیع کرنے کی غرض سے اب کبھی جنگ نہ کریگی' اور نہ کسی قوم کی آزادی چھیننے میں اپنی طاقت کو صرف ہونے دیگی - دوسرے سال (سنہ ۱۷۹۱ ع میں). جمہوریت کا جب قانون اساسی مرتب ہوا' تو اس اعلان کو بھی اُس کے ساتھہ شائع کیا گیا - بعد میں بہت سے تغیرات ہوے' بہت سی تبدیلیاں پیش آئیں' مگر اس دوران میں کوئی ترمیم نہوئی' اور قانون میں اس کا مفاد بدستور برقرار رہا -

یہ تو زبان قول کی ایک بات تھی - زبان فعل کی یہ ادا ہے کہ سنہ ۱۸۵۲ ع سے الجزائر پر' اور سنہ ۱۸۸ سے تونس پر فرانس کا قبضہ ہے - الجزائر اور اُس کے ملحقات کا رقبہ تین لاکھہ مربع کیلومیٹر ہے - صحراے سوڈان کے علاقے بھی اسی ذیل میں شامل ہیں - تونس کی مساحت ڈیڑہ لاکھہ کیلومیٹر مربع ہے - اس پانچ لاکھہ پچاس ہزار مربع کیلومٹر سرزمین کو اول سے آخر تک دیکھہ جاؤ' مسجد کلیسا کی صورت میں نظر آئیگی' فاتحان اسلام کے مزاروں پر عمارتیں بن رہی ہونگی' مداخل اوقاف سے نشر مسیحیت کو امداد ملتی ہوگی' عرب جو ان علاقوں کے اصلی باشندے ہیں' ذلیل و خوار دکھائی دینگے' اور باوجود ان اعمال استبدادیہ کے' فرانس کی جمہوریت پر کسی کو اعتراض کا حق نہوگا !!

توسیع استعمار (کالونیز) کا سودا ایسا نہ تھا کہ اسی حد تک کفایت کی جاتی - پچھلے سال مراکش کی آزادی بھی سلب ہوچکی ہے اور اس سال ارض شام کو زیر اثر لانے کی طیاریاں ہو رہی ہیں !

تا ازانم چہ بہ پیش آید' ازینم چہ شود ؟

تہذیب کی تو یہ ادائیں تھیں - اُس توحش کے مناظر بھی دیکھیے' جس کی نسبت مسٹر گلیڈ اسٹون نے کہا تھا : " دنیا میں جب تک قران نامی کتاب موجود ہے' استیصال وحشت کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوسکتی "

مسلمانوں نے ایک زمانہ میں قبرس (سائپرس) کے عیسائیوں سے معاہدہ کیا تھا کہ اُن کی قومی و ملکی اور مذہبی آزادی میں خلل انداز نہونگے - کوئی سو برس اس معاہدہ پر گزرے ہونگے

وثایق و حقایق

جراثیم استبداد

استبداد، غلامی، حکومت مطلقہ، اور فناے حریت کے بھی جراثیم ہوتے ہیں - جس قوم یا ملک میں ان چیزوں کا دخل ہوا وہاں معاً یہ جراثیم پھیلے، اور مجمع انسانی میں اسطرح سرایت کرگئے کہ ملک کا ملک ولولۂ آزادی، حب استقلال، اور بقض محکومیت کے جذبات سے محروم ہوگیا - اس دور محکومی کا جب کسی کو احساس ہوتا ہے، اور وہ چارہ گری کیلیے اٹھتا ہے، تو ایک دنیا اس کی مخالف ہوجاتی ہے، اور ایک زمانہ اس کی تذلیل کیلیے اٹھہ کھڑا ہوتا ہے - انبیا (علیہم السلام) ملوں اور دماغوں کو انہیں محکومیوں سے نجات دلانے کیلیے عمر بھر کوشش کرتے رہے، جس پر ان کو ساحر، مجنون، سخن ساز، اور دروغ باف کے القاب ملے - قران کریم کی اصطلاح میں ان جراثیم کا نام بھی (شیطان) ہے، اور ان کے تسلط کے لیے اس ناپاک زندگی کی تخصیص کردی گئی ہے، جو یاد الہی سے بے پروا اور غافل و بے خبر ہو - کیونکہ یہی ایک چیز ہے جس سے دلوں میں جھوٹی ہستیوں کے نمرود استبداد سے نفرت اور حریۃ صادقہ سے الفت پیدا ہوتی ہے :

و من یعش عن ذکر	خدا کی یاد سے جو غافل ہوتا ہے، ہم
الرحمن نقیض له شیطاناً	اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں -
فهو له قرین (٢٧ : ٣٤)	پھر وہی اس کا ساتھی ہوتا ہے -

فناے حریت کے جراثیم ہی کا یہ اثر تھا کہ غلاموں کی ازادی کیلیے جب پچھلی صدی میں جد و جہد شروع ہوئی، تو اس تحریک کا پر جوش مقابلہ سب سے زیادہ انہیں ذلیل ہستیوں نے کیا، جن کو ترقی دینے کے لیے سلسلہ جنبانی کی گئی تھی - زنگبار میں غلاموں کو آزاد کرایا جاتا ہے تو وہ اس ازادی سے بیزار ہوتے ہیں، اور غلامی ہی کی زندگی بسر کرنے کے لیے روتے ہیں - ہندوستان کو استبداد سے بچانے کے لیے تحریک ہوتی ہے مگر خود ہندوستانی اس کے مخالف ہیں اور اسی استبداد پر جان دیتے ہیں - آئرلینڈ کو اندرونی آزادی عطا کرنے کی تجویز ایوان علم برطانیہ (ہاؤس آف کامنس) کی مکرر منظوری حاصل کر لیتی ہے، لیکن خود آئرلینڈ ہی کا علاقہ (السٹر) اس ازادی کا دشمن ہے، اور اس کے خلاف نہایت سختی سے جد و جہد کر رہا ہے - مینچسٹر گارڈین کی روایت بلفاسٹ کو بھی السٹرہی کا ہم خیال بتلاتی ہے - بلفاسٹ کے ایک پر جوش ممبر کو اس مخالفت میں اتنا غلو ہے کہ حال میں اسنے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوے بیان کیا :

" آئرلینڈ کے لیے لائحۂ استقلال اداری اگر مصدق مان لیا گیا تو آئندہ سے قومی ترانہ سے "خدا بادشاہ کو زندہ رکھے" کے الفاظ حذف کردیے جائینگے " !!

یہ جرثومۂ ہلاکت آزادی پسند فرنگیوں کو نہایت پریشان کر رہا ہے، اور وہاں اس کے با قاعدہ علاج کا سوال درپیش ہے - ہم بھی اس وقت بیمار ہیں، جاں بلب ہیں، قریب الموت ہیں، ساری قوم میں یہی بیماری متعدی ہوتی جاتی ہے، اور سارا ملک اسی کے اثر سے تباہی کے کنارے آلگا ہے - مگر نہ علاج کی فکر ہے، نہ تیمارداری کا خیال -

فرصت ز دست رفتہ و حسرت فشردہ پاے
کار از دوا گذشتہ و افسوں نکردہ کس !

فتلک بیوتهم	اس بے موقع و بے محل وضع کا نتیجہ
خاوية بما ظلموا،	دیکھو، کہ یہ ان کے گھر کیسے اجاڑ ہوگئے
ان فی ذلک	ہیں ؟ حقیقت میں جنھیں علم ہے، ان کے
لاية لقوم یعلمون	لیے اس ماجرے میں عبرت کی ایک
(٢٧ : ٢٦)	بڑی نشانی ہے -

[بقیہ مضمون صفحہ ١٥ کا]

مادری زبان ہے، عربی، اطالی، اور فرانسیسی زبانوں میں بھی ماہر ہیں، اور بحریات میں تو انکی بدیع المثال مہارت کم از کم بلاد مشرق کے لیے سرمایۂ ناز مان لی گئی ہے - مگر:

و ما تنفع الاداب و العلم و الحجی
و صاحبها عند الکمال یموت

علم و فن کا کمال اس بیمار غم کے لیے کیا مفید ہوسکتا ہے، جو بستر مرگ پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہو؟

جب بظاہر اظہار قابلیت کی سبیل ہی مسدود ہوگئی ہو، جب قومی ترفع کو موت نے پست کر ڈالا ہو، جب ادرنہ میں قومیت کا جنازہ اٹھے اور قرق کلیسا اور سقوطری کی زمین کئی گز نیچے تک ہمارے خون سے سینچی جا رہی ہو، تو پھر ان قابلیتوں کے لیے کام کرنے کی گنجایش ہی کیا رہگئی ؟ اور جو رہی بھی تو حریفانہ کوششیں اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ہی کب دینے لگیں ؟

یہ جتنی نمودلریاں اور بربادیاں پیش آتی رہیں، زمانہ ان سب کو دیکھتا رہا، اور اب اس آنے والے وقت کی راہ دیکھ رہا ہے جب آجکل کی آگ اور پانی کا طوفان بھی خشک ہو جالیگا - بیڑے کے لیے تھل بیڑے کی جگہہ نہ رہیگی، اور اس وقت کی ساری بحری طیاریاں ایک لمحے کے اندر غبار کی طرح اڑ جائیں گی :

نظر ہو جس کی دقیق دیکھ، سمجھہ ہو جس کی بلیغ، سمجھے
ابھی وہاں خاک بھی اڑیگی، جہاں یہ قلزم ابل رہا ہے!

مسلمانان آسام

اور گورنمنٹ کا عطیہ

کہتے ہیں کہ ایک حاجتمند نے ایک با اختیار رئیس سے مالی امداد طلب کی تھی - حکم ہوا کہ عرضی دفتر میں پیش ہو - دفتر میں وہ دو تین دن تک حاضری دیتا رہا، وہاں سے تحقیقات کا حکم ملا کہ سائل کی مالی حالت واقع میں مستحق امداد ہے یا نہیں ؟ بیس بائیس دن میں یہ مراتب تحقیق پورے ہوے - اعانت کے لیے رپورٹ پیش ہوئی - ایک ہفتہ کے غور و خوض کے بعد سر دفتر نے تصدیق کی جو دوسرے دن خود بدولت کے حضور میں پیش ہوئی، اور وہاں سے یہ توقیع نافذ ہوئی کہ خزانہ سے بقدر ضرورت سائل کی مدد کی جاے -

یہاں دس دن تک اس امر کی تنقیح ہوتی رہی کہ میزانیہ (بجٹ) میں اس اعانت کے لیے کس قدر گنجایش نکل سکتی ہے ؟ کافی غور و خوض کے بعد پچاس روپے کی تجویز ہوئی جو آخری منظوری کے لیے بھیج دی گئی - دو دن میں یہ منظوری بھی مل گئی - غرضکہ تقریباً ڈیڑہ مہینے کے بعد - جس کے دوران میں مصارف قیام و طعام کے علاوہ متعلقین دفتر کو خوش کرنے اور اپنے حق میں رپورٹ کرانے کی ذیل میں عرضی گزار کے اسی نوے روپے خرچ ہوچکے تھے - غریب کو پچاس روپیے ملے، جن میں

میں جب ایم - سپلیرکچ (M. Spalai Kovitch) سفیر سرویا صوفیه مقرر هوکر آیا ' تو اس معاملے میں بہت جلد گفتگو هوگئي' اور سروي بلغاري معاهده مکمل هوگیا - صوفیه میں شهزاده بورس کے جشن سالگرہ شباب میں ولیعهد یونان اور دیگر ولیعهد جب آلے ، تو اس معاهده کے تمام امور طے کر لینے کا عمده موقعه مل گیا -

جب یہانکي رسوم ادا هوگئیں تو مضمون نگار فوراً صوفیه سے روانه هوگیا' اور اسکے بعد هي ایم گوشاف (Gucspoff) کي زبانی یه پیغام بهیجا گیا :

" یونان سے همارے تعلقات نهایت عمده هیں مگر هم انکو اور زیاده مضبوط اور گهرے بنانا چاهتے هیں - هم چاهتے هیں که جو تجاویز آپ کے ذریعه هم تک پهونچی هیں ' بهتر هے که حکومت یونان اپنے سفیر ایم - پاناس (M. Panas) کے ذریعه طے کرلے "

یه مرحله بذریعه ایم - پاناس طے هونے لگا - اسکي ابتدا فروري میں هوئي تهي' اور اپریل تک نهایت خاموشي اور خوش اسلوبي سے مکمل هوگئي - آخري معاهده صوفیه میں ایم - گوشاف اور ایم - پاناس کے درمیان طے هوا' اور ۲۹ مئي کو دستخط کردیے گئے -

" بلقان لیگ " کي تاسیس

سنه ۱۹۱۲ ع نے تاریخ میں همیشه کیلیے ایک ممتاز و یاد گار جگه حاصل کرلي هے ' کیونکه اسکي نظروں نے اُن واقعات کو دیکھا هے جن کي بنا پر ایشیا کي سیادت یوروپ سے همیشه کے لیے معدوم هوگئي - اس زمانه میں واقعات کچهه اس تیزي سے بدلتے رهے هیں که کسي اهم موقعه کے آنے کي بهي مطلق خبر نهیں هوئي - پولیٹکل مسائل جنکي وجه سے یوروپ کے بڑے بڑے اهل الرائے پریشان تهے ' اس سال بڑی آسانی سے طے هوگئے' اور یه عقدۂ لاینحل جو کسي سے حل نهیں هوتا تها ' آخر کار ننهے مسیحي بادشاهوں نے اپنے اتحاد سے همیشه کیلیے حل کر دیا -

حلفاء بلقان کا اپنے مخفی مقاصد کیلیے ایک لیگ کا قائم کرلینا درحقیقت کوئي تعجب کا مقام نهیں هے - جو کچهه تعجب هے وه اُس حیرت انگیز عاملانه قوت اور سرعت رفتار عمل پر هے ' جو اس زمانه میں ظهور پذیر هوئي -

سنه ۱۸۷۷ ع میں روسی عثماني رفتار عمل پر سے لڑائی کے بعد نقاب اخفا یکایک اٹهه گیا ' اور بلقانیوں کو برلن کے معاهدے کے بعد سے ایک گونه بے چیني پیدا هوگئی -

ان ریاستوں نے اسکے سوا چاره کار نهیں دیکھا که اصول قومیت کو بالکل نظر انداز کر دیا جاے' اور دول یوروپ کي زیر نگراني ایک متحده انجمن بنا کر اپنے مقاصد کے حصول میں بلا توقف مشغول هوجائیں - اس تحریک کو سب سے پہلے ایم - اسیٹش سرویں مدبر نے پیش کرکے اتحاد بلقاني کي تائید کي - اسکا یه بهي خیال تها که اگر ترکی میں کسي قسم کی آئیني اصلاح هوگئی ' اور پارلیمنٹ قائم کردي گئي تو وه بهي اس لیگ میں شامل هو سکتي هے -

شاه چارلس رومانیا اور شاه بلغاریه بهي اسکے مرید تهے -

مگر سنه ۱۸۹۸ ع میں مشرقي رومیلیا میں بغاوت هو گئی تو سرویا اور یونان میں سخت جوش ترکي کے خلاف پهیل گیا -

چنانچه اس خیال کي تجدید سنه ۱۸۹۱ع میں یونان میں پهر هوی -

ایم - ٹریکوپس نے اس سال کے موسم گرما میں صوفیا اور بلغراد کا سفر کیا' اور وهاں کي حکومتوںکو اماده کیا که اس لیگ میں شریک هو جائیں - مگر یه تجویز کچهه قبل از وقت تهي ' کیونکه اسوقت تک ان چهوٹي چهوٹي ریاستوںکے مدبر اپنے اپنے مقاصد کی مراعات کا اندازه نهیں لگا سکتے تهے -

ایم - ٹریکوپس کي تجویز بیس سال تک پهر معرض التوا میں پڑگئي' اور اس عرصے میں کسي قسم کي تحریک نهیں هوئي -

اگر اس بات کو دیکھا جاے که ان کے اندر آپس میں قومي مخالفت کسقدر بڑهي هوئي تهي ' اور عداوت کس درجه شدید تهي ' اور پهر با ایں همه موانع ' یه کل حلیف اپنے ایک دشمن قدیم (دولت عثمانیه) کي مخالفت میں کس قوت اتحادي کے ساتهه متحد هوگئے ؟ تو حیرت اور تعجب کي کوئي انتہا نهیں رهتي -

اس کل تجویز کي تعمیل نوجوان ترکوں کي قوت پکڑنے کے بعد هوئي - انقلاب دستوري میں اس بات کا وعده کیا گیا تها که تمام اقوام کو برابر کے حقوق و مراعات دیے جائینگے - بلقانیوں نے اس تجویز کا بظاهر جوش و خروش سے استقبال کیا اگرچه یه خیال تها که ترکي موجوده حالت کو قائم رکهیگی اور اسمیں کسي طرح کي اصلاحات نهیں کرسکیگي ' تاهم اُسکی طرف سے اسقدر نا امیدی بهي نهیں تهي - جب انقلاب هوا هے تو محمود شوکت پاشا مرحوم کے همراه عیسائي والنٹیر دار الحکومت تک گئے -

مگر اس انقلاب کي اصلي حالت بهت جلد ظاهر هونیوالي تهی - کیونکه مسلم آبادي با وجود اقلیت کي کثیر التعداد غیر مسلم رعایا کے مقابلے میں بڑهنے کي زبردستي' اور پهر دول یورپ کي عجیب و غریب سیاست عمل سے یه کام سر انجام پاتے نظر نهیں آتا تها -

یه بات که عثمانی حدود کے باهر سے ان عیسائیوں کے هم مذهب اور هم قوم' ان لوگوںکے حقوق کي نگراني کرینگے ' اور انکا اسطرح سے اتفاق کرنا بلقاني ریاستوںکے لیے مخالفانه اعمال کا ایک سبب قوي هوجائیگا ' نوجوان ترکوں کي نظر سے بالکل پوشیده رهي -

سنه ۱۹۱۰ ع کے اندر مقدونیه میں واقعات و حوادث برابر پیش آتے رهے - جسکی وجه سے بلقانی حلفاء نے کارروائی شروع کرنے میں جلدي کي - اسي سال کے موسم بهار میں ترکوں نے ایک البانی بغاوت کو سختي سے فرو کرکے اپني توجه مقدونیه کے طرف مبذول کي - وهاں کوئی بغاوت نهیں تهی مگر جو تجویز البانیه میں کي گئی تهی' یعنے هتیار لے لینے کي ' وه البانیا میں بهي عمل میں لائي گئي -

دول یورپ نے اپنے عهده داروںکو اس ملک سے بغیر اس بات کا اطمینان لیے هوے بلا لیا تها که یهاں حکومت کا عمده انتظام رهیگا ' حکومت کے طرف سے کسي قسم کي رپورٹ شایع نهیں کي گئی ' اور تمام یوروپین پریس نے خاموشي اختیار کر لی -

اصلاحات کي جب امید نهیں رهي تو مقدونیه میں نصارے کي ایک جماعت نے قوموںکو اپنے اپنے جهگڑے بالکل فراموش کر دینے کی صلاح دي ' اور اسطرح جس بلقاني اتحاد کی تحریک با وجود پوري سعي کے ملتوي رهگئي تهي ' یکایک پهر شروع هوگئي -

پادري اور تمام اعلے طبقے کے لوگ اس تحریک اتحاد میں شریک هوگئے - یوناني اور بلغاري پادریوں میں یکایک صلح هوگئي' اور بالاخر پادریوں نے اپني مقدس متحده درخواست بابعالی میں پیش کرنا شروع کردي -

یوناني همیشه بلغاري پادریوںسے سخت دشمني رکهتے تهے ' مگر اب یه حالت هوگئي تهي که ایک پادري کو مقدونیه کے کاشتکاروں نے ترکي حکام سے چهپا کر اپنے یهاں پناه دي تهي !

موسم سرما کے ابتدا میں شاه نکولس (جبل اسود) کی جوبلی کے موقع پر فرڈیننڈ شاه بلغاریه اور ولیعهد یونان و سرویه کے تحایف بهیجنے سے اور زیاده رشتۂ ارتباط قایم هوگیا -

چند مهینوں کے بعد اس اعلان نے ' که رومانیا ترکوں کو اسوقت ضرور مدد دیگا ' بلقانیوں کے دل میں اور بهي فکر پیدا کي - اگر اسوقت بلغاریه اس ترکي رومانیا معاهده کے انعقاد پر خاموش رهجاتي ' تو دیگر بلقاني ریاستوں کا کیا حال هوتا ؟

مسئلۂ شرقي

بلقان لیگ

(مقتبس از لندن ٹائمز : ۱۳ جون سنه حال)

سنه ۱۹۱۰ ع کے اختتام پر بلقاني ریاستوں کا نازک وقت تھا - جو خونریزیاں مقدونیه میں بہار اور خزاں کے موسموں میں ہوئي تھیں' آنسے اس بات کي ضرورت محسوس ہوئي که ان دونوں ریاستوں (یونان و بلغاریه) میں کسي طرح معاهده ہو جاے - اس بات کے لیئے ضرورت تھي که دونوں قوموں میں سے انکے قدیمي نزاعات اور قومي عداوتوں کو دور کیا جاے' تاکه انکے اتحاد سے عیسائیت کي دیرینه آرزو پوري ہو - اس اتحاق سے جو فوري خطرات پیش آنے والے تھے' وه مقدونیا کي دو اهم مسیحي جماعتوں کا اتفاق تھا' جنسے سلطان عبد الحمید همیشه ڈرتے تھے' اور همیشه اتفاق نه ہونے کي تدابیر کیا کرتے تھے -

دوسرا عثماني هوائي جہاز

جس نے هنلوه کے قلعوں سے اڑ کر سات مرتبه بلغاریوں پر گولا باري کي' اور هر مرتبه کامیاب واپس آیا -

سنه ۱۹۱۱ ع کے موسم بہار میں راقم مضمون کو جو پہلے صوفیه میں تھا' اکثر موقع ایسے پیش آتے رہے که وه ایتھنز میں ایم - وینزلو سے بلقان کے معاملات میں گفتگو کرے - اس زمانه میں دولة عثمانیه یمن اور البانیا کي بغاوت فرو کرنے میں مشغول تھي' اور البانی ملیسوري قوم نے سخت شورش مچا رکھي تھي' مگر بلقاني اتحاد کا خاص سبب مقدونیه میں بے رحمانه سلوک تھے' جنکو اگر دول نے اطمینان سے نہیں دیکھا تھا تو چشم پوشي تو ضرور کرلي تھي۔

(اس دعوے کي تکذیب خود یورپ کررہا ہے - الہلال)

اگر عیسائي اقوام کو بالکل فنا کردینے کا اندیشه نه بھي تھ تو بھي انکي قومیت میں تفریق اور اختلاف کا اندیشه ضرور ہوگیا تھا - اس وجه سے ایم - وینزلو نے خود بلغاري حکومت سے ایک خفیه معاهده کرلیا - اپریل سنه ۱۹۱۱ ع کو مخفي مراسلات کے ذریعه ایک تحریر صوفیه گئي - اسکے خاص ابواب یه تھے :

(۱) ایک اتحاد ہو جسمیں ترکي کي عیسائي رعایا اور اسکے حقوق کا تحفظ -

(۲) اگر ترکي کسي اتحادي پر حمله کرے تو تمام ریاستوں کا مدافعانه اتحاد -

اسي زمانے میں بڑے بڑے خطوط شاه فرڈیننڈ اور ایم - گوشاف کو لکھے گئے' جسمیں ظاهر کیا گیا تھا که اتحاد بلقاني ریاستوں کي ترقي کا ایک زینه ہے -

اسکي کہنے کي ضرورت نہیں ہے که اس معامله میں سب سے اول شاه جارج کي منظوري حاصل کرلیگئي تھي - شاه جارج اور ایم - وینزلو کے سوا اور کسي یوناني کو اس معاملے کي خبر نه تھی -

کچھه عرصے کے بعد ایم - کریپارس' جو پہلے یونان کا وزیر خارجیه تھا اور اب سفیر قسطنطنیه' اس راز میں شریک کیا گیا - یه تحریر ایک معتبر آدمي کے ذریعه براه کارفو ویانا میں ایک مشہور انگریز کے پاس بھیجي گئي' جسنے بلغاري سفیر مقیم ویانا کو دیا' اور وہاں سے یه تحریر اسي طرح سر بمہر ایم - گوشاف (Gucspoff) کو بلغاریه بھیجدي گئي -

یونان سے معاهده

یونان بلغاریه سے جلد جواب نہیں چاهتا تھا' مگر آخر ستمبر میں ایک نیا واقعه ظہور میں' آگیا جس سے تمام بلقاني ریاستوں کو اپنے اپنے ہتیار سنبھال لینے پڑے -

طرابلس کي لڑائي کے شروع ہوتے هي تمام بلقاني ریاستوں نے محسوس کیا که اب ایک معاهدۂ اتحاد کا اصلي وقت ہے - مگر ابھي کوئي باقاعده بات طے نہیں پائي تھي - یونان کا بلغاریه سے تجاویز پیش کرانا اس بحث میں پڑا تھا که شاه فرڈیننڈ اور ایم - گوشاف کے خیال میں سرویا کے ساتھه معاهده کرنا ان معاملات میں سخت ضروري تھا' اور اسوجه سے اس بات کي ضرورت تھي که اُسے بھي شریک کیا جاے - مگر ابتداے سنه ۱۹۱۲ ع

[بقیه مضمون صفحه ۱۷ کا]

که نصرانیت نے عہد شکني کي - دربار بغداد نے انتقام کے لیے علماے اسلام سے فتوی طلب کیا - سفیان ثوری و ابن عیینه جیسے اکابر نے جواب دیا که قبرس پر لشکرکشي جائز نہیں - علامه بلاذری نے یه تمام فتوے (فتوح البلدان) میں نقل کیے هیں' اور انہیں پر عمل در آمد بھي ہوا !!

با ایں همه اسلام پر وحشیانه عصبیت و بربریت کا الزام بدستور قائم ہے' اور مدنیت فرنگ حسب معمول' معیار تہذیب هی سمجھي جاتي ہے - مرحوم داغ نے شاید اسي دن کے لیے کہا تھا

اک جفا تیری که کچھه بھي نہیں پر سب کچھه ہے
اک وفا میری که سب کچھه ہے مگر کچھه بھي نہیں

[۱۶]

مالیح اباد کے قلمہائے انبہ

اعلی قسم کے

اگر اپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمائیے : حاجی نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیح اباد کارخانہ قلمہائے انبہ معلہ دیبی پرشاد ضلع لکھنؤ -

[۲۳]

گھر بیٹھے عینک لیجیے

زندگی کا لطف انکھوں کے دم تک پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ صرف اسلیے کہ قابل اعتماد عینک آسانی سے نہیں ملتی ؟ مگر اب تو یہ دقت نہیں ایک اطلاعی کارڈ پر ہمارا ممتحن چشم حاضر ہوگا بالکل نئے اصول پر امتحان لیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا - کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ھضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگوا کر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱۷]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہولی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری ہو جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاری ہے ' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کولی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے -

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایڈیٹر الہلال

کی لکھی ہوئی اردو زبان میں سرمد شہید کی پہلی سوانحعمری جسکی نسبت خواجہ حسن نظامی صاحب کی راے ہے کہ با عتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یہہ سرمد کی زندگی و موت کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ مقامات درویشی کی مستانہ اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف تین آنے -

اتیوا لے انقلابات

کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھی گئی تہیں وہ سب ہو بہو پوری اتریں مثلا بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت تین آنے -

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسی دھلی

[۱۸]

تاریخ حسیات اسلامیهٔ [illegible] کا
ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

(از جناب سید محمد عبد الودود صاحب - بریلي)

آج کي ڈاک میں مبلغ ایک سو بارہ روپیه کا مني آرڈر ارسال خدمت کیا گیا ہے - یہ رقم بمد اعانۂ مہاجرین بلقان ہے جو انجمن هلال احمر بریلي کیطرف سے روانہ کیجاتي ہے' اور ۱۹ - ناموں کي ایک فہرست منسلک ہے - ان احباب کے نام اخبار الهلال ایک سال کیواسطے جاري فرماکر ممنون فرمائیے اور اس رقم کي رسید با ضابطه مرحمت فرمائیے یا الهلال میں اعلان کردیجیے - (جزاکم الله تعالی - الهلال)

(از جناب مشتاق حسین صاحب مکنیا بازار کانپور)

بعد آداب و تسلیمات کے عرض ہے کہ بساطي بازار و مچھلي بازار و مکنیا بازار والے لڑکوں نے جنکي عمر ۷ - برس سے ۲۰ برس تک تھي' امداد مہاجرین کے لیے جو روپیه جمع کیا ہے' وہ ارسال خدمت ہے -

(از جناب محمد ترابعلي خان صاحب - تحصیلدار)

(۱) میري پھوپھي امیر بیگم صاحبه نے مبلغ پچاس روپیه کا مني آرڈر آپ کے نام سے آج روانہ کیا ہے -

(۲) یہ رقم ان کے مال کي زکواۃ ہے جسکا بہترین مصرف انھوں نے یہ خیال کیا کہ جو چندہ آپ مہاجرین بلقان کے لیے جمع فرماتے هیں اوس میں یہ رقم بھي شریک کردیجاے -

(از جناب کاظم حسین صاحب فارسٹ منیجر)

۵ - رجب کا الہلال دیکھا' اور دیگر برادران دین کو بھي دکھایا - اول تو اس کافرستان میں مسلمان بہت ھي کم هیں' اور جو هیں بھي تو انھوں نے کروٹ نہ لي' جسکا مجھے افسوس ہے - خیر' جو کچھہ مجھسے هوسکا اور جسطرح هوسکا آج بذریعۂ مني آرڈر ارسال خدمت کرتا هوں - نہ نام ظاهر کرنیکی ضرورت اور نہ رعایتي اخبار هي جاري کرنیکی - غرض صرف اسقدر ہے کہ الہلال کے نام سے رقم مذکورہ مظلوموں کو بھیجدي جائے - اگر خدا کو منظور ہے تو اور بھي ھاتھہ پیر' قلم و زبان ھلا دیکھونگا' اور جو کچھہ مل جاریگا بھیجدونگا -

(از جناب قطب الدین احمد صاحب انصاري طالب علم)

آٹھہ روپیه کي نا چیز رقم اسلیے بھیجتا هوں کہ ترک مہاجرین کي امداد میں دیدیجاے - اس سے " الہلال " کي خریداري مقصود نہیں ہے - خدا کرے آپ کو اپنے مقاصد میں (کہ وہ سچے پیروان اسلام کے مقاصد هیں) کامیابي هو - آمین

(از جناب سید فضل شاہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن)

پیشتر ازیں بارہ مومنین نے اس کار خیر میں اس اسٹیشن سے حصہ لیا ہے - جن کے اسماے گرامي آپ کي خدمت میں مع پتہ کے پہلے بعد دیگرے ارسال کرچکا هوں - چنانچہ دس اصحاب کے نام الہلال کا وي - پي پہنچ چکا ہے -

اب تین اور اصحاب هیں جنمیں سے منشي چراغ دین صاحب کي رقم صرف اعانۂ مہاجرین میں ہے - مبلغ آٹھہ روپیه دیتے هیں - الہلال بھیجنے کی آپ ان کو تکلیف نہیں دینگے - دوسرے صاحب منشي روشن خان صاحب پتہ دار دولت پور هیں' انکے نام الہلال جاري کردیں - دوسرے هر دو اصحاب کي رقم بذریعۂ مني آرڈر ارسال خدمت ہے - تیسرے صاحب منشي محمد عبد الله صاحب ریٹرنري انسپکٹر سول ویٹرنري ڈیپارٹمنٹ بلوچستان کوئٹہ میں رہتے هیں - انکے نام وي - پي اسي پتہ پر بھیجدیں -

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ
(٤)

	پائي	آنه	روپیه
بذریعہ جناب برکت الله صاحب کرو منڈل	-	۸	-
جناب محمد شریف خانصاحب بي - اے	۶	۹	۲۶
جناب عبد الرحمن خانصاحب باندہ	-	۱۲	۱۱
جناب غلام رسول دین محمد صاحب امرتسر	-	-	۵۰
بزرگان چک نمبر ۷۰ شاخ جنوبي - تحصیل سرگودھا ضلع شاہ پور بذریعہ دفعدار پناہ خانصاحب	-	-	۳۶
بي بي زبیدہ صاحبه از بھاگلپور	-	-	۲
جناب عبد الکریم خانصاحب قانونگو اعظم گڈہ	-	-	۵
جناب مولوي میر عالم صاحب کلرک - گورنمنٹ پریس - پشاور	-	-	۲
جناب نظام الدین احمد صاحب دریا پتھہ مدراس	-	۸	-
جناب سید محمد حسین صاحب - حیدر آباد دکن	-	-	۴۹
جناب سید احمد علي صاحب - مظفر نگر	-	۲	۱
جناب فضل الهی صاحب - جالندھر	-	۴	۸۴
جناب محمد حسن صاحب کولیارہ (پالامئو)	-	-	۴۳
جناب محکم الدین - دوگانا (فیروز پور)	-	-	۱۹۳
جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب فیروز پور جلال آباد	-	-	۸
جناب عبد العلي خانصاحب سب ڈویزنل افیسر جونا گڈہ	-	-	۲
جناب سبحان خان صاحب - جھانسي	-	۵	۱
بذریعہ احمد خلیل صاحب اصفہاني - باڈنگ رنگاسي	-	-	۷
جناب عبد الغفار خانصاحب ارمان زاي - پشاور	-	-	۸
اهلیہ جناب یسین احمد صاحب - گیا	-	-	۴
جناب عبد المجید صاحب صدیقي لاڑکانہ - سندہ	-	-	۳
جناب صغیر حسین صاحب - علیگڈہ	-	-	۲
جناب عباس صاحب - دھام پور	-	-	۸
مسلمانان بازید پور	-	۷	۲
جناب سلیمان خانصاحب اورنگ آباد	-	-	۵
جناب نصیر الدین احمد صاحب انصاري - نگینہ	-	-	۱۰۰
جناب میر حبیب الله صاحب سب اورسیر مالا کند	-	-	۵
جناب مصطفی خانصاحب اکبر پور - کانپور	-	-	۲۵
جناب محمد اکبر صاحب زین ساز - لائل پور	-	-	۹۲
جناب امیر الدین صاحب ممبر کمیٹي قصور - لاهور	-	-	۱۹
جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس برلہ علیگڈہ	-	-	۱۹
جناب محمد اسرار الحق صاحب انصاري	-	-	۸
میزان	۶	۷	۸۱۷
سابق	۶	۱۳	۵۱۰۲
کل	-	۵	۵۹۰۲

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

[illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتی هے' نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
[illegible] ہر دیپروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

صرف چار روپیه یا تین روپیه سال میں

تمام دنیا کا حال هفته وار ملاحظه فرماے

[illegible] اوات

ایک بے مثل هفته وار اخبار

جسکے نسبت جمله قومي اخبارات نے متفقه طور پر نهایت عمده رائیں دي هیں - اور جسمیں :

۱ — قومي و سیاسي مسائل پر نهایت آزادي کے ساتهه بحث کی جاتی هے -
۲ — اقتصادي و صنعتي و تجارتی معلومات مفیده کا ذخیره مهیا کیا جاتا هے -
۳ — دلچسپي کي باتوں کا ایک خاص عنوان هوتا هے جسے پڑهکر آپ لوٹ نه جائیے تو همارا ذمه -
۴ — نهایت پرلطف و دلگداز غزلیں اور نظمیں شایع کي جاتي هیں -
۵ — کونسلوں اور دارالعوام انگلستان کے سوالات و جوابات اور ملک کے اهل الراے اصحاب اور ماهرین سیاست کي تقریریں درج کي جاتي هیں -
۶ — دنیا کے هر حصه کي خبریں جدا جدا عنوان کے تحت میں مفصل چهاپی جاتي هیں -

ایسے اخبار میں تجار و کاروباري صاحبوں کے لیے اشتہار دینے کیلیے نهایت عمده موقع هے - باوجود اسقدر خوبیوں کے اخبارکي عام قیمت صرف چار روپیه اور رعایتي قیمت صرف تین روپیه هے - بغیر اسکے که سالانه یا ششماهي قیمت پیشگي وصول هوجاے یا ویلو پے ایبل بهیجکر قیمت وصول کرلینے کی اجازت دیجاے اخبار جاري نهیں هوسکتا -

[illegible] ضروري

مطبع "مسارات" اله آباد میں هر قسم کا کام نهایت عمده اور ارزاں چهپتا هے - یه مطبع ملک کي خدمت کے لیے جاري کیا گیا هے - ایک بارکوئي کاغذ چهپوا کر آزمایش کیجیے - اگر مطبع "مسارات" کے آپ گرویده نه هوجائیں تو همارا ذمه -

جمله خط و کتابت بابت اشاعت اشتہار و خریداري اخبار وغیره منیجر "مسارات" - اله آباد سے کیجاے -

[illegible] م هند

اس نام کا ایک هفته وار اخبار ۵ - جولائي سنه ۱۹۱۳ ع سے راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني روشني تعلیم کے بهترین نمونونکا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص شخص یا فرقه کي ذاتي هجو یا فضول خوشامد سے کلیة پرهیز هوگا - مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائده کیلیے جائز نکته چیني سے بهي باز نهیں رهیگا - اِسکا مسلک آزاده روي کے ساتهه صلح کل هوگا - اِسکا دستور العمل :

ایمان کي کهینگے ایمان هے تو سب کچهه

یه اخبار ۱۸ - ۲۲ - کے چوتهائي حصه پر کم از کم ۱۲ - صفحوں کا هر ماه کي ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع هوا کریگا -

چونکه اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم هند کا پهلا پرچه ۲۰۰۰ شائع هوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچها موقعه هے - که وه اشتہار بهیج کر فائده اٹهائیں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور هندوستان کے هر گاؤں اور شہر کے نامه نگارونکي بهي ضرورت هے لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوه اُجرت بهي معقول دیجاریگي (اخبار کي قیمت سالانه ۲ - روپیه ۸ - آنه)

درخواستیں بنام منیجر "اخبار نسیم هند" راولپنڈي (پنجاب)

بقیہ دولت عثمانیہ ایشیا میں

مسئلۂ عراق

بغداد ، دجلہ ، بازار ، بیرون شہر ، ایک پل ، اور عرب مسافر عراق

لاکھوں بے خانماں [illegible] زمین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کے کیلیے یورپین ترکی کے ان لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زندہ' مگر مردے سے بد تر ہیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ چندہ کیلیے نئی اپیل کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاونڈ یعنی ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ہی ترکی میں بھیجدی گئی ہے -

اِس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے [illegible]

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلاشک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو اسے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقینا میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے** ' انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیساکچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال آپ سے خود فائدہ اٹھانے کی جگہ' اس کار خیر کیلیے وقف کر دیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے' لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلائے رہنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(٦) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکی کے اعلی درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب " شئون عثمانیہ " ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - " ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان " اسکی ایک با تصویر سرخی ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلۃ و المناظرہ' اسئلۃ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7 / 1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

ابوالکلام آزاد الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الہــلال »

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۳ — کلکته: چهار شنبه ۱۱ شعبان ۱۳۳۱ هجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, July 16, 1913.

فہرست

تصــاویــر

شذرات

ڈاکٹـــر انصـــاري

ڈاکٹر انصاري ٤ - جولائي کو بمبئي پہنچ گئے -

"اپنے خطوط میں انہوں نے لکھا تھا که وه هندوستان پہنچکر کوشش کرینگے که ملک کا دوره کریں ' اور اپني معلومات سے مسلمانوں کو ترکوں کے متعلق صحیح حالات معلوم کرنے کا موقعه دیں - میں سمجھتا هوں که اگر ایسا هوا ' اور ضروري اور صحیح حالات لوگوں کو معلوم هوسکے ' تو یه اس مشن کا سب سے زیاده قیمتي نتیجه هوگا -

آج سب سے بڑا اهم مسئله عالم اسلامي کي وحدت اور باهم دگر رشتهٔ اخوت کي تجدید کا هے - مسلمانان عالم کی تعداد سب جانتے هیں که بہت هے ' اور تیس کرور سے بھي متجاوز ' لیکن غور کیجیے تو چند کرور کي تعداد بھی ایسي نہیں جسے تعداد کہا جا سکے - تعداد کی ساري قوت اس پر موقوف هے که اسکا هر فرد دوسرے سے جڑا هوا ' اور زنجیر کي کڑیوں کي طرح گو هر کڑي ایک علحده وجود نظر آتا هو ' لیکن در اصل زنجیر کے وجود مرکب هي کا ایک جزو هو -

جنگ کے موقعوں پرهمیں ترک یاد آجاتے هیں ' اور هم پکارنے هیں تو وه بھی سلام کہلا دیتے هیں - فرانس ' مراکش میں قتل عام کرے ' یا مشہد روسیوں کے ظلم و ستم سے فریادي هو تو هم کو بھي محسوس هو جاتا هے که اسلام صرف هندوستان هي میں نہیں هے - لیکن اس کے بعد باهمی تعلق کوئي نہیں - تعلقات کا بڑا وسیله سیر و سفر اور باهم آمد و رفت هے - اسکا یه حال هے که قرنوں میں اگر کوئي شخص ترکي چلا جاتا هے تو واپسی پر اسکو سفر نامه لکھنا پڑتا هے ' اور پڑھنے والے شوق سے پڑھتے هیں ' که کیسے دور دراز ملک اور غیر معلوم و مجہول دنیا کے حالات هیں ؟

چاہے ' ترکوں نے خود تو اس جنگ میں بے طرف (نیوٹرل) رہنے کا اعلان کردیا تھا لیکن اگر تازہ ترین خبروں کی بنا پر اس میں تبدیلی پیش آئی تو یورپ پھر خاتمۂ جنگ کی سلسلہ جنبانی شروع کردیگا -

اس وقت تو یہ حالت ہے کہ یورپ کی وہی سلطنتیں جو بلقان کی « یحییٰ ... » کو دائمی خون ریزی سے محفوظ رکھنے کے لیے تلواروں کی آب اور توپوں کی آگ سے امن عام قائم رکھنے پر آمادہ تہیں ' اس وقت بالکل خاموش ہیں -

سلانیک میں یونانی فوج کے آٹھ ہزار زخمی تڑپ رہے ہیں لیکن تیمار کے لیے یورپ کے کسی ملک سے کوئی مشن نہیں روانہ ہوتا - سرویا کے پندرہ ہزار سپاہی جنگ کے قابل نہیں رہے' بلغاریا کے بیس سے پچیس ہزار تک مجروح و مقتول ہوچکے ہیں ' یونان کو دس ہزار یونانی فوج کا نقصان اٹھانا پڑا ہے ' جبل اسود بھی نقصان سے محفوظ نہیں' اور بلغاریوں کے نقصانات تو ان سب سے کہیں زیادہ بیان کیے جاتے ہیں ' با ایں ہمہ نہ کوئی ان حوادث کا ماتمدار ہے اور نہ کہیں ان شہداے نصرانیت کا مرثیہ سننے میں آتا ہے جن کو مسلمانوں کے قتل عام کرنے پر کنیسا میں بشارت دی گئی تھی ' اور سوسائٹی میں ان کی تقدیس کی جاتی تھی -

پانچ روز کی مسلسل جنگ کے بعد یونانیوں نے ڈوبرن میں فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیے ' بلغاریوں کو اس لڑائی میں ایسی ناکامی ہوئی کہ دستور کے خلاف وہ اپنی کامل شکست آپ تسلیم کرتے ہیں ' مگر اعلان یہ ہوتا ہے کہ بلغاریا کے لیے یونانی فتوحات ناقابل اعتنا ہیں ' یعنی قابل اعتنا اُس وقت ہونگی جب سرویا کا صفایا ہوجائیگا - بلغاریوں نے بڑی کوشش کی کہ کسٹنڈل سے بیروست اور ورنجہ کو بڑھ جائیں اور بلغراد سے سپاہ سرویا کا سلسلہ قطع کردیں ' مگر یہ کوشش اب تک ناکام ہی رہی -

دشمت کنڈبش کی جنگ کی جو مزید تفصیل ریوٹر ایجنسی نے شایع کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلغاریوں کو شکست بھی ہوتی ہے تو نہایت شرمناک طریق پر ہوتی ہے - فوجیں موجود ہیں ' اسلحہ موجود ہیں ' برابر کا مقابلہ ہے ' مگر حوصلے ہیں کہ ذرا سے حملے میں چھوٹ جاتے ہیں ' اور سپاہی ہیں کہ خفیف سے مقابلے میں سامان حرب تک کو چھوڑ بھاگتے ہیں -

سرویا نے بلغاریا سے تمام تعلقات منقطع کرلیے ' ستینا (ستنجی دارالحکومۃ جبل اسود) سے سفراے بلغار بھی واپس طلب کرلیے گئے ہیں ' اور سرویا و یونان سے تو انقطاع سفارت پہلے ہی سے ہے - سرویا نے قطع تعلق کی نسبت دول یورپ کو جو یادداشت بھیجی تھی اُس میں بلغاریا پر دغابازی سے اتحاد بلقان کو توڑنے کا الزام لگایا تھی - بلغاریوں نے اس کے جواب میں الزامات سے انکار کیا ہے اور اپنے معاملات روس کے حوالے کردیے ہیں کہ جس طرح بنے اس عذاب سے اُس کو نجات دلائے ' لیکن اگر قدرت کو اُس کی پامالی ہی منظور ہے تو ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ (خدا ہی جب تم کو مخذول کرنا چاہے تو کون ہے جو اُس کے بعد تمہاری مدد کو کھڑا ہوسکتا ہے) کی وعید پوری ہونے سے کب رک سکتی ہے ؟

سرو ی صوفیا سے ٤٠ میل کے فاصلہ پر یعنی کسٹنڈل تک پہنچ گئے ہیں ' یونانیوں نے بھی اس ہفتہ میں اسٹرمتنزا پاتر چ اور کانیش وغیرہ متعدد مقامات میں بلغاریا کو شکست دی ہے -

صوفیا سے اس ہفتہ میں فتح کے متعلق صرف دو تار آئے ہیں - ایک میں ظاہر کیا گیا ہے کہ تمام بلغاری خط سے سروی فوج کو ہٹا دیا گیا' دوسرے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ شمال ڈوارین میں سخت نقصان کے ساتھ یونانیوں کو شکست ہوئی - لیکن ان دونوں فتوحات کی قدر و قیمت معلوم !

درندہ خصلت بلغاریوں کے مظالم نے اتھینس میں غیر معمولی جوش پیدا کردیا ہے' قسطنطین شاہ یونان نے اپنے وزیر خارجہ کو تار دیا ہے کہ اسکے نام سے ان " انسانی صورت درندوں " کے خلاف دول یورپ کے وکلاء کے سامنے اعتراض کرے - اُس کا بیان ہے کہ " میں نہایت مجبوری کے عالم میں بلغاریوں سے انتقام لے رہا ہوں ' یہ انسان نہیں ہیں درندے ہیں ' ان میں ہیبت و خوف پیدا کرنے کی ضرورت ہے ' پچھلے زمانے کے تمام وحشیانہ مظالم کو ان ستم پیشہ درندوں کی جفا کاریوں نے ماند کردیا ہے - وہ اپنی حرکتوں سے ثابت کرچکے ہیں کہ کسی مہذب قوم سے اُن کو ہرگز تعلق نہیں ہے ' اور نہ اب اُن کو مہذب اقوام میں اپنے تئیں شمار کرنے کا کوئی حق حاصل ہے " یہ پروتسٹ اگر صحیح ہے تو سوال یہ ہے کہ یہی مظالم جب مسلمانوں پر ہورہے تھے اُس وقت یہ اعتراض کیوں نہ ہوا ؟ سچ ہے :

" اس دھر میں سب کچھ ہے پر انصاف نہیں ہے "

اتھینس میں نیم سرکاری طور پر یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وکلاء دول یورپ کی ملاقاتوں کے جواب میں یونان نے یہ کہا کہ اب صلح میدان جنگ میں ہوگی -

رومانیا کو جمع افواج میں امید سے زائد کامیابی ہوئی ہے - یعنی ٣ - لاکھ کے بدلے ٦ - لاکھ فوج جمع ہوگئی' جسمیں ٣٠ - ہزار یہودی بھی ہیں - سپہ سالار خود ولی عہد ہے - رومانیا نے اعلان جنگ کردیا ' اور سلسیٹریا کو اسطرح فتح بھی کرلیا کہ تین سو بلغاریوں نے بغیر کسی قسم کے مقابلے کے ہتیار ڈالدیے - بخارست کے تار میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رومانی فوج ١٥ - کیلو متر بلغاری مقبوضات میں بڑھتی ہوئی چلی گئی - اس مداخلت سے رومانیا کا منشا ریاستہاے بلقان میں موازنۂ قوت کا محفوظ رکھنا ہے -

موجودہ ترکی وزارت نے نہایت دانشمندی کی تھی کہ ریاستہاے بلقان میں خانہ جنگی کے آثار دیکھکے فوج کا متفرق کرنا ملتوی کردیا تھا - ٨ جولائی کو باب عالی نے ڈاکٹر ڈنیف سے فرمایش کی کہ خط اینوس و میڈیا کے مابین جسقدر زمین ہے فوراً خالی کردیجاے - دوسرے ہی دن فوج کو تیاری کا حکم ملا اور اُس نے پیشقدمی بھی شروع کردی -

اس فرمایش کے جواب میں ایک بلغاری وکیل صلح گفتگو کرنے کے لیے قسطنطنیہ آیا ' مگر اپنے مشن میں ناکام رہا - ١١ - جولائی کو عثمانی فوج نے حرکت شروع کی - ١٤ جولائی کا تار ہے کہ عثمانی فوج چتلجا اور بلیر سے بڑھتی ہوئی بغیر کسی مقابلے کے چارلو تک پہنچگئی ہے - قسطنطنیہ میں بڑی مستعدی سے جنگی تیاریاں ہورہی ہیں ' فوج ' توپخانے ' اور سامان رسد وغیرہ ایشیاے کوچک سے مسلسل آرہا ہے -

دولت عثمانیہ اور سرویا میں ایک معاہدہ ہے ' عثمانی بیان کے موجب اس معاہدہ کے رو سے عثمانیوں کو تھریس کا ایک بڑا حصہ پھر واپس ملسکیگا -

بلغاریا نے روس سے مداخلت کی جو درخواست کی تھی اس کے متعلق روس کوشش کررہا ہے کہ ریاستہاے بلقان میں ہنگامی صلح ہوجاے' اور نزاع انگیز امور کا فیصلہ ایک کانفرنس کے ذریعہ کیا جاے - جو سینٹ پیٹرسبرگ میں منعقد ہو - ممکن ہے یہ تجویز ناکام نہ رہے ' لیکن جب تک اس پر عمل کی نوبت آئیگی اُس وقت تک نہ معلوم بلغاریوں کی کیا حالت ہوجائیگی ؟

موجودہ جنگ ختم ہو جاے مگر ہماری بدامیدیاں تو ختم نہیں ہوئیں ؟ غور کیجیے تو انکا آخری دور ختم ہونے کی جگہ اب سے شروع ہوا ہے - پس ہمکو چاہیے کہ اسکے اصل نتائج سے بہرہ اندوز ہوں -

ایک بڑی چیز یہ ہے کہ ہم میں اور تمام عالم اسلامی میں ایک دائمی رشتۂ قائم ہو جاے ' اور یہ اس درجہ ترقی کرے کہ ترکی عرب ' افغانستان ' افریقہ ' چین ' مسلمانان ہند کیلیے ایک شہر کے محلے بن جائیں ' اور وہاں کے حالات سے بچہ بچہ واقف ہو -

اسلام کسی خاص ملک اور وطن کا مذہب نہیں ہے - وہ تمام دنیا کی برادری ہے - جس طرح ایک وسیع خاندان بہت سے محلوں میں آباد ہوتا ہے ' اسی طرح تمام دنیا کو سمجھیے کہ خاندان اسلام کے مختلف محلے ہیں - کسی کا نام چین ہے ' کسی کا سوماترا ' کوئی افریقہ ہے اور کوئی قسطنطنیہ - گھر کے عزیزوں کو گھر سے نکلنا چاہیے ' اور ایک دوسرے محلے میں اپنا ہی گھر اور اپنا ہی محلہ سمجھکر آمد و رفت کرنی چاہیے - گو باہم فاصلہ بھی ہو -

جماعت " حزب اللہ " کا ایک بہت بڑا کام یہ بھی ہوگا -

بہر حال امید ہے کہ ڈاکٹر انصاری کا لوگ پر جوش استقبال کرینگے اور انکا یہ سفر ترکی کے متعلق اشاعت معلومات و حالات کا وسیلہ ثابت ہوگا -

ہمدرد دہلی

بالآخر روزانہ " ہمدرد " اپنی پوری ضخامت اور ترتیب مضامین کے ساتھہ شائع ہوگیا :

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ !

اس وقت تک ۳۴ - نمبر نکل چکے ہیں ۸ - صفحہ کی ضخامت ہے ' اور ڈمائی سائز کی چوتھائی ایک متوسط تقطیع ہے ' جو پیشتر سے روزانہ اردو اخبارات کی قرار پا چکی ہے - ٹائپ بیروت کا ہے ' جس کو اس نگار خانے کا اصلی حسن سمجھنا چاہیے - کاغذ بھی اب بدل دیا گیا ہے ' اور دبیز اور چکنا لگایا جاتا ہے - ایسا کاغذ روزانہ اخبارات کیلیے ضروری نہیں ' اور اسلیے یہ ایک مزید اور غیر معمولی اہتمام ہے -

جو چیز جتنے زیادہ انتظار کے بعد ملے ' اتنی ہی زیادہ محبوب بھی ہوتی ہے - تلاش مطلوب میں آپ جسقدر زیادہ سرگرداں رہینگے ' اتنا ہی زیادہ اسکا حصول مسرت بخش بھی ہوگا -

ہمدرد کی اشاعت میں تاخیر کے عجیب عجیب اسباب پیدا ہوتے رہے ٹائپ کے مسئلے نے امیدوں کو مایوسیوں سے بدل دیا :

کہ عشق آساں نمود اول ' ولے افتاد مشکلہا !

پبلک کو انتظار کی تکلیف تھی ' اور کام کرنے والوں کو تلاش مقصود میں سرگردانی - اسکا انتظار بھی شدید تھا ' اور اسکی تلاش کی سختیاں بھی کم نہ تھیں - پس ان مشکلات کے بعد جو چیز میسر آے ' کیوں نہ اسکا میسر آنا مطبوع و مسرت بخش ہو ؟

اردو پریس پر نصف صدی گذر گئی ' لیکن اب تک وہ اپنے دور طفولیت سے آگے نہیں بڑھا - یہ میدان اب تک بالکل خالی ہے - بہت سے عظیم الشان کام ہیں جو کام کرنے والوں کو پہلی انجام دینے ہیں - یورپ کے فن صحافت سے قطع نظر کیجیے - ترکی اور مصر کے روزانہ اخبارات ہی کو سامنے لائیے تو خود اپنی نظروں میں آپ حقیر معلوم ہونگے - مگر پریس کی اصلی قوت روزانہ اخبارات ہیں ' اور وہی اردو میں کالمعدوم !

ہمیں ورق کہ عبث گفتہ ' مدعا اینجاست

پس یہ ایک نہایت مبارک آغاز ہے جو " ہمدرد " کی صورت میں ہوا ہے - اس طرح کے وسیع انتظامات سے اب پبلک آشنا ہوتی جاتی ہے " اور اخبار بیں طبقہ موجودہ حالت پر قانع نہیں - سب سے بڑا لاینحل مسئلہ ٹائپ کا مسئلہ تھا - لوگ اسکا نام لیتے ہوے ڈرتے تھے کہ نہیں معلوم کیسی گذریگی ؟ لیکن اب عوام و خواص میں ہزاروں اشخاص ہیں جو ٹائپ کے مطبوعہ صفحات پڑھتے ہیں اور شوق و ذوق سے پڑھتے ہیں - حتے کہ تعلیم آشنا مستورات اور خواتین بھی ' جو درسی کتب میں صرف نستعلیق ہی کی عادی ہیں ' بلا تکلف ٹائپ کے اخبار منگاتی ہیں - ایک سال کے اندر اردو پریس کا یہ تغیر عظیم الشان اور غیر متوقع ہے -

" ہمدرد " کے پہلے پرچے کا سر آغاز ڈاکٹر اقبال کی ایک موثر نظم تھی ' جسمیں انہوں نے ایک عرب مجاہدہ لڑکی کی شہادت کا واقعہ نظم کیا ہے - قارئین الہلال کو یاد ہوگا کہ گذشتہ نومبر میں بسلسلۂ " نامورانِ غزوۂ طرابلس " ایک مضمون " الا جہاد ' الذین لا یموتون " کے عنوان سے الہلال میں نکلا تھا ' اور اسمیں " فاطمہ بنت عبداللہ " نامی ایک یازدہ سالہ مجاہدۂ غیور دیہ کے حالات شہادت مع اسکے مرقع خونیں کے شائع کیے گئے تھے - اسی واقعہ کو ڈاکٹر اقبال نے اس نظم میں درج کیا ہے - یہ ' اور اسی طرح کے بعض زہرہ گداز و عظیم الاثر حالات جو الہلال میں لکھے گئے ہیں ' انکے متعلق احباب کرام کو معلوم ہونا چاہیے کہ انکے ذرائع علم اس درجہ نادر اور غیر معمولی ہیں کہ مصر و شام کے عربی اخبارات کو بھی ان پر دسترس نہیں - چنانچہ " فاطمہ بنت عبد اللہ " رضی اللہ عنہا کا واقعۂ شہادت مصر کے تمام مشہور و غیر مشہور جرائد میں سے کسی اخبار کو بھی نصیب نہوا - ترکی میں بھی صرف ایک ماہوار رسالے کو یہ حالات معلوم ہوے تھے -

اسی طرح اب انشاء اللہ " نامورانِ غزوۂ بلقان " کا سلسلہ بھی الہلال میں جاری رہیگا -

بہر حال " ہمدرد " کی اشاعت پر ہم دفتر کامریڈ کو مبارکباد دیتے ہیں - اور دعا کرتے ہیں کہ انکو مہلت ملے ' تا کہ وہ اس ابتدائی نمونے کو حد تکمیل تک پہنچاسکیں -

اس اہتمام اور صرف کثیر کے ساتھہ اسکی سالانہ قیمت صرف ۱۵ - روپیہ ہے - اور ششماہی ۷ - روپیہ آٹھہ آنہ - امید ہے کہ لوگ اسکی قدر دانی کرکے ' کام کرنے والوں کی قدر افزائی کی ایک عمدہ مثال قائم کرینگے -

✻

ہفتۂ جنگ ریوٹر ایجنسی نے بلقانیوں کی باہمی آویزش کی جو خبریں اس ہفتہ میں بھیجی ہیں وہ اس حقیقت کی تفسیر ہیں کہ ولا تزد الظالمین الا تبارا کے مفہوم ذہنی کو عالم شہود میں لانے کے لیے قدرت کاملہ کیا روش اختیار کرتی ہے ؟

بلغاریا کی جانب سے لڑائی چھیڑنے کا الزام سرویا کو دیا جاتا ہے ' لیکن اس حقیقت کا کیا جواب ہے کہ پچھلے ہفتے مال غنیمت میں بلغار کی ایک پرانی جنگی دستاویز دستیاب ہوئی تھی جس میں سرویا پر فوراً حملہ کردینے کے لیے بہت سی ہدایتیں درج تھیں -

یورپ کی کسی سلطنت کا یہ خیال نہیں کہ ترک بھی اس جنگ میں حصہ لیں ' یعنی ترکوں کو اس سے فائدہ نہ پہونچے

تھا ' سمندر کے دیوتا " نبتون " نے اُس کا پانی بہادیا اور ملک میں طوفان آگیا -

ان واقعات پر خرافات کا اثر تو ضرور غالب ہے ' مگر اصلیت سے خالی نہیں - علم الطبیعة کے مشہور ترین فرانسیسی مولف (موسیو تورپے) نے تاریخ الانسان الطبیعی (ص ۲۴ - ۲۸ و ۳۵ - ۴۲) میں ان پر نہایت حکیمانہ نظرسے ریویو کیا ہے -

ساتواں طوفان حضرت نوح کے عہد میں آیا تھا ' یہ حادثہ میلاد مسیح سے تین ہزار ۳۳۸ برس قبل کا ہے ' اور اس وقت پانچ ہزار دو سو ۵۰ برس اس کو ہوچکے ہیں - قرآن کریم نے اِسکی پوری تشریح کی ہے ' سورۂ ہود میں ہے :

ولقد ارسلنا نوحاً الی قومه انی لکم نذیر مبین ' ان لا تعبدوا الا الله ' انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم ' فقال الملاء الذین کفروا من قومه : ما نراک الا بشراً مثلنا و ما نراک اتبعک الا الذین هم اراذلنا بادی الرای ' وما نری لکم علینا من فضل ' بل نظنکم کاذبین ' قال : یا قوم : أرأیتم ان کنت علی بینة من ربی و اتانی رحمة من عنده فعمیت علیکم ' أ نلزمکموها و انتم لها کارهون ؟ و یا قوم لا أسألکم علیه مالاً ' ان اجری الا علی الله ' وما انا بطارد الذین امنوا ' انهم ملاقوا ربهم ' ولکنی اراکم قوماً تجهلون ' و یا قوم من ینصرنی من الله ان طردتهم ؟ أفلا تذکرون ؟ ولا اقول لکم عندی خزائن الله ' و لا اعلم الغیب ' ولا اقول انی ملک ' ولا اقول للذین تزدری اعینکم لن یؤتیهم الله خیراً ' الله اعلم بما فی انفسهم ' انی اذا لمن الظالمین ' قالوا : یا نوح قد جادلتنا فاکثرت جدالنا فأتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین ؟ قال : انما یاتیکم به الله ان شاء وما انتم بمعجزین ' ولا ینفعکم نصحی ان اردت

ہم نے نوح کو اُن کی قوم کے پاس یہ پیغام لے کر بھیجا کہ " لوگو ! میں تم کو صاف صاف خطرہ سے آگاہ کیے دیتا ہوں کہ خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کیا کرو ' مجھکو تمہاری نسبت ایک روز دردناک کے عذاب کا خوف ہے " سرداران قوم کفار نے اس پیغام کو سن کر کہا کہ " ہم تو دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے ہی جیسے بشر تم بھی ہو ' بظاہر ہم میں جو ادنی درجہ کے لوگ ہیں اُنہیں نے تمہاری پیروی بھی کی ہے ' اپنی نسبت تم لوگوں میں ہم کو تو کوئی برتری بھی نظر نہیں آتی ' بلکہ ہم تو تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں " نوح نے جواب دیا کہ " تم لوگوں کی کیا رائے ہے ؟ میں اگر اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں ' اُس نے مجھکو اپنے جناب سے نعمت و رحمت بھی عطا کی ہے ' تم کو وہ رستہ دکھائی بھی نہیں دیتا ' تو اس حالت میں کہ تم اُسکو مکروہ جانتے ہو کیا ہم اُسپر تمہیں مجبور کر رہے ہیں ؟ لوگو ! میں ان کو اگر نکال بھی دوں تو خدا کے مقابلے میں کون میری مدد کریگا ؟ کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ؟ میں یہ نہیں کہتا کہ (۱) میرے پاس خدا کے خزانے ہیں (۲) نہ میں غیب جانتا ہوں (۳) نہ اپنے آپ کو فرشتہ کہتا ہوں (۴) اور جو لوگ تمہاری نظروں میں حقیر ہیں میں اُن کی نسبت یہ بھی نہیں کہتا کہ خدا ان پر فضل ہی نہ کریگا ' ان کے دل کی بات تو خدا ہی جانتا ہے - میں ایسا کہوں تو ایک ظالم میں بھی ہونگا " کفار نے کہا : " نوح ! تم ہم سے بہت جھگڑ چکے ' سچے ہو تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتے ہو اُسے لاؤ ؟ " نوح نے جواب دیا کہ " خدا کو منظور

ان انصح لکم ان کان الله یرید ان یغویکم ' هو ربکم والیه ترجعون

ہوگا تو وہی عذاب بھی تم پر نازل کریگا ' تم خدا کو عاجز نہ کر سکوگے ' خدا ہی کو اگر تمہیں گمراہ کرنا منظور ہے تو میں کتنی ہی نصیحت کرنی چاہوں میری نصیحت تمہارے کام نہ آئیگی ' وہی تمہارا پروردگار ہے ' اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے "

ام یقولون افتراه ' قل : ان افتریته فعلی اجرامی و انا بری مما تجرمون !

کیا وہ کہتے ہیں کہ " یہ باتیں بنا رکھی ہیں " ؟ تم کہہ دو کہ " میں نے اگر یہ باتیں بنائی ہیں تو اس کا گناہ مجھہ پر ہے ' اور تم جو گناہ کرتے ہو میں اُس سے بری الذمہ ہوں "

و اوحی الی نوح انه : لن یومن من قومک الا من قد امن فلاتبتئس بما کانوا یفعلون ' و اصنع الفلک باعیننا و وحینا و لا تخاطبنی فی الذین ظلموا انهم مغرقون '

نوح کو وحی ہوئی کہ " تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لاچکے ہیں اُن کے علاوہ اب ہرگز کوئی ایمان نہ لائیگا ' یہ لوگ جو کچھہ کرتے رہے ہیں تم اُس کا کچھہ غم نہ کرو ' تم ایک کشتی ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق بناؤ ' اور ان ظالموں کے متعلق مجھے مخاطب نہ کرو ' یہ ضرور غرق ہونگے "

و یصنع الفلک ' وکلما مر علیه ملاء من قومه سخروا منه ' قال : ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون ' فسوف تعلمون من یاتیه عذاب یخزیه و یحل علیه عذاب مقیم -

نوح کشتی بنانے لگے ' قوم کے رجیہ اور روادار لوگوں کا جب اُن پر گزر ہوتا تو وہ اُن سے تمسخر کرتے ' نوح جواب دیتے کہ " تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو جیسے آج تم ہم پر ہنس رہے ہو اسی طرح کل کو ہم بھی تم پر ہنسیں گے ' عنقریب تم کو معلوم ہو جائیگا کہ رسوائی بخش عذاب کس پر آتا ہے - اور دائمی تکلیف کس کی راہ میں حائل ہوتی ہے ؟ "

حتی اذا جاء امرنا وفار التنور قلنا : احمل فیها من کل زوجین اثنین و اهلک الا من سبق علیه القول و من امن وما امن معه الا قلیل '

یہ کیفیت اسی طرح رہی یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا اور تنور نے جوش کھایا تو ہم نے نوح کو کہا کہ " ان سب کو کشتی میں بٹھا لو : ہر جوڑے کے دو دو جفت کو - اپنے گھر والوں کو - اُن کے علاوہ جن کی نسبت پہلے قول ہوچکا ہے - اور اُن کو جو ایمان لاچکے ہیں " اور اُن کے ساتھہ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے -

وقال : ارکبوا فیها ' بسم الله مجریها و مرساها ' ان ربی لغفور رحیم ' وهی تجری بهم فی موج کالجبال ' و نادی نوح ابنه - وکان فی معزل : یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین ' قال : ساوی الی جبل یعصمنی من الماء ' قال : لاعاصم الیوم من امر الله

نوح نے ان سب سے کہا " آؤ کشتی میں بیٹھہ جاؤ ' بسم الله مجریها و مرساها ' حقیقت میں میرا پروردگار غفور رحیم ہے " کشتی ان سب کو پہاڑ جیسی موجوں میں لیے چلی جارہی تھی ' اس حالت میں نوح نے اپنے بیٹے کو - جو الگ تھا - پکارا کہ " بیٹا ! آؤ ہمارے ساتھہ سوار ہو جاؤ ' کافروں کے ساتھہ نہ رہو " اُس نے کہا " میں ابھی کسی پہاڑ کے سہارے جا لگتا ہوں "

١١ - شعبان ١٣٣١ هجری

دعوة الى الحق و امر بالمعروف

انبیاے کرام کا اُسوۂ حسنہ

اُسوۂ نوحی (ع)

هشدار که سیلاب فنا در پیش است

هاں مشر مغرور بر حلم خدا ' قدرت کی آنکھیں سب کچھہ دیکھہ رهی هیں ' جور و ستم ' تشدد و تباہ کاری ' استبداد و مردم آزاری ' ان سب پر خدا کی نظر هے ' جس طرح مسجدیں گرائی جاتی هیں ' خانقاهیں بند کرائی جاتی هیں ' کمزور جماعتیں ستائی جاتی هیں ' خدا ان تمام باتوں کو دیکھتا هے ' سنتا هے ' اور خاموش رهتا هے که لعلهم یرشدون (شاید یه خود هی راہ راست پر آجائیں) زبردست هستیوں کو جب اس پر بهی تنبه نهیں هوتا ' زیر دست آزاری میں مطلق کمی نهیں آتی ' طغیان و سرکشی حد سے بڑہ جاتی هے ' تو ان بطش ربك لشدید (پروردگار عالم کی گرفت بڑی سخت هے) کی وعید هیجان میں آتی هے ' " دیر گیرد سخت گیرد مرد را " کا طوفان جوش کهاتا هے اور تر و خشک سب کو بہا لے جاتا هے -

اس ذیل میں سب سے پہلا طوفان وہ تها جس نے عصر حجری و عصر نباتی کے بعد عصر حیوانی کے آغاز عهد میں تقریباً تمام دنیا کی حالت بدل دی تهی - علمی زبان میں اس طوفان کو " طوفان عام جیولرجی " کہتے هیں ' سطح زمین کی غلظت نے اندر کی مشتعل حرارت کے تمام منافذ و مخارج بند کررکهے تهے ' بخارات کا التهاب بڑهتا رها اور زمین کی ابتدائی حالت آتش افشانی کی گنجایش بهی نکال نه سکی ' استبداد کی تنگ گیریاں بہت دیر تک قائم نهیں رہ سکتیں ' سمندر کے وسط میں دفعةً پہاڑیوں کا سلسله کهل گیا ' ملتهب مادے جوش و خروش سے پهوٹ بہے ' هولناک سیلاب نے تمام کرۂ زمین کو چهالیا ' اور تقریباً جتنی جاندار هستیاں تهیں سبکو بہا لے گیا - یه طوفان جس کی عمومیت ناقابل انکار هے ' موجودہ نسل انسانی سے قبل کا هے ' اس کے بعد جتنے طوفان آئے وہ خاص خاص ممالک و مقامات تک محدود تهے -

نوع انسانی کی تکوین کے بعد جو طوفان آئے هیں اُن میں سے سب سے بڑا اور سب سے پہلا طوفان غالباً هندوستان کا تها جس کی نسبت " ویشنو " نے اپنے ایک معتقد پوجاری کو اطلاع دی تهی که " سات دن میں ایک طوفان آئیگا جو اُن تمام مخلوقات کو که میری توهین کرتے هیں هلاک کرڈالے گا ' تم ایک کشتی میں سات رشیوں اور اپنی عورتوں کے ساتهه بیٹهه جانا ' اور هر طرح کے حیوانات کو بهی بٹها لینا " اساطیر هند (آرین میتهولوجی) کے مطابق یه پیشینگوئی حرف به حرف پوری هوئی - ویشنو نے خاتمۂ طوفان کے بعد شیطان کو قتل کرڈالا - وید مقدس کے جتنے نسخے تهے سب چهپا ڈالے ' اور اپنے مخلص پوجاری کو الٰهیات کی تعلیم دیکر ساتویں " منو " کا خطاب عنایت کیا -

دوسرا هولناک طوفان جس کے واقعات قدیم کلدانی روایتوں میں ملتے هیں ' بابل میں آیا تها ' یه واقعه پادشاہ " ذی زوتروس " کے عهد کا هے جس کو " خرونس " دیوتا (زحل) نے اس کی اطلاع دی تهی ' اور خواب میں کهدیا تها که انسان کے فتنه و فساد نے مجهے غضبناک کررکها هے ' میں ان کو تعزیر دونگا اور سب کو طوفان سے هلاک کرڈالونگا ' تم اور تمهارے خاندان والے البته بچ رهینگے ' مبدء و منتها و اوساط اشیا کے متعلق جو تحریریں هیں ان سب کو لیکر " سیباریس " (مدینة الشمس) میں دفن کردو ' اور ایک کشتی بناؤ جو طول میں پانچ استاد اور عرض میں دو استاد کی هو (ایک استاد ایک سو پچیس فیٹ کے برابر تها) اهل و عیال کو لیکر کشتی میں سوار هوجاؤ ' اور اپنے آپکو پانی کے سپرد کردو ذی زوتروس نے امتثال امر میں بڑی سرگرمی دکهائی ' طوفان کم هوا تو کشتی سے ایک دو چڑے (کنجشک) اڑا دیے ' خشکی کا نام و نشان نه تها - پہلی مرتبه چڑا واپس آیا ' دوسری مرتبه کی آمد میں پنجوں میں کیچڑ بهری تهی اور چونچ میں کوئی سبز گهانس تهی - معلوم هوا که خشکی نمودار هوچلی هے - تیسری مرتبه گیا تو پهر واپس نه آیا - خشکی کا اب ٹهیک اندازہ هوگیا تها - کشتی آگے بڑهائی گئی - سامنے ایک پہاڑ نظر آیا - وهیں ٹهرگئی - اهل کشتی اُتر پڑے ' دیوتاؤں کے آگے سر کے بهل گرے ' قربانگاہ بنائی ' بهینٹ چڑهائی ' مدینة الشمس سے دفینه نکالا ' بابل کو پهر آباد کیا اور بستیاں بسائیں -

علماے طبیعت و آثار کی راے میں تورات کے واقعۂ طوفان نوح کی تفصیل اسی روایت سے ماخوذ هے -

تیسرا واقعه " طوفان هیرابولیس " کا هے جسکی تشریح " لوسیانوس " نے کی هے ' واقعات سب ملتے جلتے هیں ' حسب معمول اس طوفان کی نسبت بهی یهی ادعا هے که صرف " دیکالیون " اور اُس کے گهرانے والے بچ رهے تهے ' اور ساری آبادی غرق هوگئی تهی - دیکالیون کی کشتی " هیرابولیس " کو پهونچ کر ٹهری تهی ' وهیں اُس نے ایک هیکل بنایا جس کو پسینه آتا تها ' اُس پر وحی اُترتی تهی ' اور وہ آدمیوں کی طرح باتیں کرتا تها -

چوتها طوفان جزیرۂ سامو تراس کا تها جس سے - مورخ ڈیوڈورس کی راے میں - بحیرۂ مرمر (مارمورا) نکلا -

پانچویں غرقابی قدیم یونان کے علاقه " بریسی " کے طوفان سے هوئی جو پادشاہ " ارجیج " کے عهد میں حضرت مسیح سے نوسو برس پیشتر بحیرۂ " کوپائیس " میں سیلاب آنے سے آیا تها " آگستینس " نے جو مندر " هیبرن " کا بڑا پوجاری تها ' اس کے جزئیات پر نهایت شرح و بسط سے گفت وگو کی هے اور " وینس " (زهرہ) دیوتا کے دفعةً رنگ و صورت و حجم و رفتار بدل جانے کا اسے نتیجه ٹهرایا هے ' ادبیات مشرق میں یونان کی غرقابی یهیں سے نکلی هے -

چهٹا طوفان پادشاہ " دیکالیون " فرماں رواے تهسلی کے عهد میں میلاد مسیح سے ایک هزار چهه سو برس قبل آیا تها ' اور تهسلی کو بہا لے گیا تها - هیرو ڈوٹس کی روایت هے که تهسلی ایک بڑا دریا

طوفان کیونکر آیا ؟ مفسرین کی غالب اور عام راے یہ ہے کہ کھانا پکانے کا ایک تنور تھا ' اسی سے طوفان کا چشمہ پھوٹا ' لیکن اس خیال میں کوئی انداز مجاز یا تمثیل مضمر تھی ' جو نہیں سمجھی گئی -

توراة کا بیان ہے کہ " جب نوح کی عمر چھہ سو برس کی ہوئی ' دوسرے مہینے کی سترھویں تاریخ کو اسی روز بحر محیط کے تمام سوتے پھوٹ نکلے ' آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں ' اور چالیس شبانہ روز تک زمین پر مینھہ کی جھڑی لگی رہی " (تکوین ۷ : ۱۱)

قرآن کریم نے بھی اسی حقیقت کی تائید کی ہے ' سورۂ قمر میں ہے :

ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر ' و فجرنا الارض عیونا فالتقی الماء علی امر قد قدر (۵۴ : ۱۱ و ۱۲)	ہم نے موسلا دھار مینھہ سے آسمان کے دروازے کھول دیے ' زمین کے سوتے جاری کردیے ' آخر جو اندازہ مقرر ہوا تھا اسی کے مطابق آسمان و زمین کے پانی مل گئے -

بے شبہ فار التنور (تنور جوش میں آیا) کے الفاظ بھی قرآن کریم میں موجود ہیں ' لیکن واقعہ یہ ہے کہ قدیم محاورۂ عرب میں " تنور " " روے زمین " کو کہتے تھے ' حدیث میں ہے :

عن ابن عباس انه قال فی قوله " و فار التنور " قال التنور وجه الارض ' قال قیل له اذا رأیت الماء علی وجه الارض فارکب انت و من معك ' قال : و العرب تسمی وجه الارض تنور الارض (۱)	" تنور نے جوش کھایا " کی تفسیر میں عبد الله بن عباس سے روایت ہے کہ " تنور کے معنے روے زمین کے ہیں ' یعنی حضرت نوح کو حکم ہوا کہ جب دیکھو کہ روے زمین پر پانی چڑھ گیا تو اپنے ساتھیوں کو لے کر کشتی میں سوار ہو جاؤ ' اہل عرب نے " روی زمین " کا نام " تنور زمین " و زمین رکھہ چھوڑا ہے " (۱)

توراة کے موجودہ تراجم نے کشتی نوح کا مستقر کوہ اراراط کو قرار دیا ہے (تکوین ۸ : ۴) لیکن علامہ یاقوت حموی نے اصل زبان سے توراة کا جو لفظی ترجمہ پیش کیا ہے اس میں بجاے اراراط " جودی " مذکور ہے (۲) (معجم البلدان طبع مصر - ج ۳ ص - ۱۶۳) یہ پہاڑی (جودی) موصل کے علاقہ میں دریاے دجلہ کے مشرقی جانب واقع ہے ' اور یہی وہ علاقہ ہے جس کے مضافات میں قوم نوح آباد تھی ' اصل میں " جودی " ایک گاؤں کا نام تھا (معجم البلدان - ج ۷ ص - ۵۱) اور پہاڑی کا وہ سلسلہ جو اس گاؤں سے متصل تھا کوہ جودی کے نام سے مشہور تھا - اسی نواح میں " قردا " و " بازبدا " کی مشہور آبادیاں بھی تھیں - وہاں یہ پہاڑی انہیں بستیوں کے نام سے موسوم تھی ' ابو حنیفہ دینوری نے اسی مناسبت سے کشتی نوح کا مستقر جبل قردا و بازبدا کو ٹھہرایا ہے (اخبار الطوال ص - ۳۰) اور ابن قتیبہ نے بھی یہی روایت نقل کی ہے (معارف - ص - ۸) مشہور مسیحی مورخ گریگوری ابو الفرج ملطی نے ان سب کی تطبیق کردی ہے کہ جبل قردا اور کوہ جودی دونوں ایک ہی ہیں (مختصر الدول - ص - ۲۱) کوہ اراراط کا وسیع سلسلہ جابجا مختلف ناموں سے مشہور تھا ' توراة کے موجودہ ترجمہ میں صرف پہاڑ کا اصلی نام بتا دینا کافی سمجھا گیا ' لیکن قرآن نے اس پہاڑی چوٹی کی جگہ بھی بتادی جہاں کشتی ٹھہری تھی -

---

واقعۂ نوح کی ذیل میں تعلیم الہی کے خاص خاص پہلو یہ ہیں :

(۱) مادہ کی گونا گوں صورتگری جب کسی قوم کو خدا سے بالکل ہی غافل بنا دے ' قانون الہی کے حدود ٹوٹنے لگیں ' طغیان و سرکشی عام ہو جاے ' علم کی فراوانی حجاب اکبر کا کام دینے لگے ' تمدن ضلالت کی جانب رہ نمائی کرتا ہو ' خداے واحد کی پرستش سے اتنا بھی سروکار نہو کہ اس کی پرستشگاہوں کا ادب کیا جاے ' تو ان حالتوں میں دعوة الی الحق فرض ہے - اس فرض کے ادا کرنے میں خواہ کیسی ہی بندشیں عائد ہوں ' زبان تقریر کو روکنے کے لیے مجرمانہ سازشوں کے نام سے قانون بنائے جائیں ' لسان تحریر کو بند رکھنے کی غرض سے تعزیری ایکٹ پاس ہو ' با ایں ہمہ ان بندشوں سے جو نتائج پیش آنے والے ہوں ان کے اظہار سے خاموش نہ رہنا چاہیے ' اور علانیہ کہہ دینا چاہیے کہ اس گمراہی کا کیا حشر ہونے والا ہے -

(۲) دعوة الی الحق کے لیے جو لوگ کمربستہ ہونگے انہیں اس فرض ادا کرنے میں اپنی شاندار امتیازی حیثیت قائم کرنے کی فکر نہونی چاہیے کہ ارباب اقتدار کی نظروں میں درخور حاصل کرکے پہلے اپنی ممتاز پوزیشن قائم کرلیں پھر کام شروع کریں - یہ بے راہ روی کا طریقہ ہے ' اور ایسی خصوصیت کی تمنا خام خیالی ہے - داعی الی الحق کو بظاہر اس کی کمزور پوزیشن پر طعنے دیے جائینگے ' تعریض ہوگی ' بے وقعتی کی جائیگی ' ان کو جھوٹا کہا جائیگا ' ہنسی آڑائی جائیگی ' وہ ان سب کو انگیز کرلینگے ' اور اپنے فرض کو پورا کرکے رہینگے -

(۳) داعی الی الحق کی جماعت کچھہ ایسی وسیع نہوگی ' معمولی افراد اس کے شریک عمل ہونگے ' جو عام نظروں میں ذلیل و رذیل دکھائی دینگے - ان میں یہ بھی خصوصیت نہوگی کہ جن مقتدر جباروں کی دعوة کرنی ہو ان پر کچھہ احسان کیے ہوں یا انہیں منت پذیر بنانے کے لیے چندے دیے ہوں ' رزولیوشن پاس کرائے ہوں ' وہ اس طلسم فریب سے اپنے کام کو تقویت نہ دینگے ' بلکہ نہایت صفائی اور سادگی کے ساتھہ اٹھہ کھڑے ہونگے ' اور جو کرنا ہوگا کر گزرینگے -

(۴) دعوة الی الحق کے لیے صاف بیانی ' تلخ گوئی ' اور درشت گفتاری ' ناگزیر ہے ' البتہ صداقت کو تسلیم کرانے میں کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا -

(۱) رواہ ابو جعفر قال حدثنی یعقوب بن ابراهیم قال حدثنا هشیم قال اخبرنا العوام بن حوشب عن الضحاك عن ابن عباس انه قال الخ ' و بطریق آخر عن المثنی قال ثنا عمرو بن عون قال اخبرنا هشیم عن العوام عن الضحاك بنحوه - و بروایة اخری عن ابی کریب و ابی السائب قالا ثنا ابن ادریس قال اخبرنا الشیبانی عن عکرمة فی قوله و فار التنور قال وجه الارض ' و بروایة اخری قال حدثنا زکریا بن یحیی بن ابی زائدة و سفیان بن وکیع قالا ثنا ابن ادریس عن الشیبانی عن عکرمة و فار التنور قال وجه الارض -

(۲) سریانی و کلدانی زبان میں توراة کے جو نسخ ہیں ان میں بھی سفینۂ نوح کا مستقر کوہ جودی مذکور ہے - دائرة المعارف العربیہ کے مسیحی مولفین لکھتے ہیں کہ روایات اب تک اسی قول کی تائید میں ہیں کہ اس حادثہ کا مرکز یہی پہاڑی (جودی) تھی ' بروسس جو اسکندر اعظم کا معاصر تھا ' اس کی بھی یہی راے ہے - کوہ جودی کی چوٹی پر کشتی کے آثار بھی اس کو ملے تھے (دائرة المعارف حرف جیم)

الا من رحم' وحال بينهما الموج فكان من المغرقين .

وہ مجھے پانی سے بچا لیگا " نوح نے کہا " آج کے دن خدا کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں ' بچے تو وهی بچے جس پر خدا رحم کرے " اسی حالت میں باپ بیٹے کے مابین ایک موج حائل هوگئی ' ڈوبنے والوں کے ساتھہ نوح کا بیٹا بھی ڈبو دیا گیا ۔

وقيل : يا ارض ابلعی ماءک' و يا سماء اقلعی' و غيض الماء ' و قضی الامر' و استوت علی الجودی ' و قيل بعداً للقوم الظالمين '

کام تمام هو چکا تو حکم دیا گیا کہ " اے زمین اپنا پانی جذب کرلے ' اور اے آسمان تھم جا " پانی اُتر گیا ' حکم کی تکمیل هوئی ' کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری ' اور کہدیا گیا کہ " ظالموں کی جماعت دور هو "

ونادی نوح ربه فقال : رب ان ابنی من اهلی و ان وعدک الحق و انت احكم الحاكمين ' قال : يا نوح انه ليس من اهلك ' انه عمل غير صالح ' فلا تسئلن ما ليس لك به علم ' انی اعظك ان تكون من الجاهلين ' قال رب انی اعوذ بك ان اسئلك ما ليس لی به علم ' و الا تغفرلی و ترحمنی اكن من الخاسرين ' قيل : يا نوح اهبط بسلام منا و بركات عليك و علی امم ممن معك ' و امم سنمتعهم ثم يمسهم منا عذاب اليم (۱۱ : ۴۹—۴۰)

نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کیا " اے میرے پروردگار ' میرا بیٹا بھی میرے هی گھر والوں میں ہے ' تیرا وعدہ سچا ہے ' اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے " جواب ملا کہ " اے نوح وہ تمھارے گھر والوں میں شامل نہیں ' وہ بدکار ہے ' جو بات نہ جانتے هو هم سے اُس کی درخواست نہ کرو ' هم تمھیں سمجھائے دیتے هیں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کرو " نوح نے عرض کیا کہ " اے میرے پروردگار میں ایسی جرأت سے تیری هی پناہ مانگتا هوں کہ جس چیز کی حقیقت معلوم نہو تجھہ سے اُسکی درخواست کروں ۔ میری گستاخی تو اگر نہ بخشیگا اور مجھہ پر رحم نہ کریگا تو میں تباہ هوجاؤنگا " سب کچھہ جب هوچکا تو حکم دیا گیا کہ " اے نوح هماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھہ کشتی پر سے نیچے اُترو ۔ یہ برکتیں تمھارے اور اُن اقوام کے شامل حال رهینگی ' جو تمھارے ساتھہ هیں ۔ بعد کی قومیں بھی هم سے نفع اُٹھائینگی ' لیکن آخر کار هماری جانب سے اُن کو درد ناک عذاب پہونچیگا "

• ◦◦◦ •

یہ واقعات کسی قدر اضافہ و اختصار کے ساتھہ تورات میں بھی مذکور هیں ' تورات نے ان میں کچھہ باتیں بڑھادیں ' کچھہ حذف کردیں ' کچھہ خبط کر ڈالیں ' مثلاً :

(۱) تورات کا بیان ہے کہ طوفان عام تھا ' روے زمین کے جتنے براعظم اور جزیرے تھے سب غرق هوگئے تھے " پانی زمین پر بے انتہا چڑھ گیا ' تمام اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے هیں سب چھپ گئے ' سارے جاندار جو زمین پر چلتے تھے : پرند ' چرند ' جنگلی جانور ' اور کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے تھے ' اور جتنے انسان تھے ' سب مرگئے ۔ هر ایک متنفس مخلوق جو خشکی پر تھی مرگئی ۔ روے زمین کے تمام موجودات جن میں جان تھی سب کے سب مٹ گئے ۔ انسان سے لے کر حیوان تک ' کیڑے مکوڑوں اور آسمانی پرندوں تک سب مٹ گئے ۔ فقط نوح اور جو اُس کے ساتھہ کشتی کے اندر تھے بچ رہے (تکوین ۔ ۷ : ۱۹ ۔ ۲۳)

یہ عمومیت عقل کے بھی خلاف تھی ' تاریخ بھی خاص اس واقعہ کی تعمیم میں اس امر کی موید نہ تھی ' علم الاثار بھی تکذیب کر رها تھا ' طبقات الارض کی شہادت بھی اس کے حق میں نہ تھی ' اور یہ بات تو کسی طرح قیاس میں آسکتی هی نہ تھی کہ صرف ایک گناہ گار قوم کو سزا دینے کے لیے خدا نے سارے جہان کو جس میں بہت سی بے گناہ جماعتیں بھی رهی هونگی ' بہت سے بے قصور اشخاص بھی هونگے ' بہت سی ناکردہ گناہ آبادیاں بھی هونگی ۔ غرق کر ڈالے ' اور روے زمین پر کسی متنفس کو زندہ هی نہ چھوڑے ۔

یہ ایرادیں آج اس زمانے میں وارد کی جارهی هیں ' لیکن قرآن کریم نے اُس عہد میں جبکہ طوفان نوح کی عمومیت سے کسی کو انکار نہ تھا صاف لفظوں میں اعلان کردیا کہ الذين ظلموا انهم مغرقون (جن لوگوں نے ظلم کیا ہے وهی غرق کیے جائینگے) قوم نوح اس ظلم و ستم کی خوگر تھی ' وهی غرق هوئی ' اُنھیں بستیوں میں طوفان آیا ' اور سیلاب فنا اُنھیں ظالموں کو بہا لے گیا ۔

(۲) فرزند نوح کے تذکرے سے جو کافروں کا شریک حال تھا اور طوفان میں ڈوب کر مرگیا ۔ تورات خاموش تھی ' قرآن نے یہ فرو گذاشت ظاهر کردی ' اور دکھا دیا کہ مولفین تورات کی جمع و تالیف کس پایہ کی ہے ۔

(۳) واقعہ طوفان کے بعد حضرت نوح کی توجہ کاروبار زراعت کی جانب مصروف هوئی ۔ انگور کا ایک باغ لگایا ' شراب نکالی ' اور پی کر مست هوگئے ' گھر میں پہونچے تو نشے کا عالم تھا ' کپڑے اُتار دیے اور سو رہے ۔ حام نے اُن کو برهنہ دیکھہ کر اپنے بھائیوں کو خبر دی ۔ سام و یافث گئے اور برهنگی چھپا دی ۔ بیدار هوے پر جب حضرت نوح کو واقعہ معلوم هوا تو کنعان کو بد دعا دی ۔ تورات نے اس بد دعا کے الفاظ بھی نقل کردیے هیں کہ " کنعان ملعون هو ' وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام هوگا ' خداوند سام کا خدا مبارک ' کنعان اُس کا غلام هوگا ' خدا یافث کو پھیلائے ' وہ سام کے ڈیروں میں رهے ' اور کنعان اُس کا غلام هو " (تکوین ۔ ۹ : ۲۵ ۔ ۲۷) حام حضرت نوح کا بیٹا تھا (تکوین ۔ ۶ : ۱۰ و ۱۸ و ۱۰ : ۱) اور کنعان حام کا لڑکا تھا (تکوین ۔ ۱۰ : ۶ و ۹ : ۲۱) گستاخی کنعان سے نہیں بلکہ اُس کے باپ حام سے سرزد هوئی تھی (تکوین ۹ : ۲۳ و ۲۵) لیکن تورات صاف کہہ رهی ہے نہ حضرت نوح اُس سے ذرا بھی نہ بولے ' نہ ناراض هوے ۔ اظہار جلال هوا بھی تو کنعان پر جو بالکل بے قصور تھا ' اور جسے اس واقعہ سے براہ راست کچھہ بھی تعلق نہ تھا ' قرآن نے اس کہانی کا تذکرہ تک نہ کیا ' اور خاموشی کی زبان میں بتا دیا کہ سرے سے یہ مذکور هی غلط ہے ' بل كذبوا بما لم يحيطوا به علما ۔

قرآن موعظہ و عبرت ہے ' اخلاق و آداب ہے ' بشیر و نذیر و تنزیل ہے ' لیکن تاریخ و تمثیل نہیں ہے ' با این همہ جو غلط واقعے مشہور هوجاتے هیں کبھی کبھی اُن کی تصحیح کردیا کرتا ہے ۔ حضرت نوح کا واقعہ بیان کرکے وہ بڑی دعوے سے اعلان کررها ہے :

تلك من انباء الغيب نوحيها اليك ' ما كنت تعلمها انت و لا قومك من قبل هذا ' فاصبر' ان العاقبة للمتقين (۱۱ : ۴۱)

یہ غیب کی چند خبریں هیں ' هم ان کو بہ طریق وحی تم کو سناتے هیں ' اس سے پیشتر تم اور تمھاری قوم کسی کو بھی اس کا علم نہ تھا ۔ اب صبر و ثبات کو شیوہ بناؤ ۔ جو لوگ متقی هیں اُنھیں کا انجام بخیر ہے ۔

• ◦◦◦ •

موضوع علم الانسان

ایک فرد اور ایک جماعت کے خصائص نفسانیہ میں کسقدر شدید مماثلت ہے ؟ ہر فرد انسانی فطرۃً اپنی ذات سے پہلے دوسروں کی ذات کی طرف توجہ کرتا ہے ' اونکے محاسن و معائب کی تنقید کرتا ہے ' اونکے احوال شخصیہ کا غور و فکر سے مطالعہ کرتا ہے ' یہی حال مجموعۂ افراد اور جماعات انسانی کا ہے - تمام علوم کا موضوع کائنات اور اوسکے خصائص و صفات کی واقفیت ہے - عہد تاریخ کی ابتدا سے ہمکو معلوم ہے کہ انسان ان علوم کی تحقیقات و اکتشافات میں مصروف ہے' لیکن خود انسان نے اپنی ذات کی طرف کب توجہ کی ؟

علم الانسان جسکو انتھراپولوجی کہتے ہیں ' اور جسمیں انسان خود اپنی ذات کے خصائص و اوصاف سے بحث کرتا ہے ' اٹھارہویں صدی کے حاصلات علمیہ میں سے ہے - فرانسیسی عالم بوفون متوفی سنہ ۱۷۸۸ ع اسکا مکتشف اول اور جرمن محقق بلولم بوش متوفی سنہ ۱۸۴۰ ع اسکا مدون اول ہے -

علم انسان کا کیا موضوع ہے ؟ اور اسکے مباحث کیا ہیں ؟ جماعات و اقوام انسانی ' کی ترتیب ' اونکے اوصاف و خصائص متحدہ و متباینہ کی تشریح ' باہمی علاقات نسبی و تعلقات نسلی کی تحقیق ' عام تشریح ' مشابہت ترکیب اعضاے جسمانی ' اتحاد و مشارکت السنہ ' اور مماثلت اخلاق و جذبات ' کے رو سے اونکی نوعی و قومی تقسیم ' نیز سلسلۂ کائنات میں مرتبۂ انسانی کی تعیین ' قواعد و نوامیس طبیعت و فطرت سے اوسکا تعلق ' ان قواعد طبعی و نوامیس فطری کا انسان کے صفات ' خصائص اخلاق اور جذبات کی زیادت و نقص ' یا فنا و بقا پر اثر ' موثرات و تغیرات خارجی ' خصائص موروثی ' تعلقات عصبی ' اور تاثیرات اعتقادی سے اوسکی اثرپذیری و تغیر و تاثر ' زمانۂ وجود نوع انسانی کی تحقیق ' اوسکے قدیم متروکات و آثار کی تفتیش ' انسان قدیم کے کارنامہاے عہد غیر تاریخی کی تلاش و جستجو ' نوع انسانی کے درمیانی منازل ارتقاے جسمانی و عقلی ' اوسکے علل تکون و آفرینش اور اوسکے استقلال (۱) تکون یا ارتقاے تکون کی ' تحقیق و تفتیش -

ان مباحث کی تحقیق کے بعد حسب ذیل سوالات کی تحلیل و تفصیل بھی ایک محقق فن انسانیات کا فرض ہے :

(۱) نوع انسانی کیا کسی ایک اصل واحد سے متفرع ہوئی ہے یا مختلف متعدد اصول سے ؟

(۲) عالم انسانی کسی دو متعین ماں باپ سے پیدا ہوا ہے یا اوسکی مختلف شاخیں متعدد آبا و امہات سے مخلوق ہوئی ہیں ؟

(۳) از روے طبقات الارض نوع انسانی کی کیا عمر ہے ؟

(۴) انسان و حیوان کے درمیان وسائط امتیاز و فصل بتدریج پیدا ہوگئے ہیں ' یا بالطبع ہیں ' اور انسان مستقل و براسہ اپنے اول یوم خلقت سے نوع کی حیثیت رکھتا ہے یا بتدریج و بارتقاے درجات وہ یہاں تک پہونچا ہے ؟

(۵) انسان اور دوسرے حیوانات میں جو تشابہ جسمانی موجود ہے کیا اوس سے باہمی تعلقات نسبی کا بھی اثبات ہوتا ہے ؟

(٦) اگر یہ فرض کرلیا جاے ' کہ اس تشابہ جسمانی سے تعلقات نوعی و نسبی کا اثبات ہوتا ہے تو انسان میں قوت نطق و فہم ' مدارک اخلاق و نفس کیونکر پیدا ہوگئے ؟

اس فہرست سوالات سے ظاہر ہوگا کہ انکی تحلیل و عقدہ کشائی کے لیے دوسرے متعدد علوم کی بھی احتیاج ہوگی ' مثلاً :

جغرافیہ : کہ انواع و جماعات انسانی کے مقامات سکونت اور خصائص اقطاع عالم معلوم ہوں -

طبقات الارض : جس سے خصائص طبقات زمین اور اوسکے مختلف طبقات کا زمانہ اور آثار انسانی کا انمیں وجود ظاہر ہوتا ہے -

علم الاثار : اس فن کے ذریعہ سے نوع انسانی کے حالات و آثار قدیمہ جو غیر تاریخی زمانہ کی یادگار ہیں ' انکی تحقیق ہوتی ہے -

علم النبات و علم الحیوان : ان سے یہ معلوم ہوگا کہ خصائص نباتات و حیوانات و انسان میں کیا تشابہ اور کیا تباین ہے اور ان سے کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں ؟

علم الحیاۃ : نوع انسانی کی حیات ' وجود و عامل حیات ' خصائص حیات انسانی ' اور امتیازات حیات ' سے موضوع علم الانسان کو شدید تعلق ہے -

علم النفس : اس سے انواع و اجناس انسانی کے اخلاق و جذبات ہ باہمی تشابہ و تباین ظاہر ہوتا ہے -

علم التشریح : اس فن کے ذریعہ سے مختلف انواع و اجناس حیوانی و انسانی میں تشابہ و تباین جسمانی اور اونکے باہمی تعلقات ترقی و انحطاط اعضاء کا اظہار ہوتا ہے -

علم اللغات : السنۂ مختلفہ کے تشابہ و اتحاد و مشارکت اصول و الفاظ سے باہمی اجناس و اقوام انسانی کا اتحاد و اختلاف نسل ظاہر ہوتا ہے -

یہ تمام علوم اپنے اندر نہایت دل آویز مباحث رکھتے ہیں ' جن پر کسی دوسری فرصت میں نقد و نظر کی جائیگی -
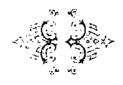
(۱) تکون نوع انسانی کے متعلق علماے علم الانسان کے دو گروہ ہیں ' اول : انسان مستقل اور بلا ارتقاے تدریجی موجودہ حالت پر مخلوق ہوا ' اسی کو ہم نے استقلال تکون کہا ہے ' دوم : انسان موجودہ مرتبۂ انسانیت تک بالتدریج ' جمادی ' نباتی ' اور حیوانی ارتقاآت کے بعد پہونچا ہے ' اس دوسری راے کو ہم ارتقاے تکون کہتے ہیں -

(۵) دعوة الی الحق حصول جاه و کسب مناصب کا ذریعه نهیں هے که اُس کے نام سے اچھے اچھے عهدے حاصل کیے جائیں ' پبلک سروس میں نمایاں جگهیں ملیں ' مال و دولت بڑھے ' اس مقدس فرض کا معاوضه دینے والا صرف خدا هے ' اجر یا اُجرت جو پیش نظر هو اُسی سے طلب کرنی چاهیے -

(۶) جو لوگ داعی الی الحق کے شریک عمل هوں اُن سے بے تعلقی و علحدگی کے لیے خواه کیسا هی دباؤ ڈالا جائے مگر سختی سے انکار کردینا چاهیے -

(۷) داعی الی الحق کے پاس نه خدائی کے خزانے هونگے ' نه اُس میں فرشتوں کی صفت هوگی ' نه غیب داں هوگا ' انسان کی معمولی حیثیت رکھتا هوگا ' اور اسی حالت میں بڑے بڑے جباروں کی حیثیت بگاڑ دینے کا الٹیمیٹم دیگا -

(۸) دعوة الی الحق کے لیے موقع و محل کی تلاش بے سود هے که مستبدین کی طبیعت جب حاضر دیکھ لیں اُس وقت تبلیغ کا کام شروع کریں ' یه موقع شناسی ضروری نهیں - هر حالت میں کام کرتے رهنا چاهیے ' اور اس شدت سے کرنا چاهیے که دیکھنے والے گھبرا اُٹھیں ' سننے والے تنگ آجائیں ' اور برملا کهنے لگیں که مقابلے کے لیے هم طیار هیں ' جو کچھ کرنا هو تم بھی کر دیکھو -

(۹) نتیجه ناکامیاب هی کیوں نه رهے ' استبداد میں خواه کچھ بھی فرق نه آئے ' مگر دعوة الی الحق کی سرگرمی میں فرق نه آنا چاهیے ' جو لوگ دھمکی دے رهے هوں که هم نے تلوار سے فتوحات حاصل کیے هیں ' تلوار هی کے زور سے اس کو قائم بھی رکھینگے ' اُن کو جواب دے دینا چاهیے که خدا کو اختیار هے ' چاهے تم کو تباه کرڈالے یا زنده رهنے دے ' دعوة الی الحق کو ان امور سے تعلق نهیں هے -

(۱۰) دعوة الی الحق مشکوک و مشتبه نظروں سے دیکھی جائیگی ' اُس کے داعیوں کو سخن ساز و مفتری کها جائیگا ' لیکن سلسلۂ سعی و تدبیر میں ان باتوں سے سستی نه آنی چاهیے ' البته اپنی پوزیشن کو واضح کر دینا چاهیے -

(۱۱) طغیان و جبروت کا انهماک دلوں اور دماغوں میں قبول حق کی صلاحیت باقی هی نهیں رهنے دیتا - ایسی طبیعتیں کبھی راه راست پر نهیں آسکتیں ' اُن سے کناره کش هوجانا چاهیے ' قطع نظر کرلینی چاهیے ' اور اُنهیں بالکل هی بائیکاٹ کردینا چاهیے - وه ظالم هیں ' ستم پیشه هیں ' سیلاب فنا میں غرق هو جائینگے ' اُن کے متعلق کسی قسم کی گفت وگو نه کرو ' اپنے بچاؤ کی آپ تدبیر نکالو ' طوفان حوادث سے محفوظ رهنے کے لیے سفینۂ نجات بناؤ ' اُس کے بنانے میں سرگرمی کے ساتھ لگے رهو ' اور خدا نے جو تعلیم دی هے اُسی کے مطابق کام کرو -

(۱۲) اس کام میں انهماک و سرگرمی کو دیکھ کر لوگ مذ اق کرینگے ' هنسنے دو ' تمهیں اپنے کام سے کام هے -

(۱۳) حفاظت کا جو ذریعه اختیار کیا جائے وه صرف اپنے لیے مخصوص نه هونا چاهیے ' بقدر گنجایش - ارباب استبداد کے علاوه جو عذاب الهی کے مستحق هیں - ایک حد تک دوسرے بندگان خدا کے لیے بھی سامان حفاظت بهم پهونچانا چاهیے ' مگر اس کی نوعیتیں مختلف نه هوں ' اور جامعۂ وحدت میں خلل نه پڑے -

(۱۴) جباروں سے بے تعلقی و بائیکاٹ میں قرابت و رشته داری کا پاس و لحاظ ممنوع هے ' کوئی خاص عزیز هی کیوں نه هو ' نهایت اهم خصوصیت کیوں نه رکھتا هو ' مگر دائرۂ حق و صدق سے جهاں باهر قدم نکالے که تباهی آئی ' ایسے لوگ رهی هیں جو عمل صالح اور حقیقی کیرکٹر سے بیگانه هوتے هیں - کفار کی طرح اُن کو بھی بائیکاٹ کردینا چاهیے - اُن پر رحم کرنا یا اُن کے حق میں سفارش کرنی جرم هے ' اور سخت جرم هے - اس سے توبه کرنی چاهیے -

(۱۵) ظالموں اور جباروں کو هدایت نهیں هوا کرتی - ذرهم فی طغیانهم یعمهون ' اُن کی سرکشانه ضلالت کچھ زمانے تک قائم رهیگی - کچھ مدت تک بندوں پر خدائی کرتے رهینگے ' آخر خدا کی حجت پوری هوگی ' اپنی روش تبدیل کرنے کے لیے اُنهیں متعدد موقعے دیے جائینگے ' مگر اُن کے استبداد میں کیوں فرق آنے لگا ' انجام کار سب کے سب نیست و نابود هوجائینگے - حکومت جاتی رهیگی ' سطوت و عزت فنا هوجائیگی ' نام و نشان تک مٹ جائیگا ' دنیا میں خدا کی پادشاهی قائم هوگی ' اور پھر اُنهیں مظلوموں کو برکات الهی نصیب هونگے جن کی آزار رسانی میں ایک دنیا کو مزه آرها هے -

(۱۶) فنائے استبداد کے بعد مسلمان کامیاب هونگے ' اُن پر خدا کی رحمت نازل هوگی ' زمانے بھر کی نعمتوں سے مستفید هونگے ' لیکن بعد کی نسلیں جب خدا کو بھول جائینگی ' جب اضطهاد و استعباد رنگ لائیگا ' جب پھر عزم و ثبات و استقلال میں ضعف آنے لگیگا تو اُن پر بھی تباهی آئیگی ' کامیابی کے لیے صبر و ثبات و تقوی ایک لازمی چیز هے ' جو قوم اس کی خوگر نهوگی ' جس نے قدرت کو اپنے استقلال واتقا (اعلی کیرکٹر) کا ثبوت نه دیا هوگا اُسے کامیابی کی توقع هی نه رکھنی چاهیے -

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یعلم الله الذین جاهدوا منکم و یعلم الصابرین ؟ (۳ : ع - ۱۴)	کیا تم اس خیال میں هو که بهشت میں داخل هوجاؤگے حال اُں که ابھی تک الله نے نه تو اُن لوگوں کو جانچا جو تم میں سے جهاد کرنے والے هیں اور نه اُن کا امتحان کیا جو ثابت قدم رهتے هیں ؟

یه واقعات پیش آنے والے هیں اور ضرور پیش آنے والے هیں ' فتربصوا حتی یاتی الله بامره -

اس میں کامیابی مطلوب هو تو سلسلۂ عمل کی توسیع ' صبر و ثبات کا اعتصام ' اور تقوی و طهارت نفس کا تعود پیدا کرو : لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم و لیبدلنهم من بعد خوفهم امنا -

اطلاع

(۱) ڈالپ کی ڈبل کراؤن سائز ' پین کی مشین ' جو بهترین اور قدیمی کار خانه هے - اس مشین پر صرف دو ڈھائی سال تک معمولی کام هوا هے - اسکے تمام کیل پُرزے درست اور بهتر سے بهتر کام لیلیے مستعد هیں -

ابتدا سے الهــلال اسی مشین پر چھپتا هے - دو هارس پاور کے موٹر میں سوله سو فی گھنٹه کے حساب سے چھاپ سکتی هے - چونکه هم اسکی جگه بڑے سائز کی مشینیں لے چکے هیں - اسلیے الگ کر دینا چاهتے هیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پاؤں سے بھی چلائی جاسکتی هے ڈیمائی فولیو سائز کی - اس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوه هر کام جلد اور بهتر هوسکتا هے -

مدنیت فرنگ

انسانوں کو تیل میں زندہ جلانا

پوتومئو (Putumayo) کی رپورٹ

(مقتبس از انگلشمین - ۲ - جولائی - سنہ ۱۹۱۳ ع)

مظالم پوتومئو کی تحقیق کے لیے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی ' امید کے مطابق اُس کی رپورٹ بہت سخت الفاظ میں شائع ہوئی ہے -

کمیٹی کو ڈائرکٹروں کے خلاف کوئی ایسی شہادت تو نہیں ملی جسمیں وہ علانیہ غلاموں کی تجارت کی ذیل میں خلاف قانون کام کرتے ہوے معلوم ہوے ہوں' تاہم اُن پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے بے انتہا غفلت کی - ایک جگہ کمیٹی نے لکھا ہے کہ " خواہ کتنا ہی ان وحشیانہ اور ظالمانہ کارروائیوں کے ہونے سے انکار کیا جاے مگر انڈینز (اصلی باشندگان جنوبی امریکہ) کو تیل میں جلالیکے واقعات کی کامل طور پر تصدیق ہوگئی ہے " -

کمیٹی نے مسٹر - هارڈنبرگ اور کپتان ویفن (Mr Hardenberg) (Capt. Whiffen) کے الزامات کو تسلیم نہیں کیا - موخرالذکر پر ڈائرکٹروں نے یہ الزام لگایا تھا کہ اُسنے دھمکی دے کر زبردستی روپیہ لیا ہے - کمیٹی نے لکھا ہے کہ " ڈائرکٹر بہت جلد اُن باتونکو قبول کرلیتے ہیں جو ان لوگونکی شہادت کے خلاف ہوں - انہوں نے مسٹر هارڈ نبرگ اور کپتان ویفن کی برات کے متعلق دریافت تک نہیں کیا " کمیٹی نے مظالم کے وجود اور اُس کے ثبوت کو قبول کرتے ہوے ڈاکٹر پاریڈز (Dr. Pardes) کے بیان کی - جو پیرو کی گورنمنٹ کے کمشنر ہیں - تصدیق کی کہ بے شک انہوں نے بہت سے ایسے واقعات کو ظاہر کیا ہے' جو پہلے ظاہر نہیں ہوے تھے -

کمیٹی نے انگریزی ڈائرکٹر سر راجر کیس منٹ (Sir Rodger Casement) کے بیان سے جو اهم انکشافات ظاہر ہوے تھے اُن پر کوئی سوال نہیں کیا سینر ارینا (Senor Arena) نے یہ مان لیا کہ مظالم کے واقعات ضرور صحیح ہیں اگرچہ کچھہ اس میں مبالغہ کی آمیزش ہے - بعض جگہ ممبران کمیٹی نے " عجیب و غریب قصہ " ان روایات کا نام رکھا ہے -

ایک کارٹون میں وہاں کی رعایا کے مصائب دکھاے گئے ہیں جسمیں اُن کو بید لگا لے جارہے ہیں - جلایا جارہا ہے اور انکو گولیاں ماری جاتی ہیں - مسٹر ریڈ (Mr. Read) اس واقعے کو ایک ڈائرکٹر کی قابل نفرت رپورٹ کہتے ہیں' مگر کمیٹی نے اسے بھی صحیح تسلیم کرلیا ہے' اور لکھا ہے کہ " جو بات کارٹون میں ظاہر کی گئی ہے اُس سے کہیں زیادہ مظالم وہاں ہوتے ہیں "

اس رپورٹ میں یہ بھی شائع ہوا ہے کہ " باوجود اس کے کہ وزارت خارجہ سے اُنکی خبرگیری کی ہدایت ہوچکی تھی پھر بھی اسکا کچھہ خیال نہیں کیا گیا ' وہانکے کام پر ملازم رکھنے والے نہایت درجہ کے بدمعاش ہیں' قاتلونکا ایک غول ہے جو اپنی تفریح طبع کے واسطے وہانکے لوگونکو گولیوں سے مارتا ہے ' یا انکو زندہ جلا دیتا ہے " مسٹر ریڈ نے باوجود کوشش اخفا کے یہ ظاہر کیا کہ " لیما میں انہوں نے انڈینز کو گولی سے نشانہ بنتے ہوے خود دیکھا ہے " کمیٹی نے اکثر الزامات ڈائرکٹروں پر عائد کیے ہیں ' اور اس بات کو وثوق کے ساتھہ تسلیم کر لیا ہے کہ " تمام گرم ممالک میں یہ لوگ غلامونکی تجارت کرتے ہیں ' قانون انسداد غلامی کو زیادہ سختی سے استعمال کرنا چاہیے اور اگر کوئی انگریز اس جرم کا مرتکب ہو تو اُسکو انگریزی حکومت سے سزا ملنی چاہیے "

لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ

غلطیہاے مضامین مت پوچھہ' کہتے ہیں : انسان کو اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنا منع ہے ' اصول کی صحت میں کلام نہیں ' لیکن جو فروع نکالے جاتے ہیں خود اُن کی تفریع ہلاکت آفریں ہے - طبیعت میں استقلال ہے تو ہوا کرے ' عزم و ثبات پر تیقن ہے تو ہونے دو' تم کوئی بڑا کام نہ کرو' مہمات امور میں کبھی اقدام نہ کرو -

ہندوستان پر حکومت کرنے کے لیے اگر انگلستان میں انگریزوں کو سول سروس کی تعلیم دلانے کی غرض سے ہر سال کچھہ کم ۱۶ - ہزار پونڈ (دولاکھہ چالیس ہزار روپے) خزانۂ ہند کو ادا کرتے پڑتے ہیں' اور پھر ان سویلینوں سے ہندوستانیوں کی قسمت وابستہ ہوتی ہے ' تو اُن کو رعایا کی عبادتگاہیں ڈھانے ' خانقاہیں گرانے کے احکام نافذ کرانے میں بھی باک نہیں ہوتا ' جب بھی کچھہ نہ کہو -

اگر پنجاب کی نہری آبادیوں میں رعایا کی ضروریات زندگی میں گورنمنٹ کی جانب سے کوئی مدد نہیں ملتی ' اور مزارعین سے نہایت گراں شرح پر مال گذاری وصول کی جاتی ہے ' تو اس شکایت کی تلافی کے لیے دیوان علم (ہاؤس آف کامنس) میں نائب وزیر ہند (مسٹر مانٹیگو) کا صرف یہ جواب کافی سمجھہ لینا چاہیے کہ " ایک سیاح نے ایک ہفتہ وار رسالے میں یہ واقعات شائع کیے ہیں ' مگر دوسرے اشخاص نے جو حالات لکھے ہیں اُن سے یہ بیانات مختلف ہیں - اس لیے قابل تیقن نہیں کہے جاسکتے "

اگر ایک انگریز (جیمس ہنڈرسن) وکٹوریا جیوٹ مل کے ایک ہندوستانی مزدور پر حملہ کرکے اُسے ضرب شدید پہونچاتا ہے ' وہ اسی صدمہ سے بیس دن کے اندر مرجاتا ہے' مقدمہ دائر ہوتا ہے' عدالت اس تعدی کو خطرناک قرار دیتی ہے' مگر مجرم پر صرف ایک سوروپیہ جرمانہ کافی سمجھتی ہے - پارلیمنٹ میں سوال ہوتا ہے ' مسٹر اوگریڈی سفارش کرتے ہیں کہ "جیمس ہنڈرسن " کو ہندوستان سے ملک بدر کردینا چاہیے ' اور عدالتوں کو تنبیہ کرنی چاہیے کہ اس قسم کے مقدمات میں ہندوستانیوں اور یوروپین لوگوں کے مابین فرق نہ کیا کریں ' تو گورنمنٹ کی اس تشریح پر قانع ہوجاؤ کہ " ہنڈرسن نے قلی کو شراب کے نشے میں مارا تھا ' اور وہ ہیضہ سے مرا تھا - وزیر ہند اس معاملہ میں کسی کارروائی کرنے پر آمادہ نہیں ہیں "

اگر جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کے مظالم ہندوستانی مزدوروں پر بدستور قائم ہیں ' اگر حکومت ہند کی یہ قرار داد بھی نافذ العمل نہو سکی کہ آیندہ سے جنوبی افریقہ کے لیے ہندوستان سے قلی نہ بھیجے جائیں ' تو دیوان علم میں مسٹر ہارکورٹ کے اظہار تاسف سے اشک شوئی کرلو کہ گورنمنٹ کوئی چارۂ کار نہیں نکالتی نہ سہی اُس کو افسوس تو ہے -

اگر مدراس و سدرن مرہٹہ ریلوے کے ورکشاپ مدراس میں ریلوے کے ایک انگریز اہلکار نے تین ہندوستانیوں کو اس ہفتہ میں محض اس لیے گولی ماردی کہ اس کے خیال میں " وحشی ہندوستانی اُس کی مہذب میم کو گالیاں دے رہے تھے " تو اس حادثے کو ادبیات اردو کے اس شاعرانہ تخیل کا ذریعۂ تکمیل سمجھو کہ :

کس نے یوں پیار کیا ؟ کس نے وفا کی ایسی ؟
کیوں کریں قتل کسی کو وہ ہمارے ہوتے ؟

اس قسم کے غیر معمولی حوادث طغیان و استبداد کو معمولی تحمل سے انگیز کرلیا کرو' ان پر آزردگی بے جا و بے محل ہے -

(لہا بقیۃ صالحۃ)

دقیق و حقائق

ایــوان شینــوسو
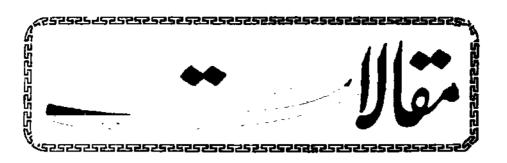
انسان نے اپنی راحت کے لیے کیا کیا سامان کیے ' دشت سنعار میں ایک برج کی تعمیر شروع کی جس کا منارہ آسمان سے باتیں کررہا تھا - صحراے صعید میں ایک سر بہ فلک ایوان کی بنیاد ڈالی جس کی رفعت و بلندی کے ذریعہ سے نعلی ابلغ الاسباب ' اسباب السموات کی تحقیق کا حوصلہ پیدا ہوا تھا ' لیکن قدرت کے زبردست ہات کی ایک معمولی جنبش نے یہ سارے حوصلے خاک میں ملادیے - ساری عمارتیں نقش برآب کردیں ' اور ایسا نام و نشان مٹایا کہ اس آرزو کے لیے بھی کوئی سبیل نہیں رہ گئی کہ :

قف بالدیار وحیی اربعا درسا
ونادھا نعساھا و تجیب عسی

(عمارتوں کے سامنے کھڑے ہو ' ڈھئے ہوئے کھنڈروں کو سلام کرو ' اور انھیں پکارو ' شاید وہ جواب دیں)

" الزہرا " کیا ہوا ؟ " الخلد " کہاں گیا ؟ " الحمراء " کس کے ماتم میں سوگوار ہے ؟ " قطب مینار " کن کا مرثیہ پڑہ رہا ہے ؟ " قلعۂ معلی " اور " تاج محل " کس مٹی ہوئی عظمت کو رو رہے ہیں ؟ ایسے ایسے ہولناک و مہیب انقلاب کے بعد کس کو وثوق ہے کہ موجودہ دنیا کی سب سے بڑی عمارت اور سب سے اچھی نزھت گاہ (ایوان شینوسو Chenouceux) اب تک قائم رہیگی ' اور زمانے کے ہاتھوں اس کا کیا حشر ہوگا ؟

أتبنون بكل ريع آية تعبثون ؟ ' تتخذون مصانع لعلكم تخلدون (۲۶ : ۷۲)

سنہ ۱۵۱۵ ع میں طامس بوہر (Thomas Boher) نے اس محل کی تعمیر شروع کی تھی ' عمارت ہنوز پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ زندگی کے دن پورے ہوگئے ' ارمان نکلنے بھی نہ پائے تھے کہ نومبر سنہ ۱۵۲۳ ع میں جان نکل گئی - مرنے سے قبل محل کے ایک منارے پر اس نے یہ کتابہ لگادیا کہ " یہ عمارت اگر بن گئی تو میری یادگار ہوگی " انسان کی آرزوئیں بھی کیسی غرابت آمیز ہیں ؟ عمارت بن بھی گئی ' یادگار قائم بھی ہوگئی ' مگر جسکی یادگار تھی آج اسکا کوئی نام بھی نہیں لیتا - محل کا ایک وسیع حصہ دریا میں ستونوں پر بنایا گیا ہے ' جو منظر و موقع ہر حیثیت سے بدیع المثال ہے - ہر ایک دل و دماغ میں تفرج کے ولولے پیدا ہوتے ہیں ' لیکن جب آرزو بر آتی ہے تو قدرت یہ پیغام سناتی ہے کہ :

در بزم عیش یک دو قدح درکش و برو
یعنی طمع مدار وصال دوام را

تعمیر کے بے شمار مصارف نے طامس بوہر کو نہایت مقروض کردیا تھا ' اس کے بیٹے نے اداے قرض کے لیے بادشاہ کو یہ محل دے دیا ' اور خود اس میں ایک دن بھی نہ رہنے پایا - بادشاہ فرانسس اول (Francis I) اس کو شکارگاہ کے طور پر استعمال کرتا تھا ' مگر تھوڑے ہی زمانے میں دست قضا نے اس سے بھی یہ عمارت چھین لی - اس کے بعد یہ محل بہت سے مشاہیر کے پاس رہا - بڑے بڑے دولتمندوں نے اسکو خریدا اور بیچ ڈالا ' بہت سے عشرت پسند ہات اس پر قابض ہوے ' اور پھر دست بردار ہوگئے - چار سو ۴۹۷ برس ہوچکے ہیں ' لیکن اس طویل مدت میں کسی ایک شخص کو بھی کامیاب زندگی کا لطف یہاں حاصل ہوسکا - حال میں چاکلیٹ کے ایک سوداگر ہنری مینر (Henri Menier) نے ۷۰ ہزار ۸۰۰ پونڈ (۱۰ لاکھ ۶۲ ہزار روپیہ) میں اسکو خریدا ہے ' دیکھیے اس کے پاس کب تک رہتا ہے ؟ پیغام آسمانی کے بہت سے حصے تو پورے ہوچکے ہیں ' دیکھنا ہے کہ اب آخری حصہ کس شکل میں پورا ہوتا ہے ؟ صدیوں سے اس پیغام عبرت کو ہم سنتے آئے ہیں ' مگر ایوان شینوسو کے حالات پڑھنے کے بعد بھی ایک لحظے کے لیے اس پر غور نہیں کرتے کہ :

اولم نمكن لهم حرماً امنا يجبى اليه ثمرات كل شي رزقاً من لدنا ؟ ولكن اكثرهم لا يعلمون ' وكم اهلكنا من قرية بطرت معيشتها ' فتلك مساكنهم لم تسكن من بعدهم الا قليلا ' وكنا نحن الوارثين (۲۸ : ۵۰ و ۵۱)

کیا ہم نے ان کو حرم سراے امن میں جگہ نہیں دی جہاں ہر چیز کا ثمرہ کھنچا چلا آتا ہے ؟ ہمارے ہاں سے انکو رزق پہونچتا ہے ؟ لیکن اکثروں کو یہ بھی علم نہیں ' ہم نے کتنی آبادیاں تباہ کر ڈالیں جو وسائل عیش کے افراط سے وارفتہ ہوگئی تھیں ' یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد شاذ و نادر موقعوں کے سوا آباد ہی نہیں ہوے ' آخر ہم ہی وارث ٹھہرے -
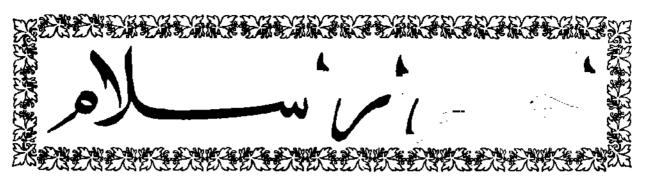
الحریة في الاسلام

[illegible]

و امرهـــم شوری بینهـــم (۴۲ : ۳۶)

(۳)

دوسري بحث

مساوات حقوق و مال

یهاں تک اس بحث کا پهلا ٹکڑا تها ' اب هم دوسرے ٹکڑے پر نظر ڈالتے هیں -

اسلام میں خلفا کو عزت و احترام دیني کے علاوہ حقوق انتظامي و مالي میں کوئي تفرق و ترجیح نه تهي - تاریخ اسلام کا یه ایک مشهور و مسلم واقعه هے ' اور اس کے ثبوت کیلیے تواتر عمل کافی هے - تاهم سلسلۂ بیان کیلیے چند اشارات کیے جائیں گے -

انـــک لعلـــی خلـــق عظیـــم !!

گذشته صفحات میں ظاهر کیا جاچکا هے که آنحضرت صلعم کا عام مسلمانوں کے ساتهه طرز عمل کیسا تها ؟ اور کس مساویـانه حیثیت سے وہ تمام مسلمانوں سے ملتے تهے ؟ سیرت نبوي کے بے شمار واقعات میں سے ایک واقعه بهی ایسا نهیں' جو اس مساوات سے مستثنی هو - وہ همیشه لوگوں میں اسقدر مل جل کر بیٹهتے تهے جیسے اوس مجلس کا ایک عام ممبر' اور همیشه فرماتے : " خدایا میں غریب هوں - مجهکو غریبوں میں زندہ رکهه' اور غریبوں هي کے زمرہ میں اٹها " کهانیکے وقت آپ اسطرح بیٹهتے ' جسطرح ایک معمولي غلام' اور پهر فرط انکسار سے فرماتے : " میں خدا کا غلام هوں - اوسیطرح کهاتا هوں جسطرح ایک غلام کهاتا هے "

الله اکبر !

ادهر الله سے واصل' ادهر مخلوق میں شامل !

مقام اس برزخ کبری میں تها حرف مشدد کا !

خلیفۂ اسلام کے اختیارات

حضرت ابوبکر نے اول خلافت میں جو سب سے پهلي تقریر کي اوسکے بعض فقرے یه هیں :

ایها الناس ! قد ولیت امرکم ولست بخیرکم - ایها النـــاس انا متبع ولست بمبتدع ' فـــان احسنت فاعینوني' وان زغت فقومونی - (ابن سعد - ج ۳ ص ۱۲۹)	لوگو ! میں تمهارا خلیفه مقرر هوا هوں گو میں تم سے بهتـــر نهیں هوں - لوگو ! میں پیـــروی کرنے والا هوں ' کوئی نئی بات کرنے والا نهیں هوں - اگر میں ٹهیک کام کروں تو مجهے مدد دو' اور اگر میں کج هوجاؤں تو مجهے سیدها کردو !

فتح شام کے بعد ایک مجلس شوری میں ایک مسئله کی نسبت جب اختلاف آرا هوا' تو حضرت عمر فاروق نے ایک طویل خطبه دیا - اسکے چند الفاظ یه هیں :

فاني واحد ... کاحدکم ولست ارید ان تتبعـوا هـــذا الذی اهوی - (کتاب الخراج قاضی ابـــو یوســـف ص ۱۵)	کیونکه میں بهی تم میں سے ایک کے برابر هوں ' میرا منشا یه نهیں که میں جو چاهتا هوں اوسکو تم بهی مان لو !

" کاحدکم " کے لفظ پر غور کرو ! آجکل اکثر موقعوں پر پریسیڈنٹ کی راے دو ووٹوں کے برابر هوتی هے ' یا اسکو حق ویٹو حاصل هوتا هے ' لیکن حضرت فاروق نے صاف کهدیا که گو میں خلیفۂ وقت هوں' تاهم میری راے تمام اعضاء شوری کی طرح صرف ایک ووٹ هی کا حکم رکهتی هے - اس سے زائد نهیں -

اس سے پہلے حضرت ابوبکر نے فرمایا که " انا متبع و لست بمبتدع " یعنے اسلامی فرماں روا اس سے زیادہ کوئی درجه نهیں رکهتا که وہ احکام کتاب و سنت کو ظاهر کرے اور آنکے عمل درآمد کیلیے بمنزله ایک محتسب کے هو - خود اسکو کوئی راے دینے کا حق نهیں -

کیا آج یورپ کی بهتر سے بهتر جمهوریت میں کوئی اسکی نظیر ملسکتی هے ؟ فتدبروا و تفکروا یا اولی الالباب !

خلیفـــۂ وقت کے مصـــارف

شخصي حکمراني کا سب سے زیادہ ظالمانه اور مکروہ منظر یه هے که قوم اور ملک کی دولت صرف ایک فرد واحد کے آرام و تعیش کا ذریعه هوتي هے' اور جبکه الله کے هزاروں بندوں کو زندہ رهنے کیلیے بدتر سے بدتر غذا بهي میسر نهیں آتي ' تو وہ سونے کے تخت پر لعل و جواهر کے دانوں سے کهیلتا هے !

پس جمهوریة صحیحه کا ایک نهایت اهم رکن یه هونا چاهیے که حصول عز و جاہ اور خرچ مال و دولت کے لحاظ سے عام رعایا اور اور والي ملک کا درجه ایک کردیا جاے ' اور کوئي ممتاز اور فرق العادۃ حق اسے حصول مال و تسلط خزینه کا نه دیا جاے -

اگر یه سچ هے تو دنیا کو رونا چاهیے که اب تک اسکي بدبختی ختم نهیں هوئی - وہ حریت و مساوات کے نعرے جو نئے تمدن کي فضا کو همیشه طوفاني رکهتے هیں ' افسوس که ابهي اصلیت و حقیقت کے حصول کے محتاج هیں - انساني آزادي کا وہ فرشتہ' جسکي نسبت کها جاتا هے که " انقلاب فرانس " کے پروں سے زمین پر اترا' گو بهت حسین هے ' مگر پورا کامیاب نهیں - آج بهی یورپ کو حریت کا سبق لینے کي ضرورت هے - آج بهي وہ درس مساوات کا محتاج هے - آج بهي اسے مضطرب هونا چاهیے ' تاکه نوع انساني کے احترام کے معمے کو حل کرے ' اور خدا کے یکساں اور هم درجه بندوں کو تفریق و امتیاز دنیوي کي لعنت سے چهڑانے کي معرفت حاصل کرے -

عالم اسلامی

الجزائر کے ایک مظلوم عرب کا خط

محکومیت کے نتایج

" یہاں کي حالت کیا پوچھتے ہو ؟ یہاں رہنا انگاروں پر لوٹنا ہے - جب تک ہجرت کي اجازت تھي زندگي دوبھر نہ تھي کہ اس عذاب سے نجات کي کچھہ امید تو تھي ' مگر جب سے یہ آخري دروازۂ نجات بھی بند ہوگیا ہے ہر مخلص جزائري زیست سے بیزار ہے - کاش موت جلد آتي !

قوم پر تنگ گیري سخت سے سخت تر ' شہروں کي حالت بد سے بد تر ' کہاں سے الفاظ لاوں کہ یہاں کي حالت تمہارے سامنے ممثل و مجسم ہوجائے -

تم نے جس حالت میں دیکھا تھا اُس سے اب یہاں کي حالت بالکل [illegible] ہے - اور کیوں نہ ہو ؟ جب کہ دولاب سیاست کي رفتار غیر معمولي ہو ؟ موجودہ سیاست کا محور یہ ہے کہ " جزائري یا فرانسیسي بن جائیں یا مٹادیے جائیں " -

فرانسیسي بنے تو وہ خیل ' دخیل کي قدر معلوم ' اسکے علاوہ پھر اسلام کہاں ؟ اگر فرانسیسي نہ بنے تو زد و کوب ' قید و بند ' تیغ و تفنگ ' دار و رسن !

دونوں صورتیں مہلک ' ہر مخلص جزائري کا دل فگار ' انکھیں خونبار ' اور زبان موت کي خواستگار -

شیاطین الانس یعني فرانسیسي جاسوس ہباء منثور کي طرح پھیلے ہوے ہیں ' اجتماع عام یا خاص ' کسی کام کے لیے ہو یا صرف لطف صحبت کے لیے ' وقت سرشام ہو یا اخر سحر ' غرض صحبت کسي قسم کي ہو ' کہیں ہو ' کسي وقت ہو ' وہ موجود ' اور اب تو صحبت و اجتماع کي بھي ضرورت نہیں ' خلوت میں بھی نازل !

حالت سخت ناگفتہ بہ ' اعتماد مفقود ' نہ بیٹے کو باپ پر بھروسا نہ باپ کو بیٹے پر ' بھائي بھائي کا تو کیا ذکر ' بہترین افراد قوم کے پاس ان ضمیر فروشوں کی آمد و رفت بکثرت ' اس آمد و رفت کا نتیجہ باغیانہ مساعي کي اطلاع سے لبریز رپورٹیں ' اور یہ رپورٹیں گو محض دفتر کذب و افتراء مگر فرانس کے لیے وحي آسماني ' رپورٹ کا اثر ؟ احکام قید ' اوامر جلاء وطن سزاے موت ' مرافعہ ؟ نہیں ' نظر ثاني ؟ اگر ہو بھي تو فائدہ ؟ قاضي (جج) تو فرانسیسي ہونگے -

مغرب اقصی پر فتن و حوادث کا ابر کثیف چھایا ہوا ہے ' آگ اور خون کي بارش ہورہي ہے ' وطن و ملت کے پرستاران غیور سربکف آرہے ہیں ' وادیاں اور میدان آباد ہورہے ہیں ' گھر ویران ' گھرانے برباد ' ! عالم اسلامي سنتا ہوگا اور روتا ہوگا ' مگر ہم بدبخت اہل جزائر پر تو بجلیاں گر رہي ہیں -

یہ اسلیے نہیں کہ مغرب اقصی میں اسلام کي زندہ یادگاریں مٹائي جارہي ہیں ' یہ مٹانا نہیں ہے بلکہ دوبارہ زندہ کرنا ہے ' توپ کی آگ اور تلوار کا پاني تو وہ بخار پیدا کرتا ہے جس سے تاج و تخت بلختہ اقوام کي ہستي کي کل دوبارہ چلنے لگتي ہے - بلکہ اسلیے کہ فرانس یہ علم بردار مدنیت ' یہ مطلع حریت ' یہ مدعي قطع سلاسل استعباد و استبداد ' سمجھتا ہے کہ ہم غلام ہیں اور وہ ہمارا آقا ' ہم مملوک ہیں اور وہ ہمارا مالک ' ہمارے جسم و جان انکي قرباني کے لیے مخارق ' اور ہمارا مال و دولت اسکے دست تصرف کے وقف !

یونان ' اطالیا ' مالطہ ' وغیرہ کے دریوزہ گر یہاں آتے ہیں فرانس کي جنسیت میں ' داخل ہوتے ہیں ' ان پر الطاف و عنایات کي بارش ہوتي ہے ' سیر حاصل زمین اور اعلی مناصب ان کو دیے جاتیں ' تہیدستي کے بعد دولتمندي ' بوریا نشیني مذلت کے بعد کرسي نشیني عزت ' غرور و نخوت لازمي ' گویا افریقي فرعون ! مسلمانوں کو زجر و توبیخ ' گیرودار ' سرزنش و پاداش ' قتل و سفک .... کیا کیا لکھوں ' کیا بات اٹھہ رہتي ہے ؟

مغاربہ اور فرانس سے الدار البیضاء میں جنگ ہوئي ' مغاربہ ہمارے کون ہیں ؟ ہمسایہ ' ہم وطن ' ہم مذہب ' پھر ان تمام امور سے قطع نظر وطن پرستان غیور ' علم برداران استقلال ' سرفروشان راہ حریت ' انکي خاک پا چشم انسانیت کے لیے کحل الجواہر ' انکا ہر قطرۂ خون لعل و گوہر سے زیادہ قیمتي ' انکا وجود افریقہ کے لیے باعث شرف و افتخار -

یہ پیکران شرف و انسانیت اور تیغ و توپ کا نشانہ ! وہ بھی مسلمان ہاتھوں سے ! ؟

فرانس نے حکم دیا کہ الجزائر کا ہر قبیلہ اپنے اپنے سپاہیوں کی مقررہ تعداد اپنے ہي قائد (سرلشکر) کے زیرکمان میدان جنگ بھیجے -

آمدني کے تمام سرچشموں پر اغیار کا قبضہ ' گراني شدید ' اہل ملک تہیدست ' فاقہ عالمگیر ' ہر جزائري ضعیف و نزار ' ان سب پر فرانسیسي عمال اور فرانسیسي جنسیت اختیار کرنے والوں کي جباریاں اور قہاریاں مستزاد ' مرگ زیست سے پسندیدہ تر ' ان حالات میں میدان جنگ جانے کا حکم ' امتثال حکم کے لیے تشویق و ترغیب ' تہدید و ترہیب ' اور بالاخر تنکیل و تعذیب ' فرانسیسي احکام پر عمل کیوں نہوتا ؟

ہر قبیلہ سے نکلي جماعتیں کارزار کو گئیں - خود مرے ' اپنے بھائیوں کو مارا اور اسلام کو دنیا کے سامنے شرمسار کیا !

مغرب اقصی میں وطن و حریت پرستی کي آگ پھر شعلے مار رہي ہے ' فرانس کي حقیقت معلوم ' یہ آگ اسکے دبائے دب چکي ' یہي ہوگا کہ الدار البیضاء کے تجربے سے فائدہ اٹھایا جائیگا - اہل الجزائر سے پھر کہا جائیگا کہ چلو اپنے بھائیوں کے سینوں پر گولیاں برساؤ جو عشق وطن کے حریم اور دولت توحید کے گنجینے ہیں ' چلو تاکہ فرانس تمہیں اپنے مصالح کي قربانگاہ پر چڑھائے اور اس جاں نثاري کے عوض میں اللہ ' اسکے رسول ' اسکے ملائکہ اور تمام عالم اسلامي کي لعنت دلوائے -

یہ ہے جسکي وجہ سے ہر عاقبت اندیش جزائري پر بجلیاں گر رہي ہیں -

خط طویل ہو گیا اس لیے ختم کرتا ہوں - مزید حالات سے پھر اطلاع دونگا -

میں معمولاً ہر نماز کے بعد دعا کرتا ہوں کہ خداے تعالی تمام عالم اسلامي کو مقہوریت کے علاوہ دنیا کي ہر قسم کي غلامیوں سے آزاد کرے - اور انکو آزاد مستقل اور خود مختار قوم بنائے - کاش تم بھي اور نہ صرف تم بلکہ تمام مسلمان میري طرح دعا کرتے ہوں "

فی الشتاء و حلة فی القیظ ' وما احج علیه واعتمر من الظهر - وقوتی وقوت اهلی کقوت رجل من قریش لیس باغناهم ولا بافقرهم - ثم انا بعد رجل من المسلمین یصبنی ما اصابهم - (ابن سعد ج ٣ ص ١٩٨)

کپڑے ایک جاڑے کیلیے اور ایک گرمی کا - ایک سواری جسپر حج اور عمرہ ادا کروں ' اور قریش کے ایک متوسط الحال آدمی کے اخراجات طعام کے برابر اپنے اور اپنے اهل و عیال کیلیے اخراجات طعام - اسکے بعد میں ایک ادنی مسلمان هوں ' جو انکا حال هے وهی میرا حال هے -

حضرت معاذ کي تصریح اور خلافت اسلامي کي اصلی تصویر

معاذ بن جبل ایک بڑے پایہ کے صحابی هیں - روم کے دربار میں سفیر بن کر گئے تھے - رومی سردار نے قیصر کے جاہ و جلال اور اعزاز و اختیارات سے اونکو مرعوب کرنا چاها - یہاں مسلمانوں پر دوسرا هی رنگ چھایا هوا تھا - جنکے دلوں میں جلال خداوندي کا نشیمن هو ' انکي نظروں میں اس طلسم زخارف دنیوي کي کیا وقعت هوسکتی هے ؟ حضرت معاذ نے امیر عرب کے اختیارات کي جن الفاظ میں تصویر کھینچی ' وہ حسب ذیل هے :

وامیرنا رجل منا ' ان عمل فینا بکتاب دیننا وسنة نبینا قررناہ علینا وان عمل بغیر ذلک عزلناہ عنا وان هو سرق قطعنا یدہ ' وان زنا جلدناہ ' وان شتم رجلا منا شتمه بما شتمه ' وان جرحه اقادہ من نفسه ' ولا یحتجب منا ' ولا یتکبر علینا ' ولا یستاثر علینا فی فیئنا الذي افاءہ اللہ علینا ' وهو کرجل منا - (فتوح الشام ازدی - ص - ١٠٥ کلکتہ)

همارا خلیفہ هم میں کا ایک فرد هے ' اگر همارے مذهب کي کتاب اور همارے پیغمبر کے طریقہ کي پیروي کرے تو هم اسکو اپنا خلیفہ باقي رکھیں ' ورنہ اسکو معزول کردیں اگر وہ سرقہ کرے تو اسکے هاتھ کاٹ ڈالیں ' اگر زنا کرے تو اسکو سنگسار کردیں ' اگر وہ هم میں سے کسیکو گالي دے تو وہ بھي برابر کي گالي دے - اگر وہ کسیکو زخمي کرے تو اسکا بدلہ دینا پڑے ' وہ هم سے چھپکر قصر و ایوان میں نہیں بیٹھتا ' وہ هم سے غرور و تکبر نہیں کرتا ' وہ تقسیم غنیمت میں اپنے کو هم پر ترجیح نہیں دیتا ' وہ هم میں ایک معمولي آدمي کا رتبہ رکھتا هے ' اور بس "

ان الفاظ کو غور سے پڑھو - کیا اس سے واضح تر ' اس سے روشن تر ' اس سے صحیح تر ' اس سے موثر تر الفاظ میں جمہوریت کي حقیقت ظاهر کي جاسکتي هے ؟ کیا حکومت عام کی اس سے بہتر نوعیت هوسکتي هے ؟ کیا مساوات نوعي اور عدم تفوق و ترجیح افراد کي اس سے بہتر مثال تاریخ عالم پیش کرسکتی هے ؟ اللہ بني امیہ سے انصاف کرے ' جنھوں نے اسلام کی اس مقدس تصویر مساوات کو اپنے کثافت اغراض و نفس سے ملوث کردیا اور اسکی بڑھتی هوئي قوتیں عین دور عروج میں پامال مفاسد و استبداد هوکر رهگئیں ! ضلوا فاضلوا ' فویل لهم ولا تبا عهم !

اللہ اللہ ! آج دنیا کي ایک وہ قومیں هیں ' جنکے پاس کچھہ نہ تھا پر آج انھوں نے حاصل کیا ' اور ایک هم هیں کہ خزانے کے خزانے لیکر آئے تھے ' مگر آج سواے ذکر عیش کے خود عیش کا کہیں وجود نہیں !!

آیندہ و گذشتہ تمناؤ حسرت ست
یک کاشکے بود کہ بصد جا نوشتہ ایم

شرک فی الصفات

کلمات تعظیم و تبجیل کے عجیب و غریب القاب هیں ' جو ملوک و سلاطین عالم کے ناموں کے پہلے نظر آتے هیں ' اور جنکے بغیر ذات شاهانہ کیطرف اشارہ کرنا بھی سوء ادب کی اخیر حد هے ' مگر مرقع خلافت اسلامیہ میں اونکی مثال ڈھونڈھنا بیکار هوگا - ایک ادنی مسلمان آتا هے ' اور یا " ابا بکر " اور یا " عمر " کہکر پکارتا هے اور وہ خوشی سے جواب دیتے هیں - زیادہ سے زیادہ جو الفاظ تعظیمي استعمال هوسکتے هیں ' وہ " خلیفہ رسول اللہ " اور " امیر المومنین " هیں ' اور جو مدح نہیں بلکہ واقعہ هے - امرا و حکام ملک بھی انھیں الفاظ سے خلفا کو خطاب کرتے تھے -

خود آنحضرت (صلعم) کی بھي یہی حالت تھي - آپ اپني نسبت لفظ آقا (سید) تک سننا پسند نہیں فرماتے تھے - ایک معمولی بدوي آتا تھا اور " یا محمد " کہکر خطاب کرتا تھا - ایک بار ایک بدوي حاضر هوا ' اور ڈرتا هوا خدمت نبوي میں آگے بڑھا - آپ نے فرمایا :

" تم مجھسے ڈرتے هو ؟ میں اوس ماں کا بیٹا هوں جو قدید (ایک معمولی عربی کھانا) کھاتی تھی (یعنی ایک معمولی عورت کا بیٹا هوں) "

سبحان اللہ !

چہ عظمت داد یا رب بخلق آن عظیم الشان
کہ " انی عبدہ " گوید بجاے قول " سبحاني "

ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو خدمت نبوي میں بھیجنا چاها - اوسنے باپ سے پوچھا کہ اگر حضور اندر تشریف فرما هوں تو میں کیونکر آواز دونگا ؟ باپ نے کہا :

" جان پدر ! کاشانۂ نبوت دربار قیصر و کسری نہیں هے - حضور کی ذات تجبر و تکبر سے بلند هے آپ اپنے جاں نثاروں سے ترفع نہیں کرتے " !

اللهم صل علی افضل الرسل واکملهم محمد ' وعلی افضل المسلمین ' واکملهم آله الابرار ' واصحابه الاخیار -

ماضی و حال

یہ حالت تو تاریخ اسلام کي افضل ترین هستي سے لیکر اسکے خلفا و جانشین تک کی تھی ' لیکن اسکے مقابلے میں آج بادشاهتوں اور ریاستوں کو چھوڑ کر ' صرف اپني قوم کے ان لوگوں کو دیکھو ' جنکے پاس جائداد کا کوئي حصہ یا چاندي سونے کے کچھہ سکے جمع هوگئے هیں - ان میں بہت سے لوگ دولت کو تمام فضیلتوں کا منبع قرار دیتے هیں ' اور اسلیے لیڈري اور پیشوائي کے بھی مدعی هیں - ان میں بہت سے فراعنہ اور نمارنہ تم کو ایسے ملیں گے ' جنکا نام اگر ان خطابوں سے الگ کرکے زبان سے نکالا جاے ' جو انکے شیطاني خبث غرور نے گھڑ لیے هیں ' یا حکومت کي خوشامد و غلامي کا اصطباغ لیکر حاصل کیے هیں ' تو انکے چہرے مارے غیظ و غضب کے درندوں کی طرح خونخوار هوجاتے هیں ' اور چارپایوں کی طرح هیجان غصۂ و غلظت کو روک نہیں سکتے -

رسول خدا اور انکے جانشین اپنے تئیں محض ایک متبع کتاب و سنت سمجھتے تھے ' اور ایک معمولی باشندۂ مدینہ کے برابر قرار دیتے تھے - وہ پکار پکار کہتے تھے کہ میں اسی وقت تک تمھارا امیر هوں ' جب تک حق و شریعت کے مطابق چلوں ' اور اگر میں کجروي اختیار کروں تو تم مجکو سیدھا کردو - پھر آجکل کے ان بدترین نسل فراعنہ سے کوئي نہیں پوچھتا کہ یہ کیا تمرد اور کیا

یہ سب کچھ آپ اسلام ھي سکھا سکتا ھے - وہ کل کي تاریکي کي طرح آج کي روشني میں بھي اسکا محتاج ھے - کیونکہ " انساني مسئلہ " کے حل کي روشني صرف اسی کے پاس ھے ؟

یورپ کہتا ھے کہ مساوات اور حریت کا وہ معلم ھے - ھم اسکو سچ مان لیتے ھیں ' لیکن پھر یہ کیا ھے ' جو ابتک بادشاھوں کے سروں پر نظر آتا ھے ؟ یہ کس کي دولت ھے ' جو تاج شاھي کے ھیروں میں دفن کي جاتي ھے ؟

وہ سر بفلک عمارتیں ' وہ عظیم الشان محل و ایوان ' وہ انساني ترقی کے بہتر سے بہتر وسائل تعیش ' اور ذرائع آرام و راحت جو آج بھی اسکے بادشاھوں اور پریسیڈنٹوں کیلیے لازمي سمجھے جاتے ھیں ' کہاں سے آتے ھیں ' اور کن کا خون ھے ' جنکے قطروں سے عظمت و کبریائي کي یہ چادر رنگی جاتي ھے ؟

آج یورپ کے بادشاھوں کی اُن تنخواھوں پر نظر ڈالو ' جو ملک کا خزانہ بے دریغ اُن پر لٹا رھا ھے -

شاہ انگلستان کي تنخواہ

جیب خرچ	١١٠٠٠٠	پاونڈ ماھوار
ملازموں کی تنخواہ	١٢٥٨٠٠	" "
گھر کا خرچ	١٩٣٠٠٠	" "
محلات شاھی کی آرایش کیلیے	٢٠٠٠٠	" "
انعامات و خیرات کیلیے	١٣٢٠٠	" "
متفرق اخراجات	٨٠٠	" "
میزان کل	٤٧٠٠٠٠	" "
بحساب روپیہ	٧٠٥٠٠٠٠	روپیہ "

اسمیں شاھزادہ ویلز کے ٣ - لاکھ ' اور دیگر شاھزادوں کی رقوم

ادبیات

اسلام کا نظام حکومت

جب ولي عہد ھوا تخت حکومت کا (یزید) * عامل یثرب و بطحـا کو یہ پہنچے احکام :
" کہ ولي عہد کا بھي اب سے پڑھے نام ضرور * خطبہ پڑھتـا ھے حریم نبـوي میں جو امـام "

* * *

وقت آیا تو چڑھـا پایۂ منبـر پہ خطیب * اور کہـا یہ کہ " یزید اب ھے ' امیـر الاسـلام
یہ نئي بـات نہیں ھے ' کہ ابو بکـر و عمـر * جانشیں کرگئے ' جب موت کا پہنچا پیغـام "

* * *

اُٹھے کے فرزند ابو بکـر نے فوراً یہ کہـا : * " سر بسـر کذب ھے یہ ' اے خلف نسل لئام !
جھوٹ ھے یہ ' کہ ھے یہ سنـت بو بکـر و عمر * ھاں مگـر قیصر و کسری کي ھے یہ سنت عام
اپنے بیٹے کو بنایـا ، تھـا خلیفـہ کس نے ؟ * ایسي بدعت کا نہیں مذھب اسلام میں نام
یہ طـریقـہ متـوارث ھے تو کفـار میں ھے * ورنہ اسلام ھے اک مجلس شوری کا نظـام
شلی اسلام ھے شخصیت ذاتي سے بعیـد * شرع میں سلطنت خاص ھے ممنـوع و حرام
اس سے بھي قطع نظر ' نسل عرب ھیں ھم لوگ * وہ کوئي اور ھیں ' ھوتے ھیں جو شاھوں کے غلام " !!

(شبلي نعماني)

اگر یورپ نے مساوات انساني کا راز پا لیا ھے ' تو پھر اب تک بادشاہ و رعیت کے حقوق و امتیازات میں یہ فرق کیوں ھے ؟

یورپ کی مساوات یہ ھے کہ بادشاہ کے ھاتھہ سے مطلق العنانی کي باگ چھین لے ' مگر اسلام صرف اتنے ھي کو کافی نہیں سمجھتا - بلکہ وہ اُسکے سروں پر سے تاج ' اور اُنکے نیچے سے تخت بھی کھینچ کر اولٹ دینا چاھتا ھے - کیونکہ وہ کسی انسان کو محض خلیفۂ وقت ھونے کي بنا پر یہ حق دینا جائز نہیں رکھتا کہ لاکھوں انسانوں کے سر پر ٹوپیاں ھوں ' مگر اس ایک کا سر ھیروں اور موتیوں سے لیپا جاے !

مدینے کا وہ قدوس بادشاہ چٹائی پر سوتا تھا ' اور اُسکے جسم مبارک پر داغ پڑجاتے تھے - اُسکے جانشیں عین اُس وقت ' جبکہ روم و عجم کے تخت اولٹنے کیلیے حکم دینے والے تھے ' پھٹے کملوں کو جسم پر رکھتے تھے ' اور بتوں کی جھونپڑي کے نیچے سوتے تھے !!

شامل نہیں ھیں - ٧٠ - لاکھہ - ٥٠ - ھزار روپیہ صرف بادشاہ کي ذات خاص کیلیے ھے !!

شہنشاہ جرمني

مجموعي رقم ماھوار بحساب روپیہ ٩٠٠٠٠٠٠

بطور نمونے کے ھم نے دو بڑے بادشاھوں کي تنخواھیں درج کردیں -

اب ذرا دیکھو کہ اسلام نے مسلمانوں کے بادشاہ کیلیے کیا تنخواہ رکھي ھے ؟ اور خود انکا مطالبہ اپنی تنخواہ کي نسبت کیا تھا ؟

خلیفۂ اسلام کے مصارف

حضرت عمر نے ایک موقع پر خود ھي اپنے مصارف بتلادیے :

اُخبرکم بما یستحل لی منـہ حلتان : حـلۃ — میں خود بتاتا ھوں کہ بیت المال سے مجھے کتنا لینا جائز ھے ؟ دو جوڑے

کا یہ منشا تھا کہ مقدونیہ کو خود مختار حکومت دلادے - اس ارادہ میں سرویا اور یونان بھي شریک ہوگئے -

بے شبہ خود مختار حکومت کی تجویز اس بنا پر تھي کہ مقدونیہ کسي نہ کسي روز اپنے آپ کو بلغاریا کے ساتھہ ملحق کرلیگي - سرویا اور یونان بھي اس تخیل سے واقف ہوگئے تھے ' انھوں نے اپنے اپنے مد نظر علاقوں کي تقسیم اور حد بندي کے مسئلہ کو صاف کر لینا چاہا - معاملات نے سروي اور بلغاري مقاصد کو پورا کردیا - اور بلغاریا کو اب مغربي مقدونیہ کے کھونے کا اندیشہ ہوگیا -

ایم - ہارٹوگ (M. Hartwig) روسي سفیر متعینہ بلغراد اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ ع میں پہونچا - اسکے آتے ہي یہ کوشش کي کہ تینوں سلافي ریاستوں میں اتحاد ہو جاے ' اس معاملہ کا ہنوز کوئي تصفیہ نہیں ہوا تھا کہ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ ع میں اطالیہ سے ترکوں کي جنگ شروع ہوگئي -

ایم - ملوانووچ (M. Milvonovitch) نے سروي اور بلغاري اتحاد کي کوشش کي چنانچہ ۱۳ - مارچ سنہ ۱۹۱۲ ع کو یہ اتحاد قائم ہوگیا -

جو امور یونان سے طے ہو چکے تھے یہ معاہدہ اسي کے مطابق تھا ' اس اتحاد میں یہ شرط بھي تھي کہ صرف مدافعانہ جنگ میں شریک ہونگے ' اور ترکوں پر خود حملہ کبھي نہیں کرینگے - مگر ان اقوام کے جائز حقوق (جنکے وہ مستحق ہیں) ترکي سے طلب کرنے میں ایک دوسرے کو مدد دینگے -

عہد نامہ میں ایک عجیب بات یہ بھي تھي کہ اگر ترکوں سے کوئي لڑائي ہو اور اسمیں معاہدین کامیاب ہوں تو اسوقت ملک کي تقسیم کس طرح ہوگي ؟ اسکي پوري تفصیل مذکور تھي - یہ شرائط معلوم ہوتا ہے کہ ایم پاشیچ (M. Pashich) نے بڑھائے تھے ' کیونکہ وہ بلغاریا کي فوجي طاقت کو جانتا تھا ' اور ایسي صورت میں وہ سرویا کے حقوق اور اسکے حصہ ملک کو اول ہي سے طے کر لینا چاہتا تھا -

اس امر کي بھي کوشش کي گئي کہ سرویا کي تجویز مقاسمہ اور بلغاریا کي تجویز آزاد مقدونیا کو منطبق کرلیں ' بات یوں طے ہوئي کہ :

(۱) سلسلہ شار کے عقب کا کل ملک یعنے قدیم سرویا ' اور نوي بازار سرویا کے لیے مخصوص ہوگا -

(۲) رھوڈوپ اور دریاے اسٹرویا کا جنوبي و مشرقي حصہ ملک بلغاریا کو ملیگا -

(۳) اسکے بیچ کا ملک مقدونیہ کی خود مختار حکومت میں شامل ہوگا -

(۴) اگر مقدونیہ خود مختار ہوسکے تو کوستندل سے ذرا شمال مغرب کے پرے جہاں سروي' بلغاري اور ترکي سرحدیں ملتي ہیں وہاں سے ایک خط جبل اچرڈا (Ochrida) کے آخري شمالي حصہ تک کھینچا جائے - اسمیں کراتوو ' ویلیس ' مناستر ' اور اوچرڈا بلغاریا کو مل جائے ' اور اس خط کے شمال اور سلسلہ شار کے جنوب میں جو اضلاع کازاس ' کمانوو ' اسکوپ ' کوشیور (قرشي) اور دبرا واقع ہیں اُن کا تصفیہ زار روس کے فیصلہ پر چھوڑ دیا جاے -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

انگلستان ترکي اور هندوستان

(امریکہ کے ایک مشہور اخبار کا اقتباس)

جنگ بلقان کے اہم نتائج' وزارت خارجیۂ برطانیہ کے طرز عمل' اور سر ایڈورڈ گرے کي دو طرفہ کارروائیوں سے ایک نتیجہ یہ بھي نکلا ہے کہ توقع کے خلاف ترکوں اور هندوستان کے مسلمانوں نے اپني پالیسي تبدیل کردي - اس تبدیلي کي ابتدا مسلمانان هند کي طرف سے اُس وقت دیکھي گئي جب گذشتہ سال شمالی ایران میں روس کے مظالم کي داستان خونیں کا علم ہوا ' اور یہ بھي معلوم ہو گیا کہ یہ بربادیاں باد شمال کے ساتھہ باد جنوب کي شرکت سے ہوئي ہیں ' اس الزام سے براءت کسیطرح ممکن نہیں تھي ' کیونکہ یہ معاملات کچھہ تعصب پر مبني نہ تھے - نہ انمیں مبالغہ کي آمیزش کی گئي تھي ' ہر شخص نے فوٹو کے ذریعہ سے یہ خونیں داستانیں اچھي طرح دیکھہ لیں -

ایران کے شہداے ملک و ملت کو جنھوں نے انگریزي روسي معاہدہ کے خلاف اپنے ملک کي حفاظت کرني چاہي تھي پھانسي دي گئي ' فوٹو میں صاف نظر آرہا ہے کہ شہیدان وطن کو ایک ہي درخت میں لٹکا یا گیا ہے ' اُس کے چاروطرف روسي افسر اور ملت فروش محمد علي مرزا کے ساتھي کھڑے ہیں - جاں نثاران قوم و ملت کے سر نیچے کي طرف لٹک رہے ہیں - بعض کي کھال بھیڑ بکریوں کي طرح اُدھیڑ دی گئے ہے ' اور بعض کو ناقابل بیان طریقوں سے تکلیف دے دیکر واصل بحق کیا گیا ہے - یہ تصویریں لاکھوں کی تعداد میں تمام ایشیا اور افریقہ میں تقسیم ہوئی ہیں - اور گورنمنٹ برطانیہ کي رعایا نے درزنوں بر اعظموں میں ان مناظر خونیں کو دیکھا ہے -

جنگ بلقان شروع ہوئي ' انگریزي اور روسي حکومتوں کي شرکت ترکونکے خلاف صاف طور پر معلوم ہوگئي اور لوگ جان گئے کہ ترکونکے ساتھہ بھي وہي ہونیوالا ہے جو ایران کے ساتھہ ہوچکا ' تو مسلمانان هند کے جذبات میں تحریک ہوی ' اور انھوں نے اپنے روحاني و مذهبي پیشوا سلطان روم اور اپنے ہم مذہب بھائیونکے ساتھہ ہمدردي ظاہر کي - یہ ہمدردي چندہ کي صورت میں تھي ' جس میں بہت سے ہندؤں نے بھي حصہ لیا ' اور ایک طبي وفد ترکوں کي امداد اور مجروحین جنگ کے علاج کے واسطے بھیجا - هندوستاني اخبارات وہ خطوط شائع کررہے ہیں جو ممبران وفد نے ہندوستان میں اپنے دوستونکو لکھے ہیں - ان میں اکثر نہایت دلچسپ حالات ہیں ' مثلا گلیپولي ' شتلجا کے افواج کي نقل وحرکت ' در دانیال پر ترکوں اور یونانیوں کی لڑائي - ان لوگوں کا مارچ اور فروري کے موسموں میں شدائد برداشت کرنے ' خصوصاً انور بے و رؤف بے کمانڈر حمیدیہ وغیرہ افسران و سپاہیان شتلجا کے حالات ' ونحو ذلک ' یہ حالات نہایت دلچسپي سے پڑھے جاتے ہیں -

جب یہ واقعات قسطنطنیہ کے گرد وپیش میں ہو رہے تھے ' اُنھیں دنوں افریقہ کے مسلمانوں میں بھي ایک بے چیني پیدا ہورہي تھی - کیونکہ روس اور انگلستان کے جو سلوک ترکوں اور ایرانیوں کے ساتھہ ہو رہے تھے اُس سے وسط شمال افریقہ کے (جسے شمالي نائجیریا کہتے ہیں) لاکھوں مسلمان مخلوق میں ایک عام اضطراب پیدا ہو رہا تھا - یہ سخت بے چیني اسقدر شدید ہوگئي کہ حکومت برطانیہ کو ہانگ کانگ سے سر فریڈرک لگارڈ (Sir Fredrick Lagard) سابق گورنر نائیجریا کو مجبوراً بلانا پڑا - اُنسے یہانکي عام رعایا زیادہ مانوس تھي ' انکے ذریعہ سے اس بات کي کوشش کي گئي کہ یہانکے باشندونکو

نمرودیت ہے؟ اگر انکو خود اپنے لیے اسلام عزیز نہیں تو کیا اپنی قوم کے اسلام کو بھی کفر سے بدلدینا چاھتے ھیں؟

کیا وہ بھول گئے کہ انکے مخاطب وہ لوگ ھیں' جنھوں نے خلفاء رسول کو انکے ناموں سے پکارا' انکو بات بات پر ٹوکا' ان پر سخت سے سخت اعتراض کیے' انکو خطبہ دیتے ھوے روکدیا - اور اس رسول کی امت ھیں' جس نے ایک موقعہ پر اپنے جاں نثاروں کو اپنی تعظیم کیلیے بھی کھڑے ہونے سے روکدیا تھا' اور فرمایا تھا "کہ لا تقوموا کا لا عاجم؟" یعنے عجم کے تاج پرستوں کی طرح میری تعظیم نہ کرو کہ اسلام کی توحید اس سے مبرا ہے؟ پھر کیا ہے' جس نے انکے نفس کو مغرور کردیا ہے' اور وہ کونسا ورثۂ عظمت و جلال ہے' جو تکبر و غرور کی طرح' انکو اپنے مورث اعلی فرعون و نمرود سے ملا ہے؟ اگر دولت کا گھمنڈ ہے تو مجھے اس میں شک ہے کہ انکے پاس جہل کی طرح دولت بھی کثیر ہے - اگر اپنے ان پرستاروں اور مصاحبوں کا انھیں غرور ہے' جو غلامی اور دولت پرستی کی غلاظت کے کیڑے ھیں' تو میں یہ باور کرنے کیلیے کوئی وجہ نہیں پاتا کہ وہ دنیا کی معزور و مستبد بادشاھتوں سے بھی بڑھکر اپنے غلاموں اور پرستاروں کا حلقہ اپنے ارد گرد رکھتے ھیں - بہرحال خواہ کچھہ ھو' مگر میری آواز کا ھر سامع آج انھیں انکی قوت اور ناکامی کا پیام پہنچادے - اب انکی تباہی و بربادی کا آخری وقت آگیا - وہ دنیا جس نے بحر احمر میں فرعون اور اسکے ساتھیوں کو غرق ھوتے دیکھا تھا' اور جو اس طرح کے لیے گلگت تماشے ہزاروں دیکھہ چکی ہے' وقت آگیا ہے کہ ھندوستان کے اندر' بحر حریت و صداقت میں جسکی موجیں نہ صرف نام ھی میں بلکہ حقیقت میں احمر ھونگی' ان مغرور اور متمرد لیڈروں کے غرق ھونے کا بھی تماشہ دیکھہ لے:

اذا جاء موسی والقی العصا

فقد بطل السحر والساحر!

و استکبر ھو و جنودہ فی الارض بغیر الحق' و ظنوا انهم الینا لا یرجعون - فاخذناہ و جنودہ' فنبذناهم فی الیم' فانظر کیف کان عاقبة الظالمین؟ و جعلناهم ائمة یدعون الی النار' و یوم القیامة لا ینصرون (۲۸ : ۴۲)

"اور فرعون اور اسکے لشکر نے زمین پر ظلم و استبداد کے ساتھہ بہت گھمنڈ کیا' اور وہ نادان سمجھے کہ مرنے کے بعد گویا انھیں ھمارے طرف لوٹنا ھی نہیں ہے! پس ھم نے فرعون اور اسکے لشکر کو بالاخر اپنے دست قدرت سے پکڑ لیا' اور سمندر کی موجوں میں پھینکدیا' پھر دیکھو کہ حق سے منحرف ھونے والوں کا کیسا برا انجام ھوتا ہے؟

ھم نے فرعونیوں کو انسانوں کی پیشوائی اور لیڈری تو دی تھی' مگر وہ ایسے لیڈر تھے' جو ھدایت اور رھنمائی کی جگہ' قوم کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے - قیامت کے دن انکی پیشوائی کی حقیقت معلوم ھوجائیگی' جبکہ کوئی انکا مددگار اور حامی نہوگا!!"

مسئلۂ مشرقی

(۴)

بلقان لیگ

(مقتبس از لندن ٹائمز: ۲۰ - جون - ۱۹۱۳ ع)

بلغاریا اور یونان کے نتائج اتحاد کے لکھنے میں سلسلہ واقعات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے -

اگرچہ سرویا کے ساتھہ معاھدہ ھونے سے بہت پیشتر یونان نے ابتدائی معاھدہ میں بلغاریا سے یہ امر طے کرلیا تھا کہ ترکوں پر ایک ساتھہ ملکر حملہ کیا جائیگا مگر باقی معاھدہ اول سرویا اور بلغاریا کا ھوا اور بلغار و یونان کا بعد میں ھوا ہے' شاہ فرڈیننڈ اور ایم گوشاف بلغاری وزیر نے (جو اس معاھدہ کا بانی تھا) اس بات کو خوب سمجھہ لیا تھا کہ سرویا سے معاھدہ کرنے سے قبل کسی دوسری ریاست کو بھی شریک کرنا پڑیگا - سرویا کے مقاصد انسے کچھہ جداگانہ تھے' مگر بلغاری مدبروں نے اس بات کی کوشش کی کہ سب کے مقاصد کو ایک کردیں اور اسطرح یوروپ کو ترکوں کی سلطنت سے پاک کردینے میں کامیاب ھوں -

بیشتر سرویوں کی راے میں آسٹریا کی (جس کے ماتحت سربی رعایا کی سب سے زیادہ تعداد ہے) طبعی دشمنی ھمیشہ قائم رھیگی - ترکوں کی حکومت میں سربی عنصر اور بھی کم تھا - اور اگرچہ قومی منافرت و غیظ و غضب کا جوش اور غصہ البانیوں کے جانب سے سقوطری اور قدیم سرویا میں باقاعدہ کارروائیوں کے ذریعہ سے بڑھایا گیا تھا مگر ترکی سے دشمنی کا ایک دوسرا پہلو اختیار کیا گیا - بعض وقت ترکوں سے آسٹریا کے خلاف امداد طلب کی گئی' اور اسکی تجویزیں سنہ ۱۹۰۸ ع میں قسطنطنیہ میں ظاہر کی گئیں -

بلغاریہ اور روس کے مابین ابتدائی زمانۂ رفع نزاع یعنے سنہ ۱۸۹۵ ع سے اس بات کی برابر کوشش ھورھی تھی کہ سربی اور بلغاری حکومتوں میں ایک معاھدہ ھو' یہ تجویز روس نے سجھائی ھوئی تھی - سرویا اور روس کے مقاصد ملتے ھوے تھے - انکو یہ امید تھی کہ قوم سلاو (صقالبۂ یا سلاف) جو بلقان میں رھتی ہے اس میں اتحاد و اتفاق پیدا ھوکے آسٹریا کی پالیسی کو بلقان میں روکے - اسکو سالونیکا میں بڑھنے نہ دے' اور آخر میں سربی قوم کے تمام منتشر فرقے ایک ھوجائیں -

بلغاریا کا پروگرام کچھہ اور ھی تھا - اگرچہ اسکو بھی آسٹریا کے سالونیکا میں بڑھنے کا اندیشہ تھا مگر اسکا اصلی دشمن ترک تھے - اس قوم کے ھمدردی مقدونیہ کے باشندوں سے وابستہ تھی' جسکا مقصد یہ تھا کہ مقدونیہ کو کسطرح آزاد کرائے - معاھدہ سان اسطفان (San Stepshano) کے رو سے جو حد بندی بلحاظ اقوام کی گئی تھی اسمیں مقدونیہ کے الحاق سے بلغاریا نے بالکل انکار کردیا تھا' بلغاریا

اور ادا نکرنے کي صورت میں مجسٹریٹ کو اختیار هو که باجراے وارنٹ قرقي مقدار زکوۃ باقیدار سے وصول کرسکے -

اگر بفرض محال همنے ایسي تحریک کي اور پاس هوگئي تو بتلاو اوسپر عملدر آمد کرنا احکام خداوندي کي پابندي کہي جائیگي یا قانون نافذ الوقت کي ؟ میں اس تحریک کا مخالف نہیں اور کون هے جو اسکا مخالف هو سکتا هے ' لیکن بات اتني هے که مسلمان بنو' اور مسلمان رهکر خدا کے اوامر کي ترویج و اشاعت میں کوشش کرو - اپني پانوں پر کهڑے هو تب کام کرو - گورنمنٹ کي دست نگري کس کس بات میں کروگے ؟

مرکز اسلام سے آواز

(از جناب محمد سعید صاحب مہتمم مدرسۂ صولتیه مکۂ مکرمه)

جس روشني نے فاران کي چوٹیوں سے بلند هوکر تمام عالم کو منور کردیا تها وہ روشني اب تمام اسلامي دنیا میں گل هونے کے قریب هے - خدا کي وسیع زمین با وجود اسقدر وسعت و عظمت کے مسلمانوں پر تنگ هورهي هے - همارى ذلت و نکبت اور فلاکت و بربادي کے اسباب همارے دوست جو چاهیں وہ بیان کریں' مگر سچ اور حقیقۃ الامر یه هے که هم نے خدا کو اور اسکے احکام کو بهلا دیا' اور اسلیے هم کو چهوڑ دیا - اسکا ارشاد کبهي اور کسی حالت میں قیامت تک بدلنے والا نہیں فاذکروني اذکرکم اگر همیں یاد رهتا تو آج هماري یه حالت نهوتي - اب وقت سوچنے اور غور کرنیکا نہیں - مسلمانوں کو عزت کے ساتهه اگر زندہ رهنا منظور هے تو اب اسکي صرف ایک اور یہي ایک صورت ممکن هے که وہ پهر اپنے خدا اور حقیقي مالک کے دروازہ پر اپنے متکبر اور پر غرور سروں کو سچائی اور عاجزي کے ساتهه رکهدیں - اسلامي دنیا کي عام کانفرنس کے انعقاد میں جسکو مذهبی اصطلاح میں حج کہا جاتا هے ابهی تقریباً چار مهینے باقی هیں - گو وقت کم هے مگر کام کرنے والوں کو کسی اور قوت اور امداد پر بهروسا کرنا چاهیے - انسانی طاقت اپنے اختیار سے کچهه بهی نہیں کرسکتی - اس آواز اور تحریک کو الهلال اور وہ اسلامی جرائد جنکو مسلمانوں کي بقا اور هستی عزیز هو اسلامی دنیا میں بلند کریں' اور سال حال کے حج پر تمام دنیا کے مسلمانوں کا ایک جلسه خاص اس غرض سے منعقد کرنیکی دعوت دیں که وہ اپنی حالت پر غور کریں اور سوچیں که اب مسلمان دنیا میں کسطرح زندہ رہ سکتے هیں - مسلمانوں کی غفلت اور نا اتفاقی نے ملک اور سلطنت تو کهو دي' اور جو کچهه رها سہا باقی هے اسکی طرف سے بهی وہ بے فکر نرهیں - دشمن تاک میں لگے هوے هیں' ریشه دوانیاں هو رهي هیں - اب سلطنتوں اور ممالک سے گذر کر مسلمانوں کا مذهب مسیحیت کي زد پر هے - مسیحي دنیا یا یورپ کو هر سال مسلمانوں کا موجودہ اجتماع جو محض ایک مذهب کا عظیم الشان رکن ادا کرنیکي غرض سے سوا تیرہ سو برس سے هوا کرتا هے اب کچهه دنوں سے منظور نہیں' اور آئے دن نئے نئے قاعدے اور مشکلات اس راستے میں پیدا کرتے جاتے هیں - چیچک کا ٹیکه اور قرنطینے اور اسي قسم کي اور بہت سي رکاوٹیں محض اس وجه سے سد راہ هوتي جاتي هیں که مسلمان همت هاردیں - مرکز اسلام کي اسلامي کانفرنس کا انعقاد نویں ذي الحجه کو میدان عرفات میں جبل رحمت کے قریب اس پر انوار اور تاریخي میدان میں هو جسکے ذرہ ذرہ کو اسلام سے وہ تعلق هے جو جسم کو روح کے ساتهه هے - جلسے کي

مراسلہ و مناظرہ

" حظ و کرب " یا " لذت و الم " ؟

(مسٹر عبد الماجد بي - اے - از لکهنؤ)

الهلال مورخه ٢٥ - جون کے صفحه ٣٤٣ - پر میرے مضمون کے آخر میں آپ نے جو نوٹ دیا هے ' اسکا خلاصه یه هے که بجاے " حظ و کرب " کے " لذت و الم " کے الفاظ بہتر هیں -

اس تنبیه کا شکریه - لیکن غالباً جناب نے اس پر خیال نہیں فرمایا که میرے مجوزہ الفاظ کن انگریزي اصطلاحات کے بجاے استعمال کیے گئے تهے ؟ انگریزي میں " حظ " کے لیے لفظ "Pleasure" هے ' جسکے اصلي و ابتدائي معني انگریزي کتب لغت میں " Gratification of the senses " هیں یعني حواس ظاهري کو آرام پہنچنا - اسي طرح " کرب " جس لفظ کا قائم مقام هے' وہ یه هے : "Pain" جسکے اصلي و ابتدائي معني هیں : "Uneasy sensation or acte in animal bodies" یعني اجسام حیواني میں ناگوار کیفیت یا درد - اس تصریح سے معلوم هوا هوگا که "Pain" اور " Pleasure " اپنے اصلي و ابتدائي معني میں صرف مادي و جسمي کیفیات کا مفہوم ادا کرنے کے لیے وضع کیے گئے تهے ' گو رفته رفته مجازاً انکا اطلاق خالص نفسي کیفیات (ناگواري و خوشگواري) پر بهي هونے لگا - اس بنا پر آنکا اردو ترجمه کرتے هوے اس امر کا خصوصیت کے ساتهه لحاظ رکهنا چاهیے که اردو الفاظ کي دلالت جسمي کیفیات پر ابتداءً و براہ راست هو' اور نفسي کیفیات پر ضمناً و بالواسطه -

پس اس اهم نقطۂ خیال سے ' یعني "Pleasure" اور "Pain" کا صحیح مفہوم ادا کرنے کے لحاظ سے ' میرے نزدیک " حظ و کرب " به مقابله " لذت و الم " کے (جن میں به نسبت جسمي کے ' نفسي انبساط و انقباض کا مفہوم زیادہ پا یا جاتا هے) بہتر اور لائق ترجیح هیں -

پهر جب اردو محاورہ میں " کرب " به معني بے آرامي ' درد ' اندوہ ' و الم ' اور " حظ " به معني خوشي ' انبساط '

[بقیه پہلے کالم کا]

صدارت کیلیے خلیفة المسلمین سلطان محمد رشاد خان خامس کي بارگاہ میں التجا پیش کیجاوے - ظاهري حالات اور قرائن سے امیر المومنین بذات خود شریک نہیں هوسکتے اُن کے استمزاج اور اجازت سے یه خدمت موجودہ شریف مکه دولتلو سیادتلو الشریف حسین پاشا کے ذمه رهے' جو اپنے ذاتي کمالات اور محاسن اور همدردي اسلام کي وجه سے هر طرح اس عزت کے مستحق هیں - اس کار آمد اور نہایت مفید تحریک کے پیش هونے پر مسیحي دنیا تو اندروني تدابیر سے اسکي مخالفت کریگي ' مگر خود مسلمانوں میں بکثرت ایسے لوگ موجود هیں جنکے قلوب کو حب جاہ اور دنیا طلبي نے بیمار کررکها هے' وہ خود مسلمانوں کو آنکي بہتري اور بہبودي کے فرضي اور خیالي سبز باغ دکها کر فریب دینا چاهینگے' اور اسی تحریک کی ظاهري مخالفت کرینگے - جس چیز نے مسلمانوں کو آجتک خراب و برباد کیا وہ اُن منافقین کی ابله فریبی هے' جن کمبخت رهنماؤں نے محض اپني ذاتی اعزاز و رسوخ کی خاطر قوم کو قعر مذلت میں دهکیل دیا -
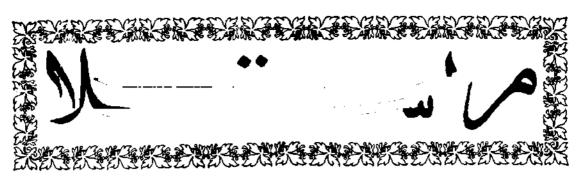
ترکی کے متعلق گورنمنت انگلستان کی پالیسی کا اطمینان دلادیں اس قسم کی ملاقاتوں کے حال' جو سر فریڈرک نے وہانکے اکثر امیروں اور سرداروں سے کی ہیں لندن کے اخبار افریقن ورلڈ (African World) میں شائع ہوے ہیں' جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ " میں نے وزیر سقوطری' بورنو کے (Sheho) اور کانو' غاندو (گواندو) کا تسینا - زاریہ' بدہ اور بولا کے امیروں سے گفتگو کی - سقوطو اور غاندو کے وزرا و امرا سے میں نے جنگ بلقان اور طرابلس کی لڑائی کے متعلق باتیں کیں اور اُن سے کہا کہ انگریزوں کا اسمیں سواے صلح کرانے والے کے اور زیادہ حصہ نہیں ہے -

اُن سے یہ بھی کہا کہ وہ اُن لوگوں سے ہوشیار رہیں جو جھوٹی خبریں پھیلانے کی غرض سے یہاں بھیجے گئے ہیں "

سر فریڈرک اس تقریر کا تذکرہ کرکے بیان کرتے ہیں کہ " میں نے درحقیقت وہ بات بیان کی جسکو میں دل میں خوب جانتا تھا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے - نسبتاً یہ بات بالکل بے حقیقت تھی' کیونکہ ایسا نہ کہنے سے اُس گروہ کے مطالب فوت ہورہے تھے جو لندن میں اسوقت حل و عقد کا مالک ہے " .

بقول ایک افریقی اخبار کے انھوں نے اپنے ضمیر کے خلاف جو ذلیل کام (جھوٹ) کیا تھا وہ اس روش سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ لاغوس (Lagos) سے چلنے لگے تو اُنھوں نے اس بات کی کوشش کی کہ بغیر باضابطہ رخصت ہوے روانہ ہوجائیں' معلوم ہوتا ہے کہ اُنکو یہ امر معلوم ہوگیا تھا کہ یہانکے سردار اور امیر انگلستان کی اصلی کارروائیوں کو جو بلقان کی لڑائی میں کی گئی ہیں خوب جانتے ہیں - اس کا پہلے انکو خیال بھی نہ تھا - یہاں کے بیشتر امیر اور سردار شیخ سنوسی کے اکثر سر برآوردہ پیرووں سے ملتے رہتے تھے' اور بلاواسطہ ملاقات کا سلسلہ جاری تھا - زیادہ با خبر ہونیکی وجہ یہ تھی کہ شیخ نے سرداوں سے ایک مشن شروع سال میں قسطنطنیہ بھیجا تھا' اسطرح سے تمام اُنکے ہم مذہب لوگوں کی عام کارروائیاں انکو معلوم ہوتی رہتی تھیں -

واقعات کی یہی رفتار تھی جس نے اسطرح برطانیہ کی محکوم رعایا ۷ - کرور مسلمانان ھند اور ۲ - کرور مسلمانان افریقہ کے خیالات اور جذبات متحد کردیے - مشرق قریب کی انگریزی پالیسی کو یہ تعداد ایک حدتک متاثر کرسکتی ہے' اور اس امر میں کسی چیز سے اتنی مدد نہیں مل سکتی جتنی مجراے سیاست کے علم سے ملیگی کہ جنگ بلقان میں برطانیہ نے کیا کارروائی کی ؟

الهــــلال کی ایجنسی

ھندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتی' اور مرھٹی ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ھفتہ وار ہونے کے' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

مسئلــــہ ازدواج بیوگان

از جناب سید حسن ملنے صاحب رضوی - امروہہ

جس قوم پر ادبار و تنزل کی گھنگور گھٹائیں چھائی ہوتی ہیں' اور جو قعر مذلت کے اسفل سافلین اور انحطاط کے ورطہ عمیق میں پہنچ چکتی ہے' اوس میں خال خال ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں' جنکو اپنی حالت پر ترس آتا ہے' اور اون مصائب و حوادث کے گرداب سے نکلنا چاھتے ہیں - لیکن با ایں ہمہ وہ گمراہی سے نکلنے کی سعی کے بعد بھی گمراہی ہی میں رہتے ہیں - انکو جو سوجھتی ہے وہ الٹی' انکے پاؤں میں اسر و تعبد کی بیڑیاں' ھاتھوں میں استبداد و ذلت کی ھتھکڑیاں' گلے میں غلامی کا طوق پڑا ہوتا ہے - وہ انکو توڑنا چاھتے ہیں' مگر اس طریقہ سے بجاے توڑنے کے اور مضبوطی سے انکے ھاتھہ پاؤں اور گلے کو جکڑ لیتی ہیں -

یہی حالت ھماری قوم کی ہے - الہلال مطبوعہ ۴ - جون میں ایک مضمون متعلق " ترویج عقد بیوگان " شائع ہوا ہے - جسکو دیکھکر ایک گونہ مسرت مگر صد ہزار افسوس ہوا - خوشی تو اس امر کی ہوئی کہ خدا خدا کرکے اب ھماری آنکھیں کھلتی جاتی ہیں' اور ہم پھر اپنی پرانی اور سچی اسلامی شاہراہ کو ڈھونڈنے لگے ہیں - ہم میں بدعات کے استیصال اور محدثات کے انسداد کا خیال پیدا ہوچلا ہے' مگر افسوس اس پر ہوا کہ جو راہ تجویز کی گئی ہے اگر اس پر عمل ہو تو وہ مسلمانوں کیلیے اس رسم سے بھی بڑھکر افسوس ناک ہے -

ترویج عقد بیوگان کی تحریک نہایت مفید و مبارک ہے' جو ھمارے احکام اسلامی کا جزو موکد ہے' اور جسکے لیے اسقدر ترغیب دیگئی ہے - مگر حیف کہ اب ھماری یہ حالت ہوگئی کہ ہم اپنے مذھبی احکام و اوامر کی اشاعت کے لیے (جسکی ترویج ہر مسلم ھستی پر خداے قادر و مقتدر نے فرض کر دی ہے) گورنمنت کا دروازہ کھٹکھٹا لیں' اور انکے اگے ھاتھہ پھیلا لیں' اسکی وجہ کیا ہے ؟ یہ نتیجہ ہے ضعف ایمان کا -

کیا جس قانون کی پابندی' تمپر ازل ھی میں فرض کی گئی تھی' اور جسکی نسبت تمنے عہد کیا تھا کہ اسکے خلاف نکرینگے وہ تمکو ان احکام و اوامر کی پابندی و ترویج پر مجبور نہیں کرتا' اور وہ تمہارے لیے کافی نہیں ہے ؟ اگر کافی نہیں تو میں تحریک کرتا ہوں کہ قبل اسکے کہ لجسلیٹو کونسل میں ایسے سوال پیش ہونے کی خواہش کریں مناسب ہوگا کہ ہم ایک میموریل گورنمنت ھند کی خدمت میں بھیجیں جسپر ہر صوبہ کے ہزارہا مسلمانوں کے دستخط ہوں' اور اوسمیں یہ درخواست ہو کہ تعزیرات ھند میں چند دفعات ایسی بڑھا دیجائیں جنسے نماز پنجگانہ کا ادا نکرنا جرم قرار دیا جاسکے' یا زکوۃ کا نہ ادا کرنا قابل دست اندازی پولیس ہو'

[۱۹]

ايگيو مكسچر

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں۔ اس کا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر پھر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۱۱۰۹ پروپرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

صرف چار روپیہ یا تین روپیہ سال میں

تمام دنیا کا حال ہفتہ وار ملاحظہ فرمائے

۸۸۶ اوات

ایک بے مثل ہفتہ وار اخبار

جسکے نسبت جملہ قومی اخبارات نے متفقہ طور پر نہایت عمدہ رائیں دی ہیں - اور جسمیں :

۱ — قومی و سیاسی مسائل پر نہایت آزادی کے ساتھ بحث کی جاتی ہے -

۲ — اقتصادی و صنعتی و تجارتی معلومات مفیدہ کا ذخیرہ مہیا کیا جاتا ہے -

۳ — دلچسپی کی باتوں کا ایک خاص عنوان ہوتا ہے جسے پڑھکر آپ لوٹ نہ جائیے تو ہمارا ذمہ -

۴ — نہایت پرلطف و دلگداز غزلیں اور نظمیں شایع کی جاتی ہیں -

۵ — کونسلوں اور دارالعوام انگلستان کے سوالات و جوابات اور ملک کے اہل الرائے اصحاب اور ماہرین سیاست کی تقریریں درج کی جاتی ہیں -

۶ — دنیا کے ہر حصہ کی خبریں جدا جدا عنوان کے تحت میں مفصل چھاپی جاتی ہیں -

ایسے اخبار میں تجار و کاروباری صاحبوں کے لیے اشتہار دینے کیلیے نہایت عمدہ موقع ہے - باوجود اسقدر خوبیوں کے اخبار کی عام قیمت صرف چار روپیہ اور رعایتی قیمت صرف تین روپیہ ہے - بغیر اسکے کہ سالانہ یا ششماہی قیمت پیشگی وصول ہوجائے یا ویلو پے ایبل بھیجکر قیمت وصول کرلینے کی اجازت دیجائے اخبار جاری نہیں ہوسکتا -

اطلاع ضروری

مطبع "مساوات" الہ آباد میں ہر قسم کا کام نہایت عمدہ اور ارزاں چھپتا ہے - یہ مطبع ملک کی خدمت کے لیے جاری کیا گیا ہے - ایک بار کوئی کاغذ چھپواکر آزمایش کیجیے - اگر مطبع "مساوات" کے آپ گرویدہ نہ ہوجائیں تو ہمارا ذمہ -

جملہ خط و کتابت بابت اشاعت اشتہار و خریداری اخبار وغیرہ منیجر "مساوات" - الہ آباد سے کیجائے -

نسیم ہند

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار ۵ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ ع سے راولپنڈی سے نکلنا شروع ہوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پرانی و نئی تعلیم کے بہترین نمونوں کا مجموعہ ہوگا - اس اخبار کو کسی خاص شخص یا فرقہ کی ذاتی ہجو یا فضول خوشامد سے کلیۃ پرہیز ہوگا - مگر ساتھہ ہی وطن اور اہل وطن کے فائدہ کیلیے جائز نکتہ چینی سے بھی باز نہیں رہیگا - اسکا مسلک آزادہ روی کے ساتھہ صلح کل ہوگا - اسکا دستور العمل :

ایمان کی کہینگے ایمان ہے تو سب کچھہ

یہ اخبار ۱۸ - ۲۲ - کے چوتھائی حصہ پر کم از کم ۱۶ - صفحوں کا ہر ماہ کی ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع ہوا کریگا -

چونکہ اہل وطن کی قدردانی سے اخبار نسیم ہند کا پہلا پرچہ ۲۰۰۰ شائع ہوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچھا موقعہ ہے - کہ وہ اشتہار بھیج کر فائدہ اٹھاویں - ہمکو صوبہ سرحدی - پنجاب اور ہندوستان کے ہر گاؤں اور شہر کے نامہ نگاروں کی بھی ضرورت ہے لائق نامہ نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوہ اجرت بھی معقول دیجاویگی (اخبار کی قیمت سالانہ ۲ - روپیہ ۸ - آنہ)

درخواستیں بنام منیجر " اخبار نسیم ہند " راولپنڈی (پنجاب)

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

(از اهلیه منشي عبد الغفور صاحب - جوگي پاڑہ - کلکتہ)

حضور پر روشن ہے کہ میں ایک غریب شخص کی بیوي ہوں - کل وہ الہلال پڑھتے پڑھتے یکایک چیخ اٹھے ' اور ڈاڑھیں مارکر رونے لگے - میں نے سبب پوچھا تو انھوں نے حضور کا مضمون سنا یا ' اور پھر کہا کہ ایک تو وہ عورتیں ھیں ' جو اپنے زیور اتار اتار کر اپنی مظلوم بہنوں کیلیے دے رھی ھیں ' اور ایک ہم ھیں کہ ہم سے کچھہ بھی بن نہیں آتا !

میں ایک غریب عورت ہوں - میرے پاس سونے کے قیمتی زیور نہیں ھیں ' جو حضور کی خدمت میں پیش کروں - میرے شوہر کے سر پر زری کی ٹوپی نہیں ہے ' جسے بیچکر اپنے بیکس بھائی بہنوں کی مدد کروں - البتہ بڑے بڑے دولت مندوں کی طرح جنھوں نے لاکھہ دو لاکھہ چندہ دیا ہوگا ' میرے پاس دل ہے ' اور اسکی ایک ادنی سي نذر کو حضور قبول فرمائیں - آٹھہ روپیہ کوشش کرکے خدمت مبارک میں بھیجتی ہوں -

الہلال

خدا تمھارے اس خلوص دینی اور محبت ایمانی کو ھمارے غافل دلوں کیلیے تازیانہ عبرت بنائے - دولت مندوں کو تو لاکھہ دو لاکھہ روپیہ دینے کی ایسے کاموں میں توفیق نہیں ملی ' اور نہ انکی قسمت میں یہ سعادت ہے - البتہ تم ھی ایسے سچے فرزندان اسلام نے لاکھوں روپیے فراہم کردیے -

(از جناب محمد عمر صاحب نائب کورٹ انسپکٹر عدالت افسر مال از حصار)

دل کڑھتا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاري ہوتے ھیں مگر کسي کام کرنیکي جرات نہیں ہوتي ' کیونکہ اس چھوٹے سے قصبہ سے جو نہایت نادار اور مزدور پیشہ لوگونکا ہے ' کچھہ کم مبلغ پانچ ہزار روپیہ دفتر کامریڈ کے ذریعہ بھیجا جاچکا ہے .... چندہ کے متعلق بدگمانی پیدا ہونے سے جوش سرد پڑگیا ہے ' اسیوجہ سے کام کرنیکا حوصلہ نہیں ہوتا ' مگر آپکے مضمون نے ازسرنو دلوں میں آگ لگادي ' اور بجھا ہوا چولھا پھر روشن ہوگیا - اسوقت قلب کي حالت احاطہ تحریر سے خارج ہے - اگر میرے پاس کچھہ ہوتا - تو عجب نہیں کہ پوری تیس ہزار کي رقم لیکر حاضر ہوتا ؟

درم و دام اپنے پاس کہاں
چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں

ایک فہرست سات ھمدردوں کي بھیجتا ہوں قدرے قلیل رقم بقیہ چندہ کي بھی جو میرے پاس امانت تھی ارسال خدمت ہے ' عنقریب بقایا چندہ بھی جو قریب ڈھائی تین سو روپیہ کے ہوگا بھیجدیا جاویگا "

جناب ذکاء الدین خانصاحب ایم - اے - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر افسر مال ضلع حصار
جناب محمد سلیمان خانصاحب سب انسپکٹر کوتوالی حصار
جناب بابو نور محمد صاحب سب اورسیر محکمہ بارک ماسٹري حصار
جناب مولوي اکرام الدین صاحب محکمہ لوکل بورڈ حصار
جناب یقین الدین خانصاحب رایس سریسہ
جناب محمد عمر خانصاحب نایب کورٹ انسپکٹر حصار
جناب مولوی عبدالرحمن صاحب پیش نماز مسجد بوریاں حصار

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۵)

نام	روپیہ	آنہ	پائي
جناب منشي عبد العزیز خانصاحب بھاگلپور	۲	•	•
جناب عبد الکریم صاحب ڈرائیور جمال پور	۱	-	•
جناب اسمعیل صاحب ڈرائیور جمال پور	۱	•	-
جناب کبیر احمد خانصاحب بھاگلپور	۱	•	•
جناب نصیر الحسن خانصاحب عیسی گڈہ	۹	•	-
جناب محمد عمر خانصاحب نائب کورٹ انسپکٹر حصار	۱۰۸	-	-
جناب محمد فضل اللہ صاحب - حیدر آباد	۵	•	-
همشیرہ صاحبہ جناب آل علي صاحب	۱۵	•	-
جناب سید محمد حبیب الحق صاحب بھاگلپور	۲	-	•
جناب غلام محي الدین خانصاحب پٹیالہ	۱۱	-	-
جناب محمد حسین صاحب سکریٹري انجمن ہلال احمر باگم	۸	•	•
بذریعہ جناب غلام هاشي صاحب بہار	۸	۱	-
جناب محمد کاظم حسین صاحب فارسٹ منیجر - ڈنڈوري -	۱۰	•	•
جناب کمال احمد صاحب رامپور	۲	•	-
جناب غلام زین العابدین صاحب شملہ	۵۰	-	•
جناب حاجي طالع محمد صاحب هوشیار پور	۴۶	•	•
جناب عبد القیوم صاحب پشاور	۳	•	•
بذریعہ جناب سید احمد صاحب بریلي	۱۵	•	•
جناب شیر دل خانصاحب ڈیرہ اسمعیل خاں	۲۵	-	•
جناب قاضي عبد الحق صاحب هوشیار پور	۴	•	•
جناب عبدالمجید صاحب صدیقي لاڑکانہ سندہ	۳	•	•
شیخ کرم الهي و نور الهي صاحبان جفت فروش - بازار بلي ماران دهلي -	۱۳	•	•
جناب قاضي احمد علي صاحب ٹکہنري حال مقیم ساگر	۳۰۰	•	•
میزان	۷۲۸	۱	•
سابق	۵۹۰۲	- ۵	- •
کل	۶۶۳۰	۶	•

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۹ کا]

لطف ' حلاوت ' کے عام طور پر مستعمل ہوتا ہے ' (اور جسکي سند علاوہ اردو کتب لغت ' مثلاً فرہنگ آصفیہ کے ' اشعار سے بھي ملتي ہے) تو کم از کم میري راے ناقص میں یہ سوال کسي قدر غیر متعلق ہے کہ عربي لغات میں حظ کے معني صرف " حصہ " کے ھیں -

اُمید کہ سطور بالا الہلال میں درج کرکے مجھے ممنون فرمائیگا -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRESS, PRESS HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنّی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت:
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٤ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۸ شعبان ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, July 23, 1913.

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

[۲۲]

گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے ، غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی ، مگر اب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمانے پر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں ٹھہریگی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن
نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

[۱۶]

ملیح اباد کے قلمہائے انبہ

اعلی قسم کے

اگر آپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمائیے : حاجی نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیح اباد کارخانہ قلمہائے انبہ محلہ دیبی پرشاد ضلع لکھنؤ -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے ، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور رغیر وطن کا یہ ساتھی ہے -

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایڈیٹر الہلال

... لکھی ہوئی اردو زبان میں سرمد شہید کی پہلی سوانحعمری جسکی نسبت خواجہ حسن نظامی صاحب کی رائے ہے کہ با عتبار ظاہر اس سے اعلی اور ... دار الفاظ آجکل کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یہہ سرمد کی ... دگی و موت کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ مقامات درویشی پر ... مستانہ اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف تین آنے -

انیوالے انقلابات

... کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی مذہب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھی گئی تھیں وہ سب ہو بہو پوری اتریں مثلا بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت تین آنے -

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسی دہلی

[۱۸]

انجن مارکہ — رجسٹری شدہ

شیخ غوث علی حاجی وارث علی پرفیومر نمبر ۶ اپر چیت پور روڈ جوڑاسانکو کلکتہ

عرق جوہر گلاب — عرق جوہر کیوڑہ — گل بہار تیل — بادامی جوہی تیل — روغن مولسری — لکھی ہلاس تیل — نوٹ

نوٹ: اگر حکم ہو تو وی پی روانہ کریں - پارسل خرچ ذمہ خریدار - بوقت فرمایش اخبار ہذا کا حوالہ ضرور لکھیں -

نیازمند
غوث علی حاجی وارث علی

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الكريم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٤ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۸ شعبان ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, July 23, 1913.

فہرس

تصاویر

اطلاع

(۱) واقعۂ تسخیر ایڈریا نوپل کے متعلق ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو اجماعی لہجے میں یہ آواز بلند کرکے گورنمنٹ ہند سے درخواست کرنی چاہیے کہ مسلمانوں کا یہ عمومی پیغام ہوم گورنمنٹ کو پہونچادے کہ اس موقع پر تمام اسلامی دنیا برطانیہ عظمی سے دولۃ عثمانیہ کی امداد کی متوقع ہے ' لیکن اگر کسی وجہ سے ' اعانت میں قدم نہیں بڑھا سکتی تو کم از کم یہ تو ہو کہ ترکوں پر دباؤ ڈالنے میں شریک نہ ہو - یہ آخری وقت ہے ' انگلستان نے اب بھی خیال نہ کیا تو نہ معلوم اسلامی جذبات پر کیا اثر پڑیگا ؟

(۲) حادثۂ کانپور کے متعلق ہندوستان کے مختلف مقامات میں متعدد جلسے ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں - سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ مسلم لیگ نے بھی پروٹسٹ کیا ہے - وہ مسلمان جو گورنمنٹ کے کسی حکم پر نکتہ چینی کو شرک باللہ و شرک فی الرسالۃ تو نہیں ' مگر ایک تیسری قسم کی شرک (شرک فی الحکومۃ) ضرور سمجھتے ہیں ' اُن کو سوچنا چاہیے کہ لیگ جیسی مجلس جس کی آفرینش ہی اسی لیے ہوئی تھی کہ قوم میں گورنمنٹ کی طاعت و عبادت کے جذبات کو پھیلائے ' جب اس حکم پر اعتراض کر رہی ہے تو ایسی حالت میں اُن کی خاموشی کہاں تک موزوں مانی جائیگی ؟

(۳) اس نمبر میں صفحات کے ہندسے غلط ہوگئے - صفحۂ ۹ ' ٦٩ کو صفحہ ٥ ' ٦٥ سمجھنا چاہیے ' یہی ترتیب آخر تک ہے -

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف اٹھہ انہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار ' اور ڈائرکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کے کیلیے یوروپین ٹرکی کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو ' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے ' انکو دفن کردیں ' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بد نصیب زندہ ' مگر مردے سے بد تر ہیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے ' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے ' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم ازکم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاونڈ یعنے ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے ' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے ' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ہی ٹرکی میں بھیجدی گئی ہے -

اِس بارے میں جو صاحب دون اعانت فرمائیں گے [illegible]

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ ' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے ' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو آسے مل رہا ہو ' وہ خود نہ لے ' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقینا میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے ' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار هزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ھے - آج کی تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب اٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیج دینگے** ' انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط وکتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار اُنکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے ' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے ' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال اُسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہ ' اس کار خیر کیلیے وقف کر دیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے ' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں ' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کردیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا ' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے ' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

یوروپین ٹرکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(٦) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے ' جو یورپ اور ٹرکی کے اعلے درجہ کے با تصویر ' پر تکلف ' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن ' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ٹرکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں ' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ٹرکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکی ایک با تصویر سرخی ہے ' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں ' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات ' مذاکرۂ علمیہ ' حقائق و وثائق ' المراسلۃ و المناظرۃ ' اسئلۃ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے ' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

نہ بھی مٹا سکیں تو یہی بہت ہے کہ ایک بار روشن تو ہوگئیں -

انورپے ایڈریا نوپل میں داخل تو ہوگئے مگر یورپ کے انصاف و صداقت سے مطلق امید نہیں ہے کہ تسخیر ایڈریا نوپل سے وہ ترکوں کو فائدہ پہونچنے دیگا - اُس نے ابھی سے فیصلہ کرلیا ہے کہ ترک اپنی پیشقدمی سے باز نہ آئے تو یورپ کی تمام نصرانی حکومتیں ملکر اُن پر زور ڈالینگی ' اور اُن کے خلاف جنگی کارروائی کرینگی - " دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت " (انگلستان) کے جنگی جہاز روانہ بھی ہوگئے ہیں ' اور فرانس بھی یہی تہدید کررہا ہے - روس کا الٹیمیٹم (انذار) بھی آنے ہی کو ہے ' اور اطالیہ نے تو اپنی راے ظاہر ہی کردی - جرمنی و آسٹریا کی جانب سے بھی کوئی امید نہیں ' لیکن خدا کی درگاہ سے ہنوز امید باقی ہے - باب عالی ابھی تک تو نہایت پر زور لہجے میں " جواب ترکی " دے رہا ہے -

تا بہ بینیم سرانجام چہ خواہد بودن ؟

مسٹر ڈبلیو - آر - پاٹن نے جزیرہ ساموس سے منچسٹر گارجین کو ایک خط لکھا ہے جس میں دکھایا ہے کہ یونان و اطالیا کا اپنی اپنی رعایا کے ساتھہ کیا طرز عمل ہے - یہ ترکی جزیرہ جنگ طرابلس کے بعد سے اطالیوں کے قبضے میں آگیا ہے ' خال خال مسلمانوں کے علاوہ زیادہ تر آبادی عیسائیوں کی ہے - خط کے آخر میں مسٹر پاٹن لکھتے ہیں کہ " اس جزیرہ کے باشندوں نے اطالیہ کے طرز حکومت کے خلاف ایک اپیل انگریزی وزارت خارجیہ میں بھیجی تھی ' جسکو ہنوز اخبارات میں شائع نہیں کیا گیا - اٹلی کے گورنر جنرل (امیار) کی ظلم و ستم سے تمام جزیرے کے باشندے نالاں ہیں - اُنکا بیان ہے کہ اطالیہ کے جور و جفا کے سامنے ترکی کے مظالم کچھہ بھی حقیقت نہیں رکھتے - وہ دول یورپ سے اپیل کرتے ہیں کہ جب اسکا آخری تصفیہ ہو تو ہرگز یہ جزائر اٹلی کے قبضہ میں نہ رہیں کیونکہ یہ ثابت ہوگیا کہ یہ قوم دوسری قوم پر حکومت کرنے کے ہرگز قابل نہیں ہے "

نیوایسٹ کے نامہ نگارنے صوفیا سے اُس کو اطلاع دی ہے کہ " مقدونیہ کی بلغاری رعایا جنکی املاک سرویوں اور یونانیوں نے زبردستی چھین لی ہیں ' روزانہ آرہی ہیں - یہ عجیب و غریب قصہ سروی اور یونانی مظالم کے بیان کرتے ہیں ' اور کہتے ہیں کہ ترکونکے ہاتھوں اسکے مقابلہ میں کچھہ بھی ہم نے تکلیف نہیں اٹھائی تھی ' جسقدر اسوقت ظلم ہو رہے ہیں ' ایک رپورٹ مظہر ہے کہ سالونیکا ' فلورینا ' کاسٹوریکا کے جیل خانے بلغاریوں سے بھرے پڑے ہیں "

یہ مظالم ہیں جو مہذب نصرانی قومیں خود اپنے ہم مذہبوں کے لیے جائز رکھتی ہیں ' اور اس پر بھی تہذیب و تمدن میں فرق نہیں آتا ' پھر مسلمانوں کے قتل و غارت میں کیا باک ہے ؟

ہفتۂ جنگ

دنیا کی آنکھہ نے فتح کے بعد شکست ' عزت کے بعد ذلت ' اور عروج کے بعد زوال کے صدہا تماشے دیکھے ہیں ' مگر ان میں شاید ہی کوئی تماشا بلغاریا کی اس داستان ادبار بعد اقبال سے زیادہ سریع الوقوع ' درد انگیز ' اور عبرت آموز ہوگا -

ابھی چند ماہ ہوے کہ بلغاریا کی فوجیں چٹلجا اور ادرنہ کو گھیرے پڑی تھیں ' بلغاری توپوں کی گرج قسطنطنیہ میں سنائی دیتی تھی ' اور فرڈیننڈ نے کہا تھا کہ " اب قسطنطنیہ میں جا کے صلحنامہ پر دستخط ہونگے " لیکن یا سبحان اللہ ! چند ماہ میں دولاب حوادث کا رخ کسقدر بدلگیا ! اب قسطنطنیہ کے بدلے صوفیا کے کوچہ و بازار کوہ شکن توپوں سے گونج رہے ہیں - اور فرڈیننڈ اُس کے دست و بازو ' اعوان و انصار ' بلکہ اسکے حلفاء و ہمساز کہتے ہیں کہ " اب صوفیا میں صلحنامہ پر دستخط ہونگے " - و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر -

رومانی فوج میزڈرا تک پہنچگئی ہے - میزڈرا اور صوفیا میں ۳۱ - میل کا فاصلہ ہے - مدافعت کے لیے نہ اب روسی متطوعین (والنٹیرس) ہیں کہ وطن واپس جا چکے ہیں - اور نہ بلغاری سپاہی کہ ترکوں کی خون آشام تلوار اور انسان پاش توپوں کے نذر ہوچکے ہیں - اگر رومانی فوج بڑھے تو صوفیا کی تسخیر چند گھنٹوں کا کام ہے - اسلیے شاہ فرڈیننڈ اور اسکی ملکہ دونوں بھاگ گئے ہیں - (ریوٹر نے اس خبر کی تعبیر اضطراب انگیز مگر غیر متیقن افواہ سے کی ہے)

ان یاس انگیز حالات کو دیکھکے فرڈیننڈ نے چارلس شاہ رومانیا کے سامنے پناہ اور اصطلاح سیاست میں صلح کے لیے دست سوال دراز کیا ہے - شاہ رومانیا کی طرف سے جواب یہ ملا ہے کہ سابقہ دوستی کی بازآمد کے ہم خود خواہشمند ہیں ' مگر مشورہ یہ ہے کہ پہلے ان تمام دول کے ذریعہ مبادی صلح طے ہو جائیں جنکا تعلق اس مسئلہ سے ہے -

ملکہ بلغاریانے بھی پیشقدمی کے موقوف کرنے کے لیے اس امید پر تار دیا تھا کہ اسکی جنسیت اسکی درخواست کی شفیع ہوگی ' مگر یہ عالم سیاست ہے اسمیں عواطف و جذبات رقیقہ کا کیا ذکر - کہ لا قلب للسیاسۃ -

دل کے زخم ستم ظریفی سے گدگدائے گئے ' جواب آیا کہ پیشقدمی زیادہ سے زیادہ غور و فکر کے ساتھہ عمل میں لائی جائیگی -

رومانیا کو یونان اور سرویا سے توڑ لینے کے لیے بلغاریا نے گونا گوں تدبیریں کیں ' مگر دبستان یورپ میں سبق آموزی کا فخر صرف بلغاریا ہی کو حاصل نہیں ' رومانیا بھی اس فخر میں برابر کی سہیم ہے ' پھر جب یورپ کی یہ تلقین ہو کہ تم اس شخص کا ساتھہ دو جسکے ساتھہ قوت ہو ' تو رومانیا ' یونان اور سرویا کو چھوڑ کے بلغاریا کے ساتھہ کیوں ہوتی - رومانیہ کی طرف سے اعلان کردیا گیا کہ وہ تنہا صلح کرنا نہیں چاہتی -

۱۹ - کا تار ہے کہ رومانی فوج نے بلغاری فوج کو فرڈیننڈز میں (جو لوم پلنیکا اور صوفیا کے مابین واقع ہے) نہایت شرم انگیز شکست دی - بلغاری جنرل نے مع ۱۲ - توپوں کے ہتیار ڈالدیے - دول نے اعلان کردیا کہ بلغاریا کو پامال ہونے نہ دیا جائیگا - صوفیا پر قبضہ کرنے کی اجازت نہ دیجائیگی - اب رومانی فوج کا سیلاب مشرق کی طرف بڑھ رہا ہے ' اور ورمیلی خطرہ میں ہے -

ان بلغاری بھیڑیوں کے شکار جب تک " ناپاک کفار " مسلمان تھے اسوقت تک داستان مظالم مبالغہ تھی ' مگر جب سے ان ستم پیشہ مہذب انسان اور حریت بخشان نصرانیت - کے پنجہ و دندان صلیب پرستوں کے جسموں پر چل رہے ہیں یہی مہذب انسان درندے کہے جاتے ہیں -

بلغاریوں کی سبعیت و درندگی نے یونان میں غیر معمولی جوش پیدا کردیا ہے - یونان کو اصرار ہے کہ اب صلح صوفیا میں جاکے ہوگی - فوجیں بلغار میں بڑھتی چلی جارہی ہیں ' جہاں کہیں مقابلہ ہوتا ہے بلغاری فوج ہتیار ڈالدیتی ہے - روسی سفیر نے اتھینس میں صلح

شذرات

فتح ادرنه

صبح امید که بد معتکف پردۂ غیب
گو بروں آے که کار شب تار آخر شد

ادرنه (ایڈریانوپل) مسخر هوگیا ' فاتحان عثمانی شهر میں داخل هوگئے ' دنیا نا امید هوچکی تهی ' یورپ سمجهه چکا تها که ترک جاں بلب هیں ' اب وه اقدام کے قابل هي نهیں رهے ' لیکن قدرۃ کاملہ کے دست اعجاز نے اسي بیمار سے تندرستوں کو شکست دلائي - ترکوں کا اجتماع هوتے هي بلغاري مرعوب هوکر بهاگ نکلے ' اپنے استحکامات جو بڑي کوششوں سے استوار کیے تهے اور اُن کو ناقابل تسخیر سمجهے هوے تهے ' آپ ڈهادیے ' اور خدا کا وعده پورا هوگیا که قانون الهي کے حدود توڑنے والے ' اور تعلیم رسالت کي بے حرمتي کرنے والے انجام کار تباه و برباد و خسته و خراب هوکر رهینگے -

غازي انور بے ایڈریانوپل میں داخل هورهے هیں

هو الـذي اخرج الذين كفروا من اهل الكتاب من ديارهم لاول الحشر ' ما ظننتم ان يخرجوا وظنوا انهم مانعتهم حصونهم من الله ' فاتاهم الله من حيث لم يحتسبوا ' و قذف في قلوبهم الرعب يخربون بيوتهم بايديهم و ايدي المومنين ' فاعتبروا يا اولي الابصار ' ولولا ان كتب الله عليهم الجلاء لعذبهم في الدنيا ' ولهم في الاخرة عذاب النار ' ذلك بانهم شاقوا الله و رسوله ' و من يشاق الله فان الله شديد العقاب (۵۹ : ۲ - ۴)

وه خدا هي هے جس نے اهل کتاب کي اُس جماعت کو که انتقام الهي کي منکر هوچکي تهي ' اُس کے گهروں سے مسلمانوں کے پہلے هي اجتماع میں نکال باهر کیا ' مسلمان سمجهے تهے که نه نکلینگے ' اور خود اُن کو بهي گمان تها که اُن کے قلعے خدا سے اُن کو بچا لینگے ' آخر اس طرح غضب الهي نازل هوا که اُن کے وهم و گمان میں بهي نه تها - اُن کے دلوں پر رعب و هیبت چها گئي ' اپنے گهروں کو اپنے هاتهوں هي ویران کرنے لگے - مسلمانوں نے بهي اس ویراني میں اُنهیں مدد دي - جن لوگوں کے آنکهیں هوں اُنهیں اس واقعے سے عبرت حاصل کرني چاهیے - خدا اگر اُن کي قسمت میں اخراج نه لکهه دیے هوتا تو دنیا هي میں اُن کو عذاب دیتا ' اور آخرت میں تو اُن کے لیے آگ کا عذاب هے - سبب یه هے که خدا اور رسول کي تعلیم سے اُنهوں نے منهه موڑلیے ' اور جو ایسا کرتا هو اُس کو یقین کرلینا چاهیے که خدا کا عذاب نهایت سخت هے -

ایڈریانوپل کو جب بلغاریوں نے فتح کیا تو اپریل کے فورٹ نائیٹلي ریویو میں ایک مشهور انگریز (مسٹر هربرٹ ویوین) نے لکها تها که " ایک لاسلکي پیغام اناطول کے صحرا و جبل میں اس خبر کو مشتهر کرتا هوا گذرا هے که پرانے مهیب فرماں روا (ترک) کي حاکمانه زندگي کا آفتاب ڈهل گیا ' عجیب و غریب طلسماتي قلعه ٹوٹ گیا ' جهاد ' اسلامي اتحاد ' اور بے شمار مسلمان جنگجویوں کے غیظ و غضب کے دهوکے کهل گئے " لیکن اب اُن کو یقین کرنا چاهیے که اسلام کي طاقت کو فریب سمجهنے میں وه خود دهوکے میں تهے - اسلام اپني قهاري کے نتائج دکهانے میں کبهي ناتوان و ضعیف نه نکلیگا - اُس نے ایک مدت سے پیغام دے رکها هے ' اور یه پیغام پورا هوکر رهیگا که :

سيهزم الجمع و يولون الدبر ' بل الساعة موعدهم ' و الساعة ادهي وامر ' ان المجرمين في ضلال و سعر ' يوم يسحبون في النار علي وجوههم : ذوقوا مس سقر ' انا كل شي خلقناه بقدر ' وما امرنا الا واحدة كلمح بالبصر ' ولقد اهلكنا اشياعكم فهل من مدكر ؟ (۵۴ : ۴۵ - ۵۱)

کفار کي جمعیت عن قریب منهزم هو جائیگي ' اور وه پیٹهه دکها کر بهاگینگے بلکه ابهي اُن کا وعده هے ' اور وه گهڑي بڑي مصیبت کي تلخ ترین گهڑي هے - یه گنهگار هیں ' یه گمراهی اور آگ میں هیں ' وه دن آنے والا هے جب که منهه کے بهل یه آگ میں کهینچے جائینگے ' اور ان سے کها جائیگا که عذاب دوزخ کا مزه چکهو - هم نے هر چیز کو اندازے سے پیدا کیا هے - همارے حکم کو ایک ذرا آنکهه جهپکنے کي طرح پهونچا هوا سمجهو - دیکهتے نهیں که هم نے تمهارے حامیوں کو هلاک کر ڈالا - کیا اب بهي تم میں کوئي غور و فکر سے کام لینے والا نهیں هے ؟

تسخیر ایڈریانوپل کي ناموري میں موجوده صدر اعظم دولة عثمانیه (شاهزاده سعید حلیم پاشا) اور غازي انور بے کي قابلیت و موقع شناسي کو خاص دخل هے - اول الذکر خاندان خدیوي (مصر) کے ایک مشهور رکن رکین هیں ' اور ابتدا هي سے مجلس اتحاد و ترقي کے کاموں میں غازي انور بے کے دست و بازو رهے هیں - جب پہلے پہل اُن کو وزارت خارجیه تفویض هوئي تهي ' تو اُن کي نا تجربه کاري کي بنا پر عام اختلاف کیا گیا تها ' اور جب وزارت عظمی پر فائز هوئے تو یه اختلاف شورش انگیز مخالفت کي حد سے بهي گزر گیا - مادي دنیا ' کمزور اسباب پرست طبیعتیں کب واقف تهیں که خدا کو جب کوئي کام لینا هوتا هے تو وه ایک ادنی سے ادنی مخلوق سے بهي اعلی سے اعلی کام لے سکتا هے ' اگر اُس کی مشیت مقتضي هوئي تو اس کام کو حد تکمیل تک پهونچا دیگا ' ورنه ریڈیم کي شعاعیں رات کي تاریکي

[۲]

رفتــار سیاست

مصــر ' ایــران ' تــرکي
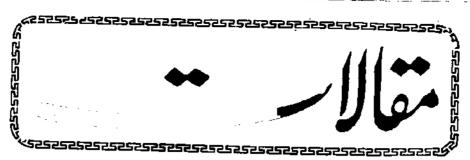
فارسل فرعون فی المدائن حاشرین : ان ھؤلاء شر ذمة قلیلون ' و انھم لنا لغائظون ' و انا لجمیع حاذرون ' فاخرجنا ھم من جنات و عیون ' و کنوز و مقــام کریم ' کذلـك ' و اورثنا ھا بنی اسرائیل ' فاتبعوھم مشرقین (۲۶ : ۳۹-۴۲)

در بیابان فنا گم شدن آخر تا چند ؟
رہ بہ پرسیم مگــر رہ بہ مھمــات بریم

اقانیم تثلیث جن ممالــک کو توحید سے غصب کرچکے ھیں اُن کے حوادث انتزاع و اغتصاب پر سب کي نظر ھے ' لیکن جو قدر قلیل ھنوز دست برد سے باقي ھے ' اُس پر اُچٹتي ھوئی نگاھیں بھي نہیں پڑتیں - برطانیہ عظمی کي زبان حال (لندن ٹائمس) تازہ اشاعت میں گویا ھوئي تھي کہ " مصر کو انگریزي مقبوضات میں ملحق کرنے کا خیال نہ کبھي پہلے ھوا تھا اور نہ اب ھے " لیکن وزیر خارجیۂ انگلستان (سر ایڈورڈ گرے) دیوان عام (ھاؤس آف کامنس) میں صاف کہہ رھے ھیں ' کہ :

گورنمنٹ برطانیہ کو اس مسئلہ (الحاق مصر) کي جانب نہایت توجہ ھے - کئي سال سے یہ واقعہ پیش آرھا ھے کہ مصر کے عمید برطانیہ (برٹش ایجنٹ) کي کوئي سالانہ تقریر (انتظامي رپورٹ) ایسي نہ نکلي کہ مسئلہ الحاق پر نکتہ چیني سے محفوظ رھي ھو - یہ تعجب کي بات نہیں ھے کہ اسوقت اس بات کي کوشش کي جائیگي کہ ملــک کو اس وھمي دیو کی تــکلیف سے آزاد کردیا جاے - تعجب کي بات یہ ھوتي اگر موجودہ برٹش ایجنٹ (لارڈ کچنر) لارڈ کرومر کے بعد اس مسئلہ کو ایک سال تــک کے لیے غیر منفصل رھنے دیتے ' اور انگلستان کي حکومت کو اس امر پر متوجہ نہ کرتے -

پچھلے سال مسئلہ الحاق کے متعلق دول یورپ سے انگریزي سلطنت کی گفتگو ھوئي تھی ' ھنوز یہ سلسلہ جاري ھی تھا کہ جنـگ بلقان چھڑ گئی - مطلع سیاست مکدر ھوگیا ' اور یورپ میں تشریش پھیل گئی - معاملات مشرق ادنی کے تقدم و اھمیت کو ملحوظ رکھتے ھوے اس معاملے کو چند روز کے لیے چھوڑ دیا گیا ' اب کسی دوسرے موقع پر اس کی سلسلہ جنبانی ھوگي -

دول ستہ کے علاوہ تقریباً اور بھي پندرہ گورنمنٹیں جو اس مسئلہ سے تعلق رکھتي ھیں اس میں شریک ھونگي - انکي رضامندي حاصل کرنی ضرور ھے - یورپ میں ایسے نامہ و پیام میں بڑي دقت ھوتي ھے ' کیونکہ نسخ الحاق معاھدہ مصر پر بہت سے اعتراضات کیے جاتے ھیں - یہ اعتراض ملحوظات سیاسیہ کی بنا پر ھوتے ھیں ' انتظام یا عدالتي امور کي متعلق نہیں ھوتے ' اسوجہ سے یہ سوال مناسب وقت کا منتظر ھے -

مشرق ادنی میں صلح کرادینے کي وجہ سے دوسري قوموں کي نظر میں برطانیہ کا وقار و اثر اچھا ھوگیا - مصر کے موجودہ نظام عدالت میں برطانیہ کو کسی ترمیم کے پیش کرنے میں کچھہ ایسي دقت نہ ھوگي ' اگر کبھي ترمیم پیش ھوئی تو وھانکی ملکي حالت میں اس سے کوئی تغیر نہ ھوگا ' اور نہ وادي نیل میں اس سے برطانیہ کي ذمہ داریوں میں کچھہ فرق آئیگا - الحاق مصر کا مسئلہ بہت ھي عجیب معنوں میں اسوقت سمجھا جارھا ھے - نظم و نسق کے موجودہ حالات کچھہ اس نوعیت کے واقع ھوے ھیں کہ اس وقت جیسي پولیس ملــک میں موجود ھے اُس سے بہتر جمعیت قائم کرنے میں کیا کچھہ موانع پیش آرھے ھیں - اس سے انصــاف کا خون ھوتا ھے ' اور عام ملکي ترقي میں خلل پڑتا ھے -

سلطنت برطانیہ کي یہ خصوصیت ھے کہ وہ غیر اقوام کے نازک معاملات میں بہت نرم ھے ' اسوجہ سے وہ الحاق کو بہت ھي غیر موزوں معنوں میں بھي سن لینا جائز سمجھتي ھے - اسکا نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ قناصل و سفراے دول ' فرائض پولیس کے ادا کرنے میں خلل ڈالتے ھیں ' اور بغیــر مصري حکــومت کي منظوري یا استمزاج کے پولس سے اپنی وارنٹونکے امتثال کے آرزومند رھتے ھیں -

روسی الجنس اڈ موچ (Adamovitch) سے مصر کے باھر ایک جرم سرزد ھوا تھا - روسی قونصل نے اوس کو مصر میں گرفتار کرلیا ' اور روس بھیجدیا - حکومت برطانیہ نے اس معاملہ میں چشم پوشي کی ' مگر یہ امر چشم پوشی کے قابل نہیں ھے کہ مختلف معاملات میں اسطرح کے متواتر اقدام روسي قونصل نے کیے ھیں ' جس سے ایک ایسے ملــک میں جہاں برطانیہ کو بہت ھي قریبي تعلق حاصل ھے اصول میں فرق آتا ھے -

خاص شرائط میں ایک حق امتیاز یہ بھي ھے کہ مصر کی مقامي عدالتوں سے اجانب (آفاقي یا غیر ملکی رعایا) کو تعلق نہ ھوگا - اسکا نتیجہ یہ ھوا کہ ملزمونکے گرفتار کرنے میں دقت پیدا ھوگئی - بعض موقعوں میں گرفتاري نا ممکن ھو جاتي تھي ' اور کافي شہادتیں میسر نہیں آسکتي تھیں ' جب کسي غیر ملک کا کوئي باشندہ گرفتار ھوتا تھا تو اُسي ملک کے قونصل کی عدالت میں وہ بھیجدیا جاتا تھا - اس سے مصر کی انصاف کرنے والي حکومت کو صدمہ پہونچتا تھا - مجرموں کو ارتکاب جرائم کے لیے مصر اُس زمانے میں ایک عمدہ جگہہ مل گئی تھي - اسوقت جیسا کہ سالانہ رپورٹ سے ظاھر ھوتا ھے ' سفید رنگ اقوام (اھل فرنگ) کي بردہ فروشي کو روکنے میں بڑي دقت ھوتي ھے - با قاعدہ الحاق نہونے سے رفاہ عامہ کے دوسرے کاموں میں بھي اسی طرح کی بہت سی زحمتیں پیش آرھي ھیں -

مصر کو مقبوضات برطانیہ میں ملحق کرالینے کي تحریک اگر خود مصر کے حق میں کوئی منصفانہ تحریک ھے تو یقین کرنا چاھیے کہ دوسری قوموں کے لیے بھی یہ کوئی تکلیف کی بات نہوگي - غیر ممالک کو بہت سے فائدے پہونچینگے ' اجنبی حکومتونکي تجارت میں ترقی ھوگی - برٹش ایجنٹ نے سنہ ۱۹۱۲ ع کی سالانہ

دي سلسله جنباني كي' تو جواب ملا كه منظور' مگر اس شرط پر كه بلغاريا حلفاء كے تمام مفتوحه مقامات سے دستبردار هو' اور تاوان جنگ دے - شهروں اور دهات كي بربادي سے جسقدر نقصان هوا هے اسكا معاوضه دے - تهريس ميں يونانيوں كي جان' مال اور مذهبي آزادي كي ضمانت كرے' اور ايك مقرره مدت كے اندر فوج منتشر كردے -

سروي فوج سينٹ نكولس كے قريب پهنچگئي هے - بلغاري افسروں نے باشندوں كو شهر چهوڑ دينے كا حكم ديديا هے -

٢١ - كا تار هے كه روسي سفير نے پهر يونان سرويا اور جبل اسود سے صلح كے ليے گفتگو كي - تينوں رياستوں نے بالاتفاق جواب ديا كه وه صلح كے ليے بلغاريا سے براه راست گفتگو كرنے كے ليے تيار هے' مگر مبادي صلح پر دستخط سے قبل وه التواے جنگ كے ليے تيار نهيں -

٢٧ - مارچ كو جهاں هلال سرنگوں هوا تها وهاں اس خداے بدر و احزاب كي كارسازيوں نے تمام عالم اسلامي كے قنوط و ياس كے باوجود كل ٢١ - جولائي كو پهر اسے سربلند كرديا - لندن ٹائمز كا نامه نگار صوفيا سے تار ديتا هے كه ترك محافظ فوج كي خفيف مقاومت كے بعد ادرنه ميں داخل هوگئے -

انگلستان كے مايۀ افتخار مسٹر گليڈ سٹون يورپ كو تلقين كرگئے هيں كه هلال سے جو صليب كے پاس آئے اسكو پهر هلال كے پاس واپس نه جانا چاهيے - اسليے ادرنه پهر تركوں كے پاس آنا يورپ كيونكر گوارا كرسكتا تها؟

تركي فوج ابهي بنير حصار هي تك پهنچي تهي كه اتحاد ثلاثه (انگلستان فرانس اور روس) كا اضطراب بڑها' اور اسدرجه بڑها كه سررشتۀ صبر هاتهه سے جاتا رها - تجويز هوئي اس خطرۀ روح فرسا كے متعلق غور كرنے كے ليے سفراء مجتمع هوں - قاعده سے اس جلسه كے مقام اجتماع اور صدارت كا شرف خاك انگلستان كو حاصل هونا چاهيے تها' كيونكه اس اجتماع كا اصول اساسي انگلستان هي كے ايك نامور فرزند كي ديرينه عداوت اسلام كا نتيجه هے - پهر اس دو سال كے پر آشوب زمانے ميں بهي امن يورپ اور مصالح صليب كے حفظ و نگهداشت ميں وه هميشه پيش پيش رها' چنانچه يه انگلستان هي تها جسكے سفير نے دولت عثمانيه كو جنگي تياري كے موقوف كرنے پر مجبور كيا تها - يه خاك انگلستان هي تهي جهاں ياد داشت تيار كي گئي تهي' اور وهاں يه انگلستان هي كا بيڑا تها جسكے جهازوں نے ياد داشت كو پر اثر بنانے كے ليے سب سے پہلے نقل و حركت شروع كي تهي -

ليكن شايد اس شرف كي حد سے زياده بهتات ميں سرگرے كي دوربين آنكهوں كو خطرات نظر آئے' اور اسليے سياحت پر انكارے (رئيس جمهوريت فرانس) ميں يه طے هوا كه اس خطرناك شرف تقدم ميں فرانس بهي سهيم هو - بهر نوع سبب كچهه هو صدارت اور مقام اجتماع كا شرف ابكي فرانس كو حاصل هوا - پيرس ميں موسيو پچن وزير خارجه فرانس كي صدارت ميں سفراء جمع هوے' اور اس كے بعد سفير فرانس متعينه قسطنطنيه كو تار ديا گيا كه وه باب عالي كو معاهده لندن كے احترام پر مجبور كرے -

١٧ - جولائي كو ريوٹر نے يه خبر دي كه "اگر تركوں نے ادرنه لے بهي ليا" تو دول ان كے پاس رهنے نه دينگي" مگر يه كامل پاشا كي وزارت نه تهي كه داؤننگ اسٹريٹ كے بازيچي گروں كے اشاروں پر رقص كرتي - دول كے مكرر اعلان كے باوجود بهي جب باب عالي كے طرز [illegible] ميں كوئي فرق نه آيا تو اسي "دماغ" نے جس نے اور صد [illegible] ز تدابيريں سونچي تهيں يه تجويز كي كه

تركي بلغاري حدود كے متعلق بين الاقوامي كميشن كي كارروائي ميں عجلت كو كام فرمايا جائے - اسي كے ساتهه روما سے نيم سركاري طور پر يه اعلان كرايا گيا كه اگر باب عالي نے اپني فوج كو ادرنه ميں داخل هونے كي اجازت دي تو "دول متحده براه راست مداخلت كا استعمال كرينگي" - اسي اثناء ميں روسي سفير بار بار وزير اعظم سے ملتا' اور باب عالي كے موجوده طرز عمل پر اظهار نفرت كرتا رها مگر جس كا شعار "ادرنه يا موت" هو اس پر تهديد و تخويف كيا اثر كرسكتي هے؟ اسوقت تك دول كي طرف سے جو كچهه هوا تها وه محض زباني تها اب ضرورت تهي كه قول كي تائيد ميں عمل بهي كرے -

اگر ابكي انگلستان زباني كارروائيوں ميں پيچهے رها تها تو كوئي وجه نهيں تهي كه اسكي تلافي عملي كارروائيوں ميں پيشقدمي سے نه كر ديكهاتي - سب سے پہلے انگلستان كے جهاز جنبش ميں آئے - ٢٠ - كا تار هے كه يار موتهه' انفليكسيبل' اور پرنس آف ويلز' پائرس پهنچگئے' اور دو برطانيي تباه كسن كشتياں عنقريب آنے والي هيں -

مگر موجوده تركي وزارت جسكي بنياد بزدلي و اجانب پرستي كے بدلے همت اور وطن پرستي پر هے ان تمام كارروائيوں ميں ايك سے بهي متاثر نه هوئي - ايك طرف دول كو ياد داشت ايسے لب ولهجه ميں بهيجي جس سے اعلان جنگ مترشح هوتا تها' اور دوسري طرف فوج كو ادرنه ميں داخله كا حكم ديديا -

ياد داشت ميں باب عالي نے لكها كه خط اينوس ميڈيا كے متعلق سوال كے ڈپلو ميٹك ذرائع سے حل كو باب عالي خود ترجيح ديتا' مگر بلغاريوں كے مظالم نے اسكو نا ممكن كرديا هے - باب عالي اميد كرتا هے كه موجوده حالات ميں يورپ اسكو كسي ايسي سرحد كے حاصل كرنے كے ليے مجبور متصور كريگا جو دارالسلطنت كي حفاظت كي ضامن هو' نيز بلغاريا كو بهي اسي كے مطابق مشوره ديگا -

يورپ ابهي تك موجوده وزارت كو كامل كي وزارت سمجهه رها تها جو ايك طرف اخبارات اور قوم كے وكلا كے سامنے تسليم ادرنه سے تبري و تحاشي كرتي تهي' اور دوسري طرف اسكے ليے انگلستان كي وساطت سے ساز باز كر رهي تهي - چنانچه ريوٹر ٢١ - كو تار ديتا هے كه دول كو پختگي كے ساتهه يقين دلايا گيا تها كه ادرنه كي طرف پيشقدمي هرگز مقصود نهيں' بلكه قسطنطنيه كے غير معمولي پر جوش اشخاص كے خاموش كرنے كے ليے هے - مگر ٢١ - جولائي كو اسے معلوم هوا كه اس كا مآل غلط تها اور اب ايشيا نے اسكے زرين اصول سياست كا استعمال سيكهه ليا هے -

اس انكشاف حقيقت نے "يورپ كے دار السلطنتوں ميں ايك قسم كا خوف آميز تعجب پيدا كرديا هے - اسي تار ميں آگے چل كے ريوٹر كهتا هے كه "معاهده لندن كے بابت دول اس درجه قريبي طور پر مشغول هيں كه تركوں كي طرف سے اسكے علانيه تمسخر كو منظور نه كرينگي - خواه ترك بلغاريوں كے مقابله ميں باقاعده اعلان جنگ هي كرنا كيوں نه چاهيں" بهر حال قانوني اور غير قانوني كسي طرح سے بهي صليبي يورپ تركوں كو ادرنه اپنے هاتهه ميں ركهنے نديگا - كيونكه اس سے اس اصول گليڈسٹوني كا نقص لازم آئيگا جو آج بلا استثنا تمام يورپ كا دستور العمل هے - اسي تار ميں آخر ميں يه بهي كهديا گيا هے كه "بے شبه تركوں پر سخت دباؤ ڈالنے كے ذرائع موجود هيں مگر ان پر سب كا اتفاق امر مشكل هوگا" اور غالبا اشكال كا باعث ائتلاف ثلاثه بلكه جرمني هوگا - ورنه فرانس و انگلستان دونوں اس تجويز سے اتفاق كرنے كے ليے تيار هونگے جو "ديو يورپ" كے پاية تخت سے پيش كيجائے -

تمام دول کو پورا حق دیا جاے ' صرف ایک هي سلطنت انتظامي امور میں دخیل هونیکي حقدار نہیں ہے - اس اختلاف سے ایک بات صاف ظاهر هوتي ہے کہ مشرق قریب کے آخري فیصلہ هونے سے پہلے روس ' انگلستان ' فرانس ' اور جرمنی ' بحر روم - بحر اسود - بحر خزر اور خلیج فارس کے گرد و پیش کے ممالک پر اپنے اپنے مطالب کو حاصل کرکے اپنا اقتدار راسخ کرلینے کو هیں - تین برس هوے جب ایران میں ریلوے کا مسئلہ پیش هوا تھا اُسوقت یہ رقیب قوتیں ایراني ریلوے پر اپنا اپنا اقتدار قائم کرنا چاهتی تھیں - اُسوقت کي رقابت کا نتیجہ اب همارے پیش نظر ہے - یورپ کي چار گورنمنٹیں اسوقت ترکي اور ایران سے اُنکا واجبي بلکہ واجبي سے زیادہ حق لینے کے فکر میں هیں -

خلیج فارس کا مسئلہ اب اُن مدبروںکی رایوں کو تقویت دیگا جنھوں نے پچیس برس قبل دنیا پر ظاهر کردیا تھا کہ جس حکومت نے کسي غیر طاقت کو اس خلیج کے کسي ساحل پر قبضہ کرنے کي اجازت دي تو ایسی حکومت کی سزا لعنت و ملامت هوگی............ خلیج فارس اب قبضہ میں آهی گئی ہے ' سواحل عرب مل هی گئے هیں ' ریلوے نے اضافۂ اقتدار کی راهیں کھول هی دي هیں - اب صرف اس امر کا لحاظ باقی ہے کہ جو علاقہ انگریزي اقتدار کے تحت میں آچکا ہے اُس کے هر جزو کل پر انگریزي اقتدار و تسلط کافي طور پر قائم رہے - اس امر کا لحاظ بھي نہایت ضروري ہے کہ روس اپنے علاقہ سے آگے نہ بڑھنے پالے - امیر افغانستان کو اپنے ملک میں خود مختار رهنے دیا جاے - غالباً وہ اس حالت کو بدلنا بھی نہیں چاهینگے ' ملک گیري کی گو انکو هوس بھی هو ' مگر اس کے لیے اقدام نہ کرسکینگے ' ترکوں کی سلطنت اور ایرانی حکومت کے بالکل ختم هونے کے بعد جب تک تیس لاکھ مسلمان یہ نہ کہیں کہ امیر افغانستان همارے خلیفہ اور پیشوا هیں اُسوقت تک اُن کی حکومت کو قائم رهنے دینا چاهیے - اس مدت میں روس کے اختیار و اقتدار کے محدود کرنے کے لیے بھی بہت کچھ کوششیں هوسکتی هیں "

خلافت اور مذهبی پیشوائی میں کوئی خاص بات نہ تھی ' صرف اتنا کھٹکا تھا کہ مختلف ممالک کے مسلمان آپس میں مل جائینگے - افغانستان کے لیے بھي اگر یہي شبہ پیدا هوا تو اُس کي بھي خیر نہیں ' اور ترکي و ایران کي تباهی کے لیے تو عزم مصمم هو هي چکا ہے -

ترکي جن مظالم کا شکار هوئي ہے ' یورپ کی جس حکمت عملي نے اُس کو پامال کیا ہے ' جس پیش بیں تدبر نے اُس کے علاقے چھینے هیں ' جو پس اندیش سیاست اب ایشیا میں بھي اُس کو تباہ کرنے پر مصر ہے ' اُس نے اب اس وسیع سلطنت کے اصناف امور پر اس قدر احاطہ کرلیا ہے ' ایسے تغلب کي فکر میں ہے کہ خود یورپ کے بعض حلقے بھي اُس کي بے بسي پر رحم کرنے لگے هیں - مسٹر سائکس نے بھري پارلیمنٹ میں سر ایڈورڈ گرے سے التجا کي ہے کہ " عثماني سلطنت کو اب تو تباهي سے بچاؤ ' اس کے تباہ کرنے میں خود یورپ کے لیے سخت خطرہ ہے - یورپ کا اس وقت فرض هونا چاهیے کہ ترکي کو زیادہ استوار و محکم بنانے میں کوشش کرے........تیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا ہے ' اس مدت میں یورپ نے ترکوں کے ساتھ کوئي ایسا برتاؤ نہیں کیا جس کے لیے کوئي معقول عذر پیش هوسکے " مسٹر نوبل بکسٹن نے عثمانیوں کي خصومت اور بلقانیوں کی رفاقت پر وزارت خارجۂ برطانیہ کي احسانمندي ظاهر کي ' لیکن ترکي پر اُن کو بھی رحم آگیا کہ " اب تو معاهدہ بھي هوچکا ' قرار داد بھی هوچکي ' ترکوں کي مخالفت میں اب کسی معاندانہ جذبات کا اظہار نہ هو " وزارت کو اصرار تھا نہ خاتمۂ جنگ کے بعد سے ترکوں کو سنبھلنے کا پورا موقع دیا گیا ہے ' نوبل بکسٹن نے اس مصالحت کي حقیقت بھی ظاهر کردي کہ " اتنے ساري مصائب برداشت کرنے کے بعد ترکوں سے یہ توقع رکھني کہ وہ پھر سنبھل جائینگے صریح فریب اور محض دھوکا ہے " مسٹر بونرلا نے بغداد ریلوے کی بحث میں تمام زحمتوں کا باني سر ایڈورڈ گرے کو ٹھہرایا ہے ' اور اُن کي کارروائیوں پر بڑي سختي سے بے اطمینانی ظاهر کي ہے - مسٹر نوبل بکسٹن نے اس بے اطمینانی کی تائید کرتے هوے بے اعتمادي کي تشریح بھي کردي - آنکي راے میں وزیر خارجہ تنہا کام کرنے کے قابل نہیں هیں - " دیوان عام کے خاص خاص ممبروں کي ایک کمیٹي مرتب هونی چاهیے ' جس میں چالیس سے ساٹھ ممبر تک شریک هوں ' اور وہ سب مل کر اُن کو خارجي معاملات میں مدد دیں "

البانیہ جہاں کے مسلمانوں کو ترکي حکومت سے علحدہ هونے کے لیے بڑي بڑي ترغیبیں دي گئي تھیں ' اور جسکو ایک آزاد سلطنت بنانے کي تجویز درپیش ہے ' وهاں کے مسلمانوں کا اب یہ حشر هو رها ہے کہ بقول مسٹر ملفورڈ ارکنسن " ان لوگوں کو شمال میں سرویوں اور جنوب میں یونانیوں نے اس قدر مجبور و بے بس بنا رکھا ہے کہ اُن کے لیے کوئي چارہ کار نہیں رہ گیا ' سختي سے سخت زور دیا جا رها ہے کہ جتنے مسلمان هیں عیسائي هوجائیں ' ورنہ روے زمین کو خالي کرکے زیر زمین کو جا بسائیں "

دنیا میں عیسائیت کیونکر پھیلي ؟
سلانیک میں ایک ترک کو یوناني سپاهي پکڑے هیں اور بلغاري اس کے سر پر جبراً مذہب کا نقش بنا رہے هیں

رپورٹ میں توجہ دلائی ھے کہ محاکم مختلطہ میں اصلاح کے لیے وہ بڑی بے صبری سے انتظار کررھے ھیں - وہ لکھتے ھیں کہ " ان اصلاحات کے نفاذ سے اصولی امور میں کوئی فرق نہیں آئیگا " یعنے اگر ممالک غیر کے جج علحدہ کردیے جائیں تو ان ممالک کو مالی منافع بھی ھے -

الحاق کی اصل بنا یہی مخلوط عدالتیں ھیں - ان کے زوال سے قناصل یورپ کے کچھہ اختیارات زائل ھوجائینگے جو اکثر اوقات معمولی جرائم کے ارتکاب پر اپنی رعایا کے ساتھہ رعایت کرنا چاھتے ھیں -

موجودہ عدالتیں مصر کی ضرورتوں کے لیے بالکل ھی ناکافی ھیں - لارڈ کچنر کے قول کے مطابق ان میں غیر اقوام کے حقوق کی نگرانی کرنے اور ایک با قاعدہ نظام قائم رکھنے کی قابلیت ھی نہیں ھے - پرانا طریق عمل اب تک متروک نہیں ھوا ' لہذا اجانب کے لیے محاکم مختلطہ کا نظام توڑ دیا جائیگا " دول یورپ نے اس معاملے میں ابھی تک کوئی مدد نہیں دی - اسی وجہ سے یہ مسئلہ ھنوز معرض التوا میں پڑا ھے ' اب مناسب موقع پر جب برٹش گورنمنٹ اس مسئلے کو چھیڑیگی تو اسکا نیصلہ جلد ھوجائیگا "

مطلب یہ ھوا مصر کے نظم و نسق میں مشکلیں پیش آرھی ھیں ' عدالتیں اچھی نہیں ' پولیس اچھی نہیں ' دول یورپ کے مخصوص امتیازات انصاف کے باب میں سنگ راہ ھیں ' قونصلوں کی مداخلت بے اصولی پیدا کررھی ھے ' اس لیے نفاذ اصلاح و سد خلل کا اقتضا یہ نہیں ھے کہ مصر کو آزاد ھونے اور اپنے لیے بہتر حکومت قائم کرنے میں مدد دی جاے ' بلکہ اقتضاے انصاف یہی ھے کہ مقبوضات برطانیہ میں اس کو ' خواہ بالکل ھی غیر موزوں و ملائم طریق ھی پر کیوں نہ ھو ' اور با قاعدہ الحاق کی صورت نہ بھی نکلتی ھو ' مگر ملحق کرلیں کہ جو رھی سہی نیم خود مختاری حاصل ھے وہ بھی نہ رھے -

برٹش ایجنٹ کو مصر میں یورپ کے امتیازات و مراعات سے تکلیف ھو رھی ھے ' یہی رعایتیں ترکی میں بھی دول یورپ کو حاصل ھیں ' اور دولت عثمانیہ کی اکثر بد نظمیوں کی مسئولیت (ذمہ داری) انہیں مراعات کے سر ھے ' لیکن وھاں غیروں کا معاملہ ھے اس لیے ان کے قائم رکھنے پر زور دیا جاتا ھے ' اور یہاں اپنا تعلق ھے لہذا ابطال کی کوشش ھو رھی ھے - مصر بھی ترکی ھی کا ایک جزو ھے ' ابطال مراعات کی ضرورت سے جب اُس کے الحاق کی احتیاج محسوس ھو رھی ھے تو کیا عجب ھے کہ ایک ایسا وقت آئے کہ ترکی کو بھی اسی ضرورت سے کوئی سلطنت اپنے مقبوضات میں ملحق کرلینے کی دعویدار ھو جاے !

ایران کے جنوبی و شمالی حصے تو انگلستان و روس کے زیر اثر آھی چکے ھیں - وسط کا علاقہ جو ھنوز باقی ھے وھاں اس قدر دسائس اور دراندازیاں پھیل رھی ھیں کہ اب اُس کی آزادی کی بھی خیر نہیں - مینچسٹر گارڈین نے پروفیسر براؤن کے ایک خطبہ کا اقتباس شائع کیا ھے جس میں ایران کی اخباری حالت پر اُنھوں نے بحث کی ھے - ھر ایک ملک و قوم کی صحیح حالت کا اندازہ اُس کے اخبارات سے ھو سکتا ھے ' اس معیار کے مطابق خطیب کی راے میں " ایران کے اخبارات نے اس قلیل و قصیر آئینی حکومت کے عہد میں جو حیرت انگیز ترقی کی تھی اُس سے ایرانیوں کی قابلیت کا اندازہ ھوتا ھے - اب یہ اخبارات نہایت سختی سے بند کیے جارھے ھیں - جہاں قومیت کے مٹانے کی ضرورت پیش آئی وھاں اخبارات کا صفحہ ھستی سے مٹانا بھی ضروری تھا - آئینی حکومت میں تین چار سو اخبارات نکلا کرتے تھے ' مگر اب استبداد کے چند مداح و باد خواں اخباروں کے علاوہ مشکل سے کوئی آزاد اخبار نکلتا ھوگا -

سنہ ۱۹۰۷ ع میں صرف طہران سے ڈیڑہ سو اخبارات شائع ھوتے تھے ' جو اپنی صداقت ' اخلاقی جرات اور علمی و ادبی اعتبارات سے نہایت ممتاز تھے - اس ترقی میں تعجب و تحیر کا اور بھی اضافہ ھوتا ھے جب اس حقیقت پر نظر پڑتی ھے کہ ایام استبداد میں اخباری مذاق سے ایران اس قدر نا آشنا تھا کہ سب سے پہلا ایرانی اخبار لیتھو پریس میں چھپوا کر شاہ اپنے عہدہ داروں میں تقسیم کرادیا کرتے تھے ' اور انکی تنخواھوں سے اُسکی قیمت وضع کرلی جاتی تھی -

آجکل تبریز سے ایک اخبار نکلتا ھے جو ھمیشہ روس کی مدحت سرائی میں مصروف رھتا ھے " - پروفیسر براؤن کے پاس بہت سے اخبارات کا ایک مجموعہ بھی تھا جسے دوران تقریر میں حاضرین کو دکھایا گیا - اس میں ایک ظریف اخبار کے پرچے بھی تھے جس کا نام " حشرات الارض " تھا ! اس اخبار میں تمام دنیا کے انصاف پسندوں کی تاریخ درج تھی ' مگر اب ایسا انقلاب آیا نہ [illegible] ھی رھا اور نہ اخباریت ھی باقی رہ گئی -

انگلستان نے روس کو ایران میں موقع تو دیدیا ' لیکن اس مسامحت سے خود اُسے بھی کوئی فائدہ پہونچا ؟ نظارت خارجہ تو اثبات میں جواب دیگی ' مگر پارلیمنٹ کے مقتدر ممبر (مسٹر سائکس) کو اس سے انکار ھے - دیوان عام میں وہ بیان کرتے ھیں کہ " انگریزی روسی معاھدہ ایران کے رو سے ایران میں روس نے ھر طرح کے تجارتی و ملکی و سیاسی حقوق حاصل کرلیے ' مگر برطانیہ نے بیشتر تجارتی حقوق چاھے رھے - یہ طرز عمل خود ھمارے لیے بھی مضرت کی چیز ھے ' اور اس سے ھماری رعایا کی ایک بڑی تعداد بھی ' جو مسلمان ھے ' سخت ناراض ھے - ان باتوں سے ھم کو یہ سبق حاصل کرنا چاھیے کہ آیندہ گورنمنٹ کی پالیسی جلد جلد تبدیل کرنے میں خرابیاں ھیں " با این ھمہ سر ایڈورڈ گرے کو ان امور کی ذرا بھی پروا نہیں ' اُن کے خیال میں " یہ نہایت نا مناسب راے ھے " معاھدہ نہ ھوتا تو ایران کی حالت اور بھی خراب ھوگئی ھوتی - اس معاھدے پر جو اعتراضات انگلستان میں ھو رھے ھیں ایسے ھی اعتراض روس کی ایک جماعت بھی کر رھی ھے ' اور وہ بھی اس سے ناخوش ھے "

یعنی اس معاھدے سے روس کو یہ حوصلہ تو ھوا کہ مشہد رضوی پر گولہ باری کی ' آگ برسائی ' بنیاد ڈھائی ' علما کو پھانسی دی ' مثلہ کیا ' کھال کھنچوائی ' مگر یہ حالت پھر بھی اچھی تھی ' معاھدہ نہوتا تو ایران کا تختہ ھی اُلٹ جاتا ! وہ معاھدہ جس سے انگلستان کے علاوہ روس میں بھی ایک جماعت ناراض ھو اُس کے محاسن و منافع و موزونیت میں کیا کلام ھوسکتا ھے ؟

۲ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ ع کے ٹائمز آف انڈیا میں کرنیل ییٹ (Col. Yate) لکھتے ھیں کہ " جنگ بلقان ختم ھونیکے بعد ھم ایران اور ایشیائی ترکی کے مستقبل کو بہت ھی تاریک دیکھہ رھے ھیں - مشرق قریب کی ترقی کے متعلق ایک گروہ یہ کہتا ھے کہ اسکا انتظام بالکل فرنگی اقوام کے ھاتھہ میں دیدیا جائے یا اُن لوگوںکے ھاتھہ میں ھو جنکو یہ عیسائی سلطنتیں نامزد کریں - دوسری طرف یہ بات سننے میں آتی ھے کہ روس نے دول یورپ کو اس امر کے اعلان کی جانب توجہ دلائی ھے کہ ایشیائی ترکی میں

امام رازی کا زمانہ وہ تھا جب اسلامی تمدن میں انحطاط شروع ہوچکا تھا ' ہمتیں پست ہو رہی تھیں ' فتوحات کا سلسلہ بند تھا ' شوائب و صوائف کی جگہ خانہ جنگیوں نے لے لی تھی - سنہ ۶۰۶ - ہجری میں امام رازی کی وفات ہوئی ' اور سنہ ۵۶۷ ہجری میں - یعنی امام رازی کی وفات سے ۳۹ - برس قبل تاتاریوں کا سیلاب دریاے جیحوں کو عبور کر کے خوارزم کا رخ کر چکا تھا - مصر و شام و روم و تونس میں صلیبیوں کے حملے ہو رہے تھے ' بلاد اسلام میں قتل عام برپا تھا ' کفار ایک ایک شہر کو فتح کرتے تھے ' مفتوحین کو تہ تیغ کر کے سارے شہر کو آگ لگا دیتے تھے ' مرعوبیت اس قدر چھا گئی تھی کہ حملہ آوروں کی مقاومت و مدافعت کانهم يساقون الى الموت کے مرادف سمجھہ لی گئی تھی -

ایسی حالت میں اگر جان بچانے کا خوف غالب ہو ' اگر ناکامی کا تیقن کامیابی کے لیے کوششیں کرنے سے روکتا ہو ' اگر پیشقدمی کے معنے ہلاکت کے لیے جاتے ہوں ' اگر جنگ دفاعی میں موت کی تصویر نظر آتی ہو ' تو یہ ایک قدرتی امر ہے - اس میں تعجب کی کیا بات ہے ؟ فیلسوف طبیعتیں کیوں نہ قرآن کریم سے ایسے معنے نکالیں ' اور ہلاکت کے تخیل سے ہمتوں میں تہلکہ ڈالیں ؟ زمانے کی رفتار ' گرد و پیش کے حالات ' اور مجراے سیاست کی تبدیلیوں کا ہر ایک چیز پر اثر پڑتا ہے - تنزل پذیر جماعتیں ترقی کی آیتوں کو اپنے شان انحطاط کے مناسب بنالیتی ہیں - محکوم قوموں کو مغلوبیت کی ناپاک غلامی کے لیے بھی کتاب و سنت سے ثبوت مل جاتا ہے -

---

لیکن یہ باتیں واقع میں اگر بجاے خود ثابت ہیں ' اور انسان کو ' اپنے ظاہری ساز و سامان کی بنا پر ' جب تک کامیابی کا قطعی یقین نہ ہو ' اُس وقت تک مہمات امور میں ہاتھ ڈالنے کے معنے اگر ہلاکت مول لینے کے ہیں ' تو صدر اول کی وہ پاک و برگزیدہ ہستیاں جو نہایت بے سر و سامانی کے عالم میں کسری و قیصر کے تخت و تاج پر قبضہ کرنے چلی تھیں ' ایک بہت ہی مختصر جمعیت سے بدر و حنین کی مہم سر کرنے آئی تھیں - ردۃ عرب کے موقع پر سارے ملک سے جنگ کرنے کو آمادہ تھیں ' اور اس نازک حالت میں جب کہ ہر شخص کو اندیشہ تھا کہ مدینۃ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر مرتد قبائل کا حملہ ہوا چاہتا ہے ' ارض موتہ میں رومن امپائر سے آویزش کے لیے فوج روانہ کر رہی تھیں ' وہ اُسوقت یقیناً خدا کے صاف حکم (لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ) کی صریح مخالفت رہی ہونگی ' وحاشاہم عن ذالک -

---

بے شبہہ اُن بزرگوں کے حوصلے اپنی بے ساز و برگ جماعت کی قلت اور دشمنوں کی کثرت سے پست نہ ہوتے ہونگے ' اُن کو خدا کے وعدے پر وثوق ہوگا کہ ایمان کی زبردست طاقت سے وہ ساری دنیا کو زیر کرسکتے ہیں ' ظاہری وسائل اقدام و دفاع سے وہ بھی محروم تھے ' اور ہم بھی ہیں - قوت ایمانی اُن میں بھی تھی اور ہم بھی اس کے مدعی ہیں - یہی خصوصیت اُنھیں ایک زمانے پر غالب رکھتی تھی ' اور اسی کے طفیل میں ہم بھی مغلوبیت سے بچ سکتے ہیں ' لیکن اگر اس خصوصیت (ایمان) سے ہم بے بہرہ ہیں تو پھر مسلمان ہی نہیں ' اور جب اسلام ہی نہ رہا تو ترقی کی توقع کیا اور تنزل کا گلہ کیوں ؟

الذين اتخذوا دينهم لهوا ولعبا وغرتهم الحيـــاة الدنيـــا فاليـــوم ننسـاهم كما نسوا لقاء يومهم هذا ' وما كانوا بآياتنا يجحدون (۷ - ع - ٦) -

جن لوگوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا تھا ' اور دنیا کی زندگی اُن کو دھوکے میں ڈالے ہوئے تھی تو جس طرح اپنے اس دن کے پیش آنے کو وہ بھول گئے تھے اسی طرح ہم بھی آج اُن کو بھلا دینگے ' کیونکہ وہ ہماری آیتوں کے منکر تھے -

وہ آیت جس سے مسلمانوں کے ہلاکت میں نہ پڑنے کا استدلال کیا جاتا ہے سورۂ بقرہ میں ہے ' اور وہ یہ ہے :

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ' واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین (۲ - ع - ۲۴)

اللہ کی راہ میں خرچ کرو ' اپنے ہاتھوں اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو ' اور احسان کیا کرو ' بے شک احسان کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے -

اس آیت کی تفسیر تین طرح پر کی گئی ہے :

(۱) اللہ کی راہ میں خرچ کرو ' اور جہاد کو کسی حالت میں ترک نہ ہونے دو ' کیونکہ اس کا ترک کرنا اپنے آپکو تہلکے میں ڈالنا ہے - اس باب میں ترمذی نے (۱) ایک صحیح حدیث روایت کی ہے جس کے خاص الفاظ یہ ہیں :

عن اسلم بن ابی عمران قال : کنا بمدینۃ الروم فاخرجوا الینا صفاً عظیماً من الروم فخرج الیہم رجل من المسلمین حتی دخل فیہم ' فصاح الناس و قالوا : سبحان اللہ یلقی بیدیہ الی التہلکۃ ' فقام ابو ایوب الانصاری فقال : یا ایہا الناس انکم لتاولون ہذہ الآیۃ ہذا التاویل وانما نزلت ہذہ الآیۃ فینا معشر الانصار لما اعزاللہ الاسلام وکثر ناصروہ فقال بعضنا لبعض سراً دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اموالنا قد ضاعت وان اللہ قد اعزالاسلام وکثر ناصروہ فلو اقمنا فی اموالنا فاصلحنا ما ضاع منہا ' فانزل اللہ تبارک وتعالی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد علینا ما قلنا " وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ " فکانت التہلکۃ الاقامۃ علی الاموال واصلاحہا وترکنا الغزو ' فما زال ابو ایوب شاخصا فی سبیل اللہ حتی دفن بارض الروم (۲)

اسلم بن ابی عمران سے روایت ہے کہ ہم لوگ روم کے شہر (قسطنطنیہ) میں کفار سے جہاد کر رہے تھے ' رومیوں نے ایک بڑی جماعت ہمارے مقابلہ کو بھیجی ' مسلمانوں کے لشکر سے ایک شخص مقابلے کو نکلا ' اور حملہ کرتا ہوا رومیوں کی صف میں جا گھسا - یہ دیکھہ کر لوگ چلا اٹھے کہ " سبحان اللہ ! اپنے ہاتھوں اپنے تئیں تہلکے میں ڈالتا ہے " ابو ایوب انصاری نے اٹھہ کر کہا کہ " لوگو ! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو حالانکہ یہ آیت ہم انصاریوں کے باب میں اُس وقت اُتری تھی جب اسلام کو خدا غالب کرچکا تھا ' اور بہت سے لوگ اُسکے مددگار ہوچکے تھے - ہم میں سے بعض اشخاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپا کر آپس میں پوشیدہ طور سے یہ صلاح کی کہ " اسلام کی اعانت میں خرچ کرتے کرتے ہمارا مال و زر تلف ہوگیا ' اب خدا نے اسلام کو غالب کیا ہے ' اور اُس کے بہت سے مددگار پیدا ہوچکے ہیں ' اب اگر ہم اپنے مال و زر کا انتظام کریں ' اور جو تلف ہوچکا ہے اُسکی تلافی کے لیے کوئی اصلاحی طریقہ نکالیں تو بہتر ہے " اللہ تعالی نے ہم کو جواب دینے کے لیے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہ آیت نازل کی کہ : " اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو " ہلاکت کا مطلب مال و دولت کا انتظام و اصلاح و ترک جہاد تھا " اس روایت کے بعد ابو ایوب برابر جہاد کرتے رہے ' حتی کہ سر زمین روم ہی میں دفن بھی ہوے (۲)

---

(۱) ابواب تفسیر القرآن من الجامع الصحیح لابی عیسی محمد بن عیسی بن سورۃ الترمذی المتوفی سنہ ۲۸۹ للہجرۃ -

(۲) الترمذی قال حدثنا عبد بن حمید الضحاک بن مخلد ابو عاصم النبیل عن حیاۃ بن شریح عن یزید بن حبیب عن اسلم بن عمران قال الخ ثم اتبعہ بقولہ وھذا حدیث حسن غریب صحیح -

جس نے عیسائیت سے انکار کیا اُس کی تمام جائداد یا تو تباہ کردی یا ضبط کرلی - مردوں کو قتل کر ڈالا ' عورتوں اور بچوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا - صرف ایک ایک کپڑا تو اُن کے پاس رہنے دیا ' باقی سارا مال و متاع چھین لیا - اب وہ خان و ماں برباد پھر رہے ہیں "

یہ واقعات دلوں کو خون رلائینگے ' لیکن یورپ سے ان کی شکایت ہی کیا ' پارلیمنٹ کے پچھلے سشن میں مسٹر سائکس نے علی الاعلان اس فلسفہ کی وضاحت کردی کہ " مسلمانوں کے ساتھہ انصاف کرنے کے لیے یورپ میں دو مختلف قسم کے قانون رائج ہیں ' ایک وہ قانون دفاعی جو مسلمان مدعی کے خلاف عیسائی مدعا علیہ کے حق میں منفصل ہوتا ہے ' دوسرا وہ قانون جو عیسائی مدعی کے حق میں مسلمان مدعا علیہ کے خلاف عمل میں آیا کرتا ہے " یہ قوانین جس طرح نافذ العمل ہوتے ہیں اُن کے نتائج عالم آشکار ہیں - ترک تو ان امور سے متنبہ ہوچکے ہیں ' اور اخبار (ترک یوردی) کی زبان میں کہہ رہے ہیں کہ :

اے ترک تجھے رونا چاہیے اور بہت رونا چاہیے ' ہماری عزیز آنکھیں جاتی رہیں ' اب بھی نہ رولینگے تو کب رولینگے ؟ لیکن تجھکو نا امید اور مایوس نہ ہونا چاہیے ' تیرے ہاتھہ سے ایک شہر جاتا رہا تو پورے ایک ملک کو واپس لینے کے لیے اٹھہ کھڑا ہو ' اور اگر ایک ملک کھوگیا تو ایک جہاں کی تسخیر کی آمادگی کر -

افسوس ! نپولین بونا پارٹ نے سو برس ہوے مصر میں تیسری حکومت پر حملہ کیا تھا ' اور اُس میں اُس کو ناکامی ہوئی تھی تو چلا اُٹھا تھا کہ " ترک مرجائینگے مگر مغلوب و منہزم نہ ہونگے " اس واقعے کو پوری ایک صدی ہوچکی ہے ' اب تو مغلوب بھی ہوگیا - اور منہزم بھی ' سارے زمانے نے جان لیا کہ " تجھے ہزیمت و مغلوبیت تو نصیب ہوتی ہے لیکن موت نہیں آتی "

لیکن ایک ہم ہیں کہ دنیا ہم کو مٹانے کی فکر میں ہے ' اور ہم کو تنبہ تک نہیں ہوتا ' آسمانی منادی تیرہ سو برس ہوے اعلان کرچکا ہے ' کہ مسلمان اگر خود نہ سنبھلے تو قدرت اُن کو مٹا کر رہیگی ' بجاے اُن کے کسی دوسری قوم کو مسلمان بنا کر رکھیگی ' مگر ہم یہ سب کچھہ سنتے ہیں اور کچھہ بھی متاثر نہیں ہوتے :

فلا اقسم برب المشارق والمغارب انا لقادرون ' علی ان نبدل خیراً منہم وما نحن بمسبوقین ' فذرہم یخوضوا و یلعبوا حتی یلاقوا یومہم الذی یوعدون (۷۰ : ۱۴ و ۱۵)

پروردگار عالم شاہد ہے کہ : ہم اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ جیسے لوگ اب ہیں ہم اُن کو بدل کرکے اُن سے اچھی قوم لائیں ' اور اس کام میں کسی نے بھی ہم پر سبقت نہ حاصل کی ہوگی ' ان کو چھوڑ دو کہ غور و خوض و لہو و لعب میں پڑے رہیں ' یہاں تک کہ عذاب کا دن آلے اور پھر اُس روز غفلت کا نتیجہ معلوم ہوجائے -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

دقائق و حقائق

لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ

(بقیۂ ۱۶ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ ع)

پچھلی اشاعت میں قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کی تفسیر میں آجکل عوام نے سمجھہ رکھا ہے کہ غیر معمولی حوادث طغیان و استبداد کو معمولی تحمل سے انگیز کرلینا چاہیے اور وفاداری کے نتائج میں ہمیشہ :

" بدرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش "

کا فلسفہ مضمر رہنا چاہیے ' اور خواہ کتنی ہی اذیتیں پہونچیں ' مگر ہر حال میں صبر و شکر سے برداشت کرنا چاہیے :

کہ آنچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است

ان پر نکتہ چینی کرنا شان عقیدت و اخلاص کے خلاف ہے ' انگریز ہمارے حاکم ہیں ' ہمارے حق میں جو چاہیں کریں لایسأل عما یفعل و ہم یسألون :

گر براند ور بخواند روے سر بر آستانم
بندہ را فرمان نباشد انچہ فرماید برانم

اعضاے حکومت کی شکایت ہی کیا ؟ گلے شکوے کرکے اپنے آپ کو تہلکے میں کیوں ڈالو ؟ مقابلے کی طاقت نہیں ' مقاومت کا زور نہیں ' پھر شکایت کرنا صریح اپنے آپ کو ہلاکت میں پھنسانا ہے -

یہ خیالات ہیں جو آجکل عموماً دلوں میں آتے اور زبانوں سے ادا ہوتے ہیں ' انقلاب کی خواہش تو بے معنی ہے ' جائز نکتہ چینی بھی نا جائز سمجھہ لی گئی ہے ' مذہب کی تائید سے بھی اس باب میں مدد لی جاتی ہے ' اور لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ - (اپنے تئیں اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو) کی دلیل دی جاتی ہے - معلوم ہوتا ہے سب سے پہلے امام رازی نے اس نکتہ آفرینی کی جانب توجہ مبذول کی ہے ' فرماتے ہیں :

المراد من قولہ : ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ای لا تقتحموا فی الحرب بحیث لا ترجون النفع ولا یکون لکم فیہ الا قتل انفسکم فان ذلک لا یحل ' و انما یجب ان یقتحم اذا طمع فی النکایۃ وان خاف القتل فاما اذا کان آیساً من النکایۃ وکان الاغلب انہ مقتول فلیس لہ ان یقدم علیہ (تفسیر کبیر - ج - ۱ - ص - ۶۸۴)

" اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو " اس سے مراد یہ ہے کہ ایسی لڑائی میں جہاں فائدے کی امید نہ ہو بلکہ جان جانے کا خوف ہو ' کبھی نہ ہاتھ ڈالو ' یہ بات شرعاً حلال و مباح نہیں ہے ' اس میں دست اندازی اُس وقت لازم ہے جب دشمنوں کو تعزیر دینے کی طمع ہو ' خواہ اس میں قتل ہوجانے ہی کا خوف کیوں نہ ہو لیکن اگر تعزیر دینے سے نا امیدی ہو ' اور غالب یقین یہی ہو کہ خود ہی قتل ہو جائینگے تو اس حالت میں ایسی پیشقدمی نہ کرنی چاہیے -

اس مطلب پر امام رازی نے چند اعتراضات بھی کیے ہیں لیکن آخر میں جواب بھی خود ہی بتا دیے ہیں کہ مطلب بھی مصدق ہوجاے ' شبہات بھی نہ رہیں ' اور بات کی دل آویزی میں بھی فرق نہ آنے پاے -

مسلمانوں کو کیا کیا ابتلا پیش آنے کو ہے ؟ اس پیشینگوئی کی ذیل میں ارشاد ہوتا ہے :

لتبلون في اموالکم وانفسکم ' ولتسمعن من الذين اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذين اشرکوا اذی کثيرا ' وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور - (۳ - ع - ۱۹)

مسلمانو ! جان و مال میں تمھاری آزمایش کی جائیگی ' جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دي جا چکی ہے (یعنے یہود و نصاری) سے نیز مشرکین سے تم کو بہت سي ایذائیں سنني پڑینگي ' تم اگر ثابت قدم رہو اور متقي بن جاؤ تو بے شک یہ همت کے کام هیں -

---

جو مسلمان ابتلا سے بچنے کے لیے کفار سے دوستانہ تعلقات بڑھا نے کے درپے هوں اُن کي بے راہ روي کی خبر دي ہے کہ :

فتری الذين في قلوبهم مرض يسارعون فيهم ' يقولون : نخشي ان تصيبنا دائرة ' فعسي الله ان يأتي بالفتح او امر من عنده ' فيصبحوا علی ما اسروا في انفسهم نادمين (۵ - ع - ۸)

تم دیکھو گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے یہود و نصاری سے ملنے میں وہ تیزي کرینگے اور کہینگے کہ " ایسا نہ کریں تو هم کو خوف ہے کہ کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں " کوئي دن جاتا ہے کہ خدا مسلمانوں کے لیے کشایش لاتا ہے یا اپنی طرف سے کوئی امر پیش دکھاتا ہے ' اُس وقت یہ لوگ اُن امور پر (جنھیں اپنے دلوں میں چھپائے رکھتے تھے) پشیمان ہونگے -

---

ضعف و عجز و بے نوائی کے عالم میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاهیے ؟ اس باب میں قرآن کریم کا حکم یہ ہے :

وکاين من نبي قاتل معه ربيون کثير ' فما وهنوا لما اصابهم في سبيل الله وما ضعفوا وما استکانوا ' والله يحب الصابرين ' وما کان قولهم الا ان قالوا : ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا في امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرين - فآتاهم الله ثواب الدنيا وحسن ثواب الاخرة ' والله يحب المحسنين (۳ - ع - ۱۵)

کتنے پیغمبر هو گزرے هیں جن کی معیت میں بہت سے الله والے شریک جنگ ہوے ' الله کی راہ میں ان کو جو مصیبت پہونچي اس کی وجہ سے نہ انہوں نے همت هاري نہ ضعف و سستی دکھائی ' اور نہ عاجزي ظاهر کي - خدا اُنھیں کو دوست رکھتا ہے جو ثابت قدم رهتے هیں - اس بات کے علاوہ اُنھوں نے اور کچھہ نہ کہا کہ " پروردگار ! همارے گناہ معاف کر ' همارے کاموں میں جو زیادتیاں هم سے هوگئي هیں اُن سے درگزر فرما ' همیں ثابت قدم بنائے رکھہ ' اور گروہ کفار پر هم کو فتح دے " خدا نے اُن کو دنیا میں بھي بدلہ دیا ' اور آخرت کے نیک بدلے کا کیا پوچھنا ہے ' اور احسان کرنے والے هي پسندیدۂ جناب الهي هیں -

---

کفار کي غلامانہ و کورانہ اطاعت میں مسلمانوں کي فلاح ہے یا نہیں ؟ تعلیمات الہیہ میں اس کي یوں شرح کي گئي ہے :

يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين کفروا يردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرين ' بل الله مولاکم وهو خير الناصرين (۳ - ع - ۱۶)

مسلمانو ! تم اگر کافروں کي اطاعت کروگے تو وہ تمھیں بجاے آگے بڑھنے کے پیچھے لوٹا کرلے جائینگے ' پھر اس رجعت قہقري و رفتار معکوس میں تم هي خسارہ اٹھاؤ گے ' وہ تمھارے خیر خواہ نہیں ' بلکہ تمھارا خیر خواہ تو خدا ہے ' اور تمام مدد گاروں سے بہتر مدد گار وهي ہے -

---

ان آیتوں کا ما حصل یہ ہے :

(۱) ذلت دلیل نا کامي نہیں ہے - مسلمان کیسے هي بے برگ و نوا هوں لیکن اسلام کي بو آن میں باقي ہے ' تو خدا خود آن کي مدد کریگا - یہ امداد فرشتوں کي صورت میں بھي نازل هوسکتي ہے ' خواہ یہ فرشتے عام مفسرین کي راے کے مطابق سچ مچ کے فرشتے هوں یا مشہور و مفسر (ابو بکر اصم) کے انکار کو تسلیم کرتے هوے ان کو روحاني تسلي و اطمینان قلب کا مرادف سمجھا جائے (تفسیر کبیر - ج - ۲ - ص - ۲۵۵)

معمولي امداد کے علاوہ :

(الف) مسلمان اگر ثابت قدم رهیں -

(ب) اسلامي کیرکٹر (تقوی) اُن میں موجود هو -

(ج) جو حالت اس وقت ہے کہ هر طرف سے کفار نے مسلمانوں کو نرغے میں لے لیا ہے اسي کیفیت سے کافروں کا انبوہ چڑھہ دوڑے ' تو ان حالتوں میں تقویت اسلام کے لیے شاندار آسماني امداد کے منتظر رهو ' لیکن یہ خصوصیتیں مفقود هوں تو ذلت و [illegible] سے رهائي کي آرزو هي بے محل ہے - خدا خود چاهتا ہے کہ ایک حد تک کفار کا استیصال هو ' اور اُن کي ترقي رک جائے - اس مشیئت کي تکمیل کے لیے وہ تو آمادہ ہے مگر هم بھي تو اپني آمادگي کا ثبوت دیں -

(۲) مسلمانوں کا یہ مشن نہیں ہے کہ کفار کے انبوہ سے خوفزدہ هو جائیں ' غلبۂ کفر میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اُن کے ضعف و استکانت سے فائدہ اُٹھا کر اُنھیں مرعوب کردے ' نرغۂ کفار کي حالت میں اُن کي قوت ایماني میں اور بھي ترقي هوني چاهیے ' خدا پر بھروسا کرکے اگر مقاومت کو اُٹھہ کھڑے هوے تو کامیابي میں کیا کلام ہے ؟ مضرت پہونچ سکتي نہیں ' ضرر رساني کي قدرت معدوم ' حسن انجام متحتم ' البتہ مرضات الہي کا اتباع مشروط ہے ' شیطان خوف دلاتا ہے ' بندگان خدا اُس سے کیوں ڈریں ؟ کافروں کي جمعیت تو خوف کي چیز نہیں ہے ' اُن سے بیم و هراس هي کیا ؟ دل میں ایمان ہے تو صرف خدا سے ڈرنا چاهیے ' ایمان دار دل اور کفار کا خوف ! نقیضین بھي کہیں جمع هوئي هیں ؟

(۳) ابتلا سے مفر نہیں ' جان و مال کا نقصان اُٹھانا هوگا - اهل کتاب سے ' جن میں دوسري صدي هجري سے آج تک نصرانیوں کو خاص امتیاز حاصل ہے ' اور مشرکین سے ' کہ نصرانیت میں اُس کي بھي کمي نہیں ' بہت سي اذیتیں برداشت کرني پڑینگي ' ان حالتوں میں اگر مسلمان ثابت قدم رہے ' استقلال کي خصوصیت کھو نہ بیٹھے ' اور تقوی و طہارت نفس کے اسلحہ اُن کے هات میں هوے ' تو پھر حوصلے کیوں پست هونے لگے ' او ر من بعد غلبهم سيغلبون (مغلوبیت کے بعد وہ بہت جلد غالب هونگے) کا وعدہ زیادہ دیر تک وفا کا زحمت کش انتظار کب رهنے لگا ؟

يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة ' ويضل الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء (۱۴ : ۲۰)

جو لوگ ایمان لائے هیں اُن کو قول ثابت یعني توحید کي برکت سے دنیا کي زندگي میں بھي خدا ثابت قدم رکھیگا ' اور آخرت میں بھي ' اور جو لوگ ظالم هیں خدا اُن کي راہ گم کردیگا ' خدا جو چاهتا ہے کر گزرتا ہے -

(۴) کفار سے مسلمانوں کو ساز و باز نہ رکھنا چاهیے ' اُن سے بے تعلقي لازم ہے جو ساز و باز رکھتے هوں ' جنھیں اُن سے بے تعلق رهنے میں اپنے اور اپني قوم کے لیے مشکلات و مصائب کا اندیشہ هو ' وہ غلطي پر هیں ' اُن کو پشیماں هونا پڑیگا ' اسلام کو فتح نصیب هوگي ' یا مسلمانوں کي بہبود و بہتري کا قدرت کاملہ کوئي اور

(۲) تہلکے کے معنی نا امیدی کے ہیں اس باب میں ۱۲ - حدیثیں مروی ہیں ' جن میں ایک خاص روایت یہ ہے :

عن البراء بن عازب في قوله ولا تلقوا بايكم الى التهلكة قال هو الرجل يصيب الذنوب فيلقي بيده الى التهلكة يقول لا توبة لي (۱)

" اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو " کی تفسیر میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا وہ شخص ہے جس نے گناہ کیے ہوں اور سمجھہ لیا ہو کہ میں ہلاک ہوگیا ' نہ میرے لیے مغفرت ہے نہ میری توبہ قبول ہوگی (۱)

(۳) آیت میں تہلکہ سے مراد یہ ہے کہ خرچ نہو تو جہاد کا اقدام کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے ' اس باب میں ابو زید کا صرف ایک قول منقول ہے ' مگر باقی تمام روایتیں اس کے مخالف ہیں ' اور سخت مخالف ہیں -

(۴) انفاق فی سبیل اللہ سے باز رہنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے - اس کی تائید میں ۲۵ - حدیثیں مروی ہیں ' جن میں حضرت عبد اللہ بن عباس سے ایک یہ روایت نہایت قابل اعتماد ہے :

ليس التهلكة ان يقتل الرجل في سبيل الله ' ولكن الامساك في سبيل الله (۲)

ہلاکت یہ نہیں ہے کہ انسان اللہ کی راہ میں قتل ہوجائے ' ہلاکت یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے باز رہے (۲)

ابن جریر نے اس آخری توجیہ کو مرجح مانا ہے ' وہ لکھتے ہیں :

الصواب من القول في ذلك عندي ان يقال ان الله جل ثناؤه امر بالانفاق في سبيله........ ومعنى ذلك وانفقوا في اعزاز ديني الذي شرعته لكم بجهاد عدوكم الناصبين لكم على الكفر بي ' ونهاهم ان يلقوا بايديهم الى التهلكة - فقال: ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة - وذلك مثل ' والعرب تقول للمستسلم للامر " اعطى فلان بيديه " وكذلك يقال للممكن من نفسه مما اريد به " اعطى بيديه " فمعنى قوله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة : لا تستسلموا للهلكة فتعطوها ازمتها فتهلكوا ' والتارك للنفقة في سبيل الله عند وجوب ذلك عليه مستسلم للهلكة بتركه اداء فرض الله عليه في ماله (۱)

ان تمام اقوال میں میرے نزدیک بہتر قول یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا ہے ... اس کے معنی یہ ہیں کہ غلبۂ اسلام کے لیے اپنے دشمنوں سے - جو تمہیں خدا کے ساتھہ کفر کرنے پر مائل کرتے ہوں - جہاد کرو ' اپنے آپ کو تہلکے میں ڈالنے کی ممانعت کی ہے ' یہ ایک مثل ہے ' جس شخص نے عاجزی کے ساتھہ اپنے معاملات غیروں کو تفویض کردیے ہوں محاورۂ عرب میں ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں کہ " اس نے فلاں کو اپنے ہات دے دیے " اسی طرح اس شخص کی نسبت جو غیروں کو موقع دے کہ جو وہ چاہیں اوسکے ساتھہ کریں محاورے میں کہینگے کہ " اس نے خود اپنا ہات دے دیا " اس بنا پر " اپنے ہات سے ہلاکت میں نہ پھنسو " کے معنی یہ ہوے کہ " ہلاکت کے آگے سر تسلیم خم نہ کرو اور اپنی عنان اختیار اس کے ہات میں نہ دو ' ورنہ ہلاک ہوجاؤگے " جن لوگوں پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنا فرض ہو اور وہ اس کو ترک کررہے ہوں حقیقت میں وہ اس فرض کو ترک کرکے ہلاکت کے آگے سر تسلیم خم کررہے ہیں (۱)

یہ واضح روایتیں اور تشریحیں کسی وسیع نظر کی محتاج نہیں ہیں ' محل نظر صرف یہ امر ہے کہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کے جو معنے آج بیان کیے جاتے ہیں صدر اول میں کوئی اُن کو جانتا بھی نہ تھا - رہی یہ بات کہ آشوبناک ابتلا کے نازکترین وقتوں میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے ؟ اس کا جواب دینے والا خود قرآن ہے ' سورۂ بقرہ میں ہے :

ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة ' فاتقوا الله لعلكم تشكرون ' اذ تقول للمومنين : الن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلاثة الاف من الملائكة منزلين ' بلى ان تصبروا وتتقوا وياتوكم من فورهم يمددكم ربكم بخمسة آلاف من الملائكة مسومين ' وما جعله الله الا بشرى لكم ولتطمئن قلوبكم به ' وما النصر الا من عند الله العزيز الحكيم ' ليقطع طرفاً من الذين كفروا ' او يكبتهم فينقلبوا خائبين (۳ - ع - ۱۳)

خدا نے بدر میں تمہاری مدد کی ' تم اُس وقت ذلیل و بے حیثیت تھے ' لہذا خدا سے ڈرو ' شاید تم شکرگزار بن جاؤ ' مسلمانوں سے اے نبی ! تم کہہ رہے تھے کہ " تمہیں اتنا کافی نہیں کہ پھر تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتے بھیج کر تمہاری مدد کرے ؟ " ضرور کافی ہے ' بلکہ تم اگر ثابت قدم رہو ' تقوی کرو ' اور دشمن بھی فوراً تم پر چڑھہ آئیں - تو پروردگار پانچ ہزار شان و شکوہ والے فرشتوں سے تمہاری مدد کریگا - یہ امداد تو خدا کی صرف بشارت تھی جو اسنے تمکو دی کہ تمہارے دل اس سے تسلی پالیں - اصلی مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے ' جو بڑا زبردست اور حکمت والا ہے - غرض یہ ہے کہ کسی قدر کافروں کی جڑ کاٹ دے یا ایسا ذلیل کرے کہ ناکام پلٹ جائیں -

ایک مقام پر مسلمانوں کے اوصاف و خصائص کے تذکرے میں ہدایت کی ہے :

الذين قال لهم الناس : ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم ' فزادهم ايمانا ' وقالوا : حسبنا الله ونعم الوكيل ' فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم يمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله ' والله ذو فضل عظيم - انما ذلكم الشيطان يخوف اولياءه ' فلا تخافوهم ' وخافون ان كنتم مومنين (۳ - ع - ۱۸)

ایماندار ایسے لوگ ہیں کہ جب لوگوں نے اُن کو خبر دی کہ " مخالفین نے تم سے مقابلے کے لیے ایک انبوہ اور بھیڑ جمع کررکھی ہے ' اُن سے ڈرتے رہنا " تو اس خبر سے اُن کا ایمان اور ترقی کرگیا ' اور بول اُٹھے کہ " ہم کو اللہ بس ہے ' اور وہ بہترین کارساز ہے " یہ لوگ خدا کی نعمت اور فضل کے ساتھہ پلٹ آئے ' انہیں کسی طرح کا گزند نہ پہونچا - خدا کی مرضی پر کاربند ہوے ' خدا کا فضل بڑا ہے ' یہ شیطان ہے جو اپنے رفیقوں کو - جن کے مزاج میں شیطنت ہوتی ہے - ڈراتا رہتا ہے - تم اُن سے نہ ڈرنا ' ایمان رکھتے ہو تو ہمارا ہی ڈر رکھنا -

(۱) ابن جرير قال حدثني محمد بن عبد المحاربي قال ثنا ابو الاحوص عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب في قوله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة قال الخ -

(۲) ابن حميد قال حدثنا حكام عن عمرو بن ابي قيس عن عطاء عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة قال الخ -

(۱) تفسیر ابن جریر - ج - ۲ - ص - ۱۱۵ -

نظر آتي ہے ' پھرکوئي سبب معقول نہیں ہے کہ تم اپنے موجودہ حقائق و نتائج کو اگر غلط نه یقین کرو تو صحیح بھي یقین نه کرو -

یه تین فرقے فلسفه کے تین اسکول یا تین اصول هیں :

اول - توهمیه یا سوفسطائیه : جو عالم میں حقیقت کا قائل نہیں یعني نفي حقیقت کرتا ہے -

دوم - ایقانیه : جو عالم میں حقائق کا قائل ' اور اونکے علم و معرفت کا مدعی ہے ' یعنی اثبات حقیقت کرتا ہے -

سوم - تشکیکیه یا لا ادریه : جو ان دونوں کے وسط میں ہے - نه وہ توهمیه کی طرح نفي حقیقت کرتا ہے ' اور نه ایقـــانیه کی طرح اثبات حقیقت بلکه وہ نفي و اثبات دونوں میں متردد ہے - واقعات ' دلائل اور نتائج سب اوس کے سامنے هیں ' لیکن ان میں سے نه وہ کسي کی صحت کا مدعي ہے اور نه کسی کی خطا کا - وہ کہتا ہے که : ممکن ہے که یه صحیح هو اور ممکن ہے که صحیح نه بھي هو -

فرقه تشکیکیه جسکو عربي میں عموما " لا ادریه " کہتے هیں ' اور جو لفظي ترجمه ہے (Agnostic) کا مسیح سے تقریباً ۴۰۰ برس قبل اسکي بنیاد یونان میں پڑي تھي - اس مذهب کا موسس اول یوناني فلاسفر " پیرون " ہے ' جو سنه ۳۸۴ ق - م - میں پیدا هوا تھا - اسکندر کے حملۂ مشرق میں یه شریک تھا ' اس لیے اکثر مورخین کا یه بیان ہے که پیرون نے ایران و هندوستان کے فلسفه کو بھي ان ممالک کے علماے حاصل کیا تھا -

پیرون کے فلسفه کا سنگ بنیاد جس کي طرف اوپر کی سطروں میں بھي اشارہ هوچکا یه ہے :

انسان جب عدم سے وجود میں آتا ہے اوس کے چاروں طرف سیکڑوں چیزوں کا وجود هوتا ہے - اب اوسکے لیے دو راهیں هیں - ایک تو یه ہے که جو وہ سمجھتا ہے اوسکو وہ حقیقت غیر قابل نقض سمجھه لے ' یا هر چیز کا انکار کردے که وہ حقیقت سے معرى هیں ' اور یه دونوں افراط و تفریط سے خالي نہیں ' اس لیے اب انسان کے سامنے صرف تیسري راہ ہے که کسي شے پر کوئي حکم نه کیا جاے -

حقیقي لا ادري اس سنگ بنیاد کو حقیقت نہیں سمجھتا ' کیونکه یه بھي حکم علی الشی ہے ' اور وہ نہیں جانتا که یه صحیح ہے یا نہیں - اکثر اشخاص بظاهر حال اس نظریه کو سن کر هنس دینگے ' لیکن حقیقت میں یه کوئي هنسنے کي شے نہیں ہے ' بلکه ایک دقیق امر ہے - بعض لوگ نا فهمي سے اعتراض کرتے هیں ' که دنیا میں سیکڑوں چیزیں هیں ' جن کا علم هم کو نہایت آسانی سے حاصل هوسکتا ہے - مثلاً حرارت نار ' برودت آب ' صلابت سنگ ' نرمی حریر ' هاتھه سے چھوکر ' آنکھه سے دیکھکر ' زبان سے چکھکر اور کان سے سنکر تم بدیهي شے پر فطرةً اور بداهةً مختلف حکم کرتے هو ' اور کبھی تم کو شک نہیں هوتا ' پھر کیونکر کہتے هو که هم کسي شے پر حکم نہیں کرتے -

لیکن اس قسم کے اعتراضات ' حواس و آلات فکر کے طرق علم و معرفت سے نا واقفیت کي بنا پر پیدا هوتے هیں - اولاً یه سمجھنا چاهیے که همارے تمام دلائل و براهین کا مبنی کیا ہے ؟ صرف دو چیزیں : استعمال حواس اور استقراء ' لیکن ان میں سے کون سي چیز ہے جو خطا سے معصوم ہے ؟

حواس علی الاقل پانچ هیں : باصرہ ' سامعه ' ذائقه ' لامسه ' شامه ' باصرہ ' سے هم صرف نور اور لون کا احساس کرتے هیں - سامعه آواز کو دریافت کرتي ہے - ذائقه لذت کو - لامسه سختي و نرمی کو ' اور شامه بو کو - اب جو تم کسی چیز کو دیکھتے هو تو کہتے هو که یه پتھر ہے ' لیکن تم نے کیونکر جانا که پتھر ہے ؟ آنکھه تمکو صرف اوسکا سیاہ یا سپید رنگ بتاتی ہے ' اور قوت لامسه صرف اوسکی سختی کو محسوس کرتی ہے ' لیکن کیا پتھر هونے کے ثبوت کے لیے صرف یہي مقدمات کافی هیں که یه شے سیاہ اور سخت ہے ' اور جو شے سیاہ اور سخت هو وہ پتھر ہے ' اس لیے یه پتھر ہے ؟ کیا یه ممکن نہیں که ایک اوپر کے ٹھوس جسم پر یا ایک منجمد مادہ پر سیاہ رنگ چڑھا دیا جاے ؟ تم کو خود اس قسم کي غلطیاں همیشه پیش آتي هیں -

ثانیاً : تم کو حواس کي غلطي سے بھي انکار نهوگا ' جب تم کسي سریع الحرکة شے پر سوار هوتے هو تو تمهاري سریع الحرکة سواري ساکن اور ساکن زمین متحرک نظر آتی ہے ' کبھي کبھي تم کو چاند متحرک نظر آتا ہے ' حالانکه اوس کے نیچے ابر حرکت کررہا ہے ' اور اس قسم کی بیسیوں مثالیں تم خود پیش کرتے هو ' پھر کوئي وجه نہیں که اور دوسرے امور میں جن مشاهدات و تجارب پر تم اپنے اصول و نتائج کی بنیاد قائم کرتے هو ' وہ حواس کی غلطي سے محفوظ هوں -

ثالثاً : حواس سے تم ایک شے کا مشاهدہ کرتے هو ' اوس پر ایک حکم قائم کرتے هو ' اور اس کو تم مبني علی المشاهدة اور مبني علي البداهة سمجھتے هو ' حالانکه تمهیں خبر نہیں که جلدي میں غیر مشاهد راستوں کو بھي طے کرگئے هو - جب تم نے ایک سیاہ شے کو دیکھکر کہا که پتھر ہے ' تو تم نے فرض کرلیا ہے که هماري نظر همکو دھوکا نہیں دے رهي ہے - معلومات سابقه کي بنا پر بغیر چھوئے تم نے سختي بھی محسوس کي ' اوس کے بعد تم نے یه فرض کیا ہے که یه صفات جس میں هوں وہ پتھر ہے ' لیکن ان میں سے هر ایک محتاج دلیل ہے -

فرقه تشکیکیه ' ایقانیه کے مقابله میں حسب ذیل دس اصول قائم کرتا ہے :

(۱) مقدار عمر ' ترکیب جسم ' قوت حواس اور درجۂ احساس میں تمام انسان مختلف هیں ' اور اس لیے ایک هي شے میں مختلف اشخاص کو جو مقدار عمر ' ترکیب جسم ' قوت احساس اور درجۂ احساس میں مختلف هیں ' مختلف حیثیات او ر خصائص نظر آتے هیں -

(۲) اخلاقي اور تشریحی حیثیت سے افراد انسان مختلف هیں ' اس لیے مختلف امور کے متعلق اونکے احساسات مختلف هونگے -

(۳) ایک هي انسان میں متعدد اعضاے حاسه هیں ' اسکا یه نتیجه ہے که هر عضو ایک خاص کمیت و مقدار وغیرہ کو محسوس کرتا ہے ' اسلیے یه کیونکر کہا جاسکتا ہے که جو خصوصیت و خاصیت تم کو نظر آرهی ہے وہ خود اوس شے میں موجود ہے یا تمهارے اعضاے حاسه میں ہے ؟

(۴) ایک هي انسان ایک هي شے کو خواب ' بیماري ' حزن اور غم ' پیري اور ضعف کی مختلف حالتوں میں مختلف طور سے محسوس کرتا ہے ' پھر کس طرح یقین کیا جاے که تم جو ایک خاص حالت میں ایک شے محسوس کرتے هو ' اور پھر دوسري حالت میں اوس کو ایک اور شے محسوس کرتے هو ' کیونکر کہا جاے که ان مختلف حالات کے احساس میں کون سا احساس صحیح ہے ؟

(۵) کسي شے پر کوئي حکم عموما اوسکے صفات و خصائص ظاهري پر موقوف هوتا ہے ' اور صفات و خصائص کا یه حال ہے که قلت و کثرت اور زیادت و نقص کي حالت میں بالکل بدل جاتے هیں - اب جب تم ایک مقدار مخصوص کو مشاهدہ کرکے اوس پر کوئي خاص حکم قائم کرتے هو تو کیا یه غیر ممکن ہے که اوس کي کم و بیش مقدار میں وہ صفات و خصائص بدل جائیں ؟

انتظام کردیگی ' اُس وقت معلوم ہوگا کہ الان قد ندمت ولا ینفع الندم (تم اب نادم ہوے جبکہ ندامت مفید ہی نہ رہی) کے کیا معنے ہیں -

(۵) مسلمان کیسی ہی افسوسناک کمزوریوں کے ابتلا میں گرفتار ہوں ' کیسا ہی تنزل و انحطاط ضعف و تذلل اُن پر محیط ہو ' مگر جب مقابلے کو اُٹھینگے یہ ظاہری کمزوریاں اُن کو مغلوب نہیں بناسکتیں ' وہ عزم وثبات سے کام لینگے ' خدا پر بھروسا کرینگے ' استقلال و نصرت کے خواستگار ہونگے ' اور ایمان و عمل صالح کی طاقت سے نفس مطمئنہ کی ہمت بڑھاتے ہوئے فناے استبداد کے لیے بڑھینگے ' اُن کی دنیا بھی سنور جائیگی ' اور انجام بھی اچھا ہی ہوگا -

(۶) کفار کی متابعت خود انحطاط و تنزل کا ذریعہ ہے - طغیان کفر و استبداد کی مطیع رہکر مسلمان قومیں ترقی کرسکتی ہی نہیں - مسلمانوں پر صرف خدا کی اطاعت فرض ہے ' اُسی سے نصرت کی توقع رکھنی چاہیے ' اور اکیلے ایک اُسی کو مددگار سمجھنا چاہیے ' دنیا کی جھوٹی ہستیاں کسی اورکو نفع پہونچائیں تو پہونچائیں مگر مسلمان تو ان سے کبھی منتفع نہیں ہوسکتے -

یہ تعلیمات الٰہیہ کسی خاص وقت اور زمانے کے لیے مخصوص نہیں ' ان کی عمومیت ہر عہد اور ہر قوم پر حاوی ہے ' پھر کون کہہ سکتا ہے کہ لاتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کے وہی معنے ہیں جو آج لیے جاتے ہیں ' اور جن سے ہمتیں اور بھی پست ہوتی جاتی ہیں -

اشتہار

ہمارا لیڈر کون ہے

آخری فیصلہ کی گھڑی

دنیا بھول میں ہے - روپوں کی تھیلی میں لیڈر کو تلاش کرتی ہے - ہمارے رہنما حجازی رسول (صلعم) ہیں - تیرہ سو برس کی پائدار رہبری کو چھوڑ کر ہم خود غرض ' بے اعتبار - اور مقلدین فرنگ لیڈر نہیں چاہتے - آخری فیصلہ کی ساعت اب آگئی - وہ ہفتہ وار اخبار توحید ہے - ہر ہفتہ بڑی تقطیع کے آٹھ صفحوں پر میرٹھ سے شائع ہوتا ہے - خط اور چھپائی نہایت صاف - لڑائی کی تصویریں - مفید و دلچسپ اسلامی کارٹون - تازہ اخبارات و رسائل کا ضروری خلاصہ - انقلاب انگیز طوفانی چال ' بیدینی کے لیے بھونچال - امن و امان کے لیے نیک فال - ہر خاص و عام کے سمجھہ کے قابل باتیں - وہ طریقے جن سے ملک میں لیڈر شناسی کا ملکہ پیدا ہو - خواجہ حسن نظامی دہلوی کی ایڈیٹری اور سرپرستی میں میرٹھ سے جاری ہوگیا - قیمت سالانہ صرف ۳ - روپیہ - نمونہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر ملیگا - مفت نہیں - الہلال کا حوالہ ضرور دیجیے -

منیجر اخبار توحید - لال کرتی - میرٹھ

فلسفۂ تشکیک

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد
عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے

عالم میں ہزاروں چیزیں مرئی اور غیر مرئی ' محسوس اور غیر محسوس ہمارے سامنے ہیں - لیکن انکی حقیقت و ماہیت ہم سے مخفی ہے - ہم تجربہ ' اختبار ' استقراء اور دلائل سے اصلیت و واقعیت کے چہرہ سے پردہ اُٹھانا چاہتے ہیں ' اور آخر چند نتائج تک پہونچ کر رہ جاتے ہیں -

ہم میں بعض محتاط اس بنا پر کہ اس سے پہلے بھی ہم سیکڑوں نتائج تک پہونچے ' لیکن وہ واقعی نہ تھے - نیز ہمارے قواے فکر و عمل اس قدر کمزور ہیں کہ تحقیق واقعیت اور اثبات حقیقت کا بارگراں نہیں اُٹھا سکتے ' اور حقائق و ماہیات اشیاے عالم اس درجہ خفی و تاریک ہیں ' کہ موجودہ آلات فکر و نظر انکو روشن نہیں کرسکتے - ہمارے ہر نتیجہ کو حقیقت سے عاری اور واقعیت سے معطل قرار دیتے ہیں ' بلکہ کبھی کبھی وہ خود اس کے انکار کی جرأت کرتے ہیں کہ عالم میں کوئی حقیقت ہے ' انکی نظر میں ہر شے تخیل اور دماغ کا اختراع ہے -

(۲) دوسرا گروہ اسکے بالمقابل ہے جو مدعیانہ کہتا ہے کہ عالم حقائق سے معمور ' ہمارے تجارب و اختبارات و دلائل صحیح اور ہمارے نتائج و استنباطات قطعی ہیں - اشیا حقائق واقعیہ ہیں ' اور برہان و تجربہ نے جن نتائج تک پہونچایا ہے ' وہ اوس وقت تک یقینی ہیں جب تک انکے خلاف کوئی دلیل صحیح نہو -

(۳) ایک معتدل گروہ آگے بڑھتا ہے ' اور فریق اول کو مخاطب کرتا ہے : دوستو ! جب تم آلات فکر کو ناکافی ' دلائل کو غیر موصل الی المطلوب اور عالم کو حقائق سے عاری یقین کرتے ہو ' تو تم کیونکر کہتے ہو کہ ہم کسی شے میں کوئی حقیقت نہیں پاتے ؟ کیا ابھی تم نے جن خیالات کو ظاہر کیا ' کہ " ہمارے آلات عمل و فکر ناکافی ہیں ' دلائل غیر موصل الی المطلوب ہیں ' اور عالم حقائق سے عاری ہے " کیا تم خود انکی صحت کا یقین کرکے ان اصول کی حقیقت کے قائل نہیں ہوگئے ؟ اور اگر انکو بھی تم حقیقت نہیں کہتے ' تو یہ نہ کہو کہ ہمارے دلائل ناکافی ہیں ' آلات عمل ناقص ہیں اور عالم سراسر نقش تخیل -

پھر یہ گروہ دوسرے فریق کی طرف مخاطب ہوتا ہے : دوستو ! یاد ہوگا کہ تم نے اپنی گفتگو میں کہا ہے " ہمکو دلائل و تجارب نے جن نتائج و استنباطات تک پہونچایا ہے وہ اسوقت تک یقینی ہیں جب تک انکے خلاف کوئی دلیل صحیح قائم نہو " ان فقروں سے ظاہر ہے کہ تم اپنے موجودہ دلائل و نتائج کو متیقن اور غیر ممکن الخطا نہیں سمجھتے ہو ' پھر کیا یہ ممکن نہیں کہ جن معلومات و متخیلات کی صحت کی بنا پر ان دلائل و نتائج کو یقینی سمجھتے ہوں وہ صحیح نہوں ' اور تم قلت معلومات ' یا نقص آلات فکر یا خطاے طرق فکر کی بنا پر غلطی سے صحیح یقین کررہے ہو ' اور مسائل متعددہ میں تم کو اپنی یہ غلطی روزانہ

و تشویش و اضطراب کا یہ نتیجہ ہوا کہ گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل بھیج دیا گیا ' لیکن اس درمیان میں جو کچھ مقامی حکام اور متولی کے مابین پخت و پز جاری رہی اس کا علم کسی مسلمان کو نہیں ہوا - جب کبھی کسی نے آکر دریافت کیا تو اُن سے کہدیا کہ " تم اطمینان رکھو مسجد کا کوئی جز .... جائیگا " جب ایسا صریح وعدہ مسلمانوں سے کیا جا چکا تھا ... سے کیوں نہ مطمئن ہوتے ؟ اُنکو کیا خبر تھی کہ متولی کی فیاضی خانۂ خدا کو گرانے کے لیے گورنمنٹ کے حوالہ کرنے سے دریغ نہ کریگی -

۳۰ جون سنہ ۱۹۱۳ع کو صاحب مجسٹریٹ کے حکم سے باضابطہ متولی مذکور کو بلاکر زر معاوضہ کا فیصلہ سنا دیا گیا - اور یہ وعدہ لے لیا گیا کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ع یعنی تاریخ انہدام مسجد کے بعد زر معاوضہ کی عام مسلمانوں کو اطــلاع دی جائے - متولی صاحب نے یہ بھی وعدہ کیا کہ "حضور جز و متنازع کو بے خوف و اندیشہ منہدم کرا دیں میں ذمہ داری کے ساتھ یقین دلاتا ہوں کہ کچھ مزاحمت نہ ہوگی" چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کو علی الصباح خانہ خدا کی دیواریں گرنے لگیں - لحظہ بھر میں یہ خبر تمام شہر میں پہونچگئی ' ہزارہا مسلمان مضطربانہ متولی صاحب کے دردولت پر جاتے تھے' اور لوٹ آتے تھے - متولی صاحب بہادر اوس روز صبح ہی سے روپوش ہوگئے تھے - مجمع نے زیادہ آہ و بکا کی تو مکان سے باہر تشریف لائے - ستم رسیدوں نے بہت کچھ اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنا چاہا ' لیکن دربار مشیخت سے سب کے واسطے ایــک ہی حکم جاری تھا کہ " ہم کسی سے بات کرنا نہیں چاہتے اور نہ کسی کا آنا ہم کو پسند ہے" آخر ایک معزز گروہ نے جاکر یہ عرض کیا کہ " آپ چونکہ متولی ہیں اس وجہ سے آپکا ساتھ ہونا ضروری ہے - چلیے ہم صاحب مجسٹریٹ سے عرض کرینگے کہ ہمارے میموریل کے جواب تــک اس کارروائی کو ملتوی رکھا جائے یا کم از کم ہمکو چھ گھنٹہ کی مہلت دیجائے ' تاکہ ہم بذریعــہ تار وایسرائے کی خدمت میں استصواب کریں" - جواب ملا کہ " ہم آج سے مسجد کے کسی معاملہ میں دخل دینا نہیں چاہتے اور آپکو بھی باز رہنے کا مشورہ دیتے ہیں"

ہم کو یہ سن کو کس قدر تعجب ہوا ہے جبکہ مولانا عبد القادر صاحب آزاد سبحانی پرنسپل مدرسہ الٰہیات کانپور مع چند اپنے معزز احباب کے بغرض تفتیش حالات اور مشورہ کے تشریف لے گئے ہیں ' تو لائق متولی نے اُن سے بایں لفاظ کہدیا کہ " تم سے ہم باتیں کرنا نہیں چاہتے' تم یہاں سے چلے جاؤ" وہ بیچارے نہایت افسردہ دل اور غمگین ہوکر چلے آئے - اہل معاملہ نے جب ایسی سرد مہری دیــکھی ' اور اونکو بھی بارہا التجا کرنے پر نہایت سخت و بیجا جوابات ملے تو فرط رنج و الم میں اون لوگوں نے اپنا کاروبار بند کرنا شروع کردیا - بساطخانہ کا نصف بازار بند ہوگیا تھا ' اور قریب تھا کہ سارے شہر میں یہی بندش عام ہو جائے ' مگر متولی صاحب بہادر نے کسی مخفی قوت کے بھروسے پر نہایت تحکمانہ لہجہ میں کہلا بھیجا کہ "اگر تم لوگ دکانیں بند کروگے تو ابھی بند ہوا کر جیلخانے میں بھیجدیے جاؤگے "

نا تجربہ کار سیدھے سادے مسلمانوں کے وحشت زدہ دلوں پر اس کا فوری اثر یہ ہوا کہ وہ جلدی جلدی پھر اپنی دکانیں کھولکر بیٹھ گئے - ۱۲ - اور ایک بجے کے درمیان ہزارہا مزدور مسلمان ملوں سے روتے بھاگتے گئے ' اور مجذوبانہ متولی صاحب کی خدمت میں اپنے جذبات کا علانیہ اظہار کیا - جب متولی صاحب نے دیکھا کہ اوس ذمہ داری میں جو حکام کی رضا جوئی کے لیے کی گئی تھی اب فرق آیا جاتا ہے ' اور مسجد شکنی کے معاوضے میں رضامندی کا جو تمغائے زرین ملنے والا ہے وہ بھی ہاتھ سے جاتا ہے - تو اونہوں نے بالاعلان ہزارہا مسلمان مزدوروں کے درمیان میں کھڑے ہوکر کہا کہ " تم بالکل نہ گھبراؤ ہم صاحب کلکٹر سے کہہ کر تمہاری مسجد کل ہی بنوا دینگے - ہم پر تم پورا پورا اطمینان رکھو "

غرضکہ ایسے ہی اور چند تسلی آمیز کلمات کہہ کر اونکے جوش کو سرد کرکے واپس کیا گیا - تقریباً ۴ - بجے عیدگاہ میں چند دیگر با اثر مسلمانوں کی رائے سے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا - ہزارہا مسلمان شریک تھے ' لیکن متولی صاحب بہادر اور اونکے رفقا میں سے کوئی بھی شریک جلسہ نہ ہوا - اِن تمام واقعات کو گذرے ہوئے آج بیس روز ہو چکے ہیں ' تمام مسلمانان شہر اس بات کے خواہشمند ہیں کہ اگر وقت پر کوئی جائز مدافعت نہ ہوسکی تو اب قانونی کارروائی کے لیے بہت کچھ گنجایش ہے ' ہر قسم کی مالی اور جسمانی امداد کو طیار ہیں ' لیکن متولی صاحب نے برابر امروز و فردا کا حیلہ حوالہ کرکے اس وقت تک کوئی جلسہ ' کوئی کارروائی ' کوئی عذر داری ' کسی قسم کی حرکت تحفظ مسجد کے لیے نہیں کی - ہمکو تحقیق سے معلوم ہوچکا ہے کہ وہ کسی قسم کی کوشش یکم جولائی کے واقعہ کے خلاف نہیں کرنا چاہتے ہیں ' بلکہ وہ اپنے اس فرض کو پورا کررہے ہیں کہ مسلمانوں کا جوش قطعی سرد ہوجائے ' اور آسانی سے اپنی اوس وعدہ کو جو اظہار اخلاص و عقیدتمندی کے لیے بارگاہ حکومت میں کیا ہے پورا کرکے خدا کے ساتھ جو وعدہ ہے اُس کو بھول جائیں -

اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے ؟ کیا خاموشی سے مسجد کے صحن محراب اور ممبر (خاکم بدھن) گرائے جانے کا انتظار کریں ؟ یا متولی کے ہات میں اپنی موت و حیات کا فیصلہ دیدیں ' جبکہ یہ مراعید بالکل خاک میں مل چکے ہیں (کہ متولی اوسکی حفاظت کریگے) تو ہم نہیں سمجھتے کہ کون سی وجہ ایسی مانع ہے کہ مسلمان اس معاملہ کو متولی مذکور سے اپنے ہات میں نہیں لیتے ' اور متولی کو منصب تولیت سے کیوں نہ کردیتے ؟ خدا کا گھر ہے ' ہر مسلمان پر اوس کی حفاظت فرض ہے - ہماری رائے ہے کہ مسلمان متفقہ طور پر علم میں اون کو تولیت سے علحدہ کرکے کوئی لائق متولی منتخب کرلیں ' اور جدید متولی کے ذریعہ سے یہی سعی کوششوں کو عمل میں لائیں - آج تــک مسجد کی آمد و خرچ کا حساب کسی مسلمان کو نہیں سمجھایا گیا - مجبور کیا جائے کہ اوسکو متولی جو ابھی تــک اسی عہدہ پر قائم ہیں چھپوا کر عام مسلمانوں میں تقسیم کردیں - مسجد کی جایداد جس پر تمام تر متولی کے رفقا ایک برائے نام کرایہ پر آباد ہیں خالی کرا کے دوسرے کرایہ دار آباد کیے جائیں - نئے متولی کا فرض ہوگا کہ مسجد کی ترقی کے لیے اوس کے کسی مفید پہلو کو نظر انداز نہ کرے - اگر مسلمانان کانپور میں ذرا سی بھی حس و حرکت اور جرأت نہیں ہے ؟ وہ خدا کے معاملہ میں بھی انصاف جوئی سے ڈرتے ہیں ؟ تو اُنکو سمجھہ لینا چاہیے کہ دنیا میں جو کچھ اُن کو روسیاہی نصیب ہوئی ہے ' اور تا قیامت جس طرح وہ یاد کیے جائینگے اوس سے آنیوالی نسلیں بھی ہمیشہ بجائے فاتحہ کے ملامت بھیجا کرینگی - اُوس دن جب تمام تاجداروں جباروں اور بڑے بڑے متکبروں کے سر جھک جائینگے ' احکم الحاکمین عدل و انصاف کے پر جلال تخت پر متمکن ہوگا لمن الملک الیوم ؟ کی بارعب صدا کے بعد للہ الواحد القہار کا حکم سنایا جائیگا ' اُس وقت وہ لوگ جو دنیا کی ذراسی جھوٹی عزت اور بے حقیقت قوت کے بتوں کے آگے سر بسجود ہوکر خدا کی قدرت کی پروا نہیں کرتے ہیں کیا جواب دینگے ' اور اپنے خدا کو کیا منہ دکھا لینگے ؟

مسلمانو ! خدا سے ڈرو ' اوسکی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور اوس کے گرتے ہوے گھر کو بچالو - تم اوس کے ایک گھر کو بچالو ' خدا تمہارے کروروں گھرونکو بچا لیگا -
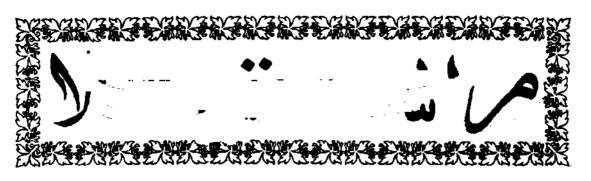
(٦) کسي شے کے متعلق جب کوئي حکم کوئي انسان کرتا ہے تو یہ حکم صرف مشاہدہ پر مبني نہیں ہوتا ' بلکہ اسمیں اوسکي تربیت خاص ' عقائد خاص ' پابندي بعض قوانین خاص اور سوسائٹي کے مخفي اثرات کا بہت کچھہ حصہ شامل ہوتا ہے - یہي وجوہ ہیں کہ مختلف التربیۃ ' مختلف العقائد ' مختلف الاقالیم اشخاص ' مسائل کثیرہ میں ہمیشہ مختلف الآراء رہتے ہیں -

(۷) اشیاے عالم باہم اسقدر مختلط ہیں کہ ایک دوسرے سے علحدہ نہیں ہوسکتے ' اسلیے یہ کیونکر ممکن ہے کہ جس شے پر تم کوئي حکم کرتے ہو وہ مستقلاً بھي اوس شے کے لیے صحیح ہے ؟ تم اشیا کے خصائص بتاتے ہو' لیکن کیا اوس میں مواد مختلطہ کے خصائص شامل نہیں ؟ جب تم آنکھہ سے ایک رنگ دیکھتے ہو تو کیا اوس میں اخلاط چشم کے خصائص داخل نہیں ؟

(۸) ایک ہی شے مختلف قرب و بعد ' مختلف جوانب و سمت رویت ' مختلف اسباب رویت کي بنا پر مختلف نتائج پیدا کرتي ہے ' پھر ایک خاص مقدار قرب و بعد ' ایک خاص سمت رویت ' بعض خاص اسباب رویت میں جو چیز نظر آتی ہے با لکل ممکن ہے کہ دوسري حالتوں میں وہی شے اور کیفیات میں نظر آئے - پھر ان میں سے کون حقیقي ہے ؟

(۹) قلت و کثرت التفات و توجہ ' مختلف نتائج ظاہر کرتی ہے - پھر جس مقدار توجہ و فکر سے تم ایک حالت کا اندازہ کر رہے ہو ' اوس سے کم یا زیادہ توجہ و فکر کي حالت میں دوسري حالتیں پیدا ہوتی ہیں ' کون صحیح ہیں ؟

(۱۰) ہم جب کسی چیز پر کسي قسم کا حکم کرتے ہیں تو عموماً ہمارے حواس نا معلوم قیود اور بندشوں میں گرفتار ہوتے ہیں ' ہم نہیں کہہ سکتے کہ جب ہم ان سے آزاد ہوتے تو ہم کیا حکم کرتے ؟

ان اصول عشرہ کے علاوہ فرقہ تشکیکیہ کے اور بعض اہم اصول بھي ہیں ' جنکی تفصیل دقت طلب ہے -

فلسفۂ تشکیکیہ کا سنگ بنیاد جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا ہے مسیح سے ۴۰۰ برس قبل رکھا گیا تھا ' اسکے بعد ہمیشہ اسکے اعوان و اتباع ہر عصر میں موجود رہے ہیں - فلاسفۂ یورپ میں بھي اس خیال کي کمی نہیں - مشہور فیلسوف ہکسلے و اسپنسر اسی فلسفہ کے مرید تھے ' حقیقت یہ ہے کہ ایک فلسفی اسرار عالم کو جس حد تک کھولتا ہے اوسکے سامنے پھر گرہیں نظر آتي ہیں ' اونکو کھولتا ہے تو کچھہ اور عقدے جا بجا پیدا ہو جاتے ہیں -

فلسفي سر حقیقت نتوانست کشود
گشت راز دگر آں راز کہ افشا می کرد

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ' جب انسان کي بے بسي کا یہ عالم ہے کہ محسوسات میں بھي اس کو مشکل سے تیقن و عدم تیقن کے فیصلہ کرنے میں کامیابي ہوتي ہے ' تو جو امور ماوراے احساس وما فوق الطبیعۃ ہیں اُن کي نسبت کیوں کر فیصلہ ہو گیا کہ باطل محض اور حدیث خرافہ ہیں ' أفی اللہ شک ؟ فاطر الارض والسماء !

حادثۂ مسجد کانپور کي مسؤلیت

(از جناب محمود احمد صاحب عباسي - علیگ)

گذشتہ ہفتے کے الہلال میں مسجد کانپور کے متعلق آپنے جو کچھہ ارشاد فرمایا ہے اوسکي واقعیت میں کچھہ بھی کلام نہیں ہے ' جو کچھہ میرے معلومات اور تحقیقات میں ہے اسلامي پبلک کو اطلاع دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں - الہلال نے کانپور کی مسجد کے انہدام کا ذمہ دار وہاں کے عام مسلمانوں کو قرار دیا ہے ' لیکن دراصل عام مسلمانان شہر اسکے باعث نہیں ہیں - حقیقت یہ ہے کہ کل ساختہ و پرداختہ مسجد کے متولي کریم احمد کا ہے - سنہ ۱۹۰۹ ع میں جبکہ اے - بي - روڈ (A. B. Road) کے متعلق پیمایش جاري تھي ' اور عام لوگوں کو معاوضہ دیا جا رہا تھا اُس وقت افسر معاوضہ منشي اودہ بہاري لال صاحب ڈپٹي مجسٹریٹ مسجد میں تشریف لائے تھے ' اور اونہوں نے متولیوں سے جزو منہدم کے علاوہ کچھہ صحن مسجد بھي لینے کي خواہش ظاہر کي تھي - کریم احمد صاحب متولي نے ان الفاظ میں وعدہ کیا تھا کہ " ہم مطلوبہ حصہ دیدینگے ' ہمارا اس میں کچھہ ہرج نہیں ہے " عام مسلمانوں کو اس عجیب و غریب فیاضي کا کیا علم تھا کہ خدا کا گھر ارباب اقتدار کي قدمبوسي کے صلہ میں دے دیا جائیگا ' چنانچہ مسجد کي ابتدائي مثل میں افسر معاوضہ کے یہ بیانات مذکور ہیں کہ " متولي مسجد جزو مطلوب کے دینے پر آمادہ ہے ' اور ہم سے پختہ وعدہ کرلیا ہے " اوسکے بعد اواخر سنہ ۱۹۱۲ ع میں جب مسجد کے متعلق دوبارہ تحریک شروع ہوئي ' اور صاحب مجسٹریٹ کانپور نے بغرض معائنہ تشریف لانے کي اطلاع متولي صاحب کو دي ' تو انہوں نے کسي کو اس کي خبر نہ کی ' اور خود ہی استقبال کو پہونچ گئے - ہمکو خوب تحقیق ہوا ہے کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوے - وہیں سے معائنہ کر رہے تھے ' مگر متولی صاحب نے نہایت ادب اور انکساري سے عرض کیا کہ " حضور بوٹ پہنے ہوے اندر تشریف لے آئیں " چنانچہ متولي صاحب بہادر اور مجسٹریٹ صاحب بہادر مسجد کے دالان میں ٹہلتے رہے - جو کچھہ گفتگو اسوقت دونوں صاحبوں میں ہوئي اوسکے متعلق اس سے زیادہ نہیں معلوم ہوا کہ :

میان طالب و مطلوب رمزے است

اس خفیہ پخت و پز سے شہر کے مسلمانوں میں تشویش پھیل گئي ' اور یہ ظاہر ہوگیا کہ مسجد کا شرقي حصہ طلب کیا جارہا ہے ' اور متولي صاحب بھي راضي معلوم ہوتے ہیں - اہل شہر نے متولي صاحب کي خدمت میں بیشمار مرتبہ جا کر صداے احتجاج بلند کي ' لیکن جب متولي صاحب نے با لکل پروا نہ کي تو دردمند مسلمانوں نے حتی الوسع خود ہي کوشش شروع کردي ' مگر ایسي حالت میں جبکہ طبیب نے مریض کو فرشتۂ موت کے حوالہ کردیا ہو اوس مریض کي ساري دوا و دوش بیکار ہي ثابت ہوگي - بہر حال مسلمانوں کے شور اور غوغا

۰ ىىحـا مكىر ىچر

هندرستان میں نه معلوم کتنے آدمی بخار میں مر
میں، اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو
میں اور نه ڈاکٹر، اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ ىىر دراں
قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي هے - همنے
خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي
کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے، اور فروخت کرنے کے
قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي
هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے که
خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم
دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے
هر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار -
پهرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بهي
لاحق هو، یا وہ بخار، جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي
سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي
هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں
بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو -
ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے، اگر شفا پانے کے بعد بهي
استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے، اور تمام اعضا میں خون
صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي
و چالاکی آجاتی هے، نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي
هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں، بدن میں سستي
اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو -
کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال
کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام
اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
الدو٦ ...ر دهرورپرا ئٹر

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

صرف چار روپیه یا تین روپیه سال میں

تمام دنیا کا حال هفته وار ملاحظه فرماے

ىىىى اوات

ایک بے مثل هفته وار اخبار

جسکے نسبت جمله قومي اخبارات نے متفقه طور پر نهایت عمده
رائیں دي هیں - اور جسمیں :

۱ — قومي و سیاسي مسائل پر نهایت آزادي کے ساتهه
بحث کی جاتی هے -

۲ — اقتصادي و صنعتي و تجارتی معلومات مفیده کا ذخیره
مهیا کیا جاتا هے -

۳ — دلچسپي کي باتوں کا ایک خاص عنوان هوتا هے جسے
پڑهکر آپ لوٹ نه جائیے تو همارا ذمه -

۴ — نهایت پر لطف و دلگداز غزلیں اور نظمیں شایع
کي جاتي هیں -

۵ — کونسلوں اور دارالعوام انگلستان کے سوالات و جوابات اور
ملک کے اهل الراے اصحاب اور ماهرین سیاسیه کي
تقریریں درج کي جاتي هیں -

۶ — دنیا کے هر حصه کي خبریں جدا جدا عنوان کے تحت میں
مفصل چهاپی جاتي هیں -

ایسے اخبار میں تجار و کاروباري صاحبوں کے لیے اشتهار دینے کیلیے
نهایت عمده موقع هے - باوجود اسقدر خوبیوں کے اخبار کي عام
قیمت صرف چار روپیه اور رعایتي قیمت صرف تین روپیه هے -
بغیر اسکے که سالانه یا ششماهي قیمت پیشگي وصول هوجاے یا
ویلو پے ایبل بهیجکر قیمت وصول کرلینے کی اجازت دیجاے
اخبار جاري نهیں هوسکتا -

اُىا لا ع ضروري

مطبع "مساوات" اله آباد میں هر قسم کا کام نهایت عمده اور
ارزاں چهپتا هے - یه مطبع ملک کي خدمت کے لیے جاري
کیا گیا هے - ایک بار کوئي کاغذ چهپوا کر آزمایش کیجیے - اگر مطبع
"مساوات" کے آپ گرویده نه هوجائیں تو همارا ذمه -

جمله خط و کتابت بابت اشاعت اشتهار و خریداري اخبار
وغیرہ منیجر "مساوات" - اله آباد سے کیجاے -

ىسىم ھىد ؟؛

اس نام کا ایک هفته وار اخبار ۵ - جولائي سنه ۱۹۱۳ ع سے
راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني و نئي
تعلیم کے بهترین نمونونکا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص
شخص یا فرقه کي ذاتي هجو یا فضول خوشامد سے کلیةً پرهیز هوگا -
مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائده کیلیے جائز نکته چیني
سے بهي باز نهیں رهیگا - اسکا مسلک آزاده روي کے ساتهه صلح کل
هوگا - اسکا دستور العمل :

ایمان کي کهینگے ایمان هے تو سب کچهه

یه اخبار ۱۸ - ۲۲ - کے چوتهائي حصه پر کم از کم ۱۶ - صفحوں کا هر ماہ
کي ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع هوا کریگا -

چونکه اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم هند کا پهلا پرچه
۲۰۰۰ شائع هوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچها موقعه هے - که
وہ اشتهار بهیج کر فائده اٹهاویں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور
هندوستان کے هر گاؤں اور شهر کے نامه نگارونکي بهي ضرورت هے
لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوہ اُجرت بهي معقول
دیجاویگي (اخبار کي قیمت سالانه ۲ - روپیه ۸ - آنه)

درخواستیں بنام منیجر "اخبار نسیم هند" راولپنڈی (پنجاب)

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق
زر اعانۂ مہاجرین

(از جناب حکیم سید شاہ محمد الیاس صاحب
پریسیڈنٹ انجمن ہلال احمر - نوادہ)

مبلغ ایک سو چالیس روپیہ بیمہ اعانۂ مہاجرین کیلیے ارسال خدمت ہے - یہ رقم مقام اکبر پور و وجہت وغیرہ سے وصول ہوئی ہے - ایک منی آرڈر مبلغ نو روپے اور کچھہ آنوں کا میں آپ کے پاس بھیجتا ہوں - آپ نے اعلان کیا ہے کہ اب الہلال کی قیمت ایک سال کی صرف آٹھہ آنہ ہے - اگر ابھی یہ قاعدہ جاری ہو تو مبلغ آٹھہ روپیہ ایک سال تک کے الہلال کی قیمت لے لیجیے ' اور میرا نام خریداران الہلال میں درج کر لیجیے - اور اگر کچھہ توقف ہو تو عموماً آٹھہ روپے جو آپ کے اخبار کی قیمت ہے وصول کر لیجیے - اس صورت میں آپ کے اعلان سے میں غالباً مستفید نہو سکونگا - بقیہ ایک روپیہ اور کچھہ آنے اعانۂ مہاجرین میں شامل کرکے شایع فرما دیجیے -

(از جناب مہدی حسن صاحب قصبہ کرتپور ضلع بجنور)

مبلغ سو روپیہ بذریعہ ایک قطعہ نوٹ کے بیمہ رجسٹری کراکر روانہ خدمت عالی ہے - اعانہ مجروحین ترک میں جملہ صاحبان ساکنان قصبہ کرتپور ضلع بجنور کی طرفسے زر روانہ قسطنطنیہ فرما دیجیے - یہ روپیہ مجروحین کے میں صرف کیا جائے -

(از جناب ابراہیم صاحب - بھیونڈی ضلع تھانہ رائس میل)

اٹھارہ روپے ارسال ہیں - اخبار الہلال کی سالانہ قیمت آٹھہ روپیہ اور دس روپیہ امداد مہاجرین ترک کے چندہ میں داخل فرمالیں -

(از جناب شیر دل خاں صاحب اپیل نویس صدر عدالت ڈیرہ اسمعیل خاں)

مبلغ پندرہ روپیہ براے امداد مجاہدین و مہاجرین سلطنت عثمانیہ آپ کی خدمت میں آج بھیجے جاتے ہیں - امید ہے کہ اور امدادی روپیہ کے شامل آپ منزل مقصود تک پہونچا دینگے - عند اللہ اجر عظیم ہوگا - برگ سبز درویشونکا تحفہ ہے اور اللہ تعالی نعم المولی و نعم النصیر ہے -

کشمیر کانفرنس کے متعلق اطلاع

مسلمانان کشمیر کی جو تعلیمی کانفرنس " سری نگر " میں منعقد ہونے والی ہے ' بذریعہ اس اعلان کے اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کانفرنس کے اجلاس سری نگر میں زیر صدارت آنریبل جسٹس مولوی شاہ دین صاحب - جج چیف کورٹ پنجاب ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ستمبر کو قرار پاے ہیں ' جو اصحاب کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے ان کی قیام وغیرہ کا انتظام انجمن نصرۃ الاسلام سری نگر نے اپنے ذمہ لیا ہے - مزید حالات دریافت کرنے کے لیے مولوی تحقیق اللہ صاحب جنرل سکتری انجمن نصرۃ الاسلام سے خط وکتابت کرنی چاہیے -

خاکسار افتاب احمد
آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ
(۶)

	روپیہ	آنہ	پائی
جناب محمد حسین صاحب	۸	•	•
بذریعہ جناب شاہ عبد الغنی صاحب وکیل - غازی پور	۲۱	۱۳	•
جناب حکیم محمد افضل عاصم صاحب - سکندر آباد - بلند شہر	۲۵	•	•
جناب فیروز الدین صاحب اوورسیئر اسسٹنٹ ڈیرہ اسمعیل خان	۵	•	•
جناب عبد الرحمن خانصاحب - امر تسر	۱۳	•	•
جناب غلام نظام الدین صاحب موضع جانا - پٹنہ	۷	•	•
جناب فیض بخش صاحب اترومی	۲۰	•	•
بذریعہ جناب احمد رضا صاحب	۱۵	•	•
جناب تحسین حسین خانصاحب	۸	•	•
ایک بزرگ	۱	۱۵	•
جناب متاع الدین احمد صاحب	۱	۵	•
جناب حافظ عبد الغفور صاحب و قمر الدین صاحب - نوادہ	۵	۱۲	•
ایک بزرگ جنکا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں -	۵	•	•
جناب محمد عبد القادر صاحب - کلہ	۴	•	•
جناب محمد حسین صاحب کنجو - مظفر پور -	۸	•	•
جناب عزیز محمد خانصاحب پربھنی دکن	۸	•	•
جناب سردار علی صاحب کورٹ انسپکٹر حصار -	۴	•	•
جناب شمت علی خانصاحب هیڈ کانسٹبل پولیس	۲	•	•
جناب عبد الرحمن صاحب کانسٹبل پولیس	۱	•	•
جناب اسحاق حیدر صاحب	•	۸	•
جناب احمد حسین کانسٹبل	•	۴	•
ایک بزرگ	•	۴	•
جناب ممتاز علی صاحب	•	۴	•
جناب جگنڈل لعل صاحب	•	۴	•
بذریعہ جناب فخر الرحمان خانصاحب جیلخانہ چرکهاری	۱۵	•	•
جناب ڈاکٹر محمد محمود عالم صاحب	۳۰	•	•
جناب طفیل محمد صاحب مدرس	۸	•	•
جناب خواجہ محمد خلیل صاحب - گیا	۳۱	۱۱	•
جناب محمد اسمعیل صاحب سوداگر پارچہ بنارس	۸	۲	•
جناب شیخ ولی محمد عباسی صاحب میراز -	۱۷۹	•	•
جناب محمد یوسف صاحب تاجر - گورکھا - بھاگلپور	۲	•	•
ایک بزرگ جنکا نام پڑھا نہیں گیا	۳۳	۳	•
بزرگان کرتپور ضلع بجنور بذریعہ جناب مہدی حسن صاحب	۱۰۰	•	•
جناب سید حسام الدین صاحب حیدر آباد	۸	•	•
بذریعہ جناب حکیم سید شاہ محمد الیاس صاحب - نوادہ ضلع گیا	۱۴۰	•	•
جناب نجم الحسین چودھری - سلہٹ	۲۳	•	•
میزان	۷۱۷	۵	•
سابق	۶۶۳۰	۶	•
کل	۷۳۴۷	۱۱	•

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

[۱۶]

راسکوپ لیور واچ ۱۹ اسائز

... وقت برابر چلنے والی گھڑی کی ضرورت ہے تو جلد منگائیں

... روپیہ آٹھ آنہ ...

... نمبر ۱/۵ ... اسٹریٹ ڈاکخانہ دہرمتلہ کلکتہ

ولایتی ابان کے قلمہائے انبہ

اعلیٰ قسم کے

اگر آپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمالیجے: حاجی نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیم اباد کارخانہ قلمہائے انبہ محلہ دیبی پرشاد ضلع لکھنؤ۔

[۲۳]

گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے۔ پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی۔ مگر اب یہ دقت نہیں رہی۔ صرف اپنی عمر و دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمانے پر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں ٹھیک ہوگی بذریعہ وی۔ پی ارسال خدمت کیجائیگی۔ یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں۔ اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی۔

ایم۔ بی۔ احمد۔ اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ ... اسٹریٹ۔ ڈاکخانہ ویلسلی۔ کلکتہ

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں۔ اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے۔ بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو۔ ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی موسمی دوا نہیں ہے۔ مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے۔

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ۔

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے۔ اور خوشبو بھی تازی پتوں کی سی ہے۔ مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہوجانا، کھٹا ڈکار آنا۔ درد شکم۔ بدہضمی اور متلی۔ اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے۔

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایڈیٹر الہلال

کی لکھی ہوئی اردو زبان میں سرمد شہید کی پہلی سوانعمری جسکی نسبت خواجہ حسن نظامی صاحب کی رائے ہے کہ باعتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یہ سرمد کی زندگی و موت کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ مقامات درویشی پر ایک رسالہ اور الہامی خطبہ نظر آتا ہے۔ قیمت صرف تین آنے۔

انیوا لے انقلابات

کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے۔ پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجلک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھی گئی تھیں وہ سب ہو بہو پوری اترین مثلا بعثت آنحضرت صلعم۔ معرکہ کربلا۔ خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت تین آنے۔

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسی دہلی

[۱۸]

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

" الہلال "

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳

کلکتہ: چہار شنبہ ۲۵ شعبان ۱۳۳۱ ہجری

نمبر ٥

Calcutta : Wednesday, July 30, 1913.

فہرست

شذرات

تصاویر

شذرات

دول یورپ کي کار روائي

عثمانیوں پر کیوں مظالم ہولي ؟ یورپ اس سوال کا جواب آج خود دے رہا ہے کہ " ان حرکات کے ذمہ دار دول یوررپ اور خصوصاً روس اور انگلستان ہیں - کیونکہ ان سلطنتوں نے اس کی کسی بجا یا بے جا خواہش کی پذیرائی میں تامل نہیں کیا اور نہ اس کو کسي امر میں روکا ہے - یہاں تک کہ جب بلغاریہ نے روس کي مخالفت کی ' جس پر اس کے رجود کا انحصار ہے ' تب بھی بلغاریہ کو کسي قسم کي تنبیہ نہیں کی گئی - دول یورپ کو لازم ہے کہ رہ اس رقت بلغاریہ کے بڑھے ہوئے حوصلہ کو روکیں ' جس کي رجہ سے یورپ کے امن میں خلل پڑ رہا ہے - جو لوگ معاملات سے با خبر ہیں رہ خوب جانتے ہیں کہ شاہ فرڈیننڈ لڑائي کے خطرات سے راقف ہے یہ الفاظ ہیں جو انگلستان کے پریس نے آج سے ایک ماہ قبل شائع کیے تھے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں کے قتل عام ہي نہیں بلقان کي باہمي آویزش بھي یورپ کے شوشے سے ہوئي -

نیر ایسٹ نے اپنی ۲۷ جون کي اشاعت میں ایتھنز سے ایک خاص نامہ نگار کا خط چھاپا ہے - اس میں بلغاریوں کي زیادتی کا ذکر ہے - خط میں ایک راقعہ یہ بھی ہے کہ " بیس یونانی قیدیوں کو بلغاریوں نے کوڑوں سے پیٹا تھا ' حالانکہ دو سو بلغاریوں کو یونانیوں نے گرفتار کر کے فوراً چھوڑ دیا - اس راقعہ سے ایتھنز میں بہت ناراضی پھیلي ہوئی ہے - ایم - رالس (M. Rallis) جو پچھلي کونسل کا پریسیڈنٹ تھا ' اور جو اپنی بے قابو طبیعت کی بنا پر اول ہی سے مشہور ہے ایک اخبار میں لکھتا ہے کہ " فوجی ہیڈ کوارٹروں کو چاهیے کہ ایم - ونزلو (M. Venzelos) (وزیر اعظم یونان) اور اس کے ساتھ دیگر رزرا کو بلغاریوں کے حوالہ کردیں تا کہ ان کو لے جا کر صوفیہ کے بازاروں میں خوب پیٹیں ' جسکے رہ مستحق ہیں " حیرت ہے کہ جس قوم کی ستم پیشگي کا یہ عالم ہو یورپ کي مدنیت اس کی حمایت جائز رکھتی ہے !

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الهلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھ آنہ !!!

آج دفتر الهلال میں دو تار دفتر تصویر افکار ' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کے کیلیے یورپین ترکی کے ان لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو ' جنمیں ہزارھا بیمار عورتیں اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے ' انکو دفن کردیں ' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بد نصیب زندہ ' مگر مردے سے بدتر ہیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الهلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے ' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے ' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم ازکم دو ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاونڈ یعنے ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاهتا ہے ' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے ' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ہی ترکی میں [illegible] دی گئی ہے -

اس بارے میں جو صاحب اعانت فرمائیں گے [illegible]

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ ' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاهتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے ' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو آسے مل رہا ہو ' وہ خود نہ لے ' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقینا میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے ' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الهلال چار ہزار الهلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الهلال کی دفتر میں بھیجدینگے** ' انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط وکتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار آنکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے ' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الهلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے ' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الهلال آپ خود فائدہ اٹھانے کی جگہ ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ' جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے پر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے ' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں ' تاہم اس تار پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کردیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلاے رکھنا ' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے ' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

(۶) الهلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو یورپ اور ترکی کے اعلی درجہ کے با تصویر ' پر تکلف ' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن ' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - آج تک ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں ' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "نامواران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکی ایک با تصویر سرخی ہے ' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں ' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات ' مذاکرۂ علمیہ ' حقائق و دقائق ' المراسلۃ و المناظرہ ' اسئلۃ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے ' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

پاشا کے عزم و ثبات کو ابھی تک یہ باد مخالف جنبش نہ دے سکی ' سلطان روم سے بلغاریا نے جو اپیل کی تھی آنہوں نے اُس کا جواب دیا ہے کہ : ترکوں کا اقدام و ہجوم یہ نہیں ہے ' یہ دفاع و حفظ ' ما بقی کا مسالہ ہے -

این سخن را چون! تو مبدء بودہ
گر بیفزاید تو اش افزودہ

ترکوں کے پیش نظر صرف ادرنہ ھی نہیں بلکہ وہ تمام مقامات ہیں جن پر بلغاریا قابض ہوگئی تھی - چنانچہ عثمانی فوج ایک طرف تو ادرنہ کی طرف بڑھی اور دوسری طرف کلولی برغاص ' لولی برغاص ' ارجینی ' بابا اسکی فتح کرتی ہوئی - قرق کلیسا پہنچی - قسطنطنیہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بلغاریوں نے شہر چھوڑنے سے پہلے بارود خانے اور اصلی عمارتیں ڈھا دیں - اس طوفان مصائب کے باوجود جب ترک داخل ہوے تو باشندوں نے ناقابل بیان مسرت کا اظہار کیا - عورتیں آنکھوں سے آنسو اور ہاتھوں سے فوج پر پھول برسا رہی تھیں - اخذ قرق کلیسا کے بعد عثمانی فوج بلغاری حدود میں داخل ہوئی تو صوفیا میں غیر معمولی اضطراب پھیل گیا - بلغاری وزیر خارجیہ نے فوراً اس تاراج پر اعتراض کا تار باب عالی کو بھیجا - جسکا جواب باب عالی نے یہ دیا کہ " چند پیٹرول تفتیش کرتے ہوے سرحد کے پار چلے گئے تھے' مگر سپہ سالار کے حکم سے واپس بلا لیے گئے " -

اتحاد یورپ اگر اپنے اختلاف داخلی کی وجہ سے ترکوں پر دباو نہ ڈال سکا تو اسکے یہ معنی نہیں کہ وہ ترکوں کو اپنے مفتوحہ مقامات کے واپس لینے کا موقع دیگا - ترکوں کو یہ موقع خانہ جنگی کی بدولت ملا تھا - لڑنے والوں میں سب سے زیادہ تازہ دم رومانیا ہے - پھر رومانیا کا مقصد جیسا کہ اس نے اعلان جنگ کے وقت ظاہر کیا تھا ریاستہاے بلقان میں حفظ توازن ہے - ترکوں کی طرف سے عداوت کی آگ جو خانہ جنگی کی وجہ سے دبگئی تھی پھر بھڑکائی گئی ' اور ظاہر کرایا گیا کہ حلفاء ترکوں کی پیشقدمی کے وجہ سے پریشان ہیں - اسکے بعد رومانیا کو توڑ لیا گیا - رومانیا نے روس اور آسٹریا کے ساتھہ اعلان کیا کہ بلغاریا کو پامال نہ ہونے دیا جائیگا - اور سرویا اور یونان سے جنگ کو روک دینے اور اپنی فوج کو روک جانے کی فرمایش کی ہے جو صوفیا سے ۱۵ - کیلو میٹر پر ہیں' ہول کے سامنے یونانیوں نے بلغاریا کو کچل ڈالنے کے ارادے سے تیزی کی ہے' مگر ہنوز جنگی کارروائی موقوف نہیں ہے ' چنانچہ یونانی فوج نے ۲۶ - کو دبدہ آغاچ لے لیا ہے - ' سروی فوج ہنوز مصروف پیکار ہے - ودن کا محاصرہ شروع کردیا ہے' امید ہے کہ عنقریب شہر پر قبضہ ہو جائیگا ' کیونکہ جنرل کنتچیف کی زیر کمان فوج نے ہتیار ڈالنا شروع کردیے ہیں -

فوج میں ہیضہ نہایت شدت سے پھوٹ پڑا ہے -

بخارسٹ کی غیر سرکاری رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ بلغاری فوج کی اخلاقی حالت اس درجہ ابتر ہوگئی ہے کہ وہ دشمن کے مقابلہ سے انکار کرتی ہے -

مختصراً یہ کہ بلغاریا اپنے نخوت و تکبر' ظلم و جور' اور درندگی و سبعیت کی پاداش میں انتہائی ذلت اور نقصان اٹھا چکی ہے ' اور شاید اب اس کے ان مصائب کا عنقریب خاتمہ ہونے والا ہے - مختلف ریاستوں کے وکیل بخارسٹ دارالسلطنت رومانیا کو روانگی کے لیے تیار ہو رہے ہیں - بلغاری وزیر موسیو تونچیف اور یونانی وکیل موسیو پالس تو روانہ ہوگئے ہیں - یونانی وزیر اعظم موسیو وینزیلوس سالونیکا گیا ہے کہ بادشاہ سے مل کو بخارسٹ جائیگا -

هذا بصائر للناس ، و هدی و رحمۃ لقوم یوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

ایک ماهوار دینی و علمی مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الہلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قرآن حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراهم کرے - اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرے ' جن کی وجه سے موجودہ طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابۃ و تابعین کی ترویج ' آثار سلف کی تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھی هوگا - تا هم یه امور ضمنی هونگے ' اور اصل سعی یه هوگی که رسالے کے هر باب میں قرآن حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگی ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کی جائیگی - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کی تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قرآن کریم کی تنزیل و ترتیب و اشاعت کی تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھی وہ موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه ہے که مسلمانوں کے سامنے بدفعۃ واحدۃ قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقی الا باللہ - علیه توکلت والیه انیب -

القسم العربی

یعنی " البصائر " کا عربی ایڈیشن

جو

بالفعل مہینه میں دو بار شائع هوگا -

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغۃ اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کی ترجمانی ہے -

الهلال کی تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

هفتۂ جنگ

هرچند که ۲۲ - جولائی کو صوفیا کے ایک تار میں استعادہ ادرنه کی تکذیب کی گئی ہے مگر اس خبر کی تصدیق اسقدر مختلف و قابل اعتماد ذرائع سے هوچکی ہے که اب اسکی صحت میں شک کی گنجایش نہیں - سب سے آخری مگر سب سے زیادہ قابل اعتماد وہ تار ہے جو ۲۲ - کو بمبئی میں باب عالی سے بصری بے قائم مقام قونصل عام کے نام آیا ہے - وزیر اعظم لکھتے هیں که " ادرنه اور قرق کلیسا پر آج قبضه هوگیا - ابراهیم بے کی کمان اور انور بے کی همراهی میں فوج نے جس تیزی سے کوچ کیا ہے اسکا شکریه - بہت سے نقصانات جو بلغاریوں نے شروع کردیے تھے روک دیے گیے - پیادوں کی رجمنٹ نے ' جو مذکورہ بالا برائیگیڈ کے لیے کمک کے طور بھیجی گئی تھی ' صرف ایک دن میں ۸۰ - کیلو میٹر طے کیے - پیدلوں اور سواروں کے کالموں نے جو قرق کلیسا بھیجے گئے تھے اپنی همت کا ثبوت دیا ' اور کوچ نہایت سرعت کے ساتھه کیا - بلغاری پیادہ فوج نے مقابله کیا مگر نا کام رهی - همارا ذرا بھی کسی قسم کا نقصان نہیں هوا " -

ادرنه اسلامی یادگاروں کا شہرستان ابطال ' نامواران اسلام کی آرامگاہ اور سب سے آخر میں مگر سب سے اهم قسطنطنیه کی کنجی - انگلستان پر با لواسطه یا بلا واسطه اسکا کوئی اثر نہیں - پھر اسکا جوا ۱۰ - کرور مسلمانوں کے کاندھے پر ان ... ذت میں کیا یه مقتضاے دانشمندی نه تها که کم از کم ذمه دار زبانیں خاموش رهتیں ؟ مگر جب سینوں میں دیگ کھول رهی هو تو اسکے بخارات سے زبانیں کیونکر جنبش میں نه آلیں -

مسٹر ایسکویتھه وزیر اعظم انگلستان جنهوں نے سالونیکا کی فتح پر عالم نصرانی کو فتح باب مسیحیت کا مژدۂ جاں پرور سنایا تھا ' پھر پلیٹ فارم پر آئے - مگر اسطرح که ابکی انکی زبان پر زمزمه تبشیر و تہنیت کے بدلے همهمۂ تهدید و ترهیب تها - مسٹر ایسکویتھه نے کہا که " معاهدہ لندن کے مقابله کرنے کی بابت اگر ترکی کو کافی طور پر غلط مشورہ دیا گیا ہے تو اسکو ایسے سوالات کے لیے تیار هوجانا چاهیے جنکا مباحثه میں آنا کسی طرح اسکے لیے مفید نہیں "

ضغط و اضطهاد کے متعلق سب سے پہلے فرانس اور اطالیا نے اپنے اپنے ارادے ظاهر کیے - انگلستان نے الگ قدم رکھا یعنی زبان قول کے ساتھه زبان عمل سے بھی اپنے ارادے کا اعلان کیا - ۳ - جہاز پالرس پہنچے ' اور پھر وهاں سے کسی غیر معلوم مقام کی طرف روانه هوگئے - خیال تها که روس ' جرمنی اور آسٹریا کی طرف سے بھی قولی یا عملی انذار آتا هوگا ' مگر اسوقت تک تو خاموشی طاری ہے -

هاؤس آف کامنس میں پوچھا گیا تھا که دباؤ کی نوعیت کیا هوگی ؟ مسٹر ایلینڈ نے کہا : میں کچھه نہیں کہه سکتا که دول کس کارروائی پر اتفاق کرینگے ؟

آسٹریا کا نیم سرکاری اخبار " لوکل انزیجر " لکھتا ہے که اسکو " یقین نہیں که باب عالی پر سیاسی دباؤ ڈالنے کے علاوہ کچھه اور بھی کیا جا سکے " اگر یه صحیح ہے تو جہازوں کے بھیجنے میں انگلستان کی اس درجه عجلت فرمائی کا اس سے زیادہ اور کوئی نتیجه نه هوگا که اس کو عالم صلیبی اور دنیاے اسلام دونوں سے حفظ مصالح صلیب میں عملاً پیشروی کا خطاب ملے -

ایک زمانه مخالف ہے ' ایک عالم تہدید کر رها ہے ' ایک بر اعظم کا بر اعظم دشمن ہے ' مگر پرنس سعید حلیم

پھر غور کرو کہ کس طرح تمام دنیا کي اصلاح و سعادت کا همیں ذمہ دار بتایا ھے ' اور کہا ھے کہ تم هي هو' جو اس کے لیے شاهد هو سکتے هو - کیونکہ زمین پر تمهارے سوا آور کوئي نہیں جس کے لیے همارا رسول شاهد هو -

هم کو پکارا گیا کہ تمام امتوں میں اوسط و اعدل صرف تم هي هو - اسلیے نہیں کہ هم بیت خلیل کے محافظ هیں ' بلکہ اس لیے کہ ارض خداے جلیل کے محافظ هیں - اس لیے کہ اسکے تمام بندوں کو بھلائي کی دعوت دیتے او ر برائي سے روکتے هیں - اس لیئے کہ اس کي سر زمین کو ظلم و استبداد' طغیان و عدوان ' اور شر و فساد سے پاک کرنے والے هیں - اس لیے کہ هم اُس کي زمین پر اُس کے خلیفہ هیں - اس لیئے کہ هم تمام دنیا کو اُس کي آنکھہ سے دیکھیں ' اور تمام عالم کي باگ اُسکا هاتھہ بنکر اپنے هاتھوں میں لیں ! پھر خدا را سونچو کہ تمهاري حد نظر کہاں تک ھے ' اور میں کیا دیکھہ رها هوں ؟

خیال کن تو کجائی و ما کجا واعظ ؟

تم ابھي صداے الهي سن رهے تھے ' اور اُس کتاب عزیز و حکیم کے بیانات تمهارے سامنے تھے ' جس کو بھول کر ساري دنیا کی تدبیروں کو یاد کیا کرتے هو - اس نے کہیں بھي اس پر زور نہیں دیا کہ تم مکۂ معظمہ کي حفاظت و خدمت کا اقرار یا عہد کرو - البتہ حکم دیا کہ جاهدوا فی اللہ حق جهادہ اُسکي راہ میں اپني تمام قوتوں سے جہاد کرو - اُس نے تم کو فضیلت دي ھے پس اسکے بندوں کو ضلالت و فساد سے نکال کر فضیلت و عظمت بخشو !!

اسوۂ ابـراهیمـي

جس ابراهیم خلیل (علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام) کي مقدس قربانگاہ کي حفاظت کا نام لیتے هو ' کیا بہتر نہوگا کہ اس کے بنائے هوئے معبد کو دیکھنے سے پہلے خود اُس پر بھي ایک نظر ڈال لو - اُس نے خانۂ کعبہ کي بنیاد ضرور رکھي ' لیکن ساتھہ هي اپنے نفس او ر اپنے فرزند کے گلے پر چھري بھي رکھدي !

فلما اسلما و تلہ للجبین و نادیناہ ان یا ابراهیم قد صدقت الرؤیا انا کذلک نجزی المحسنین (۳۷ : ۱۰۶)

" او ر جب حضرت ابراهیم اور اسماعیل دونوں پر حقیقۃ اسلامیہ طاري هوئي اور دونوں نے اپني گردنیں جھکادیں ' اور حضرت ابراهیم نے اسماعیل کو ماتھے کے بل زمین پر پٹک مارا ' تو هم نے پکارا کہ اے ابراهیم ! بس کرو ! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا - هم حقیقۃ اسلامیہ کے ایسے هي مدارج صاحبان " احسان " و ایمان کو عطا فرما تے هیں "

استقبال وجـوہ و قلـوب !

دیکھو ! خدا نے تمهارے آگے دو چیزیں پیش کي هیں - اُس نے کہا کہ میري عبادت کے لیے کھڑے هو تو اپنا منھہ خلیل اللہ کے بنائے هوے معبد کي طرف کر دو !

من حیث خرجت فول وجهک شطر المسجد الحرام ' و حیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطرہ ' (۲ : ۱۴۵)

اور اے پیغمبر ! تم خواہ کہیں سے بھي نکلو لیکن اپنا منھہ مسجد حرام هي کی طرف کر لیا کرو ! اور اسي طرح اے مسلمانو ! تم بھي جہاں کہیں هو نماز میں اسي کي طرف اپنا منھہ کرو -

مگر قبل اس کے کہ تم اُس گھر کي طرف اپنے چہروں کو متوجہ کرو ' وہ یہ بھي کہتا ھے کہ اُس گھر کے بنانے والے کي طرف اپنے دلوں کا رخ پھیر دو ' یعنی اُس کي الهی قربانی کي پیروي کرو !

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراهیم و الذین معہ ' (۶۰ : ۴)

حضرت ابراهیم او ر ان کے ساتھیوں کے اعمال کے اندر تمهارے لیے ایک نہایت بہتر او ر اعلے نمونۂ حیات موجود ھے تاکہ تم اس کي پیروي کرو -

نماز اسلام کي ایک عبادت ھے ' اور اس کے لیے ضرور ھے کہ تمهارا منھہ کعبے کي طرف هو ' مگر " اسوۂ ابراهیمي " اسلام کي حقیقت ھے ' او ر اس کے لیے صرف کعبے کے طرف منھہ کر دینا هي کافي نہیں ھے بلکہ بانی کعبہ کے طرف دل کو پھیر دینا شرط ھے - وہ نماز کا ایک رکن ھے کہ عبادت ھے - او ر یہ اسلام کي شرط ھے کہ اصل حقیقت ھے -

گذشتہ صحبت کي پانچویں آیت پر غور کرو کہ جہاد فی سبیل اللہ ' امر بالمعروف ' نہي عن المنکر ' او ر قیام صلوۃ او ر ایتاء زکوۃ سے پہلے فرمایا :

ملۃ ابیکم ابراهیم هو سماکم المسلمین من قبل و فی هذا ' لیکون الرسول شهیداً علیکم و تکونوا شهداء علی الناس فاقیموا الصلوۃ - الخ -

یہ دین اسلام تمهارے مورث اعلی ابراهیم خلیل کا ھے - اُس نے تمهارا نام " مسلم " رکھا - پہلے بھي او ر اب بھي - او ر یہ سب کچھہ اس لیے ھے تاکہ همارا رسول تمهارے لیے ' اور تم تمام انسانوں کے لیے شاهد هو - پس جب کہ تمهارا درجہ ایسا قرار دیا گیا ھے تو تمهارا فرض ھے کہ صلوۃ الهی کو دنیا میں قائم کرو (الخ)

حضرت ابراهیم کي نسبت کو یہاں اس لیے یاد دلایا گیا کہ ان کی زندگی اسلام کي حقیقت کا نمونہ تھی - انھوں نے اپني قربانی کا اُسوہ دکھا کر اسلام کی حقیقت کو ظاهر کردیا تھا ' او ر یہی وہ انساني قربانی ھے ' جس کو خدا اپنی صداقت کے حیات کے لیے هم سے چاهتا ھے -

بار بار کہہ چکا هوں کہ جہاد فی سبیل اللہ ' امر بالمعروف ' نہی عن المنکر ' او ر قیام صلوۃ ' و اعلان حق ' اسی قربانی سے عبارت هیں - اور جب تک ایک قوم اس قربانی کے لیے طیار نہو ' وہ سعادت عالم و عالمیاں کا ذریعہ نہیں بن سکتي -

پہلے کہا : راہ الهی میں جہاد کرو ! پھر کہا کہ اپنی نسبت ابراهیمی کو نہ بھولو کہ اُس کا اُسوۂ حسنہ اسلام کی اصل حقیقت اور تمهارے لیے قبلۂ وجوہ ھے - اسکے بعد تصریح کی کہ تم مسلم هو ' او ر پھر اسکی علت بیان کی ' تاکہ تم تمام عالم کے لیے شاهد عدل و سعادت هو - جب یہ مراتب بیان هوچکے تو پھر همارے فرائض کی تشریح کردي کہ اللہ کی صلوۃ کو دنیا میں قائم کرنا ' حق کی دعوت او ر منکر کا انسداد ' وللہ عاقبۃ الامور -

عـود الی المقصـود

کیا نہیں دیکھتے کہ وہ مشہور (آیۃ استخلاف) جس کا ایک وعدۂ الهی کی صورت میں اعلان هوا ' او ر پھر نصف صدی کے اندر هی اندر نصرۃ الهیہ نے اس کی تکمیل بھی کردي ' اس مبحث کے لیے ایک آخري فیصلہ کن بصیرت بخشتی ھے ؟ فرمایا کہ :

وعد اللـہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات ' لیستخلفنهم فی الارض ' کما استخلف الذین من قبلهم ' و لیمکنن لهـم دینهم الذي ارتضـی لهم ' و لیبدلنهم من بعد

اللہ تعالی اُن لوگوں سے وعدہ فرماتا ھے جو تم میں سے ایمان لائے اور اعمال صالحہ اختیار کیے ' کہ انکو زمین پر خلافت عطا فرمایگا ' اسی طرح ' جیسے اُن سے پہلے بنی اسرائیل وغیرہ گذشتہ اُمتوں کو عطا فرمائي تھي ' اور جو دین انکے لیے اُس نے پسند کیا ھے -

۲۰ شعبان ۱۳۳۱ هجری

ا‌ا ‌ا‌ا‌ء و ‌ا‌ا ‌ا‌و‌ا‌ء

یعني

جماعة " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(٤)

افمـــن كان مومنـــا كمـــن كان فاسقاً ؟ لا يستورن - امـــا الـــذين آمنـــوا و عملـــوا الصلحت فلهـــم جنت المـــاوى ' نزلا بمـــا كانوا يعملـــون - و اما الـــذين فسقـــوا فمـــاواهم النـــار ' كلما ارادوا ان يخرجوا منها ' أعيدوا فيها ' و قيل لهم ذوقوا عذاب النـــار الذي كنتم به تـــكذبون ! و لنذيقنهم مـــن العـــذاب الادنـــى دون العذاب الاكبر لعلهم يرجعون - (۳۲ : ۱۹)

کیا ایک مومن بندے کے اعمال و نتائج ویسے هي هوسکتے هیں ' جیسے که ایک نافرمان اور فاسق کے ؟ کیا دونوں برابر هیں ؟ هرگز نهیں ! !

جو لوگ الله کے احکام پر ایمان لائے ' اور اعمـــال صالحه اختیار کیے ' انکے لیے کامیـــابیوں اور فتح مندیوں کے شاداب باغ و چمن هونگے ' جن میں وہ شاد و خرم رهیں گے ' اور یه باغهـــاے نعیم و ستم و مراد انکے نیک کاموں کا بدله هے ' جو وہ انجـــام دیتے رهے !

مگر جن لوگوں نے احکام الهي کے مقـــابلے میں سرکشي کي ' تو ان کا ٹھکانا تو بس نامرادیوں ' ناکامیوں ' اور اسر و غلامي کي آگ هي هوگی ' اور وہ اپنے کاموں اور تلاش نجات میں ایسے گمراہ هوجائیں گے که جب کبھی اس آگ سے نکلنا چاهیں گے تو پھر اسي میں لوٹا دیے جائیں گے ' اور انسے کہـــا جائیگا که پاداش عمل کے جس عذاب کو تم جھٹلاتے تھے ' اب اسکے مزے چکھو !

اور یه بھي جان لو که آنے والے بڑے عذاب سے پہلے ' هم ان منکـــرین کو ایک چھوٹے عذاب کا مزہ بھي چکھائیں گے ' تاکه شاید وہ سرکشي سے باز آجائیں ' اور هماري جانب رجوع هوں !

بیـــا تا گـــل بر افشـــانیـــم و مي درساغر اندازیم ! * فلـــک را سقف بشگافیـــم و طرح نو در انـــدازیـــم !

اگر غـــم لشکـــر انگیزد که خون عاشقاں ریزد ' * من و ساقي بهم سازیم و بنیـــادش بر انـــدازیـــم !

چو در دست ست رودے خوش ' بزن مطرب سرودے خوش ! * که دست افشاں غزل خوانیم و پاکوباں سر انـــدازیـــم !

یکے از عقل مي لافـــد ' دگـــر طامـــات مي بـــافد ' * بیـــا کیں داوریهـــا را به پیـــش داور انـــدازیـــم !

بهشت عدن اگر خواهي بیـــا با ما بـــه میخـــانه * که از پاے خمت یکســـر بحوض کوثر انـــدازیـــم !

بقیه صفحه گذشته :

مقصـــد وحید امـــة مرحومـــه

یه آیات بینهٔ خمسه ' اور تصریحات قاطعهٔ ساطعه نهیں ' اور یه ان کے متعلق سرسري اشارات ' جن سے هم اپنے مقصد حیات اور مرکز جهد و جهاد کو معلوم کرسکتے هیں - ان آیتوں میں کهیں بھی هم کو یه نهیں بتایا گیا هے که تم فلاں مقام کی حفاظت کرو اور فلاں سرزمین کي خدمت کو اپنا مقصد سعی بناو ' بلکه هم کو بتایا گیا هے که تمام دنیا تمهارا گله هے ' اور تم اسکے چرواهے هو ! یه تمام انسانی آبادیاں تمکو دي گئی هیں ' تاکه الله کی طرف سے تم انکی حفاظت کرو ' اور گرگ ابلیس کے خونخوار حملوں سے انکو بچاؤ - تم کو بہترین امت اور افضل ترین امم بنایا گیا ' تاکه تم ارض الهی کے خدمت گذار بنو ' اور تم کو دنیا میں اس نے اپنی جماعت ' اپنی فوج ' اور قائم مقام قرار دیا ' تا اس کی هدایت کا علم صرف تمهارے هی هاتهه میں هو ' اور اس کے تمام بندے اس کے سایے کے نیچے آکر پناہ لیں ! تمهارا سب سے بڑا شرف یه نهیں هے که تم ابراهیم خلیل (ع) کے معبد کے خادم هو ' بلکه تمهارے خدا نے تم کو اس سے بهت ارفع و بلند مقصد دیا هے ' یعنی تم رب جلیل کے اس معبد کے خادم هو ' جسکی چهت آسمان کی فضاے محیط ' اور جسکی سطح زمین کا تمام پھیلا هوا طول و عرض هے !

منجملہ اُن اختلافات طریق عمل کے جو مجھہ میں اور ارباب عصر میں ہے' ایک بہت بڑا اختلاف یہ بھی ہے کہ میں اپنے عقیدے میں مصلحت کو ہر ے پر موثر پاتا ہوں' الا اصول و مقاصد حقیقیہ پر' کہ وہ ایک ایسی شے ہے' جسکا بہر حال اظہار و اعلان لازمی ہے - جو چیز ہمارا مقصد حیات ہے' جس خون کے دوران سے ہمارے جسم ملت کی زندگی ہے' جس تغذیۂ اصلیہ پر ہمارا نشو و نما موقوف ہے' اس کو کیونکر خنجر مصلحت کے سپرد کردیں ؟

اگر کرینگے تو ایک زمانہ آئیگا کہ اس مصلحت فرمایانہ اعلانات و اشتہارات کے بعد ہمارا مقصد حیات مشتبہ ہو جائیگا' اور خود ہم اپنے تئیں بھول جائینگے -

چنانچہ آج جو حالت ہماری نظر آرہی ہے' یہ بہت زیادہ حد تک اسی مصلحت فرمائی کا نتیجہ ہے - مصلحت بینیوں نے گو محض مصالح وقت سے مقاصد پر پردے ڈالے' لیکن آج وہ پردے ایسے حائل ہوگئے ہیں کہ خود ہم بھی اپنے تئیں نہیں دیکھہ سکتے !!

یہ مصلحت کے بت کی یاد نہیں ہے' بلکہ خداے حی و قیوم سے غفلت و نسیان ہے - یہی وہ مرتبہ منجملہ مراتب ضلالت کے ہے' جسکی طرف قرآن کریم نے جا بجا اشارہ کیا کہ "ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسا ہم انفسہم" اُن لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جنہوں نے ماسوی اللہ کی مرعوبیت میں غرق ہوکر خدا کی قوتوں کو بھلا دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ خود اپنے تئیں بھی بھول گئے -

پھر سورۂ توبہ میں ایک جماعت کا ذکر کیا کہ ان کا وصف یہ ہوگا :

یامرون بالمنکر و ینہون عن المعروف و یقبضون ایدیہم' نسوا اللہ فنسیہم (۹ : ۶۸)

" وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جگہ امر بالمنکر اور نہی عن المعروف کرینگے' نیز خدا کے سچے کاموں میں صرف جان و مال کرنے سے انکی مٹھیاں بند رہینگی - یہی وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا' نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے بھی ان کو فراموش کر دیا "

۱ ہماری گذشتہ اور موجودہ رہنمائی کی یہ کیسی کامل و اکمل تاریخ ہے ؟ پھر میں کیونکر پسند کروں کہ ارکان خدام کعبہ' جنکے اندر قیمتی ولولۂ عمل اور نتیجہ خیز قوت کار بحمد اللہ موجود ہے' مصلحت فرمائی کے اس درجہ تابع ہوں کہ ہمارے رہنمایان گذشتہ و حال کی طرح " نسوا اللہ فانساہم انفسہم " کے عالم میں گرفتار ہو جائیں ؟ اعا ذنا اللہ سبحانہ و ایا ہم و یہدینا الی صراط مستقیم

دفـــع شبـــہ

ممکن ہے' آپ کہیں کہ مقصود تو یہی ہے' مگر کعبہ کا نام اس لیے رکھا گیا تاکہ ہر شخص سمجھہ سکے - یہ سچ ہے - آپ نے ایک عامی شخص کو تو یہ کہکر سمجھا دیا' لیکن کیا ایک تعلیم یافتہ شخص' اور ایک گرفتار غفلت مگر آمادۂ اصلاح ہستی کی آمادگی ضائع بھی نہیں کردی' اور موجودہ اضطراب و استعداد انقلاب کے بعد (جس سے نہیں معلوم آپ کیسی کچھہ انقلابی تبدیلی اُس کے اندر پیدا کر دیتے ؟) اُسکا منتہاء فکر صرف یہی نہیں قرار دیا کہ صرف ایک اقرار غیر محکم و غیر شرعی' اور ایک روپیہ دے کر فارغ البال ہو جائے ؟ فتدبروا و تفکروا یا اولی الالباب ! ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وہم لایسمعون !!

تشخیص کے بعـد عـــلاج

آپ موجودہ مصائب کے علاج کے لیے کھڑے ہوے ہیں - پس سب سے پہلی نظر آپ کو اس پر ڈالنی چاہیے کہ اِن تمام امراض کی علت اصلی کیا ہے ؟ اور اپنی تمام قوتوں کو اسی کے اِزالہ کے لیے وقف کردینا چاہیے - مسلمانوں کی عزت ذلت سے بدل ہوگئی - جہل و نادانی ان کی علامت ممتاز بن گئی - حکومتیں چھن گئیں' اور شکستوں' ناکامیوں' اور غلامیوں نے ان کا احاطہ کر لیا - یہی امراض ہیں جو آپ کو نظر آرہے ہیں - پھر خدارا انصاف کیجیے کہ یہ سب کچھہ اس کا نتیجہ ہے کہ انکے پاس حفاظت حرمین کیلیے کوئی فنڈ نہ تھا' یا انہوں نے کوئی اقرار نہیں کیا تھا' یا حاجیوں کے سفر کا عمدہ انتظام نہ تھا' یا مکۂ معظمہ میں پر تکلف قیام کے لیے کوئی ہوٹل نہ تھا ؟ میرے مقصد کے سمجھنے میں غلطی نہ کیجیے - میں تسلیم کرتا ہوں اور بارہا کہہ چکا ہوں کہ روپیہ کی فراہمی' تعلق عرب کی تقویت' خدمت کعبہ کا ولولہ' مرکز اسلامی کی محبت' اور اسی طرح کی تمام چیزیں نہایت ضروری ہیں' لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اِن ہی چیزوں کا فقدان ہمارے امراض مذکورۂ صدر کی علت حقیقی ہے ؟

اس سطح ارضی پر کوئی نہیں' جو اس سوال کا جواب اثبات میں دے سکے - علت اصلی بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ **عمل بالاسلام کی روح ہم میں سے مفقود ہو گئی'** امر بالمعروف کا سبق بھلادیا' جہاد فی سبیل اللہ کی حقیقت کو فراموش کردیا' اور ہماری جیب نہیں بلکہ دل خالی ہوگئے - پھر جب آپ ایک انجمن قائم کرتے ہیں جس کے مقاصد و اعمال کی فہرست بیسیوں دفعات پر مشتمل ہے' لیکن نہ تو کہیں اس میں احیاء دعوت اسلامی کی دفعہ ہے' نہ کہیں اسلام کے احکام و اوامر پر عمل کرنے کی قید ہے' نہ کوئی صورت عمل اور طریق کار ایسا پیش نظر ہے' جس کا مقصد مسلمانوں کو مسلمان بنانا ہو' اور ان کی مجاہدانہ روح عمل کو واپس لانا ہو' تو پھر فرمائیے ! آپکا مقصد تو ضروری' اور آپ کے کام یقیناً اچھے اور مستحق اعانت و شرکت جمیع مسلمین' لیکن ہمارے اصلی مرض کے لیے آپنے کیا کیا' اور اس کے لیے کہاں جائیں ؟

یاد رکھو کہ آج تمہاری قوم کو ایک اعلی ترین فرصت دی گئی ہے - ایسی فرصت جس کی نظیر تاریخ اقوام و ملل میں زیادہ نہیں مل سکتی - تم اللہ کے طرف سے اس کے ذمہ دار ہو کہ اُسے ضائع نہ کرو' اور اُس سے کام لو - تم جو کہتے ہو کہ حفاظت کعبہ کے لیے روپیہ دو ! تو میرے عزیز دوستو ! کیا بہتر نہ تھا کہ تم کہتے کہ حفاظت عالم کے لیے اپنے دلوں کو اسلام کے حوالے کردو ؟ خدمت کعبہ' حفظ اسلام' جمع مال' اور اور تمام چیزیں صرف ایک دل کے مل جانے سے مل جاسکتی ہیں' پس مانگنے والوں کو صرف دل ہی مانگنا چاہیے -

تمہارے پاس آج ایک ایسی مشتعل چنگاری موجود ہے کہ قرینے سے ہوا دو تو اس سے ہزاروں آتشکدے روشن کرسکتے ہو - تم آج مسلمانوں کے اعمال میں تبدیلی کرسکتے ہو' ان کے برگشتہ سروں کو خدا کے آگے جھکا سکتے ہو' ان کا گم گشتہ اخلاق' ان کا کھویا ہوا علم' اور ان کی مفقود روح حیات اسلامی کو پھر واپس لاسکتے ہو - پس میں یہ نہیں کہتا کہ جو کرنا چاہتے ہو نہ کرو' مگر کہتا ہوں کہ

خوفہم امنا - یعبدوننی ولا یشرکون بی شیأ ' ومن کفر بعد ذلک فاولٰئک ہم الفاسقون - (۲۴ : ۵۵)

یعنی اسلام ' اسکو دنیا میں قائم کرکے رهیگا ' نیز خوف اور خطرے کی اس زندگی کے بعد انپر طمانینۃ اور راحت کا ایک ایسا دور طاری کردیگا کہ وہ باطمینان اللہ کی پرستش کرینگے ' کسی کو اس کا شریک نہ گردانیں گے - پھر جو شخص ان تمام احسانات الہی کے بعد بھی اللہ کے آگے نہ جھکے تو بس ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں -

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

اس آیت نے مسلمانوں کے مقصد حیات کو انتہاء وضاحت کے ساتھہ ظاہر کردیا ہے - یہی ارض الہی کی خلافت ہے جس کی نسبت حضرت داؤد کی زبانی کہا گیا تھا کہ :

ولقد کتبنا فی "الزبور" من بعد الذکر: ان الارض یرثہا عبادی الصالحون - ان فی ہذا البلاغ لقوم عابدین ' وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین - (۲۱ : ۱۰۷)

اور ہم کتاب زبور میں اپنے ذکر کے بعد اپنے اس قانون کو لکھہ چکے ہیں کہ ہمارے وہی بندے زمین کی سلطنت وفرماں روائی کے وارث ہونگے ' جو اپنے اعمال میں نیک ہونگے - بیشک اس قانون کے تذکرے میں عابدین الہی کیلیے ایک پیغام بشارت ہے ' اور پھر یہی ہے کہ ہم نے اے پیغمبر ! تمہارے ظہور کو تمام عالم کیلیے رحمت قرار دیا ہے !

غور کیجیے تو کونسی آیت غور کی محتاج نہیں ہے ؟ اس آیت میں زبور کا قول نقل کرکے فرمایا کہ " اس میں ان لوگوں کے لیے ایک پیغام بصیرت ہے جو عبادت الہی سے فائز المرام ہیں " اور پھر اس کے بعد وجود مقدس حضرۃ ختم المرسلین یا ان کی بعثت کی نسبت فرمایا کہ " رحمۃ للعالمین " ہے - یعنی یہ ظہور الہی تمام عالموں کے لیے بلا تفریق اسود وابیض و مشرق و مغرب ' رحمۃ الہی ہے -

اس سے مقصود در اصل امۃ مرحومہ کی تنبیہ تھی - " قوم عابدین " سے اسی امت کی طرف اشارہ ہے - یعنی کتاب زبور کا یہ فرمان امۃ مرحومہ کے لیے ایک پیغام عبرت و بصیرت ہے - اگر وہ اعمال حسنہ و صالحہ اختیار کریں گے ' اور اللہ کی بخشی ہوئی قوتوں کا صحیح استعمال کرینگے (کہ یہی معنی ہیں عبادت الہی کے) تو بموجب اس قانون ماخذۂ زبور کے ضرور ہے کہ زمین کی وراثت کے مستحق ٹھہریں گے - اور چونکہ ایسا ہونا ضرور تھا ' اس لیے ظہور اسلام کو رحمۃ الہی سے تعبیر کرکے ظاہر کردیا کہ یہ تمام قوموں کو مفاسد و مظالم سے نجات دلانے والا ' اور انسانوں کے پانوں کی زنجیرهاے اسر و استبعاد کو کاٹنے والا ہے - یہ ایک ایسی قوم کے نشو و نما کو اپنے ساتھہ رکھتا ہے ' جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریگی ' جو اپنی تمام قوتوں کو وقف جہاد فی سبیل اللہ کردیگی ' اور جو دنیا کی چھنی ہوئی صداقت و عدل پھر آے واپس دلا دیگی - پس جس طرح تمہارا رب کریم " رب العالمین " ہے ' جس کی ربوبیت میں کسی نسل ' کسی قوم ' اور کسی زبان ' اور کسی زمین کی قید نہیں ' اسی طرح یہ پیغام ظہور هدایت ' اور یہ وجود بشیر و نذیر بھی " رحمۃ للعالمین " ہے ' کہ اس کی رحمت فرمائی میں بھی خدا کی ربوبیت کی طرح زمین کے کسی خاص ٹکڑے ' اور انسانوں کی کسی خاص جماعت کی قید نہوگی ' بلکہ اپنی هدایت کی حامل و داعی ایک ایسی قوم پیدا کردیگا ' جس کے بال همت کے لیے تمام کرۂ ارضی فضاے پرواز ' اور جس کے معرکۂ حق و باطل کے لیے تمام دنیا کارزار جنگ ہوگی :

بال بکشا و صفیر از شجر طوبی زن !
حیف باشد چو تو مرغے کہ اسیر قفسی !

خدمت کعبہ یا خدمت عالم ؟

پس جس قوم کے شرف و اجتبا ' اور جس قوم کے مقاصد کے علو و ارتفاع کا یہ حال ہو ' میں ایک لمحہ کے لیے بھی راضی نہیں هوسکتا کہ اس کے سامنے اس کے سوا کوئی اور مقصد حیات پیش کیا جاے ' کیونکہ جس خدا نے اس کی زندگی کا ایک ہی مقصد قرار دے دیا ہے ' یقین کرو کہ وہ بھی کبھی اس سے راضی نہیں ہو سکتا -

خواہ کیسے ہی دلفریب اور کیسے ہی مصلحت آشنا الفاظ آپ کی زبان پر ہوں ' مگر میں کہونگا کہ آپ سب کچھہ کیجیے ' لیکن خدا را اس اصل اصول اور اس حقیقۃ الحقائق سے نہ ہٹیے ' جو دعوۃ اسلامی کی بنیاد و اساس ' اور مسلمانوں کی زندگی کے استقامت حیات کی ایک ہی چٹان ہے - آپ کسی مکان کی کھڑکیاں بدل ڈالیے کہ اب موسم کے بدلنے سے ہوا کا رخ بھی بدل گیا - آپکو اختیار ہے کہ آپ اس کا دروازہ بھی جنوب سے شمالی جانب منتقل کردیں کہ مصلحت یہی کہتی ہے - یہ سب کچھہ گوارا ہو سکتا ہے لیکن میں اس پر تو کبھی راضی نہیں ہوسکتا کہ آپ بنیاد کی اینٹوں کا مسئلہ چھیڑ دیں - اور تمام قوتوں کو بجاے استحکام بنیاد قدیم کے ' ایک تاسیس جدید میں صرف کریں ؟ مسلمانوں کی زندگی کی بنیاد خدمت کعبہ نہیں بلکہ خدمت عالم ہے ' اور وہ دنیا کی جب ہی خدمت کرسکتے ہیں ' جبکہ پہلے خود اپنے نفس و قلب کی خدمت کرلیں ' **اور یہ ممکن نہیں جب تک کہ موجودہ حس مصائب کی بنا پر انہیں اسوۂ ابراهیمی و محمدی (علیہما الصلوۃ والسلام) کی پیروی میں فنا ہوجانے ' اور مٹ جانے کی دعوت نہ دی جاے -**

مصلحت

ایک عالم منجملہ عوالم عملیات جدیدہ کے " عالم مصلحت " کا بھی ہے -

میں اس کا منکر نہیں - اس کے لیے بھی قرآن کریم نے ہمارے آگے بہت سے اسوہاے جلیلۂ نبویہ پیش کیے ہیں ' اور ان کے ذکر کا یہ موقع نہیں ' لیکن افسوس کہ میں " مصلحت " کے عفریت مہیب کی ان لاتعد و لاتحصی قوتوں کا قائل نہیں ہوں ' جن سے حقیقۃ الہیہ شکست کہا جاے - میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک بہت بڑی چیز ' جس کی ہم میں کمی ہے ' تنظیمات عمل (ارگنائزیشن) ہے ' اور اسکے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ ایک مقصد مشترک سامنے ہو ' اور سب میں اس کے نام سے ایک رشتۂ باہمی قائم ہوجاے - میں یہ بھی جانتا ہوں کہ مقصد کی جگہ دماغ ہے نہ کہ صفحات مقاصد انجمن - تاہم مشکل یہ ہے کہ جو راہ اختیار کی گئی ہے ' وہ یا تو اصل مطلوب و مقصود تک پہنچنے والی ہی نہیں ہے ' اور یا پہنچنے والی ہے تو اس قدر پیچ و خم کے بعد ' کہ اتنا وقت ہمارے پاس نہیں ہے -

پھر آپ مقراض مصلحت کو شاخوں کی کانٹ چھانٹ میں استعمال فرمائیے ' جڑ پر ہاتھہ کیوں ڈالتے ہیں ؟

یہی سبب ہے کہ حضرۃ داعی اسلام علیہ الصلوۃ و السلام کو " خاتم النبیین " فرمایا ' اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اُمۃ مرحومہ کی ہدایت کیلیے آئمۂ کرام اور مجددین عظام مامور ہوے ' مگر دروازۂ نبوت کا سد باب ہوگیا - اُن تمام احادیث صحیحہ کا تفحص کرو' جن میں مجددین اسلام کے ظہور کی اطلاع دی گئی ہے ' اور اُس حدیث مشہور کو پڑھو' جس میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو " محدث " کے لقب سے یاد فرمایا ہے - ان سب سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اُمۃ مرحومہ کی اصلاح کیلیے " تاسیس " کا اب سد باب ہے ' اور صرف " تجدید و احیاء " کا سلسلہ باز رکھا گیا ہے - (ان اللہ تعالی یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مئۃ سنۃ ' من یجدد لھا دینھا)

پس آج بھی ہم کو اپنے ہر عمل میں صرف تجدید احکام شریعت ' اور احیاء سنت سلف صالح کی ضرورت ہے - ہم کو اپنے تمام کاموں میں چاہیے کہ گذشتہ اصولوں کو زندہ کریں ' اور اپنے اعمال حسنہ کے مٹے ہوے نشانوں کو اُبھاریں - ہم کو نئے مقصدوں کی ضرورت نہیں ' ہم کو نئی صداؤں کی احتیاج نہیں ' ہم کو آگے نہیں بڑھنا ہے ' بلکہ پیچھے ہٹنا ہے - ہمارے سامنے صاحب خلق عظیم کا اُسوۂ حسنہ موجود ہے - ہم اہل بیت نبوۃ مطہرہ اور صحابۂ کرام کے اعمال کو دیکھہ سکتے ہیں ' ہمارے پاس سلف صالح کے اعمال کی سراغ رسانی کے وسائل موجود ہیں - ہمارے پاس قران حکیم اپنی ہیئۃ و حقیقۃ اولی میں موجود ہے ' جبکہ اس کی آیتیں بطحا و یثرب کے ریگستانوں میں اسرار الہی سے پردے اٹھا رہی تھیں ' اور دنیا کو انسانیۃ اعلی کے اصولوں کا سبق دے رہی تھیں - پھر کیا ہے کہ ہم نئے مقصدوں کے متلاشی ہوں ؟ اور کیوں نئے اصولوں کی دعوت کی طرف ہمیں بلایا جاے ؟ نئے ولولوں اور نئے تماشوں کا بھی ہم نے تجربہ کرلیا - اب ہم اُکتا گئے ہیں ' اور اور زیادہ تجربے کی ہم میں سکت نہیں - ہمیں چھوڑ دو ' تاکہ اپنی قدیمی وحشت کی ایک ادنے ادا پر ' تمہاری نئی دلفریبیوں کو قربان کرڈالیں :

من و بیدل حریف سعی بیجا نیستم زاھد !
تو و قطع منازلہا ' من و یک لغزش پاے

تشریح مزید

مثلاً آج کتنے ہیں جو یورپ کے جماعتی اصول کار کی تقلید میں صرف انجمنوں کے قائم کرنے ' کانفرنسوں کی تحریک کرنے ' اور انکے لنبے لنبے اصول و قواعد کے نظام لکھنے میں بڑی بڑی دواتوں کو سیاہی سے خالی کر دیتے ہیں ' لیکن کسی ایک شخص کو بھی یاد آتا ہے کہ خود ہمارے پاس جو قدرتی اجتماع کا سامان موجود ہے ' سب سے پہلے ' اُسی کو زندہ کریں ؟ ہم اگر مسلمان ہوں تو ہمارے لیے دن میں پانچ مرتبہ مسجد میں جمع ہونا ضروری ہے - مسجد ہی ہمارے لیے سب کچھہ تھی - اس کا صحن ہمارا پارلیمنٹ ہاوس تھا ' اسی کے محرابوں کے نیچے ہماری کانفرنسیں منعقد ہوتی تھیں - یورپ کی کانفرنسیں سال میں ایک مرتبہ یا دو بار ہوتی ہیں ' مگر ہماری کانفرنس کا اجلاس ہر آٹھویں دن جمعہ کا یوم عید تھا - اوروں کو انجمنیں قائم کرنی چاہئیں - اور انکے عہدہ داروں کی تلاش میں اپنے رہنماؤں کی منت کرنی چاہیے ' مگر ہمیں اسکی کیا ضرورت ہے کہ دن میں پانچ مرتبہ ہماری ہر مسجد انجمن ہے ' اور اسکا امام انجمن کا سکریٹری - پھر کیوں نہ ہم نئے اجتماعات کی تاسیس سے پہلے اسی اجتماع کی تجدید کریں ؟

اسی طرح ہمارا سالانہ اجتماع جو وادی منا و عرفات اور جبل فاران کی گھاٹیوں میں منعقد ہوتا ہے ' جو اُس ظہور کو یاد دلاتا ہے ' جبکہ خداوند سعیر اسکی چوٹیوں پر سے ایک ہاتھہ میں اعلان ہدایت کی کتاب ' اور ایک ہاتھہ میں قیام عدل کی تلوار لیکر چمکا تھا ' کیا ہمارے لیے ایک تمام عالم کا بین الملی اجتماع اعظم نہیں ہے ؟ پھر ہمیں تجدید کی ضرورت ہے یا تاسیس کی ؟

یہ تو ایک مثال تھی - اسی طرح اپنے اعمال کی ہر شاخ و دیکھو -

با قاعدہ انجمنیں

آج ہمیں انجمنوں اور با قاعدہ جماعتوں سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا - ہمارے قدیمی دعوۃ و تبلیغ کے سلسلے کو زندہ ہونا چاہیے ' جبکہ ہر مسلمان کا وجود ایک انجمن تھا ' اور ہر آواز اپنے اندر ایک مشن رکھتی تھی - جبکہ اسلام وادی حجاز میں ظاہر ہوا ' اور چین و ہند اور جاوا و سماترا میں اسکے پرستار پیدا ہوے تو کونسی انجمن تھی ' اور کون اسکا پریسیڈنٹ اور سکریٹری تھا ؟ یہ کیا تھا کہ ایک عرب تاجر تجارت کا مال لیکر سماترا میں جاتا ہے ' اور ایک پورے مشن کا کام انجام دیتا ہے ؟

ہم کو بدستور اپنے کاموں میں سرگرم رہنا چاہیے ' ہم اگر تاجر ہیں تو تجارت کرینگے ' اگر معلم ہیں تو درس دینگے - لیکن جب پانچ وقت مسجدوں میں جمع ہونگے تو ہماری انجمن منعقد ہوگی ' اور سرگرم تقریروں کی جگہ ہمارے اندر سے آتش الہی کی چنگاریاں نکلکر ایک دوسرے کے دلوں سے ٹکرائیں گی -

ہم کو ہمیشہ اپنے کاموں کیلیے روپیہ کی تلاش ہوتی ہے ' اور اسکے لیے فنڈ قائم کرنے کا اعلان کرتے ہیں ' یہ بھی وہی راہ " تاسیس " ہے - حالانکہ فریضۂ زکواۃ کا ایک قدیمی حکم ہمارے پاس موجود ہے ' اگر تاسیس کو چھوڑ کر تجدید کریں ' تو ہمارے پاس کروروں روپے کا ایک بیت المال ہر وقت موجود رہے -

بڑی بد نصیبی یہ ہے کہ ہم جب کبھی کسی کام کے لیے اُٹھتے ہیں تو ہمارا منتہاء فکر اُس سطح سے بلند نہیں ہوتا جو برسوں سے ہمارے سامنے ہے - وہی عام انجمنوں کے قواعد ' وہی ان کے نظام ' وہی ان کے عہدہ داروں کی کشمکش کی رسم عام جو ہر شخص کے سامنے موجود ہے ' سامنے آجاتی ہے ' اور کبھی کوشش نہیں کرتے کہ رسم عام سے الگ ہوکر اپنی کوئی راہ پیدا کریں ' مرحوم (نظیری) کو اپنے زمانے کی شکایت تھی :

خلاف رسم دریں عہد فرق عادت داں
کہ کارھاے چنیں از شمار بوالعجبی ست !

اصل راز اسمیں یہ مضمر ہے کہ اس طریق کو اختیار کرے تو کون کرے ؟ آجکل بالعموم جو لوگ ارباب عمل و موسسین دعوۃ ہیں ' اگر وہ احیاء و تجدید اعمال اسلامیہ کیلیے اُٹھیں تو پہلی مصیبت اُنہیں یہ پیش آئے کہ خود اپنے آپ کو اُس دعوت کا مخاطب بنانا پڑے ' اور بھلا اس دور تمدن و تہذیب میں اس وحشت و ہمجیت کے لیے کون طیار ہوسکتا ہے ؟

خلاصۂ مباحث گذشتہ

اب بہتر ہوگا کہ " حزب اللہ " کے مقاصد اور طریق عمل کو پیش کرنے سے پہلے دفعہ وار اپنے خیالات کو بطور خلاصۂ بحث کے پیش کردوں ' تاکہ بیک نظر سامنے آجائیں ' اور ارباب فکر کو غلط فہمیوں سے دوچار نہ ہونا پڑے :

(۱) مسلمانوں کے مساعی و مجاہدات کا نصب العین حفظ نفس نہیں بلکہ حفظ عالم ہے ' اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ وہ اپنے اعمال و افعال میں ایک آخری تبدیلی کرکے ' احکام الہی پر عمل پیرا ہوکے ' اپنے قلوب و نفوس کا تزکیہ کرکے ' اپنے وجود کو اللہ اور اس کے دین مبین کے حوالے کرکے ' اپنے تئیں اسوۂ حسنۂ ابراھیمی و محمدی (علیہما السلام) کا پیرو بنالیں ' امر بالمعروف ' نہی عن المنکر ' دعوۃ الی الحق ' قیام صلوۃ ' ایتاء زکواۃ ' اور جمیع

اسي ميں تمام قوتيں صرف نه کرڈالو ' اور اصلي راه فوز و فلاح کو بهي تلاش کرو -

ميں جو کچهه کهه رها هوں ' ممکن هے که ابهی لوگ نه سمجهيں ' اور بهت ممکن هے که بهت سي جلد باز و بے خبر طبيعتيں غلط فهميوں اور شبهات و وساوس کی شکار هوں - ليکن الحمد لله که وه وقت دور نهيں ' جب لوگ سمجهيں گے ' اور جو آواز آج ميرے منه سے نکل رهي هے ' اطراف عالم اسلامي سے اس کي صدائيں اٹهيں گي - بشرطيکه همارے ليے گرکر اُبهرنا ابهي باقي هے ' اور بشرطيکه اٹهانے والے کا هاتهه بڑهچکا هے ! و الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم -

تاسيس يا تجديد ؟

جس شے کو ميں مسلمانوں کا فراموش کرده مقصد حيات سمجهتا هوں ' اور جس بهولي هوئي بات کو از سر نو ياد دلادينے کے ليے بے قرار هوں ' مجهے الزام نه ديجيے اگر ميں آسے بار بار دهراؤں - ليکن ميں ايک حد تک دهرا چکا اور زندگي رهي تو هزاروں مرتبه دهراؤنگا - ليکن اب ختم مقاله سے پہلے چاهتا هوں که ايک دقيق مگر اصل اصول کي طرف اشاره کردوں - اس وقت سرسري اشارے پر قناعت کرونگا ' مگر آينده بصورت مستقل اسکي تفصيل ضروري -

منجمله اُن عظيم ترين اختلافات کے ' جو مجهه ميں اور کارفرمايان عمل ميں هے ' ايک اصولي اختلاف يه هے که وه آج جب کبهي کسي کام کے ليے اُٹهتے هيں تو چاهتے هيں که راه " تاسيس " اختيار کريں ' اور ميں الله کي بخشي هوئي بصيرت کي بنا پر مسلمانوں کے ليے اُن کے اعمال ملي ميں سے کسي شاخ کے ليے بهي " تاسيس " کي ضرورت نهيں سمجهتا ' بلکه صرف " تجديد " کي - اور اس بارے ميں الحمد لله ! اس درجه مطمئن و معتقد هوں که ايک لمحه کے ليے بهي اپني راے ميں متزلزل نهيں هوسکتا -

" تاسيس " کے معني هيں کسي کام کي از سر نو بنياد رکهني ' اور " تجديد " کهتے هيں کسي پيشتر سے موجود شے کو دوباره زنده کرنے ' اور اس کي گم گشته رونق و حيات کے واپس لانے کو -

کسي زمين پر ايک نئي عمارت کي بنياد رکهيے تو يه " تاسيس " هے ' ليکن اگر ايک عمده عمارت پيشتر سے موجود هے ' اور امتداد زمانه و غفلت نگراني کي وجه سے ويران هوگئي هے - آپ اسکي شکست و ريخت کرديں ' اور جو اينٹ جس جگه سے نکل گئي هے ' پهر وهيں جماديں ' تو يه " تجديد " هوگي -

ميرا عقيده هے که آج حيات ملت و حصول عظمت ملي کے ليے مسلمانوں کو اپنے اعمال کي کسي شاخ ميں بهي " تاسيس " کي ضرورت نهيں ' بلکه صرف " تجديد " کي ضرورت هے که جن اصولوں کو هم نے بهلا ديا هے ' ان کو دوباره زنده کريں ' اور جس متاع کو حاصل کرکے گم کرديا هے ' اس کے سراغ ميں پهر نکليں - همارا جيب و دامن آج کي طرح هميشه خالي نه تها - اگر آج اوروں کے پاس لعل و جواهر هيں ' تو همارے پاس بهي اس کي کانيں تهيں - آج اگر هم مفلس هيں تو دوسروں کے لعل و جواهر کو نظر حسرت و طمع سے ديکهنے کي ضرورت نهيں ' هم کو اپني گم کرده کانوں کے سراغ ميں نکلنا چاهيے ' جن کي دولت لازوال تهي اور هميشه لازوال رهيگي -

روشني کے تم بهي متلاشي هو اور ميں بهي - اس لحاظ سے هم دونوں کا مطلوب و مقصود ايک هي هے - ليکن پهر مجهه ميں اور تم ميں اختلاف حال کا ايک سمندر حائل هے - تم دوڑتے هو ' تا غيروں کے ٹمٹماتے هوے چراغوں سے اپنا چراغ روشن کرو - يا لکڑي چنتے هو ' تاکه اُنهيں جلاکر ايک نئي انگيٹهي مشتعل کرو ' ليکن ميں روتا هوں که بادشاه کے لڑکے کے ليے کسي سوداگر کي الماري پر للچائي هوئي نظر ڈالنا مناسب نهيں - ميں پوچهتا هوں که وه تمهاري شمع کيا هوئي ' جسکی روشني سے تمهارے گهر کا کونه کونه منور تها ؟ دوسروں کے هاں کيوں جاتے هو ؟ لکڑياں چن کر نئي آگ کيوں سلگانا چاهتے هو ؟ اُسي شمع کو کيوں روشن نهيں کرتے ؟ يه کيسي بد بختي هے که جن کے پاس کافوري شمعيں موجود هوں ' وه کسی کے جهونپڑے کے ديا کو نظر حسرت سے ديکهيں ؟

الله نور السماوات والارض ' مثل نوره کمشکوة فيها مصباح ' المصباح فی زجاجه ' الزجاجة کانها کوکب دري يوقد من شجرة مبارکة زيتونة لا شرقية ولا غربيه ' يکاد زيتها يضيء ولو لم تمسسه نار ' نور علی نور ' يهدی الله لنوره من يشاء ' ويضرب الله الامثال للناس ' والله بکل شيء عليم - (٢٤ : ٣٦)

" الله هی کے نور سے آسمان اور زمين کی روشنی هے - اسکے نور کی مثال ايسی سمجهو ' جيسے ايک طاق هے ' طاق ميں ايک چراغ ' اور چراغ ايک بلور کي قنديل ميں وه قنديل اسقدر شفاف هے ' گويا موتی کی طرح چمکتا هوا ايک درخشنده ستاره - پهر اُس چراغ کی روشني ايک ايسے شجرهٔ مبارکهٔ زيتونی کے تيل سے هے ' جو نه مغربی هے اور نه مشرقی - اُسکے تيل ميں يه ايک عجيب خاصيت هے که اپنے مشتعل هونے ميں وه آگ کا محتاج نهيں - آگ اُسے نه بهی چهوئے تاهم وه آپ سے آپ جل اُٹهے گا - اس کے نور کا حال کيا کها جائے که وه تو نور علی نور هے - اور الله کے هاتهه ميں هے که وه جس کو چاهے اپنے اِس نور کی طرف هدايت بخشدے - يه چراغ کا بيان در اصل ايک مثال تهی ' اور الله لوگوں کے سمجهنے کيليے مثاليں بيان کرتا هے ' اور وه هر شے کی حالت سے واقف هے "

اسلام ايک آخري دين الهی تها ' جس نے نه صرف احکام شريعت هی ميں ' بلکه حيات قومی کی هر شاخ ميں هم کو سب سے آخر اور سب سے بهتر اصول ديديے ' اور دنيا خواه کتني هی بدل جائے ' ليکن آزما ليا جا سکتا هے که اُن اصولوں کی صداقت کو بدلنے کی ضرورت نهيں - اُسکا اعلان عام تها :

اليوم اکملت لکم دينکم و اتممت عليکم نعمتی و رضيت لکم الاسلام دينا - (٥ : ٥)

آج کے دن تمهارے ليے تمهارے دين الهی کو کامل کرديا ' اپنی نعمتيں تم پر تمام کرديں ' اور تمهارے ليے دين اسلام کو پسند کيا که وه انسان کے فلاح کونين کے ليے کامل ترين شريعة الهيه هے -

" تکميل دين " اور " اتمام نعمت " کي اگر تشريح کروں تو دفتر کے دفتر مطلوب ' اور لوگ اتنی هی تمهيد سے نالاں اور حرف مقصد کيليے بيقرار : و خلق الانسان من عجل - تکميل دين کے ليے ضروري تها که هميشه کے ليے اسکے پيرو اپنی تمام اصولي ضروريات ميں مستغني اور بے پروا هوجائيں ' اور انکو کسی نئی تلاش اور نئے اصولوں کی جستجو کی ضرورت باقی نه رهے - پهر " اتمام نعمت " کا لفظ کهکر بتا ديا که جو اصول اُنهيں ديے گئے هيں ' وه چونکه آخري هيں ' اس ليے اعلی ترين بهی هيں ' اور اب اُنکے پاس زر و جواهر کی کانيں مهيا هوگئی هيں ' پس انکو اوروں کے خزف ريزوں پر للچانے کی ضرورت نه رهی -

رکھتا بلکہ بمرور زمانہ اور بہ اسباب متوارث قد و قامت میں بیرونی زیادات سے بڑھتا رہتا ہے -

اسقدر تمہید کے بعد هم اصل مضمون پر نظر ڈالتے هیں :

حیـات کي تعـریف

یہ زندہ ہے یا مردہ ؟

یہ وہ سوال ہے جو هم کسي چیز کو زمین پر پڑا دیکھکر اپنے ساتھي سے کرتے هیں - اس سوال کے ساتھہ جو فعل هم سے سرزد هوتا ہے ' وہ اوس چیز کا هلانا هوتا ہے ' اور جب هم اوسکے اعضاء میں کوئی حرکت نہیں پاتے تو فوراً اُسے مردہ کہہ اوٹھتے هیں -

یہ خیال عوام پر اسقدر حاوي ہے کہ وہ حیات اور حرکت کو لازم و ملزوم تصور کرتے هیں -

لیکن غائر نظر کے بعد همکو اسکي غلطي صاف معلوم هو جاتي ہے - اگر حرکت هي حیات کي پہچان ہے ' تو پھر دریا میں بھي حباب ہے ' کیونکہ اوس میں بھي حرکت نمایاں ہے - هوا میں بھي حیات ہے کیونکہ اوسکي حرکت کا احساس همکو هر گھڑي اور هر لمحہ هوتا ہے - پس اس سے ثابت هوا کہ حرکت کوئي معیار حیات نہیں هوسکتي - هم کو تو ایسي تعریف چاهیے ' جو حوادث عالم کے هر طبقۂ اجسام ذي حیات پر جامع و حاوي هو -

انسان چونکہ درجے میں سب سے بلند ہے ' اسلیے هم حیات کي تعریف اون حالات کو دیکھتے هوے تلاش کرتے هیں جو اوسي سے متعلق هیں - یہ تعریف تمام دوسرے درجات پر بھي جامع هوگي - انسان میں عقل اور جسم ' دو متغائر چیزیں پائي جاتي هیں ' اور هم انهي سے حیات کي تعریف بناتے هیں - عقل کي جان استدلال ہے ' اور جسم کي نشوونما ' اور یہي وہ چیزیں هیں ' جن میں هم حیات کي تعریف تلاش کرتے هوے روانہ هوتے هیں -

اس سفر میں پہلي بات جو هم ان دونوں پر صادق پاتے هیں ' وہ یہ ہے کہ دونوں تغیرات کے طریقے هیں - بغیر تغیر کے غذا خون نہیں بن سکتي ' اور نہ خون ریشہ - اسي طرح بغیر تغیر کے کسي خیال سے بھي کوئي نتیجہ نہیں نکل سکتا - غذا سے خون بننا اور خون سے ریشہ کي تولید ' یہ تو ایک صاف بات ہے ' لیکن کسي نتیجہ کے لیے خیالات میں تغیرات کا هونا اولاً کسیقدر عجیب سا معلوم هوتا ہے ' مگر هم مثال میں اسکو واضح کردیتے هیں -

آپکے سامنے ایک شے پڑي ہے - آپکو اوسکي ماهیت اور خواص معلوم کرنے کا خیال پیدا هوتا ہے ' آپ اوسکو وزن کرتے هیں ' اسکي سختي نرمي معلوم کرتے هیں - رنگت دیکھتے هیں ' مزہ چکھتے هیں ' اور اسي طرح اُسکے دوسرے خواص بھي یکے بعد دیگرے معلوم کرتے جاتے هیں - اسطرح آپ کے پاس معلومات کا ایک ذخیرہ جمع هوجاتا ہے اور آپ اُن سے نتائج مستنبط کرتے هیں -

ظاهر ہے کہ اگر خیالات میں تغیر واقع نہوتا رهتا تو اسقدر معلومات بھي حاصل نہوتیں - کہا جائیگا کہ ایسے تغیرات هم غیر ذي حیات مادہ میں بھي پاتے هیں ' جو همیشہ حرارت میں ' رنگ میں ' اور قد و قامت میں گھٹتے بڑھتے رهتے هیں لیکن ذرا سے غور کے بعد معلوم هوجائیگا کہ جن تغیرات کو هم ذي حیات مادہ سے متعلق کر رہے هیں وہ ان تغیرات سے بالکل مختلف هیں - همارے ذي حیات مادہ کے تغیرات مسلسل هیں - غذا سے لیکر اُسکے ریشہ بننے تک جس قدر تغیرات پیش آتے هیں ' وہ سب مسلسل هیں - چبانا ' نگلنا ' معدہ کي رطوبت میں حل هونا ' جگر کے عروق سے ملکر صاف هونا ' اور پھر خون بنکر ریشہ بننا ' یہ سب ایک سلسلہ میں بند ہے هیں - یہي حال استدلال کا ہے اور هماري اوپر کي لکھي هوئي مثال یہاں بھي صادق آتي ہے -

مگر ذي حیات مادہ کے تغیرات صرف مسلسل هي نہیں هیں بلکہ سلسلہ در سلسلہ هیں - مثلاً معدہ دوران هضم میں نگلي هوئي غذا کے ساتھہ مصروف کار ہے ' یعني رطوبت پیدا هو رهي ہے ' اور غذا اوسمیں حل هوتي جاتي ہے - یہاں معدہ تو اپنے کام میں مصروف ہے ' اور وهاں امعا اپنے کام میں - یہاں غذا هضم هو رهي ہے ' وهاں پہلي هضم شدہ غذا خون بنکر ریشوں میں تبدیل هورهي ہے - غرضکہ صرف ایک هي سلسلہ نہیں چل رها ' بلکہ اور بھي سلسلے جاري هیں -

یہي حال استدلال حالت کا ہے - صرف ایک هي سلسلۂ خیالات نہیں ہے بلکہ اور بھي سلسلے جاري هیں - اسکي ادنی مثال کتب بیني میں ملتي ہے - کتاب پڑھ رہے هیں ' اور مطلب سمجھتے جارہے هیں - بحث کي برائي بھلائي بھي خیال میں آرهي ہے ' اور اسکے متعلق دوسرے مصنفین کی رایوں کا بھي لحاظ هو رها ہے - گویا کئي سلسلے ایک ساتھہ جاري هیں - پڑھنا ' مطلب کا سمجھنا ' تنقید کرنا ' دوسرے مصنفین کي رایوں کا موقع بموقع لحاظ رکھنا وغیرہ وغیرہ -

انهي دونوں پیش نظر امور پر زیادہ غور کرتے هوئے هم دیکھتے هیں کہ یہ تغیرات نہ تو مکرر هوتے هیں ' اور نہ یکساں ' بلکہ نہایت مختلف ' اور بلا لحاظ تقدم اور تاخر - اپنے هي نفس کي حالت دوران غور و خوض و استدلال میں دیکھیے ' کیا هوتي ہے ؟ بار بار ایک هي سي حالت محسوس نہیں هوتي بلکہ هر وقت نئي - مجھکو یاد نہیں کہ ایک مرتبہ بھي کبھي کیفیت حس نفس ' ایک هي بات پر ' مختلف اوقات میں غور کرتے هوے مکرر یا یکساں رهي هو - لیکن غیر ذي حیات اشیاء میں جسقدر بھي افعال واقع هوتے هیں ' وہ یکساں اور مکرر هوتے هیں - طبعي ' کیمیاوي ' کہربائي ' مقناطیسي ' دخاني وغیرہ بے شمار افعال اوسي ایک هي حالت اور کیفیت کے همیشہ صادر هوتے هیں ' جو انکو آپسمیں متمیز کرتي ہے -

یہیں هم کو ذي حیات اور غیر ذي حیات اشیاء میں ایک نمایاں فرق ملتا ہے - یہ فرق اوسوقت اور بھي نمایاں هوجاتا ہے جب هم مختلف تغیرات کو باهم متصل دیکھتے هیں ' یہ تغیرات گو کیسے هي مختلف هوں ' مگر ایک دوسرے کے ساتھہ کچھہ اسطرح بندھے هوے هیں کہ ایک کے روکدینے سے دوسرے بہت سے رک جاتے هیں - مثلاً سانس لینا روکدیا جاے تو دوران خون مع اپنے بہت سے همرکاب افعال کے بند هوجاتا ہے - رنج و غم اور جوش و اشتیاق کا غلبہ ' بھوک پیاس کسطرح دور کردیتا ہے ؟ دماغ دل ' گردہ ' سب پر انکا اثر پڑتا ہے - حافظہ پر زور ڈالیے معاً آپ کو بہت سے واقعات یاد آجائینگے -

اسطرح حیات سلسلہ در سلسلہ لیکن مختلف تغیرات کے ایک مجموعہ کا نام ہے -

توضیـــح مزیـــد

لیکن یہ تعریف بھي جامع نہوگي جب تک هم ان تغیرات کي کوئي حد نہ مقرر کر دیں - همکو بہت نہیں تو کچھہ ایسے سلسلہ هاے تغیرات ملینگے جو مختلف بھي هیں اور سلسلہ درسلسلہ بھي - مثلاً برف کا پہاڑ جو ایسے تمام تغیرات کا اظہار

مقاصد حقیقیۂ اسلامیہ کی تجدید کریں ' اور اس طرح پھر اپنے تئیں اس فرمان الہی کا مستحق بنادیں کہ " الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ ' و اتوا الزکوۃ ' و امروا بالمعروف ' و نھوا عن المنکر - اگر انہوں نے ایسا کیا تو پھر زمین کی وراثت اور دین الہی کی خاتم قطعی ہے ' کیونکہ انکی گذشتہ عظمت و فتح یابی انہیں اعمال پر مشروط تھی : وکان وعداً مفعولا -

(۲) پس محض روپیہ کا جمع کرنا ' اور خدمت کعبہ کے نام سے کسی انجمن کا قائم ہونا گو مفید ہے ' لیکن چونکہ محض اس سے مسلمانوں کے اندر کوئی انقلاب و تبدیلی پیدا نہیں ہوسکتی ' اور خدمت کعبہ کوئی اصل نصب العین نہیں ' اسلیے وہ کافی نہیں -

(۳) انجمن خدام کعبہ اگر مقاصد بالا کو اپنے اندر شامل بھی کرنا چاہے تو نہیں کرسکتی - اسکے دو سبب ہیں :

(الف) انجمن کا مقصد اصلی کسی اسلامی خدمت کے لیے روپیہ جمع کرنا ہے ' اور روپیہ جب ہی جمع ہوسکتا ہے ' جبکہ ایک بہت بڑی اور وسیع جماعت اسمیں شامل ہو - پس اگر انجمن کے شرائط ممبری میں کوئی قید سخت پابندی احکام اسلامی یا انقلاب زندگی کی ہوئی ' تو ظاہر ہے کہ بہت تھوڑے لوگ اس میں پورے اتر سکیں گے ' اور ایسا ہونا لازمی و ناگزیر - اور پھر ایسی حالت میں اس کا مقصد عظیمہ فوت ہوجائیگا -

(ب) مسلمانوں کے اندر تبدیلی پیدا کرنے اور ان کے اندر مجاہدانہ و جانفروشانہ ولولۂ اسلامی کی تجدید کے لیے محض کسی انجمن کا قیام اور صداؤں کا بلند کرنا بیکار ہے ' جب تک ایک جماعت اپنا عملی نمونہ پیش نہ کرے ' اور ایک اجتماعی اضطراب عمل ' اور شعلہ افروزانہ جوش کار ' دنیا نہ دیکھے ' اور بوجوہ و اسباب معلومہ انجمن خدام کعبہ میں یہ ممکن نہیں - اور اسکی تشریح غیر ضروری -

(۴) پس انجمن خدام کعبہ کو قائم ہونا چاہیے ' اور پورے زور اور قوت کے ساتھہ کہ اس طرح ایک قوت روپیہ فراہم کرنے والی اور خدمت حرمین الشریفین کا ولولہ تازہ کرنے والی بہم ہوجائیگی ' لیکن خدمت کعبہ کو اصلی مقصود و نصب العین کہکر قوم کی ہمتوں کو پست نہیں کرنا چاہیے ' اور اسلام کے مقررہ اور اعلان کردہ نصب العین حقیقی کو صدمہ پہنچانا نہیں چاہیے - اور یہ بصراحت کہنا چاہیے کہ اصل شے اعمال میں تبدیلی اور اپنی قوتوں کو وقف جہاد فی سبیل اللہ کرنا ہے -

(۵) جب یہ مراتب سامنے آگئے ' تو ان سے صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اصل کار ابھی باقی ' اور منزل مقصود کا نشان بدستور ناپید ہے -

(۶) اس کے لیے ضرورت ہے ایک ایسی جماعت کی ' جو مقاصد مذکورۂ بالا کو اپنا مقصد عمل بنالے - اور ہم سب کو انتہاء سعی کرنی چاہیے کہ اللہ تعالے ہمیں اس کی توفیق دے - جماعت " حزب اللہ " سے مقصود صرف یہی ہے - اور انشاء اللہ العزیز کسی آیندہ نمبر میں اسکے تمام اغراض کی تشریح آپ ملاحظہ فرمائیں گے

فلسفۂ حیات و ممات

اثر : مسٹر مسعود احمد عباسی

(۱)

تمہید

مادہ

آپ کے سامنے ہزارہا چیزیں ہیں - شکلیں بھی ان کی مختلف ہیں اور رنگ بھی ان کے مختلف - کوئی زہر ہے تو کوئی تریاق - غور کیجیے ' ان میں کونسی بات مشترک ہے ؟

غور کرنے والے کہینگے کہ وزن میں اگرچہ کوئی شے ہلکی اور بھاری ہے لیکن وزن سے خالی کوئی نہیں -

مگر ہم کو روزانہ روشنی اور تاریکی ' گرمی اور سردی سے واسطہ پڑتا ہے - کیا ان میں بھی وزن ہے ؟ کیا روشنی میں کسی شے کا وزن اور ہوتا ہے اور تاریکی میں اور ؟ کیا حرارت پاکر کسی چیز کا وزن سردی کی حالت سے بڑھہ یا گھٹ جاتا ہے ؟

ان سب سوالوں کا جواب ہمکو نفی میں ملتا ہے ' اور ہم وزن دار اشیاء کو مادی اور بے وزن اشیاء کو غیر مادی کہتے ہیں - لہذا ہر وہ چیز جس میں وزن ہے ' مادہ ہے -

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وزن خود کیا شے ہے ؟ حقیقۃً یہ کوئی چیز نہیں ' بلکہ جس طرح اسکولوں کی رسہ کشی میں ایک جماعت دوسری جماعت کے مقابلہ میں زور کرتی ہے اور اسوقت ہر فرد کو قوۃ کشش کا احساس ہوتا ہے ' ٹھیک اسی طرح ہمکو کسی شے کے اوٹھاتے ہوے ایسی ہی کسی قوۃ کا احساس ہوتا ہے - یہاں ایک جماعت کی بجاے زمین ہے اور دوسری جماعت کی جگہ ہم خود - رسے کی جگہ وہ شے ہے جسکو ہم اوٹھاتے ہیں اور وزن ایک کشش ہے ' جو زمین کی کشش کے خلاف عمل کرنے سے ' ہمکو محسوس ہوتی ہے -

مادہ کے اقسام

تجارب اور مشاہدات بتاتے ہیں کہ موجودات عالم کے دو درجے یعنی نباتات اور حیوانات ' تغذیہ اور تنمیہ کے لیے ایک اندرونی نظام رکھتے ہیں ' اور جب تک یہ نظام قائم رہتا ہے ' انکی سرسبزی اور شادابی بھی قائم رہتی ہے - کسی درخت کی چھال کے نیچے کا حصہ ' جسکے ذریعہ پیے ہوے عروق واپس ہوتے ہیں ' کاٹ ڈالیے اور پھر دیکھیے کہ ساری شادابی کسقدر جلد غائب ہوجاتی ہے ؟

کیا پتھر کو دور کردینے کے بعد بھی آپ چمک دمک میں کوئی تبدیلی دکھا سکتے ہیں ؟ نہیں کبھی نہیں - یہیں ہمکو دو قسم کے مادوں کا پتہ چلتا ہے : ایک ذی حیات ' دوسرا غیر ذی حیات -

ذی حیات مادہ وہ ہے ' جو پرورش کے لیے کوئی اندرونی نظام رکھتا ہے ' اور غیر ذی حیات وہ ہے ' جو ایسا کوئی نظام نہیں

موتمر مالي

تاوان جنگ

قاریین کرام کو یاد ہوگا موتمر السلم (پیس کانفرنس) میں طے ہوا تھا کہ تاوان جنگ کے مسئلہ پر اس موتمر مالي میں غور کیا جائیگا ' جو دیون عثمانیہ کے لیے پیرس میں منعقد ہوگي - حلفاء بلقان کو اس موتمر میں شرکت اور نہ صرف شرکت بلکہ بولنے کا حق بھی دیا گیا تھا -

اس مسئلہ میں نفس استحقاق کے علاوہ ایک اہم نقطہ بحث یہ بھی ہے کہ کہاں سے دیا جائے ؟ حلفاء اسکے متعلق دو تجویزیں پیش کرتے ہیں - ایک یہ کہ یہ رقم چنگی کے اس تین فیصدي اضافے سے ادا کیجائے جو دول نے اصلاح مقدونیہ کے لیے منظور کیا تھا - دوسرے یہ کہ اس ضرورت سے سلطنت عثمانیہ ۱۶- ملین پونڈ قرض کرلے ' اور اس قرض کی ضمانت میں یہ اضافہ مکفول کردیا جاے - مجوزہ موتمر مالی کے جلسے پیرس میں ہورہے ہیں - ۲۵ - جون کے جلسے میں جبل اسود کے وکیل نے تاوان جنگ پر ایک تحریر پڑھي ' اس تحریر میں ان ضروریات پر بہت زور دیا گیا تھا جنکی وجہ سے (عدم استحقاق کی صورت میں بھی !) حلفاء کے لیے تاوان جنگ کا ملنا از بس ضروري ہے -

تحریر کي تلاوت جب ختم ہوچکی تو عثمانی وکلا نے نہایت سختی کے ساتھہ اعتراضات کیے -

جبل اسود کے وکیل نے یہ بھي بیان کیا تھا کہ موتمر السفراء میں تاوان جنگ سے اصولاً اتفاق کیا جا چکا ہے -

یہ غلط بیانی غالباً اعضاء موتمر کو مرعوب کرنے کے لیے کی گئی تھی ' اور اگر نامہ نگار نوي پریس کا قیاس غلط نہیں تو دوسري تجویزوں کي طرح اتحاد مثلث کی وزارتہاے خارجیہ کی سازش کا نتیجہ تھي - بہر حال ہوا یہ کہ اس روایت پر اتحاد مثلث کے تمام وکلا مہر بلب رہے '. ایان ائتلاف مثلث کے سرخیل یعني جرمني کے وکیل نے نہایت شد و مد سے تکذیب کي - اس نے کہا کہ میں بوثوق کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم جرمني حکومت نیز کسي جرمن وکیل نے کبھي بھي تاوان جنگ کي تجویز سے اتفاق نہیں کیا -

حلفاء بلقان کو اگر تاوان جنگ دلایا گیا تو اس سے دولت عثمانیہ کي حالت بد سے بدتر ہوجائیگي ' اور پھر اس صورت میں ان ضمانتوں کے دینے کے قابل نہ رہیگي جو بغداد ریلوے کے واسطے اس سے طلب کي جا رہي ہیں - اس سے قطع نظر دولت عثمانیہ میں حلفاء بلقان اور نتیجہ روس کي مداخلت بڑہ جائیگي -

یہ اسباب ہیں جنکي بناء پر جرمني اور نہ صرف جرمني بلکہ اسٹریا اور اٹلي کو بھي تاوان جنگ سے اختلاف ہے -

روس کو قدرةً حامی ہونا چاہیے ' فرانس کہ فنانی مرضات لروس ہے ضرور روس کے ہم آہنگ ہوگا -

معاہدہ کویت سے قبل انگلستان کی پالیسي پر ایک حجاب کثیف پڑا ہو تھا ' مگر حلقات سیاسیہ کے آراء و قیاسات سخت متضارب و متعارض تھے -

بعض اہل الراے کو امید تھي کہ کم از کم اس موقع پر انگلستان عثمانیوں کی ضرور رھي پاسداري کریگا - نہ صرف اسلیے کہ اس سے اسکي وفاداري کے دعارے کے و مبلغین کو ایک موقع تازہ حاصل ہوگا ' بلکہ اسلیے بھي کہ ابھي کویت پر انگلستان کے حقوق کو دولت عثمانیہ نے تسلیم نہیں کیا ہے ' اور چونکہ دولت عثمانیہ کے تسلیم کیے بغیر یہ حقوق یورپ کے نزدیک " قانونی " نہیں ہو سکتے اسلیے یک گونہ ترکوں کي ملاطفت و دلداري ضروري ہے ' مگر دوسرے اہل نظر کي یہ راے تھي کہ انگلستان یورپ کے دیو کی مخالفت کبھی گوارا نہ کریگا ' اور تسلیم حقوق کے لیے کوئی فرنگیانہ تدبیر اختیار کریگا -

معاہدہ کویت ہوچکا ہے ' اور ڈاکٹر ڈیلن نامہ نگار ڈیلی ٹیلیگراف کی راے دفتر خارجیہ کے اسرار و خفایا کے علم پر مبنی ہے تو اب انگلستان کے ہاتھہ ترکوں کے بدلے فرانس اور روس کے ہاتھہ میں ہیں ! - اخفا کا پردہ پڑا ہوا ہے جو غالباً عین وقت پر اٹھیگا -

تاوان جنگ کا مسئلہ ہنوز غیر منفصل ہے ' اس عدم انفصال کے لیے شکریہ کا مستحق (اگر ہو تو) جرمنی ہے ' ورنہ اگر صرف انگلستان کے اتفاق پر موقوف ہوتا تو غالباً ایم - ساز نوف کی ایک جنبش ابرو کا حسب دلخواہ فیصلہ کرچکی ہوتی -

ترک و عرب

المؤتمر العربي

ترکوں اور عربوں کي باہمی بے لطفی کے متعلق خود ترکوں نے جو خیالات ظاہر کیے ہیں اُن کا ماحصل یہ ہے :

دولت عباسیہ اور دولت عباسیہ کے ساتھہ خلافت عربیہ کا چراغ اس آندھي نے گل کیا تھا ' جو سنہ ۶۵۶ - میں صحراے تا تار سے اٹھي - تاریخ اپنے آپ کو دہرا رھي ہے - عمل کے جواب میں رد عمل کي تیاریاں ہیں ' اور اب عرب سے ایک طوفان باد پیدا ہو رہا ہے - تاکہ اس خاندان تا تاري کي یادگار اور آخرین خلافت اسلامیہ یعني دولت عثمانیہ کے شیرازہ کو برہم کردے - لاقدر اللہ -

یہ صحیح ہے کہ لامرکزیت پس ماندہ اقوام کے لیے آب حیات ہے ' مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ سم قاتل بھی ہے - اسلیے پہلا سوال یہ ہے کہ اسکي طلب میں جو لوگ سرگرداں ہیں انہوں نے پہلے اسکي مقدار خوراک ' طریقۂ استعمال ' اثناء استعمال میں ممنوعات و محظورات اور ممد و معاون اشیاء کے متعلق بھی واقفیت بہم پہنچالي ہے ؟ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تلوار کا ہاتھہ میں لینا جسقدر آسان ہے اتنا ھي اسکا چلانا دشوار ہے - عرب نے دبستان سیاست کي ابھي ابجد ابھي ختم نہیں کي ہے -

کرتا ہے - یعنی تغیر آب و ہوا سے ہمیشہ بڑھتا گھٹتا بھی رہتا ہے - نقل وحرکت بھی کرتا ہے - پانی کی دھار بھی جاری کرتا ہے - حرارت کی کمی بیشی کا اظہار بھی کرتا ہے - گویا ذی حیات اشیاء کی طرح بڑھنا ' گھٹنا ' تغیرات مزاج ' تغیرات رفتار ' تغیرات اخراج ' وغیرہ وغیرہ سلسلہ ہاے مختلفہ کا اظہار کرتا رہتا ہے - با ایں ہمہ یہ بالکل ممکن ہے کہ سالہا سال کے لیے یہ تمام سلسلے بہ تغیر آب و ہوا بند کر دیے جائیں ' لیکن پھر بھی سلسلوں کے پھر کبھی ظاہر ہوجانے کی قابلیت میں ذرا بھی کمی واقع نہ ہو - یا اسکے برخلاف یہ سلسلے اپنی حالت اور کیفیت میں بجنسہ جاری رہیں' اور بڑھنا بالکل بند ہوکر پہاڑ کو معدوم کردے -

یہاں جو فرق ہم ذی حیات اور غیر ذی حیات میں پاتے ہیں ' وہ یہ ہے کہ غیر ذی حیات اشیا میں یہ تغیرات غیر محدود اور بے پایاں ہیں ' مگر ذی حیات میں محدود - یہ ایک عظیم الاثر فرق ہے جو ذی حیات اور غیر ذی حیات اشیاء میں پایا جاتا ہے ' اور اب ہم حیات کی تعریف اسطرح کرتے ہیں کہ یہ " سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کے ایک محدود مجموعہ کا نام ہے " -

لفظ " ایک " یہاں غیر موزوں ہے ' کیونکہ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ کوئی مجموعہ ایسا اور بھی ہوسکتا ہے ' جو ذی حیات مجموعے کے علاوہ ہے ' لہذا ہم اسکو بھی ترک کر دیتے ہیں ' اور اب حیات کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ " یہ سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کے مخصوص اور محدود مجموعہ کا نام ہے " -

ایک اور مرحلہ ابھی باقی ہے

ہم نے حیات کی تعریف ڈھونڈنے میں صرف اندرونی تغیرات کا لحاظ رکھا ہے' اور اسلیے یہ ابھی ناقص ہے' کیونکہ جبتک بیرونی تغیرات کا انطباق اندرونی تغیرات پر نہ کیا جاے ' حیات قائم نہیں رہ سکتی -

اسکی ہزاروں مثالیں ہمارے روزمرہ کے تجارب میں ملتی ہیں -

مچھلی کو پانی سے علحدہ کردیجیے ' اور پھر دیکھیے کہ صرف بیرونی تغیرات کے بدل دینے کی وجہ سے اسکا اندرونی نظام کسقدر جلد بگڑ جاتا ہے ؟

ہوا میں سمیت پیدا کردیجیے' پھر دیکھیے کہ ہر شخص پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ ہمارے بدقسمت ملک میں جہاں ابھی تک آب و ہوا کی صفائی کا کچھ لحاظ نہیں رکھا جاتا ' لاکھوں جانیں بدنصیب باشندوں کی ہر سال موت کے گھاٹ اتر جاتی ہیں - صرف پانی کی خرابی سے دس لاکھ انسان سالانہ نشانۂ اجل بنتے ہیں ! اسی سے ہوا کی خرابی کے نتائج کا قیاس ہو سکتا ہے -

یہ ضروری نہیں کہ آب و ہوا کا اثر فوراً ہی محسوس ہو - اکثر ایک پوری نسل کا زمانہ بھی اسکے لیے کم ہوتا ہے - موجودہ نسل کے قواے ذہنی ' دماغی ' اور جسمی صاف بتا رہے ہیں کہ یہ ایسے ہی بیرونی مضر تغیرات کا شکار ہیں - بیرونی تغیرات میں آب و ہوا ہی شامل نہیں ہے' بلکہ قلت و کثرت غذا ' اور کمی و بیشی باشندگان بھی موثر ہیں -

لہذا اس مرحلۂ نظر کے طے کرنے کے بعد ہماری حیات کی تعریف یہ ہوتی ہے کہ " وہ سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کا مخصوص اور محدود مجموعہ ' بشرط انطباق تغیرات بیرونی ہے " زیادہ وضاحت اور اختصار سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ " اندرونی نظام کے بیرونی نظام پر پیہم انطباق کا نام حیات ہے " یہاں نظام سے مراد وہ مجموعۂ تغیرات ہے ' جو ہم اوپر بیان کرچکے ہیں -

ممات

ممات کیا ہے ؟

یہی ' اندرونی نظام کا بگڑ جانا - عمارت شروع کرنے سے پیشتر اینٹ اور گارا ' تختے اور کڑیاں ' جمع کیجاتی ہیں ' اور کام شروع کیا جاتا ہے -

یہ کام کیا ہے ؟ انہی مختلف چیزوںکا مناسب اور موزوں طریقہ پر لگا دینا -

مکان طیار ہو جاتا ہے - جو دیکھتا ہے تعریف کرتا ہے - ہر چیز خوشنما ہے کسی قسم کا عیب نہیں ' اور اسکا تو کسیکو گمان بھی نہیں ہوتا کہ زمانے کا ہاتھ یا اوسکے حوادث اسکو کیسا بد شکل اور بالآخر مسمار کردینگے -

کون جانتا تھا اور کسکے شان گمان میں تھا کہ اسپین کا الحمراء ' وہ الحمراء ' جسمیں فرماں رواے غرناطہ جیسا با جبروت و شان و شوکت بادشاہ تخت نشیں تھا - وہ الحمراء ' جسکی مینا کاریاں اور گل بوٹے عجائبات روزگار میں سے شمار ہوتے ہیں' زمانے کے ہاتھوں اسقدر بدہیئت اور یہاں تک خراب و خستہ ہوجائیگا !

ہمارا نو تعمیر مکان بھی بالآخر یہی دن دیکھتا ہے - آج ایک کڑی گری اور کل دوسری - آج وہ کونہ گر گیا اور کل دالان بیٹھ گیا - مٹی الگ اور اینٹیں الگ ' دروازہ اور کڑیاں دیمک کی نذر - ملبہ کا ایک ڈھیر پڑا ہے - راہ گیر دیکھتے چلے جاتے ہیں - کسی کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ کبھی یہاں ایک سربفلک محل موجود تھا !!

اب صفائی شروع ہوتی ہے' اور ملبہ کو نیلام پر اوٹھا دیا جاتا ہے - دوسرے لوگ لیجاتے ہیں اور اپنی ضرورتوں میں لگا دیتے ہیں - لیکن زمانہ اپنی چکی میں اون مکانات کو بھی پیس ڈالتا ہے اور یہ سلسلہ ایسا ہی جاری رہتا ہے -

یہی حال حیات و ممات کا بھی ہے - مکان کا بننا ' اور حوادث کے مقابلہ میں اپنے وجود کو قائم رکھنا ' " حیات " ہے ' اور اوسکا گر جانا ' " ممات " - لہذا ہمکو ممات کی تعریف تلاش کرنیکی ضرورۃ نہیں' حیات کی تعریف ہی میں وہ بھی مضمر ہے -

اب ہم ذی حیات اجسام پر ایک نظر اسلیے ڈالتے ہیں تاکہ وہ راز معلوم کریں ' جو اونکے نظام کی ترتیب اور انتشار کا باعث ہے -

افشاء راز !

ذی حیات اجسام پر غور کیجیے - دیکھیے ' یہ نمودار ہونے کے بعد کسطرح پھلتے پھولتے ہیں ؟ نباتات میں سے ایک درخت لے لیجیے اور حیوانات میں سے ایک جانور ' اور پھر کہیے کہ کیا ان میں سے ہر ایک کو غذا کی ضرورت نہیں ؟ - کیا غذا کا زیادہ جز انکے جسم کو نہیں لگجاتا ؟ اور کیا انکو بہت سے حوادث کا مقابلہ نہیں کرنا پڑتا ؟

یہی تین باتیں ہیں جو ہم تمام نباتات اور حیوانات پر صادق پاتے ہیں ' اور انکو دوسرے لفظوں میں یوں بیان کرتے ہیں :

(۱) حصول قوۃ - (۲) تنظیم قوۃ - (۳) صرف قوۃ -

(۱) : حصول قوۃ

یہ بہت کھلی ہوئی بات ہے - کچھ دنوں کھانا کم کھالیے - پھر دیکھیے کیا حالت ہوتی ہے ؟ نہ بات کرنے کو جی چاہیگا' اور نہ بولنے کی جرأت ہوگی - جسم میں طاقت بھی نہ رہیگی اور ایک قدم بھی نہ چلا جائیگا - یہ صرف آپ ہی پر صادق نہیں آتا بلکہ تمام حیوانات اور نباتات کا یہی حال ہے -

اپریل سنہ ۱۹۱۲ ع سے بلغاریہ میں ان معاملات کے متعلق زیادہ عملی صورت پیدا ہوگئی - کچھہ روز کے بعد ان ریاستوں میں ترکی سے مقاومت کرنے کے لیے ایک عام اتحاد ہوگیا جس کا نام " اتحاد مالل نصرانیہ " قرار پایا - یہ کل انتظام اور اتحاد اول اول محض مدافعت کی غرض سے قائم ہوے تھے' مگر جب گرمیوں کے موسم میں کوچانہ اور برانہ میں قتل عام ہوا ' تو آخر اس اتحاد کی نوعیت تبدیل ہوگئی' اور اب اس میں حملہ و ہجوم و پیشقدمی کی شان آگئی -

اس معاملہ میں کوئی تحریری معاهدہ نہیں ہوا تھا - البتہ سرویا کے ساتھہ ایک عہد نامہ ماہ ستمبر میں ضرور ہوا تھا ' جو سوٹسرا (سوئیٹزرلینڈ) میں تکمیل کو پہونچا تھا -

جبل اسود نے سب سے پہلے ترکوں کے خلاف جنگ بلقان میں ہتیار اٹھائے تھے' اور سب کے آخر میں لڑنا بند کیا ہے - جبل اسود اس قدر کیوں پیش پیش رہا ؟ یورپین مدبر اس مسئلے کو اب تک اچھی طرح حل نہیں کرسکے - بعض کا خیال ہے کہ اتحادیوں نے پہلے پہل جبل اسود کو اسلیے بھڑا دیا تھا کہ اول یہ پیشقدمی کرلے بعد کو وہ بھی میدان جنگ میں اتر آئینگے -

جبل اسود کے دو وزیروں نے اس جنگ کی ضرورت پر سخت زور دیا تھا ' مارٹنورچ و پلامیناز یہ (Martinoch and Plamenatz.) تھے کیونکہ ان دونوں وزیروں کی راے تھی کہ جبل اسود کے حدود کی توسیع اقتصادی حیثیت سے نہایت ضروری ہے' اور صرف یہی موقع ہے کہ اس سے فائدہ اٹھا کر ملک کو وسیع کیا جاسکتا ہے' ورنہ آیندہ ایسا موقع ہرگز نہیں ملیگا -

اس چھوٹی سی ریاست کی اقتصادی حالت واقع میں بہت خراب تھی - کیونکہ روس کے بخل ہی پر اس کو قناعت کرنا پڑتا تھا بیرونی دنیا سے تعلقات قدرۃ سمندر کی طرف سے ہوتے ہیں' اور وہ آسٹریا کے قبضہ میں تھا - اب موقعہ تھا کہ اپنا راستہ سلطنت ترکی سے جو اس کی قدیم دشمن تھی غصب کرکے نکالیے -

مفتوحہ ملک کی تقسیم کا سوال اتنا اہم تھا کہ اس پر اول ہی سے غور کرکے تجویز کو قرار داد کی شکل میں لا یا گیا - مناسب معلوم ہوا کہ بلحاظ قومیت رعایا ملک تقسیم ہوگا - اور یہی سب سے بہتر قاعدہ ہو سکتا تھا -

عہد نامہ برلن کے بعد سے ۳۵ - برس متواتر خونریزیونکے جو واقعات ہوتے رهیں هیں آنکو فراموش نہ کرنا چاهیے - اس وقت جو بہت سی بیجا اور بیجا شرطیں پیش کی گئیں تھیں ہم آنکو یہاں قلم انداز کرتے ہیں - اس میں مربع کلومیٹر رقبہ تک درج تھا کہ فلاں ریاست کو یہ ملیگا - چونکہ معاملہ جمادات اور حیوانات کا نہیں تھا' بلکہ انسانونکا تھا - جن کے سینوں میں دل اور دل میں جذبات تھے' اس وجہ سے ریاستوں نے فوجی لحاظ سے تقسیم کی قرار داد مصدق مانی' مگر یہ بات بالکل ایسی ہی تھی کہ اپنی دیرینہ فتوحات اور قومیت کا حوصلہ دے کر ہر قوم اس وقت کسی دوسرے قوم کے ماتحتی سے نکلنا چاہے - یا کیلے (فرانس کا ایک قصبہ جو پہلے انگلستان کے قبضہ میں تھا) کے باشندے انگریزی حکومت سے الحاق کی درخواست کریں - اور جغرافی حیثیت سے بلقان میں موازنۂ اقتدار کو قائم رکھا جائے - یہ ایسی بات تھی کہ بلقان میں امن و آشتی کی سبیل نہ نکلتی - کیونکہ بلغاریا کا پلہ ہمیشہ بھاری رہا ہے -

علاوہ اس کے نمایاں فوجی کارروائیوں کی بہت سی روایتیں مشہور کی گئیں - یونانی بیڑہ کی کارروائیاں نہایت شد و مد سے نمایاں کی گئیں - غرضکہ اس زمانہ کے قارئین اخبار کو یہ معاملات پڑھ کر پہلی نظر میں وہی واقعہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے جب کہ میلاد مسیح سے قبل یونان سے ایران کی لڑائی ہوئی تھی ' اور یونانی افسروں سے کہا گیا تھا کہ ہر شخص کے کام کے مطابق انعام تقسیم کردیں ' تو انھوں نے سارے انعامات اپنے ہی نام کی ذیل میں مخصوص کرلیے تھے -

ریاستوں کی فوجیں نہایت بہادری اور جوش سے لڑیں' مگر بلغاریا کا نقصان سب سے زیادہ ہوا ہے - اس عہدنامہ کی رو سے گو بلغاریا کا زائد نقصان تو ہوا ' مگر معاهدہ کے مطابق اس کو ایک چپہ زمین بھی زیادہ نہیں مل سکتی -

فوجی اعتبار سے بھی تقسیم ملک کا لحاظ نہیں رکھا گیا خوش قسمتی سے اس قسم کی بعض تجویزیں ایسے وقت پر بدل گئی تھیں - کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو لولی برغاس کی جنگ ہی وقوع پذیر نہ ہوئی ہوتی - جب اسطرح عملی کارروائی کے لیے میدان صاف ہوگیا - تو آخری انتظام کے واسطے قومی اصول کو قائم رکھا گیا - یہ صاف ظاہر تھا کہ اس اصول کے مطابق بلغاریا کو سب سے زیادہ ملک ملیگا -

یورپ سے ترکوں کے نکلنے سے ایک بڑا حصہ ملک کا آزاد ہوگیا - جسکو تمام مورخ اور سیاح بلا رعایت بلغاری نسل سے آباد بتاتے ہیں ' یہاں تک کہ بلغاری پادری کے تعین سے پہلے بھی مقدونیہ کو بلغاری ہی کہا جاتا تھا - بد قسمتی سے سرویا ' مانٹینگرو اور یونان کے واسطے ایسا معاملہ نہیں ہے - ابھی انکے جائز ملک سے ان کو اس وقت تک محروم رکھا جالیگا کہ مشرق ادنی کے متعلق اچھی طرح سے فیصلہ نہوجاے - جب آزادی کے دن آئینگے تب سرویا اور یونان بلغاریہ سے بڑی قومیں ہوجالینگی - اور اگر یہ قومیں اتحاد پر قائم رهیں تو انکو بلغاریہ کا دست نگر ہوکر رہنا پڑیگا -

درود تاج

پیارے سنی بھائیو - حضرت رسول مقبول کے شیدائیو - تاجدار مدینہ کے غلامو - سبز گنبد والے بادشاہ کے جمال اقدس پر قربان ہونے والو - تمکو مژدہ اور تمکو مبارک باد کہ ہمارے عنایت فرما عالیجناب محمد یوسف حسین خانصاحب رئیس بریلی محلہ قلعہ نے اپنی محض محبت اور خوشنودی اللہ عز و جل و رضاے حبیب کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے درود تاج نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر معہ اسناد و ترجمہ کے ہزارونکی تعداد میں چھپوا لیے ہیں خانصاحب موصوف نے بلا کسی اجرت اور معاوضہ کے تقسیم کرنیکا اعلان فرمایا ہے جن صاحبونکو درود تاج مطلوب ہوں ؛ بذریعہ تحریر کے مفت طلب کریں -

نوشہ علی قادری بریلوی - محلہ چاہ جوبماران

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ ' گجراتی' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

اعلان دستور کے بعد سے جمہور عرب کے کان رموز سیاست سے ضرور آشنا ہوگئے ہیں ' مگر یقیناً آج بھی اسکے مفہوم و معنی ' اسکے طرق و رسائل ' اسکے مکاید و دسایس ' اسکے نتائج و عواقب سے اسیقدر بیگانہ ہیں جتنے کہ عہد حمیدی میں تھے -

زعما و رؤسا نسبۃً زیادہ باخبر ہیں مگر انکی واقفیت کا مصدر و منبع بلاد یورپ کی سیاحت ' بعض مؤلفات یورپ کا مطالعہ ' اور سب سے زیادہ وہ تعلیم و تلقین ہے جو وقتاً فوقتاً برطانی اور فرانسیسی سفارتخانوں میں دیجاتی رہی ہے -

ان تمام امور سے قطع نظر نجد اور حجاز عملاً خود مختار ریاستیں ہیں - پھر کیا انہوں نے اپنی اس خود مختاری سے فائدہ اٹھایا ؟ کیا انہوں نے اپنی اصلاح داخلی کی کوئی کوشش کی ؟ موجودہ رؤساء حرکت عربیہ اگر در حقیقت مخلص صادق ہیں تو انکا اولین فرض یہ تھا کہ وہ ان عملاً خود مختار صوبوں کی اصلاح کی کوشش کرتے ' اور اپنی اس کوشش میں کامیابی کے بعد شام و عراق کے لیے بھی استقلال داخلی کا مطالبہ کرتے - اس صورت میں موجودہ شور و غوغا ' اور حریت آفریں و تہدید آمیز خطبات کی ضرورت نہ رہتی - نجد و حجاز کی تمثیل کافی ہوتی - انکا دامن سوءظن کے کانٹوں میں نہ الجھتا -

اجانب و اغیار سے - کہ صیاد ملک و ملت ہیں اور مدت سے انکی گھات میں بیٹھے ہیں ' استغاثہ و استعانت کی حاجت نہ پڑتی ' کیونکہ خود تمام عالم اسلامی انکے ساتھہ ہوتا -

تحریک عربی کے متعلق یہ خود ترکوں کے خیالات ہیں - آیندہ بشرط فرصت انشاء اللہ العزیز ہم تفصیل کے ساتھہ لا مرکزیت کے متعلق اپنے آراء و افکار بھی لکھینگے - اسوقت ہم المؤتمر العربی کے تیسرے جلسہ کی کاروائی پر اکتفاء کرتے ہیں ' جو تازہ عربی ڈاک سے موصول ہوئی ہے - شام کے عربوں نے اس تحریک کو بار آور بنانے کے لیے ایک کانگرس (موتمر) قائم کی ہے جس کا نام " المؤتمر السوری العربی " ہے ' کانگرس کے تمام جلسے پیرس کی انجمن جغرافیہ کے ھال میں ہوے - آخری جلسہ ۲۳ - جون کو تھا - جلسہ کا اختتام شیخ احمد طبارہ نے اپنے طویل خطبے سے کیا ' جسمیں شیخ طبارہ نے اس مسئلہ پر خاص طور سے بحث کی کہ شامی اپنا وطن چھوڑ کے غیر ممالک کو کیوں جاتے ہیں بحالیکہ غیر شامی اپنے ممالک سے شام کو هجرت کرکے آرہے ہیں -

شیخ طبارہ نے بے خانماں مسلمانان یورپین ترکی کے قیام شام کی تجویز کو شامیوں کے لیے خطرناک بتایا ' اور کہا کہ اس تجویز کا مقصد اصلی عربی نفوذ و اثر کو صدمہ پہنچانا ہے -

شیخ طبارہ کے بعد صبلی آفندی کھڑے ہوے - صبلی آفندی نے پہلے اپنے وطن پرستانہ جذبات کا اظہار کیا ' اسکے بعد یہ تجویز پیش کی کہ - لبنان کو (جہاں قریباً تمام تر ممتاز آبادی عیسائیوں کی ہے) سوئٹزرلینڈ کے نمونہ پر خود مختاری دیجائے -

صبلی آفندی کے بعد اسکندر بک کھڑے ہوے ' اور بلاد عربیہ میں اصول لا مرکزیت پر اصلاحات کے روشناس کیے جانے کی ضرورت پر زور دیا -

اسکے بعد اجنبی مشیر خدمت عسکریہ وغیرہ تجاویز پر بحث و مناقشہ شروع ہوا - گفتگو فرانسیسی میں ہوتی تھی - طویل اخذ و رد و مناقشہ و مناظرہ کے بعد یہ قرار دادیں طے پائیں -

(۱) سلطنت عثمانیہ کے بقاء و حیات کے لیے فوری کامل اصلاحات کا نافذ الاثر ہونا ضروری ہے -

(۲) یہ امر ضروری ہے کہ عثمانی عربوں کے حصول حقوق سیاسی کی ضمانت اس طرح کیجائے کہ انکو سلطنت کے مرکزی انتظام میں شریک کیا جائے -

(۳) شام میں تقسیم اختیارات کا وہ نظام فوراً نافذ کردیا جائے جو اسکے ضروریات اور اہلیت کے موافق ہو -

(۴) صوبۂ بیروت اپنا مطالبہ ایک خاص قرار داد (یعنی مجالس عمومی کے اختیارات کی توسیع اور اجنبی مفتشین [یوروپین انسپکٹروں] کی تعیین) کی صورت میں ظاہر کر چکا ہے - جسکو جمعیۃ عمومیہ نے ۳۱ - جنوری سنہ ۱۹۱۳ ع کو پاس بھی کردیا ہے - اسلیے یہ موتمر اسکے نفاذ کی درخواست کرتی ہے -

(۵) مجلس مبعوثان میں بلاد شامیہ اور بلاد عربیہ کے لیے عربی زبان سرکاری زبان تسلیم کیجائے -

(۶) خدمت عسکریہ بلاد شامیہ اور بلاد عربیہ کے لیے مقامی ہو - غیر معمولی شدید حاجت کی صورت اس میں استثنا ہوگا -

(۷) لبنان کی کمشنری کی مالی حالت کی اصلاح کی حکومت ضامن ہو -

(۸) عثمانی ارمن جو اصلاح چاہتے ہیں اس سے یہ موتمر ہمدردی ظاہر کرتی ہے -

(۹) ان تمام تجویزوں کی اطلاع حکومت عثمانیہ کو دیجائے -

(۱۰) ان تمام تجویزوں کی اطلاع حکومت عثمانیہ کے دوستوں (فرانسیسیوں اور انگریزوں) کو دیجائے -

(۱۱) موتمر عربی جمہوریت فرانس کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتی ہے -

(۱۲) اسوقت سے لیکے اور ان تجاویز کے نفاذ تک کوئی عربی یا شامی اس موتمر یا اسکی ماتحت مجالس کے اذن خاص کے بغیر حکومت عثمانیہ کا کوئی منصب یا عہدہ قبول نہ کرے -

(۱۳) مذکورۂ بالا تجاویز ہی شامیوں اور عربوں کی سیاسی فرد عمل ہیں - کسی امیدوار مبعوثیت کی اسوقت تک مدد نہ کیجائے جب تک اس فرد عمل کی حمایت کا وعدہ نہ کرلے -

مسئلۂ شرقیہ

بلقان لیگ

(مقتبس از لندن ٹائمز - ۲۷ - جون - سنہ ۱۹۱۳ ع)

اتحاد بلقان مانٹینگرو (جبل اسود) کے شریک ہونے سے مکمل ہوگیا - فرماں رواے جبل اسود (شاہ نکولس) ہمیشہ ترکوں کے خلاف عیسائی سلطنتوں اور ریاستوں سے معاهدہ کرنا چاہتا تھا - سنہ ۱۸۸۸ ع میں اس نے ایک یادداشت اسی مضمون کی روس کو بھیجی تھی - جولائی سنہ ۱۹۱۱ ع میں جب طرابلس الغرب میں هنوز لڑائی شروع بھی نہیں ہوئی تھی اس نے اپنے سفیر قسطنطنیہ کو لکھا کہ روسی سفارت سے گفتگو کرے ' جب ستمبر میں لڑائی کا اعلان ہوگیا تو سرویا ' بلغاریا ' یونان کو فوجی اتحاد اور جنگی کارروائی کے لیے آمادہ کرلیا - اس وقت تک سرویا ترکوں کی طرفدار پالیسی پر عمل کر رہی تھی - مگر فوراً ہی یہ پالیسی بدل دی گئی ' جب شہزادہ ڈینلو سنہ ۱۹۱۲ ع میں صوفیہ گیا تو مانٹینگرو اور دوسری بلقانی حکومتوں میں مفاهمہ ہوچکا تھا -

اس کام کو تنہا انجام نہیں دے سکتے تھے ' اس لیے موسیو پوانکارے سے استمداد کی گئی - جو کچھہ دنوں سے فرانس کے رئیس الجمہور ہوگئے ہیں - صاحب موصوف اسی غرض سے پچھلے ہفتے میں انگلستان تشریف لائے تھے - لنڈن ٹائمز ان کی آمد کے متعلق لکھتا ہے :

گذشتہ ہفتہ کے چہار شنبہ کی صبح کو دفتر وزارت خارجیہ میں موسیو پچون (وزیر خارجیہ فرانس) موسیو کمیبن (سکریٹری وزیر خارجیہ فرانس) اور سر ایڈورڈ گرے و سر آرتھر نکلسن (سکریٹری وزیر خارجیہ انگلستان) کے مابین ایک طویل صحبت رہی -

دوپہر کو ایوان سینٹ جیمس میں وزیر خارجیہ انگلستان ' انکے سکریٹری اور موسیو پوانکارے میں ایک گھنٹہ سے زائد صحبت رہی - اس میں فرانسیسی سفیر اور موسیو پچون بھی موجود تھے -

ریوٹر ایجنسی کو یہ ظاہر کرنے کی اجازت دی گئی ہے کہ میدان مباحثہ صرف بلقانی پیچیدگیوں اور قیام امن ہی پر نہیں بلکہ تمام سوالات متعلقہ ترکی پر وسیع تھا ' جس میں ترکی میں دونوں سلطنتوں کے مصالح بھی شامل ہیں -

عملاً فرانس اور انگلستان کے مشترکہ مصالح کے حوالے دیے گئے - کسی با قاعدہ دستاویز پر دستخط نہیں ہوے ' لیکن اس صحبت نے یہ واقعہ منکشف کر دیا کہ دونوں حکومتوں کی رایوں میں کامل اتفاق ہے - دونوں حکومتوں کی موجودہ پالیسی کے نقطہاے اتحاد مستحکم کیے گئے -

اسی ہفتہ کے پنجشنبہ کو موسیو پچون نے ریوٹر کے نامہ نگار خاص کو سینٹ جیمس پیلس میں باردیا - موسیو پوانکارے کی سیاحت انگلستان کے متعلق اثناء گفتگو میں فرانسیسی وزیر خارجیہ نے کہا :

اپنی سیاحت انگلستان کے متعلق رئیس کا خیال ہر نقطہ نظر سے اچھا ہے - وہ بہت گہرے طور پر اپنے استقبال سے متاثر ہوے ہیں جو قوم ' حکومت ' اور پادشاہ کی طرف سے کیا گیا تھا - وہ صرف ایک دفعہ اور بیان کرسکتے ہیں کہ انکی سیاحت سے انگلستان و فرانس میں سلسلہ مفاہمت کسقدر مستحکم ہوگیا ہے -

اس خدمت کا ثبوت جو اس مفاہمت نے دنیا کے بڑے حصے کے لیے انجام دی ہے - ان اعمال میں ملتا ہے جو اس نے تمام یورپ کے فوائد کے لیے بین الملی امن کی خدمتگذاری میں کیے ہیں -

اس گفتگو نے جو میں نے سر ایڈورڈ گرے سے کی نہ صرف گذشتہ کی تصدیق کردی بلکہ یہ ثابت کر دیا کہ سیاسی سوالات میں عموماً ' اور قیام امن کے متعلق تمام امور میں خصوصاً دونوں وزارتوں (چانسلیریز) کی راے میں بالکل بہمہ وجوہ اتفاق ہے - اس طرح رئیس کی سیاحت نے دنیا کی قوموں میں مصالحت کا ایک اور عنصر پیدا کر دیا ہے -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

جامعۂ مصریہ

مسلمان کسی ایک امر میں آزاد کیوں ہیں ؟

حتی علی الموت لا اخلو من الحسد

مصر میں ایک آزاد قومی یونیورسٹی قائم کرنے کی تحریک جن دنوں زیر بحث تھی ' ڈیلی ٹیلیگراف کے ایک نامہ نگار نے اسی زمانے میں تعریض کی تھی کہ " مصریوں کی قومیت مردہ ہو رہی ہے ' خود تو مبتلاے سکرات ہیں مگر اس ابتلا میں بھی یونیورسٹی کا شوق ہے " یہ موت واقع میں کوئی خیالی موت نہ تھی ' اس لیے کہ جس قوم کی مقہوریت اس کے تمام اصناف زندگی پر محیط ہو اس کو زندہ نہ سمجھنا چاہیے -

موت آنی تھی آتی رہی ' یونیورسٹی بننی تھی بن گئی ' لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ مرنے والوں کے ہاتھ میں سواے ایک یونیورسٹی کے اور کوئی چیز نہیں جسے وہ اپنی کہہ سکیں - سلطنت و حکومت کی ہر ایک چیز میں وہ احتلال کے دست نگر ہیں ' مگر اس پر بھی یورپ کا یہ رشک کم نہیں ہوتا کہ ایک مرنے والی قوم ایک زندہ یونیورسٹی پر کیوں قابض ہے ؟ یونیورسٹی کا نصاب و نظام مرتب ہے ' شائع ہوچکا ہے ' اور ہر سال اس کی با قاعدہ رپورٹ چھپتی ہے - عربی اخباروں میں ہر تین مہینے کے بعد اس کے تعلیمی و انتظامی و امتحانی امور پر نہایت مفصل تبصرہ درج ہوا کرتا ہے ' اس نے محض اپنی ہی درسگاہ میں طلبہ کی تعلیم پر کفایت نہیں کی ' بلکہ جاپان کی نظیر سے فائدہ اٹھا کر یورپ کے اکثر ممالک میں اعلی تعلیم کی تکمیل کے لیے لائق متعلمین کی ایک بڑی جماعت ہر سال بھیجا کرتی ہے ' تعلیم کے عمدہ نتائج کی مدح بھی ہوتی ہے اور ساتھہ ہی تعلیم گاہ (یونیورسٹی) کی مرمت بھی کی جاتی ہے ' صرف اس ایک جرم نے کہ یونیورسٹی گورنمنٹ کی محکوم کیوں نہیں ہے یورپ کی نظر میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھی ہے - ہندوستان میں آزاد مسلم یونیورسٹی کے نام سے جو اعراض کیا جاتا ہے جامعۂ مصریہ کا واقعہ بتا دیگا کہ اس کا فلسفہ کیا ہے ؟

نیر ایسٹ کا نامہ نگار مصر سے لکھتا ہے :

مصری یونیورسٹی سنہ ۱۹۰۷ع میں قائم ہوئی ' جبکہ وہاں کی قومی جماعت (الحزب الوطنی) کے سروں میں پہلے پہل انگریزوں کی مخالفت کا سودا سمایا تھا - انہوں نے صاف الفاظ میں یہ اعلان کردیا تھا کہ کوئی انگریز ' گورنمنٹ کا کوئی عہدہ دار ' اور کوئی شخص جس کا تعلق یورپ کی کسی سفارت سے ہو اس میں شریک نہیں ہوسکتا - بیشتر افراد ایسے بھی تھے جو اس انتہا پسندی سے ہمدردی نہیں رکھاتے تھے - کیونکہ اس میں کچھہ شبہ نہیں کہ ایسی یونیورسٹی جو گورنمنٹ کے حدود اختیار سے بالکل باہر ہو اعلی پایہ کی یونیورسٹی نہیں ہوسکتی - جو شخص مصری حکومت سے واقف ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اگر انگریزی حکومت کی مدد اس میں شامل نہو تو پھر اس کے نتائج کا دور ہی سے کھڑے ہوکر انتظار دیکھنا چاہیے -

اس یونیورسٹی کی بنیاد بھی اسی طرح پڑی تھی کہ بڑے جوش و خروش و شان شرکت سے افتتاح ہوا ' مگر کسی کو یہ علم نہیں تھا کہ موجودہ طرز تعلیم کن اصول پر چلائے جائینگے - کونسل (یونیورسٹی کی مجلس انتظامی) نے ہنوز اس بات

بریدِ فرنگ

بلقانیوں کی باهمی آویزش

یورپ کی گریہ وزاری

بلقانیوں کی آویزش جب تک عثمانیوں سے تهی ، یورپ خوش تها اور ان کو مخلصانه تبریک کے تحفے بهیج رہا تها ' لیکن جب سے بلقانی آپس میں گرم ستیز هوے هیں وہ ان سے نہایت کبیدہ و برافروختہ خاطر ہے کہ ایسا نہو هلال کو اُس کی کهوئی هوئی عظمت واپس مل جائے - لندن ٹائمز - جولائی سنه ۱۹۱۳ع کی اشاعت میں خونابه افشانی کرتا ہے :

موسیو پوانکارے ترکوں کو ثمرات فتح سے محروم رکھنے کے لیے غور کر رہے هیں

مقدونیه میں حلفاء بلقان آزاد کرنے والوں کے بهیس میں داخل هوے ' مگر وہ آج تمام ملک کو ان نزاعوں سے بدتر اور بے رحم تر نزاعوں میں ڈالنے پر مائل معلوم هوتے هیں جو عثمانی شاهنشاهی میں بهی معلوم نہیں هوئی تهیں -

انکی ابتدائی ظفرمندی - جس نے یورپ کی مخلصانه مگر غالباً قبل از وقت آفرین و تحسین کا غلغله برپا کیا تها - اس سے زیادہ تاسف انگیز بلکه نفرت انگیز انجام نہیں رکهسکتی -

وہ اپنے اقربا کے پاس آزادی کا تحفه لے جانے کے لیے بڑھے تهے ' مگر وہ ایک ایسی سرزمین میں بربادی پهیلانے کی وجه سے ختم هو رہے هیں جو برداشت سے آزمائی جا چکی ہے -

یورپ کی نسبت زیادہ بڑی قوموں کی علم اجماعی رائے اس موقعه پر لوٹنے والوں کی متعلقه ذمه داری کی بہت زیادہ پروا نہیں کریگی -

وہ اغلباً حق اور باطل کی خوشنما ڈهلکی تصویروں پر غور کرنے کو نامنظور کردیگی ' اور انکی مزید جنگ کی شرمناک غلطی پر دونوں جماعتیں یکساں سختی کے ساتھ ملامت کرنے کی طرف مائل هونگی -

عام خیال جو اس قسم کے معلومات سے حاصل کیا جاسکتا ہے جیسے که اسوقت بہم پہنچتے هیں ' یه ہے که نئی جنگ کے شروع کرنے میں پہلے بلغاریوں نے سنجیدگی کے ساتھ کارروائی کی -

جبکه ایک طرف هم اس قطعی کارروائی کی بابت کمزور سے کمزور پسندیدگی ظاهر نہیں کرسکتے اسی وقت میں دوسری طرف هم بلغاریا کو اس بناء پر کنڈیم بهی کرسکتے که وہ نمایاں بانی فساد ہے - جہاں سب مجرم هوں وهاں " طرف " کی بحث نہیں هوسکتی -

هم بہادری کے ساتھ حاصل کیے فتوحات پر تحسین و آفرین کے لیے تیار تهے ' مگر اب هم کو لوٹ پر لڑنے والوں کی صورت میں تنزل کے لیے ' جسمیں سب برابر کے شریک هیں ' ملامت کے

علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملتی..................................

....

هم سے کہا جاتا ہے که دول کو جنگ روکنا چاهیے ' مگر کوئی هم سے ٹهیک طور پر کہنے کے لیے تیار نہیں که کیونکر انکو روکنا چاهیے -

اگر زار کی نصیحت اپنے پیش اندیشیدہ اثر میں ناکامیاب هوچکی ہے تو پهر کارفرما مداخلت سے کم کوئی شے فوراً ممکن نه هوگی - کارفرما مداخلت ' خواہ کسی طرح ترتیب دی جائے ' اپنے جلو میں بہت سے خطرات لائیگی جن سے بچنے کا خواهشمند سب کو هونا چاهیے -

اتحاد یورپ ابهی ناکام نہیں هوا ہے کیونکه ابهی تک موجود ہے اور اس کا مستحکم بلقان قیام میں مقامی جنگ کے روکنے کے لیے اپنی عدم قابلیت سے بہت زیادہ اهم شے کا احساس کرتا ہے -

اگر جیسا که آخریں خبروں سے مترشح هوتا ہے یه برادر کش جنگ ایسے حدود تک پہنچگئی ہے جنکے بعد باقاعدہ اعلان جنگ محض ایک امر رسمی و اصطلاحی رہ جاتا ہے ' تو دول کے لیے محفوظ ترین راسته اس نئی جنگ کو مقامی رکهنا ہے جیسا که انهوں نے حلفاء اور ترکی کی جنگ میں کیا تها -

مسیحیت اور مدنیت دونوں ان مناظرے ذلیل هوئی هیں جو اب تک منکشف هو رہے هیں -

ریاستهائے بلقان ایک ایسی بربریت میں گر رهی هیں جو اُس بربریت سے کہیں زیادہ گہری اور شرمناک ہے جو ترکوں کی طرف سے عمل میں آتی تهی -

وہ ان بلند امیدوں کو ڈها رہے هیں جو انکے مستقبل کے متعلق قائم کی گئی تهیں ' اور اپنے آپ کو خوفناک طور پر گرنے سے قریب کر رہے هیں -

زائد سے زائد متحدہ یورپ جو کچھ کرسکتا ہے وہ یه دیکهتے رهنا ہے که انکے زود مشتعل میلانات کو پهیلنے نہیں دیا گیا ہے -

جمهوریۂ استبداد کی حمایت میں
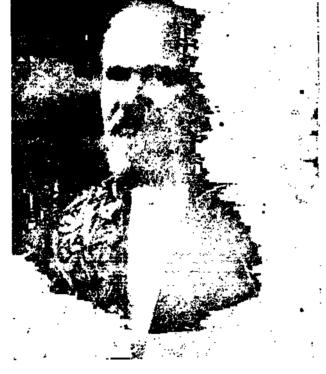
کہتے هیں جمهوریۂ فرانس کی شعاع حریت تمام اقوام عالم کے لیے یکساں فیض بخش ہے ' لیکن لفظ " اقوام " غالباً صرف " پرستاران صلیب " کے لیے مخصوص هوگا ' ورنه فرزندان توحید کی حریت چهیننے میں فرانس کو جو انہماک ہے اُس کے واقعات کلیسیائے تا فلیلت کے اُس بلند منارے پر خط عبرت میں اب بهی منقوش نظر آ رہے هیں ' جو پہلے مأذنه (اذان کا گنبد) تها اور جہاں اب بجائے بانگ نماز کے ناقوس کا شور سنائی دیتا ہے - جنگ بلقان کی ابتدا میں یورپ نے اُس وقت کی موجودہ حالت کو برقرار رکهنے کا اعلان کیا تها - موسیو پوانکارے اُن دنوں فرانس کے وزیر اعظم تهے - بلقانیوں کو جب فتح هوئی تو سب سے پہلے اُنهوں نے زور دیا که مغصوبه علاقے اب ترکوں کو واپس نه ملینگے - آجکل کی جنگ میں ترکوں کو جب فتح هوئی تو ضرور تها که اس فتح کو شکست کی صورت میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ، سرایڈورڈ گرے

یا وظیفہ پایا ہے' اور اب وہ بفضلہ تعالی برسرکار ہیں آنسے درخواست کي جاے کہ کل روپیہ یکمشت یا باقساط ادا فرمائیں - اسي غرض سے ایک رجسٹر مرتب کیا گیا ہے جسمیں تمام قرض حسنہ پانیوالے اصحاب کے نام' پتہ وغیرہ درج کیے جا رہے ہیں اور اداے قرض حسنہ کي بابت اونسے خط وکتابت بھي شروع کیجا رہي ہے - چونکہ اکثر اصحاب کے پتے معلوم نہیں ہیں' لہذا امید کیجاتي ہے کہ موجودہ اور آیندہ طلباء کو امداد دینے کي اشد ضرورت محسوس فرماکر فارغ التحصیل حضرات جو تعلیمي وظائف حاصل کرچکے ہیں اپنے مفصل پتہ وغیرہ ضروري تفصیل سے پروفیسر عبد المجید صاحب قریشي نائب امین انجمن الفرض کو مطلع فرمائینگے' جو کچھہ زر امداد بطور قرض حسنہ اُن کے ذمہ ہے اوسکو ادا فرماکر ایک اخلاقي فرض سے سبکدوش ہونگے' اور ایثار نفس اور احسانمندي کي ایک قابل تقلید مثال قائم فرمائینگے -

آخر میں یہ امر ظاہر کردینا ضروري ہے کہ في الحال انجمن الفرض کا سرمایہ بوجہ چندہ نہ ملنے کے بہت قلیل ہوگیا ہے' حالات موجودہ میں امید نہیں ہے کہ اس مد کے لیے معقول رقم جمع ہوسکے - اور یہي حالت رہي تو سخت خطرہ ہے کہ وظیفوں کی تعداد بہت کم کرنا پڑیگی -

الفـــرض کے وفـــود

چونکہ تعلیم کے مصارف بہت کثیر ہوگئے ہیں - اور کم استطاعت شریف مسلمان جن کی تعداد بدقسمتي سے زیادہ ہے اپنے بچوں کو اعلی تعلیم نہیں دلا سکتے اسلیے ضروري ہے کہ بزرگان قوم انجمن الفرض کی جانب توجہ فرمائیں جو ۲۳ سال سے غریب طلباء کو وظیفہ دیکر اعلی تعلیم دلا رہي ہے - وظیفہ کا نام اد قرض حسنہ ہے جس کا اصل مقصود شریف طلباء کي غیرت اور حمیت کو قائم رکھنے کا ہے -

گرمیوں کي تعطیل میں کالج کے ہر طالبعلم کا فرض ہوتا ہے کہ جب گھر جاے تو اپنے عزیزوں' دوستوں اور بزرگان قوم سے کچھہ نہ کچھہ مانگ کر جمع کرے' اور کالج کھلنے پر انجمن کے سپرد کرے' مگر چونکہ اس طریقہ سے کافی چندہ جمع نہیں ہوتا اسلیے تجویز ہوئي کہ علاوہ منفردہ کوشش کے لایق طلباء میں سے کچھہ طلباے کالج منتخب صوبوں' کمشنریوں اور اضلاع میں دورہ کرکے چندہ جمع کریں - چند طلباء جو اسوقت سال رواں کی محنت سے فارغ ہولے ہیں بجاے اپنے گھر جانے اور آرام کرنے کے قومي گدائي کے کام پر مستعد ہوکر ہمدرد ان و بزرگان قوم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں -

امسال طلباء کالج کے حسب ذیل سات وفد مختلف حصص ہند میں روانہ کیے جا رہے ہیں :

پنجاب میں دو ڈیپوٹیشن روانہ کیے گئے ہیں - ایک کے ناظم عبد الرحیم صاحب بی - اے - اور دوسرے وفد کے خلیل احمد صاحب بي - اس - سی ہیں - ممالک متحدہ آگرہ و اودہ میں بھی دو وفد بھیجے گئے - ایک کي نظامت نظیر الدین صاحب بي - اے - کے متعلق ہے' اور دوسرے کي سید ظفر حسین صاحب متعلم فورتھہ ایرکلاس کے متعلق ہے -

مشرقي بنگال میں ایک ڈیپوٹیشن زیر نظامت محمد الیاس صاحب برني - بی - اے - روانہ ہوا ہے -

بہار میں بھي ایک وفد بھیجا گیا ہے جسکے ناظم آغا مرزا صاحب متعلم فورتھہ ایرکلاس ہیں - حیدرآباد میں جو ڈیپوٹیشن گیا ہے اوسکے ناظم سید راجد حسین صاحب متعلم فورتھہ ایرکلاس ہیں -

سنہ ۱۱ و ۱۲ء میں انجمن الفرض کے پاس چندے کي آمدني ۳۲۶۳۰-۲۴-۶ روپے موجود تھے - جو قرض حسنہ سنہ ۱۲ و ۱۳ء میں اس آمدني سے دیے گئے ان کي مقدار ۰-۵-۲۶۷۷۱ تھي - خرچ دفاتر وغیرہ ملاکر کل خرچ سنہ ۱۲ و ۱۳ء میں ۰-۱۲-۲۹۳۸۶ ہوا - یہ واضح رہے کہ قریب چھبیس ہزار کے جو زائد خرچ ہوا وہ گذشتہ سالوں کي بچت سے دیا گیا - سنہ ۱۲ و ۱۳ء میں مجموعي آمدني اس انجمن کي ۱-۱۱-۱۲۶۵۵ تھي' لیکن جو وظائف سال رواں کے لیے منظور ہوچکے ہیں انکي مقدار چوبیس ہزار تک پہنچ گئي ہے' علاوہ اس کے دفتر وغیرہ لوازم کے خرچ بھي ہونگے اور ہونگے - اسوقت بہت سے مستحق غریب طلبا کي درخواستیں نہایت حسرت سے نامنظور کیجا رہي ہیں' اس صدمہ سے بچنے کے لیے جو ہم کو ایسي درخواستوں کے نامنظور کرنے میں ہوتا ہے ہم اعلان کرتے ہیں کہ جبتک موجودہ وفود اور منفردہ چندہ کے ذریعہ سے آمدني نہو لے اور درخواستیں نہ بھیجي جائیں - ہم یہ رقم غیر مستطیع شوقین مسلمان طلباء کو ہرگز دینے کے قابل نہونگے' اگر گذشتہ سالوں کي رقم ہمارے ہاتھوں میں نہوگي - لیکن نہایت حسرت سے یہ گذارش کرنیکي معافي چاہتا ہوں - کہ اب ہمارے پاس جمع کچھہ نہیں رہا - اب جو کچھہ غریب ہونہار طلباء کے لیے تحصیل علم کا موقع ملیگا وہ صرف آپ حضرات کے دست کرم کا نتیجہ ہوگا - خدا نخواستہ اگر قوم نے ایک سہل حصہ آمدني سے غریب طلباء کي معاونت نہ کی تو نہ معلوم اسکا کیسا دردناک نظارہ ہوگا - کسي قوم میں اس سے بڑي کوئي مصیبت نہیں کہ اوسکے افراد قوم کي غفلت سے جہالت و بے علمي کے شکار ہوجائیں - مجھے امید ہے کہ ہمارے سات وفود نہایت کامیاب واپس آئینگے -

انجمن الفرض کے فنڈ سے صرف ان ہي غریب بچوں کو وظیفہ نہیں دیا جاتا جو مدرسۃ العلوم علیگڈہ میں تعلیم پاتے ہیں بلکہ انکي بھي مدد کیجاتي ہے جو ہونہار ہیں' اور دوسرے کالجوں میں وہ تعلیم حاصل کرني چاہتے ہیں جسکا انتظام سر دست مدرسۃ العلوم میں نہیں ہے - مثلاً تعمیرات کي اعلی تعلیم انجینیرنگ کالج رڑکي میں' یا ڈاکٹري کي تعلیم میڈیکل کالج میں - علاوہ اسکے انجمن نے تعمیر مسجد و دیگر عمارات کالج کو جو ابھی ناتمام ہیں اپنے مقاصد میں شامل کیا ہے' اور ہمدردان قوم کي مدد کي امید پر تعلیم دینیات کے ضروري مصارف کي کفالت کا بھي ایک حد تک بیڑا اوٹھایا ہے' جو اصحاب براہ الطاف چندہ عنایت کریں اپنے چندہ کے متعلق صراحت فرمائیں کہ وہ کس مد کیواسطے ہے' اور رسید میں اوسکا کیوں کر اندراج ہو؟

انجمن الفرض نام ہے طلباء مدرسۃ العلوم اور دیگر نوعمر لڑکونکي جماعت کا جو بذات خود کچھہ نہیں کرسکتے - سواے اسکے کہ بزرگان قوم کي خدمت میں اپني عرضداشت پیش کریں اور متفرق قطروں کو جمع کرکے دریا بنائیں تاکہ یہ سرچشمہ قوم کي پیاس کو بجھا لے - اسی غرض سے ان میں سے چند لڑکے قوم کي خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں - میں امید کرتا ہوں جیسي خوش نیتي سے یہ نیک کام انہوں نے اپنے ذمہ لیکر تکلیف گوارہ کي ہے ویسي ہي قوم کي طرف سے انکي قدر افزائي ہوگي - اور بمصداق (هل جزاء الاحسان الا الاحسان) جس طرح اونہوں نے قوم کے سامنے گداگري کرکے اپنے غریب بھائیوں کي تعلیم کے لیے روپیہ جمع کرنے کا بیڑا اوٹھایا ہے' قوم کي ہمت و سخاوت سے امید قوي ہے کہ وہ بھي ان نونہالوں کي پوري قدر و منزلت فرماکر ونکي ہمت افزائي کریگي -

انجمن الفرض یا چندوں کے متعلق جو ضروري امور دریافت طلب ہوں ان کے متعلق بزرگان قوم جسوقت چاہیں پروفیسر عبد المجید قریشي نائب امین انجمن الفرض سے خط وکتابت کرسکتے ہیں -
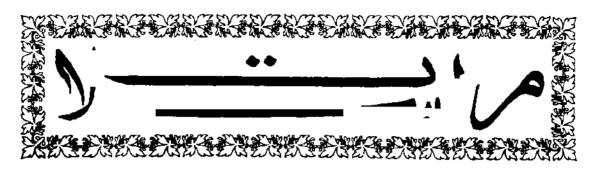
کو بھی طے نہیں کیا تھا کہ کیا کیا مضامین رکھے جائینگے کہ آیندہ پروفیسر بنانے کے واسطے ممالک غیر میں طالب علموں کو بھیجنا شروع کردیا -

طبابت (مڈیکل سائنس) کی تجویز ہوئي مگر اُس کے واسطے ماهرین فن اور کثیر مصارف کي ضرورت تھي - قانون کے لیے فرانسیسي کالج اول سے موجود تھا - سائنس اور انجینیرنگ (هندسه) کے واسطے بھي وهي مشکلیں پیش آئیں' جو ڈاکٹري کے متعلق پیش آئي تھیں - دینیات اس بحث سے بالکل خارج هي تھي - اب سواے علوم ادبیه اور زراعت کے کچھه نہیں رها تھا - اس کے واسطے بھی یہي دو اعتراض پیش هوے' کیونکه علوم ادبیه کي ضرورت اعلی تعلیم کے واسطے تھي گورنمنٹ نے ابتدائي و ثانوي (سکینڈري) اور اعلی تعلیم کے نہایت اچھے اصول قائم کیے تھے' مگر اس بات کي شکایت همیشه هوتي رهي که تعلیم ناقص هے - تعلیم ایسي هوني چاهیے جس سے یورپ کي اعلی تعلیم کے لیے طلبه طیار هوا کریں - اس یونیورسٹي سے امید تھي مگر اُس کے کارکنوں کے دل میں جو بات تھي وہ یه تھي که گورنمنٹ کے کام سے کچھه اعلی کام هونا چاهیے -

فلسفه وغیرہ علوم عالیه پڑھانا مصریوں کو مفید نہیں هوتا' کیونکه اُن کا منشا تعلیم سے علم حاصل کرنے کا نہیں هے بلکه ملازمت هے - اور یه کام گورنمنٹ اسکول پورا کردیتے هیں - پہلے موسم سرما میں قومي جماعت نے گورنمنٹ اسکولوں کے بہت سے طالب علموں کو اس یونیورسٹي میں داخل کرلیا' مگر وہ بدستور قانون کے خدیوي اسکول میں تعلیم پاتے رهے' کیونکه ان کے پیشه کي شہرت اسي پر منحصر تھي - یه بات زیادہ دنوں تک جاري نہیں رهي - تاهم یونیورسٹي کا نه کچھه نصاب تھا' نه امتحانات' نه کوئی ڈگري -

دوسرے سال تک یہي صورت رهي کونسل کے چند ممبروں نے کچھه تجویزیں پیش کیں' مگر کچھه اثر نہیں هوا - کوئي ایسا کام نہیں هوسکتا تھا جس میں گورنمنٹ کو مداخلت دي جاتي - سنه ۱۹۱۰ ع میں امریکه کے سابق رئیس الجمہور مسٹر روز ولٹ (Mr. Rossevelt) کي تقریروں کي وجه سے یه سلسله تبدیل هوا - قومي جماعت کے بالکل ٹوٹنے سے امید هے که اب اسکي حالت اچھي هوجائیگي' اور یه اُسی صورت میں ممکن هے که یونیورسٹي بالکل گورنمنٹ کے هاتھه میں دیدي جاے' مگر افسوس هے که یونیورسٹي کے پریسیڈنٹ اس قسم کي تجویز کو نہیں مانتے - جو لوگ اندروني حالات کو جانتے هیں وہ صاحب پریسیڈنٹ کے کام سے اچھي طرح واقف هیں' اور اس قلیل مدت میں جو کامیابی انھوں نے حاصل کي هے وہ بھي قابل ستائش هے - اسمیں کوئي تعجب کی بات نہیں هے اگر یه دیکھا جاے که وہ اپنے دشمنوں کو یونیورسٹی دے دینے پر رضي نہیں هوئے - مگر زمانه اُن کو جلد بتا دیگا که یه خیال غلط تھا - جو طالب علم یورپ اس غرض سے بھیجے گئے تھے که پروفیسر بنیں وہ جب واپس آئینگے تو یه دیکھینگے که کوئي طالب علم وهاں نہیں هے' جسے وہ تعلیم دیں -

انجمن القرض

(از نواب حاجي محمد اسحاق خاں صاحب سکریٹري مدرسة العلوم علي گڑھه)

قوم آگاہ هوگي که چند سالهاے ماسبق میں انجمن القرض کے سرمایه سے صدها غریب مسلمان بھائیوں کو امداد دیگئي هے' جسکي وجه سے وہ محمدن کالج میں رهکر اپني تعلیم پوري کرسکے' اور آج وہ ماشاء الله قوم کے لیے مایۂ ناز هیں - چونکه بفضله تعالی اب کالج کے طلباء کي تعداد روز بروز بڑہ رهی هے' اور قرض حسنه پانیوالوں کي تعداد میں بھي بے انتہا اضافه هوتا چلا جا رها هے' اس لیے ضرورت محسوس هوئي که اس سرمایه کو مستقل کیا جاے' تاکه غریب طلبا کي زیادتي اور سرمایه کي کمی کي وجه سے اس امداد میں کمي نهونے پائے' تجویز هوئي هے که جن صاحبوں نے اپنے دوران تعلیم میں کالج سے قرض حسنه

بقیۂ پہلے کالم کا

اکثر اشخاص کو افسوس هوا که آزاد یونیورسیٹي کي تجویز ٹوٹ گئي مگر دو طرز تعلیم میں دو اصول رکھنے سے یه بہتر هے که گورنمنٹ کے اصول پر عمل کیا جاے - جو علحدہ هونے سے بالکل بے اثر هو جاتا هے -

رومانیه بلغاریوں سے کیوں هم نبرد هے ؟

ٹرکي کے متعلق اپریل سنه ۱۹۱۳ ع کے فورٹ نائٹلی ریویو میں فیصله هوا تھا که اب اس سلطنت کو اپنے تئیں انگلستان کے حوالے کردینا چاهیے - جون سنه ۱۹۱۳ ع کے رساله نائنٹینتھه سنچوري (XIX Century) میں مسٹر الس بارکر (Mr. Ellis Barkar) لکھتے هیں که " ٹرکي کي شکست سے اتحاد ثلاثه (جرمني' آسٹریا' اٹلی) کو سخت نقصان پہونچا هے - جرمني کو ٹرکي سے جس امداد کي امید تھي وہ جاتي رهی' کیونکه ٹرکي ایک بڑي فوج کے ساتھه روس پر جنوب کی طرف سے اور انگریزوں پر مصر کے طرف سے حمله کرسکتي تھی - علاوہ اسکے بلقاني ریاستوں کي قوت بڑہ گئي - پہلے ٹرکي ان کو همیشه روکے رکھتي تھي - چند سال میں یه ریاستیں روس کو دس لاکھه آدمیوں سے امداد دے سکینگي - جنگ بلقان میں ٹرکي کي شکست سے خصوصاً جرمني اور عموماً ایتلاف مثلث (آسٹریا و اٹلی و جرمنی) نے ٹرکی کی امداد هی نہیں کھوئي هے' بلکه رومانیا کی حالت کو بھی تذبذب میں ڈالدیا هے - رومانیا روس کے خلاف آسٹریا وغیرہ کی طرفدار تھی - نه اس وجه سے که اُسے روس سے کوئي عداوت تھي' بلکه اس وجه سے که روس اور آسٹریا کے مابین وہ رہ نہیں سکتی تھی - اس وجه سے اُسے ضرورت هوئي که وہ کسي بڑي طاقت سے صلح کرکے رهے - آسٹریا کو پسند کرنے میں اُسنے زیادہ امن کي صورت دیکھي' کیونکه وہ اس ایتلاف مثلث کو زیادہ زبردست سمجھتی تھی" بلغاریا پر اگر وہ حمله نه کرتی تو خود اُسی کے لیے نہیں بلکه ارکان ایتلاف مثلث کے لیے بھی خطرہ تھا -

[۱۸]

مسیحا کا موهني كسم تيل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشي ١٠ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا عرق بخار

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹهیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجائے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں صحت سالم پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتی هے' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتا

ال٢٠ ... پروپرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ٢٢ و ٢٣
کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

نسیم هند

اس نام کا ایک هفته وار اخبار ٥ - جولائي سنه ١٩١٣ ع سے راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني و نئي تعلیم کے بهترین نمونونکا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص شخص یا فرقه کي ذاتي هجو یا فضول خوشامد سے کلیة پرهیز هوگا - مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائده کیلیے جائز نکته چیني سے بهي باز نهیں رهیگا - اسکا مسلک آزاده روي کے ساتهه صلح کل هوگا - اسکا دستور العمل :

ایمان کي کهینگے ایمان هے تو سب کچهه

یه اخبار ١٨ - ٢٢ - کے چوتهائي حصه پر کم از کم ١٦ صفحوں کا هر ماه کي ٥ - ١٢ - ١٩ اور ٢٦ کو شائع هوا کریگا -

چونکه اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم هند کا پهلا پرچه ٢٠٠٠ شائع هوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچها موقعه هے - که وه اشتهار بهیج کر فائده اٹهاویں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور هندوستان کے هر گاؤں اور شهر کے نامه نگارونکي بهي ضرورت هے لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوه اجرت بهي معقول دیجاویگي (اخبار کی قیمت سالانه ٢ - روپیه ٨ - آنه)

درخواستیں بنام منیجر " اخبار نسیم هند ، راولپنڈي (پنجاب)

فهرست زر اعانهٔ مهاجرین عثمانیه
(۷)

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب سید محمد کاظم صاحب - بي - آئي - بي ریلوے اسٹورس جهانسي	۹	۳	۵
(به تفصیل ذیل)			
جناب سید منظور علي صاحب	۰	۴	۰
جناب حشمت الله خان صاحب	۰	۸	۰
جناب رحمت علیصاحب	۳	۵	۰
جناب سید روح الامین صاحب	۶	۲	۰
جناب سید تصور علیصاحب	۰	۳	۰
جناب محمد کاظم صاحب	۰	۰	۱
جناب مولوي طفیل احمد صاحب	۰	۰	۱
جناب محمد جان صاحب	۶	۷	۰
جناب امیر الله صاحب	۰	۲	۰
جناب اسهر الدین صاحب	۶	۳	۰
جناب ولي محمد صاحب	۰	۰	۱
جناب غلام محمد صاحب ملتان	۰	۱۳	۳
جناب حافظ علی احمد صاحب انصاري پلیڈر نکو در - جالندهر	۰	۰	۸
جناب محمد راحد ر سب ٹونک	۰	۰	۵
جناب غلام نبی صاحب گورکهپور	۰	۹	۱۴
جناب سید فضل احمد صاحب باره بنکي	۰	۰	۱۰
جناب غلام غوث صاحب لائل پور	۰	۰	۵
جناب محمد بخش صاحب	۰	۰	۱
متفرق	۰	۰	۲
جناب سید شا حکیم محمد الیاس صاحب نراده	۰	۶	۱
جناب سید علی محمد ذاکر صاحب مدراس	۰	۰	۴
جناب ظهور الحسن خانصاحب وارثی پرتاب گڈه	۰	۰	۱۰
جناب امداد علي صاحب - رامپور	۰	۲	۲۲
بذریعه جناب حکیم عبد النور صاحب - پٹنه	۹	۷	۲۰
(به تفصیل ذیل)			
جناب عبد النور صاحب	۹	۰	۷
جناب مولوي عبد الکریم صاحب	۰	۰	۵
جناب منشي عزیز الحکم صاحب	۰	۸	۰
جناب عبد الرحمن صاحب	۰	۰	۵
جناب شاه عین الحق صاحب	۰	۰	۱
جناب حکیم عبد اللطیف صاحب	۰	۸	۱
جناب محمد ظهور الحق صاحب	۰	۸	۰
جناب منشی امیر احمدي صاحب	۰	۳	۰
جناب مرزا بهادر بیگ صاحب - حیدر آباد دکن	۰	۱۰	۶
جناب مولوي مرید الدین حسن خانصاحب بتقریب سالگره فرزند جناب احمد محي الدین حسین صاحب نظام آباد دکن	۰	۰	۲۱

	پائي	آنه	روپیه
جناب معبر علي صاحب - باڑ بازار	۰	۰	۸
جناب ولي محمد خانصاحب - باڑ بازار	۰	۰	۲
جناب ابراهیم صاحب بهرنگي	۰	۰	۱۰
بذریعه نیاز علی خانصاحب - سب ڈویزنل افس پشاور	۰	۶	۶۱
(به تفصیل ذیل)			
مزدوران ماتحت مولوي رحمت علي صاحب سب اور سیر منگلاهیڈ	۰	۰	۴۱
جناب محمد علي خان ٹهیکیدار	۰	۰	۱۵
مزدوران ایضاً	۰	۰	۵
متفرق	۰	۱	۰
بذریعه جناب عبد العزیز صاحب - لولم - برهما (در خریدار)	۰	۰	۲
ایک بزرگ از کانپور	۰	۰	۱۳
ایک بزرگ جو اپنا نام ظاهر کرنا نهیں چاهتے	۰	۰	۸
جناب سید میر حسن صاحب - ملتان	۰	۰	۸
جناب حکیم خواجه عبد الشکور صاحب کانپور	۰	۰	۲
بذریعه جناب سراج الدین صاحب سکاردو کشمیر	۰	۰	۲۵
جناب سکریٹري صاحب علمی کلب بلگرام	۰	۵	۲
جناب احمد رضا صاحب - بین پٹنه	۰	۰	۲۰
جناب احمد الله خانصاحب - کاکوري	۰	۰	۱
جناب سید علي صاحب - سشن جج در منگل دائی	۰	۰	۹۴
جناب حکیم احمد حسین صاحب گرما - کانگره	۰	۰	۲۵
جناب عبد الحفیظ صاحب هرکانوان - بربیگهه	۰	۸	۶
جناب محمد محسن صاحب ضلعدار باره بنکي	۰	۰	۳
جناب محمد گوهر علي صاحب معروف گنج - گیا	۰	۰	۲۰
جناب مولوي محمد ابراهیم خانصاحب رامپور	۰	۰	۵۰
بذریعه جناب عنایت الله خانصاحب انسپکٹر گوجرانواله	۰	۰	۱۵
(به تفصیل ذیل)			
جناب خواجه محمد مودود صاحب	۰	۰	۱
جناب منشي رحیم بخش صاحب سب انسپکٹر پولیس	۰	۰	۱
جناب عنایت الله خانصاحب انسپکٹر	۰	۱	۷
جناب محمد نصر الله صاحب	۰	۲	۱
جناب مولوی محمد ابراهیم صاحب	۰	۰	۲
جناب منشي احمد حسن صاحب	۰	۰	۳
میزان	۶	۹	۵۲۸
سابق	۰	۱۱	۷۳۴۷
کل	۶	۴	۷۸۷۶

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے؟ غالبا اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی، مگر اب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے :

پھر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز سے ٹھہریگی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدین - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ اے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی -

ایم - ای - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ زین اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

ایڈیٹر الہلال

کی لکھی ہوئی اردو زبان میں سرمد شہید کی پہلی سوانحعمری جسکی نسبت خواجہ حسن نظامی صاحب کی راے ہے کہ با عتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یہہ سرمد کی زندگی و موجد کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ مقامات درویشی پر ایک مسئلہ اور الہیا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف تین آنے -

انیوا لے انقلابات

کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھی گئی تہیں وہ سب ہو بہو پوری اتریں مثلا بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت تین آنے -

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسی دہلی

فجری آم

دوسرے مقاموں کے نسبت ملیم آباد میں اچھا ہوتا ہے' شیریں ایسی لطیف خوشبودار' کہ ایک قاش طبیعت کو دن بھر مسرور رکھتی ہے - فی سیکڑہ ۵ - روپیہ محصول ۴ - آنہ خرچہ ۳ - آنہ - آم کی ولمبی بالکل سیدھی ۵۰ اسی لیجیے سفیدہ

ملکوں بمبئی سنگھو لکھنو حالتہ فی قلم ۸ - آنہ - دسہری فجری تیموریہ فی قلم ایک روپیہ جلد آرڈر بھیجدیں -

نذیر براورس کنٹرل ہار قلم آم ایجنسی ملیم آباد - لکھنو

...م ایسان کے قلم ... آئے ...

اعلی قسم کے

اگر آپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمالیے : حاجی نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیم اباد کارخانہ قلمہائے انبہ محلہ دیبی پرشاد ضلع لکھنو -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجیے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے -

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵۵و۶۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی سچی دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

۱۵ سائز گارنٹی ایک سال — معہ محصول پانچروپیہ

۱۸ سائز گارنٹی ایک سال — معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

ROSKOPF SYSTEME PATENT SWISS MADE

۱۸ - سائز آٹھ روز میں ایک مرتبہ کنجی دیجاے گی چاندی جیسی کیس دعت ذبل کیس ... گارنٹی ایک سال

۱۵ - سائز چاندی ڈبل کیس کرو وائیزر فرس شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر ... گارنٹی ... سال

۱۸ - سائز ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے مین گا ذوذ یو رسکے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ ... گارنٹی ... سال

نوٹ - بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو ہم بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

ایم ا مرشد اینڈ کو - ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلا کلکتہ

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكیم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد الكلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ / ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۳ رمضان ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ٦

Calcutta : Wednesday, August 6, 1913.

اطـــلاع

(۱) الہلال کا دائرۂ نقد و نظر و بحث و اختبار اس قدر وسیع نہیں ہے کہ ہر قسم کی خبریں اور ہر طرح کے مراسلات اُس میں شائع ہو سکیں ' اس ضمن میں مراسلہ نویس حضرات کو امور ذیل کا لحاظ رکھنا چاہیے :

(الف) مراسلات عموماً صحیح و منقح و غیر مبالغہ آمیز واقعات یا علمی و دینی و تاریخی تحقیقات پر مبنی ہوں ۔

(ب) عبارت مختصر ' انداز بیان صاف ' غیر ضروری تمہید و تخیل و آرائش الفاظ سے مبرا ' زوائد و نقائص سے علحدہ ' واقعہ کی پوری ذمہ داری و تحقیق کے ساتھہ - کاغذ کے صرف ایک جانب خوش خط تحریر ہو ' منیجنگ اسٹاف سے اگر کوئی امر متعلق ہو تو اُس کو جداگانہ کاغذ پر لکھنا چاہیے -

(ج) گمنام تحریریں نا مقبول ' مجہول افراد کے مراسلے تا حد تحقیق داخل دفتر ' اڈیٹر کو بہر حال مراسلہ نویس کے نام و عنوان (ایڈریس) کی صحیح اطلاع ہونی چاہیے ' لیکن یہ ضروری نہیں کہ اصلی نام شائع بھی ہو ۔

(د) نشر یا عدم نشر کسی حالت میں بھی کوئی تحریر واپس نہ ہوگی -

(۲) فہرست و ٹائٹل پیج مجلد ثانی ' اور نمبر ٦ و ۷ زیر طبع ہیں ' نمبر ۱۵ - کو نمبر ۱۴ - کے شمول میں سمجھیے ۔

(۳) نمبر ۴ کے صفحات کے لیے جو حضرات مطالبہ کر رہے ہیں اُن کو اُسی نمبر کے پہلے صفحے کے عنوان (اطلاع) کی آخری سطریں ملاحظہ فرمانی چاہیے -

(۴) مکاتبت میں نمبر خریداری کے ساتھہ حرف نمبر بھی دے دینا چاہیے -

(۵) قصور کے جن بزرگ کے نام فہرست اعانۂ مہاجرین میں آٹھہ سو روپے دفتر کی غلطی سے چھپ گئے ہیں وہ اصل میں عام مسلمانان قصور کا مال ہے ' یہ غلطی بھیجنے والے کی نہیں بلکہ شائع ہونے کی ہے -

فہرست

تصـــاویـــر

هدًا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم یوقنون

(۴۵ : ۱۹)

بصائر

ایک ماہوار دینی و علمی مجلہ

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

وسط شوال سے شائع ہونا شروع ہوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحہ - قیمت سالانہ چار روپیہ مع محصول -

خریداران الہلال سے : ۳ - روپیہ

اسکا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ قرآن حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراہم کرے - اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرے ' جن کی وجہ سے موجودہ طبقہ روز بروز تعلیمات قرآنیہ سے نا آشنا ہوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیہ کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابہ و تابعین کی ترویج ' آثار سلف کی تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثہ کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھی ہوگا - تا ہم یہ امور ضمنی ہونگے ' اور اصل سعی یہ ہوگی کہ رسالے کے ہر باب میں قرآن حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراہم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر ہوگی ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کی جائیگی - آثار صحابہ کے تحت میں تفسیر صحابہ کی تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قرآن کریم کی تنزیل و ترتیب و اشاعت کی تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرآنیہ کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھی یہ موضوع وحید پیش نظر رہیگا -

اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے سامنے بدفعۃ واحدۃ قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے کہ عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کرسکیں - و ما توفیقی الا باللہ - علیہ توکلت والیہ انیب -

القسم العربی

یعنی " البصائر " کا عربی ایڈیشن

جو

وسط شوال سے شائع ہونا شروع ہوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیہ ' احیاء لغۃ اسلامیہ ' اور ممالک اسلامیہ کے لیے مسلمانان ہند کے جذبات و خیالات کی ترجمانی ہے -

الہلال کی تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانہ مع محصول ہندوستان کے لیے : ۲ - روپیہ ۸ - آنہ

ممالک غیر : ۵ - شلنگ

درخواستیں اس پتہ سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

مغرب اقصی

طنجہ میں انگریزی فوج

حریت پرستان مراکش کی سرکوبی کے لیے

ملک صرف اہل ملک کے لیے ہے - خود مختاری و آزادی ہر قوم کا طبیعی حق ہے - حقوق کے لیے ' جانفروشانہ مساعی ناگزیر ہیں - یہ اصول یورپ کے نزدیک اسیطرح مسلم و قطعی ہیں جسطرح ایک اور ایک دو - صرف یہی نہیں کہ یہ اصول قطعی و بدیہی ہیں بلکہ اقوام و امم کی حیات و ممات ' بقاء و فناء' توحش و تمدن' استحقاق ہمدردی و دستگیری یا سزاواری نظر اندازی و پامالی کے معیار علم ہیں -

یونان کے پانؤں میں عثمانی غلامی کی زنجیریں پڑی ہوئی تھیں - یونان نے ان زنجیروں سے اپنے پانؤں کو آزاد کرنا چاہا - انگلستان نے دست مساعدت بڑھایا ' کیونکہ وہ ایک طبیعی حق کا طالب تھا ' اور وہ زنجیریں کھولدیں - بلغاریا کی گردن میں عثمانی محکومی کا طوق پڑا تھا ' اس نے محکومی کے طوق کو اتارنا چاہا - روس نے دونوں ہاتھوں سے اس طوق کو توڑ ڈالا اور اسکو آزاد کردیا - ریاستہاے بلقان نے باری باری اپنے اپ کو آزاد کرنے کے بعد اپنے اُن ہم قوموں کو بھی آزاد کرانا چاہا ' جو دولت عثمانیہ کے زیر حکومت تھے - یورپ نے اس شریف ترین خدمت انسانی کے ارادے کا گرمجوشی سے استقبال کیا - البانیوں نے کہا کہ البانیہ صرف البانیوں کے لیے ہے ' اسلیے ہم اپنے پر آپ حکمراں ہونگے - گو اسوقت تک البانیوں کی حالت یہ ہے کہ علوم و معارف سے بیگانہ ' تمدن و شایستگی سے بیخبر' انتظام و ادارہ سے ناواقف ہیں ' صید و شکار اور تاخت و تاراج معاش ' سفر و انتقال و جنگ و جدال مشغلہ با ایں ہمہ یورپ نے انکی اس استقلال طلبی کی داد دی' اور انکی خود مختاری کو سب سے پہلے انگلستان نے اسکے بعد دیگر دول یورپ نے تسلیم کیا -

لیکن اگر یہی آوازیں امۃ اسلامیہ کی زبان سے نکلتی ہیں تو سراسر جرم و عصیان و بغاوت و طغیان ہو جاتی ہیں -

مغرب اقصی پر جن فرنگیانہ دسائس سے قبضہ کیا گیا ہے انکی داستان درد انگیز اور عبرت آموز' مگر یہ تفصیل کا موقع نہیں کہ ایک طرف طویل اور دوسری طرف عنوان سے تعلق خفیف - مراکش کے تخت پر جب تک مولاے مغرب تھا فرانس اس کی وساطت سے حکمرانی کرتا ' مگر جو خدا و رسول اور اپنے وطن و ملت سے خیانت کرتا ہو وہ دوسرے سے ایفاء عہد کی کیوں امید رکھتا ہے ؟ آخر فرانس نے اس ملک فروش و تمثال لعنت و خباثت فرماں روا کے بوجھہ سے تخت کو ہلکا کر دیا ' اور اب براہ راست خود حکومت کرتا ہے -

اُس وقت تک ان مجاہدین راہ آزادی کے حملے مولاے مراکش پر ہوتے تھے لیکن جب سے اسکی جگہ فرانس نے لی اب انکے دھاوے فرانسیسی حکومت پر ہوتے ہیں -

اہل مغرب کے یہ تمام ہجوم و اقدام کس لیے ہیں ؟ حریت ' و آزادی' استقلال و خود مختاری کے لیے' کیونکہ یورپ کے مسلم الثبوت اصول کی بناء پر مغرب صرف اہل مغرب کے لیے ہے' مگر نہیں یہ ان کی تمام وطن پرستی کے نعرے ' یہ حریت و آزادی کے جانبازانہ مساعی اور یہ استقلال و خود مختاری کی راہ غزو و جہاد بغاوت ہے' سرکشی ہے ' نافرمانی ہے' تمرد ہے -

فرانس اس آگ کو خون کے چھینٹوں سے بجھانا چاہتا ہے - مگر کاش اسکو معلوم ہوتا کہ خون اس آگ کے لیے روغن ہے - آزادی کا آتشگیر مادہ ہر پھڑکتے ہوے دل میں ہے ' مگر اپنے اشتعال کے لیے بیرونی رگڑ کا محتاج ہے - کبھی یہ مادہ اپنے قرب و جوار کی ہوا کے جھونکوں سے بڑھتا ہے لیکن اکثر ظلم کی ٹھوکریں' شعائر مذہبی کی توہین' حکمراں قوم کی فرعونیت ' عمال و حکام کی دست درازی' ایسے قوانین جن سے ملک میں افلاس اور قوم میں فاقہ مستی بڑھتی ہو' وغیرہ وغیرہ ' اسمیں آگ لگادیتی ہیں -

اسوقت خوش قسمتی سے مغرب اقصی میں دونوں صورتیں جمع ہیں - تمام یورپ نے متفقہ طور پر اسلام کے خلاف صلیبی جہاد کا علم بلند کیا ہے "عمل" عمل کے مشابہ ہوتا ہے' تعصب کا نتیجہ دوسرا تعصب ہے - یورپ کی اس علانیہ عداوت اسلام کے بے نقاب ہونے کے بعد سے ہر مخلص مسلم' یورپ اور اہل یورپ سے اتنی نفرت کرتا ہے جتنی کہ ایک یہودی ایک عیسائی سے -

فرانسیسی سیاست کا محور یہ ہے کہ مغرب اقصی سے اسلام مٹادیا جائے ' اور پھر کوشش یہ کہ جسقدر جلد سے جلد ممکن ہو -

تمام ملک میں اس گوشے سے اس گوشے تک آگ لگی ہوئی' ہے مائیں اپنے جگر کے ٹکڑوں کو بیویاں اپنے سرمایہ حیات و عیش شوہروں کو' بہنیں اپنے محبوب و عزیز بھائیوں کو ' اور بیٹیاں شفیق و سرپرست باپوں کو بھیج رہی ہیں' فرانسیسی حکومت پر ہر تھوڑے وقفے کے بعد زور و شور سے حملے ہورہے ہیں - فرانسیسی فوج کے پاس اسلحہ بہتر سے بہتر' سامان جنگ وافر' غذا کی بہتات ' اور تازہ دم کمکوں کا سلسلہ' مگر یہ آگ اسکی بجھائے نہیں بجھتی -

انگلستان کو دعوی ہے کہ خود حریت پرست اور حریت پرستوں کا دوستدار' اس لیے اس سے ان عاشقان وطن کی معاونت کی توقع (اگر ہوتی تو) بیجا نہ تھی لیکن الامر ههنا علی العکس ایکودی پارس (صداے پیرس) کو نہایت موثق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ انگلستان اپنی جبل الطارق کی فوج طنجہ بھیجنا چاہتا ہے - دول کے ساتھہ انگلستان کے جتنے معاہدے ہیں انکی رو سے انگلستان مجبور نہیں کہ حملہ یا مدافعت کے وقت انکی مدد فوج سے کرے پھر یہ ارسال فوج کیوں ؟ معلوم ' کیا انگریزی جہاز نے اپنے سامنے کریٹ سے علم اسلام نہیں اتروایا ؟ گلیڈ اسٹن کی تعلیم ...... اشقیاء (مسلمان) نصرانیت کی راہ میں سنگ راہ .... قران سوزی .... غرض انگلستان اسلام نواز انگلستان (؟) حریت پرور انگلستان (؟) کے ہاتھہ حریت اور آزادی کے خون سے رنگین ہونگے - فاہ ! ثم آہ ! آہ ! ان لا یفقہون ! ولیت شعری ما ذا بعد ذلک ینظرون کاش خبر غلط ہو اور انگلستان اپنے ارادے سے باز آئے -

اطلاع

سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی ال انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے مسلمانان اگرہ کی دعوت کو کانفرنس کی آیندہ سالانہ اجلاس کی اگرہ میں منعقد کی جانیکے متعلق قبول کرلی ہے ' اسلیے کانفرنس کا سالانہ اجلاس بابت سنہ ۱۹۱۳ع بماہ دسمبر تعطیل کرسمس میں بمقام اگرہ منعقد ہوگا -

خاکسار آفتاب احمد

انریری جائنٹ سکریٹری کانفرنس

مشہد ۱؍ اکبر

ادرنہ کا درد ناک نظارہ کانپور میں

و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ و سعی فی خرابہا ؟ اولئک ما کان لہم ان یدخلوھا الا خائفین ' لہم فی الدنیا خزي و في الاخرة عذاب عظیم (۲ - ع - ۱۴)
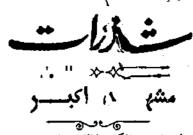
ادرنہ (ایڈریا نوپل) کو جب بلقانیوں نے تسخیر کیا ہے تو سب سے پہلي جو حرکت کي وہ یہ تھی کہ سلطان سلیم کي جامع مسجد پر قبضہ کرکے اس پر سیڑھیوں کے پہرے بٹھا دیے اس حادثے پر' جس کی تصویر غم علاحدہ پیشکش ہے' اسلامي دنیا کے ہر ایک حصے میں ماتم ہوا اور شاید اس کي یاد ہمیشہ تازہ رہیگي' لیکن معلوم نہیں مسجد کانپور کی ذیل میں ۳ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو جو حوادث پیش آئے ہیں دردمند دلوں پر اُن کا کیا اثر پڑیگا ؟

نیم سرکاري انگریزي اخبارات نے ان حوادث کے متعلق حسب ذیل بیان شائع کیا ہے :

" ۳ - اگست کو ۱۰ - بجکے ۳۰ منٹ پر مچھلي بازار کانپور کے متعلق ایک خوفناک بلوہ ہوا - مسلمانوں کا ایک بہت بڑا مجمع صبح کو عیدگاہ میں ہوا تھا' جسکے لیے مسلمانوں نے اپنے تمام کار و بار بند کردیے تھے اور بطور علامت حزن ننگے سر عیدگاہ کو گئے تھے -

جلسہ کے بعد چار پانچ سو مسلمانوں کي جمیعت نے ایک سیاہ علم کے پیچھے مسجد مچھلي بازار کا رخ کیا - اور حصۂ منہدمہ کي تجدید تعمیر کرني چاہي - - سب انسپکٹر نے بھیڑ کو منتشر کرنا چاہا' لیکن چند پتھروں اور ڈھیلوں سے چوٹ کھانیکے بعد سیٹي انسپکٹر اور اسکے ساتھ کے آدمي واپس پھرے' کچھ بلوائیوں نے چوکي تک پیچھا کیا اور چوکي کے بعض چیزوں کو خفیف نقصان پہونچانے کے بعد مسجد واپس آ لے -

مسجد کے قریب ایک ہزار سے زیادہ آدمي جمع تھے جن میں بہت سے تماشائي بھي تھے - مسٹر ٹائلر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کچھ پولیس کے مسلح پیادے اور سواروں کے ساتھ موقع پر پہونچ گئے' اور تنہا سوار ہوکر مجمع کو منتشر کرنے کے لیے بڑھے' مجمع نے پتھر اور ڈھیلے جو پاس پڑے تھے پھینکنا شروع کیا - مسٹر ٹائلر نے اپنے فوجي مددگار کو آواز دي - خالي کارتوسوں کے فائر نے کوئي اثر نہیں پیدا کیا - اس بنا پر اُنھوں نے گولیوں سے فائر کا حکم دیا - فائر جو ۱۰ منٹ تک رہا' بھیڑ بالکل منتشر ہوگئي-

متعدد آدمي مارے گئے' اور ایک تعداد زخمي ہوئي' جس میں کچھ پولیس مین بھي شامل ہیں' جو بھیڑ میں مجروح ہوے' کچھ بلوائي پولیس مین کے ہاتھ بندوق سے مارے گئے - ایک پولیس مین مرگیا - جہاں تک معلوم ہوسکا ۱۲- آدمي مرے اور ۳۳ زخمي ہوے جو اسپتال پہونچائے گئے' کچھ تماشائي جن میں ہندو بھي شامل تھے' سخت زخمي ہوے' سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھي چوٹ آئي' کچھ تعداد گرفتار کي گئي " -

کل اور آج کي پرائیوٹ تاربرقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاري بیان سے بہت زیادہ یہ مسئلہ ہولناک ہوگیا' آتشباري میں بہت سے مسلمان کام آئے اور گرفتاري میں ہر طبقہ کے افراد کے علاوہ مسلمان لوکے بھي پابزنجیر ہیں' یہ سلسلہ ہنوز جاري ہے' مفصل و مشروح واقعات پر آیندہ نظر ہوگي' و لا تقولوا لمن یقتل -

حظ و کرب

مسٹر عبد الماجد بی - اے کا خط کمپوز ہو چکا تھا' اور چند سطریں اس کے متعلق پروف پر لکھ دینے کا خیال تھا کہ میں منسوري چلا آیا' اور وہ بغیر جواب نکل گیا -

اصطلاحات علمیہ کے وضع و تراجم کا مسئلہ نہایت اہم ہے - میں عنقریب اس پر ایک مستقل مضمون لکھونگا -

مسٹر موصوف صحیح قائم مقام الفاظ کي تلاش میں حق بجانب ہیں' لیکن غالباً اس کے لیے صحت کي ضرورت نہیں سمجھتے - میرا خیال دنیا کے عام خیال کے مطابق یہ ہے کہ کسي لفظ کا اسکے صحیح معنوں هي میں استعمال ہونا چاہیے -

میں سمجھتا ہوں کہ صحت الفاظ کا لحاظ رکھنے کي غلطي میري طرح ہمیشہ سے ہر زبان کے جاننے والے کرتے آئے ہیں -

انھوں نے لکھا ہے کہ اصل انگریزي اصطلاحات کے لیے " لذت و الم " کافي نہیں' اور اسکے وجوہ لکھے ہیں - لیکن میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ عربي زبان و علوم میں " لذت و الم " بعینہ اسي پہلو کو ادا کرتا ہوا مستعمل ہے' جس کے وہ متلاشي ہیں اگر وہ عربي میں فلسفۂ و کلام کے معمولي مباحث پر نظر ڈالیں تو اُن پر واضح ہوجائیگا -

رہا " حظ " کا لفظ' تو قطع نظر اس کے کہ وہ لذت سے زیادہ اداء مفہوم کے لیے مفید ہے بھي یا نہیں ؟ سب سے پہلي بحث یہ ہے کہ جس معني کے لیے جو لفظ سرے سے غلط هي ہو' اس کے متعلق چھلیں و چناں کا موقع هي کب باقي رہتا ہے ؟ میں نے اپنے نوٹ میں اختلاف کي قوت کو احتیاطاً و بخیال حفظ اداب تحریر' کسي قدر ضعیف کردیا تھا' اور عمداً لکھدیا تھا کہ :

" اردو اور شاید فارسي میں غلطي سے حظ بمعني لذت بولاجاتا ہے "-

لیکن اب میں مسٹر موصوف کو یقین دلاتا ہوں کہ فارسي میں بھي کوئي پڑھا لکھا آدمي " حظ " کو " لذت " کے معني میں بولنے کي افسوس ناک غلطي نہیں کرسکتا - حظ فارسي میں بھي ہمیشہ حصہ اور نصیب کے معني میں بولا جاتا ہے - غالب :

دگر ز ایمني راہ و قرب کعبہ چہ " حظ "
مرا کہ ناقہ ز رفتار ماند و پا خفت

رہا اردو میں بولنا' تو مسٹر موصوف مثنوي زہر عشق یا فریاد داغ نہیں لکھ رہے ہیں' بلکہ علم النفس کي ایک کتاب کا ترجمہ کر رہے ہیں - اگر عوام و جہلا حظ کو لذت کے معني میں بولتے ہیں اور ان کے تتبع میں گاہ گاہ پڑھے لکھے آدمیوں کي زبان سے بھي " محظوظ " نکل جاتا ہے' تو کسي علمي تحریر کے لیے اسکی سند نہیں ہوسکتي -

فرہنگ اصفیہ کا حوالہ دینے پر افسوس کرتا ہوں - اور کیا عرض کروں -

لوگوں نے غلط العلم اور غلط عوام کي تفریق کي ہے - اس کے لحاظ سے بھي دیکھیے تو حظ اس معني میں محض عوام کي غلطي ہے -

یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیے کہ اردو اور فارسي اپنے علمي لٹریچر میں محض لغۃ عربي کے تابع ہیں - کوئي مستقل زبان نہیں رکھتے - پس علم بول چال اور محاورہ کي سند اشعار میں معتبر ہے' نہ کہ اردو کي ادبیات علمیہ میں -

وضع اصطلاحات کا معاملہ بہت اہم ہے' لیکن اس قدر مشکل نہیں' جس درجہ آج کل کے اہل قلم سمجھتے ہیں' اور علي الخصوص فلسفہ میں' بہتر سے بہتر صحیح عربي الفاظ مل سکتے ہیں' بشرطیکہ تلاش کیے جائیں -

آخر میں پھر اپنے عزیز دوست کو مطمئن کردیتا ہوں کہ ان کے مقصود کے لیے " لذت و الم " پیشتر سے موجود اور بہمہ وجوہ کافي و اکمل ہے - حظ و کرب وغیرہ میں پریشان نہوں - جسمي و نفسي کیفیات کے وضع و ضمن کا پورا مفہوم اسی سے ادا ہوسکتا ہے -

۲ رمضان ۱۳۳۱ هجری

موعظة و ذكرى

(۱)

تذکار نزول قرآن

اسوة النبي صلى الله عليه و سلم

شهر رمضان الذي انزل فيه القران

يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون - (بقره) شهر رمضان الذي انزل فيه القران هدى للناس و بينات من الهدى و الفرقان' فمن شهد منكم الشهر فليصمه' و من كان مريضاً او على سفر فعدة من ايام اخر' يريد الله بكم اليسر و لا يريد بكم العسر و لتكملوا العدة و لتكبروا الله على ما هداكم و لعلكم تشكرون (بقره)

مسلمانو ! تم پر روزے اسیطرح لکھے گئے جسطرح تم سے پہلي امتوں اور قوموں پر اس سے پہلے لکھے گئے تھے' تا که تقوی تم میں پیدا هو - ماه رمضان وه هے جس میں قران اترا' جو لوگوں کے لیے سرتا پا هدایت هے' جو هدایت و تمیز حق و باطل کي نشاني هے' پس جو اس مهینه میں زنده موجود رهے وه روزے رکھے' اور جو مریض یا مسافر هو وه ان کے بدلے دوسرے دنوں میں پھر روزے رکھه لے - خدا آساني چاهتا هے' سختي نهیں چاهتا' تا که تم روزوں کي تعداد پوري کرسکو - اور روزے اسلیے فرض هوے که تم اس عطاے هدایت پر خدا کي بڑائي کرو' اور شکر بجا لاؤ -

مکه سے تین میل کي مسافت پر کوه حراء واقع هے' آج سے ۱۳۴۴ برس پہلے ایام رمضان میں جب سخت گرمي [۱] کے دن تھے' اور شدت حرارت سے ریگستان بطحاء کا ذره ذره تنور بن رها تھا' اسي کوه حراء کے ایک تیره و تاریک غار میں مادیات عالم سے ایک گوشه نشین انسان سر بزانو تھا -

وه بھوکھا تھا' لیکن بھوکھا نه تھا که اوسکے پاس کھانے کي وه چیز نهي جس کو کھا کر پھر انسان کبھي بھوکھا نهیں هوتا - وه پیاسا تھا لیکن پیاسا نه تھا که اوسکے پاس پینے کي وه چیز نهي جس کو پیکر پھر انسان کبھي پیاسا نهیں هوتا - وه تین تین چار چار دن کھانا پینا چھوڑ دیتا [۲] تھا تا اوسکے جان نثار بھي اوسکي معیت میں کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے' لیکن وه اون کو منع کرتا تھا که :

ایکم مثلي' ابیت | تم میں کون میري طرح هے' میں
يطعمني ربي و يسقيني | بھوکھا هوتا هوں تو میرا آقا مجھکو کھلاتا
(رواه البخاري و مسلم | هے' میں پیاسا هوتا هوں تو میرا آقا
في صحيحيهما) | مجھکو پلاتا هے (حدیث صحیح)

کوه حرا کا مقدس عزلت نشین اسي طرح بھوکھا پیاسا سر بزانو تھا' که ایک نور [۱] بے کیف نے تیره و تار غار کو روشن کر دیا' وه نور بے کیف کیا تھا ؟ هدایت و فرقان کا ایک آفتاب تھا جو مطلع حظیرة القدس سے طلوع هوکر اوسکے سینه میں غروب [۲] هوگیا - فانه نزله على قلبك (بقره) اور پھر اوسکے سینه سے نکلکر تمام عالم کو اسکي شعاعوں نے روشن کر دیا - و ما ارسلناك الا رحمة للعالمين (بقره)'

صیام رمضان

وه آفتاب جسکا مطلع حظیرة القدس تھا' وه آفتاب جسکا مغرب سینه نبوي تھا' وه آفتاب جس نے عالم کو منور کیا' قرآن مجید تھا' جو ماه مقدس کي شب مبارک میں آسمان سے زمین پر نازل هونا شروع هوا - وه کون سا ماه مقدس تھا جس میں خدا کا کلام بندوں کو پہونچنا شروع هوا ؟ وه ماه رمضان تھا :

شهر رمضان الذي انزل فيه | رمضان کا مهینه وه هے جس میں
القران' هدى للناس و بينات | قران اترا' جو لوگوں کے لیے سرتا پا
من الهدى و الفرقان' | هدایت هے جو هدایت و تمیز
(بقره) | حق و باطل کي نشاني هے'

پس ان ایام میں هماري بھوکھ' هماري پیاس' همارا مادیات عالم سے اجتناب' اس یادگار میں هے که هم تک جو خدا کا پیغام لایا وه ان دنوں بھوکھا اور پیاسا تھا' اور وه تمام لذائذ مادي سے مجتنب تھا -

فمن شهد منكم الشهر فليصمه | پس جو اس مهینه میں زنده
(بقره) | موجود هو وه روزے رکھے -

یه اوسکا حال تھا جو کوه فاران [۳] (کوه حراء) کي چوٹي سے جلوه‌گر هوا تھا (محمد صلعم) لیکن وه جو سینا سے آیا (موسی عم) وه بھي تورات لینے کیلیے جب پہاڑ پر چڑھا تھا وهاں چالیس روز بدلي کے درمیان خداوند کے حضور رها تھا (خروج ۴۰ - ۱۸) اسي طرح وه بھي جو کوه سعیر (کوه زیتون) سے طلوع هوا تھا (مسیح عم) اس سے پہلے که وه خدا کي منادي شروع کرے جنگل میں چالیس روز دن رات بھوکا اور پیاسا رها تھا (متي ۴ - ۲) پس ضرور تھا که وه جو کوه فاران سے جلوه گر هونے والا تھا' وه بھي اس سے پہلے که دس هزار قدوسیوں کے ساتھه وه آئے' اور اوس کے داهنے هاتھه میں آتشین شریعت هو' وه خداوند کے حضور بھوکا اور پیاسا رهے' تا که جو لکھا گیا هے وه پورا هو :

يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم | مسلمانو ! تم پر روزه اوسي طرح
الصيام كما كتب على الذين | لکھا گیا هے جس طرح تم سے
من قبلكم (بقره) | پہلوں پر لکھا گیا تھا -

پس رمضان کي حقیقت کیا هے ؟ وه ماه مقدس جس میں داعي اسلام حسب اتباع نوامیس نبوت' تحمل نزول قرآن کے لیے ضروریات مادیهٔ عالم سے مستغني رها' اور اس لیے ضروري هوا' که پیروان ملت اسلامیه اور متبعین طریقت محمدیه ان ایام میں ضروریات مادیهٔ عالم سے مستغني رهیں' که اوس توفیق و هدایت کا شکریه و ممنونیت اور اظهار اطاعت و عبودیت هو جو اون کو اس ماه مقدس میں عطا هوئی -

[۱] رمضان کے معنی شدت حرارت کے هیں' اس سے اور دیگر اسماے مشہور سے قرینه سے مستنبط هوتا هے که عرب میں قبل اسلام ناقص طور سے شمسي مهینے جاري تھے اس لیے رمضان گرمي کا مهینه هوگا -

[۲] صوم وصال -

[۱] وحي قران -

[۲] نزول قران کي ابتدا رمضان میں هوئي' کما سیاتي -

[۳] اشاره هے تورات کي اس بشارت کیطرف : " خدا وند سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع هوا اور فاران کے پہاڑ سے جلوه گر هوا - دس هزار قدوسیوں کے ساتھه آیا - اور اوس کے داهنے هاتھه میں ایک آتشین شریعت تھی [تورات' سفر التثنیه ۳۳ - ۲]

اقتراعیات

گذشتہ مہینے میں اقتراعیات (سفریجیٹ یا حق انتخاب کا مطالبہ کرنے والیوں) نے انگلستان میں عجیب عجیب حرکتیں کیں:

سنٹ انکرو یونیورسٹی میں ہفتہ کی صبح کو آگ لگادی - بہت سا سائنس کا سامان تھا جل گیا ' جسکا اندازہ پانسو پاؤنڈ لگایا جاتا ہے -

سنٹ جانس کے گرجے میں باجے کے کمرہ میں بہت سی دیاسلائیاں ' تیس گولی کے کارتوس ' تیل میں ترکیے ہوے چیتھڑے ' کاغذ وغیرہ جمع تھے' اور ایک فلیتہ دور تک چلا گیا تھا' اسکا ایک سرا روشن تھا - برمنگھم کی پولیس کو اطلاع ملی کہ برمنگھم کا پشتہ اڑایا جانے والا ہے - پانی کی طرف سے ایک سوراخ کھدا ہوا ملا ' اگر یہ سوراخ پورا کھود لیا جاتا ' تو گیارہ میل تک پانی پھیل جاتا -

سولی ہل میں ایک تباہ کن آگ گذشتہ جمعہ کو لگی - زمین پر دو پوسٹ کارڈ پڑے تھے جو جج فلیمور کے نام کے تھے - اس میں لکھا تھا کہ " یہ نہ سمجھو کہ تمہارا انصاف نہیں ہوگا " دوسرے طرف تھا " ہمارے ساتھیوںکو چھوڑ دو - عورتوںکے لیے ووٹ "

کٹسی میرین اور کلارا چیورین کو اس جرم میں ماخوذ کیا گیا ہے کہ انہوں نے ہرسٹ پارک کے تماشا گاہ مسابقت میں ٢٧ - جون کو آگ لگادی تھی' جس سے سات ہزار پونڈ کا نقصان ہوا - برمنگھم کے قریبی اسٹیشن (ہزسول) میں آگ لگادی - عورتوں میں تو یہ مردانگی ہے' معلوم نہیں ہندوستانکے مردوں کی انوثیت کو کیا کہا جائیگا ؟

نازنینان لندن کی مردانگی

ایک اقتراعیہ نے بادشاہ کا گھوڑا روک لیا

ہفتۂ جنگ

ترکوں کے فاتحانہ حملے تمام یورپ کو مشوش کر رہے ہیں ' ہر ایک گورنمنٹ محو تشویش ہے' اور ہر ملک وقف اضطراب ہوگیا ہے کہ سالہا سال کی تدبیریں بے کار گئیں ' تثلیث کی پاک سرزمین سے توحید کے اخراج کلی کا منصوبہ ناکام ہی رہا' اور ہلال نے صلیب سے پھر اپنے مقبوضات واپس لے لیے - یونان ' سرویا ' رومانیا ' جبل اسود ' ان سب کو بلغاریا سے کاوش ہے ' اور ابھی تک اس کاوش کا اظہار توپ و تفنگ کی شرارہ باریوں سے ہو رہا ہے ' با ایں ہمہ ترکوں کے ساتھہ مخالفت میں سب متفق ہیں ' اور کسی کی یہ خواہش نہیں کہ ایڈریا نوپل کو دوبارہ ترکی جھنڈے کی حکومت نصیب ہو -

بخارسٹ میں امید ظاہر کی جاتی تھی کہ ایڈریا نوپل سے ترکوں کے اخراج کے لیے یورپ کی طاقتیں رومانیا سے درخواست کرینگی ' یورپ کی متعدد دار السلطنتوں میں اس ہفتے نہایت سنجیدگی کے ساتھہ بحث ہوتی رہی کہ آیا یہ ممکن ہے کہ ترکوں کے خلاف رومانی فوج کوچ کرے ' او راس رحیل و ارتحال میں اسے کامیابی نصیب ہو؟ خود فرماں روائے رومانیا (شاہ چارلس) بھی کچھہ کم مضطرب نہیں - اس نے سلطان روم کو ترکی پیشقدمی کی غیر موزونیت پر توجہ دلائی ' اور پھر ان تمام حکومتوں نے کے اجماع سے فیصلہ کرلیا کہ ترکوں نے صوبۂ تھریس کو بلغاریوں سے توڑ لیا ہے مگر اصل میں یہ متعدد ریاستوں کا مال ترکی سلطنت کو اس سے کچھہ تعلق نہیں -

بحر صغیر (فرڈیننڈ والی بلغاریا) نے سفرائے یورپ سے سخت زاری کی کہ سپاہ عثمانی تھریس و جمبولی کی سمت سے بلغاریا پر حملہ کرنے کو ہے - باشندے ہلاک ہو رہے ہیں ' گاؤں کے گاؤں جلائے جا چکے ہیں ' معاہدہ لندن پامال ہو رہا ہے ' پرانے ظالموں (ترکوں) کی معاودت سے مظلوم پناہ ران مسیح بھاگے چلے جاتے ہیں ' یورپ اگر اور کچھہ نہیں کرسکتا تو بلغاریا کے خاص علاقے کو تو اس تاخت و تاراج سے بچالے' اور ترکوں کو مزید پیشقدمی سے روکدے -

آسٹریا بھی اپنے نیم سرکاری اخبار (ریش پوسٹ) کی زبان میں ان حملوں پر برہم ہے' جرمنی تہدید کررہی ہے' روس تو علانیہ آمادۂ جنگ ہے ' اور باوجود اس کے کہ ٢٨ و ٢٩ - جولائی کی تار برقیاں صاف کہہ رہی ہیں کہ اندرون ملک کی بد نظمیاں روس کو مجبور کر رہی ہیں کہ ترکوں کے ساتھہ ستیزو آویز پر اپنی انتظامی اصلاح کو ترجیح دے - وہ جانتا ہے کہ ترکی پر دباؤ ڈالنے کی انتہائی تدبیریں بھی اگر اختیار کی جائیں جب بھی سودمند نہونگی - تمام یورپ کے جنگی بیڑے اگر ملکر بھی دردانیال کے سامنے بحری مظاہرہ کریں تب بھی کچھہ نتیجہ نہ نکلیگا - یورپین کنسرٹ میں اتحاد بھی نہیں ہے ' ترکوں سے معرکہ آرائی کے لیے صرف دو ہی راہیں تھیں - ارمینیہ و ارزن الروم ' مگر اس کی حالت اتنی مخدوش ہے کہ خود وہ نہ ارمینیہ پر حملہ کرسکتا ہے ' نہ ارزن الروم (ارض روم) پر فوجیں بڑھا سکتا ہے ' پھر بھی یہ کیوں کر ممکن تھا کہ ہلال کو سربلند ہوتے دیکھکر صلیب کو پھانسی پر چڑھانے سے محفوظ رکھنے کے لیے حرکت مذبوحی بھی نہ کرے -

٣١ - جولائی سنہ ١٩١٣ ع کو روس کا جنگی بیڑا بوغاز بوسفور (مدخل باسفورس) کے قریب پہونچ گیا اور جہاں تک ہوسکا ترکوں کو مرعوب کرنے کے لیے بحری نمایش کی تماشا گہری میں چابکدستی کے جوہر دکھاتا رہا' ہنوز یہ مظاہرہ قائم ہے' اور ایک ہفتے سے دنیا دیکھہ رہی ہے کہ :

آں ہمہ شعبدہ ہائے کہ کند روس ایں جا
سامری پیش عصا و ید بیضا می کرد

انگلستان کو اگرچہ اپنی مسلمان رعایا کی ناراضی کا خیال پس و پیش میں ڈالے ہوے ہے' اور مقتدر انگریز مدبر (سر رائپر ایتھبرج) نے ٢٨ - جولائی سنہ ١٩١٣ع کے لندن ٹائمز میں انگریزی سلطنت کو متنبہ بھی کردیا ہے کہ " ایڈریا نوپل کے متعلق ترکی مطالبہ کی تائید و تصدیق میں کلام نہیں ' کم سے کم چھہ کروڑ مسلمانان ہندوستان ایسی علامتوں کے نمایاں ہونے کی توقع کر رہے جن سے یہ معلوم ہوسکے کہ انگلستان ' دوسرے اسلامی ممالک سے نہ سہی مگر کم از کم اپنے پرانے دوست ترکی سے تو بے پروا نہیں ہے " یہ سب کچھہ ہے اور اس سے بھی زائد یہ ہے کہ " سفرائے دول یورپ نے ٢٩ - جولائی کو خاص جلسے میں بحث و نظر و اخذ ورد کے بعد متحدہ و متفقہ انداز میں بابِ عالی کو ریپریزینٹیشن کرنے کی اصلی تجویز کردی ' اور نوٹ کے الفاظ پر باہم اتفاق نہ ہوسکا " ابھی اسلام نواز و مسلمان پرور انگلستان کے حوصلے اس سے بھی پست نہ ہوے - سفرا نے جداگانہ طور پر خط اینوس و میڈیا سے ترکی فوجیں واپس طلب کرنے کے لیے باب عالی سے فرداً فرداً تحریک کرنے کے لیے جو تجویز کی ہے اس میں انگلستان بھی شامل ہے' اور وہ بھی نہایت پرزور لہجے میں احتجاج و انذار کا حق ادا کر رہا ہے - لیکن ترکوں پر کچھہ بھی اثر نہیں پڑا اور نہ انکے فاتحانہ عزم میں تزلزل کا خوف ہے -

عزلت نشین تھا - مسلمان ایام اعتکاف میں اوس متکلم ازلی کے سوا جو ان راتوں میں معتکف حراء سے گویا ہوا تھا ' کسی سے نہیں بولتے کہ ایسا ہی اوسنے بھی کیا تھا جسکے منھہ میں اوس متکلم ازلی نے اپنی بولی ڈالی جب وہ حراء کے ایک گوشہ میں سربزانو معتکف تھا -

پس ہر مسلم آبادی میں چند نفوس مسلم کے لیے ضروری ہے کہ اواخر عشرۂ رمضان میں مسجد کے ایک گوشہ میں شب و روز محویت اتباع نبوی ' تلاوت کتاب عزیز ' تفکر خلق سماوات و ارض ' ذکر نعم الہی ' تذکر اسماے حسنی ' اور تحیت و تسلیم و اداے صلوات میں اسطرح بسر کریں کہ ان اوقات محدودہ کا کوئی لمحہ تذکر و تفکر سے خالی نہوتا کہ اون اشخاص مقدسہ کا جلوہ اوس کی آنکھوں میں پھر جاے -

الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبہم ' (آل عمران)	جو ہمیشہ اٹھتے بیٹھتے لیٹتے خدا کو یاد کرتے ہیں '

الذین اذا ذکروا بہا خروا سجداً و سبحوا بحمد ربہم وہم لا یستکبرون ' تتجافی جنوبہم عن المضاجع ' یدعون ربہم خوفاً و طمعاً ' (سجدہ)	وہ جو ' قران کی آیتیں جب انکو یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گرپڑتے ہیں ' اور خضوع و خشوع کے ساتھہ اپنے رب کی حمد و ثنا کرتے ہیں ' اونکے پہلو راتوں کو بستر سے الگ رہتے ہیں ' اور وہ امید و بیم کے ساتھہ خدا سے دعائیں کرتے ہیں -

رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ	جنکو خرید و فروخت وغیرہ دنیاوی اشغال ذکر خدا سے غافل نہیں کرتے -

اسماعیل و ابراہیم (علیہما السلام) کی سب سے پہلی مسجد جن اغراض کے لیے تعمیر ہوئی ' اون میں ایک غرض یہ بھی تھی کہ وہ عزلت گزینان عبادت گذار کا مسکن ہو -

و عہدنا الی ابراہیم و اسماعیل ان طہرا بیتی للطائفین و العاکفین والرکع السجود ' (بقرہ)	ہم نے ابراہیم و اسماعیل سے عہد لیا کہ وہ میرے گھر کو طواف ' اعتکاف رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھیں

پس اے فرزندان اسماعیل و ابراہیم ' اپنے باپ کے عہد کو یاد کرو اور جس گھر کو رکوع و سجود کے لیے پاک رکھتے ہو ' اُسے اعتکاف کے لیے بھی پاک رکھو کہ تمھارے باپ اسماعیل و ابراہیم کا عہد خدا وند کے حضور جھوٹا نہ ہو -

قیام رمضان

کیا عجیب وہ جوش محویت ہے جب مسلمان دن بھر کی بھوکھہ اور پیاس کے بعد رات کو خدا کی یاد کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں ' اللہ ! اللہ !! وہ تکلیف جو راحت قلبی کا باعث ہو ' معتکف حراء بھی اسی طرح خدا کی یاد کے لیے رات بھر کھڑا رہتا تھا ' یہاں تک کہ اوسکے پاؤں میں ورم آ جاتا تھا کہ خدا کی ہدایت کا شکریہ بجا لائے -

پس شب کو جب عالم سنسان ہے ' اور دنیا کا ذرہ ذرہ خاموش اور محو خواب شیریں ہے ' آؤ شیفتگان سنت محمدیہ ! کہ ماہ مقدس آیا ' ہم اپنے بستروں کو خالی کریں ' خدا کی تقدیس میں مشغول ہوں ' اور اوسکی حمد و ثنا کریں جسنے اس ظلمت کدۂ عالم میں صرف ہم کو ایک ایسا چراغ بخشا ' جس سے ہمارے قلوب منور ہوگئے -

سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والعظمۃ و الہیبۃ و القدرۃ و الکبریاء و الجبروت ' سبحان الملک الحی الذی لا ینام ولا یموت ابداً ابداً ' سبوح ' قدوس ' ربنا و رب الملئکۃ والروح	تقدیس ہو حکومت و شہنشاہی والے کی ' تقدیس ہو عزت ' عظمت ' ہیبت ' قدرت ' کبریائی اور جبروت والے کی ' تقدیس ہو اوس زندہ بادشاہ کی جو نہ کبھی سوتا ہے اور نہ کبھی مرتا ' پاک ' قدوس ' ہمارا آقا ' اور تمام فرشتوں اور روحوں کا آقا -

(۲)

حقیقت صوم

ہم نے مقالۂ سابقہ میں بتایا ہے کہ ماہ صیام کی اصل حقیقت نزول قرآن کی یادگار و تذکار اور حامل قرآن علیہ الصلوۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ اور سنت مستحسنہ کی اتباع و تقلید ہے ' کہ ان ایام میں آپ اسی طرح غار حراء میں قیام فرما تھے اور اسی اثناے ایام میں وہ نامۂ خیر و برکت اور دستور ہدایت و قرآن ہمیں عنایت ہوا ' جس سے ہم نے جسم کی زندگی اور روح کی تسلی پائی - پس یہ یوم اکبر یعنی یوم نزول قرآن ' جو لیلۃ القدر ہے ' اسلام کی عید اکبر ہے ' اور حق ہے کہ تمام بندگان اسلام اور شیفتگان اسوۂ محمدیہ ان ایام مقدسہ میں وہ زندگی بسر کریں جو قرآن کا مطلوب اور حامل قرآن کا نمونہ ہو -

قرآن مجید نے حکم صیام کے موقع پر جیسا کہ آیات سر عنوان میں مذکور ہے ' ہمکو صوم کے تین نتائج کی اطلاع دی ہے -

لعلکم تتقون '	تاکہ تم متقی ہو '
لتکبروا اللہ علی ما ہداکم '	تاکہ تم اس عطاے ہدایت پر خدا کی تکبیر و تقدیس کرو '
و لعلکم تشکرون '	تاکہ تم اس نزول خیر و برکت اور اس عطاے فرقان پر خدا کا شکر بجا لاؤ '

اس سے ثابت ہوا کہ صوم کی حقیقت تین اجزا سے مرکب ہے ' اتقاء ' تکبیر و تقدیس ' اور حمد و شکر ' پس جسطرح حقیقت مرکبہ کا وجود عین اجزاء کا وجود ہے کہ بغیر وجود اجزاء حقیقت معدوم ' اسیطرح ' صوم بغیر وجود اجزاے ثلاثہ مذکورہ معدوم و مفقود ہے -

اعمال انسانیہ کا وجود حقیقی اون کے نتائج و آثار کا وجود ہے ' اگر نتائج و آثار وجود پذیر نہوئے ' تو یہ نہ کہو کہ اون اعمال کا وجود تھا ' اگر ہم دوڑتے ہیں ' کہ مسافت قطع اور منزل قریب ہو ' لیکن ہم بھٹک کر دوسرے راستے پر جا پڑتے ہیں ' جس سے ہماری مسافت دور تر اور منزل بعید تر ہوتی جاتی ہے تو ہماری سعی لا حاصل اور ہماری تگا پو عبث ہے ' اگر ایک طبیب اپنے مریض کے لیے ایک دوا تجویز کرتا ہے ' لیکن جس فائدہ کے مترتب ہونے کی امید کرتا ہے وہ مترتب نہیں ہوتا ' تو یہ نہ سمجھو کہ طبیب نے دوا تجویز کی اور نہ کہو کہ مریض نے دوا کھائی -

پس صیام جو ہمارا علاج روحانی ہے اگر اوس سے شفاے روحانی نہ حاصل ہو ' تو حقیقت میں وہ صیام نہیں فاقہ ہے اور ایسے صائم اور روزہ دار ' جن کے صوم میں اتقا ' تقدیس اور شکر کے عناصر ثلاثہ نہیں ' وہ فاقہ کش ہیں ' جن کی تشنگی اور گرسنگی ایک پھول ہے جس میں رنگ و بو نہیں ' ایک گوہر ہے جس میں آب نہیں ' ایک آئینہ ہے جسمیں جوہر نہیں ' اور ایک جسم ہے جسمیں روح نہیں ' اور کون نہیں جانتا کہ ایک گل بے رنگ بو ' ایک گوہر بے آب ' ایک آئینہ بے جوہر ' ایک جسم بے روح ' بے حقیقت ہستیاں ہیں جنکی کوئی قدر و قیمت

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن' هدی للناس و بینات من الهدی والفرقان' فمن شهد منکم الشهر فلیصمه' ومن کان مریضاً اوعلی سفر فعدة من ایام أخر- یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر' و[illegible] العدة' و[illegible] الله علی ما هداکم' ولعلکم تشکرون (بقره)

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اترا ' جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے' جو ہدایت و تمیز حق و باطل کی نشانی ہے ' پس جو اس مہینہ میں زندہ موجود ہو وہ روزے رکھے' جو بیمار یا مسافر ہو وہ ان کے بدلے اور دنوں میں روزے رکھہ لے ' خدا تمہارے ساتھہ آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا ' تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرسکو' اور روزے کیوں فرض ہوے ؟ اس لیے کہ تم خدا کی ہدایت پر اوس کی بڑائی کرو' اور شکر ادا کرو -

ہم کو صاف بتا دیا گیا کہ مفروضیت صیام رمضان صرف اس لیے ہے کہ ہم اس عطاے ناموس فرقان وہدی (قرآن) پر خدا کا شکر بجا لائیں ' اور اوس کے نام کی تقدیس کریں ' پس کون مسلم ہے جو خدا کے اس احسان اکبر اور نعمت عظیمہ کے شکر کے لیے طیار نہیں ؟ اور اوس کی تقدیس کے لیے آمادہ نہیں ؟ اوس کی تقدیس و تمجید میں خود کو فراموش کرو ' اوس کے کلام کی عظمت کو یاد کرو' جسنے تم جیسی زار و نزار و کمزور قوم کو اپنی تسلی سے قوی کیا ' جو پھر کبھی کمزور نہوگی' جس نے ۱۳۴۴ - برس ہوئے کہ توحید کی آگ تمہارے سینوں میں روشن کی جو پھر کبھی نہیں بجھیگی ' جس نے تمہارے سر پر تاج خیرالامم رکھا ' جو کبھی نہیں اتر سکتا -

شب قدر

وہ کون سی شب مبارک تھی جس میں خدا کا کلام روح پرور' ایک انسان کے منہ میں ڈالا گیا ؟ وہ لیلة القدر' یعنی عزت و حرمت کی رات تھی' بے شک وہ عزت و حرمت کی رات تھی' وہ رات تھی جو ہزار مہینہ سے بہتر تھی ' کہ اس میں خداوند گویا ہوا' وہ فرشتوں کی آمد کی رات تھی کہ آسمان کی باتیں زمین والوں کو سنائیں ' وہ امن و سلامتی کی رات تھی کہ اوس میں دنیا کے لیے امن و سلامتی کا پیغام آترا :

انا انزلناه في ليلة القدر' وما ادرلک ما لیلة القدر؟ لیلة القدر خیـر من الف شهر' تنزل الملئة والروح فیها باذن ربهم من کل امـر' سـلام هـی حتـي [illegible] الفجر' (القدر)

ہم نے قرآن کو عزت و حرمت والی رات میں نازل کیا ' اور ہاں تمہیں کسنے بتایا کہ عزت و حرمت والی رات کیا ہے ؟ وہ رات جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے ' جس میں ارواح مقدسہ اور فرشتے حکم خدا سے احکام لیکر نازل ہوتے ہیں اس رات میں طلوع صبح تک سلامتی ہے -

وہ شب کیا عجیب شب تھی ' دنیا عصیان و حق شناسی کی تاریکی میں مبتلا تھی ' دیو باطل کا تمام عالم پر استیلا تھا ' توحید کا چہرۂ نورانی ' کفر و شرک کی ظلمت میں محجوب تھا ' نیکیاں بدیوں سے شکست کھا چکی تھیں ' دنیا کی تمام متمدن اور زبردست قومیں ' قوت الہی سے بغاوت کا اعلان کرچکی تھیں ' ایک نحیف وضعیف قوم بحر احمر کے کنارے کے ریگستانوں پر ' غفلت و جہالت کے بستروں پر پڑی سو رہی تھی' لیکن اس ظلمت کدۂ عالم میں صرف ایک گوشہ تھا جو روشن تھا ' وہ گوشہ غار حراء کا گوشہ تھا ' اس بغاوت و طغیان عالم میں ایک شے تھی جو قوت الہی کے آگے اطاعت و تسلیم کے ساتھہ سر بسجود تھی ' وہ عزلت نشین حراء کی جبین مبارک تھی ' اور ایک ہی قلب تھا ' جو بیدار تھا اور وہ محمد رسول اللہ (صلعم) کا قلب اقدس تھا -

یہ کیا عجیب و غریب شب تھی جب قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہورہا تھا ' جب جبابرۂ عالم کی تنبیہ و تادیب کے لیے ایک نحیف وضعیف قوم کا انتخاب ہورہا تھا ' جب نیکیوں کا لشکر دربارہ مقابلہ کے لیے آراستہ کیا جا رہا تھا ' اور اوس کی سرعسکری کے لیے وہ وجود اقدس منتخب ہورہا تھا جو حراء کے غیر مصنوع حجرہ میں بیدار اور سربسجود تھا ' اور رحمت کے محافظ فرشتے اس کے رد گرد صف بستہ تھے -

انا انـزلـنـاه فـي لـيلـة مـبارکـة انا کنا منـذ ریـن' فیهـا یفـرق کـل امـر حـکیم' امـراً مـن عندنا انا کنا مـرسلین' ر[illegible] مـن ربـک انـه هـو السمیع العلیم (الدخان)

ہمنے اس کتاب مبین کو ایک مبارک شب میں اتارا کہ ہمیں انسانوں کو ڈرانا تھا' وہ مبارک شب جس میں پر از حکمت امور ہمارے حکم سے فیصلہ کیا جاتا ہے ' انسانوں کے پاس اپنی رحمت سے ایک رہنما بھیجنا تھا' ایوں نہ ہم پکارنے والوں کی دعائیں سنتے ہیں اور دنیا کے ذرہ ذرہ کا حال جانتے ہیں -

پس یہ وہ شب ہے جس میں اقوام عالم کی قسمتوں کا فیصلہ ہو' یہ وہ شب ہے' جس میں برکات ربانی کی ہم پر سب سے پہلی بارش ہوئی ' یہ وہ شب ہے جب اوس سینہ میں جو خزینۂ نبوت تھا کلام الہی کے اسرار سب سے پہلے منکشف ہوے' اور رحمتہاے آسمانی نے زمین میں نزول کیا' پس ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ اس لیلۂ مبارکہ میں رحمتوں کا طالب ہو ' اور اوس رحمان و رحیم ہستی کے آگے سر نیاز خم کرے ' جبین پر معاصی کو زمین پر عجز و خاکساری سے رکھے ' اور بعد خضوع و خشوع دست تضرع دراز کرے ' کہ خدایا :

آمن الرسول بمـا انزل علیه من ربه و المـومنون ' کل آمن با لله وملئکته و کتبه و رسله' لا نفرق بین احد من رسله ' وقالوا : سمعنا و اطعنا غفـرانـک ربنـا و الیـک المصیـر' لا یکلـف اللـه نفساً الا وسعها ' لها ما کسبت وعلیهـا ما اکتسبـت ' ربنـا لا تـواخذنـا ان نسینـا او اخطـأنا ' ربنا ولا تحمـل علینـا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنـا به ' واعف عنا ' واغفرلنا ' وارحمنا ' انت مولانا فانصرنا علـی القـوم الکافـرین (بقره)

رسول جو کچھہ اوس پر نازل ہوا اوس پر ایمان لایا اور اہل ایمان بھی' ایمان لائے' سب خدا پر' اوس کے فرشتوں پر' اوس کے کتابوں پر' اوس کے رسولوں پر ایمان لائے اور پکار آٹھے : پروردگارا تیری باتیں سنیں ' تیری اطاعت کا عہد کیا ' اب تیری مغفرت کے طالب ہیں ' اور توہی ہمارا مرجع ہے ' کسی کو تو اوس کی قوت سے زیادہ حکم نہیں دیتا ' اور خیر و شر سب انسان کی کمائی ہے ' پس اے پروردگارا اگر ہم سے بھول ہو یا کوئی خطا ہو تو مواخذہ نکر' پروردگارا ہم سے پہلوں کی طرح ہمکو گراں بار نہ بنا پروردگارا ہماری طاقت سے زیادہ ہمکو بوجھہ نہ دے ' ہمیں معاف کر' ہمارے گناہ بخش ' ہم پر اے ہمارے آقا ' رحم فرما ' اور کفار پر ہمیں غلبہ نصیب کر-

اعتکاف

مسلمان ان ایام میں مساجد کے گوشوں میں عزلت نشین (معتکف) ہوتے ہیں ' کہ غار حراء کا گوشہ نشین بھی ان دنوں

او• انگجِ م

همدردی کی ‌ ایش

مظالم بلقان کی یاد فرا موش کرنے والی پالیسی

٢٨ - جولائی سنہ ١٩١٣ ع کو مجلس شورای برطانیہ کے دیوان خاص میں ایران اور تبت پر کاغذات کی تحریک کرتے ہوے جنوب ایران میں فوضویت (انارکی) کا مقابلہ شمال ایران کے انتظام سے کیا گیا جسکی وجہ ١٧٥٠٠ - روسی فوج کی موجودگی ہے -

لارڈ کرزن نے سوال کیا کہ کیا موخرالذکر کی تعداد قانون اور انتظام کی ضرورت سے زیادہ نہیں کیا؟ اس نے انگریزی روسی عہد نامہ کی روح کو نہیں توڑا ؟ کیا یہ ایران کی مسلسل خود مختاری کے دعوے کے خلاف نہیں جسکا ہم اعلان کیا کرتے ہیں ؟

انہوں نے اس امر کو مشکوک سمجھا کہ ایران میں فوج کی روانگی تجارتی سڑکوں کی حفاظت کی اس طول پالیسی کا بقایا تھی جس سے گورنمنٹ جھجکتی تھی - انہوں نے آزادی کے ساتھہ فوج کی واپسی پر گورنمنٹ کو مبارک باد دی - انہوں نے پوری آزادی کے ساتھہ کیپٹن ایکفرڈ کے انتقام کے لیے مہم کی روانگی کی مخالفت کی' جو غالباً فوجی قبضہ کی طرف رهنمائی کریگی' اور اگر قاتل بغیر سزایاب ہوے نکلیگا تو برطانی اثر (پترسٹیج) کو ایک خوفناک ضرب لگیگی -

جنوب ایران میں اگر ہم کو قانون اور انتظام کو خود اپنے ہاتھہ میں لینا نہیں ہے تو ایک ایسی پالیسی کا اختیار کرنا ناگزیر ہوگا جو اسباب کو دفع کرکے اس قسم کے افسانہاے غم کے دوبارہ وقوع کو روکے -

لارڈ کرزن نے سویڈن کے افسران جندرمہ کی تعریف کی لیکن کہا کہ اس قسم کے جندرمہ جو کچھہ کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ صرف چند تجارتی سڑکوں کو محفوظ رکھیں - جنوب ایران میں جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ مالگذاری کی تحصیل ' ملک کی نگرانی ' اور فسادی قبائل کی سرزنش کے لیے ایرانی گورنر جنرل کے ہاتھہ میں ایک فوج ہو -

مالیات کی طرف متوجہ ہوتے ہوے لارڈ کرزن نے کہا کہ سر ایڈورڈ گرے نے گورنمنٹ کی پالیسی کو ایک غیر محدود صبر کی پالیسی کی حیثیت سے بیان کیا ہے -

یہ پالیسی غیر محدود ادائگیوں کی ایک پالیسی بھی ہے -

ہم ایک چھلنی میں روپیہ ڈال رہے ہیں' یہ ایک سا ن پالیسی ہے ' اور ہم کو چاہیے کہ علاج کے بھٹکنے سے پہلے گہرے طور پر اسباب کو دیکھیں -

لارڈ کرزن نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے گورنمنٹ بے طرف حصے کی سیاسی اور تجارتی اہمیت کو بھولگئی ' یہ سلسلہ جاری رکھنا نا ممکن ہے کہ جب موافق ہو تو برطانی حقوق ثابت کیے جائیں' اور جب موافق نہ ہو تو برطانی ذمہ داریوں سے انکار کیا جائے - گورنمنٹ کو یہ ماننا چاہیے کہ حالت بدلگئی ہے اور جب تک کہ بے طرف حلقہ ناطرفدار ہے اسوقت تک ان کو یہ حق نہیں کہ وہ برطانی روپیہ برساتے رہیں ' جیسا کہ وہ کر رہے ہیں - ہم کو چاہیے کہ ایرانی حکومت کے با اختیار اشخاص کی مدد کریں - نہ صرف ایک حصہ میں بلکہ تمام ملک میں' اور دوبارہ انتظام قائم کرنے کے لیے فوج جمع کرنے میں مدد دیں -

بے طرف حلقے میں ریلوے کے متعلق ہم کو مضبوطی کے ساتھہ ایک پالیسی کی پیروی کرنا چاہیے - لارڈ کرزن نے اعلان کیا کہ ہم کو طے کرلینا چاہیے کہ انگریزی روسی عہد نامہ ایک غلطی تھی' اگرچہ انہوں نے یہ تجویز نہیں کی کہ گورنمنٹ کو روس کے پیچھے پیچھے چلنا چاہیے ' بلکہ یہ تجویز کی کہ روس کے ساتھہ ملکر کام کرنا چاہیے ' اور پالیسی کو واقعات پر ترتیب دینا چاہیے -

لارڈ مارلے نے اس امر سے انکار کیا کہ عادی طور پر ایران کی حالت اب اس سے بدتر ہے جیسی کہ انگریزی روسی معاهدہ سے پہلے تھی -

گورنمنٹ کی پالیسی کا خاکہ جو کہ اسی طرح مخالف جماعت کی بھی پالیسی ہے جسطرح کہ وہ گورنمنٹ کی ہے اور جس کے متعلق ان کو یقین نہیں کہ کوئی دوسری گورنمنٹ اسکو چھوڑیگی' انہوں نے سات دفعات میں کھینچنا چاہا -

(١) انگریزی روسی معاهدے کی محافظت ' روح اور الفاظ دونوں میں -

(٢) ایران کی خود مختاری کی محافظت اور اسکی تقسیم یا اقتصادی ' انتظامی یا سیاسی طور پر تقسیم کے قریب آنے سے بچنا

(٣) ایران کی بہبود کا خیال -

(٤) کسی قسم کی آئینی حکومت کی مدد کرنا -

(٥) مشورہ ' توجہ' یا ہر ایسی مدد سے جسکو گورنمنٹ دینا مناسب سمجھے ایران کی مضطرب حالت کو ہموار کرنے کے موقع کو ضائع نہ کرنا -

(٦) روپیہ یا دیگر ذرائع سے ایران کو جنوبی سڑکوں پر دوبارہ انتظام قائم کرنے کے قابل بنانا -

(٧) اور جنوبی ایران میں مہم بھیجنے کی پالیسی میں اپنے آپ کو الجھنے سے بچانا -

لارڈ مورلے نے کہا کہ وہ ایک آٹھویں کے اضافہ کرنے کی طرف مائل تھے - یعنے انکو ایسے پوزیشن میں مدفوع ہونے سے باخبر رہنا چاہیے جو مسلمانان ہندوستان کی راے اور انکے خیالات کو ناراض کریگا - اسوقت تمام دنیا کے مسلمانوں میں اسلامی آبادی پر نازل ہونے والی بدقسمتی کی وجہ سے ایک ایسا احساس غم ہے جو خطرناک ہوسکتا ہے - اگر مسلمانان ہندوستان کا یہ احساس ایران کی دوبارہ ساخت میں کسی غیر دوستانہ یا بظاہر غیر دوستانہ کارروائی کی وجہ سے مستحکم ہوگیا تو گو کھلی ہوئی بغاوت نہو مگر تاہم یہ امور وفاداری اور نیک نیتی کے سرمایہ کو جو ہندوستان کے مسلمانوں میں موجود ہے آہستہ آہستہ خاموشی کے ساتھہ کم کرنے والے ہونگے -

تجارت ایک معقول مقدار میں ایران کے ساتھہ ہو رہی ہے - مارچ کی رپورٹ دکھاتی ہے کہ شیراز کے شمال کی طرف عموماً سڑکوں کی حالت اطمینان بخش رہی - سہ ماہی کی جنوبی چنگی کی رسیدیں سنہ ١٩١٢ ع کی اسی سہ ماہی کی رسیدوں کی نسبت ١٠ - ہزار پاونڈ زیادہ ہیں -

لارڈ کرزن نے روسی سڑکوں کی تصویر بہت ہی طرفدارانہ کھینچی ہے' کیونکہ تمام شمالی علاقہ میں انتظام کسی طرح بھی محفوظ نہ تھا - روس باطوم اور طہران کے مابین ریل کے مسئلہ پر بالکل دوستانہ طور پر گفت وگو کر رہا تھا - اسوقت طہران سے آگے کسی لائن کی خواہش نہیں -

بے طرف حصے کو توڑ دینے اور اسمیں ایران کو خود مختار کر دینے کے مشورہ کی بابت لارڈ مورلے کو جو کچھہ کہنا تھا وہ یہ تھا کہ برطانیہ اور روس دونوں کامل اتفاق کے ساتھہ کام کر رہے ہیں' اور اس حصے کی حالت میں کسی قسم کے تقرر پر بحث کی جانے والی نہیں ہے -

نهيں - آنعضرت نے اسي نكته كي طرف اشارہ كيا هے جہاں فرمايا هے :

رب صائم ليس لـه من صيامـه الا الجـوع ' و رب قائم ليس له من قيامه الا السهر (رواہ ابن ماجه)

كتنے روزہ دار هيں ' جن كو روزہ سے بجز گرسنگي كچهه حاصل نہيں ' اور كتنے تہجد گذار هيں جنكي نماز تہجد سے بيداري كے سوا كچهه فائدہ نہيں -

يه كون لوگ هيں ؟ يه وہ لوگ هيں جنكے جسم نے روزہ ركها ' ليكن دل نے روزہ نہيں ركها ' انكي زبان پياسي تهي ليكن دل پياسا نه تها ' پس رحمت كا كوثر انكے ليے نہيں كه پياسے نه تهے -

هماري تقسيمات اوقات زندگي كي سب سے بڑي اور طويل تقسيم خود هماري عمر اور سب سے مختصر لحظه هے - همارے ليے هر لحظه ايمان بالله بما جاء الرسول ' هر روز پانچ بار سجدۂ نياز ' هر هفته نماز جمعه ' هر سال صيام رمضان و زكوۃ اور عمر ميں ايک بار زيارت مسجد خليل و اداے نماز ابراهيمي فرض هے -

همارا سالانه فرض دو هے ' ايک جسماني اور ايک مالي ' فريضۂ مالي (زكوۃ) محدود باوقات مخصوصه نہيں هے ' ليكن همارا فريضۂ جسماني محدود باوقات هے كه پہلے سے خدا كي مسكين مخلوق هر ساعت اور هر حالت متمتع هوتي رهے ' اور دوسرے سے وہ عام يكرنگي اور اظهار اجتماع و وحدت قلوب و اجسام متصور هے ' جو هر روز مساجد ميں ' اور هر سال هر شهر كے كوچۂ و بازار اور گهروں ميں اور عمر ميں ايک بار كوہ فاران كے دامن ميں نظر آتي هے -

پس همارے سال كا ايک مهينه هماري زندگي كا ايک ايسا حصه هونا چاهيے ' جو تنزہ جسم اور طهارت قلب كا كامل نمونه هو ' تاكه همارا كامل سال منزہ اور طاهر هو ' اور اسطرح هماري كامل زندگي منزہ اور طاهر هو ' اسي ليے آنعضرت نے فرمايا هے :

من صام رمضـان ايمـاناً و احتساباً غفـرله ما تقـدم من ذنبه (رواہ البخـاري)

جس نے رمضان كے روزے ايمان اور احتساب (نيكى) كے ساتهه ركهے ' اوسكے اگلے گناہ معاف هوے -

گناهوں كى معافى اور مغفرت كا حصول ' تمام اعمال انسانيه كا مقصود وحيد اور تمام نيكيوں اور بركتوں كا اساس كار هے ' ليكن كيا جس نے حصول مغفرت اور گناهوں كى معافى كى اميد دلائي اس نے يه نہيں بتايا هے ' كه وہ مشروط بايمان و احتساب هے ؟

ايمان و احتساب كيا شے هے ؟ حقيقت صوم كے وهي عناصر ثلاثه هيں جن كي طرف كتاب عزيز نے اشارہ كيا هے - يعني اتقاء ' تقديس و تكبير اور حمد و شكر -

اتقا كے لغوي معنى " كسي چيز سے بچنے " كے هيں ' ليكن اسلام كي اصطلاح ميں " اتقا " كے كيا معنى هيں ؟ " تمام دنياوي آلايشوں سے ' تمام انساني كمزوريوں سے ' تمام جسماني خواهشوں سے اور تمام نفساني نجاستوں سے جسم و روح كا محفوظ ركهنا " يهي حقيقت و ماهيت صوم هے ' جس كے ساتهه ساتهه دل سے تقديس و تكبير كي صداے غير محسوس اور زبان سے حمد و شكر كي آواز جهر بلند هوني چاهيے ' تاكه معتكف حراء كے اسوۂ حسنه كا كامل اتباع هو -

تم سمجهتے هو كه آلودگي گناہ ' آلائش هوى ' اور ارتكاب عصيان و نجاسات نفساني ' ناقض صوم نہيں ' ممكن هے كه جسم كا روزہ نه ٹوٹتا هو ' ليكن دل كا روزہ تو ضرور ٹوٹ جاتا هے ' اور جب دل ٹوٹا تو جسم ميں كيا ركها هے ؟ :

الصائم في عبادة من حين يصبح الى ان يمسى ما لم يغتب ' فاذا اغتاب خرق صومـه (رواہ الديلـمي)

روزہ دار صبح سے شام تک عبادت خدا ميں هے جب تک كسي كي برائي نكرے ' اور جب وہ برائي كرتا هے ' تو اپنے روزہ كو پهاڑ ڈالتا هے -

تم سمجهتے هو كه بغاوت نفس ' اطاعت هوى اور عمل شر ' منافي صوم نہيں ' ليكن ميں تمهيں سچا سمجهوں يا اوس كو (يعني آنعضرت صلى الله عليه وسلم كو) جو كهتا هے :

ليس الصيام من الاكل والشرب انما الصيام من اللغـو و الـرفـث (رواہ الحاكم في المستـدرک و البيهقي فـي السـنن)

روزہ كهانے پينے سے پرهيز كا نـام نہيں هے بلكـه لغـو وعمـل شـر سے پرهيـز كا نام هے -

كيا تم يه سمجهتے هو كه قول زور ' عمل بد ' اور طغيان قلب مضر صحت صوم نہيں ؟ ليكن ميں كيا كروں كه مخبر صادق كى وہ آواز سنتا هوں ' جس كى ميں تكذيب نہيں كرسكتا :

من لم يدع قول الزور والجهل والعمل به فلا حاجة لله ان يدع طعامه و شرابه (رواہ البخاري والتـرمذي والنسائى و ابن ماجة و اللفظ له)

جو حالت صوم ميں كذب و زور اور جهالت كے كام كو نہيں چهوڑتا تو خدا كو كوئي ضرورت نہيں كه روزہ دار اوسكے ليے بيكار اپنا كهانا پينا چهوڑے '

پس اچهي طرح سمجهه لو كه صوم كى حقيقت كيا هے ' وہ ايک حالت ملكوتى كے ظهور كا نام هے - صائم كا جسم انسان هوتا هے ليكن اوسكي روح فرشتوں كي زندگي بسر كرتي هے ' جو نه كهاتے اور نه پيتے هيں وہ تمام ماديات عالم سے پاک اور ضروريات دنياوي سے منزہ هيں - ان كي زندگي كا فقط ايک مقصد هوتا هے ' اطاعت اوامر الهي ' اسليے صائم نه كهاتا هے نه پيتا هے - وہ ماديات سے پاک اور ضروريات دنياوي سے منزہ رهنے كى ' جهانتک اوس كى خلقت و فطرت اجازت ديتي هے ' كوشش كرتا هے -

صائم مجسم نيكي هے ' وہ كسي كي غيبت نہيں كرتا ' وہ كسي كو برا نہيں كهتا ' وہ كسي سے جهالت نہيں كرتا ' وہ بدي كا بدله نيكي سے ديتا هے وہ اوس كا امتثال امر كرتا هے جو كهتا هے ' (يعنى آنعضرت صلعم) :

اذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا . . فان سابه احد او قاتله فليقل انى امرؤ صائم (رواہ البخاري)

تم ميں سے جب كسي كے روزے كا دن هو تو نه بدگوئي كرے نه شور و غل كرے اگر كوئى اوسے برا كهے يا اوس سے آمادۂ شمشيرزنى هو تو كهدے ميں روزے سے هوں

الله اكبر ! وہ هستياں كهاں هيں ؟ جو تلوار كا وار روزہ كى سپر پر روكتى هيں ' روزہ سپر هے ' بے شبه سپر هے ' وہ آخرت ميں حملۂ جهنم سے بچاتا هے ' اور دنيا ميں بغاوت نفس سے بچاتا هے ' طغيان هونے سے بچاتا هے ' اور خبث عمل سے بچاتا هے ' كيونكه روزہ كى جزا خود خدا هے ' اور وہ خير محض اور نيكى خالص هے -

قال رسول الله صلعم : قال الله تعالى كل عمـل ابـن آدم له الا الصيـام فانه لي و انا اجزي به و الصيـام جنـة - (رواہ البخاري)

حديث قدسى هے كه خدا نے فرمايا انسان كا تمام عمل اس كے ليے هے ' ليكن روزہ ميرے ليے هے ميں اوسكى جـزا هـوں اور روزہ سپر هے '

پس مبارک هے وہ جو اس سپر كو ليكر كارزار اعمال ميں آتا هے ' كه وہ حملۂ نفس سے زخمى نهوگا ' مبارک هے وہ جو ان ايام ميں بهوكها رهتا هے كه وہ آسودہ هوگا ' مبارک هے وہ جو ان ايام ميں پياسا رهتا هے كه وہ سيراب هوگا - سبوح قدوس ربنا و رب الملئكة والروح -

زمانے تک یورپ کي کسي قوم نے مصر پر اقتدار قائم کرنے کا ادعا نہیں کیا - لیکن نہر سویس کے کہلتے هي انگریزوں نے هندوستان کی حفاظت کا بہانہ ڈھونڈھا - اور مصر میں قدم جمادیے -

یه وہ زمانه تھا جبکه احمد عرابي کے ماتحت مصر میں ان کي ملک گیري کے خلاف آگ بھڑک رهي تھي - بد قسمت مصر پر یه دوسرا تازیانه تھا - عرابي نے بات تو معقول کي ' لیکن یه نه سمجھا که مصر کے کھیت کاٹنے والے (فلاح) انگریزي فوج کے کاٹنے کي طاقت نہیں رکھتے - نتیجه یه هوا که انگریزوں نے فوج بھیجي ' ایک هي مقابله میں سب تتر بتر هوگئے ' اور انگریزي قبضه کي بنیاد پڑگئي - کچھه زمانے بعد ایک اور آفت آئي - مصر خاص کے علاوہ خدیو کے ماتحت نوبه دارفور اور کردوفان تا منتہاے منبع نیل تھا - محمد احمد مهدي سوداني کے کارنامے تو بہت مشہور هیں' مگر مصر کو ان کا سب سے زیادہ ممنون هونا چاهیے که انهوں نے ایک بڑے ملک کے قبضه میں رکھنے کے بوجھه سے جس کا مصر متحمل نه تھا اس کو سبکدوش کردیا - مگر انگریزوں نے غریب مصر کے کندھے پر پھر وهی جوا ڈال دیا - اس کو مجبور کیا که سودان پھر فتح کیا جائے - غرض تو اپني تھي' سوچا که هماري تھوڑي سي مدد کا احسان بھي مصر پر رهے گا ' اور اس کارروائي سے مصر کا خزانه بھي خالی هوکر همارا دست نگر هوجائیگا - غرض جس خونریزي سے سودان دوبارہ فتح هوا اس کو نظر انداز کرکے دیکھنا چاهیے که مصر کو اس سے کیا فائدہ هوا؟ سودان پر دو عملی حکومت قائم کي گئي - اور وہ اینگلو ایجیپشن سودان کے نام سے مشہور کیا گیا - وہ دو عملي کیا تھي؟ یعنے ملک کي آمدني انگریزي خزانه میں اور خرچ مصري خزانه سے - بعینه اس کي مثال سراج الدوله کے بعد بنگال کي دو عملي کي سي تھي - سودان بجاے برکت کے مصر کے گلے میں لعنت کا طوق هوگیا ' اور یه بد قسمت مصر پر تیسرا تازیانه تھا -

لیکن مصر کا ایک تعلق اور هے ' جس کو میں نے ابھي بیان نہیں کیا - مصر بالکل آزاد و خود سر نہیں ' بلکه زیر سیادت سلطاني هے - سلطان کے حقوق مصر میں یه هیں :

(١) خراج جس کي مقدار سات لاکھه پونڈ سالانه هے -

(٢) وصولي ٹیکس بنام سلطان -

(٣) سکوں اور سرکاري کاغذات پر طغراے سلطاني کا هونا - و علم وغیرہ پر ترکي نشان -

(٤) فوج کی تعداد بڑھانے اور غیر ملک سے قرض لینے میں اجازت سلطاني -

(٥) کسی غیر ملک کے باشندے کو مصر میں آباد نہونے دینا' بغیر اجازت باب عالي -

(٦) مذهبی افسروں کا تقرر سلطان سے -

(٧) خدیو کی معزولی کا اختیار -

(٨) مصري کنٹنجنٹ سے ترکی کی مدد کرنا' بروقت جنگ -

(٩) کسی آهن پوش جهاز کا نه رکھنا -

لکھنے میں تو یه حقوق بہت بڑے معلوم هوتے هیں - لیکن ترکی اثر جو کچھه اب باقي هے اس سے تو میں یه ڈرتا هوں که نوجوان ترک اس براے نام سیادت کو بوسینه و هرسک کی طرح انگریزوں کے هاتھه بیچ نه ڈالیں -

اسی سلسله میں میں سائپرس یا قبرس کا ذکر بھی کرنا چاهتا هوں - جزیرہ قبرس جنگ روس روم سے پہلے ترکی کے ماتحت تھا - یه جزیرہ بحر روم کے جزیروں میں بلحاظ رقبه تیسرے نمبر پر هے - لیکن زرخیزي میں وہ غالباً سب سے اول هے - یه هر قسم کے کانوں اور نفیس جنگلوں کے لیے مشہور هے - لیوانٹ میں ادرنه کے مقابل واقع هے - آبادی تین لاکھه هے - جس میں پانچواں حصه مسلمان هیں - یه وهی جزیرہ هے جو سب سے پہلے عرب کے هاتھه آیا تھا - اور امیر معاویه نے جہاں عرب کے چند خاندانوں کو آباد هونے کے لیے بھیجا تھا - جنگ روس و روم کے خاتمه پر انگریزوں نے مسلمانوں کو روس کے خلاف مدد دینے کے معاوضے میں اس کو مانگ لیا - لیکن وعدہ کیا تھا که روس کے آیندہ حملوں کے خطرے نکل جانے پر واپس کردیا جائیگا - اس جگه میں یه عرض کرنا ضروري سمجھتا هوں که مصر میں فوج بھیجتے وقت مسلمانوں سے یه وعدہ کیا گیا تھا که امن هونے پر فوج بہت جلد مصر سے واپس بلالي جائیگی - قبرس سے اب بھي براے نام ایک خراج سلطان کو جاتا هے - اور وهاں سلطان کا ایک هائی کمشنر بھي رهتا هے - قبرس انگریزوں کے نزدیک بہت اهم نہیں' اور جبکه مالٹا کے ایسا با موقع جزیرہ بحر روم میں پاس هے تو یه اس کو بہت ضروري نہیں سمجھتے - چنانچه مسٹر گلیڈسٹون نے ایک وقت میں راے دی تھی که یه جزیرہ یونان کے حوالے کردیا جائے - خدا معلوم یه کہاں تک صحیح هے که معاهدۂ خلیج فارس میں بحرین کي طرح ترک قبرس سے بھي دست بردار هوگئے - اگر فی الواقع ایسا هي هے تو ترکوں کی ناداني پر جتنا افسوس کیا جائے بجا هے - قبرس سے بڑھکر ترکی بیڑے کے لیے اور کوئی اچھا موقع نہیں' جہاں سے وہ مصر' ساحل شام' ایشیاے کوچک' اور ایک حد تک ایجین بلکه دردانیال و عرب کی بھی حفاظت کرسکتا هے - علاوہ اس کے جو نفع ایسک زرخیز زمین سے

ملک	رقبه			آبادي
(١) مصر	٤٠٠,٠٠٠	مربع	میل	١٢ ملیون -
(٢) قبرس -	٣,٥٨٤٠	"	"	٢٣٧,٥٠٠
(٣) حجاز' یمن' عسیر -	١٧٣,٧٠٠	"	"	٨ ملیون -
(٤) شام' عراق -	٣٠٩,٢٧٠	"	"	٦ ملیون -
(٥) ارمینیا -	٩٢,١٢٠	"	"	٥ ملیون -
(٦) ایشیاے کوچک	٢٠٩,٣٨٠	"	"	١١ ملیون -
(٧) یورپ (جنوب خط اینوس و میڈیا)	٢,٤٣٢	"	"	٣ ملیون -
	١,١٩٠,٤٨٦			٣ لاکھه ٢٤ ملیون -
پہلا رقبه -	١,٥٧٤٤٠٠	مربع	میل	
پہلي آبادي	٤٠ ملین			

" سلطنت عثمانیه کا شاندار مستقبل هو سکتا هے - اور اسکے پورے نقصان کي تلافي هو سکتي هے - اگر مصر و قبرس شامل هو جائے - "

مصر اور قبرص

از ایس - ایم - اے - رفیقي

اس کے پلے جو خدشه مجکو معاهدۂ خلیج فارس سے انگریزوں نے عرب پر اقتدار پانے کا هوا تها وہ اگرچه ایک حد تک بجا ہے - مگر شاید قبل از وقت تها ' اب سنا جاتا ہے که کویت پر انگریزوں نے ترکي سیادت کو تسلیم کرلیا ہے ' اگرچه عمال بحرین و جزیرہ نماے القطر کو ترکوں کے اثر سے نکالنے میں کامیاب هوگئے ' مگر میرے خیال میں خواہ انگریزوں کا اثر ایک حد تک بحر عمان پر قائم هوجائے ' لیکن بفضله نواح عرب اور اس کے شمول کے صوبے ابهي تک ترکوں کے قبضه اقتدار میں هیں ' اور انگریزوں سے یه امید نہیں که وہ اٹلي کي طرح بے محابا ان صوبوں کو ترکوں سے چهین لینے کي کوشش کرکے هندوستان کے مسلمانوں کو اپنے برخلاف کرلیں گے - گو اس میں شک نہیں که انگریز عموماً عرب پر اور خصوصاً حجاز پر اپنا اقتدار قائم کرنا چاهتے هیں ' اور ایک خاص حکمت عملي سے اس کام کو حد انجام تک پہونچانے کی فکر میں هیں - مسٹر اسکاون بلنٹ کی کتاب فیوچر آف اسلام سے اس بات کا بخوبي پته چلتا ہے - وہ چاهتے هیں که ترکوں سے عام مسلمانوں کا دل پهیر کر انگلستان کي امن پسندي اور انصاف پرستي کا روشن پہلو دکهائیں ' اور پهر ناصح مشفق بن کر مسلمانوں کو صلاح دي ہے که ظالم اور لامذهب ترک (جو حاجیوں کے لیے بڑي تکلیفوں کا باعث هیں) کے بجاے شاہ انگلستان کو خادم الحرمین اور خلیفة المسلمین سمجها جائے ' جو حجاز کي حکومت نیک نیتي سے شرفاے مکه کے اقتدار میں قائم رکهیں گے - اس سے بهي خطرناک وہ تجویز ہے جس کے رو سے خدیو مصر کو شام و حجاز کا ملک دلانے کي کوشش هورهي ہے اور خدیو کي حالت وهي رکهي جائیگي جو اب ہے - با ایں همه میں مسلمان هوکر کبهي اس خیال کو دل میں نہیں لا سکتا که خدا کا یه فرمان " هم نے تورات میں لکهنے کے بعد زبور میں بهی لکهه دیا که زمین کے وارث همارے نیک بندے هونگے " غلط هوگا - یا مسلمان کے هوتے خدا دوسري قوم کو اس معزز لقب سے مشرف کریگا - البته اگر ترک نیک مسلمان نه رهیں جس طرح بني امیه و بني عباس کے آخري حکمراں نه تهے تو خدا کي خدائي میں کمي نہیں - وہ ان سے کهي بهتر قوم کو مسلمان کرکے لائیگا - لیکن انگریز یا کسي عیسائي قوم کا ان مقدس مقامات کا وارث هونا گو تهوڑے وقفے کے لیے ممکن ہے ' تاهم اس امکان کو بهی واقع سمجهو که خداے اسلام کسی دوسرے صلاح الدین کے بهیجنے پر بهی قادر ہے -

البته جب هم ارض مقدس کے وارث قرار دیے گئے تو هم پر ضروري ہے که اس کي حفاظت میں هم کوئي دقیقه اٹها نه رکهیں ' اور اس کو اندروني و بیروني خدشے سے پاک رکهیں ' لیکن کیا حالت موجودہ هم کو اس کا اطمینان دلاسکتی ہے - حالت موجودہ سے میرا مطلب ترکوں کی شکست نہیں ' کیونکه عارضی شکست سے قوم کو ایک اچها سبق ملتا ہے - اور نقصان کی تلافی ممکن ہے ' مگر وہ خطرہ جو مسئله مصر کی شکل میں نمودار ہے اگر طے نه هوا تو یه حالت نا قابل اطمینان کہی جا سکتی ہے ' جو مقدس ملک کی وراثت هم سے ضرور لیکر رهیگا ' او خدا کا وہ کلام پورا هوگا که

" ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم "

ملک مصر افریقه کے شمال و مغرب گوشے میں وادي حلفا (طول البلد ۲۲ - درجه) تک پهیلا هوا ہے - مشرق میں بحر احمر اس کو عرب سے جدا کرتا ہے ' مگر خا کناے سویس اس کو شام و فلسطین سے ملائے هوے ہے - مغرب کي جانب لیبان کا مسلسل ریگستان طرابلس الغرب تک پهیلا هوا ہے - اگر نخلستان کفرہ (جو شیخ سنوسي کا دارالاقامة ہے) شامل کرلیا جاے تو اس کا رقبه چار لاکهه مربع میل کا هوتا ہے - گویا هندوستان کے رقبے کی ایک چوتهائي - آبادي ۱۲ - ملین ہے - مجکو اس کي عام جغرافیه لکهنے کي ضرورت نہیں ' یه سب جانتے هیں که وادي نیل جس کا رقبه ۱۲۰۰۰ - مربع میل ہے ' دنیا میں یه گویا سب سے زیادہ زرخیز خطه ہے - علاوہ اس کے یہاں کي آب و هوا تمام ملکوں سے بهتر و صحت بخش ہے - اسي آب و هوا کے اثر پذیر ذهن و دست و دماغ تهے جنهوں نے دنیا کي سب سے زیادہ عجیب و غریب و قدیم عمارت (اهرام) مصري بنائی ہے - لیکن جو بات ان سب سے اهم تهي وہ مصر کا محل وقوع ہے - مصر هندوستان کي دهلیز کها جاتا ہے ' مگر حق تو یه ہے که اس کو حجاز مقدس کا مضبوط دروازہ کہنا چاهیے ' جیسا که دوسرا جنوبي دروازہ آبناے باب المندب ہے ' جہاں جزیرہ بیرم اسکا سد باب ہے - یه بهي مصلحت ایزدي تهي که اس نے اپنے گهر کي حفاظت کا اس قدر سامان کیا ' اور ان دروازوں کا پاسبان مسلمانوں هي کو بنایا - چنانچه اگر کوئي قوم شمال یا جنوب سے حجاز کے سر کرنے کا سودا لیکر آئے تو وہ صحراء شام یا صحراء (الربع الخالي) یا حبش و سودان کے دشوار گذار منازل میں سر مارا کیے ' اور اس کے طے کرنے هي میں اپني همت هاردے - لیکن دیکهنا یه ہے که اب کلید کعبه کسکے هاتهه میں ہے - نہر سویس کا کهلنا قیامت هوگیا که خود مصر آپ دهاپے کا دنگل بنگیا ' اور انگریزوں کے بحر احمر اور زمین فراعنه کے اقتدار نے حجاز کي پوزیشن کو ایک خطرناک حالت میں کردیا - اب اسکي حفاظت کا کیا سامان ہے صرف ترکوں کي اپني ذاتي دلیري - لیکن یه کب تک ؟ ! - اسلامی تاریخ میں شاید اس سے برا زمانه کبهي نه آیا هوگا جبکه اقوام فرنگ کي دیرینه خواهش فتح مصر میں خود محمد علي پاشا نے مدد کي - نپولین نے ایک وقت میں مصر فتح کیا - لیکن خدا نے جلد اس کے نکالنے کا سامان پیدا کردیا ' مگر جب مسلمان خود اپنے پاؤں کو تیشه و تبر کے حوالے کردیں تو اس کا کیا علاج ؟

مصر کا ترکي سے جدا هونا گویا اسلامي شجر سے ایک سرسبز شاخ کا کٹ جانا تها ' اور ظاهر ہے که کٹي هوئي شاخ کب تک سرسبز رہ سکتي ہے - نصف صدي تک ترکي نه کسي طرح کام چلا گیا ' مگر اسمعیل پاشا کے وقت میں تو مصر کي پوري عزت هوگئي - وہ یورپ کے مهاجنوں کے هاتهه بیچ ڈالا گیا ہے - گو نتیجه

ادبیات

خطاب بہ اسلام

محضر حسن ترا مہر بعنوان شدہ است * ختم خوبی بتو اے خاتم خوبان شدہ است
مستفیض از لب تو عیسی مریم آمد * مستنیر از رخ تو موسی عمران شدہ است
ہر کہ داغے بجبین داشتہ از بندگیت * مہ تابان شدہ اویا مہ کنعان شدہ است
باجہان کرد ورودت اثر باد بہار * ہر بیابان ز قدوم تو خیابان شدہ است
تا چہ اقبال نکوہیدہ ز امت سرزد * کہ گرفتار بہ بند غم و حرمان شدہ است
روس مذہب رس نیفگندہ اگر سایہ چو بوم * از چہ ویران ہمہ معمورۂ ایران شدہ است
دولت مشہد اگر رفت بہ یغما بدلش * خاک آں خطہ ہمہ گنج شہیدان شدہ است
حملہ ور گشتہ باعراب سنان وار اتلی * روبہی چہرہ بہ شیران نیستان شدہ است
بوم گوئی کہ ہمہ بوم و بر روم گرفت * بام شام از اثر شومی ترکان شدہ است
آنکہ از ہیبت او لرزہ فتادے بر کوہ * چوں پر کاہ بخود حیف کہ لرزان شدہ است
... شیرازۂ مجموعہ اسلام گسست * کہ چو اوراق خزان دیدہ پریشان شدہ است
کشتہ ہر یکدگر افتادہ چو مستان بر خاک * صحن میخانہ فضاے سر میدان شدہ است
باغبان خرم و شادند کہ کوہ و صحرا * لالہ زار از اثر خون مسلمان شدہ است
تیرہ و تار جہان گشتہ بچشم مردم * کہ ز غم صبح وطن شام غریبان شدہ است
مومنان پنبہ بگوشند و بجاے تکبیر * جاے حیف است کہ ناقوس خروشان شدہ است
موسی کو کہ برآرد بعصا بازو مار * پر ہمہ کوہ و درا ز اژدر و ثعبان شدہ است
عیسی کو کہ فرود آید ازیں بام رفیع * چار سو فتنۂ دجال نمایان شدہ است
خواب خوش تا بکجا صبح قیامت بدمید * شورش حشر بپا در ہمہ گیہان شدہ است
صبح شد صبح تو ہم اذن اذان دہ بہ بلال * گرم تسبیح سحر مرغ سحر خوان شدہ است
صبح سر بر زدہ بردار سر از بالش خواب * فتنہ بیدار شد و خلق ہراسان شدہ است
ناخدائے ازل اے ناخدا را بفرست * مبتلا کشتی اسلام بطوفان شدہ است

گوش کن نالہ و فریاد و بدہ داد عزیز
کہ بداد تو و امداد تو نالان شدہ است

[خواجہ عزیز الدین • عزیز • لکھنوی]

غزل

چناں دل شاد می آئی بمقتل بودہ گویا * ز خون بے گناہے دست خود آلودہ گویا!
بانداز تبسم می تپد نبض لب زخمم * نمک از ریزش شور تبسم سودہ گویا
بقدر اضطراب ماست شوخیہاے ناز تر * بکنج خلوت بیتابیم آسودہ گویا
سرت گردم بطرز خاص ورزیدی جفا با من * بمشق شیوۂ عاشق نوازی بودہ گویا!

سخن از لذت وصل و شراب عیش می گوید
بقتل زحشت شوریدہ سر فرمودہ گویا!

[مولوی رضا علی - وحشت]

حاصل هوتا ہے وہ علحدہ - بحالت دیگر اس کا دوسري قوم کے قبضے میں رهنے سے وهی اثر شام و مصر پر پڑیگا ' جو جزائر ایجین کے نکل جانے سے سواحل ایشیاے کوچک پر پڑسکتا ہے -

خدا نخواستہ اگر باب عالی کو تازہ مفتوحات (ادرنہ وغیرها) سے محروم رکھا گیا اور یورپ کی تهدید آمیز حکمت عملی اس موقع پر بهی کامیاب نکلی ' تو اس حالت میں ترکی سلطنت، موجودہ مقبوضات ایشیا اور یورپ کے اس ٹکڑے پر جو اینوس اور میدیا کے جنوب میں واقع ہے ' جزائر ایجین پر محدود رہ جائیگی - ترکوں کو اس میں اضافہ کرنے کے لیے قبرس و مصر کی ضرورت ہے - اس وقت یہ پوري سلطنت بن کر اپنے پچهلے نقصان کي تلافي کردیگي - اسکا رقبہ هندوستان کے برابر اور زرخیزي میں تمام دنیا سے بڑهکر هوگا - یہ تمام قدیم قوموں کے مسکن پر شامل هوگي - بابل ' مصر ' کنعان ' کالدیا وغیرہ کی قدیمترین تاریخی اقوام کے وطن پر اسی سلطنت کا سکہ رواں هوگا ' اور اسی طرح اسلامي تہذیب کے جتنے مرکز و مستقر تھے سب اسي سلطنت میں شامل رهیں گے - عراق ' یمن ' مصر ' شام ' روم - خلفاء کے پایہ تخت بهي اسي سلطنت میں واقع هونگے - یعني مدینہ ' کوفہ ' دمشق ' بغداد ' قاهرہ ' قسطنطنیہ -

آبادي میں مسلمانوں کا عنصر بهي غالب هو جائیگا (مصر میں تقریباً ۹۸ - في صدي سے زائد مسلمان آباد هیں) اور عیسائیوں کی تعداد پهر ایسي اهم نہ رهیگي - مصر شامل هوکر جیسا میں پہلے لکهہ چکا هوں حجاز کي بڑي تقویت کا باعث هوگا - موجودہ مصر کي سرحد تو بندرگاہ ینبوع تک پهیلي هوئي ہے اور " طور سینین " کا مقدس خطہ بهي اس میں شامل ہے - نیز مقبوضات افریقہ میں مصر کے شمول سے مسلمانان افریقہ کو تقویت ملیگي - اور ان کي حالت جاننے کے لیے یہ ایک دیدبان رهیگا - یہیں سے سلطان روم افریقہ کے مسلمانوں پر اپنا اثر پهیلا سکتے هیں - حجاز و مصر کا اتصال (بذریعۂ ریلوے) تمام افریقی حاجیوں کي بڑي مشکلات کو کم کردیگا ' لہذا ترکوں کو چاهیے کہ اپنا مستقبل شاندار بنانے کے لیے سب سے پہلے اس مرحلے کو طے کریں ' اور ان اصلاحات و ترقیات کی تجاویز کو اپني بڑي سلطنت پر نافذ کرنے کی جانب پوري طاقت سے متوجہ هوجائیں - اب سوال یہ ہے کہ اس مقصد براري کي کیا صورت هو - کیا ترکوں کو انگریزوں سے سمجهوتا کرنا چاهیے ؟ واقع میں جان بل کیا ایک حد تک مسلمانوں کا دوست ہے ' اور اس کے راضي کرنے میں بڑي دقت کا سامنا نہ کرنا پڑیگا ؟ یہ حدس و ظن اگر صحیح ہے ' اور اس کا جواب اگر اثبات میں مل سکتا ہے - میری راے ہے کہ معاهدۂ خلیج فارس کي طرح اور ایک نیا معاهدہ ترکي اور انگلستان میں مصر کي بابت قرار پائے - جس میں ذیل کے اصول قائم کیے جائیں :

(۱) ترکی اور انگلستان میں یہ ایک دوستانہ معاهدہ هو کہ دونوں سلطنتیں بہ وقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کرینگی - پہلی طاقت کسی غیر قوم کو مصر یا ترکی سے هندوستان پر حملہ کرنے کی مزاحم هوگی - نیز هندوستان کے مسلمانوں کو انگلستان کا خیر خواہ بنانے میں کوشاں رهیگی - دوسري طاقت حسب حاجت ترکوں کی مدد کریگی - علاوہ اس کے آس کو ترقی اور اصلاحات کے شروع کرنے میں مددگار رهیگی - اور ان کے لیے کوئی دقت و زحمت پیدا نہ هونے دیگی - (یہ بالکل معاهدۂ جاپان و انگلستان کی طرح هوگا -)

(۲) انگلستان کو وہ تمام ملک حوالہ کیا جائے جو وادي حلفہ سے جنوب مصر و انگلستان کے مشترک مقبوضات هیں - اور مصر اپنے حقوق سے وهاں دست بردار هوجائے - اسکے عوض جزایرہ قبرس مصر کو تفویض هو - اور انگریزي فوج مصر سے واپس بلا لی جاے -

(۳) سلطان اپنے عهدۂ خلافت کو کام میں لاکر امیر افغانستان کو آمادہ کریں کہ وہ انگریزوں سے اپنے کاموں میں اس حد تک مدد لیا کریں کہ استقلال افغانستان میں خلل نہ پڑے -

(۴) خدیو کے حقوق وهي رهینگے جو اسکے قبل تھے - البتہ اس میں یہ اضافہ هوگا کہ وہ عثمانی کیبینٹ کے ایک وزیر بهی سمجھے جائینگے ' اور سرعسکر یا شیخ الاسلام یا کسی دوسرے وزیر کے مانند پارلیمنٹ اور سلطان روم کے روبرو اپنے کاموں کے جواب دہ هونگے -

(۵) قبرس خدیو مصر کے قبضے میں رهیگا ' لیکن تمام خارجي معاملات کا تعلق ترکي وزیر خارجیہ سے هوگا -

(۶) پارلیمنٹ ترکي میں مصر سے بهي مبعوث (ممبر) لیے جائینگے -

(۷) مصر کي فوج محدود هوگی اور ترکي فوج سمجهي جائیگي - نیز سلطاني فوج تمام مصر میں متعین رهیگي -

اس عهد نامے کے دو حصے هیں ' پہلا ترکي و انگلستان کے متعلق ' اور دوسرا مصر و ترکي کے متعلق ہے - عهد نامے کی تکمیل سے جو فائدہ انگلستان کا ہے وہ مسلمانان هند کا دل اپنے هاتهہ میں لے لینا ہے - مسلمانان هند ترکی کو اپني قوم کي سلطنت سمجهتے هیں ' یهی نہیں کہ وہ دین میں ایک هیں بلکہ زیادہ تر وہ اسي قوم سے تعلق رکهتے هیں جس سے نسل عثماني - انگریزوں کو مسلمانوں کي وہ ناراضي یاد هوگي جبکہ عقبہ کے معاملے میں انگلستان نے غلطي سے ترکوں کو دهمکایا تها - وہ خود دیکهتے هیں کہ موجودہ لڑائي میں ترکوں سے مسلمانوں کي کیا همدردي ہے ' اور وہ انکی تکلیف سے کسقدر بے چین هیں ؟ کاش جان بل کو اسکے خود غرض مشیر نہ بہکاتے ' اور وہ موجودہ لڑائی میں کچهہ بهی ترکوں سے همدردي کرتا تو مسلمانان هند اس کو هندوستان کي موجودہ بے چینی سے اطمینان کرادیتے - لیکن ابهی وقت ہے اور اس سے بہتر موقع کوئی نہیں کہ ترکی و انگلستان میں ایک دوستانہ تعلق اس شکل میں قائم هوجائے جیسا میں بیان کر آیا هوں - انگریزوں کو یقین کرنا چاهیے کہ وہ صرف مسلمانوں هی کے ساتهہ دیدے پر هند میں سلطنت کرنے کے قابل هیں - جس دن مسلمانوں کو یہ یقین هوگیا کہ انگریز انکے بهائیوں سے علانیہ بر خلاف هوگئے هیں ' وہ دن حکومت کے لیے اس قدر تشویش آفریں هوگا کہ اُس کے نتائج کے اظہار کی ضرورت نہیں -

اب ایک بات اور رہ گئی یعنی مسئلہ نہر سویس - نہر سویس هی ان تمام دقتوں کی جڑ ہے - اس میں شک نہیں کہ جسقدر فائدے اس سے یورپ نے اٹهائے هیں ' اتنا هی نقصان ایشیائی قوموں کو اس سے هوا ہے - کاش یہ نہر نہ کهدي هوتی - اور خدیو مصر حضرت فاروق اعظم کی دوراندیشي کو کام میں لائے هوتے - اگر سویس اب بهی بند کردي جائے تو اس سے موجودہ حالت پر کیا اثر پڑیگا ؟ سویس سے صرف یہ فائدہ ہے کہ یورپ اور ایشیا کے سفر میں آسانی هوگئی ' مگر یورپ ایشیا سے جتنا هی کم ملے اتنا هی بہتر ' علاوہ اس کے خشکي کے راستے ' جبکہ فارس ' مصر و ترکی کي مجوزہ ریلیں تکمیل کو پہنچ جائینگي ' یورپ کے لیے اس سے آسانی هو جائیگي - پس مناسب یہ ہے کہ اس فساد کي جڑ کو مستاصل هي کردیا جائے ' مجهکو معلوم ہے کہ جب فرانسیسوں نے نہر کے کهودنے کی کوشش کی تهی ' اور مصري اور ترکی حکومت نے اجازت بهی دیدي تهی تو انگریز هی تھے جنهوں نے اس راے سے اتفاق نہیں کیا تها - گو اسکے کهدنے میں بے حد روپیہ صرف هوا ہے ' لیکن وہ سب وصول هوگیا ' اور کام کے بگاڑنے میں کچهہ خرچ و دیر نہیں - وہ جلد پٹ

توخرچ کي زيادتي بالاخر وہ دن دکھا ديتي ہے جو اس کي زندگي کا آخري دن خيال کيا جاتا ہے -

يہي حال نباتات اور تمام دوسرے حيوانات کا بھي ہے - اس موقعہ پر ہم ايسي مثال پيش کرتے ہيں جو ہمارے مطلب کو اچھي طرح واضح کرديگي -

ايک تاجر کچھہ سرمايہ ليکر تجارت شروع کرتا ہے' آمدني خوب ہو رہي ہے' اور دکان کا خرچ بھي ابھي کم ہے - روز بروز سرمايہ ميں زيادتي ہوتي جاتي ہے' اور دکان کي طاقت بھي بڑھتي جاتي ہے - نوکر چاکر بھي زيادہ ہوگئے - محرروں کا ايک دفتر علحدہ کھول ديا گيا تاکہ حساب و کتاب ميں سہولت ہو - اس کے بعد وقت آيا کہ ايک دکان ناکافي معلوم ہونے لگي - اور کئي دکانيں کھول دي گئيں - ليکن پھر يکايک بازار مندا پڑجاتا ہے - خرچ تو وہي ہے مگر آمدني ميں کمي شروع ہوجاتي ہے - اس کمي کو سرمايۂ محفوظہ سے پورا کرنا پڑتا ہے - ليکن بازار کي وہي حالت رہتي ہے' اور خرچ روز بروز المضاعف ہوتا رہتا ہے - عملہ کي تخفيف بھي اب شروع کردي جاتي ہے' ليکن پھر بھي نقصان جاري و مترقي ' پورا نہيں پڑتا - آخر چند دکانيں بالکل بند کردي جاتي ہيں - مگر غريب تاجر کے مشکلات کا خاتمہ پھر بھي نہيں ہوتا - ان بند کردہ دکانوں سے جو سرمايہ نکالا تھا وہ بھي ختم ہوجاتا ہے' اور آخر کار تاجر ديواليہ بنائے جانے کي درخواست دے ديتا ہے -

بعينہ يہي حال حيوانات اور نباتات کا بھي ہے - انسان کو ليجيے - وہ ماں کے پيٹ سے سرمايہ ليکر آتا ہے' اور دو چار سال تک آرام سے سرمايہ جمع کرتا رہتا ہے - کچھہ اور بڑا ہوتا ہے تو نقل و حرکت بھي نسبةً کم ہوجاتي ہے اور حوادث کا سلسلہ بھي کم پڑجاتا ہے - اس ليے آمدني خرچ سے بہت زيادہ ہوتي ہے' اور يہ سب سرمايہ کو بڑھانے ميں کام آتي ہے - ليکن جوں جوں بڑھتا جاتا ہے' اس کي آمدني' جو اگرچہ خرچ سے اب بھي زيادہ ہوتي ہے مگر نسبةً پہلي آمدني سے بوجہ زيادتي حوادث اور نقل و حرکت کے' کم ہونا شروع ہوجاتي ہے' اور جب تک يہ آمدني خرچ سے زيادہ رہتي ہے' جسم بھي بڑھتا رہتا ہے - يہاں تک کہ ايک وقت آتا ہے' جب آمدني مذکورۂ بالا وجوہ سے کم ہوتے ہوتے خرچ کے برابر آجاتي ہے' اور يہي وہ زمانہ ہے جس کو شباب سے پکارا جاتا ہے - اُمنگيں جوش پر ہوتي ہيں اور دلوں کا طوفان زوروں پر - ليکن يہ وقت زيادہ دنوں تک نہيں رہتا اور پھر انحطاط شروع ہوجاتا ہے - اُمنگيں سرد پڑتي جاتي ہيں' جوشوں ميں کمي آتي جاتي ہے' اور اب سمجھہ اور تجربہ زيادہ کام آتا ہے - آگے چل کر جب خرچ اور آمدني ميں بہت زيادہ فرق ہوجاتا ہے تو يہ باتيں بھي جاتي رہتي ہيں' اور خيالات ديرپا ہوجاتے ہيں - يہاں تک کہ وہ وقت آتا ہے جب نہ اوٹھا جاتا ہے اور نہ بيٹھا جاتا ہے' کوئي بات ياد نہيں رہتي' بينائي کي قوت بھي کم ہوجاتي ہے' ہاتھہ پانوں ميں لرزہ پڑجاتا ہے' اور تمام قوتيں ايک ايک کرکے رخصت ہونے لگتي ہيں - اب موت سامنے ہے' اور ليجيے' وہ وقت بھي آہي گيا' سارا بنا بنايا کھيل بگڑ گيا -

غور کيجيے تو اس قانون حيات و ممات کو حيوانات اور نباتات کے ہر فرد پر صادق پاليے گا - يہ ايک سلسلہ ہے جو ہر وقت جاري ہے - آج جو پھول کھل رہے ہيں' کل وہ ضرور خاک ميں مليں گے' اور پھر کسي دوسري شکل ميں يہي ذرات بہت' يا تھوڑے' يا سب' نمودار ہوجائيں گے - ايک فلسفي شاعر نے اسي طرف کيا خوب اشارہ کيا ہے :

سب کہاں ؟ کچھہ لالہ و گل ميں نماياں ہوگئيں
خاک ميں کيا صورتيں ہوں گي جو پنہاں ہوگئيں

الہلال

انا نحن نحي الموتى ونكتب ما قدموا و آثارهم وكل شئ احصيناه في امام مبين - يہ جسم کي حيات و ممات ہے - ليکن ايک عالم قلب و روح بھي ہے - اس کي موت و حيات پر بھي نظر ڈالني چاہيے !

مجھے يہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مرجائے
کہ زندگاني عبارت ہے تيرے جينے سے

پھر يہ بھي ياد رہے کہ بعض زندگياں ايسي بھي ہوتي ہيں کہ اُن کا مرنا ہي اُن کي حيات کا آغاز ہے - ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات ' بل احياء ولكن لا تشعرون -

اقتلوني ! اقتلوني ! يا ثقات !
ان في قتلي حياة لا ممات

فطوبى لمن تشرف بهذه السعادة القصوى ' وهم الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون -

اشتہار

ہمارا ليڈر کون ہے

آخري فيصلہ کي گھڑي

دنيا بھول ميں ہے - روپوں کي تھيلي ميں ليڈر کو تلاش کرتي ہے - ہمارے رہنما حجازي رسول (صلعم) ہيں - تيرہ سو برس کي پائدار رہبري کو چھوڑ کر ہم خود غرض' بے اعتبار - اور مقلدين فرنگ ليڈر نہيں چاہتے - آخري فيصلہ کي ساعت اب آگئي - وہ ہفتہ وار اخبار توحيد ہے - ہر ہفتہ بڑي تقطيع کے آٹھہ صفحوں پر ميرٹھہ سے شائع ہوتا ہے - خط اور چھپائي نہايت صاف - لڑائي کي تصويريں - مفيد و دلچسپ اسلامي کارٹون - تازہ اخبارات و رسائل کا ضروري خلاصہ - انقلاب انگيز طوفاني چال' بيديني کے ليے بھونچال - امن و امان کے ليے نيک فال - ہر خاص و عام کے سمجھہ کے قابل باتيں - وہ طريقے جن سے ملک ميں ليڈر شناسي کا ملکہ پيدا ہو - خواجہ حسن نظامي دہلوي کي ايڈيٹري اور سرپرستي ميں ميرٹھہ سے جاري ہوگيا - قيمت سالانہ صرف ۳ روپيہ - نمونہ ايک آنہ کے ٹکٹ آنے پر مليگا - مفت نہيں - الہلال کا حوالہ ضرور ديجيے -

منيجر اخبار توحيد - لال کرتي - ميرٹھہ

الہلال کي ايجنسي

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں ميں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ايک عمدہ اور کامياب تجارت کے متلاشي ہيں تو اپنے شہر کے ليے اسکے ايجنٹ بن جائيں -

فلسفۂ حیات و ممات

اثر: مسٹر مسعود احمد عباسی

(٢)

پچھلی اشاعت میں اجسام ذیحیات کے نظام کی ترتیب و انتشار کا باعث بیان کرتے ہوے اُن تین امور کی جانب اشارہ ہوا تھا جو تمام نباتات و حیوانات پر صادق نظر آتے ہیں' ان میں پہلی بات (حصول قوۃ) تھی جس کا تذکرہ ہوچکا ہے' بقیہ دو امور حسب ذیل ہیں :

(٢) تنظیم قوۃ

"کیا بات ہے کہ آپ اسقدر دبلے ہوتے جاتے ہیں ؟ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے جسم کو کھانا لگتا ہی نہیں" - یہ فقرہ ہمارے روز مرہ میں بولا جاتا ہے - تنظیم قوۃ سے مراد یہی کھانے کا لگنا ہے - یعنی حاصل شدہ قوۃ جسم کے ہر حصے پر مناسب مقدار میں اور بہ آراستگی طبعی غذا پھیل جاتی ہے - حیوانات میں یہ گوشت و پوست میں مضمر ہے تو نباتات کے اندر لکڑی اور چھال میں - کسی درخت میں ایک کیل مار دیجیے' اور کچھ دنوں کے بعد دیکھیے' کیل اب درخت میں نہوگی بلکہ زمین پر پڑی ہوگی - چھوٹا زخم ہو یا بڑا' گہرا ہو یا ہلکا' تمام زخم کس قدر جلد بھر آتے ہیں ؟ یہ نظام قوۃ کا اظہار کرتے ہیں -

(٣) صرف قوۃ

نقل و حرکت کو نظر انداز کرکے ہم صرف حرارت کو لیتے ہیں - ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہتی' جب ہم دیکھتے ہیں کہ کس قدر سخت مقابلہ تمام نباتات و حیوانات کو کرنا پڑتا ہے' اور کتنی بڑی مقدار قوۃ کی ہر وقت مقابلہ میں صرف کردینا پڑتی ہے ؟

انسان ہی کو لیجیے - ہوا معمولی حالت پر ہمکو ١٥ - پونڈ فی مربع انچہ سے مار رہی ہے - اب ایک شخص جو ٦ - فٹ لمبا اور $\frac{1}{2}$ ١ - فٹ چوڑا ہے (١٢ × $\frac{3}{2}$ - انچہ × ١ × ٦٠ - انچہ × ١٥ - پونڈ) ١٩٤۴٠ - پونڈ یعنی تقریباً ٢۴٠ - من قوۃ کا ہر وقت مقابلہ کرتا رہتا ہے - اگر وہ کم از کم اسی قدر قوۃ سے اس کو نہ روکتا ؟ تو وہ زمین پر ٹھہر ہی نہیں سکتا تھا -

نباتات اور حیوانات سب اس حالت میں برابر ہیں - یعنی ہوا کی قوۃ کے مقابلہ میں اُن کو ایسی ہی بڑی مقدار قوۃ کی صرف کرنا پڑتی ہے -

لیکن حیوانات بمقابلہ نباتات کے ایک اور بڑا " صرف " رکھتے ہیں' جس کو ہمنے پہلے نظر انداز کردیا تھا یعنی نقل و حرکت' اور یہی وجہ ہے کہ وہ چھوٹے سے لیکر بڑے تک' سبھی درختوں کے مقابلہ میں بہت کم عمر حاصل کرسکتے ہیں - اور ان میں بھی جو جانور زیادہ کود پھاند کرتے' اور بھاگتے دوڑتے ہیں' اون کی عمریں بوجہ زیادتی صرف قوۃ کے دوسروں سے مقابلۃً کم ہوتی ہیں -

غرضکہ یہی وہ تین امور ہیں جو حیوانات اور نباتات' سب میں جاری ہیں' اور جن میں انکی حیات اور ممات کا راز پوشیدہ ہے - جب تک آمدنی اور صرف برابر ہیں' شباب کی زندگی آپ کو میسر ہے' جہاں پلہ جھکا' معاً انحطاط شروع ہوگیا -

بعض اصحاب کہہ اٹھینگے کہ اس سے تو یہ لازم آگیا کہ اگر آمدنی اور صرف ہمیشہ برابر رکھے جائیں تو گویا ہمیشگی کی زندگی حاصل ہو جائے ! ہاں' میرا بھی ایسا ہی خیال ہے' مگر یہ ناممکن ہے' اور اس کی وجہ میں پیش کرتا ہوں -

کسی ایسی شے میں' جو ایک فٹ لمبی' ایک فٹ چوڑی' اور ایک فٹ گہری ہے' ہم اسی قدر اضافہ لمبائی' چوڑائی' اور گہرائی میں بھی کردیں' تو اسکا حجم ٨ - مکعب فیٹ ہوگا - اور ایک ایک فٹ بڑھادیں تو ٢٧ - مکعب فیٹ ہو جائیگا - یہانتک کہ اگر ہر ضلع کی پیمایش ١٦ - فیٹ کریں تو حجم ۴٠٩٦ - مکعب فیٹ ہو جائیگا - مگر رقبہ پہلی حالت میں ۴ - فیٹ مربع' دوسری حالت میں ٩ - فیٹ مربع' اور تیسری میں ٢٥٦ - فیٹ مربع ہوگا -

ظاہر ہے کہ پہلی صورت میں جب رقبہ اور حجم میں ایک اور دو کی نسبت تھی' تو دوسری صورت میں ایک اور ٣ - کی' اور تیسری میں ایک اور ١٦ - کی ہوئی - گویا جس قدر حجم میں زیادتی ہوتی جاتی ہے' رقبہ میں کمی آتی جاتی ہے - انسان جو ایک فٹ سے بڑھکر ٦ - فیٹ تک پہنچتا ہے' وہ' وہ حجم حاصل کر لیتا ہے' جس کی پرورش اس تھوڑے سے رقبہ پر (جو محدود تک محدود ہے) رفتہ رفتہ نا ممکن ہو جاتی ہے' اور اس لیے سارے نظام کو بگڑ جانا پڑتا ہے - ایک فٹ کے چھوٹے بچے اور ٦ - فیٹ کے انسان کے معدوں میں بہ لحاظ وسعت' زیادہ فرق نہیں ہوتا - اس لیے آمدنی کی مقدار بھی زیادہ فرق نہیں رکھتی' اور جب دوسرے ذرایع بند ہو جاتے ہیں' اور سارا بار اسی آمدنی پر پڑ جاتا ہے -

[بقیہ مضمون صفحہ ١٢ کا]

کو برابر ہو سکتی ہے' اور اس طرح ہمارا کعبہ بھی غیروں کے دست و برد سے محفوظ رہ سکتا ہے' ورنہ قران شریف میں " واذ البحار فجرت " جو قیامت کی نشانی بتائی گئی ہے وہ گویا یہی نہر سویس ہے' جس کا کعبہ پر اثر پڑتا ہے اور کعبہ کا مسلمانوں کے ہاتھہ سے جانا اور قیامت کا انا لازم ملزوم ہے -

قوم کے سنجیدہ دل و دماغ اگر میری راے سے اتفاق کریں تو میں بہ آواز بلند کہونگا کہ اب وقت آگیا ہے کہ مصر کا سوال پوری طاقت سے اٹھایا جائے' اور اس میں تمام اسلامی اقوام دلچسپی لیں - بالخصوص مجلس اتحاد و ترقی اور حزب مصر اسکے طرف توجہ کرے - ترکی اور انگلستان میں ایک دوستانہ معاہدہ ہونے کی جلد سے جلد کوشش کرنی چاہیے' اور دونوں سلطنتوں کے مدبرین کو اسکی طرف توجہ کرنا چاہیے - ہم لوگوں کو انگریزوں کی قومی شرافت کا اعتراف ہے' اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اس میں کوئی دقت نہ پیدا کریں گے' اور اس کا موقعہ کبھی نہ دینگے کہ ہمارا ہاتھہ انکے خلاف اور ان کا ہاتھہ ہمارے خلاف ہو -

سنه ١٨٢٠ ع میں حکومت هند کا ایک ملازم کویت میں تها ' اس اثناء میں انگریزوں کے ملاح اور فوج ان بحري ڈاکوؤں سے سلطان سعید کی حفاظت کیا کرتے تهے ' جو سواحل پر حملے کیا کرتے تهے -

اس قیام کے زمانے میں ان لوگوں کو چهوٹے چهوٹے جزیروں خصوصاً هرمز میں اترنے کا موقع ملا ' مگر مجبوراً واپس آئے ' کیونکہ تجار وغیرہ میں وهاں انکے آدمي بہت مرتے تهے - اس کے بعد دور نپولین کي یاد کلیۃً یا تقریباً مٹ گئي ' اور لوگ پورٹ سعید اور کویت کے راستے کو بهول گئے -

ایک اور زمانہ گذر چکا هے جب کہ انگلستان نے یہ تجویز کي تهي کہ مصر اور هندوستان میں ریلوے کي تمدید و اجراے شام اور شمالي بلاد عرب میں اپنا اثر پیدا کرے - اب اس تجویز کو اپني پہلي اهمیت پهر حاصل هوگئي -

انیسویں صدي میں توسیع استعمار (ملک گیري) کے اعوان و انصار حقیقي آزاد خیالوں کے سامنے پسپا هوئے - ٢٠ - مارچ کو سنه ١٨٦٢ ع میں لارڈ کوفل اور موسیو هوفنل نے ایک عهد نامے پر دستخط کیے ' جس میں فرانس اور انگلستان نے سلطان مسقط کي خود مختاري کی حفاظت کا عهد کیا تها - سنه ١٨٤٦ع میں فرانس نے سلطان مسقط کے ساتهہ تجارتي معاهدہ کیا جس سے اور بهي وابستگي بڑهگئي -

بیسویں صدي کے اوائل میں خلیج فارس نے نئي اهمیت حاصل کرلي ' اور مسقط اور کویت دونوں میں سے هر ایک مشرق میں یورپ کے اور بحر ابیض متوسط میں ایشیا کے نتائج کے لیے ایک تجارتي دروازہ هوگیا - اس لیے لوگوں نے قافلوں کے اس پرانے راستے کو دوبارہ زندہ کرنے کے متعلق جس پر سے تجار یورپ اپنا مال و اسباب اونٹوں پر لاد کر لیجاتے تهے ' بحث کرني شروع کي ' اور یہ اس طرح کہ یہ لائن وادي دجلہ و فرات کو اسکندرونہ سے ملالے ' اور بلاد فارس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پهنچ کر بحر هند کے ساحل سے مل جائے ' ایک دوسري لائن بچهائي جائے ' یافا سے شروع هو اور پورٹ سعید میں ختم هوکے ایشیا اور امریقہ کو ملادے - یہ تمام لائنیں خلیج فارس سے آکے مل جائیں - ان وجوہ سے خلیج فارس کے جزیرے اور اس کے جنگي قلعے جن کا هندوستان پر بہت بڑا اثر هے انگلستان کے لیے ضروري هوگئے -

اس لیے انگریزوں نے جن کے تعلقات عمان اور کویت سے سنه ١٦٢٢ ع اور سنه ١٨٠٩ ع میں تهے ان اطراف میں اپنے قبضہ کے استحکام کي کوشش کرنے لگے - اگر چہ بحرین کے جزائر سنه ١٨٧٠ ع سے برابر انهي کے هاتهہ میں هیں -

مشہور هے کہ اسمیں انگریزوں کا هاتهہ تها - قیام امن کے لیے انگریزي بحري فوج خشکي میں اتر آئي ' اور انگریزي جهنڈا نصب کر دیا -

اس وقت لارڈ کرزن هندوستان کے گورنر جنرل تهے ' انهوں نے مسقط پر اپنے قبضے کے مستحکم کرنے کے بعد فوراً شیخ مبارک بن صباح امیر کویت سے گفتگو شروع کي ' اور یہ طے کیا کہ ایک انگریزي قونصل کویت میں رهے ' بلکہ ایک معاهدہ کیا ' جسکا مآل و مفاد کویت پر انگریزي حمایت پهیلانا تها - سنه ١٩٠٣ ع میں لارڈ کرزن اور مسٹر بالفور نے تمام یورپ کے سامنے کویت پر انگریزي حمایت کا اعلان کیا -

دولت عثمانیہ اور امیر کویت میں همیشہ نزاع رهتی تهي ' یہاں تک کہ دولت عثمانیہ نے ایک تادیبي مہم بهیجي ' مگر انگریزوں نے امیر کي تالیف قلب ' اپنے نفوذ و اقتدار کي تقویت اور عثماني حقوق کي تضعیف کے لیے فوج کو امیر سے کسي قسم کا تعرض

بريد فرنگ

مسئلۂ شرقیہ

ترکوں سے نجات حاصل کرو ' هر چیز ٹهیک هو جائیگي

صحافت یورپ کا ایک ورق

گریفک لکهتا هے :

دنیا میں بعض ایسے مسائل هیں جن کا غیر منحل هي رهنا بہتر هے - اور آخر کار مجهے اس یقین کي ترغیب دي گئي هے کہ " مسئلہ شرقیہ " بهي انهي میں سے ایک هے -

یہ یقیني امر هے کہ جسقدر هم اس مسئلہ کے حل کے لیے ' جس کے هم متمني هیں اور جس کو هم سب بہت هي معقول سمجهتے هیں ' اس کي طرف بڑهے هیں اسیقدر یہ مسئلہ زیادہ پیچیدہ اور زیادہ خطرناک هوگیا هے -

" ترکوں سے نجات حاصل کرو هر چیز ٹهیک هو جائیگي " یہ فقرہ دو صدیوں سے زائد عرصہ سے یوروپین فن حکمراني کا اصول موضوعہ رها هے -

اچها اب ترکوں سے تو نجات مانگئي هے ' یعنی تمام فوري عملي تجاویز کے لیے - لیکن اس نجات کا نتیجہ صرف پہلے سے زیادہ خونریز و پریشان کن بے ترتیبي هے -

بلغاریوں ' سرویوں ' اور یونانیوں کي برادرکش رقابتیں ' مسلمانوں ' یہودیوں ' جیوسٹ فرقہ کی مہلک نفرتیں ' اور شترکینہ خونخواروں کا جوش انتقام ' اور ان سب پر مستزاد هیپسبرگ اور رومانوف کے رقیبانہ حوصلوں کی بندشیں اسقدر ڈهیلي کر دي گئیں کہ اس سے پہلے کبهی نہیں هوئي تهیں -

آیا یہ پهوٹ مقامي رکهي جائیگي یا اس میں پیوند لگایا جائیگا ؟ " یورپ کی رفتار سیاست سے اس کا جواب پوچهہ لو -

بقیہ پہلے کالم کا

نہ کرنے دیا ' اور ڈرایا کہ اگر انهوں نے کارروائي کي تو انگریزي بیڑے کي فوج فوراً شہر میں اتر آئیگي -

عملاً تو انگریز ان تمام معدني مقامات پر حاکم هیں جہاں سے بغداد ما وراے فارس اور ماوراء افریقہ کي ترینیں گذرتي هیں ' لیکن اب وہ یہ چاهتے هیں کہ یورپ کو بتائیں کہ یہ حالت قانوني اور قطعي هے - ٣١ - اگست سنه ١٩٠٧ع کو روس نے سب سے پہلے نہایت وضاحت کے ساتهہ تصریح کی ' کہ خلیج فارس میں انگریزوں کے مصالح مخصوصہ سے انکار نہیں کیا جاسکتا - روسیوں کي یہ تصریح نہایت قیمتي سند هے ' جو انگریزوں کو آزادي ایران کي قرباني کے معاوضہ میں ملي هے - ممکن تها دوسري سلطنتوں کے مصالح کي قربانگاهوں پر جسم اسلام کے اور ٹکڑے چڑهالیے جاتے ' اور اسطرح ان سے بهي یہ حقوق تسلیم کرالیے جاتے ' مگر خوش قسمتي سے دولت عثمانیہ موجودہ مصائب میں مبتلا هوگئي - انگلستان اس زرین فرصت سے مصر اور عراق کے متعلق اور مدها فائدوں کے ضمن میں ایک نہایت کهلا هوا فائدہ یہ اٹهایا کہ دولت عثمانیہ پر ڈپلومیٹک دباؤ ڈال کر ' اور بعض ارباب نظر کے نزدیک معاونت و مساعدت کي توقع دلا کے کویت پر اپنے حقوق تسلیم کرا لیے ' لیکن اسکے بعد جس قدر مدد کي وہ قارئین جرائد سے مخفي نہیں - وفي ذالک عبرۃ لمن کان لہ قلب او القی السمع و هو شهید -

خلیج فارس اور کویت
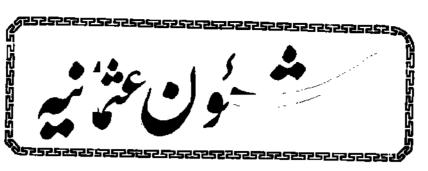
کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپکو دہراتی ہے - صحیح حقیقت یہ ہے کہ انسانیت کو حکم ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی زیست کی تجدید امم و اقوام کی حیات بعد الممات سے کرتی رہے ' اپنی موجودہ شکلیں چھوڑ کے پچھلی شکلیں اختیار کرتی رہے ' اور موجودہ راستوں کو ختم کر کے ان راستوں پر پھر چلے جن پر وہ پہلے چل چکی ہے -

پرانی قومیں جو عالم کے تماشا گاہ سے پردہ انقراض کے پیچھے جا چکی تھیں پھر واپس آرہی ہیں -

انسانوں کے وہ گروہ جن کے حق میں لوگوں نے موت کا فتوی دیدیا اب ان کے ٹھنڈے اور ساکن نعش میں حرارت و حرکت نظر آرہی ہے -

وہ شاہنشاہیاں جو عالمگیر دائروں سے سمٹ کر ناقابل التفات نقطوں میں آگئی تھیں اب پھر جوش زن چشمے کی طرح اس نقطہ سے چاروں طرف پھیل رہی ہیں -

یونان کہ ترکوں کی غلامی میں داخل ہو چکا تھا انگریزوں کی بدولت آزاد ہو کے پھر اپنے قدیم حدود حاصل کر رہا ہے -

روما کی ۔۔۔۔۔ کہ افریقیہ سے نکل چکی تھی پھر وہاں داخل ہو رہی ہے - وہ راستے جن پر انسان گذشتہ زمانے میں چلا تھا ' بالو اور کھنڈروں سے کہ انکو بدنما بنا رہے تھے ' اور انکو بند کردیا تھا ' اب نکل آئے ہیں ' اور وہاں سے ایک نئی زندگی حاصل کر رہے ہیں -

تازہ کے دروازے پھر کل کھلینگے ' جرمنی کی دھامو فرزانگی کوشش کر رہی ہے کہ ان راستوں کو پھر نکالے جو پہلے مشرق کو بحر ابیض متوسط سے ملایا کرتے تھے کہ خلیج فارس کی یہ حالت دو پرانی سلطنتوں یعنی یونانی اور رومانی اور ان کے بعد عربی سلطنت کے زمانے میں یہی تھی -

بخور ' مرجان ' ہاتھی دانت ' موتی ' جوہر ' سونا ' مرچ اور کافور وغیرہ وغیرہ یہاں کی پیداوار میں سے عرب نکال کے خلیج فارس بھیجتے تھے - یہاں سے اناطول کے شہروں میں دجلہ و فرات کی راہ سے جاتے تھے - نہرین کی درمیانی مختصر مسافت میں قافلوں کے ہمراہ ہوتے تھے - شام میں اترتے تھے جہاں ان کو جنیوا ' وینس ' بیزنطائن ' اور فلورنس کے تاجر ملتے تھے -

خلیج فارس کی اہمیت کی طرف اہل یورپ میں سب سے پہلے جن کو توجہ ہوئی وہ پرتگیز ہیں - وہ جزیرہ ہرمز میں اترے ہوے تھے - مال تجارت چھوٹے چھوٹے قافلے بنا کر لے جاتے تھے جو خلیج عمان سے کویت جایا کرتے تھے -

سنہ ۱۵۹۹ ع میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی کو ملکہ الزبتھ کے دربار سے مشرق میں توسیع تجارت کی اجازت ملی تو اس نے اس خلیج سے پرتگیزی ملازمین جنگی کو نکال کے خود قابض ہونے کی بابت غور کیا ' لیکن چونکہ کمپنی کی قوت اس مقصد تک پہنچنے کے لیے ناکافی تھی ' اس کے ملاحوں نے پہلے ایرانیوں اور پھر عربوں سے معاہدہ کیا ' اور پھر جزیرہ ہرمز پر حملہ آور ہوے - سنہ ۱۶۲۲ میں اس پر قابض ہوگئے - قبضہ کے بعد خوب لوٹا اور تمام جزیرے کو ویران کردیا - سنہ ۱۶۴۸ میں مسقط بھی انکے ہاتھہ میں آگیا -

جب پرتگیزی بحر ابیض متوسط کی نگرانی سے علحدہ ہوگئے تو انگریزوں نے اس گراں بہا میراث سے ایک غیر قصیر مدت تک فائدہ اٹھایا ' جسکی وراثت انہیں ہو الینڈ والوں کو ' کہ ان سے طاقت میں سخت اور اسلحہ میں تیز تر تھے ' مجبوراً دیدینا پڑی -

اس امید نے اس وقت ایک نیا راستہ پیدا کردیا تھا ' جسکے مصارف کم اور محفوظ زائد تھا - جہازوں نے ساحل عرب سے پھرنا شروع کیا - عراق میں قافلوں کی آمد و رفت کم ہوگئی - اور دارالسلام (بغداد) پر بھی وہی مصیبت نازل ہوئی جو بابل پر اس سے پہلے نازل ہوئی تھی -

خلیج فارس کی طرف لوٹنے کے لیے انگریزوں نے راہ میں راس الکلب کے آفتاب کے غروب ہونے کا انتظار نہیں کیا -

انہوں نے یاد کیا کہ نپولین جب جنرل تھا تو اس نے یہ سونچا تھا کہ سلطان ٹیپو کی ' جو انگریزوں کے مقابلہ میں علم بردار استقلال ہے ' مدد کرے ' اور خود آبنائے باب المندب میں اتر آئے ' اس نے اس جزیرہ میں اپنے جاسوس بھی اس غرض سے پھیلادیے تھے کہ وہ اسکے لیے خشکی کا وہ راستہ دریافت کریں جو کسی زمانے میں ایک ہی وقت میں شمالی خلیج فارس کو جنوبی شام اور یورپ کو ایشیا اور افریقہ سے ملاتا تھا ' اور خود اس راستے کا مطالعہ شروع کیا تھا ' جو سکندر نے فتح ہندوستان کے لیے جاتے وقت اختیار کیا تھا -

اسکے علاوہ انگریز اس فوجی خطرے سے باخبر تھے جو مشرق میں ان کی شاہنشاہی کو دھمکا رہے تھے - ان کو نظر آیا کہ خلیج فارس ہی اس فوجی راستے پر مسلط ہے ' جو قبضہ ہندوستان کے لیے مناسب ہے -

اٹھارویں صدی کے اوائل میں عرب ان دونو فارسی سلطنتوں پر قابض ہوگئے - اور اپنی انتظامی خود مختاری کا اعلان کردیا -

ان دونوں سلطنتوں میں ایک سلطنت کویت تھی ' اس میں پرجوش اور قوی مردان دریا نورد تھے ' دہانہ شط العرب پر عمیق بندر واقع تھے ' دوسری سلطنت عمان کی تھی جن کے سواروں کے ہاتھہ میں خلیج فارس کی حفاظت تھی -

سنہ ۱۸۰۰ ع میں ایک انگریزی ملازم آیا ' اور سنہ ۱۸۱۳ ع - انکو امیر عمان اور امیر کویت سے اس بات کی اجازت مل گئی کہ ان کا ایک ملازم بصرہ (کہ نہر فرات پر واقع ہے) جائے - یہ ملازم وہی وکیل تھا جسکو انگریزوں نے اس لیے بھیجا تھا کہ وہ نپولین کے جاسوس کی تفتیش کرے -

میں ہے ' اسلیے ان کا اصلی کارنامہ یہ ہے ' کہ انہوں نے گورنمنٹ کی پیشانی کے بل کن کن تدبیروں سے نکالے ' لیکن اسکی تفصیل اس مختصر مضمون میں مشکل اور غیر ضروری ہے - نتیجہ کی عظمت خود اپنے مقدمات کی عظمت کا بدیہی ثبوت ہے - بالاخر ان کوششوں کا نتیجہ جلسہ سنگ بنیاد میں پبلک کو نظر آیا ' اور ٦ - ہزار سالانہ ایڈ کی صورت میں بالاستقلال نظر آتا ہے - اوسکے زمانے میں جلسہ ہاے سالانہ کا ہنگامہ دوبارہ گرم ہوگیا - بنارس ' دہلی ' لکھنؤ میں جو جلسے ہوے ' ان میں جو اہم رزولیوشن پاس ہوے ' بنارس میں علمی نمائش جس وسیع پیمانے پر ہوئی ' ہز ہائنس سر آغا خاں جس تزک و احتشام کے ساتھہ ندوہ کی عمارت کے ملاحظہ کے لیے تشریف لاے ' سید رشید رضا نے جلسہ ندوہ کی جو صدارت قبول کی ' وہ تمام تر مولانا ے موصوف کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ تھا ' جو ندوہ کی شہرت کا طغراے زریں بن گیا -

مالی حیثیت سے ندوہ نے اسقدر ترقی کی کہ دارالعلوم ندوہ جو مولانا ے موصوف کی زیر معتمدی تھا ' عام چندوں کا محتاج نہ رہا - گورنمنٹ ایڈ سے الگ ' بیگم صاحبہ بھوپال نے ڈھائی سو روپیہ ماہوار کی رقم مقرر فرمائی - نواب صاحب رامپور نے پانچسو سالانہ منظور فرمائے ' راجہ صاحب جہانگیر آباد نے ٩ - سو سالانہ کی رقم عنایت کی - ان کے علاوہ متفرق وظیفے تھے ' جو ان کے دوست احباب عطا فرماتے تھے - ان تمام مستقل آمدنیوں میں ' بجز مولانا ے موصوف کے کسی معتمد یا ممبر ندوہ کی سعی و اثر کو مطلق دخل نہیں - وہ حیدر آباد سے بھی مالی مدد حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف تھے ' اگر مولوی عزیز مرزا صاحب کا ناگوار معاملہ پیش نہ آگیا ہوتا ' تو یہ کوشش بھی اب تک بار ور ہوجاتی - بہاولپور کی ٥٠ - ہزار کی رقم اگرچہ مولانا غلام محمد شملوی کی کوششوں کا نتیجہ ہے ' لیکن اس کے علاوہ بورڈنگ کے لیے تقریباً ٢٠ - ہزار کی جو رقم جمع ہوئی ' وہ مولانا ے موصوف کی احاطہ اثر سے علحدہ نہیں ہوسکتی - متفرق چندے اگرچہ وکلاء کے ذریعہ سے جمع ہوتے رہے ' لیکن انہوں نے اپنے زمانے میں نہایت موثر وفود مرتب کیے ' جو ان کی سرپرستی میں مختلف جگہ پہنچے گئے - پشاور ' شملہ ' کوہاٹ ' راولپنڈی ' امرت سر وغیرہ کے وفود اس سلسلہ میں خاص اہمیت رکھتے ہیں ' ان وفود کو مولانا ے موصوف نے اپنی بلند ہمتی سے روپیہ جمع کرنے کے بجاے ' مقاصد ندوہ کی اشاعت کا بہترین ذریعہ قرار دیا تھا ' لیکن مجھے یہ نہ بھولنا چاہیے کہ میں ندوہ اور مولانا شبلی کے کارناموں پر بحث کر رہا ہوں -

بے شبہ ندوہ کو بھی نقد کی ضرورت ہے ' وہ ایک وسیع عمارت کا بھی محتاج ہے ' اوسکو ایک خوشنما بورڈنگ بھی درکار ہے ' لیکن یہ چیزیں اوسکے تاج کا طرہ نہیں ہوسکتیں - اوسکے مناقب و فضائل ' علم و مذہب کی اشاعت تک محدود ہیں ' اسلیے ہم کو بتانا چاہیے کہ مولانا شبلی نے اس سلسلہ میں کیا کیا -

اشاعت علم کا مستقل اور وسیع ذریعہ کتب خانہ ہے ' ندوہ کو مال غنیمت کی طور پر ایک معقول کتبخانہ شاہ جہاں پور میں مل گیا تھا - ارکان ندوہ اسی فخر کے نشے میں سرشار تھے ' کسیکو اوسکی ترقی اور کتب نادرہ کے جمع کرنے کا خیال نہ تھا - مولانا ے موصوف نے اسکی طرف خاص توجہ کی ' خود اپنا بیش قیمت کتب خانہ جو کتب نادرہ کا مجموعہ تھا وقف کردیا - نواب علی حسن خان نے بھی اونھی کی تحریک سے اپنا کتب خانہ عنایت فرمایا ' نیز سکندر نواز جنگ (پٹنہ) اور عماد جنگ (حیدر آباد) نے اپنے اپنے کتبخانے مولانا ہی کے اثر سے ندوہ کو ہبہ کیے - انگریزی کی کتابیں نہ تھیں ' نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی نے بہت سی انگریزی کتابیں قدیم اور نایاب اور ایک معتدبہ ذخیرہ عربی کتابوں کا عنایت فرمایا - اسپیشی (لکھنو) سے ایک مختصر کتبخانہ ندوہ میں آکر شامل ہوا - انجمن دائرۃ المعارف حیدر آباد نے بھی اپنی تمام مطبوعہ کتابیں دیں ' اسکے علاوہ اور بھی لوگوں نے چھوٹے چھوٹے کتب خانے وقف کیے - قیمت سے الگ کتابیں خریدی گئیں - غرض اونکے زمانے میں ندوہ کا کتب خانہ ' ایک وسیع ' نادر ' بیش قیمت خزانۂ کتب بن گیا ' اشاعت علم کا ذریعہ طلباء ہیں - مولانا ے موصوف سے پہلے ایک طالب العلم بھی ایسا نہ تھا جو شائق تحقیقات علمیہ کا راغب ہو ' علمی ذوق رکھتا ہو ' کتب بیں ہو ' ضروریات و مقتضیات زمانہ سے آشنا ہو ' مقرر ہو ' انشا پرداز ہو ' عربی زبان میں کامل مہارت رکھتا ہو - مولانا ے موصوف کے زمانے میں متعدد لڑکے ایسے پیدا ہوگئے جو ان خوبیوں کا مجموعہ ہیں ' اور اونکا مخفی اثر دار العلوم سے نکلکر ہندوستان میں پھیل رہا ہے - مذہبی کاموں کے سلسلہ میں اونہوں نے اشاعت اسلام کا صیغہ متعدد بار اپنے ہاتھہ میں لینا چاہا ' لیکن شاہ سلیمان صاحب نے اپنے آپ کو مجسم اشاعت اسلام ثابت کر کے یہ صیغہ اونکے ہاتھہ سے لے لیا ' تاہم اونہوں نے اس سلسلہ میں ایک ایسی خدمت انجام دی ' جو ابدالاباد تک مسلمانوں کو اپنا زیر بار احسان رکھیگی - تمام مسلمان معترف ہیں کہ وقف علی الاولاد کا قانون ایک ایسا قانون ہے ' جسکے بغیر مسلمانوں کی جائداد کا تحفظ نہیں ہوسکتا ' یہ ایک خاص مذہبی مسئلہ تھا ' جسکو حکام پریوی کونسل نے باطل کردیا تھا - مولانا ے موصوف نے ندوہ کے جلسہ سالانہ میں اسکا رزولیوشن منظور کرایا ' اسکے بعد نہایت سرگرمی سے اسکے متعلق کارروائی کی ' جسکا نتیجہ آج قوم کے سامنے ہے -

یہ مولانا شبلی کے کارناموں کا اثباتی پہلو ہے ' وجود اگرچہ عدم پر فضیلت رکھتا ہے ' لیکن اونکے فضائل کا سلبی پہلو اس سے بھی زیادہ روشن و نمایاں ہے - نواب محسن الملک نے اصرار کیا کہ آو تین سو روپیہ ماہوار لو ' مکان و فرنیچر کالج سے دیا جائیگا ' مولوی عزیز مرزا نے سات سو روپیہ پر ڈائرکٹر علوم مشرقیہ مقرر کرنا چاہا ' بیگم صاحبہ بھوپال نے بھوپال میں قیام کی خواہش کی ' لیکن لا اور کلا کے مختصر الفاظ نے ان تمام مطامع کا سدباب کردیا ' کیوں اسلیے کہ اونکو دولت کی نہیں ' جاہ کی نہیں ' شہرت کی نہیں ' صرف ندوہ کی ضرورت تھی ' لیکن افسوس کہ اب ندوہ کو اونکی ضرورت نہیں -

دعوۃ الهلال

(از خریدار الہلال نمبر ١١٣٥)

ایکا اخبار الہلال مورخہ ٢١ - جمادی الاخری مطالعہ سے گزرا مولوی عبد اللہ صاحب امجدی کے اعتراضانہ مضامین نظر سے گذرے - جواب دہی کی زحمت جناب نے مفت گوارا فرمائی - میرے خیال میں اس سوال و جواب میں اپکے وقت عزیز کے ضائع ہونے کا گمان ہے - جو مسیحائی ایک قریب الی الموت قوم کے حق میں آپ کو رہے ہیں صرف اسی میں مصروف رہیے - اس قسم کی بحثیں بد قسمت قوم کے لیے مخل و مانع بہبود ہیں - اندنوں اسلامی حادثات جیسے کچھہ گذرے پیش نظر ہیں ' غالباً اس سے ایک مسلمان بھی بے خبر نہیں - اسکی چارہ جوئی میں جناب نے خواب و خور و آرام و راحت بالاے طاق رکھہ دیا ہے ' اللہ تعالی اس سعی میں برکت دے ' اور نتیجہ خیر ظہور پذیر ہو - میں کسی طرح اس لائق نہیں کہ مشیرانہ کسی مضمون کی طرف آپ کو توجہ دلاؤں - فقط مقصود اظہار خیال تھا ' جسکو پیش خدمت جناب کیا گیا ' آپ کے لطف عمیم سے امید ہے کہ درج اخبار فرما کر ممنون فرمائیں گے ٭

یہ ابھي مشکوک ہے ' لیکن اس نرم کن طریقہ پر جو کچھہ کیا گیا وہ دیرپا نہیں ہو سکتا -

پروفیسر اسپنسر ولکنسن نے ایک دفعہ کہا تھا کہ " تمام بین الملی سوالات حل ہو سکتے ہیں مگر ٹاوپ ڈاگ (چوٹي کا کتا) کا سوال غیر منحل ہے ' مسئلہ مشرقیہ ایک چوٹي کے کتے کا نہیں بلکہ چوٹي کے کتوں کا ایک سوال ہے اور یہي وجہ ہے کہ ڈپلومیسي اس کے آگے مسکین صورت بناتي ہے "

جنوبي مشرقي یورپ کا تصفیہ سلافي اور یوناني اخوت کے مسیحي تحمل کي روح میں ایک خواب ہے - یہ ایسے جذبات ہیں جو گرجوں کے نصائح سے زیادہ مضبوط ہیں' اور بلقان ہمیشہ ان سے لبریز رہا ہے - اپني تمام تاریخ میں اس آتش فشاں ملک کا امن ڈاوپ ڈاگ کا امن رہا ہے - یہاں بلغاري سروي ' یوناني ' اور آخر میں عثماني شاہنشاہي رہ چکي ہوگي ' اور جب تک زوال کا وقت نہیں آیا ہر ایک نے امن کو اچھي طرح بلکہ کار آمد طور پر قائم رکھا ' مگر ایک ایسا امن جس کي بنیاد مختلف اور آزاد قومیتوں پر ہو جن میں سے ہر ایک اپنے ہي حدود کے اندر لڑتي بھڑتي رہتي ہوں ' کبھي نہیں قائم رہ سکتا ہے -

ہر ایک شاہنشاہي کے سقوط کے پیچھے بے ترتیبی آتي ہے' اور دامن صرف نئے ڈاپ ڈاگ کے ظہور پر آیا ہے - یہ ہے بلقاني تاریخ کا سبق اور اسی سبق کی روشني میں موجودہ پیچیدگیوں کا انتظام کرنا چاہیے -

تم خود مختار قومیتوں کي بنیاد پر ایک باقاعدہ حالت محفوظ نہیں رکھسکتے - اس کے دو سبب ہیں - اولاً قومیتیں خود اتفاق نہیں کرینگي - ثانیا ان کو متفق کرنے کے لیے کوئي بیروني کوشش روس اور آسٹریا اور ان کے ذریعے سے شاید تمام یورپ کو میدان میں لا کے کار زار جنگ کے رقبے کو وسیع کر دیگي -

میرے نزدیک ان پیچیدگیوں کے انتظام کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کو سختي کے ساتھہ چھوڑ دیا جاے' اور دوسرے ڈاوپ ڈاگ کا انتظار کیا جاے - وہ انجام کار آئیگا خواہ ہم کچھہ ہي کریں ' اور ہم اپنے آپ کو مصیبت کي ایک بڑي مقدار سے محفوظ رکھسکینگے اگر ہم اس کو آنے دینگے -

مقدونیہ کي سرگذشت

ڈیر ایسٹ ١١ - جولائي سنہ ١٩١٣ع کي اشاعت میں لکھتا ہے :

٤ - جولائي کو " ترکي اور مقدونیہ کے چند ضروري مسائل " کے زیر عنوان چارلیس روشر نے انسٹیٹوٹ آف جرنلسٹ کے ہال میں لالٹینوں کے ذریعہ سے ایک لیکچر دیا - مسٹر روشر نے حاضرین کي توجہ مقدونیہ کي موجودہ حالت کي طرف متوجہ کي اور ترکي حکومت اٹھنے کي تعبیر " بد سے بدتر حالت میں تغیر " سے کی - انہوں نے کہا کہ یورپ کے سامنے نہایت ضروري مسئلہ ان ٢ - لاکھہ ترکوں کي فکر کا جو ایشیاے کو چ[illegible]گ آئے ہیں - انکی حالت

ھــــذا فـراق بینـي و بینــک

(از مولوي عبد السلام صاحب ندوي)

اگر کسي نے یہ دعوی کیا کہ روح کے بغیر جسم کا وجود قائم رہسکتا ہے ' جوہر کے بغیر بقاے عرض ممکن ہے' تو یہ ایک ایسا دعوی ہوگا جس کے اثبات کے لیے تمام قوانین قدرت کو بدل دینا پڑیگا ' ولن تجد لسنة اللہ تبدیلا ' ندوۃ العلماء کے ساتھہ مولانا شبلي کا تعلق بعینہ روح و جسم اور عرض و جوہر کا تعلق تھا -

مولانا شبلي نے جب اول اول ندوہ میں قدم رکھا ' تو یہ وہ وقت تھا جب لارڈ مکڈانل کی گورنمنٹ ندوہ کو پامال کرچکي تھی - بانیان ندوہ نے حیدر آباد و مکہ معظمہ کو اپنا مامن بنا یا تھا - ملک یا خود ممبران ندوہ خواب غفلت میں سرشار تھے - اس لیے مدت سے جلسہ ہاے سالانہ کی گرم بازاري سرد ہو چکي تھي - مستقل آمدني محدود تھی ' حیدر آباد کا ماہوار سو روپیہ کا وظیفہ ' بھاولپور کي تین سو سالانہ کي رقم ' ندوۃ العلماء کي وجہ کفاف تھی - باقی چندوں کي رقم تھي جو ادھر ادھر سے جھولي میں پڑ جاتي تھي - موجودہ حالت کي نسبت میں نہیں کہہ سکتا ' لیکن اوسوقت جب اس حالت کو دیکھہ کر گورنمنٹ کي چشم عتاب کی سریع السیر گردش پر نظر ڈالي جاتي تھی ' تو نظر آتا تھا کہ اسباب و علل کا ایک غیر مربوط سلسلہ ہے ' جو علی گڈھ سے شروع ہوکر تمام ہندوستان میں پھیل گیا ہے - ندوۃ العلماء بھی اسی سلسلہ کے پیچ و خم میں اولجھہ کر رہگیا ہے' اسلیے اس صید گرفتار کی رہائی کے لیے مولانا شبلی نے انھی گرہوں کو کھولا - منزل پر پہونچنا اسان ہے ' دشواري جو کچھہ ہے ' قطع مسافت

[بقیہ چے کالم کا]

خرشتر ہولی اگر وہ بھی اپنے ہزاروں بھائیوں کی اسی سر زمین میں ہلاک ہوگئے ہوتے' جسکے چھوڑنے پر وہ مجبور کیے گئے ہیں - مسٹر روشر کو اسی طرح مظالم کی صحت کا یقین ہے جیسا کہ ٹرافلگر اسکوائر میں ایک لاٹ کے ہونے کا یقین ہے - ان مظالم کی ذمہ داري ان کو متجسس پر عائد ہوتی ہے ' جنکے ساتھہ ہمیشہ ایک پادري رہتا تھا ' اور ان مظالم کے ارتکاب سے پہلے اور اسکے بعد انکو کیتھولک مذہب کی رو سے مغفرت عطا کیا کرتا تھا -

قلت وقت کی وجہ سے مسٹر روشر مذہب کے اس جنگ سے تعلق کے نقطے کو ہاتھہ بھي نہ لگا سکے ' مگر ان کو امید ہے کہ وہ اپنے نتائج عنقریب مضمون کی صورت میں شائع کرینگے -

خطبہ کے اختتام پر مسٹر روشر نے تین قرار دادوں کي تحریک کی' جسکي تائید مسٹر شاف صدر جلسہ نے کي تائید کرتے ہوے مسٹر شاپ نے کہا : معاہدہ لندن پر دستخط کرنے میں عجلت کي اصلي محرک سر ایڈورڈ گرے کی یہ دھمکی تھی کہ اگر انہوں نے دستخط نہ کیے تو وہ مظالم کي وہ رپورٹ شائع کردینگے جو برطاني قونصل نے بھیجي ہے - خفیف مباحثہ کے بعد قرار دادیں طے ہوگئیں ' اور جلسہ برخاست ہوا -

الا يا ايها المسلمـون !

هل بعد هذا الذل تسكتون ؟؟

جامع سلیم ادرنہ میں بلغاری اور روسی فوج کے وحوش و برابرہ اپنے غلیظ اور گل آلود جوتوں سمیت داخل ہوتے ہیں۔
اور محراب و منبر کے قریب کھڑے ہو کر چھت کے نقش و نگار کو متحیرانہ دیکھ رہے ہیں!

تبكي الحنيفية البيضاء من أسف * كما بكى لفراق الالف هيمان
حتى المحاريب تبكي وهي جامدة * حتى المنابر ترثي وهي عيدان
لمثل هذا يذوب القلب من كمد
ان كان في القلب اسلام وايمان

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ
(٨)

	پائی	آنہ	روپیہ
بذریعہ جناب فخر الرحمن خان صاحب محرر			
جیل خانہ ریاست چرکھاری	٠	١	١٥
بقایا چندہ صدر	٣	٠	٠
(بہ تفصیل ذیل)			
بقایا چندہ عیسے نگرے	٦	٠	٠
جناب شیخ غازی صاحب	٠	٣	٠
جناب حسین بخش صاحب	٣	١	٠
جناب خدا بخش صاحب	٠	٠	١
جناب عبد الغفور صاحب سوداگر چرم	٠	٨	٠
زوجہ جناب بدلو صاحب	٠	٢	٠
جناب جانی صاحب	٣	١	٠
جناب منشی امیر اللہ خان صاحب	٠	١٤	١
جناب مدار بیگ صاحب - نلنگہ	٠	٠	١
جناب شیخ اسمعیل صاحب	٠	٠	١
جناب شیخ غازی صاحب	٠	٠	١
جناب شیخ نتھو صاحب	٣	٠	٠
جناب شیخ رمضان صاحب - نلنگہ	٦	٥	٠
جناب درسی محمد خانصاحب - نلنگہ	٠	٤	٠
جناب سردار بیگ صاحب	٠	٢	٠
جناب شیخ جمن صاحب	٠	٠	١
جناب شیخ عبد العزیز صاحب زیل	٠	٠	٢
جناب شیخ احمد صاحب افسر چرم	٠	٤	٠
جناب سید جعفر علیصاحب	٠	٠	٢
جناب شفیع احمد خانصاحب - طالبعلم	٠	٠	٢
جناب شیخ الہ بخش صاحب	٠	٢	٠
از جانب مسلمانان موضع بسی ضلع چترگڑہ میواڑ علاقہ اودیپور			
جناب ملا نور محمد و عبد الرحمن صاحبان	٠	٠	١٣
جناب میران بخش صاحب	٠	٠	٣
جناب حاجی خواج بخش صاحب	٠	٠	٢
جناب علی محمد صاحب	٠	٠	٢
جناب سلیمان صاحب	٠	١٣	١
جناب کمال الدین صاحب	٠	٠	٢
جناب لال محمد صاحب	٠	١٣	١
جناب نبی بخش صاحب - آسام	٠	٠	٢
جناب نبی بخش صاحب - ماقان	٠	٠	١
جناب اللہ رکھی صاحب	٠	١٣	٠
جناب بہور صاحب	٠	٠	١
جناب نثر صاحب	٠	٠	١
جناب داؤد صاحب	٠	٠	١
جناب خواج بخش صاحب - پٹیل	٠	٠	٤٠
جناب نبی بخش صاحب - ڈاک	٠	٠	٤
جناب جمال الدین صاحب - سامریہ	٠	٠	٦
جناب کریم بخش صاحب - ڈاک	٠	٠	٢
جناب محمد بخش صاحب - کتاریہ	٠	٠	٤
جناب عبد الشکور صاحب	٠	١٤	٢
جناب عبد العزیز صاحب	٠	٠	٢
جناب جمال الدین صاحب - سرلنکی	٠	٠	٢
جناب قدرت اللہ صاحب - سامریہ	٠	٠	١٠
جناب یعقوب صاحب - کتاریہ	٠	٠	١
جناب عبد الرحیم صاحب - کھینچی	٠	١٤	١
جناب امام بخش صاحب - کھینچی	٠	٠	١
جناب حافظ عبد الوارث صاحب	٠	٠	١
جناب مسلم صاحب - پہاڑی	٠	٠	١
جناب الیاس صاحب - کھینچی	٠	٨	٠
جناب ابراہیم صاحب	٠	٨	٠
جناب الیاس صاحب - سرلنکی	٠	٠	١
جناب حسن خانصاحب	٠	٠	٢
جناب عبد الرحمن خانصاحب	٠	١٣	٠
جناب بہادر شاہ خانصاحب حولدار	٠	٢	١
جناب رانگ باز خانصاحب	٠	٠	١
جناب قاضی غلام احمد صاحب - دانی بسی	٠	٠	٢
جناب مصری خانصاحب	٠	٠	٢
جناب الہ بخش صاحب - استا	٠	٣	١
جناب سراج الدین صاحب - استا	٠	٠	١
جناب خدا بخش صاحب	٠	٠	٣
جناب داؤد صاحب	٠	٨	١
جناب الہ بخش صاحب	٠	٠	١
جناب خاجو صاحب	٠	٠	١
جناب سلطان صاحب	٠	٠	١
جناب طیب صاحب	٠	٠	١
جناب اسمعیل صاحب	٠	٨	٠
جناب حسن شاہ صاحب	٠	١٤	٠
جناب فاضل شاہ صاحب	٠	٠	١
جناب قاسم شاہ صاحب	٠	٦	٠
جناب حاجی شاہ صاحب	٠	١٣	٠
جناب نور محمد صاحب	٠	٠	١
جناب لال محمد صاحب	٠	٨	٠
جناب مسلم صاحب	٠	٠	١
جناب عالم صاحب - باگوی	٠	٠	١
جناب فتح محمد صاحب میرٹ رال	٠	١٣	١
جناب خواج بخش صاحب باگری	٠	١٣	٠
جناب عیسی صاحب - میرٹ رال	٠	١٣	٠
جناب کریم بخش صاحب	٠	١٣	٠
جناب خدا بخش صاحب	٠	٦	٠
جناب حاجی ابراہیم صاحب	٠	٤	١
جناب الیاس صاحب - میرٹ رال	٠	٠	١
جناب الہ بخش صاحب	٠	١٣	٠
جناب حاجی بدو صاحب	٠	٠	١
متفرق طور پر جمع ہوئی میں آ ء آنہ دو دو آنے	٠	٧	٣
چندہ مسلمانان موضع پارسولی ضلع چترگڑہ			
(بہ تفصیل ذیل)			
جناب فتح محمد خانصاحب - دانی پارسولی	٠	٠	٢
جناب چاند محمد صاحب استا	٠	٠	٢
جناب اللہ بخش صاحب استا	٠	٠	٣
جناب بہور صاحب	٠	٠	١
جناب مہتاب خانصاحب	٠	١٤	٠
جناب اشرف محمد صاحب - سلاوٹ	٠	٠	١
جناب حسن صاحب	٠	٨	٠
جناب بھیکن صاحب	٠	٦	٠
جناب نور محمد صاحب	٠	٠	١
جناب غفور صاحب	٠	٦	٠
جناب نواب خان صاحب	٠	٨	٠
جناب چاند محمد صاحب	٠	٨	٠
میزان	٠	٣	١٨١
سابق	٦	٤	٧٨٧٤
کل	٦	٧	٨٠٥٥

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD ...

وسیے ا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوري کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے بو سوتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے
قیمت فی شیشي ١٠ آنه علاوه محصولڈاک -

... ا ک...

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو شفاخانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیم اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - بحمد الله مسرت خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور دعوے کے ساتهه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجائے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

١٠٥ ... ور وپرو پرائٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ٢٢٠ و ٧٣
کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

... م ... ...

اس نام کا ایک هفته وار ... ار ٥ - جولائي سنه ١٩١٣ ع سے راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني و نئي تعلیم کے بهترین نمونوں کا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص شخص یا فرقه کي ذاتي هجو یا فضول خوشامد سے کلیة پرهیز هوگا - مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائده کیلیے جائز نکته چیني سے بهي باز نهیں رهیگا - اسکا مسلک آزاده روي کے ساتهه صلح کل هوگا - اسکا دستور العمل :

ایمان کي کهینگے ایمان هے تو سب کچهه

یه اخبار ١٨ - ٢٢ - کے چوتهائي حصه پر کم از کم ١٦ - صفحوں کا هر ماه کي ٥ - ١٢ - ١٩ - اور ٢٦ کو شائع هوا کریگا -

چونکه اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم هند کا پہلا پرچه ٢٠٠٠ شائع هوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچها موقعه هے - که وه اشتهار بهیج کر فائده اٹهاویں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور هندوستان کے هر گاؤں اور شهر کے نامه نگاروں کي بهي ضرورت هے لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوه اجرت بهي معقول دیجاویگي (اخبار کي قیمت سالانه ٢ - روپیه ٨ - آنه)

درخواستیں بنام منیجر " اخبار نسیم هند " راولپنڈي (پنجاب)

خوبصورت مضبوط سچا وقت بتانے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی

١٥ سائز گارنٹی ایک سال | محصول پانچ روپیہ | ١٠ سائز گارنٹی ایک سال | محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

بھیجی دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

١٨ سائز آٹھ روز میں ایک مرتبہ کنجی دیجاوے گی چاندی نکل کیس ... ڈبل کیس ... گارنٹی ایک سال
١٥ سائز چاندی ڈبل کیس کرو دا میزر فرنچ شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر ... گارنٹی ٢ سال
١٨ سائز ایسٹ انڈیا ... ریلوے میں گارڈ ڈرائیور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ ... گارنٹی ٢ سال
نوٹ بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو ہم بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

ایم - اے شکور اینڈ کو ٥/١ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلا کلکتہ

ROSKOPF SYSTEME PATENT SWISS MADE

گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے ، غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی ، مگر اب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے پر جو عینک ہمارے ڈاکٹر وہاں کی تجویز میں ٹھہریگی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۰/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

ایڈیٹر الہلال

کی لکھی ہوئی اردو زبان میں سرمد شہید کی پہلی سوانحعمری جسکی نسبت خواجہ حسن نظامی صاحب کی راے ہے کہ با عتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یہہ سرمد کی زندگی و موت کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ مقامات درویشی پر نیک مسئلہ اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف تین آنے -

انیوا لے انقلابات

کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھی گئی تہیں وہ سب ہو بہو پوری اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ. قیمت تین آنے -

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسی دہلی

عرق پودینہ

هندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاری ہے اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے -

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۲۰] ریویو اف ریلیجنز ... مذاہب عالم پر ...

اردو میں هندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو دوست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنو - ریویو اف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا مستحق ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ... کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس مہینہ لکھا گیا ہے ... [illegible]

... صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ ... مذہبی خیالوں کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو ... [illegible] ... ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویوز لنڈن - مغربی ممالک کے ... کو ... اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھنی ہو چاہیں کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ ... کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی ... اور عمیق ہوتی ہیں - ... کہ اس رسالہ ... سالانہ قیمت انگریزی پرچہ ۳ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۴ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام ... منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور ... چاہیئیں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, McLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکلف ابوالکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

جلد ۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱۰ رمضان ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۷

Calcutta : Wednesday, August 13, 1913.

فہرست

کامریڈ و ہمدرد کی ضمانت

حکام اپنے ضعف کی بندش زبان شکایت کی بندش سے کر رہے ہیں ' ظلم ہو' جور ہو' ستم ہو' کچھہ بھی ہو مگر اُن کی یہی خواہش رہتی ہے کہ عام نظریں ان واقعات کو دیکھیں' عام سامعین ان حوادث کو سنیں ' عام دماغ ان کے نتایج سے اثر پزیر ہوں' لیکن نہ زبان پر کوئی لفظ آئے ' نہ قلم سے کوئی حرف نکلے - امتثال میں اگر تخلف ہوا تو تعزیر و تعذیب کی پہلی قسط ضمانت سے شروع ہوگی جو اس ہفتے میں کامریڈ و ہمدرد (دہلی) سے دو ہزار روپے کی مقدار میں لی گئی ہے - قارئین الہلال و زمیندار و مسلم گزٹ کا فرض ہونا چاہیے کہ اس مقدار کو اپنے مخصوص چندوں سے فراہم کریں - میں اس فنڈ میں ایک سو روپے نذر کرتا ہوں -

مالا بد منہ

اعانۂ مظلومان کانپور

کانپور کے مقدس فرزندان اسلام جو شہید ہوے اُن کی پاک روحیں خدا کے حضور میں پہونچ چکی ہیں ' جہاں نہ مسٹر ٹائلر کو قتل عام کی دسترس ہے ' نہ مسٹر میسٹن کو شعائر اللہ کی بے حرمتی کا موقع حاصل ہے ' نہ پولیس کو بے گناہوں کے گھروں میں گھس کر انہیں پابہ زنجیر کرنے کا حق ہے :

یبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان و جنات لهم فیها نعیم مقیم ' خالدین فیها ابـــداً ' ان الله عنـــده اجـــر عظیـــم (۹ : ۱۹)	اُن کا پروردگار اُن کو اپنی مہربانی و رضامندی سے ایسی بہشت میں رہنے کی خوش خبری دے رہا ہے جہاں دائمی آسایش ملیگی' یہ لوگ ہمیشہ بہشت کی راحت میں مقیم رہینگے' بے شبہ اللہ کے ہاں اجر و ثواب کا بڑا ذخیرہ موجود ہے -

لیکن شہیدوں کے اہل و عیال' جن کے گھرانے تو خدا کی رحمت سے مطہر ہوچکے ہیں مگر اس وقت نظر ابتلا میں ہونے کی وجہ سے عوام میں مطرود و مخذول ہو رہے ہیں - اُن کی حالت عام نصرت و تعاون کی حاجتمند ہے - جو لوگ اپنے گھروں سے گرفتار کرکے قید کیے گئے ہیں وہ اور بھی قابل رحم ہیں - ۱۰ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو میں خود مجسٹریٹ کانپور سے ملنے گیا کہ مجھے زندان کانپور کے اُن گرفتاران بلا سے ملنے کی اجازت دی جاے جو شہادت مسجد کے سلسلے میں پا بزنجیر ہوے ہیں - مجسٹریٹ نے اس کو منظور کرنے سے اِنکار کردیا - ۱۱ - اگست کو میں نے لفٹننٹ گورنر صوبۂ متحدہ کو تار دیکر خواستگاری کی کہ یا تو میری درخواست قبول ہو یا وجوہ انکار سے اطلاع دی جاے - مجسٹریٹ نے کانپور میں میرا قیام بھی جائز نہ رکھا ' اس سے ظاہر ہے کہ مظلوموں کے ساتھہ کیا سلوک ہو رہا ہے

مسلمانوں میں اگر غیرت باقی ہے تو عام چندے سے اس مسئلے کو حد تک پہونچالیں - میں اس فنڈ میں سو روپے کی ناچیز رقم پیش کرتا ہوں -

هذا بصائر للناس و هدى و رحمة لقوم يوقنون !

(۱۹ : ۴۵)

ایک ماهوار دینی و علمی مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا ۔

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیره فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرے ' جن کی وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابة و تابعین کی ترویج ' آثار سلف کی تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدهٔ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھی هوگا - تا هم یه امور ضمنی هونگے ' اور اصل سعی یه هوگی که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگی ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کی جائیگی - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کی تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کی تنزیل و ترتیب و اشاعت کی تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھی وہ موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے که عظمت کلام الهی کا وه اندازه کر سکیں - و ما توفیقی الا بالله - علیه توکلت و الیه انیب -

القسم العربی

یعنی " البصائر " کا عربی ایڈیشن

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعهٔ اسلامیه ' احیاء لغة اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کی ترجمانی هے -

الهلال کی تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

خضاب سیه تاب

همارا دعوی هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوئے هیں ' اُن سب سے خضاب سیه تاب بڑھکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاویگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بھورے یا سرخی مائل هوتے هیں - خضاب سیه تاب بالوں کو سیاه بھونرا کردیتا هے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیه تاب اسی قیمت میں اسقدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کی بو ناگوار هوتی هے - خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے - دوسرے خضابوں کی اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتی هیں ' اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے - خضاب سیه تاب کی ایک شیشی هوگی ' اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا هے ' اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا هے ' اور در چند قیام کرتا هے - بلکه پھیکا پڑتا هی نہیں - کھونٹیاں بھی زیاده دنوں میں ظاهر هوتی هیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیه تاب سے بال نرم اور گنجان هو جاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا که اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد هوا - یه خضاب بطور تیل کے برش یا کسی اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے - نه باندھنے کی ضرورت نه دھونیکی حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت فی شیشی ایک روپیه زیاده کے خریداروں سے رعایت هوگی - محصول ڈاک بذمهٔ خریدار - ملنے کا پته :-

کارخانه خضاب سیه تاب کٹرا دل سنگه - امرتسر

سجادہ پر تشدد شروع ہوا ' احاطۂ عدالت ججی غازی پور کی مسجد کے درختوں اور آس پاس کی کھپریلوں پر سنگ اندازی ہوئی ' صاحب جج (پنڈت سری رام) نے خدا کے گھر میں داخل ہو کر مسجد کے لوٹے اور بدھنیاں اپنے سامنے تڑوالیں ' مسلمانوں کے ضبط میں اب بھی فرق نہ آیا کہ ابھی مسجد کی حقیقت تو تطاول سے محفوظ ہے - کانپور میں جب مسجد مچھلی بازار کا ایک حصہ شہید کیا گیا ' تو اس کے لیے بھی تاویل کرلی گئی کہ یہ حصہ مسجد میں داخل ہی نہ تھا ' اور اگر رہا بھی تو جب تک مذہب کی راہ میں کشت و خون نہ ہو اور اہل مذہب کی جانوں پر نہ آ بنے ' اس وقت تک مذہبی آزادی میں کیا کلام ہے - ۳ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو جب اس آزادی کا خون ہوا ' اللہ کے گھر پر جانیں فدا کرنے والے شہید کیے گئے ' تو عوام اس پر بھی خاموش ہیں کہ ہنوز شاہ جہاں کی مسجد اور شاہنشاہ کونین کے بہت سے پرستار زندہ تو ہیں - دیکھنا ہے کہ اس مجروح و مخدوش زندگی پر بھی حملہ ہوا تب کیا ہوگا ؟

اولایرون انهم یفتنون فی	دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک یا دو
کل عام مرة او مرتین ؟ ثم	مبتلاے مصیبت ہوتے رہتے ہیں ؟
لا یتوبون ولاهم یذکرون	اس پر بھی نہ تو توبہ ہی کرتے ہیں
(۹ - ع - ۱۵)	اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں !

ہفتۂ جنگ

سہ شنبہ کو ایم - میجر اسکیو کی اس دھمکی نے کہ اگر بلغاریا نے تخفیف شدہ حدود منظور نہ کیے تو رومانیہ شنبہ کو صوفیا پر قبضہ کر لیگی - ۷ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو صلح کرادی - عہد نامہ پر دستخط کے لیے ۱۰ - اگست کی تاریخ تجویز ہوئی تھی وہ بھی ہوگئی -

رومانیہ کے ساتھہ یورپ بھی مصر تھا کہ قوالہ ' کوچینا ' اور ربذ روشت بلغاریا ہی کے پاس رہیں ' لیکن حالات کی پیچیدگی نے اور صدہا مواقع کی طرح اس موقع پر بھی یورپ کے اس خیال کو کامیاب ہونے نہ دیا ' اور بالآخر قوالہ یونان کو ملا اور کوچینا اور ربذ روشت سرویا کو - تاوان جنگ کا سوال ہنوز غیر منفصل ہے - البتہ سرویا اور یونان کو ہیگ کی عدالت تحکیم میں اسکے مطالبہ کا حق دیا گیا ہے -

شاہ رومانیا اور قیصر جرمنی میں تبریک و تہنیت اور تشکر و امتنان کا مبادلہ ہوا - قیصر نے رومانیا کی مدبرانہ و دانشمند پالیسی کی شاندار کامیابی پر گرمجوشی کے ساتھہ مبارکباد دی - شاہ رومانیا نے قیصر کی مخلصانہ دوستی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس صلح کا انتہائی و آخری ہونا آپ ہی کے ہاتھہ میں ہے - قیصر نے دوبارہ نہایت گرمجوشی کے ساتھہ مبارکباد دی - اس کے جواب میں شاہ رومانیہ نے پھر اس موثر حصہ کا شکریہ ادا کیا ' جو جرمنی نے رومانیا کے لیے اس قدر اہم و نازک واقعات میں لیا ہے - اس تہنیت و تحسین کے علاوہ قیصر نے ایم - میجر اسکو رئیس موتمر صلح بخارست کو عقاب سرخ کا تمغا بھی عطا کیا -

قیصر کی عزت افزائیوں سے صرف رومانیا ہی بہرہ یاب نہیں ' بلکہ یونان بھی اسکے ساتھہ شریک ہے - قیصر نے قسطنطین شاہ یونان کو جرمن فوج کا فیلڈ مارشل بنایا ہے - شاہ مذکور نے حکم دیا ہے کہ درۂ دانیال سے لیکر سالو نیکا اور جنینا سے لیکر ایڈریا تک تمام قلعوں میں ایک سر ایک توپیں بطور سلامی سر کیجائیں

اس عہد نامے کے بعد کیا جنگ کے کتے باندھ دیے جائینگے ؟ کیا صلح کا فرشتہ انسانیت کو اپنے پروں کے سایہ میں لیلیگا ؟

ادرنہ پر ترک پوری مضبوطی کے ساتھہ قابض ہیں ' قسطنطنیہ سے زائرین کا ایک جم غفیر آیا ہوا ہے - ۳ - اگست کو جامع سلیم میں عظیم الشان جلسہ ہوا ' حاضرین کی تعداد ۳۰ ہزار تھی سب نے بیک زبان کہا کہ " ادرنہ کے تخلیہ پر ہم مرجانے کو ترجیح دینگے " عنان حکومت اس جماعت کے ہاتھہ میں ہے جس نے باسفورس کے قریب روسی بیڑے کی نمایش پر کہا تھا کہ تخلیہ ادرنہ کے لیے نمایش سے سنگین تر کارروائی کی ضرورت ہے - اتحاد یورپ کے جسم میں اختلاف کے جراثیم کافی تعداد میں موجود ہیں ' اور گو تخلیہ ادرنہ پر اصولاً سب متفق تھے مگر الفاظ پر اتفاق نہ ہوسکا ' مجبوراً علحدہ علحدہ ملاقاتوں نے اتحاد یورپ کی کمزوری کا نمایاں ثبوت دیا - یہ صحیح ہے کہ لندن میں قسطنطنیہ سے آئے ہوے معلومات سے یہ سمجھا گیا ہے کہ قبضہ ادرنہ کا مقصد صرف شرف عثمانی کا اعادہ اور بعض مالی مراعات کا حاصل کرنا ہے ' ورنہ دول کے مقابلہ میں یہ قبضہ جاری نہ رکھا جائیگا ' مگر جن لوگوں کو پیشقدمی کی داستان ' جس نے تمام یورپ کو خوف آمیز تعجب میں ڈال دیا تھا یاد ہے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ نتائج جو قسطنطنیہ سے آئے ہوے معلومات سے مستنبط و مستخرج ہیں بازار اعتماد میں کیا قیمت رکھتے ہیں -

جرائد و صحائف یورپ کی عام راے ہے کہ " یہ صلح ایک دوسری جنگ کی تمہید ہے - ترکوں کے قبضہ ادرنہ نے اس مسئلہ کو اور بھی خار دار بنا دیا ہے " -

اگر جنگ ہوئی تو ایک فریق ترک ہونگے ' مگر دوسرا کون ہوگا ؟ بلغاریا اسدرجہ پامال ہوچکی ہے کہ اسکی زیست کا سہارا صرف یہ امید ہے کہ یورپ اسکو پامال نہ ہونے دیگا - سرویا کے متعلق یاد ہوگا کہ وہ بلغاریا کے خلاف ترکوں سے معاہد کرچکی ہے -

سرویا کی طرح یونان اور ترکی میں بھی بلغاریا کے خلاف معاہدہ ہوچکا ہے ' جسمیں یہ طے ہوا ہے کہ بحیرہ مارمورہ کی بندرگاہوں پر جو اس وقت بلغاریوں کے قبضہ میں ہیں گولہ باری کے لیے ترکی یونانی بیڑے کو درۂ دانیال سے گزرنے دیگی ' اور اسکے معاوضہ میں یونان عثمانی بیڑے کو طرابلس اور سائرنیکا جانے کے لیے بحیرہ ایجین سے گزرنے دیگا -

رومانیا ان سب میں تازہ دم ہے اسکے علاوہ ایک بار بخارست میں ظاہر بھی کیا گیا تھا کہ دول ادرنہ سے ترکوں کے اخراج کے لیے رومانیا سے درخواست کرسکینگی ' مگر سوال یہ ہے کہ کیا بلغاریا کے لیے رومانیا میدان میں اتریگی ؟

دول ستہ (انگلستان ' فرانس ' روس ' اسٹریا ' جرمنی ' اطالیہ) کے سفرا نے علحدہ علحدہ یاد داشتیں مرتب کی تھیں مگر سب کا مفاد ایک ہی تھا اور وہ یہی تھا کہ ایڈریا نوپل سے ترکوں کو دست بردار ہوجانا چاہیے - باب عالی میں یہ یاد داشت پیش ہوچکی ہے ' اور گو اس کا لہجہ چنداں درشت نہیں تاہم مفہوم یہی ہے کہ ترکی کو اگر اس نصیحت کے ماننے سے انکار ہے تو دول ستہ کو مناسب کارروائی پر مجبور ہونا پڑیگا - وہ مناسب کارروائی کیا ہوگی ؟ یہی کہ تمام سلطنتیں ترکوں کو جنگ کا الٹیمیٹم دیں اور گو خود آمادہ جنگ نہ بھی ہوں تاہم اس دھمکی سے کم از کم ترکوں کو کچھہ نقصان تو پہونچا دیں - " دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت " انگلستان بھی اس انذار و تہدید میں شریک غالب ہے ' اور نہ ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی اس لیے کہ وہ خوب جانتی ہے اور بات بھی یہی ہے کہ کچھہ ہو مگر اسکی مسلمان رعایا کے جذبات اخلاص و عقیدت و وفا داری میں کوئی فرق نہ آئیگا ' ان صبر آزما کوششوں کے مقابلے میں دوسری طرف دیکھو کہ ترک ابھی پچھلی ہزیمت سے اچھی طرح سنبھلنے بھی نہیں پائے ہیں ' انقلاب وزارت و اغتشاش داخلی نے پریشان کررکھا ہے ' خزانہ اسقدر خالی ہے کہ مزید فتوحات کا سلسلہ تو قائم رکھنا غیرممکن ہو ہی گیا ہے ' موجودہ مقبوضات کا سنبھالنا بھی دشوار ہے ' مگر ایک ہمت ہے کہ یہ تمام مشکلیں بہادری سے انگیز کررہی ہے -

شذرات

لنصبرن علي ما اذيتمونا (۱۴ : ۹) و ان عدتم عدنا (۱۷ : ۸)

و الذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه ' و يقطعون ما امر الله به ان يوصل ' و يفسدون في الارض ' اولٰئك لهم اللعنة و لهم سوء الدار (۱۳ : ۲۰)

جو لوگ خدا کے ساتھہ پختہ عہد و پیمان کرکے پھر عہد شکني کرتے ھیں' جن تعلقات کو جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ھے اون کو توڑتے ھیں ' ملک میں فتنہ و فساد برپا کرتے ھیں ' یہ وھی لوگ ھیں جن کے لیے لعنت ھے اور جن کا برا انجام ھونے والا ھے -

و لا تحسبن الله غافلاً عما يعمل الظالمون ' انما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الابصار ' مهطعين مقنعي رؤسهم ' لا يرتد اليهم طرفهم ' و افئدتهم هواء (۱۴ : ۳۱)

یہ نہ سمجھو کہ خدا ان ظالموں کے اعمال سے غافل ھے ' وہ انھیں اُس دن تک کي مہلت دے رھا ھے جب کہ خوف کے مارے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائینگی' سر اُٹھائے بھاگے چلے جا رھے ھونگے' اُن کی بد حواسی کا یہ عالم ھوگا کہ نگاہ بھی پھر اُن کي طرف لوٹ کر واپس نہ آئیگي' اور اُن کے دل ھوا ھورھے ھونگے -

و ان كادوا ليستفزونك من الارض ليخرجوك منها ' و اذاً لا يلبثون خلافك الا قليلا (۱۷ : ۶۶)

یہ لوگ ملک سے تم کو دل برداشتہ کرچلے ھیں کہ یہاں سے تمھیں نکال باھر کریں' ایسا ھوا تو یہ بھی تمھارے بعد چند روز سے زیادہ نہ رھنے پائینگے -

---

ایک زمانہ وہ تھا جب ھندوستان میں شرع اسلام کي حکومت تھی ' احتساب جاری تھا ' قانون شریعت کي پابندي فرض تھي ' سلطنت کا مذھب اسلام تھا ' اور اسلام ھي کے مطابق معاملات و مقدمات کے فیصلے ھوتے تھے ' شرع اسلام کا حکم تھا کہ کوئي فیصلہ جو مسلمان قاضي کي عدالت سے صادر نہ ھوا ھو نافذ الاثر نہیں ھو سکتا - مسلمان نہ اُس پر عمل کرنے کے پابند ھیں اور نہ اُس کو فیصلۂ قطعي مان سکتے ھیں ' مدت ھوئي استبداد کا خود فراموش تحکم مسلمانوں کے دلوں سے تو اس حکم کو فراموش کرا چکا ھے ' لیکن ھنوز " مسلماني در کتاب " باقي ھے ' اور عام کتب فقہیہ میں یہ مسالہ مذکور ھے -

شاہ عالم پادشاہ دھلي نے بنگال و بہار و اوڑیسہ کي سلطنت جب انگریزوں کو تفویض کي تھي تو عطاے دیواني و نظامت کے لیے جو معاھدہ تحریر ھوا تھا اُس کي ایک خاص دفعہ یہ بھي تھي کہ انگریزان صوبوں میں شرع شریف کے مطابق حکومت کرینگے' اور اس باب میں کسي قسم کا تغافل یا تجاوز روا نہ رکھینگے - میر جعفر جب مشرقی ھندوستان سے دست بردار ھوا' محمد علی خاں نے جب ارکاٹ و کرناٹک کی ریاست نذر کی ' آصف الدولہ نے جب صوبۂ الہ آباد و روھیل کھنڈ کا پیشکش گزرانا ' سعادت علی خاں نے جب نصف سلطنت ھبہ کر دي ' مؤتمن الملک اسحاق خاں شوستري نے جب صوبۂ آگرہ کے لیے معاھدہ کیا' تو عام روایت ھے کہ ان تمام معاھدات میں اس شرط کو خاص اھمیت دي گئي' اور انگریزوں نے بطریق دوام و استمرار اوامر شرعیہ کے امتثال و انفاذ کے لیے دستخط کیے - لنڈن کے انڈیا آفس میں ھنوز ان کاغذات کي اصلیں اور کلکتہ کے گورنمنٹ ھاؤس میں ان کي مصدقہ نقلیں موجود ھونگي - سنہ ۱۸۵۷ ع کے بعد آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کي حکومت جاتي رھي - عنان سلطنت براہ راست شاھنشاہ ھند و انگلستان کے ھات آگئی ' اس تبدیل و تغیر سے نظام تو ایک حد تک بدل گیا مگر اساس تنظیم یا ما بہ النظام کا بدلنا ممکن نہ تھا - شاھنشاھی نے کمپني کے تمام معاھدات جائز و نافذ قرار دیے اور ان کي مسئولیت اپنے سر لی - مسئولیت تو بہر حال باقي رھي ' لیکن معاھدے کو نافذ العمل بنائے رکھنے کی جو شرط تھي وہ گویا جزا کے لیے مشروط ھي نہیں ھوئي تھي -

ابھی چند سالوں کی بات ھے' لارڈ کرزن کی گورنمنٹ نے وزیر دکن (مہاراجہ کشن پرشاد) کي وساطت اور رزیڈنٹ کي مجبور کن حکمت سے فائدہ اُٹھاکر نظام حیدرآباد (ھز ھائنس نواب میر محبوب علی خاں مرحوم) کی گورنمنٹ سے ۹۹ - سال کے لیے صوبۂ برار کا اجارہ لیا ھے - اجارہ نامہ کی نقل بہ آسانی مل سکتی ھے ' اور اس سے معلوم ھوسکتا ھے کہ برار میں (۱) امتثال احکام مذھبیہ ' (۲) سکہ دولت آصفیہ (۳) خطبۂ نظام کے شرائط ھیں یا نہیں ؟ اور اگر ھیں تو کیا اس وقت بھی دفعہ اولی کا نفاذ باقی ھے ؟

اسے بھی جانے دیجیے' صوبۂ مدراس کی ذیل میں ایک بہت ھی مختصر اور چھوٹی سی عربی ریاست (جیہور) واقع ھے ' یہ ریاست خود مختار تھی - ایک عرب خاندان اس کا فرماں روا ھے ' رئیس کا سرکاري لقب (سلطان) ھے جو حکومت ھند میں بھی مسلم ھے ' عربی حکومتیں عموماً شرعی قانون رکھتی ھیں ' یہی دستور العمل جیہور کا بھی تھا ' کچھہ زمانہ گزرا انگریزي سلطنت کی شفقت و مرحمت کو سلطان جیہور کی بدنظمی ناگوار گزری - ریاست کی زمام انتظام اپنے ھات میں لے لی ' شاید معاھدہ یہ ھوا کہ سلطان جیہور تادیب و تجربہ کے لیے ریاست کے نظم و نسق سے ھوتے ھیں' اُن کي نیابت میں یہ فرض گورنمنٹ ھند ادا کریگی' سبکدوش مگر اس موقت تبدیلي سے اصول حکومت میں فرق نہ آئیگا اساس انتظام وھي رھے گا جو اب تک رھتا چلا آیا ھے - خانوادۂ ریاست کو انتزاع امر کي زحمت بھي نہ اُٹھانی پڑے گی ' بلکہ ایام تادیب کے گزرنے پر سلطان جیہور کو یہ ریاست واپس مل جائے گی - ڈھائی تین مہینے ھوے جیہور میں صاحب کمشنر کا دورہ ھوا تھا ' رعایا کو امید تھی کہ تادیب کے بہت دن ھوچکے اس موقع پر وعدہ وفا ھوگا ' اور ریاست واپس مل جائے گی ' مگر " وہ وعدہ ھی کیا جو وفا ھوگیا ؟ " جیہور میں بجاے قانون اسلام کے اس وقت تعزیرات ھند کی حکومت ھے - سلطان جیہور ادھر اُدھر پھر رھے ھیں ' اور عدل و انصاف کی آنکھیں دیکھہ رھی ھیں کہ " مواعید عرقوب " کا کیونکر اعادہ ھو رھا ھے -

حکومت نے پہلے پہل آیین نظامت کو توڑا ' رعایا خاموش رھی کہ انتظام کمشنري سے شاید اشک شوئي ھو جاے - قضات کے مناصب توڑے ' ملک چپ رھا کہ قاضي کي ایک خاص ضرورت ملاؤں کي جماعت پوري کردیا کریگی - شرعي عدالتیں توڑیں ' قوم صبر کر بیٹھی کہ " شرع محمدی " سے کام نکل جائیگا - مقدمات دینیہ میں غیر مسلم ججوں کے فیصلے ناطق ھونے لگے - مسلمان اس پر بھی بے حوصلہ نہ ھوے کہ قانون تو ھدایہ و عالمگیري ھی سے ماخوذ ھے - تعلیم قانون کا نصاب منتخبات فقہیہ پر جاري تھا اور اخیرین ھدایہ کے ابواب میں وکالت کا امتحان لیا جاتا تھا ' یہ ضابطہ بھي ٹوٹا - ھندوستان اس پر بھي اپني ناراضی کو دبائے رھا کہ مدنیۃ فرنگ کے اداب و آئین میں شاید فحشاء و منکر سے باز رکھنے کے موثر دفعات و قواعد ھونگے - مذھب سے گورنمنٹ کی بے تعلقی کا اعلان ھوا ' پیروان مذھب نے اپني تشویش مخفی رکھی کہ ھنوز مذھبي آزادي تو قائم ھے - مذھبي آزادي پر جب حرف آنے لگا ' لاھرپور (ضلع سیتاپور - اودھ) کی خانقاہ اور روضے کے سد باب کے لیے صاحب

ترا چنانکه توئي ' هر کسے کجا داند ؟
بقدر طاقت خود هر کسے کند ادراک

— * —

غاري استرے

ہمیں بتانا کہ برسٹل اور کانپور کی ذبی روح حقیقتوں میں اتنا فصل ہے ؟

نصرانی کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ عورتوں میں روح نہیں' لیکن اے مقدس نصرانی ! پیغمبر ناصرہ کے لیے بتانا کیا تیرا یہ اعتقاد ہے کہ مسلمانوں میں روح نہیں - ہاں روح ہے لیکن تونے اونکو بے روح کردیا ہے ' اون میں جان ہے لیکن تونے اونکو بے جان کردیا ' کیا تجھکو شریعت کا یہ حکم یاد نہ رہا کہ " تو خون مت کر " -

اسباب شورش

سر جیمس مسٹن کی سرکاری اطلاع کہتی ہے کہ " معاملۂ انہدام مسجد کیلیے مسلمانان کانپور میں کوئی جوش نہیں صرف بیرونی مسلمانوں کو جوش ہے " واقعۂ قتل عام سے پہلے بہی یہ غلط تہا ' کہ اگر یہ سچ تہا ' تو مسلح سپاہی وقت انہدام مسجد کو کیوں گھیرے تہے ؟ سنگینوں اور بندوقوں کی ہیبتناک نظاروں سے کن کو ڈرایا جا رہا تہا ؟ اور اب تو حکومت صوبہ متحدہ کو خود نظر آرہا ہوگا کہ لوازم تدبر و سیاست سے اوسکا خزینۂ حکومت کسقدر تہی تہا -

سر جیمس مسٹن کی سرکاری اطلاع کی شہادت ہے کہ مسلمانان کانپور کا جوش جرائد اسلامیہ کی جرا فروختگی اور طعن و تشنیع و ملامت کا نتیجہ ہے ' لیکن وہ کون تہا جس نے مسلمانوں پر غیرت کاذبہ اور جوش مصنوع کا الزام دیا تہا ؟ خود سر جیمس مسٹن ' وہ کون تہا ' جس نے مسلمانوں کو طعنہ دیا تہا کہ مسلمانوں کے جوش و غیرت کی حقیقت صرف چند الفاظ ہیں ؟ صوبہ کا نیم سرکاری اخبار پاینیر' اور پہر وہ کون تہا جس نے مسلمانوں کو کہا تہا کہ انکی غیرت و حمیت کا جولانگاہ صرف قلم کا میدان ہے ؟ شہنشاہی انگلستان کی نیم سرکاری زبان ٹائمز -

سر جیمس مسٹن نے قصداً مسلمانوں کو چھیڑا ' اور اون کے اوس جوش دینی اور ولولۂ اسلامی کو جھوٹا کہا جو ۱۳۰۰ برس سے جھوٹا نہوا تہا - اونہوں نے اون زیر خاک انگاروں کو راکھہ کا ڈھیر سمجھا جو تیرہ سو برس سے اسی طرح روشن رہے - سر جیمس مسٹن کے یقین کے لیے دلیل چاہیے تہی - فرزندان اسلام بڑھے اور اونہوں نے مقتل عام میں جاکر جسمانی پردہ جو فرمانروا‌ے صوبہ کے سامنے حائل تہا ' الٹ دیا ' اور دنیا کو نظر آگیا کہ در حقیقت اس پردہ کے پیچھے سرخ انگارے تہے جو خود دوسروں کو نہ پھونک سکے پر خود کو پھونک دیا -

سر جیمس مسٹن اب کیا چاہتے ہیں ؟ کیا دعواے سابق کے یقین کے لیے کسی اور دلیل کے طالب ہیں ' اگر حقیقت میں اونکی طلب صادق ہے ' اور اونکی کوشش کامل ہے ' تو ہم بتاتے ہیں کہ ان آہنی زنجیروں میں بہی آگ ہے جو اسیران مدافعت ملی کے ہاتھوں اور گردنوں میں ہیں - اونہیں خبردار رہنا چاہیے کہ زنجیروں کی آہنی جسمانیت دوسری آہنی جسمانیت سے ٹکرا کر شعلہ نہ پیدا کرے -

صوبہ متحدہ کا طرز حکومت اوسیوقت ایک خونین منظر کا اشارہ کر رہا تہا جب اوسکا فرمانروا ایک طرف اسٹریچی ہال (علی گدہ) میں اور دوسرے طرف مقامی دربار (گورکھپور) میں ایک اسپیکر کی حیثیت سے نمودار ہوا تہا - اوسنے دھمکی دی تہی کہ " بزور اس جوش کو فرو کرونگا " آخر ۳ - اگست کو اوس وقت جب کہ وہ بریلی میں تہا ' اور ایک مسلمان ریاست (رامپور) اوسکا خیر مقدم کررہی تہی ' اوسنے بزور اس جوش کو فرو کردیا -

ہمیں اسکا خوف نہیں کہ مسلمان ایک مسجد کے اعادۂ حرمت کی کوشش میں مقتول و مجروح ہوے ' کہ یہ اونکی خصوصیت ملی ہے ' ایک ہزار تین سو برس ہوے کہ مسجد ذلیل کی بقاے حرمت کے لیے سر بکف ہیں ' لیکن اسکا خوف ہے کہ حکومت متحدہ جن غیر قانونی گولیوں سے اپنی وفادار رعایا کو مجروح کر رہی تہی اوس سے وہ خود تو مجروح نہیں ہو گئی ؟

روز حزن و ملال ماتمی

شہداے کانپور کی یاد ہمارے دل میں ہر وقت تازہ رہیگی ' ہم اونکی برسی منائینگے ' ہم اونکا مرثیہ پڑھینگے ' ہم اونکی مظلومی و بیکسی کو ہر وقت یاد رکھینگے ' ہم اونکے جوش حمایت دینی و مدافعت ملی کو رو لینگے ' ہم آیندہ سے ۳ - اگست کی صبح کو ' ۱۰ محرم کی دوپہر سمجھینگے ' کہ یہہ ہماری مظلومیت کی پہلی قسط تہی ' اللهم من احییته منا فاحیه علی الاسلام و من توفیته منا فتوفه علی الایمان ' اللهم اجعلهم لنا ذخراً و اجعلهم لنا فرطا واجعلهم لنا شافعین و مشفعین -

۴ - اگست کی صبح کو ہز آنر لفٹننٹ گورنر صوبۂ متحدہ اسپیشل ٹرین سے کانپور پہونچکر پہلے قتل گاہ تشریف لائے جہاں اونہوں نے دیکھا ہوگا کہ صرف ایک انسانی ضد اور غلط کاری نے جو گورنمنٹ کے منشاے قانونی کے بالکل غیر مطابق تہی ' اوس دیوار کے نیچے جہاں چند روز پہلے تیشوں نے ایک معبد اسلام کی بے حرمتی کی تہی ' پرستاران دین حنیف دیوار کی ایک ایک اینٹ کو اپنے خون کا سرخ کفن پہنا رہے تہے کہ اوسکی ہر اینٹ دین توحید کی ایک ایک سرد لاش تہی - انہوں نے اپنے گرم خون کے چھینٹے دیے کہ ان بیجان لاشوں میں حرکت پیدا ہو ' حرکت پیدا ہوئی اور اوس نے تمام ہندوستان کو لرزا دیا -

ہندوستان لرزتا ہے ' کون ہے جو اسکو تہامے ؟ ہندوستان مضطرب ہے ' کون ہے جو اسکو تسکین دے ؟ ہندوستان وقف فریاد ہے ' کون ہے جو اوسکی فریاد رسی کو آمادہ ہو ؟

مقتولین کانپور ! تم پر نماز نہیں پڑھی گئی کہ تم مغفور تہے ہم گنہگار تمہاری مغفرت کی کیا دعا مانگتے ؟ لیکن سنا ہے کہ تمکو کفن نہ ملا ' گولیوں اور بندوقوں کے قطع و برید کے بعد تمہارے جسم اسپتال کی قینچیوں اور چھریوں کے کام آئینگے ' غزوا بنی لحیان میں شہداے اسلام کی لاشیں فرشتوں نے اُٹھالی تہیں ' ہم آج بہی یقین رکھتے ہیں کہ اخفاے راز کیلیے اگر پولیس نے تمہاری لاشیں دریا میں نہیں پھینکیں ' اور زمین میں نہیں دفن کیں تو یقیناً تمہاری لاشوں کو فرشتوں نے اوٹھا لیا ' کہ رضوان الٰہی اونکا منتظر تہا -

مجروحین کانپور ! تم نے گولیاں کہائی ہیں ! نیزوں سے تمہارے سینوں میں سوراخ کیا گیا ہے ؟ تمہاری آنکھوں میں سنگینیں بہونکی گئی ہیں ؟ تمہارے ایک ایک عضو کو زخموں سے چور کیا گیا ہے ؟ تمہیں یاد ہوگا کہ فرات کے کنارے بہی اسلام کا ایک قافلہ اسی طرح لٹا تہا ' جسکے بعد بنو امیہ کی تاریخ کا ورق الٹ گیا ' و ان تجد لسنة الله تبدیلاً

معصوم بچو ! اور ریاض اسلام کے نو دمیدہ غنچو ! تمہیں کس نے مرجھا دیا ؟ سر جیمس مسٹن کے الفاظ طعن نے تمہارے بے گناہ و ناآشناے جرم دلوں کو مضطرب کردیا ' تم بڑھے کہ اپنے دہن زخم سے اس الزام کی تکذیب کرو ' اے طائران قدس ! آؤ جاؤ کہ عرش کی سبز قندیلیں تمہاری منتظر ہیں -

اخبارات کے سیاہ حرفوں میں ہمارے لیے تنبیہ و عبرت نہ تہی ' قدرت نے خون کی سرخ تحریروں میں ہمیں نامۂ عبرت

۱۰ رمضان ۱۳۳۱ ہجری

مشہد اکبر

ادرنہ کا دردناک نظارہ کانپور میں

اے محمد گر قیامت سربروں آری زخاک
سربرآور ویں قیامت درمیان خلق بیں
خون خلقے بے گنا ہے بر حریم مسجدت
زاستاں بگذشت و مارا خون دل از آستین
پیروان دین حق را خون بہ خاک اغشتہ شد
از پے خاکے کہ ہر مسلم برو ساید جبین

ولا تحسبن الذین قتلوا في سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون٬ فرحین بما آتاهم الله من فضله ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم٬ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون - (آل عمران)

زمین پیاسی ہے٬ اوسکو خون چاہیے٬ لیکن کسکا ؟ مسلمانوں کا٬ طرابلس کی زمین کسکے خون سے سیراب ہے ؟ مسلمانوں کے٬ مغرب اقصی کسکے خون سے رنگین ہے ؟ مسلمانوں کے٬ خاک ایران پر کسکی لاشیں تڑپتی ہیں ؟ مسلمانوں کی٬ سرزمین بلقان میں کسکا خون بہتا ہے ؟ مسلمانوں کا٬ ہندوستان کی زمین بھی پیاسی ہے٬ خون چاہتی ہے٬ کسکا ؟ مسلمانوں کا٬ آخر کار سرزمین کانپور پر خون برسا٬ اور ہندوستان کی خاک سیراب ہوئی -

ہندوستان کی دیوی جوش و خروش میں ہے٬ اپنی قربانگاہ کیلیے نذر مانگتی ہے٬ کون ہے ہمت کا جوان جو اوسکی خواہش پوری کرے ؟ صوبۂ متحدہ کا بادشاہ (سر جیمس مسٹن) - بالاخر بادشاہ آگے بڑھا اور اوسنے اپنی وفادار رعایا (مسلمان) کا خون پیش کیا٬ جو اپنی جان کے بعد اوسکو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب تھی !

مسلم ہستی تو اب کہاں بسیگی ؟ کہ تیرے لیے ہندوستان بھی امن کا گھر نہیں رہا٬ وہ جسکو تو سب سے بڑی اسلامی حکومت کہتی تھی٬ وہ بھی تیرا خون مانگتی ہے٬ لیکن دشمنی سے نہیں٬ محبت سے٬ وہ تیری محبت و وفاداری کا امتحان لیتی ہے -

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی٬

ہمالیہ ! تو دنیا کا سب سے بڑا پہاڑ ہے٬ تو تند و تیز ہوا کو روکدیتا ہے٬ تو پر غیظ و غضب بادل کو ٹھکرا کر پیچھے ہٹا دیتا ہے٬ کیا تو ہمارے شدائد و مصائب کا طوفان نہیں روک سکتا٬ کیا تو ہمارے حزن و غم کے بادل کو ٹھکرا کر پیچھے نہیں ہٹا سکتا ؟

برٹش حکومت کہتی ہے کہ رعایا کے مذہب کا احترام ہوگا٬ لیکن کیا وہ احترام اوس سے بھی کم ہوگا جتنا ایک سڑک کے سیدھے ہونے کا٬ برٹش حکومت کہتی ہے کہ رعایا کے خون کا احترام ہوگا٬ لیکن کیا اوس سے بھی کم٬ جتنا ایک راستے کی زینت و آرایش کا ؟

۳ - اگست کی صبح٬ انقلاب حکومت برطانیہ کی تاریخ ہے٬ بہادر سپاہی جسوقت ایک ضعیف و ناتوان و غیر مسلح مجمع پر گولی برسا رہے تھے٬ اونھیں کیا خبر تھی کہ یہ گولیاں ان ناتوان انسانوں کے سینوں کو توڑ توڑ کر برطانی عدل و انصاف کو زخمی کر رہی ہیں ؟ اونھیں کیا معلوم تھا کہ اس گولی کا نشانہ اوس ستون کو کمزور کر رہا ہے جس پر حکومت برطانیہ کی عمارت قائم ہے ؟ وہ مسرور ہیں کہ ہم وفاداری کی خدمت ادا کرتے ہیں٬ نادانو ! تم تو اوس سے عداوت کر رہے ہو جسکی محبت کا اظہار چاہتے ہو -

غیر آئینی خونریزی

وہ کیا عجیب منظر تھا جب کربلاے کانپور میں٬ کئی ہزار بے دست و پا برطانی رعایا برہنہ سر٬ برہنہ پا با چشم نم و با دل پرغم ایک سیاہ علم کے نیچے جو اسلام کی مظلومی و بیکسی کا نشان تھا٬ کئی سو معصوم بچوں کے ساتھہ٬ چند اینٹوں اور پتھروں کا ڈھیر لگا رہی تھی٬ اور اوس کی زبان پر وہ دعا جاری تھی جو وقت تعمیر کعبہ ابراہیم و اسماعیل کی زبان پر جاری تھی -

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (بقرہ)	پروردگار اپنے گھر کے لیے ہماری ان چند اینٹوں کو قبول کر٬ تو سن رہا ہے اور جان رہا ہے٬

یہ پراثر مقدس نظارہ ختم نہیں ہوا تھا نہ مسٹر ٹائلر (مجسٹریٹ کانپور) کی سپہ سالاری میں ایک مختصر سوار اور پیدل فوج تمام اسلحہ سے مسلح نمودار ہوتی ہے٬ اور دس منٹ تک اپنی بندوقوں سے آڑا آڑا کر گولیوں کی ایک چادر ہوا میں پھیلا دیتی ہے - پردہ جب چاک ہوتا ہے٬ میدان میں خاک و خون میں تڑپتی ہوئی لاشیں نظر آتی ہیں٬ جن میں بعض معصوم جانیں بھی ہیں٬ جو افسوس دم توڑ چکیں -

گورنمنٹ پریس کا فرشتۂ غیب ہم کو اطلاع دیتا ہے کہ میدان میں ۱۴ - لاشیں تھیں٬ پھر بتاتا ہے ۱۸ - تھیں٬ عقیدت مند دل اس کو تسلیم کرتا ہے٬ لیکن عقل حجت طلب کو کیونکر سمجھائیں کہ ایک تنگ میدان میں ۱۰٬ ۱۵ ہزار آدمیوں کا مجمع ہے پولیس بے محابا ۱۰ - منٹ تک بے پروائی سے اون پر گولیاں برساتی ہے٬ ہر گولی ایک دور کے فاصلہ تک پھیلتی ہے٬ اور صرف ۱۸ - لاشیں اون کے صدمہ سے گر پڑتی ہیں - مسلمان اپنی رولیں تنی کا دعوی کرتے ہیں٬ اون کو مسرور ہونا چاہیے کہ گورنمنٹ پریس بھی اون کے اس اعجاز کو تسلیم کرتا ہے -

حکومت قانون کے ماتحت ہے٬ لیکن افسوس ہم زبان کے ماتحت ہیں٬ ہم پر گورنمنٹ کا قانون حکومت نہیں کرتا٬ ہم پر حکام کی زبان حکومت کرتی ہے - ایک ضعیف و کمزور مجمع جس کے ہاتھہ میں کوئی آلۂ ضرر نہیں٬ جو کسی انسان کا محترم خون نہیں گراتا٬ جو کسی کی جائداد و عزت پر حملہ نہیں کرتا٬ صرف ایک جنبش لب سے آغشتہ بخاک و خون ہوجاتا ہے -

بے شبہ وہ قانون کی مخالفت کرتا تھا٬ لیکن اوس کی تادیب کیلیے عدالت کے کمرے٬ اور قید خانوں کی کوٹھریں تھیں٬ سنگین کی نوکیں٬ اور بندوقوں کی گولیاں نہ تھیں - برٹش مورخ ہمکو بتاسکتا ہے کہ برسٹل اور منچسٹر کے کتنے ہنگاموں میں ان آتشبار ہتھیاروں سے کام لیا گیا ہے ؟ ہم جانتے ہیں کہ وہ ہمکو حوالہ دیگا کہ برسٹل اور کانپور میں کتنی مسافت ہے ؟ لیکن اے معصوم مورخ ! براے خدا

آئے ہونگے ' کسیکي آنکھہ میں نیزہ کي انی چبھہ گئی ہے' کسي کا سینہ زخموں سے چور ہے' کوئی خون تھوک رہا ہے' کسی کا سر پھٹ گیا ہے ' کسی کا دھڑ سنگینوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے ایک تسمہ باقي ہے کسي کے ہاتھہ میں برچھوں کی نوکیں گھس گھس گئی ہیں ' کوئی تڑپتا ہوگا ' اوئی تڑپ بھی نہ سکتا ہوگا ' کوئی کراھتا ہوگا ' کوئی کراہ بھي نہ سکتا ہوگا ' کیا اس عبرتناک منظر کو دیکھکر' ہز آنر کے سینہ سے ایک آہ نہیں نکلي ؟

قید خانہ آئے' وہاں فرزندان اسلام کا ایک مجمع ہوگا جن میں اکثر وہ تھے جو میدان میں موجود نہ تھے اور گھروں سے بلا کر اونکو قید کیا گیا ' ان نا کردہ گناھوں کے ھاتھوں میں زنجیریں ہونگي ' جو ایک مجرم کي نشاني ہے ' اونکي صورت سے بے بسي چہروں سے حزن و ملال اور آنکھوں سے مظلومیت ظاہر ہوگی ' اور اونکے دل جو دو برس کے حوادث اسلامیہ سے ناوک ہوگئے ہیں دھڑک رہے ہونگے' ان سے مل کر ہز آنر کي زبان سے ایک کلمہ افسوس نہیں نکلا ؟

ہز آنر جب کانپور کي گلیوں میں پھر رہے تھے (حسب بیان خود) انھوں نے بیووں کي درد ناک گریہ و زاري ' یتیموں کی پر حزن و ملال فریاد و بکا ' اور مجروحین کے کراھنے اور دم توڑنے کی آوازیں سنیں ' لیکن کیا ہز آنر کا قلب رقیق اس سے متاثر ہوا ؟

تقریر آگرہ

ہز آنر جب آگرہ تشریف لے گئے ' اور وہاں تقریر فرمائي تو ' نتائج کو عدالت کے سپرد کیا ' اور فرمایا کہ " حکام نے اوسوقت تک حملہ کا حکم نہیں دیا ' جب تک حفظ امن کے لیے وہ مجبور نہوگئے " ازراہ الطاف خسروانہ ہز آنر مسٹن ظاہر فرما سکتے ہیں ' کہ مسلمان کن ہتیاروں سے مسلح تھے ؟ اونھوں نے پولیس کو چھیڑا ' یا پولیس نے اونکو چھیڑا ؟ اونھوں نے کس کي جان لینے کا ارادہ کیا تھا ؟ اونھوں نے کس کا گھر لوٹنا چاہا تھا ؟ کس نے اونکو اشتعال دیا ؟ تاکہ بیچارے شور و غل کي اونکو سزا ملے جنھوں نے اپني رزولیوشنوں ' میموریلوں ' یاد داشتوں اور برقي پیغاموں سے حکام کو سخت تکلیف پہونچائي تھی' اور جنمیں بقول ہز آنر و پاؤنیر جوش صحیح و غیرت صادقہ موجود نہ تھي' -

کیا ہز آنر ہم سے جوش صحیح کے اسي مفہوم کے طالب تھے ' جسکو اونھوں نے ۴ - اگست کو کانپور کي مچھلی بازار میں دیکھا ؟ کیا پاؤنیر' غیرت صادقہ کي اسي حقیقت کا متقاضي تھا ' جو ۳ - اگست کو ایک مسجد کے سامنے منکشف ہوئي ؟ اگر یہ سچ ہے تو ہمارے جوش صحیح اور غیرت صادقہ کا امتحان ہونا تھا وہ ہوچکا - ہز آنر کو نہ اب ہماري جہالت پر افسوس کرنا چاہیے اور نہ پاؤنیر کو ہماري سرکشي سے خفا ہونا چاہیے -

ہز آنر آگرہ کي تقریر میں فرماتے ہیں " انتشار مجمع اور تکمیل امن کے بعد حکام نے مقتولین و مجروحین کے ساتھہ نہایت ہمدردي کي ' اور انتقام کا مطلق خیال انکے دل میں نہ تھا " ہاں ہم نے اوس ہمدردي کو دیکھا جو تیشوں سے ہماري مسجد کے ساتھہ اور گولیوں سنگینوں اور نیزوں سے ہماري سینوں کے ساتھہ کي گئي' سر جیمس مسٹن کس ہمدردي کیطرف اشارہ کر رہے ہیں ؟ کیا اسکی طرف اشارہ کرتے ہیں نہ قیدیوں کو ایک چھٹانک کھانا ملتا ہے ؟

ہز آنر فرماتے ہیں " حکام کے دل میں اب انتقام کا مطلق خیال نہ تھا " کیا انتقام کے بعد بھي انتقام لیا جا سکتا ہے ؟ مجمع کے منتشر مجروحین کے نیم مردہ اور مقتولین کے دم توڑنے کے بعد انتقام کے لائق کون تھا ؟

مگر کہ زندہ کني خلق را و بازکشي

ہز آنر آگرہ کي تقریر میں ایک جگہہ فرماتے ہیں' کہ " حکام نے اوسوقت تک حملہ نہیں کیا جب تک حفظ امن کی بنا پر وہ اس کے لیے مجبور نہوگئے " ہز آنر کے اس چھوٹے سے فقرہ کی جوامع الکلمی دیکھو کہ اس میں عدالت کانپور اور ہائیکورٹ الہ آباد کی وہ دراز و طویل داستان جو کئی جلدوں میں اور کئی مہینوں میں تمام ہوتي ' کلام کے ایک فقرہ میں اور وقت کے ایک لمحہ میں ختم ہوگئی' جس میں اونھوں نے بطور " ایمان غیب " جو ہر نیک و ایماندار کا درجۂ اقصی ہے' جس سے میں ہز آنر کو مستثنی نہیں کر سکتا ' صدق دل سے اسکو تسلیم کرلیا ہے کہ نقض امن کے ذمہ دار مسلمان تھے ' اور یہی الزام کے مستوجب ہیں لیکن کیوں حضور! جناب کا یہ فقرہ صحیح ہے یا یہ کہ " ہم ابھی کسی کو الزام نہیں دے سکتے کیونکہ یہ عدالتوں کے طے کرنے کی چیز ہے ؟ "

اب کیا کرنا چاہیے ؟

ہوا جو ہونا تھا ' اب اس سوال کا موقع ہے کہ گورنمنٹ کو کیا کرنا چاہیے ' اور ہم کو کیا کرنا چاہیے ؟

گورنمنٹ کو کیا کرنا چاہیے ؟

بیانات سابقہ ' واقعات مذکورہ ' اور انتقادات متصدرہ نے اس حقیقت کو بالکل منکشف کردیا ہے ' کہ اس حادثہ عظیمہ کے ذمہ دار ہز آنر سر جیمس مسٹن ' مسٹر ٹائلر سیٹي مجسٹریٹ اور مسٹر سیم چیرمین مینوسپلٹي کے نا عاقبت اندیش ' نا انجام بیں ' غیر آئیني اور خلاف منشاے اعلان حکومت (حریت ، مذاہب) ' پالیسي ' اور پولیس کی بے ضابطہ مداخلت اور غیر قانوني اشتعال انگیزي ہے ' پس گورنمنٹ کا فرض ہے کہ حکام سے نہایت سخت قانوني مواخذہ اور پولیس پر اشتعال طبع کا جرم قائم کرے' سزا دالے' اور پس ماندگان شہداے کانپور کے لیے کچھہ ماہوار مقرر کردے -

یہ ایک ایسي جائز خواہش ہے جس کے انکار کي ہم کوئي وجہ نہیں پاتے ' اس سلسلہ میں گورنمنٹ کو ان مغرور و ناعاقبت اندیش مشیروں سے بچنا چاہیے جو ہر موقع پر گورنمنٹ کو سخت و درشت پالیسي کا مشورہ دیتے ہیں - یہ سچ ہے کہ توپ کے گولے' پھانسي کي ڈوري' اور قید خانہ کي زنجیر' ان میں سے ہر شے ہر جسم کو مطیع و فرمانبر بنا سکتي ہے ' لیکن قلوب کي اطاعت و فرمانبري کے لیے صرف ایک نگاہ لطف اور ایک جنبش دست کرم کافي ہے - پس سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ہمارے اجسام پر حکومت کرنا چاہتي ہے جسکے تابع قلوب نہیں ہیں ' یا قلوب پر حکومت کرنا چاہتي جسکے ساتھہ اجسام کی حکومت بھی ہے -

ہمکو کیا کرنا چاہیے ؟

کانپور کا واقعہ اب فقط کانپور ہی کا واقعہ نہیں رہا ' تمام ہندوستان کا واقعہ ہوگیا ' پس تمام مسلمانان ہندوستان کو چاہیے کہ :

اپني اپني جگہ پر' پر زور جلسے کرکے گورنمنٹ کو مظالم حکومت متعددہ کیطرف متوجہ کریں' کلکتہ ' بمبي ' لکھنو ' لاہور ' پٹنہ' وغیرہ تمام بڑے شہروں سے ایک ایک قانوني مشیر مقدمۂ کانپور کے لیے پہنچنا چاہیے - چنانچہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مسلمانان کلکتہ کیطرف سے عنقریب ایک بیرسٹر کانپور بھیجا جائیگا - اور کلہ پرسوں کے تاروں سے جو بمبئي وغیرہ سے آئے ہیں یہ معلوم کرکے خوشي ہوئي کہ کئی بیرسٹر کانپور روانہ ہونے والے ہیں -

مجروحین اور پس ماندگان شہداے کانپور کي اعانت کے لیے' معتبر اشخاص کي معرفت کانپور چندہ بھیجنا چاہیے' اس کے لیے ضروري ہے کہ خاص کانپور یا اوسکے متصل کسي شہر مثلاً لکھنو میں اسکي صدر مجلس قائم کي جاے' جس میں صرف مخلص اور ہمدرد مسلمان شریک ہوں' جو نہایت اخلاص و دیانت کے ساتھہ جمع و تقسیم زر اعانت کي خدمت انجام دیں ' الہلال نے یہ فنڈ کھول دیا ہے اور بالفعل ایک سو روپے کا نذرانہ پیش ہے ' و اللہ المستعان و علیہ التکلان -

و دستور تنبیہ بھیجا - ہندوستان کے مسلمانوں نے اوسکو پڑھا ' اور اوس سے تنبہ و عبرت حاصل کی -

کانپور کا واقعہ کانپور کا واقعہ نہیں رہا بلکہ وہ دنیاے اسلام کا واقعہ ہے - مسلمانان عالم نے ہر ہر گوشہ سے ہمارے پاس اپنے مصائب و آلام کی آغشتہ خون اطلاعات کا ہدیہ بھیجا تھا ' ہم شرمندہ تھے کہ ہمارے پاس اونکے تحفہ کے لیے جو سامان تھا ' اوسمیں خون کے قطرے نہ تھے ' اب ہم شرمندہ نہیں ' اے مسلمانان عالم ! ہمارے بہے ہوے خون ' کٹی ہوئی رگوں اور تڑپتی ہوئی لاشوں کا ہدیہ قبول کرو -

سرکاری بیانات

ایک منظر کی ایک ہی تصویر ہوسکتی ہے ' لیکن حادثہ ہائلہ کانپور کی سرکاری بیانات نے جو مختلف تصویریں کھینچی ہیں اونکا نتیجہ صحیح وہی ہے جو قانون شہادت کے رو سے ایسے مختلف و متضاد بیانات کا ہوسکتا ہے ' ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ مسٹر ٹائلر (مجسٹریت کانپور) بحیثیت فریق دوم و مدعی علیہ اسوقت جو شہادت دے رہے ہیں بحیثیت مجسٹریت اونہوں نے کبھی ایسی شہادت اپنی مجلس حکومت میں قبول کی ہوگی ؟

سر جیمس مسٹن کے ورود کانپور کے قبل و بعد جو اطلاعیں شائع ہوئی ہیں ' اون میں بیک نظر ایک عجیب عبرتی اختلاف نظر آتا ہے -

(۱) ہز آنر کے ورود کانپور سے قبل جو اطلاع شائع ہوئی ہے ' اوسمیں پولیس کی قوت و استیلا ' مسٹر ٹائلر کی عجیب و غریب بہادری ' قوت اقدام ' مسلح سپاہیوں کی محیر العقول قادر اندازی ' مجمع کی پریشانی ' بے سرو سامانی ' اضطراب فرار کو بتفصیل دکھایا گیا ہے - ہز آنر کے ورود کانپور کے بعد ایک تیز مشق اور چابک دست مصور نے اس منظر کا جو مرقع طیار کیا ' اوسمیں ہم پولیس کو ساکن و غیر متحرک ' مسٹر ٹائلر کو ایک سپہ سالار کے بجاے ایک ناصح مشفق کی حیثیت سے مجمع کے سامنے پاتے ہیں - مجمع شدت جوش و غضب سے ڈھیلوں اور اینٹوں سے مسلح آگے بڑھا ' اور اوسنے نہایت بیدردی سے پولیس پر حملہ کیا ' اور اسقدر قریب پہونچ گیا ' کہ پولیس بمشکل حملہ آور ہوسکی - ۲۰ - منٹ کے بعد غنیم کی فوج میگزین چھوڑکر جسمیں ڈھیلوں اور اینٹوں کی مقدار کثیر باقی گئی ' میدان سے بھاگ کھڑی ہوئی ' اور اسطرح بمشکل ' میدان فتح ہوسکا -

(۲) غنیم نے مقتولین و مجروحین کی جو تعداد میدان جنگ میں چھوڑی ' بیان اول میں اوسکی مقدار ۱۳ - مقتول اور ۲۸ - مجروح بیان کی ہے - لیکن بعد کے بیانات سے یہ مقدار بہت بڑھجاتی ہے ' اور خصوصاً جب ہم وہ مقدار بھی شامل کرلیں جنہوں نے اسپتال میں دم توڑا ' اور اکثر مجروحین کے متعلق طبی مشیروں کی مایوسی جب سنتے ہیں تو ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ اس مقدار کو کہاں تک بڑھائیں -

(۳) بیان اول میں سبب انعقاد مجلس کو نامعلوم بتایا گیا ہے ' اور بقرائن یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ فتح ادرنہ اور مسجد کانپور کے متعلق کچھہ تقریریں ہوئیں ' لیکن دوسرے بیان میں نہایت وضاحت و تفصیل سے مقررین و خطباے مجلس کی پر جوش و پر غضب تقریروں کا حوالہ دیا گیا ہے ' جن کے سحر سے تمام مجمع مسحور ہوگیا تھا -

(۴) بیان اول سے ظاہر ہوتا ہے ' کہ حکام شہر کو اس اجتماع کثیر اور ابتداے شورش کی اطلاع نہ تھی ' اور بے خبری میں ان واقعات کی ابتدا ہوئی ' لیکن دوسرے بیان میں ہم ایک فقرہ پڑھتے ہیں کہ " مسلح پولیس جو پہلے سے طیار تھی " کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ کارفرمایان شہر اس جلسہ کی اہمیت سے پہلے سے واقف تھے ' اور نہیں ہم سمجھہ سکتے کہ کن مصالح دمویہ و مناظر خونین کی توقع میں حسب موقع مداخلت کے وہ منتظر تھے -

(۵) بیان اول میں غنیم کے ہاتھوں میں صرف دو قدیم اور وحشیانہ طرز کے ہتیاروں کا ذکر ہے یعنی اینٹ اور پتھر ' بیان ما بعد میں ہم ایک اور خطرناک سلاح (لاٹھی) کا بھی باغیوں کے ہاتھہ میں ہونا پڑھتے ہیں -

(۶) پہلی رپورٹ میں مسٹر ٹائلر کی نسبت اتنا مذکور ہے کہ " وہ مسلح پولیس کی سوار و پیادہ فوج کی جمعیت میں موقع پر پہونچے اس فوج کو پیچھے چھوڑکر چلے وہ تنہا مسجد کے قریب آئے ' انپر بھی حملہ ہوا اور وہ ٹھہر گئے " اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر ٹائلر بھی حملہ سے محفوظ نہ رہے ' لیکن بیان ثانی میں اس کے متعلق ایک حرف مذکور نہیں " مسٹر ٹائلر مجسٹریت شہر موقع پر پہونچے ' مجمع نے انکی ایک نہ سنی اور پولیس پر حملہ کر دیا " ایک ضلع کے حاکم و والی پر حملہ ہونا ' اس تاریخ کا سب سے بڑا واقعہ ہوسکتا ہے ' لیکن ہم کو اس " ترک واقعہ " کے حقیقی اسباب معلوم نہیں جن کی بنا پر اس واقعہ ہائلہ کے ذکر سے اطلاعات سرکاری کی تاریخ کا دوسرا ایڈیشن خالی رہا -

(۷) پہلی اطلاع میں اون عجیب و غریب و غیر آئینی اسباب کا استعجال و سرعت واقعہ نگاری میں ذکر ضروری نہ تھا جن کی بنا پر ' پولیس کو حملہ کی ضرورت محسوس ہوئی ' لیکن دوسری اطلاع میں ' نہایت بلیغ طرز ادا میں مذکور ہے کہ " مسٹر ٹائلر نے نہایت صبر سے کام لیا ' اور اوس وقت تک فائر کا حکم نہیں دیا ' جب تک پولیس اور پہرہ داروں کی حفاظت جان کے لیے فائر کرنا ضروری نہوگیا " اور انہیں الفاظ مصنوعہ کی تکرار ہز آنر آگرہ میں فرماتے ہیں -

ہز آنر کا قدوم کانپور

امید تھی کہ جب ہز آنر سر جیمس مسٹن کانپور کے مناظر خونیں کا ملاحظہ فرمالینگے تو اونکا دل رحم و لطف سے بھر جائیگا ' اور حکام کی نا عاقبت اندیشی ' استحلال سفک ' انتہاک حرمت قانون ' اور سعی نقض امن سے اونکو کامل واقفیت کا موقع ملیگا -

اونہوں نے مسجد منہدم کو ملاحظہ کیا ' در و دیوار شکستہ سے اسلام کی بیکسی و بے نوائی کی مجسم تصویر نظر آئی ہوگی ' وہ میدان قتل میں تشریف لائے ' مظلوم اور ناکردہ گناہ لاشوں کا وہاں ڈھیر ہوگا - بوڑھے اور ضعیف العمر ' انسانوں کو جو حملہ کے لائق نہ تھے ' ایک طرف مسجد کے نیچے پڑے دیکھا ہوگا جو خون میں تڑپ تڑپ کر رہگئے ہونگے ' دوسری طرف ننھے ننھے معصوم سینے سنگینوں اور برچھیوں سے سوراخ سوراخ نظر آئے ہونگے ' غریب و فاقہ کش نیچے درجہ کے مسلمان جنکو میں اب نیچے درجہ کا نہیں کہ سکتا ' اوس سینہ پر گولی کھاکر گرے ہونگے ' جسپر غربت و افلاس نے پیرہن کا ایک تار باقی نہ رکھا تھا ' ہاں اب خون کی سرخ چادر پردہ پوش بیکسی ہوگئی ' اونہوں نے نوجوان و نو عمر مسلمانوں کی ایک جماعت خون میں شرابور دیکھی ہوگی جو اپنے کنبہ کی تنہا امید اور اپنے والدین کی تنہا قوت تھے ' کیا ہز آنر کی آنکھوں میں آنسو نہیں ڈبڈبائے ؟

یہاں سے ہز آنر نے شفا خانے کا رخ کیا ' شفا خانہ کا صحن خون کی چھینٹوں سے رنگین دیکھا ہوگا ' ایک ایک پلنگ پر دو زخمی نظر

(۲) قلتم يجب التاني و التامل في مسألة نهضة العرب التي توافقون على وجوبها في نفسها ' و عللتم هذا الوجوب بالخوف من غول اوربة -

نعم يجب التاني في ذلك كما يجب في سائر الامور ولاسيما المهم منها ' وطلاب النهوض من العرب لم يشذوا عن هذه القاعدة :

(الف) فقد الفوا بمصر حزب اللامركزية ' وجعلوه حزبا عثمانيا عاما وطلبوا التصديق على برنامجه من حكومة الاستانه ولم يلحوا عليها في ذلك ولا في غيره -

(ب) والفوا المؤتمر في باريس ليعرفوا عالم المدنية بمقاصدهم وان اساسها الاستمساک بالعثمانية ' و مقاومة كل احتلال او تداخل اجنبي -

(ج) واحتجوا على اقفال الحكومة لنادى الاصلاح في بيروت باقفال المدينة كلها ثلاثة ايام لتعلم انه الراى العام -

(د) و ابي ضباطهم في الاستانة وشطلجة ان يدخلوا في الاحزاب السياسية مع حزب الحكومة اوعليه لينظروا عاقبة الامر والاصلح للامة والدولة - وقد قدرت الحكومة الحاضرة مسالكهم هذه قدرها على علمها بقوتهم واستطاعتهم ان يحدثوا في المملكة ماشاؤا من المشاكل فطلبت الاتفاق معهم و البدء باعطائهم كل مايمكن البدء به من مطالبهم المبنية على اساس اللامركزية الادارية ' وسيعلن حزبنا ذلك في جرائد هذا اليوم و ربما نرسل اليكم صورة منه -

و نزيدكم امورا منها ان صديقنا السيد عبد الحميد الزهراوي الذي جعلناه رئيسا للمؤتمر العربى في باريس قد اختارته الحكومة الحاضرة للمشيخة الاسلامية و ربما يذكر ذالك في البرقيات العمومية اليوم -

فهل يقنع هذا البرهان الفعلي غلاة المنكرين علينا في الهند الذين يدفعهم احساس الغيرة بدون معرفة الحقائق الى انكار كل ما يخالف راى حكومة الستانة و عملها و يستعجلون بسوء الظن حتى في اشهر المخلصين الذين لهم تاريخ معروف يشهد لهم بالدين و الاخلاص ؟

(۳) بقي لي كلمة في تعليلكم وجوب تاني العرب بالخوف من اوربة وهي اننا اذاخلنا يجب استعجال العرب خوفا من اوربة يكون اقرب الى الصواب -

من الامور القطعية التي لم تعد تخفي على احد ان الدولة العثمانية غير قادرة على حماية البلاد العربية ولا غيرها من اوربة ' وانه

بیداري و حرکت و ترقي کے جو لوگ خواهشمند هیں وہ بهي اس قاعدہ کلیہ سے الگ نہیں هیں :

(الف) أنهوں نے مصر میں حزب اللا مرکزیہ (مجلس استقلال ولایات جس کا مدعا یہ ہے کہ هر ایک ولایت اپنے انتظام و ادارہ معاملات میں خود مختار هو' اور کولي مرکز سلطنت سے وابستہ نہ رہے) قائم کي ' اس کو تمام عثمانیوں کي مجلس عمومي (جنرل کمیٹي) قرار دیا ' قسطنطنیہ کي گورنمنٹ (باب عالي) سے درخواست کي کہ مجلس کے قواعد و ضوابط کو مصدق مانے ' مگر نہ اس تصدیق کے لیے مصر هوئے اور نہ کسي دوسرے مطالبے کے منوانے پر اصرار کیا -

(ب) پیرس (دار الحکومۃ فرانس) میں ایک کانگرس قائم کي کہ تہذیب و تمدن کي دنیا اُن کے مقاصد سے آگاہ هوجائے' اور زمانہ جان لے کہ مطالبۂ اصلاح کي بنیاد -

(۱) دولت عثمانیہ کے ساتھہ کمال وابستگي -

(۲) اور هر ایک غیر سلطنت کے قبضے یا مداخلت کا مقابلہ کرنا ہے -

(ج) گورنمنٹ نے بیروت کا اصلاحي کلب بند کردیا' طالبان اصلاح نے اس پر اعتراض کیا' اور اس اعتراض کو عام راے کا آئینہ خیال دکھانے کے لیے تین روز تک شہر بهر میں کاروبار بند رہا -

(د) عرب افسران فوج نے قسطنطنیہ و شتلجہ کے لشکرگاهوں میں انکار کردیا کہ جب تک انجام کار معلوم نہ هوجائے اور مسئلے میں غور و فکر نہ هولے کہ قوم اور گورنمنٹ کے شایان شان کیا امور هیں' اس وقت تک وہ سیاسي جماعتوں میں' خواہ وہ حکومت کے موافق هوں یا مخالف' شریک نہ هونگے - موجودہ گورنمنٹ نے اُن کي اس روش کي قدر کي ' اُسے معلوم تها کہ ان لوگوں کو اس قدر طاقت و استطاعت حاصل ہے کہ سلطنت میں جیسي مشکلیں چاهینگے پیدا کردینگے - گورنمنٹ نے خود هي اُن کے ساتهہ موافقت کي خواهش کي' اور اُن کے مطالبات جو لا مرکزي استقلال کي بنیاد پر مبني تهے' ابتدائي صورتوں میں جہاں تک هوسکتا ہے پورے کرنے شروع کردیے - اس خبر کو هماري مجلس آج کے اخبارات میں شائع کردیگي ' اور غالباً اُس کي ایک کاپي آپ کے پاس بهي ارسال هوگي -

اس سے بهي مهتم بالشان امر کي هم آپ کو اطلاع دیتے هیں کہ همارے دوست سید عبد الحمید زهراوي جنهیں هم نے پیرس کي عربي کانگرس کا صدر نشیں بنایا تها ' موجودہ حکومت نے اُن کو منصب شیخ الاسلامي کے لیے انتخاب کیا ہے - یہ خبر بهي آج کی عام تار برقیوں میں شائع هوجائیگي -

هندوستان کے جن لوگوں کو اس معاملہ میں غلو ہے ' جو همارے طرز عمل کو برا کہتے هیں' جن کے جوش احساس کا اقتضا یہ هوتا ہے کہ بغیر اس کے کہ واقعات سے آگاہ هوں ان تمام امور کے انکار پر آمادہ هو جاتے هیں جو گورنمنٹ قسطنطنیہ کي راے و عمل کے مخالف هوں ' جو مشہور ترین مخلصوں کي نسبت بهي ' جن کي دیانت و اخلاص کي تاریخ شاهد ہے' بہت جلد بدگمان هو جایا کرتے هیں ' کیا اس واقعي و عملي دلیل سے اُن کي تشفي نہ هوگي ؟

(۳) رهي یہ بات کہ یورپ کے خوف سے اهل عرب کو اپنے مطالبات میں جلدي نہ کرني چاهیے' تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر هم کہیں کہ یورپ کے خوف سے اهل عرب کو مطالبۂ اصلاح میں جلدي کرني چاهیے ' تو یہ زیادہ موزوں هوگا -

التـرک و العـرب
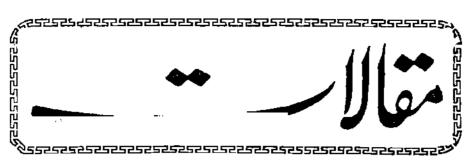
نشرنا في الهلال الخامس الصادر في ۲۵ - شعبان سنة ۱۳۳۱ ھ (۳۰ - يوليه سنة ۱۹۱۳ - م) ما يقوله الاتراک في مطالبة العرب السوريين باصلاح بلادهم على وجه اللامركزية الادارية ' وها نحن ننشر ما يبديه العرب انفسهم بشان ذلك على ماكتب الينا فضيلة العلامة السيد محمد رشيد رضا صاحب مجلة المنار المصرية الغراء ' و نحن نرجئ ملاحظاتنا على هذه المسألة الى ان نستوفي البحث عنها في فرصة اخرى ' ان شاء الله تعالى ' قال حفظه الله :

صديقي الصفی الوفي الفاضل الغيور ابوالكلام احمد الدهلوي صاحب الهلال المنير -

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته ' و بعد فقد تشرفت بكتاب منكم بعد كتاب - اما ماكتبتم بشان.................................

واما ماكتبتم بشان الاصلاح فمن حق غيرتكم و اخلاصكم ان اذاكركم فيه شيئا من رايي :

(۱) صورتم رايي في مسألة نهوض العرب و مسألة المؤتمر الاسلامي بغير صورتها الحقيقية و لولا ذالک لما كان لكم وجه للاستشكال والاستدراک ' و هكذا شان الناس كافة في تصوير اراء الناس اذا اخذوها من بعض ما يكتبون فيها بغير تدقيق ولا احاطة -

بل كان الاستاذ الامام يقول ان جمهور الناس لا يفهمون من قراءة اقوال الكاتب اكثر من عشرين فی المئة من مراده واما اذا سمعوا كلامه من لسانه فانهم يفهمون منه ثمانين في المئة -

ولهذا امكنني ان افهم مولوي محبوب عالم صاحب بيسه اخبار هنا معظم رايي في مسألة الدولة بالكلام اللساني معه اربع مرات و ماكان يتيسرلي ذلك بالمكاتبة اربعين مرة -

فهذه مقدمة للكلام يجب ان تراعي ومن فروعها قولكم : اننا لا نعرف حقيقة حال الهند ' و قولنا : انكم لاتعرفون حقيقة حال الدولة وان لم تعترفوا بهذا -

مسئلۂ " ترک و عرب " کے متعلق خود ترکوں کي جو راے ہے ' اور شامي عربوں کے مطالبۂ لامرکزیت کي نسبت قسطنطنیه میں جو خیالات ظاہر کیے جاتے ہیں ' ۳۰ - جولائي سنه ۱۹۱۳ع کے الہلال میں اُن کي ترجماني ہوچکي ہے - آج کي اشاعت میں اہل عرب کے مطالبات خود اُن کي زبان میں درج ہیں ' جو ہمارے پاس علامۂ سید رشید رضا اڈیٹر المنار مصر نے بھیجے ہیں - بالفعل ہم اس باب میں اپني راے محفوظ رکھتے ہیں ' آیندہ اسپر تفصیل سے بحث کرینگے ' ممدوح لکھتے ہیں :

قاہرہ - ۱۱ - شعبان سنه ۱۳۳۱ ھ

میرے برگزیدہ و مخلص دوست اور پرجوش فاضل مولانا " ابوالکلام احمد الدہلوي " پروپرائٹر " الہلال "

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته ' متواتر عنایت نامے شرف افزای وررد ہوے ' آپ نے .... کے متعلق جو امور تحریر فرماے ہیں .... اصلاح کي نسبت جو ارشاد ہے اُس کے متعلق آپکے جوش اخلاص کو حق حاصل ہے کہ میں بھي اس باب میں کچھہ اپني راے عرض خدمت کروں :

(۱) عربوں کي ترقی ' اور اسلامي کانفرنس کے مسئلے میں آپ نے میري راے کي غیر واقع تصویر کھینچي ہے ' ورنہ اشکال کا نه کوئي سبب تھا اور نه دریافت کرنے کي حاجت پڑتي - عام دستور ہے کہ جب لوگ کسی راے کو ایسے لوگوں کے تحریروں سے اخذ کرتے ہیں جو بغیر تدقیق وجامعیت کے مضامین لکھتے ہیں تو اصل راے کي صورت بدل جاتي ہے -

استاد امام (شیخ محمد عبدہ) کہا کرتے تھے کہ مضمون نگاروں کے اقوال پڑھکر عام لوگوں میں بیس فی صدي سے زائد اُس کے مفہوم کو نہیں سمجھتے ' لیکن وہي بات اگر اس کي زبان سے سنیں تو ۸۰ في صدی سمجھہ لیں -

یہي وجہ ہے کہ سلطنت عثمانیه کے متعلق میں نے یہاں اپني بیشتر رائیں مولوي محبوب عالم پروپرائٹر پیسه اخبار لاہور کو صرف چار مرتبه کي ملاقاتوں میں سمجھا دیں ' میرا خیال ہے کہ خط و کتابت کا اتفاق ہوتا تو چالیس مرتبه میں بھي یہ کام آسان نه تھا -

یہ اصول قابل لحاظ ہے ' اور آپ کا یہ ارشاد کہ " ہم لوگ (اہل مصر) ہندوستان کي اصل حالت سے نابلد ہیں " اور میرا یہ قول کہ " آپ لوگ (اہل ہند) مانیں یا نه مانیں مگر دولة عثمانیه کے حقیقي حالات سے بے خبر ہیں " اسي اصول پر متفرع ہے -

(۲) مسئله " بیداري عرب " کي اصل ضرورت سے تو آپ کو اتفاق ہے ' مگر آپ فرماتے ہیں کہ اس باب میں عجلت اچھي نہیں ' تامل درکار ہے - اس کا سبب آپ نے یہ بیان کیا ہے که یورپ کے بہوت سے خوف لازم ہے -

بے شبہ اس باب میں پیش بیني و پس اندیشي فرض ہے ' یہي نہیں بلکہ جتنے مسائل ہیں ' اور خاص کر آن میں جو اہم مسئلے ہیں ' سب کے لیے غور و فکر و تامل کي ضرورت ہے - عرب کي

نعم لم اقترح في هذه الايام عقد مؤتمر اسلامي عام كما اقترحت في سنة المنار الاولى تقريباً ، و انما اقترحت على اهل الغيرة من مسلمي الهند و امثالهم ان يجمعوا ما يمكن جمعه من المال و يدخروه لمصلحة الاسلام نفسه و اصلاح الحرمين و وقايتهما ، ثم ينتخبوا رواً من كل قطر تجمع فيه الاموال افراداً من الذين يثق بذمتهم اصحاب الاموال ليبحثوا في طرق انفاقها ، و ذكرت الامير عمر باشا طوسون و النواب وقار الملك على سبيل المثال لشهرتهما ، و انما غرضي العاجل هو جمع المال -

(٥) سألتموني عن الخدمة التي يمكن لمسلمي الهند ان يؤدوها و ان افصلها لكم، فاقول : ان الاجمال يغني هنا عن التفصيل، و هو ان الذي يمكنهم ان يخدموا الاسلام به هو المال ، فاجمع المال اولاً و انا زعيم باقناعك و اقناع كل عاقل مخلص يوكل اليه صرفه بالطريق الذي يجب ان يصرف فيه -

ولو صرف المال الذي جمع في هذه السنة من الهند او من مصر على الاعمال التي ارى فيها وقاية الدولة والاسلام من الخطر لكانت كافية في وضع الاساس الذي يبني عليه الاصلاح الذي يرجى به حياة الاسلام و بقاء الدولة -

(٦) ان عزمكم على انشاء صحيفة عربية تدعو الى الاتحاد الاسلامي عزم شريف ، و اذا انفذتموه وكلفتموني المساعدة عليه بما هو في استطاعتي فأرجو ان لا آلو جهداً في مساعدتكم ،

و لكنني اظن ان الجريدة لا تروج كثيراً بل لا يأتي من اشتراكاتها ما يكفي لنفقاتها الا اذا كان لكم في الهند مساعدة خاصة فوق العادة -

وما قلت هذا الا لانني خلقت ناصحاً فاحببت ان اقول كلمة ذكرى من الفوائد التي علمنيها الاختبار -

و اسأل الله تعالى ان يخيب ظني في جريدتكم من حيث نجاحها المالي بالاشتراك ، و يحقق رجائي فيها من حيث نفعها وحسن خدمتها للاسلام و امته التي خذلها اهلها وعقها اولادها في هذا الزمان، و الله المستعان -

(محمد رشيد رضا)

مشہور اسلامي ممالک میں اپنے قواعد و ضوابط اور دعوت نامه علانیه شائع کیا تھا - انگریز کچھ، متعرض نہوے - حتی که پوچھا تک نہیں ، مگر خود کسي مسلمان نے اُس کي دعوت قبول نه کي -

المنار کا جب پہلا سال تھا تو میں نے تقریباً اُسي زمانے میں علم اسلامي کانفرنس منعقد کرنے کے لیے توجه دلائي تھي، مگر آجکل تو میں خاموش هوں ، البته هندوستان جیسے ممالک کے پرجوش مسلمانوں سے میري یه درخواست هے که خود اسلام کے فوائد و مصالح اور حرمین کي صیانت و حفاظت کے لیے جہاں تک هوسکے سرمایه فراهم کریں ، اور جن جن ممالک میں ان اغراض کے لیے سرمایه فراهم هورها هو وهاں سے ایسے لوگ منتخب کریں جن کي ذمه داري و مسئولیت و تدین پر اهل سرمایه وثوق و اطمینان هو- یه لوگ غور کریں که کن کاموں میں یه سرمایه لگانا چاهیے - مثال کے طور پر میں نے اس باب میں شاهزاده عمر طوسون پاشا اور نواب وقار الملک کا نام لیا هے ، جن کو وسیع شهرت حاصل هے - فرعیات سے مجھے بحث نہیں ، میري اصل غرض یه هے که سرمایه جمع هو -

(٥) آپ نے مجھه سے دریافت کیا هے که مسلمانان هندوستان اسلام کی کیا خدمت کرسکتے هیں ؟ کس طرح کرسکتے هیں ؟ اور اس کي تفصیل کیا هے ؟ میں عرض کرتا هوں که اجمال کافي هے ، ابھي تفصیل کي ضرورت نہیں ، مسلمان اس وقت اسلام کي جو خدمت کرسکتے هیں وہ یه هے که سرمایه جمع کریں - پہلے آپ سرمایه جمع کیجیے ، میں اس بات کي ضمانت اپنے ذمے لیتا هوں که آپ کو اور هر مخلص مسلمان کو ، جس کے هاتھ میں خرچ هوگا ، اطمینان دلا دونگا که سرمایه لگانے کا بہترین طریقه کیا هے اور کون سے کام میں صرف کرنا لازم هے -

ترکوں کي اعانت میں اس سال هندوستان و مصر سے جس قدر روپیه فراهم هوا هے ، اگر وہ ان کاموں میں صرف هوا هوتا جو میري راے میں اسلام اور دولة عثمانیه کو خطرے سے بچا سکتے تھے ، تو داغ بیل ڈالنے کے لیے ، جس پر اصلاح کي بنیاد قائم هوتي اور اسلام کي زندگي اور سلطنت کے بقا کي اس سے امید تھي ، یه روپیه کافي تھا -

(٦) مسلمانان عالم کو عام اسلامي اتحاد کي دعوت دینے کے لیے آپ ایک عربي اخبار شائع کرنا چاهتے هیں ، یه نہایت شریفانه مقصد هے ، اگر آپ نے یه کام کیا اور حتی المقدور مجھه سے اعانت چاهي تو امید هے که میں آپ کي امداد میں کسي قسم کي کوشش سے باز نه رهونگا ، لیکن میرا گمان هے که اخبار کي اشاعت زیادہ نه هوگي ، حتی که سالانه قیمت اُس کے مصارف کے لیے بھي پوري نه آ تریگي ، البته اگر هندوستان میں کوئي خاص اور غیر معمولي اعانت آپ کو حاصل هو تو یه دوسري بات هے -

میں نے یه بات محض اس لیے کہي که نصیحت و خیرخواهي میري سرشت میں هے ، اور میں فطرةً ناصح پیدا هوا هوں ، تجربه و امتحان سے جو فوائد مجھے حاصل هوئے هیں آپ سے بھي میں نے اُن کا تذکرہ کردیا -

خدا سے میري دعا هے که آپ کے اخبار کے باب میں میرا گمان غلط نکلے ، مالي حیثیت سے کامیاب هو ، قیمت خریداري سے خاطرخواه فائدہ هوا کرے - سودمند و نافع و مفید هونے اور اسلام ، جیسے مسلمانوں نے اس زمانے میں چھوڑ رکھا هے اور خود فرزندان اسلام اُس کے حق میں ناخلف بن گئے هیں ، اُس کي بہترین خدمت کرنے کي حیثیت سے مجھے اس اخبار سے جو توقع هے خدا کرے اُس میں کامیابي هو ، والله المستعان - [محمد رشید رضا]

لا يمنع اوربة من اخذ ما تأخذ من الدولة ولا يحملها على ابقاء ما تبقي لها الا تنازع دولها الكبرى فيما بينهن وخوفهن من الشقاق والفتن على انفسهن -

وقد علمنا من مصادر مختلفة انكليزية وفرنسية والمانية ان اوربة ترى من مصلحتها ابقاء آسية العثمانية على حالها الان - قيل انهن يمهلن الدولة في اصلاحها خمس سنين وقيل اكثر من ذلك - وقد بينت في المنار الاسباب التي تمنع اوربة من اخذ شي من بلاد الدولة او اقتسام بلادها الاسيوية بالقوة والاحتلال العسكري فيها -

فاذا كان هذا هوالواقع الذي نجزم به ' وكان زوال هذه الاسباب ممكن بعد زمن قريب او بعيد ' فلما ذا لا يجب ان نعجل باصلاح انفسنا قبل اتفاق الدول علينا اغتناما للفرصة قبل فواتها؟ لعلنا نقدر على وقاية انفسنا -

اما تفصيل هذا الاصلاح وكيف يرجي ان يكون واقيالنا فشرحه طويل ولا محل لذكره هنا ان كان يفيد ذكره اولا يضر-

واذا ظهرلنا اخلاص حكومتنا للعرب في هذا الاتفاق الجديد فاننا نعمل معها ونكون يدا واحدة ' ونسال الله تمام التوفيق ودوامه '

(۴) انني لم اقترح في هذه الايام انشاء موتمر اسلامي عام ' لا لعدم وجود بلد اسلامي يمكن عقده فيه وكون اولي الاقطار به الهند او مصر وكلاهما تحت سيطرة الانكليز اعدى اعداء الاسلام كما قلتم ' بل لان المسلمين انفسهم غير مستعدين له استعدادا يرجي نفعه ويومن ضره '

وانا ارى ان المسلمين هم اعداء انفسهم وانهم لوعقلوا وهدوا الى رشدهم لكان يمكنهم العمل في كل مكان ولكانت الهند ومصر تحت سيطرة الانكليز اولى البلاد الاسلامية الان بموتمرهم

والدليل على ذلك انهم يقولون في هذين القطرين ويفعلون مالا يستطيع اخوانهم ان يقولوا ويفعلوا في غيرهما من الاقطار فان مسلمي روسية الذين هم من انبه مسلمي هذا العصر لم يستطيعوا ان يرسلوا اعانة للهلال الاحمر العثماني اذ منعتهم حكومتهم من ذلك منعا '

وقد تالفت هنا لجنة لعقد موتمر اسلامي منذ سنين قليلة ونشرت قانونها ودعوتها في اشهر الاقطار الاسلامية جهرا فلم يتعرض لها الانكليز ولا بالسوال ولكن لم يجب دعوتها احد من المسلمين -

یه ایک قطعي بات ہے ' اور اب یه بات کسي سے بهي پوشیده نہیں ہے ' که دولت عثمانیه بلاد عرب کو بلکه اپنے دوسرے مقبوضات کو بهي یورپ کي دست برد سے محفوظ رکھنے پر قادر نہیں ہے - یورپ کو دولت عثمانیه کے علاقوں پر قبضه کرنے ' اور موجوده حالت کو منقلب کردینے سے صرف یه خوف مانع ہے که اس صورت میں بڑي بڑي یوروپین سلطنتیں آپس میں دست وگریباں هو جائینگی ' یه سلطنتیں محض باهمي منازعت و فتنه و فساد سے ڈرتی هیں -

انگریزي و فرانسیسي و جرمن مختلف ذرایع سے هم کو معلوم هوا ہے که یورپ اپني مصلحت کے لحاظ سے مناسب سمجهتا ہے که دولت عثمانیه کے ایشیائي مقبوضات کي حالت بدستور قائم رہے - کہا جاتا ہے که ان مقبوضات کي اصلاح کے لیے دولت عثمانیه کو پانچ برس یا اس سے زیاده کي مہلت دي جائیگي - المنار میں هم ان اسباب کو بیان کرچکے هیں جو یورپ کو دولت عثمانیه کے علاقے غصب کرنے یا اس کے ایشیائي مقبوضات کو جنگي طاقت و فوجي قبضه کے ذریعه سے تقسیم کرنے سے روک رہے هیں -

اگر یه واقعه قطعاً پیش آنے والا ہے ' اور اگر جلدي یا دیر میں ان وجوه و اسباب کا زوال ممکن ہے ' تو کیوں نه هم وقت ضائع هونے سے پہلے فرصت کو غنیمت سمجهیں ؟ اور قبل اس کے که دول یورپ اتفاق کرکے هم پر حمله کریں هم اپني حالت آپ درست کرلیں ؟ شاید اس طرح هم اپنے آپ کو بچا سکیں -

اصلاح کي تفصیل کیا هوگي ' اور کیا امید ہے ' که هم کو بچا سکیگي ؟ اس کی شرح طویل ہے ' اور خواه اس کا تذکره سودمند هو یا نهو مگر یه اس کا موقع نہیں ہے -

اگر یه ظاهر هوگیا که اس جدید اتفاق کی جو روش هماري عثماني حکومت نے قرار دي ہے ' وه مخلصانه روش ہے اور عربوں کے ساتھه اس کو اخلاص ہے ' تو هم اس کے ساتھه مل کر کام کرینگے اور هم دونوں کے هات ایک هو جائینگے ' خدا کرے کمال توفیق و دوام رحمت شامل حال رہے -

(۴) میں نے آجکل کے زمانے میں عالمگیر اسلامي کانفرنس قائم کرنے کی خواستگاري نہیں کي ' یه اس سے قبل کا واقعه ہے ' میري خاموشي اس بنا پر نہیں ہے که کوئی اسلامي مملکت انعقاد کانفرنس کے لیے موزوں نہیں ہے ' یا بقول آپ کے " اس مدعا کے لیے بہترین ممالک هندوستان و مصر هیں " مگر یه دونوں انگریزوں کے زیر تسلط هیں جو اسلام کے سب سے بڑے دشمن هیں - یه خاموشی اس بنا پر ہے که خود مسلمان ایسي کانفرنس کے لیے آماده نہیں هیں ' اور نه ان میں ایسي استعداد ہے که نفع کي امید اور نقصان کا خطره نه هو -

میري راے ہے که مسلمان اپنے دشمن آپ هیں ' اگر اُن کو عقل هوتي اور سمجهه سے کام لیتے تو هر جگه کام کرسکتے تھے ' اور گو هندوستان و مصر انگریزوں کے ماتحت هیں مگر اُن کی کانفرنس کے لیے سب سے بہتر مقام یہي دونوں ملک هوتے ' اس کي دلیل یه ہے که هندوستان و مصر میں مسلمان جو بات کہتے هیں اور جو کام کرسکتے هیں اُس پر کسي دوسرے ملک کے مسلمان قادر نہیں هیں - اسلامي دنیا میں اس وقت روس کے مسلمان سب سے زیاده بیدار هیں ' با این همه مجلس هلال احمر عثماني کے لیے وه چنده نه بهیج سکے -

چند سال هوے اسلامي کانفرنس منعقد کرنے کے لیے یہاں (مصر میں) ایک تمہیدي مجلس قائم هوئي تهي اور اُس نے تمام

بن صرمة الانصاري كان صائما فلما حضر الانطار اتى امراته فقال لها اعندك طعام قالت لا ولكن انطلق فاطلب لك وكان يومه يعمل فغلبته عينه فجاءته امرءته فلما راته قالت خيبة لك فلما انتصف النهار غشي عليه فذكر ذلك للنبي صلعم ... فنزلت وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر (البقره)

قیس بن صرمہ انصاري دم لیف صحابي روزوں سے تھے' انطار کا وقت آیا تو وہ اپني بیوي کے پاس آئے اور اون سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھہ کهانے کو ہے' انھوں نے کہا ہے تو نہیں لیکن میں چلکر ڈھونڈھتي ہوں - قیس دن بھر کام کرکے تھکے تھے سوگئے' بیوي آئیں تو افسوس کرکے رہ گئیں' جب دو پہر ہوئي تو قیس کو غش آگیا- یہ واقعہ آنحضرت سے بیان کیا گیا اوس وقت یہ آیت نازل ہوئي " اوس وقت تک کھاؤ پیو جب تک رات کا تاریک خط مبصم کے سپید خط سے ممتاز نہو جاے'

ایام جاهلیت میں دستور تھا کہ ایام صیام کي پوري مدت میں مقاربت سے محترز رھتے تھے' لیکن چونکہ یہ ممانعت خلاف حکم فطرت تھی اس لیے اکثر لوگ اس میں خیانت کے مرتکب ہوتے تھے - اسلام نے اس حکم کو صرف وقت صوم تک معدود رکھا' جو صبح سے شام تک کا زمانہ ہے -

احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم' هن لباس لكم و انتم لباس لهن' علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم' فتاب عليكم وعفا عنكم' فالئن باشروهن' و ابتغوا ما كتب الله لكم' (بقره)

تمہارے لیے روزہ کي شب میں اپني بیویوں سے مقاربت حلال کی گئي' تمہارا اونکا همیشه کا ساتھہ ہے' خدا جانتا ہے کہ تم اسمیں خیانت کرتے تھے پس اوسنے تمکو معاف کیا اب اون سے ملو جلو اور خدانے تمهاري قسمت میں جو لکھا ہے اوس کو ڈھونڈ ہو'

بخاري نے اس آیت کي تفسیر میں لکھا ہے :

عن البراء بن عازب لما نزل صوم رمضان كانوا لا يقربون النساء رمضان كله' وكان رجال يخونون انفسهم فانزل الله : علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم ب عل[illegible] [illegible]كم

براء بن عازب سے روایت ہے کہ جب صوم رمضان کا حکم نازل ہوا تو لوگ رمضان بھر بیویوں کے پاس نہیں جاتے تھے' بعض لوگ اس میں خیانت کرتے تھے' تو خدا نے فرمایا : خدا جانتا ہے کہ تم خیانت کرتے تھے پس تمکو اوسنے معاف کیا -

---

روزہ داروں میں بوڑھے' کمزور' معذور' بیمار هرقسم کے لوگ ہوتے تھے' اسلام سے پہلے اور مذهب میں ہم اس قسم کے معذور اصحاب کے لیے کوئي استثنا نہیں پاتے' اسلام نے ان تمام اشخاص کو مختلف طریق سے مستثنی کردیا -

فمن كان منكم مريضاً او على سفر فعدة من ايام اخر' و على الذين يطيقونه فدية طعام مسكين (البقره)

جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ ان کے علاوہ اور دنوں میں قضا روزے رکھہ لے' اور جو بمشکل روزے رکھہ سکتے ہیں وہ ہر روزہ کے بدلے ایک دن کا کھانا ایک مسکین کو دیدیں -

لیکن اس ممانعت میں اوسنے اسقدر غلو نہیں کیا کہ اگر با ایں همه حالات ضعف و عذر طالبان رضوان الهي روزے کا ثواب حاصل کرنا چاهیں تو نہ کرسکیں' بلکہ اسکو اونکي مرضي پر موقوف رکھا -

فمن تطوع خيرا فهو خير له' و ان تصوموا خير لكم ان كنتم تعلمون (بقره)

جو اپنے دل سے کوئي نیک بات کرے تو بہتر ہے اور روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو-

---

حالت سفر میں آنحضرت نے روزے بھي رکھے هیں اور انطار بھي کیا ہے' حسب اختلاف حالات' لیکن اگر کوئي شخص باوجود ضعف و عدم تحمل شدائد صوم' سفر میں روزہ رکھے' تو اسلام میں یہ ثواب کا کام نہیں شمار ہوگا -

عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلعم في سفر فرءى زحاماً و رجلاً قد ظلل عليه فقال ما هذا فقالوا صائم فقال ليس من البر الصوم في السفر (بخاري)

جابر بن عبد الله سے مروي ہے کہ رسول الله صلعم ایک سفر میں تھے تو ایک بھیڑ دیکھي اور دیکھا کہ ایک آدمي کو سایہ کیے لوگ کھڑے هیں' پوچھا کیا ہے ؟ لوگوں نے کہا ایک روزہ دار ہے' آپ نے فرمایا سفر میں اسطرح روزہ رکھنا کوئي نیکي نہیں ہے-

---

عورتوں کے لیے مخصوص فطري عذرات کا لحاظ ضروري تھا اسلیے ایام عادیہ' ایام حمل' اور ایام رضاعت میں اون کے روزے معاف هیں کہ وہ ضعف و ناتوانی کے ایام هیں' انکے بعد اسکي قضا وہ اور دنوں میں کرسکتي هیں

قال النبي صلعم اليس اذا حاضت لم تصل ولم تصم (البخاري)

آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کیا عورت ان ایام میں نماز اور روزہ نہیں چھوڑدیتي ؟

عن ابن عباس و علی الذين يطيقونه فدية طعام مسكين قال كانت رخصة للشيخ الكبير و المرأة الكبيرة و هما يطيقان الصوم ان يفطرا و يطعما مكان كل يوم مسكينا و الحبلي والمرضع اذا خافتا (ابوداؤد)

ابن عباس سے مروي ہے ... کہ حاملہ اور دودھ پلانے والي اگر اپنے [illegible] کا اوسکو خوف ہو یا بچہ کا خوف ہو تو روزے نرکھے اور فدیہ دے

عن انس' قال النبي صلعم ان الله وضع من الحامل والمرضع الصوم (ترمذي)

حضرت انس سے مروي ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ حاملہ اور مرضع (دودھ پلانے والي) کے روزے معاف کیے گئے هیں -

---

بھول چوک اور خطا و نسیان اسلام میں مغفور هیں' کہ خدا نے همیں بتایا ہے کہ کہو:

ربنا لا تواخذنا ان نسينا او اخطانا (البقره) .

پروردگارا هماري نسیان و خطا پر هم سے مواخذہ نکر'

اس لیے اگر حالت صوم میں کوئي بھول کرکچھہ کھالے یا پی لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا -

عن ابي هريرة قال جاء رجل الى النبي صلعم فقال: يا رسول الله اني اكلت و شربت ناسياً و انا صائم فقال اطعمك الله و سقاك' (ابو داؤد)

ابو هریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت کے پاس آیا اور کہا یا رسول الله میں نے بھول کر روزے کي حالت میں کھا لیا- آپ نے فرمایا کچھہ حرج نہیں تمہیں خدا نے کھلایا اور پلایا'

قیود برات صـــوم

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر (بقرہ)

آیت عنوان اوس موقع کي آیت ہے جہاں خداے پاک نے صیام کا حکم دیا ہے -

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العســـر (بقـــرہ)	خدا تمہـارے ساتھہ آساني چاهتا ہے سختي نہیں -

لوگ پوچھینگے کہ صیام جیسے سخت اور مشکل العمل حکم میں خدا نے کیا آسانیاں ملحوظ رکھي ہیں ؟ جواب سے پہلے یہ جان لینا چاہیے کہ دوسرے مذاهب میں روزے کے کیا احکام ہیں ؟

انسان جسم اور روح سے مرکب ہے ' اس بنا پر اوسکي عبادت بہی جسم و روح سے مرکب ہوني چاهیے ' لیکن چونکہ اصل مقصود طہارت روح ہے نہ تـکلیف جسم ' اسلیے تـکلیف جسم کو اسقدر شدید اور نا قابل عمل نہیں بنا دینا چاهیے کہ وہ اصل مقصود قرار پاجاے -

اسلام اور دوسرے مذاهب میں ایک مختلف فیہ مسئلہ یہ بہي ہے ' کہ دوسرے مذاهب نے تـکلیف و تعذیب جسماني کو بہي ایک قسم کي عبادت بتایا ہے ' اس تخیل کا اثر یہ ہے کہ هندو جوگیوں نے ریاضات شاقـہ کي اور عجیب و غریب ورزش جسماني کي بنیاد ڈالي ' جس میں سالہا سال تک کھڑے رهنا ' شدید دهوپ میں قیام کرنا ' گرمي کے دنوں میں آگ کے شعلوں کے دائرہ میں بیٹھنا ' جاڑوں میں برہنہ تن رهنا ' دس دس برس تـک ایک هاتھہ کو هوا میں بلند رکھنا ' سالہا سال تـک ایک نشست پر قائم رهنا ' ایک ایک چلہ تـک ترک اکل و شـرب کرنا ' تقرب الی اللہ کے حقیقي راستے تھے -

یہیں جینیوں کا فرقہ پیدا ہوا ہے ' جو ناک ' کان ' اور منہہ کو بہي بند رکھتا ہے کہ کسي کیڑے کو اذیت نہو ' یہیں بودھہ کا فرقہ پیدا ہوا ' جسکے بھکشو جنگل اور پہاڑوں میں رهتے تھے ' اور گھاس اور پاتوں پر اور بھیک کے ٹکڑوں پر گذر کرتے تھے - هندو جوگي ' چلے کھینچتے تھے جن میں کھانا پینا بالکل چھوڑ دیتے تھے کبھي کبھي ایک دو لقمہ کھا لیتے تھے -

نصراني راهبوں نے رهبانیت کي بنیاد ڈالي ' جنکے رو سے شرعي بیاہ اون پر حرام ہوا ' ترک آسایش و لذائذ جسماني اون کي مرغوب عبادت تھي - قربانگاہ ' صلیب اور کنواري کے بت کے سامنے گھٹنوں کے بل ' گھنٹوں تک جھکے رهنا ' هاتھہ جوڑے کھڑے رهنا ' ایک پاؤں پر کھڑا ہونا ' خاص خاص قسم کي تکلیف دہ ریاضتوں میں مشغول رهنا ' کئي کئي روز کھانا پینا چھوڑ دینا زهد و تقوی کي انتہا تھي -

یہودیوں کے هاں قرباني اسقدر طویل و کثیر رسوم پر مشتمل تھي جسکے صرف شرائط و ضروریات کا بیان توراۃ کے چار پانچ صفحوں میں مذکور ہے - افطار کے بعد ایک وقت صرف روزے میں کھاسکتے تھے ' اسکے بعد سے دوسرے روز کے وقت افطار تـک کچھہ نہیں کھاتے تھے - بغیر کھاے ہوے اگر بد قسمتي سے نیند آگئی ' تو پھر کھانا مطلق حرام تھا ' ایام صیام میں عورتوں سے نہیں مل سکتے تھے -

لیکن اسلام اس تعذیب جسماني اور ان ریاضتہاے شاقہ کو خلاف منشاے دین سمجھتا ہے ' اسکے نزدیک یہ چیزیں انسانیت کي ضعیف گردن کے لیے بار گراں ہیں جنکو وہ نہیں اٹھا سکتیں قران نے بندوں کو یہ دعا تعلیم کي ہے -

ربنا ولا تحمل علينا اصراً كما حملته على الـذين من قبلنا ' ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به (بقرہ)	پروردگارا هم کو وہ بوجھہ نہ دے جو هم سے پہلے لوگوں کو دیا ' پروردگارا ! جس کے اٹھانے کي طاقت نہیں ' وہ بارگراں هماري گردن پر نہ رکھہ '

چنانچہ خدا نے یہ دعا قبول کي اور ایک پیغمبر بھیجا جس کي شان یہ تھي کہ :

يأمرهم بالمعروف وينهاهم عن الـمنـكر ويحل لهم الـطيبات ويحرم عليهم الخبائث ويـضع عنهم اصرهم ' والاغـلال التي كانت عليهم (اعراف)	وہ نیکیوں کا یہود و نصاری کو حکم کرتا ہے ' برائیوں سے اون کو روکتا ہے ' پاک چیزیں اون کے لیے حلال کرتا ہے ' اشیاے خبیثہ کو اون پر حرام کرتا ہے اور اون کي گردن سے اوس طوق و زنجیر کو جو شدید احکام کي اونکے گلے میں پڑي ہوئي تھي علحدہ کرتا ہے -

اور اوسنے وعدہ کیا :

لا يكلف اللـه نفســـاً الا وسعهـــا (بقـــرہ)	خدا کسي کو اوس کي طاقت سے زیادہ کسي امر کا مکلف نہیں کرتا -

اور پھر فرمایا :

يريد الله بكـم اليسر ولا يريد بكم العسر (بقرہ)	خدا تمہارے ساتھہ آساني چاهتا ہے سختي نہیں -

اسلام نے سب سے پہلے اوقات صوم کي تحدید کي ' بعض لوگ شدت اتقا سے عمر بھر روزے رکھتے تھے ' اسلام نے اسکو بالکل روکدیا آنحضرت نے فرمایا ہے :

لا صام من صام الابـد (ابـــن ماجـــہ)	جسنے همیشہ روزہ رکھا اوسنے کبھي روزہ نہیں رکھا -

اسلام کے سوا اور ادیان میں شب و روز کا روزہ ہوتا تھا ' اسلام نے روزے کي مدت صرف صبح سے شام تـک قرار دي -

حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر (بقرہ) ثم اتمـوا الصيـام الى اللیـل (بقرہ)	اس وقت سے جب رات کا تاریک خط ' صبح کے سپید خط سے ممتاز ہو جائے ابتداے شب تـک روزے کو پورا کرو '

آنحضرت نے صاف فرمایا ہے :

انما يفعل ذلك النصارى يعنى الوصال ولكن صوموا كما امركم الله " ثم اتموا الصيـام الى الليل فان كان الليل فافطروا (الطبراني)	شب و روز کو ملا کر نصاری روزہ رکھتے ہیں ' تم اوسطرح روزہ رکھو جسطرح خدا نے فرمایا ہے کہ روزہ رات کے ہونے تـک پورا کرو ' اور جب رات شـروع ہو جاے تو افطار کرلو -

رات کو سو جانے کے بعد پھر کھانا حرام تھا اسلام نے اسکو منسوخ کیا :

روى البخاري كان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم اذا كان الرجل منهم صائما فحضر الافطار فنام قبل ان يفطر لم يأكل ليلته ولا يومه حتى يمسي وان قيس	بخاري کي روایت ہے کہ صحابہ ابتداے اسلام میں جب روزہ رکھتے اور افطار کا وقت آجاتا اور وہ افطار کرنے سے پہلے سوجاتے تو پھر رات بھر اور دن بھر دوسرے دن کي شام تـک کچھہ نہ کھاتے اسي اثنا میں

نظر آتے هیں - انہی میں کبھی کبھی سبزہ زار وادیوں کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے -

یہ ہے جزائر کا اصلی کریکٹر مع چند مستثنیات یعنی سواحل جو نرغے میں گھرے ہوے هیں اور چٹانیں انکی حد بندی کرتی هیں مع حصہ داخلی جو اکثر ایسے ہوتے هیں کہ مشکل سے کم چیٹل اور خشک مگر جا بجا بکثرت حیرت انگیز سرسبز اور دلفریب وادیاں جنمیں قیمتی سے قیمتی میوے - نارنگی ' انار ' انگور ' اور لیموں ' مصر فقانہ مہتبات کے ساتھہ پیدا ہوتے هیں جب کہ ایک طرف بعض جزائر کی یہ حالت ہے دوسری طرف زیتون کے کنج هموار اور ڈھالو دونوں طرح کی زمین کے بیشتر حصے کو چھپائے ہوے هیں -

قبرص جو کہ ان تمام جزائر میں سب سے بڑا ہے اس تنگ راس (Promontry) کے علاوہ جو شمال و مشرق کی طرف نکلتا ہوا چلا گیا ہے عرض میں ۵۰ - میل اور طول میں ۱۰۰ میل ہے - گذشتہ زمانہ میں اسمیں گھنے جنگل تھے - اسکے صنوبر کی لکڑی لبنان کے مشہور صنوبر کی لکڑی سے بھی بڑھی ہوئی تھی -

اسکی دولت کے اصلی سر چشمے اسکے کانوں میں هیں - اور ایس سایپرم (Aes Cprium) کہ عہد قبل تاریخ سے لیکے رومیوں کے زمانہ تک معلوم تھا دنیا کا بہترین تانبا تھا جسکا علم اگلوں کو تھا - درحقیقت کیپرم مذکورہ بالا لفظ کی معرف شکل ہی سے ہمارا انگریزی لفظ کاپر نکلا ہے -

اس جزیرے کا موجودہ نام سائپرس (قبرص) اس چھوٹے درخت (Sypros) کے نام سے مستعار جس سے تمام جزیرہ پٹا پڑا تھا - یونانیوں نے رکھا - یہ پودہ لیوانت کی حنا ہے جسکو مسلمان عورتیں اپنے ناخن اور بالوں کو شوخ نارنجی رنگنے کے لیے استعمال کرتی هیں -

قبرص میں پانی کے راستے بہت نا کافی هیں ' اور جب تک جنگل سازی کی اسکیم مستعدی کے ساتھہ شروع نہیں کیجائے اسوقت تک اسکی خشک چٹانوں کے وسیع پھیلاو " جنگل زار جزیرہ " کی شہرت سے کبھی کبھی در بارہ لذت یابی کے منصوبے کی مخالفت کرتے هیں -

زمین ضرب المثل کے طور پر زرخیز ہے - اور اناج ' شراب ' شیشم اسی بکثرت پیدا ہوتی ہے - یہاں عمدہ موسمی قیامگاهیں بھی هیں کیونکہ گرمیوں میں جنوبی ساحل کی گرمی عموماً ناقابل برداشت ہوتی ہے سردیوں میں پہاڑوں سے شمال کی ٹھنڈی ہوائیں ' اطالیا کی بہترین حالت کے مشابہ ہوتی هیں -

جغرافی طور پر کریت یورپ کا ایک حصہ ہے - کیونکہ اسمیں سے گزرنے والا سلسلہ کوہ پیلو پونیسس (Peloponnesus) کی ایک تطویل ہے - اور علم الارض کی رو سے بھی یہ یونان کا ایک ٹکڑا ہے - کوہ اڈا ایک بلند چوٹی ہے جو ۷ - هزار قدم تک پہنچتی ہے ' اور خوبصورت اسپراد اونا یا کوہ سفید مغرب کریت کی ایک شکل ہے - عہد قدیم میں کریت اپنی سرسبزی اور صحت بخشی کے لیے مشہور تھا ' اور گو ابھی یہ یونان کے تاج میں سب سے زیادہ خوشنما جواهر خیال کیا جاتا ہے مگر یہ قیاس غالب ہے کہ کریت میں بھی جنگلوں کے مٹانے سے کچھہ نقصان ہوا -

کریت کے دریا اگرچہ بہت هیں مگر بیشتر حصہ صرف پہاڑ کی تیز دھاریں هیں' اور اسلیے گرمیوں میں خشک ہو جاتی هیں -

تاهم وهاں زیتون کے نہ ختم ہونے والے کنج هیں' بحالیکہ نارنگی' لیموں' حنا' انار' اور بادام بکثرت پائے جاتے هیں -

ٹھیک جسطرح کہ خشکی شکاروں سے پٹی پڑی ہے اسیطرح کریت کو جو سمندر محیط ہے اس میں عمدہ مچھلیوں کا انبار لگا ہوا ہے -

جنوبی طویل ساحل اپنے تمام طول میں مشکل سے کوئی محفوظ لنگر گاہ رکھتا ہے - شمالی ساحل چند عمدہ بندر گاهیں رکھتے هیں' خصوصاً دارالسلطنت کنیا کے قریب کی مشہور خلیج سوڈا - قبرص اور کریت دونوں میں اتنی آبادی ہے کہ سب کی تعداد ۳ - لاکھہ ہوتی ہے - کریت کی آبادی کسی قدر زیادہ ہے -

ایجین کے متوسط القامت جزیروں میں سب کے جنوب میں جو سب سے زیادہ مشہور جزیرہ ہے وہ جزیرا روڈس ہے - اس کے حسن مناظر و آب ہوا کی قدر لیوانت میں بہت زیادہ کیجاتی ہے - روڈس مشرقی میڈیٹرینین کی صحت گاہ کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے - اگرچہ سچ یہ ہے کہ اور جزیرے بھی ایسے هیں جو اس امتیاز کا دعوی کرسکتے هیں -

روڈس کی وسعت قریباً ۸ - سو میل ہے اور اپنی مثلث شکل کے ساتھہ بلند کوہ ارٹیمیرا میں مرکز ای طرف مائل ہوتا ہے - یہاں جنگلوں کے کاٹنے کا سوال پیدا ہوتا ہے - گذشتہ زمانے میں ارٹیمرا کے ڈھالو حصے صنوبر کے گھنے جنگلوں میں ملبوس تھے -

آج یہ جنگل خاص طور پر ندارد هیں - پنڈر نے یہاں کی زرخیزی کے ترانے گائے هیں مگر هجرت اور گذشتہ دست درازیوں نے یہاں کی زراعت کو افسردہ کردیا ہے' اور اب غلہ تک باهر سے لایا جاتا ہے - ورجل نے اپنے ترانوں میں یہاں کی شراب کو دیوتاؤں کی دعوت کے شایاں کہا ہے' مگر اب ایسا نہیں کیونکہ اب موٹے اور بھدے قسم کی ہوتی ہے - هارس نے کلیرم روڈن کے ترانے گائے هیں- یہ تاهم نا قابل تاثیر رها ہے ' یہ اب بھی همیشہ کی طرح خوشنما ہے ' کیونکہ اب تک کارامینین کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے رات کی گرمی کو معتدل بناتے هیں - یہ جزیرہ سمرنا اور قسطنطنیہ کا نباتی باغ (vegetable garden) ہے اور زیتون کے وسیع کنجوں کے علاوہ اسمیں انجیر بھی پیدا ہوتی ہے' جزیرهاے سیمی والمنس سمندر کا مرکز هیں جہاں اسفنج کثرت سے پالے جاتے هیں - گذشتہ زمانہ میں ساموس جسکو ابناے کمیل ایشیاے کوچک سے علحدہ کرتا ہے ' غیر معمولی زرخیزی کے لیے مشہور تھا - یہ اب تک زرخیز جزیرہ ہے ' اور وبتھی میں ایک عمدہ بندرگاہ رکھتا ہے - گو آبادی ۵ - هزار سے زائد ہے مگر اب اپنے لیے آپ غلہ پیدا نہیں کرتا ' اور کاشت زیادہ تر انگوروں کو سنبھالے ہوے ہے - جس سے ساموس کی مشہور شراب بنتی ہے ' اسکے علاوہ ایک روز افزوں مقدار میں تمباکو بھی بوئی جاتی ہے - جزیرہ کی ساخت کوہ سنگ مرمر کی ساخت کے مشابہ اور کثیر الماء وادیوں سے متقاطع ہے -

شیاس جزیرہ بیرون خلیج سمرنا ایک دوسرے جزیرہ باغ ہے اس کی سطح هومر کے " پتھریلی پہاڑی " کے لقب کی تصدیق کرتی ہے' لیکن جزیرہ میں بعض زرخیز اور خوشنما مقامات هیں - بہار میں خوشبو دار نارنگیوں کے کنج ہوا کو معطر کرتے هیں - لیموں کے درخت بکثرت پیدا ہوتے هیں - شیاس جزیرہ کا خاص شہر بھی بندرگاہ ہے -

ایجین میں آخری بڑا جزیرہ مٹیلین ہے' جو دنیا کے بہترین بندرگاهوں میں سے دو بندرگاهوں سے دندانہ دار بنا ہوا ہے - یہ دونوں بندرگاہ سمندر کے دو بازو هیں جن کے دهانے تنگ هیں ' اور آگے بڑھکے تھالی

عن ابی هریرة قال النبی صلعم : من اکل او شرب ناسیاً فلا یفطر فانما هو رزق الله (ترمذي)

ابو ہریرہ سے مروي ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے : جو بھول کر کھا لے یا پی لے تو اوسکا روزہ نہیں توڑیگا ' وہ خدا کي روزي ہے '

اسي طرح وہ افعال جوگو منافي صوم ہیں لیکن انسان سے قصداً سرزد نہیں ہوئے بلکہ وہ اسمیں مجبور ہے - مثلاً محتلم ہوجانا ' بلا قصد قے ہوجانی ' ان چیزوں سے بھي نقض صوم نہیں ہوتا -

عن ابی سعید ثلاث لا یفطرن الصائم : الحجامة و القيء و الاحتلام (ترمذي)

حضرت ابو سعید سے مروي ہے کہ تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا پچھنا یا سینگي کھنچوانے سے ' قے ہونے سے اور محتلمیت سے '

من ذرعه القيء في شهر رمضان فلا یفطر و من تقیا عامدا فقد افطر ' (ابو داؤد)

جسکو خود بخود روزہ میں قے ہوجائے تو روزہ نہیں ٹوٹیگا ' البتہ جو قصداً قے کریگا اوسکا روزہ ٹوٹ جائیگا -

عن رجل من اصحاب النبی صلعم ' قال قال رسول الله صلعم لا یفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم (ابو داؤد)

ایک صحابي سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا ' قے ' محتلمیت اور پچھنے سے روزہ نہیں جاتا -

من ذرعه القيء وهو صائم فلیس علیه قضاء و من استقاء فلیقض (رواہ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجة و الحاکم)

جسکو خود بخود روزہ میں قے ہو اوسپر اوسکي قضا نہیں ہے (یعنی روزہ صحیح ہوگا) اور جو قصداً قے کرے اوس پر قضا ہے -

بعض لوگ اس حدیث کي بنا پر کہ " ایک بار آپ کو استفراغ ہوا تو آپ نے روزہ توڑ دیا " یہ نتیجہ نکالتے ہیں ہے کہ استفراغ و قے ناقض صوم ہے ' حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آپ نے نفل روزہ رکھا تھا ' اتفاقي استفراغ سے بنظر ضعف آپ نے روزہ توڑ دیا '

امام ترمذي لکھتے ہیں :

و روی عن ابي الدرداء و ثوبان و فضالة ان النبي صلعم قاء فافطر و انما معنی هذا الحدیث ان النبي صلعم کان صائما متطوعاً فقاء فضعف فافطر لذلک ' هکذا روی في بعض الحدیث مفسراً (جامع ترمذي)

ابو درداء ' ثوبان اور فضالہ سے روایت ہے کہ " آپ نے قے کي پھر افطار کیا " اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نفل روزہ سے تھے اس میں آپ کو قے ہوگئي اور آپ کو ضعف محسوس ہوا تو روزہ توڑ دیا ' اسي تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ بعض روایتوں میں مذکور ہے -

جزائر بحر ایجین

گذشتہ زمانے میں بحیرہ ایجین کے جزائر یورپ کي تاریخ اور دنیا کے خیالات کے ڈھالنے میں ایک ایسے دور کی تمثیل کرچکے ہیں جو اس سے بہت زیادہ تھا جسکي امید انکي وسعت آبادي سے کیجا سکتي ہے -

یہ جزائر پھر ایک بار آج مغربی ڈپلومیسي کي توجہ کو مشغول اور چند یورپین وزارتوں میں غیر قلیل دلسوزي پیدا کر رہے ہیں -

مسئلہ شرقیہ کے حل میں جن سب سے زیادہ دلچسپ مسائل کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے انمیں سے ایک وہ مسئلہ ہے جسکا اثر ان جزائر کي آیندہ حالت اور ملکیت پر پڑتا ہے اسلیے غالباً انکي جغرافي ' تاریخي ' تجارتي ' اور سیاسي حالت پر چند نوٹ قارئین کے لیے معقول دلچسپي کا باعث ہونگے -

بحیثیت مجموعی جزائر کی تقسیم اور تقسیم در تقسیم کئی مختلف (گروپ) میں کي جاسکتي ہے - موجودہ مقاصد کے لیے ہم اپني راے سے ان جزائر کو خارج کیے دیتے ہیں جو یونان سے بہت ہي قریب واقع ہیں اور اپني تمام توجہ ان دوسرے جزائر پر جمع کرتے ہیں جن پر سنہ ۱۹۱۲ع کے آغاز میں یوناني جھنڈے کے علاوہ کوئي اور جھنڈا لہرا رہا تھا -

قد کے اعتبار سے سرسري طور پر یہ تین درجوں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں - پہلے دو جزیرے یعنے کریٹ اور قبرص (سائپرس) آتے ہیں انمیں سے موخر الذکر اگرچہ ٹھیک ایجین میں نہیں مگر تاہم مناسب طور پر اس حیثیت سے اس پر بحث کیجا سکتي ہے - اسکے بعد متوسط القد اور ساحل ایشیاء کوچک سے دور کے جزائر ' رودس ' ساموس ' سکیو ' مڈلین ' و تھیسا ' آتے ہیں - آخر میں وہ بہت سے چھوٹے جزیرے رہجاتے ہیں جو رودس اور کریٹ کے تقریباً بیچ میں نقطونکي طرح واقع ہیں - یہ جزیرے یہاں سے شمال کي طرف مڑتے ہیں انکے پتھریلے ساحل بڑے جزیروں میں بلند ہیں - پھر ٹھیک مقدونیہ کے جنوبي ساحل کي طرف مڑتے ہیں اور ساحل ایشیاء کوچک کے پیچھے پیچھے کم و بیش دور تک چلے جاتے ہیں - بے ترتیبي کے ساتھ ان جزیروں میں اینٹیپاریا ' سمي ' کوس ' پیٹنس ' نیکیرا ' اسکے بعد شمال کي طرف پیسرا ' ٹینیڈوس ' ایمبروس ' سیموتھریس کا حوالہ دیا جاسکتا ہے -

کارفو کا منظر اپنے جنگلوں سے بھرے اور لب آب تک پھیلے ہوے سرسبز ڈھالو حصوں سے ایک سیاح کو جسقدر لطف دیسکتا ہے شاید ہي سرسبز (ایونین) جزائر میں سے کوئي دوسرا جزیرہ اس سے زیادہ لطف دیسکتا ہو - یہ جزائر جو گرمیوں میں لیوانت کے صاف و شفاف فضا میں آفتاب کي ضیا ریزي کے وقت دریاے نیلم میں چمکتے ہوے جواہرات معلوم ہوتے ہیں - یہ اپنے بہشتر حصے کے طبیعي کریکٹر میں کوئي گہرا راز نہیں رکھتے ' جبکہ تمام جزیرے پتھریلے اور نا ہموار

میری غرض یہ نہیں کہ آپکی اور الہلال کی تعریف و توصیف کروں - اول تو یہ حق ادا نہیں ہوسکتا ' دوسرے یہ جانتا ہوں کہ آپ جیسے منکسر المزاج اس مداحی کو نظر تحسین سے نہیں دیکھتے ' اور حقیقۃً کسی کے منہ پر اوسکی تعریف کرنی ایک حد تک اوسکے خلاف نتیجہ پیدا کرتی ہے :

کہ رعنائی خیر چندی ہنر * نباشد بہ میزان بالغ نظر

مدعا صرف اسقدر ہے کہ الہلال اور آپ کی ذات کے ساتھہ میرے تعلقات کا اندازہ ' اور یہ امر معلوم ہوسکے کہ آپکی رائے صائب میرے اور الہلال کے ساتھہ (جو قریب قریب ہر ذی شعور کو اپنا گرویدہ بنا چکا ہے) تعلق رکھنے والوں کے واسطے کس قدر قابل قبول و لائق عمل ہے - اس میں شک نہونا چاہیے کہ آپکا جوش سچا جوش اور آپکی آواز ایک پر صدق آواز اور شائبہ رحمی ہے ' جو خود بخود اپنی طرف دلوں کو متوجہہ کیے ہے - جن لوگوں کو آپ کے مضامین سے ذوق اور آن سے مستفیض ہونیکا موقع نصیب ہوچکا ہے وہ اپنے پہلو میں ایک امید افزا جوش و ولولہ رکھتے ہیں ' اور منتظر ہیں کہ آپکی ذات کسی عظیم الشان قومی مطرح نظر کی مبداء و معاد ' اور مملکت قلوب میں موجب انقلاب عظیم و تغیر (جو تبدیل موسم کے ساتھہ تعبیر کیا جا سکتا ہے) بن کر رہیگی - لوگ حیرت و استعجاب سے دیکھہ رہے تھے کہ الہلال بدل و جان ہمارے احیا کی تدابیر میں مصروف اور مرض قوم کے واسطے نسخہ فرید و علاج وحید کے تجویز کرنے میں مشغول ہے ' لیکن اطبائے قوم کی مختلف تدابیر میں مشغول ہونے پر کوئی رائے زنی نہیں کرتا ' یعنی خود ایک جمعیت کے خیال میں مصر ہے مگر جمعیت خدام کعبہ پر تنقیدی نظر نہیں ڈالتا - یہ ایک ایسا خدشہ تھا جو نہ صرف میرے دل میں بلکہ اکثر دلوں میں پیدا ہوچکا تھا - الحمد للہ کہ اس ہفتہ کے الہلال دیکھنے سے یہ خدشہ جاتا رہا ' اور یہ کہنے کی جرات ہوئی کہ مصلحان قوم اور بہی خواہان ملت کے لیے یہ امر ضروریات سے تھا کہ بہبود قوم کے لیے جس کام کی بنیاد ڈالیں اس کے مشورہ میں ایسے نفوس کو بھی شریک کرلیا کریں جنھوں نے اپنی ذات کو قوم پر نثار اور حیات کو ملت پر قربان کر رکھا ہے - خصوصاً جب کہ یہ امر متحقق ہوچکا کہ ہماری قوم کی ضلالت و تنزل کی اصلی علت ہماری نا اتفاقیاں ' اور مرض مہلک ہمارا باہمی نفاق ' اور جوش مذہبی کا سکون ہے - اسپر بھی تن تنہا کوئی علاج اور صرف اپنے اور اپنے ہم خیالوں کے مجتمع ہوجانے سے کوئی تدبیر کرسکنے کی امید سخت غلطی اور ناسمجھی نہیں تو اور کیا ہے - اس مرض مہلک کا علاج جس میں کہ آج ہم مبتلا ہیں اگر کوئی دنیا میں ہے تو صرف یہ ہے کہ پھر وہی ملت اور اخوت کی روح ہمارے قالب بے جان میں پھونککر مذہبی حیات اور دینی جوش پیدا کردے (جو آج سے کچھہ صدیوں پہلے ہمکو زندہ کیے تھا) قوم کو اگر حرمین شریفین کی عظمت کا برقرار رکھنا اور اپنی حیات و بقا کا شوق ہے تو محض توحید کا استحکام اور مذہب اسلام پر جاں نثاری ' اتفاق و اتحاد کی تلوار سے اعدا پر حملہ ' ایکے موقوف علیہ ہیں - آج ہم کو اتنی مہلت و فرصت نہیں کہ باہمی مخالفات اور موضوعات مختلفہ پر تجربہ کرسکیں - ضرورت یہ ہے کہ وقت اور موقع کو غنیمت سمجھہ کر مصلحان قوم اور بزرگان ملت اپنی جانکاہ کوششوں سے مسلمانوں کو ایک سلسلہ میں ۔۔ اور ان میں سے کام کے آدمیوں کو مناصب کر کے ملک کی تعمیر میں مصروف ہوجائیں - چونکہ آپ اپنی ذات بابت کو خدمت اسلام پر وقف کر چکے ہیں اس لیے ایک ادنی مسلمان کو آپ سے یہ التماس کرنیکی جرات ہوئی کہ جیسی آپ نے جذب قلوب کی نقل و حرکت سے دنیاے قلوب میں ایک ہلچل مچادی ہے ' اسی طرح بہ نفس نفیس ایک حرکت جسمانی سے بھی کام لیں ' اور اراکین انجمن خدام کعبہ کے دلی مقاصد اور اپنے اغراض کو مواجہت میں منطبق کرلیں - میرے خیال میں یہ امر نہایت اشد ضروری ہے ' کیونکہ قوم میں اس وقت ایک عارضی جوش و مادہ قبولیت پیدا ہوگیا ہے ' جو اپنے سچے وفاداروں کی رہبری سے منتج ہوسکتا ہے - عجب نہیں کہ ایکے معدوم ہونے پر کف افسوس ملنا پڑے - رہبران قوم سے بصد عجز التجا ہے کہ خدا پر بھروسہ کرکے کھڑے ہوجائیں ' اور معبود حقیقی سے دعا ہے کہ توفیق و مدد عطا فرمائے - وما ذلک علی اللہ بعزیز

الہلال کی اشاعت عمومی

(از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یونانی خان پور ریاست بہاولپور)

کسی صاحب نے (نام یاد نہیں) بھوپال سے الہلال کی نسبت تجویز پیش کی کہ دو قسم کا رکھا جائے ' ایک اعلی جیسا کہ شائع ہوتا رہتا ہے ' دوسرا ادنی معری از تصویر و عمدگی کاغذ ' تاکہ کم استطاعت لوگ بھی محروم نہ رہیں -

میں نے اس تجویز کی مخالفت کی اور تفصیل کے ساتھہ دلائل لکھے - افسوس یہ ہے کہ جناب مولوی محسن صاحب نے میری تحریر کو کمال افسوس سے پڑھا ' اور یہاں تک ان کا افسوس بڑھا کہ لب و لہجہ اور طرز بیان سے بوے ناراضی آنے لگی ' اگر میرا مضمون ایسا ہی تلخ اور دل آزار تھا تو کاش میرے دست و قلم سے نہ نکلتا -

پشیمانم و خاک اندر دہن -

واقعہ یہ ہے کہ روزانہ الہلال اور ماہوار البیان کو عالم وجود میں لانے کی کوشش تھی - اسی اثنا میں الہلال کی اشاعت عمومی کا سوال پیدا ہوا - جسپر میں نے لکھا کہ روزانہ الہلال کے ارادے کو ملتوی کیا جائے کیونکہ کثرت اشغال میں یہاں تک پھنس جائینگے کہ البیان اور ہفتہ وار الہلال کے آب و تاب میں فرق آجائیگا - خدا نکرے ان کے پھیکے پڑجانے میں قومی ادبار کا صدمہ پیش نظر ہے - الہلال کو موجودہ حالت پر رکھکر البیان جلدی نکالا جائے -

یاران طریقت نے البیان کی تجویز اور بحث تو چھوڑدی الہلال موجودہ کی اشاعت عمومی کا جھگڑا چھیڑ دیا -

میں بلا خوف تکذیب و تغلیط اپنی ابتدائی رائے پر قائم ہوں اور یہی چاہتا ہوں کہ دنیوی کاموں میں بحث کرانے سیاسیہ کے لیے الہلال ہفتہ وار ' اور دینی کاموں میں علمی - تاریخی ذکر کے واسطے البیان ماہوار رکھا جائے ' اور سر دست الہلال میں ظاہراً و باطناً کوئی تبدیلی نہ کیجائے - دلائل اور وجوہ میں نے پہلے لکھدیے ہیں - مستزاد برآں یہ ہے کہ مسارات کا لطف جاتا رہیگا -

جناب مولوی محسن صاحب کا خامہ عنبر بیز میری طرف مخاطب ہوکر یہ بھی رقمطراز ہے کہ یہ تجویز پیش کی ہوتی کہ ایک فنڈ کھولا جائے اور کم استطاعت لوگوں کو نصف قیمت پر الہلال دیا جائے ' اور خود بھی ایک اچھا خاصہ حصہ لیا ہوتا -

میں خیال کرتا ہوں کہ تجویز نیک نیتی سے ظاہر کی گئی ' اور ایک حد تک مستحسن بھی ہے ' مگر افسوس ہے کہ اس سے
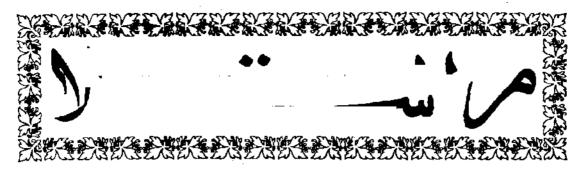
کي شکل میں اسطرح جوڑے هوئے هیں که بڑے سے بڑے بیڑے کو سنبهال سکتے هیں اگرچه یه جزیره اپنے بعض حصوں میں چٹیل اور ناهموار هے - لیکن تاهم هموار اور سرسبز زمین کا ایک بڑا حصه رکهتا هے - زیتونکے کنج پہاڑ کے ڈهالو حصونکو بڑي حد تک چهپائے هوے هیں اور اس کا نیل ایک ایسي پیدا وار هے جس کي بہت قدر کیجاتي هے - قدیم صنوبر کے جنگل استقلال کے ساتهه غایب هو رهیں هے -

بقیه جزائر کي حالت تفصیل کے ساتهه بیان نہیں کیجا سکتي - یه کہنا کافي هے که اسمیں سے اکثر پہاڑي هیں' اور سرسبز وادیوں والے اور ایک ایسي آبادي کے متکفل هیں جس کا طبعي میلان ماهي گیري ' تجارت ' بحري سفر کي طرف هے اور قریباً تمام صورتوں میں اپنے چاروں طرف مچهلي کی عمده شکارگاهیں رکهتے هیں -

واقعات عمان

مقتبس از نیرایسٹ ' ۱۱ - جولائي سنه ۱۹۱۳ ع

معلوم هوتا هے که ترکي حکومت سے عدم تشفي جو عرب اور ازمني ' کرد ' اور شاهنشاهي عثماني کے دیگر عناصر نے ظاهر کي هے ایک مرض متعدي هے کیونکه عمان کے عربوں نے بهي اپنے بادشاه اور امام سید فیصل بن ترکي کے خلاف علم بغاوت بلند کیا هے -

عمان کے عرب زیاده تر خارجیت کی اس شاخ کے پیرو هیں جو " اباضیه " کے نام سے مشهور مسلمانوں کا ایک فرقه هے ' اور جس کي بنیاد دوسري صدي هجري میں عبد الله بن اباضه نے ڈالي تهي - اس فرقه کا ایک یه بهي عقیده هے که جو امام شریعت اسلامیه کے مطابق حکومت نہیں کرتا وه کافر هے - یه فرقه دو جماعتوں میں منقسم هے ' ایک هنوانیه دوسرا غفیریه اور یه دونو همیشه بر سر پیکار رهتے هیں -

سنه ۱۸۸۸ ع سے سید فیصل تخت نشین هے ' عرب اس سے ناراض هیں - تقریباً ۱۶ - برس هوے شیخ صالح کي زیر سر کردگي ضام شکرو کي هنواني جماعت کی طرف سے اس کي جان و تخت دونوں پر حمله کي کوشش کي گئي تهي ' اسوقت سلطان ایک کشتي میں بهاگ کے قلعه جلیله چلا گیا ' جہاں وه کئي سال تک رها - لیکن اسکا دارالسلطنت اور محل حمله آوروں نے لوٹ لیے - اسوقت سے حکومت برطانیه حکومت هندوستان کي وساطت سے سلطان کے اقتدار کو سنبهالے هوے هے ' اور سلطان کو حکومت هندوستان سے ایک ماهوار وظیفه ملتا هے -

ایک خط سے جو مجهے میرے دوست محمد بن سعید بن سابق وزیر سلطان نے بهیجا هے اس بغاوت کي کسیقدر تفصیل معلوم هوتي هے -

یه معلوم هوتا هے که ۱۹ - مئي کو هنوانیه اور غفیریه میں ... هوئي - دونوں نے سلطان کے خلاف بغاوت کا اعلان کیا که آینده سے نه وه انکا سلطان اور نه امام ' خروصي قبیلے کے ایک

دعوت الہلال

(از جناب مظهر الحق صاحب نعماني - ضلع باره بنکي)

آپ کے مساعي جمیله کا شکریه صرف کسي فرد بشر کي زبان سے ادا هونا غیر ممکن هے - حق یه هے که اس تیره و تار زمانه میں آپ وه کام انجام دے رهے هیں جو کسي زمانه میں مخلصین امت نے انجام دیے تهے - آزاد بیاني اور حق گوئي میں سب سے اول اور اپنا آپ نظیر ' اگر کوئي رساله هندوستان میں نظر آیا تو آپکي توجهات کا سرچشمه اور الہلال کا مبارک وجود هے :

الفاظ او مهذب و روشن تر از قمر
معني از وچهر زهره تابان گه سحر
هر لفظ و هر معاني کاندر فصول اوست
نیکو تر از جواني و شیرین تر از شکر
صافي ز هزل و بدعت و پاکیزه از هوا
شایسته همچو دانش و بایسته چون مطر
از خواندنش نه گیرد خواننده را ملال
گردد بصیر هر که گمارد برو بصر
هر قصه را ز آیت قرآن یکے دلیل
هر فصل را ز قول پیمبر یکے خبر

[بقیه چهه کالم کا]

عرب سلیم بن رشید نامي کو ' که شروع میں دونو جماعتوں کے مداري کي طرف سے مسند نشین کیے گئے هے ' امام منتخب کیا - مؤخر الذکر رسم منزوا میں ادا هوئي ' جو ایک داخلي شهر هے اور جو مع اسکے قلعوں کے باغیوں نے ایک جنگ کے بعد گرفتار کیا هے ' جسمیں سلطان کے ساتهه وفادار رهنے والے باشندے بکثرت قتل کیے گئے - جسوقت یه خط لکها جارها تها اسوقت نیا امام اور اسکے پیرو جو بکثرت هیں ساحلي حصه کے علاوه تمام ملک کو مطیع کرنے کے لیے تیاریاں کر رهے تهے -

میرے اطلاع فرما لکهتے هیں که ان واقعات نے سلطان کو بہت متاثر کیا ' اس نے فوراً اپنے لڑکے سعید یا سید (انگریزي اسپیل کي وجه سے مشکوک رہ گیا هے) نادر کي زیر قیادت اپنے سپاهي یعني پي بارکي ' مارٹیني رائفلوں سے مسلح عربوں کو اس بغاوت کے دبانے کے لیے منزوا بهیجا هے - محمد بن سعید کي رائے هے که یه نا ممکن هے که مٹهي بهر سپاهي کامیابي کے ساتهه انقلابیوں کا مقابله کرسکیں جو نئے امام کے ... کے قریب کے تمام گاؤں میں تعداد اور طاقت دونوں میں بڑهے هیں ' اور جنکا اثر تمام عمان پر نهایت سرعت کے ساتهه پهیل رها هے -

خط یه بیان کرتے هوے ختم هوتا هے که معلوم هوتا هے که خود سلطان بے مدد اور بغاوت کے دبانے سے عاجز هے اور بغاوت کے دبانے اور اسکے اقتدار کو برقرار رکهنے کے خیال سے مداخلت کے لیے حکومت برطانیه سے درخواست کي طرف مائل معلوم هوتا هے -

جہاں پر خال خال غریب مسلمان آباد ہیں ' اور جو ارکان اسلام و روایات سے بالکل ناواقف ' اور صرف نام کے مسلمان ہیں ' جنکو یہ بھی معلوم نہیں کہ آج کل دنیاے اسلام پر کیا گزر رہا ہے - تاہم خاموش نہ رہا گیا ' جس جگہ پہونچا وہاں کے برادران اسلام کو جمع کیا ' اور انکو حالات سے آگاہ کر کے چندے کی درخواست کی گئی ' تو خداوند کریم کا شکر ہے کہ انہوں نے الہلال کے مضامین سے متاثر ہوکر حسب حیثیت فراخ دلی سے چندہ دیکر اپنے دور افتادہ بھائیوں کی مدد میں خوشی سے شریک ہوے ' اور کیوں نہ ہوتے آخر یہ بھی تو اسی سرور کونین کے نام لینے والے ہیں جنکے دین کی حفاظت کے لیے ترک جان دیتے ہیں ' چنانچہ اسوقت تک موضع بسی اور پار سرای کے بھائیوں سے ١٦٦ - روپیہ علاوہ خاکسار کے پندرہ روپیہ کی رقم کے وصول ہوچکے ہیں ' جو بذریعہ منی آڈر مع مفصل فہرست ارسال خدمت ہے '

(از جناب محمد راحت علی صاحب مکانوی حال مقیم ٹونک راجپوتانہ)

آپ نے جس جد و جہد اسلامی کو اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے - میرے خیال میں اہل اسلام کیا خود اسلام آپ کا ممنون ہوگا ' خدا جو کہ منصف ہے اس لیے اسکے انصاف پر بھروسہ اور پورا یقین ہے کہ خدا اپکا دین اور دنیا میں بھلا کریگا - جب سے الہلال جاری ہوا مجھہ میں تو اتنی استطاعت نہیں کہ اسکو منگا سکوں ' مگر جس طرح ممکن ہوتا ہے ' جہاں جس کے پاس آتا ہے ' مانگ کر دیکھہ لیتا ہوں - الہلال کے مضامین ہی نے مجھے مشتاق بنادیا تھا کہ آپ کی زیارت کروں ' مگر جب سے کہ اعانت مہاجرین میں تیس ہزار روپیہ کا اپنے جیب خاص سے مدد دینے کا اعلان اپنے فرمایا ہے اضطراب زیارت بڑھتا جاتا ہے - میں عرصہ سے فکر میں تھا کہ میں بھی اسمیں کچھہ حصہ لوں ' مگر بے مایگی مجبور کیے ہوئے ہے - اب میں اپنے اور اپنے اہل و عیال پر تکلیف گوارہ کر کے بجاے آٹھہ روپیہ کے پانچ روپیہ بھیجتا ہوں - آپ اسکو اعانت مظلومین و مہاجرین ترکی کے لیے قبول فرمائیں - انشاء الله میں کوشش میں ہوں کہ بقیہ ٣ - روپیہ بھی اسیطرح بھیجدوں - مجھے الہلال کے منگانے اور آپ جیسے بزرگ باہمت کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ' میں اوسی طرح الہلال کو دیکھتا رہونگا جس طرح ابتک دیکھتا رہا -

(از جناب قاضی محمد عارف صاحب ہوشیار پور)

امداد مظلومین ادرنہ کے لیے جناب کی خدمت میں چوالیس روپیہ ارسال کرچکا ہوں - انکی تفصیل یہ ہے :

پندرہ روپیہ میرے ایک عزیز نے ترک بھائیوں کی امداد کے لیے بھیجے تھے - تیرہ روپیہ بارہ آنے ایک انگریزی طلائی چوڑی کی قیمت ہے جو حاجی طالع محمد صاحب رئیس کمالپور ضلع ہوشیار پور نے اسکول میں چندہ کے موقع پر دی تھی - باقی سترہ روپیہ چار آنہ عملہ اسلامیہ ہائی اسکول ہوشیار پور سے مختلف موقعوں میں خصوصاً وصولی تنخواہ پر جمع کیا گیا تھا -

از راہ نوازش تفصیل بالا کے ساتھہ اس رقم کی رسید سے بذریعہ الہلال اطلاع دیں - یا اس خط ہی کو شایع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں -

انکی اسمرنگ نصیحت زر اعانہ مہاجرین پڑھکر دل بیخود ہوگیا ' مگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ جو دور متاثر ہونا تھا وہ متاثر نہوئے - مفلس کے تاثر کا کیا اثر ہو سکتا ہے ' لیکن بدیں خیال کہ قطرہ قطرہ سیلے گردد میں نے کمر ہمت باندھی ' اور پہلے اپنے گھر ہی سے ابتدا کی

اسکے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوا - میری زبان میں وہ طاقت کہاں تھی کہ ایسے پرجوش مضامین بیان کرتا ' اور اگر کچھہ بیان بھی ہوتا تو آپکا سا پر درد دل کہاں سے لاتا جسکے پر مغز اور جوشیلے الفاظ دل میں گھر کرجاتے ہیں ' لہذا الہلال کا وہ مضمون جان گداز جو زر اعانہ کے متعلق تھا خوب خوب پڑھکر سناتا پھرا ' لیکن کامیابی کی نمایاں صورت نہ بندھی - مجبور ہوکر محض ایک قلیل رقم جو صرف چند اشخاص کے ہمت کا نتیجہ ہے ....

...... آپکی خدمت بابرکت میں ارسال ہے ' اسکو قبول فرماکر فنڈ اعانۂ مہاجرین میں داخل فرمائیے -

(از جناب سید میر حسن صاحب - ملتان چھاؤنی)

مبلغ آٹھہ روپیہ زر اعانۂ مہاجرین ترکی بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت ہیں - اسکے عوض میں اخبار الہلال جاری نہ فرمائیں -

(از جناب کاظم حسین صاحب - خریدار الہلال)

حسب وعدہ دوسری قسط اعانۂ مہاجرین آج بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت کی گئی ہے - یہ ایک صاحب کی طرف سے ہے جو اپنا نام کسی خوف کے سبب ظاہر کرنا نہیں چاہتے - افسوس ہے کہ یہاں پر اور بھی دو چار شخص ایسے تھے جو کچھہ دیسکتے تھے ' مگر خوف کے سبب مجبور ہوگئے ' حالانکہ خوف کی کوئی وجہ معقول نہیں تھی ' اور اگر خدا نخواستہ ہوتی بھی تو اب لب تک دم نہ کھینچا ہوا کریگی اب پانی سر سے اوتر گیا استخارہ باقی نہ رہی - اس رقم کے ساتھہ دس روپیہ کی قسط اول سرمایہ جماعت حزب الله کے واسطے بھی بھیجدی ہے - اسمیں بھی زیادہ انتظار کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ' بلکہ یہ تو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا - الله رحم کرے

(از جناب عبد الحکیم صاحب وکیل)

آپکا اشتہار متعلق اعانت مہاجرین بہت دلسوز ہے - مبلغ ٥٠ روپیہ بذریعہ منی آرڈر کے اعانۂ مہاجرین جنگ بلقان کے لیے ارسال خدمت ہے - چونکہ میرے کلب میں الہلال آتا ہے اور میں برابر پڑھتا ہوں اور میں اپکو کسی قسم کا جبر بھی دینا نہیں چاہتا ہوں اس لیے الہلال بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے - علاوہ اسکے میرے یہاں ایک مد وقف موضع ککڑیکا ہے اوس سے یہ روپیے بھیج رہا ہوں - صرف آپ سے استدعا ہے کہ اس چٹھی کو بجنسہ الہلال میں درج فرمائیں - یہ اندراج باضابطہ رسید کا کام کریگا -

مبلغ ١٤ - روپیہ ١٢ - آنہ کا منی آڈر ارسال ہے مبلغ ٤ - روپیہ ١٢ - آنہ قیمت الہلال ششماہی میں جمع کرلیجیگا اور مبلغ ١٠ - دس روپیہ اعانہ مہاجرین میں درج فرمالیگا مگر فہرست اعانہ مہاجرین میں میرا نام ہرگز نہ چھاپئیگا -

اعلان

نمایش دستکاری خواتین ہند

حسب ہدایت ہز ہائینس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ سی - آئی - جی - سی - ایس - آئی - جی - سی - آئی - اے - اعلان کیا جاتا ہے کہ نمایش دستکاری خواتین ہند بسرپرستی علیا حضرت ممدوحہ شروع ماہ جنوری سنہ ١٩١٤ع بمقام بھوپال منعقد دیجاے گی ' لہذا امید ہے کہ تمام خواتین ہند اس نمایش میں پوری دلچسپی ظاہر کرکے ضرور اپنے اپنے ہاتھہ کی بنائی ہوئی نمایشی اشیاء وسط دسمبر سنہ ١٩١٣ ع تک آبرو بیگم صاحبہ

بھی میاں اتفاق نہیں ہو سکتا - ایسی انجمن ایسی فنڈ ایسے چندے میرے نزدیک مدرسۂ دیانی ہیں، تعلیم دریوزہ گری کے سوا اور کوئی کام نہیں کر سکتے - اسی کے بدولت قوم میں کسالت بڑھتی جاتی ہے - کہیں مصائب زمانہ آئے کمر ہمت کھول کر بیٹھ گئے اور محتاج و دست نگر ہو لیے - اگر پانچ منٹ کے لیے تسلیم کیا جائے کہ یہ تجویز بر محل ہے تو اس سے بڑھکر یہ کہ مزدوری پیشہ لوگوں کو مزدوری دیکر نماز پڑھائی جائے - بھلا جب تک کوئی خود میدان میں نہ آئے کون زبردستی کھینچکر لا سکتا ہے یا دیکر اپنے یہاں رکھ سکتا ہے ؟ اگر یہی طریق عمل رہا تو بہت مشکل ہے کہ قوم اُبھرے اور ترقی کرے -

برقت صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور

میں پوچھتا ہوں کہ شادی، ماتم، تولید اور عقد و غیرہ امور دنیوی و رسمی میں تو حسب مقدور خرچ ہو سکتا ہے مگر دینی اور علمی کاموں میں نہیں ہو سکتا - ترغیب و تعریض سے مذاق پیدا کرایا جائے، مذاق کے پیدا ہونے پر خرچ کی سبیل خود نکل آتی ہے -

کاش جو طاقت انجمنوں کے قائم کرنے پر صرف کیجاتی ہے وہ ادائے احکام اسلام اور قلع و قمع بدعات میں لگائی جاتی -

ہم لوگوں کو نماز با جماعت اور افطار روزہ بمسجد، جلسہ اور کلب سے زیادہ نافع ہو سکتے ہیں اور ایک زکوۃ کا التزام ہزار فنڈ سے بہتر ہے - بدعات و اسراف کی جڑ اکھیڑ کر پھینک ڈالنا اور کلوا و اشربوا و لا تسرفوا کو پیش نظر رکھنا اور خرید الہلال کی طاقت بہم پہونچا لینا تجویز " الہلال کی اشاعت عمومی " سے بدرجہا مفید ہے -

بہر حال الہلال میں تبدیلی (جس قسم سے ہو) میرے نزدیک ناموزوں اور مضر ہے - البیان کا جلدی نکلنا مفید و نافع -

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمت اوست

الہلال

البیان کا اعلان پہلے ہوا تھا، اب وہی رسالہ " الاصلاح " کے نام سے شائع ہوگا - ان شاء اللہ تعالی -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو، بنگالہ، گجراتی، اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے، جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے، روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

(جناب قاضی ممتاز علی صاحب خریدار الہلال)

میرے ایک کرم فرمانے آٹھ روپے مجھکو اس شرط پر دیے ہیں کہ اگر جناب والا زر زکوۃ کو مناسب سمجھیں تو مہاجرین کو دیدیں وہ اس امر کو جناب کی مرضی پر منحصر کرتے ہیں - فہرست زر اعانہ میں چندہ الہلال منہا کرکے بغیر نام کے شائع کردیں

الہلال

بے خانماں مہاجرین شرعا زکوۃ کے مستحق ہیں، اگر آپ چاہیں تو زکوۃ کی رقم بھی بھیج سکتے ہیں -

(از جناب قمر الدین صاحب - گیا)

اعانۂ مظلومان کی ضمن میں مبلغ ایک ہزار ۱۰۰۰ - روپیہ ٹرکش فنڈ گیا میں روانہ کردیا، باقی مبلغ ٥ - روپیہ اس فنڈ کا امداد مہاجرین کے لیے ارسال خدمت ہے، اور میں کوشش کرکے انشاء اللہ بہت جلد جہانتک ممکن ہوگا روانہ کرونگا - مہربانی فرما کر یہ چند سطریں شائع کرکے احسانمندی کا موقع دیجئے -

(از جناب حبیب اللہ صاحب خریدار الہلال)

میں، مشرق، مسلم گزٹ، الہلال کا خریدار ہوں، مگر سب سے پہلے قائم ایڈریا نوپل کی خبر مسرت اثر الہلال کے ذریعہ سے معلوم ہوئی - ۲۳ - جولائی کا الہلال جس روز مژدہ مسرت لیکر پہونچا اُسی دن میں نے محفل میلاد شریف منعقد کی - بعد ختم ذکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم چندہ کیا گیا اصحاب ذیل نے شرکت چندہ فرمائی بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت ہے :

جناب شیخ مولا بخش صاحب ایک روپیہ - جناب دین محمد صاحب ۲ - روپیہ - ظہیر الحق صاحب ایک روپیہ حبیب اللہ صاحب ایک روپیہ

(از جناب شیخ ولی محمد عباسی صاحب مہوار - خریدار الہلال)

جب سے مہاجرین عثمانیہ کے مصائب و احتیاج کے تار کا مضمون اور آپ کی اپیل دربارہ اعانت الہلال میں دیکھی ہے اُسوقت سے میرے دل کی عجیب کیفیت ہو رہی ہے -

گو میں کم استطاعت ہوں تاہم میں نے اسی وقت نصف تنخواہ بھیجنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا - مگر ساتھ ہی اسکے شب و روز یہ فکر بھی دامن گیر تھی کہ اس ثواب عظیم میں اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی شریک کرنے کی کوشش کروں - لیکن چونکہ اُسوقت سے اب تک میرا زیادہ قیام کسی ایسی جگہہ نہیں ہوا جہاں کثیر آبادی مسلمانوں کی ہو، اس سبب سے کوئی بڑی رقم جمع ہو نہ سکی - صرف اُس وقت سے ایسے دیہات میں دورہ کر رہا ہوں،

ا کا موهنـــي کسم تيل

تيل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ليے بہت سے قسم کے تيل اور چکني اشيا موجود هيں اور جب تہذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشيا کا استعمال ضرورت کے ليے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذيب کي ترقي نے جب سب چيزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تيلوں کو پهولوں يا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بناياگيا اور ايک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - ليکن سائينس کي ترقي نے آج کل کے زمانه ميں محض نمود اور نمايش کو نکما ثابت کرديا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جوياں هے بنابريں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے ديسي و ولايتي تيلوں کو جانچکر " موهني کسم تيل " تيار کيا هے اسميں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹيفک تحقيقات سے بهي جسکے بغير آج مهذب دنيا کا کوئي کام چل نہيں سکتا - يه تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار کياگيا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے ديرپا هونے ميں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هوجاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نہيں هوتے درد سر، نزله، چکر، اور دماغي کمزوريوں کے ليے ازبس مفيد هے اسکي خوشبو نہايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قيمت في شيشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

... ا ... کر ...

هندوستان ميں نه معلوم کتنے آدمي بخار ميں مرجايا کرتے هيں، اسکا بڑا سبب يه بهي هے که ان مقامات ميں نه تو دوا خانے هيں اور نه ڈاکٹر، اور نه کوئي حکيمي اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلا طبي مشوره کے ميسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروريات کا خيال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثير کے بعد ايجاد کيا هے، اور فروخت کرنے کے قبل بذريعه اشتہارات عام طورپر هزارها شيشياں مفت تقسيم کردي هيں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانيں اسکي بدولت بچي هيں اور هم دعوے کے ساتهه کہه سکتے هيں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار يعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار، جسميں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو، يا وه بخار، جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں درد سر بهي هو - کالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹياں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے، اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کيجاے تو بهوک بڑه جاتي هے، اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے کي وجه سے ايک قسم کا جوش اور بدن ميں چستي و چالاکي آجاتي هے، نيز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں، بدن ميں سستي اور طبيعت ميں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دير سے هضم هوتا هو - تو يه تمام شکايتيں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هيں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکيب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

۲۰ ... ور و پرو پرائٹر

ايم - ايس - عبد الغني کيمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹوله اسٹريٹ - کلکته

نسيم هند

اس نام کا ايک هفته وار اخبار ۵ - جولائي سنه ۱۹۱۳ ع سے راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ايڈيٹوريل سٹاف پراني و نئي تعليم کے بہترين نمونوں کا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص شخص يا فرقه کي ذاتي هجو يا فضول خوشامد سے کلية پرهيز هوگا - مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائده کيليے جائز نکته چيني سے بهي باز نہيں رهيگا - اسکا مسلک آزاده روي کے ساتهه صلح کل هوگا - اسکا دستور العمل :

ايمان کي کهينگے ايمان هے تو سب کچهه

يه اخبار ۱۸-۲۲- کے چوتهائي حصه پر کم از کم ۱۶- صفحوں کا هر ماه کي ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع هوا کريگا -

چونکه اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسيم هند کا پہلا پرچه ۲۰۰۰ شائع هوگا - اسليے تاجر صاحبان کيليے اچها موقعه هے - که وه اشتہار بهيجکر فائده اٹهاويں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور هندوستان کے هر گاؤں اور شہر کے نامه نگاروںکي بهي ضرورت هے لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دينے کے علاوه اجرت بهي معقول ديجاويگي (اخبار کي قيمت سالانه ۲ - روپيه ۸ - آنه)

درخواستيں بنام منيجر " اخبار نسيم هند " راولپنڈي (پنجاب)

ريويو اف ريليجنز ... مذاهب عالـــم پر ...

اردو ميں هندوستان اور انگريزي ميں يورپ امريکه و جاپان وغيره ممالک ميں زنده مذهب اسلام کي صحيح تصوير پيش کرنے والا - معصوم نبي عليه السلام کي پاک ذات کے متعلق جو غلط فہمياں پهيلائي گئي هيں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفين اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دينے والا يهي ايک پرچه هے جس کو دوست دشمن دنيا کے سامنے پيش کرنے کے قابل سمجها هے - اس رسالے کے متعلق چند ايک راؤں کا اقتباس حسب ذيل هے :-

البيان لکهنؤ - ريويو آف ريليجنز هي ايک پرچه هے جس کو خالص اخلاقي پرچه کہنا معلوم هے - عربي ميں المنار اور اردو ميں ريويو آف ريليجنز سے بہتر پرچه کسي زبان ميں شائع نہيں هوتے - اس کے زور آور مضامين پر علم و فضل کو ناز هے -

کريسنٹ لورپول - ريويو آف ريليجنز کا پرچه دلچسپ مضامين سے بهرا هوا هے - همارے نبي کريم صلے الله عليه وسلم کي ذات پاک کے متعلق جو جاهل عيسائي الزام لگايا کرتے هيں - ان کي ترديد ميں نہايت هي فاضلانه مضمون اس ميں لکها گيا هے - جس سے عمده مضمون آج تک همارے نظر سے نہيں گذرا -

مسٹروب صاحب امريکه - ميں يقين کرتا هوں که يه رساله دنيا ميں مذهبي خيال کو ايک خاص صورت دينے کے ليے ايک نہايت زبردست طاقت هوگي - اور يهي رساله ان روکوں کے دور کرنے کا ذريعه هوگا - جو جہالت سے سچائي کي راه ميں ڈالي گئي هيں -

ريويو آف ريويوز - لنڈن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذهب اسلام کے زنده مذهب هونے کے مضمون سے دلچسپي رکهتے هيں چاهيے که ريويو آف ريليجنز خريديں -

وطن لاهور - يه رساله بڑے پايه کا هے - اس کي تحقيقات اسلام کے متعلق ايسي هي فلسفيانه اور مسبق هوتي هے - جيسي که اس زمانه ميں درکار هے سالانه قيمت انگريزي پرچه ۳ روپيه - اردو پرچه ۲ روپيه - نمونه کي قيمت انگريزي ۳ آنه - اردو ۲ آنه - تمام درخواستيں بنام منيجر ميگزين قاديان - ضلع گورداسپور آني چاهيئيں -

سکریٹری لیڈیز کلب بھوپال سنٹرل انڈیا بھیجکر مشکور فرمائینگی - سکریٹری صاحبہ موصوفہ ہر خاتون کی درخواست پر قواعد نمایش وغیرہ بھیجدینگی -

اس نمایش کے ساتھہ ساتھہ پھول اور ترکاری وغیرہ کی بھی نمایش ہوگی فــقــط

دستخط - اودہ نراین بسریا
چیف سکریٹری دربار - بھوپال

فهــرست انــعــامــات

متعلق

نمایش دستکاری خواتین

بمقـــام بھـــوپال

شرح خاص انعامات

تمغہ طلائی — کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے جو کسی زنانہ اسکول کی طالبات کا بنایا ہوا ہو -

تمغہ نقرہ — اسکے بعد کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے وسط ہند کے کسی زنانہ اسکول کی طالبات کا بنایا ہوا ہو -

تمغہ طلائی — کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے جو بھوپال میں رہنے والی کسی ہندوستانی بی بی کا بنایا ہوا ہو -

تمغہ نقرہ — اسکے بعد کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے جو وسط ہند میں رہنے والی کسی ہندوستانی بی بی نے بنایا ہو -

شــرح کام	و انعــامـــات
۱ - لیس کا کام	ایک تمغہ طلائی - دو تمغے نقرہ - تین تمغے برونز یعنے کانسہ -
۲ - تولی تھریڈ یعنے کپڑے کے دھاگے نکالکر - کام بنانا	دو تمغے نقرہ - تین تمغے برونز -
۳ - کلابتوں کا کام سنہری و روپہلی	ایک تمغہ طلائی - تین تمغے برونز -
۴ - سوزن کاری (کین وس - ساٹین - ریشم - مخمل - جالی - یا لینن پر)	ایضــا
۵ - کروشی کا کام (سوتی)......	ایک تمغہ نقرہ - دو تمغہ برونز -
۶ - ایضـاً (اونی)	۳ - تمغہ برونز -
۷ - بنائی (نٹنگ) کا کام (سوتی یا اونی)	ایضـــا
۸ - ریلی یعنے تھگلہ کا کام	ایک تمغہ نقرہ - دو تمغے برونز -
۹ - نقاشی (کسی چیز پر ہو)	دو تمغے نقرہ - دو تمغے برونز -
۱۰ - اون - کپڑے - روئی یا مٹی کے نمونہ پھول - پھل اور پودوں کے................	دو تمغے برونز -
۱۱ - کشیدہ کا کام	ایک تمغہ طلائی - ایک تمغہ نقرہ - دو تمغے برونز -
۱۲ - پوت کا کام (بیڈورک) ...	ایضـــاً
۱۳ - تصویروں کو کپڑے پہنانا...	ایک تمغہ نقرہ - دو تمغے برونز -
۱۴ - واٹرکلر اور آئل پینٹنگ (تصاویر آبی و روغنی) ...	دو تمغے طلائی - ایک تمغہ نقرہ -
۱۵ - کریول ورک............	ایک تمغہ طلائی - ایک تمغہ نقرہ - دو تمغے برونز -
۱۶ - دیگر ورک	ایضـــا
۱۷ - پھول	دو تمغے نقرہ
۱۸ - ترکاری	دو تمغے نقرہ

(دستخـــط) آبرو بیگـم
سکریٹری پرنس اف ویلز لیڈیز کلب - بھوپال

فہرست زر اعــانۂ مہــاجرین عثمــانیــہ

(۹)

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب شیخ نظام دین صاحب وٹرنیری انسپکٹر محکمۂ آرمی ریمونٹ - لائل پور	۰	۰	۷۰
اہلیہ جناب محمد عبد الغنی صاحب پارچہ فروش ٹانڈونجی - برہما	۰	۰	۲۵
جناب محمد فضل الرحمن صاحب - فارسٹ اینجینیر - اٹک	۰	۰	۱۱۰
چندہ مسجد اہل حدیث - بنیا پوکھر روڈ - کلکتہ	۲	۵	۱۰
جناب محمد عید خانصاحب	۰	۰	۱۵
جناب شیخ مولا بخش صاحب - بیرنعین مظفر نگر	۰	۰	۱
جناب دین محمد صاحب	۰	۰	۲
جناب ظہیر الحق صاحب	۰	۰	۱
جناب محمد عیسی صاحب	۰	۰	۱
جناب حبیب اللہ صاحب	۰	۰	۱
ایک بزرگ از قصور	۰	۰	۱۰
جناب ایس - عزیز - ایس - زاہد - ایس - سلیم صاحبان سوداگران آرہ	۰	۰	۲۰
جناب محمد اعظم صاحب جھٹ پٹ	۰	۷	۲
جناب مقصودی صاحب	۰	۰	۵۴
جناب نصیر حیدر صاحب سکریٹری دی اسکالرسی کلب علیگڈہ	۰	۰	۶
جناب مولوی ظہور الحق صاحب - اٹاوہ	۰	۱۱	۷
جناب احمد اللہ خانصاحب - سب انسپکٹر پولیس - کاکوری - لکھنؤ	۰	۰	۱
جناب غلام علی الدین محمد صاحب باڑہ - پٹنہ	۰	۰	۸
جناب مولوی افضال الحق صاحب رامپور	۰	۸	۲
جناب محمد عبد العظیم صاحب - دسنہ - پٹنہ	۰	۱۰	۲
جناب مولوی شیر احمد خان صاحب برنھگر	۰	۰	۸
رحمت بی بی صاحبہ جہاں آباد	۰	۰	۲
جناب حکیم خواجہ عبد الشکور صاحب کانپور	۰	۰	۳
جناب محمد قمر الدین صاحب مرچنٹ نوادہ - گیا	۰	۰	۵
جناب نواب زادہ قمرالدین حیدر صاحب قیصر اسٹریٹ - کلکتہ	۰	۸	۲
جناب چودھری حکیم قیام الدین صاحب تحصیلدار محمد آباد	۰	۰	۵۷
جناب شیخ ولی اشرف صاحب علوی راے بریلی	۰	۰	۸
جناب عبد الرحمن صاحب	۰	۰	۸
جناب مدار و صاحب خیاط موضع مجاسی دیوارہ جدید ڈاکخانہ مہوا گنج - اعظم گڈہ	۰	۰	۵
جناب مولوی مشتاق حسین صاحب پیشکار رامپور ریاست	۰	۰	۸
جناب غلام صمدانی خانصاحب کورٹ انسپکٹر ریاست رامپور	۰	۰	۸
میزان	۶	۱	۵۰۲
سابق	۹	۷	۸۰۵۵
کل	۰	۹	۸۵۵۷

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۸ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۷ رمضان ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, August 20, 1918.

[۴۳] گھـر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگي کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکي حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلي و عمدہ پتھر کي عینک کم قیمت پر آساني سے نہیں ملتي، مگر اب یہ دقت نہیں رہي - صرف اپني عمر، دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائے اور جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کي تجویز میں ٹھہریگي بذریعہ وي پي ارسال خدمت کیجائیگي یا اگر ممکن ہو تو کسي ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - پھر بھی اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگي -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۰/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

[۳۲]

[۳۴]

آساني کا انتہا !

ھرقسم اور ھرمیل کا مال یک مشت اور متفرق دونوں طرح، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق، ورنہ واپس، محصول آمد و رفت ھمارے ذمہ، آپ ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ھی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے، پون آنہ في روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ، اس سے زائد کےلیے دریافت فرما لیجیے، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی ھلال ایجنسی

نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریت

ڈاکخانہ انٹالی - کلکتہ

خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں

سچی دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

ما سائز آٹھ روز میں ایک مرتبہ کنجی دیجائےگی چاندی سنگل کیس دعے ڈبل کیس گارنٹی ایک سال

۵ا سائز چاندی ڈبل کیس کرو وایئرز فرس شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر ... گارنٹی ۲ سال

ما ... ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے میں گارڈ ڈرائیوروں کے لیے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ ... گارنٹی ۲ سال

نوٹ - بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو ہم بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

۵ا سائز گارنٹی ایک سال - سعہ محصول پانچ روپیہ

واسائز گارنٹی ایک سال - سعہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

PATENT
SWISS MADE

ایم - اے شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرم تلا کلکتہ

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ھوجاتے ھیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں ھوئي تو ھیضہ ھوجاتا ہے - بیماري ہو جانے سے سنبھالنا مشکل ھوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ھمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاري ہے، اور ھیضہ کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھي ہے -

قیمت في شیشي ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنہ -

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ھر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاھیے - تازي ولایتي پودینہ کي ھري پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ھوجانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ھضمي اور متلي - اشتہا کم ھونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ھر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۸]

رجسٹری شدہ

نوٹ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد مکی الحسینی ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۸ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۷ رمضان ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta Wednesday, August 20, 1913.

ما لا بد منہ

(۱) سرمایہ مسجد کانپور کے متعلق مسلمانان لکھنؤ کا ایک عظیم الشان جلسہ ۱۵ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو دوپہر کے بعد رفاہ عام کی عمارت میں منعقد ہونے والا تھا - جلسہ کی اطلاع ایک ہفتہ قبل کثیر التعداد اشتہارات کے ذریعہ سے دی جاچکی تھی' حکام ضلع نے وسیع پیما نے پر تمسخر انگیز احتیاطیں کی تھیں' مسلح پولیس پا بر کاب رکھی گئی تھی' کارتوسوں کی کافی سے زائد مقدار تقسیم کردی گئی تھی' رفاہ عام کی تمام سڑکوں پر فوج کی حیرت انگیز جمعیت نگرانی کررہی تھی' قصبات و دیہات سے صدہا مسلمان جوق در جوق آرہے تھے' دو بج چکے تھے' جلسہ برسر آغاز تھا کہ سٹی مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس' سپاہیوں کی ایک فوج لیے ہوئے' جس میں مسلح سپاہی بھی شامل تھے' موقع پر نمودار ہوئے' اور لفٹنٹ گورنر کے خاص اختیار کی بناء پر جلسہ کو روکدیا - ہزارہا مسلمان سخت مایوسی کے عالم میں اپنے اپنے گھر واپس گئے - اس تشدد سے شہر میں سخت اضطراب پھیلا ہوا ہے -

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ میں دہلی سے لکھنؤ آیا کہ جلسے میں تقریر کروں اور ایک فریضۂ ملی ادا کروں' مگر شہر میں یہ عام خیال ہے کہ میرا آنا حکام کو خاص طور سے ناگوار ہوا -

(۲) اعانۂ مظلومان کانپور کی رفتار بالکل ہی رکی ہوئی ہے' ضرورت تو یہ تھی کہ غیرتمند مسلمان فوق العادہ جوش و خروش سے اس مقدس سرمایہ میں حصہ لیتے اور اس کی فراہمی میں قرون اولی کی اُس نظیر کو تازہ کرتے جب استمداد کی ایک آواز بلند ہونے پر ہر ایک مخلص مسلمان اپنے تمام سرمایہ کو اسلام پر سے نثار کر دیتا تھا' لیکن افسوس ہے کہ بے حسی کچھہ ایسی چھا گئی ہے کہ ادھر توجہ تک نہیں' کیا میں باور کرلوں کہ اسلام اپنے فرزندوں کی حمایت کے لیے استغاثہ کر رہا ہو اور مسلمان اُس کی آواز سنکے' اُس کی حالت دیکھکے' اور اُس کے نتایج سے متاثر ہوکے پر بھی لہم قلوب لایفقہون بہا' ولہم اعین لایبصرون بہا' ولہم اذان لایسمعون بہا' اولئک کالانعام بل ہم اضل' کی تصویر بنے رہیں گے؟ انا للہ وانا الیہ راجعون!

فہرست

تصاویر

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں - زقیب - سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی جائے تو سمجھہ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجہ بالا آثار کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے دنبل پشت پر ابھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی متفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - لہذا سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں سکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - ابھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرض میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - ٹالپٹر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چٹھ ضلع گاوا — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد نقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفعیہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کروا رہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے مرض دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹ ماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھہ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ہو - ۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

بر الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے -

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

سرمہ معجزہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

اور غارتگری کو بربریت میں ان سفاکیوں او رغارتگریوں کے برابر بیان کررہے ہیں جو ترکوں سے منسوب کیجاتی ہیں -

ایک شکست خوردہ پیچھے ہٹنے والی فوج کا مزاج خطرناک ہوتا ہے ' وہ قابو سے باہر ہو جاتی ہے ' لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نگرنا جو بلغاری مظالم کی حیثیت سے خاص طور پر علحدہ کردیا گیا ہے' زیادہ تر ان عورتوں اور مردوں سے آباد ہے جنھوں نے آخر میں بلغاری مقاصد میں حصہ لیا تھا اور جو مذہبی حیثیت سے زیادہ تر عیسائی ہیں - اس سے زیادہ اچانک کوئی جنگ نہیں ہوئی اور اگر وہ بیانات صحیح ہیں جو قطروں کی طرح اس سرزمین سے ٹپک رہے ہیں تو یہ سب سے زیادہ خوفناک واقعات ہونگے جو کبھی نہیں لکھے گئے -

مینچسٹر گارجین کا بیان ہے :

ترکوں نے چتلجہ سے اپنی پیشقدمی کی جو تشریح بھیجی ہے اسکا موازنہ اب ریاست ہاے بلقان کی حرکتوں سے کیا جاتا ہے' اس سے ترکوں کی بہت بڑی عزت ظاہر ہوتی ہے ' وہ یہ تجویز نہیں کرتے کہ اس معاہدہ لندن کو چاک کر دیا جاے ' جس پر ابھی ابھی انہوں نے دستخط کیے ہیں' بلکہ وہ خط اینوس و میڈیا پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جو معاہدہ ان کو دلواتا ہے -

یہ تشریح غالباً اسقدر معصوم نہیں جسقدر کہ معلوم ہوتی ہے ' کیونکہ خط اینوس و میڈیا کی حد بندی ابھی نہیں ہوئی ہے ... . تاہم وہ اپنے طرز عمل کے جوہر سے علحدہ نہیں ہوے ' کیا اچھا ہوتا اگر عیسائی سلطنتیں بھی ایسا ہی برتاؤ کیے ہوتیں "

سوال یہ ہے کہ اگر اب بھی یورپ کے تمدن کو ترکوں کے توحش کی شکایت ہے تو کیا اس عالم آشوب مدنیت کو (لسان الغیب) کے اس بیان حال سے مناسبت ہوسکتی ہے جسکا ماحصل یہ تھا کہ :

من ارچہ عاشقم و رندو مست و نامہ سیاہ
ہزار شکر کہ یاران شہر بے گنہند

[نساء] قوامات علی الر[جال]

دنیامیں کیا کیا کچھہ ہورہا ہے ' مرد کس انہماک میں ہیں' عورتیں کیا کررہی ہیں ' قاہرہ کی فتاۃ النیل مر دوں میں کیسے جذبات حریت بڑھا رہی ہے' صعید کی سارا بدویہ نے ادبیات عرب میں کیا انقلاب پیدا کررکھا ہے ' [illegible] کی خاتونیں کس انہماک کے ساتھہ مردوں کی حالت درست کرنے میں منہمک ہیں ' مگر ایک ہمارا ملک ہے کہ یہاں عورتیں تو عورتیں مرد بھی اپنے فرائض سے بے خبر ہیں ' خواتین ترک کی ایک بہت بڑی شاندار مجلس قائم ہوئی ہے جو مرکزی انجمن کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کی شاخیں ملک کے مختلف مقامات میں قائم ہیں ' مجلس اپنے خزانے سے ' جس کا مدار صرف عورتوں کے اعانات پر ہے ' لڑکیوں کو تعلیمی وظائف دیتی ہے ' ان کو تعلیم دلاتی ہے ' تربیت کا انتظام کرتی ہے ' خانہ داری (تدبیر منزل) سکھاتی ہے ' مذہب اور قومیت کا جوش بڑھاتی ہے ' موزوں و [illegible] حال صنعتوں کی مشق کراتی ہے ' یتیم ' بیمار ' [illegible] نادار ' بے استطاعت بے کار عورتوں کے معاش وکفاف کا سامان بہم پہونچاتی ہے' اوران تمام فرائض کو خاص نگرانی کے ساتھہ حتی الوسع

ہنی المکارم لاغنم و ادلال '

[illegible] یہ کبھی چار ہزار [illegible] ان عورتوں ترکی یونیورسٹی میں ایک علمی لکچر سن رہی ہیں

آداب اسلام کے مطابق انجام دلاتی ہے ' چارہزار سے زائد مسلمان لڑکیاں اسکول کا نصاب ختم کرکے اس وقت ترکی یونیورسٹی (دار الفنون) کی تعلیم حاصل کررہی ہیں اور طرز تعلیم سے اس حقیقت کو ساری دنیا سے منوا نے پر آمادہ ہیں کہ :

ولو کان النساء کمن ذکرنا   لفضلت النساء علی الرجال
(ہرجگہ اگر ایسی ہی   تو مردوں پر یقیناً عورتوں
عورتیں ہونے لگیں   کی فضیلت مسلم
ہوجائیگی)

هندوستان کی پردگیان عصمت کو اگر ان واقعات سے عبرت پزیر ہونے کا عملی موقع خاطر خواہ حاصل نہیں ہے تو کاش مردوں ہی کو غیرت آتی اور ان حوادث سے کچھہ سبق لیتے " لیکن ایسی قوم سے کیا امید ہوسکتی ہے جسے تازیانۂ حوادث کی زبانیں سورۃ القارعہ سنا رہی ہوں مگر وہاں

" کچھہ ایسے سوئے ہیں سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے "
کا عالم پیش نظر ہو' جب یہی ہے حسی ہے تو آرزوے ترقی کیوں ؟ اور ملال تنزل کس لیے ؟

تصحیح

۱۰ - رمضان (۱۳ - اگست) سنہ ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ع کی اشاعت میں مقالۂ افتتاحیہ (لیڈنگ آرٹیکل - صفحہ ۳ - کالم ۲ سطر ۳) میں دس پندرہ ہزار کے الفاظ غلط چھپ گئے ہیں ' دس پندرہ سو پڑھنا چاہیے '

شذرات

یورپ کیوں خاموش ہے ؟

ادرنہ فتح ہوگیا ، وزراے انگلستان کی آرزوئیں خون ہوگئیں ، ملک و قوم کو سخت سے سخت داغ اٹھانے پڑے ، یہ سب کچھہ ہوا مگر یورپ خاموش ہی رہا ، اس کا راز اب تک ظاہر نہیں ہوا تھا ، لیکن تازہ ولایتی ڈاک کے اخباروں نے یہ حقیقت منکشف کردی -

لندن ٹائمز ۱۸ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کی اشاعت میں لکھتا ہے :

ترکی نے وہ حرکت کی جس کے متعلق اسکے تمام بہترین احباب کو ، نہایت سرگرمی کے ساتھہ امید تھی کہ وہ نہ کریگی ، یعنی وہ خط اینوس میڈیا کو عبور کر گئی ہے ، وزیر مستعمرات (سکریٹری آف اسٹیٹس) کو اس واقعہ کی اطلاع دینے کیلیے بلغاری نائب سفیر (Charge d' Affairas) چہار شنبہ کو دفتر خارجیہ میں آیا - اسکے بیان کی تائید صوفیا سے بھی ہوگئی ، اب اس بات میں کوئی شک نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے لولی برغاص پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے اور قرق کلیسا و نیز ادرنہ کی طرف بڑہ رہے ہیں ،

ایم مدکوف نے سر ایڈورڈ گرے کے سامنے ان کی کاروائی کے خلاف اس بناپر اعتراض کیا ہے کہ یہ کاروائی اس عہد نامہ کا نقض ہے جو ترکوں اور حلفاء بلقان میں ہوا ہے اور جسکو یورپ کی منظوری حاصل ہوچکی ہے -

بے شبہ اس کارروائی سے اس عہد نامہ کو صدمہ پہنچتا ہے مگر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ آیا شعلہاے جنگ کو خود ہی دوبارہ مشتعل کرنے کے بعد دول عظمی کے شرائط کو صحیح و سالم خیال کرنے کا کوئی قانونی یا اخلاقی حق بلغاریا کو ہے ؟

اس کو محسوس کرنا چاہیے کہ اُس نے اپنی ستم آزمائی اور سنگدلی کے ہاتھوں (جنکی وجہ سے یہ بالکل ظاہر ہے کہ اس نے جنگ کی رہنمائی کی) اس ہمدردی اور تحسین و آفریں کو ایک بڑی مقدار میں ضائع کر دیا جو اسکو یورپ میں اپنی آزادی کے زمانہ سے لیکے ترکوں سے جنگ کے وقت تک حاصل تھی -

اُس نے دیدہ و دانستہ دول کے مشورے سننے سے انکارکیا ! اس لیے اب وہ یورپ سے امید نہیں رکھسکتی کہ وہ اسکی غلط کاریوں اور حماقتوں کے خمیازوں سے اسکو بچا لیگا -

حلفاء بلقان میں خانہ جنگی واقع ہونے سے ترکوں میں ایک شدید ترغیب پیدا ہوگئی ، اور ایسا ہونا یقینی امر تھا - اسکے روکنے کے لیے عقل اور طاقت کی ضرورت تھی ، مگر قسطنطنیہ کی موجودہ حکومت نہ قوی ہے اور نہ اُس کے دانشمندی کے تمام آثار و علائم دکھائے ہیں -

ترکوں نے جو کارروائی کی ہے اس پر ہم متعجب نہیں ہوسکتے - کیونکہ ان کو عوام کی مدد حاصل کرنے کی ضرورت تھی ، گذشتہ چند ماہ کی ذلتوں اور نقصانوں کے بعد قومی فتح و سربلندی کے برابر کوئی شی ہردل عزیز نہیں ہوسکتی ، لیکن ان کی یہ حرکت گو غیر متوقع تو نہیں مگر عاجلانہ اور خطرناک ضرور ہے - ادرنہ پر دوبارہ قبضہ کرلینے سے انہوں نے اس قانونی حیثیت کو ذبح کردیا ہے جو انکو عہد نامہ کی رو سے حاصل تھی - وہ یورپ میں اپنی بقیہ شاہنشاہی کو ایسے وقت میں بیشمار خطروں میں ڈال رہے ہیں جب کہ انکا اقتدار ہر طرف سے اطراف و اکناف میں سخت متزلزل ہو رہا ہے - ایک فوری امن مشرق قریب کی تمام سلطنتوں کے لیے درکار ہے مگر ترکی سے زیادہ کسی کے لیے ناگزیر نہیں -

فتح اس لیے بہت تھوڑے فوائد لا سکتی ہے مگر " پیچیدگیاں " جن کے لیے اس نے اپنے واسطے بے پروائی کا اب دروازہ کھول دیا ہے نہایت آسانی سے اسکے روبرو برباد یوں کا سیلاب لا سکتی ہیں -

اسوقت جوکچھہ ہورہا ہے اس سے سر ایڈورڈ گرے کی دانشمند روش کی تائید ہوتی ہے ، موجودہ حالات میں نقطۂ مداخلت دائرۂ بحث سے خارج ہے -

جغرافی اسباب " اتحاد " کی مہیب مجموعی مداخلت کو ناممکن قرار دیتے ہیں ، سیاسی خیالات بھی یورپ کے حکم کی تعمیل میں دول میں سے کسی کی مداخلت کو ناقابل عمل قرار دیتے ہوے معلوم ہوتے ہیں -

یورپ کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ مل کے کام کرنے کا سلسلہ جاری رہے - یہ جنگ افسوسناک ضرور ہے لیکن گو افسوسناک سہی مگر اتنی خوفناک نہیں جتنی کہ دول عظمی کی باہمی جنگ ہوگی - " اتحاد " کا پہلا کام اپنی حفاظت ہے - ممکن ہے کہ اس مقولہ میں کسی کو خود کامی کا شائبہ محسوس ہو مگر اس قسم کے احساس کا نموج صرف اُن لوگوں کے کانوں سے متصادم ہوگا جو ابتدائی واقعات کو سامنے دیکھنے سے انکارکرتے ہیں " گویا ٹائمز اُس وقت ترکوں کو دانشمند کہتا جب وہ سلطنت سے دست بردار ہوجاتے ، اور عین عقلمندی تو یہ تھی کہ یورپ کی رعایا ہوکر رہتے -

سجیۃ و لا کسجیۃ

ترک پہلے کسی زمانے میں منصور تھے ، مامون تھے ، مگر اب تو فقط سفاح رہ گئے ہیں ، اور یہ سفا کی انہیں اسلام سے وراثت میں ملی ہے ، یہ وہ الفاظ تھے جن کا اعادہ معرکۂ بلقان کے دنوں میں باربار ہوتا تھا ، لیکن حقیقت دیر تک پوشیدہ نہیں رہ سکتی ، وہی زبانیں جو بلقانیوں کی ستایش اور عثمانیوں کی نکوہش کے لیے کل تک وقف تھیں آج اُن کا لہجہ بالکل ہی بدل گیا ہے -

ارن لوکر اینڈ تھرون لکھتا ہے :

حلفاء بلقان آزاد کرنے والوں کے بھیس میں مقدونیہ میں داخل ہوے مگر وہ آج تمام ملک کو اس جنگ سے زیادہ سنگ دل جنگ میں ڈالنے کی طرف مائل ہیں جو عثمانی فتح کے وقت سے کبھی کبھی معلوم ہوتی رہی ہے -

اسپیکٹیٹر کے الفاظ ہیں :

دول عظمی نے البانیا کو علحدہ کرکے نا اتفاقی کا سبب پیدا کیا ہے اور اس بحث کے تصفیے کی ذمہ داری دول پر عائد ہوتی ہے - ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ اس نتیجہ سے بچنا کیونکر ممکن ہے ؟ البانیا کے حدود کو پہنچکر دول اپنا فرض ختم نہیں کر سکتے - ان کو تمام ریاستہاے بلقان کی حد بندی کرنا چاہئے -

مانچسٹر گوریڈین کی راے ہے :

وقت کی گردش کے پاس انکشاف کے لیے عجیب و غریب واقعات رہتے ہیں -

موجودہ زمانے کے لیے یہ بہت دور کی آواز ہوگی جب کہ گلیڈسٹون ترکوں کے کیے ہوے " بلغاری مظالم " کے خلاف اپنی فصاحت کی معرکہ آرائیوں سے سیاسی سرمایہ کا انبار جمع کررہا تھا ، آج بھی " بلغاری مظالم " ہیں مگر انگریزی ارباب صحافت (جرنلسٹس) یونانی فوج کے ساتھہ مل کے بلغاریوں کے اعمال سفا کی

تمثال دفاع ملي و محاماة شرف

حریت و راست بازي کا ایک سچا فرزند :

مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ - لا

(بانکي پور)

جو مشهد کانپور کے مقدمات میں إسلام کي طرف سے مسلمان
گرفتاران بلا کي وکالت کر رہے هیں

دع المكارم لاترحل لبغيتها ۔ واقعد فانك انت الطاعم الكاسي
(بزرگي و شرف حاصل کرنے کا جاؤ بیٹھو، تم صرف کھانے پہننے
خیال چھوڑ دو، تم اس کے قابل کے مرد میدان هو)
نہیں هو

هفتهٔ جنگ سلنجي، بلغراد اور بخارست کي طرح صوفیا میں بھي صلح پر اظہار مسرت کیا گیا اور کیوں نہ هوتا کہ ملک مفتوح هوتے هوتے بچا، فرڈنینڈ شاہ بلغاریا صلوۃ الشکر پڑھنے کلیسا گیا، مشہور ترانہ سپاس ٹي ڈي ام (Te Deum) نہایت خشوع و خضوع و امتنان کے ساتھہ گایا گیا کہ خداوند نے اپنے فرزند کي بھیڑوں کو فنا کے بھیڑیے سے بچا لیا - مگر جس بات پر اتني خوشي منائي گئي هے اسکا انجام کیا بخیر هوگا ؟ اسکا فیصلہ مستقبل کے هاتھہ هے - لیکن بلغاري وکیل ایم - ٹون چیل کو توورما نیا اور بلغاریا میں ایک نئي جنگ کے سامان نظر آرهے هیں -

شاید شجاعت ادبي کے یہ معنے هیں کہ گو واقعات بہ بانگ دهل شکست کا اعلان کریں، مگر اپني زبان، اعتراف سے آلودہ هونے کے بدلے همیشہ عذر آمیز اور فریب کار تعبیریں تراشتي رهے - بلغاریا کے افسروں نے دشمن کے آگے هتھیار ڈال دیے، سپاهیوں نے لڑنے سے انکار کیا، شاہ نے صلح کي التجا کي، ملکہ نے "کارمین سلوا" سے رحم کي درخواست کي، بایں همہ شاہ فرڈنینڈ کے نزدیک یہ شکست نہیں بلکہ انتہائي ماندگي هے، قومي صلح نامے میں ارشاد هوتا هے:

" هم تھک کے چور هوگئے هیں، مفتوح نہیں هوے ! " معلوم نہیں شکست کسے کہتے هیں ؟

اسي حکمنامے میں بلقان کي دوسري ریاستوں پر تو علانیہ " غداري " کا الزام لگایا جا رها هے لیکن رومانیا کے متعلق زبان حکم خاموش هے - شاہ رومانیا نے بلغاریا کي صلح جویانہ روش پر شاہ فرڈیننڈ کو تحسین و آفرین کا جو تار بھیجا تھا، اسکے جواب میں تو فرڈیننڈ نے یہ اقرار کیا هے کہ اس خونریز جنگ یا بلغاریا کي کشمکش حیات و ممات کا خاتمہ رومانیا هي کي قابل قدر مساعي کا نتیجہ هے - مگر فوج جسکو بلا واسطہ ان تمام مصائب سے دو چار هونا پڑا هے رومانیا سے سخت خار کھا رهي هے، وہ کہتي هے کہ " اس عجز و درماندگي تک اسے رومانیا هي نے پہنچایا - "

فوجیں اپنے اپنے مقامات پر واپس جا رهي هیں، صوفیا کي فوج ۱٦ کو صوفیا پہنچگئي، شاہ فرڈینینڈ بنفس نفیس سب کے آگے آگے چلے مگر اس شان سے کہ جواهر نگار تاج کے بدلے پتوں کا هار زیب سر تھا - کہ وحشت و همجیت اور درندگي، کي طرح یہ بھي ایک دیرینہ آبائي رسم هے، پس جب وہ رسمیں نہیں ترک کي گئیں تو یہ کیوں ترک کي جاے ؟

بیان کیا جاتا هے کہ زندہ قوموں کي طرح مصائب نے بلغاریوں کے جذبات کو پامال نہیں کیا، وہ نہایت سختي کے ساتھہ ان مصائب کے خلاف برانگیختہ هو رهے هیں - آنے کو تو فوج شرمناک شکست و هزیمت کي وجہ سے خاک بر سر آئي هے مگر با ایں همہ اهل وطن نے پوري وطن پرستانہ گرمجوشي کے ساتھہ پھولوں کي بارش اور تالیوں کے خروش سے اس کا استقبال کیا -

بلغاریوں کي سبعیت و درندگي نے غیر بلغاري بلقانیوں کے دلوں میں اسدرجہ نفرت و عداوت اور هیبت و دهشت پیدا کردي هے کہ اب انکے نزدیک بلغاریوں کي محکومي سے سخت تر کوئي عذاب هي نہیں، صلح نامہ بخارست کي رو سے جو جو مقامات بلغاري حکومت کے تحت تصرف آنے والے هیں وهاں کے تمام غیر بلغاري اپنے هاتھہ سے، اپنے مکانات تو ایک طرف رهے، اپنے معابد و مساجد تک میں آگ لگا لگا کے بھاگ رهے هیں، بے کس مسلمانوں کا تو ذکر هي کیا ؟ البتہ یونانیوں کي مدد کے لیے انکي حکومت کمربستہ هے - مگر مهاجرین کي کثرت کا یہ عالم هے کہ مخصوص انتظام کے باوجود بھي حکومت کافي مدد پہنچانے سے عاجز هے -

اس سلسلہ میں یہ خبر بھي قابل ذکر هے کہ ادرنہ کے مسلمانوں، یہودیوں، ارمنیوں اور یونانیوں نے مل کر ایک وفد انگلستان اس غرض سے بھیجا هے کہ ان کو هلال کے سایے سے نکال کے ان بلغاري بھوکے بھیڑیوں کے رحم پر نہ چھوڑدیا جائے بلکہ هلال هي کے زیر سایہ رهنے دیا جائے - وفد کا بیان هے کہ وہ وزارت خارجیہ کے سامنے کاغذات اور عکسي تصاویر کے ذریعہ سے ان انسانیت سوز مظالم کا نقشہ کھینچیگا جو بلغاریوں نے کیے هیں -

مگر سوال یہ هے کہ کیا انگلستان کو انکا علم نہیں ؟ کیا اس نے یورپین نامہ نگاروں کي چٹھیاں نہیں پڑھیں ؟ کیا اس نے وہ پمفلٹ نہیں پڑھے جو عثماني کمیٹي نے شائع کیے هیں ؟ پھر کیا وہ رپورٹ بھي نہیں پڑھي جو برطانی قونصل نے بھیجي تھي اور جسکي اشاعت کي دھمکي دے کر بلغاریوں سے صلحنامہ پر دستخط کرالیے گئے تھے ؟ پس اگر ان جگر سوز اور دلگداز تحریروں سے اسکا دل نہ پسیجا تو کیا اب چند عکسي تصاویر اور کاغذات سے یہ پتھر موم هوجائیگا ؟ کیا گلیڈسٹون کے " اصول زریں " کا نقض انگلستان کو گوارا هوگا ؟ کیا انگلستان یہ دیکھیگا کہ ادرنہ پر علم صلیب کے بلند هونے کے بعد هلال کا پرچم لہرائے - ؟ ...... امید خواہ کتنے هي خوش گوار خواب دیکھے مگر گذشتہ تجربہ کي رائے نہایت تلخ هے -

مسألۂ البانیہ البانیہ اور جزائر ایجین کي قسمت کا کیا فیصلہ هوا ؟ اس پر سر ایڈورڈ گرے نے دیوان عام میں ایک حد تک روشني ڈالي، انھوں نے بتلا کہہ کہا کہ " سفراء کي مؤتمر البانیہ اور جزائر ایجین کے متعلق جو اسکے اجتماع کا مقصد اصلي تھي ایک اتفاق تک پہنچگئي هے، ایک بین الاقوامي مجلس ترتیب دیگي، جو البانیہ کے لیے ایک ایسي خود مختاري قائم کریگي جو دول کے انتخاب کردہ شہزادے کے ماتحت هوگي " - انھوں نے بتایا کہ " بحري نقطہ نظر سے برطانیہ کو جزائر ایجین سے خاص طور پر دلچسپي تھي - هماري پوزیشن یہ هے کہ انمیں سے کوئي جزیرہ بھي کسي بڑي سلطنت کے پاس نہ جائے، اسمیں ذرا شک نہیں کہ ترکي جب عہد نامہ کا اپنا حصہ پورا کردیگي تو اطالیا فوراً جزائر مقبوضہ خالي کردیگي "

اس سلسلہ میں انھوں نے ایڈریانوپل تھریس کے دوبارہ قبضہ ترکي کي طرف بھي پھیرا، انھوں یہ تسلیم کیا کہ " بلقان کي تمام ریاستوں نے صلحناموں اور عہد ناموں کے ساتھہ بے پروائي کي، اور اس لیے اگر مجرم هیں تو ترکي اور ریاستہاے بلقان دونوں، بلکہ موخرالذکر زیادہ، کہ ابتداء انھیں نے کي، والبادي اظلم، مگر تاهم انذار و تہدید کے لیے آپ نے صرف ترکي کو انتخاب کیا اور فرمایا کہ " اگر ترکي نے دول کے نصائح کو منظور نہ کیا تو مالي مشکلات یا دول میں سے کسي کي طرف سے مسلح مداخلت، غرض کسي نہ کسي طرح مصائب و آفات کا سامنا کرنا پڑیگا " -

الهلال

۱۷ رمضان ۱۳۳۱ ہجری

وقت است کہ وقت بر سر آید

(۱)

کشف ساق سے قرآن کا مدعا کیا ہے ؟

جس وقت کا کھٹکا تھا وہ وقت آگیا آخر ' قدرت کاملہ نے اسلام پر کفر کے غالب ہونے کے جو علامات بتائے تھے ' ایک ایک کرکے سب پورے ہو رہے ہیں ' ارباب اقتدار ہم سے مداہنت کے خواہشمند ہیں اور ہم اُن کی غرض پوری کرتے ہیں ' وہ قسمیں کھاتے ہیں ' حلف اٹھاتے ہیں ' قانون بناتے ہیں ' مذہبی احترام کا پیغام سناتے ہیں کہ عبادت گاہیں قائم رہینگی ' عبادتیں قائم رہینگی ' شعائر اللہ قائم رہینگے ' مگر کوئی ایک چیز بھی قائم نہیں رہنے پاتی ' قول و قرار کرتے ہیں ' ہر بار اُس کا اعادہ کرتے ہیں ' اور ہر موقع پر اُس کو یاد دلاتے ہیں ' ہم جانتے ہیں کہ یہ وعدے وفا ہونے والے نہیں ' یہ عہد توڑنے کے لیے باندھے گئے ہیں ' یہ قانون فسخ و ترمیم کے لیے بنا ہے ' یہ اعلان اخفاے حقیقت کے لیے ہوا ہے ' اس اقرار سے ضرورت کے وقت انکار کی ادائیں بھی نکل سکتی ہیں ' سب کچھہ ہے ' مگر اس پر بھی ہم اُن پر اعتماد کرتے ہیں ' اُن کی بات مانتے ہیں ' اُن کا حکم مانتے ہیں ' اُن کی اطاعت کرتے ہیں ' اور اُن کی خاطر سے اس حقیقت کو بھی نظر انداز کردیتے ہیں کہ واقعات و حوادث کی دو لوگ صریح تکذیب کرتے ہوں ' منع خیر پر آمادہ ہوں ' تعدی و تطاول میں حد سے بڑھ گئے ہوں ' احکام اسلام کو پرانے ڈھکوسلے سمجھہ رہے ہوں ' چاہتے ہوں کہ تمام دنیا پر انہیں کا تسلط بیٹھہ جائے ' سارا زمانہ انہیں کا حلقہ بگوش رہے ' اور تسلط و اقتدار کے دائرے سے کوئی غریب مسکین آدمی بھی مستثنے نہ رہنے پائے ' ایسے لوگوں کی اطاعت ممنوع ہے ' اور اگر ہم خود اس حکم کی اطاعت کرینگے تو ہمارا بھی وہی حشر ہونے والا ہے جو ان سرکشوں کا ہوگا -

خطرات فراہم ہو رہے ہیں ' دل بندھہ رہا ہے ' گھٹائیں چھارہی ہیں ' مطلع مکدر ہے ' کڑک اور کوندے کی پیشگوئی سننے والے کان بہرے ہوگئے ہیں ' طوفان احساس کو روکنے کے لیے آگ اور تلوار سے بند باندھے جارہے ہیں ' جذبات کا اظہار معصیت ہے ' جرم ہے ' گناہ ہے ' اکبر الکبائر ہے ' وہ پاک ہستیاں محل نقد میں کیوں کر آسکتی ہیں جن کے رنگ و روغن خون میں نہا نہا کے نکھرے ہیں ' وہ جو کہیں حق ہے ' جو کریں عدل ہے ' من حیث خرجت فول وجہک شطرهم ولا تکن اول کافربهم -

آنے والی خطرناک گھڑی کی ساقیں کھل چکی ہیں ' بصارتیں جھک گئی ہیں ' اب چہروں پر ذلت کا چھا رہنا باقی ہے ' " سن لیجیو کہ وہ بھی مسادات ہوگئی " یہ کوئی فرض وحدس یا ظن و تخمین کی باتیں نہیں ہیں ' ان کی پیش خبری خود کلام الہی میں موجود ہے ' سورۂ قلم میں ہے :

فستبصر و یبصرون ' بایکم المفتون ؟ ان ربک اعلم بمن ضل عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین -

عن قریب تم بھی دیکھہ لوگے اور یہ کفار بھی دیکھہ لینگے کہ تم دونوں فریقوں میں کون سا فریق مخبوط ہے ؟ بے شک تمہارا پروردگار ہی اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اُس کے رستے سے بھٹکے ہوے ہیں ' اور وہی اُن لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں -

فلا تطع المکذبین ' ودوا لو تدھن فیدھنون ' ولا تطع کل حلاف مھین ' ھماز مشاء بنمیم ' مناع للخیر معتد اثیم ' عتل بعد ذلک زنیم ' ان کان ذا مال و بنین ' اذا تتلی علیہ ایاتنا قال : اساطیر الاولین ' سنسمہ علی الخرطوم

تم جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کرنا ' نہ اُن کے کہے میں آجانا ' وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم مداہنت کرو اور ڈھیل دو تو وہ بھی ملائم پڑجائیں ' خبردار ! تم کسی ایسے کی اطاعت نہ کرنا ' اور نہ اُس کی بات ماننا ' جو بہت ساری قسمیں کھاتا ہے ' آبرو باختہ ہے ' لوگوں پر آوازے کسا کرتا ہے ' چغلیاں لگاتا پھرتا ہے ' اچھے کاموں سے لوگوں کو روکتا ہے ' حد سے بڑھہ گیا ہے ' بدکار ہے ' اکھڑ ہے ' اور ان عیوب کے علاوہ بد اصل بھی ہے ' اس بنا پر کہ وہ مال و اولاد والا ہے ' جب ہماری آیتیں اُس کو پڑھہ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ " یہ تو اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں " اچھا ! دیکھو تو ! ہم عن قریب اُس کے ناک پر داغ لگائینگے -

انا بلوناھم کما بلونا اصحاب الجنۃ اذ اقسموا : لیصرمنھا مصبحین ' ولا یستثنون ' فطاف علیھا طائف من ربک وھم نائمون ' فاصبحت کالصریم '

جس طرح ہم نے ایک باغ والوں کو آزمایا تھا اُسی طرح ہم نے ان کافروں کی بھی آزمایش کی ہے ' اُن باغ والوں نے قسمیں کھائی تھیں کہ " صبح ہوتے ہی ہم اُس کے میوے ضرور توڑینگے ' اور اس میں کوئی استثنا بھی نہ ہونے پائیگا " وہ سوتے کے سوتے ہی رہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے باغ پر ایک ایسی بلا چھا گئی کہ صبح ہوتے ہوتے وہ بالکل ہی خالی رہ گیا ' جیسے کوئی سارے میوے توڑ لے گیا ہو '

فتنادوا مصبحین ' ان اغدوا علی حرثکم ان کنتم صارمین ' فانطلقوا وھم یتخافتون ' ان : لایدخلنھا الیوم علیکم مسکین '

سویرے جب وہ لوگ اٹھے تو ایک دوسرے کو آواز دی کہ " تم کو میوے توڑنے ہیں تو اٹھو ! تڑکے سے باغ میں جا پہونچو " لوگ اٹھے اور چل کھڑے ہوئے ' آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ " دیکھنا ! آج کوئی غریب آدمی باغ کے اندر تمہارے پاس نہ آنے پائے "

وغدوا علی حرد قادرین ' فلما رأوھا قالوا : انا لضالون ' بل نحن محرومون ! قال اوسطھم : الم اقل لکم لولا [illegible] ؟ قالوا سبحان ربنا انا کنا ظالمین -

غرض یہ سمجھہ کر کہ بس اب جاتے ہی سارے میوے توڑ لینگے ساز و سامان سے چلے اور سویرے پہونچ گئے ' باغ کو جب دیکھا کہ اجڑا پڑا ہے تو کہنے لگے کہ " معلوم ہوتا ہے ہم راستہ بھول گئے ' نہیں راستہ تو یہی ہے ' ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی " آخر اُن میں جو شخص سب سے اچھا تھا اُس نے کہا کہ " میں تم سے کہتا نہ تھا کہ خدا کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے ؟ " ناچار سب کو اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ " ہمارا پروردگار پاک ہے ' ہمیں ظالم تھے "

فاقبل بعضھم علی

یہ سب ہوچکا تو اُن میں ہر ایک

پل پرسے گزرنا پڑیگا ' جو ایماندار ہونگے وہ تو انوار الہیہ کی روشنی میں اس مسافت کو طے کرینگے ' مگر اہل کفر کے لیے روشنی کہاں؟ من لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور ' بے چارے پل پرسے کٹ کٹ کے گرینگے اور دوزخ میں پڑینگے -

اسلام کے علمی زمانے میں ان روایتوں کے اخذ و رد میں کافی بحث ہوچکی ہے ' لیکن جب روایتیں ہی سرے سے مقطوع الا سانید ہوں ' متحتم الوضع ہوں ' بدیہی البطلان ہوں ' صدوق وثقہ رواۃ نہ رکھتی ہوں ' تو اُن کو روایت سمجھنا اور ان سے استدلال کرنا ہی غلط ہے ' خوش فہموں کو اسلام پر اعتراض کرنے کے لیے اگر انہیں روایتوں کا سہارا ہے ' تو اہل نظر کو جواب دینا کیا ضرور ہے ؟

گو تو خوش باش کہ ماگوش بہ احمق نہ کنیم

(۲)

کشف ساق کے الفاظ ادبیات عرب میں کس معنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں ؟ اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے پہلے دو خاص مقدمے ذہن نشین کر لینے چاہئیں :

(۱) ہر زمانے ' ہر ملک ' ہر قوم ' اور ہر زبان کے خاص خاص محاورے ہوتے ہیں ' روحانیت کے ساتھہ کمال اتصال کو تورات کے محاورے میں خدا سے لڑنے اور کشتی کرنے سے تعبیر کرتے ہیں ' قرآن ترحم و اشفاق کو آسمان کا رونا کہتا ہے ' اردو میں انکار کے لیے کانوں پر ہاتھ رکھنا مستعمل ہے ' حریفوں کو پامال کرنے کے لیے ایران کے قدیم محاورے میں " دشمن گزائی " کا استعمال تھا ' اعتلاء و اقدام کے لیے " بازو بر افراختن " کہتے تھے ' و نحو ذلک ' ان سب میں محاورے کے اطلاق کو دیکھتے تھے ' الفاظ کے اصلی معنی سے بحث نہ تھی -

(۲) اسلوب تعبیر کی دو حیثیتیں ہیں (الف) حقیقت (ب) مجاز ' محل حقیقت و مجاز میں مختلف مناسبتیں ہوا کرتی ہیں ' جن سے ایک ہی لفظ جو پہلے کسی اور معنے کے لیے مستعمل تھا اب ایک جداگانہ معنے میں استعمال ہوسکتا ہے ' قرآن کریم ایک خاص مقام پر کہہ رہا ہے :

ما یکون من نجوی	جہاں کہیں تین شخص گرم راز و نیاز
ثلاثۃ الا ہو رابعہم '	ہوں وہاں اُن کا چوتھا خدا ہے ' پانچ
و لا خمسۃ الا ہو سادسہم '	ہوں تو اُن کا چھٹا شریک خدا ہے '
و لا ادنی من ذلک	اس سے کم یا زیادہ جس تعداد میں
و لا اکثر الا ہو معہم	بھی ہوں خدا اُن کے ساتھہ ہے -

یہ حقیقت اس مجاز سے وابستہ تھی کہ تین ہم صحبتوں کا چوتھا شریک اور پانچ شرکاے مجلس کا چھٹا جلیس اُن کے مکالمے سے آگاہ ہوتا ہے ' اُن کی رازداریاں اُس پر منکشف ہوسکتی ہیں ' اور وہ اُن کے خفایاے امور کو سن اور سمجھہ سکتا ہے ' آیت کا بھی یہی مدعا تھا ' اور اس کے لیے اس سے بہتر اسلوب ممکن نہ تھا -

ایک دوسری آیت میں ہے :

و اعلموا ان اللہ یحول	خوب جان رکھو کہ انسان اور اُس کے
بین المرء و قلبہ	دل کے مابین خدا حائل ہوجایا کرتا ہے -

دل اور جسم کے مابین حائل ہونے والے سے بڑھکر اور کون ہے جسے مخفی نیتوں کا حال معلوم ہوسکے ؟ یہاں بھی جناب الہی کی یہی غرض تھی ' لہذا حقیقت اس مجاز کے لباس میں نمودار ہوئی -

ایک اور موقع پر ہے :

واللہ لا یستحیی من الحق	خدا کو اظہار حق میں کوئی شرم نہیں -

شرم (حیا) کی حقیقت یہ ہے کہ طبیعت میں ایک ایسا انکسار و انفعال پیدا ہو کہ ارتکاب قبایح سے نفس کو روک دے ' ظاہر ہے کہ شان الوہیت اس حقیقت سے نہایت ارفع ہے ' لیکن تجوز کے لیے یہاں ایک مجازی مناسبت موجود تھی ' یعنی شرمیلی طبیعتیں جس چیز سے حیا کرتی ہیں اُس کو ترک کردیا کرتی ہیں ' اس طریق تعبیر کو لے کر قرآن نے بتایا کہ شرم کرنے والے تو شرم کی بات کو ترک کردیتے ہیں ' مگر خدا کی بارگاہ اس سے بہت پرے ہے ' وہاں حقیقت حیا کی سمائی نہیں کہ حیا کرنے والوں کی طرح وہ بھی اظہار حق کو چھوڑ بیٹھے -

ایک مشہور آیت ہے :

الرحمن علی العرش استوی	خدا تخت پر کھڑا ہوا -

کھڑے ہونے (استواء) کی حقیقت میں استیلاء کا مجاز مضمر تھا ' اب بھی محاورے میں کہتے ہیں : بلغاریا کا تخت متزلزل ہوگیا ' یعنی اُس کے استیلاء میں ضعف آگیا ' پہلی صدی کا ایک عرب شاعر کہتا ہے :

قد استوی بشر علی العراق	بغیر اس کے کہ تلوار چلائے یا
من غیر سیف و دم مہراق	خون بہائے
	عہد امری کا رکن سلطنت
	(امیر بشر) عراق کے تخت پر کھڑا ہوگیا

قرآن کو بھی یہ حقیقت اسی مجاز کے اسلوب میں نمایاں کرنی تھی -

سورۂ رحمان کی ہیبت ناک وعید ہے :

سنفرغ لکم ایہا الثقلان	اے دونوں جماعتو ! ہم عن قریب تمہارے لیے خالی ہوکر فراغت کیا چاہتے ہیں -

فارغ ہونے اور خالی ہو بیٹھنے کی حقیقت اس مجاز نے منقح کر دی کہ جن لوگوں کے مشاغل کثیر ہوتے ہیں وہ کوئی خاص مہتم بالشان کام کرنا چاہیں تو اس مشغولیت کے عالم میں خاطر خواہ نہ کرسکینگے ' اس کے لیے اُنہیں ایک مخصوص وقت نکالنا ہوگا ' مفہوم کو دل نشین بنانے کے لیے قرآن کریم نے بھی اس تجوز کو لے لیا کہ لوگو ! خبردار رہو ' تمہارا حساب کرنے کے لیے ہم عن قریب ایک خالی وقت نکالنے کو ہیں کہ اچھی طرح محاسبہ ہو اور کافی امتحان و اختبار ہوجائے -

(۳)

کشف ساق سے مراد کیا ہے ؟ علامہ ابن جریر اس کا جواب دیتے ہیں :

قال جماعۃ من الصحابۃ و التابعین من اہل التاویل : یبدو من امر شدید ...... و کان ابن عباس یقول : کان اہل الجاہلیۃ یقولون شمرت الحرب عن ساق (۱) ...... و عن عکرمۃ فی قولہ یکشف عن ساق ' قال : ہو یوم کرب ' و ذکر عن	مفسرین صحابہ و تابعین کی ایک جماعت کا قول ہے کہ آیت " وہ دن جب ساق کھلیگی " کے معنے یہ ہیں کہ امر شدید ظاہر ہوگا ...... عبد اللہ بن عباس اس کی مثال میں کہا کرتے تھے " عہد جاہلیت کا محاورہ تھا کہ جنگ نے اپنی ساق سے ازار کو اُٹھالیا " یعنی پوری طرح لڑائی چھڑ گئی (۱) ...... عکرمہ سے بھی اس آیت کی تفسیر میں

(۱) تفسیر ابن جریر - ج ۲۹ ص ۲۱

بعض يتلاومون ، قالوا : يا ويلنا انا كنا طاغين ، عسى ربنا ان يبدلنا خيراً منها ، انا الى ربنا راغبون ،

شخص دوسرے کے مونھہ پر ملامت کرنے لگا کہ " افسوس ! ہمیں حد سے بڑھ گئے تھے ، شاید ہمارا پروردگار اس کے بدلے کوئی اس سے اچھا باغ ہم کو عنایت کرے ، اب ہم اپنے پروردگار ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں "

كذلك العذاب ، ولعذاب الاخرة اكبر ، لو كانوا يعلمون

ظالموں پر ایسا ہی عذاب اُترتا ہے ، اور انجام کار جو عذاب نازل ہونے والا ہے ، اگر اُس کی حقیقت جان لیں تو معلوم ہوگا کہ وہ اس سے بھی بڑا اور بہت بڑا عذاب ہے -

ان للمتقين عند ربهم جنات نعيم

جن لوگوں میں تقوے (اسلامی کیرکٹر) ہے ان لوگوں کے لیے بے شک اُن کے پروردگار کے پاس نعمت اور برکت والے باغ ہیں -

أفنجعل المسلمين كالمجرمين ؟ مالكم كيف تحكمون ؟ ام لكم كتاب فيه تدرسون ان لكم فيه لما تخيرون ؟ ام لكم ايمان علينا بالغة الى يوم القيامة ان لكم لما تحكمون ؟ سلهم : ايهم بذلك زعيم ؟ ام لهم شركاء ؟ فليأتوا بشركائهم ان كانوا صادقين ؟

کیا ہم مسلمانوں کو گناہ گاروں کے برابر کردینگے ؟ تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے ؟ کیسے حکم لگایا کرتے ہو ؟ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو کہ جو تم پسند کروگے وہی تمہیں ملیگا ؟ یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو روز قیامت تک چلی جائینگی کہ تم جس چیز کی فرمایش کروگے وہی تمہارے لیے موجود کردی جائیگی ؟ ان لوگوں سے پوچھو کہ ان میں کون اِس کا ذمہ دار ہے ؟ کیا ان لوگوں کے اور بھی شرکاے خدا ہیں ؟ اگر ہیں اور یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو لائیں حاضر کریں ؟

يوم يكشف عن ساق ، و يدعون الى السجود فلا يستطيعون ، خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة ، وقد كانوا يدعون الى السجود وهم سالمون

وہ دن آنے والا ہے جب کہ ساق کھلیگی اور ان لوگوں کو سرفگندگی کی دعوت دی جائیگی ، مگر اُس وقت ان میں اتنی قدرت و استطاعت کہاں ؟ اُن کی آنکھیں جھکی ہونگی ، صورتوں پر ذلت چھارہی ہوگی ، یہ وہی لوگ ہیں کہ پہلے جب انہیں سرجھکانے کو کہا جاتا تھا تو اُس وقت یہ اچھے خاصے صحیح و سالم تھے -

فذرني ومن يكذب بهذا الحديث ، سنستدرجهم من حيث لا يعلمون وأملي لهم : ان كيدي متين ،

ہم کو اور ان لوگوں کو جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں ، اپنے اپنے حال پر رہنے دو ، ہم اسطرح پر کہ انہیں خبر بھی نہو آہستہ آہستہ ان کو گھسیٹتے اور ڈھیل دیتے چلے جارہے ہیں ، بے شک ہماری تدبیر نہایت پختہ و محکم ہے -

ام تسألهم اجراً فهم من مغرم مثقلون ؟ ام عندهم الغيب فهم يكتبون ؟ فاصبر لحكم ربك ، ولا تكن كصاحب الحوت اذ نادى ربه وهو مكظوم ،

یہ بات کیا ہے ؟ یہ اس قدر سرگراں کیوں ہیں ؟ کیا تم ان سے کسی بات کی اُجرت مانگتے ہو کہ اُس کے تاوان سے یہ دبے جارہے ہیں ؟ یا ان کے پاس غیب کی خبریں آتی ہیں اور یہ اُنکو لکھہ لیا کرتے ہیں ؟ بہر حال تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں ثابت قدم بنے بیٹھے رہو اور اُس مچھلی والے کی

لولا تداركه نعمة من ربه لنبذ بالعراء وهو مذموم فاجتباه ربه فجعله من الصالحين (٦٨ : ٢ — ٢٧)

طرح نہ ہوجاؤ جس نے مغموم ہوکر خدا کو آواز دی تھی ، پروردگار عالم فضل و کرم اگر اُس کی دستگیری نہ کیے ہوتا تو بُرے برے حالوں فضاے زمین پر پھینکا ہوا پڑا رہتا ، لیکن پروردگار کو بندہ نوازی منظور تھی ، اُس نے نوازش کی اور پھر اپنے صالح بندوں میں (جو نیک و بہتر زندگی بسر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں) اُس کو شامل کرلیا -

(۱)

کشف ساق (پنڈلی کھولنے) کی تشریحی کیفیت کیا ہے ؟ روایتوں میں ہے :

(۱) قیامت کے دن مخلوقات کے روبرو خدا ممثّل ہوگا ، مسلمان سامنے سے گزرینگے ، سوال ہوگا : تم کس کی عبادت کرتے ہو ؟ کہینگے : خدا کی ، خطاب ہوگا : تم خدا کو پہچانتے ہو ؟ کہینگے : پہچنوائیگا تو کیوں نہ پہچانینگے ، یہ سن کر خدا اپنی ساق کھول دیگا ، جتنے مسلمان ہونگے دیکھتے ہی سجدے میں سر جھکا دینگے ، منافقین کا گروہ سر جھکانا چاہیگا تو پیٹھہ سخت ہوجائیگی ، یہ فرق امتیازی مسلمانوں کو منافقوں سے متمائز کردیگا (۱)

(۲) قیامت کے دن کفار و مشرکین کے روبرو اُن کے بت لائے جائینگے کہ دیکھو تم انہیں کو پوجتے تھے ، اب انہیں کے ساتھہ جاؤ دوزخ میں جلو ، پھر مسلمانوں کی نوبت آئیگی ، خدا اپنی ساق اُن کے لیے کھول دیگا ، سب کے سر جھک جائینگے ، منافقین سجدہ نہ کرسکینگے اس لیے جہنم میں گھر بسائینگے (۲)

(۳) اہل قیامت خدا کے روبرو چالیس برس تک ٹکٹکی باندھے کھڑے رہینگے ، برہنہ سر ، برہنہ پا ، برہنہ جسم ، غرق عرق ، چالیس برس تک اسی عالم میں رہینگے مگر کوئی بات تک نہ کرینگے آخر میں خدا کی ساق کھل جائیگی اور پیشانیاں وقف سجدہ ہوجائینگی (۳)

(۴) قیامت میں منادی ہوگی کہ ہر گروہ اپنے اپنے سرگروہ کے ساتھہ ہولے ، بت پرست بتوں کے ساتھہ ، باطل پرست اپنے بے حقیقت پیشواؤں اور دیوتاؤں کے ساتھہ ہولینگے ، اور سب آگ میں جھونکے جائینگے ، خاصان بارگاہ جب باقی رہینگے تو خدا اپنی صورت بدل دیگا ، ساق کھل جائیگی ، اور منافقین کے علاوہ تمام اہل اسلام سربسجود ہوجائینگے (۴)

انہیں روایتوں میں اُس عجیب و غریب پل (صراط) کا تذکرہ بھی ہے جو تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ پتلا ہوگا ، جہنم کے زبانے شررافشانی کررہے ہونگے ، آگ کا دریا لہریں مار رہا ہوگا یہ پل اُسی کے وسط میں ہوگا جس کو عبور کرنے پر باغ بہشت کی فضا ملیگی ، تاریکی قیامت کی محیط ہوگی ، اس عالم میں

---

(۱) محمد بن بشار قال ثنا سفيان عن سلمة بن كهيل قال ثنا ابو الزعراء عن عبد الله قال يتمثل الله للخلق يوم القيامة الخ

(۲) يحيى بن طلحة اليربوعي قال ثنا شريك عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن عبد الله بن مسعود قال الخ

(۳) ابو كريب قال ثنا الاعمش عن المنهال بن قيس بن سكن قال حدث عبد الله و هو عند عمر يوم يقوم الناس لرب العالمين قال الخ

(۴) موسى بن عبد الرحمن المسروقي قال ثنا جعفر بن عون قال ثنا هشام بن سعد قال ثنا زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيامة الخ

وهذه الروايات بعضها واهية و بعضها من ضعاف الاخبار ، لايثبت منها حقيقة ولا يسمن ولا يغني من جوع ، وقد اكتفينا على سرد مصادقها حاذفا للفضول و الله يقول الحق وهو يهدي السبيل -
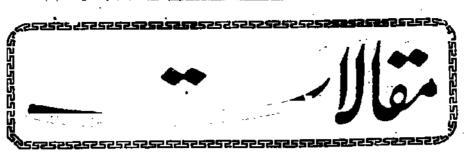
ن کون هوں ؟ ؟

﴿ افحسبتم انما خلقناكم عبثا و انكم الينا لا ترجعون ؟ فتعالى الله الملك الحق - لا اله الا هو ' رب العرش العظيم ﴾

(از جناب عبد الغفار صاحب اختر - بي - اے - مليگ)

ميں كون هوں ؟ اور كيوں اس دنيا ميں آيا هوں ؟ كس قدر مشكل سوالات هيں - مگر جب كبهي مجهے اس جسم خاكي كي غور پرداخت اور اس دو روزه زندگي كے ليے سامان معيشت كے بهم پهونچانے كي مصروفيتوں سے چند لمحے بهي مهلت كے مل جاتے هيں تو انهيں سوالات كے حل كرنے كي ادهير بن ميں مصروف هو جاتا هوں - اگرچه ابتداے آفرينش سے لے كر آج تک ان سوالات كا حل مجهسے ممكن نهيں هوا ' جب تک ميں نے اوس رحمان و رحيم اور حكيم و عليم هستي كے پيغاموں پر ' جس نے مجهے ' اور جو كچهه ميرے گرد و پيش هے ' سب كو پيدا كيا هے ' اور اس كي حكمت اور اسرار سے خود هي واقف هے ' كان نهيں دهرا ' اوس وقت تک ميري ذاتي تحقيقات كا نتيجه هميشه حيرت اور سرگرداني هي رها -

ليكن ان پيغاموں كے منزل الى الناس هونے كا حق هي مجكو محض اس وجه سے حاصل هوا هے كه اس حقيقت كے دريافت كرنے كي فطرتي خواهش مجهه ميں موجود هے ' اور ميں تا بمقدور ان سوالات كے حل كرنے كي كوشش بهي كرتا رهتا هوں - ميري نظر محدود هے ' هو - ميں تمام موجودات عالم كے مشاهده پر محيط نهيں هوسكتا ' نه سهي - يه شرف ميرے ليے كيا كم هے كه تمام جمادات ' و نباتات اور كم درجه كے حيوانات كے مقابل ميں صرف ميں هي ايسي قوت كا مالک هوں كه اپنے نفس اور اپنے گرد و پيش كي اشياء كے تعلقات پر غور كرسكوں ' اور سلسلهٔ علل كي موجودگي كے احساس سے ايک علة العلل تک سراغ لے جاؤں - يه اسي قوت كا كرشمه هے كه ميں اس لائق سمجها گيا هوں كه ميري هستي كے بعض رموز كا مجهپر انكشاف كيا جالے -

مشهور هے كه كسي بستي كے بسنے والوں نے ان سوالات كو بلا امداد انكشافات الهامي كے ' حل كرنے كي مستقل كوشش كي تهي ' اور معلوم هوا هے كه وه كسي حد تک كاميابي كي طرف بڑھے بهي تهے ' مگر افواهاً يه سنا گيا هے كه وه خطه هي غرقاب كرديا گيا - يه قصه خواه غلط هو يا صحيح ' مجهے اس سے چنداں بحث نهيں ' كيونكه بعض روايات كي ترويج كا منشا هي يه هوتا هے كه اون كے ذريعه سے تمثيلي طور پر حقيقي امور پيش كيے جائيں - علم اس سے كه وه روايات واقعے كے صحيح بيانات پر مشتمل هوں يا نه هوں ' كوئي خاص خطه غرقاب هوا هو يا نه هوا هو ' اس روايت سے اتنا نتيجه تو ضرور نكلتا هے كه يه معما وهاں والوں سے ابهي حل نهيں هوسكا تها كه وه لوگ فنا هوگئے ' جنهوں نے اس كي تحقيقات كي طرف اقدام كيا تها - يه سعادت ايک ريگستاني جزيره نما كے باشندوں كي قسمت ميں لكهي تهي كه جن رموز كو انساني تحقيقات حل كرنے سے عاجز رهي اون كا انكشاف الهامي طور پر وهاں كے باشندوں پر اونهيں كي زمين ميں كيا جالے ' اور وهاں سے دنيا بهر ميں پهيل جالے -

جو قوميں اپني ذهني قوتوں پر حد سے زياده بهروسه كرتي هيں ' جو تخليق كي حقيقت اور علت غائي كے دريافت كرنے كے ليے صرف اپنے هي ذهني مكاشفات پر بهروسه كرليتي هيں اور اضطراري طور پر خالق كائنات كے فيضان رحمانيت كي محتاج نهيں هوتيں ' وه الهامي انكشافات كے مورد اور منزل عليه هونے كي حقدار نهيں هيں -

نيچر جب خالق نيچر سے جدا كرلي جاتي هے تو وه تنگ نظر اور حاسد هوجاتي هے ' اپنے رموز كے كنز مخفي كو كهلي دنيا ميں نكالنے والوں سے دست و گريباں هوجاتي هے ' اور هر قدم پر يه كهتي هے كه ! ان رموز كا جو حصه تمهارے فهم و ادراک كے اندر آ بهي سكتا هے اوسے بهي الهامات رباني كي مدد سے دريافت كرو ' اپني قوت پر صرف وهيں تک بهروسه كرو جهاں تک كه تمهارا حق هے ' كيونكه تمهارا كتم عدم سے عرصه وجود ميں آنا اور پهر فنا هوجانا يه ايسے رازوں پر مشتمل نهيں هے جنهيں تمهارا محدود ذهن دريافت كرسكے -

دنيا ميں كس قدر هوشيار قوميں گزريں جن كي ترقي كے اسباب وهي تهے جن سے بعد كو اون كے تنزل كے سامان پيدا هوگئے ' انكا يه دعوے دهرا هي ره گيا كه هم اون رموز سے واقف هوگئے هيں جو اس عالم كون و فساد ميں ترقي اور تنزل كے اسباب عده يه قرار ديے جاسكتے هيں - جب ميں ان نمايشوں كو چشم عبرت سے ديكهتا هوں تو مجهے بے اختيار خاقاني هند كے يه پر معني الفاظ ياد آتے هيں :

موت نے كرديا نا چار وگرنه انساں
هے وه خود بيں كه خدا كا بهي نه قائل هوتا

الله اكبر ! انسان كے غرور نفس كو شكست دينے كے ليے كيا كيا سامان مهيا كيے گئے هيں ؟ اور انساني كمزوريوں كي كس قدر نماياں نشانياں موجود هيں ؟ چشم عبرت واكرنے كي دير هے - بازيگر قدرت انسان كو فاعل مختار كا نام نهاد تمغا دے كر ' اوسے جد و جهد پر مكلف كركے ' اوس كي محدود قوتوں كا تماشا دنيا كو دكهاتا هے ' ليكن آخر ميں اپنے هي زبردست اور معجزنما هاتهوں سے هر كام كو انجام دے كر تعز من تشاء و تذل من تشاء بيدك الخير انك على كل شي قدير كي حقيقت كا اعتراف كرنے پر انسان كو مجبور كرديتا هے - انسان خود بيلي سے اپني ذات پر حد سے زياده بهروسه كرنے پر آماده هوتا هے ' اور بزعم خود يه سمجهنے لگتا هے كه اوسے نيچر كے رموز سے پرده اوٹهانے كي قوت عطا كي گئي هے - ليكن جس قدر وه اس كوشش ميں سرگرم هوتا هے اوسي قدر زياده حيرت ' استعجاب ' گم شدگي ' اور وارفتگي كے درياے ناپيدا كنار ميں غوطے لگاتا هے -

ابن عباس انه كان يقرء ذلك: يوم تـكشف عن ساق * بمعني يوم تكشف القيامة عن شدة شديدة ، و العرب تقول كشف هذا الامر عن ساق اذا صار الى شدة (١)

یہی روایت ہے کہ وہ دن کرب و سختي کا دن هوگا ' ابن عباس اس آیت کو یوں بھي پڑھتے تھے کہ " وہ دن جب هم ساق کھول دینگے " یعنی بڑي سختـي برپا کرینگے ' جب کوئـي بات نهـایت سخت هوجاتي هے تو اهل عرب کہتے هیں " اس بات کي ساق کھل گئي " (١)

عز بن عبد السلام لکھتے هیں :

هو مجـاز عن مبالغته في حساب اعدائه و اهانتهـم و خزيهـم و عقوبتهـم ، فان العرب يقولون لكل من جد في امر و بالغ فيـه : كشف عـن ساقه ، و اصله ان من جد في عمل من الاعمال ، حرب او غيرها ، فانه يشمر ازاره عن ساقه كيلا يعوقه عن جـده و سرعة حركته فيمـا جـد فيه (٢)

آیت کے معنے مجازي هیں ' مراد یہ هے کہ دشمنان خدا کے محاسبه و تذلیل و رسوائي و تعـذیب میں مبـالغه هوگا ' جب کوئي شخص کسي کام میں نہایت مبالغے کے ساتھہ کوشش کرتا هے تو اهل عرب کہتے هیں " اُس نے اپني ساق کھول دي " اس کی اصلیت یوں هے کہ جب کوئي شخص کسي بڑے کام میں سرگرم هوتا هے ' خواہ جنـگ هو یا کوئي اور کام هو ' تو ازار کو اوپر چڑھا لیتا هے کہ تیزي و سرگرمي کے ساتھہ جو کام کرنا چاهتا هے اس میں حرج واقع نہ هو (٢)

اس تشریح نے یہ حقیقت بھي واضح کردي کہ حدیث میں دامن جھاڑتے هوئے چلنے کی نسبت جو وعید وارد هے کہ : من جر ازاره بالخيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة (جو شخص غرور و تکبر سے تہ بند کے دامن جھاڑتے هوے چلیگا قیامت میں خدا اُس کے جانب ملتفت نہ هوگا) کا مفہوم اس ممانعت هي پر حاوي نہیں هے کہ تہ بند یا عبائیں یا پاجامے اس قدر نیچے نہ پہنـنے چاهئیں کہ مروجاں قدم تک کو چھپا لیں اور زمین پر لوٹتي چلیں ' بلکہ اس کے ساتھہ یہ مدعا بھي مضمر هے کہ مسلمان کو مغرور نہ هونا چاهیے اور نہ فرط غرور سے اُس کے لیے غافل رهنا زیبا هے ' خدا کتني هي دولت دے ' کیسي هي ثروت ملے ' کتني کچھہ منزلت بلند هو ' مگر اُس کو هر حال میں هوشیار رهنا لازم هے کہ جب کبھي اور جہاں کہیں مشکلیں پیش آنے والي هوں وہ اُن کے حل کرنے کے لیے پہلے سے آمادہ و مستعد رهے - عہد جاهلیت کے مشہور سخن سنج (درید بن الصمه) کے کلام میں یہي مفہوم مخفي هے :

كميش الازار خارج نصف ساقـه -

ورنہ کون کہسکتا هے کہ وہ اهل عرب جن کو ارتداد گوارا تھا ' ترک ملـک و مال گوارا تھا ' دوہ عمریه کا مقابلہ گوارا تھا ' مگر تہ بند کا ٹخنے کے اوپر رکھنـا گوارا نہ تھا ' وہ نصف ساق کے تہ بند پہنتے رهے هونگے ؟

(٤)

مزید تشریح کے لیے مسئلے کو یوں سمجھنا چاهیے :

(الف) بے شبہہ خدا کے ساق نہیں هے ' لیکن جنگ کے بھي تو ساق نہیں هے ' با این همه اهل عرب کہتے هیں :

كشفت لهم عن ساقها و بدا من الشر الصراح

(١) ابن جریر - ص ٢٤

(٢) الفاوة الي الايجاز في بعض انواع المجاز - طبع قسطنطينيه سنه ١٣١٣هـ - ص ١١٠

(جنـگ نے اُن لوگوں کے روبرو اپني ساق کھول دي اور صاف و صریح خطرہ نمایاں هوگیا) -

(ب) خطرے کے دانت بھي نہیں هوتے ' مگر ادبیات عرب کا مشہور و معروف شعر هے :

قـوم اذا الشـر ابـدي نا جـذيـه لهـم
طـاروا اليـه زرافـات و وحـدانـا

(یہ وہ لوگ هیں کہ جہاں خطرے نے اُنہیں اپنے دانت دکھائے کـہ اُس کـي جـانب دو دو ایـک ایـک کرکے اُڑ چلے)

(ج) موت کے ناخن بھي تو نہیں هوتے ' مگر ابو ذویب هذلي کہتا هے :

و اذا المنية انشبت اظفارها الفيت كل تميمـة لا تنفـع

موت نے جہاں اپنے ناخن مارے کہ پھر تم کسي ٹوٹکے ٹوٹکے کو سود مند نہ پاؤگے -

(د) نرمي و نرم دلي (ذلت) کے بھي تو پر نہیں هوتے جسے نیچے لاسکیں یا اوپر اُٹھا سکیں ' مگر اس آیت میں هے :

و اخفض لهما جناح الذل من الرحمة

باپ ماں کے لیے مہرباني کے ساتھہ نرمي و ملایمت کے پر نیچے کرو یعني بچھادو -

(ه) قرآن کے هات بھي تو نہیں هیں ' مگر قرآن خود کہہ رها هے :

مصدقاً لما بين يديه

قرآن کے دونوں هاتھوں کے بیچ میں جو چیز هے ' یعني تورات و انجیل جو اُس کے روبرو هے ' وہ اُس کي تصدیق کر رها هے -

(و) کفر بھي تو هات نہیں رکھتا ' مگر اُس کے تذکرے میں هے

ذلك بما قدمت يداك

یہ کیفیت تیرے دونوں هاتھوں کي لائي هوئي هے -

(ز) عذاب بھي تو کوئي مجسم هیکل نہیں هے کہ اُس کے هات پانؤں هوں ' مگر قرآن کا بیان هے :

اني نذير لكم بين يدي عذاب شديد

سخت عذاب کے دونوں هاتھوں کے بیچ میں پڑنے سے میں تم کو ڈراتا هوں

(ح) ملکیت رکھنے والوں میں ایسے لوگ بھي هوسکتے هیں جن کے داهنے هات کٹے هوں یا سرے سے بنے هي نہ هوں ' خدا یہ سب کچھہ جانتا هے اور پھر بھي کہتا هے :

او ما ملكت ايمانكم

یا وہ جن کے مالک تمہارے داهنے هات هوے هیں -

واقعہ یہ هے کہ اُردو زبان کے ایک شاعر کے لیے جب یہ ادبي معذرت قابل پزیرائي هے کہ :

هرچند هو مشاهدۂ حق کي گفت وگو
بنتي نہیں هے بادۂ و ساغر کہے بغیر
مقصد هے نازوغمزہ ولے گفت وگو میں کام
چلتا نہیں هے دشنۂ و خنجر کہے بغیر

تو اهل نظر کی اس تحقیق پر کیوں نہ لحاظ کیا جائے کہ :

الغرض من هذا انه قد يعبر بالجوارح عن معان لا يصح ان يكون خارجة (١)

غرض یہ هے کہ تعبیر کلام میں اعضاي جوارح کا تذکرہ کرتے هیں اور اُس سے وہ معاني مراد لیتے هیں جن کا اصل مفہوم سے الـگ هونا درست نہیں (١)

(اما بقية صالحة)

[١] كتاب الاشارة - ص ٢٢

کي توبیخ سہني پڑي ' اور یہ کم بخت اوسي نعمت کو مصیبت اور اوسي رحمت کو زحمت سے تعبیر کرتا ہے -

ہاں ! اگر تو اپنے مالک کي عطا کي ہوئي نعمت کو عدم استعمال اور کاہلي سے کھو بیٹھیگا ' اگر تو اپني قوتوں کو صحیح اعتدال اور امتزاج کے ساتھہ کام میں نہ لائیگا ' اگر تیري ہمت بلند نہ ہوگي ' اگر تو بزدلي کے ساتھہ دنیا میں اپنے فرائض کے انجام دینے سے جي چرائیگا ' اگر تو تمام مصیبتوں اور تکلیفوں کو محض اپنے پروردگار کے لیے ' جس نے تجھے دنیا میں چند روز رهکر کام کرنے اور اپنے ہي طرف انجام کار واپس بلا لینے کے لیے بھیجا ہے ' جھیلنے سے جي چرائے گا - اگر تو فاني آلام اور چند روزہ مصائب کے مقابلہ کے لیے اپنے قلب کو آهنیں بنا کر نہ تھکنے والے عزم اور استقلال کے ساتھہ ترقي اور نجات کے لیے جو تیري آفرینش کا مدعا اور مقصود ہے ' محنت اور سعي کرنا اور نتیجہ کو رب العلمین کي ضمانت میں دیدینا اپنا شعار نہ بنا لیگا - ہاں ! اگر تو خلافت الہي کي پوري شان اپني ہستي میں نہ پیدا کریگا ' تو کوئي وجہ نہیں کہ تجھے ہم پر جو اوس احکم الحاکمین کي بے چوں و چرا فرماں برداري کرنے والي ہستیاں ہیں ' فوقیت اور برتري کا حق دیا جاے -

کوئي نہ گزرتا ہے کہ نیچر کي اونہیں مہیب طاقتوں کے ذریعہ سے جن پر تو حاکم بنا کر بھیجا گیا ہے ' امر الہي تجھکو ہلاک اور فنا کردے - اس بات پر غرہ نہ کر کہ تجھے دنیا میں مہلت دیگئي ہے ' اس لیے کہ یہاں تو کامل انصاف ہوتا ہے ' اگر تو دنیاوي طاقتوں پر حکمراني کرنے کي قابلیت رکھتا ہے تو وہ ضرور تیرے لیے مطیع و منقاد بنادي جائینگي - لیکن تیري ہستي ابدي سعادت کے لیے موزوں اور مناسب بنالي گئي ہے ' اور تو دنیا و آخرت دونوں میں فائز المرام ہونے کے لیے پیدا کیا گیا ہے - پس اگر تو اپني سعادت کو نہیں حاصل کرسکتا تو تیری ہستی کی بقا نا ممکن ہے "

اِس آواز کے کانوں میں پڑتے ہي میري نگاہیں بے اختیار اوٹھکر نیچر کي مہیب اور خوفناک قوتوں پر پڑتي ہیں - اون کي غضب آلود نگاہوں سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک اشارے کي منتظر ہیں کہ مجھپر ٹوٹ پڑیں اور میرے ٹکڑے اوڑا دیں - میرا کلیجہ خوف سے کانپنے لگتا ہے اور میں خداوند قدیر سے پناہ کا خواستگار ہوتا ہوں -

سروش غیبي میرے کانوں میں پھر یہي سوالات ڈالتا ہے کہ میں کون ہوں اور کیوں اس دنیا میں بھیجا گیا ہوں ؟ میں غور کرتا ہوں مگر اس کے حل سے اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں - میں پھر غور کرتا ہوں اور میرا مضطر اور بیقرار دل خداوند قدیر کي طرف بے اختیار مجھے رجوع کر دیتا ہے - اب میرے کان میں نہایت شاندار اور فصیح لہجے میں یہ آوازیں گونجتي ہیں :

" اے نا چیز اور بے حقیقت بندے ! تیري نجات اپنے ہي نفس کي معرفت پر منحصر ہے ' کیونکہ اسي سے تو اپنے پروردگار کو پہچان سکتا ہے - تو محض ایک بے حقیقت شے سے بتدریج ترقي کرکے دل و دماغ ' خیال و زبان ' ہاتھہ پانوں ' آنکھہ ' ناک ' کان والا ہوا اور اس درجہ تک پہونچا کہ اب کائنات پر حکومت کرتا ہے ' لیکن یہ حکومت تیري اوسي وقت تک ہے جب تک تو اپني نوعي حالت کي تکمیل میں کوشاں رہے ' اون ما بہ الامتیاز قوتوں کو جو تیرے اقتدار کا باعث ہیں تلف نہ ہونے دے ' سب سے زیادہ یہ کہ تو اپني تخلیق کے منشاء کو سمجھے ' اور یہ خیال کرے کہ اس منتظم اور مربوط کائنات میں جہاں ہر شے کي ایک علت غائي پائي جاتي ہے - جب ساري کائنات تیرے لیے وجود پذیر ہوئي ہے ' اور تجھہ میں یہ شعور موجود ہے کہ اپني حقیقت پر غور کرسکے ' تو اس ادراک کا کوئي سبب تو ضرور ہوگا ' اور تیري ہستي مع اس ادراک کے آخر کسي کے لیے ہوگي -

جبکہ تو دیکھتا ہے کہ اسي ادراک کے باعث دنیا و ما فیہا تیري کامل تسلي اور راحت کے لیے کافي نہیں ہیں تو اس سے ماورا کوئي شے ضرور تیرے لیے محل تسکین ہوگي -

یاد رکھہ ! کہ تو خاص خدا کے لیے ہے - تیرا مرنا ' تیرا جینا ' تیرا سونا ' تیرا جاگنا ' تیرا چلنا ' تیرا پھرنا ' تیرا اٹھنا ' تیرا بیٹھنا ' غرض کہ تیرے سارے کام اوسي قادر ذوالجلال کے لیے ہونے چاہئیں جو تیري تمام طاقتوں کا سہارا ' تیرے سارے علوم و جذبات کا مبدء ' منبع اور مرجع الیہ ہے - جسپر تو کامل بھروسہ کرسکتا ہے ' اور جس کے اندر تیري روح تسلي پاسکتي ہے "

یہ پر معني آواز سنتے ہي مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئي بھولي ہوئي باتیں یاد دلاتا ہے اور میرے دل سے ہیبت اور خوف کا اثر زائل ہو جاتا ہے - میں سوچتا ہوں کہ کیا یہي وہ خداوندي پیغام ہے جو خدا کے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ سے پہونچایا جاتا ہے ؟ میرا دل گواہي دیتا ہے کہ بیشک یہ وہي پیغام ہے

اس یقین کے پیدا ہوتے ہي لازوال امید اور ابدي راحت مسکراتي ہوئي سامنے آجاتي ہیں ' اور غیر فاني کامیابي ایک پري تمثال نازنین کي صورت میں نمودار ہوکر گوشۂ چشم سے مجھے اپني طرف بلاتي ہے - محبت بھري نظروں سے میري طرف دیکھتي اور تبسم کرتي ہے ' اور جس قدر میں آگے بڑھتا ہوں اوسي قدر وہ بھي میري طرف کو بڑھتي ہے - یہاں تک کہ اپنا اعجاز بھرا ہاتھہ میرے سینے پر رکھتي ہے ' اور طلسمي آواز سے کہتي ہے کہ " تیرے ایمان اور استقلال نے مجھے تیري کنیزي کي عزت بخش دي ہے "

آہ ! اس دلفریب آواز کا کان میں پڑنا اور ان نازک ہاتھوں کا دھڑکتے ہوے دل پر رکھا جانا غضب ہے - مجھپر فرط حیرت سے عالم بیخودي طاري ہو جاتا ہے ' اور میں مبہوت ہوکر آنکھیں بند کرلیتا ہوں - چشم زدن میں دو محبت بھرے ہاتھہ میرے دونوں شانوں کو ہلاتے ہوے معلوم ہوتے ہیں - میري آنکھیں کھل جاتي ہیں - کیا دیکھتا ہوں کہ وہي نیچر کي طاقتیں جو ابھي غضب آلود نگاہوں سے مجھے دیکھہ رہي تھیں میرے سامنے سر بسجود ہیں - امید و راحت میرے بازوؤں کو سہارا دیے کھڑي ہیں - غیر فاني کامیابي کا ہاتھہ میرے سینے پر ہے ' اور وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے میرے سامنے کھڑي ہے :

کیمیائیست عجب معرفت درگہ یار
خاک او گشتم و چندین درجاتم دادند

الہلال کی ایجن... ی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

چه شبها نشستم دریں سیر گم
که حیرت گرفت آستینم که قم

تحقیق اور تدقیق میں عمریں گذر جاتی هیں اور اوس حقیقت کا ایک شمه بهي دریافت نہیں هوتا ' جس کا شوق اور انہماک فطرت انسانی میں ودیعت کیا گیا ہے - لیکن اس عجز اور درماندگی سے یہ لازم نہیں آتا کہ میں هاتهہ پر هاتهہ دهرے بیٹها رهوں ' اور اپنی تخلیق کی علت غائی کو فوت هوجانے دوں - مجهے اس عجز اور درماندگی میں بهي ایک نتیجه خیز رمز کا پته چلتا ہے - میں اپنے خیال کو ' بار جود اس قدر آزادی اور وسعت کے ' کائنات پر محیط هونے سے عاجز پاتا هوں - کیا یہ کائنات کی زبردست وسعت کا ثبوت نہیں ہے ؟ کیا یہ زبردست وسعت اس امر کی شہادت نہیں دیتی کہ میری تخلیق کی علت غائی مسلسل ترقی پر ہے ؟ کیا اس سے اس امر کا ثبوت نہیں ملتا کہ اس وسیع اور پر از اسرار کائنات کا با کمال صانع کس قدر لا متناهی قوت و حکمت کا مالک ہے ؟

خود اس امر کا احساس میرے خیال کو ' جو تحقیق اور تدقیق ' استدلال اور استقراء کی پر پیچ وادیوں میں ' پڑا بهٹک رها تها ' صراط مستقیم کی طرف کهینچتا ہے ' اور میرے دیدۂ دل کے سامنے سے شبہات اور اوهام کی غلیظ و کثیف ظلمت کو دور کرکے اوس پر ایمان اور اعتقاد کے نور کو طالع کرتا ہے ' جس پر نگاه ڈالتے هي میرے دل کو سرور اور اطمینان حاصل هوجاتا ہے ' کیونکہ ایک لا متناهی قوت ' اور کیسی لا متناهی قوت ' جو صرف لا انتہا قوت هي نہیں بلکہ لا انتہا حکمت و علم ' عدل و محبت کا منبع اور مخزن ہے ' میرا مبدء اور مرجع معلوم هوتی ہے - ایسے زبردست تعلق کا ادراک میرے لیے اپنی ذاتی کمزوری اور بے بسی کے احساس سے مل کر بے حد طمانیت بخش اور تسلی ده معلوم هوتا ہے ' اس خیال کے پیدا هوتے هي میں اپنے آپ کو کہیں سے کہیں پہونچتا هوا دیکهتا هوں ' اور خود بخود تسلی پا جاتا هوں -

میں کون هوں ؟ میں وہ هوں جس کے لیے کائنات کا هر ذره اپنا اپنا مقرر کرده کام انجام دے رها ہے ' اور اس طور پر وہ خدمتیں بجالاتا ہے جن کے لیے وہ مامور ہے -

میں وہ هوں جس کے لیے آفتاب هر صبح کو ' اپنا جہاں آرا جلوہ دکها کر ' نور کے بقعے چهوڑتا هوا ' دنیا کو گرم کرتا ' غلے اور پهلوں اور میووں کے درختوں کو اوگاتا ' اون کے اثمار کو پکاتا ' میری آنکهوں کو کهولتا ' میرے هاتهہ پاؤں میں چستی اور چالاکی پیدا کرتا ہے ' اور مجهے وقت کی شناخت سے بہره مند کرکے اوس کی قدر کرنا سکهاتا اور کام میں لگاتا ہے -

میں وہ هوں جس کے لیے باد صبا کے خوش گوار جهونکے اٹکهیلیوں سے چلتے ' هرے بهرے چمن کو شاداب کرکے میرے قلب کو مسرت اور میرے دماغ کو فرحت بخشتے هیں -

میں وہ هوں جس کے لیے شام کا سبز کاهی اور رات کا مائل بسیاهی آسمان کبهي ستاروں کی جهلملاهٹ اور کبهي شفاف اور ٹهنڈی چاندنی کے ذریعه سے خاموش لوریاں سنا کر اور نا معلوم تهپکیاں دیکر آرام دینے والی نیند کو بلاتا اور میرے قوی کو جو دن بهر کی محنت سے مضمحل هوگئے هیں از سر نو تازگی بخشتا ہے -

میں وہ هوں جس کے لیے مادہ حیات سے لدا هوا ابر آسمان پر لڑهکتا ہے ' اور جاں بخش قطرات کی صورت میں زمین پر نازل هوکر چپے چپے کو سیراب اور شاداب کرتا ہے -

میں وہ هوں جس کے لیے خیال کی وسیع تفرج گاهیں کهلی هوئی هیں - میں وہ هوں جسکا دل و دماغ انعکاس انوار علوم و جذبات کا آئینه ہے - میں وہ هوں جس نے آغوش مادر میں تربیت پائی ہے - میں وہ هوں جس کے ذرا سے اضطراب پر بہت سے دل بے چین هوجاتے هیں - میں وہ هوں جس کے رنج و راحت میں شریک هونے کے لیے میرا ایک دلفریب هم جنس اپنی بیش بہا زندگی وقف کردیتا ہے ' اور اپنے شیریں کلام اور متبسم چہرے سے میری تمام کلفتیں دور کردیتا ' اور میری تمام مصیبتوں کو راحت سے بدل دیتا ہے -

لیکن آه ! وہ بهي تو میں هي هوں جس کی حالت کو ایک لحظه قیام نہیں ' اور جس کی صورت نوعیه جلد فنا هوجانے والی ہے - جو کاهلی اور تن آسانی کے گڑهے میں گر کر تمام روشنیوں سے محروم هوجاتا ہے ' جو غفلت کے خواب گراں میں پڑ کر موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے ' جس کے غنچۂ مراد کو جب یاس کی باد سموم پژمرده کردیتی ہے تو پهر تمام عالم کی بہاریں اور کائنات کی فضائیں اوسے شگفته نہیں کرسکتیں ' جس کے درد اور مصیبت کی راتیں کاٹے نہیں کٹتیں ' کروٹیں لیتے لیتے دونوں پہلو دکهنے لگتے هیں ' جو قحط اور خشک سالی کی مصیبتیں جهیلتا اور اک ایک دانے کو ترس ترس کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیتا ہے ' جس کو حسد ' بغض ' تعصب کا تنگ و تاریک قید خانه ' اپنی محدود چار دیواری سے باهر نہیں نکلنے دیتا ' جو جہل کی تاریکی میں گهٹ رها ہے ' جس کے لیے لحد کا تنگ غار انتظار کر رها ہے ' جس کی اذیتوں سے لوگ مسرت پاتے هیں ' جس کے مٹانے کو لوگ تلے هوئے هیں ' جس کی حسرتوں کا فریب اور دغا کے خنجر سے خون کیا جاتا ہے -

آه ! باری تعالی کی بیشمار مخلوق گرد و پیش ہے ' مگر میں اپنی قسمت کو سب سے زیاده سخت دیکهتا هوں - میرا هي امتحان کیوں اس قدر سخت مشکل ہے ؟ مجهه هي پر کیوں یہ ساری بلائیں نازل هیں ؟ میں هي کیوں تیر حوادث کا نشانه هوں ؟ میرے گرد و پیش بهاری بهرکم جمادات بهي هیں ' اور سیماب صفت متحرک هوا بهي ' دل لبهانے والی پهول پتیاں بهي هیں ' لچکنے والی ڈالیاں بهي ' اور ڈالیوں پر نغمه سرائی کرنے والے پرند بهي هیں ' سبزے سے لہلہاتے هوئے میدان بهي هیں ' هرے بهرے جنگل بهي اور اون میں اٹکهیلیاں کرنے والے چرند بهي هیں ' آن بان سے بہنے والے دریا بهي هیں اور لڑکهراتے هوے نالے بهي - غرض کہ صنف صنف کی مخلوقات موجود ہے ' لیکن میری برابر کوئی مورد آلام نہیں -

میں سمجهه گیا - وهی قوت جو مجهے اپنی حقیقت دریافت کرنے کی طرف مائل کرتی ہے ' میری ان تمام مصیبتوں کی جڑ ہے - یہ سارے کرشمے اسی کے هیں ' اور یہ سب زحمتیں اسی کے بدولت هیں - آه ! اے عقل ! اے کمبخت عقل انسانی ! تجهکو موت نہیں - انسان نے تیرا کیا بگاڑا تها جو تو اوس کے پیچهے پڑ گئی ہے ؟ اور اوسکو ظلم و معدلت اور رنج و راحت کا امتیاز سکها کر مورد آلام مصائب بنا رهی ہے ؟

" خاموش ! اے گستاخ بندے ' تیری اس یاوه گوئی سے ملاء اعلی کے تیوروں پر بل پڑنے لگا - تجهپر فرشتے لعنت کر رهے هیں ' سن وہ کیا کہتے هیں - کان لگا کر سن - وہ کہتے هیں کہ " اس نا شکر کو رب الارباب کی درگاه سے وہ نعمت عطا هوئی جس سے یہ اشرف المخلوقات اور خلیفة الله فی الارض کہلانے کا مستحق هوا ' اور هم پر اسے ترجیح دیگئی ' هم کو انی اعلم ما لا تعلمون

شہاب ثاقب جنکا سبب اصلی بعض اجزاے مادی کا ہوا کے ساتھہ تصادم ہے ۱۲۵ - میل سے زیادہ ارتفاع پر نظر نہیں آتے ' مگر یہ ارتفاع خواہ ۱۸۰ - میل ہو یا ۱۲۵ - میل ' یہ امر کسی طرح متحقق نہیں ہوسکتا کہ اوپر کے طبقوں میں ہوا کی ترکیب و امتزاج کس قسم کا ہے ؟ ابر کی انتہائی بلندی صرف ۱۰ - میل ہے اور گرد و غبار اس سے کہیں زیادہ بلند یعنے ۱۹ - میل تک جاسکتے ہیں' مگر انکی اوسط پرواز ۷ - میل سے زیادہ نہیں کہی جاسکتی - پس اس سے زیادہ بلندی پر مشاہدہ اور تجربہ کا کچھہ دسترس نہیں چل سکتا ' اور ہماری معلومات ان طبقات بالائی کی نسبت اگر کچھہ نہیں تو زیادہ سے زیادہ وقیع قیاسات کہی جاسکتی ہیں -

البتہ - میل کے ارتفاع پر جو دو امر تجربہ میں آگئے ہیں وہ یہ ہیں کہ بخارات مائیہ وہاں کالعدم ہیں اور درجۂ حرارت جو زمین سے تدریجا کم ہوتا جاتا ہے وہاں پہنچکر قائم ہو جاتا ہے -

یا ایک معتدبہ فاصلہ تک برابر قائم رہتا ہے - درجۂ حرارت مقامات مذکورہ میں ۵۵ - (مقیاس سنٹگرید) نقطۂ انجماد کے نیچے ہے -

مقامات مذکورہ تک ہوا میں بسبب حرارت آفتاب اور نیز بسبب زمین کی حرکت دوری کے ' برابر تموج اور تلاطم ملتا ہے' جس کی وجہ سے مختلف غازوں کی ترکیب و امتزاج میں کوئی فرق نہیں پڑنے پاتا - وہ آپس میں خوب ملی جلی رہتی ہیں ' مگر اس سے بلندی پر کمی حرارت یا شدت برودت کی وجہ سے ان بالائی اور زیریں تموجات کا پتہ کہیں نہیں چلتا ' جو نیچے کی ہوا میں امتزاج کے باعث ہوتے ہیں - لہذا حکما کا قیاس ہے کہ زیادہ بلندی پر یہ امتزاج ایسا نہیں ہے جیسا کہ سطح زمین کے قریب ہے ' بلکہ وہاں متعدد غاز محض اپنے ثقل متناسبہ کے اعتبار سے تہ بر تہ قائم ہیں - جیسا کہ ہم ایک ظرف میں تیل ' پانی اور پارہ ملاکر اور خوب ہلاکر چھوڑدیں ' تو تھوڑی ہی دیر میں یہ تینوں چیزیں اپنی اپنی جگہ پر تلے اوپر قائم ہوجائینگی -

پس اسی طرح قیاس کیا جاتا ہے کہ اعلی طبقوں میں ایک خالص تہ " ہایڈ روجن " کی منبسط ہے' جسکے اوپر " هلیوم " ہے -

گذشتہ سال پروفیسر (ویجنر) نے طبقۂ " ہایڈ روجن " کی موجودگی کی نسبت بحث کرتے ہوے بہت معقول ثبوت پیش کیے تھے' اور فاصلہ تقریباً ۷۰ - میل بتایا تھا - یہ بھی کہا تھا کہ زبردست قرائن سے کہا جا سکتا ہے کہ اس سے زائد بلندی پر ایک اور غاز کا پتہ چلتا ہے جسکا نام " جیوکارونیم " ہے اور جو " ہایڈ روجن " سے کہیں زیادہ ہلکی ہے -

یہ غاز آفتاب میں ایک عرصے سے دریافت ہوچکی ہے' مگر زمین پر ابھی اسکا کہیں پتہ نہیں - پروفیسر ناسیفنی البتہ خوش ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے اس کی جھلک اٹلی کے کسی آتش فشاں پہاڑ میں دیکھہ لی تھی ' مگر عام نظروں سے یہ نازک اندام پری ابتک غائب ' اور عام سطح سے ابتک دور ہی دور رہتی ہے -

مگر ایک بڑا نقص ہمارے معلومات متعلقہ جو شمسی میں یہ ہے کہ ہمکو اوس کی وسعت کا حال مطلق معلوم نہیں ' اور نہ کسی موجودہ آلہ کی مدد سے معلوم ہونے کی کوئی امید ہے - ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ قرص کہانتک ہے ' اور جو کس قدر ہے ؟ بلکہ اگر حکوم (اغسطس اشمط) کا قول تسلیم کیا جاے تو ماننا پڑتا ہے کہ قرص کوئی شے ہی نہیں ' محض ایک مرئی دھوکا ہے - اگر یہ تھیوری صحیح ہے تو اسکی دریافت کا سہرا مرحوم (غالب) کے سر ہے جو پہلے ہی کہہ گیا ہے :

ہیں ستارے کچھہ ' نظر آتے ہیں کچھہ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازیگر کھلا !

مسائل و مناظرہ

" حظ و کرب " یا " لذت و الم " ؟

(۱)

(مسٹر عبد الماجد بی - اے - از لکھنؤ)

۶ - اگست کے پرچہ میں جناب نے پھر حظ و کرب کے مسئلہ کو چھیڑا ہے ' اور اس سلسلہ میں وضع اصطلاحات علمیہ کے متعلق کچھہ عام مواعظ بھی ارشاد فرمائے ہیں جو بصمیم صد مشکور ہیں - یہ شاید عام دستور ہے کہ مدعی کو آخری جواب کا حق حاصل ہوتا ہے ' پس اگر میں اس عام قاعدہ سے فایدہ اٹھاکر جناب کے ارشادات کے متعلق دوبارہ کچھہ گذارش کروں تو غالباً اپنے حدود سے تجاوز کرنے کا مجرم نہ قرار پاؤں گا -

میں جواب و جواب الجواب کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ قائم کرکے اس مسئلہ کی مناظرانہ حیثیت نہیں پیدا کرنی چاہتا ' تاہم چونکہ میرے نزدیک ایک علمی سوال کے حل کرنے میں جناب کو بعض غلط فہمیاں ہو رہی ہیں ' میں ان کا اظہار اپنے اوپر فرض جانتا ہوں ' علی الخصوص اس حالت میں کہ اس کا تعلق براہ راست مجھہ سے بھی ہے -

جناب کا یہ ارشاد نہایت ہی صحیح ' اور ایک ناقابل انکار حقیقت پر مبنی ہے کہ میں مثنوی زہر عشق یا فریاد داغ نہیں لکھہ رہا ہوں - لیکن غالباً پوچھنا نہ ہوگا اگر میں بھی ایک مسئلہ توجہ کا مبنی علی الحقیقۃ دعوی جناب کے گوش گذار کروں ' اور وہ یہ ہے کہ میں عربی میں نہیں بلکہ اردو میں کتاب لکھہ رہا ہوں ' اور اسلیے مجھے یہ بار بار یاد دلانا کہ " عربی زبان و علوم میں لذت و الم ٹھیک اسی پہلو کو ادا کرتا ہوا مستعمل ہے' جسکا میں متلاشی ہوں " مجھے ایک قطعی غیر متعلق بحث چھیڑ دینے کی ترغیب دینا ہے -

سوال یہ ' اور صرف یہ ہے ' کہ (Pleasure) اور (Pain) کا صحیح تر مفہوم اردو میں کون سے الفاظ ادا کرتے ہیں ؟ جناب کا ارشاد ہے کہ لذت و الم - اور میرا خیال ہے کہ حظ و کرب ' آپ اپنے دعوی پر عربی لغت سے حجت لاتے ہیں ' اور میں اپنی تائید میں اردو محاورہ و لغت کو پیش کرتا ہوں - آپ اردو لغات سے استشہاد کرنے پر اظہار افسوس کرتے ہیں ' لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ افسوس ناک یہ امر ہے کہ خود اردو بولنے والوں کو اردو الفاظ کی تحقیق کے لیے عربی لغات کی جانب رجوع کرنا پڑے - آپ حیرت سے فرمائینگے ' کہ حظ و کرب تو خاص عربی الفاظ ہیں ' انہیں اردو کہنا کیونکر جائز ہے ؟ لیکن عرض یہ ہے کہ جس وقت وہ اردو عبارت میں استعمال کیے جارہے ہیں ' وہ یقیناً اردو ہیں - ورنہ اگر آپ کے اس اصول کو وسعت دی جاے ' کہ ہر اردو لفظ کی تحقیق ' اس زبان کے لغت سے کرنی چاہیے ' جس سے وہ آیا ہے ' تو اردو کے پاس باقی ہی کیا رہ جاتا ہے ؟

اصل مسئلہ ختم ہوگیا ' رہا یہ سوال کہ اہل فارس ' لذت و حظ کو مرادف سمجھتے ہیں یا نہیں ؟ تو مجھے اس بحث سے اس موقع پر کوئی واسطہ نہیں ' اسلیے کہ میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میری کتاب جس طرح عربی میں نہیں ' اسی طرح فارسی

علم هیئۃ کا ایک صفحہ

کائنات الجو

(از جناب مرزا محمد مذکور - بی - اے - لکھنؤ)

جو ارضی اور جو شمسی کا مقابلہ اور اونکے متعلق جدید تحقیقات

یہ سن کے اکثر لوگوں کو تعجب ہوگا ' مگر محققین کا قول ہے ' کہ ہم کو بہ نسبت خود اپنے جو کے آفتاب کے جو کا حال زیادہ معلوم ہے ' اگر اس کا تصفیہ آسانی سے ہو سکے کہ قرص آفتاب کی قلمرو کہاں تک ہے ' اور اوس کا حلقہ کہاں سے شروع ہوتا ہے ؟ جو شمسی میں متعدد غازوں کا جو ایک عظیم الشان تلاطم اور تموج برپا رہتا ہے ' اوس کا صرف مشاہدہ ہی ممکن نہیں ' بلکہ اس کا رقبہ اور اس کی سرعت رفتار بھی ہم آسانی سے بتا سکتے ہیں ' اور کچھہ عرصہ سے ان غازوں کے افعال و خواص ' اور ان کا اپس میں تناسب بھی ہم پر منکشف ہوگیا ہے -

تحلیل شمسی اور آلہ " اسپکٹر اسکوپ "

شعاع شمسی کی تحلیل " اسپکٹر اسکوپ " کے ذریعہ سے ہوتی ہے ' جو علم طبعیات (فزکس) کا ایک بہت مشہور اور متداول آلہ ہے - اس کے تجارب سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اگر آفتاب محض ایک قرص نوری ہوتا اور اس کے چاروں طرف غازوں کا کوئی حلقہ نہوتا ' جیسا کہ ہماری زمین کے چاروں طرف ہے ' تو ہمکو اس کی شعاع آلۂ مذکور کے اندر سے اس طرح نظر آتی ' جیسے قوس قزح کے مختلف رنگوں کی ایک ناهموار پٹی ہوتی ہے '

مگر در اصل ایسا نہیں ہے - مختلف الوان قوسی کے علاوہ کچھہ سیاہ اور دھاری دار خطوط بھی جا بجا اس روشنی میں ملے جلے نظر آتے ہیں ' اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ کچھہ خارجی اشیا بطور ایک حجاب کے ہمارے اور آفتاب کے درمیان حائل ہیں -

اب اگر ہم بعض دیگر اشیا کی روشنی بھی اسی طرح اس آلہ کے ذریعہ سے دیکھیں ' تو اس میں بھی بعینہ ویسے ہی خطوط ہم کو نظر آئینگے - اس سے معلوم ہوا کہ وہ غاز جو آفتاب کو گھیرے ہوے ہیں ' اور یہ چیزیں ' دونوں ایک ہی تھیں -

اس آلہ کے ذریعہ سے ہم ان غازوں کا درجۂ حرارت اور وزن بھی بخوبی دریافت کر سکتے ہیں -

مذکورۂ بالا تجربہ کے علاوہ جدید طرق عکاسی کے ذریعہ آفتاب کی مختلف تصویریں بھی مختلف قسم کی مخصوص روشنیوں میں لی گئی ہیں ' جن سے عجیب عجیب انکشاف ہوے ہیں - آفتاب کی شعاعوں میں ایک خاص قسم کی روشنی شامل ہے جسکو سائینس کی اصطلاح میں " کاشیم " کی روشنی کہتے ہیں - فرض کرو کہ ایک عکسی پلیٹ پر سواے " کاشیم " کے اور کسی قسم کی روشنی نہ ڈالی جاے اور اسی شیشہ سے آفتاب کا فوٹو لیا جاے تو یہ فوٹو خاص " کاشیم " کی شعاعوں کا کہا جائیگا -

اس اصول پر پروفیسر (هیلی) نے (جو رصدگاہ شمسی واقع ماونٹ ولسن [امریکا] کے ایک مشہور استاد علم هیئت ہیں) ایک آلہ ایجاد کیا ہے جسکا نام " اسپکٹرو هلیوگراف " رکھا ہے - اسکے ذریعہ آفتاب کی مختلف تصویریں ' جدید طریق عکاسی کے بموجب صرف ایک ہی روشنی میں مثلاً " کاشیم " " هایڈروجن " یا " کاربن " وغیرہ کی روشنی میں لی گئی ہیں ' جن میں قرص کے چاروں طرف خاص رنگوں کے حلقے نظر آتے ہیں -

جـو ارضـي

یہ عجیب بات ہے کہ خود اپنے گھر کا حال بہ نسبت پرائے گھر کے ہم بہت کم جانتے ہیں ' یعنی زمین کے جو کے متعلق ہمارا علم اوتنا وسیع اور زیر مشاہدہ و استقرا نہیں ' جتنا کہ جو شمسی کے متعلق ہے - گو ہوا کے دو مشہور جزو " اکسیجن " اور " نائٹروجن " ایک عرصۂ دراز سے ہمکو معلوم ہیں ' لیکن تیسرا جزو " آرگن " جسکے کاشف سائنس کے فاضل اجل لارڈ (ریلے) اور سر (ولیم رامسے) ہیں ' اور جسکی مقدار ہوا میں آبخرۂ مائیہ سے کسی طرح کم نہیں ' ابھی پورے بیس برس بھی نہیں ہوے کہ دریافت ہوا ہے -

یہی حال غاز " هلیوم " کا بھی ہے جو " آرگن " کے بہت بعد دریافت ہوا - مگر اس کا وجود آفتاب میں بہت پیشتر سے معلوم تھا -

" هلیوم " کے بعد البتہ بہت سے نئے غازوں کا پتہ لگا ' مثلاً

(١) " نیون " منکشفہ پروفیسر رامسے جسکا ثقل مابین " هلیوم " اور " آرگن " کے ہے - یعنی " هلیوم " سے زیادہ بھاری اور " آرگن " سے زیادہ هلکی - (٢) " کرپٹن " (٣) " زینن "

اگر " آرگن " بوجہ قلت مقدار (سو حصوں میں ایک حصہ) ابتک ناپید رہی ' تو نمبر (٢) و (٣) بہ سبب اپنی انتہائی لطافت و رقت کے پردۂ راز میں مخفی تھیں - نمبر (٢) ہوا کے دس لاکھہ حصوں میں سے ایک حصہ ' اور نمبر (٣) اس سے بھی بیس گنی زیادہ لطیف و رقیق ہے - یعنی ٢ - کرور حصوں میں صرف ایک حصہ ہے !!

ہوا کی بلندی سمندر کی سطح سے ایک سو اسی میل تسلیم کی گئی ہے - یعنی اتنے فاصلے تک ایسے طبیعی منظر نظر آتے ہیں جن کے واسطے ہوا کی موجودگی کی ضرورت ہے -

مثلاً قطب شمالی کا وہ عجیب منظر جو " اروراہوریلس " (شفق شمالی) کے نام سے مشہور ہے ' اور ممالک قطبیہ شمالی میں اکثر رات کے وقت نظر آتا ہے - حکما اس کا سبب تموجات برقیہ بتاتے ہیں - اس منظر کی کیفیت یہ ہے کہ ممالک مذکورہ میں بعض اوقات افق شمال سے روشنی کی دھاریاں آسمان میں سمت الراس تک کھینچی ہوئی نظر آتی ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ لاکھوں شہاب ثاقب ٹوٹ رہے ہیں - کبھی یہ دلکش طلسمی نظارہ بصورت قوسی مشرق سے مغرب تک ' اور کبھی متموج شعاعوں میں بھی جلوہ گر ہوتا ہے - اس کا رنگ هلکے نارنجی سے لیکر گہرے سرخ تک ہوتا ہے - جب یہی مناظر قطب جنوبی میں نظر آتے ہیں تو شفق ان کو جنوبی (ارورا آسٹریلس) کہتے ہیں -

(۳)

(خدا بندہ - از جونپور)

الہلال مورخہ ۶ - اگست سنہ ۱۹۱۳ ع ' اور شاید اس سے قبل کے دو مختلف و متفاوت الاوقات نمبروں میں " حظ و کرب " کی ایک دل آویز ادبی بحث شائع ہوچکی ہے ' اس دائرے میں میرا نقطہ نظریہ ہے :

(۱) عربی و فارسی میں فی الواقع " حظ " کا صحیح استعمال " لذت " و " راحت " کے لیے نہیں ہوا ' اور نہ ہوسکتا ہے ' اردو میں بے شبہ یہ استعمال آجکل مروج ہے ' لیکن اساتذۂ لغت کا ہنوز اس پر اجماع نہیں ' پھر کیا ضرور ہے کہ علمی اصطلاح کی ترجمانی کے لیے زبان میں جب ایک صحیح لفظ موجود ہے تو اس پر غیر صحیح کو ترجیح دی جائے ؟

(۲) افسوس ہے کہ فارسی زبان کا کوئی معتمد و قابل استناد لغت نہ مرتب ہوا اور نہ موجود ہے ' ایک " شرفنامہ " تھا ' مگر اب تک شائع ہی نہیں ہوا ' رشیدی ' جہانگیری ' برہان ' موید الفضلا ' اس فن کی متداول کتابیں ہیں ' ان کی یہ حالت ہے کہ مشاہیر شعرا کے کلام سے لغت کا استقرا کرنے میں کنایات و استعارات و تشبیہات کو بھی لغت سمجھہ لیتے ہیں ' بلکہ بعض اوقات نسق کلام کے خصوصیات کا ایک جداگانہ لغت فرض کرلیتے ہیں ' اہل زبان آجکل کے " تولیے " کے مفہوم کو " ابچین " سے ادا کرتے تھے ' اس معنے میں عمومیت تھی ' اس میں کوئی تخصیص نہ تھی ' لغت آفرینوں کو شاہنامۂ فردوسی میں یہ مصرع مل گیا کہ :

ندارم بہ مرگ ابچین و کفن

موقع و محل کے سیاق نے ان کو مجبور کیا کہ اظہار تنوع کے لیے ایک مستقل لغت قائم کردیں ' ابچین کے معنے اب اس خاص تولیے کے لیے گئے جس سے میت کو غسل دینے کے بعد لاش کو پونچھتے ہیں ' غرض کہ ایسے ایسے بکثرت شتر گربہ ' موجود ہیں جن پر نظر پڑنے کے بعد اس قسم کی کتابوں سے اعتماد اٹھہ جاتا ہے -

(۳) اس گروہ کے بعد ایک اصطلاح آفریں گروہ پیدا ہوا جس کے سرخیل ایک ہندو کایستھہ (لالہ ٹیک چند مولف بہار عجم) اور ایک مسلمان افغان (خان آرزو مولف سراج اللغۃ) تھے ' ان بزرگوں کی وسعت نظر اور تتبع غرب کی یہ کیفیت ہے کہ " بنگلا " کا ایک لغت قائم کرتے ہیں اور پھر " بنگالہ " سے تطبیق دینے کے لیے اخذ و رد کرتے ہیں ' ایک ایرانی شاعر نے ایک سلم ظریفی کے موقعہ پر کہا تھا : بہ از رانیاں ہندوستاں ' اس کا دوسرا مصرع نہایت سخیف تھا ' اس میں ہندی زبان کے ایک فحش لفظ کو کسی قدر غلطی کے ساتھہ نظم کیا تھا ' لغویین نے یہ تو اعتراض کردیا کہ ایرانی ہوکر ہندوستان کی صحیح زبان سے واقف نہیں ' مگر یہ کسی نے نہ کہا کہ مسلمان ہوکر شاعری کی لطافت و طہارت کو فحشا و منکر سے آلودہ و ملوث کررہا ہے ' صائب کا شعر ہے :

نشاط عمر ملاقات دوستداران است

چہ حظ برد خضر از عمر جاوداں تنہا ؟

میرے پاس دیوان صائب خود مصنف کے عہد کا موجود ہے اور اس میں یہ شعر یوں ہی مذکور ہے ' از روے فن بھی اس کی تائید ہوتی ہے ' لیکن اتفاق سے ان بزرگوں کو جو نسخہ ملا اس میں شعر یوں تھا :

نشاط عمر ملاقات دوستداران است

چہ حظ کند خضر از عمر جاوداں تنہا ؟

مفہوم تبدیل ہونے کے لیے اتنی تبدیلی کافی تھی ' حظ کے معنے لذت و راحت کے بن گئے -

(۴) سب سے آخری جماعت فرہنگ اننداج کے ہم صفیروں کی ہے جن کی تحقیق کا مادہ زیادہ تر نولکشور پریس نے بہم پہونچایا تھا ' اس جماعت کے اعلم ملا غیاث الدین رامپوری (مولف غیاث اللغات) تھے ' جن کے تبحر کا یہ عالم ہے کہ " سفسطہ " کو " سفسطاء " فصل القاف میں لکھتے ہیں " فوارہ " کو " پھوارا " کا معرب بتاتے ہیں " نگ " کو فارسی سمجھہ کر " نگین " کا مخفف کہتے ہیں ' و نحو ذلک ' عہد جدید کی ایرانی تالیف " فرہنگ انجمن آرای ناصری " گو تحقیق سے لکھی گئی ' مگر اس کا ماخذ بھی زیادہ تر رشیدی وغیرہ ہیں ' ظاہر ہے کہ فن لغت میں ایسی کتابوں کی کیا وقعت ہوسکتی ہے ؟

(۵) ایک نیا لغت نویس فرقہ مستشرقین فرنگ کا پیدا ہوگیا ہے جن میں دو عجیب اضداد مجتمع ہیں :

(الف) یہ فرقہ اتباع و تقلید سے ایک قدم آگے نہیں بڑھتا ' حتی کہ اغلاط میں بھی اس کا طرز عمل تقلید کو فرض سمجھتا ہے -

(ب) یہ فرقہ اتباع و تقلید کو نہایت مذموم سمجھتا ہے ' خود اجتہاد کرتا ہے ' مگر اس اجتہاد سے جو بات پیدا ہوتی ہے وہ بسا اوقات مغربی ہو تو ہو مگر مشرقی تو کسی طرح نہیں ہوسکتی

اس فرقے کے شغف علمی و سعی تحقیق و نشر علوم و آثار کا میں جس قدر احسانمند ہوں اسی قدر اس کی بے معنے بلند پروازیاں اذیت دیتی ہیں ' جن کی مفصل تشریح بشرط فرصت ایک جداگانہ مضمون میں کرونگا -

(۶) آپ کا یہ بیان شاید زیادہ مبالغہ آمیز نہوگا کہ تلاش کرنے سے جدید ترمیں علوم و فنون کی ان اصطلاحوں کے لیے بھی جن کا مفہوم بالکل ہی نیا ہے ' عربی زبان میں بہت سے الفاظ مل سکتے ہیں ' میں اس ذیل میں فرانسیسی زبان کے بعض علمی مصطلحات کو بطور نمونہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو اپنی تکوین کے ساتھہ ہی عربی لباس میں آئے ہیں ' مثلاً :

(۱) ثروت	Patrimoine: ... ...
(۲) اشیاء مثالی و قیمتی	Choses fonegibles & Ch. Non fonigbles : ... ...
(۳) حق مسیل	Servitude d'aqueduc & Serv. d'ecoulement des eaux : ... ...
(۴) ید	Possession } Occupation }
(۵) استیلاء	Occupation } Appropriation }
(۶) التصاق	Accession : ... ...
(۷) موجبہ و سالبہ	{ Presc. extinctive, Prescription { Acquisitive : ... ...
(۸) حکمی	Interruption Civile—Civile : ...
(۹) استرجاع	Action Paulienne : ... ...
(۱۰) استصناع	Louage d'industrie : ... ...
(۱۱) ودیع	Depositaire : ... ...
(۱۲) ودیعۂ ناقصہ	Depot irregulier : ... ...
(۱۳) ودیعۂ جاریہ	Depot d'hotellerie : ... ...
(۱۴) حیازت	Gage : ... ...

میں بھی لیں - لیکن چونکہ جناب اسی پہلو پر خصوصیت کے ساتھہ زور دے رہے ہیں ' یہانتک کہ جناب کو محض اسی کے واسطے اپنے پچھلے دعوی میں ' جو (بہ قول جناب ہی کے) احتیاطاً اور حفظ آداب تحریر پر مبنی تھا ' ترمیم کرنا پڑی ہے ' اسلیے مجھے بھی مجبوراً کچھہ عرض کرنا پڑتا ہے - جناب ایک ایسے لہجہ میں جو بہ ظاہر تنقید و تنقیح سے ارفع معلوم ہوتا ہے ' ارشاد فرماتے ہیں :

" اب میں مسٹر موصوف کو یقین دلاتا ہوں ' کہ فارسی میں کبھی کوئی پڑھا لکھا آدمی حظ کو لذت ' کے معنی میں بولنے کی افسوس ناک غلطی نہیں کر سکتا - حظ فارسی میں بھی ہمیشہ حصہ اور نصیب کے معنے میں بولا جاتا ہے "

اور اس کے ثبوت میں غالب کا ایک شعر پیش کرنا کافی سمجھا ہے جس میں حظ کو حصہ کے معنے میں استعمال کیا گیا ہے - اس سے قطع نظر کرکے ' کہ منطقی حیثیت سے یہ دلیل آپکے دعوے کے لیے کہاں تک مفید ہے ' مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ واقعات اس قطعی اور غیر مفید فیصلہ کی تائید نہیں کرتے - افسوس ہے کہ بہار عجم وغیرہ اس وقت سامنے موجود نہیں ' ورنہ غالباً بہ قید صفحہ و سطر میں یہ بتا سکتا کہ فارسی کے متعدد لغت نویسوں نے حظ کو لذت و مسرت کے معنے میں استعمال کرنے کی " افسوسناک غلطی " کی ہے - خوش قسمتی سے غیاث البتہ میز پر موجود ہے - اس کی عبارت یہ ہے : " حظ بہرہ و نصیب و در بہار عجم نوشتہ کہ فارسیاں بہ معنے خوشی و خرمی استعمال کنند " (صفحہ ١٧٤ مطبوعۂ کانپور)

اس سے بڑھہ کر یہ کہ مستشرقین یورپ کے فارسی لغات جس قدر میری نظر سے گزرے ہیں ' ان سب میں حظ کے معنے یا تو صرف " مسرت " کے دیے ہیں ' اور یا اسکے یہ معنی ' منجملہ دیگر معانی کے تحریر کیے ہیں ' لیکن ایسا کوئی لغت نہیں گزرا ' جس میں حظ اور لذت کو مرادف قرار دینے کی افسوسناک غلطی نہ کی گئی ہو - آپ کی تشفی کی غرض سے میں چند لغات کی اصل عبارتیں درج ذیل کرتا ہوں ' اور اگر ضرورت ہوئی ' تو اس سے زائد شواہد حاضر کرنے کو تیار ہوں - پروفیسر پامر ' جو کیمبرج یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر ہیں ' اپنے مختصر فارسی ' انگریزی لغت میں لکھتے ہیں :

" حظ (hazz). Pleasure; Delight. حظ کردن To Enjoy " (Concise Persian Dictionary) P. 199 - 200

یعنی 'حظ ' بہ معنی ' لذت و مسرت اور 'حظ کردن' بہ معنی لطف اٹھانا -

ڈاکٹر ویکنس ' جنکا فارسی ' عربی لغت ' رچرڈسن کے مشہور و مستند لغت سے ماخوذ ہے ' لکھتے ہیں :

" حظ (hazz). Happiness " (Wilkin's Persian Arabic and English locubvary".) p. 226.

اس میں میں نے اقتباس نہیں کیا ' بلکہ اس نے حظ کے معنی ' صرف " مسرت " کے دیے ہیں -

مشہور محقق ' ڈاکٹر اسٹین گاس ' اپنے مبسوط لغت میں فرماتے ہیں :

" حظ (hazz). Being blessed with prosperity, ... good fortunes; happiness; pleasure; delight; flavour; taste; a part, portion .... حظ فانی, The fading pleasure; حظ کردن To enjoy; حظ نفسانی Sensual pleasure " (Stringass's Persian and English Dictionary). p. 423.

" یعنی حظ ' کے معنی ہیں جائداد و دولت سے خوش بخت ہونا ' ... مسرت ' لذت ' انبساط ' ذایقہ ' مزہ ' حصہ ' ٹکڑا ' وغیرہ حظ فانی ' یعنی فنا ہونے والے لذات - حظ کردن ' یعنی لطف اٹھانا - حظ نفسانی ' یعنی لذات حسی "

غور فرمائیے کہ یہ اہل لغت ' نہ صرف "حظ" کو لذت کے معنے میں استعمال کرتے ہیں ' بلکہ اس سے جتنے تراکیب پیدا کرتے ہیں ' (حظ فانی ' حظ نفسانی ' حظ کردن ' وغیرہ) ان سب میں بھی حظ کے معنی لذت اور صرف لذت کے لیتے ہیں -

آخر میں یہ کہنا باقی رہ گیا ہے ' کہ میں ایک مدت کی سعی و تلاش کے بعد ' جو اگرچہ یقیناً محدود تھی ' مگر شاید نا قابل لحاظ نہ تھی ' اس نتیجہ پر پہنچا تھا ' کہ مسلمانوں نے اصناف فلسفہ میں سے صرف دو چیزوں کو ہاتھہ لگایا تھا ' الہیات اور منطق قیاس ' اور اس لیے فلسفہ کی جدید شاخوں مثلاً منطق استقراء نفسیات (Psychology) ' علمیات (Epistemology) ' جمالیات (Æsthetics) اور اخلاقیات اپنے جدید معنی میں (Ethics) وغیرہ ' کے متعلق عربی زبان میں مواد موجود نہیں ' لیکن آج مجھہ سے یہ باور کرنے کے لیے ' کہا جاتا ہے کہ :

" فلسفہ میں بہتر سے بہتر صحیح عربی الفاظ مل سکتے ہیں ' بہ شرطیکہ تلاش کیے جائیں " -

یہ دعوی میرے لیے جس قدر حیرت انگیز ہے اس سے زیادہ مسرت انگیز ہے ' بہ شرطیکہ ' اس کی تائید واقعات کی زبان سے ہو ' اور اگر الہلال کی کوششوں سے اس سخت غلط فہمی کا پردہ میرے اور مجھہ جیسے صدہا نا واقفوں کے سامنے سے اٹھہ جاے تو بلاشبہ یہ اسکی ایک قابل لحاظ علمی خدمت ہوگی -

(٢)

—:*****:—

جناب خان بہادر سید اکبر حسین صاحب

جناب والا ! حظ و کرب اور لذت و الم کے مقدمہ میں اگر میری گواہی کچھہ وقعت رکھتی ہو تو آپ اپنا گواہ مجھکو قرار دے سکتے ہیں ' اگرچہ مجھکو شبہ ہے ' راحت و الم کہوں یا لذت و الم ؟ مسٹر عبد الماجد صاحب سے چند روز ہوے الہ آباد میں مجھے ملنے کا شرف حاصل ہوا تھا ' اور میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ تحریر مضامین فلسفہ کے لیے ایک فرہنگ کی ضرورت ہے - انھوں نے کچھہ مشکلات بیان کی تھیں ' اور انکا فرمانا بجا تھا - درحقیقت بڑا کام ہوگا اگر مسٹر ممدوح ایک مجموعہ الفاظ یکجا کرائیں ' اور مغربی خیالات کو اردو میں لکھنے میں مدد ملے -

معلوم ہونا چاہیے کہ الفاظ حظ و کرب یا لذت و الم کن انگریزی لفظوں کے مقابلے میں تحریر کیے جاتے ہیں - غالباً پین اینڈ پلیژر - مسٹر ماجد علی صاحب کا ایڈرس ارشاد ہو تو ارادہ ہے کہ ان سے مراسلت کروں -

تبصرة الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر عسقلانی - خدا بخش خاں کے کتبخانہ کے ایک نایاب قلمی نسخہ سے چھاپی گئی - کاغذ ولایتی صفحہ ٥٦ قیمت صرف ٨ - آنہ علاوہ محصول ڈاک - صرف ٥٠ کاپیاں رہگئی ہیں - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ - بیکر ہوسٹل مدرسہ عالیہ دھرمتلہ - کلکتہ -

(۳)

کانپور سے میں ابھی واپس آیا ہوں ' مجھے افسوس ہے کہ بلوائے کانپور کے متعلق اکثر نہایت ضروری واقعات اخبارات میں نہیں آئے ہیں ' درحقیقت اب تک جو کچھہ شائع ہوا ہے اسکے پڑھنے سے اون ھیبت ناک واقعات کا صحیح اندازہ ہونا ممکن ہی نہین جو ۳ - اگست کو کانپور میں پیش آئے ہیں -

مسجد میں داخل ہوتے ہی جو چیز پہلے نظر آتی ہے وہ محراب والی یعنی مسجد کی پشت والی دیوار پر گولیوں کے نشانات ہیں' یہ نشانات اکثر چھت کی سطح زیریں پر بھی نظر آتے ہین ' لیکن جو بات سب سے زیادہ توجہ کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ مسجد کے اندر بھی محراب مسجد سے ۲ - فٹ کے فاصلے پر دونوں جانب گولیوں کے بے شمار نشان ہیں بظاہر یہ کسیطرح ممکن نہیں معلوم ہوتا کہ یہ نشانات بیرون مسجد سے چلائی ہوئی گولیوں کے ہون' یہ نشانات اوسی صورت مین پڑسکتے ہین کہ پولیس نے اندر آکر فیر کیے ہوں -

خون کے نشانات اور بڑے بڑے چکتے بہت سے دیکھے گئے ' مسجد مین داخل ہوتے ہوے ممکن نہین کہ اوس خون آلودہ نشان پر نظر نہ پڑے جو چوکھٹ کے اوپر کے حصہ پر پڑا ہوا ہے ' یہ خون آلودہ نشان اس امر کی مزید شہادت ہے کہ خدا کے گھر مین تعدی و خون ریزی کیگئی - موقع پر مسلم پولیس کی خونریزی اس منظر کی ھیبت مین اور بھی اضافہ کرتی ہے ' مگر ساتھہ ہی دیکھنے والے کو اوس مشہور مثل کی صداقت بھی جتاتی ہے کہ " گھوڑے کی چوری ہو جانے کے بعد اصطبل کے دروازہ مین قفل ڈالنا بے سود ہے " -

اگر مسٹر ٹائلر پہلے ہی احتیاط سے کام لیے ہوتے اور مسجد کی طرف مسلم پولیس متعین کردیے ہوتے تو غالباً بلوہ ہی نہ ہوتا ' آخری چیز جو مسجد مین مجھے دکھائی گئی وہ چند دریان تھین جو اون مقتولین و مجروحین کے خون مین ڈوبی ہوئی ہین جن پر مجسٹریٹ کے حکم سے فیر کیے گیے -

مسٹر ٹائلر کی عنایت سے میں جیل اور ھسپتال میں بھی جاسکا' میں نے مولانا آزاد سبحانی اور اون کے دوستوں کو جیل کی تکلیف دہ زندگی میں روزہ دار اور مطمئن و بشاش پایا' بہت دیر تک ان صاحبوں سے باتیں ہوتی رہیں ' میری روانگی سے کچھہ پہلے مولانا آزاد نے اپنے ھندوستانی ہم مذہبوں تک پہونچانیکے لیے مجھے ایک پیغام دیا ' اونھوں نے فرمایا کہ " مہربانی کرکے مسلمان بھائیوں سے کہدیجیے کہ وہ ہماری رہائی کی فکر میں اپنے اپکو پریشان نہ کریں بلکہ مسجد کی حفاظت کے لیے کوشش کریں " - کل ایک سو پانچ مسلمان اس جیل میں زیر حراست ہیں جن پر مقدمہ چلایا جانے والا ہے -

جیل سے میں ھسپتال گیا جہاں عمارت کے ایک گوشہ میں ۳ - اگست کے زخمی پڑے ہوے ہیں' ۱۰ - تاریخ کو جب میں اون لوگوں کو دیکھنے گیا ہوں اونکی تعداد ۲۵ - تھی ' انمیں سے دو (اشفاق الہی - نور الہی) محض بچے ہیں' ایک ۱۱ سال کا ہے اور دوسرا ۱۳ - برس کا ہے ' اشفاق الہی کے دماغ میں گولی لگی ہے ' جسکے صدمہ سے وہ لب گور تھا ' ڈاکٹر نے مجھہ سے کہا کہ نور الہی بھی چند گھنٹوں کا مہمان ہے - وہ بڑا دردناک منظر تھا جب میں نے ان دونوں بچوں کو برابر برابر دو چارپائیوں پر پڑے ہوئے دیکھا ' اشفاق الہی بالکل بے ہوش تھا - لیکن نور الہی کی بہکی ہوئی باتیں سننے والے کو یہ بات یاد دلاتی تھیں کہ حکومت برطانیہ کی تاریخ میں کبھی کسی مجمع پر' خواہ یہ ہی صورت واقعہ ہو جو کانپور میں پیش آئی یا اس سے بھی زیادہ سخت ہو' اس طرح گولیاں نہیں چلائی گئی ہونگی -

سنہ ۱۹۰۷ ع میں جو بلوہ کلکتہ میں ہوا تھا وہ ہم میں سے اکثروں کو اچھی طرح یاد ہوگا' بقرعید کے موقع پر کلکتہ و تتاولی کے بارے تو اوسی زمانہ میں ہوئے ہونگے جب سر جیمس مسٹن گورنمنٹ کے سکریٹری مالیات تھے ' لیکن کیا اس طرح کلکتہ کے پریسیڈنسی مجسٹریٹ اور تتاولی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بلوائیوں کے قتل عام کا حکم دیا تھا جس طرح ہز مجسٹی کی رعایا مجسٹریٹ کانپور کے حکم سے ذبح کی گئی ؟

اس بے رحمی سے تو میرے خیال مین کبھی بندر بھی نہ مارے گئے ہونگے -

مین اپنے موضوع سے دور ہوگیا' مین نے زخمیوں کے زخم دیکھے' اون مین سے جو کوئی گفتگو کرسکتا تھا اوس سے مین نے دریافت کیا کہ اوس نے کیونکر اور کس صورت مین زخم کھایا ہے ؟ مجھے اسکی ضرورت نہین ہے کہ عدالت کے فرائض اپنے ذمہ لے کر یہ بیان کروں کہ یہ لوگ کس طرح اور کیوں اوس وقت مسجد کے نزدیک موجود تھے ؟ لیکن کیا یہ امر قابل غور نہین ہے کہ بہت سے لوگ جنکے چہرے لگے تھے چھریاں کھا کر بھاگے ' پولس نے اون پر سختی سے حملہ کیا اور کرچوں ' بھالوں ' اور سنا تو ہے کہ تلواروں تک کا استعمال نہایت آزادی کے ساتھہ کیا گیا ' اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ محض بندوق ہی سے کام لیا گیا' مگر کوئی امر اس سے زیادہ حقیقت واقعہ سے بعید نہین ہوسکتا -

اصل واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گولیاں چلانے کے بعد بھی پولس نے بھالوں اور کرچوں وغیرہ سے مجمع پر نہایت وحشیانہ حملہ کیا ' اگر زخمیوں کے بیان کو صحیح مانا جاے تو پولس کا یہ حملہ نہایت سخت اور وحشیانہ تھا -

اگر مجروحین کے بیان سے قطع نظر بھی کرلی جاے تب بھی زخمیوں کی جو کیفیت تھی اوس کے دیکھنے سے خود ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زخم ایسے لوگوں کے لگائے ہوے ہین جو جوش انتقام کی آگ سے شرر بار ہورہے تھے ' بھالوں اور بندوقوں کے کندوں کے زخم اکثر پشت اور سر کے پچھلے حصوں پر تھے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں پر اسوقت وار کیا گیا جبکہ وہ بھاگ رہے تھے -

باوجود اسکے ہز آنر ہمارے افسروں کی انسانیت سے بہت متاثر نظر اتے ہیں ' اسی طرح پولیس کے اس طرز عمل سے کہ " بلوے کے فرو ہوتے ہی اونھوں نے نہایت فراخ دلی سے مجروحین کی مدد کی اور اوس حالت میں جو کچھہ آرام اونکو پہونچانا ممکن تھا وہ پہونچایا " اور پھر اس طرز عمل سے کہ " مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی سرکردگی میں پولیس نے تمام اس قسم کے فضول افعال سے اجتناب کیا جن سے انتقام کی بو آتی ہے" ہز آنر متاثر ہوے بغیر نہیں رہے -

کیا کرچوں' بھالوں' لکڑیوں' ڈنڈوں کا استعمال بھاگے ہوے لوگوں اور اون زخمیوں پر جو زخم کھاکر گرچکے تھے ایک ایسا فعل نہیں ہے جس سے انتقام کی بو آتی ہے ؟ چوتھی اور پانچویں اگست کو اپنے دوران قیام کانپور میں سنا ہے کہ ہز آنر تین مرتبہ ھسپتال تشریف لیگئے ' ہز آنر نے ذیل کے اشخاص کے زخموں کو بچشم خود دیکھا ہے :

عبدالواحد - عبد الشکور - اعظم خان - محمد خان - عطا حسین - عبد اللہ - امیر الدین - علاؤ الدین - بخت علی - اور سلیمان - کیا زخمیوں کی حالت اور زخموں کا محل و موقع ہز آنر کے افسروں کی انسانیت کو ثابت کرتا ہے ؟ اور کیا زخموں کے دیکھنے کے بعد یہ

شئون داخلیہ

واقعہ ۹ کانپور

رویت و روایت

۱

کلکٹر کانپور نے بلوے کے شہیدوں کی تعداد صرف بائیس بتلائی ہے - یہاں کے عام مسلمانوں کے خیال میں اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے اس خبر کو عام شہرت حاصل ہے کہ اکثر زخمی بھی شہید ہوگئے اور انکو ٹھیلوں پر لادکر لیجاکے دریا میں بہا دیا - یہاں پر اکثر مقاموں سے جو بیرسٹر آئے ہیں وہ ان خاص خاص لوگوں سے کچھہ معمولی طور پر حالات دریافت کرتے ہیں جو نہ موقعہ واردات پر موجود تھے اور نہ بعد میں پہونچے - انکو معلوم ہے کہ جو ملی خیرخواہ لیڈر قوم کے تھے سب حوالات میں بھردیے گئے اور جو باقی ہیں وہ بیچارے قانونی شکنجے میں ایسے کھینچے ہوے ہیں کہ ذرا ہاتھہ پانوں ہلائیں اور حوالات کے سپرد کردیے جائیں کہ یہ اشتعال میں شریک تھے گو وہ یہ کرسکتے ہیں کہ جو بیرسٹر صاحبان تشریف لائے ہیں انکی توجہ اسطرف مبذول کرادیں - اکثر شہید مسجد متنازع کے قرب و جوار کے ہیں اگر دس آدمی چاہیں تو تین گھنٹے میں اسکا پتہ لگاسکتے ہیں اور اس بناپر [illegible] کو تقویت ہوجائیگی - سر بیرسٹروں کے یہاں آنے کی خبر ہے - پانچ چھہ بیر [illegible] دوسرے دن سے یہاں پر موجود ہیں مگر اسکی کسی کو فکر نہیں - ایک آیا دوسرا گیا - بہرحال یہ کیفیت ہے تار نہیں ٹوٹتا

سرکاری بیان پر ہم جرح نہیں کرنا چاہتے لیکن دوسرے جانب کیا خود مظلوموں کا یہ بیان نہیں ہے کہ اصل میں یہ بلوا پولیس کے تشدد سے ہوا - مسلمان صرف جھنکے کو مسجد کے منہدم حصہ پر نصب کرنے گئے تھے - پولیس کو خیال پیدا ہوا کہ یہ مجمع شروع ہوگیا مسجد بنانے کی غرض سے آیا ہے اسنے تشدد شروع کیا یہاں بھی جوش میں کسے خیال تھا - ترکی بہ ترکی جواب - اہل پولیس بھاگ کھڑے ہوئے - کوتوال شہر آئے اور طرفین سے اینٹوں کا مینھہ برسایا گیا - کوتوال بھی وہاں سے غائب ہوئے - پھر کلکٹر صاحب مع سواروں اور پیادوں کے آئے اور انھوں نے دور ہی سے فیر کا حکم دیا - دو یا تین فیر اوپر کیطرف کرکے پھر بلوا کرنے والوں کیطرف فیر کیے جانے لگے اینٹوں سے ترکی بہ ترکی جواب دیا گیا - پھر کہاں بندوق اور برچھے اور کہاں اینٹ کی بوچھار - پندرہ منٹ کے اندر لاش پر لاش گرگئی - مگر قدم پیچھے نہیں ہٹایا - سب اسی جگہ شہید اور زخمی ہوکر گرپڑے تماشائی کئی ہزار کی تعداد میں جمع تھے یہ کیفیت دیکھکر بھاگے -

کیا یہ واقعہ نہیں کہ سوار آگے بڑھے جو لوگ مسجد بنا رہے تھے ان لوگوں کو گرفتار کرلیا اور گلیوں اور گھروں میں گھس کر جو تماشائی بھاگے جاتے تھے انپر بھی حملہ کیا - اکثر بھاگ گئے اکثر زخمی ہوئے اور مرے - جن میں کئی ہندو تھے -

کیا یہ تسلیم کہ کلکٹر نے کوئی زیادتی نہیں کی اور مسلمانوں کا پہلے سے بلوے کا ارادہ تھا اور ایک مولوی نے مسلمانوں کا جوش بہت بڑھا دیا بالکل جھوٹ نہیں ہے ؟

کیا کلکٹر نے گرفتاران بلا کو سخت اذیت نہیں دی ؟ - یعنی بندوق کے کندوں سے اکثر کو نہیں پٹوایا اور سخت و سست نہیں کہا ؟

ممکن ہے یہ واقعات غلط ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ صحیح نکلیں لیکن گورنمنٹ کو غور کرنا چاہیے کہ ایسی حالت میں کہ عامۃ الناس حکام کانپور کو ایک فریق سمجھہ رہے ہیں کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ ایک خاص غیر سرکاری کمیشن کے ذریعہ سے جسکو عام اعتماد حاصل ہو ان معاملات کی تحقیق و تمحیص کرائی جاے ؟

اگر مسلمانوں کا پہلے سے ارادہ ہوتا تو تیس ۳۰ - پینتیس ۳۵ - ہزار آدمی شہر میں موجود تھا انکو لانے میں کونسا امر مانع تھا ؟ اور کچھہ نہیں تو ایک ایک ڈنڈا ہی لیتے آتے یا جو جس کے پاس ہوتا - مولوی صاحب نے کون سی بات خلاف قانون کہی تھی ؟ انھوں نے کیا یہی نہیں کہا تھا کہ "یہ ایک چانس ہم اور سرکار کو دیتے ہیں اگر ابکی بھی ہماری آرزوئیں برٹ کی ٹھوکروں سے پامال کردی گئیں تو ہم خود مسجد بنانے کی کوشش کرینگے" - (ناظر)

(۲)

کانپور کے شفاخانے میں ایک زخمی بچہ تڑپ رہا ہے - ۳ - اگست کے مقتل میں یہ مجروح ہوا ہے اور اب اس وقت بڑی بے تابی سے اپنی ماں کو یاد کرکے کہہ رہا ہے :

اے میری پیاری اماں ! تو اسوقت کہاں تھی جسوقت زہر کی بجھی ہوئی چھری میرے اس ننھے سے جسم میں تیرائی گئی تھی اور میں اپنے خون میں لوٹ رہا تھا - ہاے تو اسوقت ہوتی تو کیا کرتی ؟ مجھے گود میں لے لیتی اور میرا خون ناحق جو تو نے ۱۱ - برس سے اپنا خون پلا پلا کے پالا تھا اپنے دوپٹہ سے پونچھتی جاتی مگر اچھا ہوا کہ تو نہ ہوئی - اب میرے زخموں کا درد جو میرے زخموں کے ٹانکے ٹوٹ جانے سے اور بھی بڑھ گیا ہے مجھے ایک لمحہ بھی چین نہیں لینے دیتا - ایک سنگین کا زخم کاری جو میرے پہلو میں ہے یہی کمبخت مجھے کچھہ ساعت کا مہمان بنائے ہوئے ہے - اے میری ماں ! آ اور میرا آخری دیدار کرلے مگر ہاے ! تو یہاں کیسے آسکتی ہے ؟ سنگینوں کے پہرے میں میں دم توڑ رہا ہوں - میں جانتا ہوں کہ تیرے کلیجے میں آگ لگی ہوگی مگر گھبرا نہیں میرا خون ناحق وہ خون نہیں ہے جو مسٹر ٹائلر کے دامن سے بغیر میرا خونبہا لیے ہوے دھل سکے -

اے ہندوستان کے مسلمانو ! تم اگر دیکھہ سکتے ہو تو میرے پاس آؤ تمہاری قوم کا ایک ۱۱ - برس کا بچہ دم توڑ رہا ہے - میں اسوقت اپنے رسول کی گود میں ہوں تمہاری قومی ہمدردی کا انحضرت سے تذکرہ کرونگا - میں نامراد اسوقت دنیا سے جا رہا ہوں - میرے ننھے ننھے ہاتھوں سے میرا سلام لو میری بس یہی خواہش ہے کہ تم اپنی اس مچھلی بازار کانپور کی مسجد کو جس پر میرے خون کی چھینٹیں ابتک نمایاں ہیں ہاتھ سے نہ جانے دو - تم ڈرو نہیں میرا پیغام لیڈی ہارڈنگ کو پہونچا دو جنھوں نے ۴ - جون کو اعلان کیا تھا کہ جسقدر ننھے ننھے یتیم بچے اور بیکس لڑکے ہیں میں انکی ماں ہوں - کیا میری ماں یہ سنکے چپ ہو جائیگی کہ اسکا ایک بچہ مسٹر ٹائلر کے ظالمانہ حکم کی بدولت چور چور کردیا جاے اور وہ کچھہ نہ کرے جبکہ سب کچھہ کرسکتی ہے -

اے قوم اگر تو نے جائز طریق پر کچھہ نہ کیا اور چپ ہورہی تو میرے خون کی جوابدہ روز قیامت ہوگی - انا للہ و انا الیہ راجعون -

(نیاز - فتحپوری)

اس سے کیا ہوتا ہے کہ ہز آنر ایک مولویصاحب سے مشورہ کرتے ہیں جن کی ایک درخواست اوس جایداد کی واگذاشت کے لیے لوکل گورنمنٹ کے سامنے پیش ہے جو سنہ ۱۸۰۷ع میں ضبط ہوگئی تھی ؟ - یا ہز آنر محض خان بہادروں سے استفسار راے کرتے ہیں ؟ استفسار بھی قانون اسلام کے متعلق ! اور وہ بھی ایسے حضرات سے جن کے معلومات ہز آنر سے بھی کم ہیں ' سب باتوں سے قطع نظر بھی کرلیجیے تب بھی جو شخص موقع کو جاکر دیکھیگا وہ سواے اس کے اور کچھہ نہیں کہہ سکتا کہ منہدم شدہ عمارت مسجد کا ایسا ہی ایک حصہ تھی جیسے کہ اور ہیں ' ہمیں مندرجہ بالا کاموں کیلیے ڈیڑھہ لاکھہ روپے کی ضرورت ہے' کیا اوس قوم کے لیے یہ رقم کچھہ بہت ہے جس نے دور افتادہ ترکوں کیلیے (۷۰) ستر لاکھہ کے قریب بھیجے ہیں اور تیس لاکھہ علیگڈہ مسلم یونیورسٹی کیلیے جمع کردیے ؟ - ہرگز نہیں -

اسوقت نہ ترکوں کو یاد کرو اور نہ یونیورسٹی کے خواب دیکھو ' جب تک کہ یہ بے حرمتی کا دھبہ اور یہ ناانصافی ' جو ابھی ابھی اس سلسلے میں ہماری قوم کے ساتھہ کی گئی ہے ' قائم رہے ؟ رعایاے برطانیہ ہونے کی حیثیت سے اپنے فرایض سے نہ بھاگو اور اپنے حقوق کے استعمال کرنے سے دریغ نکرو -

مانا کہ مسٹر ٹائیلر شاید بہت ہی طاقتور شخص ہوں ' مگر کیا برطانی قوم اون سے زیادہ طاقتور نہیں ہے ؟ اور کیا سر بیمفا للڈفلڈ طاقتور نہ تھے ؟ روہیلکھنڈ کے مسلمانوں کے ایک ادنی نیازمند کی حیثیت سے ' میں اس تحریک کے لیے ' جو میں نے بیان کی ہے ' ڈھائی سو روپے بھیج رہا ہوں ' مجھے امید ہے کہ روہیلکھنڈ کے مشہور قوم پرست ' اپنے کانپوری ہم مذہبوں کی مالی امداد کرنے میں دریغ نہ کرینگے - اسلام اس ملک میں ہر مسلمان سے مسلمانان کانپور کی خاطر اپنے تمام فرایض کو سرانجام دینے کا متوقع ہے ' اور خداے اسلام خود اس غرض کے لیے اپنے بندوں سے قرض مانگ رہا ہے - فمن ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً یضاعفه له ؟

آنریبل ' سید رضا علی - بی - اے - ایل - بی
وکیل ہائی کورٹ الہ آباد

(٤)

مچھلی بازار کانپور کے حادثے میں بہت سے بیگناہ مسلمان شہید ہوے ہیں اور ایک تعداد کثیر مسلمانونکی زیر حراست ہے آنکی امداد کے لیے لکھنو میں ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے' جس کا منشاء شہداء کے پس ماندوں کی مالی امداد اور ملزموں کے مقدمات کی پیروی کرنا ہے - اعزازی خازن سید ظہور احمد صاحب وکیل ہائیکورٹ لکھنو مقرر ہوے ہیں' زر چندہ خازن صاحب موصوف کو بھیجنا چاہئے یا الہ آباد بنیک میں جس سے کہ اس کمیٹی نے حساب کھولا ہے ' داخل کردیا جالے اور اسکی اطلاع خازن صاحب موصوف کو دیجائے -

(محمد وسیم - بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ - آنریری سکریٹری)

(٥)

۱۴ اگست سنہ ۹۱۳ ع کو انجمن معین الاسلام (کلکتہ) کے ماتحت ایک کمیٹی قائم ہوئی جس کے اغراض و مقاصد صرف اسی حد تک محدود ہیں کہ اہل و عیال شہداے کانپور کی امداد کرے ' زخمیوں اور قیدیوں کو مالی مدد دے اور مقدمات کے لیے کافی سرمایہ بہم پہونچالے - کمیٹی نے مختلف ذرایع سے چندے وصول کرنے کی تدبیریں شروع کردی ہیں (مخبر)

(٦)

حکام کانپور کی بے عنوانیوں کو ملحوظ رکھتے ہوے قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسٹر ٹائلر ' مسٹر سیم ' صاحب سوپرنٹنڈنٹ پولیس' اور پولیس وغیرہ کے دوسرے افراد و اشخاص پر' جو مسلمانوں کے قتل و نہب و عدوان و غارت میں ' بشرطیکہ تحقیق کے بعد اشاعات عامہ صحیح نکلیں تو' نہایت شرمناک حصہ لے چکے ہیں ' کیوں نہ باقاعدہ مقدمات دائر کیے جائیں ؟ میری راے میں ایسا ضرور ہونا چاہئے (حکیم ایم - رکن الدین ' دانا)

(۷)

شہداے کانپور ! تم حق و صدق کے لیے شہید ہوئے یا نفسانیت کے لیے ؟ نفسانیت پیش نظر تھی تو ویل لکم ثم ویل لکم ' اور اگر اسلام کی راہ میں شہادت ہوئی تو کیا تمہاری خدمت اب ہم پر صرف اتنی ہی فرض ہے کہ زمین کے ایک گوشہ میں تمہیں ہم سونپ دیں ؟ اور کیا تمہارا حق زمین پر اب صرف اسیقدر رہ گیا ہے کہ زمین کا کچھہ حصہ لیکر تم ہمیشہ کیلیے اوس میں راحت کی نیند سو رہو ؟ نہیں تم تو ساری نعمتوں کے حقدار ہو - اور تمہارے خدا نے تمہیں اسی لیے بلایا ہے کہ وہ سب کچھہ تمہیں دیدے جسکے تم مستحق ہو -

اے وہ لوگو کہ ایک مرتبہ موت و حیات کی کشمکش سے چھوٹکر ہمیشہ کے لیے فنا و زوال سے محفوظ رہوگے - کیا تم اُن زخمیوں کو اپنے ہمراہ لینا پسند نہ کروگے جو قید میں جاں بلب ہیں ؟ کیا تم ایک مرتبہ مرکو لازوال حیات کو حاصل کرلوگے ' اور یہ بد نصیب اسی طرح اپنی موت کی ایڑیاں رگڑتے رہیں گے -

اے زمین ! تو جسقدر عزت کرسکے کرلے - کیونکہ یہ بہت جلد تجھے جدا ہوکر اپنے خدا کے پاس ہمیشہ کیلئے جانیوالے ہیں - تجھے بہت سی لاشیں میسر ہونگی بہت سے مخلصین ' بہت سے ہمدرد - بہت سے جوانمرد و بہادر ' بہت سے محبان وطن ' اور جاں نثاران ملت کی لاشیں تجھپر تڑپیں گی - لیکن یہ پرستاران دین حق ' یہ شہداے اللہ اکبر کی لاشیں ہیں ' یہ تجھے پھر کبھی نہ ہاتھہ آئیں گی - جتنا پیار اور محبت کرنا ہو کرلے - کہ وقت کم ہے - اور یہ بہت جلد تجھسے رخصت ہونیوالی ہیں -

اور اے آسمان ! تو بھی ان مظلوم لاشوں پر جتنا تاسف کرسکتا ہے کرلے - انکو ' کہ ان کی نگاہیں اب خود دنیا اور اوس کے تمام سامان و اسباب سے پھر گئیں - خوب اچھی طرح دیکھہ لے - کہ اس وقت کے بعد پھر ہمیشہ ان کے دید کے لیے تیری آنکھیں ترسینگی - مگر تجھے دیکھنا نصیب نہ ہوگا اور اس دن کے لیے گواہ رہ جس دن کہ خداوند قہار و جبار کا تخت انصاف بچھایا جالے گا ' ظالم و مظلوم ' قاتل و مقتول ' دو نو حاضر کیے جائینگے - یہ مقتول لاشیں اگر واقع میں مظلوم و بے قصور تھیں تو اپنے قاتلوں کا دامن تھامکر " بای ذنب قتلت " کے معنے پوچھینگی اور اپنا سرخ خونیں کپڑا ہاتھہ میں لیے ہوئے باری تعالے کے سامنے حاضر ہوکر انصاف کی طالب ہونگی -

چوں بگذرد نظیری خونیں کفن بحشر
خلقے فغاں کنند کہ این داد خواہ کیست

(ابوالحسنات)

نہیں کہا جاسکتا کہ پولیس نے اپنے جذبات انتقام کی عنان ڈھیلی نہیں ہونے دی ؟ اگر ہم ایک شخص کو دیکھیں جسکے کرچیں بھوکی گئی ہوں' بندوقوں کے کندوں اور لاٹھیوں سے اوسکو زخمی کیا گیا ہو' دراں حالے کہ وہ پہلے ہی بندوق کے چھروں سے گرچکا ہو' تو اس سے پولیس کی انسانیت کا ثبوت تو کہیں نہیں ملتا -

با وجود اس کے کہ ہزآنر کا قول بھی ہے اور خیال بھی کہ " امن عام میں سخت اور غیر معمولی خلل واقع ہوا اور حکام اس امر پر مجبور ہوے کہ اوسکو روکنے کے لیے جسقدر پولیس اونکے پاس تھی اوسکو کام میں لائیں " ابھی تو یہی ثابت کرنا ہے کہ آیا امن عام میں خلل واقع ہوا بھی تھا یا نہیں ؟ جو زخمی مجھسے گفتگو کرنے کے قابل تھے اونکو تو یہ عام شکایت تھی کہ اونپر محض اسلیے فیر کیے گئے اور محض اسلیے انکو زخمی کیا گیا کہ اوس دن وہ اتفاقاً مسجد کے قریب موجود تھے ' خیر یہ معاملہ تو عدالت میں طے ہوگا -

یہ سب گو کہ اوس برتاؤ سے خوش تھے جو حوالات میں اونکے ساتھہ کیا جارہا ہے لیکن پولیس کی " انسانیت " کی لمبی چوڑی داستانیں سناتے تھے ' ہم نہایت زور و شور سے سن رہے ہیں کہ گرفتاریوں میں نہایت احتیاط برتی گئی ہے' لیکن جو کچھہ میں نے کانپور میں سنا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے کئی دن بعد تک نہایت ہیبت ناک حالت رہی ' اس امر کا ثبوت خود مسٹر ٹائلر کا وہ اعلان امن ہے جو پانچویں چھٹی اگست کو انہوں نے شائع کیا ہے ' اگر اهل شہر انتہائی خوف اور بد حواسی کی حالت میں نہ تھے تو اس قسم کے اعلان شائع ہونے کی کیا ضرورت پیش آئی ؟ بعض اخبارون کے کارسپانڈنس نے بارے کے متعلق متعدد مسلمانوں سے ملاقات کی تاکہ حکام کے طرز عمل کی نسبت لوگونکے خیالات معلوم کریں ' لیکن آپ امید کرسکتے ہیں کہ اس حالت میں جبکہ انتہائی ہیبت چھائی ہوئی ہو لوگوںکے صحیح خیالات انکو معلوم ہوسکیں گے ؟ دراں حالیکہ اس قسم کے خیالات میں مسٹر ٹائلر کی جلد بازی اور بے پروائی پر حرف زنی ہوتی ہو ؟

یہ واقعہ بھی قابل غور ہے کہ باوجود اس کے کہ بہت سے کابلی عید گاہ کے جلسہ میں اور مسجد کے نزدیک موجود تھے' اور باوجود اس کے کہ وہ اشتعال انگیز گفتگو کر رہے تھے' اون میں سے کسی ایک شخص کے بھی ذرا سی چوٹ نہیں آئی اور نہ اون میں سے کوئی پکڑا گیا کانپور میں خیال یہ ہے کہ کابلی خاص طور پر اس کام کے لیے متعین کیے گئے تھے کہ لوگوں کو بھڑکائیں اور بلوہ کرائیں ' بہر صورت یہ ایک واقعہ ہے ' جو اون لوگوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے ' جو بلواے کانپور کے اسباب کی تحقیقات کریں -

اس سلسلے میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ مسٹر ٹائلر کے ذریعہ سے جو خود یقیناً ایک فریق ہیں ' اس واقعہ کی تحقیقات پبلک کو هرگز مطمئن نہیں کرسکتی -

جو لوگ بلوائی کہے جاتے ہیں صرف انہیں کا طرز عمل اس قابل نہیں ہے کہ اوس کی تحقیقات کیجائے ؟ بلکہ مسٹر ٹائلر نے خود بھی کچھہ کم حصہ نہیں لیا ہے ' اگر یہ خواہش ہے کہ تفتیش کرنے والوں پر پبلک بھروسہ کرے اور وہ الزامات کو غیر طرفداری کے ساتھہ تقسیم کردیں ' تو یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا ' تاوقتیکہ گورنمنٹ سرکاری اور غیر سرکاری لوگوں کا ایک ایسا کمیشن قائم نہ کرے جسمیں یورپین اور مسلمان دونوں ہوں ' کمیشن کو پورے پورے اختیارات حاصل ہوں کہ وہ اوس بلوہ کے اسباب کی اچھی طرح تفتیش کرے' اور دیکھے کہ مسٹر ٹائلر کا یہ عمل کہانتک حق بہ جانب تھا کہ اونھوں نے فیر کرنے کا حکم دیا ' اور پندرہ منٹ تک گولیوں کی بارش کو جاری رکھا ' جس میں خود مسٹر ٹائلر کو اعتراف ہے کہ ٥٠٠ کارتوس استعمال ہوئے' انصاف اور اصول حکومت اسی کا متقاضی ہے کہ مسٹر ٹائلر ایک منٹ بھی کانپور نہ رہنے دیے جائیں ' اس مبادلہ سے گورنمنٹ کی عظمت کو نقصان پہونچنے کا کوئی سوال پیش نہیں آسکتا - کسی کی خواہش نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اونکا درجہ توڑا جائے یا اون پر تہدید کیجائے ' جب تک کہ اچھی طرح تفتیش کرنیکے بعد اونکا قصور ثابت نہ ہوجائے اونکا درجہ اسی طرح قائم رہے -

میں ہزآنر کی انصاف پسندی سے اپیل کرتا ہوں' وہ غور فرمائیں کہ آیا ایسی حالت میں کہ مسٹر ٹائلر ضلع کے حاکم اعلی رہیں کیونکر اون ١٣٠ - آدمیوں کے حق میں ' جو اسوقت زیر حراست ہیں ' منصفانہ عدالتی کارروائی کی امید کیجا سکتی ہے ؟ اور باتوں سے قطع نظر کرکے بھی یہ سوال باقی رهتا ہے کہ کیا اونکی موجودگی مقامی پولیس کو جائز اور نا جائز طریقوں سے ملزموں کے خلاف ثبوت بہم پہچانے کی محرک نہ ہوگی ؟ اب بھی شکایتیں کی جارهی هیں کہ ایک ضرورت سے زیادہ کارگزار افسر پولیس نے گواهوں سے اپنی مرضی کے مطابق شہادت دلانے کے لیے جبر و تشدد سے کام لیا ہے -

اب همیں دیکھنا ہے کہ ایندہ همکو کیا کرنا ہے - کیا هم هاتھہ پر هاتھہ پر رکھے رهینگے ؟ اور اون لوگوں کی لیے کوشش نکرینگے ؟ هماری خودداری سے یہ امر بعید ہے کہ مقتولین کے پسماندہ ناچار و بے یار و مددگار رهیں' سب سے زیادہ اهم تو یہ سوال ہے کہ کیا هم مسجد کے منہدم شدہ حصہ کی واپسی کیلیے تمام قانونی اور باقاعدہ کوششوں سے قطع نظر کرلیں ؟

هم نے اس فیصلہ کے خلاف هزآنر سے اپیل کی تھی ' لکھنؤ میں ١٥ آگست کو هزآنر نے اس اپیل کی سماعت بھی فرمائی' جس کا نتیجہ ظاهر ہے' بدقسمتی سے اپیل کی سماعت سے پہلے ڈگری جاری ہو چکی تھی' فرض کرلیجیے کہ سر جیمس مسٹن مسٹر ٹائلر کے هم آواز هیں ' تو کیا حضور وایسراے کو یہ اختیار سے نہیں ہے کہ کانپور میں همارے ساتھہ جو نا انصافی هوئی ہے اوسکا مداوا کریں ؟ - کیا هم وزیر هند کی خدمت میں ایک وفد (ڈیپوٹیشن) نہیں بھیج سکتے جو همارے معاملہ کو انڈیا هاؤس (دفتر وزارت هند) کے سامنے پیش کرے ؟ کیا اوس دارالعدل میں بھی جسکا نام پارلیمنٹ برطانیہ ہے اور جس نے همیشہ سے ' هندوستان اور هندوستانیوں کے ساتھہ انصاف کیا ہے ' همارے ساتھہ انصاف نہ کیا جائیگا ؟ -

هم کو عظیم الشان برطانی قوم کی عدل پروری اور انصاف پسندی پر بھروسہ هونا چاهیے' همیں شورش جاری رکھنی چاهیے اور تمام قانونی اور باقاعدہ طریقوں سے اپنے مقصد کے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاهئے - اگر هماری شکایات محض خیالی نہیں هیں ؟ اگر منہدم شدہ حصہ اصل مسجد کا حصہ ہے ؟ اگر قانون اسلام کی رو سے کوئی وقف کسی دوسرے کام کے لیے منتقل نہیں کیا جاسکتا ؟ غرضکہ اگر همارے مولوی اور ماهرین قانون اسلام کو مسٹر ٹائلر اور مسٹر سم سے بہتر جانتے هیں ؟ تو همیں یقین رکھنا چاهئے کہ هم ضرور کامیاب هونگے - هماری قوم نے اپنے اون هم مذهبوں کی تکالیف رفع کرنیکے لیے جو ٹرکی میں رهتے هیں ' نہایت فراخ دلی سے چندے دیے هیں ' کیا وہ اپنے کانپوری عزیز و اقربا کو افلاس میں مبتلا دیکھہ سکتے هیں ؟ کیا وہ ان زخمیوں کو بے کسی کی حالت میں مر جانے دینگے ؟ کیا وہ اس سخت بے حرمتی کے دھبے کو مٹانے کی تمام قانونی کوششیں نکرینگے جس نے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سخت احساس پیدا کردیا ہے ؟

مسیحا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدہ کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشي ۱۰ آنه علاوہ محصولڈاک -

[عرق] مسیحا [برائے] بخار

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پراني بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل بارہ - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

[illegible] ۲۵

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

[۳۶]

خضاب سیه تاب

همارا دعوی هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں' ان سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاویگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بهورے یا سرخي مائل هوتے هیں - خضاب سیه تاب بالوں کو سیاہ بهونرا کردیتا هے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسقدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي هے - خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے - دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں' اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے - خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي' اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے' اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بڑهتا جاتا هے' اور دو چند قیام کرتا هے - بلکه پهیکا پڑتا هي نہیں - کهونٹیاں بهي زیادہ دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیه تاب سے بال نرم اور گلجان هوجاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا که اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد هوا - یه خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے - نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ایک روپیه زیادہ کے خریداروں سے رعایت هوگي - محصول ڈاک بذمه خریدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سیه تاب کٹرہ دل سنگه - امرتسر

[۴۰]

ریویو آف ریلیجنز - یا مذاهب عالم پر نظر

اردو میں هندوستان اور انگریزي میں یورپ امریکه و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذهب اسلام کي صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبي علیه السلام کي پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پهیلائي گئي هیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یهي ایک پرچه هے جس کو صحت مشتی دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجها هے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رائوں کا اقتباس حسب ذیل هے :-

البیان لکهنؤ - ریویو آف ریلیجنز هي ایک پرچه هے جس کو خالص اخلاقي پرچه کہنا صحیح هے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچه کسي زبان میں شایع نہیں هوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز هے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچه دلچسپ مضامین سے بهرا هوا هے - همارے نبي کریم صلے الله علیه وسلم کي ذات پاک کے متعلق جو جاهل عیسائي الزام لگایا کرتے هیں - ان کي تردید میں نہایت هي فاضلانه مضمون اس میں لکها گیا هے - جس سے عمدہ مضمون آج تک همارے نظر سے نہیں گذرا

مسٹر وب صاحب امریکه - میں یقین کرتا هوں که یه رساله دنیا میں مذهبي خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت هوگي - اور نیز رساله ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعه هوگا - جو جہالت سے سچائي کي راہ میں ڈالي گئي هیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذهب اسلام کے زندہ مذهب هونے کے مضمون سے دلچسپي رکهتے هیں چاهیے که ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاهور - یه رساله بڑے پایه کا هے - اس کي تحقیقات اسلام کے متعلق ایسي هي فلسفیانه اور محققانه هوتي هے - جیسي که اس زمانه میں درکار هے سالانه قیمت انگریزي پرچه ۳ روپیه - اردو پرچه ۲ روپیه - نمونه کي قیمت انگریزي ۳ آنه - اردو ۲ آنه - تمام خواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آني چاهئیں ۰

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین عثمانیه

از جناب محمد صفدر خاں صاحب خريدار الهلال

میرے گھر میں فرزند تولد ہونے کي خوشي میں میرے مکرم و مہربان میاں عنایت الله خاں صاحب انسپکٹر کو آپریٹو کریڈٹ سوسائیٹیز گوجرا نواله نے مبلغ ۲٥ - روپیه نقد واسطے خیرات کرنیکے بطور صدقه نو مولود کے مجھے بھیجے جو میں اسي وقت بذریعه مني آڈر اپکي خدمت میں بھیجتا ہوں که مہربانی فرما کر اس رقم کو چنده مہاجرین و مساکین ترک کے فنڈ میں قبول فرمائیں - کیونکه اون سے زیاده مستحق اسوقت کوئی اور نظر نہیں آتا ہے

از جناب محمد بابر خاں صاحب از ٹانگڈرنجی

میري اهلیه نے حال میں انتقال کیا ہے - انکے ثواب رسانی کے لیے یہاں قران شریف پڑھا دیا ہے - ایسے موقع پر یہاں کھانا وغیرہ بھي کھلایا جا تا ہے - اس کار فضول کے عوض میں مبلغ دس روپیه بذریعه مني آرڈر روانه کرتا ہوں' آپ اس کو اعانۂ مہاجرین میں داخل کردیں - اگر مناسب سمجھیں تو اس خط کو بھي شایع فرمائیں -

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیه

(۱۰)

	پائي	آنه	روپیه
جناب عبد الرحیم صاحب	•	۱۲	۷
جناب امتیاز علي صاحب - هیڈ ماسٹر - فالنل اسکول - ملیح آباد لکھنو	•	•	۲
جناب سجادي بیگم صاحبه - اترولي - علیگڈه -	•	۸	۱
جناب مولوي عبد الرزاق صاحب نواده - گیاري	•	۱۲	۳
جناب محمد بابر خانصاحب ٹانگڈر نجی	•	•	۱۰
جناب نصیر الرحمن خانصاحب - بونگ گڈه عیسى گڈه	•	•	٥
جناب والده احمد علي صاحب بٹ - مظفر نگر	•	•	۱۰
جناب محمد صدیقي صاحب اگرو	•	•	٥
جناب سید محمد اکبر صاحب - نائب تحصیلدار - گور تها - جهانسى	•	•	۲٥
جناب محمد افضل خانصاحب وردي میجر زیارت - بلوچستان	•	•	٥
جناب قادر بخش صاحب - شاهجهانپور	•	۱۴	۹
میزان	•	۱۴	۸۴
سابق	•	۹	۸٥٥۷
کل	•	۷	۸٦۴۲

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم يوقنون !
(۱۹:۴٥)

بصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

وسط شوال سے شائع ہونا شروع ہوجائیگا

ضخامت کم از کم ٦۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الہلال سے : ۳ - روپئے

اسکا اصلی موضوع یه ہوگا که قران حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراہم کرے - اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا ہوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابۂ و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھي ہوگا - تا ہم یه امور ضمني ہونگے ' اور اصل سعي یه ہوگي که رسالے کے ہر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراہم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر ہوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھي وہی موضوع وحید پیش نظر رہیگا -

اس سے مقصود یه ہے که مسلمانوں کے سامنے بدفعۃ واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت والیه انیب -

القسم العربی

یعنے " البصائر " کا عربي ایڈیشن

جو

وسط شوال سے شائع ہونا شروع ہوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغۃ اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان ہند کے جذبات وخیالات کي ترجمانی ہے -

الہلال کي تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول ہندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه

ممالک غیر : ٥ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

[۴۳] گھر بیٹھے عینک لے لیجئے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی؟ مگر اب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے پر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں ٹہریگی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - پھر بھی اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی -

ایم - پی - احمد - اینڈ سنز

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

[۴۳] ایک نئی قسم کا کار و بار

یعنی

ہر قسم اور ہر میل کا مال، یک مشت اور متفرق دونوں طرح، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق، ورنہ واپس، محصول آمد و رفت ہمارے ذمہ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ہی کم ۹ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے، پون آنہ فی روپیہ ۵۰- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ اس سے زائد کےلیے دریافت فرما لیجیے، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی ہلال ایجنسی

نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریٹ

ڈاکخانہ انٹالی - کلکتہ

[۳۲]

سو محصول خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی پانچ برس - سچی دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

۱۵ سائز گارنٹی ایک سال

۱۸ سائز گارنٹی ایک سال - معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

۱۸ سائز تانبہ روزانہ ایک مرتبہ کنجی دیجائے گی چاندی جیسا کیس دستہ ذبل کیس ۶۸ گارنٹی ایک سال

۱۵ سائز چاندی ڈبل کیس گرو دایلز فرنس شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر ۶۸ پیورسٹ گارنٹی ۲ سال

۱۸ سائز ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے میں گاڈ و ڈرایور کے لیے اسلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ لیجیے گارنٹی ۲ سال

نوٹ بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو ہم بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

ایم - اے - شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co. 5/1, Wellesley Street P. O. Dharamtallah, Calcutta.

عرق پودینہ

دانستہ ٹال میں ایک تلی جلد بچے سے بوڑھے تک کو اکسیر فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی و تر پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتیوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیلیے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا دل کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنسی یا مشہور عطر فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۴۰]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی ... نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری ہو جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

جلد ۳ — چہار شنبہ ۲۴ رمضان ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۹

Calcutta : Wednesday, August 27, 1913,

فہرست

تصاویر

اطلاع

ایڈیٹر الہلال

ایڈیٹر الہلال مسوری سے کلکتہ آگئے ہیں - اب انکی تمام خط و کتابت بدستور دفتر کے پتے سے ہو -

(منیجر)

مالک " مسلم گزٹ " جواب دیں

بعض صحیح ذرائع سے مجھے کلکتہ آتے ہوے راہ میں معلوم ہوا کہ ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کے کسی پرائیوٹ حکم کی بنا پر مالک مسلم گزٹ نے مولوی سید وحید الدین صاحب سلیم کو ایڈیٹری سے الگ کردیا ' اور وہ حکماً مجبور کیے گیے کہ شام سے پہلے لکھنؤ چھوڑ دیں !!

واقعہ کی صورت یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر نے میر جان صاحب مالک مسلم گزٹ کو بلایا اور کہا کہ وہ فوراً مولوی سلیم صاحب کو الگ کر دیں ورنہ وہ انپر مقدمہ قائم کرینگے -

اسی کی تعمیل تھی جو انھوں نے فوراً کر دی

میں بذریعہ اخبار کے علناً حالات دریافت کرنے پر مجبور ہوں - میر جان صاحب براہ کرم فوراً اصلی حالات شائع کر دیں - اگر آیندہ ہفتے تک انھوں نے حالات شائع نہ کیے تو پھر مجھے جو کچھ لکھنا ہے' لکھونگا -

(ایڈیٹر)

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذائقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو چشم میں کرد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں بیوست کا غلبہ ہوتا ہو - ہاتھ پانوں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھلو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو علی درجۃ بالا آثار کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر ابھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روزی محنت ہے بعض دفعہ .... بیہا کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - انکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - تالپور والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کہاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ غرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کررکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملاپ پوسٹ ماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھہ کو رات دن میں بیسیوں دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ دیدہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھہ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۱ درجن - ایک روپیہ -

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے -

حب دافعہ طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

بوالساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

سرمہ ممیرہ کرامانی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ - فی تولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

انہوں نے فوراً ایک جلسہ کیا جسمیں روس کے ایشیائي ممالک کے باشندوں میں اسلام کي اشاعت روکنے کے ذرایع پر غور و خوض کیا گیا اور یہ طے ہوا کہ اس اسلامي سیلاب کي بندش کے لیے ایک کمیٹي قائم کیجاے جو روس کي مجلس ملی (ڈوما) کے پاس ایک یاد داشت بھیجے اور یہ تجویز پیش کرے کہ ان مقامات پر مسلمانوں کو عیسائي بنانے کے لیے مبشرین نصرانیت (مشنریز) بھیجے جائیں - بایں ہمہ عصبیت کہا جاتا ہے کہ یورپ کا تمدن کسي مذہب کي آزادي میں دراندازنہیں ہوتا -

ترک و عرب

المؤتمر العربي السوري اور انجمن اتحاد و ترقي میں اتفاق ہوگیا - عربوں نے اپنے طرف سے دو مندوب (ڈیلیگیٹ) مقرر کیے تھے - انجمن اتحاد و ترقی کے مندوب ایوب صبري تھے - مندوبین میں تمام گفتگو نہایت خوش اسلوبي کے ساتھہ ہوئي - اس اتفاق کے اصول اساسي یہ ہیں :

(۱) عرب آل عثمان کی خلافت کو مانتے ہیں -

(۲) دولت عثمانیہ میں عربوں اور ترکوں کے حقوق برابر برابر ہونگے -

(۳) عرب وعدہ کرتے ہیں کہ دولت عثمانیہ ' جو انتظامي محکموں اور عدالتوں میں انہیں عربي زبان کے استعمال کي اجازت دیتی ہے ' اسکی وہ مساعدت و معاونت کرینگے -

(۴) حکومت کي طرف سے عملی طور پر اصلاحات کے آغاز کے عرب منتظر ہیں ' اور وعدہ کرتے ہیں کہ وہ حتي الامکان اس باب میں دولت علیہ کے لیے آسانیاں پیدا کرینگے -

(۵) عربوں کي یہ راے ہے کہ ولایات عثمانیہ اصلاحات کے سخت محتاج ہیں ' وہ موجودہ حالت کو دیکھہ رہے ہیں اور دولت علیہ کے ساتھہ اسکے مطمح نظر میں شریک ہیں -

(۶) انجمن جوانان عرب اعلان کرتي ہے کہ ارباب غرض نے جو یہ مشہور کیا تھا کہ وہ اجانب و اغیار کي مداخلت چاہتے ہیں ' یہ کذب محض ہے -

وہ اتفاق نامہ (اگریمنٹ) جس پر فریقین نے دستخط کیے ہیں ' لجنة المؤتمر العربي کے رئیس الرؤسا رفیق بک مولف اشہر مشاہیر الاسلام نے اسے شائع کردیا ہے ' اسکے خاص خاص دفعات یہ ہیں :

(۱) تمام عربي شہروں میں ابتدائي اور ثانوي تعلیم عربي میں ' اور اعلی تعلیم اکثریت (مجاریٹي) رکھنے والي جماعت کي زبان میں ہوگي -

(۲) گورنروں کے علاوہ تمام اعلی عہدہ داروں کے لیے عربي دانی شرط ہوگي - ان عہدہ داروں کے علاوہ تمام ملازم اسي صوبہ میں رکہے جائینگے - دار السلطنت سے صرف قضاة اور رؤساء عدلیہ (چیف جسٹس) کي تقرري ہوگي جو ارادہ سنیہ کے ذریعہ سے ہوا کرتي ہے -

(۳) اوقاف کا انتظام انتظامي مجلسوں کے ہاتھہ میں دیدیا جائیگا جو مقامي اشخاص سے مرکب ہونگي -

(۴) رفاہ عام کے کل ادارۂ محلیہ (مقامي دفاتر) کے ہاتھہ میں دیدیا جائیگا -

(۵) فوج صرف قریب کے شہروں کي خدمات انجام دیگي - یمن ' حجاز ' عسیر ' وغیرہ ' میں جب فوج بھیجنا ہوگي ' تو عربوں اور دولت عثمانیہ کے تمام باشندوں میں سے ایک ہي نسبت سے سپاہي لیے جائینگے -

(۶) مجالس عمومیہ کي قراردادیں بہرحال نافذ ہونگي -

(۷) اصولي طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ مجلس وزارت اور تمام کیبنٹ کے مددگاروں اور مشیروں کے محکموں میں ' نیز دولت علیہ کے تمام مجالس شوری میں کم از کم تین عرب ہونگے - شیخ الاسلام کے دائرہ (دفتر مشیخت اسلامیہ) اور تمام دوسرے صیغوں میں بھي دو دو یا تین تین عرب ہونگے - ہر وزارت کے مرکزوں میں بھي کم از کم ۵ - یا ۴ عرب لیے جائینگے -

(۸) عربوں میں سے کم از کم ۱۰ - کمشنر اور ۵ - گورنر مقرر کیے جائینگے -

(۹) مجلس اعیان میں عربوں کي ایک تعداد مقرر کي جائیگي جسکي نسبت ۲ - فیصدي ہوگي -

(۱۰) ہر ولایت میں جن صیغوں کے لیے ضرورت ہوگي وہاں اجنبي مفتش خصوصي (اسپیشلسٹ کمشنر) مقرر کیے جائینگے -

(۱۱) جن صیغوں کا انتظام مقامی گورنمنٹ کے ہاتھہ میں دیا جا رہا ہے ' ان کو روپیہ کي ایک مقدار دیجائیگي جو اس صوبہ کے بجٹ میں اضافہ کر دیجائیگي - اور جایداد کے ٹیکس کا حصہ تعلیم پر صرف کیا جائیگا -

(۱۲) اصولی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ سرکاري معاملات عربي زبان میں ہونگے ' مگر اسکا نفاذ بتدریج ہوگا -

(۱۳) مجالس عمومیہ (جنرل اسمبلیز) کے اختیارات وسیع کردیے جائینگے - ان مجالس میں نصف مسلمان ہونگے اور نصف غیر مسلمان -

امید ہے کہ یہ اتفاق مبارک ثابت ہوگا ' اور اگر عربوں کے مطالبات واقع میں اخلاص پر مبني ہیں تو آیندہ بجاے مشکلات پیدا کرنے کے وہ دولت عثمانیہ کے دست و بازو بن کر کام کرینگے - گو اس تحریک میں یورپ کا ہات تھا اور اسي کے اشارے سے ترکوں کے خلاف عربوں میں شورش پیدا ہوئي تھي ' لیکن موجودہ ترکي وزارت کی دانشمند پالیسي مبارکباد کي مستحق ہے کہ بغیر کسي سخت گیري کے اس نے بڑي آساني سے اس مسئلے کو حل کردیا ' اور یورپ کي انقلابي کوششیں بیکار گئیں - رعایا کے مطالبات اگر اصولاً صحیح و جائز و قابل نفاذ ہوں ' تو عموماً اس باب میں وہي حکومتیں کامیاب ہونگي جو نرمي و نرم دلی کي روش سے یہ راہ طے کرینگي ' وحشي ترکوں کي حکمت نے تو اس مرحلے کو طے کرلیا ' لیکن مہذب انگریز بھي کیا اسی راہ پر چلینگے ؟

مقدمۂ رسالہ مظالم بلقان

۲۹ - اگست کو ہائي کورٹ کلکتہ کے ایک مخصوص اجلاس کے سامنے رسالہ مظالم بلقان کا مقدمہ پیش ہوا - استغاثہ کي طرف سے مسٹر نارٹن نے ایک نہایت مبسوط اور مدلل تقریر کي ' اور ثابت کیا کہ اس رسالے کي اشاعت کي ممانعت حکومت ہند کے قوانین نافذہ کے کسي دفعہ سے تعلق نہیں رکھتي - انہوں

شذرت

هذی فعالهم ، فاین المنصة ، ؟

يسومونكم سوء العذاب ،	كفار تمكو بڑي بڑي تكليفيں پہونچا رہے
يذبحون ابناءكم ،	هيں ' تمهاري ارلاد كو ذبح كرتے هيں '
ويستحيون نساءكم ،	تمهاري عورتوں كو ذلت كے ليے جيتے
و في ذلكم بلاء من	ديتے هيں ' اس بات ميں خدا كي
ربكم عظيم (۲ - ع ۶)	جانب سے تمهارا بڑا امتحان هو رها هے

" مقدونيه ميں آؤ اور هماري مدد كرو " كے عنوان سے مظالم بلقان كے خلاف ترکوں نے انگريزي عدل و انصاف سے جو اپيل كي تهي ' اس كا كم ازكم اتنا اثر تو ضرور هوا كه هندوستان ميں گورنمنٹ هند نے اس كي اشاعت جرم عظيم قرار دي - ۲۶ اگست سنه ۱۹۱۳ ع كو هائي كورٹ كلكته ميں سركاري ايڈوكيٹ (قانوني مستشار) نے اس كي وجه يهي بيان كي كه پمفليٹ ميں جنگ بلقان كو حروب صليبيه سے تشبيه ديگئي هے ' اسے مذهبي جنگ قرار ديا هے ' اور اس كے واقعات بهي مبالغه آميز هيں - ممكن هے ' منع تحرير اشاعت كے ليے يه چيزيں بهي ضروري هوں ' اور يه بهي ممكن هے كه اشاعت روك دينے سے واقعات مظالم زياده نماياں طور پر ملك ميں برملا نه هونے پائيں ' ليكن اس حقيقت كا اخفا كيونكر ممكن هے كه يورپ كے عام اخباروں ميں بهي وهي داستانيں ابتك شائع هورهي هيں جن كي اشاعت نے اس پمفلٹ كا داخله ممنوع قرار ديا هے -

دده آغاج كے فرانسيسي قونصل نے فرانسيسي سفارت كو ايك تار بهيجا هے جسميں ان فظائع و مظالم كو بيان كيا هے جو بلغاريوں نے مسلمانوں اور يونانيوں پر كيے هيں ' يه بهي لكها هے كه جنگي جهاز بهيجے جائيں تا كه بلغاريوں كے مظالم سے بهاگنے والے اسميں پناه لے سكيں -

اخبار " اريڈني " كو خبر ملي هے كه ررڈستو كو چهوڑنے سے پہلے اسميں آگ لگادي گئي ' اور ان تمام شهروں كے مسلمانوں اور يونانيوں پر جو ساحل بحيره مارمورہ پر آباد تهے سخت شرمناك مظالم كيے گئے -

اتهينس كي كمپني كو يه معلوم هوا هے كه مفتي دوريران نے ان ۵ - هزار يتيم بچوں كي حمايت كے ليے اپيل كي هے ' جنكے ماں باپ كو بلغاريوں نے نهايت بيرحمي كے ساتهه ذبح كيا هے -

صوبۂ ادرنه ميں ايك مقام " رريده " واقع هے ' جس كے محله " عاندقرر " ميں عثمان آفندي نامي ايك مسلمان كا گهر تها - ادرنه (ايڈريا نوپل) جب بلغاريوں كے قبضے ميں آيا تو تمام مسلمانان شهر كے ساتهه يه غريب بهي گرفتار هوا اور سب كي طرح اسے بهي عيسائي بنايا گيا - دارالحكومة بلغاريا (صوفيا) ميں هنوز يه بيچاره قيد هے ' اور عيسائي هوجانے پر بهي اس كو رستگاري نهيں ملي هے - اس كا اور اس كے خاندان كے هر فرد كا نام بدل گيا هے - وه پہلے عثمان تها ' اب هاران هو گيا هے ' اور يهي حالت اس كے تمام ساتهيوں كي هے - قيد خانے سے اپنے بيٹے (جودت) كو جو تسخير ادرنه كے دنوں ميں ايك جنگي ضرورت سے قسطنطنيه بهيجا گيا تها ' اس نے ايك خط لكها هے ' جو حسن وصفي آفندي كے ذريعه سے اخبارات ميں آيا هے - خط كا نماياں پہلو يه هے جس كي اطلاع كاتب نے مكتوب اليه كو دي هے ' وه لكهتا هے :

" هم سب كے سب نصراني هوگئے - تمهاري ماں كا نام واشليفا ' تمهارے بهائي كا نام شوتا ' تمهاري بهن كا نام ماريه ' تمهاري لڑكي كيتهزائن اور دوسري چهوٹي لڑكي كا نام هلين ركها گيا هے - اگر يهاں آنے كا اراده هو تو ديكهو خبردار ' نصراني هوے بغير نه آنا ' ورنه خير نهيں - ميرا نام پوچهو تو هارا ن هے ' اگر اپني بيوي كي خبر پوچهنا چاهتے هو تو وه اپنے ديور كے يهاں دو مهينے سے هے - تمهارے خسر محمد آفندي قلعه ميں قيد تهے ' شريف بهي قلعه ميں قيد تهے ' مگر وه نصراني هوگئے تو " رتولي " نام ركها گيا - يهاں آئے تهے مگر ميں نے انهيں ديكها بهي نهيں اور وه اسكشه چلے گئے - سليمان تو بلغاري فوج كے ادرنـه ميں آتے هي ريل پر سوار هو كے كوملجه چلے گئے - جو خط ميں نے اسكشه بهيجا تها وه پهنچگيا - كركور برياجي ارغلي (جسكا پہلے ابراهيم شاريش نام تها) كے ذريعه تم كو ايك خاص بات كي اطلاع دي تهي مگر وه كهتا هے كه جب تك تم نه آؤگے وه خبر نه ديگا -

اگر تمهارے دماغ ميں ذره بهر عقل هو تو همارے دستخطوں كو غور سے ديكهو ' اپنے ضمير كي طرف رجوع كرو اور همارے حالات سے نصيحت حاصل كرو - اگر اپنے دل ميں اطمينان پاؤ تو فوراً چلے آو ' ليكن شرط يه هے كه پہلے (يورر كي) هولو پهر آو - شرف برق دلي ' ايوان ' اور تمهارے دوست يانى ' يوركي هوگئے هيں ' يونى يورر كي تمهيں سلام كهتے هيں -

جتنے قيدي كه بلغاريا ميں تهے واپس آكے اپنے اپنے كاموں ميں مشغول هوگئے هيں ' اسكشه ميں رهتے هيں اور اب ٹهرنا بے معني هے ' نصراني هو جاو ' اور فوراً چلے آو ' اسكے علاوه اور كوئي بات نهيں جو تمهيں لكهوں ' تمهارے شهر والے بالآخر نصرانيت ميں داخل هونے پر راضي هوے ' مگر به هزار دقت و دشواري "

ان واقعات كو پڑهو اور جمهوريۂ پيرس كے نيم سركاري اخبار طان كي اس خبر كے فلسفے پر غور كرو كه " سر ايڈورڈ گرے نے قبضه تراقيا و ادرنه اور خميازوں كے متعلق ايك طويل نوٹ بهيجا هے ' اس نوٹ ميں اهم اور قابل ذكر وه حصه هے جسميں سر گرے كهتے هيں كه " ادرنه ميں عثماني فوج كا احتلال برطانيه عظمى كو مجبور كريگا كه وه ايشيا ميں اصلاحات كے ليے اخلاقي اور مادي مدد دينے سے باز رهے ' اور باب عالى كو ان تلخ نتائج و آفات سے دو چار هونے دے جو اسكے اس تهور و جرات كي گستاخ پاليسي كا نتيجه هونگے جس پر وه اسوقت چل رها هے "

اس قدر دشمن ارباب وفا هو جانا !

مسلمانان روس

روس كي دار السلطنت سنيٹ پيٹرسبرگ ميں اسوقت ۱۰ - هزار مسلمان موجود هيں ' انهوں نے ايك انجمن قائم كر ركهي هے ' مفلوك الحال اور يتيم بچوں كے ليے اس انجمن كے متعلق ايك مدرسه هے جسميں روسي اور تركي زبان پڑهائي جاتي هے - گذشته سال اس مدرسے كے فارغ التحصيل لڑكوں كي تعداد ۲۳ - اور لڑكيوں كي تعداد ۷ - تهي - اس چهوٹے سے مدرسے كي اس كاميابي نے مبشرين (مشنريز) كے خيالات ميں ايك اضطراب و خوف پيدا كر ديا '

[ضمیمۂ الہلال]

حادثۂ فاجعۂ ملیہ

مرحوم شوکت پاشا !

قاتلین، و سازش کنندگان انقلاب !

[۱] طوپال توفیق [۲] نظمی [۳] کرضیا [۴] حسن شوقی [۵] کاظم [۶] حقی [۷] محمد علی [۸] جواد [۹] داماد صالح پاشا ، جو اس سو قصد و سازش کا ترتیب دینے والا اور بانی مخصوص میں ہے -

[۵]

نے عدالت پر ظاہر کیا کہ یہ رسالہ عیسائیوں کے برخلاف کسی مذہبی جوش کو پیدا نہیں کرتا بلکہ چونکہ مظالم و وحشت کاری کے خلاف اس میں مسیحیت کے نام پر اپیل کی گئی ہے اس لیے فی الحقیقة یہ عیسائیت کے عزت و شرف کا ایک اعلان ہے -

ایڈوکیٹ جنرل نے وجوہ ممانعت میں خاص طور پر اس پہلو کو نمایاں کیا کہ ان مظالم کو صلیبی جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے ' اور یہ ایک علم مذہبی منافرت کی دعوت ہے - دوران بحث میں کامریڈ کی حیثیت کو اصرار کے ساتھہ صاف کیا گیا اور اسکی بریت کا کھلے لفظوں میں اعتراف ہوا - یہ ایک ایسی بات ہے جسکی گو ہمیں زیادہ خواہش نہ تھی تا ہم خوشی کا موجب ضرور ہے -

فیصلہ ابھی محفوظ ہے - اور ہم آیندہ نہایت تفصیل سے حالات مقدمہ پر نظر ڈالیں گے - علی الخصوص اُن وجوہ ممانعت پر جو حکومت کے طرف سے پیش کیے گئے ہیں

مسٹر محمد علی نے اس مقدمے کے ذریعہ ایک نہایت عمدہ راہ قانونی احتجاج و دفاع جرائد کی کھولدی ہے -

ہفتۂ جنگ

بالآخر ترکوں اور بلغاریوں میں وہ تصادم ہوگیا جس کی پیشین گوئی ۱۹ - کو ریوٹر ایجنسی نے کی تھی

ادرنہ سے ۲۰ - میل پر ادو تیکولی نامی ایک مقام ہے - یہاں ترکوں پر بلغاریوں نے حملہ کیا - سخت جنگ ہوئی ' حملہ آور پسپا ہوے ' اور ایک کرنل اور ۱۲۳ - سپاہی گرفتار - ممکن ہے کہ یہ دوبارہ جنگ کی تمہید ہو لیکن اگر سابق کی طرح ابھی سے بلغاریوں کے لباس میں روسی سپاہی نہیں ہیں تو اس طرح کے حملوں کو ترکش کے آخری تیر یا جاں بلب قوت کی حرکت مذبوحی سمجھنا چاہیے - بالفرض یہ حملے اگر جنگ کی صورت بھی اختیار کرلیں تو وہ جنگ ترکوں کے نقطۂ نظر سے زیادہ خطرناک نہ ہوگی ' اس لیے کہ ترکی فوج میں نہ تربیت یافتہ سپاہیوں کی کمی ہے ' اور نہ تجربہ کار و کہنہ مشق افسروں کی ' اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ بر سر انتظام وہ جماعت نہیں ' جو ان جاں نثاران وطن کو خالی کارتوس دیتی تھی -

ترکی کے خلاف روس کی کارروائی کے متعلق اخبارات اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں - اس سلسلہ میں روسی جنگی جہازکی باسفورس سے سیوا سٹوپل میں واپسی کو ٹائمز ایک معنی خیز اشارے کی حیثیت سے نقل کرتا ہے ' اور کہتا ہے :

باوجود اس حالت کے کہ تمام فوج تھریس میں ہے ' اور قسطنطنیہ اور ایشیاے کوچک غیر محفوظ حالت میں ہیں ' روسی بیڑا بالکل پر امن طریقہ پر واپس آسکتا ہے -

تھریس میں ترکی پیشقدمی کی بابت مزید ملاقاتوں کے لیے دول باہم مصروف مشورہ ہیں ' لیکن صوفیا میں یقین کیا جاتا ہے کہ دول ترکی پر دبؤ ڈالنے کی تدابیر پر غور کر رہی ہیں - لندن میں کسی ایسی بات کا علم ابتک نہیں ہے جس سے اسکی تصدیق ہوتی ہو -

یونانیوں اور بلغاریوں کے تعلقات کی عجیب حالت ہوگئی ہے - موخر الذکر کو شکایت ہے کہ یونانی تغلیہ کی تاریخ سے ترکوں کو مطلع کر دیتے ہیں تاکہ وہ آسانی سے قبضہ کرسکیں - بلغاریوں کے خلاف یونان ہمیشہ ترکوں کے ساتھہ ملکر کام کرتے رہے ہیں -

کارینجی انٹرنیشنل پیس فونڈ یشن نے ایک مشن مقرر کیا تاکہ وہ بلقان کے قتلہاے عام اور جنگ کے اقتصادی نتائج کی بے طرفی کے ساتھہ تحقیقات کرے -

لیکن با ایں ہمہ شاید " رموز مملکت " اسی کے مقتضی ہیں کہ تصفیہ تلوار کے بدلے قلم کی زبان سے ہو ' ریوٹر کا بیان ہے کہ باب عالی نے بلغاری وکیل قسطنطنیہ سے براہ راست گفتگو شروع کی ہے ' ریوٹر اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ " ادرنہ کے متعلق میلان دول کے استحکام کی وجہ سے باب عالی نے یہ محسوس کرلیا ہے کہ موجودہ مشکلات سے نکلنے کا بہترین ذریعہ بلغاریا سے براہ راست مفاہمت ہے "

ادرنہ کے متعلق باب عالی بدستور اپنی ارادے پر سختی سے قائم ہے ' وہ اسکے لیے تیار ہے کہ ادرنہ کا معارضہ کسی دوسری صورت میں دیدے ' مگر اس کے چھوڑنے پر راضی نہیں ' اور سچ یہ ہے کہ راضی ہو بھی نہیں سکتی ' کیونکہ فوج کی بھی ایک عظیم الشان تعداد بطل طرابلس غازی انور بے کے زیر کمان بہر حال ترک ادرنہ کے خلاف ہے - اور جیسا کہ اُنہوں نے ماتان (پیرس) کے نامہ نگار سے ترجمانی جذبات کرتے ہوے بیان کیا ' وہ کہتی ہے کہ " ہم یہاں ہیں اور یہیں رہینگے ' یا شہر کو اپنے ہاتھہ میں رکھیں گے ' یا اس کی مدافعت کی راہ میں سب کے سب فنا ہو جائینگے "

ترکوں کی پیش قدمیوں نے دیرینہ خوشگوار آرزوئیں پامال کیں تو یورپ بپھرا ' انذار و تہدید کے ہمہمے بلند ہوے ' بیڑے کی نمایش ہوئی ' ملاقاتیں ہوئیں ' مگر یہ تمام ذرائع تخویف و ترهیب بے سود رہے اثر نکلے - وزارت اپنے ارادے پر بدستور قائم رہی ' اب عملی کارروائی کا وقت آیا ' مگر یہی وہ منزل ہے جہاں پہنچکے یورپ کی ترکتازیاں ختم ہو جاتی ہیں - فوائد و مصالح کا تعارض سنگ راہ ہوا ' مداخلت ناممکن نظر آئی - تجویز ہوی کہ ترکی سے مقاطعہ مالیہ کیا جاے یعنی اسکو یورپ کا کوئی سرمایہ دار ایک حبہ نہ دے اس شکیب آزما تازیانے کا استعمال ابھی زیر تجویز ہی تھا کہ اسکی ناکامی کے علائم و آثار ظاہر ہونے لگے " فرانسیسی سرمایہ دار جنکو زیادہ تر نقصان برداشت کرنا پڑیگا ' اور جو اسوقت تک روس کی پالیسی کے لیے گراں قدر قربانیاں کرچکے ہیں مزید ایثار پر راضی نہیں " ! غالباً یورپ کے اس شقاق باہمی اور عملی کارروائی سے عجز و درماندگی ہی کی بناء پر رائٹا کے نیم سرکاری اخبار کا یہ خیال ہے کہ " مسئلہ ادرنہ اپنی بین القومی حیثیت کھوچکا ہے اور آیندہ ترکوں اور بلغاریوں کا باہمی معاملہ رہجائیگا "

یورپ کو گمان تھا کہ ضعیف و بیمار ترک کے لیے یہی بہت ہے کہ ایڈریا نوپل کو غنیمت سمجھے ' ترک اس کو غنیمت تو سمجھے مگر اس پر خاموش نہ رہے ' اُنہوں نے ضلع گمرجنیا میں کچک کیکرک پر بھی بلغاریوں کو سخت نقصان پہنچا کے قبضہ کرلیا ہے -

صوفیا کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے کہ بلغاریا نے ترکوں کے قبضہ گوملجینا کے خلاف دول یورپ کے سامنے اعتراض کیا ہے - ملجینا جیل سے پچاس میل اور میڈیا سے ستھہ میل جانب مغرب واقع ہے - یہ خبر اگر صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے پورا قصد کرلیا ہے کہ بلغاریا کو تباہ کرکے چھوڑینگے -

الاولين و قليـــل مـــن الاخرين (۵۶ : ۱۳) هیں ' کیونکه یه بارگاه الہی کے مقرب هیں' اور انکي جگه جنت کي خوشیاں اور وهاں کي نعمتیں هیں - پھر ان میں بھي بہت سے تو اگلوں میں هونگے ' اور کچھه پچھلوں میں سے -

السابقـــون السابقـــون ! !

آیۂ کریمۂ مندرجۂ صدر میں الله تعالی نے مختلف جماعتوں کو مختلف اسماء و صفات سے موسوم کیا هے - پہلے " اصحاب المیمنه " اور " اصحاب المشئمه " کا ذکر کیا هے ' پھر " سابقون السابقـــون " کي تعریف کي هے ' اور اسکے بعد " ثلة من الاولین " اور " قلیل من الاخرین " هیں -

میں دیکھه رها هوں که حادثۂ خونین کانپور نے ان تمام جماعتوں کو دنیا کے سامنے کردیا هے - میں " اصحاب المیمنه " کو بھي دیکھه رها هوں ' جنھوں نے الله کي حزب و جماعت کا ساتھه دیا هے :

الا ' ان حـــزب الــلــــه هـــم الـغالبـون اور میرے سامنے " اصحاب المشئمه " کي صفوف لئام بھي موجود هیں ' جنھوں نے اپنے قلوب و ایمان کو حزب الشیطان " کے حواله کردیا هے :

اولئك حزب الشیطان ' الا ' ان حزب الشیطان هم الخاسرون (۵۹:۲۱)

پھر اس جماعة مقدسۂ مومنین ' و عباد الله المخلصین ' و حزب الله الجلیل المتین ' یعنے " اصحاب المیمنه " میں سے بھي اعلى و اقدس ' " السابقون السابقون " کي جماعت هے جنھوں نے ایثار في سبیل الله میں اوروںسے مسابقت کي اور جبکه کچھه لوگ الله کي طرف بڑھے ' تو انکے قدم سب سے آگے تھے - انھوں نے سب سے پہلے مظلومین کانپور کي اعانت و امداد کیلیے اپنے وقت و مال کا انفاق کیا - اسلیے ضرور هے که سب سے پہلے وهي بخشش گاه الہي سے اپنا اجر بھي حاصل کریں -

کچھه عجب نہیں که الله تعالي اپنے فضل نصرت فرما سے گروه گروه جماعت هاے انصار و معاونین کو کانپور بھیجدے ' اور اپنے بندوں کے دلوں کو اپني عبادت گاه کي راه میں مجروح و شہید هونے والوں کي مدد کیلیے کھولدے ' لیکن تاهم جو فضیلت و سعادت " السابقون السابقون " کو ملنے والي تھي ' وه مل چکي ' اور جو بخشش دروازے پر پہلے پہنچنے والوں کیلیے هوتي هے ' وه لینے والوں نے لیلي - اب اسمیں اور کسي کا حصه نہیں هو سکتا که :

اولئك المقربون - في جنات النعیم - ثلة من الاولین وقلیل من الاخرین!

جزاک الله عن الاسلام و المسلمین

یا مظهـــر الحق !

یقیناً مسٹر مظهر الحق بیرسٹر ایٹ لا (بانکی پور) کي خدمات جلیلۂ و عظیمه " السابقون السابقون " میں داخل هیں ' جنکے لیے الله تعالی نے اس عظیم و جلیل سبقت اور انفاق و ایثار في سبیل اللـــه کا شرف روز ازل سے مخصوص کردیا تھا ' جو واقعۂ شہادت کانپور کے بعد بلا تامل کانپور پہنچ گئے ' اور جذبۂ خالصۂ لوجه الله کے ساتھه مظلومان ملت اور بیکسان امت کا مقدمه اپنے هاتھه میں لے لیا - فی الحقیقت یه تاریخ اسلام کے اُن واقعات ایثار و فدویت کا احیاء هے ' جنکے نظائر کي گو ایک زمانے میں همارے هاں قلت نه تھي ' لیکن افسوس که آج انکا هر طرف قحط هے !

وثائق و حقائق

وقت است که وقت بر سر آید

(۲)

کشف ساق کا مفہوم اور اُس کے نتائج

پچھلي اشاعت میں قارئین کرام نے ملاحظه فرمایا هوگا که سورۂ نون والقلم کي مشہور آیت یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون (وه دن آنے والا هے جب که ساق کھلیگي اور لوگوں کو سر افگندگي کی دعوت دي جالے گي ' مگر اُس وقت اُن میں اتني قدرت و استطاعت کہاں ؟) کي تفسیر میں راویان اخبار و آثار نے کیا کچھه اختلافات کیے هیں - چار مختلف فصول میں ان مباحث کا استقصا هوچکا هے که :

(۱) کشف ساق کے یه معنے که قیامت میں في الواقع خدا کي ساقیں کھل جالیں گي ' صحیح نہیں ' جن روایتوں سے اس مفہوم کو تقویت دي جاتي هے علم اصول اُن کو خود قابل استناد نہیں سمجھتا -

(۲) ادبیات عرب میں عام قاعده هے که الفاظ کچھه اور هوتے هیں مگر محاورے میں اُن کے کچھه اور هي معنے لیے جاتے هیں ' طریق تعبیر کي بیشتر حقیقتیں مجاز سے وابسته هیں جن کو لفظوں کے ساتھه کچھه ایسا زیاده تعلق نہیں هوتا -

(۳) ادبیات عرب میں کشف ساق کے معنے نہایت سخت خطره (امر شدید) نمودار هونے کے هیں -

(۴) کشف ساق سے اگر خدا هي کي ساق کا نمودار هونا مراد هو جب بھي اس کے معنے تجسم نه هونگے ' کیوں که قرآن کریم ' نیز کلام جاهلیت جس میں قرآن اُترا هے اور جو اُس کے انداز بیان کي نظیر هے ' اس مدعا کي تائید سے خاموش هیں ' یا یوں کہیے که اسلوب عربیت اِس قسم کے الفاظ کو اپنے اصلي معاني پر محمول نہیں کرتا - یه چاروں موضوع استیعاب ذکر و استیفاے نظر کي حد میں آچکے هیں ' لیکن مسألے کي اهمیت کا هنوز یہي اقتضا هے که " کچھه اور چاهیے وسعت میرے بیان کے لیے " تکمیل بیان کے لیے بقیۂ مباحث قابل ملاحظه هیں :

(۵)

قرآن کریم میں لفظ ساق تین مقام پر وارد هے :

(الف) سورۂ نون والقلم میں جس پر بحث هوچکي او هنوز هوگي

٢٤ رمضان ١٣٣١ ہجری

شہادت زار کانپور
یا
امتحان گاہ کفر و ایمان

جزاک الله عن الاسلام والمسلمین

یا مظہر الحق !!

انساني خصائل و فضائل کے ظہور و آزمایش کیلیے ابتلا و مصائب ضروري هیں :

ولنبلونكم حتى نعلم	اور هم تم کو آزمایش میں ڈالیں گے
المجاهدين منكم	تاکه معلوم کریں که کون کون تم میں
والصابرين ' ونبلو	مجاهد و صابر هیں ؟ اور نیز تمهاري
اخباركم -	اصلي حالت کو جانچ لیں -

شاید اب موسم بدلنے والا ہے که تبدیلي کے آثار و علائم پیهم اور غیر منقطع هیں - جو کچهه هندوستان سے باهر هوا ' وہ مسلمانان هند کي غفلت شکني اور تنبه کیلیے کافي نه تها ' اسلیے حکمة الهیه نے سلانیک اور البانیا کي جگه ' شہادت آباد کانپور کے حوادث معزنه و سوانح الیمه کو همارے سامنے کردیا ہے : اولا یرون انهم یفتنون في کل عام مرة او مرتین ' ثم لا یتوبون ولا هم یذکرون !

پس هزار رحمت هو تجهپر اے سرزمین مقدس کانپور ! اور تیري یاد گرامي همارے دلوں سے کبهي محو نهو ' که تیرے انهار خونیں نے همارے لیے حیات ملي کا چشمۂ حیات بہا دیا ہے !!

اگر لکهنے کي مہلت ملے تو اُن نتائج عظیمه کي تفصیل کیلیے دفتر کے دفتر چاهئیں ' جو اس حادثۂ خونین سے هم حاصل کر سکتے هیں ' اور جسکے بہے هوے خون کے ایک ایک قطرہ سے حیات ملي کي هر شاخ کو زندگي اور نشو و نما کا پاني ملسکتا ہے ' مگر میں اس وقت صرف ایک خاص نتیجۂ حسنه کي طرف اشارہ کرونگا اور وہ ایک الهي آزمایش ہے جو آج هر مسلم قلب کا امتحان لیگي ' اور منٹوں اور لمحوں کے اندر فیصله کردیگي که کون هیں جنکے دلوں کي باگ انکے خداے حي و قیوم کے هاتهه میں ہے ' اور کون هیں ' جنکے سر اصنام حکومت اور طاغیت هواء نفس کے آگے سربسجود هیں ؟

فمنهم من یومن به ' ومنهم من لایومن به ' وربك اعلم بالمفسدین
اصحاب المیمنه ' ما اصحاب المیمنه ؟

دو صفیں تمهارے سامنے هیں :

دهني طرف الله کي عبادت گاہ اور اسکا حرم محترم ہے - اُن زخمیوں کي صفیں هیں ' جنکے زخموں سے بے گناهي کا خون بہه رہا ہے ' اور جنهوں نے مسجد الهي کي تعریم و تقدیس میں اینٹوں کے ٹکڑے رکهکر ' اسکے بدلے دشمنان حق و الله کي گولیاں کهائي هیں - پهر کچهه معصوم بچے هیں ' جنهوں نے نیا نیا اپنے خدا کو یاد کرنا سیکها تها ' مگر اُنسے ' جنکي عمریں اسکي محبت کے دعوے میں بسر هوچکي هیں ' بازي لے گئے ' اور جنمیں سے بعض اپنے خدا کے پاس پہنچ چکے هیں ' اور بعضوں کیلیے رحمت الهي کا آغوش منتظر ہے -

پهر اس منظر اقدس و اعلى سے بالا تر ' وہ خداے قدوس ابراهیم و محمد (علیهما السلام) اور اسکے دین قویم اور ملة مرحومه کي عزت و عظمت ہے ' جس کو همیشه ظالموں نے بهلایا ہے ' پر مظلوموں نے اسي کے دامن میں تسکین پائي ہے - اور جس کو گو اُن لوگوں نے فراموش کردیا هو ' جنکو اپنے خون ریز اسلحه و آلات کا غرور ' اور تاج و تخت حکومت کے نشۂ باطل سے سرگراني هو ' لیکن وہ لوگ تو نہیں بهلا سکتے ' جنهوں نے تیرہ سو برس سے اسکي الهي نصرتوں کے معجزے دیکهے هیں ' اور اب بهي وہ اس وقت کے منتظر هیں ' جبکه ظلم با وجود قوت کے هلاک هوگا ' اور مظلومي با وجود بے سروساماني کے فتح یاب هوگي : وان الظالمین بعضهم اولیاء بعض ' والله ولی المتقین -

غرضکه ایک جانب تو الله ' اسکے رسول ' اور اسکے مومنوں کي عزت و عظمت دنیوي عجز و تذلل اور بے سروساماني و بیکسي کے اندر موجود ہے : ولله العزة ولرسوله ' وللمومنین -

اور دوسري جانب دنیوي حکومت کا قهر و جبر ' دنیوي طاقتوں کا مجمع ' قانون وقت کا غلط مگر قاهرانه استعمال ' حاکم وقت کي نگاہ گرم ' اُس کي ذریات کے مهیب و مخوف مناظر ' کفر کي ظاهر فریبي ' اور نفاق کي ولوله اندازي ہے - دنیوي نام و نمود کي خواهش جو انسان کے پانوں میں ڈالنے کے لیے شیطان کے پاس سب سے زیادہ بوجهل زنجیر ہے ' طیار هو رهي ہے ' اور حرص و طمع کے ابلیس اپنے ساز و سامان جهنمي کے ساتهه مصروف کار هیں !

یه دو راهیں هیں ' جو آج هر مسلمان کے سامنے کهول دي گئي هیں ' اور هدایت و ضلالت ' نور و ظلمت ' اور کفر و اسلام کي مقابل راهیں اسي طرح همیشه سے باز رهي هیں -

پس سب سے بڑي آزمایش ہے ' جو آج درپیش ہے ' اور سب سے بڑا فیصله کن امتحان ہے ' جو کفر پرست و اسلام دوست صفحوں کو الگ الگ کردینے کے لیے آج مستعد ہے :

یوم تبیض وجوہ و تسود	وہ دن ' جبکه بعض لوگوں کے چہرے
وجوہ ' فاما الذین اسودت	نور ایمان و فلاح سے چمک اٹهیں گے '
وجوههم اکفرتم بعد ایمانکم '	اور بعض کے سیاہ پڑجائیں گے -
فذوقوا العذاب بما کنتم	روسیاهوں سے کہا جائیگا که تم نے الله
تکفرون -	پر ایمان لا کر پهر کفر کا ساتهه دیا تها -
واما الذین ابیضت	اب اسکي سزا میں اس عذاب کا مزہ
وجوههم ' ففي	چکهو ! مگر جو لوگ سفید رو هونگے '
رحمة الله ' هم فیها	وہ الله کي رحمت میں هونگے - اور یه
خالدون - (٣ : ١٠٢)	رحمت دائمي اور همیشگي کی هوگي -

بہت سے لوگ هونگے جو آج اسلام اور اسکے پرستاروں کا با وجود ظاهري بے چارگي و بیکسي کے ساتهه دینگے ' اور اپنے دهني جانب کي صفوف ایمان و مومنین کي راہ اختیار کرینگے - پر بہت سے ایسے بهي هونگے ' جنکے دلوں کي باگ خداے قدوس کي جگه شیطان لعین کے هاتهوں میں هوگي - وہ انکو کهینچے گا ' یہاں تک که وہ منهه کے بل اوندهے گرینگے ' اور دوسري جماعت کے آگے سربسجود هونگے :

فاصحاب المیمنه ' ما	پس ایک گروہ تو دهنے هاتهه والوں کا
اصحاب المیمنه ' واصحاب	ہے ' اور دهنے هاتهه والوں کا کیا کہنا !
المشئمه ' ما اصحاب	اور ایک بائیں جانب والوں کا ہے اور
المشئمه ' والسابقون	بائیں هاتهه والوں کا کیا هي برا گروہ
السابقون ' اولئك	ہے ! پهر ان دونوں کے علاوہ تیسرے
المقربون ' في جنات	گروہ کے لوگ ' جو سب سے آگے هیں '
النعیم ' ثلة من	اور وہ آگے هي رهنے کے مستحق بهي

خدا کي ساق کا کہلنا مراد ہے -

رہي بخاري کي مشہور حدیث :

سمعت رسـول اللـه صلی الله علیه وسلـم یقول : یکشف ربنا عن ساقـه فیسجد لـه کل مومن ومومنة ' ویبقي من کان یسجد في الدنیا ریاء وسمعـة فیذهب لیسجد فیعـود ظهـره طبقا واحدا (۱)

ابو سعید خدري کہتے ہیں کہ میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو ارشاد فرماتے ہوے سنا کہ : ہمارا پروردگار اپني ساق کہول دیگا ' جتنے مسلمان مرد عورتیں ہونگي سب کي سب سجدے میں گرپڑینگي ' صرف وہ لوگ رہ جائینگے جو دنیا میں دکھانے اور سنانے کے لیے سجدے کیا کرتے تھے ' وہ اُس وقت سجدہ کرنے چلینگے تو اُن کي پیٹھہ ایک تختہ ہو جائیگي (۱)

تو قطع نظر دیگر مباحث کے جو ترجیہہ و تفسیر قران کریم کي ایات کي کي جاتي ہے ' ضرور ہے کہ رہي اس حدیث کي بھي لي جاے - نظام نیشاپوري کي اُس لطیف ترجیہہ کو بھي پیش نظر رکھیے جس میں وہ لکھتے ہیں :

معناه یوم یشتـد الامر و یتفاقم ' ولا کشف ثمة ولاساق ' کما تقول للاقطع الشحیح : یده مغلولة ' ولاید ثمة ولاغل ' و انمـا هو مثل فی البخل... ....وقـال ابو سعید الضریر : ساق الشي اصله الذي به قـوامه ' کساق الشجـر وساق الانسان ' فمعنی الایة : یوم تظهـر حقائق الاشیاء و اصـولـهـا (۲)

آیت کے معنے یہ ہیں کہ اُس دن صورت معاملہ نہایت سخت و شدید و دشوار ہو جائیگي ' ورنہ اصل میں نہ تو وہاں ساق کہلنے کا شائبہ ہے اور نہ ساق ہي ہے کہ کہلی یا ڈھنکی رکھی جائے ' مثلاً ایک بخیل کے ہات ٹنگے ہوے ہیں ' تم اُسے کہوگے کہ " اس کے ہات بندھے ہوے ہیں " حال آنکہ نہ وہاں ہات ہیں اور نہ بندش ہے ' بلکہ در اصل یہ ایک مثل ہے جس سے اظہار بخل منظور ہوتا ہے .... ابو سعید ضریر کہتے ہیں : ساق شے وہ ہے جس سے کسي چیز کا قوام وابستہ ہو ' جیسے ساق درخت ' ساق انسان ' اس بنا پر آیت کے معنی یہ ہونگے کہ اُس دن اشیا کی حقیقتیں اور اصلیتیں ظاہر ہونگی (۲)

(۷)

یہ جو کچھہ پیش آنا ہے دنیا ہی میں پیش آئیگا ' قیامت سے ان واقعات کو تعلق نہین ہے ' قیامت تو وہ دن ہے کہ کسي کو کسي بات کي تکلیف نہ دي جائیگي -

نہ رکوع ہے ' نہ سجود ہے ' نہ قعود ہے ' نہ قیام ہے '

لیکن یہاں ارشاد ہوتا ہے :

یوم یـکشف عن سـاق و یدعـون الی السجود فلا یستطیعـون

وہ دن جب خطرہ بڑہ جائیگا ' لوگ سجدۂ و اطاعت و سرافگندگي کے لیے بلائے جائینگے مگر نہ کرسکینگے -

پھر کیوں کر ممکن ہے کہ قیامت کے دن ' جو محتساب اعمال کا روز ہے ' عبادت کا حکم دیا جائے ' ابو مسلم اصبہاني لکھتے ہیں :

لا ریب ان یوم القیامة لیس فیه تعبد و تکلیف فهو زمـان العجـز اوآخر ایام دنیاه فانه فی وقت النـزع تـدی الناس یدعون الی الصلاة بالجماعـة و هـؤلاء لا یستطیعون الصلاة ' لانه الوقت الذی لا ینفـع نفسـاً ایمانهـا

بے شبہہ قیامت کا دن عبادت کرنے کا دن نہ ہوگا ' اُس دن کسی بات کے ماننے یا کسي کام کے کرنے پر کوئي مکلف نہ ہوگا ' وہ عاجزي و ضعف کا وقت یا دنیا کا سب سے پچھلا اور نچھلا حصہ ایام ہوگا ' دیکھو نزع روح کے وقت بھي نمازیوں کو نماز کے لیے پکارتے ہین ' جماعت کے لیے اذان دیتے ہین ' حي علي الصلاة کي منادي سے اُن کو مسجد مین بلاتے ہیں ' مگر وہ نماز نہیں ادا کرسکتے ' وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ ایسے وقت میں کسي شخص کے لیے خدا پر ایمان لانا بھي نفع نہیں دے سکتا -

(۸)

بہ پایاں آمد این دفتر حکایت ہمچناں باقي ' کہنا یہ تھا کہ کشف ساق کي ذیل میں قرآن کریم نے کن امور کي تعلیم دي ہے ؟ اور اُن کے خاص خاص نتایج کیا ہیں ؟ اصل میں تو یہ " سودا " خواجہ شیراز کے مخاطب کے اُس " خط سبز " سے بھي زیادہ طراوت افزاي نگاہ ہے جس کي نسبت نقطۂ نظر نے " پاے ازیں دائرہ بیروں نہ نہد تا باشد " کا فتوی دیا تھا ' تاہم سلسلہ حقایق دراز سہي ' اس حلقے کي کڑیاں کیوں کر ڈھیلي ہوسکتي ہیں کہ تقیدات الہیہ کي بندش میں ڈھیل دي جاسکے ' حقیقت کو " لقد وجدت مجال القول واسعة " کا جب خود اعتراف ہے تو " فان وجدت لساناً قائلاً فقل " کي معذرت کوش تعلیق کیا معنے ؟ زبان گویا کا کلم شرح صدر سے لیے سکتے ہیں ' الہامي تعلیمات کے بعض بعض خصائص ہي کے تذکرے سے رفع ذکر ممکن ہے ' ملاحظہ ہوں :

کشف ساق کے مافوق و ما بعد آیتوں میں جن مہمات امور کي تعلیم دي گئي ہے ' اُن کے خاص خاص پہلو یہ ہیں :

(۱) مسلمانوں کے مذہبي جوش کو کفار کبھي اچھي نظر سے نہیں دیکھہ سکتے ' وہ اُن کو خبطي کہینگے ' مفتون کہینگے ' گمراہ کہینگے ' شوریدہ سر کہینگے ' مگر کہنے دو ' اس پاک ترین جذبۂ غیرت سے ہٹنا نہ چاہیے ' اس حالت پر قائم رہنا چاہیے ' تم بھي دیکھہ لوگے اور وہ بھي دیکھہ لینگے کہ خبط کس کو ہے ؟ وہ زمانہ عن قریب آنے والا ہے جب کہ اپنے خبط و شوریدگي کا انھیں خود اعتراف کرنا پڑیگا ' مسلمان اُن کے الزامات کے خوف سے مرعوب کیوں ہوں ؟ اس کا علم تو خدا ہي کو ہے کہ راہ راست پر کون ہے ' اور گمراہي نے کسے گھیر رکھا ہے ؟

(۲) کفار جو واقعات کو جھٹلاتے ہیں ' حقیقت حال کو جھٹلاتے ہیں ' اصلیت کو چھپاتے ہیں ' ماجرای وقوع کو غلط بتاتے ہیں ' نقض امن کرتے ہیں اور پھر اُس کو حفظ امن کا لباس پہناتے ہیں ' قتل کرتے ہیں اور اُسے جان بخشي دکھاتے ہیں ' بات کچھہ ہوتي ہے مگر اپني بات کي پچ میں جمہور (پبلک) کو کچھہ اور جتاتے ہیں ' ایسے لوگوں کي اطاعت منع ہے ' اُن کي فرماں برداري جرم ہے ' گناہ ہے ' موجب عذاب ہے ' اس قلادے کو توڑ دینا چاہئے ' اس اطاعت سے تبري فرض ہے ' اس فرماں برداري پر نافرماني کو ترجیح ہے ' اُن کي تو خواهش ہے کہ مسلمان مداہنت کریں ' خوش آمد کریں ' ریاکاري کریں ' منافقت کریں ' تو اُنہیں بھي اظہار نفاق کا موقع ملے ' مگر ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے لیے یہ صورت کس قدر خطرناک ہے ؟

(۳) کفار کے عہد و پیمان کا تمہیں بارہا تجربہ ہوچکا ہے ' وہ آبرو باختہ ہیں ' عزت نفس وشرف ذات کا انہیں لحاظ تک نہیں '

(۱) اخرجه البخاري عن ابي سعید قال سمعت الخ وهذا الحدیث عنده من طرق في الصحیحین وله الفاظ في بعضها طول ' وهو حدیث مشهور معروف ' وعلي کل دلیل فهولا یجزم بتجسم ذاته تعالي عالله عما یقولون ' والله في خلقه شئون ' والله یعلم وانتم لا تعلمون -

[۲] نیسا بوري - ج ۲۹ - ص ۲۳

وجوہ یومئذ ناضرۃ ' الی ربھا ناظرۃ ' ووجوہ یومئذ باسرۃ تظن ان یفعل بھا فاقرۃ ' کلا ' اذا بلغت التراقي ' وقیل من راق ؟ وظن انه الفراق ' والتفت الساق بالساق ' الی ربك یومئذ المساق ' (٧٥ : ١١ و ١٢)

اُس دن بہتوں کے مونھہ تروتازہ ہونگے ' جو اپنے پروردگار کو دیکھہ رہے ہونگے ' اور بہتیرے مونھہ اُس روز بورے بن رہے ہونگے ' اُن کو گمان ہوگا کہ ایسی سختی اُن کے ساتھہ ہونے والي ہے کہ اُن کي کمر توڑ دیگي ' خوب سمجھہ لو کہ جب ہنسلي تک جان آ پہونچیگي ' اور لوگ چلا اُٹھینگے کہ کوئي جھاڑنے والا ہے ؟ یقین ہو جائیگا کہ یہ مفارقت کا وقت ہے ' اُس وقت پنڈلي سے پنڈلي لپٹ جائیگي ' تو یاد رکھہ کہ اُسي دن تجھے اپنے پروردگار کي طرف چلنا ہوگا -

اس آیت میں التفت الساق بالساق (پنڈلي سے پنڈلي مل جائیگي) کي تفسیر کئي طریقوں پر کي گئي ہے ' بیس حدیثیں اس مفہوم کي مروي ہیں کہ التفاف ساق سے شدت امر مراد ہے - ان میں دو خاص حدیثیں یہ ہیں :

قوله : والتفت الساق بالساق ' یقول : آخر یوم من الدنیا و اول یوم من الآخرۃ ' فتلتقی الشدۃ ' بالشدۃ ' الا من رحم الله (١)

آیت کے یہ الفاظ کہ " پنڈلي سے پنڈلي مل جائیگي " اس میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ : وہ دن دنیا کا سب سے پچھلا اور آخرت کا پہلا روز ہوگا ' اُس روز سختي سے سختي بھڑ جائیگي ' ہاں جس پر خدا رحم کرے وہ البتہ اس سے محفوظ ہوگا (١)

یقول : التفت الدنیا بالآخرۃ ' وذلك شان الدنیا والآخرۃ ' الم تسمع انه یقول : الی ربك یومئذ المساق ؟ (٢)

اُس روز دنیا و آخرت میں تصادم ہوگا ' اور دنیا و آخرت کا یہي حال بھي ہے ' اس مطلب کي تائید میں کیا تم نے آیت کا یہ جزو نہیں سنا کہ " وھي روز ہوگا کہ تمھیں اپنے پروردگار کے حضور میں چلنا ہوگا " ؟ (٢)

التفاف ساق کي دوسري تاویلیں بھي کي گئي ہیں ' مگر ابن جریر کي نقاد نظر میں یہ سب مجروح ہیں ' لکھتے ہیں :

اولی الاقوال في ذلك بالصحة عندي قول من قال : معني ذلك والتفت ساق الدنیا بساق الآخرۃ ' وذلك شدۃ کرب الموت بشدۃ ھول المطلع ' والذي یدل علی ان ذلك تاویله ' قوله : الی ربك یومئذ المساق ' والعرب تقول لکل امر اشتد : قد شمر عن ساقه ' وکشف عن ساقه ... عني بقوله التفت الساق بالساق : التصقت احدی الشدتین بالاخری کما یقال للمرأۃ اذا التصقت احدی فخذیھا بالاخری لفاء (١)

میرے نزدیک اس باب میں بہتر و صحیح قول اُن مفسرین کا ہے جو آیت کے معنے یہ بتاتے ہیں کہ دنیا کي ساق آخرت کي ساق سے مل جائیگي ' مطلب یہ ہے کہ موت کي شدت و کرب ہول مطلع کي شدت سے دوچار ہوگي - اس مفہوم کي دلیل خود اسي آیت کا پچھلا جزو ہے کہ " اُس دن تجھے اپنے پروردگار کي طرف چلنا ہوگا " خطرہ جب بڑھ جاتا ہے ' اور بات سخت ہوجاتي ہے ' تو اہل عرب کہتے ہیں " فلاں امر کي ساق سے دامن اُٹھہ گیا " یا " اُس کي ساق کھل گئي "... آیت میں ایک ساق کے دوسري ساق سے مل جانے کے معنے یہ ہونگے کہ ایک سختي دوسري طرح کي شدت سے پیوست ہوگئي ' جس طرح کبھي عورت کي ایک ران دوسري ران سے پیوستہ ہوگئي ہو تو اُسے لفاء (باہم پیوستہ ہو جانے والي) کہتے ہیں (١)

(ج) سورۂ نمل میں جہاں ملکۂ سبا کو خطاب کیا گیا ہے :

قیل لھا : ادخلي الصرح ' فلما رأته حسبته لجۃ وکشفت عن ساقیھا ' قال انه صرح ممرد من قواریر (٢٧ : ٣٦)

ملکۂ سبا سے کہا گیا کہ محل کے اندر آؤ ' اُس نے محل کو دیکھا تو پاني سمجھي ' اسی خیال سے اپني دونوں پنڈلیاں اُس نے کھول دیں ' سلیمان نے یہ دیکھکر کہا کہ یہ تو شیش محل ہے -

اس آیت میں کشف ساق کے معنے عام مفسرین نے پنڈلي کھولنے کے لیے ہیں ' مگر امام رازي نے تبعاً دو تین باتیں اور بھي بیان کي ہیں ' فرماتے ہیں :

(١) انما فعل ذلك لیزیدھا استعظاماً لامرہ ...

(١) حضرت سلیمان نے شیش محل اس لیے بنوایا تھا کہ ملکہ سبا کي نظر میں اُن کی عظمت بڑھ جاے ...

(٢) کان المقصود من الصرح تھویل المجلس وتعظیمه ....

(٢) تعمیر محل سے مجلس کو خوفناک و با عظمت دکھانا مقصود تھا ......

(٣) حسبت ان سلیمان علیه السلام یغرقھا في اللجۃ (٢)

(٣) ملکۂ سبا سمجھي کہ حضرت سلیمان اُس کو پاني میں غرق کیا چاہتے ہیں (٢)

یہ تاویلیں اگر صحیح ہیں تو ان کا ایک لازمي نتیجہ یہ ہوگا کہ حضرت سلیمان (علی نبینا وعلیه الصلاۃ والسلام) نے ملکہ سبا کو مرعوب کرنے اور اُس کے دل پر اپني ہیبت و عظمت کا سکہ بٹھانے کے لیے شیش محل تعمیر کرایا ہوگا ' ملکۂ سبا اُسے دیکھہ کر پاني سمجھي اور خیال کیا کہ سلیمان نے بد عہدي کي ' یہاں بلا کر مجھے غرق کیا چاہتے ہیں ' اس خیال کے آتے ہي ساق کھول دي ' یعني غیظ میں آگئي ' گھبرا اُٹھي ' ناراضي و ناخوشي بڑھ گئي ' سخت ہوگئي ' خطرہ پیدا ہوگیا ' حضرت سلیمان نے یہ کیفیت دیکھي تو فرمایا : یہ پاني کا تموج نہیں ہے ' شیش محل کا سراب ہے ' ملکہ یہ سن کر پچھتائي ' اپني بدگماني سے پشیمان ہوئي اور کہا :

رب اني ظلمت نفسي ' واسلمت مع سلیمان لله رب العالمین (٢٧ : ٣٧)

میرے پروردگار ! میں نے (یہ بدگماني کرکے) اپني جان پر ظلم کیا ' اب میں سلیمان کے ساتھہ ہوکر رب العالمین کے لیے مسلمان ہوتي -

یہ مطلب اگر صحیح ہے تو حضرت سلیمان پر یہ اعتراض بھي وارد نہیں ہوسکتا کہ اُنھوں نے کیوں ایسي ترکیب کي کہ ایک پرائي عورت اپني پنڈلیاں کھول دے اور وہ اُسے دیکھیں ؟ جب ایرادھي رفع ہوگیا تو جواب دینے کے لیے کسي تاویل کي کیا حاجت ؟

(٦)

گذشتہ مباحث سے معلوم ہوتا ہے کہ :

(الف) قرآن کریم نے پنڈلي کے معنے میں ساق کا لفظ کہیں بھي استعمال نہیں کیا ہے -

(ب) قرآن کریم میں کوئي ایسا لفظ نہیں ہے جس سے قطعي ثبوت مل سکے کہ یوم یکشف عن ساق (وہ دن جب ساق کھلیگي) سے

[١] علي قال ثنا ابو صالح قال ثني معاویۃ عن علي عن ابن عباس قوله الخ

[٢] محمد بن سعد قال ثنی ابی قال ثني ابی عن ابیه عن ابن عباس الخ

(١) ابن جریر - ج ٢٩ ص ١٠٧ -

(٢) تفسیر کبیر - ج ٥ - ص ٨٩

عربي زبان اور علمي اصطلاحات

(مولانا السید سلیمان الندوي)

تیس چالیس برس سے هندوستان میں جدید اصطلاحات علمیه کے وضع و تالیف کا مسأله درپیش هے - انگریزي اصطلاحات جو زیاده تر لاطیني' یوناني' اور جرمن سے ماخوذ هیں' اُن کي شکل و صورت اور وضع و هیأت هندوستاني زبانوں سے اسي قدر متباین هے ' جس قدر ایک انگریز ایک هندوستاني سے -

هندوستان میں هندو' اور مسلمان دو قومیں هیں ' دونوں کے پاس علوم و فنون و اصطلاحات کا قدیم ذخیره موجود هے - لیکن بیسویں صدي کے بازار کیلیے جن سکوں کي ضرورت هے ' وه اونکے کیسے میں نہیں ' احباب کہتے هیں - چونکه انکے کیسوں میں یه سکے نہیں اسلیے انکے قدیم طرز کے دار الضرب میں یه سکے نہیں ڈهل سکتے ' هندو دوستوں نے تو اسکی تکذیب اسطرح کردي که جدید اصطلاحات کی ایک ڈکشنري ترتیب دیکر یه بتادیا که سنسکرت کے قدیم آلات ضرب بیکار نہیں ' لیکن کیا مسلمان بهی اسکی تکذیب کر سکتے هیں ؟ ایک جماعت کہتي هے که نہیں -

کیا عجیب واقعه هے که عربي زبان جو اسلام سے ۷۰ - ۸۰ برس بعد تک ایک بالکل جاهل اور مفلس زبان تهی ' جسمیں سامان تمدن کیلیے الفاظ نه تهے ' جسکے پاس کوئی علم و فن نه تها ' جسکے پاس اصطلاحات کا وجود تک نه تها ' جسمیں فلسفهٔ و ریاضی کے دقیق مسائل کي برداشت کی قوت نه تهي ' چند مترجمین عرب و غیر عرب کي کوششوں نے وه وسعت پیدا کردي که سینکڑوں علوم و فنون اوسکے ایک گوشه میں سماگئے ' منطق' فلسفه ' ریاضی اور طب کي هزاروں اصطلاحات جنکا عربي میں تخیل بهی نه تها ' دفعةً اوسي عربي زبان میں اسطرح پیدا هوگئے که حقیقةً گویا وه اسیکے لئے بنے تهے - اس بنا پر سوال یه هے که وه زبان جسکے پاس کچهه نه تها ' اور سب کچهه هوگیا ' اب جب اسکے پاس بہت کچهه هے کچهه اور کیوں نہیں هوسکتا ؟

اسوقت عربی زبان کے ذخیرۂ اصطلاحات کي فراوانی کا اندازه اس سے هو گا ' که دو ضخیم جلدوں میں' جنکے صفحات کي تعداد تقریباً چار پانچ هزار هوگی ' احمد تهانوي نے کشاف اصطلاحات الفنون کے نام سے عربي زبان کي اصطلاحات علمیه کو جمع کیا هے' اسکے علاوه خوارزمي اور جرجاني وغیره کے مختصر رسائل اسی موضوع پر هیں -

ایک دوسري حیثیت سے عربی زبان کي وسعت اصطلاحات پر نظر کرو - قراءت ' تفسیر' حدیث' اصول فقه ' فقه ' تصوف ' کلام ' صرف ' نحو' معانی و بیان' بدیع' عروض و قافیه' منطق' طبیعیات ' الهیات ' هیئت ' اقلیدس' فنون ریاضیات مختصره ' مثلاً علم الاکر ' علم المرایا مثلثات ' اسطرلاب وغیره' حساب' هندسه ' کیمیا ' جغرافیه' طب فروع کثیره' ان کے علاوه اور بہت سے علوم و فنون عربي زبان میں موجود هیں' هر علم و فن اپنے ساتهه سیکڑوں هزاروں اصطلاحات رکهتا هے اور یه تمام اصطلاحات اوس زبان کے خزانه کي مملوکات هیں جو آج غریب کہي جاتي هے !!

ایک اور بات بهی پیش نظر رکهنی چاهیے - عربي زبان میں علوم عقلیه کا کثیر حصه غیر زبانوں سے منقول هوکر آیا ' جنمیں زیاده تر یوناني ' سریاني ' قبطي ' فارسي' سنسکرت' زبانیں هیں' چاهیے تها که ان زبانوں کے الفاظ مصطلحه عربي زبان میں بهر جاتیں' لیکن طب کے سوا هم کہیں انکا نام و نشان بهي نہیں پاتے ' علم هیات عربي زبان میں سنسکرت سے آیا' لیکن هزاروں اصطلاحات فلکیه میں سے سنسکرت کي صرف دو اصطلاحیں عربي زبان میں آئي هیں: " ج " اور " جیب " - پہلے کي اصل " اُرج " اور دوسرے کي " جیوا " فلسفه بفروعها یوناني سے آیا ' لیکن علوم و فنون فلسفیه کی تقریباً پانچ چهه هزار اصطلاحات علمیه میں غیر عربي اصطلاحات جو یوناني هیں حسب ذیل هیں:

	اصطلاح	اصل یوناني	تشریح
(۱)	اثیر	ایتهر	ایتهر
(۲)	اسطرلاب	اسٹرولیبان	اصطرلاب
(۳)	اسطقس	استائي کي اس	عنصر
(۴)	اقلیدس	ارکلیدوس	اقلیدس
(۵)	اقلیم	کلیما	اقلیم (جغرافیه)
(۶)	اکسیر	کسیرون	اکسیر (کیمیا)
(۸)	انبیق	انبیکس	قرع و انبیق (الکیمیا)
(۸)	جغرافیا	جیو گریفیا	علم جغرافیه
(۹)	شعری	سورئس	ستارہ شعری (فلک)
(۱۰)	سفسطه	سافسٹیز	فلسفۂ مغالطه
(۱۱)	سفین	سفن	فانه (جر ثقیل)
(۱۲)	فلسفه	فیلاسفیا	فلسفه
(۱۳)	فیلسوف	فیلاسفس	فلاسفر
(۱۴)	فنطاسیا	فنٹسیا	حس مشترک
(۱۵)	جنس	جینس	جنس
(۱۶)	کیمیا	کمیا	کیمستري
(۱۷)	کره	کورا	پرنته (جغرافیه)
(۱۸)	مجسطي	میگستی	نام کتاب (هیئت)
(۱۹)	مخل	مرالوس	آلۂ جر ثقیل
(۲۰)	منجنیق	میکانیکن	علم آلات
(۲۱)	هیولی	هولا	ماده

طب ' جسمیں اصطلاحات سے زیاده اسماے امراض و ادویه کي حاجت تهي ' تمام علوم عربیه میں سب سے زیاده غیر عربی الفاظ کي محتاج تهي' اسي لیے هم طب کے اندر گو اصطلاحات میں کم لیکن امراض و ادویه کے ناموں میں کسي قدر زیاده غیر عربي الفاظ پاتے هیں ' لیکن پهر بهی ازروے قیاس ایسي زبان میں جسمیں طب کا وجود تک نه تها' اتنے الفاظ آئے بهي تو بہت کم آئے' ان الفاظ

قسمیں کھاتے ہیں ' حلف اٹھاتے ہیں ' کہ یہ وعدہ استوار ہے ' اس میں دوام و استمرار ہے ' یہ عہد محکم ہے ' یہ قول و قرار قانونی حیثیت رکھتا ہے ' زبان سے سب کچھہ کہتے ہیں ' اور ہاتھہ سے کام لینے کے وقت ' کچھہ بھی یاد نہیں رکھتے ' ایسے لوگوں کے مطیع رہنا ذلت کی بات ہے ' اسلام اپنے فرزندوں کو ان کی اطاعت سے باز رہنے کی ہدایت کررہا ہے ' روکتا ہے ' منع کرتا ہے کہ خبردار! یہ قسمیں کھانے والے ذلیل النفس ہیں ' ان کے حلف پر نہ جانا ' یہ ادھر کی بات ادھر لگاتے ہیں ' قوم میں تفرقے پیدا کراتے ہیں ' منع خیر کے لیے نہایت مبالغے کے ساتھہ آمادہ رہتے ہیں ' حد سے بڑھجاتے ہیں ' تعدی ان کا شیوہ ہے ' تطاول ان کی عادت ہے ' سرکشی ان کی خو ہے ' پاس عزت نہ رکھنے ' ناموس کی نگاہ داشت ضروری نہ سمجھنے ' اور خاص خاص حالتوں میں رضامندی کے ساتھہ حرامکاری تک کو قانونا جائز قرار دینے کی وجہ سے ان کی تو اصل تک محفوظ نہیں ' یہ تو صریح بد اصل ہیں ' پھر ایسے لوگوں کی اطاعت کیوں کر پسندیدہ ہوسکتی ہے ؟ ان کو تو اپنے مال و اولاد کی فراوانی و کثرت ' یعنی فرط دولت و تکثیر آبادی کی وجہ سے اتنا گھمنڈ ہوگیا ہے کہ آیات قرآنی کو پرانے ڈھکوسلے کہنے لگے ہیں ' مصر کی ایک برگشتہ خرد و برافروختہ مزاج مسلمان لیڈی (پرنسس صالحہ) یورپ میں جاکر ایک روسی افسر سے شادی کرلیتی ہے ' اور اسے مختار عام قرار دے کر اپنی جایداد کے لیے دعوی دائر کراتی ہے ' مصر کی شرعی عدالت پچھلے مہینے میں اس دعوی کو خارج کردیتی ہے کہ مسلمان عورت نے احکام اسلام کی قید سے آزاد ہوکر جب ایک نا مسلمان سے شادی کرلی تو پھر مسلمان کہاں رہی ' اور اب اس کو جایداد کے مطالبے کا کیا حق رہ گیا ہے ؟ صحافت فرنگ اس فیصلے پر سختی سے نکتہ چینی کرتی ہے اور عام جرائد و مجلات یورپ کی گزشتہ اشاعتوں میں فریاد ہوتی ہے کہ " اس آئین و اصول کے عہد میں اسلام کے احکام پر کیوں عمل ہوتا ہے ؟ یہ احکام تو صریحاً پرانے ڈھکوسلے (اساطیر الاولین) ہیں " جب اس بے باک جماعت کو جناب الہی میں بھی گستاخی سے باک نہیں ' تو حیف ہے کہ بندگان الہی ایسے سرکشوں کے مطیع رہیں ' ان کی اطاعت سے فوراً کنارہ کش ہوجانا چاہیے ' یہ خوف بالکل بے محل ہے کہ مبادا نافرمانی کی صورت میں کیسی پڑے ؟ کیوں کہ خدا ان سرکشوں پر عن قریب عذاب نازل کرنے والا ہے سنسمہ علی الخرطوم کی وعید آچکی ہے ' اور اب اس کے پورے ہونے میں بہت کم دیر رہ گئی ہے -

(۴) ارادہ تو کفار کا یہی ہے کہ باغ عالم (ممالک روے زمین) انھیں کے لیے مخصوص ہوجاے اور اس کے ثمرات سے ان کے علاوہ کوئی دوسری غریب قوم مستفید نہ ہونے پاے ' مگر ہنوز وہ خواب غفلت ہی میں ہونگے کہ ذرایع شان و شوکت میں تباہی آجائیگی ' عظمت و رفعت کا سارا ساز و سامان خاک میں مل جائیگا ' چلے تو ہیں کہ دنیا کو فتح کریں اور اقوام دنیا کو غلام بنا لیں ' مگر بجز محرومی قسمت کے اور کچھہ حاصل نہ ہوگا ' اس وقت تو خدا کو بھولے ہوے ہیں ' لیکن انجام کار جب تباہی نازل ہوگی تو وہی خدا یاد آئیگا جس کی اور جس کے گھر کی تذلیل و تخریب میں وہ اس وقت سرگرم ہیں ' وہ ایسا نازک وقت ہوگا کہ ان ظالموں کو بھی اپنے جور و ستم کا اعتراف کرنا پڑیگا ' اپنی سرکشی پر پچھتائینگے ' ایک دوسرے کو الزام دینگے کہ ظلم نہ کیے ہوتے تو ملک و دولت سے کیوں محروم ہوتے ' اس محرومی کے عالم میں یہ امید ڈھارس بندھائے گی کہ ایک ملک گیا تو کیا ' شاید اس سے بہتر کوئی دوسرا ملک قبضے میں آجائے ' لیکن یہ وہ عذاب نہیں کہ اس سے نجات ممکن ہو ' اور کچھہ اسی پر موقوف نہیں ' اس کے بعد جو آخری عذاب آئیگا وہ اس سے بھی خوفناک ہوگا -

(۵) مسلمان کفار کے مقابلے میں ضرور کامیاب ہونگے ' مگر کامیابی کے لیے شرط یہ ہے کہ تقوی (شریفانہ کیرکٹر) سے موصوف ہوں ' چاہنے کو تو کفار اب بھی چاہتے ہیں کہ مسلمان مجرم ثابت ہوں اور ان کے ساتھہ مجرمانہ برتاؤ کیا جائے ' اس غرض کی تکمیل کے لیے انتہائی کوشش کرینگے اور سب کچھہ کر دیکھینگے ' مگر خدا ایسی ناپاک و نجس تدبیروں کو کامیاب نہ ہونے دیگا !

(٦) خطرہ ہر سمت سے بڑھ چلا ہے اور اب اس کے منتہاے اشتداد کا وقت آیا ہی چاہتا ہے ' ظالموں کو اسلام کے روبرو اظہار تذلل و اطاعت کی دعوت دی جائیگی ' مگر وہ کچھہ ایسے بد حواس ہونگے کہ یہ بھی نہ کرسکینگے ' جی بھرکے آج اسلام کی توہین کرلیں مگر کل ہی سے ان کا تدریجی زوال اس طرح شروع ہوگا کہ بالفعل تو ان کو ڈھیل دی جارہی ہے ' لیکن آخر انھیں خبر بھی نہ ہوگی اور ان کی ہستی فنا ہوجائے گی ' خدا کی تدبیر بڑی پختہ و محکم ہے ' وہ یہ داؤ کھیل کرکے رہیگا -

(۷) کفار سے مسلمانوں کو کسی انعام کا طلبگار نہ ہونا چاہیے ' کسی احسان کا آرزومند نہ رہنا چاہیے ' مسلمانوں کی کوئی چیز ان کے قبضہ میں جاتی رہے تو اس کا معاوضہ ملنے کی امید نہ رکھنی چاہیے ' جہاں کوئی امید نہیں ' توقع نہیں ' مطالبہ نہیں ' وہاں تو کفار سرگرداں ہی رہتے ہیں ' جہاں ان چیزوں کا قدم آئیگا وہاں کیا ہونا ہے !؟ مسلمان اگر کامیابی کے آرزومند ہیں تو حصول کامیابی کے وقت تک نہایت مستقل مزاج و ثابت قدم رہنا چاہیے ' حضرت یونس پیغمبر تھے ' با ایں ہمہ استقلال میں کچھہ فرق آنا تھا کہ مصیبت میں پھنس گئے ' خدا کی رحمت شامل حال نہوتی تو نجات ہی ممکن نہ تھی ' اسی طرح مسلمان اگر مستقل مزاج نہ رہے تو ابتلا سے مفر نہیں ' اور اگر صبر و ثبات و استقلال پر متمسک رہے ' تو یاد رکھو ' ثابت قدم ہر ایک بلا سے محفوظ رہیگا ' اور انجام کار فاجتباہ ربہ فجعلہ من الصالحین کا بھی مصداق ٹھہریگا ' واللہ ولی التوفیق -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

قہرمان مدافعۂ بحریہ

کپتان رؤف بک

حمیدیہ مرمت کے بعد

حمیدیہ جہاز شکستگی کے بعد
جسمیں گیارہ گز مربع سوراخ ہوگیا ہے

حمیدیہ بحالت شکستگی قسطنطنیہ
جارہا ہے ! حصۂ پیشیں زیر آب ہے

رؤف بک حمیدیہ میں

کي تفصيل چونکه يہاں موجب تطويل ہے اسليے هم صرف بيان اعداد پر اکتفا کرتے هیں :

نام زبان	اسماے امراض	اسماے ادویہ	اصطلاحات طبیه
سنسکرت	۰	۱۲	۰
سرياني	۵	۳	۴
يوناني	۱۰	۶۶	۸
فارسي	۲	۴۳	۰

کيا يه قابل حيرت امر نہيں ؟ که سيکڑوں بيماريوں کے ناموں ميں عربي زبان کو صرف ستره اٹھاره ' اور هزاروں دواوں کے ناموں ميں صرف ۱۲۴ غير عربي الفاظ کی احتياج هوئي ؟ کيا اس سے عربي زبان کي وضع اصطلاحات علميه ميں غير معمولي وسعت ظاهر هوتي ؟

خود عربی زبان سے جب يورپ کي زبانوں ميں علوم و فنون کے ترجمے هوئے ' تو سيکڑوں عربی اصطلاحات اور نام يورپ کي زبانوں ميں پهيل گئے ' عهدے ' تجارت' اور جهاز راني کے متعلق جو الفاظ هيں ان سے قطع نظر کرکے حسب ذيل الفاظ علميه جو اس وقت مستحضر هيں پيش کي جاتي هيں :

۱ ـــ هيأت

آخرالنهر	Accarnar	برج حمل کا ايک ستاره
اصطرلاب	Astrolabe	ايک آلۂ هيأت
الدبران	Aldebraun	برج ثور کا ايک ستاره
راس الغول	Alghol	ايک ستاره
الرجل	Rogel	ايک ستاره
السمت	Azimuth	ايک نقطۂ فلکي
العضاده	Alidade	ايک جزو آلۂ اصطرلاب
العنکبوت	Alankabuth	,, ,, ,,
المناخ	Almanac	تقويم ' جنتري
النسرالطائر	Althair	ايک ستاره
النسرالواقع	Wega	ايک ستاره

۲ ـــ کيميا

الاکسير	Elixir	اکسير
الانبيق	Alambec	ايک آله معروف به قرع انبيق
بورق	Borax	ايک نمک کيمياوي
القلي	Alcali	,,
الکحول	Alcohol	الکهل
الکيميا	Alchemy	کميسٹري

۳ ـــ حساب

الجبر والمقابله	Algebre	جبر و مقابله
الخوارزمي	Algorism	حساب کي ايک قسم' منسوب به خوارزمي
الصفر	Chiffre	صفر

۴ ـــ طب

جلاب	Juleps	جلاب
شراب	Serup	شربت
شربه	Serbet	شربت
عرق	Arrack	عرق

ان مثالوں سے يه ظاهر هوگا که عربي زبان جسطرح اور زبانوں سے اصطلاحات قرض لے سکتي هے' اسي طرح اوروں کو قرض دے بهي سکتي هے -

اسلام کي گذشته تاريخ هميشه مستقبل کيليے چراغ راه رهي هے - همکو اسپر غور کرنا چاهيے که گذشته دور وضع اصطلاحات ميں کيونکر يه مشکل طے هوسکي ؟ اور کيونکر عربي زبان اسقدر خوبصورت' مختصر اور مناسب اصطلاحات پيدا کرسکي ؟

(۱) مترجمين ' خواه وه عرب هوں يا غير عرب ' ايسے متعين کيے جاتے تهے' جو زبان مترجم عنه کے علاوه خود عربي زبان سے کامل واقفيت رکهتے تهے - يعقوب کندي خود عرب تها' ابن مقفع گو فارسی تها مگر اتنا بڑا بلند پايه اديب تها که اسکی عربي تصنيفات آج تک عربي عام ادب کا گراں بها سرمايه شمار کي جاتي هيں - سالم جو بنوامیه کے دربار کا ايک مترجم تها' نهايت بليغ و فصيح اللسان تها - بلاذري جو تيسري صدي کے اواخر ميں فارسي کا مترجم تها' اسکي عربي تصنيفات ادب کا بهترين نمونه هيں حنين جو مترجمين بغداد کا سرخيل تها ايک طرف تو اسکندريه ميں هومر کے کلام پر سر دهنتا تها اور دوسري طرف بصره آکر خليل بصري سے سيبويه کے پهلو به پهلو عربيت کے نکتے حل کرتا تها ' قسطا بن لوقا ايک دوسرا مترجم ايک طرف تو يوناني النسل تها ' دوسري طرف بچپن سے شام کا پرورش يافته تها ' جسکي وجه سے عربي زبان اوسکي زبان ثاني هوگئي تهي

(۲) يوحنا بن بطريق' ابن ناعمه حمصي ' اور اسحاق وغيره جو عربی زبان سے کامل واقفيت نہيں رکهتے تهے ' اونکے اکثر تراجم کي کندي' ثابت بن قرة ' حنين ' اور فارابي وغيره تصحيح کرتے تهے' اور اسطرح کانٹ چهانٹ کر' حک واصلاح کے بعد' ايک مناسب ترجمه رواج پاتا تها - چنانچه مجسطي کا ' جو علم هيأت کی مشهور کتاب هے' عربی زبان ميں تين چار بار ترجمه هوا اور ترجمه کی اصلاح هوئي -

(۳) بعض مترجم ايسے هوتے تهے جو صرف لفظي ترجمه کرديتے تهے' اور دوسرے اهل زبان اوسکي عبارات و مصطلحات کي تهذيب و انتخاب کرتے تهے -

(۴) غير زبان کي اصطلاحات کے مقابله ميں اگر عربي ميں عمده لفظ هاتهه نه آيا ' تو خواه مخواه اوسکی تلاش و جستجو ميں وقت ضائع نہيں کيا گيا ' بلکه اوسوقت بعينه وهی لفظ عربي ميں رکهديا گيا ' بعد کو اگر وهي لفظ صيقل پاکر خوبصورت و متناسب هو گيا تو باقی رهگيا ورنه متروک هوگيا اور دوسرا لفظ اوسکي جگه پر پيدا هو گيا - "جنس" کے ليے عربی ميں کوئي لفظ نه تها - يهي لفظ عربی ميں رکهديا گيا ' اور پهر يه اسطرح عربي ميں کهپ گيا که چوتهي صدي ميں يهه يوناني لفظ ايک خاص عربی لفظ بن گيا تها - تجانس و مجانسه اوسکے مشتقات جاري هوگئے ' اور خود متنبي کو کهنا پڑا :

من اين جانس هذا الشادن العربا ؟

آج کتنے اشخاص هيں جو يهه بهی نه جانتے هونگے که " جنس " عربي کا لفظ نہيں - " ميٹر " کيليے جسکو فارسي ميں " مايه " کهتے هيں ' عربی ميں کوئي لفظ نه تها ' اوسکے ليے يوناني لفظ هيولي رکهديا گيا ' جو آج تک مستعمل هے ' "ايساغوجي " " قاطيغورياس " اور " انالوطيقا " وغيره بعض الفاظ اسي طرح رکهديے گئے تهے ' ليکن ' انکي جگهه "کليات خمس " "مقولات عشر" اور " برهان " نے ليکر اونکو بالکل بهلا ديا -

بعض علوم و فنون کے نام جنکے مقابل عربی نام اس وقت نه مل سکے ' بعينه عربي ميں منتقل کرليے گئے ' ليکن تهوڑے هي دنوں ميں اونکے ليے پهر عربي نام پيدا هوگئے اور اب پہلے يوناني ناموں کو کوئي جانتا بهي نہيں ' مثلا :

بقیۂ دولت عثمانیہ ایشیا میں

مسئلہ عراق

بغداد ٔ دجلہ ٔ بازار ٔ بیرون شہر ٔ ایک پل ٔ اور عرب مسافر عراق

اثولوجیا	Theology	الہیات
ارثما طیقا	Arithmetic	حساب
ریطوریقا	Rhetorics	خطابت
بوطیقا	Poetic	شعر
اسطرانومیا	Astronomy	ہیأت

لیکن حسب ذیل نام :

سوفسطیقا	Sophism	مغالطہ
موسیقا	Music	علم الاصوات والنغم
کیمیا	Chemistry	علم التحلیل والتعقید
جغرافیا	Geography	علم تقویم البلدان
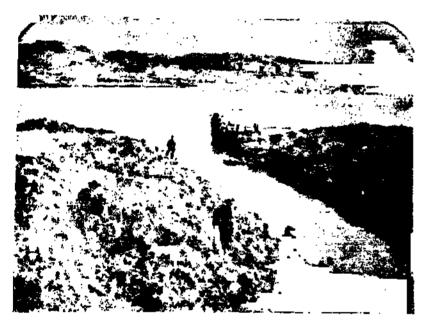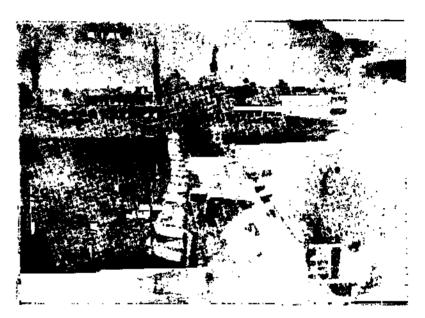
بصورت سفسطہ ' موسیقی ' کیمیا ' اور جغرافیہ ' جو عربی ناموں سے مختصر اور چھوٹے ہیں ' اب تک مستعمل ہیں -

امور سابقة الذکر سے حسب ذیل نتائج مستنبط ہوتے ہیں :

(۱) مترجم ایسے ہونے چاہیئیں جو علوم قدیمہ و جدیدہ دونوں سے باخبر ہوں ' اور انگریزی دانی کے ساتھہ عربی زبان سے بھی واقف ہوں -

(۲) اگر ایسے مترجم سر دست قوم میں موجود نہوں تو دو ایسے اشخاص کو مل کر کام کرنا چاہیے جن میں سے ایک علوم جدیدہ اور دوسرا السنہ و علوم قدیمہ کا ماہر ہو -

(۳) اگر یہ بھی ممکن نہو تو ترجمہ کے بعد اصطلاحات کی موزونی ' طریقۂ ادا کی تسہیل ' اور دوسری ضرورتوں کے لیے ' ایک مجلس یا چند اشخاص معتبر کی نظر سے ترجمہ کو گذرنا چاہیے -

افسوس ہوا جب میں نے دیکھا کہ میو کالج اجمیر کے ایک مسلمان پروفیسر نے پولیٹکل اکانومی پر ایک رسالہ لکھا ' زبان اس قدر ناقص ' اصطلاحات اس قدر ناموزوں ' اور طریقۂ ادا اس قدر ژولیدہ تھا ' کہ رسالہ عالم علمی میں بالکل روشناس نہوسکا - قابل غور ہے کہ اوس وقت جب ہندوستان میں انگریزی زبان عام نہ تھی ' اور علوم جدیدہ سے لوگوں کو توحش تھا ' یعنی ابتداے عہد انگریزی میں علامہ تفضل حسین خاں لکھنوی مصنف رسائل ریاضیات جدیدہ ' غلام حسین خان جونپوری صاحب جامع بہادر خانی ' مولوی کرامت علی جونپوری (کلکتہ) مولوی محمد حسین لکھنوی لندنی ' شمس الامراء بہادر حیدر آباد صاحب سلۂ شمسیہ وغیرہ نے علوم جدیدہ پر جو کتابیں لکھی تھیں اور جو اصطلاحات قرار دیے ' گو علوم و مسائل اب بہت زیادہ بڑہ گئے ہیں ' پھر بھی وہ اب تک ہمارے جدید مترجمین کے لیے نمونہ ہیں -

(۴) اگر بعض عربی و فارسی اصطلاحیں بہم نہ پہونچ سکیں تو خود اصل اصطلاحوں کو اردو میں لکھدینا چاہیے - آیندہ عربی کی طرح یا تو ان اصطلاحات کا قائم مقام پیدا ہو جائیگا ' یا تراش کر وہی لفظ ایک خوشنما اور مناسب شکل اختیار کر لیگا ' آخر اردو میں اکسیجن ' نیٹروجن ' ہائیڈروجن ' کیمسٹری ' ایورلیوشن ' اکانمی ' وغیرہ بہت سی علمی اصطلاحیں رائج ہوگئی ہیں اور لوگ ان کو اب بے تکلف سمجھتے ہیں ' نطرون (یعنی نیٹروجن) کا لفظ ہم نے آٹھویں صدی ہجری کے لٹریچر (آثار البلاد قزوینی میں) دیکھا ہے ' کوئی ضرورت نہیں کہ کوشش کی جاے کہ نیٹروجن کی بجاے ' جو اب پھیل چکا ہے ' نطرون استعمال کیا جاے ' جو عربی میں مستعمل ہے -

مسئلۂ وضع اصطلاحات میں سب سے پہلے علوم کا نمبر آتا ہے ' ہمارے دوست مسٹر عبد الماجد چاہتے ہیں جیسا کہ عند المکالمہ ظاہر ہوا ' کہ علوم کیلئے ایسے نام وضع کیے جائیں جن سے صفات اور فاعل بآسانی و باختصار بن سکیں ' جس طرح یوروپین زبانوں میں بنتے ہیں ' نیز شکل فاعلی و وصفی میں امتیاز ممکن ہو ' مثلاً کیمسٹری ایک علم کا نام ہے ' ماہر فن کیمسٹری کو کیمسٹ (Chemist) کہینگے ' اور کیمسٹری کی کسی چیز کو کیمیکل (Chemical) ' یہ نہایت آسان طریقہ ادا ہے ' اردو میں بصورت صیغۂ واحد کیمیائی کہہ سکتے ہیں ' لیکن صورت فاعلی و وصفی میں کوئی امتیاز نہیں ' اکثر علوم کے نام میں اس سے زیادہ یہ مشکل پیش آتی ہے ' مثلا علم الجمال ' علم النفس ' علم الاخلاق ' کہ یہاں کیمیائی کی ترکیب بھی جائز نہیں -

لیکن اولاً ہم کہتے ہیں کہ یہ خصوصیات زبان ہیں ' جنکی اصلاح نہیں ہو سکتی ' ثانیاً اگر ہم اختصار خواہ اور سہولیت طلب ہیں تو ہمکو جمالی و نفسی اور اخلاقی کہنا چاہیے ' وصف اور فاعل کا فرق طریقۂ استعمال اور سیاق و سباق عبارت سے ظاہر ہوگا ' مثلا " ایک اخلاقی کی یہ راے تھی " یہاں صیغہ فاعلی سمجھا جاتا ہے - " یہ ایک اخلاقی مسئلہ ہے " یہاں وصف ہونا ظاہر ہے ' خوشنمائی اور نا خوشنمائی کا سوال نہ کیا جاے کہ کثرت استعمال و تکرر سماع ' خود غازۂ روے نازیبا ہے -

علوم کے نام میں اسماے مرکبہ سے گھبرانا نہ چاہیے ' خود یونانی اور جرمن علوم کے نام عموماً مرکب ہیں اور کثرت استعمال سے واحد معلوم ہوتے ہیں ' مثلاً فزیا - لوجی ' جیو - گریفی ' تھیا - لوجی وغیرہ

ہم یقین دلانا چاہتے ہیں کہ منطق ' طبیعیات ' الہیات اور ریاضیات میں ' اور خصوصاً ریاضیات میں بہت کم الفاظ کی تلاش کی ضرورت ہوگی ' غالباً جن لوگوں نے جامع بہادر خانی تالیف غلام حسین اور علم الفلک عملی تالیف کرنل فاندیک امریکی وغیرہ دیکھی ہے وہ اسکی تصدیق کرینگے ' منطق کے فصول جدیدہ کیلیے بھی الفاظ موجود ہیں ' طبعیات اور الہیات کا بھی یہی حال ہے ' اصل دقت ان علوم میں ہے جو بالکل نئے ہیں ' پس کیوں نہ ابتداً انہیں علوم اول الذکر سے کی جاے ؟

بہر حال اب کام شروع ہونا چاہیے - آیندہ نمبر میں ہم علوم کے نام سے ابتدا کرتے ہیں ' ہم سے زیادہ جو احباب اس منصب کے مستحق ہیں انکو دعوت ہے کہ اس بنیاد پر عمارت بلند کریں -

فذکر ! ان نفعت الذکری ؟

حادثۂ کانپور کے متعلق قاہرہ (مصر) میں بھی ایک جلسہ ہوا ' جس کے متعدد مصادقات میں سے بعض یہ ہیں :

(۱) یورپ کی جانب سے کعبۂ شریفہ کی نسبت جو خطرہ ہے شہادت مسجد کانپور نے اس کو تازہ کر دیا ہے -

(۲) حاجیوں کی روانگی کا اجارہ ایک انگریزی جہاز راں کمپنی کو دینا ایک سیاسی حکمت ہے ' اور اس سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کارروائی یورپ کی آرزوے دیرینہ ' منع حج و اتحاد بین المسلمین کا پیش خیمہ تو نہیں ہے ؟

(۳) انگریزوں نے ہندوستان کو مسلمانوں سے لیا ہے ' اب اس موقع پر اسلامی معابد کی تخریب و انہدام ہندوستان کی ہزار سالہ اسلامی عزت کا انہدام ہے -

(۴) ہندوستان کے جو لیڈر اس موقع پر خاموش ہیں ' اور اب بھی حکومت کی درباداری و مجاملت میں سرگرم رہتے ہیں ' انہیں بالیکاٹ کر دینا چاہیے اور کسی مسلمان کو آیندہ ان سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیے -
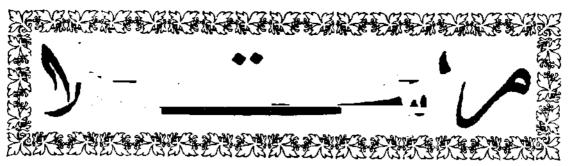
ایشیائي ترکي میں کیا حصہ ملیگا ؟

لندن ٹائمز کا خاص نامہ نگار یکم اگست سنـــہ ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لکھتا ہے :

" استمپا آف تورن کہتا ہے کہ اجتماع کیل (Kiel) کے نتیجہ کے متعلق ابھي تــک کوئي سرکاري مراسلت نہیں شائع هوئي ہے' لیکن هر شخص جانتا ہے کہ کس موضوع نے دو بادشاهوں اور اُن کے وزیروں کو مشغول کر رکھا ہے ؟

جو مسئلہ زیر بحث هو سکتا ہے وہ صرف ایک ' اور همارے آجکل کے ڈپلومیٹــک مسائل میں سب سے اهم ہے' یعني کیا اطالیا کو تحالف ثلاثي میں اپني ایشیائي پالیسي کے لیے کوئي بنیاد ملیگي' یا اس مدعا کے لیے اس کو کہیں اور دیکھنا چاهئے ؟

ملوک و وزراء کے علاوہ اور کوئي نہیں کہہ سکتا کہ کیانقشۂ عمل طے هوا ہے اور تکمیل کے کیا احتمالات هیں ؟ اس اجتماع کے متعلق ناعاقبت اندیش اشخاص هم کو اس امید کی اجازت دیتے هیں کہ اتحاد جرمني و اطالیا بحر اڈریاٹـک میں هماري جگہ متعین کرنے کے بعد هم کو میڈیٹرینین یا لیوانٹ کي طرف بڑھالیگا اور اگر مجمع الجزائر پر نہیں تو کم سے کم مضبوط زمین پر تو ضرور همارے قدم جما دیگا - نیز اطالیا جرمني کے ساتھہ ملکر ترکي کے تصفیہ کو ایک بعید ترین مستقبل کے لیے ملتوي کر دیگي - یہ اخبار مستند ہے اور عموماً اس کے خیالات قابل لحاظ هوتے هیں -

اســلام کي خـــدمـت

ادرنہ پر ترک قابض نہ رهنے پائیں

یکم اگست کي اشاعت میں نیر ایسٹ لکھتا ہے :

قسطنطنیہ میں دول کي طرف سے ملاقاتوں کي ضرورت هوسکتي ہے - (یہ ملاقاتیں هوچکیں اور ناکام رهیں) لیکن ان ملاقاتوں کي تعبیر دباؤ ڈالنے سے نہیں کي جاسکتي ' بلکـہ یـہ ایک ایسي مداخلت هوگي جسکا مقصد عثماني شاهنشاهي کو انجمن اتحاد و ترقي کي خود کشي کي سیاسـت سے بچانا هوگا - حلفاء بلقان آپس میں صــلح کرنے سے پہلے اس سرحـد کي ضمانت کي ضرورت کو محسوس کر رهے هیں جو ان کو معاهدہ لندن کي رو سے ملي ہے - اگر موجودہ عثماني وزارت نہیں سمجھہ سکتي کہ اس ضمانت کے کیا معني هیں' تو پھر دخل ضروري هو جائیگا ' دول یورپ کو جنھوں نے عثماني شاهنشاهي کے استحکام کي تائید کا اقرار کیا ہے لازم ہے کہ حکمرانوں کو غلطي سے محفوظ رکھنے کے لیے سنجیدہ عملي تدابیر اختیار کریں ... ...

اگر ادرنہ پر دوبارہ قبضہ اپنے دشمنوں پر ترکي فوج کي برتري سے انجام پذیر هوا هوتا تو تخلیہ کا سوال نہ تھا' لیکن اس میں اگر کوئي برتري ہے تو وہ انور بے کي ارزاں فتح سے زیادہ نہیں' اسي (ادرنہ) پر ترکوں کے قابض هو جانے سے سوائے قسطنطنیہ ریاستہاے بلقان کے قبضہ کے خطرہ میں پڑسکتا ہے' لہذا اس وقت برطانیہ اسلام کي زرے اچھا کر رهي ہے اگر وہ باب عالي سے ایک ایسا سوال کرتي ہے جو مسلمانان هندوستان نہیں کر سکتے " وہ سوال کیا هوگا ؟ یہي کہ باب عالي ادرنہ کو خالي کردے ' کیونکہ ظاهر ہے کہ یہ ایک عظیم الشان اسلامي خدمت ہے !!

فـــتـــنــۂ شــام

(جناب محمد فضل امین صاحب)

عہد قدیم کے استبداد نے بے خبري وغفلت کے زیر سایہ دولت عثمانیہ کو هر حیثیت سے مجموعۂ ضعف و کمزوري بنادیا ' فرنگي مشنوں کو مدت دراز سے ملک شام وفلسطین میں اپني ریشہ دوانیوں کا موقعہ مل گیا ہے - جب سر جون هورٹ نے مصلحت ملکي کے لحاظ سے ٹوم براون سکول ڈیز کو جو الہ آباد کے میٹریکولیشن کے نصاب تعلیم میں شامل تھي ' درس سے خارج کرنا چاها تو انہوں نے کہا تھا کہ " جب ایک اسکاٹ ماهر فن تعلیم نے الہ آباد کالج کي لائبریري میں اس کتاب کا نسخہ دیکھا تو اسنے نہایت تحیر سے کہا کہ : ایسي کتاب اور دار الفنون هندوستان کي لائبریري میں !! " مگر قسطنطنیہ اور بیروت میں جتنے امریکي و فرنگي مدارس هیں انکے کتب خانے دنیا بھر کے بغاوت افریں لٹریچر کا مخزن بنے هوے هیں - ان مشن کالجوں کے تعلیم یافتہ عرب جو مذهباً عیسائي هیں همیشہ سے اسلامي سیادت کي مخالفت کرتے چلے آئے هیں اور ان میں سے اکثر لوگ امریکہ میں جا آباد هورہے هیں -

سنہ ۱۳ - هجري میں ' جب مسلمانوں کي لڑائي اهل فارس سے هورهي تھي ' تو عیسائي قبائل عرب بھي مسلمانوں کے ساتھہ هو کر عربي عصبیت کیلیے اهل فارس سے لڑرہے تھے ' مگر آج فرانس وامریکہ کے مکاتب و مدارس نے ان عربوں کو بھي بے حمیت بنا دیا ہے -

گذشتہ واقعات نے بتادیا ہے کہ اقوام اسلام کي فلاح و بقاء ' خواہ وہ عرب هوں یا عجم' دولت عثمانیہ کے ساتھہ وابستہ ہے' اسلیے مسلمان عربوں کا فرض ہے کہ حفظ دین و اعتصام بحبل اللہ المتین کو واجب سمجھکر فتنہ کو دبالیں ' والفتنة اشد من القتل

فان الفـــار بالعــرو یبن تـــذ کي
وان العـــرب اولهـــا کـــلام

جب مسلمان یہ دیکھتے هیں کہ عربوں کا تعلیم یافتہ گروہ دولت عثمانیہ کا بدخواہ ہے' تو ان کو نہایت صدمہ هوتا ہے' اور وہ اپنے بے گناہ عرب بھائیوں سے مایوسي بلکہ نفرت کا اظہار کرتے هیں ' مگر حقیقت یہ ہے کے اس طعن و تشنیع کے مستحق عرب نہیں بلکہ عیسائي هیں -

خدا کے فضل سے اب اهل عرب کي آنکھیں کھلتي جاتي هیں ' انہوں نے اطالیہ اور فرانس کے انسانیت سوز مظالم کا منظر ساحل افریقہ پر خوب دیکھا ہے - وہ انشاء اللہ ان سبز باغوں کو دیکھکر کبھي نہیں للچا سکتے ' جو دشمنان ملت اکثر انکو دکھایا کرتے هیں -

ترکي میں عربوں کي ترقي کے لیے هر طرف راهیں کشادہ هیں ' هم دولت عثمانیہ کي تعریف نہیں کرتے کہ حکومت اور سیاست کے

بریدِ فرنگ

مظالم بلقان

جنگ تقریباً ختم ہوگئی ' مگر سلسلۂ مظالم کا ہنوز خاتمہ نہیں ہوا - ایم - رایڈنہه ترہم نے سقوطری سے نیر ایسٹ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے ' جو یکم اگست سنہ ۱۹۱۳ع کی اشاعت میں چھپا ہے ' اس میں لکھتے ہیں :

" مجھے یہ معلوم کرکے سخت تکلیف ہوئی کہ میرے متعلق یہ خبر اڑائی گئی ہے کہ میں یہاں صرف مالیسوری کیتھولک عیسائیوں کو مدد دے رہا ہوں - میں یہ کہنے کے لیے خوش ہوں کہ مسٹر ارچین نے اسکی تکذیب کی ہے - میں آپ سے اس امر کے بیان کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ سرویوں اور جبلیوں (مانٹی نیگرین) دونوں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ " جب زمین ایک بار ہماری ہوجائیگی تو پھر مسلمانوں کا سوال باقی نہیں رہیگا " (جیسا کہ میں نے جبلیوں کو خاص طور سے باربار اس فیصلہ کا اعلان کرتے سنا ہے) اس فیصلہ پر عمل درآمد کے لیے نہایت وحشیانہ طور پر ایسی کارروائی شروع کردی ہے ' جس کی وجہ سے مسلمان آبادی کا یہاں رہنا غیر ممکن ہو جائے -

وہ صرف یہی نہیں کرتے کہ تمام گاؤں کو جلادیتے ہیں بلکہ گھروں کی دیواروں کو ڈھا کے پتھروں کا ایک ڈھیر لگا دیتے ہیں - وہ لباس میں سے ایک کپڑا بھی نہیں چھوڑتے ' لوٹ کے مال کے بوجھہ سے خمیدہ کمر جبلی عورتیں جوق درجوق پارڈگورٹزا آرہی ہیں -

ایک بوسینی فدا کار (والنٹیر) نے ' جس نے روایت قومرہ کو لٹتے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا ' نہایت تلخی سے بیان کیا کہ " ایک جبلی عورت ایک قمیص چرانے کے لیے سو کیلومیٹر زمین طے کرکے آئیگی ! " -

یہ لوگ بالکل بے رحم ہیں - جب میں نے ایک عورت سے ' جو چند بچوں کے کپڑے لوٹ کے لائی تھی ' کہا : " بچے سردی کے مارے مرجائینگے " تو اس نے جواب دیا : " خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا ' یہ مسلمان ہیں - ان کا مرنا ہی اچھا "

جبل اسود نے یورپ سے بآواز بلند فریاد کی کہ اسکو پھیلنے کے لیے سقوطری کے قرب و جوار میں زرخیز میدان درکار ہیں - جب یہ اعتراض کیا گیا کہ " یہ زمینیں بڑی حد تک مسلمان دہقانوں کی پرائیوٹ ملکیت ہیں " تو ہمیشہ یہ جواب ملا کہ " ان کو چھوڑنا پڑیگا ' ان کو ایشیا جانے دو "

ان بد قسمتوں کے کہنہ روں کے محاصرے کے لیے ان کے زیتوں اور میوے کے درخت کاٹ ڈالے گئے ' گرادیے گئے - بہت سے مواقع پر جڑوں میں آگ لگادی گئی کہ پھر دوبارہ نہ اگنے پائیں - غرض گھاس ' غلہ ' تنباکو ' سب لوٹا گیا - مویشی لیلیے گئے ' باغ اوجاڑ دیے گئے اور جو کچھہ بچا اسمیں آگ لگا دی گئی -

جب سے کہ میں یہاں یکم اپریل کو آیا ہوں ' جس قدر سرمایہ مجھے انجمن اعانۂ مقدونیہ نے دیا تھا یا میں خود جمع کرسکا تھا ' اس کو تقسیم کرتا ہوا ' گھوڑے پر ایک ویران کیے ہوے مقام سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے مقام پر جاتا رہا ہوں ' اس سرمایہ کے علاوہ وہ کپڑے کی گٹھریاں بھی تھیں جو میرے بعض انگریز دوستوں نے یا برطانی صلیب احمر کے بعض ارکان نے دی تھیں مگر میں برابر مزید تاراج شدہ آبادیوں کو دیکھتا اور ان کے حالات سنتا رہا - میرا سرمایہ تقریباً ختم ہوگیا ہے - اس ضلع میں برطانی صلیب احمر کی طرف سے ایک پینی بھی نہیں بھیجی گئی ہے - پہاڑی نہایت قابل رحم حالت میں نیم برہنہ اور نیم فاقہ زدہ ' سروی فوج کے نقش قدم پر روزانہ چلے آرہے ہیں - ان میں نصف بالکل کیتھولک ہیں - سب نے یکساں تکلیف اٹھائی ہے - وہ اپنے فاقہ کش اور خان و ماں برباد خاندانوں کے لیے مدد مانگتے ہیں ' میں مجبوراً ان سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے ہمسایوں سے کہدیں کہ اب نہ آئیں ' کیونکہ سرمایہ ختم ہوگیا ہے ! -

ان کے علاوہ مجھے جبلی (مانٹی نیگرین) سرحد کے اندر ۲ - سو گھروں کے لیے ' جو بالکل جلا دیے گیے ہیں ' ضروری اپیل کرنا ہے - یہ تمام مسلمان ہیں - سقوطری کے مشرق میں کیتھولک گھروں کی ایک تعداد ہے جس کو جبلیوں نے بالکل تاراج کرڈالا ہے - لیکن جو گھر صرف لوٹے گئے اور جلائے نہیں گئے ' ان کو میں مجبوراً مدد دینے سے انکار کردیتا ہوں ' گو ان کی حالت بھی سخت قابل رحم ہوتی ہے - جن مظلوموں کی میں نے مدد کی ہے انمیں سے تین ربع مسلمان تھے - ....

ان واقعات پر مجھے اس اضافہ کرنے کا اور بھی افسوس ہے کہ جبل اسود میں پارڈ گورٹزا کے گورنر نے سرحد کے ان مسلمانوں کو جن کے گھر جبلیوں نے جلائے تھے ' غذا وغیرہ پہنچانے سے روکا .... گوسینجی کے تمام مہاجرین بیان کرتے ہیں کہ وہاں مسلمانوں کو بجبر ارتھوڈکس بنانے کا سلسلہ جاری ہے - ترغیب کے ذرایع ' تازیانے اور بالاخر موت کی دھمکی ہے - مسلمان بچوں کو ان کے والدین کی مرضی یا اجازت کے بغیر گرجوں میں اصطباغ دیا گیا ہے .... "

بلغاریا کے خونخوار جرگے

جب تک مسلمانوں پر مظالم ہوتے رہے یورپ کے کسی اخبار نویس کو ان پر رحم نہ آیا ' لیکن ستم پیشہ بلقانیوں نے جب خود اپنے ہم مذہب نصرانیوں پر مشق جفا شروع کی تو دنیائی صحافۃ (یوروپین پریس) میں واویلا مچ گیا - نیر ایسٹ بلغاریوں کی نسبت لکھتا ہے :

" اس امر کی شہادت نہایت قوی ہے کہ بلغاری بڑی بے رحمی سے عورتوں ' مردوں ' اور بچوں کو ذبح کررہے ہیں ' اپنی واپسی میں جس شہر یا گاؤں سے گذرتے ہیں اس کو خاک سیاہ کردیتے ہیں - جو کچھہ ہم یہاں سنتے ہیں اگر اس کا ایک عشر بھی صحیح ہے تو وہ دوسری قوموں پر حکومت کرنے کے لیے موزوں نہیں ' وہ اپنے حدود کے اندر جس قدر جلد ہٹا دیے جا لیں اسی قدر بہتر ہے - اب تک انہوں نے نہایت ناراضی کے ساتھہ ان تمام حرکات سے انکار کیا ہے ' اور ان کا الزام سرکاری طور پر ان خانہ بدوش جرگوں پر ڈالا گیا ہے جو (اسی طرح کے یونانی جرگوں کے ساتھہ مل کے) مقدونیا کے حق میں زمانۂ دراز سے ایک عذاب بن رہے ہیں - مگر یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ حکام نے ان جرگوں کو غیر بلغاریوں کے قلع و قمع کے لیے استعمال کیا ' گو سرکاری طور پر اس سے انکار کیا گیا ہے -

اگر شاہ فرڈیننڈ اپنے مقدونیہ و تھریس کے دورے میں ' جس کو تین یا چار مہینے ہوے ' ان خونخوار جرگوں سے مختلف مواقع پر ' علانیہ معانقہ اور بوسوں کے بدلے ' ان میں سے چند مشہور بدمعاشوں کو پھانسی دیدیتے (جیسا کہ حال میں ترکوں نے دوبارہ قبضہ تھریس کے بعد چند باشی بزوقوں کے ساتھہ کیا) تو یہ انکار ایک حد تک تسلیم کیا جا سکتا تھا - ....

ہیڈ کوارٹر سے ایک تار اس مضمون کا شائع ہوا ہے کہ ڈاکسیٹو نامی ایک مقام کی ۳۰ ہزار آبادی میں سے ۲۵ ہزار نہایت وحشیانہ طریقے سے ذبح کردیے گیے ہیں - شاہ قسطنطین نے قوالا کے قونصلوں کو عین موقع پر بلایا ہے تا کہ وہ خود آ کے اس کی تصدیق کریں "

اُنکی مثال بعینہ اُس مسافر کي طرح ہے جو ریل کے سامنے سے نکل جانے پر ایک عجیب بے بسي کے انداز سے منہہ بناکر رهجاتا ہے ' اور جو صرف اپني ذراسي غفلت کي وجہ سے اس حالت کو پہونچا -

خدا کرے کانپور کا قابل نفرت حادثہ اب بهي مسلمانوں کے لیے تازیانہ عبرت هو - وہ اب بهي خبر دار هو جائیں ' اور اپنے حقوق کي حفاظت بجاے غیروں کے سپرد کرنیکے خود اپنے هاتهہ میں لے لیں - یہہ وہ وقت ہے کہ جب تک هندوستان کے تمام مسلمان هم آواز هوکر گورنمنٹ سے زور اور اصرار کے ساتهہ کوئي بات نہ کہینگے اُنکي عرضداشت اور درخواست پر کان نہ دهرا جائیگا - بابو سرندر ناتهہ بنرجي نے ایک مرتبہ کہا تها -

" هم کو هم آهنگ هوکر صاف صاف بلا غلط فہمي پیدا کیے هوے بولنا چاهیے - اُس وقت همارے آواز سے کوئي چشم پوشي نہیں کرسکتا - وهي وقت هوگا کہ هم انگلینڈ سے اصرار کرسکیں ' اور انگریزوں کے سامنے اپنے حقوق پیش کرسکیں ' بلکہ اگر ضرورت هو تو خود ملک معظم کي خدمت میں عرض کرسکینگے "

مصطفی کامل پاشا مرحوم کا مقولہ تها : " حاکم کا برتاؤ محکوم کے ساتهہ ویسا هي هوتا ہے جیسا کہ محکوم کا حال هو - جب حکم راں لوگ اپنے محکوم جماعت کو دیکهتے هیں کہ وہ براے نام زندہ ہے ' مگر حقیقت میں مردہ ہے ' اور زبانوں سے جو کچهہ کہتے هیں اُس کا یقین اُن کے دل میں نہیں هوتا ' اپنے حقوق کا مطالبہ وہ حق دار کي طرح نہیں بلکہ دریوزہ گروں اور گداؤں کي طرح کرتے هیں تو حکمران مغرور هو جاتے هیں اور اپنے محکوم لوگوں کو جانور سمجهکر اُن سے جانوروں هي کي طرح برتاؤ کرتے هیں "

پس اگر هم آپ زندہ رهنا چاهتے هیں تو صرف اسي طرح سے همارے زندگي ممکن ہے کہ هم اپنے حقوق کي حفاظت خود اپنے هاتهہ میں لے لیں - خائن اور قوم فروشوں کي بات نہ سنیں ' اپنے حقوق کا مطالبہ بہت استقلال اور مردانگي سے کریں - اور کبهي حق گوئي سے منہ نہ موڑیں - یہہ خوب اچهي طرح سے سمجهہ لیجیے کہ اگر آپ استقلال اور اصرار کے ساتهہ اپنے حق کو مانگنے ' اور اُس پر قائم رہے ' تو گورنمنٹ کبهي آپکي اس زبردست قومي آواز سے چشم پوشي نہیں کرسکتي - لیکن اگر آپ شروع هي میں فرضي خطرات کے خیال سے گهبرا اُٹهے تو بے بسي کي موت یا بے غیرتي کي ذلیل زندگي کو آنکهوں کے سامنے هر وقت رکهیے - قوم یا ملک کي خدمت میں سب سے پہلے ایثار نفس کي ضرورت ہے -

در رہ منزل لیلي کہ خطرہاست بجان
شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشي

غبطة الناظر

سوانح عمري شیخ عبد القادر جیلاني (رض) عربي زبان میں تالیف ابن حجر عسقلاني - خدا بخش خاں کے کتبخانے کے ایک نایاب قلمي نسخہ سے چهاپي گئي - کاغذ ولایتي صفحہ ۵۹ قیمت صرف ۸ - آنہ علاوہ محصول ڈاک - صرف ۵۰ کاپیاں رهگئي هیں - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ - بیکر هوسٹل ڈاکخانہ دهرمتلہ - کلکتہ -

نفثات مصدور

(جناب غلام حیدر خاں صاحب)

(۱) مسلمانوں کے اداے فریضہ حج کي راہ میں مسیحي دنیا کي نادرونئي تدبیروں سے ' جو نئے نئے قاعدے ' چیچک کا ٹیکہ ' قرنطینے ایسي کا ٹکٹ ' اور اسي قسم کي اور بہت سي رکاوٹیں سد راہ هوتي جاتي هیں کہ مسلمان اس عظیم الشان رکن کے ادا کرنے سے همت هاردیں - کیا یہ سب کچهہ عثماني سلطنت کے منشا سے هورها ہے ؟ اگر ایسا هي ہے تو ان مشکلات کو عثماني سلطنت سے دور کرانا آپ کا فرض ہے - اور اگر ایسا نہیں تو دول کا کیا حق ہے کہ حیلہ و مکر سے هم کو ایک اهم مذهبي فرض کے لیے ایک اسلامي ملک میں جانے سے روک دے ؟

همارا تو ایمان ہے کہ حج کے ارادہ سے راہ میں جان دے دینے سے بهي همارا فرض ادا هو جاتا ہے ' پهر اس حالت میں جو کچهہ هو رها ہے کمبخت منافق رهنماؤں کے ذاتي اغراض و رسوخ کي خاطر هورها ہے جو قوم کو قعر مذلت میں گرانا چاهتے هیں - مسلمانوں کي دیني حالت نہ معلوم کیسي پست هوگئي ہے کہ اغیار کے عیب بهي صواب نظر آتے هیں -

چند روز هوے ایک مسلمان حضرت نے فرمایا کہ " مجهے ایام حج میں خوب تجربہ هوچکا ہے کہ عرب کے بدوي حاجیوں کو بہت سي تکلیفیں پہنچاتے هیں مگر جہاں فرنگیوں کا انتظام ہے وهاں هر طرح کي آسایش ہے (حاجي صاحب کو کیا معلوم کہ قرنطینوں میں ایک ایک پیسے کے عوض کئي کئي روپے خرچ هوتے هیں) عرب جیسے تمام اسلامي ممالک پر اگر فرنگیوں هي کا عمل دخل هو جائے تو تمام تکلیفات رفع هو جائیں ' اور بدوؤں سے بهي نجات مل جائے "

مجهہ حاجي صاحب کے اس خیال سے سخت ملال هوا کہ یا الهي هم مسلمانوں کي کیا حالت ہے - رات کو اس رنج کي حالت میں القا هوا کہ گویا موهبت الهي مجهے خطاب کرکے کہہ رهي ہے کہ : کیسے مسلمان هیں ؟ ڈهلي سو روپیہ حج کے لیے پلے بقدر ہے اور چلے خدا پر احسان کرنے ! خدا تمهارے روپیوں کا بهوکا نہیں ' اگر وہ چاهتا تو اپنے گهر کو دنیا میں ایسے اعلی مقام میں جگہہ دیتا جہاں بجز باغوں اور بہشتوں کے کچهہ نہ هوتا ' وهاں بجاے بدویوں کے ملائکہ هي نظر آتے -

مگر وہ تو صرف تمهارے دلوں اور تمهارے محبتوں کا اندازہ کرتا ہے کہ اوس کي راہ میں تم کہانتک اپني عزیز جانیں خطرے میں ڈالکر اوسکے گهر کي زیارت کے عزم میں ثابت قدم رهتے هو - جو اوسکے بندے هیں اُنکو تو ترابوں کے ڈهانوں میں بهي بہشت هي نظر آتي ہے ' وہ اگر چاهے تو اپنے بندوں کو ایک طرفة العین میں اپنے حرم کي سیر کرادے " میں بیدار هوا تو میرے بدن پر ایک لرزے کي سي حالت طاري تهي -

(۲) میں نے یہ خبر پڑهي تهي کہ سرحدي اقوام هوتي مردان وکرهات کے علاقہ کے پانچ پانچ سو آدمیوں کے جرگوں نے اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹي کمشنروں کي خدمت میں اس مضموں کي درخواست کي تهي کہ " هم میں اور گورنمنٹ انگریزي میں عہد و پیمان ہے کہ جو همارے دوست وہ اُس کے دوست اور جو اوس کے دشمن وہ همارے دشمن ' اب چونکہ ظالم بلقانیوں نے همارے مسلمان بهائیوں پر طرح طرح کے مظالم کیے هیں ' زن و بچہ ' بیمار و ضعیف ' ناتوان و ناچار سب کو تہ تیغ کر رہے هیں اور

دروازے اسنے سب کے لیے کھول رکھے ھیں' کیوں کہ اگر وہ ایسا نہ کرتي تو وہ اسلام کي خلاف ورزي کي مرتکب ھوتي' ھمارے مذھب نے ترک' عرب اور عجم' سب کے جنسي و قومي و نسلي تفرقے مٹا دیے ھیں -

ھم نہایت حیرت سے سنتے ھیں کہ عیسائي عرب سے جو ھمیشہ سے شورہ پشت چلے آئے ھیں' آج ھمارے عثماني بھائیوں سے سنہ ۶۵۶ھ کے خروج تاتار اور تباھي بغداد کا بدلہ لینے اٹھے ھیں لیکن در اصل :

تم سے بیجا ھے مجھے اپنے تباھي کا گلہ
اسمیں کچھہ شائبۂ خوبي تقدیر بھي تھا -

ترک اپني رعایاے شام سے پوچھہ سکتے ھیں کہ آج تک اسلام کي پشت پناہ کونسي قوم بنی ؟ صلیبي خطرات سے اسلام کیلیے کون سات سو برس سے اپنے فرزندوں کي قرباني کرتا رھا ؟ صلیبي جنگوں کا سماں ابھي ھمیں بھولا نہیں' اور اب بھي دیکھہ لو' طرابلس میں اگر جانباز انور بے' عزیز بے' اور نشأت بے نہوتے' تو درندہ خو نصرانیوں کے ھاتھوں اسلام کا افریقہ میں خاتمہ تھا ؟ بلقان کے ستم پیشہ عیسائیوں نے صلیبي دشمني و عداوت کا علم بلند کیا تو انھوں نے کیا کچھہ بے حرمتي ھمارے متبرک مقامات کي نہ کي ؟ اور روسیوں نے کس کس طرح ھمارے بے گناہ علما اور اشراف و سادات کو تہ تیغ نہ کیا ؟ مشھد مقدس کي دیواریں اب تک انکي ستم گري پر نالاں ھیں

اسي بلقاني سیلاب کو اگر عثماني نہ روکتے' تو کیا ضمانت تھي کہ وہ دل دھلا دینے والے ارادوں کا پیش خیمہ نہوتا -

ھمارا یہ عقیدہ نہیں ھے کہ خلافت موروثي شي ھے' پھر بھي اگر آج تم چاھو کہ جو محبت دنیاے اسلام کو ھفت صد سالہ روایات' عثماني قربانیوں' اور مجاھدات في سبیل اللہ کي بنا پر عثمانیوں سے ھے' وہ محو ھوجاے' تو یہ خیال محال ھے - ھاں ھم یہ مانتے ھیں کہ کمزوریوں سے عثماني بري نہیں' مگر اصلاح کا فرض ھم پر بھي اسي قدر واجب ھے جسقدر کہ اعیان و اکابر ترک پر ھے -

کہتے ھیں ترقي کي نشوو نما اسلام کے اصولوں پر نہیں بلکہ والٹیر (Voltaire) کانت (Cont) اور ڈکارٹ (Dersats) کي انقلاب افریں تحریروں پر ھوري ھے' مگر کاش اے ملت فروشو! تمھیں بسمارک (Bismarck) کي وہ نصیحت یاد ھوتي جو اسنے جرمن ریچسٹاگ (ایوان شوری) میں کي تھي کہ :

" تم انگریزوں کي کورانہ تقلید کو کہیں مفید نہ پاؤگے' پروشیا کے نظم و نسق سیاست کي بنیاد انگریزوں سے بالکل مختلف ھے "

قومي و مذھبي روایات سے اگر تم بیگانہ تھے' اور یورپ کي تقلید ھي میں تمھیں معراج نصیب ھوتي تھي' تو کاش اس یوروپین مدبر اعظم کي نصیحت ھي سے تمھیں غیرت آتي اور تم بھي یہ کہسکتے کہ :

" مسلمانو! انگریزوں کي کورانہ تقلید کو تم کہیں بھي مفید نہ پاؤ گے' اسلام کي بناے سیاست انگلستان کے ایوان پالیٹکس سے مختلف اور بالکل مختلف ھے "

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

مطالبۂ حق پر اصرار

(جناب رحیم قدوائي)

" دنیا کي قومیں اپنے ھي بل پر ترقي کرتي ھیں - اگر ان کي آزادي چھین لیجاے تو وہ صرف اپني ھي کوششوں اور سرگرمیوں سے اس نعمت کو واپس لے سکتي ھیں - کوئي قوم دنیا میں محفوظ نہیں رہ سکتي' جبتک کہ وہ اپني ذات سے طاقتور نہ ھو - جو قومیں اپني ترقي کي حفاظت میں غیروںکي محتاج ھیں' انکي زندگی نہایت خطرناک ھے' اور وہ کبھی ترقی اور کامیابي کي بلندي پر نہیں پہونچ سکتیں " -

یہ وہ عظیم الشان فقرہ ھے جو (مصر) کے نامور محب وطن اور ریفارمر (مصطفی کامل پاشا مرحوم) کي زبان سے نکلا تھا' اور جس نے مصر کي سوتي ھوئي مخلوق کو چونکا دیا تھا - یہ وہ زبر دست الفاظ ھیں جن کي تصدیق خود کلام پاک کرتا ھے -

اس مسئلہ پر غور کرنے کي ضرورت ھے کہ آیا ھمکو بذات خود متحرک ھونا چاھیے یا اپنے تمام اقتصادي' سیاسی' اور مذھبي معاملات کا بوجھہ گورنمنٹ کے سر صرف اس امید و توقع پر ڈال دینا چاھیے کہ وہ ھماري وفا داري کے صلے میں ھم سے خود ھي اچھا برتاؤ کرے گي ؟

وہ کوتاہ بین اور سطحي نظر رکھنے والے حضرات جن کا یہ خیال ھے کہ گورنمنٹ ھماري بیجا خوشامد اور غلط چاپلوسي سے ھم پر اپنے الطاف و عنایات کي بارش کرے گي اور جو صرف اسي پالسی کو اپنا منتہاے خیال بنالے ھوئے ھیں' شاید انھوں نے ایک بہت بڑے مدبر کے اس قول کو نہیں سنا کہ " جو لوگ یہ خیال کرتے ھیں کہ انگریز بے ایمانوں' نمک حراموں کو پسند کرتے ھیں' اور ان کو عزت و محبت کي نظر سے دیکھتے ھیں' وہ سخت دھوکے میں ھیں - یہ سچ ھے کہ ان لوگوں سے جو اپني قوم سے نمک حرامي کرتے اور اپني ملت کي خدمت سے منہ چراتے ھیں' اپنا کام نکال لیتے ھیں' مگر وہ ان کو نہایت نفرت کي نظر سے دیکھتے ھیں " - ایسے قوم فروشوں کے مضبوط پنجے سے اب وہ وقت آگیا ھے کہ قوم کو رھائي مل جائے - جو اپنے تمام دین و دنیا کي امیدوں کو ایک فرضي خوشامد کي صورت میں تبدیل کیے ھوے ھیں - ان سے ھمکو صاف الفاظ میں کہدینا چاھیے کہ : بس! ھم آپ کے پر فریب تھپکیوں سے بہت زمانے تک سوتے رھے' اب آپ خود ھوشیار ھوجائیں کہ ھم جاگنے والے ھیں' اب ھم صرف خوشامد ھي پر قناعت نہ کرینگے' بلکہ اپني عزت قائم رکھنے کیلیے کچھہ عملی کارروائي بھي کرنا چاھتے ھیں - زمانہ اب صرف باتیں بنانے ھي سے موافق نہیں ھوسکتا بلکہ کام کرنے سے - آپکي خوشامد اور چاپلوسي کا نتیجہ آپ کي آنکھوںکے سامنے ھے' آپ بہ بانگ دھل چلا چلا کر یہ فرماتے ھي رھے کہ " دیکھیے دیکھیے ھم وفادار ھیں - ھمارے فلاں و فلاں بھائیوں پر ظلم ھورھا ھے' اسکو اپني ڈپلومیسی کی مشینیري سے روکیے' ورنہ ھمارا دل دکھیگا - ھمنے کبھي اپني ھمسایہ قوموں سے میل نہیں بڑھایا' ھربات میں انکے مخالف رھے' آپ کي ھاں میں ھاں صرف اسلیے ملاتے رھے کہ ھم سے آپ خوش رھیں' اب ھم پر فلاں ظلم ھورھا ھے اس کا جلد انتظام کیجیے " مگر افسوس کہ

	پائی	آنه	روپیه
جناب خدا بخش ولد رکن الدین صاحب	-	۸	-
جناب غلام محمد صاحب	-	-	۱
جناب نواب سبزي فروش صاحب	-	-	۱
متفرق بروز جمعه	-	-	۴
قیمت زیور بلند اهلیه فرزندم محمد اسمعیل	-	۱۲	۲۲
قیمت چرم قرباني از جک بیگ	-	-	۴
متفرق بروز جمعه	-	-	۸
از با با بلوچ	-	۸	-
جناب حافظ الله بخش صاحب	-	-	۱
جناب مرزا غلام نبي صاحب	-	-	۱
جناب لوزین کشمیري	-	-	۱
جناب نظام الدین زمیدار صاحب	-	-	۲
جناب منشي نواب الدین صاحب	-	-	۱
متفرق جمعه	-	۹	-
جناب میاں کریم بخش کشمیري صاحب	-	-	۱
متفرق	-	۲	۲
(از قصبه جانکي ضلع سیالکوٹ)			
معرفت جناب لال دین از داماد			
سبزي فروش	-	۴	-
جناب محمد نصیر پسر منشي نواب دین			
کتب فروش	-	-	۲
مسمات رحیم بي بي معلمه زنانه	-	-	۱
جناب محمد اقبال ولد منشي نواب صاحب			
کتب فروش	-	-	۱
جناب غلام رسول صاحب طالبعلم	-	-	۱
جناب جیون کشمیري صاحب ولد پیربخش	-	-	۱
جناب میاں حسن محمد سکه دار صاحب	-	-	۲
جناب شیخ نظام دین صاحب	-	۴	-
جناب الله بخش صاحب	-	-	۲
جناب مفتي محمد سعید صاحب			
بتقریب ختنه فرزند خرد	-	-	۵
جناب حافظ الله بخش صاحب مدرس	-	-	۳
معرفت جناب محمد اسمعیل صاحب			
مدرس گورنمنٹ اسکول گجرات	-	-	۲۵
میزان	-	۹	۲۱۰
سابق	-	۷	۸۶۴۲
کل	-	۱۳	۸۸۵۲

(از جناب میر حبیب الله صاحب اور سیر سالا کذذ)

۹ جولائي سنه ۱۹۱۳ ع کے الهلال میں فهرست اعانهٔ مهاجرین کي میزان غلط هے -

چنده وصول شده	۶	۸۱۷ - ۷
میزان سابقه	۶	۵۱۰۲ - ۱۳
میزان	-	۵۹۲۰ - ۵

کل میزان مبلغ ۵۹۲۰ روپیه ۵ آنه هوتي هے مگر اخبار میں ۲۰۸۵ روپیه ۵ آنه درج هے مبلغ ۱۸۰ روپیه کي غلطي هے -

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم يوقنون !

(۱۹ : ۴۵)

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپئه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیره فراهم کرے - اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابهٔ و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدهٔ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بهي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیره فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بهي یہي موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے که عظمت کلام الهی کا وہ اندازہ کرسکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت والیه انیب -

القســـم الـعـربـــی

یعني " البصائر " کا عربي ایڈیشن

جو

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

جس کا مقصد وحید جامعهٔ اسلامیه ' احیاء لغة اسلامیه اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کي ترجماني هے -

الهلال کي تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زراعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(از جناب ملک حسین بخش صاحب مرضع اروپ تحصیل ضلع گوجرانوالہ)

جناب مکرم - میرا بیٹا صلاح الدین بعمر ۳۰ سال' دو ماہ سے سخت بیمار ہے' ۳ - روپیہ صدقہ ارسال کیا جاتا ہے' اسکو چندہ ٹرکش ریلیف فنڈ میں شامل فرمالیں -

(از جناب اهلیہ شیخ فیض بخش صاحب قصبہ اترولي - ضلع علیگڈہ)

مکرمي - تسلیم - میرے طرفسے مبلغ ایک روپیہ مهاجرین ٹرکی کے خدمت میں بھیج کر مشکور فرمائیں' اور عزیزي برخورداري سعادي بیگم کے طرف سے ۸ - آنے جو اوسنے جمع کیے تھے اور بھیجتي ہے روانہ فرمادیجیے - جو پاکٹ خرچ برخورداري کو ملتا ہے' اوسمیں سے اوسنے واقعی اصلي نیت سے جمع کیے ہیں - والسلام -

[بقیۂ مضمون صفحہ ۱۷ کا]

خلافت اسلامیہ کہ محافظ حرمین شریفین ہے' سخت خطرے میں ہے' اس لیے سرکار کو لازم ہے کہ ہمارے خلیفہ کي امداد کرے اور اگر سرکار کسي وجہ سے معذور ہے تو ہم کو راستہ کي اجازت ہوجائے کیونکہ ایسي حالت میں ہم لوگوں پر گھر میں بیٹھے ہي بیٹھے جہاد فرض ہوگیا ہے" جواب میں اونکو اطلاع دي گئي کہ "اب صلح کي کوششیں ہو رہي ہیں اور بصورت عدم صلح مناسب صلاح دیجائے گی"

لیکن چونکہ ہنوز جنگ کا قطعي خاتمہ نہیں ہوا ہے اور بقول لندن ٹائمز اندیشہ ہے کہ شاید پہلي جنگ سے بھي زیادہ ہولناک معرکہ چھڑ جائے - لہذا جو اصحاب اس دیني فرض کے لیے اپني عزیز جانوں کو راہ خدا میں قربان کرنے کو طیار ہوں' میں اگرچہ غریب آدمي ہوں لیکن مبلغ ایک سو روپیہ ایسے ایسے پانچ فدائیان اسلام کے لیے بطور زادراہ جناب کے پاس جمع کرادونگا جو اپني درخواستیں معتبر خوانین کي تصدیق سے جناب کي خدمت میں ارسال کرینگے - اگر ایسي تحریک جاري ہو جائے اور ہر ایک فدائي کے لیے قسطنطنیہ تک پہونچنے کا کافي زادراہ بہم پہونچ جائے تو یہ ایک بہت بڑا کام ہوگا -

(۳) حکام کا اپنے حکم پر اصرار اور ہمارے لیڈروں کي ایماني کمزوریوں سے جو کچھہ مسجد کانپور کا حشر ہوا وہ ظاہر ہے' اور جو آیندہ معابد کا حال ہونے والا ہے وہ بھي ظاہر ہے - آخر والي دولت خدا داد افغانستان بھي تو مسلمانوں کے دوسرے درجہ کے خلیفۃ المسلمین ہیں اور ہماري گورنمنت کے ہمسایہ اور دوست بھي ہیں' کیا مناسب نہیں کہ اس مسئلہ میں اُن سے رجوع کیا جائے ؟

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۱۱)

از جانب انجمن اسلام (راؤترا پور ضلع کٹک)
(بہ تفصیل ذیل)

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب شیخ منصور صاحب سکریٹري انجمن مذکور	-	۲	۱
جناب شیخ غلام غوث صاحب (راؤترا پور)	-	-	۱
جناب مرزا محمد یوسف "	-	-	۱
جناب مرزا معصوم بیگ "	-	-	۱
جناب شیخ کمالی محمد صاحب "	-	-	۱
جناب منشي تراب خاں صاحب "	-	-	۱
جناب منشي یقین محمد صاحب "	-	-	۱
دیگر باشندگان (راؤ ترا پور)	-	۳	۴
جناب منشي عنایت علیخاں صاحب (دیگر پوري)	-	-	۱
دیگر باشندگان (دیگر پور)	-	۷	۴
جناب شیخ بھیکن صاحب باشندۂ کورانگ	-	-	۱
جناب ناظر محمد صاحب " "	-	-	۱
جناب نجیب خاں صاحب " لچھی پور	-	۱۲	-
جناب فقیر محمد بلنتا	-	۸	۱
جناب شیخ رحمو ناگبالي صاحب	-	-	۱
جناب سید امیر صاحب فقیر پاڑا	-	-	۱

(میزان ۲۳ روپیہ)

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب شہاب الدین احمد صاحب - کوسي گیا	-	-	۱
جناب منیجر صاحب میگزین - قادیان	-	۱۵	۱
جناب سید ودود صاحب - بریں	-	-	۲
جناب سید فخر الله صاحب هنگي	-	-	۱۰
جناب محمد هاشم صاحب	-	-	۵
جناب محمد عبد الغفار خاں صاحب چھپڑا - راجپوتانہ	-	-	۲۵
بزرگان بانکا ضلع بھاگل پور بذریعہ جناب عبد الحمید خاں صاحب	-	-	۲۷
جناب ملک حسین بخش خاں صاحب مرضع اروپ - گوجران والہ	-	-	۳
جناب سید یوسف صاحب - بھوپال	-	-	۱۰
جناب نبي بخش صاحب - هوشیار پور	-	۸	۲

معرفت جناب غلام محمد صاحب
(بہ تفصیل ذیل)

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب محمد بخش صاحب	-	۸	-
جناب حبیب الله صاحب	-	۴	-
جناب کھیڑا زمیدار صاحب	-	۱۲	-
جناب موهري الله صاحب	-	۸	-
جناب کریم صاحب	-	۴	-
جناب سید تجمل حسین صاحب	-	۴	-
جناب حاجي صاحب هسکي	-	۸	-

مسیحا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں هم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر "موهني کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي ہے نہ تو سردي سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے بگڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت في شیشي ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا بخار ... [illegible]

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یہ بھي ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے هیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - همنے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے

هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي ہے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھہ پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا هو کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

۱۰،۱۱
ار و ہیرو ہیرا لگو

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[۳۹]

خضاب سیہ تاب

همارا دعوی ہے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں' ان سب سے خضاب سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ هم پر کیا جاویگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بھورے یا سرخي مائل هوتے هیں - خضاب سیہ تاب بالوں کو سیاہ بھونرا کردیتا ہے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیہ تاب اسي قیمت میں اسقدر دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي ہے - خضاب سیہ تاب میں دلپسند خوشبو ہے - دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں' اور دونوں میں سے دو مرتبہ لگانا پڑتا ہے - خضاب سیہ تاب کي ایک شیشي هوگي' اور صرف ایک مرتبہ لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا ہے' اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیہ تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا ہے' اور دو چند قیام کرتا ہے - بلکہ پھیکا پڑتا هي نہیں - کھونٹیاں بھي زیادہ دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیہ تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا کہ اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد هوا - یہ خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے - نہ باندھنے کي ضرورت نہ دھونے کي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے کہ رنگ آیا - قیمت في شیشي ایک روپیہ زیادہ کے خریداروں سے رعایت هوگي - محصول ڈاک بذمۂ خریدار - ملنے کا پتہ :

کارخانہ خضاب سیہ تاب کٹڑہ دل سنگہ - امرتسر

[۲۰]

ریویو اف ریلیجنز - یا - مذاهب عالم پر نظر

اردو میں هندوستان اور انگریزي میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذهب اسلام کي صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبي علیہ السلام کي پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائي گئي هیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یہي ایک پرچہ ہے جس کو موسے مقتي دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنؤ - ریویو اف ریلیجنز هي ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقي پرچہ کہنا صحیح ہے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو اف ریلیجنز سے بہتر پرچہ کسي زبان میں شایع نہیں هوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو اف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا هوا ہے - همارے نبي کریم صلے اللہ علیہ وسلم کي ذات پاک کے متعلق جو جاهل عیسائي الزام لگایا کرتے هیں - ان کي تردید میں نہایت هي فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک هماري نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر روب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا هوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذهبي خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت هوگي - اور یہ رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ هوگا - جو جہالت سے سچائي کي راہ میں لگي هوئي هیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذهب اسلام کے زندہ مذهب هونے کے مضمون سے دلچسپي رکھنے میں چاهیے کہ ریویو اف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاهور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کي تحقیقات اسلام کے متعلق ایسي هي فلسفیانہ اور عمیق هوتي ہے - جیسي کہ اس رسالہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزي پرچہ ۴ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کي قیمت انگریزي ۴ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور [illegible]

[۳۰] اعلان

نمایش دستکاری خواتین هند

حسب هدایت هر هائینس نواب سلطان جهاں بیگم صاحبه سی - آئی - جی - سی - إس - آئی - جی - سی - آئی - اے - اعلان کیا جاتا ہے که نمایش دستکاری خواتین هند بسر پرستی علیا حضرت ممدوحه شروع ماه جنوری سنه ۱۹۱۴ع بمقام بهوپال منعقد کیجاے گی ° لهذا امید ہے که تمام خواتین هند اس نمایش میں گهری دلچسپی ظاهر کرکے ضرور اپنے اپنے هاتهه کی بنائی هوئی نمایشی اشیاء وسط دسمبر سنه ۱۹۱۳ع تک آبرو بیگم صاحبه سکریٹری لیڈیز کلب بهوپال سنٹرل انڈیا بهیجکر مشکور فرمائینگی - سکریٹری صاحبه موصوفه هر خاتون کی درخواست پر قواعد نمایش وغیره بهیجدینگی -

اس نمایش کے ساتهه ساتهه پهول اور ترکاری وغیره کی بهی نمایش هوگی فقط -

دستخط - اودھ نراین بسریا
چیف سکریٹری دربار - بهوپال

فهرست انعامات

متعلق

نمایش دستکاری خواتین

بمقام بهوپال

—

شرح خاص انعامات

تمغه طلائی — کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو کسی زنانه اسکول کی طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره — اسکے بعد کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے وسط هند کے کسی زنانه اسکول کی طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه طلائی — کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو بهوپال میں رهنے والی کسی هندوستانی بی‌بی کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره — اسکے بعد کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو وسط هند میں رهنے والی کسی هندوستانی بی بی نے بنایا هو -

شرح کام و انعامات

شرح کام	انعامات
۱ - لیس کا کام	ایک تمغه طلائی - دو تمغے نقره - تین تمغے برونز یعنے کانسه -
۲ - ڈران تهریڈ یعنے کپڑے کے دهاگے نکالکر - کام بنانا	دو تمغے نقره - تین تمغے برونز -
۳ - کلابتوں کا کام سنهری و روپهلی	ایک تمغه طلائی - تین تمغے برونز -
۴ - سوزن کاری (کین وس - ساٹین - ریشم - مخمل - جالی - یالینن پر)	ایضـــا
۵ - کروشیے کا کام (سوتی)	ایک تمغه نقره - دو تمغه برونز -
۶ - ایضـا (اونی)	۳ - تمغه برونز -
۷ - بنائی (نٹنگ) کا کام (سوتی یا اونی)	ایضـــا
۸ - ریبن یعنے فیته کا کام	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۹ - نقاشی (کسی چیز پر هو)	دو تمغے نقره - دو تمغے برونز -
۱۰ - اون - کپڑے - روئی یا مٹی کے نمونه پهول - پهل اور پودوں کے	دو تمغے برونز -
۱۱ - کشیده کا کام	ایک تمغه طلائی - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۲ - پوت کا کام (بیڈورک) ...	ایضـــا
۱۳ - تصویروں کو کپڑے پهنانا ...	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۴ - واٹر کلر اور آئل پنٹنگ (تصاویر) آبی و روغنی) ...	دو تمغے طلائی - ایک تمغه نقره -
۱۵ - کریول ورک...............	ایک تمغه طلائی - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۶ - دیکر ورک	ایضـــا
۱۷ - پهول	دو تمغے نقره
۱۸ - ترکاری	دو تمغے نقره

(دستخـــط) آبرو بیگم
سکریٹری پرنس آف ویلز لیڈیز کلب - بهوپال

جارج پنجم بفضله فرمان رواے

سلطنت متحده برطانیه عظمی و ائرلینڈ و برٹش
ممالکت هاے ماوراء البحر ملک حامی
ملت و قیصر هند

هائی کورٹ اف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی بمقام اله آباد

(آرڈر ۴۱ قاعده ۱۴ ایکٹ نمبر ۵ بابت سنه ۱۹۰۸ ع
و قاعده ۲۴۰ و ۲۴۱)

صیغه اپیل دیوانی

اپیل دوئم نمبر ۸۷۳ بابت سنه ۱۹۱۲ ع - مرجوعه
یکم ماه جولائی سنه ۱۹۱۲ ع

حکیم سید عنایت حسین - مدعا علیه اپیلانٹ مسٹر بندره بهاری وکیل

بنام

مسماة بلقیس فاطمه وغیره مدعیان — رسپانڈنٹ

اپیل بناراضی ڈگری عدالت اڈیشنل جج ماتحت اول مقام اگره
مورخه ۳۰ ماه مارچ سنه ۱۹۱۲ ع
بمقدمه اپیل نمبر ۴۹۹ سنه ۱۹۱۱ ع

بنام

عبد اللطیف ٹهیکه دار سوپیر مسجد باری (بڑی) لین کلکته - مدعی

رسپانڈنٹ

مطلع هو که اپیل بناراضی ڈگری اڈیشنل جج ماتحت اول اگره اِس مقدمه میں حکیم سید عنایت حسین مدعا علیه اپیلانٹ نے پیش کیا اور اِس عدالت میں درج رجسٹر هوا اور اِس عدالت نے تاریخ ۲۱ ماه اکتوبر سنه ۱۹۱۳ ع واسطے سماعت اِس اپیل کے مقرر کی ہے اور مقدمه تاریخ مذکور کو یا بعد اُس تاریخ کے جس قدر جلد مقدمه کی سماعت هوسکے عدالت کے روبرو پیش کیا جائیگا اگر خود تم یا تمهارا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً تمهاری طرف سے اپیل هذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز هو حاضر نه آئیگا تو اُس کی سماعت اور تجویز تمهاری غیر حاضری میں یکطرفه کی جائیگی *

آج بتاریخ ۴ ماه اگست سنه ۱۹۱۳ ع به ثبت مهر عدالت حواله کیا گیا *

نوٹ — طلبانه قابل اخذ یعنی ۳ - روپیه حسب باب ۱۷ مداخل قواعد هائی کورٹ مورخه ۱۸ جنوری سنه ۱۸۹۸ ع وصول هوگیا ہے *

سوپرنٹنڈنٹ ڈپٹی رجسٹرار

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۲ آنہ

نمبر ۱۰ Nos. 10 & 11 کلکتہ: چہار شنبہ ۱ شوال ۱۳۳۱ ہجری جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 1913, 3rd and 10th ... 1913.

[۳۳] گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگي کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ انکي حفاظت کیوں نہ کرے - غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلي وعمدہ پتھر کي عینک کم قیمت پر آساني سے نہیں ملتي' مگر اب یہ دقت نہیں رهي - صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائے اور جو عینک همارے ڈاکٹروں کي تجویز میں ٹهریگي بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کیجائیگي یا اگر ممکن هو تو کسي ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بهیجدیں - پهر بهي اگر اپکے موافق نہ آے تو بلا اجرت بدل دیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۰/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

[۳۴]

[۳۳] ایک نئي قسم کا کاروبار

یعني

هر قسم اور هر میل کا مال یک مشت اور متفرق دونوں طرح ' کلکتہ کے بازار بهاؤ پر ' مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق ' ورنہ واپس ' محصول آمد و رفت همارے ذمہ ' ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت هی کم روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵ - روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ' پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدهہ آنہ فی روپیہ' اس سے زائد کےلیے کمر یافت فرما لیجیے' تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دو نوں تاجرانہ تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی هلال ایجنسی

نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریت

ڈاکخانہ انٹالی - کلکتہ

[۳۴]

محصول خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گهڑیون کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگا ئین گارنٹی ۱۵ سائز گارنٹی ایک سال

پانچ روپیہ سچی دی گئی ہین مذکور گهڑیون کے علاوہ ہر قسم کی گهڑیان فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

۱۸- سائز آٹھ روز مین ایک مرتبہ کنجی دیجائے گی چاندی شکل کیس دس روپیہ ڈبل کیس ... گارنٹی ایک سال

۱۵- سائز چاندی ڈبل کیس کردہ ... شہرت مین ثانی نہین رکھتی سلنڈر ... گارنٹی ۲ سال

۱۸- سائز ایسٹ اینڈ واچ بیور ریلوے مین گارڈ و ڈرایور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ لیور گارنٹی ۲ سال

نوٹ - بکس مین رکھنا منظور ہوتا تو مین بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

۱۸ سائز گارنٹی ایک سال محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

ایم - اے شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دهرم تلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co. 5/1, Wellesley Street P. O. Dharamtallah, Calcutta.

عرق پودینہ

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بڑھے تک کو ایکسان فائدہ کرتا ہے هر ایک اهل وعیال والے کو گهر میں رکهنا چاهیے - ولایتي پودینہ کي هري پتیوں سے یہ عرق بنتا ہے - رنگ بهي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بهي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ هوجانا ' کهٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدهضمي اور متلي - اشتہا کم هونا وبائي کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشي ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجیے -

نوٹ — هر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کهانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي ... نہیں هوئي تو هیضہ هوجاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبهالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشہ اپنے ساتهہ رکهو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري ہے' اور هیضہ کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتهي ہے -

قیمت فی شیشي ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

(۱) ترخان میں اول خانوادۂ سلطنت جرزہ کی مرمریں میز
(۲) ایک عظیم الشان مقبرہ مع تابوت سنگین
(۳) بارھویں خاندان سلطنت کی ایک سنگین میز
(۴) ممفس کی حیوانی شکلیں
(۵) ایک کھنڈر کے بقایائے آثار
(۶) ترخان کے ظروف مرمر
(۷) ترخان کے تین کھنڈروں کے مقبرے
(۸) عہد رعمسیس ثانی کا ایک سفنکس (جس کی شکل عورت کی اور جسم شیر کا ہے)
(۹) ترخان کے تین مقبرے
(۱۰) ایک مختصر مدفن
(۱۱) ایک پیارا ھنس
(۱۲) خانوادۂ سلطنت اولیٰ کا ایک کھلا ھوا مقبرہ

[۲] ذیابیطس

خطرناک مرض ھے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کار بنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر ابھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کار بنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہزہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - ابھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کار بنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواہ اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - ٹالپر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیا بیطس نہ کہاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چتہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیا بیطس سے مرض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۹ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیا بیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹما سٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بیس دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۱ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

بر الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ - فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۰ و ۱۱ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱ - و ۸ - شوال ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 3, 1913rd, and 10th Septr. 1913.

فہرست

نمبر ۱۰ - ۳ - ستمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

فہرست

نمبر ۱۱ - ۱۰ - ستمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

تصاویر

۱ شوال ۱۳۳۱ ہجری

[illegible]

(۲)

وفي ذالكم بلاء من ربكم عظيم

الخوف، والجوع، ونقص من الاموال، والانفس، والثمرات

يا ايها الذين آمنوا استعينوا بالصبر و الصلوة ' ان الله مع الصابرين - و لا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات ' بل احياء ' ولكن لا يشعرون - ولنبلونكم بشي من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات ' و بشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله و انا اليه راجعون - اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة و اولئك هم المهتدون - (۲ : ۱۵۲)

مسلمانو! مصائب و ابتلا کے ورود پر صبر و صلوۃ سے مدد لو ' اور یقین رکھو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے -
جو لوگ اللہ کي راہ میں قتل ہوئے ' انکو مردہ نہ سمجھو - وہ تو زندہ ہیں البتہ تم انکي حیات کي حقیقت سے بے خبر ہو!
اللہ تعالي تم کو آزمایش میں ڈالیگا کہ یہ اسکا ایک قانون ہے - وہ خوف ' بھوکھہ ' نقصان مال و جان ' اور ہلاکت اولاد و اقارب کے مصائب میں تمھیں مبتلا کرکے ' تمھارے صبر و استقامت کي آزمایش کریگا - اور پھر اللہ کے طرف سے فلاح دارین کي بشارت ہے اُن صبر و استقامت سے کام لینے والوں کیلیے ' جنکے ایمان و ایقان کے ثبات کا یہ حال ہے کہ جب کسي مصیبت سے دو چار ہوتے ہیں ' تو مایوسي و نا امیدي کي جگھہ " انا للہ و انا الیہ راجعون " کہکر صبر و استقامت پر استوار ہوجاتے ہیں - یہي لوگ ہیں کہ اللہ کي رحمت ان کے لیے ہے ' اور یہي ہیں جو دنیا میں ہر طرح کي کامیابیاں حاصل کرتے ہیں!

کانپور کے آخري حوادث جب شروع ہوئے تو میں سفر میں تھا - اور سفر بھي میرے لیے مانع کار نہیں ہوسکتا لیکن مشکل یہ تھي کہ ایک مقام پر قیام نہونے کي وجہ سے سکون و جمعیۃ خاطر نہ جمع خیالات کے لیے ضروري ہیں ' با لکلیہ میسر نہ تھے - جس زمانے میں کہ بندگان الہي کو جان اور زندگي بھي (جو ہر ذي روح کا قدرتي حق ہے) حاصل نہو ' تو مجھے سکون و جمعیۃ کے حاصل نہونے کي شکایت کا کیا حق ہے ؟ اس لیے شاکي تو نہیں ہوں ' البتہ معذرت خواہ ضرور ہوں کہ اس واقعہ پر پوري تفصیل سے بحث نہ ہوسکي ' اور ایک مقالۂ افتتاحیہ کے سوا ' جو صرف اصل حادثہ کے متعلق تھا ' اور کوئي تحریر اس اثنا میں نہ نکل سکي - حالانکہ بہت سي عبرت بخش بصیرتیں ان واقعات میں پوشیدہ ہیں اور ہلاکتوں اور خوں ریزیوں کے یہي حوادث ہیں ' جن سے قومیں اور جماعتیں اپنے لیے زندگي حاصل کرسکتي ہیں -

گو وقت گذر چکا ہے مگر اصل یہ ہے کہ عیش و نشاط کي صحبتوں کیلیے وقت کي قید ہوتي ہے ' ماتم و فغاں کا کوئي وقت خاص معین نہیں - جب قدرت کي بخشش حیات میں سے اپنے لیے بھي ایک چیز باقي رہگئي ہے ' تو خاص وقتوں کي کیا قید ہے ؟ جب مہلت ملے ' بہتر ہے کہ اس میں مشغول ہوجائیں - بلکہ جلانے والوں کي غفلت سے اگر آگ بجھنے لگے ' تو خود دامن سے ہوا دے دیکر اور روشن کر دیں :

دلا یہ درد و الم بھي تو مغتنم ہے ' کہ آخر
نہ نالۂ سحري ہے نہ آہ نیم شبي ہے!

وذکر ' فان الذکرى تنفع المومنين (۵۱ : ۵۵) — (پس) ذکر کر کہ ذکر و نصیحت صاحبان ایمان کیلیے ضرور نفع بخش ہے -

سفک دماء و قتل نفوس!

۳ - اگست کي صبح کو جب آفتاب افق کانپور پر طلوع ہوا تو اسکے لیے کوئي نیا نظارہ نہ تھا - اُسنے اس خون کو دیکھا جو ہمیشہ بہا ہے ' اُس نے لاشوں کي تڑپ پر نظر ڈالي جو ہمیشہ تڑپي ہیں ' اس نے قہقہۂ وحشت کا شور اور آہ مظلومي کي سسک سني جو اس عصیان آباد ارضي پر ہمیشہ سني گئي ہے - اس نے موت و حیات کو باہم کشمکش میں دیکھا ' اس نے روح و جسم کي

شذرت

اعلان

(۱) جب سے الهلال نکلا ہے آجتک عید وغیرہ کے موقعہ پر کبھی تعطیل نہیں کی گئی - صرف آخر سال کی ایک تعطیل رکھی گئی ہے - اس مرتبہ عیـد عین بـدهه کے دن واقـع ہوئی - منگل تک تین فارم طیار ہوکر چھپ گئے اور باقی جمعرات پر اٹھا رکھے کہ ایک دن بعد اخبار ڈاک میں پڑ جاے گا - لیکن با وجود وعدے کے عین وقت پر عملہ نے کام سے انکار کیا ' اور عید کے دوسرے دن چند آدمیوں کے سوا اور لوگ نہیں آے • جس قوم کو اپنے اعلی طبقوں کی اخلاقی حالت پر ماتم سے فرصت نہو ' اُسے دفتر کے ملازموں اور کمپوزیٹروں کی وعدہ خلافیوں پر شاید افسوس کا زیادہ حق نہیں - مجبوراً اس هفتے دو نمبر ایک ساتھ شائع کیے جاتے ہیں -

(۲) چونکہ ضخامت بہت بڑھگئی تھی اسلیے جلد دوم کی فہرست اسکے ساتھ شائع نہو سکی - طیار ہے اور ایندہ نمبر کے ساتھ حاضر ہوگی -

(۳) آجکل بحث و مذاکرہ کیلیے معاملات کی کثرت کا یہ حال ہے کہ قلم انتخاب پریشان ہو ہو کر رہجاتا ہے - اس هفتہ شذرات میں " هفتۂ جنگ " کے سوا (کہ نہایت ضروری و اقدم ہے) اور کوئی نوٹ نہ دیا جاسکا - ایندہ نمبر سے شذرات کے حصے کے صفحات بڑھا دیے جائینگے اور " افکار و حوادث " اور " شؤون داخلیہ " کے عنوانات کا اضافہ ہوگا -

(۴) " اعانۂ مهاجرین عثمانیہ " کی بقیہ فہرست آجکی اشاعت میں درج کر دیگئی ہے - ایندہ هفتے اسکی تفصیل شائع کردی جائیگی -

هفتۂ جنگ

رفتار سیاست

اس میں شک نہیں کہ شؤون و حالات سیاسیہ کی ناهمواری سلطنت بلغاریا اور وزارت عثمانیہ ' دونوں کیلیے تشویش بڑھا رہی ہے اور غالباً دونوں دل سے متمنی ہونگے کہ اگر اس خون زار خاک بلقان پر انسانی سفاکی کا افسانہ پھر تمثیل نہ کیا جاے تو بہتر ہے -

لیکن اگر پوچھا جاے کہ یہ ناهمواری کس کے لیے زیادہ موجب قلق و اضطراب ہے ؟ تو قرائن و آثار کی زبان سے نکلیگا کہ " بلغاریا " -

کہا جاتا ہے کہ بلغاریا اور دولۃ عثمانیہ میں مفاهمت کی سلسلہ جنبانی باب عالی کی طرف سے ہوئی - ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو - موجودہ وزارت نے اپنی طبیعی فرصت شناسی کی ' رهنمائی سے موسم کو بدلتے دیکھکے براہ راست گفتگو کی کوشش کی ' تاکہ یورپ کی وساطت کی ضرورت نہ پڑے اور اس طرح اس گراں قیمت فیس سے نجات ملجاے جو یورپ کے " دلال صلح " کو قطعات ارضیہ ' حقوق تجاریہ ' مصالح اقتصادیہ ' نفوذ و اقتدار سیاسی ' غرض کہ کسی نہ کسی صورت میں کچھہ نہ کچھہ دینا پڑتا ہے -

مگر اس پیشقدمی سے یہ نتیجہ نکالنا کہ دولت عثمانیہ کی موجودہ حیثیت بلغاریا کی برباد شدہ حالت سے زیادہ نازک ہے ' قطعاً غلط ہوگا -

بلغاریا کی جنگی قوت ختم ہوچکی ہے اور اصل یہ ہے کہ وہ اسی دن ختم ہوچکی تھی جسدن استراحت کے لیے تین دن کی مہلت مانگی گئی تھی - اس کے بعد جو کچھہ ہوا وہ سرویا کی مساعدت عسکری اور کامل پاشا کی خیانت ملی کا ملا جلا نتیجہ تھا - اگر حامیہ ادرنہ کی آتشباری میں " خس و خاشاک کی طرح " جلنے کے لیے سرویا اپنے سپاهی نہ دیدیتی ' اور اگر کامل پاشا نے معاهدہ التواء جنگ کے وقت رسد رسانی کی شرط لگا دی ہوتی تو اس نعی الیم یا خبر سقوط ادرنہ کی نوبت ہی نہ آتی ' جس نے تمام عالم اسلامی کو ماتمگسار بنا دیا تھا -

اس بربادی کے باوجود قبضۂ ادرنہ پر بلغاریا کا اس درجہ الحاح و اصرار غالباً اس امید پر تھا کہ اگر عثمانی تیغ پھر نیام سے نکلی ' جسکی انہیں ذرا بھی امید نہ تھی ' تو دول کا یہ دست تحسین و آفرین جو ابتدا سے اس کی پشت پر ہے ' بڑھکے سینہ سپر ہوجائیگا اور وار کو روکیگا • مگر یہ امید امید کاذب تھی جو بالاخر اصلی حالت میں سامنے آگئی اور جب عثمانی شمشیر دوبارہ علم ہوئی تو پھر کوئی هاتھہ نہ تھا جو اسے روکتا : لیجعل اللہ ذالك حسرۃ فی قلوبہم ' واللہ یحیـی و یمیت ' واللـہ بمـا تعـملـون بصیـر (۳ : ۱۵۱)

هاں ' چند زبانوں نے بیشک حرکت کی جنمیں اولیت کا فخر برطانی زبان کو حاصل ہے ' مگر موجودہ سیاسی حالت کی اندرونی روش اس سے زیادہ مہلت دینے کیلیے طیار نہ تھی - تلوار کی گردش کے آگے زبان کی مفسـدانہ جنبش ہوا میں ایـک تموج پیـدا کرکے رهگئی ' اور کاغـذ کے صفحوں پر گو اسکی تصویر یادگار نامرادی ہے مگر معرکۂ جنـگ کی زمین پر کوئی نقش نہ بیٹھہ سکا ! (همرا بما لم ینالوا)

بـرطانیہ کے بعـد اطالیا دوسری سلطنت تھی ' جس نے دوبارہ عثمانی پیشقـدمی اور استعادۂ ادرنہ کے اثنا میں اعلان کیا تھا کہ " ترکوں کو ادرنہ ضرور خالی کرنا پڑیگا " مگر اب اسکی وزارت خارجیہ بھی ادرنہ کے وفد کے جواب میں اعلان کرنے پر مجبور ہوگئی ہے کہ غالباً " اب ادرنہ ترکوں ہی کے پاس رهیگا " فسبحان الذی بیدہ الملک وهو علی کل شی قدیرا

ایک طرف تو یہ حالت ہے - دوسری [illegible]
بلغاریوں کو اسقدر ممقوت و مبغوض عالم بنا دیا [illegible] ن کی دوسری قومیں انهیں انسان صورت درندہ سمجھتی ' اور انکی [illegible] پیغام مرگ جانتی ہیں -

جن مقامات کے باشندوں کے پاس اسلحہ ہیں ' وہ انسے معرکہ آرا ہو رہے ہیں - جیسے کرمجیلی اور اگرودی • اور جن مقامات میں لوگوں کے پاس هتھیار نہیں ہیں ' وہ اپنی عمارت و مکانات اور مساجد و معابد میں آگ لگا کے بھاگ رہے ہیں !

کیا ان حالات کے بعد بھی اسمیں شک کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ حالت ' عثمانیوں سے زیادہ بلغاریوں کے لیے اضطراب انگیز و بربادی بخش ہے ؟

بہر نوع بلغاریا اور دولت عثمانیہ میں مفاهمت کی جو تحریک شروع ہوئی تھی وہ اس هفتے کامیابی کی پہلی منزل تـک پہنچ گئی - یعنی بلغـاری مندوبین (ڈیلیگیٹس) جنمیں جنرل ساوفیاس قائد خصوصی (کمانڈر انچیف) اور موسیو تونچیف (سابق وزیر بلغراد). بھی شامل ہیں ' دو فوجی مشیروں کی همراهی میں قسطنطنیہ روانہ ہوگئے - گفتگو کا دائرہ ادرنہ تـک محدود نہ ہوگا ' بلکہ ان تمام مسائل پر مشتمل ہوگا جو بلغاریا اور دولۃ عثمانیہ میں نزاع انگیز ہیں - عثمانی روش سیاست کے متعلق جس قدر اعلان کیا گیا ہے ' اسکا مفاد یہ ہے کہ " ادرنہ اور قرق کلیسا کے بقاء قبضہ پر پورے زور کے ساتھہ اصرار کیا جائیگا - البتہ ان دونوں مقامات کے معاوضے میں ایسی مراعات کا منظور کرنا ممکن ہے جو بلغاریا کے لیے لائق قبول ہونگی " -

بلغاری پالیسی کے متعلق ابھی تـک کوئی اعلان نہیں ہوا ہے -

پورے ایک دستہ کے مقابلے میں تنہا ایک مسلمان کی تلوار کافی ہوتی تھی ' اور ہر صداے تکبیر بلند کرنے والی زبان اُس وقت تک خاموش نہ ہوتی تھی ' جب تک کم از کم اپنے خون کے چند قطروں کے معاوضے میں دشمنان حق و الہ کے خون کا ایک سیلاب عظیم اپنے سامنے نہ دیکھہ لیتی تھی ' تو یقیناً وہ ایک وقت تھا ' جو مسلمانوں کے خون کی قیمت بتلا سکتا تھا -

وہ (لیلۃ الہریر) (۱) کا معرکۂ عظیم ' جسمیں مسلمانوں کا صرف آلات آھنیں ھی سے مقابلہ نہ تھا ' بلکہ حریفان کاردان کا ہر سپاہی بھی غرق فولاد و پیکر آھن تھا ' تاریخ کے صفحوں پر آج بھی فرزندان اسلام کے خون کی قیمت بتلا سکتا ہے - جبکہ ایک تنہا (قعقاع) نے مست و خونخوار ھاتھیوں کے غول کے ساتھہ پیل تن دشمنوں کے غول کو بھی خاک و خون میں تڑپا دیا تھا ' اور پھر بھی اس کے خون کی پوری قیمت نہیں ملی تھی -

جبکہ سنہ ۶۳۵ - عیسوی میں رومیوں کے عظیم الشان مشرقی مرکز یعنی حمص کی طرف تنہا و جریدہ ایک مسلمان تلوار کے قبضے پر ھاتھہ رکھے بڑھ رہا تھا (۲) ' اور دروازۂ شہر کی ایک پوری فوجی جمیعت پر بے باکانہ حملہ آور ہوا تھا ' تو اسلامی خون کی حرمت و عظمت پر یقیناً زمین کی مٹی کا ایک ایک ذرہ شہادت دیسکتا تھا - وہ پہلتھا ' اور تن تنہا اس بے جگری سے دشمنوں پر ٹوٹا کہ شہر سے بھاگ کر تمام عیسائیوں نے (دیر مسجل) میں پناہ لی ' حالانکہ اس کی فاتح تلوار کسی دوسری تلوار کی شرمندۂ اعانت و شرکت نہ ہوئی تھی ! !

جبکہ ایک پورا شہر ' ایک پوری فوج ' ایک بہت بڑی فوج کی جھاڑی اپنا پورا خون دیکر بھی ایک مسلم و مومن کے خون کو بمشکل خرید سکتی تھی ' تو ضرور اُس وقت یہ خون قیمتی ' اور اسکی روانی بہت نادر تھی -

(یرموک) کے میدان میں مسلمانوں کا خون ضرور قیمتی تھا ' جبکہ جانفروشان توحید کے سامنے خطباء جنگ کی یہ صدائیں بلند ہو رہی تھیں ' کہ :

اللــہ اللــہ ! انکــم زادۃ العرب و انصار الاســلام و انہم زادۃ الروم و انصار الشــرک ! اللہم ان ھذا یــوم مــن ایا مــک اللہم انــــزل نصـــرک علی عبادک المومنین	" اللہ اللہ ! تم لوگ فرزند عرب ہو اور اسلام کے انصار و حامی ' اور تمہارے دشمن رومی ہیں اور شرک کے مددگار ! پھر یہ کیوں ہو کہ تم انسے خائف ہو ؟ خدایا آج کا دن تیری عزت و عظمت کے دنوں میں سے ہے - اپنی نصرت کی غیبی مدد اپنے مومن بندوں کیلیے بھیج دے ! "

اس وقت مسلمانوں کا خون کیوں نہ قیمتی ہوتا ' جبکہ اسی یرموک کے میدان میں عکرمہ بن ابوجہل اپنے ساتھہ صرف چار سو مجاھدین جاں فروش کو لیکر ' چار ہزار رومیوں کی لاشوں کا ڈھیر

[بقیہ صفحہ ۴ کا]

تھے - ابو محجن ثقفی کا مشہور واقعہ اسی معرکہ میں پیش آیا تھا - یہ شراب نوشی کے جرم میں قید کردیے گئے تھے ' مگر جب معرکۂ کارزار گرم ہوا تو جوش جہاد اور ولولۂ شجاعت سے مضطرب ہوگئے - سپہ سالار جنگ کی بیوی سے پوشیدہ اجازت لی اور میدان جنگ میں پہنچکر اور کشتوں کے پشتے لگا کر ' خود اپنے ھاتھوں سے بیڑیاں پہن لیں اور قید خانے میں بیٹھہ گئے -

عرب کے تمام مشہور قبایل اور اکثر اجلۂ صحابہ اس معرکۂ میں شریک تھے اور اپنے عربی نیزوں سے ہزارہا سالہ تخت کیانی کے ٹکڑے ٹکڑے کررہے تھے -

" خنساء " عرب کی مشہور شاعرہ اپنے چاروں بیٹوں کے ساتھہ شریک جنگ تھی اور اپنے خطبات حربیہ و رجزیہ سے دلوں کی آتش شجاعت کو ہوا دے رہی تھی - اس معرکے میں ایک ایک مسلمان نے پچاس پچاس کفار کو خاک و خون میں ملاکر دم لیا تھا :

آگ تھے ابتداء عشق میں ہم
ہوگئے خاک ' انتہا ہے یہ !

---

(۱) جنگ قادسیہ کا تیسرا معرکہ " یوم العماس " تھا اور چوتھا " لیلۃ الہریر " -

" ہریر " کتے کی آواز کو کہتے ہیں ' اور آواز شدید کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے - چونکہ یہ معرکہ رات تک جاری رہا اور اس ہنگامۂ و رستخیز کے ساتھہ ' کہ اسلحہ کی جھنکار ' ھاتھیوں کی چیخ ' اور نعروں کی گرج سے زمین دھل دھل پڑتی تھی ' اسلیے " لیلۃ الہریر " کے نام سے مشہور ہوگیا -

ایرانی اپنے ساتھہ مست ھاتھیوں کا ایک بہت بڑا غول لائے تھے اور اہل عرب نے اس مہیب جانور کو بہت کم دیکھا تھا ' اسلیے ابتدا میں اسکی وجہ سے لشکر اسلام کو بہت دقتوں کا سامنا ہوا - مجبور ہوکر حضرت سعد نے نومسلم ایرانیوں سے مشورہ لیا انسے معلوم ہوا کہ انکا اصلی اسلحہ سونڈ ہے اور اندھے ہوکر یہ کچھہ نہیں کرسکتے - انہوں نے قعقاع ' عاصم ' جمال ' ربیل ' چار شخصوں کو اس کام پر متعین کیا - قعقاع برچھا ھاتھہ میں لیکر بڑھے اور سب سے بڑے سفید ھاتھی کی آنکھوں پر اس زور سے مارا کہ پہلے ہی وار میں نشانہ کام کرگیا - دوسرے ھاتھہ میں سونڈ مستک سے الگ ہوکر گرپڑی اور بے تحاشا اپنی ہی فوج کی طرف بھاگا - یہ حالت دیکھکر اور ھاتھی بھی اسکے پیچھے چلے اور چند لمحوں کے اندر ان خونخواروں سے تمام میدان خالی تھا !

(۲) حمص کی فتح نہ صرف اسلامی فتوحات کی تاریخ میں ' بلکہ تمام تاریخ جنگ و فتوحات میں انسانی عزم و شجاعت کا ایک عجیب و غریب واقعہ ہے - یہ اُس زمانے میں رومی سلطنت کا بہت بڑا مشرقی مرکز تھا - حضرت خالد نے بعلبک کی فتح کے بعد ابن مسروق کو فوج دیکر روانہ کیا - شرجیل حمیری بھی فوج کے ساتھہ تھے - شہر سے کچھہ فاصلے پر رومیوں سے مٹ بھیڑ ہوگئی - شرجیل نے تنہا سات افسروں کو قتل کیا اور یکۂ و جریدہ بے باکانہ شہر کی طرف روانہ ہوگئے - دشمنوں نے دیکھا کہ تنہا ایک شخص بے فکر و خوف بڑھا چلا آتا ہے ! اس منظر نے سب کو خوف زدہ اور مرعوب کردیا - شہر کے قریب رومیوں نے نکلکر حملہ کیا مگر انکی تلوار بے پناہ اور انکا عزم بے روک تھا - تنہا پورے دستے کے مقابلے میں پہاڑ کی چٹان بنکر جم گئے اور پہلے ہی مقابلے میں دس بارہ سواروں کی لاشوں کا ڈھیر کردیا - بالآخر تمام فوج ہیبت و رعب سے سراسیمہ ہوکر بھاگ گئی اور ایک قلعہ نما گرجے میں جا کر پناہ لی - یہ شجاعت و جانفروشی کے جوش میں بیخود تھے - تعاقب میں بڑھتے گئے اور خود بھی گرجے کے اندر چلے گئے - وہاں بہت بڑی تعداد رومیوں کی موجود تھی - چاروں طرف سے گھیر لیا - پھر بھی قریب آنے کی جرأت نہ ہوتی تھی - دور سے پتھر پھینکتے تھے - بالآخر پتھروں سے زخمی ہوکر گرے اور شہید ہوگئے -

یہ شرجیل حمیری کی ہیبت نہ تھی - اسکا جسم لوہے کا نہیں بلکہ تمام انسانوں کی طرح گوشت اور خون کا تھا - یہ اُس خداے شرجیل کی ہیبت تھی ' جو ہمیشہ اپنے جاں نثاروں کے اندر سے اپنے جلال و قدرت کا نظارہ دکھلاتا ہے !

ہیبت حق ست ' این از خلق نیست !
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست !

مفارقت کے آخری اضطراب کا نظارہ کیا ' اسنے خون کے فوارون کا جوش و خروش ' زخموں کی تلملاهت ' ایڑیوں کی پٹک ' زندگی کے لمحات اخریں کا اضطرار ' غرضکہ انسانی مذبوحیت کے تمام خونریز تماشے دیکھے -

لیکن ان میں سے کونسی چیز ایسی تھی ' جسکا نظارہ اسکے لیے نیا ہوسکتا تھا ؟ وہ ایک نامعلوم ابتدا سے اس عجائب آباد ہستی کا تماشائی ہے ' اس نے زندگی اور موت کے نہیں معلوم کتنے لاتعد و لاتحصی تماشے دیکھے ہیں ؟ یہ تماشہ خود انسانی تاریخ کی نظروں کیلیے عجیب و نادر نہ تھا ' پھر اس نظارہ فرماے آسمانی کیلیے اسمیں کونسی ندرت ہو سکتی تھی ؟

انسان نے اپنے حاکمانہ قوت کے گھمنڈ میں ہمیشہ خدا کے قانون امن و محبت کو توڑا ہے ' اور زور آوروں نے زیر دستوں کے ساتھہ ہمیشہ وہی کیا ہے جو آج کیا جا رہا ہے - تاریخ عالم میں انسانی رحم و محبت کے واقعات کم ہیں ' مگر خوں ریزی و بہیمیت کی سرگذشتوں سے اسکے تمام صفحات رنگیں ہیں - دنیا کے اس عجیب و غریب درندے نے جس کا نام انسان رکھا گیا ہے ' جب کبھی موقعہ پایا ہے ' اپنے ہمجنسوں کو چیرا اور پھاڑا ہے اور شہر کی آبادیوں اور انسانی بود و باش کی عمارتوں کے اندر وہ سب کچھہ ہوا ہے جو جنگلوں کے بھٹ اور پہاڑوں کی غاروں میں ہوا کرتا ہے - اسکی وحشت بہیمیت نے دنیا میں ہمیشہ حکمرانی کی ہے ' اور شاید وہ وقت اخلاق کی امیدوں اور خانقاہوں کے حجروں سے باہر کبھی بھی آنے والا نہیں جبکہ فضلیت انسانی رذائل حیوانیت سے اپنی شکست کا بدلہ لیگی -

کانپور کے مذابح تو ایک خاص حیثیت رکھتے ہیں - ادعائی قانون و حکومت کی تاویلات و توجیہات کے ذریعہ اسکی خونین صورت پر چند پردے ڈالدیے گئے ہیں - اس سے قطع نظر کرکے دنیا کے اور تمام خونچکاں قطعات ارضیہ پر نظر ڈالیے ' اور انسانی خون کے اس سمندر کا کوئی کنارہ ڈھونڈھیے ' جو مثل ہمیشہ کے آج بھی ہر سال سے بہہ رہا ہے - پھر کیا انسان کی مذبوحیت نئی ' اور دنیا کا اخلاقی دکھہ پہلی مرتبہ ظاہر ہوا ہے ؟ کیا خون کے جو سیلاب آج اسکی سطح پر بہہ رہے ہیں ' ویسے ہی صدہا سیلاب اسکے نیچے خشک نہیں ہوچکے ہیں ؟ اگر کسی طرح زمین کی تمام مٹی ایک جگہ جمع کی جا سکتی اور خدا کوئی فرشتہ بھیج دیتا جو اسکے ذروں کو دبا کر نچوڑ سکتا ' تو نہیں معلوم ' ایک ایک ذرہ سے خون کے کتنے قطرے ٹپکتے ' اور پھر پانی کے تمام سمندروں کو خون کا ایک نیا سمندر اپنے ساتھہ ملا کر کس طرح سرخ کردیتا ؟

پس جو کچھہ کہ آج دنیا میں ہو رہا ہے ' وہ ایک بہت ہی ادنے نمونہ ہے دنیا کی اس سیرۃ الیمہ کا ' جسکے ظہور پر تاریخ انسانیۃ ابتدا سے ماتم کرتی آئی ہے اور کرتی رہیگی - فراعنۂ مصر کے شخصی استبداد اور ظلم ستانیوں کی حکایتیں عہد عتیق میں بیان کی گئی ہیں ' اور قران کریم نے بنی اسرائیل پر اپنی نعمتوں کا اظہار کرتے ہوے انکا تذکرہ کیا ہے ' کیوں کہ اسکا سب سے بڑا فضل اپنے بندوں پر یہ ہے کہ انہیں ظالم حاکموں کے پنجۂ قہر سے رہائی دلاے :

واذ نجینا کم من ال فرعون یسومونکم سوء العذاب ' یذبحون ابناءکم ویستحیون نساء کم ' وفی ذالکم بلاء من ربکم عظیم - (۲ : ۲۷)

" اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تم کو خاندان فرعون کے ظلم و ستم سے نجات دلائی ' جو تم کو سخت سے سخت عذابوں میں مبتلا کرتے تھے - تمہاری اولاد کو تو ذبح کر دیتے مگر تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تاکہ انکو ذلیل و رسوا کریں - یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے اسمیں صبر و استقامت کی بہت بڑی آزمایش تھی "

لیکن کتنے فرعون ہیں جو اس دنیا کے ہر دور و زماں میں انسانی خون کے سیلاب پر اپنا تخت حکمرانی بچھا چکے ہیں ؟ اور بنی اسرائیل کی غلامی و مظلومی سے بڑھکر کتنی ہی مظلوم و محکوم قومیں گذر چکی ہیں اور موجود ہیں ' جنکی لاشوں کے ڈھیر پر جابرانہ " رعب و عظمت " کے محل تعمیر کیے گئے ہیں ؟

باغ عدن کا سانپ !

دنیا میں انسانی حکمرانی کا گھمنڈ ہمیشہ انسانی معصیت کا سب سے بڑا مبدء اور مادہ رہا ہے ' اور اگر دنیا کی کوئی صورت ہے تو اس کے چہرے سے اس داغ کی سیاہی کبھی نہیں دھل سکتی - دنیا کی تمام درد انگیز مصیبتیں اسی کے سایے تلے سے نکلی ہیں ' اور انسان کی بربادی کا وہ خونخوار سانپ ' جسکو ادم کے ساتھہ باغ عدن سے نکالا گیا تھا ' جب وہاں سے نکلا ' تو اس نے اسی کے نیچے اپنا گھر بنا یا -

نیا قطرہ خونین

یہ ہمیشہ ہوا ہے اور شاید ہمیشہ ہوگا - دنیا کی بہت سی خونریزیاں نئی ہیں ' مگر اسکا ماتم ایک بھی نیا نہیں - اس تمام خون کو جو اسکی انکھوں کے سامنے بہہ چکا ہے ' اگر جمع کیا جاے ' تو ایک طوفان خیز سمندر ہوگا ' جسمیں لکڑی کی کشتیوں کی جگہ انسانی لاشوں کے ڈھیر ہر طرف تیرتے نظر آئیں گے -

پھر آج جن واقعات پر ہم ماتم کر رہے ہیں ' انکی حیثیت اس سمندر خونین کے سامنے اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتی ہے کہ چند نئے سرخ قطرے تھے جو اسکی موجوں میں ڈالدیے گئے ؟

۳ - اگست کو کانپور میں جو کچھہ ہوا ' وہ بھی ایک قطرۂ خونین تھا ' جو اس سمندر میں ڈالدیا گیا ہے -

اسلامی خون کی قیمت

یہ مسلمانوں کا خون تھا - لیکن اس خون کی بھی اب زمین کی سطح پر کیا کمی رہی ہے کہ اسکو نادر و عجیب سمجھا جاے ؟

ممکن ہے کہ چھٹی صدی عیسوی میں اس خون کی دنیا میں کمی رہی ہو ' جب (بدر) کے کنارے تین سو تیرہ بے سروسامان مسلمان ' پچاس کم ایک ہزار مغرور و قوی دشمنوں کے مقابلے میں بھی اپنا خون محفوظ رکھتے تھے ' اور چودہ مسلمانوں کا اگر خون بہتا بھی تھا تو اس حالت میں ' کہ ۷۰ - دشمنوں کی لاشیں میدان جنگ میں تڑپ چکی تھیں اور اتنی ہی تعداد مشکیں کسی ہوی سامنے تھی ! !

ممکن ہے کہ مسلمانوں کا خون اس وقت کم یاب ہو ' جب کہ (احد) کے دامن میں تین ہزار دشمنوں کے نرغے میں ' جنمیں ۲ - سو شتر سوار اور ۷ - سو آهن پوش خون آشام تھے ' صرف ۷ - سو مسلمان پھنس گئے تھے ' اور جبکہ حضرۃ (انس) نے ستر زخم کھاکر اپنی گردن کا خون زمین کے حوالے کیا تھا !

جنگ (قادسیہ) کا وہ معرکۂ اغواث (۱) ' جسمیں دشمن کے

---

(۱) مشہور جنگ قادسیہ (جو حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ایران کیلیے ایک فیصلہ کن جنگ ثابت ہوی) هجرۃ نبوی کے چودھویں سال محرم الحرام میں پیش آئی تھی اور من جملہ دنیا کے ان عظیم الشان معرکوں کے تھی ' جنھوں نے چند دنوں کے اندر نقشۂ عالم کو یکسر پلٹ دیا !

اسکا دوسرا معرکۂ عظیم " یوم اغواث " کے نام سے مشہور ہے ' جسمیں دو ہزار مسلمان شہید ' اور دس ہزار ایرانی مقتول ہوے

[۴]

قرب و وصال کي قيمت ديکر' اسے متاع کونين سے افضل و اعلی کرچکا تها' ممکن نہ تها کہ اسي کي دنيا ميں اسقدر بے قدر هوجاے کہ متي کي قوکزياں قيمت ديکر مليں مگر مسلمانوں کے خون کي کوئي قيمت هي نهو ؟ ليکن اسکو کيا کيجيے کہ خود هم هي نے اپنے تئيں قدر و قيمت کا مستحق ثابت کيا تها' اور هم هي هيں کہ آج اسکي قدر و قيمت کو اپنے هاتهوں کهو بيٹهے هيں :

ذالک بان الله لم يک مغيرا نعمة انعمها علی قوم حتی يغيروا ما بانفسهم و ان الله سميع عليم (۸ : ۵۵)	اسليے کہ جو نعمت خدا نے کسي قوم کو دي هو پهر وہ کبهي واپس نہيں لي جاتي ' تا آنکہ خود وہ قوم اپني صلاحيت اور قابليت کو بدل نہ ڈالے اور بيشک· الله تم سب کي باتوں کو سنتا اور تمهارے اعمال کو ديکهتا هے -

پس جس خون کے آج دنيا کے تمام حصوں ميں دريا رواں هيں ' اگر ۳ - اگست کو کانپور ميں اسکے چند فوارے کچهہ دير کے ليے بلند هوگئے تو کونسي اچهنبے کي بات هے ؟ دريا کي موجوں ميں قطروں کو کون پوچهتا هے ؟ اور هم جو مسلمانان عالم کے خون کي قربانيوں کا نظارہ حاصل کر رهے تهے ' خود بهي اس نظارے کے پيش کرنے سے کيوں عاجز رهتے ؟ يہ سچ هے کہ طرابلس کي خونين موجوں کے مقابلے ميں همارے پاس چند قطروں سے زيادہ نہيں ' يہ بهي ضرور هے کہ ايران کي سوليوں کا جواب اگر هم سے مانگا جاے تو هم ابهي کچهہ نہيں بتلا سکتے - اسميں بهي شک نہيں کہ مقدونيا کي آتش زدہ آباديوں ' خون کے سيلابوں ' اور انساني لاشوں کے بسے هوے شهروں کے مقابلے ميں همارا جيب ماتم ابهي بالکل خالي هے - تاهم هماري شرمندگي مٹ گئي کہ همارے پاس خون کے بهرے هوے حوض نہيں تو چند چلو ضرور هيں' جنسے اپنے چهروں کي بے دردي اور بے حسي کي سفيدي چهپا سکتے هيں ' اور خون سے منهہ دهوکر اس قابل هوسکتے هيں کہ عالم اسلامي کي مجلس خونين ميں شريک هوسکيں !

آج تين سال سے تمام عالم اسلامي سوگ ميں هے - مسلمانان هند کے پاس دل و جگر کے ٹکڑے تهے مگر زخموں سے بها هوا خون نہ تها - اس ماتم کدۂ مقدس ميں ' جهاں شهداء کي پاک روحيں خدا کي اغوش سے نکلکر اپنے ماتم گذاروں کا آہ و فغاں سننے کيليے آئي هوئي تهيں ' بغير خون سے وضو کيے هوے کيونکر شريک هوسکتے تهے ؟ (رابعۂ بصريہ) نے ايک موقعہ پر کہا تها :

رکعتــــان في العشق ' لا يصح وضــوء همـــا الا بالدم !	نماز عشق کي دو رکعتيں ' جو ادا نہيں هو سکتيں جب تـک کہ خون سے وضو نہ کيا جاے !

پس اگست کي تيسري تاريخ پيغام شهادت ليکر آئي تا مسلمانان هند کي اس شرمندگي کو مٹادے' اور هم ممنون هيں سر جيمس مسٹن بالقابہ کے ' جنکي بدولت دوچار کوزے خون کے هم نے بهي بهر ليے !

دعـــا کنيـــد بوقت شهـــادتـــم او را
کہ اين دميست کہ درهاے آسماں بازست

عربي زبان اور علمي اصطلاحات

اسمـــاے عـلوم

ايک مدت سے هم ارادہ کر رهے تهے کہ اصطلاحات علميہ کے مباحث کا ايک مستقل سلسلہ شروع کيا جاے اور بعض سخت غلط فهمياں جو اسکي نسبت آجکل عموماً تعليم يافتہ اصحاب ميں پهيلي هوئي هيں ' انکو بحث و مذاکرہ سے صاف کيا جاے -

اس سلسلے ميں سب سے پہلے " اسماء علوم " کا سوال سامنے آتا هے -

آج هم تمام علوم و فنون حديثہ کي ايک فهرست مع عربي اصطلاحات کے شائع کرتے هيں ' اور اسکے بعد ديگر مباحث مهمہ کي طرف متوجہ هونگے - هم کو اعتراف هے کہ يہ فهرست جامع اور مکمل نہيں اور تلاش و تفحص او ر مشورہ کي ابهي اسميں بهت گنجايش هے - محض سرسري طور پر هم نے انگريزي ميں ايک فهرست مرتب کي اور اسکے سامنے عربي اسماء علوم کو لکهتے گئے - ضرورت اسکي هے کہ احباب اس سلسلۂ مضمون کے هر حصے کو غور و فکر کے ساتهہ ملاحظہ فرمائيں اور جو جو باتيں ذهن ميں آئيں انسے مطلع فرماتے رهيں -

ائندہ نمبر ميں اس فهرست کے متعلق بعض ضروري ملاحظات هيں جنهيں پيش کرينگے -

(A)

Astrology	علم التنجيم' علم النجوم
Anthography	علم الرياحين
Anthology	مختارات'
Algebra	الجبر و المقابلہ
Anthropography	علم نوع الانسان
Anthropogeny	علم تکون الانسان
Anthropology	علم الانسان
Anatomy	علم التشريح
Anthropotomy	علم تشريح الانسان
Archaealogy	علم الآثار
Antiquitics	علم الدهور السابقہ
Architecture	علم الهندسہ ' فن تعمير
Arthmetics	علم الحساب
Art	صنعت ' فن
Astronomy	علم الهيئة' علم الفلک
Aesthetics	علم الجمال

(B)

Bibliography	علم الوراقہ
Biology	علم الحياة
Book - keeping	علم تدوين الحساب' علم مسک الدفاتر'

لگا دیتا اور پھر جان دیتا کہ اسلام کا خون رائگاں نہ گیا ؟ اس معرکے میں ایک تنہا (شرجیل) کا یہ حال تھا کہ چاروں طرف سے ہزاروں دشمنوں کی تلواریں پڑ رہی تھیں' مگر پھر بھی زمین کو اسکے خون کا ایک قطرہ نصیب نہیں ہوتا تھا ' کیونکہ اسکے خون کے لیے اس سے بھی زیادہ قیمت کی ضرورت تھی !

ہاں ' جبکہ رومی و اسلامی سرحد کے انتہائی حصے میں ایک بڑھیا مسلمان کی صدا بغداد کے تخت پر (معتصم) کو مضطرب کر دیتی تھی' اور اسکی فریاد کا جواب دینے کیلیے ساٹھ ہزار تشنگان خون کو ساتھ لیکر' جوش و اضطراب کے پروں سے اڑتا ہوا رومیوں کے سر پر گرتا تھا' تو اس وقت اس خون کی قیمت یقیناً بہت گراں تھی' اور ایک مسلمان بڑھیا کی فریاد کے معاوضے میں روم کی ہزارہا سالہ عظمت و ابہت طلب کی جاتی تھی !!

* * *

دنیا طغیان و فساد میں مبتلا تھی' نوع انسانی باہمی کشت و خوں ریزی میں ہلاک ہو رہی تھی' پس مسلمان بھیجے گئے تھے تاکہ انکا' جو انسان کے خون کی عزت سے انکار کرتے ہیں' خون بہالیں' اور بندگان الہی کا خون محفوظ ہو - پس وہ اسلیے آئے تھے کہ خون بہا لیں - اسلیے نہ تھے کہ انکا خون بہایا جائے - اسلام نے انکو زندگی اور قوت دی تھی - موت اور زخم اوروں کے حصے میں آئے تھا - انکے خون کا ایک ایک قطرہ ملکوں اور قوموں کا خون طلب کرتا تھا - اگر انکے جسم پر ایک زخم لگتا تھا تو انسانی جبروت و جلال کے بڑے بڑے تخت الٹ دیے جاتے تھے -

ان کے ہاتھ میں تلوار تھی' جسکی خون آشامی سے انسانی وحشت و خونریزی کی خون آشامی پناہ مانگتی تھی' لیکن ان کو کسی تلوار کی چمک سے ڈر نہ تھا - وہ خدا سے ڈرنے والے تھے' اس لیے خدا کی زمین بھی انسے لرزتی تھی - " لا تخافوهم ' وخافون ان كنتم مومنين - (۳ : ۱۷۰) " کے وہ مخاطب تھے' اور " لا تهنوا ولا تحزنوا !! " کی الہی تسکین نے ان کے دلوں سے خوف و خطر ہمیشہ کیلیے دور کردیا تھا - ان کا خون صرف اللہ کی راہ میں بہتا تھا' اور خدا کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ جو خون اسکے نام کی عزت سے مقدس کیا جائے' وہ اسکی زمین پر ارزاں قیمتوں پر فروخت ہو جائے !

وہ کیونکر اسکو پسند کرتا ؟ کیونکہ یہ تو وہ متاع عزیز تھی' جس کو خود اس نے بھی خریدنا چاہا' تو نعائم جنت کی سرمدی خوشیوں اور راحتوں سے کم میں اسکی قیمت نہ چکی !

ان الله اشترى من المومنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة - يقاتلون في سبيل الله ' فيقتلون ويقتلون ! ( )

اللہ نے مسلمانوں سے انکی جانوں اور مالوں کو خرید لیا تاکہ اسکے معاوضے میں انہیں حیات بہشتی کی دائمی زندگی عطا فرمائے - کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور پھر کبھی اسکے دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور کبھی خود اسکی راہ میں مقتول ہوجاتے ہیں "

ان بیع را کہ روز ازل با تو کردہ ایم
اصلا دراں حدیث اقالہ نمی رود !

یہاں جنت کا ذکر کیا گیا مگر فی الحقیقت پوچھیے تو اس خون کی قدر و قیمت تو اس سے بھی ارفع و اعلی تھی - جن مجاہدین حق و جاں نثاران راہ الہی کے دلوں میں اللہ کے عشق و محبت کا گھر ہو' انکی قیمت جنت نہیں ہوسکتی - کیونکہ وہ تو جنت کے نہیں بلکہ رب الجنة کے طلبگار ہیں - یہی وجہ ہے کہ اس آیة میں " انفسهم " فرمایا - " قلوبهم " نہ کہا کہ یہ معارضہ نفس و جان کا ہے - دل کا نہیں ہے - دل کا معاوضہ اگر ہوسکتا ہے تو جنت کا نظارا نہیں بلکہ خود پروردگار جنت کا قرب و وصال ہے - اور تلاش کیجیے تو اصلی قیمت اس خون کے بیچنے والوں کو ملنے بھی یہی تھی :

ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا ' بل احياء عند ربهم يرزقون - فرحين بما اتاهم الله من فضله ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم ' الا خوف عليهم ولا هم يحزنون ! (۳ : ۱۶۵)

" جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوے' انکو مردوں میں شمار نہ کرو - وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس شربت وصال سے سیراب اور غذاے قرب و اتصال سے رزق اندوز ہیں - اللہ نے اپنے فضل سے انکو جو مقامات و مدارج عالیہ عطا کیے' انسے شاد کام رہتے ہیں اور اپنی اس حالت سے ان لوگوں کو' جو انسے پیچھے رہگئے ہیں اور انسے ملے نہیں' بشارت دے رہے ہیں کہ اللہ کی راہ میں بڑھنے کیلیے جلدی کرو - انکے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ کسی طرح کا حزن و ملال ہے !! "

حضرة امام (جعفر صادق) علیه وعلی اجداده و آبائه الصلوة والسلام نے اسی مقام کی طرف اشارہ کیا تھا' جبکہ فرمایا :

يا ابن ادم ! اعرف قدر نفسك' فان الله تعالى عرفك قدرك ولم يرض ان يكون لك ثمن غير الجنة ! -

لوگو ! اپنے نفس کی قدر و قیمت پہچانو ! یہ تو وہ متاع گرانمایہ ہے کہ اللہ نے اسکی قدر شناسی کی اور اسکے معاوضے میں جنت سے کم قیمت کے ملنے پر راضی نہ ہوا !

و في المثنوي المعنوي:

کالۂ کہ ہیچ خلقش ننگرد
از خلافت آں کریم آں را خرد
ہیچ قلبے پیش او مردود نیست
زانکہ قصدش از خریدن سود نیست
خویشتن را آدمی ارزاں فروخت
بود اطلس خویش را بر دلق دوخت !

فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به ' وذالك هو الفوز العظيم ! (۹ : ۱۶۵)

پس مسلمانو ! اپنے جان و مال کے اس سودے پر جو تم نے خدا سے کیا ہے' خوش ہو' کہ فی الحقیقة یہ بڑی ہی کامیابی تھی جو تمہیں پیشگاہ الہی سے حاصل ہوئی !

ولكن شتان ما بين اليوم والامس !

غرضکہ ایک زمانہ تھا' جب دنیا میں انکے خون سے بڑھکر اور کوئی شے کمیاب و گراں نہ تھی' مگر اب تو دریا کا پانی قیمتی ہے' مگر مسلمانوں کے زخموں کا خون بہت ارزاں ہوگیا ہے - خاک کے سنگ ریزے ٹھکرانے کیلیے نہیں ملینگے مگر پرستاران توحید کی لاشیں ٹھوکریں کھانے کیلیے ہر جگہ موجود ہیں - جنگل میں درختوں کے پتے جھومتے ہوے نظر آتے ہیں مگر اس سے زیادہ مسلمانوں کی لاشیں تڑپتی ہوئی دکھائی دینگی -

دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا' جہاں ہمارا خون اپنی قیمت طلب نہ کرتا ہو' مگر آج بازار جہاں میں اس جنس کس مخرکی کثرت کا یہ عالم ہے کہ چشم انسانیت کز دو آنسوؤں کی قیمت دنیا بھی گوارا نہیں ! اللہ اللہ ! یہ وہی خون ہے جسکے معاوضے میں کبھی روم و ایران کے تخت خریدے جاتے تھے' مگر:

ذالك بما قدمت ايديهم ' وان الله ليس بظلام للعبيد ! (۸ : ۵۷)

یہ تغیر حالت انہوں نے خود اپنے ہاتھوں مول لیا' ورنہ اللہ تو اپنے بندوں کیلیے کبھی ظالم نہیں ہوسکتا -

خدا کے ہاں قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں - بڑھا کر گھٹانا اسکی شان کریمی سے بعید ہے - وہ خون' جس کے معاوضے میں اپنے
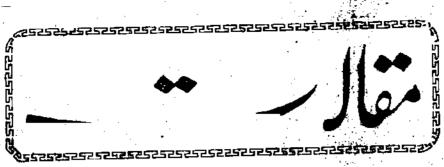
انگلستان اور اسلام

علانیہ دشمنی و کم بینی!

از: مسٹر مارمیڈیوک پکتھال

(ملخص بادنیٰ تغیر)

موجودہ تاریخ کے طالب علم کے لیے اس عجیب انقلاب پر، جو شئون و حالات سیاسیہ میں جنگ کریمیا سے جنگ بلقان تک ظہور میں آیا ہے، عمیق افسوس کیے بغیر، یادگار کریمیا Crimean Memorial سے گزرنا نا ممکن ہے - کیونکہ اس زمانہ میں انگلستان کی عزت (جو مشرق کی آزادی و مخلصی کا حامی وحید سمجھا جاتا تھا) اسقدر زیادہ، اور اسکی سیاست مسلمانوں کے ساتھہ اسقدر ہمدردانہ تھی کہ قسطنطنیہ میں اس کا وکیل سر ہنری لیرڈ ایک عرصہ تک (Maire du Palais) کا دور تمثیل کرتا رہا - یہاں تک کہ گلیڈسٹون نے اسکا وہ پرائیوٹ خط شائع کردیا جسمیں اس نے سلطان عبد الحمید کو، جسکے کامل اعتماد کی وجہ سے اس پر اس درجہ مہربانیاں تھیں، ذلیل ترین ممکن واقعات اور شرمناک مظالم کا ملزم قرار دیا تھا -

اس زمانے میں ملکہ وکٹوریا سے لیکے نیچے تک ہر انگریز یہ خیال کرتا تھا کہ ترک مشرقی لباس میں انگریز ہیں - انمیں تمام نیکیاں وراثتاً ہیں، اور وہ روس کی بربریت و فوضویت (انارکی) کے برعکس، انسانیت و تمدن کے وکیل ہیں - اس زمانے میں ترکی اور برطانی سپاہی گرمجوشی کے ساتھہ معانقہ کرتے اور " ہاتھہ میں ہاتھہ خشکی اور تری دونوں میں " کے نعرے لگاتے ہوے نظر آتے تھے -

مگر آجکل ترکی (کم از کم برطانی ارباب سیاست کے اکثر حصے کی نظروں میں) زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں رکھتی، اور اسکے بدلے بلقانی حلیف تمدن و ترقی کے حقیقی علم بردار ہیں !!

بلقان کے صلیبی (کروسیڈر) عیسائیوں کی طرف سے (جو زبان سے مسیح (ع) کا دم بھرتے ہیں اور اعمال میں اسکی مخالفت کرتے ہیں) جنگ کا اعلان برطانی پریس کا ناگزیر جواب تھا، جس نے غیر مشکوک طور پر انکی تائید کی اور انکو برطانی پبلک کے سامنے مخلص انسانیت اور مسیحی نجات کے مدافع کی حیثیت سے پیش کیا -

درحقیقت اس زمانے میں انگلستان کا میلان طبع عالم اسلامی کے لیے سخت یاس انگیز ہے، جو دیکھتے ہیں کہ حزب الاحرار (لبرل پارٹی) اپنے انصاف و حریت کی طویل الذیل تاریخی روایات کے باوجود، روسی سیاست کی ہدایت پر چل رہی ہے - یہ صحیح ہے کہ عالم اسلامی کے پال و پر شکستہ ہونے کی وجہ سے کسی اسلامی شہر میں ابھی سنگین مصیبت کے پیدا ہونے کا خطرہ نہیں ہے، اور یہی خیال ہے جس نے انگلستان کو اسلامی معاملات میں اسقدر جری کردیا ہے، مگر تاہم یاد رکھنا چاہیے کہ ۷۰ - ملین مسلمان اپنے پہلو میں دل رکھتے ہیں، اور یہ قدرتی امر ہے کہ اس "علانیہ دشمنی اور کم بینی" نے (جسکو اب لفظی ہمدردی کی نقاب مسلمانوں کی نظروں سے نہیں چھپا سکتی کیونکہ انمیں بیداری اور بیداری کی وجہ سے بصیرت و تمیز پیدا ہوگئی ہے) ان زخمی دلوں میں ایک ایسی آگ پیدا کردی ہو، جو گو اسوقت خاموش نظر آئے، مگر درحقیقت اندر ہی اندر روشن ہورہی ہو، اور برطانی شاہنشاہی کے لیے مصیبت کے وقت کی منتظر ہو - (مگر یہ صحیح نہیں)

اسلیے جب تک سیاسی حیثیت سے ترکی اور انگلستان ایک دوسرے کے دشمن ہیں، برطانی شاہنشاہی محفوظ ہے، اور اسکی مسلمان رعایا قابل اطمینان حد تک کمزور ہے، اسوقت تک مظالم بلقان کے خاتمہ کے لیے انگلستان کوئی غیر نمایشی اور عملی کوشش نہیں کریگا -

اس نقطہ پر پہنچکر ایک شخص پوچھہ سکتا ہے کہ ان دو سب سے بڑی اسلامی سلطنتوں میں (کیونکہ انگریز فخر و مباہات کے موقع پر اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کہتے ہیں) اس پھوٹ کا ذمہ دار کون ہے ؟

جیساکہ ہم سابق میں بیان کرچکے ہیں، سنہ ۱۸۷۸ ع کی مہلک موتمر برلن تک سر ہنری لیرڈ قسطنطنیہ میں مختار کل سفیر تھے - اس موتمر کے انعقاد سے کسی قدر پہلے عہد نامہ قبرص مختتم ہوچکا تھا اور پوشیدہ طور پر اس پر دستخط بھی ہوچکے تھے -

اس عہد نامہ کی رو سے یہ جزیرہ ترکی کی طرف سے انگلستان کو ان خدمات کے معاوضہ میں بطور " بخشش " کے دیا گیا تھا، جو اس نے محض روس کی مخالفت کی بنا پر جنگ ترکی و روس میں انجام دیے تھے -

دوسرے وکلاء صلح کی طرح مسٹر ڈسریلی اور لارڈ سالسبری نے بھی یہ باہمی معاہدہ کیا تھا کہ وہ کسی پوشیدہ منصوبے یا ترکی کے ساتھہ خفیہ انتظام کے بغیر اس معاملے میں داخل ہوے ہیں - مگر اخبار "گلوب" نے عہد نامہ قبرص کا خلاصہ یکایک شائع کردیا، جس سے برطانی وکلاء کی سخت بے عزتی ہوئی اور فرانسیسی اور روسی وکیلوں نے یہ دھمکی دی کہ وہ فوراً برلن چھوڑ دینگے اور اس طرح اس موتمر کے حقیقی طور پر نشست کرنے سے پہلے اس کو ختم کردیا جائیگا - جب معاملہ اس حد تک پہنچا تو داهیۂ فرنگ یعنی پرنس بسمارک ایک " ایمان دار دلال " کی حیثیت سے بیچ میں آپڑا، اور ایک راضی نامہ ہوگیا جس میں برطانی وکلاء امور ذیل پر متفق ہوگئے :

(۱) انگلستان کے اخذ قبرص کے معاوضے کی حیثیت سے فرانس کو اجازت دیجائیگی کہ سب سے پہلے مناسب موقع پر (انگلستان کی طرف سے کسی مخالفت کے بغیر) وہ تیونس پر بلا تامل قبضہ کرلے -

علم النباتات	Botony
علم الاحیاء	Bithology
علم الجراثیم	Bichtrology

(C)

علم النقد ، علم الانتقاد	Criticism
علم کیمیا	Chemistry
علم الخلق	Cosmology
علم تکوین العالم ، علم بدء الخلق	Cosmogony
علم هیئة العالم ، جغرافیه ریاضیه	Cosmography

(D)

تمثیل	Drama
علم الحرکة	Dynamics

(E)

علم العلم	Epistemology
علم الاقوام	Ethnography
علم الاسباب و العلل	Etiology
علم قومی الانسان	Ethnology
علم الاخلاق	Ethics
فلسفه الاخلاق و العادات	Ethology
علم حشرات الارض	Entomology
علم الاقتصاد	Economy
اقلیدس	Euclids

(F)

کسور (حساب)	Fraction

(G)

فلاحة الحدائق ، باغبانی	Gordaning
تقویم البلدان ، جغرافیه	Georgraphy
طبقات الارض	Geology
تحریر اقلیدس ، علم المساحه	Geometry
جغرافیه طبعیه	Geonomy
علم تکوین الارض	Geogony
علم القطاع الارض	Geodesy / Geodetics

(H)

علم المیاه	Hydrography
علم قوانین المیاه	Hydrology
علم میاه الجو	Hyjrometeorology
علم المائعات	Hydrostatics
حفظ الصحة	Hytology / Hygaion
تاریخ	Hystory

(L)

علم الحقوق	Law
منطق	Logic

(M)

علم الجو	Meteorology
علم بعد الطبیعه	Metaphysics
علم الجاذبیه ، علم المقناطیسیه	Magnatism
ریاضیات	Mathe matics
علم جر ثقیل ، علم الالات	Mechonics
علم طب	Medicine
علم المساحة	Mensurotion
علم المعدنیات	Metallogy
علم المعادن ، علم المعدنیات	Mineraloge
فن مجاز و استعاره	Metefor
علم العرافة	Metoposcopy
فن مجاز	Metonymy
فن موسیقی	Music

(N)

تاریخ طبعی	Natural History
فلسفهٔ طبعیه	Natural Philo-phy
فن تمریض ، فن تیمار داری	Nursing

(O)

علم المناظر و المرایا	Optics
فلسفهٔ امور عامه	Ontology
علم وجوه تسمیه	Onomalology
علم بیض الطیور	Oology

(P)

علم الهواء	Pneumatics
فن عروض	Prosady
فن تشخیص (الامراض)	Pothology
علم الالسنة	Philology
فلسفه حکمت	Philosphy
علم الاصوات	Phonology
علم النور	Photology
علم فراسة الراس	Phrenology
علم النباتات	Phytology
علم النفس	Psycholgy
طبیعیات	Physics
علم الفراسة	Physiognomy
جغرافیه طبیعیه	Physiography
علم وظائف الاعضاء	Physislogy
علم الاقتصاد السیاسی	Political-Economy
علم التعلیم و التربیة	Pedagoge

(S)

علم الاستحضار	Spritesm
علم الاجتماع	Sociology
علم الاقتصاد المنزلی	Social-Economy
علم الجراحة (جراحی)	Surgery

(T)

علم الغایات	Teleogy
علم الصنائع الید (دستکاری)	Technology
علم تبعیة الجیوش ، علم الحرب (فن جنگ)	Tactics
الهیات	Thiology
علم تخطیط البلدان یا علم تحدید البلدان	Topograply
علم تشریح الحیوانات	Theriotomy
علم المثلثات	Trigonometry

(Z)

علم الحیوانات	Zoology
علم تشریح الحیوانات	Zooanatomy / Zootomy

رعمسیس ثاني فرعون مصر

علماے آثار نے آجکل (رعمسیس) ثاني کي متعدد یادگاریں دریافت کي ھیں ' جو فراعنۂ مصر کے انیسویں خاندان کا تیسرا باد شاہ تھا - تورات کے سنین و اعمار کا حساب اگر کسي طرح غیر مشکوک ثابت ھوجائے تو رعمسیس کا زمانہ میلاد مسیح سے تقریباً ۱۷۰۰ - برس پہلے ' اور واقعہ ھجرت سے ۲۲۰۰ - برس پہلے ھوگا ' یعني یہ دریافت شدہ یاد گاریں آج سے تین ھزار ۵۴۱ - برس پہلے کي ھیں - مگر علماے فرنگ کي تحقیق ان کو بہت قدیم ثابت کرتي ھیں ' کیوں کہ رعمسیس کا زمانہ آن کي رائے میں تورات کے ظن و تخمین سے متزاید ھے - اسي خاندان میں ابھی پادشاہ (رعمسیس ثاني) کے بعد وہ (فرعون) تخت نشین ھوا تھا ' جسکا واقعہ حضرت (موسی) کے ساتھہ تورات اور قران مجید میں بالتصریح مذکور ھے

رعمسیس ثاني جسکے عہد کی یادگاروں کا مرقع آج شائع کیا جاتا ھے ' اسي خاندان کي کا سب سے بڑا باد شاہ تھا - اس نے اپنے طویل عہد حکومت کے اندر مصر میں نہایت کثرت سے عمارتیں تعمیر کرائیں ' مالک فتح کیے ' شہر آباد کیے ' دشمنوں کي مدافعت کي ' اور مصر کی ترقي تمدن میں عمر بھر لگا رہا - اسکی تمـــام عمارات و آثار پر ' جو وادي نیل میں نہایت کثرت سے اب تـک محفوظ ھیں ' اسکا نام منقوش نکلتا ھے -

رعمسیس اپنے باپ کے زمانے میں جب ولي عہد تھا ' تو ھمیشہ جنـگ اور فتوحات میں مشغول رھتا تھا - تخت نشیني سے پہلے ھی اس کے کار نامے نہایت شہرت حاصل کرچکے تھے - تخت نشیني کے بعد اوس نے اور بہت سے عجائب و غرائب امور انجام دیے ' جسنے تاریخ مصر میں اس کي جگہ نہایت ممتاز کردي ھے -

ھیکـل شمس کے کاھن نے رعمسیس کي ولادت سے پہلے باد شاہ سے پیشگوئي کي تھي ' کہ یہ بچہ بہت بڑا باد شاہ ھوگا اور تمام دنیا پر حکومت کریگا - تخت نشیني کے بعد اس پیشگوئي کي خوشي میں رعمسیس نے اس ھیکل کي عمارت وسیع کردي اور اس کي تعمیر میں بہت سے خوبصورت اضافے کرائے -

رعمسیس نے اس پاس کي تمام قوموں کو زیر کرلیا تھا - بیس مختلف قومیں اس کو خراج دیتي تھیں ' سب سے پہلي بار عہد شہزادگي میں اسنے عربوں پر حملہ کیا ' اور کہا جاتا ھے کہ اونکو اپنا مطیع بھي بنالیا - اس سے پہلے عرب کسی کے مطیع نہ تھے - گو یہ اطاعت بھي اوس کي واپسي کے بعد قائم نہ رھي - عرب کے سوا دوسري طرف اسنے افریقہ میں برقہ وغیرہ کو فتح کرکے حکومت مصر میں داخل کیا - سوڈان بھي اسکے زمانہ میں مصر سے متعلق تھا ' اور ھر سال بطور خراج ھاتھي دانت ' آبنوس کي لکڑي ' اور سونے کي ایک مقدار کثیر مصر کو ادا کرتا تھا -

بري معرکہ آرائیوں کے علاوہ بحري معرکوں سے بھي اسکے کارنامے خالي نہیں - اسنے بحر احمر میں ایک بیڑا طیار کیا ' جسمیں ۴۰۰ - سے زائد جنگي جہاز تھے - آنکي مدد سے اسنے بحر احمر کے تمام سواحل و جزائر بحر ھند تـک قبضہ کرلیا - اور عین اس وقت ' جب کہ اوسکے افسر ان سواحل و جزائر پر قبضہ کررھے تھے '

خود رعمسیس ایک خونخوار فوج لیے ھوے ایشیا کي سلطنتوں کو تہ و بالا کررھا تھا - ایک ایک ملـک کو فتح کرتا ھوا بالاخر ھندوستان تـک پہونچا ' اور گنگا کو عبور کرکے بحر ھند سے نکل آیا !!

دوسري طرف ترکستان سے گذر کر وہ نہر طونہ (دریاے ڈینوب) کو عبور کرگیا - واپسي میں یورپ کے بعض شہروں سے گذرتا ھوا روم ایلي میں داخل ھوا ' اور جزائر بحر روم کو اپني حکومت میں داخل کرلیا - یہ سفر رعمسیس کا آخري جنگي سفر تھا -

عظماے فاتحین میں رعمسیس ھي وہ شخص ھے جسنے شکست خوردہ اور منہزم قوموں سے نہایت لطف و مہرباني کا برتاؤ کیا ' سیاسي مجرموں کي خطائیں بخشیں ' مفتوح و مغلوب قوموں کے ساتھہ عدل و انصاف سے کام لیا ' اور ان سے بہت تھوڑا سا خراج وصول کیا - وہ رعایا کے اعتقادات و مذاھب کا بڑي فراخ دلي سے لحاظ کرتا تھا -

تعمیر کا کام قیدیوں سے لیتا تھا ' لڑائیوں میں جو قیدي ھاتھہ آتے تھے ' وہ مصر لاکر تعمیر کے کام میں لگائے جاتے تھے - اسکو فن تعمیر سے بہت شوق تھا - ھر شہروں کي تزئین و آرایش میں خصوصیت کے ساتھہ دل چسپي تھي - ایک تو منف ہے ' جو اوس زمانہ میں مصر کا پایہ تخت ' اور دوسرے طیوہ ہے ' جو مصر کا مذھبي مقدس شہر تھا - انھوں قیدیوں کے ذریعہ اسنے مصر میں بہت سے پل بھي تعمیر کراے ' نیز تجارت و زراعت کي ترقي کے لیے بھي اسنے بہت سي نہریں کھدوائیں کہ دریاے شور (سمندر) تک راستہ ایک ھو جاے -

خانداني حسد و نفاق قدیم حکومتوں کی خاصتریں امتیازي خصوصیت رھي ھے - رعمسیس جب اپنے عظیم الشان فتوحات کے بعد مصر واپس آرھا تھا ' اوسکا بھائي اوسکے استقبال کو مصر کے شہر تنیس تـک آیا اور نہایت تپاک سے اوس سے ملا - رات کو جب رعمسیس مع اپنے اھل و عیال کے سو رھا تھا ' اوسکے بھائی نے مکان میں آگ لگادي ' رعمسیس مع اھل و عیال بڑي مشکل سے اس مصیبت سے نجات پا سکا - اوسکے بھائي کو جب اپني نا کامیابي کا حال معلوم ھوا تو بھاگ کر یونان چــلا گیا ' اور وھاں مصري قوم کي ایک نو آبادي قائم کردي - آثار یونان میں اسکا نام دانوس مصري بیان کیا جاتا ھے -

رعمسیس کو ان عظیم الشان کامیابیوں نے نہایت مغرور و متکبر بنا دیا تھا - جو سلاطین اسیر ھوکر اوسکے ساتھہ آئے تھے اون سے نہایت سختی تحقیر سے پیش آنے لگا ' اور روز و شب سواے فخر و غرور و تعدي طغیان و تذکرۂ فتوحات ' اوسکا کوئي کام نہ رھا - آخر بشریت سے منزہ ھوکر وہ ایک اور عالم کا مخلوق اپنے کو سمجھنے لگا ' پس خدا کا قانون ' جسمیں کبھي تغیر نہیں ھوتا ' جاري ھوا اور نہایت اھانت و تحقیر کے ساتھہ خود اپنے ھاتھہ سے خود کشي کرکے دنیا سے رخصت ھوگیا -

اولم یسیروا في الارض فینظروا کیـف کان عاقبـۃ الذین کانوا من قبلھم ؟ کانوا ھم اشد قوۃ و آثارا في الارض ' فاخذ ھم اللہ بذنوبھم وماکان لھـم من اللہ واق (مـــومـــن)

کیا زمین میں پھر کر انھوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلوں کا انجام کیا ھوا ؟ وہ جو ان سے قوت میں بھی ' اور یادگاروں میں بھي کہیں زیادہ تھے - خدا نے اونکے گنا ھوں کے بدلے اونکو پکڑلیا ' اور خدا سے کوئی بچانیوالا نہیں -

(٢) مصر' مالي انتظام میں فرانس کے ساتھ قدم بقدم چلیگا -

(٣) شام کے لاطینی عیسائیوں کی حفاظت کی بابت فرانس کے قدیمی دعوے کو انگلستان منظور کرلے -

جیسا کہ مسٹر بلنت ' (جو لارڈ لنس اور کونٹ کورٹی اطالی وکیل موتمر برلن کی سند پر ان انتظامات کو روشنی میں لا چکے میں) کہتے ھیں' مشرق اور شمال افریقہ کی آزادی کے خلاف یورپین جرائم کا نصف حصہ مخص " سازش قبرص " کا براسطہ یا بلا واسطہ نتیجہ ہے - یہ مشورہ دیتی ہے کہ بوسینا فوراً آسٹریا کو دیدیا جائے - اس نے مقدونیہ میں معاملات کے ایک مستحکم تصفیہ کو درهم برهم کرنے میں مدد دی - اسی نے تیونس کو فرانس کی ازیوں کے نیچے ڈالدیا ' اور دول یورپ میں افریقہ کی عظیم الشان تقسیم کا آغاز کیا .... ان تمام امور کے علاوہ اسی نے ایک نہایت نازک وقت میں انگلستان کے اس تمام اثر و نفوذ کو جو اسے [illegible] میں حاصل تھا ' برباد کردیا اور انگلستان کی طرف سے تمام مسلمانان عام کے دل یک قلم تلخ اور متنفر ہوگئے -

اسکے بعد ہی فوراً مسٹر گلیڈ سٹون نے " بلغاری مظالم " (یعنی وہ مظالم جو بلغاریوں پر کیے گئے تھے) اور مرد گناہ یعنی عبد الحمید کے خلاف اپنی معرکہ آرائی شروع کی - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان پر سلطان عبد الحمید کا اعتماد اور اسکے ساتھ لطف و عنایت ہمیشہ کے لیے رخصت ہوگئی اور اسکی جگہ گذشتہ تیس سال سے باسفورس پر جرمنی کا اثر غالب ہوتا رہا -

جب نوجوان ترک برسر اقتدار ہوے اور سنہ ١٩٠٨ع میں " دستور " کا اعلان ہوا تو انہوں نے ایک مدافع حریت ملک سمجھکر انگلستان سے اعتقاد کامل رکھنے میں بالکل تامل نہیں کیا -

[illegible] میں جب کبھی سرجی - لوتھر سفیر برطانیہ کرستہ میں ترکی پبلک دیکھتی تھی ' تو پرجوش چیزو دیتی تھی - [illegible] یہاں تک بڑھے کہ ترکی برطانی اتحاد کی پیدایش کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں - شخصی حسد یا سیاسی رقابت ' کسی وجہ سے ہو ' لیکن آسٹریا کو استحقاق ہرزیگوینا و بوسینیا ' اور بلغاریا کو عثمانی سیادت سے دعوی آزادی کی تلقین کرکے ' متوفی بیرن مارشل وان بی برسٹین (سفیر جرمنی) نے ترکوں کے آگے انگریزوں سے میل جول کی قیمت پیش کردی ' اور بالآخر انگلستان کے حق میں نوجوان ترکوں کا جوش ٹھنڈا پڑگیا ' جب انہوں نے دیکھا کہ وہ روس کے خلاف جو بلغاریا کے دعوی ازادی کی ریڑھ کی ہڈی تھا ' ترکوں کی مدد کرنا نہیں چاہتا -

بد قسمتی سے نوجوان ترکوں کے لیڈروں اور کامل پاشا میں (جو اسوقت وزیر اعظم تھا اور عالمگیر طور پر طرفدار انگلستان مانا جاتا تھا) سخت تلخی پیدا ہوگئی - جب کامل کو مجبوراً الگ ہوجانا پڑا تو انگریزی پریس نے ترکوں کے خلاف معرکہ آرائی شروع کردی ' اور یہ اسلیے کہ نوجوان ترکوں کے لیڈروں کو ضروری معلوم ہوا تھا کہ خانگی اختلافات کیوجہ سے کامل پاشا کو علحدہ کردیں اور جرمن اتفاق (German Coalition) کے ساتھ اُس مضر نا اتفاقی سے حتی الامکان بچیں ' جس کی دعوت دینے میں کامل پاشا نے کبھی پس و پیش نہیں کیا -

میں ان مختلف قابل اعتماد ترکوں کی گفتگو سے ' جنکے ساتھ میں نے انگلستان اور ترکی کے تعلقات پر بحث کی ' یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ وہ انگلستان کے ساتھ ایک مکمل اور دائمی مفاہمت چاہتے ھیں - اسکا اظہار وہ ابھی ابھی مسئلہ خلیج فارس کے تسویہ سے کرچکے ھیں' جسمیں انہوں نے اپنے مستقبل کی ایک حد تک قربانی کی ہے اور آیندہ بھی انگلستان کی تائید کے معارضے میں مزید معقول قربانیوں کے لیے تیار ھیں ' لیکن افسوس ہے کہ کوئی انگریزی سیاسی جماعت اس اہم نتیجہ کے لیے ابتدائی کارروائی شروع نہیں کرتی - اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک تر یہ ہے کہ اسوقت انگلستان میں ترک اور غیر ترک ارباب [illegible] موجود ھیں مگر مقتدر اخبارون کے قلم تحریر میں انہیں داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کیا جاتا ہے اور انکی دفاعی تحریروں کے لیے ردی کی ٹوکری کے علاوہ کوئی دوسری جگہ نہیں نکالی جاتی - اگر برطانی شاہنشاہی کے دارالسلطنت میں ترکوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے' اور انگریزی پریس (جو ترکوں کے لیے مفید تحریروں کے حق میں گو وہ کتنی ہی سنجیدہ اور مدلل کیوں نہ ھوں' سخت سنگدل ہے) انکے لیے ہر مضر چیز کی اشاعت میں اسدرجہ تیزدست ہے' تو کیا تعجب ہے اگر ترکوں اور انکے ساتھ تمام عالم اسلامی کی امیدوں کی نظریں انگلستان کی طرف سے مایوسی کے ساتھ پھرگئیں اور اب انہیں انگلستان سے اسلام کے ساتھ ہمدردی کی امید اس سے زیادہ نہیں ' جتنی کہ روس سے ہے -

برطانی شاہنشاہی کی بہبودی کے لیے کیا بہتر ہے ؟ اسکا فیصلہ کرنے والے انگریزی ارباب سیاست ھیں ' لیکن کیا وہ ایران پر روس کے حملے اور میڈیٹیرینین کی طرف اسکی پیشقدمی کو جسکا نتیجہ عموماً تمام مسلمانوں اور خصوصاً ہندوستان کے [illegible] کی ناراضی و ناگواری ہوگا ' ترکی کے ملاپ پر ترجیح دیدیگا ؟ وہ ترک جنہوں نے سنہ ١٨٥٧ ع کے غدر میں اپنے خلیفہ کا اثر انگریزوں کو مستعار دیا تھا اور سلطان عبد المجید خان نے ایک ارادہ سلطانی شائع کیا تھا جسمیں غدر کرنے والوں کو سخت برا کہا تھا اور مسلمانان ہندوستان کو انگریزی سلطنت پر حملہ آوروں کے ساتھ عدم شرکت کی دعوت دی تھی ؟

جیسا کہ اس راقم نے ایک سربرآوردہ انگریز مدبر سے کہا تھا ' قسطنطنیہ کا خلیفہ خواہ قوی ہو یا ضعیف ' مگر امیر المومنین کی حیثیت سے وہ ٦٠ - ملین مسلمانوں کا وزن اپنے ساتھ رکھتا ہے -

مسجد کانپور

مسلمانان لندن کا جلسہ

٥ - آگست سنہ ١٣١٩ ع یوم چہار شنبہ ٢٧ کوریسٹور نت اسکوائر لندن میں ہندوستانی مسلمانوں کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا ' جسمیں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوے :

(١) ہم ہندوستانی مسلمان مقیم لندن انہدام مسجد کانپور میں حکام کی ناجائز کارروائی کے خلاف سختی کے ساتھ اعتراض کرتے ھیں اور جلد دوبارہ اسکی تعمیر کا مطالبہ کرتے ھیں -

حکام کی اس سخت کارروائی کے خلاف ' جس کا نتیجہ ٢٠ مسلمانوں کی موت کی صورت میں نکلا ' ہم اپنے غیظ و غضب کے اظہار میں بالکل مجبور ھیں اور ان خاندانوں کی ' جن سے انکے اعزا چھین لیے گئے دلی تعزیت کرتے -

جلسہ کی کارروائی ہندوستان بذریعہ تار جاے اور یہاں کے پریس میں اسکی نقل -

خــــوان یغـــمــــا

مغصوبات کي تقسیم

جنـگ بلقان کے معاملے

المزنے ۸ - اگست سنہ ۱۹۱۳ ع کو اسکي تشریح کي ہے :

" چہار شنبہ کو بخارست میں سروي ' یونان ' اور رومانیي وکلا نے صلحنامہ ترتیب دیا تھا - بلغاري وکیلوں نے ان شرائط میں تخفیف کے لیے سخت کوشش کي جو انکے حلیف اور ہمسایہ بھائیوں نے لگائے تھے - لیکن رومانیا کي طرف سے التواء جنگ کے طول سے انکار تھا - اپني بے بسي دیکھکے انہوں نے وہ تمام شرائط منظور کرلیے جو انکے فاتحوں نے ٹھہرانے کے لیے انتخاب کیے تھے -

عہد نامۂ لندن کي روسے (جس پر ۳۰ مئي کو دستخط ہوے تھے) ترکوں نے تھریس اور مقدونیہ بلقاني حلیفوں کے حوالہ کردیا تھا - تقسیم غنیمت پر فاتحین کي باہمي نزاع جو پہلے ہي سے سخت تھي ' ایک ماہ کے اندر علانیہ جنگ کي طرف رہنما ہوگئي -

آغاز جولائي میں رومانیا نے مداخلت کي تاکہ وہ ان لڑنے والوں میں صلح کرا دے ' اور ان سرحدي رعایتوں میں جو سینٹ پیٹر سبرگ میں پہلے ہي سے منظور کیجا چکي تھیں ' بلغاریہ سے توسیع کرالے -

یہ صلحنامہ نئي سروي ' بلغاري ' اور یوناني سرحدوں کا نقطۂ اجتماع سلسلہ کوہ بالیشا تزا کي شاخ پر مقرر کرتا ہے - بلغاري - سروي سرحد دریاے دارد اور اسٹروما کے درمیاني حصے کے پیچ پیچ جاتے ہوے اسطرح مغرب کي طرف کسیقدر بلند ہوتي ہے کہ اسٹرومٹزا بلغاریوں کے لیے چھوٹ جاتا ہے - کوچنہ اور دو قوش سرویوں کو ملینگے -

یوناني - سروي سرحد ' دوائي رین جھیل سے جنوب و مغرب کي طرف جیوجیلي سے (یہ مقام سروي ہے) گذرتي ہوئي ایک ایسے نقطے تک جائگي ' جو روتنیا سے ٹھیک شمال کي طرف ہے اور یہاں سے مغرب کي طرف مڑکے پریسپا جھیل کے جنوبي کنارے پہنچیگي - روتنیا اور فلورنیا مع اپنے ہیڈکوارٹر سے ۲۵ - کیلومیٹر تک سالونیکا مناستر ریلوے کے ' یوناني ہونگے -

بلغاري - یوناني سرحد دوائي ران جھیل سے شروع ہوگي اور مشرق کي طرف سلسلہ کوہ بالیشاگزا کے ساتھہ ساتھہ اس نقطہ تک جائیگي جہاں ریلوے دریاے میستا تک پہنچتي ہے - اسطرح کہ اس نقطہ تک سالونیکا ریلوے ' اور اس کے بعد دراما ' قوالہ ' سرحصار ' اور سیرس کو یونان کا ایک جزو بنا دیگي -

ایجین پر بلغاریا اور یونان کے ساحلي مقبوضات کو ایک کو دوسرے سے دریاے میستا علحدہ کرتا ہے -

جبل اسود نے بلغاریا کے خلاف سرویا کو جو مدد دي ہے اس کے معاوضہ میں سرویا اسکو مشرق و جنوب کي طرف توسیع ملک کي اجازت دیگي -

یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ جنوبي - مشرقي نو توسیع سلطنتوں کي آبادي یہ ہوگي -

رومانیا	۷۶۰۰,۰۰۰	بلغاریا	۵۰۰۰,۰۰۰
یونان	۴۵۰۰,۰۰۰	سرویا	۴۰۰۰,۰۰۰
البانیا	۲۰۰۰,۰۰۰	جبل اسود	۵۰۰,۰۰۰

یہ تقسیم ہنگامي تصفیہ سے زیادہ خیال نہیں کي جا سکتي - امید کي جاتي ہے کہ روس اور آسٹریا ' دونوں بلغاریا کو ایجین پر اس سے زیادہ وسیع گذرگاہ دیے جانیکي خواہش کرینگے ' جتنے کہ اس کے حلیف دینے کے لیے راضي ہوے ہیں -

مدنیت یورپ کا ایک منظـــر

نہ بر ظلم ' بر عدل باید گریست

نائب قونصل برطانیہ کي رپورٹ

احرار بلقان و آزدکان بلغار مظلوم و بلاکش مقدونیہ کو ظالم ترکوں کي غلامي سے آزاد کرنے اٹھے تھے ' یہي سبب تھا ' اور اسي بنا پر بلقانیوں کو تمام یورپ کي اندروني و بیروني ہمدردي حاصل تھي - یہ آزادي کس طرح حاصل کي گئي ؟ اس کي بارہا تشریح ہوچکي ہے ' لیکن حال میں نائب قونصل برطانیہ کي جو رپورٹ مانچسٹر گارڈین نے ۷ - اگست سنہ ۱۹۱۳ ع کے نمبر میں شائع کي ہے ' وہ اس بحث کا قطعي فیصلہ ہے -

۱۹ - نومبر سنہ ۱۹۱۲ ع کو دوہ آغاج میں تقریبا ایک سو بیس بے قاعدہ بلغاري سپاہي پہونچے ' یوناني تو نہیں دق کیے گئے مگر مسلمانوں پر تمام بخار نکالا گیا ' ترکي محلے تاراج کرکے جلا ڈالے گئے - عورتوں اور بچوں پر وحشیانہ دست درازیاں کي گئیں - اور بہت سے ترک ذبح کیے گئے - تعداد کا تخمینہ مختلف طور پر کیا گیا ہے - برطاني نائب قونصل کہتا ہے کہ ۳ - سو مشکل سے صحیح مجموعي تعداد کو پیش کرسکینگے - وہاں کا بشپ اس سے بہت زیادہ یعني ۸ سو اندازہ کرتا ہے - لاشیں زاغ و زغن کے لیے خون میں آلودہ ' غیر مدفون پڑي سڑ رہي ہیں - ۲۴ - کو جنرل کواچیف (Kovatcheff) یہاں آیا اور تین دن شہر پر با قاعدہ قبضہ کیا تھوڑي فوج حفاظت کے لیے چھوڑي - گورنر مقرر کیا اور اسکے بعد بلیو روانہ ہوگیا - ۲۳ جولائي تک قبضہ جاري رہا - اسي تاریخ کو نائب قونصل نے ساڑھے تین بجے شب کو ایک غیر معمولي نقل و حرکت دیکھي - ۷ - بجے صبح کو اپنے گھر سے دفتر گیا یہاں اسے سپہ سالار فوج کا ایک خط ملا جسمیں اس نے اپني روانگي کي اطلاع دي تھي - ایک بلغاري بھي نظر نہیں آتا تھا ۹ - بجے صبح کو سپاہي جماعتوں کي صورت میں واپس آئے - سپہ سالار نے ایم بیدیتي (M. Badetti) کو ساڑھے چار بجے ملاقات کے لیے ایک خط لکھا -

اس ملاقات میں سپہ سالار نے بہانہ کیا کہ اسکو تخلیہ کا حکم ملا ہے - اس رات کو تمام شہر میں روشني نہیں ہوئي - یہ ایک ایسي حالت تھي جو آج سے پہلے کبھي نہیں ہوئي تھي - تین بجے شب کو ایم بیدیتي نے آسمان میں ایک سرخ و آتشیں عکس محسوس کیا - وہ باہر نکلے تو دیکھا کہ سائبانوں اور گوداموں کي ایک طویل صف جسمیں عثماني قرض عام کا نمک کا گودام بھي شامل تھا ' جل رہي ہے اور بلغاري غائب ہیں - چاروں کے گوداموں اور تجارتي مال کي ایک مقدار کثیر کو جو تاجر رکھتا تھا اور روانگي کا منتظر تھا ' آگ نے جلا کے خاکستر کردیا - فورا شہر والوں کا ایک بریگیڈ ایم وائکم (M. Wykomm) کي ماتحتي میں ترتیب دیا گیا - وہ معاً اس گدام کي حفاظت کي طرف متوجہ ہوگئے جسمیں پیٹرولیم کے بیس ہزار پیپے تھے -

اگر کہیں اسمیں آگ لگ گئي ہوتي تو سارا شہر جل گیا تھا میں نے شہر کو دیکھنے سے بہت پہلے پنیاہو Panther سے دھویں کے بلند ہوتے ہوے بقعے - دیکھے یہ شہر اسوقت تک جل رہا ہے -

برید فرنگ

جنگ ، بلقا[illegible] ان کے اس[illegible] وار

لندن ٹائمز ۱۸ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لکھتا ہے :

" سالہا سال سے آسٹرین پالیسي کے مستحکم مقاصد میں ایک مقصد یہ بھي رہا ہے کہ اڈریاٹک کي طرف سرویا کے پھیلنے کو روکا جاۓ - اطالیا نے بھي ساحل اڈریاٹک کی طرف یونانی مقبوضات کي غیر معقول توسیع پر اسي قسم کے اعتراضات کیے ہیں - جب یہ واضح ہوگیا کہ ان دونوں طاقتوں نے یونان اور سرویا کے ان اطراف میں اپنی فتوحات کو اپنے ہاتھہ میں رکھنے کے نا منظور کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور یہ ارادہ کرلیا ہے کہ اگر ضرورت پڑي تو وہ خود مختارانہ کارروائي سے اپني مرضي کو بزور نافذ کرینگي تو اب " اتحاد " نے اپنے آپ کو اس خطرے کے روبرو پایا جسکي طرف ۱ - جولائي کي سنہ ۱۹۱۳ - کي شب کو سر ایڈ ورڈ گرے نے اشارہ کیا تھا -

هوس آف کامنس میں مسٹر اسکویتھہ کي تقریر کے بعد ' جسمیں وزیر اعظم برطانیہ نے یہ امید ظاہر کي تھي کہ ریاستہاے بلقان اپنے " ثمرات فتوح " سے محروم نہ کیے جائنگے ' یہ امر مشکل سے فرض کیا جا سکتا ہے کہ چند شکوک پیدا کیے بغیر سر گرے نے اصول عدم مداخلت سے اس سنگین علیحدگي کے ساتھہ اتفاق کیا ہو - لیکن یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے ایسا کیا - اور بعض لوگ اس ملک میں ہیں جو اسکو بےجا خیال کرتے ہیں - مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دول عظمی کي اس کارروائي نے اس حالت کو بھی ضرور برہم کردیا جو قبل از جنگ باہمی گفتگو میں ان دوستوں کے پیش نظر تھي -

بر ہمزن اسباب کے ساتھہ فتوحات کي وہ کثرت بھي مستزاد ہونا چاہیے جو حلفاء کو اس جنگ میں حاصل ہوئی اور جس نے بلغاریا سے " حصہ شیر " کا وعدہ کیا - ان حالات میں یہ امر یقیناً ناگزیر تھا کہ " اتحاد " کي کارروائي سے اپني حصہ کی کمي پر یونان اور سرویا کا غصہ اپنے اس ہمساز کے ساتھہ تیز و تند حسد کی شکل اختیار کرلے ' جو خوش قسمتي سے کچھہ ایسے مقام پر واقع تھا کہ اس سے امن یورپ کے لیے اپنے حوصلوں میں سے کسي حوصلے سے دست بردار ہونے کي فرمایش نہیں کي گئي !

بلغاریا نے ایک سخت غلطي کي اور اب اسکے لیے سوا اسکے اور کچھہ نہیں رہا ہے کہ اپنی غلطی کے نتایج قبول کرلے جس کے لیے وہ در حقیقت ... راضي معلوم ہوتي ہے -

بے شبہہ بہت سے لوگوں کے لیے یہ امر پر مزہ اور تعجب انگیز ہے کہ ان تمام متحد حلیفوں میں اختلاف ' جنگ تک رہنما ہوا ' اور جنگ نہایت سنگدلی کے ساتھہ کي گئي - مگر اس تعجب میں ان لوگوں کي طرف سے بمشکل حصہ لیا جاسکیگا ' جنہوں نے جزیرہ نماء بلقان میں گذشتہ بیس پچیس برس کے اندر (یعني جب سے کہ یورپ میں وراثت بلغاریہ کے مسئلہ کا دروازہ کہولدیا گیا ہے) پیش آنے والے واقعات کا معائنہ غور و فکر سے کیا ہے -

اسوقت سے لیکر اس جزیرہ نما کي محکوم قوموں میں ایک ایسي نہ ختم ہونے والي جنگ قائم رہی ہے ' جو گذشتہ تین ہفتہ کي علانیہ جنگ سے اپني نوعیت کي جگہ زیادہ تر اپني صفت (یعني شدت و خفت) میں مختلف تھی - یہ امر تعجب انگیز نہیں ہے کہ اس دیرینہ کاشت نفرت نے وہ خونیں پہل پیدا کیے جو ہم دیکھہ رہے ہیں ' بلکہ درحقیقت تعجب انگیز حالت یہ ہے کہ یہ جذبات ایک مدت کے لیے (اگرچہ وہ مختصر هي سہی) اس درجہ رکے ' کہ ترکی کے خلاف ایک عام کارروائي کرنے دي - اس جزیرہ نماکي ابتدائي آبادي کا فیصلہ اس معیار سے کرنا مناسب نہوگا ' جو ہم نے اپنے لیے مقرر کررکہا ہے اور جسکي تصدیق کي امید ابھي انمیں سے نہایت هي قلیل جماعت سے بمشکل کیجا سکتي ہے "

تــــرک و ادرنـــــہ

۸ - اگست - سنہ ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لنڈن ٹائمز نے راے دي ہے :

" ادرنہ سے ترکوں کا اخراج یورپ کے لیے سب سے زیادہ عجلت طلب مسئلہ ہے ' مگر یہ اس سلسلہ کا پہلا حلقہ ہوگا جو اپنے پر معوبت اور طویل ہونے کا خود اقرار کرتا ہے - مسئلہ شرق قریب کے عام حل سے ہم ابھي بہت دور ہیں - رومانیا نے جس استواري کے ساتھہ اس مسئلہ کے ایک حصہ کا ہنگامی حل ' اور نیز جس اعتدال کے ساتھہ اپنے مطالبات کا فیصلہ کیا ہے ' اس کے لیے وہ یورپ کے شکریہ کي مستحق ہے - مگر یہ حل محض ہنگامی هي ہنگامی ہے ' اور یہ یقیني ہے کہ مجموعي حیثیت سے اس میں ایسے مواد موجود ہیں جو اس وقت اچھا خاصا مباحثہ برپا کردینگے ' جب دول یورپ اس پر نظر ثاني شروع کرینگي -

" پیچیدگیوں کے آغاز کے بعد سے جس اعتدال اور ضبط نفس نے انکے اعمال پر نشان امتیاز لگایا ' اس سے ہمیں اس امید کے لیے کہ وہ ان مسائل کو اسی روح اور ویسي هی کامیابي کے ساتھہ حل کرینگي ' ایک مستحکم بنیاد ملتي ہے -

بلقانیوں میں یورپ کے سامنے اپني ذمہ داري کے احساس کے پھیلنے سے زیادہ مسرت انگیز اور موثر واقعہ شاید هي کوئي موجودہ تاریخ میں ہو - یہی احساس ہے جس پر ہمکو نہ صرف ان اختلافات کے تصفیہ کے لیے اعتماد کرنا چاہیے ' جو موجودہ حالت نے برپا کردیے ہیں ' بلکہ ان سازشوں سے اجتناب کے لیے بھي ' جنکي کاشت کے لیے دوبارہ ساختہ بلقان ایک پر ثمر میدان دینے کا وعدہ کرتا ہے -

بلقان کا ایک ... اتحاد بیروني سلطنتوں کو مداخلت کے لیے مشکل سے کوئی ترغیب دیگا -

ایسی نصف درجن بلقاني سلطنتوں کا سلسلہ جو ایک دوسرے کے خلاف مسلسل نقل و حرکت کرتي رہتي ہوں ' اور ایک طرف تو تنہا اور دوسري طرف گونہ گوں بندشوں میں ہوں ' یقیناً ان سلطنتوں کي طاقت کو اسی طرح کسي نہ کسي شدید ابتلاء میں ڈالدیگا ' جیسا کہ اطالیا کا حال پندرھویں صدي میں ہوا تھا -

لہجہ کی چادر ڈال کر پوري کوشش سے چھپایا جا رہا تھا -

بہر حال اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں کانپور میں قیام کرنے سے روکا گیا -

لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے ' لکھنؤ کے فرمانرواے دوم یعنی ڈپٹي کمشنر مسٹر فورڈ کي میز پورہ ضخیم " مسل " تو ضرور ہو گي ' جو ایڈیٹر " الہلال " کے قیام لکھنؤ کي روزانہ تاریخ پر مشتمل تھي ' اور جسے - سي - آئي - ڈي - کے پریشان حال مگر داستان گو محکمہ نے سول اینڈ ملٹري ہوٹل کے روزانہ طواف کے بعد مرتب کیا ہوگا ' تاہم کانپور کے معلمرائے شاہي کي طرح " الہلال " کي فال نہ ہوگي - اس لئے ایڈیٹر " الہـلال " کے متعلق کسی حکم کے نافذ کرنے میں یہ چھوٹا بادشاہ یقیناً اپنے شہنشاہ' اعظم ' یعنے سر جیمس مسٹن کے فرمان کا محتاج تھا -

ایک عجیب مصیبت

یہ چند دن فرمانروایان لکھنؤ کے لیے کچھہ عجیب کشمکش اور مصیبت کے ایام بلا تھے - جلسہ کا انعقاد بجائے خود ایک مصیبت تھي ' پھر اس پر ایڈیٹر " الہلال " کي موجودگي اور اس کا یقین ' کہ وہ قطعي شریک ہونگے ' تقریر کرینگے ' اور پھر نہیں معلوم ہندوستان میں یک بیک غدر بپا ہوجاے گا ' یا اس سے بھي زیادہ کوئي آسماني مصیبت نازل ہو جاے گي ' پہلي مصیبت پر گویا صدہا مصائب و آلام کا سنگین اضافہ تھا !

چند ہزار آدمیوں کے ذمہ دار ' بے ضرر ' اور قانوني مجمع میں ایک مسافر کي شرکت اور تقریر سے اُس قوم کے فرماں روا پریشان ہو رہے تھے ' جو کئي ہزار میل کا سمندر طے کرکے تیس کروڑ آدمیوں پر حکومت کر رہي ہے ' اور جس کا ہر فرد اپني نسبت یہ قاہرانہ حسن ظن رکھتا ہے کہ وہ طاقتوں اور قوتوں کا ایک دیوتا ہے ! !

اس اثنا میں ہر روز بلا ناغہ کسي نہ کسي موقعہ پر ان سے دریافت کیا جاتا رہا کہ وہ ۱۶ - اگست تک ٹھہرینگے یا نہیں ' اور جلسے میں (جو ضرور منعقد ہوگا اور جس میں اب ان کي شرکت کي کوئي ضرورت نہیں !!) وہ شریک ہونگے یا نہیں ؟ پوچھنے والوں کي حالت قابل رحم تھي ' اور اس پریشان حالي میں ضرور کچھہ نہ کچھہ تسکین ہو جاتي ' اگر کہہ دیا جاتا کہ " قیام و شرکت کا ارادہ نہیں " لیکن حکام کي بے معني پریشالی اور ان کي نوبات کي تمسخر انگیز بد حواسي خواہ مخواہ ظرافت و مزاح کي دعوت دیتي تھي - اس لیے اور زیادہ اصرار و تاکید کے ساتھہ ہر مرتبہ وہ جواب دیتے تھے کہ -

" خواہ کچھہ ہو ' مگر میں تو اب بغیر جلسے میں تقریر کیے لکھنؤ سے ٹلتا نہیں - اگر ایسا ہي ہے تو ہز آنر اپنے حکم خاص سے ٹھہرنے کي ممانعت کردیں - "

ہز آنر کي تشریف آوري

سنیچر کو جلسہ تھا ' اور اُسي دن جناب راجہ صاحب محمود آباد کي زیر صدارت ڈیپوٹیشن جانے والا تھا - جمعرات کي سہ پہر کو ہز آنر لکھنؤ تشریف لانے والے تھے - اُسي دن مولانا ابوالکلام نے دہلي جانا چاہا ' کیونکہ جمعہ کے دن وہاں لیگ جلسے کا انعقاد ضروري تھا ' اور مسٹر محمد علي کي عدم موجودگي کي وجہ سے چندے کي کارروائي اوس وقت تک پوري طرح شروع نہیں ہوئي تھي ' اگرچہ تمام شہر اس کے لیے مستعد تھا -

ساڑھے چار بجے وہ کلکتہ میل سے روانہ ہونے کے لیے اسٹیشن پہنچے تو ہز آنر کي آمد آمد کا غل تھا ' اور افسران پولیس و حکام کي پوري پارٹي استقبال کے لیے موجود تھي - میں نے اس موقعہ کے جو حالات سنے ہیں ' میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر شخص کے لیے ویسے ہي دلچسپ اور مضحک ہوں گے ' جیسے کہ خود میرے لیے ہوے - مولانا کے نمودار ہوتے ہي جس طرح پریشانی چھاگئي ' جس طرح باہم کھلے کھلے اشارے ہونے لگے ' جس طرح خفیہ احکام جاري کیے گیے ' اور پھر جس طرح ایک صاحب متعین کردیے گیے تا کہ وہ ان کے ہمراہ پلیٹ فارم پر ٹہلتے رہیں ' اور پھر جس طرح انہوں نے اپنا طول طویل سفر نامۂ کشمیر شروع کردیا ' وہ ایک نہایت ہي پُر لطف لطیفہ ہے ' اور اُس سے یہ مسئلہ بالکل حل ہوجاتا ہے کہ جو لوگ ایک تعلیم یافتہ ' ایک معزز ' اور جماعت کے ایک ذمہ دار رکن کی اسٹیشن پر محض موجودگی کو ایسي افسوسناک بد گماني کي نظر سے دیکھیں اور اس میں اس درجہ خود رفتہ ہوجائیں کہ اپنے جذبات کو ضبط نہ کرسکیں ' اُن سے کیا بعید ہے کہ ۳ - اگست کو مچھلي بازار کانپور میں پانچ چھہ سو یا بقول خود ایک ہزار آدمیوں کے مجمع کو دیکھہ کر (گو وہ نہتا اور محض بے ضرر مجمع تھا) اپنے آپے سے باہر ہوگئے ہوں اور بے تامل قتل عام کا حکم دے دیا ہو ؟ کہ

مشق نازکر ' خون شہیداں میري گردن پر !

مولانا کا بیان ہے کہ اسٹیشن پر پہنچ کر ہي ڈپٹي کمشنر کی موجودگي میں ان کے ایک خفیہ پولیس کے " دوست " اور نصر اللہ خاں صاحب کوتوال حضرت گنج نے پوچھا : " کیا اب آپ تشریف لے جا رہے ہیں " ؟ میں نے کہا : " آپ مطمئن نہ ہوں صرف ایک دن کے لیے جارہا ہوں - ذرا دہلی میں بھی آتش افروزي کا سامان ہو جائے جس کا مواد ہر جگہ ہمیشہ سے موجود ہے - پھر رات کو روانہ ہوکر سنیچر کي صبح کو لکھنؤ پہنچ جاونگا یہاں کے جلسے میں تو اب میري شرکت ٹل نہیں سکتي - یہ دوسري بات ہے کہ میں ٹلنے پر مجبور کیا جاؤں یا خود جلسہ ہی ٹل جاے " -

غرضکہ اس طرح قبل اس کے کہ سنیچر کے دن ان کي موجودگی کا علم ہو ' خود انہوں نے ہی یہ کہہ کر اُس خوشي کے ساتھہ پوري بے رحمي کي ' جو ان کے دہلی جانے کي خبر سے ان بیچاروں کو گھڑي بھر کے لیے نصیب ہوگئی تھي -

چنانچہ وہ ۱۶ - اگست کو ساڑھے نو بجے پھر لکھنؤ پہنچ گئے - اُسي دن دو بجے رفاہ عام میں جلسہ ہونے والا تھا -

بعض اشخاص کي طلبي

جہاں تک میں نے تحقیق کیا ہے ' جلسے کے اعلان کے بعد اُن چار حضرات سے کوئي پرسش و گفتگو نہیں ہوئي تھي ' جن کے دستخط سے اعلان شائع ہوا تھا - البتہ ضمنی طور پر طرح طرح کے اظہار خیالات و آراء کي شہر میں افواہ ہے - عین ۱۶ - اگست کو گیارہ بجے ' جبکہ انعقاد مجلس میں صرف دو تین گھنٹے باقی رہ گئے تھے ' صاحب ڈپٹي کمشنر نے (غالباً) سید وزیر حسن صاحب سیکریٹري مسلم لیگ ' مسٹر نبي اللہ بیرسٹر ایٹ لا ' اور منشي احتشام علي صاحب کو طلب کیا - آخر الذکر دو صاحبوں کي نسبت سنا گیا ہے کہ کسي وجہ سے نہ جاسکے ' اور صرف سید وزیر حسن صاحب گئے - جو کچھہ گفتگو ہوئی ' اس کو خود سید وزیر حسن صاحب بتلا سکتے ہیں ' مگر مشہور ہے کہ ڈپٹي کمشنر صاحب نے جلسے کے متعلق نہایت زور سے بے اطمیناني ظاہر کي اور کہا کہ کان پور کا سا بلوہ اگر یہاں بھي ہوگیا تو اس کا ذمہ دار کون ہے ؟

شہ[illegible] ۱۱ء کانپور

لکھنؤ کا [illegible] وزہ جلسہ

ہندوستان کے انگریزی عہد کی آزادی کا خاتمہ

اگر ہم کو یاد رکھنا ہو تو اب ہندوستان میں ایسے دنوں کی کمی نہیں رہی جنہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے - یکم جولائی کی تاریخ مسلمان کبھی نہیں بھول سکتے ' جب کہ بندوقوں اور سنگینوں کے حصار میں کانپور کی مسجد کا ایک مقدس حصہ گرایا گیا ' اور اس طرح پورے فوجی سازوسامان کے ساتھ اس اعلان کردہ مذہبی آزادی کا جنازہ اٹھا جس کے پتلے کو ایک صدی سے زیادہ عرصے تک ہندوستان میں زندہ و متحرک دکھلایا گیا تھا -

اسی طرح ۳ - اگست کی تاریخ خونین کی یاد بھی ہمارے صفحۂ دل سے محو نہیں ہوسکتی ' جس کا آفتاب خون کے فواروں لاشوں کے اضطراب ' معصوم بچوں کے زخم ہاے خونچکاں ' اور انسانی مظلومی و بیکسی کے اشک ہاے حسرت کے ساتھ افق کانپور پر طلوع ہوا ' اور چھہ سو کارتوسوں کے وحشیانہ اسراف قوت کے بعد ' برطانوی انصاف و عدالت کے ادعا کی لاش مسٹر ٹائیلر کے دوش مبارک پر جگہ پا کر ' بالآخر گنگا کے کنارے دفن کردی گئی -

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ۱۶ - اگست کی یادگاری عظمت سے بھی اغماض نہیں کیا جاسکتا ' جو ان گذشتہ ایام عظیمہ کی زنجیر کارفرمائی کی تیسری کڑی ہے ' جس کا پہلا سرا تو ہز آنر سر جیمس مسٹن با قابہ کے دست مبارک میں نہایت مضبوطی سے اٹکا ہوا ہے ' مگر معلوم نہیں ' اس کے آخری سرے کے پکڑنے کی عزت کس عظیم الشان فرزند برطانیہ کو حاصل ہوگی ؟

لکھنؤ کانپور سے میل ٹرین میں ایک گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے ' مسلمانوں کی تمام صوبے میں سب سے بڑی آبادی ہے ' اور تعلیم یافتہ علی الخصوص قانون پیشہ مسلمانوں کی اتنی تعداد صوبے کے صدر مقام تک میں نہیں - اس لیے قدرتی طور پر یہاں واقعات کانپور کا اثر سب سے پہلے نیز سب سے زیادہ نظر آتا تھا - ۳ - اگست کے حادثہ کے بعد ہی یہاں چند وکلا و معززین کی ایک کمیٹی قایم ہوگئی تھی ' جس کا مقصد مقدمات کانپور کی قانونی و مالی اعانت ' اور وسایل فوری و ازالہ پر غور کرنا تھا -

چند دنوں تک اس کمیٹی کی غیر با قاعدہ صحبتیں ہوتی رہیں مگر وقت ضایع گیا اور کوئی راہ فوری کارروائی کی نہیں نکلی - بالآخر رفاہ عام میں ایک ابتدائی مجمع غور و مشورہ کے لیے طلب کیا گیا اور اس میں قرار پایا کہ مصیبت زدگان کانپور کی اعانت کے لیے چندے کی فراہمی مقدم ترین کام ہے اور اس لیے آیندہ سنیچر یعنی ۱۶ - اگست کو رفاہ عام کے احاطے میں ایک جلسہ عام منعقد کیا جاے -

چنانچہ اس کا اعلان شایع ہوگیا ' جو بہت صاف اور بالکل غیر مشتبہ طریقہ سے مقصد انعقاد کو ظاہر کرتا تھا ' اور جس کے نیچے چار ذمہ دار معززین شہر کے دستخط تھے -

اعلان اگرچہ صرف دو چار دن ہی پہلے شایع ہوا تھا ' رمضان کا مہینہ اور گرمی کی شدت تھی ' اور لکھنؤ کی مقامی حالت اور عوام کے بعض ناگوار اختلافات زیر نظر تھے ' تاہم نہیں معلوم قتیلان ظلم اور شہیدان ملت کی یاد میں کونسی ایسی مقناطیسی کشش ہوتی ہے ' جس کے اثر کی قاہر و حاکم سلطنت کے آگے حکومتوں کی قوتیں اور تاج و تخت کی طاقتیں بھی بیکار ہوجاتی ہیں ؟ ایک دن کے اندر ہی جلسے کے انعقاد کی خبر شہر کے گلی کوچوں سے نکل کر تمام اطراف و نواح میں پھیل گئی - اور تمام لوگ مستعد ہوگئے کہ اپنے اپنے گھروں اور حلقوں کا چندہ لیکر ۱۶ - اگست کو لکھنؤ جائیں ' اور شہیدان راہ اسلام پرستی کی یاد میں نذر چڑھادیں :

برسر تربت من چوں گذری ' ہمت خواہ
کہ زیارت گہ مردان جہاں خواہد بود

ایڈیٹر " الہلال " کا قیام لکھنؤ

بطور جملہ معترضہ کے یہاں یہ ظاہر کردینا ضروری ہے کہ ۷ - اگست سے ایڈیٹر " الہلال " لکھنؤ آکر مقیم ہوگئے تھے ' اور اس درمیان میں ایک دو مرتبہ کانپور وغیرہ گئے بھی تو پھر واپس آکر لکھنؤ ہی میں ٹھہرے رہے - یہ عام طور پر ہر شخص کو معلوم ہے کہ اس موقع پر ان کا قیام لکھنؤ حکام کو سخت ناگوار تھا اور یہ ناگواری اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ خفیہ نگرانی اور دائرۂ مبغوضیت سے نکل کر ' علانیہ زبان تک بھی پہنچ گئی تھی - اور شاید اگر مصالح وقت ' عدم التزام قانونی ' اور ان کا عام شخصی اثر مانع نہ ہوتا ' تو کانپور کی طرح لکھنؤ میں بھی ان کے قیام کو روکا جاتا -

مجھے صحیح طور پر معلوم ہوا کہ جب ایڈیٹر " الہلال " کانپور میں مسٹر ٹائلر سے ملے ' تو انہوں نے " الہلال " کے ان دو مضمونوں کا ذکر کیا جو مسجد کانپور کے متعلق شائع ہوے تھے ' اور دریافت کیا کہ " کیا وہ مضامین آپ ہی نے لکھے تھے ؟ میرے پاس وہ پرچے موجود ہیں اور میں ابھی ان کو نکالوں گا "

اور اس کے بعد انہوں نے اپنے دہنی جانب کی اس الماری پر نظر ڈالی ' جس میں " الہلال " کے پرچے ایک عقیدت مندانہ شان تحفظ کے ساتھ محفوظ تھے ' اور ان کے سرخ ٹائیٹل پیج کنارے غیظ و غضب کے اس خونیں رنگ کو نمایاں کررہے تھے ' جو اس وقت کانپور کے اس " سپہ سالار جنگ " کے اندر جوش مار رہا تھا ' اور جس کو ظاہری اخلاق و لطف ' اور نرمی زبان

هوني تهي وه هوچكي - اسوقت اگر شيعه لاكهه كوشش كريں كه يه واقعات انكے مذهبي مباحث كي وجه سے بدل جاويں تو يه ناممكن هے - ديكهنا يه هے كه ان حضرات نے اپنے زمانه خلافت يا سلطنت ميں اپنا طرز عمل كيا ركها ؟ اگر شيعه انصاف كريں تو انهيں ماننا پڑيگا كه ان حضرات كا اپنے اپنے دور حكومت ميں وه طرز عمل ضرور تها ' جسے سنيوں كا تو كيا ذكر اگر خود شيعه بهي اپنا شعار قرار ديں تو اخلاقي حد كمال تـك بخوبي پهنچ سكتے هيں ' اور جسے وه محض شيعه رهنے كي حالت ميں حاصل نہيں كرسكتے - دنياوي زندگي كي جو اخلاقي معراج هے ' وه انهيں حضرات .. اقتصاد آثار ميں انكے ليے ممكن هے - اب رها يه امر كه ان حضرات كے تعلقات حضرات اهل بيت عليهم السلام كے ساتهه كيسے تهے ؟ تو ميں گو شيعه هوں ' مگر حضرات اهل سنت كو ايك حد تـك ضرور معذور سمجهتا هوں - انكے سير و تواريخ نے انهيں اس بات كے ماننے پر مجبور كرديا هے كه انكے تعلقات اهل بيت رسالت كے ساتهه ويسے هي تهے جيسا كه هونا چاهئيں ' اور جيسا كه اس وقت حضرات اهل سنت كا معتقد هے - بہت ممكن هے كه شيعه ايسے موقع پر يه كهه اٹهيں كه حضرات اهل سنت نے اس مقام پر كافي تحقيق و تدقيق سے خود اپنے يہاں كي سير و تواريخ ميں بهي كام نہيں ليا ' ورنه وه يه راے قائم نه كرتے - ميں كهتا هوں كه بفرض اگر انهوں نے ايسا هي كيا تو يه انكي ايـك قسم كي تقصير وكمي قرار پا سكتي هے - تاهم يه چنداں قابل مواخذه بات نہيں - جو لوگ انميں ايسے هوئے يا هونگے جو دقيقه رس و غائر النظر هوں گے كم از كم انكي راے عام و جمہور سے ضرور خود بخود مختلف هوجاليگي - ليكن شيعوں كو كيا ضرورت هے كه خواه مخواه انكے اتاليق بنيں ' اور انكي اغلاط پر انكو متنبه كرنا اپنا حاصل عمر يا حاصل زندگي سمجهه ليں ' اور خود اپنے اوپر جو آنے والي مصيبتيں هيں اس دار دنيا ميں ' انكا كچهه لحاظ و پروا نه كريں ؟ اس وقت اهل سنت با وصف اس كے كه ان كي تعداد كثير ' اونكي سلطنت كي وسعت و فسحت نہايت زياده ' انكي مالي قوت بہت عظيم هے ' اس پر بهي يه حال انكا هوگيا كه ٹركي كي سلطنت پراخچه پراخچه هوگئي ' ايشياے كوچـك ميں كچهه اميد اس سلطنت كے بقاء و سرسبزي كي تهي كه يورپ سے نكلكر يه سلطنت ايشياے كوچك ميں اپنا اقتدار جامعه اسلاميت كے سايه ميں پيدا كرے گي مگر

خود غلـط بود انچـه ما پنداشـتيم

وهاں تو بغير جنـگ و جدال تمام ايشيائي حصه آخري سلاطين مغليه دهلي كي طرح مثل صوبجات هند خود سر هوكر پاش پاش هونا چاهتا هے - جب اس كا يه حال هوا تو بيچاره ايران گو اس وقت تـك براے نام اپني اصلي حالت پر برقرار هے مگر اس كا بهي كيا اعتبار هے :

اگر بمـرد عدو ' جاے شادماني نيست
كه زنـدگاني ما نيـز جاوداني نيست

اگر شيعه ان مذهبي مناظرات و باهمي جنـگ و جدل كو چهوڑ كر اپني ملكي و سياسي و علمي ترقي ميں مصروف هوں - اور ايسے مصروف هوں، كه اپنے سني برادران اسلام كے ليے ايـك عمده نظير روش زندگاني دنيا كي ثابت هوں ' تو سمجهنا چاهيے كه خير دنيا و آخرت دونوں سے وه بهره ور هيں ' ورنه جب ان مذهبي اختلافات ' و مناظرات ' و مشاجرات ' ومكابرات كي وجه سے وه اپني قومي ' ملكي و سياسي اهميـت كهو بيٹهے ' تو يهوديوں كي طرح اگر انهوں نے لت و خواري كے ساتهه زندگي بسر كي بهي تو كيا لطف رها - ـف ايسے زندگي پر ' اور تف ايسے مذهبي جنـگ و جدل پر -

ليكن اس كے ساتهه هي ميں اپنے سني بهائيوں سے بهي عرض كروں گا كه اگر آپ اپنے ساتهه شيعوں كے اتحاد و مساعدت ظاهري كے نہيں بلكه قلبي محبت و اتفاق كي ضرورت محسوس كرتے هيں ' تو گستاخي معاف ' بقول حافظ شيرازي رحمة الله عليه

به حسن خلق توان كرد صيد اهل نظر
به دام و دانه نه گيـرند مـرغ دانـا را

آپ جانتے هيں كه شيعـه اگرچه تعداد ميں نسبة آپ سے قليل هيں مگر بعون الله سبحانه ' علماً و مالاً و فضلاً وكمالاً وعزة وجاهة ' نيز بحيثيت داراے رياست و حكومت و اهميت و سياست ملكي و قومي هونے كے ' كسي طرح اب بهي آپ حضرات كي مجموعي حالت سے بالاتر نہي مگر كمتر بهي نہيں هيں - ظاهـر هے كه اگر وه آپ سے بوجه اپني ديرينه كدورتوں كے نہيں ملتے جو ازمنهٔ سابقه ميں آپ كے اسلاف سے جب كه آپ كو سلطنت و اقتدار حاصل تها ' انهيں يا انكے اسلاف كے دل ميں رهگئي هيں ' اور جو بالتفصيل درج تاريخ هيں ' تو انكي معذوري بهي واضح هے - اور قطع نظر اس كے جو طرز عمل آپ حضرات كا هر جگه اس زمانه ميں بهي هے ' اسكي تفصيل كو ميں اس مقام پر محض اس وجه سے نہيں بيان كرنا چاهتا كه :

من براے وصل كردن آمدم   نے براے فصل كردن آمدم

پس ايسے طرز عمل كو اب بالكل خيرباد كهيے اور بعوض اس كے وه طرز عمل ان كے ساتهه اختيار .... كيجيے كه وه اپني ديرينه كدورتوں كو اور شكايتوں كو بالكل بهول جاويں ' اور كسي قسم كي كاوش انكے دل ميں آپ سے نه رهے - ابهي وه آپ سے اسليے اتفاق كرنے پر گهبراتے هيں كه برٹش گورنمنٹ كے سايهٔ عاطفت ميں اتنے عرصه دراز كے بعد ايـك حد تـك آزادي ملي هے ' ايسا نهو كه پهـر ادوار سابقه كے عود كرتے هي ان سے چهين لي جاے ' اور وه مثل زمان سابق پهر اسير پنجهٔ ظلم و ستم هوجاويں ' حالانكه اس زمانه ميں بهي انكے ساتهه جہاں كہيں بهي هيں طرز عمل نہايت خراب هے - گورنمنٹ برطانيه اس كو خوب سمجهه چكي هے كه انميں اور آپ ميں اب اتفاق ناممكن هے - يه كيوں ؟ صرف آپ كے طرز عمل سے - اب سوال يه هے كه آيا كوئي صورت اتفاق كي ممكن الوقوع هے يا بالكل ممتنع الوقوع ؟ اس كا جواب ميں هرگز نفي ميں نہيں دے سكتا ' ميرا خيال يه هے كه ممتنع الوقوع نہيں هے مگر عسير الحصول ضرور هے - تاهم حد امتناع تـك نہيں پهنچتا -

ظاهر هے كه كوئي شيعه اب بهي كسي سني كے منه پر تبرا نہيں كهتـا - يه كيوں ؟ محض به خـوف قانون ' اور بخيال تہذيب ' ليكن كيا ان دونوں وجوه كے خيال سے باهم شيعه سنيوں ميں اتفاق ممكن هے ؟ حاشا وكلا ' هرگز نہيں ' ضرور هے كه كچهه تو شيعه سنيوں كي طرفداري ميں عملاً اپنے مقام سے هٹيں ' اور كچهه سني شيعوں كي طرفداري ميں اپنے مقام سے - جب تـك يه نهوگا ' دلي اتفاق و اتحاد ناممكن هے -

آپ سوال كرسكتے هيں كه اپنے احكام سے هٹنے كي كيا صورت هے ؟ اس كا جواب يه هے كه ميـرا مطلب يه نہيں هے كه شيعه اپنے اصول مذهبي سے دست بردار هوجاويں - ظاهر هے كه وه خلافت كو جزو دين و مناط ايمان سمجهتے هيں ' مگر اهل سنت مسئلهٔ خلافت كو ايك امر دنيوي سے زياده وقعت نہيں ديتے ' لهذا امام معصوم كي ضرورت سے تو وه دست بـردار نہيں هو سكتے ' هاں تبـرے سے دست برداري ممكن هے - اسلئے كه ميري راے ميں اس عالم وجود ميں هرگز تبرے كا وجود نه هوتا ' اگر بني اميه اپنے دور ميں

کہا جاتا ہے کہ ان کو جواب دیا گیا کہ ایسا ہونے کی کوئی وجہ نہیں - یہ ایک ایسی افسوس ناک بدگمانی اور بیجا خوف ہے جس کو پبلک کسی طرح گوارا نہیں کرسکتی - ہر شخص اس کی ذمہ داری لینے کے لیے طیار ہے - جلسے کا مقصد سوا چندہ جمع کرنے کے اور کچھہ نہیں ' اور اگر روکا گیا تو یہ ایک نہایت افسوس ناک اور اشتعال انگیز کارروائی ہوگی -

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اتنا بیان ان کے اطمینان کے لیے کافی نہ تھا - نہیں معلوم ان کے ذہن میں ایڈیٹر (الہلال) کا تصور کس درجہ خوفناک اور مہیب تھا کہ وہ ان کی موجودگی اور تقریر کے متعلق کسی طرح بھی مطمئن ہونا پسند نہیں کرتے تھے - انھوں نے ان کی موجودگی کو سخت خطرناک بتلایا اور اس درجہ مضطرب ہوے کہ کسی انسان کی تسلی دہی اور تشفی بخشی اس کے لیے موثر نہیں ہوسکتی تھی !

احکام جنگ ! !

ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں ' ادھر پولیس کے انتظامات کا عجیب حال تھا - معلوم ہوتا تھا کہ آج یا تو کسی خوفناک حریف پر حملہ ہونے والا ہے ' یا کسی مہیب غنیم کے لکھنؤ پر حملہ آور ہونے کی خبر ہے - والنٹیروں کو حکم مل گیا تھا کہ وہ طیار ہو جائیں اور یہ میں نے ایسے لوگوں سے سنا ہے جنھوں نے خود ان کو مسلح دیکھا تھا - کارتوس تقسیم ہوگئے تھے ' اور پولیس کی تمام چوکیاں کمربستہ حکم کی منتظر تھیں - وہ تمام راستے جو رفاہ عام کو گئے تھے ' پولیس کی صفوف اور قطاروں کا جو لانگاہ بن گئے تھے اور خود رفاہ عام کے احاطے کا تو یہ حال تھا کہ معلوم ہوتا تھا ' کوئی محصور گڑھی ہے اور ایک عظیم الشان غنیم اس کو گھیرے ہوے برسر حملۂ آخری ہے !

اُن ہزارہا لوگوں سے جو بعد کو ملے معلوم ہوا کہ تمام اکے والے رفاہ عام لے جانے سے انکار کرتے تھے اور خواہ کتنا ہی زیادہ کرایہ دیا دیا جاے لیکن کسی طرح منظور نہیں کرتے تھے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ان کو بھی پولیس کی طرف سے روک دیا گیا ہوگا -

جلسے کے انعقاد کی خبر کچھہ ایسی غیر معمولی سرعت سے پھیل گئی تھی کہ لوگوں کو تعجب ہے ' اور اس کو مظلومان کانپور کا تصرف باطنی سمجھنا چاہیے - بارہ بجنے کے بعد ہی سے اطراف لکھنؤ کے لوگ شہر میں پہنچ گئے اور صدہا اشخاص تو کاکوری ' بارہ بنکی ' سندیلہ ' ملیح آباد ' اور ہردوئی سے صبح ہی آگئے تھے - اب وہ جلسے کی شرکت کے ارادے سے سڑکوں پر سے گذرنے لگے -

ان کا بیان ہے کہ ہر قدم پر پولیس کے مسلح سپاہی ملتے تھے اور رفاہ عام جانے سے روکتے تھے - کبھی کہتے وہاں بلوہ ہوگا پکڑے جاؤگے ' مت جاؤ - کبھی کہتے کہ جلسہ روک دیا گیا - جو شخص جائگا گرفتار ہوجائے گا - اس پر بھی صدہا اشخاص دوڑتے بھاگتے رفاہ عام پہنچ گئے کہ تحقیق کریں ' اصلیت کیا ہے ؟

باقی آیندہ منقول از " زمیندار "

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

لاتنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم

اہل تسنن و تشیع میں اتفاق کی ضرورت

اتفاق کیونکر ہو ؟

(از جناب مولانا شیخ فدا حسین صاحب معلم دینیات شیعہ ' مدرسۃ العلوم علی گڈہ

شیعہ سنی کے اتحاد و اتفاق کی ضرورت ' صرف یہی نہیں کہ اسی زمانہ میں محسوس کی جاتی ہے ' بلکہ عصور متقدمۂ اسلامیہ میں بھی اس کی سخت ضرورت تھی ' مگر وہ ضرورت ہمارے اسلاف کی سادہ منشی کیوجہ سے مطلق محسوس نہ ہوئی - مرض موجود تھا ' دوا بھی ممکن تھی ' مگر اس سے کام نہ لیا گیا - نتیجہ جو کچھہ ہوا وہ اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے - بعض اوقات شدت غفلت کی وجہ سے اجلۂ بدیہیات و واضح و اضحات کے طرف بھی تنبیہ کی ضرورت ہوتی ہے - نظر براں اس مقام پر صرف اس قدر لکھنے کی ضرورت ہے کہ شیعہ سنیوں کا اختلاف راے اگر محض اختلاف راے تک ہی محدود رہتا تو چنداں حرج نہ تھا - نظیر میں صرف مسئلہ خلافت کو پیش کرتا ہوں -

بنیاد اس اختلاف کی صرف اس قدر ہے کہ شیعوں کے نزدیک بعد وفات رسول صلعم چونکہ وہ خاتم الانبیا تھے ' اور انکے بعد سلسلہ وحی نبوت ختم ہوچکا تھا لہذا انکی شریعت موبدہ ہے - اسکے نفاذ او ر حقیقی طور پر عملدر آمد کے واسطے ضرور تھا کہ اس میں ذرہ برابر کی خطا اور ضلالت منشاء ربانی کی درپیش نہ آوے اور کلام خدا کا صحیح محل و مفاد رعیت خداوندی کے کانوں تک پہنچ جاوے - اس ضرورت سے ایک امام معصوم کا من جانب اللہ رعیت سے منتخب ہونا ضروری تھا کہ جسے خود پروردگار عالم انتخاب فرمائے کیونکہ معصوم کا منتخب کرنا طوق بشری سے باہر ہے ' اسلیے یہ بمصداق آیۂ کریمہ " ماکان الیہ اطیرۃ " خدا ہی کو ایسا انتخاب فرمانا چاہیے تھا - اگر وہ ایسا نہ کرتا تو معاذ اللہ اعتراض اس کی ذات پر لازم آتا کہ اس نے ترک اصلح کیا جو ذات خداوندی سے محال ہے - ان خیالات کی وجہ سے شیعہ انتخاب خداوند کی ضرورت کو بضرورت عقل پسند کرنے پر مجبور ہوئے - ادھر اہل سنت نے ضرورت ایک خلیفہ اور قائم مقام رسول کی تو ضرور محسوس کی ' مگر ان کے نزدیک صرف رعیت کی انتخاب کے وجہ سے کافی سمجھا گیا ' جو کہ کم از کم مجھے عقلی طور پر معلوم نہیں ہے - یہی وجہ ہے کہ عموماً اہل سنت مسئلہ امامت و خلافت کو ضروریات دینیہ سے اور اصول دین سے نہیں مانتے بلکہ ایک امامت دنیویہ سے زاید اس کی وقعت نہیں کرتے -

صرف اس قدر مبناے اختلاف ما بین شیعہ اور سنیوں کے ہے ' لیکن اس اختلاف کی کسی حال میں یہ حد نہونا چاہیے تھی کہ جس حد پر شبانہ روز مشاہدہ میں آتی ہے - یہ نا گوار صورت جو اس اختلاف نے پیدا کی ہے اس کے اسباب کیا تھے ؟ اور ان کے دفع کی اب بھی کوئی تدبیر ممکن ہے یا نہیں ؟

اس میں شک نہیں کہ جو واقعات ہوچکے ' ہوچکے - اس زمانہ میں کوئی انھیں پسند کرے یا نہ کرے اب وہ واقعات بدل نہیں سکتے - مثلاً حضرت ابو بکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ کا انتخاب ہوگیا اور ہوچکا اور و مقابل ان حضرات کے جناب امیر علیہ السلام کو جو ناکامی

اتقوا الله ، ایها المسلمون !

دوازدهم رمضان ، و پارتي ليدي هارڈينگ بخواتين اهل اسلام در شمله !

از جناب حاجي ميرزا ابو القاسم معلم فارسي محمدن کالج علي گڈه - مقيم حال شمله

حضرت مدير محترم مجلهٔ مبارکهٔ الهلال دام مجدهم - روز جمعه دوازدهم (۱۲) رمضان المبارک ساعت چهار ليدي هارڈينگ بزنان مسلمانان و هنود يک پارتي داده بود' ولي اغلب مسلمان بودند و قريب پنجاه نفر زنان محترم ليڈران قوم با کمال افتخار اين دعوت را قبول کرده و رفته بودند' بدون اينکه حفظ ظاهر کرده عذر بيا ورند که ماه رمضان و روزه هستيم !

کاغذيکه همان روز از آغا سيد مرتضي که در گراند هوتل شمله شيريں سازست' رسيد' لفا فرستاده ميشود - بنده اطلاع دادم حالا همت در اين مسئله فرض و حق شما ست -

نقل مکتوب آقا سيد مرتضي

مرسوم به حاجي ميرزا ابو القاسم

قربانت کردم - بسيار افسوس دارم که نمي توانم بيايم ' زيرا که از کثرت خسته گي و غم واندوه و پريشاني تا الان که ساعت نه ست' افطار نکرده ام - صبح به جناب عالي عرض کردم که خواهم امد - انوقت هنوز آدرهاي فوق العاده نيامده بود - ساعت ده آدر براي دکان ختم شد - آدر ديگر امد که امشب شب ناچ است - آئسکريم و پوڈينگ لازم است - بفاصله دو ساعت بعد آدر ديگر آمد اي کاش بجايش قضائي براي بنده آمده و مرده بودم تا اسم خورند گان اين آدر نشنيده بودم - آدر اين بود که براي نود نفر زنان مسلمان و هنود که ساعت چار در تاون هال موعود هستند' چاي و شيريني و چکين پاٹے و اطالين کيک (که عجين با شراب ست) تيار و آماده نمايند - مختصراً انچه براي ناچ شب بود - زمين گذارديم و مشغول به آردر نود نفر زنان شديم -

غرض وقتيکه حقير اين مطلب را از گوينده شنيدم' بدنم بلرزه در امد - گفتم برادر ! شايد بد فهميدۂ - يا آنکه جمعه دوازدهم نباشد - يا زنان مسلمان دعوت ندارند - گفت بخدا قسم ست - دعوت دارند' و تماما خواهند آمد ! !

حقير بمحض انکه اين مطلب را شنيدم ' مثل انکه تمام دنيا بسرم خورد - گفتم خدايا ! مگر چه واقع شده' و اين چه دعوے است که ميخواهند ما مسلمانان را مفتضح ورسوا نمايند ؟ پس خدايا اين راز نہان ماند - باز بخود گفتم - اے احمق جاے که تو در اين جا هستي' مثل دخمهٔ شاپور است - فهميدي - در کوچه و بازار که معلوم !

اقاجان ! نميدانم - چه شده ' و چه پيش امده که مسلمانان باين فضاحت اسلام سوز اميدوار فلاح و صلاح هستند ! ولو اينکه هيچ کدام ازانها روزه نباشد' محض به حفظ ظاهر نکردند ' يا اگر ميروند در خوردن اقدام نکنند و معذرت بخواهند ' البته پزيرفته ميشد و بر احترام شان صد چندان بر افزوده مي شد - خداوند تعالى انشا الله اين مسلمانان متمدن' روشن خيال' و تهذيب فرما يان را نيست و نابود فرمايد !

نزهة النـــاظـــر

سوانح عمري شيخ عبد القادر جيلاني (رض) عربي زبان ميں تاليف ابن حجر عسقلاني - خدا بخش خاں کے کتبخانے کے ايک ناياب قلمي نسخه سے چهاپي گئي - کاغذ ولايتي صفحه ۵۶ قيمت صرف ۸ - آنه علاوه محصول ڈاک - صرف ۵۰ کاپياں رهگئي هيں - ملنے کا پته - سپرنٹنڈنٹ - بيکر هوسٹل ڈاکخانه دهرمتله - کلکته -

تاریخ حیات اسلامیه

مسلمانان هند کا ايک ورق

شهداء کانپور اعلى الله مقامهم !

مکتوب مدراس

جناب جس سرگرمي اور ولولهٔ صادقانه سے قومي و ملي خدمات انجام دے رہے هيں ' ناممکن هے که قوم اس احسان عظيم کے صله سے عهد برآ هوسکے - ميں بلا مبالغه عرض کرتا هوں که مسلمانان هند ميں جو نئي اسپرٹ پيدا هوگئي هے ' وه الهلال هي کي بدولت هے جو خدا کرے که ديرپا اور زنده رهے - خدا سے دعا هے که آپ جيسے مجدد وقت کو' جس نے اپني زندگي قومي ' مذهبي' اور ملکي خدمات کے ليے وقف کر دي هے ' ديرگاه زنده رکھے اور جن عظيم الشان فرائض کا بوجهه اٹهايا گيا هے ' ان ميں کاميابي عطا هو -

مسلمانان کانپور کے بے رحمانه و ظالمانه کشت و خون کا واقعه هر ايک مدراسي مسلمان کي زبان پر هے' جس سے يہاں سخت جوش پهيلا هوا هے - چنانچه گذشته جمعے ميں شهداے ملت کے ليے غائبانه نماز پڑهي گئي - اور صداے احتجاج بلند کرنے کيليے جلسے منعقد هو رهے هيں - مدراس کے مسلمانوں کي طرف سے کسي بيرسٹر کو کانپور بهجوانے کي کا روائي بهي زير انتظام هے - شهدا و پس ماندگاں کي اعانت وغيره کے لئے اعانتي فنڈ کهولديا گيا هے ' جناب مطمئن رهيں -

عزيز الدين محمد - از مدراس

ايک مسلمان خاتون کے قلم سے :

واقعه مسجد کانپور و تحريک اعانت مجروحين کانپور شائع شده الهلال نظر سے گذري - کيا عرض کروں که دل ناتوان پر اسکا کيسا اثر پڑا ؟ اور دل مضطرب بار بار کيا کهتا هے ؟ افسوس صد افسوس که ميں زر و مال سے بالکل محروم هوں ' کيونکه ابهي ايک کمسن طالب العلم کي حيثيت رکهتي هوں -

ليکن اس دل بيقرار کو کيونکر سمجهاؤں ' جسکا اشاره يه هے که اور اگر کچهه نهيں هو سکتا تو اپنے اوپر تکليف گوارا کر - ايک لقمه کم کها مگر اپنے مصيبت زده بهائيوں کي مدد کر - قسم هے مجهے پاک پروردگار کي که ميرے پاس اس وقت سواے اس رقم حقير کے ' جسے ميں آپکي خدمت ميں ارسال کرتي هوں ' اور کچهه بهي نهيں - از راه نوازش اسے قبول فرما کر مجروحين کانپور کے فنڈ ميں داخل فرما ديجيے -

راقمه عاجزه " زاهده " از بهاگلپور

کون مسلمان هے جسکا دل کانپور کے دل هلا دينے والے حادثهٔ ملي سے نه دکها هو' اور پهر کون آنکهيں هيں جنهوں نے ان شهيدان ملت پر دو آنسو نه بهائے هوں ؟

اے شهداء کانپور ! تم چل بسے ' تم اپنے عزيز و اقارب سے جدا هوگئے - تم دنياے فاني سے بے تعلق هوگئے -

ليکن کيا تمهاري ياد بهي هم لوگوں کے دلوں سے محو هو جائيگي ؟ نهيں هرگز نهيں - تم ' جنهوں نے اپني عزيز جانيں اپنے عزيز مذهب پر قربان کرديں ' کبهي نه بهلائے جاؤگے - تمهارا نام هملوگ عزت کے

جناب امیر علیہ السلام پر اس رسم منحوس کی بنیاد نہ ڈالتے ' لیکن جب کہ انہوں نے اتنے عرصہ دراز تک شیعوں کا اس بری طرح سے دل دکھایا ' تو شیعوں نے بھی جبراً یہ خیال کیا کہ اس سلطنت کی اصل بنیاد خلفاء راشدین نے ڈالی ہے ' اگر وہ نہ ہوتا تو یہ سلطنت بھی نہ ہوتی ' اور نہ یہ روز بد شیعوں کو دیکھنا پڑتا - اسوجہ سے وہ بری طرح خود حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے مخالف ہوگئے اور " قتل الحسین یوم السقیفہ " کا مضمون پیش آگیا ' انہوں نے اس درجہ افراط سے کام لیا کہ بنی امیہ تو گویا چھوٹ گئے اور خلفای راشدین سب سے پیش ہوگئے - حالانکہ وہ میرے خیال میں اس قدر ملامت کے مستحق نہ تھے -

اس پر آفت یہ ہوئی کہ امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے - اس شہادت نے بنی امیہ کی سلطنت کی جڑ کو تو ضرور ہلا دیا ' بلکہ برباد و تباہ کردیا ' مگر حضرات اہل سنت نے خود غلطی سے یا شاید عمداً ایسا ضرور کیا کہ شیعوں کے ساتھہ انہوں نے بدعات بنی امیہ کے رد و ابطال و ان کے اعمال و کردار پر اظہار غیظ و غضب و تنفر و بیزاری میں ہمدردی نہیں کی ' جس سے فطری طور پر شیعوں کو یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ اب بھی انکے ہم خیال اور انکے افعال و اعمال پر راضی و خوشنود ہیں اور انکا استصواب و استحسان کرتے ہیں - اب شیعوں کو قہراً یہ خیال ہوا کہ جب یہ لوگ ان کے افعال پر راضی ہیں اور ان کا استحسان کرتے ہیں تو اگر یہ اس زمانہ میں ہوتے تو ضرور بنی امیہ کا ساتھہ دیتے -

غرضکہ میں پہلے کہہ چکا کہ جب تک سنی شیعوں کے ساتھہ انکی دلی رنجش و ملال میں ہمدردی نہ کریں گے اسوقت تک شیعوں کو بھی کوئی وجہ تبرا سے دست برداری کی نہیں ہوگی - لہذا میری راے یہ ہے کہ سنیوں کو بہ استثنای خلفاء راشدین ' شیعوں کے ساتھہ ہر اس شخص کے برا کہنے میں ہمدردی کرنا چاہیے ' جس سے شیعہ ناراض ہوں اور اپنی ناراضی اپنے طرز عمل سے شیعوں پر ظاہر کریں - میں مصلحتاً ایک سنی بزرگوار اور نو جوان عالم و فاضل و مورخ صاحب کا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتا ہوں جنسے غائبانہ بہت کچھہ ذاتیات کی وجہ سے ملال تھا ' لیکن اب جو میں نے انکے خیالات اس مسئلہ خاص میں معلوم کیے تو واللہ باللہ ثم باللہ ' میں انکا غائبانہ عاشق زار ہوگیا ہوں ' اور انکی صورت دیکھنے کے لیے بیقرار رہتا ہوں ' اور انشاء اللہ تعالی اپنے تئیں اور انکو اس آیۂ کریمہ کا مصداق سمجھتا ہوں : و نزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین - اب جو نتیجہ ان سنی بزرگوار کا اور میرا ہوا ' یہی نتیجہ کل سنیوں اور شیعوں کا ہوگا - باہم شیر و شکر ہوجاویں اور متفقہ کوشش سے اپنے مقاصد اسلامی میں اعلی درجہ کی کامیابی حاصل کریں -

منجملہ شیعوں کی شکایات کے ایک شکایت مسئلہ عزاداری امام مظلوم کی ہے - یہ مسئلہ عجیب و غریب نوعیت کے ساتھہ ہندوستان میں روز افزوں ترقی کررہا ہے - ادھر تو شیعوں کے ساتھہ ہندؤں نے اس درجہ اس میں دلچسپی لے رکھی ہے ' کہ اگر شیعوں کا دل چیرا جائے تو اس میں ہندؤں کی اس ہمدردی سے انکی طرف میلان اور انکی محبت ضرور جاگزیں نظر آئیگی ' والیان ملک مہاراجاؤں سے لیکر چمار ' لودھے ' کرمی اور نیچ ذاتوں تک ' سب کو آپ برابر امام حسین علیہ السلام کا عزادار پاتے ہیں - یہ کیوں ؟ اس کا کیا سبب ؟ کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ انہیں شیعوں کی خوشامد ہے ؟ لا حول و لا قوة استغفر اللہ - اس سے بڑھ کر غلط خیال نہیں ہوسکتا - جب کہ اسلامی سلطنت ہندوستان میں قائم تھی ' تو اس زمانے میں مسلمان خود تعزیہ دار نہ تھے یعنے اہل سنت - اور شیعہ گروہ ایک نہایت گمنامی کی حالت میں تھا ' بجز اسکے کہ شیعہ محمد شاہ دہلی کے زمانے میں خفیہ طور سے تعزیہ داری کرتے تھے - (دیکھو وہ مجلس فضلی کی نسبت تذکرہ شعرا تالیف ڈی تاسی) پھر کون کہہ سکتا ہے کہ ہندؤں کو شیعوں کی خوشامد میں تعزیہ داری کا شوق ہوا ؟ علاوہ بریں اگر یوں ہی خوشامد پر بنا کی جائے تو میں سوال کرونگا کہ ہندؤں نے اہل سنت کے رسوم مذہبی میں کوئی رسم کیوں نہ اختیار کی ؟ یا اب انگریزوں کی کوئی مذہبی رسم کیوں نہیں ادا کرتے ؟ ہندؤں کا تو یہ حال - ادھر مسلمانوں کی یہ کیفیت کہ ہرسال ماہ محرم کے قریب اور تمام محرم میں اخباروں کے کالم تعزیہ داری کی تقبیح اور اس سے نفرت دلانے میں سیاہ کیے جاتے ہیں - ہزارہا اشتہارات مخالفت کے آویزاں ہوتے ہیں - رسالے اور کتابیں اس کے رد و ابطال میں شائع کی جاتی ہیں - بت پرستی اس کا نام رکھا گیا ہے - جو شخص کہ تعزیہ کو رکھے ' اس کی عورت اس پر حرام ہوجاتی ہے - نکاح سے نکل جاتی ہے - اولاد ولدالزنا ہوتی ہے - انصاف کیجیے - کیا یہی باتیں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی ہیں ؟

لہذا سنیوں کو لازم ہے کہ قطعاً ان حرکات سے پرہیز کریں اور شیعوں کے ساتھہ عزاداری میں ہمدردی کیا کریں - نہ صرف یہی بلکہ اس میں حصہ بھی لیا کریں ' اور جو سنی ایسا کرتے ہیں ان میں اور سنیوں میں اب بھی اتفاق و اتحاد حقیقی کی جھلک نظر آتی ہے -

سنیوں کو لازم ہے کہ بروز عاشور عمدہ کپڑے پہن کر نہ نکلیں - پان نہ کھایا کریں - سرمہ و کنگھی سے پرہیز کریں کہ ان سب باتوں سے شیعوں کی سخت دل آزاری ہوتی ہے اور ان کے دلوں میں ان کے طرف سے نفرت اور عداوت پیدا ہوجاتی ہے -

یہ ایک دنیا کا قاعدہ ہے کہ جب کسی کو کسی کے طرف سے کچھہ ملال ہوتا ہے تو وہ طرف ثانی کے ہر فعل و ہر حرکت کو بد نیتی پر محمول کرتا ہے - لہذا اس کا نتیجہ شیعہ ضرور یہ نکال لیتے ہیں کہ سنی معاذ اللہ دشمن اہل بیت ہیں !! میں لفظ معاذ اللہ کچھہ سنیوں کے خوش کرنے کے واسطے نہیں کہتا ہوں بلکہ میرا دلی خیال یہی ہے کہ میری ایک آنکھہ شیعہ ہے تو دوسری آنکھہ سنی ہیں - میں سنیوں کو اپنے سر آنکھوں پر بٹھاتا ہوں مگر سنیوں کو ' نہ کہ ناصبیوں کو ' اور بڑی مصیبت عظمی یہ ہے کہ ہمیشہ سے ہو یا نہو مگر اس زمانہ میں تو ضرور ناصبی ' سنیوں کے پردہ میں ہیں ' مثل مشہور ہے کہ گیہوں کے ساتھہ گھن بھی پس جاتا ہے - ناصبیوں کے وجہ سے بیچارے اصلی و حقیقی سنی بھی شیعوں کی نظر عنایت سے محروم ہیں - افسوس !!

سنیوں کا ناصبیوں سے علحدہ ممتاز ہوجانا نہایت آسان ہے بیچارے سنیوں نے اپنی سادگی سے بہت سے لوگوں کو جو درحقیقہ ناصبی ہیں سنی سمجھا - ان لوگوں کو سنی بھی اپنے میں سے نکال ڈالیں اور مثل شیعوں کے انکی برائی کا اعلان کردیں اور ان سے بیزاری ظاہر کریں - پھر دیکھیے کہ شیعہ ان کے ساتھہ کیسی محبت و الفت کا برتاؤ کرتے ہیں ' اور شیعوں کے ذریعہ سے انہیں کس قد اپنے مقاصد میں کامیابی ہوتی ہے -

۸ شوال ۱۳۳۱ هجری

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

ملک حبش میں ایک اسلامی حکومت

ساتویں اور آٹھویں صدی هجری کے چند مجاهدین

گاهے گاهے بازخواں ایں دفتر پارینه را
تازه خواهي داشتن گر داغهاے سینه را

(۱)

الله الله !! مسلمانوں کے خصائص قومي میں کیسے کیسے تغیرات هوگئے ؟

ایک زمانه تها جب مسلمان دنیا میں حکومت کیلیے پیدا هوتا تها - محکومی کیلیے نہیں - هرمسلمان سپاهي اور هرسپاهي پادشاه تها - وه جدهر رخ کرتا تها' حکومت همیشه اوسکے همرکاب هوتي تهي - دنیا کے کسي گوشے سے ایک مسلمان اُٹهتا اور جابرانه سلطنتوں کو زیر و زبر کرکے عدل و ایمان کي ایک نئي حکومت قایم کردیتا - سنسان جنگلوں' ویران جزیروں' غیر آباد صحراؤں' اور وحشي ملکوں میں سے اوسکا گذر هوتا تها' لیکن تائید الهي کي فوج اسکے ساتهه هوتي تهي' اور هر خرابۂ و ویران آسکي برکت سے مسکون و پر رونق' آباد و متمدن هوجاتا تها!

خراسان میں تنها ابو مسلم اُٹهتا هے اور بنو امیه کي حکومت کا خاتمه کرکے عباسي خاندان کو پیدا کردیتا هے! اکیلا عبدالرحمن عراق سے اندلس گیا اور صرف اپني قوت شمشیر سے اوس عظیم الشان حکومت کي بنیاد ڈالدي' جو تین سو برس تک عظمت و جبروت کے ساتهه قائم رهي!

تنها عبد الله نے مغرب میں' اور اوسکے جانشین نے مصر میں دولت فاطمیه کي تاسیس کي - یکه و تنها محمد بن تومرت نے اندلس میں موحدین کي سلطنت قائم کردي - هندوستان و ایران میں تیمور' بابر' نادر' اور احمد کو دیکهو' صرف اپني تلوار کے زور سے حکومتوں کا فیصله کرتے تهے - تم مسلمانوں کي کسي ایک ملک کي تاریخ اٹهالو' تم کو نظر آئیگا که ایک زمانه تها جبکه دنیا هر تیغ آزماے اسلام کا جوش و مسرت کے ساتهه استقبال کرتي تهی' اور اس کا هر گوشه گویا اسي لیے آباد و معمور تها که کسي فرزند اسلام کا اس طرف گذر هو اور اسکے گوش انتظار کو اپني صداے تکبیر سے مژدۂ ورود اسلام سنا دے!!

لیکن آه' یه ایک قصۂ پارینه هے - وه خاک جو کل بادشاهوں کو پیدا کرتي تهي' آج سپاهیوں کو بهي پیدا نہیں کرسکتي - هند و ترکستان' ایران و مصر' افریقه و بربر' جہاں کل تک صرف فاتح هي پیدا هوتے تهے' اب مفتوحي و محکومي کے امن سے بهي محروم هیں - ایک ترک باقي هیں' سو وه بهي کشا کش حیات و موت میں گرفتار! یه تغیرات هم سے پہلے سب پر گذرے' اور اب هم پر بهي گذر رهے هیں' پس آج کی مغرور قوموں کو کل کے نتیجه سے بے خبر نه رهنا چاهیے: وتلك الایام نداولها بین الناس -

عرب و حبش

بر افریقه کے جنوب میں' بحر احمر کے ساحل پر' بلاد یمن کے مقابل' ملک حبش (ابي سینیا) واقع هے - عرب سے اس ملک کے قریبي تعلقات هیں - دونوں ملک آس پاس واقع هیں - حسب تحقیقات جدیده' ملک یمن اور حبش میں اتحاد نسل بهي هے - حبشي زبان یمن کي قدیم حمیري زبان سے بالکل مشابه هے - دو بار اهل حبش نے یمن کو فتح کیا - ایک بار حجاز پر بهي حمله کیا تها لیکن ناکام واپس آئے -

صبح نبوة محمدیه

نبوة محمدیه کي صبح اٹهي' مکه بهي ظلمت کفر میں مبتلا تها - داعي توحید مشرکین مکه کے ظلم و ستم اور جور و شقاوت کا نشانه تها' اور موحدین اولین کي ضعیف و نحیف جماعت کیلیے "بلد امین" ستم پیشگان قریش کے هاتهوں ایک ستم آباد اور ظلم کده بن گیا تها -

مسلمانوں کیلیے یه وقت کیسا صعب' اور یه حالت کیسي شدید تهي؟ عرب کا ایک ایک گوشه جو اذان توحید سے نا آشنا تها' اونکا دشمن هو رها تها - مکه اونکا وطن تها سو وه بهي اس وقت مرکز جور و ستم اور عاصمۂ کفر و شرک بن گیا تها - امن اور چین سے زنده رهنے کي کوئي سبیل نه تهي اور دشمنوں کے طرح طرح کے مظالم سے بالکل مجبور اور لاچار هوگئے تهے -

اولین تعلقات حبش و اسلام

عرب سے متصل مصر' شام' اور عراق موجود تها' لیکن قدرت الهي نے اس مظلوم و ضعیف گروه کي حمایت و امان بخشي کا شرف ایک دوسرے هي ملک کیلیے مخصوص کردیا تها - یعني ارض اسود حبش' جسکے بادشاه کا لقب نجاشي (Negus) تها -

مسلمانوں کے دو مختصر قافلے چپ چاپ مکه سے نکلکر کشتیوں کے ذریعه ملک حبش پہونچ گئے - ان ستم رسیده مہمانوں کا نجاشي نے نہایت تپاک سے استقبال کیا' اور اوس تحفۂ توحید کو' جو وه مکه سے بادشاه کیلیے لائے تهے' جوش و عقیدت کے ساتهه دل میں جگه دي -

مشرکین مکه کو جب یه حالات معلوم هوے تو جوش عداوت سے بے قرار هوگئے - معززین قریش کا ایک وفد گراں بها تحائف کے ساتهه بادشاه حبش کے دربار میں حاضر هوا که ان پناه گزیں مسلمانوں کو قریش کے سپرد کردیا جائے' لیکن بادشاه اس سے پہلے خود اپنے آپ کو اسلام کے سپرد کرچکا تها - ناچار وفد خاسر و خجل اور محروم و نا مراد واپس آیا -

اولین قیام حبش اور واپسي

مسلمان ایک مدت تک نہایت آزادي و اطمینان کے ساتهه حبش میں آباد رهے - آنحضرت نے جب مدینه میں هجرت فرمائي اور وهاں بازوے اسلام میں شہنشاهانه قوت پیدا هوئي' تو پناه گزیناں حبش کا آخري قافله سنه ۷ - هـ - میں فتح خیبر کے موقع پر مدینه واپس آگیا -

ساتھہ لینگے ' اور تمہارا کام ہمارگوں کے لیے مایۂ فخر و اعزاز رھیگا - تمہاری پاک روحیں ہمارے مردہ دلوں میں زندگی پیدا کرتی ہیں -

یہ نہ سمجھو کہ تمہارے بچوں کو بھوک کی تکلیف ہوگی اور تمہاری قابل احترام بیبیاں رنج و مصیبت میں دن کاٹینگی - تمہارے بچونکی پرورش ہمارے سر آنکھوں پر اور اونکی نگہداشت ہمارے فرائض دینی میں داخل - ہم بھیک مانگ مانگ کر تمہارے بچوں کو روٹی کھلائینگے - اور بھوکے رہ رہ کر انہیں آرام پہونچائینگے -

اسی غرض سے تمہارے ناچیز خادموں (ممبران دی مسلم فرنڈس) نے گھر گھر گدائی شروع کردی ہے اور تمہارے بھائیوں سے پیسہ پیسہ دھیلا دھیلا جمع کر رہے ہیں - پہلی قسط مبلغ ۴۲ - روپیہ کی بھیجتا ہوں - لـلـہ اس ناچیز ہدیہ کو قبول کرکے سرفرازی بخشو - اور یہ نہ سمجھو کہ ہم لوگ اور کچھہ نکرینگے - جبتک دم میں دم ہے - اس نیک کام سے غافل نہ رہینگے -

مہدی حسن - سکریٹری " مسلم فرنڈس " ہزاری باغ

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۱)

	پائی	آنہ	روپیہ
ایڈیٹر الہلال	۰	۰	۱۰۰
مسلمانان غیور و اسلام پرست کوہ مسوری	۰	۰	۵۰۰
جناب نبی بخش صاحب ہیڈ کلرک پولیس ہوشیارپور	۰	۸	۲
جناب سید محمد یوسف صاحب - بھوپال	۰	۰	۵
جناب مولوی محمد یاسین صاحب مہتمم مدرسہ بہار - پٹنہ	۰	۰	۱۰
ایک حضرت	۰	۰	۵
جناب حافظ خورشید محمد خانصاحب بھوپال	۰	۰	۱۰
جناب مولانا عبد اللہ صاحب - بریگھا مونگیر دوسرے بزرگ از بریگھا مونگیر معرفت جناب عبد المنان صاحب گیلانوی	۰	۰	۶
جناب علی حسن صاحب - بین - پٹنہ	۰	۰	۵
بی بی زاھدہ بیگم صاحبہ سکندرپور - بھاگلپور	۰	۰	۲
جناب احمد محی الدین حسین صاحب نظام آباد دکن	۰	۰	۶
ممبران مسلم فرنڈس ہزاری باغ	۰	۰	۴۲
میزان	۰	۸	۶۹۳

انجمن نعمانیہ لاھور کا چوبیسواں سالانہ جلسہ

انجمن نعمانیہ لاھور کا چوبیسواں سالانہ جلسہ اسکے اپنے مکان واقع بھاٹی دروازہ مقابل تحصیل لاھور میں بتاریخ ۷ - ۸ - ۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع مطابق ۶ - ۷ - ۸ ذیقعد ۸ سنہ ۱۳۳۱ ھ بایام - منگل - بدھہ - جمعرات ہونیوالا ہے جسمیں بفضلہ تعالی مشاہیر - علما - مقررین - شعرا شریک ہوکر حاضرین کو اپنے وعظ فیض سے مستفید فرمائیں گے - برادران اسلام اس محض جلسہ دینی میں جسمیں کوئی دنیاوی شائبہ نہیں ہے شریک ہوکر ثواب دارین حاصل کریں - جو صاحب اپنا تحریری مضمون یا نظم پڑھنا چاہیں وہ قبل از اخیر ستمبر سنہ ۱۹۱۳ ع ارسال فرماویں - جو صاحب شریک جلسہ ہوکر انجمن کی عزت افزائی فرمانا چاہیں ۳۰ - ستمبر سنہ ۱۹۱۳ ع تک مطلع فرماویں *

ھذا بصائر للناس ، و ھدی و رحمة لقوم یوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

ایک ماہوار دینی و علمی مجلہ

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

ماہ شوال سے شائع ہونا شروع ہوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحہ - قیمت سالانہ چار روپیہ مع محصول - خریداران الہلال سے : ۳ - روپیہ

اسکا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ قرآن حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراہم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرے ' جن کی وجہ سے موجودہ طبقہ روز بروز تعلیمات قرآنیہ سے نا آشنا ہوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیہ کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابۂ و تابعین کی ترویج ' آثار سلف کی تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثہ کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھی ہوگا - تا ہم یہ امور ضمنی ہونگے ' اور اصل سعی یہ ہوگی کہ رسالے کے ہر باب میں قرآن حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراہم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر ہوگی ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کی جائیگی - آثار صحابہ کے تحت میں تفسیر صحابہ کی تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قرآن کریم کی تنزیل و ترتیب و اشاعت کی تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرآنیہ کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھی وہی موضوع وحید پیش نظر رھیگا -

اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے سامنے بدفعۃ واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے کہ عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کرسکیں - و ما توفیقی الا باللہ - علیہ توکلت والیہ انیب -

الاتحاد الاسلامی

یعنی مسلمانان ھند کا ایک بین الملی عربی مجلہ

جو

ماہ شوال سے شائع ہونا شروع ہوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیہ ' احیاء لغۃ اسلامیہ ' اور ممالک اسلامیہ کے لیے مسلمانان ھند کے جذبات و خیالات کی ترجمانی ہے -

الہلال کی تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانہ مع محصول ھندوستان کے لیے : ۲ - روپیہ ۸ - آنہ

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پتہ سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET CAL

اصلاح

اٹھویں صدي کے اواخر میں یکے بعد دیگرے چند افسر جو فنون جنگ کے ماہر تھے' مصر سے بھاگ کر حبشہ کیطرف نکل آے - یہاں پہونچکر وہ " حطي " کے درباریوں میں داخل ہوگئے - اونہوں نے ایک فوج مرتب کي ' اور اوسکو تیراندازي ' نیزہ بازي ' تیغ زني' اور شہسواري کے فنون سکھاے - اسکے بعد مصر کا ایک اور افسر فخر الدولہ نامي حبشہ آیا - اسنے حکومت کے دفاتر اور صیغے ترتیب دیے -

اس تنظیم و ترتیب سے ملک میں ترقي و سرسبزي کے آثار ظاہر ہونے لگے - پادشاہ جو پہلے معمولي کپڑوں میں دربار کیا کرتا تھا ' اب ساز و سامان اور تزک و احتشام کے ساتھہ مرکب و جلوس میں نکلنے لگا !

مسلمانوں پر مظالم

حبشہ پر مسلمانوں کے ان متواتر احسانات کا نتیجۂ معکوس یہ نکلا کہ اسحاق بن داود جو اس زمانے میں حبشہ کا بادشاہ تھا مسلمانوں کا سخت دشمن ہوگیا - اوسکے ملک میں جسقدر مسلمان آباد تھے' اونکو طرح طرح کي تکلیفیں پہونچائیں - بے شمار مسلمان مقتول ہوئے' ہزاروں غلام بنا کر فروخت کردیے گیے - اس سے بھي اوسکا دل ٹھنڈا نہوا تو شاہان یورپ کو اوسنے جنگ صلیبي کي دعوت دي ' اور اس مقصد مشئوم کے انجام و اہتمام کیلیے ' حدود بلاد اسلامیہ کي طرف فوجي اقدام شروع کردیا ' لیکن اللہ نے اسے مہلت نہ دي اور عین اس وقت کہ حدود اسلامي کي طرف بڑھ رہا تھا ' فرشتۂ موت کا ہاتھہ اوسکي طرف بڑھگیا !

فوقي اللہ المسلمین شر ذلک -

زیلع کي ریاستۃ اسلامیہ

قریش کا ایک خاندان حجاز سے آکر ایک مدت سے " زیلع " کے شہر " اوفات " میں متوطن ہوگیا تھا - اپنے صلاح و تقوي کي وجہ سے اوسنے مسلمانوں میں شہرت و نیک نامي بہت جلد حاصل کرلي جسکے بعد حسب آئین اسلام اوسکو حق ریاست دیني حاصل ہوگیا تھا - جس بزرگ خاندان کے عہد میں یہ ریاست دیني ' ریاست سیاسي سے متبدل ہوي ' اوسکا نام " عمر معروف بہ شمع " تھا -

چونکہ اس صوبہ کا کثیر حصہ مسلمان تھا اسلیے ضرورت تھي کہ مسلمانوں کے مذاق و احتیاج کے مطابق اس صوبے کي حکومت ہو - اس بنا پر شاہ حبشہ سابق نے عمر شمع کو " اوفات " و اطراف اوفات کا گورنر مقرر کیا -

عمر شمع نے ایک زمانہ تک نہایت نیکنامي و ہر دلعزیزي کے ساتھہ گورنر رہکر اپنا زمانۂ امامت ختم کیا -

عمر شمع کي وفات کے بعد اوسکے چار پانچ لڑکوں نے وراثتاً اس ملک پر قبضہ کیا اور " حطي " کي حکومت نے بھي اسکي تصدیق کردي - ان میں سے ایک کا نام حق الدین اور ایک کا نام صبر الدین محمد تھا ' جو ساتویں صدي کے اواخر میں اوفات پر قابض ہوا -

صبر الدین کے بعد اوسکا بیٹا علي بن صبر الدین امیر شہر منتخب ہوا - علي نہایت بلند حوصلہ اور دانشمند تھا - اوسنے بہت جلد " حطي " کي حکومت بالا سے آزادي اور اپني خود مختاري کا اعلان کردیا - گاؤں اور صحرا کي وحشي آبادي نے جو ایک مدت سے " حطي " کي زیر حکومت تھي ' " علي " کا ساتھہ ندیا اور بالاخر " حطي " نے علي کو جرم اعلان خود مختاري میں

امارت سے معزول کرکے اوسکے بیٹے احمد معروف بہ ارعد کو اوسکا جانشین مقرر کیا ' اور علي کو قید کرکے اپنے ساتھہ لے گیا -

علي آٹھہ برس قید میں پڑا رہا ' لیکن اسکے بعد قصور معاف کیا گیا ' اوفات کي ریاست پر دوبارہ حاکم مقرر ہوا - اور احمد احرب ارعد کو دار الحکومت میں بلا لیا -

احمد حرب ارعد یہاں مدت تک مقیم رہا - یہاں اوسکے تین لڑکے پیدا ہوے جن میں سے ایک کا نام " سعد الدین محمد " تھا - کچھہ دنوں کے بعد " حطي " نے احمد حرب ارعد کو " علي " کے پاس بھیجدیا - یہاں باپ کي ریاست میں کسي پرگنہ کا افسر مقرر کردیا گیا اور آخر اسي خدمت پر ایک لڑائي میں مارا گیا -

احمد حرب ارعد کے بعد اس پرگنہ کي افسري پر اوسکے بھائي ابوبکر بن علي کا تقرر ہوا - احمد حرب ارعد کا ایک بیٹا جسکا نام " حق الدین " تھا ' اپنے دادا علي کے پاس تھا - امور سیاست سے کنارہ کش ہوکر وہ کسب علم میں مصروف ہوگیا -

علي اسکو نہایت حقارت سے دیکھتا تھا اور ہمیشہ اسکو ذلیل حالت میں رکھتا تھا - اسکے چچا " ملا اصفح بن علي " کو بھي حق الدین سے سخت عداوت تھي - اسلیے علي نے حق الدین کي تحقیر و تذلیل کا ایک نیا سامان فراہم کیا ' یعني اسکو ایک پرگنہ کے حاکم کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ گاؤں کے ذلیل اور چھوٹے چھوٹے کاموں پر اسکو لگا دیا جاے -

حسن تقدیر سے یہي سامان تحقیر عزت و شان کا نشان ہوکر چمکا - حق الدین نے اس حقیر فرض کو اس خوبي سے ادا کیا کہ رعایا میں اوسے ایک عجیب و غریب ہر دلعزیزي حاصل ہوگئي اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ رعایا نے پرگنہ کے حاکم کو معزول کرکے حق الدین کو اپنا امیر تسلیم کرلیا ' اور حق الدین نے اس دانشمندي اور عدل و انصاف کے ساتھہ اپني چھوٹي سي حکومت کا انتظام کیا کہ ایک قلیل مدت میں ایک بڑي فوج کي سپہ سالاري کے لائق ہوگیا !!

ملا اصفح کو حق الدین کي یہ گستاخي برداشت نہوسکي - اوسنے "حطي" کو حق الدین کي قوت کي اطلاع دي - "حطي" نے تیس ہزار فوج حق الدین کي تادیب کیلیے ملا اصفح کے پاس بھیجي - حق الدین نے اپني مختصر جمعیت کے ساتھہ ' جسمیں سے ہر شخص حق الدین کا عاشق تھا ' شاہي فوج کا مقابلہ کیا ' اور شکست دي - شکست خوردہ فوج نے دار الحکومت کا رخ کیا - حق الدین نے دار الحکومت تک تعاقب کیا اور بالاخر ملا اصفح مارا گیا -

اس مہم کي کامیابي کے بعد اوسنے اوفات کي طرف مراجعت کي جو زیلع پایہ تخت اور اوسکے خاندان کا مستقر تھا - اوسکا دادا علي زندہ تھا - اپنے بیٹے ملا اصفح کے مرنے کا اوسکو نہایت سخت صدمہ تھا - حق الدین سے اوسکي نفرت اور زیادہ بڑھگئي ' لیکن وہ اپنے دادا کے ساتھہ بکمال عزت و احترام پیش آیا اور اوفات کي حکومت پر جسکا وہ گویا مستحق تھا ' بدستور باقي رکھا -

حق الدین اب پورے صوبہ کا مالک تھا - اسنے اوفات کي جگہ (جو اوسکے لیے ایک مرکز آفات تھا) وصل کے نام سے ایک دوسرے شہر کي بنیاد ڈالي اور اوسکو اپنا مستقر حکومت قرار دیا - وصل کے آگے اوفات سرسبز نہو سکا اور آخر اوفات کے تمام باشندے یہیں آکر آباد ہوگئے -

اعلان جنگ

" حطي " جو اپني شکست سے نادم تھا ' اوسنے متعدد بار حق الدین سے اخذ انتقام کي کوشش کي ' لیکن بیکار گئي کیونکہ

نجاشي جب تک زندہ رہا اوسکے تعلقات آنحضرت سے نہایت عقیدتمندانہ رہے - وہ مسلمانوں کي ہمیشہ امداد کرتا رہا - ام المومنین ام حبیبہ حبش میں بیوہ ہوگئي تہیں ' اور وہیں بالوکالۃ آنحضرت کے نکاح میں آئي تہیں - آنحضرت کي طرف سے ۴۰۰ - دینار انکے مہر کي رقم خود نجاشي نے ادا کي !

جزاء احسان

مسلمان ان احسانات کا معارضہ وفاداري اور حسن اطاعت کے ساتھہ کرتے رہے - اثناے قیام حبش میں جب ایک باغي نجاشي کے مقابلہ میں ہنگامہ آرا ہوا ' تو مسلمانوں نے بادشاہ کیلیے فتح کي دعائیں مانگیں - آنحضرت کے عم زاد بھائي حضرۃ (زبیر) جو عشرۂ مبشرہ میں داخل ہیں ' اسي غرض سے گھوڑے پر دریا کو عبور کرکے میدان میں گئے ' تاکہ معلوم ہو کہ بادشاہ کو ہماري امداد کي احتیاج تو نہیں ہے ؟ نجاشي نے جب وفات پائي تو آنحضرت (صلعم) نے اوسکے جنازہ کي غائبانہ نماز پڑھي -

اس نجاشي کا جانشین مسلمانوں کیلیے بہتر نہ تھا - اوسکے عہد میں مسلمان حبش سے نکل آے - سنہ ۹ ھ - میں جدہ کے سامنے حبشہ کي فوج ظاہر ہوئي تو آنحضرت (صلعم) نے ارادۂ جنگ کي جگہ ۳۰۰ - مسلمانوں کي ایک جمعیت تحقیق حال کیلیے بہیجي ' جو صلح و امن کے ساتھہ واپس آئي

ایک تیغ زن اور زور آور قوم کیلیے کسي ملک پر حملہ کرنے کیلیے یہ کافي وجوہ ہیں کہ اوسنے اوس کے افراد کو تکلیف دي اور اوسکے ملک کي طرف فوجي پیش قدمي کي - لیکن اوس رحم مجسم نے ' جسنے فتح مکہ کے دن یہ کہکر اپنے شقي القلب دشمنوں کو چھوڑ دیا تھا کہ :

اقول لکم کما قال یوسف " لا تثریب علیکم الیوم " — یوسف نے جسطرح اپنے دشمن بھائیوں سے کہا تھا میں بھي کہتا ہوں کہ " آجکے دن میري جانب سے تم پر کوئي ملامت نہیں "

نجاشي اول کے احسانات کو یاد کیا ' اور اپنے پیروؤں کو حکم دیا :

سالموا الحبشۃ ما سالمتکم — " اہل حبش جب تک تم سے مصالحت رکہیں ' تم بھي ان سے مصالحت رکھو "

مسلمانوں نے ایک عالم کو تہہ وبالا کیا - افریقہ کو مصر سے مراکش تک پامال کردیا اور صحراے افریقہ کے ایک ایک گوشہ میں نئي نئي حکومتیں قائم کردیں ' لیکن اپنے وطن کے پاس کا ایک ملک ' جو قوت و استیلاء میں بہت ہي کم درجہ تھا ' جو مذہباً عیسائي تھا ' جو تمدن و تہذیب سے محروم تھا ' جو متعدد بار قبل اسلام اور ایک بار بعد اسلام انکے وطن پر حملہ آور ہوچکا تھا ' انکے عالمگیر سیل فتوحات کي موجوں سے کیونکر محفوظ رہا ؟ ہاں ' اسلیے کہ درمیان میں ایک دیوار روئیں حائل تھي - اور وہ انکے خداے قدوس کا حکم تھا کہ :

ہل جزاء الاحسان الا الاحسان (الرحمن) — نیکي کا معارضہ نیکي کے سوا اور کیا ہے ؟

حبش کے ایک بادشاہ نے مسلمانوں کي ایک چھوٹي سي جماعت کو صرف آٹھہ برس تک پناہ دي ' مسلمانوں نے اس نیکي کا یہہ معارضہ ادا کیا کہ آٹھہ سو برس تک اوسکي ایک انگلي کو بھي اپني مالک گیري کے سنگ گراں سے ٹھیس نہ لگنے دي ' جس سے تمام عالم ٹھوکر کھا کھا کر گر رہا تھا !

تاریخ و اخلاق کا یہ عجب و غریب واقعہ دنیا کو کبھي فراموش نہ ہوگا !

اس ایک واقعہ ہي سے اقوام عالم کو معلوم ہوجانا چاہیے کہ مسلمانوں کي قوم نیکي کو نہیں بھولتي - وہ سات برس کي نیکي کا سات سو برس کي نیکي سے معارضہ ادا کرتي ہے - آج بھي ہمارے حاکموں نے دنیا کے ہر حصے میں ہمارے ان قومي خصائص (نیشنل کیرکٹر) کا تجربہ کرلیا ہے - پھر آیندہ کیلیے بھي کوئي ہے جو مسلمانوں کي اس خصوصیت ملي کا ایک بار اور تجربہ کرلے ؟

ملک حبش

آٹھویں صدي ہجري میں حبش کا ملک ۱۲ - صوبوں پر منقسم تھا - سجرت ' تکرور ' مخرا ' اشاوہ ' داموت ' لامغان ' سہنو ' زنج ' عدل الامراء ' حماسا ' باریا ' زیلع -

پہلا صوبہ زمانہ قدیم میں مقام حکومت تھا جسکا نام پہلے اخشرم اور اہر فرتا بھي تھا - لیکن آٹھویں صدي میں دار الحکومت امخرا قرار پایا جو مرعدي کے نام سے بھي موسوم ہے - آخري صوبہ جو زیلع ہے ' ساحل بحر احمر کے پاس یمن کے مقابل واقع ہے اور اسلیے وہاں عربوں کي کثیر آبادي موجود ہے - عربي نام اس صوبہ کا " طراز اسلامي " ہے -

ان ۱۲ - صوبوں میں سے ہر صوبے میں بادشاہ کی طرف سے ایک نائب تھا جو اپنے صوبے کا بادشاہ ہوتا تھا ' اور خود شاہ اعظم کا لقب " حطي " تھا ' جسکے معني سلطان کے ہیں -

مذہب

ایک قدیم زمانے سے جسکي مدت چوتھي صدي بتائي جاتي ہے ' رومیوں کے عہد حکومت میں مصر کے ذریعہ اس ملک میں نصرانیت داخل ہوئي - یعقوبي فرقہ (Jacobite) جو اسکندریہ میں پیدا ہوا تھا اور جس کا مرکز عہد اسلام میں بھي اسکندریہ تھا ' تمام حبش میں آباد تھا - عہد اسلام میں بھی حبش کا بشپ اسکندریہ ہی کے بطریق کے انتخاب سے مقرر ہوتا تھا -

جب کسي نئے بشپ کے تقرر کي ضرورت ہوتي تھي تو " حطي " والي مصر کے پاس تحائف و ہدایا کے ساتھہ اسکي ایک درخواست بھیجتا تھا - والي ' اسکندریہ کے بطریق کو اسکي اجازت دیتا تھا - وہ ایک بشپ کا انتخاب کرکے اسے حبش روانہ کر دیتا -

ہمارے مضمون کو ساتویں اور آٹھویں صدي سے تعلق ہے - اس زمانہ میں بھي حبش ایک نہایت ہي جاہل اور وحشي ملک تھا - مسلمان سیاحوں کا بیان ہے کہ انھوں نے خواص تک کو کچا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے دیکھا ہے ! کپڑا سیکر پہننا نہیں جانتے تھے ' صرف ایک تہبند باندھلیتے اور ایک چادر اوپر سے اوڑھہ لیتے !

حکـــومت

وحشیانہ اور غیر منظم حکومت وہاں قدیم سے قائم تھي - نہ کاغذات کے دفتر تھے نہ فوج و عدالت اور مال کے صیغے - تحصیل خراج کا کوئي طریقہ اونہیں معلوم ہي نہ تھا - لڑائي کے وقت ادہر اودہر سے لوگ جمع ہو جاتے تھے ' جنکے ہاتھوں میں پرانے طرز کے ہتھیار ہوتے تھے - فوج کے مقتولین کي تعداد معلوم کرنے کا ایک عجیب مضحک طریقہ تھا - کوچ سے پہلے ہر سپاہي ایک پتھر اٹھاکر ایک جگہ رکھدیتا تھا - جنگ سے واپسي کے بعد ہر سپاہي اپنے اپنے پتھر اٹھاکر دوسري جگہ رکھدیتے - آخر میں جتنے پتھر پڑے رہتے اور اونکا کوئي اٹھانے والا نہوتا ' اوسیقدر مقتولین کي تعداد فرض کرلي جاتي تھي !!

وقائق و حقائق

خیز و در کاسۂ زر آب طربناک انداز !
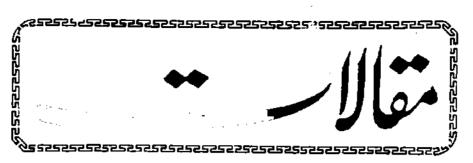
احیاء امۃ المانیہ[1] کی صد سالہ یادگار

جرمنی کا جشن ترقی اور عالم اسلامی کا ماتم تنزل !

تلك القرى ، نقص علیك من انبائها (۷ : ۵۹)

یہ بستیاں ہیں ، جنکے حالات عبرت و موعظت کیلیے ہم تم کو سناتے ہیں !

سنہ ۱۹۱۳ - کے مصائب نے دنیاے اسلام پر قیامت ڈھا رکھی ہے -

لیکن آفتاب کی حدت جب انتہا کو پہونچ جاتی ہے تو زوال شروع ہوجاتا ہے ، حرارت ٹھنڈی پڑنے لگتی ہے ، دھوپ کے استبداد پر سایۂ رحمت غالب آجاتا ہے ، گرمی کو مجبور ہوکر اپنے سرگرم تشددات شخصیہ کی اصلاح کرنی پڑتی ہے ، مظلوم برودت جس سے دوپہر تک سرد مہری کا برتاؤ تھا ، دن کی حکومت میں اب وہ بھی شریک کرلی جاتی ہے ، اور بالاخر اس کی مستقل مزاجی شام ہوتے ہوتے سورج کی تھنڈی گرمیوں کا خاتمہ کردیتی ہے !

اگر یہ سچ ہے تو یہ بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ کمال ضعف و تنزل کی تہہ میں زوال قوۃ و ظلم کی حقیقت مضمر ہے ، اور اگر زندگی کے دن باقی ہوں ، اور اگر ہم اپنی حالت کو بدلنا چاہیں تو اسی عہد ظلم و ستم کو دور امن و راحت کا فاتحۃ الباب بھی بنا سکتے ہیں - انہیں بربادیوں کی چوتیوں پر ایوان ترقی و آزادی بھی تعمیر ہوسکتا ہے -

آج سنہ ۱۹۱۳ ع میں جو حالت ممالک اسلامیہ کی ہے ، سنہ ۱۸۱۳ ع میں یہی حالت جرمنی کی تھی - سنہ ۱۸۰۷ ع کے معاہدہ نے اس ملک کی عزت و عظمت خاک میں ملا دی تھی ، فرانس نے اس کو تباہ کر رکھا تھا ، اسباب ترقی بیکار پڑے تھے ، قوم پر غفلت و جمود طاری تھا ، شریفانہ زندگی بسر کرنے کی حس باطل ہوچلی تھی ، اور پورا ملک ایک بستر خواب غفلت تھا -

یہ تباہیاں ہنوز منتہا کو پہونچنے والی ہی تھیں کہ یکایک قوم بیدار ہوگئی ، اشتداد مرض نے بیمار کو علاج پر آمادہ کردیا ، مجلس " حمیت المانیہ " قائم کی گئی ، اور اس نے فقیہ (عمارہ) یمنی کی زبان میں فیصلہ کیا کہ :

العلم اول محتاج الی العلم
علم سب سے زیادہ علم جنگ کا حاجتمند ہے
و شفرۃ السیف تستغنی عن القلم
اور تلوار کی دھار انسان کو قلم سے بے نیاز کردیتی ہے

پورے پچاس برس بھی گذرنے نہ پائے تھے کہ جتنے لوازم تھے سب مکمل ہوگئے - جرمنی کی نئی ابھری ہوئی قوتیں جوش طاقت سے مضطرب ہو ہوکر جنگ کے لیے اٹھنے لگیں - بالاخر انتقام نے حب قومیت کے ساتھہ مل کر فرانس کو شکست دی - انہیں فرانسیسیوں کے دارالعکومۃ (پیرس) کو گھیر لیا ، جنہوں نے کبھی برلن کو گھیر رکھا تھا ، اور جن کی فتوحات نے پروشیوں کی قومی عظمت تک کو فرنچ گورنمنٹ کا حلقہ بگوش بنا دیا تھا !!

نصف صدی تو یوں بسر ہوئی ، دوسری نصف کا سر آغاز یہ تھا :

(۱) نصف اول میں قوم نے جو مادی طاقت محکم کی تھی اس کو محفوظ رکھنے کے ذرایع بہم پہونچائے گئے -

(۲) علوم و فنون میں حیرت انگیز ترقی کرکے ، اس علمیہ پیشرفت سے قومیت کی بنیاد استوار کی -

(۳) نئے نئے اکتشاف و اختراع سے اپنی قوت بڑھالی -

(۴) تجارت و صناعت کو اس درجہ ترقی دی کہ سارا ملک دولت مند ہوگیا -

(۵) تکثیر آبادی ، توسیع مقبوضات ، اشاعت علم ، نشر تعلیم ، تجارت گاہوں کی تاسیس ، اور مختلف ممالک میں جرمن بستیوں کے بسانے کے کام میں قوم اپنی حکومت کا ہات بٹاتی رہی - وقت کا ایک لمحہ بھی ضائع نہونے دیا ، ہر فرد ملت کو قومی ترقی کی تدبیروں پر عمل کرنے میں نہایت سرگرمی کے ساتھہ انہماک رہا -

تمام یورپ سے جرمنی کا حریفانہ مقابلہ تھا - ہر لحظ یہی استغراق تھا کہ مواد ثروت کیوں کر بڑھیں ؟ اور ان مواد کی حفاظت کے لیے قوم کی جنگی طاقت کس طرح اس حد تک پہونچا دی جائے کہ جرمنی کی فاتحانہ عظمت کو ٹھیس نہ لگنے پائے ؟ ملک بھر میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جو ان اغراض کی تکمیل کے لیے مزدوروں کی طرح دن رات کام میں لگا نہ رہتا ہو -

کوششیں کبھی رائگاں نہیں جاتیں - ضرورت صرف اخلاص و استقامت کی ہے - سعی و تدبیر کا جو سلسلہ شروع ہو وہ مسلسل رہے ، اس کی بنیاد صداقت پر ہو ، اور اس میں زحمتیں پیش آنے سے انسان گبھرا نہ اٹھے - مقدمات مرتب ہونگے تو نتائج لا محالہ ظہور پذیر ہونگے -

جرمن قوم کے سلسلۂ مساعی کا نتیجہ آج تم خود دیکھہ رہے ہو - سو برس قبل کی وہی کمزور جرمنی اس وقت دنیا بھر میں اول درجہ کی طاقت مانی جاتی ہے - تدبیر منزل ، سیاست مدن ، آداب و اخلاق ، نظام معاشرت ، فوج و لشکر ، بحریہ و حربیہ ، علم و ادب ، فنون جمیلہ ، صناعت و تجارت ، غرض کہ ملکی و قومی ترقی کی ہر شاخ اپنے قبضہ میں کرلی ہے - روے زمین کے سلاطین اس کی مداخلت سے خائف ہیں ، سمندر میں اس کا تفوق خطرناک ہوتا جاتا ہے ، طیارات (ہوائی جہازوں) نے کرۂ ہوا کو اس کے قبضہ میں کردیا ہے ، اور جو بیدار کل بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑ رہا

(۱) جرمنی کو عربی میں " المان " کہتے ہیں - " امۃ المانیہ " یعنی جرمن قوم -

حق الدین سے اب جنگ، قسمت سے جنگ تهي - آخر کار حق الدین نے اپنی آزادي و خود مختاري کا اعلان کر دیا ' جسکو حطی سیف ارعد اپني موت تـک نہایت تلخي سے سنتا رہا -

سیف ارعد کے بعد اوسکا بیٹا داود بن سیف تخت نشین هوا - اس عہـد میں حق الدین اطمینـان سے حکومت نکرسکا - ۹ - برس کي حکومت میں شاہ امحرہ یعني " حطی " کے مقابله میں اوسکو بیس سے زیادہ معرکے پیش آئے ' اور بالاخر آخري معرکه (سنه ۷۷۹) میں جاں بحق تسلیم هوا -

حق الـدین کے بعد اوسکا بهائي سعد الـدین ابوالبرکات محمد جانشین هوا - سعد الدین' حق الدین کیطرح شجاع و بہادر تها' لیکن حق الدین کیطرح سریع الغضب اور مستعجل العمل نه تهـا - نہایت آسانی و تدبیر کے ساتهه امور سیاسیه کو انجام دیتا تها - اس طرز عمل نے حق الدین سے زیادہ اوسکو کامیاب بنا دیا - رعایا نے فوج میں داخل هوکر فوج کي تعداد بہت بڑها دي - لڑائیاں اکثر پیش آئیں' مگر سپاهیوں نے همیشه همرکابي کي' اور حکومت کا رقبه روز بروز زیادہ وسیع هوتا گیا -

کثرت اعداد سپاہ کے بعد بهي سعد الدین امتحان شجاعت سے باز نه آیا - ایک بار ۷۲ - سواروں کو لیکر حطي کي فوج پر ٹوٹ پڑا - هزاروں کے حمله میں ۷۲ - سپاهي کب تک کام دے سکتے تهے ؟ گرفتار هوگیا ' لیکن فوراً هي ایک مسلمان سپاهي نے بڑهکر اوسے حبشي فوج کے هاتهه سے نجات دلائي -

اسکے بعد سعد الدین نے اپني منتشر جمعیت کو مجتمع کیا ' اور اس زور سے حمله آور هوا که حطي کي فوج کے پاؤں اکهڑ گئے - مال غنیمت کا وافر حصه هاتهه آیا - چالیس هزار گائیں صرف حصۂ سلطاني میں آئي تهیں !!

سلطان سعد الدین ' جسنے میدان میں بارہا اپني شجاعت و بہادري کا ثبوت دیا تها ' آؤ دیکهیں که اپني پرائیوٹ زندگي میں کتنا بہادر هے ؟

فتح کے بعد سلطان نے اپنا تمام حصه فقرا و مساکین اور اهل حاجت میں تقسیم کردیا اور اتنا بهي اوسکے پاس نه رہا جس سے اوسکے کهانے کا سامان هوسکے - آخر سلطان کي ایک بیوي نے اپنے مطبخ سے کهانا بهیجا !!

سیل بن عنان سلطان کا داماد تها - جسکي ملکیت میں بارہ هزار گائیں تهیں - سلطان نے زکوٰۃ کا حکم دیا لیکن اوسنے تعمیل نه کي - سلطان اوس سے علانیه ناراض هوگیا - یہاں تـک که سلطان کیطرف سے خود قدرت الہي نے اوس سے انتقام لیا اور وہ مع اپنے تمام سامان و دولت کے دشمنوں کے هاتهه گرفتار هوگیا : فسبحـان مـن هـو شـدیـد العقـاب !

الباقي یاتي

الهلال کی ایجنســي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

چگونه رسد لشکرے را گریز ؟

دهاے سیاست

رومانیا کا ابتدائي سکوت اور انتهائي حمله

۱۵ - اگست سنه ۱۳۱ ۹ع کي اشاعت میں مینچسٹر گارڈین لکهتا هے :

فرنیکف فرٹر زئینگ (Frankfurter Zeitung) میں اس عنوان پر بحث کي گئی هے که رومانیا نے جنـگ بلقان میں ابتداء کیوں حصه نہیں لیا ؟ اس کا جواب یه دیا گیا هے که رومانیا کو بلغاریا کے طرف سے یقین دلایا گیا که اس جنگ سے ملـک گیري مقصود نہیں هے - حقیقت میں یه ایک دلچسپ مضمون کا موضوع هے - اس مضمون کا گمنام کاتب ایڈیٹوریل نوٹ میں ایک ایسے شخص کي حیثیت سے روشناس کیا گیا هے ' جسکے معاملات بلقان کے متعلق دقیق و عمیق معلومات ' نہایت اعزاز کے ساتهه سنے جانے کا مستحق قرار دیے گئے هیں - بقول اس مضمون نگار کے ' رومانیا نے گذشته موسم خزاں میں اسلیے کوئي کارروائي نہیں کي که وہ تیار نه تهی - یکم اکتوبر کو اسکے پاس ڈهائي لاکهه پیادوں کي رائفلیں تهیں - یه ایک ایسی تعداد هے جو پانچ آدمی کو وار جنگي حالت پر لانے کے لیے نا کافي تهي - تا هم اگر وہ مداخلت کرنے والي تهی تو اسے ۶ - لاکهه آدمي فراهم کرنے تهے - اسي لیے آسٹریا کے کارخانه اسلحه سازي کو ایک لاکهه مینلیچر ۴۰ - هزار قرابین اور اسی قدر ریوالوروں کی فرمایش فوراً بهیجدیگئی - یه اسلحه ماهوار دوهزار سے تین هزار تـک' اور کل اگست سنه ۱۳ ع تک دیے جانے والے تهے - اس سال کے آغاز میں سلسٹیریا کی بابت بلغاریا اور رومانیا کے تعلقات اسقدر کشیدہ هوگئے که یه مقدار بهي نا کافي معلوم هوئي اسلیے آسٹریا کے محکمه جنـگ کو ترغیب دیگئي که ۷۰ هزار پیادوں کي رائفلیں جو بالکل متروک طرز کي هیں مع ضروري سامان جنـگ کے رومانیا کے هاتهه فروخت کرڈالے اور ان تمام چیزوں کو ۱۰ - دن کے اندر دیدے - آسٹریا کي یه کارروائي مشکل سے اسکي ناطرفداري اور بلغاریا کي خیراندیشي کے (جسکا دعوی کیا گیا تها) موافق تهي - یه قیاس کیا جاسکتا هے که یہي ۷۰ هزار رائفلیں تهیں جس نے بلغاریا کو پیٹرسبرگ کے اتفاق (ایگریمنٹ) سے متفق هونے کي ترغیب دي تهي - همارا مضمون نگار کہتا هے که اسي زمانے میں روماني حکومت نے ۱۱۹ - نورڈین فلیڈ مشین قسم کي توپوں کي - ۱۹۰ - صحرائي توپوں کي ' بیس باٹریوں کے هلکي مارٹر کي توپوں کي' اور دس باٹریوں اور پہاڑي توپوں کي ' جرمني کے مختلف کارخانوں کو اور علی الخصوص توپوں کے سامان کي کثیر مقدار کے لیے کروپ کے کارخانے کو آرڈر دیدیا تها -

ان تمام آرڈروں کي قیمت ۸۰ - لاکهه هوتي هے جو ایوان (چیمبر) نے منظور کرلي - اسکے علاوہ اس نے مارکوني کمپني سے برلن میں کهربائي منارہ روشني (سرچ لائٹ) اور ۱۶ - لاسلکي اسٹیشن حاصل کیے - وہ ان چار تباہ کن جہازوں کي خریداري کے لیے بیچین تهي' جو انگلستان میں طیار هو رهے تهے مگر حکومت برطانیه نے اس پر اعتراض کیا اس لیے اس نے نیپلس (Naples) کے پیٹرسن کے کارخانے میں ۱۱ - لاکهه ۲۰ - هزار کے چار تباہ کن جہازوں کا آرڈر دیا - یه مضمون نگار آخر میں اپنا یه عقیدہ ظاهر کرتا هے که روماني فوج فني اور اخلاقي دونوں نقطه هاے نظر سے اس حالت سے بہت دور هے جو اسکے لیے فرض کي جا رهی هے - یقیناً جنگ کے لیے کوئي جوش نہیں - تشکیل اور ساز و سامان دونوں میں بہت سي ایسي چیـزیں چهوٹي هوئي هیں جنکے وجود کي خواهش کي جا سکتي هے -

شہ ۱۸اء کانپور

لکھنؤ کا مجوزہ جلسہ
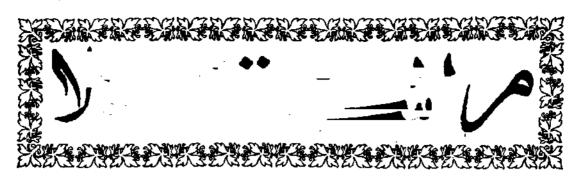
هندوستان کے انگریزی عہد کی آزادی کا خاتمہ

فرمان نادری کا ورود

یہ سب کچھہ راستوں میں هو رها تھا - جلسے کے شامیانے کے ارد گرد بھی پولیس کا مجمع موجود تھا ' تاهم جلسے کے روکنے اور نہ هونے کی نسبت وهاں کوئی اطلاع نہ تھی - لوگ برابر جمع هو رهے تھے اور خواص کی آمد کے منتظر تھے -

لیکن ٹھیک دو بجے جو اعلان میں انعقاد جلسہ کا وقت بتلایا گیا تھا : مجسٹریٹ شہر مع سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چند دیگر افسروں کے رفاہ عام پہنچے اور یہ حکم سنایا :

" هز آنر لفٹنٹ گورنر کے حکم سے یہ جلسہ قطعی طور پر بند کیا جاتا ہے - کسی طرح کی کوئی کارروائی نہ هو اور نہ لوگ جمع هوں "

سید وزیر حسن صاحب نے یہ حکم حاضرین کو سنایا اور لوگ متحیر و متعجب ' متاسف و متنفر ' اس عجیب و غریب حکم و طرز حکم کے اوصاف چنگیزی و اندازهلاکو خانی پر غور و فکر کرتے هوئے واپس گئے - ایسا عجیب حکم ' جس سے بڑھکر قانون کی عزت کو خاک میں ملانے [illegible] ملک آزادی کی صریح توهین کرنے والا حکم انهوں نے اپنی [illegible] بھر میں باستثناء ظلم آباد کانپور ' کبھی نہیں سنا تھا !

مولانا ابو الکلام کا بیان ہے کہ وہ هوٹل میں وقت مجلس کا انتظار کر رهے تھے اور چلنے کے لیے طیار تھے کہ خفیہ پولیس کے ایک " دوست " پہنچے اور کہا کہ جلسہ هز آنر کے حکم سے بند کر دیا گیا ہے - اب آپ شرکت کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں اور اس طرح ان کو اس واقعہ کا علم هوا - پھر انهوں نے ٹیلیفون کے ذریعہ بعض دوستوں سے دریافت کیا اور اس خبر کی مزید تصدیق هو لی ' تاهم وہ تین بجے رفاہ عام آئے - جنگی تیاریوں کی اس عظیم الشان نمائش کا تماشا دیکھا - پنڈال بالکل خالی تھا اور پولیس کے افسر اس حاکمانہ اقتدار کے ساتھہ جا بجا بکمال فخر و غرور متمکن تھے ' گویا یہ شامیانے کی چھت ' کرسیوں کی صدها قطاریں ' اسٹیج کا تختہ ' اور آس کے ارد گرد کا تمام ساز و سامان ' صرف انھی کے قدوم میمنت لزوم کے لیے فراهم کیا گیا ہے !!

چار بجتے بجتے یہ خبر تمام شہر میں پھیل گئی تھی ' اور رفاہ عام میں بالکل سناٹا تھا - تاهم کسی غیر مرئی غنیم اور غیر محسوس دشمن کا خوف و هراس اس درجہ حکمرانان رفاہ عام پر طاری هو گیا تھا کہ غریب پولیس کے سپاهی شام تک وهاں ارنگھتے رهے ' اگرچہ ان کے افسر پتوں کی کھڑکھڑاهٹ اور هوا کی سنسناهٹ سے بھی چونک چونک اٹھتے هونگے !!

صوبۂ متحدہ کا شہنشاہ

ایک زمانہ تھا ' جب قانون محض ایک شخص کی جنبش ابرو اور حرکت زبان کا نام تھا - اور ملک اور قوموں کی قسمتیں اُن هاتھوں میں تھیں ' جن کو آج شخصی حکمرانی کا پیکر جبر و ظلم کہہ کر کوسا جاتا ہے - اور اُن کے وجود کو دنیا اور انسانیت کے لیے ایک لعنت الهی سمجھا جاتا ہے -

ان لوگوں کی مطلق العنانی کے قصے عجیب و غریب هیں - ان کے حکم آناً فاناً هوتے تھے - اور ان کے ارادے کی روک کے لیے دنیا میں کوئی قوت کارگر نہیں هو سکتی تھی -

کہتے هیں کہ وہ زمانہ گیا - دنیا شاد و خرم ہے کہ اب قانون کی حکومت ہے - آئین و دستور کا دور دورہ ہے - رعایا حکومت کی غلام نہیں ' بلکہ ذی روح مخلوق ہے ' جس کا ارادہ قابل تسلیم ' جس کی خواهش مستحق سماعت ' جس کے حقوق مسلم ' اور جس کی آزادی بے روک ہے -

ممکن ہے کہ یہ سچ هو مگر موجودہ حالات کی واقعیت کو تسلیم کرتے هوے اس کی صداقت کا اعتراف مشکل ہے - دور کے واقعات سے قطع نظر کیجیے ' اور تاریخ و حوادث کی ورق گردانی کی جگہ مشاهدے سے کام لیجیے - اگر کانپور میں ایک محترم اور مقدس مذهبی عمارت بجبر گرائی جا سکتی ہے ' باوجودیکہ تمام ملک متفقہ و متحدہ اس کی تقدیس پر مذهباً مصر ہے ' اگر ایک نہتے مجمع کا قتل عام کیا جا سکتا ہے ' باوجودیکہ اس میں آٹھہ آٹھہ برس کے بچے بھی شامل هیں ' اور اگر لکھنؤ کے ایک ذمہ دار جلسے کو جو قانون کے مطابق پوری ذمہ داری اور بغیر کسی راز کے علانیہ منعقد هوتا تھا ' اور هر طرح ایک با قاعدہ اور نا قابل اعتراض مجمع تھا ' بغیر کسی قانونی سبب کے چند لفظوں کے شہنشاهانہ حکم سے بند کر دیا جا سکتا ہے - تو نہیں معلوم - وہ کونسی عہد برطانیہ کی آزادی ہے ' جس کی دیوی کے آگے همارے سروں کو شکر و امتنان کے بار عظیم سے هر وقت سر بسجود دیکھنے کی خواهش کی جاتی ہے ؟ اور وہ کونسی قانونی اور آئینی حکومت ہے جس کی احسانمندی کے طوق سے همارے گلوں کو ایک لمحہ کے لیے بھی رهائی نصیب نہیں هوتی ؟

کیا وہ یہی " آزادی " ہے جس کا جنازہ ۳ - اگست کو کانپور میں اٹھا ؟ کیا وہ یہی آئینی اور قانونی حکومت ہے ' [illegible] تخت شاهنشاهی پر شہنشاہ مطلق سر جیمس میسٹن بہادر رونق افروز هیں ؟

بعض لوگوں کی نسبت تاریخ میں افسوس کیا گیا ہے کہ انهیں جو زمانہ ملا ' وہ ان کے لیے موزوں نہ تھا - اگر قدرت کے کاموں میں بھی ایسا هوا کرتا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ

تھا ' آج قوموں کا ایک عبرت عجیب ہے ! وتعز من تشاء و تذل من تشاء ' بیدک الخیر ' انک علی کل شی قدیر ! (۳ : ۲۶)

سنه ۱۸۱۳ ع کا زمانہ جرمن قوم کی حس و بیداری کا ازلین زمانہ تھا - یہی سال تھا ' جب اول اول ملک میں تحریک زندگی پیدا ہوئی تھی - اس بات کو اس وقت سو برس ہو چکے - اہل جرمنی آجکل اس فکر میں ہیں کہ اس سال (۱۹۱۳ میں) اپنے مبدء حیاۃ (۱۸۱۳ ع) کی یادگار منانی چاہیے ' چنانچہ اس جشن ملی کی طیاریاں بھی نہایت زور شور سے شروع کر دی گئی ہیں -

آہ ' جبکہ دنیا کی قومیں اپنی زندگی کی شادمانیوں میں مصروف ہیں ' تو ہمیں اپنی عظمت مرحوم کے ماتم سے فرصت نہیں - جبکہ ملکوں اور قوموں کی ترقیات و عروج کی یادگاریں منائی جا رہی ہیں ' تو ہمارے سامنے اپنی بربادیوں کی فہرست دھری ہے ' اور حیران ہیں کہ ماتم و فغاں کیلیے اپنے کس زخم کو تازہ کریں ؟

اوروں کو گر گر کر ابھرنے کی خوشی ہے ' مگر ہمارے لیے بام عروج سے خاک مذلت پر گرنے کی دائمی حسرت ہے - اوروں کے حصے میں اگر بہار کی نغمہ سنجیاں آئی ہیں تو کیا مضائقہ ؟ خزاں کے ماتم سے ہمیں بھی فرصت نہیں :

> قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے
> جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

وما ظلمہم اللہ ' ولکن کانوا انفسہم یظلمون !

اگر اس جشن عیش و نشاط میں نامرادوں کی شرکت منحوس نہ سمجھی جائے تو بد بخت ہندوستان کی طرف سے جرمنی کو پیام تہنیت قبول ہو - یہ مبارک باد ایک ایسے ملک کی طرف سے ہے ' جس نے عین اسی زمانے میں اپنا مال و متاع تاراج غفلت کیا ہے ' جبکہ جرمنی نے اپنے برباد شدہ کاروان اقبال کی رونق دوبارہ حاصل کی تھی !

وبلوناہم بالحسنات والسیئات لعلہم یرجعون (ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون)

اور ہم نے انکو اچھی اور بری ' دونوں حالتوں میں ڈالکر آزمایا کہ شاید اب بھی اپنی غفلتوں سے باز آجائیں - اور بیشک اس انقلاب حالت میں عبرت کی بہت سی نشانیاں ہیں صاحبان عقل و فکر کیلیے "

سنه ۱۸۱۴ ع کی جرمنی سے سنه ۱۹۱۳ ع کے ہندوستان کی حالت ملائی جاتی ہے - سوا اسکے کہ وہ با ایں ہمہ مصائب و تنزل ' حاکم تھی ' اور ہندوستان با ایں ہمہ ادعاء اصلاح و نظام ' محکوم ہے - جرمنی میں سنه ۱۹۱۳ ع مبدء بیداری ہوا تھا اور اسی تاریخ سے جرمن قوم میں زندگی کے لیے احساس عمل پیدا ہوا تھا - کیا مناسب نہیں کہ ہندوستان کے لیے بھی سنه ۱۹۱۳ ع مبدء بیداری بنے ؟ تمام فرزندان ملک اس سال سے غفلت اور بے حسی کی زندگی ترک کرکے ملک کی فلاح و نجات کیلیے صرف قومی کا عہد محکم کرلیں ؟ اور قبل اس کے کہ رفتار سیاست اُن کو فنا کر ڈالے ' " لسان الغیب " کی اس حکیمانہ وصیت پر عمل کرنے کے لیے ملک بھر میں اعلان کردیں کہ :

> **خیز و در کاسۂ زر آب طربناک انداز**
> **پیش ازانکہ شود کاسۂ سر خاک انداز**
> **عاقبت منزل ما وادی خاموشان است**
> **حالیا غلغلہ در گنبد افلاک انداز**

ہندوستان کا انتظار غیر مختتم

محافظین برطانیہ کی حکومت (کنسرویٹیو گورنمنٹ) کو آئرلینڈ کے لیے اندرونی آزادی (ہوم رول) کا حق تسلیم کرنے سے انکار تھا - بنائے انکار یہ بات بتائی جاتی تھی کہ آئرش قوم اپنے ملک پر آپ حکومت کرنے کا تجربہ کھو چکی ہے - جب تک یہ صلاحیت پختہ نہولے ' عطائے استقلال کے یہ معنی ہونگے کہ ملک میں فوضویت (طوائف الملوکی) پھیل جائے اور کوئی نظام قائم نہ رہے -

بعینہ یہی صورت حال عرصے سے ہندوستان کیلیے بھی درپیش ہے -

ان دنوں مسٹر گلیڈ اسٹون انگلستان کی وزارت سے مستعفی ہوچکے تھے - اُنہوں نے ایک مشہور تقریر میں اس ایراد کو رد کیا تھا جس کا ایک فقرہ اب تک ضرب المثل ہے - انہوں نے کہا :

" مچھلی کے بچے پانی میں نہ رہینگے تو اُنہیں تیرنا کیوں کر آئیگا ؟ تم اس خوف سے کہ ابھی یہ بچے ہیں کہیں دریا میں ڈوب نہ جائیں ' اُن کو خشکی پر رکھوگے اور سمجھوگے کہ بڑے ہونے پر شناوری کی طاقت آجائیگی تو پھر دریا میں ڈالدینگے ' لیکن اگر ایسا کیا گیا تو یاد رکھو کہ غریب بچے مر جائینگے مگر اُن میں تیرنے کی طاقت کبھی نہ آئیگی - انہیں ابتدا ہی سے پانی میں چھوڑ دو - وہ خود تیرنا سیکھ لینگے "

واشنگٹن نے جب امریکہ کو آزاد کرانے کی ٹھانی تھی تو اس پر بھی یہی اعتراض کیا گیا تھا کہ امریکن قوم آزاد بھی ہوگئی تو کیا ہوا ؟ جب ملک میں تعلیم و تہذیب ہی نہیں ہے تو یہ آزادی سنبھالی کیونکر جائیگی ؟

واشنگٹن نے جن الفاظ میں اس کا جواب دیا تھا ' موجودہ رئیس الجمہور (پریسیڈنٹ) امریکہ ولسن نے بھی اپنی تقریر میں اُنہیں فقرات کا اعادہ کیا ہے :

" ہر ایک قوم میں اپنے ملک پر حکومت کرنے کے فطری مواہب موجود ہوتے ہیں - ضرورت صرف اُن سے کام لینے اور اُن کو نمایاں کرنے کی ہے - ذہنی ترقی بے شبہہ مقدم ہے ' لیکن کیا آج تک کسی قوم کے دماغ محکومیت کے عالم میں بھی تعلیم و تہذیب سے آراستہ ہوے ہیں ؟ تم تعلیم پر زور دیتے ہو مگر نادانو ! حقیقی اور صحیح تعلیم کیلیے بھی اپنی حکومت کی ضرورت ہے "

سوال یہ ہے کہ ان حالات میں ہندوستان کو کیا کرنا چاہیے ؟ رفاہ عامہ کے لیے نظام حکومت میں تبدیلی اور اندرونی آزادی کی کوشش مقدم ہے یا تعلیم و تربیت کی ؟

لوگ کہتے ہیں کہ ابھی صرف انتظار ہی کرنا چاہیے - جب تمام ہندوستان صحیح معنوں میں تعلیم یافتہ ہو جائیگا تو اپنی حکومت کی کوشش بھی کر دیکھینگے ؟ اتنے دنوں تک عدالتیں اگر منشائے قانون پر عمل نہیں کرتیں ' حکام کو مساوات کا حق تسلیم کرنے سے انکار ہے ' قانون ساز مجلسوں میں رعایا کی رائے مغلوب ہے ' سرکاری رائے کی اغلبیت جب چاہتی ہے ملک کے لیے اذیت رساں قانون وضع کردیتی ہے ' حکام جس طرح چاہتے ہیں ہندوستانیوں کے مقابلہ میں قانون کا مفہوم بدل دیتے ہیں ' مساجد گرائی جا سکتی ہیں اور انسانوں کو بے دریغ قتل کیا جا سکتا ہے ' تو با ایں ہمہ کوئی مضائقہ نہیں - ہم کو صرف تعلیم ہی میں مصروف ' اور صرف وقت آئندہ مجہول ہی کا انتظار کرنا چاہیے !!

لیکن یاد رہے کہ لا ینظرون الا صیحۃ واحدۃ فاذا ہم خامدون !

اسئلة واجوبتها

قران کریم اور اصطلاح لفظ کفار

کفار سے مقصود کون لوگ هیں ؟

(جناب مولوي احمد حسین صاحب از گجرات)

حضرت مولانا ! السلام علیکم - جناب اپني تحریر و تقریر کے ذریعہ قوم اسلامي کي جو خدمت عظیم انجام دے رهے هیں اسکا شکریہ ادا کرنا هم لوگوں کي طاقت سے باهر هے - الهلال نے تنها اس ڈیڑہ سال کے اندر جو لٹریچر فراهم کر دیا هے ' وہ گذشتہ پوري نصف صدي میں پوري قوم بهي نہ کرسکي - جناب نے ایک هي وقت میں اور ایک هي رسالہ کے اندر پالٹیکس ' مذهب ' علوم ' لٹریچر ' اصلاح ' تجدید و احیاء ملت ' غرضکہ هر صیغہ میں اعلی سے اعلی اور بهتر سے بهتر مواد فراهم کر دیا هے - آپکي تحریر مبارک کي ایک سطر بهي ایسي نہیں هوتي جو حرز جاں بنا کر محفوظ رکھنے کے قابل نہو - مجهے تو ابتدا سے اسي پر حیراني هے کہ ایک هفتہ کے اندر صدها کاموں کے ساتهہ اسقدر مہلت آپ کو کیونکر مل جاتي هے کہ بیس صفحوں کا ایسا رسالہ مرتب هو جاتا هے ؟ اور اسپر طرہ یہ کہ البصائر کا بهي آپنے اعلان کر دیا هے !

علي الخصوص قران کریم کے متعلق جو کچهہ جناب کے قلم سے نکلتا هے ' اور پهر جس طرح هر پہلو اور هر موضوع بحث میں آپ اس سے مدد لیتے هیں ' اور جیسي نظر اسکي هر آیت اور هر لفظ پر جناب نے کي هے ' اسکو تو سوائے فیض رباني اور موهبت الهي کے نہیں سمجهتا ! کہ کیا قرار دوں ؟ امر بالمعروف ' عہد اضحی ' فاتحۂ سال گذشتہ ' مسئلۂ سود ' اور اور بہت سے مضامین جو شائع هوے هیں ' خدا را اُن سب کو جمع کرکے ایک رسالہ کي صورت میں بهي شائع کر دیجیے - آجتک قران مجید کے یہ معارف و مطالب کسي کے قلم سے نہ نکلے - قران هم روز پڑهتے هیں اور تفسیروں کا بهي مطالعہ کرتے هیں مگر حق یہ هے نہ یہ انداز بحث اور یہ طریق تفسیر بتا[illegible] یا هے اور هر مسلمان کو چاهیے کہ اسکو پورے غور و فکر سے پڑهے اور اپنے پاس رکهے -

پچهلے هفتے " کشف ساق " کے متعلق جو مضمون شائع هوا هے اور جسکي سرخي " وقت ست کہ وقت برسر آید " هے ' اسکو خاکسار نے نہایت دلچسپي اور شغف تمام سے پڑها - البتہ ایک امر کے متعلق مجهکو خدشہ هے - نہایت ممنون هونگا اگر چند سطور لکهکر تشریح فرما دیں -

مضمون کے دوسرے نمبر میں جہاں آیات کے نتائج پر نظر ڈالي هے ' وهاں جا بجا " کفار " کا لفظ آیا هے اور جس حالت میں کہ وہ تخلف عہد کریں ' انکي عدم اطاعت پر زور دیا هے - دریافت طلب امر یہ هے کہ " کفار " سے مراد کون لوگ هیں ؟

نیز ان آیات میں جن لوگوں کي طرف اشارہ کیا گیا هے اور جس وقت کي خبر دي گئي هے وہ بهي ابهي صاف نہیں هوا اور تشریح مزید کي ضرورت باقي هے -

میں نہایت ممنون هوں اگر اس عریضہ کو بجنسہ الهلال کے کسي گوشے میں جگہ دیکر مجهے سرفراز فرمائیں - اور ساتهہ هي جواب بهي مرحمت فرمادیں - گو میري تحریر اس قابل نہو' تاهم جناب کو میرے دل پر نظر رکهني چاهیے ' جو سچي محبت و عقیدت کي وجہ سے ضرور مستحق توجہ هے -

الهـــلال

جناب کے اصرار سے مجبور هو کر والا نامہ بجنسہ درج کر دیا گیا ' ورنہ جناب کو معلوم هے کہ فقیر اس قسم کي تحریرات کے اندراج سے عموماً معذرت خواہ هوتا هے - آپ حضرات اپني بزرگي اور حسن ظن کریمانہ سے اظہار لطف و نوازش فرماتے هیں ' مگر یقین فرمائیے کہ اس سے ایک طرف تو میري شرمندگي بڑهتي هے ' کہ اپني قدر و قیمت سے واقف ' اور اپني نا رسائیوں اور کوتاهیوں کو دیکهہ رها هوں - دوسري طرف ڈرنے لگتا هوں کہ کہیں ایسي صداؤں کي اشاعت میرے نفس شریر کو مدح و ستایش کا خوگر اور طالب نہ بنا دے کہ نفس انساني کیلیے اس غذاے مہلک سے بڑهکر اور کوئي شے انگیز نہیں - اسکے دسائس مخفي ' اور اسکا فتنہ سخت و شدید هے ' اور فتنہ گو خوابیدہ هو مگر یہي صدائیں تو هیں جو اُسے بیدار کرنے والي هیں !

سلف صالح نے اپني خدمات کا نمونہ همارے سامنے رکهدیا هے - اپني هستي هي کیا هے کہ خدمت کا نام لیں اور اُمة مرحومہ کي شکر گذاري کو اپني طرف منسوب کریں ؟ خدمت ملت کي شرطیں بڑي کٹهن هیں ! اور اصلي منزلیں تو دور هي هیں - سب سے بہتر یہ هے کہ هم ایک دوسرے کیلیے دعا مانگیں کہ اس شرف عظیم و عزت جلیل کا ایک ادنے درجہ هي همیں نصیب هو جاے !

معافي خواہ هوں کہ جناب کے ارشاد کي پوري تعمیل سے مقصور رها اور تمہید کا کچهہ حصہ اشاعت سے رهگیا - الهلال کے صفحات قوم کیلیے هیں - مدحت اشخاص کیلیے نہیں هوسکتے -

" کفار "

قران کریم کے متعلق صدها مباحث ایسے هیں ' جن پر ارباب علم کیلیے بہت کچهہ غور و تدبر ابهي باقي هے - ازانجملہ ایک مبحث اهم " کشف ساق " کے مفہوم و مقصود کا بهي هے ' جسکا ذکر متعدد آیات میں کیا گیا هے - اس مضمون میں بعض مستفسرین کي تحریک سے کوشش کي گئي تهي کہ اِن آیات کي تفسیر اسلوب و تحقیق جدید کے ساتهہ کي جاے - مگر در اصل وہ مضمون ابهي نا تمام هے اور متعدد مباحث بیان میں آنے سے رهگئے هیں -

مثلاً ان آیات کا محمل اصلي ' کہ اسکے متعلق نہایت اهم مباحث هیں - ان تمام آیات میں خدا تعالی نے اُن لوگوں کے ارادوں اور کاموں کي نامرادیوں کي خبر دي هے ' جو دین الهي کي بغض و عداوت میں مسلمانوں کو مٹانے کي کوشش کرتے تهے یا کوشش کرینگے - اور پهر اُن لوگوں کے وہ تمام خصائل رذیلہ ایک ایک کرکے بیان کیے هیں ' جنکي مضمون مذکور کے دوسرے نمبر میں دفعہ وار تشریح کي گئي هے ' اور جنمیں تخلف عہد و میثاق کي خصلت پر علي الخصوص زور دیا گیا هے -

آیات کریمہ کا مورد

آغاز عہد نبوت میں معاندین اسلام نے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کیے ' انکي تباهي و بربادي کي جیسي کچهہ تدبیریں کیں ' دین الهي کي تحقیر و اهانت میں جس شوخي و بے باکي سے کوشاں رهے ' اور پهر جس طرح اپنے تمام عہدوں کو توڑا ' هر وعدے کي خلاف ورزي کي ' اپنے زیر دست مسلمانوں کو سخت سے سخت ایذائیں دیں ' اور باوجود الله کے بار بار مہلت دینے اور طرح طرح کي آیات بینہ و قاهرہ کے دکهلانے کے ' وہ اپني شیطنت و طغیان سے باز نہ آے ' اُن تمام امور کي طرف ان آیات میں مفصل اشارات کیے گئے هیں -

یہ زمانہ مسلمانوں کي غربت و بیکسي اور محکومي و زیر دستي کا تها - خدا نے انکو روکا کہ وہ اپني غربت کي وجہ سے دل شکستہ

سرجیمس میسٹن کی حالت ضرور قابل همدردی هے - ان کے شاهنشاهانه امنگوں اور مطلق العنانه ولولوں کو دیکهه کر هر شخص افسوس کرے گا که ان کے ظهور میں کارکنان قضاؤ قدر نے یقیناً بهت دیر کی - بهتر تها اگر ان کو قرون مظلمه کی حکمرانی کا دور نصیب هوتا - تاکه ایک طرف تو اس " مذهبی جنون " کے کرشمے بهی پوری طرح نظر آجاتے' جس کی نسبت ان کا دعوای هے که ۳ - اگست کو انهوں نے کانپور میں دیکها - اور ساتهه هی عالم انسانیت پر حکمرانی و مطلق العنانی کا بهی اصلی اور کامل موقعه مل جاتا - پهر سب سے زیاده یه که " الهلال " کی خلش بهی مخل فرمانروائی نهوتی - اگر یه نهوتا تو کم ازکم انهیں تاتارکا دارالخلافه تو نصب هوتا - افسوس که قدرت نے ان کے ساتهه انصاف نهیں کیا !

الهـــلال

سچ یه هے که هر حکومت پر مصائب و مشکلات کے دور آیا کرتے هیں' اور هر خیر خواه حکومت برطانیه کو رونا چاهیے که سرجیمس مسٹن کے هاتهوں وه دوران کی حکومت پر طاری هوگیا - کوئی غلطی اس غلطی سے زیاده سخت اور خطرناک نهیں هو سکتی' جس ایک غلطی کی وجه سے هزاروں غلطیوں کا دروازه کهل جاے' اور ایک ٹهوکر ایسی لگے که اس کے بعد چلنے والے کو اٹهنا عیب هی نه هو -

ایسی هی غلطی تهی' جو مسٹر ٹائلر نے کی اور آسکی حمایت پر سرجیمس میسٹن آٹهه کهڑے هوے - اب یه غلطی بغیر مدها غلطیوں کو اپنے دامن میں لیے سرجیمس مسٹن کو نه چهوڑے گی - انهوں نے بهی غلطیوں کے دیوتا کے آگے سر اطاعت خم کر دیا هے' اور جدهر وه لے جانا چاهتا هے' خاموشی کے ساتهه جا رهے هیں - ایک پوری قوم' ایک پوری جماعت' چیخ رهی هے که مسجد کا متنازعه فیه حصه مسجد میں داخل هے اور یه ایک همارا مذهبی مسئله هے جس کو هم نے سمجهه لیا هے' مگر بااین همه وه کهے جا رهے هیں که نهیں' تمهارے مذهب کا فیصله کرنیوالا میں خود هوں حد که تم بدبخت !

ایک معزز ترین اخبار کا ایڈیٹر کان پور جاتا هے - اور به حیثیت اخبار کے ایڈیٹر هونے کے زخمیوں اور قیدیوں کو دیکهنا چاهتا هے - لیکن اس سے کها جاتا هے که اس کا کانپور میں قیام بهی گوارا نهیں اور جب سبب پوچها جاتا هے تو کوئی وجه نهیں بتلائی جاتی - " الهلال " میں مسئله مسجد کے متعلق صرف دو مضمون نکلے هیں - ایک انهدام سے پهلے اور ایک بعد - یقیناً دونوں میں مسجد کے احترام دینی کو هر مسلمان کا فرض اور اس کے لیے انتهائی سعی و مجاهده کو ضروری بتلایا گیا هے' لیکن اگر ایسا بتلانا هی بغاوت انگیزی میں داخل هے' تو سرجیمس مسٹن کو اعلان کر دینا چاهیے که خود اسلام هی ایک بغاوت انگیز مذهب هے اور دنیا میں صرف ایڈیٹر " الهلال " هی نهیں' بلکه چالیس کروڑ مجرمین بغاوت موجود هیں - وه کس کس پر برهم هوں گے ؟

پهر وه کونسا بغاوت و فساد کا منتر تها جو ایڈیٹر " الهلال " جیل خانے کے اندر پهونک دیتے' اور چند قیدی یکایک ایک عظیم الشان ضخیم فوج بن جاتے اور پهر مسٹر ٹائلر کے بنگله کا محاصره کرلیتے ؟ لکهنؤ میں ایڈیٹر " الهـــلال " کا قیام کوئی راز نه تها' کانپور کے مقدمات کی اعانت اور حالات کی تحقیق ان کا ایک کهلا مقصد تها - جلسه ذمه دار اشخاص کے دستخط سے هوا تها' اور اس کا مقصد سوا چنده جمع کرنے کے کچهه نه تها - آج برسوں سے ایڈیٹر " الهـــلال " هیجان تقریریں کرچکے هیں - کلکته میں ایک ایک لاکهه آدمیوں کے مجمع میں انهوں نے تقریر کی هے اور اسی واقعه کے متعلق ایک دن پهلے دهلی میں تقریر کرچکے تهے - پهر آج تک کوئی بلوه' کوئی هنگامه' کوئی بغاوت' کوئی بد امنی وقوع میں آئی که لکهنؤ کے ایک ذمه دار مجمع میں پیدا هو جاتی ؟ کیا یه پبلک کی ایک نا قابل برداشت توهین نهیں هے ؟ اور کیا اس سے بڑهکر بهی کسی قوم اور جماعت نے معزز ارکان کی نیتوں اور مقاصد پر حمله هوسکتا هے ؟ اگر واقعی لکهنؤ کے مجمع سے فساد کا اندیشه تها' تو وه " عظیم الشان حکمران قوم " کس لیے هے جو ایک صدی سے یهاں حکومت کر رهی هے ؟ پولیس کا فرض تها که وه دفع فساد کا پورا انتظام کر دیتی اور جتنی زیاده سے زیاده اپنی تعداد مجمع کے اندر چهپا سکتی' چهپا دیتی - لیکن ایک با قاعده جلسے کو عین اجلاس کے وقت روک دینا قانون اور حریت عامه کی صریح توهین هے -

نتـــائـــج

تاهم وقت اور حالات کے ممنون هیں که جو کچهه هوتا هے' اس میں همارے لیے فوائد اور نتائج کا کافی ذخیره هوتا هے - اگر لکهنؤ میں جلسه منعقد هوتا تو بهی مفید تها' اور اب جو روک دیا گیا تو اس سے زیاده مفید هے - برسوں کی سعی و کوشش اور بڑے بڑے مجمعوں کی پرجوش تقریروں سے زیاده ایک امتحان کی سختی دلوں کے لیے موثر هوتی هے - جلسے میں لوگ مصیبت زدگان کانپور کے لیے چنده دیتے' مگر جب انهوں نے سنا که جلسه جبراً روک دیا گیا تو انهوں نے چنده سے بهی زیاده ایک قیمتی شے انهیں دے دی -

حق کو جتنا دباؤ گے اتنا هی زیاده ابهرے گا' اور یه گیند جتنی سختی کے ساتهه پهینکا جا ئگا اتنی هی تیزی کے ساتهه اچهلے گا - آگ اگر بهڑکی هے تو اس کے لیے پانی کی ضرورت هے' مگر افسوس که سرجیمس مسٹن تیل چهڑک رهے هیں - لکهنؤ کے جلسے پر حکومت چل سکتی تهی اس لیے بند کر دیا گیا' لیکن شاید ان کروڑها دلوں پر حکومت کام نهیں کرسکتی جو اس کا اثر همیشه کے لیے اپنے ساتهه لے گئے - زبان نه رک سکتی هے اور نه قلم چپ هوسکتا هے - سرجیمس میسٹن کس کس جلسے کو بند کریں گے' اور کس کس کے قلم سے هراساں هوں گے ؟ یه ایک نهایت افسوس ناک تجربه هے جو پچهلے کرچکے هیں' اور مبارک هو سرجیمس میسٹن کو' جو آگ سے کهیلنے کے لیے تیار هوگئے هیں !!

عـــام خـــیال

عام لوگوں نے اس واقعه کو کس نظر سے دیکها ؟

سب سے پهلے تو انهیں اس کا افسوس هے که سید وزیر حسن صاحب نے اس حکم کی ترجمانی کی عزت اپنے سر کیوں لی ؟ اگر یه حکم دینا هی تها تو مجسٹریٹ صاحب بهادر خود لوگوں کو دے دیتے - حکم سنانے کے لیے حلق اور زبان کی ضرورت تهی اور یه سید وزیر حسن صاحب کی طرح سٹی مجسٹریٹ کے پاس بهی موجود تهی -

پهر ان کا عام خیال یه هے که سرجیمس میسٹن اس طرح کی کارروائیوں کے ذریعه مقدمات کی اعانت سے مسلمانوں کو باز رکهنا چاهتے هیں' اور مقصود یه هے که کافی طور پر چنده جمع نه هوسکے - کیونکه یه ظاهر هے که روپیه کی فراهمی هی سے مقدمات کی پیروی هو سکتی هے اور مقدمات کے چلنے هی سے واقعه مسجد کے اسرار و خفایا کهل سکتے هیں -

(مراسله نگار " زمیندار " لاهور)

فکاهات

(۱)

آپ ظالم نہیں زنہار ، پہ ہم ہیں مظلوم!!
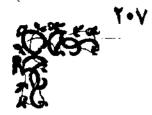
ہم غریبوں کو نہ پہلے تھا ، نہ اب ہے انکار * کہ ہر اک شہر میں ہے آپ کے انصاف کی دھوم
یہ بھی تسلیم ہے ہم کو ، کہ یہ جو کچھ کہ ہوا * اس میں ملحوظ رہے عدل کے آداب و رسوم
آپ قانون کی حد سے نہ بڑھے اک سر مو * فیر کا حکم دیا آپ نے جب بہر هجوم

* * *

یہ حقیقت بھی مگر قابل انکار نہیں * کہ بہ یک چشم زدن صرت کو تھا ان عموم
گولیاں کہا کے جو گرتے تھے جوانان حسین * سب یہ کہتے تھے : قیامت ہے کہ جھڑتے ہیں نجوم
گولیوں کے تھے نشان ممبر و محراب پہ بھی * بسکہ درکار ہیں مسجد کے لیے نقش و رسوم
جا بجا خون سے مسجد ہے نگارین اب تک * یہ وہ صنعت ہے کہ تا حشر نہ ہوگی معدوم !
پا بہ زنجیر تھے مجرم بھی ، تماشائی بھی ، * اور پولیس کو یہ تھا عذر ، کہ ہم ہیں محکوم !

واقعہ یہ ہے غرض ، کوئی نہ مانے ، نہ سہی ،
" آپ ظالم نہیں زنہار ، پہ ہم ہیں مظلوم "

(۲)

" وضو خانہ "

گفتی کہ " وضو خانہ " بہ تعظیم نیرزد
زان روے کہ آن خانہ نہ مسجد ، نہ کنشت ست
ما بندۂ فرمان تو ہستیم ولیکن :
" معشوق من آنست ، کہ نزدیک تو زشت ست " ! !

(۳)

بمبئی کی وفادار انجمن

ایک دن تھا کہ وفا داری مسلم کی متاع * ہر جگہ عام تھی اور نرخ میں ارزانی بھی
دفعۃً ہو گئی ہنگامۂ بلقان میں گم * قوم کو سخت مصیبت تھی پریشانی بھی
ہاں آنے کا تو کیا ذکر پتہ تک بھی نہ تھا * ڈھونڈھنے والوں نے گو خاک بہت چھانی بھی

* * * *

ہو مبارک تجھے اے بمبئی اے نازدکن ! * کہ تیرے تاج میں ہے طرۂ سلطانی بھی
تیرے بازار میں وہ یوسف گم گشتہ ملا * جسکا مشتاق تھا خود یوسف کنعانی بھی
یہ الگ بات ہے اندھوں کو نہ آے وہ نظر * گو اسی زمرہ میں ہے (یوسف ثوبانی) بھی

(وصاف)

هوکر مایوس نه هو بیٹھیں ' اور مخالفین حق و صداقت سے ذرا بھی نه ڈریں - بعض ضعفاء ملت تھے جنکے اعزا و اقارب مکۂ معظمه میں تھے - وہ ڈرتے تھے که قریش اِنکی دشمنی کا اُنسے بدله نه لیں - بعض لوگوں کے عزیز و قریب حالت کفر میں تھے ' اور یه اُنسے عزیزانه نامه و پیام رکھتے تھے ' اور اس طرح دشمنوں کو انکے ذریعه حریف کے ارادوں اور حالتوں کی خبر مل جاتی تھی - (سورۂ ممتحنه) اور (عمران) میں ایسے لوگوں کو اس سے سختی کے ساتھه روکا ہے اور اِن آیات میں بھی اس طرح کی کارروائیوں سے باز رهنے پر زور دیا ہے - کیونکه جن لوگوں کو الله ' اسکے رسول ' اسکے مومنوں ' اور حق و صداقت کی محبت و متابعت کا دعوا ہے ' انھیں سزا وار نہیں که اسلام کے اُن دشمنوں سے تعلقات رکھیں اور انکی اطاعت و پیروی کریں ' جنھوں نے پیروان اسلام کو گھر سے نکالا هو ' انکے چین اور ارام میں خلل ڈالا هو ' وعدے توڑے هوں ' عهد و پیماں کا پاس نه کیا هو ' اور دین الہی کے ساتھه علانیه تمسخر و استہزا کرتے هوں - پس کہا که جو ظالموں کا ساتھه دیگا ' اسکا شمار بھی ظالموں کے ساتھه هوگا -

کشف ساق

اسکے بعد پھر مومنین مخاطبین کی تسکین و طمانیۃ کیلیے حق کی فتح اور باطل کے خسران کی جابجا خبر دی ' اور ایک خاص فیصله کن وقت کی طرف اشارہ کیا جو بہت جلد آنے والا ہے ' اور جو زیردستوں کو بالا دست ' محکوموں کو حاکم ' مفتوحوں کو فاتح ' حاتم گزاروں کو عیش فرما ' اور خاک مذلت پر لوٹنے والوں کو عرش جلال و عظمت پر متمکن کردیگا !!

یہی دن هوگا ' جبکه شدت و کرب کی پنڈلی برهنه هوجائیگی - سختی و عذاب کا چہرہ بے نقاب هوجائیگا ' ظالموں کو سرافگندگی کی دعوت دی جائیگی لیکن یه انکی طاقت سے باهر هوگا :

یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون - خاشعة ابصارهم ترهقهم ذله ' و قد کانوا یدعون الی السجود و هم سالمون !

اُس وقت انکی آنکھیں ذلت و شرمندگی سے جھکی هونگی - چہرے ذلت و نکبت سے مسخ هونگے - یه وهی مغرور کفر و عدوان تھے که انھیں الله اور اسکے احکام کے آگے جھکنے کی دعوت دی جاتی تھی اور یه اچھے خاصے صحیح و سالم تھے ' مگر شیطان کی ڈالی هوئی باگ اتنی سخت تھی ' که انکے سروں کو جھکنے کی اجازت نہیں دیتی تھی !

معجزۂ قرانی

یه پیشین گوئیاں ایک ایسے عہد غربت میں کی گئی تھیں ' جبکه مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ تھا ' اور فتح و کامرانی ایک طرف ' انکو کسی گوشے میں چین سے بیٹھنے کی بھی مہلت نه تھی -

مگر نصرۃ الہی کے معجزات ایسے هی حالتوں میں عقول و اذهان انسانیه کو دعوت عجز و اعتراف دیاکے هیں - تا قدرتوں کی فرماں روائی کا اعلان ' اور قوۃ الهیه کے جلال و جبروت کا اظہار هو - یه ایک وعدۂ الہی تھا جو کمال بے سرو سامانی کے عالم میں کیا گیا تھا '

لیکن : وکان وعداً مفعولا - تھوڑے هی دنوں تک دنیا کو منتظر رهنا پڑا - یکایک واقعات و حوادث کا صفحه الٹا ' اسلام کی غربت اولی کا دور ختم هوا ' ملائکۂ فتح و نصرت کے نزول سے خدا کی زمین بھر گئی ' اور هجرۃ نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے ... سال (فتح مکه) کا معرکه پیش آیا - یہی وہ فیصله کن دن تھا ' جسکی اِن آیات میں خبر دی گئی تھی ' اور یہی وقت موعود تھا ' جبکه " کشف ساق " کی حقیقت بے نقاب هونے والی تھی - خدا کا جھنڈا بچھا ' کفر کی فوج کو هزیمت هوئی - محکوم حاکم ' مفتوح فاتح ' زیردست بالا دست ' مطیع مطاع ' ضعیف زور آور ' اور پرستاران اصنام و طواغیت کی جگه عباد الله المخلصین کا دور خلافة و فتح مندی شروع هوا : فسبحان الذی اذا اراد شیأ ان یقول له کن ' فیکون !!

پس فی الحقیقت اِن آیات میں جو خصائص خبیثه و رذیله و خصائل ردیه و رذیله بیان کیے گئے هیں ' وہ اپنے مورد اول کے اعتبار سے مشرکین مکه کے متعلق هیں ' اور اُن میں انقلاب حالت کی جو خبر دی گئی ہے ' وہ ایک پیشین گوئی تھی ' جس کا ظہور جنگ بدر هی سے شروع هوگیا تھا - پھر فتح مکه کے بعد اعلان هوا ' اور اسکے بعد اسلام کے ظہور عام ' خلافۃ اسلامیه کے قیام ' فتح ممالک و بلدان ' و خسائر اهل کفر و طغیان سے روز بروز زیادہ متحقق و متیقن هوتا گیا ' اور انشاء الله تا قیام قیامت اسکے اعجاز و خوارق ظاهر هی هوتے رهیں گے -

خصائص مخصوصۂ کلام الله میں سے ایک ممتاز خصوصیت یه ہے که اسکے اکثر بیانات و تنزیلات گو خاص مواقع و حالات سے متعلق هیں ' لیکن انکا انطباق اصولاً هر زمانے میں هوتا رها ہے - پس اِن آیات میں بھی جو امور بیان کیے گیے هیں ' گو وہ کفار مکه اور فتح بلدامین کے متعلق تھے ' مگر انکی صداقت آج بھی ویسی هی ہے ' جیسی ابسے تیرہ سو برس پہلے تھی -

تحقیق اطلاق لفظ کفار

رها آپ کا یه سوال ' که " کفار سے مراد وهاں کون لوگ هیں ؟ " تو یه تمام تفصیل بھی اسی لیے تھی تاکه مطالب بالکل واضح و بین هوجائیں - کفار سے وهاں مراد خاصکر مشرکین مکه هیں - انھی سے اسلام کا مقابله تھا - انھیں کے مظالم کا یوم الحساب آنے والا تھا ' اور انھیں کے مواعید و مواثیق مکذوبه تھے ' جنکا بار بار ظہور هوا تھا ' اور ضرور تھا که انکے نتائج سے وہ دوچار هوں - اور پھر انکے علاوہ اسلام و مسلمین کے ساتھه یه سلوک اور جس گروہ کا هوگا ' انشاء الله وہ اس وعید الہی کا مستحق هوگا -

اهـــل کتـــاب اور کفار

قران کریم کا مطالعه کیجیے تو بادی نظر واضح هوجائیگا که اس نے اس بارے میں خاص اصطلاحات مقرر کردی هیں اور هر جگه انھیں کو استعمال کیا ہے - قرآن کریم کی اصطلاح میں " کفار " کے لفظ سے عموماً مشرکین مکه مراد هوتے هیں - یہود و نصارا کیلیے اُس نے " اهل کتاب " کی اصطلاح قرار دی ہے ' اور یه اسکی ایک رعایت خاص ہے جسکے ذریعه اُس نے عیسائیوں اور یہودیوں کو عام مشرکین کے مقابلے میں امتیاز بخشا -

تمام قرآن کریم کا مطالعه کر جایئے هر جگه یہود و نصارا کو " اهل کتاب " اور عام طور پر مشرکین و عبدۃ الاصنام کو " کفار " کے لفظ سے مخاطب پائیگا - یه ضرور ہے که قران کریم نے الوهیت مسیح کے اعتقاد ' حضرت مریم کی پرستش ' اور قتل انبیاء و مرسلین کو صریح طور پر کفر کہا ہے ' لیکن ظاهر ہے که اس سے بڑھکر اور کیا کفر هوسکتا ہے اور شرک کے معنے صرف بتوں کے پوجنے هی کے نہیں هیں بلکه انسانوں کی پرستش بھی اسمیں داخل ہے -

لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح ابن مریم (٥ : ٧٦) — بیشک ' جن لوگوں نے کہا که خدا نے مسیح ابن مریم کی صورت میں ظہور کیا ' انھوں نے صریح کفر کیا -

پھر اسکے بعد کہا : لقد کفر الذین قالوا ان الله ثالث ثلاثه - اور اس طرح اقانیم ثلاثه کے اعتقاد کو کفر قرار دیا -

ان تمام مواقع میں انکے اعتقادات کو کفر قرار دیا ہے ' تاهم خود انکو " کفار " کے لقب سے ملقب نہیں کیا گیا -

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوری ... بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ... ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے ... سے ... ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

... مسیحا کا ... بخار

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ... بخار - بھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

ڈاکٹر ... ۲۰،۱

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[۳۶]

خضاب سیہ تاب

ہمارا دعویٰ ہے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد ہوے ہیں، ان سب سے خضاب سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ ہم پر کیا جاویگا ہم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بھورے یا سرخی مائل ہوتے ہیں - خضاب سیہ تاب بالوں کو سیاہ بھونرا کردیتا ہے - دوسرے خضاب مقدار میں کم ہوتے ہیں - خضاب سیہ تاب اسی قیمت میں اسقدر دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کی بو ناگوار ہوتی ہے - خضاب سیہ تاب میں دلپسند خوشبو ہے - دوسرے خضابوں کی اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتی ہیں، اور دونوں میں سے دو مرتبہ لگانا پڑتا ہے - خضاب سیہ تاب کی ایک شیشی ہوگی، اور صرف ایک مرتبہ لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا ہے، اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیہ تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا ہے، اور دو چند قیام کرتا ہے - بلکہ پھیکا پڑتا ہی نہیں - کھونٹیاں بھی زیادہ دنوں میں ظاہر ہوتی ہیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت ہوجاتے ہیں - خضاب سیہ تاب سے بال نرم اور گنجان ہوجاتے ہیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا کہ اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد ہوا - یہ خضاب بطور تیل کے برش یا کسی اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے - نہ باندھنے کی ضرورت نہ دھونیکی حاجت - لگانے کے بعد بال خشک ہوے کہ رنگ آیا - قیمت فی شیشی ایک روپیہ زیادہ کے خریداروں سے رعایت ہوگی - محصول ڈاک بذمۂ خریدار - ملنے کا پتہ :

کارخانہ خضاب سیہ تاب کٹرا دل سنگہ - امرتسر

[۲۰]

ریویو آف ریلیجنز - یا مذاہب عالم پر ... ر

اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنیوالا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو دست بدست دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچہ کسی زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جو ... سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر وب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جو مذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھتے ہیں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتی ہے - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے حالانکہ قیمت انگریزی پرچہ ۳ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۳ آنہ اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں -

تاریخ حیات اسلامیه

[illegible] اتان هند کا ایک ورق

[illegible] کانپور اعلی الله مقامهم!

جناب ضیا الدین احمد صاحب طالبعلم تعبد بنص ضلع مظفر نگر -

اسجگه عید گاه میں چنده کانپور کی تحریک کیگئی - غریب مسلمانوں نے حرارت دینی سے کام لیکر اپنی بساط سے بڑھکر کام کیا اور چند منٹوں میں ۳۱ - ۹ جمع هوگیا - ازراه کرم ان سطور کو اپنے اخبار میں جگه دیجئے - رقم عنقریب روانه کردیجائیگی -

(جناب معین الدین احمد صاحب قدوائی ندوی -)

چونکه میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا اس لئے پہلے جو کچھه مجهه حقیر سے اسلام کی خدمت هوسکی حتی الوسع ناچیز اور ذلیل رقموں سے کی اور لوگوں سے کہه سنکر جو کچھه بھی ممکن هوسکا آپ کے خدمت میں ارسال کیا -

اب پھر اپنی بے خانماں ماؤں اور بہنوں کیلئے اپنی جیب خاص سے بچابچاکر اس حقیر رقم (تین روپیه) کا منی آرڈر اس خط کے ساتھه ارسال خدمت عالی کرتا هوں اور انشا الله آینده بھی جو کچھه ممکن هوا بھیجونگا -

۲۰ اگست کاپرچه هم چند آدمی سن رهے تھے - اوس میں مظلومان کانپور کے لیے چنده کی تحریک پڑھکر لوگوںمیں فی الجمله غیرت آئی اور حسب ذیل چنده جمع هوا جو آج بذریعه منی آرڈ ارسال ارسال خدمت هے -

	پائی	آنه	روپیه
جناب محمد ابراهیم صاحب	-	-	۱۰
جناب شرف [illegible]ن صاحب	-	-	۱
جناب فقیر محمد صاحب بربیرے	-	-	۲
جناب شیخ [illegible] صاحب هانکی	-	-	۱
جناب احمد صاحب بربیرے	-	۸	-
جناب ابراهیم صاحب دهوررر	-	۸	-
جناب امین صاحب [illegible]	-	۸	-
جناب نظام الدین صاحب بربیرے	-	۴	-

بعد وضع کمیشن منی آرڈر باقی ارسال خدمت هیں -

فهرست زراعانهٔ دفاع [illegible] مقدس کانپور

(۲)

	پائی	آنه	روپیه
جناب غلام معین الدین محمد صاحب	-	-	۱۰
جناب مهدی حسن صاحب	-	-	۴۳
جناب محی الدین برکت علی صاحب قصوری	-	-	۱۰
جناب ڈاکٹر عبد الله خانصاحب - بکانی	-	-	۵
جناب غوث محی الدین صاحب مهتمم خزانه حیدر آباد دکن	-	-	۲۵
خواتین مکهانه بازار مونگیر بذریعه جناب والده مجیب الحق صاحب	-	-	۱۵
جناب حکیم عبد الرزاق صدیقی صاحب سالارگده - پٹنه	-	-	۱۰
جناب ابوطاهر محمد ظاهرحق صاحب - بهار پٹنه	-	-	۴
جناب ظهیر الدین صاحب درزی بهار پٹنه	-	-	۱
جناب امداد حسین خان صاحب فضل الله	-	-	۱۰
بذریعه جناب محمد شرف الدین صاحب - بھیونڈی تهانه	-	-	۱۵

	پائی	آنه	روپیه
جناب محمد افضل خانصاحب وردی میجر کچھه - بلوچستان -	-	-	۲
جناب محمد عبد الحی - دهلی	-	-	۵
جناب محمد هاشم خانصاحب - وکیل - ٹونک ریاست	-	-	۱
جناب سید قمر الدین صاحب قمر - بمبئی	-	۴	۱
جناب صغیر احمد صاحب بمبئی	-	۲	-
جناب لشکر علی صاحب داروغه - چک پکھی فیروز پور	-	-	۶
جناب غلام حسین وفضل کریم صاحب سوداگر - ٹوهانه	-	-	۷
جناب جان محمد صاحب - برهما	-	-	۱
جناب محمد اشرف صاحب	-	-	۰
جناب میاں الله دتا صاحب	-	-	۱
میزان	-	۶	۱۸۳
سابق	-	۸	۶۹۳
میزان کل	-	۱۴	۸۷۶

بقیه

فهرست زر اعانهٔ مهاجرین عثمانیه

	پائی	آنه	روپیه
جناب سید علی محمد صاحب ذاکر مدنی مدرس گورنمنٹ مدرسه مدراس	-	-	۴
زوجه محترمه جناب مراد حسین خانصاحب ملتان	-	-	۱۰
بذریعه جناب احمد علی صاحب (علیگ) از مظفر نگر حسب احباب نے عنایت فرمائے هیں -	-	-	۵
(۱) جناب سید ناظر علی صاحب متولی			
(۲) مصباح الحق صاحب -			
(۳) جناب افتاب خانصاحب -			
والده محترمه جناب سید الطاف علی صاحب			
همشیره صاحبه جناب سید حمید علی صاحب			
بذریعه جناب محمد صادق صاحب درگلی پشاور -			
جناب شیخ محمد عبد الرحیم صاحب	-	-	۲۵
جناب منشی محمد اسمعیل صاحب سب اورسیر -	-	-	۵
جناب محمد صادق صاحب	-	-	۱۰
جناب عبدالواحد صاحب - سکندرآباد دکن	-	-	۵
جناب غلام حیدر صاحب - گوجرانواله	-	۸	-
بذریعه جناب رسول احمد صاحب - بریل ضلع باره بنکی	-	۱	۳۴
(بتفصیل ذیل)			
والده جناب سید محمد عبد الله صاحب	-	-	۳۰
اهلیه جناب سید نبی الله صاحب	-	-	۱
والده ابوالحسن صاحب	-	-	۴
	-	-	۳۵
فیس منی آرڈر	-	۶	-
	-	۱۰	۳۴
جناب ایس انور شاه صاحب - هانگ کانگ چین -	-	-	۲۲
جناب امداد حسین خانصاحب فضلله	-	-	۱۵
جناب محمد افضل خانصاحب اردی میجر - کچھه بلوچستان	-	-	۱
جناب عبد اللطیف صاحب بهائی داؤد نوسائی صاحب - [illegible]	-	-	۵
جناب مولانا غلام محمد صاحب فاضل هوشیار پوری	-	-	۸
جناب جان محمد صاحب ٹونجی - برهما	-	-	۵
میزان	-	۹	۲۵۹
سابق	-	۱۳	۸۸۵۲
کل	-	۶	۹۱۱۲

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین
القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۱۲ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۵ - شوال ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 17, 1913.

قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

[۴۳]
ایک نئی قسم کا کار و بار

یعنی

ہر قسم اور ہر میل کا مال، یک مشت اور متفرق دونوں طرح، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق، ورنہ واپس، محصول آمد و رفت ہمارے ذمہ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ہی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ، اس سے زائد کے لیے دریافت فرمائیے، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کے لیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی ہلال ایجنسی
نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریٹ
ڈاکخانہ انٹالی - کلکتہ

[۳۲]

[۴۳]
گھر بیٹھے عینک لے لیجئے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی، مگر اب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے پر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں ٹہریگی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی -

ایم - بی - احمد - اینڈ سن
نمبر ۱۰/۱ ویلی اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

معہ محصول خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی ۱۵ سائز گارنٹی ایک سال
یہاں نیچے دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی
۱۸ - سائز نامہ روز میں ایک مرتبہ کنجی دیجائیگی چاندی کی سنگل کیس ...ڈبل کیس ... گارنٹی ایک سال
۱۵ - سائز چاندی ڈبل کیس کرد وائیزر فرس شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر ... گارنٹی ... سال
۱۸ - سائز ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے میں گارڈ و ڈرائیور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ گارنٹی ... سال
نوٹ - بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو ہم بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا
۱۰ سائز گارنٹی ایک سال
معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

ایم - اے شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرم تلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co. 5/1, Wellesley Street P. O. Dharamtallah, Calcutta.

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہوجانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ہیضہ کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ
پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -
نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]
اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

رجسٹری شدہ

نوٹ

فتح قسطنطنیہ کے

سلطان محمد فاتح کا قسطنطنیہ میں داخلہ

اور آخری بازینطینی مدافعت

[۲]

ذیابیطس

خطرناک مرض ھے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاء رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ دوسرے درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - ٹالپر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چٹھ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبدالوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹ ماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھے کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادالی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سر کا عطر بردار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۱ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

برء الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

سرمہ ممیرہ کوہساتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا ندھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ - فی تولہ معہ سلائی فلک ایشب دو روپے -

نقہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, Macleod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۵ - شوال ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۱۲

Calcutta : Wednesday, September 17, 1913.

فہرست

تصویر

مرقع ایاب و ذهاب یا فتح قسطنطنیه (صفحۂ مصورۂ خاص)

مجلس دفاع مسجد کانپور

Cawnpore Mosque Defence Association.

و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا - و لینصرن الله من ینصره ان الله لقوی عزیز [۲۲ : ۴۰]

صدر مجلس :	مولانا ابو الکلام ایڈیٹر الهلال کلکته
خزانچی :	مسٹر اے - رسول - ایم - اے - بیرسٹر ایٹ لا کلکته
سکریٹری :	آنریبل مولوی فضل الحق ایم اے - ایل - ایل - بی - وکیل هائی کورٹ کلکته

(۱) مسئلۂ مسجد کانپور نے در اصل حفظ عمارات دینیه و اوقاف خیریه کا مسئله تمام مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیا ہے - اور یه نظیر اپنے اندر ایسے عواقب شدیده رکھتی ہے' جنکا اگر ابھی وقت علاج نه کیا گیا تو عجب نہیں که مساجد و اوقاف کے قبض و تسلط کا سر رشته مسلمانوں کے هاتهه سے نکلکر حکام کے اختیار میں چلا جاے - پس تمام پیروان اسلام کا فرض دینی ہے که وہ جب تک اس معاملے کو ایک انقطاعی فیصلے تک نه پہنچا دیں' هر طرف سے آنکهیں بند کرکے صرف اسی مسئله کے پیچھے اپنی تمام جد و جهد و قواء وقت و مال کو وقف کر دیں -

(۲) اسکے لیے باقاعده' منظم' مستقل' اور متحده اجتماعی جد و جهد کی ضرورت ہے - پس تمام اُن کوششوں کو جو مسئلۂ مسجد کانپور کے متعلق ملک میں هو رهی هیں' ایک رشتۂ نظام میں منسلک کرنے' اور اصل مسئلۂ مسجد' نیز مقدمات زیر عدالت کیلیے تمام وسائل و ذرائع عمل کے اختیار کرنے کیلیے یه مجلس قائم کی گئی ہے -

تمام خط و کتابت سکریٹری کے نام ادارۂ الهلال کے پتے سے هونی چاهیے -

افکار و حوادث

ارشاد الملوک

ہز آنر سر جیمس مسٹن بالقابہ نے حادثۂ خونین کانپور کے بعد ۶ - اگست کو آگرہ میں جو خطبۂ ہمایونی دیا تھا ' وہ اچھی طرح شائع ہوچکا ہے اور موافق و مخالف بحثیں بھی ہوچکی ہیں ' تاہم ہمیں جو کچھہ عرض کرنا تھا ' وہ اب تک باقی ہے - انہوں نے فرمایا :

" مگر سب سے زیادہ میں اُن لوگوں کی سنجیدہ ذمہ داری سے متاثر ہوا ہوں جو خود تو دور اور محفوظ ہیں ' مگر جنہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے ایک جاہل جماعت کے جذبات کو مشتعل کردیا اور جن پر خدا اور انسان کی نظروں میں یکساں بہت سا بے ضرورت خون بہانے اور مصیبت لانیکا گناہ عائد ہوتا ہے - میری یہ دعا ہے کہ آگرہ کو ایسی المناک مصیبت کا کبھی سامنا نہ کرنا پڑے "

سب سے پہلے تو ہم اپنے تئیں مبارک باد دیتے ہیں کہ ہز آنر کی زبان مبارک بھی " خدا " کے لفظ سے نا آشنا نہیں - ستم زدگان کانپور کا ذکر کرتے ہوے خدا انہیں یاد آھی گیا - کاش ہز آنر فارسی کے ذوق آشنا ہوتے تو ہم مرحوم (غالب) کا یہ شعر سناتے :

> رواں فداے تو ' نام کے بردۂ ناصح !
> زہے لطافت ذوقیکہ دربیان تو نیست !

ہز آنر نے لینے کو تو خدا کا نام لے دیا ' لیکن کاش انہیں معلوم ہوتا کہ انکے مخاطب مسیحی نہیں بلکہ مسلمان ہیں ' اور انکے لیے یہ " لفظ " اتنا سہل و آسان نہیں ' جتنا خود انکے لیے ہے - وہ ایک مصلوب جسد کے پوجنے والے نہیں ہیں جو اپنے بے رحم خدا کو پکارتے پکارتے بالاخر دنیا سے چل دیا ' اور اب اسکے خون کے سوا ' جسکے کفارے میں اسکے تمام پوجاریوں کے گناہ معاف ہوگئے ہیں ' اور اُسکے اندر کچھہ باقی نہیں رہا ہے ' بلکہ وہ ایک حی و قیوم اور قاہر و منتقم خدا کے پرستار ہیں ' جو انکی دعاؤں کو سنتا ' انکی اعانت و نصرت فرماتا ' حق و عدل کو کامیاب ' اور ظلم و جبر کی پاداش کیلیے ایک عدالت رکھتا ہے - انکو خدا تک پہنچانے کیلیے ' انکے خدا نے یہودیوں کے ہاتھوں اپنا خون نہیں بہایا ہے ' بلکہ جب یہودیوں کی طرح خود انکا دست تظلم سے خون بہایا جاتا ہے ' تو پھر وہ اپنے خدا تک پہنچ جاتے ہیں - وہ ہز آنر کی طرح صرف مسیح ہی کو زندہ نہیں مانتے ' بلکہ ہر اُس مظلوم و مقتول جور و ستم کو بھی ' جسکا خون جرم بے جرمی میں بہایا گیا ہو -

---

بہتر تھا کہ ہز آنر صرف انسانوں ہی کا ذکر کرتے ' جنکی قسمت کی باگ انکے ہاتھہ میں دیدی گئی ہے ' اور خدا کا نام نہ لیتے جو انکی قسمت کا بھی مالک ہے - معلوم نہیں ' ہز آنر بہ حیثیت بیسیویں صدی کے ایک متمدن فرزند یورپ ہونے کے ' مذہب و خدا پرستی کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں ؟ یورپ آج ایک طرف تو مادہ کے آگے سر جھکاتا ہے - دوسری طرف مسیح کی پرستش سے بھی انکاری نہیں - پہلی صورت میں تو یہ تذکرہ انکے لیے بالکل ہی غیر ضروری تھا - یورپ اب بہت آگے بڑھگیا ہے اور خدا کا خوف زمانۂ وحشت کے توہمات تھے ' جن سے بیسیویں صدی کے عصر تمدن کے ایک تعلیم یافتہ دماغ کو کوئی ہراس نہونا چاہیے -

دوسری صورت میں بھی ایک مصلوب جسم کے پرستار کیلیے بہت مشکل ہے کہ وہ ان لوگوں کو خوف الہی کا وعظ سنا سکے ' جو ایک زندہ خدا کی پرستش کرتے ہیں -

ہم ہز آنر کی مطلق العنان حکومت و فرماں روائی پر اس دور قانون و دستور میں صبر کر سکتے ہیں - انکو اپنے ایک واعظ اور ملا کی حیثیت بھی دیسکتے ہیں ' اگر علی گڈہ کالج میں اسکی ضرورت پیش آجاے - انکو اپنا شیخ الاسلام اور مفتی و فقیہ بھی مان لیں گے ' جیسا کہ وہ کانپور کے متعلق فتوا دے رہے ہیں - یہ سب کچھہ مان لینے کیلیے طیار ہیں ' مگر خدا را " خوف الہی " کے وعظ سے تو ہمیں معاف ہی رکھیں - انکی زبان سے سب کچھہ سننا پڑتا ہے اور سنتے ہیں ' مگر " خدا " کا نام سنکر بے اختیار ہوجاتے ہیں - آہ ! یہی تو وہ نام محبوب و مقدس ہے ' جسکی شہادت توحید کی صدا سے کانپور کی مسجد کی ہر دیوار اور ہر اینٹ مقدس کی گئی تھی ' اور اسی نام کی عزت تھی ' جسکے لیے بالاخر فرزندان الہی کو اپنا خون دینا پڑا !

> از ما بحلیے ' لیک مباد ایں ہمہ بیداد
> در حوصلۂ حلم خداوند نہ گنجد

ہز آنر سے کیا کہیں کہ وہ اس لذت سے آشنا ہی نہیں - ایک مسیحی قلب اس " مذہبی جنون " کی حقیقت کیا سمجھیگا ' جو ہمارے جسم کے ایک ایک قطرۂ خون کے اندر بھرا ہوا ہے - انہوں نے خدا کا نام تو سیکھہ رکھا ہے ' لیکن ابھی اسکے کاموں سے بے خبر ہیں - اگر " خدا " کا تصور کوئی ڈرنے کی چیز ہوتی ' تو ۳ - اگست کا طرۂ خونیں حکمرانان عہد کے تاج غرور میں نہ ہوتا -

---

اسکے بعد ہم کو اُس " جماعت " کے متعلق بھی غور کرنا ہے ' جس کی " سنجیدہ ذمہ داری " نے ہز آنر کو اس درجہ متاثر کیا ' اور جو انکی روایت کے مطابق اس حادثۂ فاجعہ کی اصلی محرک ہے -

یہ لوگ عجیب و غریب ہیں - انکی طاقتیں حیرت انگیز اور انکے کام پر اسرار ہیں - وہ اگرچہ کانپور سے باہر ہیں ' لیکن ایسی مخفی طاقتیں رکھتے ہیں کہ ایک اشارے کے ساتھہ ہی سارے شہر کو جان دیدینے پر آمادہ کردیتے ہیں - انکی حکومت کروڑوں انسانوں کے دلوں پر قائم ہے - مسجد کے " وضو خانے " کی نسبت کانپور کے مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہ تھا ' لیکن اس پر اسرار جماعت نے دو ہفتے کے اندر ہندوستان کی تمام اسلامی آبادی کو معترض بنا دیا اور جس چیز کو کل تک لوگ سر جیمس مسٹن کی نظر سے دیکھتے تھے ' اب اسلام کے خدا کی نظر سے دیکھنے لگے !

ہم نہایت ممنون ہیں ہز آنر کے ' کہ انہوں نے سب سے پہلے ہمارے سامنے کسی ایسی سحر کار اور حکمران قلوب و ارواح جماعت کی مخبری کی ' جو کروڑوں مسلمانوں کے دلوں پر حکومت رکھتی ہے ' اور اسلامی آبادیاں اسکے اشارے پر جان دینے تک پر آمادہ ہوجاتی ہیں - فی الحقیقت اگر کوئی ایسی جماعت موجود ہے ' تو جہاں تک جلد ممکن ہو ' ہمیں اسکی جستجو میں نکلنا چاہیے - جن لوگوں کو خدا نے ایسی عجیب طاقتیں دی ہیں ' انکے دیکھنے کا کون مشتاق نہوگا ؟ سر جیمس مسٹن نے جہاں ضمناً مخبری کا فرض انجام دیا ہے ' وہاں اگر از راہ رعایا پروری ہمیں اُن تک پہنچا بھی دیں ' تو یہ احسان عظیم ہوگا :

> ڈھونڈہ لاتے تمہیں اُس بت کو خدا را اے شیخ
> تم خدا ترس تھے ' اک کام ہمارا کرتے !

شئون داخلیه

کانپور کے مقدمات کی ابتدائی منزل طے ہوگئی - اوائل اکتوبر سے سشن کا اجلاس شروع ہوگا:

رہے نه دل میں ہوس، آؤ یه بھی کردیکھوا

اس حادثے کی عجیب و غریب نوعیت جو ابتدا سے رہی ہے اسکا ظہور عدالت کی کارروائیوں میں بھی موجود تھا - ناظرین روزانه اخبارات میں حالات پڑھتے رہے ہونگے - صفائی کے وکلا کے ساتھہ جو سلوک کیا گیا، جس طرح مسٹر مظہر الحق کو غیر معمولی ضبط و تحمل سے کام لینا پڑا، جس طرح صفائی سے استغاثه کو مدد دینے کی عجیب خواہش کی گئی، اور اقرار کرانا چاہا که وہ تاج کے طرف سے ایک مفید و پر مصلحت درگذر کرنے کی صورت میں اپیل نه کرینگے! یه تمام باتیں ہندوستان کے عدالتی لٹریچر میں ہمیشه یادگار رہینگی -

---

ایک بزرگ درست لکھتے ہیں -

" ان مقدمات کا بالاخر جو نتیجه نکلنے والا ہے وہ ابھی وقت معلوم ہے - کون نہیں جانتا که موجودہ حالات میں انصاف کی حقیقت معلوم - پھر اس سے کیا فائدہ که ہم لا حاصل اپنا وقت مقدمات میں صرف کریں؟ انہیں چھوڑ دیجیے که ان رسمی عدالتی کارروائیوں کے بعد بالاخر جو ہونے والا ہے وہ آج ہی کردیں "

میں نے انکو لکھا ہے که یه سچ ہے - اس انصاف کدے کا تو یہی حال ہے:

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ!

تاہم مقدمات کو غیر ضروری نه سمجھنا چاہیے - اسکے لیے بے شمار وجوہ ہیں - قانون نے کام کرنے کیلیے ایک خاص ترتیب عمل مقرر کردی ہے، اور ہمیں چاہیے که اسی کے مطابق قدم بڑھائے جائیں - خواہ مایوسی کیلیے کیسے ہی سخت اسباب موجود ہوں، تاہم اسکی تمام منزلیں طے کرنا ضروری ہے - ہم کو پوری قوت و سامان کے ساتھہ مقدمه لڑنا چاہیے - ہمارے ساتھہ قانون ہے، اور ہم در اصل ۳ - اگست کے مظلوموں کیلیے نہیں لڑ رہے، بلکه " تعزیرات ہند " اور حکومت ہند کے قانون " اساس فرماں روائی " کو اسکی چھنی ہوئی عزت دوبارہ دلانا چاہتے ہیں - ہم کو یقین ہے که مسٹر ٹائلر نے معصوم بچوں کے سینوں ہی کو نہیں، بلکه عظیم الشان " قانون " کے سر کو بھی زخمی کیا ہے -

---

اصلی عدالت سلطان عدل کی ہے، اور وہ کانپور اور اله آباد کی عمارتوں سے بے پروا ہے - اگر ہم ایک سو ایک ہتکڑیوں کو نه کھلوا سکے، تو مشیت الہی سے چارہ نہیں - ۳ - اگست کو لوگ خاک و خون میں تڑپے تو ہم نے کیا کیا؟ لیکن ساتھہ ہی ہم واقعات کے چہرے کا بند نقاب توڑنا چاہتے ہیں، اور اگر ایسا کرسکے تو ہماری تمام جد و جہد کی یه اعلی ترین قیمت ہوگی - دنیا دیکھه چکی ہے که یہی پر اسرار نقاب ہے، جسکے تحفظ کیلیے مقدمات کو آگے نه بڑھانے کی ایک عجیب و غریب کوشش باسم عفو و رحم کی گئی تھی، اگرچه وہ بجلسه واپس کردی گئی -

---

پس کتنی ہی نا امیدی ہو، کتنی ہی رکاوٹیں ڈالی جائیں، کتنی ہی ہمارے وکلا کے صبر و تحمل کیلیے سخت آزمایشیں پیدا ہوجائیں، مگر مقدمات کو انتہائی جد و جہد کے ساتھہ چلانا چاہیے - تاکه اس عدالت کے کاموں سے اُس بڑی عدالت کیلیے سامان فراہم ہوجاے، جو تمام دنیا کی چشم عقل و انصاف سے عبارت ہے - اور پھر وہ دیکھه سکے که اصلیت و حقیقت کیا ہے، اور عدالت و قانون کے ناموں سے اسکے ساتھه کیا کیا جا رہا ہے؟

پھر اگر نتیجه ناکامی ہی ہے تو آج بھی کون ہے جو کامیابیوں کے عیش کدے کے مزے لوٹ رہا ہو؟ جہاں ۱ - جولائی کی تاریخ ہمیں یاد رکھنی ہے، جہاں ۳ - اگست ہم بھولے نہیں ہیں، وہاں ایک تاریخ اور بھی سہی - جس دن ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت کی عمارت میں ہمیں فیصله سنایا جایگا، اُسے بھی یاد رکھیں گے!

ہم جل رہے ہیں - ہم کو پانی کی ضرورت ہے نه که تیل کی - لیکن اگر تیل چھڑکا جا رہا ہے تو اسکے شعلوں کی ذمه داری ہمارے سر نہیں ہے -

---

پھر ان مقدمات کے ذریعه صدہا ضمنی فوائد ہیں، جن سے نہایت قیمتی نتائج ہم حاصل کرینگے - مسلمانوں کے سچے دینی جذبات اور غیرت ملی کی یه ایک اصلی نمایش ہوگی - انکے ایثار قوت و مال، و تفانی جذبات و اغراض کو تمام عالم دیکھه لیگا - انکے دل، جنکی افسردگی کا مدت سے ماتم چلا آتا ہے، دکھلا سکیں گے که اب بھی چھپے ہوے شعلے اپنے اندر رکھتے ہیں - حکومت کیلیے بھی یه ایک کشف حقیقت کا اصلی موقعه ہوگا - وہ سمجھه سکے گی که حکام کی روایات سریه سے ملک کی اصلی حالت بالکل مختلف ہے، اور کانپور کا مسئله کانپور ہی کا مسئله نه تھا، بلکه تمام پیروان اسلام کا -

---

اب رہی ہماری امید و بیم، تو اسکی کہانی بھی سن لیجیے - یه سچ ہے که ہم مایوس ہیں مگر ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے که ان معاملات میں تاج برطانیه سے مایوس ہوجائیں - ہم کو یقین ہے که یه جو کچھه ہوا اور ہو رہا ہے، چند حکام کی نا عاقبت اندیشانه ضد اور ہٹ کا نتیجه ہے، اور یہانکی موجودہ حکومت اعلی بھی اب اسکا ساتھه دے رہی ہے - حکومت کو یقین دلایا گیا ہے که یه کوئی مذہبی معامله نہیں ہے، اور نه اس سے مسلمانوں کو کوئی حقیقی صدمه پہنچا ہے - محض چند آدمیونکی پیدا کی ہوئی شورش ہے، اور اسکے آگے جھکنا ہمیشه کیلیے اپنے تئیں ضعیف کردینا ہوگا -

پس اگر ہم نے اپنے محکم و غیر متزلزل استقلال اور سعی و جہد قانونی سے اصل حقیقت ظاہر کردی، تو ضرور ہے که کہیں نه کہیں ہم کو ہندوستان کے گم شدہ انصاف کا سراغ مل جاے گا -

---

ہم زخمی ہیں مگر اب تک مرہم سے مایوس نہیں ہوے - ہم کو صبر کی تعلیم دی گئی ہے اور ہم ابھی انتظار کرسکتے ہیں - تاہم اگر آخر میں بھی مایوس کردیے گئے تو پھر یاد رہے که ہماری " مایوسی " ہماری " امید " سے بھی زیادہ پر خروش ہوگی - اُس دن کیلیے مایوس کرنے والوں پر افسوس ہے: ذلک یوم الخروج! (۵۰ : ۴۱)

شذرات

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

۱۷ - مئی کو ادارۂ الہلال نے اسکی نسبت اعلان کیا تھا اور ۳۱ - جون تک کی قید لگائی تھی - پھر بعض حضرات کی تحریک پر ۳۱ - جولائی تک میعاد بڑھا دی گئی - ہم نے چار ہزار خریداروں کی قیمت پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا ' اور ہم خوش ہیں کہ وہ علیم و خبیر جو نیتوں کو دیکھتا ہے ' ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ رکھے گا - تاہم نہایت درد و افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ قوم کی طرف سے اس ارادے کی تکمیل میں ہمیں جو مدد دی جاسکتی تھی ' نہیں دی گئی - اس مدت میں ۳۱ اگست تک کل ۴۷۳ خریدار ہوے اور اسکے بعد بھی چند درخواستیں اسکے متعلق آگئیں جو شامل کردی گئیں - اس طرح پورے ۵۰۰ خریداروں کی تعداد بمشکل پوری ہوئی -

۵۰۰ - خریداروں کی رقم چار ہزار ہوئی ' حالانکہ خداے علیم واقف ہے کہ وقت کے جوش اور چند مبترک گھڑیوں کے اثر نے ہمارے دل میں بیس ہزار کی رقم پیش کرنے کا ولولہ پیدا کردیا تھا اور اگر لوگ ہمارا ساتھہ دیتے تو اسکی مدد و نصرت سے ہمارے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹتے ' اور چار ہزار پرچے مفت تقسیم کرکے ایک بہت بڑی سعادت دینی حاصل کرنے کا ہمیں اور معاونین الہلال کو موقعہ ملتا -

البتہ قارئین الہلال کے نہایت شکرگذار ہیں کہ علاوہ اس سلسلے کے انہوں نے اپنے عطیات سے بھی اس فہرست کی مدد کی ' اور اس طرح ایک اچھی رقم اور بھی فراہم ہوگئی - ہم کو اس بارے میں بہت کچھہ عرض کرنا ہے اور بروقت فرصت عرض کرینگے -

سردست صرف اس رقم کا حساب درج کردیتے ہیں -

۵۰۰ - خریداران جدید " الہلال " -	۴۰۰۰
عطیات ارباب کرم و معاونین الہلال	۱۲ ' ۱ ' ۹
بعض رقوم فہرست سابق کہ اسی مد کے متعلق بھیجی گئی تھیں -	۱ ' ۵۳
میزان کل	۱۳ ' ۲ ' ۶۵

ہم نے حسب اعلان ۸ - آنے کی رقم بھی وضع نہ کی - اس رقم میں سے ۱۵ - جولائی کو ۳ - سو پاونڈ روانہ کیے گئے - اور باقی رقم ایک خاص خیال سے نہ بھیجی - لیکن چونکہ پھر اسکا کوئی انتظام نہو سکا - اسلیے موجودہ وزارت کی طلب اعانت کی اپیل ' اور قبضۂ ادرنہ کے بعد متعدد تاروں کے آنے پر ۱۸ اگست کو ۵ سو پاونڈ اور روانہ کردیے گئے -

روپیہ کی ترسیل میں ہم نے کسی قدر دیر کی ' لیکن اسکے وجوہ و اسباب تھے ' اور اب کہ وقت گذر چکا ہے ' انکی تشریح بے سود ہے -

ترسیل ۱۵ - جولائی	۴ ' ۵۰۰
" ۱۸ - اگست	۷ ' ۵۰۰
میزان کل رقم مرسولہ	۱۲۰۰۰
رقم مجموعی اصلی	۱۳ ' ۲ ' ۶۵
باقی	۱ ' ۲ ' ۶۵

جو کچھہ ہوا ' اسکے لیے بھی احباب و معاونین کرام کے کمال متشکر و ممنون ہیں - پھر بھی اللہ تعالی نے توفیق عطا فرمائی کہ الہلال کے پانچ سو پرچے اخوان ملت کے مطالعہ سے سال بھر تک گذرینگے ' اور ۱۳ - ہزار سے زائد روپیہ مصیبت زدگان کے لیے فراہم بھی ہوگیا -

ربنا تقبل منا ' انک انت السمیع العلیم - و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

ہفتۂ جنگ

نقار سیاست

بلغاریا اور دولۃ علیہ کے بلا واسطہ مذاکرات جاری ہیں - اس ہفتے بھی کسی معاملے کے فیصلے کی نسبت کوئی خبر نہیں آئی - سوا اسکے کہ باہمی گفتگو کا انداز مصالحانہ اور امید افزا ہے ' اور اظہار مودت و صلح خواہی میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے - ترکی نے ایک بلغاری بٹالین کو جو قید کردی گئی تھی ' اظہار صلح پسندی میں رہا بھی کردیا ہے -

یورپ کے بے امان " دلال صلح " کو خریداروں کی یہ بلا واسطہ صحبت بے طرح کھٹک رہی ہے ' اور انگریزی پریس بلغاریا کو مخاطب کرکے اپنے مواعظ و نصائح کی بخشش میں نہایت فیاضی کر رہا ہے !

ریوٹر ایجنسی کا لٹریچر یورپ کی سیاست کا رخ معلوم کرنے کیلیے سب سے زیادہ صاف اور آسان و سہل آلہ ہے - موسمی تغیرات کے معلوم کرنے کے آلات جس طرح کسی ادنی تغیر کے پیش آنے کے ساتھہ ہی بولنے لگتے ہیں ' بعینہ اسی طرح ریوٹر کی خبر رسانی کا آلہ سیاسی مطامع و آرا کے موسمی تغیرات معلوم کرنے کا نہایت سچا ' سریع الاثر ' صادق الروایۃ ' اور بے خطا ذریعہ ہے - اگر ایک شخص روزانہ اخبارات کی جگہ ایجنسی سے صرف خبریں ہی منگواتا رہے ' تو وہ بھی یورپ کی سیاست کے متعلق ویسی ہی اطلاعات رکھہ سکتا ہے ' جیسی کہ ٹائمز ' تان ' اور نوورریمیا کا مطالعہ کرنے والا !

۱۱ - ستمبر کی صبح کی تقسیم میں لندن سے ریوٹر نے خبر دی :

" بموجب اطلاعات سوفیا ' گفتگوے مصالحت کے متعلق امیدیں ضعیف ہو رہی ہیں - سیاسی حلقوں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر ترکی اپنے مفرط مطالبات پر مصر رہی ' تو بلغاریا گفتگوے صلح کو بند کردیگی - عام یقین یہ ہے کہ دول یورپ ایسی صورت میں اپنا رسوخ و اثر ضرور استعمال میں لائیں گی ' تا کہ باب عالی کو ترغیب دیں کہ قابل قبول مطالبات پیش کرے "

اسکا منشا یہی تھا کہ یورپ کو بالاخر مداخلت کرنی پڑیگی ؟

لیکن ابھی اس تار کے مطالعہ سے فارغ بھی نہ ہوے تھے کہ دوپہر کو قسطنطنیہ کا دوسرا تار پہنچا :

" ترکی اور بلغاریا میں گفتگوے مصالحت نہایت دوستانہ انداز میں ہو رہی ہے - گمان غالب یہ ہے کہ آج کے اجلاس میں آخری فیصلہ ہوجایگا - مختلف قوموں کا سوال تو ۹ - ستمبر ہی کو اصولاً طے پاگیا " !!

معلوم ہوتا ہے کہ مسائل کی اہمیت سے گفتگو بڑھتی جاتی ہے - ایڈریانوپل کے متعلق تو بلغاریا نے ترکی کے مطالبے کو صاف صاف مان ہی لیا ہے - البتہ کہتی ہے کہ اسکے اردگرد صرف ۲۰ - کیلومیٹر زمین لے لی جاے - (قرق کلیسا) کی نسبت گفتگو ہو رہی ہے - کہا جاتا ہے کہ (مصطفے پاشا) کی نسبت بلغاریا کو اصرار ہے -

بہر حال خواہ کچھہ ہو ' مگر حالات بدل گئے ' اور (مسٹر ایسکوئتھہ) کے دامن میں " ثمرات فتح " کے جو بے شمار خوشے تھے ' انہیں " فتح مندوں " کو ملنا مشکل ہے !

لندن کی صلح کانفرنس نے جو نقشۂ حدود و خطوط سرحد کھینچا تھا ' اور جو شرائط صلح تصنیف کی تھیں ' اب وہ خواب و خیال سے زیادہ نہیں - والامر للہ العلی العظیم !

مسلمان همیشه سے روررہے هیں که اُن میں باهم اتفاق نهیں ' کوئی متفق علیه لیڈر نهیں - کسی قسم کا ارگنائزیشن نهیں - انکی حالت ایک بے سری فوج کی سی هو رهی هے ' جسکا مسٹر ٹائلز جیسا کوئی سپه سالار نهو -

لیکن سر جیمس مسٹن بهادر کی روایت اگر بغیر جرح کے تسلیم کرلی جاے (اور ظاهر هے که تسلیم کرنی هی پڑیگی - یه کچهه " مذهبی جنون " کے دیوانے یعنی مسلمانوں کی گردن توهے نهیں ' جو مجروح هونے کیلیے هو) تو اس صورت میں همیں اپنی سالها سال کی مایوسیوں میں یک قلم تبدیلی کردینی پڑیگی - وہ کہتے هیں که ایک جماعت کسی " محفوظ " مقام پر (جو هز آنر کے دماغ مبارک نے محفوظ حجرا تخیل کے علاوہ یقیناً کوئی دوسری جگه هے) موجود هے - جسکو یه قوت حاصل هے که کانپور میں جوش نه تها ' اُس نے جوش پیدا کردیا - یہاں کے لوگ ساکت و صامت تھے ' انھوں نے انکو زبان دراز و فغان سنج بنا دیا - وہ اپنی مسجد کے مطلوبه حصے کو مسجد نهیں سمجھتے تھے ' مگر انکے حکم سے مسجد یقین کرکے جان دینے پر آمادہ هوگئے - پھر اتنا هی نهیں ' بلکه تمام هندوستان کے مسلمانوں کے دل اس طرح انکی مٹھی میں هیں که به یک اشارہ ساحرانه و طلسمانه ' سب کے سب انھی کی سی کہنے لگے اور مسجد ! مسجد ! کا هر طرف شور مچ گیا !

سبحان الله ! اگر تمام مسلمانوں پر ایسی طاقت رکھنے والے موجود هیں تو همیں اپنی پراگندگی اور نا اتفاقی پر افسوس کرنے کی جگه ' یقیناً هز آنر کی رهنمائی میں انکی تلاش کرنی چاهیے - هز انر بوجه اپنی رعایا نواز و رحیم و شفیق طبیعت کے اس جماعت سے خوش نهیں ' که اسکے احکام کی بدولت سپه سالار پولیس کو بحکم فرماں رواے کانپور ' چهه سو پچیس کارتوس صرف کرنے پڑے - اور اس طرح علاوہ چند جانوں کے نقصان کے ' گورنمنٹ هند کے فوجی ذخیرہ کا بهی نقصان هوا ' لیکن تا هم اگر اس جماعت کا همیں پته لگ جاے ' تو هم کسی نه کسی طرح هز انر سے اُسکی صفائی کرا دیں گے - هم انسے عرض کرینگے که نفع کثیر کے مقابلے میں نقصان قلیل کو نظر انداز کر جائیے - ایک ایسی طاقتور اور حاکم کل جماعت کے پیدا هونے سے آپکی سات کروڑ رعایا اپنی تلاش قدیم میں کامیاب هوتی هے - اُسکا بکهرا هوا شیرازہ جمع هو جاتا هے ' اسکے تمام قومی اور دینی امراض کا علاج اصلی هاتهه آجاتا هے - صاحب نفوذ و اثر پیشواؤں کے بغیر کوئی قوم زندہ نهیں رهسکتی - پس اسطرح کروڑوں انسانوں کو موت کے بعد زندگی نصیب هوتی هے - " رفاه عام کے کاموں " کیلیے جب مسجد کا ایک حصه لیا جاسکتا هے ' کیونکه عامۂ خلائق کے نفع کثیر کے مقابلے میں ایک مخصوص جماعت کے نقصان قلیل کی پروا نهیں کی جاسکتی ' تو پهر همیشه کیلیے ایک قوم کی زندگی کے مقابلے میں مسجد کانپور کے صرف ایک هی واقعه کی پروا نهیں کرنی چاهیے -

---

بهر حال کسی کسی طرح سر جیمس مسٹن میں اور اُنمیں صفائی هو هی جاے گی ' لیکن هم انکے اشتیاق میں بے چین ' اور انکے دیدار کیلیے مضطرب هیں - کاش کسی طرح انکا کچهه نشان و سراغ مل جاے - مشکل یه هے که اس آسمان کے نیچے سر جیمس مسٹن کے سوا اور کسی نبی روح کو انکی نسبت معلومات نهیں ' اور جب تک وہ رهنمائی کیلیے آمادہ نهوں ' کچهه نهیں هوسکتا -

لکهنؤ میں مسجد کانپور کیلیے لاحاصل ڈیپوٹیشن نے اپنا وقت ضائع کیا - اسکی جگه اگر اس جماعت کی سراغرسانی کیلیے التماس پیش کی جاتی ' تو عجب نهیں که هم اپنی ایک قدیمی جستجو کی کامیابی کو اپنے سے قریب پاتے -

---

هز آنر کو اس خون کی بڑی فکر هے که کس کا دامن اس سے تر کیا جاے ؟ کبهی انکو مسلمانوں کا مذهبی جنون یاد آتا هے - کبهی کانپور سے باهر کچهه پراسرار لوگ نظر آجاتے هیں ' جنکو ایسی عظیم الشان قوتیں حاصل هیں که باوجود کانپور کی بے حسی اور رضا و سکوت کے ' اپنے ایک اشارے پر لوگوں کو میدان جنگ میں لا کهڑا کرتے هیں !

لیکن اگر انهیں صرف اس خون کے بوجهه هی کیلیے کسی دوسرے کاندهے کی تلاش هے تو اسکے لیے اس زحمت فرمائی کی ضرورت نهیں - نه تو وہ مسلمانوں کے مذهبی جنون کی جستجو میں نکلیں اور نه کسی " باهر کی " ایسی عجیب انقلابی طاقت والی جماعت سے خوف زدہ هوں - مسلمانوں کا خون اتنا قیمتی نهیں هے که اسکے لیے اتنی پریشانی اٹهائی جاے - وہ صاف صاف کیوں نه کهدیں که اسکی ساری ذمه داری خود مسلمانوں کے موجودہ عهد خونیں پر هے ؟ طرابلس میں هزاروں مسلمانوں کا خون بها ' کیا هوا ؟ مقدونیا میں هزاروں لاشیں تڑپیں ' پهر کونسی قیامت آ گئی ؟ جب خود زمانه انکا خون بهانے پر تلا هوا هے ' تو هندوستان نے کیا قصور کیا تها نه اسکی زمین چند قطروں سے بهی محروم رهتی ؟ اسمیں نه سر جیمس مسٹن کا قصور هے ' اور نه اسکے الزام سے انهیں گهبرانے کی ضرورت :

چه لازم ست که بد نام قتل ما باشی ؟
ستارۂ و فلک و بخت و روزگارے هست !

هز آنر فرماتے هیں :

" سب سے زیادہ میں اُن لوگوں کی سنجیدہ ذمه داری سے متاثر هوا جو خود تو دور اور محفوظ هیں مگر جنهوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے ایک جاهل جماعت کے جذبات کو مشتعل کر دیا اور جن پر خدا اور انسان کی نظروں میں یکساں بهت سا بے ضرورت خون بهانے اور مصیبت لانیکا گناہ عائد هوتا هے - میری دعا هے که آگرہ کو ایسی المناک مصیبت کا کبهی سامنا کرنا نه پڑے "

لیکن یهی مضمون ایک دوسرے سیاح کانپور کی زبانی ان لفظوں میں بهی بیان کیا جا سکتا هے ' اور ایک هز انر کے مقابلے میں سات کروڑ انکهوں کا مشاهده بهی هوگا :

" اِن ساری جانفرسا مصیبتوں ' اِن اِنسانیت سوز بے رحمیوں ' اس سفک دماء اور قتل اطفال ' اس نهب و سلب اور قهر و جبر ' بندوقوں کے طوفان اور سنگینوں کی سفاکی ' صدها اشک هاے حسرت اور ناله هاے جانکاه ' غرضکه ۳ - اگست کے تمام انسانی مصائب و هلاکت کی ذمه داری ' عند الله اور عند الناس ' صرف لوگوں پر عائد هوتی هے ' جنهوں نے حکومت کے بلند اور محفوظ تخت پر بیٹهکر مظلوموں کی داد فریاد سے بے رحمانه اغماض کیا - انکے جوش کو بے اصل ' انکے احتجاج کو مصنوعی ' اور انکے قانونی مطالبه کو بے معنی بتلایا - تاج برطانیه کی عزت ' اور حکومت کی مذهبی آزادی کی روایات بهول گئے ' اور انهوں نے باوجود فرض انصاف ' فرصت ' اور حق کے ' وہ نهیں کیا ' جس کو کرکے ان تمام خونیں مصائب کو یک قلم روک سکتے تهے - اور بالاخر انکا حاکمانه گهمنڈ اور بے نیازانه اغماض ' جو پہلے اخباروں کے صفحوں پر حرفوں کی سیاہ پوشی ' اور صحن هاے مجالس میں آہ و فغاں کے دهویں کی صورت میں موجود تها ' مظلوموں کے خون کا سیلاب بنکر مسجد کانپور کی منهدم دیوار پر سے گذر گیا ! !

گیرم که وقت ذبح طپیدن گناہ من
دیدن هلاک و رحم نه کردن گناہ کیست ؟

هم سب کی دلی دعا یه هے که خدا هندوستان کے اور صوبوں کو ایسے حکام کی مصیبت سے محفوظ رکهے "

[۴]

الهلال

۱۰ شوال ۱۳۳۱

فتح قسطنطنيه

عزل و نصب

غلبت الروم في ادني الارض (۱)

۵ - ۸۰۰

دو تصويريں

آجكي اشاعت كے ساتهه دو تاريخي مرقع صفحهٔ تصاوير خاص پر شائع كيے جاتے هيں - بظاهر ديكهيے تو زمانهٔ قديم كے ايک معركهٔ انقلاب كي تصويريں هيں ' مگر غور كيجيے تو عبرت و بصيرت كا ايک پيام منقوش اور خطبهٔ مصوره هے ' جو انقلاب امم كے افسانهٔ غير مختتم كا دفتر آپكے سامنے كهول ديتا هے !

مسلمانوں كي خلافت و نيابت الهي ' اور وعدهٔ رباني كے ظهور و تكميل كے صدها مرقعات ميں سے يه بهي ايک مرقع عبرت هے -

* * *

دنيا كو شعرا و صوفيا نے عموماً كسي كاروانسرا يا مسافر خانے سے تشبيه دي هے - بعضوں نے اسے ايک پل قرار ديا هے جو رهنے كيليے نهيں بلكه صرف ايک بار گذر جانے كيليے هے - حكومتوں اور قوموں كے عروج و زوال ' اور اياب و ذهاب پر نظر ڈاليے ' تو يه تشبيه بالكل صحيح هے - اس كاروانسراے ارضي ميں حكمراني و تاجداري كے مسافر يكے بعد ديگرے آتے هيں اور جاتے هيں - اپني اپني باري سے هر قوم تاج حكومت پهنتي اور تخت اقبال پر متمكن هوتي هے - پهر قانون انقلاب فيصله صادر كرتا هے اور كسي دوسرے كيليے جگه خالي كرکے راهي فنا و تنزل هوجاتي هيں :

يكے همي رود و ديگرے همي آيد

انقلاب امم

قرآن كريم نے اسي حقيقت كي طرف يه كهكر اشاره كيا هے كه :

و تلك الايام نداولها بين الناس !

دوسري جگه زياده تصريح كي كه :

و ما اهلكنا من قرية الا	اور هم نے كبهي كوي انساني آبادي
و لها كتاب معلـــوم -	غارت نهيں كي مگر اسكي تباهي كيليے
ما تسبـــق من امـــة	ايک ميعاد مقرره پہلے سے لكهي هوئي
اجلها و ما يستاخـــرون	تهي - كوي قوم نه اپنے زوال و فنا كے
(۱۵ : ۵)	مقرره وقت سے آگے بڑهسكتي هے اور

نه پيچهے رهسكتي هے - جو وقت اسكے ليے مقرر هے ' ضرور هے كه اسي وقت وه دوسروں كيليے جگه خالي كردے ! "

قانون انقلاب

ليكن وه قانون انقلاب امم ' اور اجل مقدرۂ الهي كيا هے ؟ اسكا جواب خود قرآن كريم نے بار بار اور به اعاده و تكرار ديا هے :

ذالك بان الله لم يك	" يه انقلاب حالت اسليے هوا كه يه الله كا
مغيـراً نعمة انعمها على	قانون هے - وه كسي قوم كو نعمت تاج
قوم حـتى يغيـروا ما	و تخت اور عظمت و جبروت ديكر پهر
بانفسهم ' و ان الله سميع	اسكو نهيں بدلتا ' جب تک كه وه قوم
عليم - (۸ : ۵۵)	خود اپني صلاحيت كو بدل نه ڈالے

اور بيشک وه سميع و عليم هے "

دوسري جگه فرمايا :

فسيروا في الارض فنظـروا	" تم سے پہلے بهي اس دنيا ميں بهت
كيف كان عاقبة المكذبين ؟	سے انقلابات و حوادث گذر چكے هيں -
(۳ : ۱۳۱)	پس زمين كي سياحت كرو اور ديكهو

كه جن قوموں نے اپنے اعمال سے احكام الهي كو جهٹلايا ' انكا كيا نتيجه نكلا ؟ "

ايک اور موقعه پر فرمايا :

و ما كنـا مهلك القـــرى	" اور هم انساني بستيوں كو كبهي
الا و اهلهــا ظالمـــون -	تباه و هلاک نهيں كرتے ' مگر صرف
(۲۸ : ۶۰)	اس حالت ميں كه وه لوگ قوانين

و احكام الهي سے سرتابي كرتے هيں "

سورۂ (هود) ميں كها :

و ما كان ربـك ليهلـــك	" اور تمهارا پروردگار ايسا بے انصاف
القـــرى بظلـــم و اهلها	نهيں هے كه كسي آبادي كو ناحق
مصلحون (۱۱ : ۱۱۹)	برباد كردے اور وهاں كے لوگ خوش

اعمال اور نيكو كار هوں "

اسكے علاوه اور بهت سے مقامات ميں اس طرف اشاره كيا هے - پس يهي وه قانون الهي هے ' جسكے بموجب قوموں اور ملكوں كے انقلابات هوتے رهتے هيں - دنيا خدا كا ايک گله هے - اور وه نوبت به نوبت مختلف قوموں كو اپني نيابت ديكر بهيجتا هے تاكه اس گلے كي حفاظت كريں -

كلكـــم راع وكل راع	تم سب كي حيثيت كسي گلے كے چرواهے
مسئول عن رعيتـــه	كي سي هے ' اور هر چرواها اپنے گلے كي
(الحديث)	حالت كا ذمه دار اور مسئول هوتا هے -

جو قوم اس فرض الهي كو ادا كرتي هے ' تاج اقبال اور سرير عظمت پر اسكا قبضه رهتا هے - ليكن جب احكام الهيه كي سركشي اور نا فرماني ميں مبتلا هوجاتي هے ' تو خدا اپني دنيا كو حكم ديديتا هے كه اسكي فرماں برداري سے سركش و متمرد هوجاے - جو شخص اپنے حاكم كا مطيع نهيں ' اسے كيا حق هے كه اسكے ماتحت اسكي اطاعت كريں ؟ ولكل درجات مما عملوا ' و ما ربك بغافل عما يعملون (۲ :)

پهر اس قوم كا دور اقبال ختم ' اور آفتاب حيات غروب هوجاتا هے ' اور حكمة الهيه كسي دوسري قوم كو بهيج ديتي هے ' تا اسكے گلے كي حفاظت كرے ' اور اسكے آگے جهک كر تمام انسانوں كو اپنے آگے جهكاے :

و ربك الغني ذوالرحمة '	تمهارا پروردگار بے نياز و رحمت فرما

(۱) يه آية كريمه فتح قسطنطنيه كا مادهٔ تاريخ هے " في ادنى الارض " سے ۸۰۰ - كا تخرجه كيا گيا هے - كيونكه " ارض " كا " ادنى (ض) هے اور اسكے عدد ۸۰۰ هيں -

[illegible]

سے پہلے تیموری تاجدار اور اسکے خاندان کی کیا شان تھی - اور غدر کے بعد کیا ہوگئی - پھولوں کی سیج پر سونے والی شہزادیاں ظلم و ستم کے کانٹوں پر کیونکر سوئیں - انکے معصوم بچوں نے کس کس کے طمانچے کھائے بہادر شاہ غازی اور انکے بال بچوں پر کیسی کیسی بپتائیں پڑیں - شہنشاہ ہند کے پوتوں اور نواسوں نے دہلی کے بازاروں میں کسطرح بھیک مانگی - اسکے سچے اور چشم دید قصے مضامین خواجہ حسن نظامی میں بکثرت جمع کیے گئے ہیں - یہ مجموعہ ڈھائی سو صفحہ کا ہے - جسمیں مضامین غدر کے علاوہ اور بھی بہت سے دلچسپ مضمون خواجہ حسن نظامی کے ہیں - قیمت صرف ایک روپیہ -

اگر ہندوستان میں انگریزی چراغ گل ہو جائے

خدا نخواستہ حکومت کا نہیں بلکہ انگریزوں کی پھیلائی ہوئی نئی روشنی کا چراغ اگر گل ہوجائے اور اہل ہند اپنے قدیمی تمدن اور پرانی روشنی کے اصول کو اختیار کرلیں تو اسوقت نئی روشنی کی بولتی ہوئی تاریخ لسان العصر اکبر اله آبادی کے کلام میں جوں کی توں مل جائیگی - کلیات اکبر کا یہ لا جواب مجموعہ دو حصوں میں ہمارے ہاں موجود ہے - قیمت تین روپیہ آٹھ آنے -

محدث گنگوہی کی گرفتاری

عارف و فاضل حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ غدر کے زمانہ میں کیونکر گرفتار ہوئے اور آنپر کیا کیا گزری سکا ذکر انکی نئی سوانح عمری میں ہے - یہ کتاب نہیں ہے حقائق و معارف کا عظیم الشان خزانہ ہے - با تصویر دونوں حصے معہ محصول ۲ روپیہ آٹھ آنہ - اسرار مخفی بھید - ۴ آنہ ترکی قلم کی پیشین گوئیاں قیمت دو پیسہ - دل کی مراد قیمت ۱۰ آنہ - سول کی عیدی قیمت ۲ آنہ

یہ سب کتابیں دفتر حلقہ نظام المشایخ دہلی سے ملکایئے -

صرف ۳ روپیہ بارہ انہ میں دو عمدہ گھڑیاں

غضب کی رعایت — بیش بہا موقعہ

اصلی کیلس لیور واچ

گھڑی کے شائقین ! یہ زرین موقع ہاتھ سے نجانے دیں کیونکہ تمام گھڑیوں کی قیمت میں ایسی عظیم الشان رعایت آیندہ نہ کرسکیں گے اسوقت تین روپیہ بارہ آنہ میں دو نہایت اعلی درجے کی قیمتی گھڑیاں آپ کے نذر کیجاتی ہیں - یہ معمولی بازاری گھڑیاں نہیں ہیں - آپ خود غور فرمایں - انمیں ایک تو اصلی کیلس لیور جیبی گھڑی ہے جسکی گارنٹی پانچ سال اور ۳۶ گھنٹہ کی کوک ہے - اور اسکے ساتھ ایک فیشن ایبل چین بھی دی جاتی ہے -

نیو فیشن بی ٹائم پیس

دوسری چھوٹی بی ٹائم پیس ہے جو کہ پائداری لحاظ سے تمام دنیا میں مشہور ہے - آپ یقین کریں کہ یہ سودا چہارم قیمت میں آپ کو ملتا ہے - ہمارے اسٹاک میں گھڑیاں بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں اور ہمکو تین ماہ کے اندر گودام خالی کرنا ہے - جلد خریدیے اور اپنے دوستوں کو اس خبر سے مستفید کیجیے -

ایک گھڑی آپ کی جیب کی زینت بڑھایگی دوسری میز یا طاق میں رکھیے - قیمت کل تین روپیہ بارہ آنہ معہ محصول ڈاک چار آنہ -

Rs 3/12

ملنے کا پتہ - برج باسی لال ویش ناولٹی ایجنسی نمبر ۲۲۷ بلدیو بلڈنگس جھانسی

. Brij Basilal Vaish Novelty Agency 227 Baldeo Building Jhansi U. P.

یونانی نبوت

فتح قسطنطنیه کے زمانے میں ایک عجیب یونانی پیشین گوئی شہر میں پھیل گئی تھی - مشہور (گبن) نے اسکو نقل کیا ہے - نادان مفترحوں کو یقین تھا که ترک شہر پر قابض ہو جائیں گے - لیکن جب وہ (سینٹ ایا سوفیا) کے میدان میں پہنچیں گے تو ایک تلوار بکف فرشتۂ غیبی اتریگا ' اور انکو قتل کرتا ہوا سرحد ایران تک بھگا دیگا !

رومیوں کو اسکا یہاں تـک یقین تھا که فتح قسطنطینه کے بعد (سینٹ سوفیا) میں جمع ہوگئے اور غافل فرشتے کو چیخ چیخ کر بلانے لگے - فرشتہ تو ضرور آیا - اُس نے اپنے ملکوتی رحم و انصاف سے انکو پناہ بھی دی ' لیکن فاتح قسطنطینه ' سرحد ایران تـک نه بھگاے گئے !

یه فرشتۂ فتح و نصرت ' یعنے (سلطان فاتح) جب داخل ہوا ' تو کہتے ہیں که (سینٹ سوفیا) کا پادری نماز میں مصروف تھا - نصف پڑھچکا تھا اور نصف باقی تھی - لیکن ترکوں کے داخل ہوتے ہی دیوار شق ہوئی اور پادری اُسکے اندر غائب ہوگیا - مشرقی عیسائیوں کو یقین ہے که کسی نه کسی دن مقدس پادری اپنی بقیه نصف نماز پوری کرنے کیلیے دیوار سے نکلے گا اور وہی دن ہوگا ' ده پھر شاخ زرین ہلال سے نکل کر صلیب کے قبضے میں آگئی اور قدیمی مسیحی دارالحکومت مسیحیوں ہی کیلیے ہوجائگا -

انتظـــار غیـــر مختتم

صدیوں پر صدیاں گذر گئیں مگر انتظار اب تـک باقی ہے - دیوار شق نہیں ہوتی ' اور مقدس ولی اپنی بقیه نماز کے پورا کرنے کا چنداں خواهشمند معلوم نہیں ہوتا - نامرادیوں اور مایوسیوں کے بعد (جنگ بلقان) نے مسیحی امید کی ایک نئی شعاع روشن کی تھی ' اور ۹ - نومبر سنه ۱۹۱۲ - کو (گلڈ هال) لندن میں (مسٹر ایسکویته) نے فتح قسطنطنیه کا ترانۂ صلیبی گایا تھا -

مسٹر ایسکویتهه کا صلیبی خواب

وہ دیکھه رہے تھے که " باب مسیحیت " کھل چکا ہے ' سینٹ سوفیـا کی دیواریں شق ہوگئی ہیں ' صلیبی جنـگ کی فراموش شده مقدس گیتوں کی متبرک صدائیں گھنٹے کے شور میں ملی ہوئی بلند ہورہی ہیں ' " پر اسرار پادری " اپنی انگلیوں سے صلیب کا لاهوتی نشان بناتا ہوا نکلا ہے ' اور روح القدس کا " کبوتر " بنکر صوفیا کے منارے پر بیٹھا رقص نشاط کر رہا ہے !

لیکن افسوس که اس صلیبی خواب کی تعبیر بھی الٹی نکلی - بلقانی کروسیڈ کی تقدیس قبل از وقت ثابت ہوئی ' " ثمرات فتح " سے اپنے دامن بھر بھر کر مسٹر ایسکویته نے " فتح مند " بلغاریا کی طرف پھینکے ' مگر اُس بد نصیب کے هاتھه ایک دانه بھی نه آیا - ایڈریا نوپل هاتھه آکر پھر نکل گیا ہے - " سینٹ سوفیا " اب تـک " جامع ایا صوفیا " ہے - ناقوس کی صدا اب تـک اُسے نصیب نه ہوئی ' اور " فتح مند " بلغاریا کی نامرا دانه شکست پر انگلستان خون کے آنسو رو رہا ہے !

و انه لحسرة علی الکافرین ' و انه هو الحق الیقیـن ' فسبح باسم ربک العظیم ! (۶۹ : ۲۵)

اور اسمیں کچھه شک نہیں که یه جو کچھه که ہوا ' کافروں کیلیے موجب ماتم و حسرت ہے ' اور اسمیں بھی شک نہیں که یه ایک یقینی صداقت الہی کا ظہور ہے - پس اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کرو ' جس نے دشمنان اسلام کو شادمانی کی جگهه حسرت نامرادی میں مبتلا کردیا "

همــوا بمـا لم ینالــو !

خدا تعالے نے دنیا میں اپنے کاموں کو اپنا نشان قرار دیا ہے - سورۂ (توبه) میں جہاں کفار و منافقین کا ذکر کیا ' وہاں انکی ایک مخصوص حالت یه فرمائی که :

و هموا بمالم ینـــالوا (۹ : ۷۵)

اور ان لوگوں نے اسلام کی مخالفت میں وہ کام کرنا چاہا ' جس کو وہ نه کرسکے !

اس صداقت کی حقیقتیں ظہور اسلام سے لیکر اس وقت تـک همیشه ظاهر ہوئیں - ممکن ہے که اپنی بد اعمالیوں سے مسلمان اسکے مصداق ثابت نہوں ' لیکن اسلام تو همیشه اپنے اس معجزہ کے عجائب دکھلاتا رهیگا -

پس خدا نے دشمنان اسلام کے ارادوں کی ناکامی و نامرادی کا خاص طور پر ذکر کیا ہے ' اور موجودہ جنـگ اس نامرادی کی ایک نئی شہادۃ عظیمه ہے - جبکه ترکوں کی ناکامی حد انتہا تـک پہنچ چکی تھی ' جبکه مسٹر ایسکویتهه فتح قسطنطنیه کی خبر چند گھنٹوں کے اندر سننا چاہتے تھے ' جبکه بلغاریا جرمنی کی طرح قسطنطنیه میں داخل ہونا چاهتی تھی ' تاکه عالم اسلامی سے اپنی عظمت کا اقرار کراے ' جبکه انگلستان مضطرب تھا که " باب مسیحیت " کو کھولنے والے " ثمرات فتح " سے محروم نه رهیں ' جبکه انکے تمام شیطانی مظالم سے انکار ' اور جبکه انکی تقدیس و تعظیم سے تمام انگلستان گونج رہا تھا ' اور پھر جبکه اسلام کیلیے خود مسلمانوں کی تمام انسانی کوششیں ختم ' اور ہر طرف سے کامل مایوسی اور انتہائی ناکامی کا ظہور ہوچکا تھا ' تو یکایک اُس بادل کی طرح ' جو انتہائی طپش و حرارت کے وقت یکایک پھیلتا اور نا امیدیوں کو پیغام رحمت الہی سے بدل دیتا ہے ' واقعات کا صفحه الٹا ' اور عقلوں کو متحیر اور ادراک انسانی کو عاجز کرتی ہوئی آیۃ نصرۃ الہیه کا ظہور ہوا - چند گھنٹوں کے اندر ہی دنیا پلٹ گئی - انسان جب اپـنی کوشش سے ناکام رهکـر تھک گیا تھا ' تو خـدا کا هاتهه اپنی عـزت کی حفاظت کیلیے بڑھگیا - جہاں کل تـک امید کی شادمانیاں تھیں ' وہاں آج نامرادی کا ماتم ہے ' اور جہاں ناکامی کی مایوسی تھی ' وہاں کامیابی کی برکتیں ہیں :

مستهـم البـأســـاء و الضـــراء وزلـــزلـــوا ' حتی یقـول الـرسـول و الـــذین آمـنـــوا : متـــی نصـــر اللـه ؟ الا ! ان نـصـــر الـلـه قـریـــب ! (۲ : ۲۱۰)

یه وہ لوگ تھے که نہایت شدید سختیوں اور مشکلوں میں پھنس گئے اور انکے پاے ثبات هل گئے ' یہاں تک که الله کا رسول اور مسلمان چیخ اُٹھے که آخر الله کی مدد کب آئیگی اگر ایسی سخت مایوسی کے وقت بھی نه آئی ؟ جواب ملا که کیوں مایوس ہوگئے ہو ؟ سن رکھو که الله کی مدد کا وقت قریب آگیا !

جنگ (بدر) میں مسلمانوں نے مایوس ہوکر نصرۃ الہی سے پھر کامیابی حاصل کی تھی ' اور یہی امید بعـد از یاس ' انکی آئندہ استقامتوں کا وسیله بنی : ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلۃ - (۳ : ۱۱۹) -

موجودہ جنـگ کے ان حوادث کے اندر بھی همارے مستقبل کے لیے ایـک درس بصیرۃ موجود ہے - اپنی آخـری فرصت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اٹھا لیں - ایڈریا نوپل هاتھه سے جاچکا تھا اور کامل پاشا کی وزارت نے انگلستان کے آگے سر تسلیم خم کر دیا تھا - اُس وقت کہا جاتا تھا که ان ناکامیوں اور مایوسیوں کے بعـد اسکے سوا چارۂ کار ہی کیا ہے ؟

ان یشا یذهبکم و یستخلف من بعد کم ما یشاء کما انشاکم من ذریۃ قوم آخرین !

ھے - اگر چاھے تو تم کو چھوڑ دے اور تمھارے بعد جس قوم کو چاھے تمھارا جانشین بنا دے ' جیسا کہ دوسری قوموں کی نسل سے تم کو پیدا کرچکا ھے -

ایک اور مقام پر صاف تصریح کردي کہ اسکي نظر اعمال صالحہ پر ھے - اگر تم سرکشي کروگے تو وہ تم سے اپنا رشتہ کاٹ لیگا اور تمھاري جگھہ کسي دوسري قوم کو عزت و حکمراني کا وارث بنا دیگا :

یا ایها الناس ! انتم الفقراء الي الله و الله هو الغني الحمید - ان یشا یذ ھبکم و یات بخلق جدید و ما ذلک علي الله بعزیز (۳۵ : ۱۶)

اے لوگو ! تم اللہ کے فضل کے محتاج ھو - اللہ تو غني و حمید ھے - وہ اگر چاھے تو تم کو ھٹا دے اور تمھاري جگہ کسی نئي مخلوقات کو لا کھڑا کرے ' اور ایسا کرنا اللہ کیلیے کچھہ مشکل نہیں !

اس قانون کي بنا پر آغاز عالم سے کتني قومیں خدا کي زمین کي وارث ھوئیں اور پھر دوسروں کیلیے جگہ چھوڑ کر خود ظلمت گمنامي میں چھپ گئیں ؟ یہي قانون الہي تھا ' جس نے بني اسرائیل کي عظمت و جبروت کا مسلمانوں کو جانشین اور وارث بنایا ' اور داؤد (ع) کے ھیکل میں جو کچھہ تھا ' وہ ابراھیم (ع) کي قربانگاہ کو نصیب ھوا ' تاکہ آزمایا جاے کہ مسلمان اس امانت کي کیونکر حفاظت کرتے ھیں ؟

ثم جعلنا کم خلائف في الارض لننظر من بعد ھم کیف تعملون ؟ (۱۰ : ۱۵)

پھر بني إسرائیل کے بعد ھم نے تم کو زمین کي خلافت عطا کي ' تاکہ دیکھیں کہ تمھارے اعمال کیسے ھوتے ھیں ؟ "

ظھور و تکمیل وعدۂ الہي

اس وعدۂ الہي کا ظھور دنیا کے گوشے گوشے میں ھوا - تیرہ سو برس کے اندر صدھا تخت بچھے اور اٹھے - کتني سلطنتیں قائم ھوئیں اور مٹیں - لیکن اس کاروان سراے اقبال کا آخري قافلہ وہ تھا ' جو سنہ ۶۸۷ - میں وسط ایشیا سے چلا اور بالاخر سنہ ۱۴۵۳ - میں یوناني اور روماني عظمت کے مدفن ' یعنے قسطنطنیہ میں پہنچکر مقیم ھوگیا - یہ بھي انقلاب آباد عالم کا ایک عجیب و غریب تماشا ' اور اس قانون الہي کي ایک عبرت انگیز تعدیل تھي ' جب بیزنطاني حکومت کا مغرور تاج عین اپني عظمت گاہ کے دروازے پر قسطنطین دریگا سیس (آخري فرماں رواے قسطنطنیہ) کے سر سے آتارا گیا تھا ' اور (محمدؐ فاتح) کے سر پر رکھا گیا تھا - پہلا سر خدا کے آگے مغرور تھا ' اسلیے اُسکي زمین پر بھي ذلت کے ساتھہ ٹھکرایا گیا - دوسرا اسکے سامنے سربسجود تھا ' اسلیے اسکي زمین پر بھي سربلند و مغرور ھوا - وہ جب ۱۴ - مئي سنہ ۱۴۵۳ - کو (سینٹ رومانس) کے عظیم الشان پھاٹک سے شہر میں داخل ھوا تو اپنے گھوڑے کي پشت پر سجدۂ عبودیت میں جھکا ھوا تھا !

فتح قسطنطنیہ

اس مرقع میں دو تصویریں ھیں - پہلي تصویر فتح قسطنطنیہ کا آخري معرکہ ھے ' جب دروازۂ شہر کي دیوار پر یوناني و روماني عظمت کي الوداع تھي ' اور چند گھنٹوں کے بعد اُس انقلاب کي گھڑیاں پوري ھوجانے والي تھیں ' جو (سینٹ صوفیا) کے مسیحي معبد کو خداے واحد کي پرستش گاہ کي صورت میں بدل دینے والا تھا -

دوسري تصویر (سلطان محمد فاتح) کے اولین داخلۂ شہر کي ھے ' جس نے (سنیٹ صوفیا) کے دروازے کے سامنے پہنچکر اپني سواري روک لي تھي - کیونکہ اسکے اندر شہر کي بقیہ آبادي جمع ھوکر (مریم) کے خاموش بت کے آگے چیخ رھي تھي ' تاکہ وہ انکي سن لے اور اپنے آسماني فرشتے کو انکي مدد کیلیے بھیج دے -

لیکن (مریم) کا مسکین بت بدستور چپ رھا ' کیونکہ وہ پرستاران حي و قیوم کے نیزوں سے خود بھي محفوظ نہ تھا -

جسطرح کہ اسکا بیٹا پیلا طوس کي عدالت سے بچنے کیلیے اپنے باپ کے سامنے بہت گڑگڑایا تھا کہ " ایلي ایلي لما سبقتني " خدایا ! میرے منہہ سے موت کے پیالے کو ھٹالے ! (مرقس ۱۴ : ۳۶) لیکن بالاخر وہ نہ ھٹا اور رومي سپاھیوں نے اُسکي ھتیلیوں میں میخیں ٹھونک کر صلیب پر چڑھا دیا !

اسي طرح آج اُسکي ماں بھي بے بس تھي - وہ جو اپنے بیٹے کو نہ بچا سکا ' اپنے بیٹے کے پرستاروں کي مدد سے بھي غافل ھوگیا - عین اُس وقت ' جبکہ وہ اسماني فرشتے کیلیے چشم براہ تھے ' دروازہ ٹوٹا اور فاتحوں کي مہیب صورتیں انکي طرف بڑھتي ھوئي نظر آئیں ! جن میں سب سے آگے نوجوان (سلطان محمد) تھا -

وہ آسمان کا فرشتہ نہ تھا ' مگر زمین کا ایک رحم دل فرزند ضرور تھا - اور آسمان کے فرشتوں نے نہیں بلکہ ھمیشہ زمین کے فرشتہ خصلت انسانوں ھي نے زمین پر کام کیا ھے !!

اس نے آتے ھي تمام باشندگان شہر کو امان دیدي - اسکے رحم و انصاف کا سخت سے سخت متعصب مسیحي مورخوں کو بھي اعتراف کرنا پڑا ھے -

توصیۂ عبرت

غرضکہ یہ تصویریں قومي عروج و زوال ' ایاب و ذھاب ' اور عزل و نصب الہي کا ایک عبرت انگیز مرقع ھیں ' جنمیں ایک قوم عظمت وکمال کي متاع تاراج کرکے اپنے سریر فرماں روائي سے رخصت ھو رھي ھے ' اور شہر کے دروازے پر جو کچھہ ھو رھا ھے ' یہ گویا جانے والے قافلے کا الوداعي نظارہ ھے ' جہاں حسرت و نامرادي اسکي مشائعت کیلیے موجود ھیں !

دوسرا مرقع فتح یابي و فیروز مندي کا نیا قافلہ ھے جو انھي راھوں سے گذر کر شہر میں داخل ھو رھا ھے ' جہاں سے کچھہ دیر پہلے اسکے پیشرو نکل چکے ھیں ' اور پچھلے قافلے کي خونین نشانیاں جا بجا ابھي باقي ھیں !

لتفتحن القسطنطنیہ

ساڑھے چار سو برس گذر گئے ' مگر اب تک یہ قافلہ یہیں مقیم ھے - انقلاب و تغیرات کے کتنے ھي اوراق تھے جنکو دست حوادث نے اُلٹا ' مگر یہ مرقع ایاب و ذھاب امم ' ابتک بدستور انظار عالم کے سامنے توصیۂ عبرت و بصیرت کیلیے موجود ھے !!

امام (احمد) نے مسند میں ایک حدیث روایت کي ھے .

لتفتحن القسطنطینه ' و نعم الامیر امیرھا ' و نعم الجیش جیشها ! (الحدیث)

قسطنطنیہ فتح کیا جائیگا - کیا اچھا وہ امیر ھے جو اس فوج کا امیر ھو ' اور کیا اچھي ھے وہ فوج ' جو اس فتح عظیم کو حاصل کرے !

پہلي صدي ھي سے قسطنطنیہ پر اسلامي فوجکشي شروع ھوگئي تھي - امیر معاویہ کے عہد میں اسي کي دیواروں کے نیچے حضرت ابو ایوب انصاري نے راہ جہاد میں جام شہادت پیا ' اور اپنے بعد آنے والے مجاھدین اسلام کے استقبال کیلیے وھیں رہگئے - بالاخر آٹھویں صدي میں (سلطان محمد فاتح) کے ھاتھوں یہ پیشین گوئي پوري ھوئي ' اور ابتک اسکي صداقت غیر متغیر ھے !

[۹]

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

ملک حبش میں ایک اسلامی حکومت

(۲)

دربار حبش میں دعوۃ اسلام
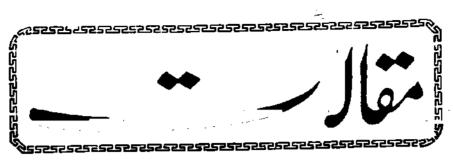
حبش میں ایک اسلامي حکومت کے ظہور و قیام کے حالات لکھنا مقصود هیں ' ورنہ هجرۃ حبشہ کے واقعات میں بہت سے امور تفصیل طلب تھے -

علي الخصوص قریش مکہ کے معاندانہ مساعي و تدابیر' اور باوجود مسلمانوں کي منتہا درجہ بے سروسامانی و بیکسي کے کامیابي و فتح یابي -

پروف دیکھتے هوے گذشتہ نمبر میں خیال هوا تھا کہ واقعۂ هجرۃ حبشہ کي کسي قدر مزید تفصیل کردیں اور اسکے بعد آگے بڑھیں • لیکن وقت بہت کم تھا ' اسلیے مرتب صفحات میں ترمیم نہ هوسکي - آج چاهتے هیں کہ گذشتہ نمبر کے بقیہ حصے کو شروع کرنے سے پہلے بطور تلمۂ و تعلیق ' هجرۃ حبشہ کي تشریح مزید کردي جاے • گذشتہ نمبر کے دوسرے کالم میں جہاں هجرۃ کا ذکر ہے ' مندرجۂ ذیل سطور کو اسکا بقیہ تصور کیا جاے •

(ابن هشام) نے اپني سیرۃ میں حضرۃ ام سلمہ سے اس بارے میں روایات نقل کي هیں ' جو منجملہ مہاجرین حبش کے تھیں - وہ کہتي هیں کہ نجاشي نے همارے ساتھہ نہایت عمدہ سلوک کیا • هم بازادي اپنے اعمال مذهبی ادا کرتے تھے اور چین اور آرام سے رهتے تھے - همارے خلاف وہ کوئي بات نہ سنتا ' اور نہ همیں کوئی مخالف اذیت پہنچا سکتا تھا -

لیکن جب قریش نے همیں ایک گوشۂ عافیت میں محفوظ دیکھا' تو یہاں بھي ظلم و ستم سے باز نہ رهے - انهوں نے حجاز کي بہتر سے بہتر اور قیمتي سے قیمتي اشیا تحائف کیلیے جمع کیں ' اور نہ صرف نجاشي کیلیے ' بلکہ حبش کے تمام بطریقوں اور پادریوں کیلیے بھي طرح طرح کے هدایا فراهم کیے - اس سے مقصود یہ تھا کہ تمام ملک کو وہ همارے برخلاف سازش کرنے کیلیے آمادہ کرسکیں -

جب سامان فراهم هوگیا تو عبد اللہ بن ربیعہ اور عمر ابن العاص کو اس مہم کیلیے منتخب کیا اور وہ تمام تحائف و هدایا لیکر حبش پہنچے -

قریش مکہ نے ان لوگوں کو هدایت کردي تھي کہ حبش پہنچکر پہلے نجاشی سے ملاقات نہ کریں ' کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اعیان دربار و رؤساء دینیہ سے مشورہ کرے اور مشورہ کا نتیجہ همارے خلاف نکلے - پہلے کچھہ دنوں قیام کرکے ملک کے تمام بطریق و رؤساء کلیسا سے ملاقات کرلینا - ان میں سے هر ایک شخص کو تحفہ تحائف دیکر موافق بنا لینا ' اور جب یہ سازش مکمل هوجاے تو پھر دربار کا رخ کرنا !

چنانچہ اس وفد نے یہي طریقہ اختیار کیا اور تمام بطریقوں سے ملکر کہا :

"همارے ملک کے چند سفیہہ اور مفسد لوکے هیں جنهوں نے همارا دین چھوڑدیا اور آپ لوگوں کا دین بھي اختیار نہیں کیا - ایک نیا مذهب انهوں نے نکالا ہے جس سے آپ اور هم ' دونوں بالکل ناواقف هیں ' اور کبھي اسکے احکام سننے میں نہیں آے - وہ بھاگ کر آپکے ملک میں آگئے هیں - انکے بارے میں پادشاہ سے التجا کرینگے - آپ اسے مشورہ دیں کہ اُن لوگوں کو همارے حوالے کردے " -

اسکے بعد وہ دربار نجاشي میں پیش هوے اور تحائف کے گذراننے کے بعد انهي الفاظ میں اپني خواهش ظاهر کي - نیز کہا کہ " همیں ان لوگوں کي قوم کے اشراف و اعیان اور اباؤ اعمام نے بھیجا ہے تا کہ آپ انہیں همارے حوالے کر دیں "

تمام بطریقوں نے بھي انکي تائید کي اور کہا کہ انکي درخواست لائق پذیرائي اور انکي خواهش بالکل حق بجانب ہے -

لیکن نجاشی یہ سنتے هي غضب ناک هوگیا - اس نے اپنے درباریوں پر نظر ڈالي اور کہا کہ یہ کیسي بات ہے جو تم مجھسے چاهتے هو ؟ میں ایسے لوگوں کو بغیر تحقیق و تفتیش کیونکر انکے حوالے کردوں جو میرے ملک میں پناہ اپنے کیلیے آئے هیں ؟ میں انکو بلاتا هوں اور انکے مقابلے میں اصل حقیقت پوچھتا هوں - اگر ان لوگوں کا بیان صحیح ثابت هوگیا تو پھر البتہ انکي درخواست لائق قبول هوگي -

چنانچہ نجاشي نے مسلمانوں کو طلب کیا اور پوچھا :

" وہ کونسا دین ہے جو تم نے اختیار کیا ' جسکي وجہ سے تم نے اپني قوم کے دین کو بھي ترک کردیا اور همارے دین مسیحي کو بھي اختیار نہیں کیا ؟ "

مہاجرین مسلمین کي جماعت میں سے جعفر بن ابی طالب (حضرۃ امیر علیہ السلام کے بھائي) کھڑے هوے اور انهوں نے جواب میں تقریر کي :

ساتویں صدي کے ایک داعي اسلام کي تقریر

" اے پادشاہ ! هم ایک وحشي قوم تھے - بتوں کو پوجتے تھے ' مردار کھاتے تھے ' فواحش میں مبتلا تھے ' قطع رحم اور قمار بازي همارا شیوہ تھا ' اور هم میں سے هر قوي ضعیف کو تباہ کردیتا تھا -

یہ حالت تھي کہ رحمت الہي جوش میں آئي اور خدا نے ایک مقدس رسول هماري طرف بھیجا ' جو هم هي میں کا ایک فرد تھا - جسکے نسب کي بزرگي ' خصائل کي پاکیزگي ' اخلاق حسنہ کي عظمت کا هم میں سے هر شخص کو علم اور اعتراف ہے - پس وہ آیا اور اُس نے اللہ کي طرف هم سب کو دعوت دي کہ اسکي یگانگت کا اقرار کریں ' اس کے آگے جبین نیاز جھکائیں اسکے سوا اُن سب معبودان باطل کو چھوڑ دیں ' جنکي جہل و نادانی سے هم اور همارے آباؤ اجداد پوجا کرتے آئے هیں - اس نے

لیکن خدا کی نصرت نے (انور بے) کی صورت میں ظہور کیا ' اور ۲۳ - جنوری کو انجمن اتحاد و ترقی نے زمام حکومت پھر اپنے ہاتھوں میں لی - اتحادی وزارت مایوسیوں سے بے خبر نہ تھی ' مگر اس نے دیکھا کہ اگر آخری نا کامی مقدر ہو ہی چکی ہے ' تو خود اس کو لینے کیلیے کیوں دوڑیں ؟ جتنی مہلت اور ملے سعی و جہد سے باز نہ آئیں - کسے معلوم کہ کل کیا ہونے والا ہے ؟ ممکن ہے کہ کوئی سبیل نجات پیدا ہو جاے :

چوں دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگ نائے نزع نہ کوشد کسے چرا ؟

پھر جو کچھہ ہوا وہ ظاہر ہے - مایوسی کامل پاشا کیلیے بھی تھی اور مرحوم شوکت کیلیے بھی - پہلے نے سررشتۂ صبر و استقلال ہاتھہ سے دیدیا - اسکا نتیجہ جو کچھہ تھا ' معلوم ہے - دوسرے نے صبر و استقامت کی راہ اختیار کی - اسکا نتیجہ آج تمام عالم کو حیرت و تعجب کا پیغام دے رہا ہے !! فاي فريق احق بالامن ان كنتم تعلمون ؟

- شہید اکبر

آج (شہادت اوّل کانپور) کے حوادث خونیں ہمارے سامنے ہیں - اگر مسلمانوں نے " استعینوا بالصبر و الصلواة " پر عمل کیا اور سررشتہ صبر و استقامت اور جہد و جہاد کو ہاتھہ سے ندیا ' تو انکی کامیابی یقینی و قطعی ہے ' اور مایوسیوں ہی کے اندر سے بشارت امید ملنے والی ہے -

پر اگر ہمت ہار بیٹھے ' اور خداے عزیز و حکیم کا ' جو انکا ہر حال میں ساتھہ دیتا ہے ' ساتھہ نہ دیا ' تو پھر آن نتائج معزنہ اور عواقب الیمہ کیلیے ہندوستان کے ہر مسلم باشندہ کو طیار رہنا چاہیے ؟ جن کو اس وقت صرف عاقبت بینی ہی کی دوربین سے دیکھا جاسکتا ہے : فبای حدیث بعد الله وایاته یومنون ؟

آج کی اشاعت کے " برید فرنگ " میں ایک نوٹ " ہموا بمالم ینالو " کے عنوان سے درج کیا گیا ہے - اس میں " ریویو اف ریویوز " لنڈن کے ایک مضمون کا اقتباس ہے - نہ صرف انگلستان ' بلکہ تمام یورپ کا یہ مشہور رسالہ بلغاریا کی نا کامیوں پر ماتم کرتا ہے ' اور متحسر و متالم ہے کہ بلغاریا کو فتح مندی کے بعد پھر ذلت و نا مرادی نصیب ہوئی - اس مضمون کی تحریک انہیں سطور کو پڑھکر ہوئی تھی اور اسی لیے اسکا عنوان بھی " ہموا بمالم ینالوا " قرار دیا گیا -

معاہدہ رومانیا و بلغاریا

چونکہ حکومت بلغاریا نے رومانیا کے مطالبات سے بروز اتفاق کرلیا تھا ' اسلیے بخارست میں اس خط (لائن) کے متعلق صاف صاف گفتگو کرنے میں تاخیر نہیں کی گئی ' جو آیندہ سرحد ڈوبرڈجا (Dobrudja) کو نشانزد کرنے والی ہے -

ایک ہی جلسہ نے دونوں ملکوں میں اختلافات باہمی کے تصفیہ کی طرف رہنمائی کی - ترتوکائی (Turtukai) کو برچ (Baltchik) اور بالچک (Baltchik) ان تینوں شہروں سے مغرب و جنوب میں ' دس اور پندرہ میل کے مابین ' نئی سرحد شروع ہوتی ہے -

اسطرح رومانیا کو ایک دفاعی سرحد مل گئی ہے ' اور وہ اب قلعہ ہاے شملا (Shumla) اور رسٹچوک (Rustchuk) کے انہدام کی بابت اپنا دعوی واپس لیتی ہے -

اس اتفاق (اگریمنٹ) کے شرایط اس عہد نامۂ عام میں شامل کردیے جاینگے ' جو پانچوں سلطنتوں کی تصدیق کے بعد بخارست میں پیش کیا گیا تھا -

حادثۂ کانپور

زمیندار لاہور میں حسب ذیل مراسلہ شائع ہوا ہے :

جناب ایڈیٹر صاحب - تسلیم - میرا ایک مقدمہ اپیل رام ناتھہ اپیلانٹ بنام درگا پرشاد وغیرہ رسپانڈنٹان عدالت ججی کانپور میں تھا - میں یکم اگست سے ۱۸ - اگست تک کانپور میں رہا ۳ - اگست کا واقعہ مسلمانوں کا نسبت مسجد مچھلی بازار میرے سامنے ہوا - ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جاے وقوعہ کے علاوہ شہر میں جہاں مسلمان نظر پڑے بندوقوں کی فیر سے ہلاک کر ڈالے گئے ' اور جاے وقوعہ یعنی مسجد میں تو بے انتہا مسلمانوں کو گولیوں نے فنا کر ڈالا اور کوئی ڈیڑہ سو لاشیں بوروں میں بند کرکے جبکہ ہم اشنان کرتے تھے دریا میں عجلت کے ساتھہ پھینکدی گئیں - یہ بات قابل مشتہر کرنے کے ہے - اگر آپ لوگ یا وکیل ملزمان کانپور اس امر کا کافی اطمینان ہم کو دلائیں کہ سچی بات کہنے میں گورنمنٹ ہم سے ناخوش نہ ہوگی تو ہم شہادت دینگے اور یہ سب حال مفصل جو ہم نے دیکھا تھا بیان کرنے کے لیے تیار ہیں - صرف ہم یہ خیال کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ گورنمنٹ و حکام ہم سے بہت ناراض ہونگے -

پنڈت رام ناتھہ اوستھی زمیندار موضع میندھا پرگنہ کروال - ضلع باندہ

انگلستان بلغاریا کو اشتعال دلا رہا ہے

مسالۂ سرحد میں ترکی کی طرف دول یورپ کے میلان کا محور بعض ممالک پر اسکے قبضہ کے جواز و عدم جواز کے اندر نہیں ہے ' بلکہ صرف وہ امید ہے ' جو ترکی کی حکومت ان ممالک کے بقاء و قیام کے لیے رکھتی ہے -

۸ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کے (نیر ایسٹ) کی راے میں یہ دعوی بیکار ہے " کہ انجمن اتحاد و ترقی ان ممالک کے کسی حصہ کی حکومت کے بارے میں بھی اعتبار پیدا کرسکتی ہے جو معاہدۂ لنڈن کی رو سے ترکوں کے لیے چھوڑ دیے گئے ہیں - وہ بلغاریا کو اشتعال دلاتا ہے کہ بلغاریا اپنے حکام کی مجنونانہ و بے اصول ڈپلو میسی کے خمیازہ میں ان مصائب سے دو چار ہوئی ہے " با ایں ہمہ اس قوم کی روح اور قابلیت ابھی باقی ہے - اگر ضرورت ہوئی تو وہ صحیح ترین نگرانی کی ماتحتی میں کسی دن اس فیصلہ کی تنسیخ کی کوشش کے لیے اپنے آپ کو مدعو محسوس کریگی ' جسمیں ناانصافی یا انتہائی تذلیل کی بو آتی ہے "

یہ ہے اسلام و اہل اسلام کی خدمت ' جو نیر ایسٹ کر رہا ہے ' اور جس کے عوض میں گورنمنٹ اس کو ہندوستان کے خزانے سے امداد دے رہی ہے ! وان الظالمین بعضہم اولیاء بعض ' والله ولی المتقین (۸۱ : ۵۴)

مسجد کانپور مچھلی بازار

کے روزانہ مفصل و مستند حالات اور عدالت کی کل کارروائی شائع کرنیکا اخبار آزاد کانپور نے انتظام کیا ہے - اجلاس عدالت کی پوری کارروائی دوسرے روز صبح کو شائع کردیجاتی ہے - ان پرچوں کی ایک روپیہ ماہوار قیمت مقرر کیگئی ہے - اشاعت پر پرچہ برابر ڈاک سے ارسال ہوتے رہیں گے - منی آرڈر بنام منیجر آزاد کانپور آنے - واقعہ ۳ - اگست سے آخر ماہ تک کے کل حالات بھی موجود ہیں - قیمت ایک روپیہ

منیجر آزاد - کانپور -

بیڑوں پر کتنا روپیه صرف کیا ؟ اور اس بارہ سال کے اندر دونوں کي بحري طاقت میں ترقي کي نسبت کیا رهي ؟

قواء بحریہ انگلستان و جرمني

۱۹۰۰ - سے ۱۹۱۳ - تک

سنه	انگلستان	جرمني
۱۹۰۰	۹۷۸۸۱۴۶ پونڈ	۳۴۰۱۹۰۷ پونڈ
۱	,, ۱۰۴۲۰۲۵۶	,, ۴۹۲۱۰۳۶
۲	,, ۱۰۴۳۶۵۲۰	,, ۵۰۳۹۷۲۵
۳	,, ۱۱۴۷۳۰۳۰	,, ۴۳۸۸۷۴۸
۴	,, ۱۳۵۰۹۱۷۶	,, ۴۲۷۵۴۸۹
۵	,, ۱۱۲۹۱۰۰۲	,, ۴۷۲۰۲۰۶
۶	,, ۱۰۸۵۹۵۰۰	,, ۵۱۶۷۳۱۹
۷	,, ۹۲۲۷۰۰۰	,, ۵۹۱۰۹۵۹
۸	,, ۸۶۶۰۲۰۲	,, ۷۷۹۵۴۹۹
۹	,, ۱۱۲۲۷۱۹۴	,, ۱۰۱۷۷۰۶۲
۱۰	,, ۱۳۲۷۹۸۳۰	,, ۱۱۳۹۲۸۵۶
۱۱	,, ۱۵۰۶۳۸۷۷	,, ۱۲۲۵۰۲۶۹
۱۲	,, ۱۳۹۷۲۵۲۷	,, ۱۱۷۸۷۵۶۵

اس نقشه کو بنظر امعان دیکھیے - صاف نظر آئیگا که جرمني نے سنه ۱۹۰۰ ع میں جسقدر روپیه (یعني ساڑھے تین ملین پونڈ) صرف کیا تھا ' سنه ۱۹۱۲ ع میں اس سے سه چند بلکه اس سے بھي زائد (یعني قریباً ۱۲ - ملین پونڈ) صرف کیا - اسکے مقابلے میں انگلستان نے سنه ۱۹۰۰ - سے سنه ۱۹۱۲ - تک صرف چار ملین پونڈ صرف کیے !

اسکا قدرتي نتیجه یهي تھا که جرمني کے بحري قوی میں ۲۴۷ - فی صدي ' مگر انگلستان کے بحري قوی میں صرف ۳۳ - فی صدي کا اضافه هوا -

ضرور تھا که جرمني کے یه سرگرم مساعي انگلستان ایسے بیدار اور عاقبت اندیش ملک کي نظروں میں کھٹکتے اور وہ کم ازکم علي وجه الظن و التخمین ' اس غایت اصلي کو ضرور معلوم کرلیتا جو اسمیں پوشیدہ تھي -

اسیطرح یه هوا که جرمني نے اپنے مقصد کا بالکل اعلان شروع کردیا - ترقي کے پہلے هي سال یعني سنه ۱۱ - ع میں جب بحري لائحه (پروگرام) جرمن مجلس النواب (ریشتاگ) میں پیش کیا گیا تو اسمیں جنگي جہازوں کے لیے مبلغ خطیر کا مطالبه کرتے هوے وزیر جنگ نے کہا :

" جرمني کو اتنے بڑے بیڑے کي ضرورت هے که اگر کبھي دنیا کي سب سے بڑي بحري طاقت سے بھي جنگ هوجاے تو اسکے تفوق و برتري کو معرض خطر میں ڈالدے "

جرمني کے اس اهتمام و اعتناء اور مجاهرعزم مساوات و همسري نے انگلستان کو مجبور کیا که وہ اپني ناطرفداري کو خیرباد کہکے محالفت روس و فرانس میں شامل هوجاے -

انگلستان کو یه ترغیب اسلیے اور بھي هوئي که جنگ روس و جاپان نے اتحاد فرانس و انگلستان کو کمزور کردیا تھا - پس اگر انگلستان روس کے ساتھه شامل نه هوتا ' تو اس صورت میں جرمني کي طاقت اپنے حلیفوں کي بنا پر انگلستان اور محالفت روس و فرانس ' دونوں کي علحدہ علحدہ طاقتوں سے زیادہ هوجاتي اور ظاهر هے که یه صورت یورپ کے لیے عموماً اور انگلستان کے لیے خاصکر کسدرجه خطرناک تھي ؟ -

سنه ۱۹۰۷ع میں انگلستان باقاعدہ محالفت روس و فرانس میں داخل هوگیا ' اور یه محالفت ثلاثیه " مفاهمت ثلاثیه " کے نام سے موسوم هوئي -

محالفت ثلاثیه صرف ان تین حکومتوں هي کي نه تھي ' بلکه در اصل رباعیه بلکه خماسیه تھي - اسلیے که جرمني کو دولت عثمانیه اور رومانیا کي دوستي پر بھي اعتماد تھا - اسکو یقین تھا که اگر یورپ میں جنگ چھڑ گئي تو یه دونوں محالفت - ثلاثیه کي مدد کرینگے - جرمني ' آسٹریا ' اور اطالیا نے اپنے اپنے سفیر بخارست بھیجے که محالفت ثلاثیه کے ساتھه رومانیه کے رشتۂ الفت و مودت کو قائم رکھیں - جرمني نے اپنے اشخاص ' اسلحه ' اور مال سے ترکوں کي مساعدت کي ' اور جب قیصر جرمني سنه ۱۸۹۹ ع میں دمشق گیا تو ایک دعوت میں جو خاص اسکے لیے کی گئي تھي ' یہاں تک کہدیا که وہ آل عثمان اور ان تمام لوگوں کا دوست هے جو انکي خلافت کا اعتراف کرتے هیں " ! !

جرمني برابر دولت عثمانیه کي تقویت کي کوشش کرتي رهي کیونکه اسکو یقین تھا که جس طرح روس کي نقصان رساني کا ذریعۂ وحید رومانیا هے ' اسیطرح اسکا عقیدہ تھا که شاهنشاهي انگلستان کی تهدید و تضعیف پر قادر وحید صرف دولت عثمانیه هے -

جرمن قائدوں میں جنرل وان برنهارڈي کا پایه سب سے زیادہ بلند هے - آپ امور جنگ کے متعلق مہارت تامه ' اور اس موضوع پر تصنیف و تالیف اور انشاء فصول و مقالات میں قدرت کامله حاصل هے - وہ اپني ایک نوتالیف کتاب میں لکھتا هے :

" ترکي هي ایک ایسي سلطنت هے جو انگلستان کو نقصان پہنچا سکتي هے - کیونکه نہر سویس شاهنشاهي برطانیا کے جسم کي شه رگ هے "

ایک دوسري کتاب میں لکھتا هے :

" جرمني کے لیے ترکي کا رشته لازمي هے - اسکو چاهیے که ترکي کو محالفت ثلاثیه میں داخل کرلے اور اطالیا کو جنگ سے باز رکھے - کیونکه یهي ایک سلطنت هے جو مصر میں انگلستان کے موقف (پوزیشن) اور هندوستان کے مختصر سے راستے کو خطرے میں ڈالسکتي هے - روس اور انگلستان کے ساتھه همیں جنگ کي تیاري کرني هے تو ترکی کو اپنی جماعت میں ملالینا بھي ضروري هے "

ڈاکٹر باگ ایک بہت بڑا سیاح هے - وہ اپني کتاب میں جو سنه ۱۹۱۱ ع میں شائع هوئي هے ' لکھتا هے :

" انگلستان پر جرمني کی کامیابی کی یه صورت نہیں هے که جرمني اس پر بحر شمال کی طرف سے فوجکشي کرے - بلکه اسکی تدبیر یه هے که اسکے هاتھه سے مصر نکال لے - کیونکه جب مصر اسکے هاتھه سے نکل جائیگا تو نہر سویس پر اسکا اقتدار بھی فنا هو جائیگا - اور جب نہر سویس اسکے اقتدار و تسلط سے نکل آئیگي تو هندوستان اور مشرق قریب کا مختصر ترین راسته بھی اس کے لیے بند هو جائیگا - ان مقامات میں اسکا موقف شاهنشاهی کا مخدوش اور خطرات میں محصور هو جانا بالکل آسان هے - اغلب یه هے که اس کا اثر افریقیه کي برطاني مستعمرات (نوآبادي) پر بھي پڑے - پھر اگر دولت عثمانیه مصر پر دوبارہ قابض هوگئي ' تو یقیناً هندوستان کے ۶۰ - ملین مسلمانوں پر اسکے غلبه و تسلط کو ایک سخت دھکا لگے گا ' اور ایران و افغانستان میں بھي اسکا موقف تنگ هو جائگا - پس عثماني فوج کي تقویت و تدبیر اور دولت عثمانیه کي مالي مساعدت همارا ایک اهم فرض هے - عثماني قوت جتني زیادہ هوگي انگلستان اتنا هي زیادہ ضعیف هوگا "

ہم کو حکمت و دانائی کی تعلیم دی - اچھے کاموں کا حکم دیا - اس نے بتلایا کہ سچائی کو اختیار کرو - کسی کی امانت لو تو ادا کردو - اپنے اعزا و اقارب کے حقوق کو نہ بھولو - ہمسایہ کے ساتھہ بھلائی کرو - فواحش کے نزدیک نہ جاؤ - انسان کا خون نہ بہاؤ - فتنۂ و فساد سے بچو - یتیموں کا مال نہ کھاؤ - کسی پر تہمت نہ لگاؤ - صرف اللہ ہی کی پرستش کرو - پانچ وقت نماز ادا کرو - اپنے مال میں فقرا کا بھی ایک حصہ سمجھو - اور اسی طرح اور تمام برائیوں سے بچنے اور بھلائیوں کے اختیار کرنے کی طرف اس نے ہم سب کو بلایا -

یہی دین جدید ہے جسکو وہ لیکر آیا' اور یہی تعلیم ہے جسکے لیے ہم نے اپنی قدیمی بت پرستی اور جہالت و نادانی کو خیرباد کہا - اسپر ہماری قوم ہماری دشمن ہوگئی اور ہم پر طرح طرح کے ظلم و ستم کرنے لگی - یہاں تک کہ ہم پر عرصۂ حیات تنگ ہوگیا اور بے بس ہوکر ترک وطن پر مجبور ہوگئے - پھر بھی ہم کو چین سے اللہ کی بندگی کرنے کی مہلت نہیں ملتی' اور اے پادشاہ حبش! یہ لوگ یہاں بھی پہنچ گئے ہیں تا کہ ہم کو پھر وہاں لیجائیں اور پتھر کی پوجا چھوڑ کر آسمان و زمین کے مالک کی پرستش کرنے کا ہم سے انتقام لیں "

نجاشی پر نزول روح القدس

حضرۃ جعفر تقریر کر رہے تھے اور صداقت الہی اندر ہی اندر چپکے چپکے اپنا کام کر رہی تھی - جب وہ خاموش ہوے تو نجاشی پر ایک عالم مدہوشی طاری تھا - اس نے پوچھا کہ تمہارے نبی پر کوئی کتاب بھی آتری ہے؟ اور اگر آتری ہے تو تم اسمیں سے کچھہ سنا سکتے ہو؟

حضرت جعفر نے سورۂ مریم کی تلاوت شروع کی اور نجاشی پر جوش تاثر سے عالم رقت طاری ہوگیا - وہ بے اختیار چیخ اٹھا :

" بیشک بیشک! یہ وہی صداقت کی روشنی ہے جو مسیح ابن مریم کی صورت میں چمکی تھی' اور یہ دونوں نور ایک ہی مشکواۃ قدس سے نکلے ہیں - قسم خدا کی - میں ان پرستاران خدا کو کبھی تم ظالموں کے حوالے نہیں کرسکتا - جاؤ اور اپنی درخواست واپس لیجاؤ! "

[سیرۃ ابن ہشام بر حاشیۂ زاد المعاد - جزو اول صفحہ ۱۸۰]

اعـــلان

صدارت اجلاس ہفتم آل انڈیا شیعہ کانفرنس

شیعہ کانفرنس نے عالی جناب آقا حسن صاحب قبلہ مد ظلہ العالی کو اجلاس ہفتم شیعہ کانفرنس کیلئے صدر تجویز کیا تھا - جناب ممدوح نے اپنا قائم مقام عالی جناب معلی القاب انریبل نواب سید محمد صاحب بالقابہ مدراس کو قرار دیکر صدر نشین اجلاس مذکورۃ کا تجویز فرمایا ہے اور جناب نواب صاحب ممدوح نے منظوری بھی بھیجدی ہے -

(سید علی غضنفر عفی عنہ)

... اردو تفسیـــر کبیـــر

... نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی ... مجلد حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

اختلال تـــوازن دول

اثر : کاتب سیاسی شہیر : مسٹر ہوالس داکر

ایک بڑی ضروری چیز یہ بھی ہے کہ موجودہ زمانے کے اہم سیاسی مسائل کی' جنکا ذکر کثرت کے ساتھہ عام مباحث' واقعات' تار برقیوں' اور اخباروں میں ہوتا ہے' ایک مرتبہ اس طرح تشریح کردی جاے کہ اخبار بیں طبقہ کی معلومات انپر حاوی ہوجاے اور پھر وہ ہر معاملہ پر فہم و واقفیت کے ساتھہ غور کر سکیں -

" توازن دول " کا ذکر آجکل اکثر ہوتا ہے مگر بہت سے لوگ اس کی پوری حقیقت سے واقف نہونگے - آج ہم ایک مشرح مضمون اس کے متعلق شائع کرتے ہیں -

وہ سیاست' جسکا مرکز نظر توازن قوی ہے' نہایت قدیم و دیرینہ سال ہے' بلکہ اسکی ابتدا عمران و آبادی عالم کے آغاز سے ہے - اسکا مقصد سادہ و صاف الفاظ میں یہ ہے کہ " کسی ایک سلطنت کی قوت اتنی نہ بڑھے کہ وہ تمام عالم کو اپنے زیر نگیں کرلے "

اس سلسلہ میں ولیم فریڈرک اعظم شاہ پروشیا کے چند فقرے قابل اقتباس ہیں جو گو تعداد میں کم اور مختصر ہیں' مگر اس سیاست کے اکثر پہلوؤں پر مشتمل ہیں - اس نے ایک موقع پر کہا تھا :

" امن یورپ کے حفظ و بقا کا سب سے بڑا سبب قواے دول کا توازن یعنے ہم وزن رہنا ہے - اسکی وجہ سے قوی ضعیف کو پامال نہیں کرنے پاتا کیونکہ وہ قوی کے خلاف متحد و متفق ہوکر اسکی قوت کی شر انگیزیوں سے محفوظ و مامون ہوجاتی ہیں -

مگر جب یہ توازن فنا ہونے لگتا ہے تو دنیا میں عالمگیر غدر کا اندیشہ پیدا ہوجاتا ہے - ایسی حالت میں ممکن ہے کہ موجودہ سلطنتیں جو اپنے اندر تنہا مقاومت و مدافعت کی قوت نہیں رکھتیں' مٹجائیں' اور انکے انقاض و آثار پر ایک نئی قوی وسیع سلطنت قائم ہو -

رومیوں کے عہد عروج میں اگر مصر و شام و مقدونیہ کی سلطنتیں متحد ہوگئی ہوتیں تو کبھی مغلوب نہ ہوتیں اور اسکے پیروں میں غلامی کی وہ زنجیریں نہ پڑتیں جو بعد کو رومیوں نے ڈالیں - "

اصل سیاست توازن تو قدیم ہے' مگر موجودہ توازن دول اپنے مخصوص حالات و اثرات کے لحاظ سے بالکل نیا ہے - اس کا آغاز اسوقت سے ہوتا ہے جب کہ جرمنی' آسٹریا' اور اطالیا نے ایک طرف' اور فرانس و روس نے دوسری طرف باہم محالفت کی - اسوقت تک ان پانچوں سلطنتوں کے قوی کا یہ تناسب تھا کہ محالفت روس و فرانس' محالفت ثلاثہ کے ہمسنگ سمجھی جاتی تھی - انگلستان اسوقت تک ناطرفدار تھا' کیونکہ براعظم یورپ میں اسکے اسدرجہ عظیم الشان مصالح نہ تھے' جنکے لیے انگلستان اختلال توازن سے ڈرتا -

مگر جرمنی نے انگلستان کے ساتھہ چھیڑ چھاڑ شروع کردی - اس کا دیباچہ وہ تار تھا' جو جرمنی نے سنہ ۱۸۹۶ ع یعنی آغاز جنگ ٹرنسوال میں کروجر بھیجا تھا -

اسکے بعد اس نے اپنی بحری قوت کی ترقی کی طرف توجہ کی - اس ترقی کا مقصد اصلی یہ تھا کہ بحری طاقت میں وہ انگلستان کے ہم پایہ ہوجائے - ذیل کے نقشے سے معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۹۰۰ - سے ۱۹۱۲ - ع تک انگلستان اور جرمنی نے اپنے اپنے

مناظرة

الفتنـــة اللغـوية

" حظ و کـرب " يا " لـذت و الـم "

از : الهـــلال

(۱)

و ما لهم به من علم' إن يتبعون الا الظن' و ان الظن لا يغني من الحق شئيا - (۵۳ : ۳۰)	اس بارے میں انکے پاس کوئي علم او ر ذريعۂ تحقيق و يقين نہيں - محض اپنے گمان پر چل رہے ہيں' اور راہ ظن و تخمين کا يہ حال ہے کہ وہ حقيقت و علم کے سامنے کچھہ بکار آمد نہيں !

جمع اضداد کي لوگوں نے عجيب عجيب مثاليں دي ہيں - ايک زمانے ميں مسيح رکنا کاشي کے اس مصرعہ پر تمام اساتذۂ عجم نے طبع آزمائياں کي تهيں :

روے دريا سلسبيل و قعر دريا آتش ست !

يہ تو خيالستان شعر کے افسانے تھے ' مگر ميں واقعي مثاليں ديکھتا هوں - ميرے سامنے مسلمانوں کا نيا تعليم يافتہ فرقہ ہے -

يورپ کي ترقيات نے عجائب و غرائب کو واقعات بنا ديا ہے - ضرور تھا کہ اس خصوصيت عجيبہ کا اثر اسکے پيروؤں ميں بهي کرشمہ ساز عجائب هوتا کہ يہ بهي آسي آفتاب تا بندۂ فضل و علو کے ذرے ' اور اسي شجر کمال و رفعت کے برگ و بار ہيں :

گرچہ خورديم' نسبتي ست بزرگ
ذرۂ آفتـــاب تـــا بـــا نـيـــم !

ايک مرتبہ ميں نے انہيں صفحات پر اس فرقے کے " جہل و علم " کے اجتماع نقيضين پر مرثيہ خواني کي تھي - احباب کرام کو ياد هوگا - آج " تقليد و اجتهاد " کے اجتماع ضدين پر متحير هوں کہ ان هذا لشي عجاب !

همارے تعليم‌يافتہ دوستوں کا کچھہ عجيب حال ہے انکے پانوں کو ديکھيے تو يورپ کي نا فہمانہ و اورانہ تقليد و عبوديت فکري زنجيريں لپٹی نظر آتي هيں ' مگر چہرے کی طرف نظر اٹھائيے تو زبان کو ادعاء اجتهاد سے فرصت نہيں ! اس سے بڑھکر دنيا ميں جمع اضداد کا اور کونسا تماشا هوسکتا ہے کہ ايک شخص آپکے سامنے آے ' اور عين اُس وقت جبکہ اسکے پانؤں ميں تقليد و استعباد کي زنجيريں پازيب کي طرح صدا دے رهي هوں ' اجتهاد فکر اور حريت راے پر بے تکان ليکچر دينا شروع کردے !!

همارے دوستوں کا بهي يہي حال ہے - انکا سرمايۂ علم و دانش يورپ کي اسمی و سطحی تقليد سے زيادہ اور کچھہ نہيں ' تا هم جن چيزوں ميں وہ اپنے ائمۂ هدی کي تقليد کرنا چاهتے هيں' انهي ميں اولين شے اجتهاد تهي اور ضرور تها کہ اس تقليد مجتهدانہ کا سفر اسي منزل سے شروع هوتا - قينچي هاتهہ ميں هو تو خواہ مخواہ جي چاهنے لگتا ہے کہ کسي چيز کو تراشيے - اس اجتهاد کي قينچي همارے چابک دست دوستوں کے هاتهہ آگئي تو بيکار بيٹها نہ گيا - يورپ کے علم و عمل کے سررشتوں پر تو کيا چلتي کہ وهيں کے کارخانے کي بني هوئي تهي - پس اپنے يہاں کي جو چيز سامنے آگئي' وهي بلا تامل آلۂ مشق بني - پهر اسکي رواني بے پناہ ' اور اسکي کاٹ بے روک تهي !

سب سے پہلے مشرقي علوم و فنون ' تہذيب و تمدن ' اور اخلاق و اداب قومي سے اسکي آزمايش شروع هوئي' اور تهوڑے هي دير ميں سيکڑوں برسوں کے صفحات و اوراق قديمہ پرزے پرزے تهے !

پهر غريب مذهب کي باري آئي - يہ کپڑا دبيز تها ' اسليے مقراض اجتهاد کي رواني بهي زيادہ تيز و شديد تهي - پهر اسکا بهي وهي حشر هوا ' جو پہلي آزمائش کا هو چکا تها - اور جو کچھہ باقي رهگيا ہے' نہيں معلوم اور کتني گهڑيوں کا مهمان ہے ؟

کچھہ دنوں سے يہ قينچي زنگ آلود سي هوگئي تهي' مگر ميں ڈرتا هوں کہ اب ايک نئي آزمايش شايد شروع هونے والي ہے ' اور مذهب و علم کے بعد " زبان " کا ميدان جولا نگاہ اجتهاد بننے والا ہے -

ايک نيـــا فتنـــۂ لغـــويـــہ !

تمهيد کي ان چند سطروں ميں جو اشارات کيے گئے ' يہ حالت عام تعليم يافتہ فرقے اور انکے بعض صناديد و ائمۂ طريقت کي ہے' ليکن آجکل کے نوجوان تعليم يافتہ اصحاب مين بعض اشخاص يقيناً ايسے بهي هيں' جنکو اس عام حالت ميں حق امتياز و استثنا حاصل ہے' او ر همارى عام مايوسيوں ميں وہ اپنے اندر ايک نماياں نشان اميد رکھتے هيں -

ميں انکي وقعت کرتا هوں اور ميري بہترين خواهش يہ ہے کہ انکے ذريعہ قوم کي وہ نا مراد اميديں زندہ هوسکيں ' جو ۴۰ سال سے نئي تعليم کے ساتهہ وابستہ رهي هيں اور مايوسي کے سوا انہيں کچھہ نصيب نہيں هوا ہے - اس طبقہ کي اُس تعجب انگيز خصوصيت سے بهي' جو ميرے ليے "جہل و علم" کے اجتماع نقيضين کي صورت ميں هميشہ درد انگيز رهي ہے' الحمد الله کہ يہ نفوس معدودۂ و قليلہ مستثنی هيں اور مطالعۂ علوم و ذوق تصنيف و تاليف سے نا آشنا نہيں -

انهيں چند لوگوں ميں ميرے عزيز دوست مسٹر " عبد الماجد " بي - اے - بهي هيں - مجهکو يقين ہے کہ انکا ذوق علمي اردو زبان کو انشاء الله بہت فائدہ پہنچاے گا ' او ر علوم حديثہ کے تراجم ميں ان سے بہت مفيد مدد مليگي جو اب تک اردو زبان ميں گويا مفقود محض هيں -

ليکن مجهکو نهايت افسوس اور رنج ہے کہ " حظ و کرب " کے معاملے ميں وہ ايک نهايت سخت غلطي ميں مبتلا هوگئے هيں اور بجاے اسکے کہ جو مشورہ انکو ديا گيا تها ' اسکو تسليم کرليتے ' محض لا حاصل بحث و مناظرے ميں پڑگئے هيں - حالانکہ يہ معاملہ انکے بس کا نہ تها ' نہ تو انکو اس بارے ميں معلومات حاصل هيں اور نہ انکے مـذاق و مطالعـہ کي يـہ چيـز ہے - انکو انگريزي سے ترجمہ کرنا چاهيے اور بس - اصطلاحات کے باب ميں واقف کاروں کے مشورے کو قبول کرلينا هي بہتر ہے - انهوں نے زبان کے متعلق ايک عجيب و غريب اجتهاد کيا ہے - يہ اجتهاد جسقدر غلط ہے ' اتنا هي متعدي هونے کي صورت ميں زبان اردو اور ادبيات علميہ کيليے مضر بهي ہے - انکي دوسري تحرير ميں نے کلکتہ آکر پڑهي اور ميں انکو يقين دلاتا هوں کہ يہ ايک فتنۂ لغويہ ہے' جسکي ابتدا کا بار وہ اپنے سر لے رہے هيں' اور خدا نہ کرے کہ وہ زيادہ متعدي هو -

جرمن ارباب قلم کے ان خیالات نے ترکوں کو انگلستان کی نظروں میں سخت خطرناک بنادیا اور آنکی تضعیف کی فکر دامنگیر ہوگئی - سب سے پہلے اس نے آل عثمان کے عدو لدود یعنی روس سے تعلقات بڑھاے' اور اسکی رضا و خوشنودی کیلیے حریت و انسانیہ کے تمام مایۂ افتخار و مباہات مفاخر کو بھی قربان کردیا ' تا کہ ٹرکی کے جواب کے لیے روس اسکے ہاتھہ آجاے !

اُس نے عالم اسلامی میں جہاں جہاں استقلال و خود مختاری تھوڑی بہت باقی تھی ' اُسکی پامالی میں شرکت کی ' تاکہ اگر آیندہ ترکوں سے جنگ چھڑ جاے اور اسلام کی اخوت ملی کی بناء پر یہ جنگ ترکوں کے بدلے اسلام سے جنگ سمجھی جاے ' تو اس صورت میں ترکوں کو عالم اسلامی سے کوئی حقیقی اور موثر مدد نہ پہنچ سکے - ایران کی بابت ہماری موجودہ سیاست خارجیہ (فارن پالیسی) کے اصول اساسی یہی دو امر ہیں -

جرمنی کے مشہور اہل قلم ترکوں کی دوستی اسکے لیے اسدرجہ نا گزیر بتاتے چلے آے تھے ' مگر جب اطالیا نے طرابلس پر حملہ کرنا چاہا تو جرمنی نے بالکل نہ روکا - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ترکوں کے افکار و خواطر میں ایک ہیجان عظیم' اور انکی سیاست میں ایک اضطراب شدید پیدا ہوگیا -

اطالیا کے بعد ریاستہاے بلقان نے علم جنگ بلند کیا - یہ جرمنی کی دوستی کی دوسری آزمایش تھی ' مگر اس موقع پر بھی خلاف امید وہ ناطرفدار بنکے صرف تماشہ ہی دیکھتی رہی !!

اس موقع پر جرمنی اور آسٹریا نے یہ پالیسی اسلیے اختیار کی کہ انھیں یقین کامل تھا کہ میدان ترکوں کے ہاتھہ رہیگا' اور اصل یہ ہے کہ یہ یقین تو مفاہمت ثلاثیہ کو بھی ' جو پردہ کے پیچھے سے اڑ رہی تھی' اچھی طرح تھا - کیونکہ اگر اسے یقین نہ ہوتا تو " جغرافیۂ یورپ کے بدستور بقا " کی سیاست کا اعلان نہ کیا جاتا -

لیکن واقعات کی باگ انسانی دماغ کے ہاتھہ میں نہیں ہے - اعلان جنگ کے بعد جب واقعات تماشہ گاہ وجود پر یکے بعد دیگرے آے ' تو تمام دنیا کے یقین سے بالکل مختلف تھے !

ترکوں کو پیہم شکستیں ہوئیں - یوروپین ترکی کا بیشتر حصہ انکے ہاتھہ سے نکل گیا - چند چھوٹی چھوٹی ریاستیں جو ہمیشہ روس کا کلمہ پڑھا کرتی تھیں اور رومانیا و آسٹریا کے ساتھہ بغض و عداوت کے اظہار میں مشہور تھیں ' یکایک معزز و سربلند ہوگئیں !

محالفت ثلاثیہ ابھی تک محو تفرج و تماشہ فرمائی تھی مگر اب اسکی آنکھیں کھلیں - اس نے محسوس کیا کہ سر زمین بلقان میں جو خونین افسانہ (ٹریجیڈی) تمثیل کیا جا رہا تھا ' وہ افسانہ نہ تھا بلکہ ایک اصلی ہنگامۂ کارزار تھا ' جسمیں وہ اور مفاہمت ثلاثیہ معرکہ آرا تھیں ' اور بالاخر اسکی غفلت سے اسکو شکست ہوئی -

ترکی کی شکست سے محالفت ثلاثیہ کے دو اعضا کو خاص طور پر صدمہ پہنچا - یہ دونوں اعضا جرمنی اور آسٹریا ہیں - جرمنی نے انگلستان کی تخویف و تہدید کے لیے ترکی کو تجویز کیا تھا مگر یہ اب کہاں ممکن تھا ؟ جرمنی کے اجنبی وار تماشہ دیکھنے نے ترکی کا دل توڑ دیا - اینده کیلیے وہ اسکی مودت و صداقت کا کیونکر اعتبار کرسکتی تھی ؟ پھر وہ خود بھی کمزور ہوگئی ' اسکے حریف دیرینہ روس کی قوت بڑھگئی ' اور وہ اور انگلستان اسوقت دست بدست ہیں -

آسٹریا میں اسوقت ۲۵ - ملین سلافی رہتے ہیں جنمیں صرف سروی ساڑھے پانچ ملین ہیں -

ان اسٹروی سرویوں کی آبادیاں انکے ہم نسل سرویا کے جوار میں واقع ہیں اور جیسا کہ معلوم ہے' روس اور آسٹریا کے تعلقات نہایت تلخ ہیں - پس اگر کسی وقت ان دونوں سلطنتوں میں جنگ چھڑ گئی تو سرویا نصف ملین فوج میدان جنگ میں بھیج سکے گی اور یقیناً اس صورت میں آسٹریا کے سروی بھی روس ہی کے ساتھہ ہونگے -

مختصراً یہ کہ محالفت ثلاثیہ نے اسوقت ایک طرف تو ترکی کی دوستی کھولی - دوسری طرف ریاستہاے بلقان کی عداوت مول لے لی - خصوصاً ان کارروائیوں کی وجہ سے جو آسٹریا نے سرویا اور جبل اسود کے ساتھہ کیں ہیں -

جو کچھہ میں کہہ رہا ہوں ' اسمیں منفرد نہیں ہوں - ایک ذی اثر جرمن پارٹی کے لسان الحال یعنی اخبار " جرمانیا " کا بھی یہی خیال ہے - وہ اپنی ایک تازہ اشاعت میں لکھتا ہے :

" ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ ریاستہاے بلقان کی کامیابی دراصل روس کی کامیابی ہے ' پس اگر عام جنگ یورپ چھڑ گئی اور مفاہمت ثلاثیہ ' محالفت ثلاثیہ کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی تو ریاستہاے بلقان مفاہمت ثلاثیہ سے قطعاً مل جائیں گی -

آج تک ہمارا خیال تھا کہ ہمیں انگلستان کے ساتھہ جنگ کے لیے تیار ہونا چاہیے ' لیکن ان اخیری مہینوں میں حالات بالکل بدلگئے ہیں' اور اب ہمارا فرض یہ ہے کہ انگلستان کی جگہ روس سے جنگ کے لیے تیار ہوں - کیونکہ اب " مسئلہ شرقیہ " نے " مناظرۂ جنس جرمنی و سلافی " کی شکل اختیار کرلی ہے "

حال میں جرمنی نے ہسپانیہ کو ملانے کی کوشش بھی کی ہے مگر آثار و علائم سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں کامیاب نہ ہوگی اور ہسپانیہ مفاہمت ثلاثیہ میں شامل ہو جائیگی -

الاتحاد الاسلامی

یعنی مسلمانان ہند کا ایک بین الملی عربی مجلہ

جو

ماہ شوال سے شائع ہونا شروع ہوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیہ ' احیاء لغۂ اسلامیہ ' اور ممالک اسلامیہ کے لیے مسلمانان ہند کے جذبات و خیالات کی ترجمانی ہے -

الہلال کی تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانہ مع محصول ہندوستان کے لیے : ۲ - روپیہ ۸ - آنہ

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پتہ سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

تبصرۃ الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر عسقلانی - خدا بخش خاں کے کتبخانے کے ایک نایاب قلمی نسخہ سے چھاپی گئی - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت صرف ۸ - آنہ علاوہ محصول ڈاک - صرف ۵۰ کاپیاں رہگئی ہیں - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - ڈاکخانہ دھرمتلہ - کلکتہ -

وہ یقیناً اردو ہیں - یہ کوئی "حیرانی" و سرگردانی کی بات نہیں - میں مدت سے اس "نکتۂ نادر" کو جانتا ہوں اور با وجود جاننے کے ابتک میں نے کوئی "حیرانی" اپنے اندر نہیں پائی ہے - البتہ میری نئی "حیرانی" یہ ہے کہ آپ حرف مقصد سے خواہ مخواہ اعراض کرتے ہیں اور دقت نظر سے کام نہیں لیتے - اس اصول سے ما نحن فیہ کو کوئی تعلق نہیں ' اور تحقیق و معارف کے سفر میں بڑی چیز یہی ہے کہ مختلف راہوں کے حدود کو ہمیشہ ملحوظ رکھا جائے اور ہر اصول کو اسکی اصلی جگہ ملے -

یہی سبب ہے کہ میں نے " علم النفس اور زہر عشق " کا سوال پیش کیا تھا مگر اپنی نا رسائی عرض مدعا پر متاسف ہوں کہ شرف استماع و فہم سے محروم رہا -

آپ صرف اس پر زور دیتے ہیں کہ میں علم النفس کو عربی میں نہیں بلکہ اردو میں لکھ رہا ہوں' اور اردو میں حظ لذت کے معنوں میں بولا جاتا ہے - پس میں " لذت " کو کہ عربی ہے' اپنی اقلیم قبولیت سے خارج البلد کرتا ہوں - اور اسکی جگہ " حظ " کو کہ اردو ہے' خلعت قبولیت سے سرفرازی بخشتا ہوں - اگر اس رد و قبول مختارانہ اور عزل و نصب مجتہدانہ پر کسی کو اعتراض ہے تو " دعوئے اجتہاد ' عام بول چال ' اور فرہنگ آصفیہ " کی عدالت کھلی ہوئی ہے !

دارو گا ہے بنا فرمود ' و در رے ہرسہ را
منصف و صدر امین و صدر اعلی کردہ است !

اس مقدمے کی عاجلانہ ترتیب اور فیصلے کی جلدی تو قابل داد ہے مگر شاید عدالت کے کاروبار میں ایک شے انصاف نامی کو بھی ضروری سمجھا گیا ہے -

اپ نے غلطیوں کا ایک اولجھا ہوا مجموعہ سامنے رکھدیا ہے -

یہ اصول بالکل صحیح ہے کہ اردو میں جو الفاظ دخلیہ موجود ہیں ' وہ تغیر معانی یا تغیر حروف و حرکات و صوت کے بعد اردو ہوگئے - یہ بھی مسلم سہی کہ بول چال میں حظ لذت کے معنوں میں بولا جاتا ہے ' تا ہم اپکی قائم کردہ عدالت میں جانے کی کوئی ضرورت پھر بھی پیش نہیں اتی - کیونکہ میرا سوال یہ نہیں تھا کہ الفاظ عربیۂ متغیرۂ اردو کو انکے اصلی معانیے لغویہ ہی میں استعمال کرنا چاہیے اور ہماری بول چال کوئی چیز نہیں - بلکہ یہ تھا " اور صرف یہ تھا " کہ اردو میں جب کسی علم و فن کو لکھیں گے تو چونکہ اردو اپنی علمی ادبیات میں عربی کے زیر اثر اور بکلی ماتحت ہے - اسلیے لامحالہ ہمیں عربی اصطلاحات کو مقدم رکھنا پڑیگا اور جب اصطلاحات عربیہ سے کام لیں گے تو اسکے وہی معانی معتبر ہونگے جو عربی میں لیے جاتے ہیں - اصطلاحات دوسری چیز ہیں اور شعر و ادب دوسری شے - اگر عربی میں ہم کو اصطلاحات نہ ملیں (لیکن نہ ملنے کا حق ادعا علم و تلاش کے بعد ہے نہ کہ پہلے) مثلاً بعض علوم حدیثہ و طبعیات جدیدہ کی شاخوں میں ' تو اس صورت میں ہم کو نئے الفاظ وضع کرنا چاہئیں - لیکن انکی بھی دو صورتیں ہیں - یا تو اصل انگریزی اصطلاحات لے لیں - یا انکی جگہ خود نئے الفاظ بنائیں - آخری صورت میں اگر عربی الفاظ سے مدد لی گئی ' تو اسمیں بھی عربی زبان و لغت کا لحاظ رکھنا ضرور ہوگا - کیونکہ ہم اردو میں علوم و فنون مرتب کر رہے ہیں - " مثنوی زہر عشق نہیں لکھ رہے "

ذرا تامل کو کام میں لائیے - دو چیزیں ہیں اور دونوں بالکل مختلف حکم و حالت رکھتی ہیں - ایک مسئلہ تو عام طور پر اردو زبان میں الفاظ کے استعمال اور انکے معانی کے قرار دینے کا ہے -

وثائق و حقائق

انسانیۃ کا ماتم !!

کیا دنیا کے استعباد کا ناسور بھر گیا ؟

ایک زمانا تھا جب شہنشاہوں کے تخت مطلق العنانی بچھے تھے ' اور خدا کے بندوں کو خدا کی جگہ اسکے بندوں کی پرستش کرنی پڑتی تھی - اس زمانے میں پادشاہ ہوتے تھے جو انسانوں کو غلام بنا کر انکی گردنوں میں اپنی خود مختارانہ و معبودانہ فرماں روائی کی رسی باندھدیتے تھے - اس رسی کا سرا انکی آن طلائی کرسیوں کے پاے میں بندھا ہوتا تھا' جو بسا اوقات انسانی خون پر کشتی کی طرح تیرتی ' اور انسانوں کی لاشوں پر منارے کی طرح نصب کی جاتی تھی !

ہندؤں نے انکو خدا کا اوتار سمجھا تھا - مسلمانوں نے اپنے دور جہل و اسلام فراموشی میں انہیں " ظل اللہ " کا خطاب دیا تھا - انکی خلقت عام انسانی خلقت سے ارفع و اعلی ' اور ملکوتیت و قدوسیت سے ممزوج یقین کی جاتی تھی - خدا کا عام قانون رحم و محبت ' اور فطرۃ کی بخشی ہوئی حریت و زندگی انکے لیے بالکل بے اثر تھی - انکو مخاطب کرتے ہوے " مالک رقاب الامم " کہا جاتا تھا - یعنی بندگان الہی کی گردنوں کے وہ مالک ہیں ' اور گو خدا کا عام قانون یہ ہے کہ انسان کو زندہ رہنے دو اور قتل نہ کرو ' مگر اس سے بھی بالا تر انکی حکمرانی ہے ' جو اپنے ایک اشارۂ ابرو پر صدہا انسانوں کے سر گردنوں سے جدا کر سکتے ہیں !

خدا زندگی کا خالق تھا پر اسکی زمین پر پادشاہان عالم موت اور خون کے دیوتا تھے ' جو اسکی طرح روحوں کو پیدا تو نہیں کرتے تھے ' مگر اس سے بالا تر ہو کر اسکے پیدا کردہ انسانوں کو مار ڈالتے تھے !!

انسانی دماغ کے خصائص ردیہ سے انکا دامن قدوسیت پاک تھا - انکا ہر حکم قانون ' اور انکا ہر فعل شریعت ' بلکہ شریعتوں کا بھی ناسخ تھا - خدا کے تصور کا ترقی یافتہ اور انتہائی درجہ یہ ہے کہ اسکو تمام صفات حدوث سے منزہ ' اور تمام اوصاف مخلوقیت سے پاک سمجھا جاے - اسی طرح صرف فضائل و

[بقیہ پہلے کالم کا]

دوسرا علمی اصطلاحات کا - خدا را میرے مطلب کے سمجھنے سے اب زیادہ اعراض نہ فرمالیے گا - میں نے یہ کہا تھا کہ دوسری صورت میں اردو اب تک تابع عربی ہے - اور عربی الفاظ کو عربی ہی کے متعارف معانی میں استعمال کرنا پڑیگا - اسکے لیے " عام بول چال " کی سند بالکل بے معنی و بے اثر ہے -

جس اصول پر آپنے از راہ نوازش میری مفروضہ " حیرانی " دور کرنی چاہی ہے - وہ پہلی صورت کے تعلق ہے ' اور ہماری موجودہ صحبت صورت ثانی سے تعلق رکھتی ہے -

اگر آپ بحث صاف کرنا چاہتے ہیں تو اسپر غور فرمالیے - یہ بہت صاف بات ہے اور اصل راہ فیصلہ و تحقیق - فرہنگ آصفیہ اور غیاث اللغات کی ورق گردانی میں بیکار وقت ضائع نہ کیجیے

علم و اخلاق میں اجتہادات ہوچکے ہیں - مذہب اسي خنجر اجتہاد کا قتیل ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کے مشق اجتہاد کیلیے یہ میدان کافي تھے - غریب زبان کو تو اب چھوڑ ہي دیجیے - پچھلے اشغال اجتہادیہ میں اب بھي مصروفیت کي آور گنجایش نکل سکتي ہے - اگر اس نئے مشغلہ کو از راہ ترحم ملتوي کردیا گیا تو کچھہ آپ لوگ بالکل بیکار نہو جالیں گے -

مسئلۂ وضع اصطلاحات

اور حظ و کرب

ایک وقت میں انسان کس کس چیز کو لکھے ؟ مجھے اس بارے میں دفتر کے دفتر لکھنے ہیں مگر مجبور ہوں - میں آج پھر اپنے گذشتہ جملے کو دہراتا ہوں - اور کہتا ہوں کہ اس مسئلے کو لوگوں نے اپني نا واقفیت و عدم جامعیت لسانین کي وجہ سے جیسا کچھہ مشکل سمجھہ رکھا ہے ' ویسا نہیں ہے - گو مشکل ضرور ہے مگر اشکال سے تو کوئي کام بھي خالي نہیں ہوتا -

سردست " حظ و کرب " اور (Pleasure) اور (Pain) ھي کو ایک مثال قرار دیجیے اور کچھہ وقت عنایت فرمائیے -

میں نے اپنے دوسرے نوٹ میں حسب ذیل امور پر توجہ دلائي تھي :

(۱) عربي میں لذت و الم بعینہ انھي معنوں میں بولا جاتا ہے جنکي انھیں تلاش ہے -

(۲) حظ کا لفظ لذت کے معنے میں بالکل غلط ہے - لغت میں بھي اور اصطلاح میں بھي ' نیز اسکے معني کو مفہوم ما نحن فیہ سے کوئي قرب و تعلق بھي نہیں - پھر کونسي مجبوري ہے کہ " لذت و الم " کو چھوڑکر " حظ و کرب " اختیار کیا جاے ؟

(۳) عربي کے بہت سے الفاظ ہیں ' جو فارسي میں آکر اپنے اصلي معاني لغویہ سے الگ ہوگئے - لیکن حظ فارسي میں بھي بمعنے لذت نہیں بولا جاتا - چنانچہ اشعار اساتذہ سے متحقق کہ حظ نصیب ھي کے معني میں مستعمل ہے -

(۴) اردو ' فارسي کي طرح اپنے علمي ادبیات میں اب تک عربي کے ماتحت ہے - اسکا کوئي خاص علمي لٹریچر نہیں - اپني اصطلاحات نہیں - جتني علمي اصطلاحات ہماري زبانوں پر ہیں ' سب کي سب عربي ہیں - پس اردو کے تراجم علوم میں الفاظ عربیہ کا استعمال ناگزیر ' اور اسلیے سند کیلیے اردو بول چال نہیں بلکہ عربي لغت و اصطلاح علوم کا حوالہ مطلوب - اگر لوگ حظ بمعنیے لذت بولتے ہیں تو بولیں - شعر میں ہم بھي کہدینگے - لیکن علم النفس کے مترجم کو اس سے کیا تعلق ؟

(۵) فرہنگ آصفیہ کے حوالے پر افسوس ہے -

(۶) لوگوں نے اپني نا واقفیت سے مسئلہ اصطلاحات کو کچھہ سے کچھہ بنا دیا - فلسفہ میں ہر طرح کي عربي اصطلاحات ملسکتي ہیں -

مجھے افسوس ہے کہ آپ نے ان تمام امور میں سے کسي ایک پر بھي توجہ نہیں کي ' اور جبکہ آپ غلط فہمیوں کو دور کرنے کي فکر میں سرگرم جواب ہوے تو ان دفعات میں سے ہر دفعہ کے متعلق غلط فہمیوں ھي سے اپنے استقبال کا کام بھي لیا !

آپ نے اپنے جواب میں میري معروضات کي جس قدر تشریح کي ہے - وہي غلط ہے تا با صل بحث چہ رسد ؟

امر اول کي نسبت آپ لکھتے ہیں :

" سوال یہ ہے اور " صرف یہ ہے " (؟) کہ Pleasure اور Pain کا صحیح ترجمہ اردو میں کونسے الفاظ ادا کرتے ہیں ؟ جناب کا ارشاد ہے کہ لذت و الم ' اور میرا خیال ہے کہ حظ و کرب - آپ اپنے پردعوے عربي لغت سے حجت لاتے ہیں ' میں اپني تائید میں محاورہ و لغت کو پیش کرتا ہوں "

لیکن گذارش یہ ہے " اور صرف یہي نہیں بلکہ اور بھي اسکے بعد گذارشیں ہونگي " کہ آپنے دعوا ' حجت ' لغت ' اور استشہاد کے الفاظ کا خواہ مخواہ اسراف بیجا کیا - یہاں نہ ترجیح و براہین پیش کیے گئے ہیں ' اور نہ کسي استشہاد و استدلال کي ضرورت -

ان چیزوں کي وہاں ضرورت ہوتي ہے جہاں کسي بحث میں کسي اختلاف کي گنجایش ہو - حظ کے لفظ کیلیے نہ تو میں نے عربي لغت کا حوالہ دیا اور نہ کوئي شہادت پیش کي - حظ کے معنے اس آسمان کے نیچے صرف ایک ھي ہیں - یعنے قسمت و نصیب اور بس - قلیوبي او ز دراسۃ الادب کا طالب العلم بھي اسکو جانتا ہے - ایک ایسي کھلي اور عام بات کیلیے مجھے کیا پڑي تھي کہ جوہري اور فیروز ابادي کي شہادتیں پیش کرتا ؟ پس نہ میں " حجت لایا ہوں " اور نہ دعوے کي کوئي اصطلاحي شکل در پیش ہے -

میں قطعي فیصلہ نہیں کرسکتا کہ آپکو جو غلطي اصل مسئلہ میں ہوئي ہے ' وہ زیادہ سخت ہے ' یا جو متواتر و مسلسل غلط فہمیاں میري تحریر کے سمجھنے میں ہوئي ہیں ' وہ زیادہ سنگین ہیں ؟ تاہم میرے ھي لیے تو دوسري صورت اب پہلي صورت سے زیادہ درد انگیز ہوگئي ہے -

میں نے لکھا تھا کہ " فرہنگ آصفیہ کے حوالے پر افسوس ہے اور کیا کہوں ؟ " اور اسطرح بلا ضرورت کسي مذہب کے متعلق جرح و تنقیض کو بہتر نہ سمجھکر ٹالدیا تھا - مگر آپ نے اسکا یہ مطلب قرار دیا کہ مجھکو اردو لغت کے حوالے پر تعجب و افسوس ہے !

سخن شناسي نۂ دلبرا خطا اینجاست !

اب مجکو کھولکر کہنا پڑا - اصل یہ ہے کہ میں " فرہنگ اصفیہ " کو اردو لغت کے اعتبار سے بھي قابل سند کتاب نہیں سمجھتا ' اور بالکل پسند نہیں کرتا کہ آپ کسي حوالۂ و سند کیلیے اسکي ورق گردانی کریں - افسوس اسپر نہ تھا کہ اردو لغت سے کیوں استشہاد کیا گیا - افسوس آپکي نا واقفیت پر تھا کہ فرہنگ اصفیہ کو اردو زبان کا معتبر لغت سمجھتے ہیں ' اور اس طرح بیفکر ہوکر اسکا حوالہ دیتے ہیں گویا وہ ایک مسلم و معروف کتاب ہے !

آگے چلکر آپنے " حظ " بمعني مفروضۂ " لذت " کو اردو قرار دیا ہے ' اور غیر زبان کے مہند و متغیر المخارج والمعاني الفاظ کے اردو ہونے کو ایک ایسا نکتۂ نادر و بدیع ' و تحقیق غریب و عجیب سمجھا ہے کہ میں اسے سنکر بے اختیار چونک اٹھونگا اور حیران و پریشان ہوکر شور مچانے لگونگا - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

" آپ حیرت سے فرمائینگے کہ حظ تو عربي لفظ ہے اسے اردو کہنا کیونکر جائز ہے ؟ "

یاللعجب ! آپ کبھي تو مجھے غلط فہمیوں میں مبتلا دیکھکر دست تحقیق و رہنمائي بڑھاتے ہیں ' کبھي خود ھي اپني طرف سے مجھے " حیران " فرض کرلیتے ہیں - الحمد للہ - نہ تو میں غلط فہمیوں میں مبتلا ہوں اور نہ ان حقائق غریبہ اور نکات عجیبۂ لغویہ پر متحیر ہوں - بغیر کسي " حیراني " کے ہر شخص جانتا ہے کہ ہر زبان میں باہر کے الفاظ آکر بہ تغیر مخارج و معاني اس زبان میں شامل ہوجاتے ہیں - در اصل یہي تغیر نئي زبانوں کو پیدا کرتا ہے ' اور اردو تو مختلف زبانوں کے الفاظ کے مجموعہ ھي کا نام ہے - جو الفاظ عربي و فارسي یا انگریزي کے بادنے تغیر رائج ہوگئے ہیں

سطح زمین پر گذرنے والے واقعات کے اندر دکھلا - جبکہ ۳ اگست کو کانپور کے اندر چند اینٹوں کے جمع کرنے کے جرم میں معصوم بچوں اور نہتي رعایا کا بے دریغ قتل عام کیا جا سکتا ہے' تو هندوستان کي آئیني حکومت' حکام کي مسئولیت' قانون کا حکم عام' اور کونسل کے پر شوکت هال کا حوالہ دینا بیکار ہے ! -

دنیا کے تغیرات پر ساري دنیا کا ایمان ہے' مگر سچ یہ ہے کہ اس پتھر سے بڑھکر اور کسي شے میں انجماد نہیں - یہ کبھي نہیں بدلتي - تغیرات اسکے لیے بے اثر هیں - وہ اپني چادر بدل ڈالتي ہے مگر اپني صورت نہیں بدلتي - یہ ضرور ہے کہ جمهوریت و قانون نے شخصي پادشاهتوں کے تخت الٹ دیے هیں جو زمین پر بچھائے جاتے تھے - لیکن وہ دل تو اب تک نہیں نہیں بدلے' جو انساني خود پرستي و استبداد کے سینوں میں محفوظ هیں !

اب وہ تخت زرنگار کم هوگئے هیں' جن پر مطلق العناني کے دیوتا بیٹھکر اپني پرستش کراتے تھے - لیکن اُن مغروروں کي تعداد میں کچھہ بھي کمي نہیں هوئي جو بغیر تاج و تخت کے اپني خود پرستي اور حاکمانہ گھمنڈ کي پوجا کرانا چاهتے هیں - لوگوں کے سر پر تاج نہیں' لیکن دماغوں میں حاکمانہ نخوت بدستور باقي ہے - پادشاہ کي زبان کي طرف اب ظلم منسوب نہیں هوتا مگر قانون کے نام سے ظلم کیا جاسکتا ہے - پہلے تخت مطلق العناني پر بیٹھکر پادشاهت هوتي تھي - اب قانون کے کتب خانوں میں بیٹھکر شہنشاهي کي جاتي ہے !

کیا هوا اگر تاریخ قدیم کے مشہور شہنشاہ دنیا میں نہ رہے - (سر جیمس مسٹن) بالقابہ تو موجود هیں - شہنشاهي کچھہ سر پر تاج رکھنے هي سے نہیں هوتي - شہنشاهوں کا سا ادعا اور فرمان روائي کي سي ضد اُس سر میں هوني چاهیے' جو تاج سے چھپائے جاتے تھے - تاریخ قدیم کو اگر اپنے دور شخصیت کے ایسے شہنشاهوں پر ناز هو جنہوں نے اپني خواهش کے آگے تمام درباریوں کي آہ و زاري اور سعي و سفارش کي پروا نہ کي' تو آپ بھي (سر جیمس مسٹن) کو بلا تامل پیش کر دے سکتے هیں' جو اس دور قانون و آئین میں کڑوروں انسانوں کي منت و التجا کو بے نیازانہ ٹھکرا دینے کا فخر کرسکتے هیں -

ایک مطلق العنان شہنشاهي کے ضروري اجزا کیا هیں ؟ اچھي طرح تلاش کرکے چند لازمي اوصاف چھانٹیے اور پھر ایک ایک کرکے سامنے لائیے - ایک شہنشاہ کیلیے پہلي بات یہ ہے کہ اسپر قانون کي حکومت نہو بلکہ قانون اسکي زبان کے ماتحت هو - وہ اپنے ارادے میں مطلق العنان' اور اپني رائیوں میں انساني مشورے سے بے پروا هو - وہ جو چاہے کر گزرے مگر رعایا کو کوئي حق نہو کہ اپني خواهش کي تعمیل کا مطالبہ کرے - اسکي هر راے صواب' اور اسکا هر فعل عدل هو -

قانون کہتا ہے کہ مساجد محفوظ هیں مگر سر جیمس مسٹن کے لیے یہ بالکل بے اثر ہے' کیونکہ مسجد کے هونے نہونے کا فیصلہ انکے هاتھہ میں ہے نہ کہ کسي اور کے - وہ چونکہ کہتے هیں کہ کانپور کي مسجد کا متنازعہ فیہ حصہ مسجد نہیں ہے' اسلیے اُنکے اوپر کوئي نہیں جو کہے کہ ایسا نہیں ہے -

مطلق العناني کے یہي معني هیں کہ جو چاهیں کر گزریں اور اس شہنشاہ اعظم نے بھي جو چاها کیا -

ایک پوري قوم کہتي ہے کہ یہ مسجد ہے اور مقدس - مگر وہ بالکل مجبور نہیں کہ کسي انساني راے کو تسلیم کرنے کیلیے مجبور کیے جائیں - علماے دیني کا فتوا بھي بیکار ہے - کیونکہ پادشاہ کي

هموا بما لم ینالوا !

انگلستان کا مشہور رسالہ (ریویو اف ریویوز) اپني تازہ اشاعت میں لکھتا ہے :

" تاریخ عالم میں مشکل سے ایسي کوئي خطرناک اور جانفرسا نظیر مل سکتي ہے' جیسي کہ پچھلے مہینے بلقان میں انقلاب کي حالت میں ظاهر هوئي - اگرچہ موسم گرما هي میں اس خطرہ کے آثار پائے جاتے تھے' تاهم امید باقي تھي کہ حلفاے بلقان امن سے اپنے مال غنیمت کو تقسیم کرینگے - روس نے پیشقدمي کرنے والے کو دهمکي دي تھي اور اسي وجہ سے سینٹ پیٹرز برگ میں جو کانفرنس منعقد هونیوالي تھي' اس میں انفصال معاملات کي توقعات عام طور پر امید افزا تھیں - بہادرانہ و نمایاں فتوحات کي ثمر چیني کا وقت' اور ترکونکو همیشہ کے لیے یورپ سے نکال دینے کي آرزو پوري هونیکا زمانہ آگیا تھا -

جو جوهر مردانگي انھوں نے میدان جنگ میں دکھائے تھے' انکو اپني اندروني ترقي اور دیگر معاملات میں بھي صرف کرتے تھے - مگر بلغاریہ کے دل میں هوس کا شیطان حلول کرگیا اور تمام جزیرہ نما پر قبضہ کرنے کے خیال میں پڑگئي - اس بیہودہ کوشش میں اس نے افسوس کہ سب کچھہ کھودیا - سرویا سے لڑي اور رومانیا جو موقع کي منتظر تھي' بیچ میں کود پڑي اور بلغاریہ اپنے ساتھیوں سے نہایت درجہ احمقانہ اور ذلیل طریقہ سے دست و گریباں هوگئي -

مگر اس سے بھي زیادہ سخت خطرناک اور افسوسناک واقعہ وہ تھا' جو ترکوں کے دوبارہ قبضۂ ادرنہ سے همارے سامنے آیا - ترکوں نے لندن کي صلح کانفرنس کا کچھہ خیال نہیں کیا - اپني کھوئي هوئي زمین بہت تھوڑي کوشش سے واپس لے لي - انھوں نے حقیقتاً بلغاریہ پر حملہ هي کردیا - کوئي مورخ اور نکتہ چیں بلغاریہ کے اس جرم کي معذرت نہیں کرسکتا کہ اس نے فتح کے بعد ذلت و نامرادي کي شکست کھائي - اُسکي تقدیر کا فیصلہ واقعات کے نہایت سخت الفاظ میں هوچکا ہے - افسوس صد افسوس غریب بلغاریا ! تجھہ پر جس قدر افسوس کیا جاے کم ہے ! تین سو برس تک ترک تجھپر ظلم کرتے رہے - آخر کار تجھے گلیڈسٹن کي اعلی نصاحتوں نے اور وکٹر هیگو (Victor Hugo) کي موثر تقریروں

[بقیہ پہلے کالم کا]

مرضي سب سے بالا ہے اور وہ اُسے تسلیم کرنا نہیں چاهتا - لوگ اسکے سامنے جاتے هیں اور عاجزي سے التماس رحم کرتے هیں' مگر ذات اقدس شاهانہ کے طرف سے جواب ملتا ہے کہ رحم سے بھي مقدم چیز شہنشاهي رعب و عظمت کي شان جلال و جبروتي کا تحفظ ہے' پس اب انسانوں کو صبر' اور زمین کے بسنے والوں کو سر اطاعت خم کردینا هي چاهیے -

وهي شیخ الاسلام ہے جو مسلمانوں کے مذهبي مسائل کي نسبت فتوا دیگا' اور اس مجتهد اعظم اور صاحب امر آگے تمام علما کے فتوے بیکار هیں - کیونکہ وہ پادشاہ ہے اور پادشاہ جو چاہے کرسکتا ہے !

و مناقب ھي انکي طرف منسوب ھوسکتے تھے' ور صرف اچھائیوں اور نیکیوں ھي کے وہ مضاف الیہ تھے - برائیاں اسي وقت تک برائیاں تھیں ' جب تک کہ وہ انسانوں سے سرزد ھوتي تھیں - پر اگر پاشاھوں کي قدوسیت کا دست ارادہ انکي طرف بڑھا ' تو پھر وہ یکسر حسن و صواب ھو جاتیں !

ظلم و جبر' غصب حقوق و مال ' تعذیب وحشیانہ اور خونریزي سفاکانہ : یہ تمام سخت سے سخت انساني جرائم و معاصي ھیں جن پر قانون کي طرح پادشاھوں کے درباروں سے بھي سزائیں دي جاتي تھیں - تاھم پادشاہ کیلیے سب جائز تھا - اگر ایک ڈاکو کسي ایک انسان کو زخمي کر دے تو اسکو بادشاہ سولي پر چڑھاتا تھا ' لیکن اگر وہ خود ھزاروں انسانوں کا خون سیلاب کي طرح بہا دے ' تو کوئي نہ تھا جس کو اسپر حق حرف گیري ھو - کیونکہ ظلم اسي وقت تک ظلم تھا ' جب تک کہ پادشاہ کي جگہ کسي دوسرے سے سرزد ھو - پادشاہ اگر ظلم کرتا ھے تو وھي عدل و انصاف ھے -

---

تاریخ میں فراعنۂ مصر کے حالات لکھے ھیں ' اور جبا برۂ بابل وکلدان کي مطلق العنانیوں اور معبودانہ اختیارات کے نقوش و اثار اب تک دریاے فرات کے کنارے کے کھنڈروں اور ٹیلوں کے اندر سے برامد ھو رھے ھیں - علم اثار عتیقۂ مصر (اجپٹیا لوجي) میں ایسے نقوش و رسوم ھم نے دیکھے ھیں ' جنمیں فراعنہ کے طریق تعذیب و قتل کے عجیب عجیب آلات کے نظارے دکھلاے گئے ھیں -

انکے انکے تصوروں پر تا تاریوں نے بڑي بڑي آبادیوں کے قتل عام کا حکم دیدیا تھا !

ھمارے کتب کلام و عقائد میں عدل باري تعالے کے مباحث طلباء علوم اسلامیہ نے پڑھے ھونگے - معتزلہ کہتے ھیں کہ اللہ تعالی پر عدل واجب ھے - شیعۂ علم کلام میں بھي توحید و نبوت و امامت کے ساتھہ عدل کو تسلیم کیاگیا ھے' مگر اشاعرہ کہتے ھیں کہ خدا پر کوئي شے واجب نہیں ھوسکتي - وہ ظلم بھي کرے تو ظلم نہیں - ظلم اسي وقت تک ظلم ھے ' جبکہ دوسرے کي ملکیت میں تصرف ھو - دنیا میں جو کچھہ ھے وہ اسي کا ملک ھے - اپني ملکیت میں وہ جو چاھے کرسکتا ھے - لا یسئل عما یفعل -

پادشاھت کے اختیارات بھي ایسے ھي تھے - جبکہ پاشاہ " مالک رقاب الامم " یعنے انسانوں کي گردنوں کا مالک تھا - اسکے ملک میں جو کچھہ تھا' وہ اسي کا اور اسي کیلیے تھا' تو پھر بقول اشاعرہ' اپني ملکیت میں تصرف خواہ کسي عنوان سے ھو' ظلم سے موسوم کیونکر ھو تا یفعل ! ما یشاء و یختار

دنیا کي یہ غلامي عام اور انساني حکمراني کا تسلط بے روک تھا' حتی کہ چھٹي صدي عیسوي میں جبکہ روم و یونان اور مصر و اسکندریہ جیسے مراکز علم و تمدن گرفتار تعبد انساني تھے' عرب کے گمنام و مجہول خطے سے یکایک انساني حکومت کي جگہ خدا کی حکومت کا اعلان ھوا -

یہ اسلام کی آواز تھی ' جس نے ایک طرف تو اُن بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ' جو حجاز کے معبد ابراھیمی کے اندر رکھے گئے تھے - دوسري طرف اُن انساني بتوں کو بھي سرنگوں کر دیا جو طلائي کرسیوں پر بیٹھکر بندگان الہی کو اپنے آگے سربسجود دیکھنا چاھتے تھے - اسکا اعلان عام یہ تھا کہ : " ان الحکم الا للہ " حکومت کسي کیلیے نہیں - صرف اللہ ھي کیلیے ھے !!

اس سے بھي بڑھکر یہ کہ اُس نے صاف صاف ھر طرح کے انساني اختیارات ملک و حکم کے ادعا کو شرک قرار دیا :

ما کان لبشران یوتیہ اللہ الکتاب و الحکم و النبوۃ' ثم یقول للناس کونوا عبادا لي من دون اللہ (۳ : ۷۴)	کسي انسان کو یہ حق نہیں کہ اللہ اسکو کتاب یا حکم یا نبوت عطا کرے اور وہ انسانوں کو اپنے سامنے جھکاکر گویا انسے کہے کہ اللہ کو چھوڑکر میري پوجا کرو !

تاریخ نے اس دور حکمراني و حکومت کے حالات محفوظ رکھے ھیں مگر وہ اسپر ماتم کرتي ھے کہ یہ دنیا کا بدترین عہد وحشت و ظلمت تھا - اور پھر مژدہ سناتي ھے کہ " انقلاب فرانس " کي چمکائي ھوئي شمشیر حریت و مساوات نے انسان کے پانوں کي وہ تمام زنجیریں کاٹ دیں' جو شخصي حکمراني کي جباري' اور پادشاھوں کے خود مختارانہ اختیارات نے ڈالي تھیں - اب قانون و دستور اور مساوات و جمہور کا دور دورہ ھے - تخت فرماں روائي اُلٹ گئے ھیں ' اور پارلیمنٹیں کھل گئي ھیں - اشخاص کي جگہ قانون کي ' اور زور و قوت کي جگہ حق و برھان کي حکمراني ھے !

پھر کیا یہ سچ ھے ؟

کیا واقعي دنیا کي مصیبتیں ختم ھوگئیں ؟ کیا اسکی غلامی و مظلومی کا پرانا ناسور بھرگیا ؟ کیا حق اور قانون نے انسان کو اسکی چھني ھوي عزت واپس دلا دي ؟ اور کیا اب وہ سیلاب خونین بند ھوجائیں گے - جو انسان کی گردنوں سے بہہ کر کرۂ ارضی کے ذرے ذرے میں جذب ھو چکے ھیں ؟

حقیقت یہ ھے کہ تاریخ نے دنیا کو مژدۂ امن سنانے میں جلدي کي - دنیا کي مصیبتیں ابھي کہاں ختم ھوئیں ؟ اسکي پیشاني کے ناسور کو کس نے مندمل دیکھا ؟ شاید اُسنے اپنے سوگ کے کپڑے اُتار دیے ھوں ' مگر اُسکي صورت تو ابتک ماتمي ھے !

قانون اور اخلاق کي گردن پر انساني ظلم و تعدي کي چھري جس تیزي سے چل رھي تھي' اب بھي چل رھي ھے - البتہ پہلے ظلم و جبر کا دیو اپني اصلي صورت میں آکر اُسے ذبح کرتا تھا ' اب عدل و انصاف کے فرشتہ کا بھیس بدلکر چھري تیز کرتا ھے !

ھر شے کي صورت بدل گئي ھے' ھر جسم نے نئے کپڑے پہن لیے ھیں - ھر چیز کا نام بدل دیا گیا ھے - ھر سطح متغیر' اور ھر ظاھر متبدل ھے- لیکن حقیقت کو دیکھیے ' تو اب بھي وھي ھے جو پہلے تھي !!

دنیا جب تاریکي میں مبتلا تھي تو قتل وغارت کرتي تھي - لیکن اب کہ روشن ھوچکي ھے ' کن مشغلوں میں رھتي ھے ؟

پہلے انسان انسانوں سے لڑتے تھے' لیکن اب کیا جنگل کے درندے انسان کا خون بہاتے ھیں ؟ کیا اس خونریزي میں' جو صلیب کے نام سے کي جاے ' اور اس خونریزي میں ' جو تمدن کے دیوتا کي قربانیوں کیلیے ھو' کچھہ بہت زیادہ فرق ھے ؟

پھر وہ ازادي و مساوات اور حریت و انصاف کہاں ھے' جس فرشتہ ' امن کي منادي کررھا ھے ؟ کبھي اسکا مراکش کے خرابے پر بھي گذر ھوا ؟ کبھي ایران کي ویرانیوں پر بھي اس نے نظر ڈالي ؟ وہ خون جو طرابلس میں بہا ' وہ لاشیں جو بلقان اور رومیلیا کے دیہاتوں اور قصبوں میں تڑپیں ' کیا اُس نوع انساني کي نہ تھیں' جسکو عدل و امن کا پیغام دینے کیلیے وہ زمین پر اُترا ھے ؟

ھم کو اسکا جواب عدالتوں کي محرابوں' پارلیمنٹوں کے دروازوں' قانون کي مجلدات ' اور قلم و سیاھي کے نقوش سے نہ دو ' بلکہ

مجھکو یاد نہیں کہ جناب سے نیاز حاصل ہے یا نہیں ؟ لیکن اب میں " الہلال " کے سبب سے جناب کو ضرور اچھی طرح جاننے کا فخر کرسکتا ہوں ' اور ہم دونوں کے الحمد للہ مسلمان ہونے اور اس وجہ سے کہ مسلمانوں پر یہ سخت وقت ایسا ہے کہ اگر اب بھی غفلت اور غرور کیا گیا تو شاید آیندہ تباہی ہی تباہی نظر آتی ہے' میں نے ان سطروں کے لکھنے کی ڈرتے ڈرتے جرات کی ہے - کاش جناب مجھہ سے اتفاق کرلیں ' اور آپکا دریاے خیال اوس طرف بہنے لگے' جس طرف پانی کی ضرورت ہے تو مسلمانوں کا بے حد فائدہ ہو -

میری صغر سنی میں ایک زمانہ تھا جب پبلک معاملات کو گورنمنٹ کے حضور میں پیش کرنے والے ناپید تھے' اگر اوس زمانہ میں جناب الہلال کو پالیٹکس کے واسطے نکالتے تو شاید موزوں ہوتا مگر اب تو ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے بلکہ شاید ضرورت سے زاید وہ اشخاص پیدا ہوگئے ہیں جو اس کام میں لگ رہے ہیں - بدینوجہ اگر جناب اسی میں انحصار وقت کردینگے تو کوئی مفید اضافہ نہ ہوگا - بلکہ اگر اپ حلم و بردباری سے سننا چاہیں تو باادب گذارش کرونگا کہ کبھی کبھی جناب کا جوش و خروش اپنے بیگانوں کی راحت میں خلل انداز بھی ہوجاتا ہے - الغرض جناب کی توجہ اشاعت اسلام کے واسطے محدود ہوجاے تو بے حد فایدہ رساں مسلمانوں کے واسطے ہو - میری راے میں یہ ایک فرض کفایہ ہے جس سے سبکدوشی اوس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ کچھہ مسلمان اس کام کے واسطے اپنے تئیں وقف نہ کردینگے - اور جناب کا وجود باوجود اس بار کے اوٹھانے کے ہر طرح قابل اور اسکا ہر طرح اہل ہے - آپکا ادنے خادم اور دینی نیازمند

اسماعیل

الهـــلال

نہایت ممنون ہوں کہ جناب نے ایک نہایت مفید اور ضروری مبحث چھیڑ دیا - انشاء اللہ عنقریب تفصیلی طور پر اپنی معروضات خدمت والا میں پیش کرونگا -

(اعـــلان)

مولانا ابوالکلام ایڈیٹـــر الهـــلال

کی لکھی ہوئی حضرة سرمد کی اردو زبان میں پہلی سوانح عمری جسپر خواجہ حسن نظامی حسب ذیل راے دیتے ہیں کہ باعتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئی نہیں جمع کرسکتا - اور باعتبار معانی یہ سرمد کی زندگی و موت کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی - بلکہ مقامات درویشی پر ایک مستانہ اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے " - قیمت رعنی دھائی آنے (۰۲) -

آنے والے انقـــلابات

کے دریافت کا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ طلب فرما کر دیکھئے - جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچ ہزار برس پہلے اس میں بحساب جفر و نجوم آجتک کی بابت جسقدر پیشین گوئیاں درج کی گئی تھیں وہ سب ہو بہو پوری اوتریں - مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ - قیمت رعی دھائی آنے (۰۲)

المشـــــــتهـر

منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس دہلی

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلماء اذان هند کا ایک ورق

شهـــداء کانپور اعلی اللہ مقامهـــم

تقاضا کر رہی ہے مجھسے یہ میری پریشانی
مسلمانوں کی حالت پر کروں کچھہ مرثیہ خوانی
تماشا دیکھیے اندوہ و حرماں بڑھتے جاتے ہیں
سرشک خون سے کس کس کی جائیگی مہمانی ؟
شہیدان ستم کا خون بول اٹھے گا لاکھوں میں
چھپانے سے نہیں چھپنے کی ظالم کی ستم رانی
بہا ہے خون پانی ہوکے کسکا آج مسجد میں ؟
ہوئی ہے مذبح ہندوستان میں کسکی قربانی ؟
مسلمانو یہ گھر میں بیٹھہ کر رونیسے کیا حاصل
یہی اسلام کا شیوہ' یہی ہے کیا مسلمانی ؟
کمر ہمت کی باندھو' اٹھہ کھڑے ہو نام حق لیکر
تمھارا فرض ہے اپنی مساجد کی نگہبانی
خدا کی راہ میں جو جان تک قربان کر بیٹھے
تمھارا فرض ہے انکے لیے اب زر کی قربانی
ہوے مید مصائب اسقدر اب اور بھی ہوگے
نہ چھوڑی ایسی حالت میں بھی گرتم نے تن آسانی

(سید محمد قمرالدین قمر حیدر آبادی - منیجر انصاریہ مڈیکل) (هال بمبئی)

مصیبت زدگان کانپور کی دائمی اعانت

دائمی اعانت کی پہلی مثال جلیل

از جناب مولانا محمد علی صاحب طبیب سیشن جج صوبہ ورنگل علاقہ نظام

شہدائے موصوف کے بیوگان اور اشخاص زیر کفالت کے لیے اور اونکے یتیم اطفال کے لیے تا ختم تعلیم و عمر رشد ' کفالت کرنی چاہیے - اسوقت جوش میں امدادی رقوم کا جمع ہوجانا ممکن ہے - اوس سے کوئی مکان یا دکانات یا باغات الغرض کوئی جائداد غیر منقولہ لیلی جاے - یا کسی تجارت میں شرکت کی جاے اور اسکی امدنی سے ہمیشہ انکی اعانت ہوتی رہے -

میں اپنی ذات سے اتنا کرسکتا ہوں کہ حتے الامکان اپنی حیات تک پانچ روپیہ ماہانہ دیتا رہونگا ' لیکن ایسے انتظام کی توقع ہمارے دوسرے مسلمان بھائیوں کے مذاق کے لحاظ سے کسیقدر دشوار ہے - اور اگر خدمت گزاران ورثاء شہدا کو ایسی توفیق خدا کرامت فرماے ' تو زہے قسمت - اسکا جواب جلد عنایت

میں ایک ضعیف القلب اور کثیر الہموم اور وقیق الطبایع شخص ہوں - اسوجہ سے میرے مزاج میں سراسیمگی کی حالت رہا کرتی ہے اور کسی ادنے سے واقعہ کی خبر سے بھی غیر معمولی طور پر متاثر ہوجایا کرتا ہوں - آپکی آزادانہ اور بے باکانہ حق گوئی دیکھکر میرے قلب کی حالت دگرگوں ہوجاتی ہے -

نے چونکا کر آزاد کرایا - یورپ کے اخبار نویسوں کی جماعت نے تیرا ساتھ دیا ' اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ روس نے تجھکو اپنے خزانے ' اپنے سامان ' اور اپنے آدمیوں سے مدد دی - لیکن افسوس کہ تو نے وقت کی قدر نہ کی ' اور آزاد ہوکر پھر غلام بن گئی ! ! "

مسئلۂ عرب

الفتنہ نائمۃ ' لعن اللہ من ایقظھا

عمان کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تک امام عمان برابر فتوحات حاصل کر رہا ہے - نزوا کے قریب کے چند مقامات ' جیسے اسنک ' ذکی ' ازکی ' وغیرہ پر قبضہ کرچکا ہے - ذو موخر الذکر شہروں کے قلعے سختی کے ساتھہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرچکے ہیں - اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ سمیل پر بھی حملہ کی تیاری میں ہے - سمیل ایک اہم مقام ہے اور مسقط کے درۂ خاص پر حکمراں ہے -

اپنی جگہ پر سعید فیصل بھی دوسرے ساحلی مقامات سے فوج فراہم کر کے اپنی اگن بوٹ " نور البحر " پر سمیل کے قریب بھیج رہا ہے تا کہ اسکی قلعہ بندی کرکے اپنے دار السلطنت اور انقلابیوں کے درمیان ایک سد حائل کردے - سید محمد سعید (نامہ نگار نیر ایسٹ کا عمانی دوست) اپنے ایک خط میں لکھتا ہے :

" حالات بد سے بد تر ہو رہے ہیں - نئے امام نے سمیل پر قبضہ کرلیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ جب سید فیصل نے تھوڑی سی فوج کے ہمراہ اپنے لڑکے سید نادر کو نزو کی تسخیر کے لیے روانہ کیا تھا ' تو اسی وقت اس کوشش کی قسمت میں نا کامی لکھدیگئی تھی - سید نادر یہ دیکھکے کہ تعلیمات کی بجا آوری نا ممکن ہے ' سمیل چلا گیا - جہاں اس نے اس فتنہ کے دبانے کی کوشش سے پہلے مزید کمک کا انتظار کیا - لیکن اس عرصہ میں امام نے کئی شہروں پر قبضہ کرکے حیرت انگیز کامیابی حاصل کرلی تھی - ۴ - جولائی کو امام اور اسکی فوج نے دشمنوں کی معیت کی بدولت شہر پر قبضہ کرلیا - سید نادر اور اسکی فوج نے قلعہ میں پناہ لی - وہ اس مراسلت کی تحریر کے وقت ساعت بساعت اپنی گرفتاری کی توقع کر رہا ہے "

اپنے آپ کو بے بس دیکھکر سید فیصل نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ اسکو مدد دیجائے ' تا کہ وہ اپنے لڑکے کی مدد اور مسقط کی مدافعت کرسکے - اس موقع پر عمانیوں نے یہ ظاہر کیا کہ انمیں اپنے سلطان کے ساتھہ وفاداری بالکل نہیں رہی - انمیں سے ایک بھی اسکی مدد کرنا نہیں چاہتا - سلطان کی درخواست پر بوشہر سے چار سو سپاہی آگئے ہیں - انکے علاوہ بمبئی سے بھی ایک ہزار سپاہیوں کے آنے کی امید ہے -

یہ فتنۂ خوابیدہ کی ایک نئی مگر بے وقت کی بیداری ہے ' جسکا سامان مدتوں سے موجود تھا ' اور اب انگلستان کیلیے مسئلۂ عرب کے متعلق بہت سے عمدہ کام شروع ہو جائیں گے -

انا للہ و انا الیہ راجعون !

دعوت و تبلیغ اسلام

ایڈیٹر الہلال اور اشغال سیاسیہ

(از جناب نواب حاجی محمد اسماعیل خاں صاحب رئیس دتاولی)

میں نے الہلال کے اکثر مضامین کو بغور پڑھا ہے ' اور مجکو اس کے عرض کرنے میں بالکل تامل نہیں ہے کہ آپکا طرز تحریر اور طرز ادائے خیالات نہایت اعلی اور موثر ہے - آپکی معلومات دینی نہایت وسیع ہیں - اور مسلمانوں میں ایسا وسیع المعلومات اور فصیح البیان بزرگ انکے واسطے باعث فخر ہے - مگر میں اس عرض کرنے کی معافی چاہتا ہوں کہ آپکے سیلاب بیان کا بہاؤ فائدہ رساں شکل اور صورت میں نہیں ہے ' اور اس لحاظ سے میں قابل عفو ہوں اگر اپنی راے کا خلاصہ عرض کروں -

چونکہ جناب کے خیالات کا رجحان مذہب کی طرف خاصکر ہے اسواسطے اگر جناب اوسی حصۂ کارکو جو مذہب اسلام کی اشاعت سے تعلق رکھتا ہے ' اختیار فرمالیں ' تو بالیقین آپکی ذات ستودہ صفات مسلمانوں کے واسطے بے حد مفید ہوگی - مجکو نہایت افسوس ہے کہ ہمارے علمی یا مذہبی ذوات اپنا حصۂ زندگی پالیٹکس میں جلد صرف کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں - مثلاً خود جناب ' یا جناب مولانا شبلی اسکی مثال ہوسکتے ہیں - کاش اگر آپ حضرات اپنی قابلیت صرف اعلاے کلمۃ اللہ کے واسطے وقف کردیں تو پالیٹکس کی نسبت بہت زیادہ مفید ثابت ہو - علی الخصوص اسوجہہ سے کہ شاہراہ ترقی اسلام بالکل ویران ہے -

ندوۃ العلما کی وجہ سے مجکو بہت امید بندھی تھی کہ ہم میں روشن خیال عالم پیدا ہو جائینگے - مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کی بد نصیبی کا بادل اوسپر بھی برسے بغیر نہ رہسکا - بظاہر چند سالوں میں یہ انسٹی ٹیوشن بند ہو جائیگا یا مسلمانوں کے کاموں کے قابل مضحکہ ہونے کی ایک جدید مثال بنجائیگا - یہ تو ایک جملہ درمیانی تھا - میں نے چونکہ جناب کی خدمت والا میں عرض کرنے کو قلم اوٹھایا ہے ' لہذا اسکی بابت میں ختم کلام کرونگا - یعنے اس زمانہ میں اشاعت مذہب اسلام کی ہندوستان کے اندر اور دوسرے ملکوں میں سخت ترین ضرورت ہے اور مذہب اسلام کی سادگی کے اعتبار سے مجکو تو یقین کامل ہے کہ یہ تعلیم ممالک متمدنہ میں ضرور قابل توجہ اور لائق قبول ہوگی - بشرطیکہ موزوں اور مناسب طریقوں سے واقف اور ماہر علوم و روشن خیال بزرگوں کے ذریعہ انکے روبرو پیش ہو -

پس میری راے میں آپ اپنی قابلیت ' اولو العزمی ' اور قوۃ تحریر و تقریر کے لحاظ سے اگر اس کام کو شروع کریں تو اوسکے واسطے سرمایہ بہم پہنچ سکنا آسان ہے ' اور نیز یہ کام بھی چل نکلیگا - اور نہایت خوشی ہوگی کہ آپکی قوت بجاے بیجا خرچ ہونے کے برمحل اور کارآمد ہوجائے گی -

میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے نیک نیتی سے یہ عریضہ لکھا ہے ' اور میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور آپکی دل سے تعظیم کرتا ہوں -

میں اس بات کے مکرر عرض کرنے کي معافي چاهتا هوں که جناب اپنے اظهار آرا میں اسیقدر لینت استعمال ضرور فرمایا کریں که زمانه حق گوئي کا نه رها - تاکه آپکا هلال زیاده عمر تک قوم کے کان کهولتا رهے - همارگ هنوز خواب غفلت سے کسیقدر چونکے هیں - همکو بیدار کرنے اور اُٹهاکر کهڑا کرنیوالے کي سخت ضرورت هے - هماري رفتار میں ابهي هزاروں رکاوٹیں هیں - الغرض حالات زمانه کي رعایت سے همکو غافل نهونا چاهیے - والسلام - ناچیز سید محمد علي طبیب

سیٹهن حج صوبه رنگل

انجمن رفاه المسلمین تندورہ لعل گنج ضلع پرتاب گڈه کا ایک جلسه ۵ - ستمبر بروزجمعه سنه ۱۹۱۳ع کو منعقد هوا - مولوي سید محمد اختر صاحب مدرس مدرسه تبلیغ الاسلام اور مولوي حبیب الله صاحب صدر انجمن نے وعظ بیان فرمایا اور واقعه کانپور کا نهایت وضاحت کے ساتهه تذکره کرکے زر اعانت امداد مظلومان کانپور کي تحریک کي - مبلغ ۱۲۵ روپیه ٦ - آنه علاوه زیورات اور کپڑے کے اوسیوقت وصول هوگیا - مولوي محمد یوسف شاه صاحب متعلم عربي گانوں میں گشت لگا کر نهایت درد ناک آواز میں شعر ذیل پڑهتے هوے دروازه دروازه گئے اور لوگوں سے وصول کیا :

اے خاصهٔ خاصان رسل وقت دعا هے
امت په تیري آکے عجب وقت پڑا هے

یه عجیب موثر سماں تها - اس مناجات سے سارا گاؤں گونج رها تها - انجمن کے طرف سے چنده کي برابر کوشش جاري هے - جناب شمشیر خانصاحب رئیس کیمیه کي محنت وجاں فشاني کا شکریه ادا نهیں هوسکتا -

خادم قوم - محمد یوسف - سکریٹري انجمن رفاه المسلمین تندورہ لعل گنج ضلع پرتاب گڈه

۱۹۱۳ع کانپور کا ماتم

زمین و آسماں نے تیري بربادي کي ٹهاني هے
سنبهل مسلم! یه قرب روز محشر کي نشاني هے
جو جینا هے تو مرنا هے جو مرنا هے تو کیا ڈرنا ؟
سرائے دهر فاني میں هراک شے آني جاني هے

دنیا دیکهه رهی هے که تمام روے زمین کے مسلمانوں پر مظالم و مصائب کي آگ برس رهي هے -

مراکو کے مسلمان' فرانس کے آتشکده کا ایندهن بن رهے هیں - عربوں کي هڈیاں صحراے طرابلس میں ٹهوکریں کها کرکم هوگئیں - پهر مسیح کے مسکین و غریب بلقاني بهیڑوں کے رحم و انصاف کا سیکلوں اٹها' جس نے هزاروں خان و مان والوں کو بے سر و ساماں کر دیا' اور بیگناهوں کے خون کي ندیاں بها دیں!

ابهي ابهي کانپور میں جو شعبان هي میں محرم آگیا' اسے دیکهکر رونگٹے کهڑے هوجاتے هیں - اس خونین منظر کا درد ناک نظارا' قرعهٔ ناري کي شکل اختیار کرکے' مدتوں اسلامي دنیا کے دلوں میں آتش ماتم کو مشتعل رکهے گا!!

تمام دنیا اپني حکومتوں کو اپنے مال سے خراج اور ٹیکس دیتي هے - مگر مسلمان خون سے بهي خراج ادا کیا کرتے هیں -

افسوس! اے کانپور کے شهیدو! تم اپني مظلومیت لیکر عالم بالا کو چلے - زمین پر تمهارا خون کیڑوں مکوڑوں کے حوالے هوا اور تمهاري نعش کو پهولوں کي چادر نصیب نه هوي - تمهاري روح پاک ضرور رب العالمین کی بارگاه میں داد خواهی کے لیے حاضر هوگي - یاد رکهو که تمهارے بهائیوں کے دلوں پر تمهارے یوں چلے جانے سے جو کاري زخم لگا هے' وه همیشه ناسور بنا رهیگا - مسٹر تاللر کی گولیوں کي دهواں دار بوچهاڑ' اور اس کے سنگینوں کي چمک بجلي کي طرح مدتوں تک ان کے کانوں میں گونجتي اور آنکهوں میں چمکتي رهیگي - ان کے دل همیشه تمهاري یاد میں بیتاب و بیقرار رهینگے - تمهاري بیکسي اور بے بسي کي حالت ان کي آنکهوں کو مدتوں خون کے آنسو رولائیگي!!

(خان محمد قریشي از کا ماره شریف)

فهرست زر اعانهٔ مهاجرین عثمانیه

(۱۲)

	پائي	آنه	روپیه
جناب محمد جان ازدهلي	•	•	۲
جناب خیر الدین صاحب - قصور - لاهور	•	•	۴
جناب عبدالکریم خانصاحب - ویراراجندرایت - کورگ	•	•	۵
جناب محمد ابراهیم صاحب - بلدانه	•	•	۲
جناب معین الدین احمد صاحب قدوائي - ندوه لکهنؤ	•	•	۳
ایک بزرگ ازبجرنگ گڈه	•	۴	٦
ازوقف شیخ ولایت علي صاحب مرحوم شهر لکهنؤ	•	•	۱۰۰
میزان	•	۴	۱۲۲
سابق	•	٦	۹۱۱۲
میزان کل	•	۱۰	۹۲۳۴

فهرست زراعانهٔ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۳)

	پائي	آنه	روپیه
جناب بزرگان سبیته (پٹنه) بذریعه انجمن اتحاد	٦	۴	۲۳
جناب محمد جان صاحب ازدهلي	•	-	۵
جناب مستري غلام محمد صاحب گهڑي ساز بهاول پور	-	•	۱
جناب غلام نبي صاحب خیاط بهاول پور	-	۸	-
جناب جلال الدین صاحب	-	۹	-
میزان	٦	۵	۳۰
سابق	-	۱۴	۸۷٦
میزان کل	٦	۳	۹۰۷

فهرست زراعانهٔ همدرد و کامرید دهلي

	پائي	آنه	روپیه
ایڈیٹر الهلال	-	•	۱۰۰
جناب محمد افضل خانصاحب وردي منیجر کچهه بلوچستان	•	-	۱
جناب سید قمر الدین صاحب قمر بمبئي	•	۲	-
جناب صغیر احمد صاحب بمبئي	•	۲	-
جناب سید باقر حسین صاحب بمبئي	•	۱	-
جناب سید محي الدین صاحب بمبئي			
جناب جان محمد صاحب - ٹونجي - برهما	•	-	۱
میزان	•	۵	۱۰۲

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۲ - شوال ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 24, 1913.

[۳۳] **گھر بیٹھے عینک لے لیجیے**

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے، غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی، مگر اب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے اور جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں ٹھہریگی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ اے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱/۱۰ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

[۳۲]

[۳۳] **ایک نئی قسم کا کار و بار**

بمبئی

ہر قسم اور ہر میل کا مال، یک مشت اور متفرق دونوں طرح، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق، ورنہ واپس، محصول آمد و رفت ہمارے ذمہ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ہی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ، اس سے زائد کےلیے دریافت فرمائیے، تاجروں کے لیے قیمت ا معتدلہ دونون تاجرانہ تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی ہلال ایجنسی

نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریٹ

ڈاکخانہ انٹالی - کلکتہ

۱۵ سائز گارنٹی ایک سال

سہ محصول خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیون کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی. ۹ سائز گارنٹی ایک سال

پانچ روپیہ

بیچی دی گئی ہین مذکور گھڑیون کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

سہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

۱۸ - سائز آٹھ روز مین ایک مرتبہ کنجی دیجائے گی چاندی سنگل کیس [illegible] ڈبل کیس [illegible] گارنٹی ایک سال

۱۵ - سائز چاندی ڈبل کیس کروایلیز رفرس شہرت مین ثانی نہین رکھتی سلنڈر [illegible] لیور [illegible] گارنٹی ۲ سال

۱۸ - سائز ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے مین گارڈ ڈرائیور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ لیور گارنٹی ۲ سال

نوٹ - کیس مین رکھنا منظور ہوتا تو مین بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

ایم - اے شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co. 5/1, Wellesley Street P. O. Dharamtallah, Calcutta.

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدھضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی [illegible] - آنہ محصول ڈاک [illegible] - آنہ

پوری حالت فہرست [illegible] قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئیے -

نوٹ — ہر جگہ [illegible] مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱] **اصل عرق کافور**

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی [illegible] - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن [illegible] تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۷]

شیخ غوث علی حاجی وارث علی پرفیومر [illegible] جوڑا سانکو کلکتہ

عرق جوہر گلاب

جوہر کیوڑہ

گل بہار تیل

باداری جوہی تیل

روغن مولسری

لکھی بلاس تیل

نوٹ

قیمت

بلا گھر کی شیشی بارہ آنہ

غوث علی حاجی وارث علی

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, MacLeod Street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱، مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۳ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۲ - شوال ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta: Wednesday, September 24, 1913.

فہرست

تصاویر

مجلس دفاع مسجد کانپور

Cawnpore Mosque Defence Association.

و لولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض، لہدمت صوامع
و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا -
ولینصرن اللہ من ینصرہ، ان اللہ لقوی عزیز [۲۲ : ۴۰]

صدر مجلس : مولانا ابو الکلام ایڈیٹر الہلال کلکتہ
خزانچی : مسٹر اے - رسول - ایم - اے - بیرسٹر ایٹ لا کلکتہ
سکریٹری : انریبل مولوی فضل الحق ایم - اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائی کورٹ کلکتہ

(۱) مجلس کے سامنے اس وقت دو کام ہیں :
(الف) اصل مسجد کا دفاع
(ب) ماخوذین مقدمہ کی اعانت

(۲) امر اول کی نسبت مجلس نے اپنے ایک عام جلسے میں طریق عمل یہ قرار دیا ہے کہ ہز ایکسلنسی ویسراے ہند کی خدمت میں تمام مسلمانان ہند کا ایک متحدہ وفد اس معاملے کو لیکر جاے - اسکے بعد دوسری منزل انگلستان کی ہے -

(۳) اسکے لیے تمام اطراف ملک میں با قاعدہ کام شروع ہو جانا چاہیئے اور یہ بغیر اسکے ممکن نہیں کہ ہر شہر میں " دفاع مسجد کانپور " کے نام سے مجالس قائم کی جائیں - اسکے متعلق مجلس نے ضروری کارروائی اس ہفتے سے شروع کردی ہے -

(۴) دوسرے امر کے متعلق کلکتہ میں چندے کی عام مجلسیں متواتر منعقد ہو رہی ہیں اور انکا سلسلہ جاری رہیگا جب تک شہر کے ہر حصے اور محلے میں جلسے نہولیں گے -

(۵) بنگال کے دیگر حصص کیلیے ایک وفد مرتب ہو کر روانہ ہونے والا ہے - اور ایک وفد تمام ہندوستان کا دورہ کرنے کیلیے بھی مرتب ہو رہا ہے - واللہ المستعان، و علیہ التکلان -

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ايک يا دو ماہ کے لئے پته کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرليں ' اور اگر تين يا تين ماہ سے زيادہ عرصه کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکهيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري کے نمبر اور نيز خط کے نمبر کا حواله ضرور ديں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خريداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کريں -

نوٹ ــــ مندرجه بالا شرائط کي عدم تعميل کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکا ذمه دار نه هوگا ۔ (منيجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

— * —

ميعاد مرتبه	في صفحه روپيه	في کالم روپيه	نصف کالم روپيه	چوتهائي کالم روپيه	چوتهائي کالم سے کم في مربع انچ روپيه آنه
ايک	۱۵	۱۰	۷	۵	- ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائيٹل پيج کے پلے صفحه کے ليے کوئي اشتهار نهيں ليا جائيگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتهارات کو جگهه دیجائيگي

(۲) مختصر اشتهارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائيں تو خاص طور پر نماياں رهيں گے ليکن انکي اجرت عام اجرت اشتهارات سے پچاس فيصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه ميں بلاک بهي طيار هوتے هيں، جسکي قيمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتهار کو واپس کرديا جايگا اور هميشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائـــــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نهيں هيں که آپکي فرمايش کے مطـــابق آپکو جگهه ديں ' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ايک سال کے لئے اشتهار دينے والوں کو زياده سے زياده ۴ اقساط ميں ' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط ميں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط ميں قيمت ادا کرني هوگي اس سے کم ميعاد کے لئے اجرت پيشگي هميشه لي جائيگي اور وه کسي حالت ميں پهر واپس نهوگي -

(۳) منيجر کو اختيار هوگا که وه جب چاهے کسي اشتهار کي اشاعت روک دے' اس صورت ميں بقيه اجرت کا روپيه واپس کرديا جاے گا -

(۴) هر اس چيز کا جو جوے کے اقسام ميں داخل هو' تمام منشي مشروبات کا' فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وه اشتهار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پيدا هو' کسي حالت ميں شائع نهيں کيا جاے گا -

نوٹ ــــ کوئي صاحب رعايت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائيں - شرح اجرت يا شرائط ميں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نهيں -

کیلیے مفید مگر اپنے لیے مضر نہیں - پھر اسمیں کیوں عذر ہو ' اور کیوں حرف شکایت زبان پر آے ؟ ہمارے سامنے تاریخ نے جو مواد رکھدیا ہے ' وہ ہمارے لیے کافی ہے - ایسی باتیں ہمیشہ ہوئی ہیں اور ہوتی رہینگی - اور نتیجہ بھی ہمیشہ یکساں نکلا ہے اور نکلے گا - جو لوگ اس راہ میں قدم رکھتے ہیں ' جب انکے سامنے آخری منزلیں موجود ہیں ' تو ان ابتدائی منزلوں کے پیش آنے پر کیوں شاکی هوں ؟

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست

و افوض امري الی اللہ - ان اللہ بصیر بالعباد !

رفتار سیاست

آخر کار ۱۷ اور ۱۸ ستمبر کو ترکی و بلغاریا کی مجلس صلح قسطنطنیۃ میں امور اولیہ طے ہوگئے ' مسئلہ حدود کا فیصلہ زیادہ تر ترکوں کے موافق ہوا ' " دیموطیقا " کی نسبت بلغاریوں کو ابتداً کسی قدر انکار تھا اور اسکے معاوضہ میں اپنے صرف سے ادرنہ سے بابا عسکی تک ریل بنا دینے پر راضی تھے ' لیکن ترکوں نے روپیہ پر زمین کو ترجیح دی اور بالاخر " دیموطیقا " اونکے حدود میں داخل کیا گیا -

دیموطیقا کی اهمیت کے خاص اسباب یہ هیں کہ قبضۂ دیموطیقا ایک ریلوے لائن پر موثر ہے ' جسکا اثر براہ راست بحیرۂ ایجین تک پہنچتا ہے - ترکی قبضۂ دیموطیقا سے بلغاریوں کا راستہ جانب بحیرۂ ایجین بیکار سا ہوجاتا ہے - دیموطیقا کی جانب مغرب جو کوهستانی علاقہ ہے ' بلغاری اوسمیں ریلوے کی تعمیر سے اس نقصان کی تلافی کرسکتے هیں ' لیکن یہ تجویز مصارف کثیرہ کی طالب ہے جسکے تحمل کی ابھی بلغاریا میں قوت نہیں -

۱۷ - ستمبر کے پیش کردہ اور ۱۸ - ستمبر کے منظور شدہ خط حدود کی تفصیل یہ ہے :

اینوس لائن سے یہ خط شروع ہوکر دریاے مرتزا کے برابر برابر ' چلا جاتا ہے - پھر " دیموطیقا " کے شمول کیلیے جانب مغرب گھوم کر براہ " سمانہ " اور " هادم کولی " شمال کی جانب پھرتا ہے ' اور پھر جنوب کی طرف " مصطفی پاشا " کی مشرقی جانب سے مڑکر " قرق کلیسا " کی شمالی جانب طے کرتے ہوے " سان اسٹیفانو " پر ختم ہوجاتا ہے ' اور اس سے بحیرہ اسود کا تعلق لازمی ہے -

جو بد قسمت مسلمان اس تقسیم حدود کے رو سے حکومت بلغاریا میں داخل کیے گئے هیں ' بیان کیا جاتا ہے کہ وہ چار برس تک ترکی جنسیت میں شامل رهینگے ' تاکہ اس نئی مدت کے اندر اپنے گذشتہ عہد مجد کے وداع و مشایعت ' اور نئے دور مستقبل کی محکومی و مذلت کے استقبال کیلیے طیار ہوسکیں ! یہ بھی عہد کرلیا گیا ہے کہ بلغاری رعایا بننے کے بعد مسلمانوں کو مراعات حقوق ' اور از روے مراسم دینیہ پوری آزادی دی جائیگی - اونکے قدیم حقوق علی حالہا باقی ' اور خدمت عسکریہ سے مستثنی رهینگے -

تاوان جنگ یا مصارف اسیران جنگ کا سوال باقی تھا ' بیان بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے اس سے قطعی انکار کردیا ہے اور بلغاریا کو اسکے تسلیم بغیر چارہ نہیں -

هم اس دوستانہ صلح کے بعد کسی واقعۂ منازعت و کشمکش کے سننے کیلیے طیار نہ تھے ' لیکن لندن سے ۲۲ - ستمبر کو ایک تار پہونچا کہ امور ثانویہ میں اختلاف و تنازع نے اب تک صلحنامہ پر دستخط ہونے نہیں دیا ' لیکن جب بلغاریا ' اصل مباحث مہمہ کے سامنے سر تسلیم خم کرچکا ہے تو امور ثانویہ میں وہ کب تک سرکشی پر اڑا رهیگا ؟ امید ہے کہ آیندہ خبریں اختتام معاملات کی اطلاع پہونچائینگی -

البانیا

ترکی سے علحدہ کرکے البانیا کو تنویم مقناطیسی (هپناٹزم) کے ذریعہ یورپ جو خواب دکھا رہا تھا - افسوس کہ اوسکی تعبیر صحیح نہ نکلی - و ما هذا اول قارورۃ کسرت فی اوربا ! البانیا کی اغلب آبادی مسلمان ہے لیکن عجیب بات ہے کہ یورپ اوسکے لیے بھی ایک مسیحی شاهزادہ کی تلاش میں ہے - ۲۰ - ستمبر کا تار ہے کہ اسعد پاشا مدافع سقوطری نے جو البانیا کا وزیر داخلیہ عارضی بھی تھا ' اپنی جمعیت کے ساتھہ بغاوت کردی ' دورزا میں جہاں وہ اپنی علحدہ حکومت قائم کرنا چاهتا ہے ' سرکاری خزانہ پر بھی قبضہ کرلیا ہے ' یونان و سرویا نے اپنے اپنے حدود متصلہ میں بے اطمینانی پیدا ہونے پر کارروائی کی دهمکی دی ہے - اسٹریا و اٹلی اور دیگر حکومتوں سے مخلوط کمیشن تجدید حدود کیلیے روانہ ہو رہا ہے -

۲۲ - کا پیغام برقی همکو ایک اور عجیب و غریب روایت سناتا ہے کہ (مفید بے) جو وزیر خارجیہ معین ہوا تھا ' سفر یورپ سے واپس آگیا ہے اور اسعد پاشا کے مقابلہ میں اپنی جمعیت کو مسلح ہونے کا حکم دے رہا ہے ' جسنے علم اسٹریا بلند کردیا ہے !!

غزوۂ طرابلس

اس هفتہ طرابلس کے متعلق ایک اهم خبر ریوٹر نے پہنچائی ہے " جس سے معلوم ہوتا ہے کہ راہ مدافعت میں سرفروش عربوں نے (بروایت رومہ) بنغازی اور درنہ کے متصل ایک نخلستان میں اطالیوں کا مقابلہ کیا " سخت لڑائی کے بعد اطالیوں کو عین وقت پر کمک پہونچ جانے سے " حسب دستور " دشمنوں کو شکست ہوئی ' اور اونکو ایک نقصان کثیر کے بعد پسپا بھی ہونا پڑا - لیکن اس شکست کا عجیب تر نتیجہ یہ ہے کہ خود اطالی جنرل " توریلی " عربوں کے هاتھہ سے مارا گیا - اسکے علاوہ اور دو اطالی افسر اور ۱۸ - سپاهی هلاک ' اور تین افسر اور ۷۰ سپاهی مجروح ہوے -

اس روایت سے علی رغم رومہ دو نتیجے مستنبط ہوتے هیں : اول یہ کہ اٹلی باایں همہ تلف جان و مال ' حدود بنغازی و درنہ سے آگے نہیں بڑهی ' جہاں اوسکے قیام پر تقریباً دو سال کی مدت گذر چکی ہے - دوم یہ کہ اس معرکۂ عظیمہ کا نتیجہ یقیناً اٹلی کے خلاف نکلا ہوگا ' جسکی سب سے قوی دلیل ایٹالین جرنل کی مقتولی ہے ' گو رومہ کا تار اس نتیجہ سے منکر ہو -

مغرب اقصی

مراکش کو ایک مدت ہوئی کہ هم رو بیٹھ چکے تھے ' لیکن ۱۷ - ستمبر کے ایک پیغام برقی نے بشارت دی ہے کہ مولائی رسولی جو مراکش کے دوسرے حصہ میں فرانس سے برسر پیکار تھا ' اب اوسنے اهل اسپین کی طرف بھی توجہ کی ہے ' کیوٹا کی اسپینی فوج کو وہ دبا رہا ہے ' ناچار اسپینیوں کو امداد کیلیے مزید فوجیں طلب کرنی پڑی هیں ' و عاقبۃ الامر بید اللہ -

شؤون حاليه

ابتدائے عشق !!

الہلال پریس کی ضمانت

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گنہ یاں سزا کے بعد

اطراف ملک سے بکثرت خطوط اور تار آرہے ہیں ' جن میں دریافت کیا جا رہا ہے کہ کیا ضمانت کی خبر صحیح ہے ؟

واقعہ یہ ہے کہ بعض امور کی اطلاع مجھے تقریباً دس ماہ سے تھی ' مگر اجتک الہلال میں انکی نسبت ایک حرف نہیں لکھا - اسلیے کہ اپنا اصول کار ابتدا سے یہ رہا ہے کہ انسان صرف کام کیلیے بنایا گیا ہے ' پس اسکو چاہیے کہ صرف اپنے کام ہی میں مصروف رہے - یہ بہت ہی ادنی درجہ کی اور چہوٹی باتیں ہیں کہ لوگوں کا اسکے کام کے متعلق کیا خیال ہے ' اور حکام وقت اسے کیسا سمجھتے ہیں ؟

میری حالت الحمد للہ کہ عام حالت سے مختلف ہے - میں اپنے تمام کاموں کو ایک خالص دینی دعوة کی حیثیت سے انجام دیتا ہوں ' اور میرے پاس احکام دینی کے قوانین کی ایک کتاب موجود ہے - پس میری نظر ہمیشہ اسپر رہتی ہے کہ خدا کے ساتھہ میرا رشتہ کیسا ہے ؟ اسکی فکر نہیں ہوتی کہ اسکے بندوں کی نظریں کیا کہتی ہیں ؟ اگر اللہ کی صداقت میرے ساتھہ ہے ' تو میری طاقت لا زوال اور میری حفاظت قدرتی ہے - لوگ دیکھتے ہیں کہ آگ جلاتی اور پانی ڈوباتا ہے ' اور اسکو قوانین قدرت کے نام سے یاد کرتے ہیں - لیکن اس سے زیادہ محکم اعتقاد ' اور اس سے بڑھکر غیر متزلزل یقین کے ساتھہ میں بھی دیکھتا ہوں کہ حق و صداقت اور اللہ کا پیغام دعوت ہرحال میں فتح یاب و منصور ہوتا ہے ' اور باطل و ضلالت کے ساتھہ دنیوی طاقتوں کا خواہ کتنا ہی ساز و سامان ہو ' اور عارضی و وقتی کامیابیاں خواہ کتنا ہی اُسے مغرور کردیں لیکن بالاخر وہ خاسر و نامراد ہی ہوتی ہے : وتلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون فی الارض علوًا ولا فسادا والعاقبة للمتقین

پس ہماری حفاظت اور کامیابی خود ہمارے اور ہمارے کاموں کے اندر ہے - اپنے سے باہر ڈھونڈھنا لاحاصل ہے : وفی انفسکم افلا تبصرون ؟

الہلال کی اشاعت کو تقریباً ڈیڑھ برس کا زمانہ ہوگیا - مگر وہ پوری آزادی کے ساتھہ اپنے دینی فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھا - اگر پریس ایکت کا عمل اسکے ادعائی مقصد سے مختلف نہوتا ' تو موجودہ عہد مطبوعات کی اس سبب سے بڑی فرصت کا ملنا کچھہ بھی تعجب انگیز نہ تھا ' بلکہ یقین کرنا چاہیے کہ قدرتی اور لازمی تھا -

لیکن بد قسمتی سے جو حالت آج برسوں سے ہو رہی ہے ' اس کا نتیجۂ مشئوم تو یہ ہے کہ نہ صرف ہر حق گو کو ' بلکہ ہر حق گوئی کے ارادہ کرنے والے کو اپنے تئیں سب سے بڑا مجرم سمجھنا چاہیے - بلکہ

جوڑنے ذسیہا ؟ ہ حبس بہ ذنب !

جب حالت یہ ہو تو پھر ڈیڑھ برس سے زیادہ زمانے کا بغیر کسی واقعہ کے گذر جانا کیوں نہ ایک محیر العقول واقعہ سمجھا جائے ؟

فی الحقیقت یہ ایک ایسا تعجب انگیز واقعہ تھا ' جسے سونچتے سونچتے بہت سے لوگ گھبرا اتہے تہے - البتہ خود مجھے ذرا بھی تعجب نہ تھا - کیونکہ " لا خوف علیهم ولا هم یحزنون " کی تفسیر میرے سامنے تھی ' اور دنیا کے قوانین سے بھی بالا تر ایک قانون تھا جس نے میرے دل پر نقش کردیا تھا کہ : واللہ ولی المتقین -

بہر حال ۱۸ - ستمبر کو دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی جس میں ۲۷ - تک داخل کرنے کی قید تھی مگر آج ہی (کہ ۲۳ - ویں تاریخ ہے) دو ہزار روپیہ کے گورنمنت ضمانتی کاغذ عدالت میں بھیجدیے گئے ہیں - ضمانت کا روپیہ تو اسی تاریخ سے بطور ایک سرکاری امانت کے علحدہ رکھدیا گیا تھا ' جس دن الہلال پریس کا ابتدائی سامان خرید نے کیلیے ہم نے روپیہ نکالا تھا - سچ یہ ہے کہ اس امانت کی حفاظت کرتے کرتے ہم اُکتا گئے تہے ' اور ابتو وہ وقت آگیا تھا کہ اگر کوئی مانگنے کیلیے نہ آتا تو ہم خود ہی پیش کش کرنے کیلیے آگے بڑھتے - بارہا ہمیں خیال ہوا کہ کیا یہ ذوق عتاب صرف اوروں ہی کے حصے میں آیا ہے ' اور ہم اصلی مستحقین نظر کیلیے کچھہ بھی نہیں ؟

نہ کفی چارہ لب خشک مسلمانے را
اے بہ ترسا بچگاں کردہ مئے ناب سبیل ؟

ہمارے ایک دوست تو اس تغافل پیشگی سے عاجز اکر پریس ایکت کی طاقتوں ہی کے منکر ہوگئے تہے :

لے بھی جالیں دل کہیں ہم سے کہ قصہ پاک ہو
یہ حسینان جہاں بھی دلربا کہنے کو ہیں !

بڑی فکر یہ تھی کہ جب محرومی قسمت سے ضمانت کی پہلی منزل ہی طے نہیں ہوئی ہے تو آیندہ کی فکر کیلیے ہمیں وقت کہسے ملیگا ؟ بالا خر غنیمت ہے کہ خدا خدا کرکے خاموشی ٹوٹی ' اور پہلی منزل سے بہر حال گذر ہی گئے :

رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہوں رہزن کو !

آخر میں ہم یہ لکھدینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس بارے میں ہمیں گورنمنت آف بنگال سے کوئی شکایت نہیں - ہم کو معلوم ہے کہ اصل حقیقت کیا ہے ؟ اور کل تک کیا تھا ' اور آج کیا ہو رہا ہے ؟

سرایں فتنہ ز جائیست کہ من می دانم !

ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصے تک جو کچھہ ہوا ' وہ گورنمنت بنگال کی مصلحت شناسی ' عواقب اندیشی ' اور ہمارے خاص حالات و نتائج پر نظر رکھنے کا نتیجہ تھا ' اور اب جو کچھہ ہوا ہے ' یہ دوسروں کی نادانی کا نتیجہ ہے -

ہم نے اتنی سطریں بھی بمجبوری لکھیں ' کہ بے شمار خطوط اور تاروں کا فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہ تھا - ورنہ ہم اس طرح کے واقعات کو اس درجہ اہم نہیں سمجھتے کہ انکے پیچھے زیادہ وقت صرف کیا جائے - یہ اسطرح کی معمولی باتیں ہیں ' جو آجکل کے پریسوں کے دفتروں میں ہمیشہ پیش آتی رہتی ہیں - اگر بعض حکام اعلے کو کسی اخبار کے دفتر سے کچھہ روپیہ لیکر رکھنے میں مصلحت نظر آتی ہے ' تو یہ ایک ایسی فائدہ رسانی ہے جو دوسرے

۲۴ شوال ۱۳۳۱

الا[illegible]اء والـ[illegible]داء

یعني

جماعت " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

الا ان حـزب الله [illegible] م الغالبـون

۱۳۳۱ هجری (۱)

(۵)

انمـا وليكـم اللـه و رسولـه والـذين امنـوا ' الذين يقيمـون الصلـوة ويوتـون الزكـواة وهـم را[illegible] [illegible] رن - ر[illegible]سن [illegible] ول اللـه و رسولـه و الـذيـن آمنـوا ' " فان حزب الله هـم الغلبـون " (۵ : ۶۲)

اے مسلمانو! تمهارا دوست الله هے ' اسکا رسول ' اور وہ لوگ ' جو الله اور رسول پر ایمان لا چکے هیں ' جو صلوۃ الهي کو دنیا میں قائم کرتے ' اسکي راہ میں اپنے مال کو صرف کرتے ' اور سب سے زیادہ یہ کہ هر وقت الله اور اسکے حکموں کے آگے جهکے رهتے هیں - پس جو شخص الله ' الله کے رسول ' اور ارباب ایمان کا ساتهي هوکر رهیگا ' تو یقین کرو کہ وہ " حزب الله " میں سے هے ' اور " حزب الشیاطین " کے مقابلے میں حزب الله هي کا بول بالا هونے والا هے !!

بیـا سـاقي ! ز خـود آگاهیـم دہ ! * شـراب بزم " حزب اللهیـم " دہ !
شراب گرم و رخشـان همچو خورشید * بیـاے تخـت ظـل اللهیـم دہ !
نویـد بخت کـز شـوقش برقصیم * ز عشـرتـگاہ شاهنشـاهیـم دہ !
دلـم تاریک و مـن سرگشتـه درخـود * چـراغ مـي درین گمـراهیـم دہ !
خـرد جـان مـرا مي کاهـد از غـم * نجـات دل ازین جـانکاهیـم دہ !

فسـون عـقـل (فیضـي) بس درازست
ازیـن دستـان زبـان کوتـاهیـم دہ !

مـدتے ایـن مثنوي تاخیـر شـد
مهلتے بایست تا خون شیـر شـد

و العصر ' ان الانسان لفي خسر ' الا الذین امنوا و عملو الصالحات ' و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - قسم هے اس عصر انقلاب اور دور تغیرات کي ' جو پچهلے دور کو ختم کرتا ' اور نئے دور کي بنیاد رکهتا هے ' کہ نوع انساني کیلیے دنیا میں نقصان و هلاکت کے سوا کچهہ نهیں - مگر هاں وہ نفوس قدسیه ' جو قوانین الهیه پر ایمان لائے ' اعمال صالحه اختیار کیے ' ایک دوسرے کو امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے ذریعه دین حق کي وصیت کرتے رهے ' اور نیز صبر و استقامت کي بهي انهوں نے تعلیم دي (۱۰۳ : ۴) : اولئك على هدى من ربهم ' و اولئك هم المفلحون (۲ : ۴) "

یہ هے جماعت " حزب الله " کا مقصد وحید ' جسے غالباً هر شخص دن میں ایک دو مرتبہ نماز کے اندر ضرور پڑهتا هے ' اور یہ هے خلاصه اسکے پیش نظر اغراض کا ' جو سورۂ " والعصر " کي صورت میں هر مسلمان کے آگے موجود هے - فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا !

گذشته چار صحبتوں میں جو کچهہ عرض کر چکا هوں ' اس سے بہت زیادہ عرض کرنا تها ' مگر مناسب یہ نظر آیا کہ پہلے مختصراً اصل اغراض و مقاصد بیان کردیے جائیں ' اور اسکے بعد انکي هر دفعه پر ایک مستقل مضمون شائع کیا جاے :

مخـاطب اندکے نـازک مزاج ست
سخن کم گو ' کہ کم گفتـن رواج ست

تـلاش مقصـود

لیکن کم از کم آج پہلے مقصد کے متعلق تو چند کلمات ضرور ضرور عرض کرونگا اور معاني خواہ هوں اگر آن احباب کرام کو شاق

(۱) یہ ایک عجیب حسن اتفاق هے کہ جس آیۂ کریمه کي بنا پر اس جماعت کا نام " حزب الله " رکها گیا هے ' اس آیۂ کریمه کے عدد بقاعدۂ جمل ۱۳۳۱ هیں اور یہي هجري سن اس جماعت کي تاسیس کا هے !

حادثۂ فاجعۂ کانپور

مسجد مقدس کانپور کا ایک بیرونی منظر

یہ اُن گیارہ لڑکوں کی تصویریں ہیں ، جو ۱۳ - ستمبر کو کانپور میں رہا کیے گئے - یہ معصوم بچے ہیں
جنکو مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ کانپور کے دربار نے بجرم بغاوت گرفتار کیا تھا ! !

هادی "الی صراط مستقیم" وہ مخاطب "انک لعلی خلق عظیم" وہ تاجدار کشورستان یزداں پرستی' وہ فتح باب اقلیم قلوب انسانی' وہ علم آموز درسگاہ "ادبنی ربی فاحسن تادیبی" وہ خلوت نشین شبستان "ابیت عند ربی ھو یطعمنی و یسقینی" یعنی وہ وجود اعظم و اقدس' جسکے لیے دشت حجاز میں ابراھیم خلیل (ع) نے اپنے خدا کو پکارا: (ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم' یتلو علیھم ایاتک و یعلمھم الکتاب والحکمۃ' ویزکیھم - ۲ : ۱۲۱) جسکے نور مبین کی تجلی فاران کی چوٹیوں پر موسی (ع) نے دیکھی' جسکے عشق میں داؤد (ع) نے نغمہ سرائی کی' جسکے جمال الہی کی تقدیس میں سلیمان (ع) اپنے تخت جلال پر جھک گیا' جسکی طرف یوحنا (ع) سے پوچھنے والوں نے بیقرارانہ اشارہ کیا (۱)' اور جسکے لیے ناصرہ کے اسرائیلی نبی نے اپنا جانا ھی بہتر سمجھا' تا وہ اپنے باپ سے جو آسمان پر ھے سفارش کرے' اور اُسکو "جو آنے والا ھے" جلد بھیجدے (یوحنا : ۱۶ : ۸)-

* * *

غرضکہ جب "وہ آنے والا" آیا' اور خدا کی زمین آخری مرتبہ سنواری گئی' تا اسکی ابدی حکومت و جلال کا تخت بچھے' اور پھر اسکے فرمان آخری کا اعلان ھوا کہ:

ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً' فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین - (۳ : ۷۹)	"اب سے جو انسان احکام اسلامی کی جگہ کسی دوسری تعلیم کو تلاش کریگا' تو یقین کرو کہ اسکی تلاش کبھی مقبول نہوگی' اور اُسکے تمام کاموں کا آخری نتیجہ ناکامی و نامرادی ھی ھوگا!!"

تو وہ بھی اُسی کی جستجو میں نکلا تھا' جسکی جستجو میں سب نکلے' اور قبل اسکے کہ وہ اُسکے لیے بیقرار ھو' خود اُس نے بیقرار ھوکر اُسکا ھاتھہ پکڑ لیا تھا:

و وجدک ضالاً فھدی (۹۳ : ۷)	اور اے پیغمبر! ھم نے تم کو دیکھا کہ ھماری تلاش میں سرگرداں ھو' پس ھم نے (خود ھی) تم کو اپنی راہ دکھلا دی!

* * *

دنیا کی خوشی مرجھا گئی تھی - اسکا جمال صداقت پژمردہ' اور اسکا چہرۂ ھدایت زخمی ھوگیا تھا - وہ پیمان و مواثیق' جو اولاد آدم نے مقدس رسولوں کے سامنے' انکے پاک پیغاموں کو سنکر خدا سے باندھے تھے' ایک ایک کرکے عصیان و تمرد سے توڑ دیے گئے تھے' اور خدا کی رحمت و رافت زمین کے بسنے والوں سے روٹھہ گئی تھی - اُسکا وہ جمال ازلی و ابدی' جس سے پردے اٹھادیے گئے تھے تا اسکے ڈھونڈھنے والوں کو محرومی نہو' اب پھر مستور و محجوب ھوگیا تھا - اور اُسمیں اور اسکے بندوں میں کوئی رشتہ باقی نہ تھا -

ھاں' کوئی نہ تھا' جو اسکو ڈھونڈھے - کوئی قدم نہ تھا' جو اسکی طرف دوڑے - کوئی آنکھہ نہ تھی' جو اسکے لیے اشکبار ھو - کوئی دل نہ تھا' جو اُسکی یاد میں مضطرب ھو - کوئی روح نہ تھی' جو اُسے پیار کرے - اُسکی دنیا اُس سے بے خبر تھی - اُسکے بندے اُس سے غافل تھے - انسان کا ضمیر مرچکا تھا' فطرۃ کا حسن حقیقی دنیاے عالم کی تاریکی میں چھپ گیا تھا - طغیان و سرکشی کے سیلاب تھے' جو خشکی و تری' دونوں میں اُمنڈ آے تھے' اور جنکے اندر خدا کے رسولوں کی بنائی ھوئی عمارتیں بہہ رھی تھیں -

ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس (۳۰ : ۴۰)	خشکی اور تری' دونوں میں انسان کے عصیان و سرکشی سے فتنۂ و فساد پھیل گیا!

جبکہ یہ حالت تھی تو دنیا بگڑکر پھر سنوری' انسانیۃ مرکر پھر زندہ ھوئی' اور خدا نے اپنے چہرے کو پھر بے نقاب کردیا - وہ جو شام کے مرغزاروں' اور یوروشلیم کے ھیکل کے ستونوں سے روٹھہ گیا تھا' اب پھر آگیا' تاکہ دشت حجاز کے ریگستان کو پیار کرے' اور اپنے راز و نیاز محبت کیلیے ایک نئی قوم کو چن لے - دنیا جو صدیوں سے اسکو بھلا چکی تھی' پھر اُسکی تلاش میں نکلی' اور انسان نے اپنے مقصود و مطلوب کو کھوکر پھر دوبارہ پا لیا:

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین' یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام' و یخرجھم من الظلمات الی النور' و یھدیھم الی صراط مستقیم (۴ : ۱۸)	بیشک تمھارے پاس اللہ کے طرف سے ایک نور ھدایت' اور ایک کتاب مبین آئی' اللہ اُسکے ذریعہ سلامتی کے راستوں پر ھدایت کرتا ھے اس کی جو اُسکی رضا چاھتا ھے اور اُسکو ھر طرح کی گمراھی کی تاریکی سے نکال کر ھدایت کی روشنی میں لاتا' اور صراط مستقیم پر چلاتا ھے!

* * *

غرضکہ دنیا کی حیات ھدایت و سعادت کی تاریخ یکسر تلاش و جستجو ھے - اس نے اپنے ھر دور میں کھویا' اور پھر ھر دور میں اسکی تلاش کیلیے نکلی - وہ جب کبھی گری تو اُسی کو کھوکر گری' اور جب کبھی اُٹھی' تو اُسی کی تلاش کا ولولہ لیکر اُٹھی - اسکے ھادیوں نے جب کبھی اسکو جگایا تو اُسی کیلیے جگایا' اور جب کبھی اُسکا ھاتھہ پکڑا' تو اُسی جستجو میں نکلنے کیلیے پکڑا - اُس کی یہ تلاش ھمیشہ کامیاب ھوئی اور اس نے جب کبھی پکارا' اُسے جواب ملا - پانی کے ملنے میں کبھی بھی دیر نہ ھوئی' البتہ تشنگی کا ثبوت ھمیشہ مانگا گیا:

جمال حال شود ترجمان استحقاق
دلیل آب جگر تفتگی و تشنہ لبی ست!

(۱) حضرۃ موسی' حضرۃ داؤد' اور حضرۃ سلیمان کی پیشین گوئیوں کے متعلق جو تلمیحات ان سطور میں کی گئی ھیں' وہ مشہور ھیں اور بار بار بیان میں آچکی ھیں' لیکن یوحنا اور اس سے پوچھنے والوں کے اشارے کی توضیح کردینی چاھیے - یہ انجیل یوحنا کے اُس موقعہ کی طرف اشارہ ھے' جب ولادت مسیح کے بعد یوروشلیم سے یہودیوں نے کاھنوں کو حضرت یحیی (یوحنا) کے پاس بھیجا ھے تاکہ اُن سے پوچھیں کہ وہ کون ھیں؟ انھوں نے پوچھا کہ "تو کیوں اصطباغ دیتا ھے' جبکہ تو نہ تو مسیح ھے اور نہ الیاس نبی' اور نہ ھی "وہ" (یوحنا : ۲۵) یہاں پوچھنے والوں کے اس اشارہ ضمیر غائب سے ضرور انحضرۃ (صلعم) مراد تھے کیونکہ مسیح کے بعد آنے والے نبی کا ذکر شائع ھوچکا تھا اور انتظار کرنے والوں کو اسی کا انتظار تھا - اگر یہ تسلیم نہ کیا جاے تو پھر اس اشارہ کا کوئی مطلب نہوگا - کیونکہ مسیح کے بعد اور کوئی نبی نہیں آیا جسکی طرف اشارہ کیا گیا ھو - [منہ]

گذرے ' جو اب صرف اصل دفعات طریق عمل ہی کے مشتاق ہیں
گذشتہ مطالب و بیانات سے اپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ اس عاجز کا مقصد کیا ہے ؟ اخری نمبر کے خاتمے کی سطور میں عرض کرچکا ہوں کہ ہمکو آج سب سے پہلے کس چیز کا متلاشی ہونا چاہیے ؟

دنیا کی بیماریاں ہمیشہ یکساں رہی ہیں اسلیے انکا علاج بھی اصولاً ایک ہی ہونا چاہیے - وہ جب کبھی متلاشی ہوی ہے ' تو اسکی تلاش اُس جستجو سے کبھی بھی مختلف نہ تھی ' جو جستجو کہ آج ہمیں درپیش ہے -

* * *

ایک ہی چیز تھی ' جسکی ہمیشہ تلاش رہی - ہم بھی آج اُسی کو ڈھونڈھیں گے -

جبکہ اسی زمین پر ایسے ہزاروں برس پہلے خدا کے ایک مخلص بندے نے اسکو درد او رتڑپ کی آواز میں پکارا تھا اور کہا تھا کہ :

رب انی دعوت قومی لیلاً ونہاراً ' فلم یزدہم دعای الا فراراً ' و انی کلما دعوتہم لتغفر لہم ' جعلوا اصابعہم فی اذانہم واستغشوا ثیابہم و اصروا و استکبروا استکباراً - ثم انی دعوتہم جہاراً ' ثم انی اعلنت لہم و اسررت لہم اسراراً - (۷۱ : ۹) قال نوح : رب انہم عصونی واتبعوا من لم یزدہ مالہ و ولدہ الا خساراً (۷۱ : ۲۱)

خدایا ! میں نے اپنی قوم کو رات دن حق و ہدایت کی دعوت دی ' لیکن افسوس کہ میری دعوت کا نتیجہ بجز اسکے اور کچھہ نہ نکلا کہ وہ اور مجھسے بھاگنے لگی - میں نے جب کبھی انکو پکارا ' تاکہ وہ تیری طرف رجوع ہوں تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں کہ کہیں میری آواز نہ سن لیں ' اور اپنے اوپر سے کپڑے اوڑھ لیے کہ کہیں میرے چہرے پر نظر نہ پڑجاے او رضد اور شیخی میں آکر اکڑ بیٹھے ! اس پر بھی میں باز نہ آیا ' پھر انہیں پکار پکار کر تیرا پیغام پہنچایا ' اور اسکے بعد ظاہر و پوشیدہ ' ہر طرح سمجھایا ' لیکن خدایا ! با این ہمہ سعی دعوت و اصلاح ' ان سرکشوں نے میرا کہا نہ مانا اور اُنہی معبودان باطل کی غلامی کرتے رہے جنکو انکے مال اور انکی اولاد نے فائدہ کی جگہ الٹا نقصان ہی پہنچایا "

تو وہ بھی اپنی قوم کو اُسی کی تلاش کا پتہ دے رہا تھا -

* * *

جبکہ کالڈیا کے بت خانے میں ایک برگزیدہ نوجوان نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فرض ادا کیا ' جبکہ اس نے اپنے ہاتھہ میں چھری لی ' اور اپنے فرزند عزیز کو محبت الہی کی بیخودی میں دشمنوں کی طرح زمین پر دے پٹکا ' جبکہ اُس نے دنیا سے رخصت ہوتے ہوے اپنے خاندان کو دین الہی کی پیروی کی وصیت کی اور کہا :

یا بنی ! ان اللہ اصطفے لکم الدین ' فلا تموتن الا و انتم مسلمون ! (۲ :)

دیکھو ! اللہ نے تمہارے اس دین اسلام کو تمہارے لیے پسند فرمایا ہے ' پس ہمیشہ اسی پر قائم رہنا ' اور دنیا سے نہ جانا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو ! !

تو اُس نے بھی اُسی کو ڈھونڈھا اور پایا تھا -

* * *

جبکہ تخت گاہ فراعنہ کے ایک قید خانے میں کنعان کے قیدی نے دین الہی کا وعظ کہا ' اور جبکہ اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ :

یا صاحبی السجن ! ارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار ؟ ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموہا انتم و اباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطان ' ان الحکم الا للہ ' امر الا تعبدوا الا ایاہ - ذالک الدین القیم ' ولکن اکثر الناس لا یعلمون (۱۲ : ۴۱)

" اے یاران محبس ! بہت سے مالک او ر آقا بنا لینا اچھا ہے یا ایک ہی خداے قہار کے آگے جھکنا ؟ تم جو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کی پرستش کررہے ہو ' تو یہ اسکے سوا کیا ہے کہ چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے پیشروں نے گھڑ لیے ہیں ؟ حالانکہ خدا نے تو اسکے لیے کوئی سند بھیجی نہیں - اے گمراہو ! یقین کرو کہ تمام جہان میں حکومت صرف اُس ایک خدا ہی کیلیے ہے ! اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اُسی کے آگے جھکو ! یہی دین اسلام کا سیدھا راستہ ہے - لیکن افسوس کہ اکثر لوگ ہیں جو نہیں سمجھتے ! "

تو اسکی نظر بھی اسی کے طرف تھی ' اور اسی کی تلاش تھی ' جسکا وہ سراغ دے رہا تھا !

* * *

وہ " شاطی وادی ایمن " اور " بقعۃ مبارکہ " کا مقدس چرواہا ' جبکہ کوہ سینا کے کنارے " انی انا اللہ رب العالمین " کی نداء محبت سے مخاطب ہوا تھا ' اور جبکہ ایک ظالم و جابر حکومت کی غلامی سے نجات دلانے کیلیے اُس نے یکہ و تنہا ' فرماں رواے عہد کے سامنے حریفانہ کھڑے ہوکر پیشین گوئی کی تھی کہ :

ربی اعلم بمن جاء بالہدی من عندہ ' و من تکون لہ عاقبۃ الدار ' انہ لا یفلح الظالمون - (۲۸ : ۳۸)

اے لوگو ! مجھکو جھٹلانے میں جلدی نہ کرو ! خدا خوب جانتا ہے کہ کون شخص اُسکی طرف سے سچائی لیکر آیا ہے ' اور آخر کار کس کے ہاتھہ نتیجہ کی کامیابی آنے والی ہے ؟ یقین کرو کہ خدا کبھی اُن لوگوں کو فلاح نہیں دیتا ' جو بر سر ناحق ہیں ! "

تو وہ بھی اسی تلاش کا اعلان کر رہا تھا ' اور یہی تلاش تھی ' جسنے اُسے منزل مقصود تک پہنچایا تھا -

* * *

وہ " ناصرہ " کا نوجوان اسرائیلی ' جو پچھلی کتابوں کی پیشین گوئی کے مطابق آیا تھا ' تاکہ عہد اسرائیلی کے خاتمے اور دور اسماعیلی کے آغاز کا اعلان کرے ' اور جبکہ اس نے چلنے سے پیشتر ایک باغ کے گوشے میں اپنے نادان اور نا سمجھہ ساتھیوں سے کہا تھا کہ :

انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ و مبشراً برسول یاتی من بعدی ' اسمہ " احمد " - (۶۱ : ۷)

میں اللہ کے طرف سے تمہاری طرف بھیجا ہوا آیا ہوں - میں کوئی نئی شریعت نہیں لایا ' بلکہ میرا کام صرف یہ ہے کہ کتاب تورات کی ' جو مجھسے پہلے آچکی ہے ' تصدیق کرتا ہوں ' اور ایک آنے والے رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئیگا اور جسکا نام " احمد " ہوگا ! "

تو وہ بھی اسی وادی جستجو کا ایک کامیاب قدم شوق تھا ' اور یہی گوہر مقصود تھا ' جسکے لیے اُس نے اپنے بے عقل ساتھیوں کے جیب و دامن کو بیقرار دیکھنا چاہا تھا -

* * *

اور پھر وہ ظہور انسانیۃ کبری ' وہ مجسمۂ نعمۃ الہیۃ عظمی ' وہ معلم کتاب و حکمت ' وہ مزکی نفوس و قلوب انسانیت ' وہ

(۳)
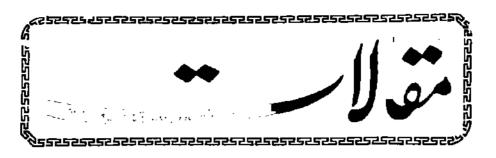
مشہور (انقلاب فرانس) کے مصالب و شدائد کے بعد (جو یورپ میں حریت و جمہوریت کے مذبح کی سب سے بڑی اور آخری قربانی تھی) موجودہ جمہوریت کا اصلی دور شروع ہوتا ہے ' ہم نے بتلایا تھا کہ اس دور کے اساس اولین پانچ دفعات ہیں جیسا کہ مشہور فرانسیسی مورخ حال : CH. SEIGNOBOS نے اپنی تاریخ انقلاب تمدن میں تصریح کی ہے :

(۱) استیصال حکم مطلق و ذاتی - یعنی حق حکم و ارادہ اشخاص کی جگہ افراد کے ہاتھہ میں جائے - شخص ' ذات ' اور خاندان کو تسلط و حکم میں کوئی دخل نہو - اسی کے ذیل میں پریسیڈنٹ کا انتخاب بھی آگیا ' جس کو اسلام کی اصطلاح میں خلیفہ کہتے ہیں - اسکے انتخاب میں کسی حق خاندانی کو دخل نہیں - ملک انتخاب کرے اور اسی کو حق عزل و نصب ہو -

(۲) مساوات عامہ ' جسکی بہت سی قسمیں ہیں :

مساوات جنسی ' مساوات خاندانی ' مساوات مالی ' مساوات قانونی ' مساوات ملکی و شہری و غیرہ وغیرہ - اسی بنا پر پریسیڈنٹ کو بھی عام باشندگان ملک پر کوئی تفوق و ترجیح نہو -

(۳) خزانۂ ملکی (با صطلاح اسلام بیت المال) ملک کی ملکیت ہو - پریسیڈنٹ کو اسپر کوئی ذاتی حق تصرف نہو -

(۴) اصول حکومت " مشورہ " ہو ' اور قوت حکم و ارادہ افراد کی اکثریت کو ہو ' نہ کہ ذات و شخص -

(۵) حریت راے و خیال اور مطبوعات (پریس) کی آزادی اسی کے تحت میں ہے -

یہی اصول اساسی ہیں جنکو پروفیسر (واٹسن ریلی) نے انگلستان کے نظام حکومت کی مشہور و زیر درس کیمبریج تاریخ میں بیان کیا ہے -

لیکن جمہوری نظام حکومت کے یہ اصلی عناصر نہیں ہیں - اگر انکی تحلیل و تفرید کی جاے ' تو بہت سے مرکبات الگ ہو جائینگے ' اور آخر میں صرف ایک ہی عنصر بسیط باقی رہیگا جو دفعہ (۱) میں بیان کیا گیا ہے یعنی :

" قوت حکم و ارادہ اشخاص و ذوات کے ہاتھہ میں نہو - بلکہ جماعت و افراد کے قبض و تسلط میں "

مختصر لفظوں میں اسکی تعبیر اس ایک جملہ میں ہوسکتی ہے کہ " نفی حکم ذاتی و مطلق "

باقی چار دفعات میں جو امور بیان کیے گئے ہیں ' وہ سب کے سب اسی کے ذیل میں آ جاتے ہیں - مساوات حقوق مالی و قانونی ' اساس مشورہ و انتخاب ' عدم اختیار تصرف خزانۂ ملکی ' حریت آراؤ مطبوعات وغیرہ وغیرہ ' سب " نفی حکم ذاتی و مطلق " ہی کی تفسیر ہیں - (لہا بقیۃ صالحۃ)

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

حبش میں ایک اسلامی حکومت !

آٹھویں صدی ہجری کے چند مجاہدین

(۳)

مزرع اسلام کی خونین آبپاشی !

دنیا میں سب سے زیادہ گراں قدر شے کیا ہے ؟ خون ' لیکن اسلام میں یہی جنس سب سے زیادہ ارزاں ہے - ممکن ہے کہ اور قومیں تجارت ' تعلیم ' اور صنعت و حرفت سے بنی ہوں ' لیکن اسلام کا باغ تو صرف خون ہی سے سیراب ہوکر طیار ہوا ہے ! حمزۂ شجیع کا خون ' فاروق اعظم کا خون ' علی مرتضی کا خون ' سید الشہداء کا خون ' اور اسی طرح اور صدہا خون اسکی زمین پر برسے اور دنیا نے انقلابات دیکھے - پس یا اولی الابصار ! خون کی ان سطروں میں بھی جو آج دنیا کے ہر حصے میں بہہ رہا ہے ' غور سے دیکھو ' کیا لکھا نظر آتا ہے ؟

بلوح تربت پروانہ ایں رقم دیدم :
کہ آتشے کہ مرا سوخت ' خویش را ہم سوخت !

بساط ارض کا کون سا گوشہ ہے جو مسلمانوں کے رنگ خونین سے گلکار نہیں ؟ ایشیا مسلمانوں کا قربانگاہ ' اور یورپ انکا مذبح ہے - لیکن ایک اور قطعہ ملک افریقہ بھی ہے ' جو اپنی خشکی و بے آبی کیلیے مشہور ہے ' اور جسکی خاک کے ایک ایک ذرے کے اندر انقلاب و حوادث کے قرون و اعصار پوشیدہ ہیں !

آٹھویں صدی ہجری کی ابتدا سے لیکر اب تک وہ متواتر و مسلسل مسلمانوں کے خون کی بارش سے سیراب ہورہا ہے ' لیکن اوسکی تشنہ لبی میں ابتک کمی نہیں آئی !

مصر ' سودان ' زنجبار ' صحارى ' ٹیونس ' الجیریا (الجزائر) ' طرابلس ' مراکش ؛ وہ سرزمینیں ہیں ' جو بارھویں اور تیرھویں صدی کی اسلامی شہادتگاہیں ہیں ' لیکن مملکت (حبش) کی تاریخ ' افریقہ میں اس سے بھی ایک قدیم تر شہادتگاہ کا نشان دیتی ہے ' جسکا زمانۂ تعمیر آٹھویں اور نویں صدی ہجری ہے ' اور دراصل ہمارا مضمون اسی غیر معروف نظارۂ خونین کی تلاش ہے -

سلطان سعد الدین شہید

حبش کی حکومت اسلامیہ پر ' جو تعصب نصرانی کا نتیجۂ عمل تھی ' ساتویں صدی کے اواخر میں (جیسا کہ گذشتہ نمبر میں بیان ہوچکا ہے) سلطان سعد الدین تخت نشین تھا - حسب واقعات متصدرۂ الذکر " حطی " یعنی شاہ حبش اس ہزیمت عظیمہ کے بعد بھی دل سرد نہوا - سلطان نے " زمددہ " پر جہاں دشمن کی ایک بہت بڑی جمعیت موجود تھی ' چالیس سواروں کے ساتھہ حملہ کیا اور کامیاب ہوا -

الحریة فی الاسلام

نظام حکومة اسلامیة

وامرهم شوریٰ بینهم (۴۲ : ۳۶)

(٤)

توطیة مباحث آتیه

اور مباحث گذشته پر ایک اجمالي نظر

(الحریة فی الاسلام) کے سلسلے میں تین نمبر شائع هوچکے هیں - اب همیں بقیه مباحث کي طرف متوجه هونا چاهیے - لیکن بهتر هوگا که اس سفر کي جتني منزلیں طے کر چکے هیں ' آگے بڑهنے سے پہلے ایک نظر اُن پر بهي ڈال لیں -

ربط و ترتیب بیان کیلیے ضرور هے که گذشته مباحث قارئین کرام کے پیش نظر هوں - یه مقالات مسلسل نمبر (۱) جلد (۳) سے نمبر (۳) تک شائع هوے هیں

(١)

هم نے آغاز تحریر میں اُس سیاسي انقلاب پر ایک اجمالي نظر ڈالي تهي ' جو ظهور اسلام سے عالم انسانیة میں طاري هوا - هم نے اُسر و غلامي اور استبداد و حکم ذاتي کي وه بیڑیاں دیکهي تهیں ' جنکے ذریعه انسانیت کے پاؤں جکڑ دیے گئے تهے - پهر چهٹي صدي عیسوي کے آغاز میں هم نے اُس حربۂ حریة الهیه کو بلند هوتے دیکها ' جو جبل (بوقبیس) کي غاروں میں ڈهالاگیا تها ' مگر اسکي چوٹیوں پر سے چمکا تها - بالاخر وه چمکا اور بلند هوا - اور پهر اس زور و قوت سے اُن بیڑیوں پر گرا ' که " الحکم لله العلي الکبیر ! " کے ایک هي ضربۂ بے امان و آهن پاش میں ' اُن کے تمام آهنین حلقے ٹکڑے ٹکڑے هوکر گرگئے ' اور خدا کے بندوں کے پاؤں اسکي طرف دوڑنے کیلیے آزاد هوگئے !!

وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة ' ویکون الدین کله لله ! (۲ : ۱۸۹)

" اور ظالموں سے مقاتله کرو یهاں تک که الله کي سرزمین ظلم و معصیت ' اور ماسواي الله پرستي کے فتنه سے پاک هوجاے ' اور شریعت و حکم کا تمام تسلط صرف الله هي کے لیے هو جاے ' کیونکه اسکے سوا دنیا میں حکم و تسلط کسي کو سزاوار نهیں " وکنتم علی شفا حفرة من النار ' فانقذکم منها ' کذالک یبین الله لکم ایاته لعلکم تهتدون (۳ : ۱۰۰) (۱)

(٢)

اسکے بعد هم نے موجودۂ عهد جمهوریة و آئیني پر نظر ڈالي اور اسکے نظام و اساس کي جستجو و سراغ میں نکلے - هم کو چند اصول بتلاے گئے ' جنکي تاسیس کا فخر و ادعا موجوده " عصر منور " کا بنیاد شرف اور اساس امتیاز هے - لیکن هم نے موکر دیکها تو تیره سو برس پیشتر کے گذرے هوے " دور ظلمت " میں ایک هاتهه نظر آیا ' جو اسي مصباح فروزندۂ حریت و جمهوریت کي ضیا و نورانیت سے تمام ظلمت کدۂ عالم کي تاریکي کا تنها مقابله کررها تها !

بالاخر وه فتح یاب هوا ' ظلمت انساني پر نور الهي نے نصرت پائي ' اور وهي آفتاب ارشاد و هدایت هے ' جس سے کسب انوار و تجلیات کرکے آج دنیا کے تمام گوشوں نے اپنے اپنے چراغ روشن کرلیے هیں :

یک چراغیست دریں خانه ' که از پرتو آں
هرکجا مي نگري ' انجمنے ساخته اند !!

یا ایها النبي ! انا ارسلناک شاهداً ' ومبشراً ' ونذیراً ' وداعیاً الی الله باذنه ' وسراجاً منیرا ! (۳۳ : ۴۵) -

" اے پیغمبر ! هم نے تم کو دنیا کیلیے گواهي دینے والا ' سلطنت الهي کے قیام کا بشارت دهنده ' ظلم و عصیاں کے نتائج سے ڈرانے والا ' انسانوں کي غلامي سے بغاوت ' اور الله کي وفاداري کي دعوت دینے والا ' اور مختصر یه که هر طرح کي تاریکیوں کو مٹانے کیلیے ایک روشن و منور چراغ بناکر دنیا میں مبعوث فرمایا ! "

وه چراغ جو انساني هاتهوں سے بلند کیے گئے هیں ' بجهه سکتے هیں ' کیونکه خود انسان کے چراغ حیات کو قرار نهیں - پر جو " سراج منیر " الله کے مقتدر و غیر فاني هاتهوں سے روشن هوا هے ' اسکي نورانیت کیلیے کبهي اطفاؤ زوال نهیں هوسکتا :

الله نور السماوات والارض ' مثل نوره کمشکواة فیها مصباح ! (۲۴ : ۳۵)

" الله هي کي لا زوال روشني سے آسمان و زمین کي روشني هے - اسکے نور (هدایت نبوت) کي مثال ایسي سمجهو ' جیسے ایک (بلند و رفیع) طاق هے ' اور اُس پر ایک منور و فروزنده چراغ روشن هے ! ! "

اللهم صل وسلم علیه ' وعلی اله الواصلین الیه !

[نوٹ پہلے کالم کا]

(۱) یه آیة کریمه سورۂ عمران کے اُس رکوع کي هے ' جس میں خدا تعالی نے ظهور دعوت اسلامي و وجود حضرة رحمة للعالمین کو اپنا سب سے بڑا احسان و لطف قرار دیا هے ' اور اس نعمت کي قدر و منزلت کي طرف دنیا کو توجه دلائي هے - اسي سلسلے میں فرمایا که ظهور و دعوۃ اسلامي سے پہلے تم لوگوں کي حالت شدۃ کفر وضلالت اور اُسر و غلامي سے ایسي تهي ' گویا ایک آگ کے گڑهے پر کهڑے تهے ' مگر الله نے حضرة رحمة للعالمین کو بهیج کر تمهیں اس هلاکت سے بچا لیا - اور اسي طرح وه تمهارے سامنے اپني قدرت و حکمت کي نشانیاں کهولتا هے ' تاکه تم هدایت پاؤ (منه)

میدان طرابلس و بلقان اور ایران میں جو کچھہ نظر آیا' وہ ان لوگوں کیلیے بیشک عجیب ہے جو م - ۱۵ء - ۰۰ کے پانزدہ صد سالہ کار نامہ ہاے مظالم و سفاکي کي تاریخ سے ناآشنا ہیں - ممکن تھا کہ دنیا اس تاریخ کو بھلا دیتي' مگر وہ خود بار بار دنیا میں اپنے ان کارناموں کا اعادہ کرتي ہے تاکہ دنیا اوسکي خونخواري و سبعیت صفتي کو فراموش نکرے - پس دنیا بھلاتي تو نہیں مگر مسیح کے اس قول کو یاد کرکے کہ " تو اپنے بھائي کو سات بار نہیں بلکہ ستر کے سات بار تک معاف کر" ہمیشہ معاف کردیتي ہے !

مسلمان سپاہي ایک ایک کرکے بے رحمي سے مار ڈالے گئے تھے - اب قساوت و شقاوت کي کون سي منزل باقي تھي جو طے کرني تھي؟ جان نہ تھي لیکن لاشوں کے ڈھیر تھے - حبشي نصرانیوں نے وحشي درندوں کیطرح اپني تلواروں سے اونکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا -

سلطان صبر الدین کو اسکے بعد ایک دوسرے معرکہ میں بھي شکست ہوئي' غنیم قریب آگیا مگر سلطان پیچھے نہ ہٹا - قریب تھا کہ دشمن گھیر کر اوسکو ہاتھوں سے پکڑلیں لیکن وفادار گھوڑے نے ہمت کي' دس ہاتھہ کي چوڑي ایک کھائي سامنے تھي - جست لگا کے اوس پار پہنچ گیا -

اس سلطان کا طرز حکومت ہر دلعزیز تھا - اس نے آٹھہ برس کي حکومت کے بعد سنہ ۸۲۵ کے حدود میں وفات پائي -

سلطان منصور سلطان صبر الدین کا بھائي اور سلطان سعد الدین کا بیٹا تھا' سلطان منصور ایسے وقت میں تخت نشین ہوا جب دشمنوں سے جنگ چھڑي ہوئي تھي - سلطان نے (جدایہ) پر حملہ کیا' جو حطي کا ایک دوسرا مقام حکومت تھا - حطي کا ایک رکن خاندان اسوقت یہیں مقیم تھا' جنگ میں اہل حبشہ کو شکست ہوئي اور بادشاہ کا ایک رشتہ دار مسلمانوں کے ہاتھہ گرفتار ہو کر بہت سے ہمراہیوں کے ساتھہ مقتول ہوا -

۳۰ - ہزار اہل حبش بھاگ کر ایک کوہي قلعہ میں پناہ گزین ہوے - مسلمان دو مہینے سے زیادہ محاصرہ کیے پڑے رہے - اس اثنا میں جنگ کا سلسلہ روزانہ جاري رہا' آخر قلعہ کي رسد ختم ہوگئي اور اب وہ آخري دن آگیا جب عموماً فوج محاصرہ عمل محاصرہ اور انتظار فتح کے شدائد سے بے قابو ہوکر مجنون ہو جاتي ہے -

مسلمانوں کو بھي جوش غضب میں مجنون ہو جانا چاہیے تھا اور اونکو حق تھا کہ وہ اون سفاک دشمنوں سے' جنہوں نے اون کے شہر ویران کیے' اونکا ملک تباہ کیا' اونکي عورتوں کو ذلیل' اور اونکے بچوں کو غلام بنایا' اونکي عبادتگاہیں منہدم کیں' اونکے شہداء کي لاشوں کي بیحرمتي کي' اور متعدد بار اونکے آخري سپاہي تک کو قتل کرنے میں دریغ نہ کیا' وقت پاکر انتقام لیں' اور خصوصاً اوسوقت' جب ذلت سے خود اُنہوں نے ہي اپنے سر مسلمانوں کے پاؤں کے نیچے ڈالدیے ہوں -

لیکن اسلام کي تلوار ہمیشہ احکام الہیہ کے ماتحت رہي ہے' وہ وہیں اُٹھتي ہے جہاں خداے اسلام اوسکو اُٹھاتا ہے' اور وہیں رکھدي جاتي ہے جہاں اسلام کا خدا اوسے رکھدینے کا حکم دیتا ہے - مسلمانان حبشہ کو ایک طرف تو اپنے دشمنوں کے مظالم اور سفاکیوں کي تازہ داستانیں مجسم ہو ہو کر نظر آرہي تھیں' دوسري طرف آیۂ کریمہ :

ان جنحوا للسلم فاجنح لها و توکل على الله انه هو السمیع العلیم ' و ان

اگر دشمن صلح کي طرف مائل ہوں تو تم بھي مائل ہوجاؤ - انکي شرارتوں سے نہ ڈرو' خدا پر بھروسہ رکھو - وہ انکي

[بقیہ پہلے کالم کا]

یریدوا ان یخدعوک فان حسبک الله ' هو الذي ایدک بنصره وبالمومنین (۸ - ۶۳' ۶۴)

شرارتوں کو خوب جانتا ہے - اگر وہ دھوکا دینگے' تو خدا تمہارے لیے بس اوتا ہے' جسنے اس سے پہلے اپني نصرت سے اور مومنوں کي جمعیت سے تمہاري مدد کي ہے !

کي صداے قدوسیت کانوں میں آرہي تھي - مسلمانوں نے عین اس جنون طیش وغضب کے عالم میں' فرمان اسلام کے آگے سر جھکا دیا اور اپنے پیغمبر کے اوس اسوہ کو یاد کیا' جب اوسنے کعبہ کي دیوار کے نیچے اپنے ستمگر اور جانستان دشمنوں کو معاف کردیا تھا - سلطان نے عام اعلان کیا کہ جسکا جي چاہے مسلمانوں میں شامل ہو' اور جو چاہے اپنے قبیلۂ و وطن کو واپس جاے' کسي سے کچھہ تعرض نہوگا - اپنے شدید دشمنوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے اس رحمت و امن عام' اور اس اسوۂ رحم و اخلاق کریمہ کو دیکھکر دس ہزار نصاری نے اسلام کي حلقہ بگوشي اور محمد الرسول الله کي غلامي کا اعلان کیا - صلى الله علیک یا صاحب الخلق العظیم !

شذرات و حقائق

قصص القرآن

(۱)

قصص بني اسرائیل

بصائر و مواعظ' نتائج و عبر

بني اسرائیل' ملک مصر' فرعون' سامري' صنم طلائي' ارض مقدس' قوم جبار' دعوت جہاد' سرکشي و عصیان بني اسرائیل' ظہور غضب الہي' چہل سالہ گمراہي' ندامت و استغفار -

توطیۂ سخن

سلسلۂ ابراہیمي (ع) میں دراصل صرف دو ہي صاحب شریعت رسول آئے - پہلا بني اسحاق میں خاندان بني اسرائیل کا اولو العزم پیغمبر' جس نے فراعنۂ مصر کي شخصي حکمراني اور محکومي و غلامي سے اپني قوم کو نجات دلائي - دوسرا اسکے مورث اعلى خلیل الله (ع) کي مقدس دعا کا مقصود و مطلوب' اور بني اسماعیل کا نبي امي' جس نے نہ صرف اپنے خاندان' اپني قوم اور اپنے زمان کو' بلکہ تمام عالم انسانیۃ کو انساني حکمراني کي لعنت سے نجات دلائي : و ما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا (۳۴-۲۳)

(مسیح ناصري) کا تذکرہ بیکار ہے - وہ شریعت موسوي کا ایک مصلح تھا پر خود کوئي صاحب شریعت نہ تھا - اسکي مثال اُن مجددین ملۃ قدیمۂ اسلامیہ کي سي تھي' جنکا حسب ارشاد صادق مصدوق' تاریخ اسلام میں ہمیشہ ظہور ہوتا رہا - وہ کوئي شریعت نہیں لایا - اسکے پاس کوئي قانون نہ تھا - وہ خود بھي قانون عشرۂ موسویہ کا تابع تھا - اس نے خود تصریح کردي کہ " میں تورات کو مٹانے نہیں بلکہ پورا کرنے کیلیے آیا ہوں (یوحنا - ۱۳ : ۲۵)" اُس نے کہا کہ " میرا مقصد صرف اسرائیل کے گھرانے کي کم شدہ بھیڑوں کي تلاش ہے " (۱۵ : ۱۹) اسي لیے اس نے اپني اصلاح کو صرف یہودیوں تک محدود رکھا' اور غیر قوموں میں وعظ کرنے کي ممانعت کردي

* * *

حطي بر افروختہ هو کر ایک انتقامي جنگ کیلیے آمادہ هوا اوسکي فوج دس سرداروں پر منقسم تھي اور هر سردار کے تحت امر دس هزار سپاهي' ناچار سلطان بھي مقابلہ کیلیے نکلا' خاص سلطان کے ساتھہ پچاس سوار اور چند سردار تھے' اور هر سردار کے ساتھہ ایک چھوٹي سي جمعیت تھي - سلطان نے اپنے ضعف اور دشمنوں کي قوت کو محسوس کیا' اپنے همراهیوں کے ساتھہ گھوڑے سے اترا' اور ناصیۂ عبودیت کو زمین پر رکھا - سر اٹھایا تو قوتوں کے بادشاہ کو اپنے پاس پایا' بمصداق " (۱) اطلب الله تجدہ تجاهک " سلطان نے فتح بین پائي' اهل حبش اکثر قتل هوے - اور جو بچے اونہوں نے شکست اٹھائي !

سلطان اسوقت دار الحکومت سے ۱۲ منزل پر تھا کہ ایک مسلمان سردار " اسد " نامي " ذولن حش " ایک حبشي سردار کے مقابل آیا اور کامیاب هوا - حطي نے اب مسلمانوں کي بربادي اور حبشہ سے اونکے اخراج عام کا فیصلہ کر لیا اور ایک فوج گراں لیکر حدود اسلامیہ میں داخل هوا - محمد نامي ایک مسلمان سردار اپني ایک هزار پیدل فوج کے ساتھہ روکنے کو بڑھا' اس جمع عظیم کو روکنا مٹھي بھر آدمیوں کا کام نہ تھا' لیکن مسلمان اگر عزت سے جي نہیں سکتے تھے تو عزت سے مر تو سکتے تھے - محمد اور اوسکي تمام فوج حفظ حدود اسلامیہ کي خاطر ایک ایک کرکے کٹکر مر گئي' صرف ایک مسلمان زندہ بچا کہ اس داستان شہادت کو مجمع اسلامي میں دهرا سکے -

حطي نے اس فتح غیر متوقع کے بعد " باروا " نام ایک امیر کو بقیۂ نسمات اسلامیہ کے قتل و قمع کیلیے آگے بھیجا - سلطان جلدي میں اپني فوج کو جمع نہ کرسکا - ناچار عام باشندگان شہر کو جن میں علماے مدارس' مشائخ تصوف' کاشتکار و عوام' غرضکہ هر طبقہ اور هر درجہ کے مسلمان شامل تھے' ساتھہ لیکر مقابل هوا - نتیجہ وهي هوا جو هونا چاهیے تھا - مسلمانوں کو هزیمت هوئي اور هزاروں علما و مشائخ و عوام شہید هوے -

حسین شہید دنیا میں ایک بار پیدا هوا' لیکن واقعۂ شہادت حسین' اسلام کے هر دور انقلاب میں پیدا هوتا رها هے' اور هوگا - سلطان سعد الدین' موقف جنگ سے نکلکر جزیرۂ زیلع میں پناہ گزین هوا لیکن دشمنوں نے محاصرہ کرلیا اور شہر میں پاني بند کر دیا -

قوموں کے زوال و فنا کا همیشہ صرف ایک هي سبب رها هے یعني " خیانت قومي " - بغداد کي تباهي' هندوستان کا زوال' مغرب اقصی کي بربادي' اور قسطنطنیہ و طہران کا ضعف' ان میں سے کون سا واقعہ ایسا هے جسمیں اس سبب مشئوم کا وجود نہ تھا ؟ تم کامل پاشا کو قسطنطنیہ میں روتے هو' لیکن بغور دیکھو تو کس برباد شدہ مملکت اسلامي میں کامل نہ تھا ؟

سلطان سعد الدین محاصرہ میں دریاے زیلع کے کنارے تھا' لیکن درحقیقت وہ رود فرات کے ساحل پر تھا اور حبش اسکے لیے کوفہ کي سر زمین بنگئي تھي - تین روز گذر گئے مگر اوسکے منہ میں پاني کي ایک بوند نہ گئي' ایک کامل صفت خیانت کار نے محاصرین کي رهنمائي کي' دشمن اندر گھس آئے - سلطان تین دن کي پیاس کے بعد بھي اٹھا کہ ایک مسلمان کي طرح مردانہ وار جان دے - لیکن اٹھتے هي پیشاني پر ایک زخم کھاکر گر گیا - قاتل کا نیزہ اسکے بدن سے پار هو گیا تھا' لیکن با این همہ تشنگي و زخمہاے کاري' اوسکے خشک و تشنہ هونٹھہ حصول دولت شہادت پر متبسم اور کلمہ خوان تھے !

[۱] حدیث نبوي هے کہ خدا کو ڈھونڈھو تو اوسکو اپنے سامنے پاؤگے ! ! (منه)

سلطان کا زمانۂ حکومت ۳۰ - سال تھا' اور یہ رعایا کیلیے هر طرح کي خیر و برکت کا عہد تھا -

سلطان کي هزیمت و شہادت کے' بعد قواے اسلامیہ پارہ پارہ کردیے گیے' مسلمانوں کا قتل عام هوا' بلاد اسلامیہ ویران کیے گئے' مسجدیں منہدم کي گئیں' مسلمان بچے غلام بنا کر فروخت کیے گیے' سلطان کا خاندان پھر حبش سے بھاگ کر عرب میں پناہ گزین هوا اور وہ سب کچھہ هوا جو کسي اسلامي آبادي کے ساتھہ مسیحي استیلا و تسلط کے بعد هونا چاهیے -

سلطان صبر الدین ثاني

ان مظالم و بربریت نصرانیہ کا سلسلہ بیس برس تک ممتد رها - اکیس برس امیر یمن (ملک الناصر احمد بن اشرف اسماعیل) نے تھوڑي سي فوج دیکر سلطان زادوں کو حبش روانہ کیا - اس مرتبہ پہلے هي معرکہ میں جو مقام سبارہ میں پیش آیا' مسلمان مظفر و منصور هوئے - سلطان کا بڑا بیٹا صبر الدین عالي باپ کا جانشین هوا - شوق جہاد في سبیل الله نے ۲۰ - برس کے مصائب و آلام کے بعد بھي سکون و راحت کي فرصت ندي' فوراً آگے بڑھا کہ مسیح کے گلوں سے اونکي درندگي و سبعیت کا انتقام لے -

(ذکر امحرہ) اور (سرجان) وغیرہ متعدد مقامات فتح کرکے اسنے اور آگے کا رخ کیا - شاہ حبش نے اپني تمام فوجي قوت یکجا کي' دس سرداروں کے ماتحت بیس بیس هزار فوج دیکر اودھر روانہ کیا' اور اس جمع عظیم کا قائد عمومي (جنرل کمانڈر) ایک حبشي سردار کو قرار دیا جسکا نام " بخت بقل " تھا -

یہ سیاہ دل یا دل مسلمانوں کے ایک ایک شہر پر چھا گیا' سلطان صبر الدین نے دیکھا کہ اتني بڑي جمعیت کے مقابلے میں باقاعدہ جنگ مفید نہ هوگي' اسلیے بے قاعدہ و غیر منتظم جنگ کا سامان کیا' اور اس طرح ایک سال کامل انتشار و پریشاني و بے اطمینانی کے عالم میں بسر هوا -

تاریخ اسلام عجائب گونا گوں کا همیشہ مجموعہ رهي هے - جب کبھي غرور کثرت میں وہ اپنے خدا کو بھولے هیں انہوں نے شکست کھائي هے' اور پریشاني و بے سامانی اور قلت و ضعف کے عالم میں جب کبھي اسکو یاد کیا هے تو نصرت الهي نے بھي انکا ساتھہ دیا هے !

سلطان صبر الدین نے ایک سال کي آوارہ گردي و پریشاني کے بعد اوسکو یاد کیا جسکو بھولا هوا تھا - سلطان کا بھائي محمد علم بردار جہاد بنکر باهر نکلا (حرب جوش) جو ایک نو مسلم حبشي سردار تھا' امیر محمد کے ساتھہ تھا' پہلا معرکہ شہر (تري) پر پیش آیا - بالاخر حطي کے بہت سے سردار کام آئے: اور اوسکي فوج کا بڑا حصہ مقتول' اور باقي مجروح هوا -

سلطان صبر الدین' ایک قلیل توقف و آرام کے بعد خود پایۂ تخت پر حملہ آور هو کر بڑھا - حطي کا ایک بہت بڑا افسر مقابل هوا اور کام آیا - شہر کے وہ دروازے جن سے همیشہ اسکے سفاک حریفوں کي فوجیں نکلا کرتي تھیں' اب خود اسکي آمد کے منتظر تھے - فوج نے جب دیکھا کہ قصر شاهي کي حفاظت ممکن نہیں تو اسمیں آگ لگا دي - سلطان کا ایک بھائي (قلعہ بروت) کے پھاٹک پر نمودار هوا اور بصلح اوسکو زیر اطاعت کرلیا' ایک اور مسلمان امیر " عمر " صوبہ لجب کي تسخیر کا عازم هوا - حطي وهاں اپني ٹڈي دل فوج لیے پڑا تھا' ایک شدید معرکہ پیش آیا' جسمیں خون کے سیلاب بہہ گئے اور ایک ایک مسلمان سپاهي نے مردانہ جان دي !

انا ھھنا قاعدون ' قال رب انی لا املك الا نفسی و اخی ' فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین ' قال فانها محرمة علیهم اربعین سنة ' یتیھون فی الارض ' فلا تاس علی قوم الفاسقین (۵ : ۲۳ ' ۳۹)

وہ بولے ' اے موسی ! ہم تو اس قوت والی قوم سے لڑنے نہیں جائینگے اور نہ اوس سرزمین میں داخل ہونگے - تم موکہہ رہے ہو ' اور تمہارا خدا جو حکم دے رہا ہے ' تو تم ہی دونوں جاؤ اور لڑو ' ہم تو یہاں بیٹھے ہیں -

موسی نے جناب الہی میں عرض کی ' خدایا ! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر زور نہیں رکھتا ' ہم میں اور اس گنہگار قوم میں تفریق کر دے -

خدا اس قوم کی سرکشی سے غضبناک ہوا ' اور حکم دیا کہ وہ پاک زمین چالیس برس تک ان پر حرام رہیگی ' وہ زمین میں سرگرداں و پریشان بھٹکتے پھرینگے - اے موسی ! ان گنہگاروں کا کچھہ غم نہ کھانا -

و ادخلو الباب سجدا و قولوا حطة نغفر لکم خطایاکم و سنزید المحسنین ' (۲ - ۵۵)

دیکھو ' ارض مقدس کے دروازے میں جھک کر داخل ہو اور کہو کہ خدا ہمارے گناہ کا غبار جھاڑ دے ' تب ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور نیکوں کے درجہ کو بڑھائینگے -

---

نبوت محمدیہ کی حقیقت و ثبوت کیلیے سینکڑوں دلائل ' معجزات اور براہین و آیات ہیں ' جو سوا تیرہ سو برس ہوے ' مکہ میں کفار قریش کے سامنے ظاہر ہوے - اہل بصیرت نے انکو دیکھا اور قبول کیا - لیکن ایک معجزۂ محمدیہ ہے ' جو کسی زمانہ کے ساتھہ متعین نہیں ' کسی آبادی میں محدود نہیں ' اور ناظرین و مشاہدین حس سے مخصوص نہیں - اوسکو دنیا دیکھتی ہے اور قبول کرتی ہے -

وہ معجزہ ' امت مرحومہ کے حالات و حوادث کا اظہار اور اوسکے ہر زمانہ کے دور و تغیر و انقلاب کا بیان ہے - اوسنے ہمکو جس ظہور فتح کی بشارت دی ' ہم نے اوسکو پایا - اوسنے ہمکو جن حالات و حوادث کی اطلاع دی ' ہم نے انکو دیکھا - اوسنے ہمکو جن فتن و مصائب کی خبر دی ' ہم نے انکا مشاہدہ کیا - آخر میں اوسنے ہم سے کہا :

لتتبعن سنن من کان قبلکم (ای الیھود) باعا بباع و ذراعا بذراع و شبرا بشبر حتی لو دخلوا فی جحر ضب لدخلتم فیه

تم سے پہلے جو قوم تھی (یعنی یہودی) تمہاری حالت بھی بالکل اون ہی جیسی ہوگی - ایک گز ' ایک ہاتھہ ' اور ایک بالشت کا بھی فرق نہوگا ' یہاں تک کہ اگر وہ سوراخ میں گھسے ہونگے ' تو تم بھی گھسوگے -

---

جسطرح بنی اسرائیل کا باپ یعقوب اپنے گھرانے کو لیکر ارض کنعان سے مصر آیا ' جہاں اوسنے خیر و برکت اور حکومت و قوت پائی ' اوسی طرح ہمکو بھی ہمارے بزرگ ارض عرب سے لیکر تمام اطراف عالم میں پھیلے - ہم نے جدھر رخ کیا ' خیر و برکت اور حکومت و قوت کی نعمتیں اپنے ساتھہ پائیں - حضرت یوسف نے عزیز مصر سے کہا تھا کہ " اجعلنی علی خزائن الارض (۱۲ - ۵۵) " مجھکو زمین کی خزینہ داری پر متعین کر دیجیے " لیکن ہمارے سامنے خود زمین نے اپنے خزانے اگل دیے اور پکاری کہ مجھکو قبول کرلو !

بنی اسرائیل ایک مدت تک مصر کی سرزمین میں عزت و وقار کی زندگی بسر کرتے رہے ' تا آنکہ فرعون مصر نے اونکے عہدے توڑ دیے ' اونکے مناصب چھین لیے ' اونکے عزیز فرزندوں کا خون بہایا ' اور اونکی عورتوں کو ذلت کی زندگی بسر کیلیے زندہ رکھا -

ہم بھی جس سر زمین میں گئے ' ایک مدت تک عزت و وقار کی زندگی بسر کرتے رہے ' تا آنکہ فراعنۂ عصر نے ہمکو ہماری شہنشاہیوں سے معزول کر دیا ' ہمارے عزت و جلال کے تخت کو الٹ دیا ' ہمارے بھائیوں اور فرزندوں کا خون بہایا - کبھی گرم ریگستانوں میں ' کبھی سنگلاخ زمینوں میں ' کبھی آباد شہروں میں اور کبھی کسی مقدس عمارت کی دیوار کے نیچے ! !

ہماری عورتیں بھی مردوں کے بعد زندہ رہیں کہ ذلت و نکبت قومی کے تماشے دیکھیں - بنی اسرائیل کا فرعون ایک تھا ' جو افریقہ کے ایک گوشہ میں صرف " الیس لی ملک مصر ؟ " پر مغرور تھا ' لیکن ہمارے سامنے فراعنۂ زمانہ کی ایک جماعت ہے ' جسکا فرعون اکبر صرف " الیس لی ملک مصر " (کیا میرے قبضہ میں ملک مصر نہیں ہے !) ہی پر مغرور نہیں ہے ' بلکہ " الیس لی العالم کله ؟ " (کیا تمام دنیا میرے لیے نہیں ہے ؟) کا مدعی ہے ! !

خدا نے اس وقت بنی اسرائیل میں حضرت موسی کو کھڑا کیا جنھوں نے فرعون کی غلامی سے بنی اسرائیل کو نجات دلائی ' اور فرعون کو اوسکے نوکروں اور رتھوں کے ساتھہ اوس بحر احمر میں ڈبو دیا ' جو بہتے ہوے پانی کی ایک خلیج ہے -

ہم میں بھی ہر دور فرعونیت میں نئے نئے موسی اٹھے - جنہوں نے ہمکو فرعونوں سے نجات دلائی اور انکو اونکے سامانوں کے ساتھہ اوس " بحر احمر " میں ڈبو دیا ' جو بہتے ہوے خونوں کا حقیقۃً ایک سرخ دریا تھا !

عبور بحر احمر کے بعد بنی اسرائیل میں (سامری) پیدا ہوا جسنے بنی اسرائیل کو دین موسوی سے بیزار کیا ' اونکی جمعیت سیاسیہ کو منتشر کردیا ' سونے چاندی کے زیوروں کو بزور سحر کالے کی صورت میں ڈھال کر خدا بنایا ' آستانۂ الہی سے مغرور ہوکر اپنا اور اوس اسرائیل کے گھرانے کا سر بتوں کے آگے جھکایا ' جسکو کہا گیا تھا :

" سن اے اسرائیل ! ! خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے " (۱)

" اور تو (بتوں) کے آگے خم مت ہو جیو ' نہ اونکی بندگی کیجیو اسلیے کہ میں خداوند تیرا خدا غیور ہوں " (۲)

مسلمانوں کے بھی ہر دور محرومی میں خود اونکی قوم سے " سامری " اٹھے جنھوں نے حق کے ابطال اور باطل کے احقاق کی کوشش کی - اسلامی ممالک کے دیگر اتباع و جوانب سے قطع نظر کیجیے ! خود اس ہندوستان میں بھی ایک " سامری " اٹھا ' جسنے اپنی جاہ و عزت کے جادو سے مسلمانوں کو عجیب و غریب کرتب دکھالے - اوسنے ملت بیضا کی تحقیر کی ' قلوب کو مذہب سے بیزار کیا ' مسلمانوں کی جمعیت سیاسی کو منتشر کیا ' اور خدا سے مغرور ہوکے اصنام حجرانیہ کے آگے ' نہیں بلکہ " انسانی بتوں " کے سامنے اپنا اور تمام قوم کا " سر " جھکا دیا ' اور اوس خلیل کے فرزندوں کو بت پرستی کی دعوت دی ' جسنے کہا تھا :

بل ربکم رب السموات والارض الذی فطرھن (۲۱ - ۵۷)

تمہارا خدا وہ ہے ' جو آسمان و زمین کا خدا اور اونکا خالق ہے !

اور کہا :

وما ھذه التماثیل التی انتم لھا عاکفون ؟ (۲۱ — ۵۳)

یہ کیسے بت ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو ؟

وہ خدا کی عجائب قدرت کا منکر تھا ' لیکن " انسانی خداؤں " کی قدرت و استیلاء سے مرعوب تھا - وہ گو ملکوت صفت انسانوں کے خوارق عادات ' اور دلائل معجزات کا قائل نہ تھا ' لیکن وہ خود شیاطین انس کے " عمل زیر لبی " کا معمول ' اور " سحر خوش لقبی " سے مسحور تھا - اوسنے سونے چاندی کے سکوں سے تبدیل

(۱) استثنا ۶ - ۳ [۲ خروج ۲۰ - ۵]

پس دو ہي شريعتيں هيں ' جو سلسلۂ ابراهيمي ميں آئيں ' اور دو هي تهے ' جنکو خدا نے اپنے قانون کا ايلچي بنايا -

يهي سبب هے کہ جب خدا نے موسی (ع) سے کلام کيا ' اور اسکو شريعة الهيه کے ظہور آخري کي خبر دي تو کہا :

" تيرا خدا تيرے ليے ' تيرے بہائيوں ميں سے تيرے مانند ايک نبي بهيجے گا - تو اسکو مانيو ! ميں اپنا کلام اسکے منهه ميں ڈالونگا - جو کچهه ميں اُس سے کہونگا - وہ اُن سے کہديگا " (تورات - کتاب : ۵ - باب : ۱۸)

اس ارشاد الہي ميں ظہور رسالۃ محمديه (على صاحبها الصلوة والتحيه) کي خبر ديتے هوے وجود منتظر اقدس کي دو خصوصيتيں بيان کي گئيں :

(۱) وہ حضرۃ موسی کے مانند هوگا -

(۲) خدا کا کلام اسکے منهه ميں سے ظاهر هوگا ' اور جو کچهه خدا اُس سے کہے گا ' وهي وہ انسانوں کو سنائے گا -

قرآن کريم نے بهي اِن دونوں خصائص نبوۂ محمديه کي طرف اشارہ کيا -

دوسري خصوصيت کيليے سورہ (والنجم) کے آغاز پر نظر ڈاليے' جہاں فرمايا :

ما ينطق عن الهوى ان هـــو الا وحـــي يوحى (۵۳ : ۴)

وہ اپني خودي اور راے سے کچهه نہيں کہتا - اسکے منهه سے جو کچهه نکلتا هے ' وہ وهي هے جو اسپر وحی کيا جاتا هے -

پہلي خصوصيت کي سورۂ (مزمل) ميں تصريح کي :

انا ارسلنـا اليكـــم رسولا شاهـــداً عليكـــم ' كما ارسلنا الى فرعون رسولا (۷۳ : ۱۶)

هم نے تمهاري طرف ايک رسول بهيجا جو هدايت و ضلالت کا تم پر گواہ هے - بالکل اسي طرح ' جيسا کہ فرعون کي طرف حضرۃ موسی کو بهيجا تها -

غرضکہ حضرۃ موسی سے حضرۃ داعي اسلام عليهما الصلوۃ والسلام کي مماثلت و مشابہت کو تورات اور قرآن ' دونوں نے بيان کيا هے -

* * *

جن لوگوں نے تورات کي اس بشارت بينه پر بحث کي هے ' انکے ليے هميشه يه ايک نہايت دلچسپ اور اهم سوال رها هے کہ اس مماثلت کے اسباب و وجوہ کيا هيں ؟ اور دونوں برگذيدہ رسولوں کے اعمال اور نتائج اعمال ميں وہ کون کونسي مشابهتيں اور يکساں حالتيں هيں ' جنکي بنا پر لسان الله نے دونوں کو ايک دوسرے کا مثيل و مانند قرار ديا ؟

* * *

قرآن کريم کے قصص و مواعظ اور حکم و معارف کے متعلق " الهلال " کا جو انداز بحث و نظر هے ' اسکے لحاظ سے اس موضوع بحث ميں بهي بہت سے ملحظات خاص هيں ' جنکو فرداً فرداً واضح کرنا هے - انشاء الله عنقريب " اسوۂ موسوي " کے عنوان سے ايک سلسلۂ مقالات شروع کيا جاے گا ' اور اسي کے ضمن ميں يه بحث عظيم و مفيد بهي پيشکش ارباب ذوق و نظر هوگي : وما توفيقي الا بالله -

قرآن کريم نے اپنے قصص و مواعظ ميں سب سے زيادہ حضرۃ موسی اور بني اسرائيل کا کيوں ذکر کيا ؟ اپنے نعمائم کے اعلان اور ابتلاؤ تعذيب کے اظهار ' دونوں کيليے زيادہ تر بني اسرائيل هي کے تذکرہ کو کيوں منتخب فرمايا ؟ انقلاب و حوادث کي تعبير و تمثيل کيليے دنيا کي اور بہت سي قوميں موجود تهيں ' اُن سب ميں سے صرف ايک يهي قوم کيوں هر موقعه پر پيش کي گئي ؟

' يه نہايت اهم سوالات هيں اور تفسير کلام الله کے ضروري اجزا ' جنکا جواب انشاء الله اُسي مضمون سے ملے گا -

ليکن اس سلسلے کے اطراف بحث ميں سے ايک بحث خاص قوم بني اسرائيل اور امۃ مرحومۂ محمديه کي باهمي مماثلت و مشابہت بهي هے ' اور يه بهي دراصل اُسي مماثلۃ اولى پر متفرع هے - وقت اور حالات کا اقتضا هے کہ کم از کم آج ايک سرسري اور غير مرتب نظر صرف اس تذکرے پر ڈال ليں کہ مستقبل کي فرصتوں پر (جس کي اميد هے مگر جس پر اعتبار نہيں) کس کس ارادے کو ملتوي رکهيں گے ؟

سب سے پہلے اُن آيات کريمه پر ايک نظر ڈال ليجيے ' جنکي طرف آگے چلکر هم کو اشارہ کرنا هے :

حملنـا اوزارا من زينـة القـوم فقذ فناها فكذلك القى السامري ' فاخرج لهم عجلا جسدا له خوار ' فقالوا هذا الهكم واله موسي (۲۰ : ۹۰)

اے موسی ! مصر سے هم لوگوں نے سونے چاندي کے زيور لے آئے تهے ' يہاں هم نے اونکو رکها ' اور اسي طرح سامري نے بهي رکها ' سامري نے ان زيوروں کو گلا کر ايک گوسالہ کي شکل کا بت بنايا ' جسميں آواز بهي تهي ' لوگ پکارے کہ يهي تم لوگوں کا اور موسي کا خدا هے ' پهر -

و قد قال لهم هارون من قبل يقوم انما فتنتم به ' وان ربكم الرحمن ' فاتبعوني و اطيعوا امري ' قالوا لن نبـرح عليـــه عاكفين (۲۰ : ۹۳)

هارون نے کہا : لوگو ! تم ايک فتنه ميں مبتلا هوگئے هو ' تمهارا خدا تو بس وهي هے نہايت رحمت والا ' کہاں جاتے هو ' آؤ ' ميرے پيچهے چلو ' ميري بات مانو ' ان گمراهوں نے کہا ' هم اپنے اس طلائي خدا کو چهوڑ نہيں سکتے اور هم تو آخر تک اسي کے سامنے معتکف رهينگے -

---

و اذ قال موسـى لقومه يقوم اذكروا نعمـة الله عليكم ' اذ جعـل فيكم ملوكا و آتكم مالم يوت احدا من العلميـن ' يقوم ادخلـــوا الارض المقدسة التى كتب الله لكم ولا ترتـــدوا علـى ادباركم فتنقلبوا خاسرين ' قالـــوا يموسى ان فيها قوما جبارين ' و انا لن نـدخلها حتى يخرجوا منها فان يخرجوا منها فانـا داخلـون ' قـال رجلان من الـذين انعم الله عليهما ادخلو عليهم الباب فـاذا دخـلتمـوه فـانـكم غالبـون و على اللـه فتوكلـوا ان كنتم مومنين ' قالـوا يموسى انا لن نـدخلهـا ابـداً ما داموا فيهـا فاذهب انت و ربـك فقاتـلا '

موسی نے اپني قوم سے کہا : اے ميري قوم ! خدا کي نعمتوں کو ايک ايک کرکے ياد کر ' اوسنے تجکو حکومتيں ديں اور بادشاهياں بخشيں ' اور جو تجکو ديا وہ دنيا ميں کسيکو نہيں ديا ' اے ميري قوم ! ميري بات سن اور ارض مقدس ميں جسکو خدا تيرے حصه ميں لکهه چکا هے ' چل اور داخل هو ' اور پشت نه پهير ' کہ خسران و نقصان ميں گرفتار هو جايگي -

ليکن گنهگار قوم نے سرتابي کي اور کہا کہ اے موسی ! اوسپر تو ايک جبار و قوي قوم قابض هے - هم تو وهاں اوس وقت تک نہيں جائينگے جب تک کہ خود وہ نه نکل جائيں ' اگر وہ اوس سرزمين کو چهوڑ کر نکل گئے تو پهر همکو وهاں جانے ميں کوئي عذر نهوگا -

اس پر خدا کي نعمتوں سے بہرہ مند انسانوں نے کہا کہ ڈرو نہيں اور نه خدا کے وعدہ کو جهٹلاؤ - شہر کے دروازے ميں چل کر داخل هو جاؤ ' فتح تمهاري هوگي ' خدا پر بهروسه رکهو ' اگر تم ميں کچهه بهي ايمان هے -

ادبیات

کفران نعمت

وجد و منع باده ! صوفي ! این چه کافر نعمتي ست ؟

منکر مے بودن و همرنگ مستان زیستن ؟

معترض هیں مجهپه میرے مهربانان قدیم * جرم یه هے : میں نے کیوں چهوڑا وه آئین کهن
میں نے کیوں لکهے مضامین سیاست بے به بے * کیوں نه کي تقلید طرز رهنمایان زمن ؟
کانگرس سے مجهکو اظهار برائت کیوں نهیں ؟ * جب حقوق ملک میں هوں هندؤں کا هم سخن ؟

* *

خیر میں تو شامت اعمال سے جو هوں سو هوں * آپ تو فرمایئے کیوں آپ نے بدلا چلن ؟
آپ نے شمله میں جاکر کي تهي جو کچهه گفتگو * ما حصل اسکا فقط یه تها پس از تمهید فن :
"سعي بازو سے ملیں جب هندؤں کو کچهه حقوق * اس میں کچهه حصه ملے هم کو بهي بهر پنجتن
یعنے جاکر شیر جب جنگل سے کر لائے شکار * لومڑي پہنچے که کچهه مجهکو بهي اے سرکار من !"

* * *

لیکن اب تو آپ کي بهي کهلتي جاتي هے زبان * آپ بهي اب تو اڑاتے هیں وهي طرز سخن
اب تو مسلم لیگ کو بهي خواب آتے هیں نظر * اب تو هے کچهه اورطرز نغمهٔ مرغ چمن
ملک در اپني حکومت " چاهتے هیں آپ بهي * تها یهي تو منتهاي فکر یاران وطن ؟
آپ نے بهي اب تو نصب العین رکها هے وهي * کانگرس کا ابتدا سے هے جو موضوع سخن
اب بهي تو جادهٔ (سید) سے اب هیں منحرف * اب تو اوراق وفا پر آپ کے بهي هے شکن !

* * *

جب یه حالت هے تو پهر هم پر هے کیوں خشم و عتاب ؟ * " منکر مے بودن و همرنگ مستان زیستن " ؟ ؟

فکاهه

مسجد کانپور کا وفد اور سر جیمس مسٹن کا جواب

کــردم و شد !

حضرت لاٹ (۱) بفرمود که " فرمان فرماے * نیست ممکن که دگر بگردد از گفتهٔ خود "
صدر اعظم ، به سوئے قسمت بنگالهٔ شرق * نگهے کرد و بفرمود که " من کردم و شد "

شیر برطانیه اور گربهٔ ... ریت

جناب لاٹ (۱) از فرمودهٔ خود بر نمیگردد * که تمکین حکومت را سیاست ... بر به
ولے در قسمت بنگاله این اندیشه مي بایست * که " گربه کشتن اول روز مي باید اگر با

(۱) یعني هز انر سر جیمس مسٹن

(شبلي نعماني)

كيميائي كرکے ايک " صنم خاكي " بنايا ' جس سے صداے باطل پرستي اٹھتي تھي ' اور پھر كہا :

هـــذا الهكـــم و الـه مـــوسى (۲۰ - ۹۰)

ديكھو ' تمہارا اور موسى كا خدا يہ ہے !

اس دور فرعونيت و سامريت هند كے هارون نے كو سمجھايا -

ياقوم ! انما فتنتم به ' و ان ربكم الرحمان ' فاتبعوني واطيعـــوا امـــري (۲۰ - ۹۲)

لوگو ! تم فتنه ميں مبتلا هوگئے هو ' تمہارا خدا تو رهي رحمت والا خدا ہے ' ميرے پيچھے چلو ' اور ميري بات مانو !

ليكن " فرعون " سے ڈرنے والوں ' " سامري " كے پيرو كاروں ' اور " صنم خاكي " كے پرستاروں نے جواب ديا :

لن نبـــرح عليه عاكفين (۲۰ - ۹۳)

هم توكبھي اس خداے مجسم كو نہيں چھوڑينگے !!

جب بني اسرائيل آگے بڑھے اور خدانے اونكو " نور علم و هدايت " سے سرفراز كيا ' اور خود انهوں نے " گذشته " پر ندامت ظاهر كي تو اس عہد كے موسى صفت انسانوں نے كہا :

ياقوم اذكروا نعمة اللـــه عليكم اذ جعل فيكم انبياء و جعلكم ملوكا و آتاكم ما لم يؤت احدا من العالمين - ياقـــوم ادخلوا الارض المقدسه التي كتب الله لكم ' ولا ترتدوا علي ادباركـــم فتنقلبوا خاسرين (۵ : ۲۴)

لوگو ! خدا كي نعمتوں كو ياد كرو ! اوسنے تمكو حكومتيں ديں اور شہنشاهياں بخشيں ' اور پھر تمكو ايمان كي وہ قوت دي ہے جو دنيا ميں كسي كو نہيں دي ' لوگو ! آؤ ' اوس ارض مقدس ميں داخل هوں جسكو خدا نے تمہارے حصه ميں لكھا ' پشت نه پھيرو ورنه خسران و نقصان اٹھاؤگے -

جو لوگ كه " فرعون " كي جاه و حشمت سے مرعوب اور " عمالقه " كي قوت و استيلا سے دهشت زده تھے ' وہ بولے :

يا موسى ان فيهـــا قومـــا جبارين ' و انا لن ندخلها حتى يخرجوا منها ' فان يخرجوا منها ' فانا داخلون (۵ - ۲۵)

اے موسى اوس سرزمين پر آج ايک جابر و قاهر قوم قابض ہے ' جب تک وہ خود اوسكو چھوڑ كر نه نكل جائے هم تو اوس سرزمين ميں قدم نه ركھينگے

ان " اسرائيليان زمانه " كي ناداني كتني عجيب اور اونكي ناحقيقت شناسي كتني درد انگيز ہے جو ايک " جبار و قہار قوم " كي سطوت و قہر سے خوفزده هوئے ؟ اور پھر عجيب تر اور درد انگيز تر يه كه اوسلئے كہا : " هم ارض مقدس ميں اوسوقت داخل هونگے ' جب دشمن خود اسكو همارے ليے خالي كر دينگے "

نادانو ! غور كرو ! يه " قاهر و جابر قوم " خود " ارض مقدس " ميں كسطرح داخل هوئي ؟ كيا اوسكے دشمنوں نے شہر اوسكے ليے خود خالي كر ديا ' جيسا كه تم انسے اميد ركھتے هو ؟ يا خود اوسنے اون سے خالي كرليا ' جيسا كه در حقيقت هوا ؟

ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموه فانكم غالبون وعلى الله فتوكلوا ان كنتـــم مومنين (۵ : ۲۶)

چلو ' شہر كے دروازے ميں داخل هو جاؤ ' اور جب وهاں داخل هو جاؤگے تو تم هي فتحمند و غالب رهوگے - اونكي قوت و ساز و سامان كي پروا نكرو - خدا پر بھروسه ركھو ' اگر تم ميں ذرا بھي ايمان ہے -

" اسرائيلي " جو اپنے سينوں ميں خوف زده قلوب ركھتے تھے ' اور قلوب ميں قنوط و ياس كے سبب سے شرک و كفر كي سياهي و ظلمت تھي ' ڈرے كه " قوم جبار " جو اون سے ظاهري ساز و سامان ميں زياده ہے انكو پامال نه كردے - انهوں نے صاف كہا :

انا لن ندخلها ابدا ' ما داموا فيهـــا ' فاذهب انت و ربك فقاتلا ' انــا هاهنـــا قاعدون (۵ - ۲۷)

هم هرگز هرگز اوسوقت تک اوس پر قبضه كرنے نه جائيں گے ' جب تک كه يه قوت والي قوم وهاں موجود ہے ' تم جو كہه رہے هو اور تمہارا خدا جو حكم دے رها ہے ' تو بس يہي دونوں لڑنے كيليے جائيں ' هم تو بس يہاں بيٹھے هيں -

ليكن اے يهوه كي زندگي جينے والو ! جب اوس " ارض مقدس " كو ' جہاں دوده اور شہد بہتا ہے ' اور جسے ابراهيم و اسماعيل اور اسحاق كے خدا نے تمہارے باپ دادوں كو ديا تھا - اس " قہار و جبار قوم " نے پامال كر ديا ہے ' اور تمہاري وراثت تم سے چھين لي ہے ' تو اب كس پامالي سے ڈرتے هو ؟ اور اب كون سي وراثت باقي رهگئي ہے ' جس كے مالک بننے كي اميد كرتے هو ؟

اس عہد كے موسى نے يه كہا ' پر اونكا دل نرم نہوا اور نه " ارض مقدس " پر اپني جانوں كي قربانياں چڑھاني گوارا كي كه اونكے گناهوں كا كفاره هوتا ' بلكه اونهوں نے اسكو جھٹلايا كه " خدا جباروں سے لڑنے كا حكم ديتا ہے " - يهه ديكھكر صالحين و مومنين نے دعا كے ليے هاتھه اٹھائے :

رب اني لا املـــک الا نفسي و اخي فافرق بيننا و بين القوم الفاسقين (۵ - ۲۸)

خدايا ! ميں اپنے اور اپنے بھائي كے سوا كسي اور پر زور نہيں ركھتا ' ان گنهگاروں ميں اور هم ميں تفريق كردے -

خدانے سنا اور مومنين و فاسقين ميں امتياز كيا ' اور وہ نور امتياز اپنے مخلصين كو بھي بخشا ' جس سے اونهوں نے اون فاسقين كو پہچانا ' جنهوں نے اپنے پكارنے والوں كي آواز نہيں سني تھي - خدا كا كلام اون تک پہونچا ليكن اونهوں نے صاف كہا : " سمعنا و عصينا (۴ - ۸۷) " هم سنتے هيں اور نہيں مانتے ! " و اشربوا في قلوبهم العجل بكفرهم (۲ - ۸۷) " اوس صنم نقرئي و طلائي كي محبت اونكے كفر كے سبب اونكي رگ رگ ميں سما گئي -

تب خدا كا غضب اس قوم پر بھڑكا ' اور اوسنے كہا :

فانهـــا محرمـــة عليهـــم اربعـــين سنـــة ' يتيهون في الارض فـــلا تاس علي القـــوم الفاسقين (۵ - ۲۹)

اوس " ارض مقدس " ميں داخل هونا اب چاليس برس تک تمہارے ليے حرام كرديا گيا - سرگردان و پريشان ملک ميں پھرتے رهو ! اے موسى ! ان گنهگاروں كا تم كچھه غم نه كھانا -

ليكن اے خدا ! جن پر چاليس برس تک تيرا غضب بھڑكا وہ اپني سزا كو پہونچ چكے ' اور اب وہ اپني " چهل ساله گمراهي " كے بعد تيري طرف جھكے هيں ' اور جيسا تونے حكم ديا تھا ' كه :

ادخلوا الباب سجـــدا (۲ - ۵۵)

ارض مقدس كے دروازے ميں خدا كے سامنے جھكتے هوئے داخل هو جاؤ -

اب وہ صداقت و حريت كے اس دروازے ميں داخل هونا چاهتے هيں تاكه " ارض مقدس " كو " جباروں " كي نجاست سے پاک كريں ' اور جيسا كه تونے كہنے كيليے كہا تھا :

حطـــة (۲ - ۵۵) خدايا ! همارے گناه جھاڑ دے -

اب وہ كہتے هيں كه " ربنا لا تواخذنا ان نسينا او اخطانا "

پس اپنا وہ وعده پورا كر ' جو تونے كيا تھا كه :

نغفر لكم خطايا كم و سنزيد المحسنين (۲ - ۵۵)

هم تمہارے گناه بخشدينگے اور نيكوں كے مراتب و مدارج بڑھا ديں گے -

ومباحثہ اسکا نفاذ ہو - اگر ممکن ہو تو یہ اخبار مفت تقسیم کیا جائے ورنہ قیمت اتنی کم رکھی جائے کہ غریب سے غریب شخص کو بھی اس کی خریداری گراں نہ گذرے اور کوئی تکلیف نہ ہو -

اڈیٹر ایسا شخص منتخب ہو جو سہل ترین عبارت میں بڑے بڑے نکتے لکھہ سکے اور سمجھا سکے - نہایت ضروری ہے کہ ہر مسلمان اس ہنگامۂ رستخیز میں ایک باقاعدہ سپاہی بنجائے - اردوے معلی علیگڈہ کی ضمانت کا آج کل چندہ ہو رہا ہے - مناسب ہے کہ وہی اس صورت میں تبدیل کر دیا جائے ' اور اردوے معلی ابکے جاری ہو تو جمہور مسلمانان ہند کا آرگن ہو - مشہور پولٹیکل مجاہد سید فضل الحسن حسرت موہانی اردو علم و ادب میں جو دستگاہ رکھتے ہیں ' پڑھے لکھے حضرات اس سے ناآشنا نہیں - الہلال کے اکثر مضامین بہ سبب اسکی بلاغت اور عالمانہ انداز کے اکثر ایسے ادمیوں کے سمجھنے سے رہ جاتے ہیں جنمیں بے شبہ کام کرنے کی قابلیت ہم سے زیادہ ہے اور جو توپ کے سامنے اس سے زیادہ اچھی طرح جانے کے لیے طیار ہیں ' جیسے کہ ہم کسی بغایت نظر فریب و دل آویز تماشہ کی طرف !

الہلال کے مضامین شروع سے آخر تک دیکھنے کے بعد یہ یقین ہو گیا ہے کہ مولانا جو کچھہ کر رہے ہیں اس سے صرف مسلمانوں کی فلاح و بہبودی اور تجدید حیات ملی ہی مقصود ہے - نظر برین کون شخص اسکی مخالفت کر سکتا ہے ؟ مولانا کو جس تحریک کیلیے اسقدر اهتمام مد نظر ہے ' وہ مسلمانوں کے لیے انتہا سے زیادہ مفید ہوگی ؟ ہاں مولانا تو سب کچھہ کرتے ہیں مگر سوال یہ ہے اس ملت پرستانہ سرفروشی میں ہماری طرف سے بھی جانبازی کا کوئی ثبوت بہم پہونچ سکتا ہے یا نہیں ؟ ہم بھی کچھہ کر سکتے ہیں یا نہیں ! محض الہلال کی صداقت شعاری ' راست بیانی ' انشا پردازی ' جرات و ازادی ' علم و کمال ' اور لکھائی چھپائی کی تعریف کرنے سے نہ تو ابتک کچھہ ہوا ہے اور نہ آئندہ ہونے کی امید ہے - اب اسلامی حمیت میں داغ لگانے کا موقع نہیں - جلد سے جلد مولانا کی اس اسکیم " حزب اللہ " کے خیر مقدم کیلیے مستعد ہو جانا چاہیے جسکا متوقع بار بار مولانا اس شرط پر بنا چکے ہیں کہ لوگ بتوجہ سننے کا اقرار کریں اور قبل اسکے کہ مولانا وہ حدیث جان پرور سنا لیں ' مسلمان اپنے اشتیاق کی فریاد مولانا کو سنا دیں -

واعتصموا باللہ ' ہو مولاکم ' فنعم المولے و نعم النصیر -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلمانان ہند کا ایک ورق

شہداء کانپور اعلی اللہ مقامہم !

اعلان

لسان العصر

ایک مشہور اردو ادبی رسالہ ہے ' جسمیں علمی ' اخلاقی تاریخی ' تمدنی ' مجلسی ' صنعتی ' تجارتی ' اقتصادی ' اور سائنٹیفک مضامین ملک کے برگزیدہ اور مستند اہل قلم حضرات کے شائع ہوا کرتے ہیں - سالانہ قیمت ۳ - روپیہ ہے - آجکی تاریخ سے جو حضرات اسکو خرید فرمالیں گے ' انکی قیمت میں سے رازی ۸ - آنہ فی خریدار سرمایہ مصیبت زدگان کانپور میں داخل کر دیا جائیگا -

المشتہر

سید رضی بلگرامی ایڈیٹر " لسان العصر " کواتھہ ضلع آرہ براہ ڈومراؤں

ایک ابلیس انہ مکر و تلبیس !

ایک مکار ' جو اپنے تئیں ایڈیٹر الہلال ظاہر کرتا ہے

[از جناب مولوی محمد یحیی صاحب مدرس مدرسہ اورنگ آباد ضلع گیا]

ایک امر قابل دریافت یہ ہے کہ ۹ - ستمبر کو بعد ظہر ایک شخص مولویانہ لباس میں جنکے ترکی ٹوپی میں اور شیروانی میں سینے کے اوپر کاغذ کا ہلالی نشان بنا ہوا تھا ' ۲۳ - یا ۲۴ - برس کی عمر کے کوتہ قد ' خفیف اللحم ' سانولا رنگ ' یہاں (اورنگ آباد) کے جامع مسجد میں پہونچے اور اپنا نام کشف الدجی اور سکونت کانپور بتائی اور آنیکا منشا محض کانپوری شہدا کے یتیم بچوں اور بیواؤں کی امداد اور اخراجات پیروی مقدمہ کے لیے چندے کی تحریک بیان کی - چنانچہ تقریر میں مچھلی بازار کی مسجد کے مختصر واقعات اور اپنے دو خالہ زاد بھائیوں کے شہید ہو جانیکی کیفیت بیان کی اور اپنے کو انجمن خدام کعبہ کا ممبر اور کانپور فنڈ کا آنریری سکریٹری بیان کیا - یہاں جو کچھہ چندہ ہوا اسکے حوالے کیا گیا - جمعہ کو (۱۲ ستمبر) وہ یہاں سے بارہ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں ' جسکا نام کھریالواں ہے ' جا کے ٹھہرے اور اپنا نام ابو الکلام آزاد اڈیٹر الہلال بتایا - چونکہ اسکے قول کا اعتبار نہ کیا گیا ' اسلیے کھریالواں میں جو ۶۹ - روپیہ چھہ آنے چندہ کے جمع ہوے تھے ' وہ بذریعہ ڈاک آپ کے دفتر الہلال میں ارسال کیے جاتے ہیں - مسلمانان اورنگ آباد نے جب ان سے اپنے نام کے تغیر کی وجہہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ میرا نام کشف الدجی اور کنیت ابو الکلام اور تخلص آزاد ہے - میں نے مصلحتاً اپنا نام مخفی کر رکھا تھا - لہذا التماس ہے کہ مہربانی فرما کر یہ تحریر فرمائیں کہ آپ ۸ - ستمبر سے ۱۵ - ستمبر تک دفتر

حزب الله

قابل توجه جميع اخوان ملت

و تعرف راس دين قويم

[از جناب خواجه حسن مرهاني]
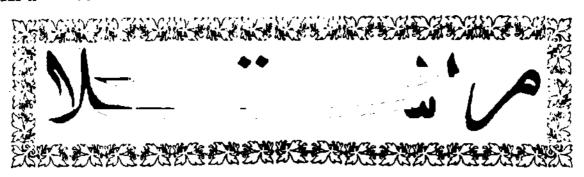
الهلال كي گذشته اشاعتوں میں مسئلهٔ تلاش مقصود پر کافي روشني ڈالي گئي ہے جو لا ریب اسوقت مسلمانوں کا اهم ترین فرض ہے - یه جوش جو قدرة پیدا هوگیا ہے ' بیجا نه صرف هوجائے - مولانا (یعني اڈیٹر الهلال) تحریر فرماتے هیں که میںنے مختلف اسکیمیں لکھنے اور چاک کرنے کے بعد راہ مقصود کا راسته پا لیا ہے ' جس پر چلنے سے مسلمان یقیني شاهد مقصود سے همکنار هو سکینگے - الهلال میں اب تک جو کچھه لکھا گیا ' وہ اس اهم ترین اراده کے کتاب کي تمهید تهي - اس باره میں مولانا نے پیش خود جو تفکر کیا ہے ' اسکے اظهار کا شاید یه طریقه رکھا ہے که پہلے مسلمانوں کا شوق اور انکي صلاحیت دریافت کرائیں ' پھر اسي مناسبت سے بتدریج اس ترقي و تنزل کے راز کو آشکارا کرتے رهیں - اس سے ضمناً ایک مقصود یه بھي هو سکتا ہے که مولانا کو اپنا اعتبار معلوم کرنا ہے که مسلمانوں کے دلوں میں انکي جانکاهیوں کا کہاں تک اثر هوا ہے ؟ اس سے یه بھي ظاهر هو جائیگا که في الحال مسلمانوں میں کام کرنے کي کہاں تک قابلیت ہے' اور جو تحریک شروع کیجانے والي ہے وہ قبل از وقت تو نہیں ؟

جنگ طرابلس ایک مبارک جنگ تھي ' جسنے مسلمانوں کے مردہ مجسمه میں ازسرنو روح حیات پھونکدي ' اور واقعي ایک حیرت انگیز ولوله اس قسم کا پیدا کردیا ہے که مسلمان اپنے زندگي کا ثبوت دینے کیلیے (مدتوں کے بعد) مستعد و آماده نظر آرہے هیں - اللهم زد فزد - اس احساس کو قائم رکھنے میں دیگر مصائب و آلام نے بھي بہت مدد دي - مثلاً مظالم بلقان ' صلح کانفرنس لندن ' واقعه مسجد کانپور وغیرهم - جہاں یه سب کچھه ہے ' شهر خموشان اسلام میں زندگي کي چہل پہل شروع هوگئي ہے اور ماتم خانوں میں ماتم رفتگان کے ساتھه ساتھه بیماروں کے علاج معالجه کي بھي فکر دوش بدوش ہے ' وهاں مصیبت یه ہے که مسلمانوں کو کسي پر بھروسه نہیں رها ' اور ایک عالم گیر بد اعتقادي پھیل گئي ہے - آخر اعتبار کب تک ' اور کہاں تک ؟ کوئي حد بھي ہے ؟ اس زمانه میں جبکه تهذیب و آزادي کي موسلا دهار بارش هو رهي تھي ' اور اکناف عالم میں هر طرف حریت و ترقي کي طوفان آفرین آندھیاں بڑے زور شور سے چل رهي تھیں ' اور جبکه هر بوالهوس کا شعار حسن پرستي تھا ! دنیا کي وحشي سے وحشي اور ذلیل سے ذلیل قوموں نے میدان ترقي و تهذیب میں گوئے سبقت لیجانا چاها اور بالآخر لیگئیں -

مسلمانوں نے بھي اپنے تئیں پیش کیا ' مگر اپني قوت بازو پر نہیں - اپنے جاه پسند ' نمائشي ' مفسد لیڈروں کي قوت پر - سواري سامنے تیار تھي - مسلمانوں نے لیڈروں کے سہارے اس پر چڑھنا چاها ' حالانکه اگر چاهتے تو خود سوار هو سکتے تھے - پھر لیڈروں نے کیا کیا ؟ بجاے اسکے که انکا هاتھه پکڑ کے سوار کرا دیتے ' انکو ظالمانه و بے رحمانه ایک دهکا دیدیا ' جس سے وہ گرے اور گرنے کے ساتھه هي قعر مذلت کي اس فضاے تیره و تار میں پہونچگئے ' جہاں سے اب چالیس برس کے بعد نکلنا بھي چاهتے هیں تو نہیں نکل سکتے خوف ہے که کہیں پھر اس سے زیاده زور کے ساتھه نه دھکیل دیے جائیں - کچھه مظلوموں کي اعانت کرنے والے هاتھه هیں ' اور کچھه خوش قسمت ایسے بھي هیں جنکے دلوں میں درد ملت ہے ' مگر هجوم یاس اور شدت بے اعتباري کا برا هو ' جس نے قوت تمیز و فیصله کے استیصال میں کوئي کسر اٹھا نه رکھي ' اور اس لیے اس جنبش میں ایک ناگوار سا سکون پیدا هوگیا ہے - اس خلاف امید اور ناگهاني چوٹ سے مسلمانوں کے هاتھه پاؤں میں اتني سکت هي باقي نه رهي که وہ یکبارگي اپنے بل پر کھڑے هو سکیں - لامحاله کسیکا هاتھه پکڑ کر چلینگے - گذشته لیڈروں نے مسلمانوں کے یقین و اعتماد کو اگر متزلزل کردیا تھا تو موجوده مصلحان قوم کي سیماب وشي نے رهي سهي آس بھي توڑ دي - ندوه کا واقعه اسپر شاهد ہے - کون کهه سکتا تھا که علامه شبلي جیسے سخت کریکٹر کے آدمي مضمون جهاد کے بارے میں ایسي غلطي کرینگے ؟

هم نهایت آرزو مند هیں که علامهٔ موصوف ان تمام اعتراضات کو جو اخبارات میں شائع هوئے هیں ' دیکھتے ' اور تمام الزامات سے اپني پوري بریت کر دیتے - هم دن کو رات مان لینے کے لیے تیار هیں مگر اس قحط الرجال میں ایک ایسے فرد فرید بزرگ قوم کو هاتھه سے کھوتے هوے همارا دل دکھتا ہے - یه ایک علحده مستقل مبحث ہے جسپر آینده کبھي خیالات کا اظهار کیا جائیگا - یہاں زیاده موقع نہیں -

مولانا (یعني اڈیٹر الهلال) نهایت متفکر هیں که انکو کام کرنے والے نہیں ملتے (مگر خدا کا شکر ہے که اس سے انکے پاے ثبات کو ذرا بھي لغزش نه هوئي اور انکا دست حق نما برابر روز افزوں تیزي کے ساتھه مصروف کار ہے) میں سر بگریباں هوں که کام لینے والے کہاں هیں ؟ حالت یه ہے که کسي ایک تحریک پر بھي دو رائیں متفق نہیں هوتیں - ضرورت اسکي ہے که تمام چھوٹے بڑے موتي ایک هي رشته میں پروے جائیں - اسوقت اس هار کي قیمت نظروں میں جچیگي -

پس جنکے دلوں میں اسلام کا درد ہے اور جنکے دماغ کوئي مفید بات سوچ سکتے هیں ' ان کو چاهیے که وہ سب ایک جگه باقاعده جمع هوکر مبادله خیالات کے بعد اس کام کو سب سے پہلے شروع کریں ' جسکي ضرورت سب سے زیاده هو - ورنه اس هماهمي اور محشر ستان تجاویز میں کسي ایک تحریک کا کامیاب هونا معلوم -

اس منافقه پالیسي کا ایک آرگن بھي هو جسمیں هر شروع هونے والي تحریک مع اپنے فوائد و مضار کے درج هواکرے جسپر تمام اسلامي اخبارات ناقدانه نظر ڈالیں اور پھر بعد اظهار راے بحث

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته - ليجيے مبلغ آٹھہ روپے ارسال خدمت شريف هيں - لى كر به سلسله اعانهٔ امداد شهداء كانپور جمع فرما ليجيے - يه روپے اپنے احباب كے حلقه سے جمع كركے ارسال كيے هيں جن كي تفصيل حسب ذيل بغرض اشاعت ارسال هے - كيا عرض كيا جاے ؟ زمانه نازک ' ايام استبداد ' اور مصائب مسلمين كا نصف النهار! مسلمانوں كے اعمال و افعال ناگفته به - قلب مضطر هے ليكن بے اختياري هے - واقعه كانپور ايسا واقعه هے كه اسكے لئے اگر جان سے بهي دريغ نه هو تو بجا هے مگر صد حسرت كے هم پر كه پيسه سے بهي دريغ هے !! اسكے بهي وجوه قوي هيں - محسوس كرنے والے مسلمان نهايت نازک حالت ميں هيں -

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد

آپكے طرف سے هر وقت طبيعت پريشان رهتي هے كه حق گوئی وقت نهيں - الله تعالے سے دعا هے كه وه اپنے فضل و كرم سے آپ كو ' آپ كے برگزيده اخبار كو ' اور آپ كے ايسے صاحب قلب و دماغ اور صادق الايمان مسلمانوں كو جمله آفات و مصائب اور دستبرد استبداد سے محفوظ ركھے - آمين ثم آمين -

الهلال

- افوض امري الى الله ' ان الله بصير بالعباد !

جناب سيد مهدي حسن صاحب معتمد انجمن دي مسلم فرندس هزاري باغ

بطل العظيم - مصلح قوم ' حضرت مولانا ' غالباً آپكو ياد هوگا كه انجمن دي مسلم فرندس هزاري باغ نے پهلي قسط مبلغ ٤٣ - روپيه كي براے شهداء و مجروحين واقعه كانپور بهيجي تهي جسكي رسيد آگئي هے اور اسكے ساتهه ايک مضمون بهي بحيثيت معتمد بهيجا تها جو اميد هے كه آپكي مهرباني سے الهلال ميں چهپ جائگا -

بهر كيف دوسري قسط مبلغ ٥٠ - كي ارسال خدمت هے - اسميں دو چندے خاص طور پر قابل تذكره هيں -

اعانهٔ عامه   ٢٠ روپيه
مدر سردار (ايک مخير مسلمان)   ٢٥ روپيه
(ايک طالبعلم)   ٥ روپيه

كام برابر جاري هے - آپكے خط نے ايک نئي روح انجمن كے ممبروں ميں پهونک دي هے !

(از جناب محمد قطب الدين صاحب - حيدرآباد دكن)

اخبارات كے مطالعه سے كانپور كے دلخراش حالات معلوم هوے - همدردان قوم جيسے عاليجناب مسٹر مظهر الحق وغيره ' جو اسوقت مجروحين كانپور كي اعانت ميں همه تن مصروف هيں اور جو اپني بيش بها خدمات سے قوم كو ممنون كررهے هيں ' عالم اسلامي كيليے قابل هزار تشكر هيں ' اور ايسے هي همدردان اسلام سے پهر بهي اسلام كا كچهه نام و نشان باقي هے - ورنه آجكل كا زمانه تو مسلماني در كتاب اور مسلمانان در گور كا مصداق هے - ميں ايک بے بضاعت شخص هوں اور تحصيل سدهي پٹه كا ١٢ - روپيه ١٤ - آنه پر امور حسبه سے جو كچهه هوا ' وه روپيه آپ كي خدمت ميں نهايت شرمندگي سے اعانت مقدمه كانپور كيليے روانه كيا گيا هے - دكن كے ذي اثر اصحاب اسجانب ذرا سي توجه بهي كرتے تو بهت كچهه چنده فراهم هوسكتا ' ليكن افسوس هے كه اس ملک ميں مذهبي احساس بهت كم هے -

مجهے آپ كي ذره نوازش سے كامل بهروسه هے كه ميرے اس معروضه كو آپ اپنے اخبار كے كسي گوشه ميں جگه ديكر سرفراز فرمائنگے -

فهرست زر اعانهٔ دفاع مسجد مقدس كانپور

(٣)

	پائي	آنه	روپيه
از بعض ملازمان دفتر الهلال	٠	٠	١٠
بذريعه محمد افضل صاحب - وردي ميجر موضع احمدون - كچهه	٠	١٢	٥١

(به تفصيل ذيل)

محمد افضل صاحب ٥ روپيه - محمد فيروز خان ١ روپيه - محمد اكرم خان ١ روپيه - مير جان ١ روپيه - ملا عبد النعيم ١ روپيه - سيد ١ روپيه سيف الدين ١ روپيه - بوستان ١٢ - آنه - ملا عباس ١ روپيه - آله مير ٨ آنه - خان محمد ١ روپيه - نور گل ٣ آنه - خشنگ ٦ آنه عبد الخالق ٤ آنه - زينه خان ٧ آنه - ملا سيد احمد ٥ آنه متفرق ٣ آنه گل محمد ٨ آنه - الهداد ٨ آنه خانطمع ٨ آنه - وزير ٨ آنه اميد ٨ آنه ملک شاه محمد ١ روپيه - باقي دار ٨ آنه غازي ٨ آنه - گلاب ٤ آنه الله ركها ٤ آنه - صديق ٤ آنه - فضل الهي ٣ آنه - محمد نور ١ روپيه - كالو جان ١ روپيه عبد الصمد صاحب ٨ آنه - مير فضل ٣ آنه بختيار صاحب ٨ آنه الف صاحب ٨ آنه شيخ رحم شاه ١ روپيه عبد العزيز ٤ آنه - محمد يوسف ٣ آنه عبد الكبير ٣ آنه عبد الحق شهال ٣ آنه مير حسن ٤ آنه - ابوجان ٤ - آنه - نواب كاكا ٣ آنه تاج محمد ٨ آنه بهاء الدين ٨ آنه - عبد السلام ٣ انه خير و صاحب ٣ انه - ملا يوسف صاحب ملا عبد الخالق صاحب ١ روپيه - ابوبكر ٣ انه - كرنگ ٣ - مقام ٣ آنه بنگل ٣ آنه قلندر ٣ دلاسا ٤ آنه - الرم ٣ آنه محمد امين ٣ آنه خداداد ٨ آنه فتح صاحب زعفران ٤ آنه - نعمت ٣ آنه عبد الشكور ٨ آنه حاجي رحمت ٤ انه بلند ٣ انه صالح محمد ٣ آنه محمد گل ٣ - آنه عثمان غني ٨ آنه - عبدالقدوس ٣ آنه محمد شريف ٣ آنه محمد صاحب ١ روپيه بابو صاحب ١ روپيه ملک اكرم صاحب ١ - روپيه شير محمد ١ آنه - بدايت ٣ آنه ملتان ٣ آنه محمد شريف ٣ آنه - پير محمد ٣ آنه - عبد العزيز ٣ آنه عبد الله ٨ آنه ملا عبد القدوس صاحب ١ روپيه ملا آمير صاحب ١ روپيه علي جمعه ٢ روپيه سلطان محمد صاحب ٢ روپيه زرغون شاه ١ روپيه عليم صاحب ١ روپيه -

	پائي	آنه	روپيه
بذريعه حافظ چراغ الدين صاحب قريشي - امام مسجد قريب اٹک		١١	٢١
بذريعه جناب غوث محي الدين حسن صاحب - حيدر آباد دكن		٠	٩٦

(به تفصيل ذيل)

مولوي سيد معظم علي صاحب وكيل ٣٠ روپيه - مولوي ابراهيم عليصاحب صدر نشين ٢٦ روپيه - مولوي عبد الكريم خانصاحب معظم مال - مرزا احمد حسين بيگ صاحب ١ روپيه - سيد قاسم صاحب صيغه دار ١ روپيه - مولوي محمد طاهر صاحب ١ روپيه - مير تصدق حسين صاحب امير عليک صاحب مال - غلام محمد صاحب عرف پيارو مياں ٤ روپيه - عبد الحق صاحب ١ روپيه - سليمان داود خانصاحب ١ روپيه - سيد تبارک عليصاحب ١ روپيه - مولوي محي الدين عليصاحب ١ روپيه - مير اوصاف عليصاحب ٥ روپيه - شيخ ديدار صاحب ١ روپيه - علاوالدين صاحب ٦ روپيه - عبد الحي صاحب ١ روپيه نعمت خان صاحب ١ روپيه - شيخ باقر صاحب جمعدار مال - مولوي برهان الدين صاحب ٥ روپيه -

الهـلال چھوڑ کر کہیں تشریف لیگئے تھے یا نہیں ؟ بہتر ہو کہ آپ اپنا فوٹو شائع فرما کر کثیر التعداد مسلمانوں کو جعلسازوں کی عیاری سے بچنے کا موقع عنایت فرمائیں -

(الهـلال)

آپ کو چاہیے تھا کہ آپ فوراً اسے پولیس کے حوالے کرتے وہ کوئی سخت مکار و ابلیس معلوم ہوتا ہے -

گیا اور " مسجـد کانپور "

ایک ناچیز رقم ۹۰ روپیہ کی یہانکے مسلمانوں سے وصول کرکے مرسل خدمت ہے - یہ جگہ ایک مختصر سا دہات ہے - مگر خاص شہر گیا کی حالت سنیے - وہاں دینے والے بہت ہیں مگر اس کہ مانگنے والوں اور لیکر بھیجنے والوں کی تعداد شاذ ہے - یونیور کیلئے اسی گیا سے سولہ سترہ ہزار روپیہ گیا اور بمقابلہ اوسکے جا مسجد میں باوجود تحریک کرنے کے ' صرف پچاس روپیہ کے قریب عید کے دن وصول ہوے ! اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ چند خائنان ملت (جو خواہ مخواہ کے اپنے منہ آپ ہی لیڈر بنے پھرتے ہیں) لوگوں کو کسی قسم کی تقریر یا جلسہ کرنیسے روکتے ہیں اور طرح طرح کے بیہودہ اعتراضات اور مہمل باتوں سے ڈراتے ہیں - ۴ - شوال کو جامع مسجد میں ایڈریا نوپل کے دو بارہ فتح کی خوشی میں میلاد شریف اور چراغاں ہوا - سنا جاتا ہے کہ ڈیڑھ سو روپیہ کا بوجھا صرف اس ماتم کے زمانہ میں خوشی منانے میں کیا گیا - لوگونکا خیال تھا کہ مظلومان کانپور کیلئے چندہ کی تحریک ہوگی - چنانچہ بہتیرے لوگ روپیہ لیکر اور مستعد ہوکر گئے تھے کہ دینگے - مگر افسوس کہ نہایت مہمل طریقہ سے ایک انریبل صاحب نے تقریر کی اور انکے بعد پیش امام وفاداری ! وفاداری ! کا راگ گاتے رہے - ڈرتے ڈرتے کچھہ واقعات بیان کیے (یعنی متولی مسجد کانپور میں جوتا پہنے چلے گئے وغیرہ وغیرہ) جسے لوگ سنکر اور برافروختہ ہوکر چلے آے -

بعض ایسے ہانہوں سے چندہ کیا جا رہا تھا جن پر قوم کو مطلق اعتماد نہیں - اسقدر مجمع میں صرف تیس روپیہ کی رقم وصول ہوئی ! انہی آنریبل صاحب نے آجتک قوم کو نو ہزار روپیہ چندہ جنگ بلقان کا حساب بھی نہیں دیا ہے - آپ اس بارہ میں اپنے اخبار میں باز پرس کیجئے - یہ آپکا قومی فرض ہے (ایک خیر خواہ قوم)

(اعلیہ شیخ فرید حسین صاحب قریشی از ملتان بقام خود)

آپکا الہلال جسکی رویت بدر کامل کی صورت میں مہینہ میں چار بار نشؤنما پاکر اپنی فوق العادت قوت کا ثبوت دیتی ہے اور جس کے انوار معنی سے ہر مسلم کا تاریک قلب کسب ضیا کرکے نور ایمان حاصل کرتا ہے ' خوش قسمتی سے میرے شوہر کے نام جاری ہے - اور ہر وقت میرے زیر مطالعہ رہتا ہے - ۲۱ - ۱۷ - مئی کی اشاعت میں دربارہ اعانت مہاجرین آپکا فقید المثال ایثار دیکھہ کر نہایت متاثر ہوئی - ایک حقیر رقم مبلغ ۱۰ - روپیہ کی بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے -

(جناب غوث محی الدین حسین صاحب از حیدر آباد دکن)

مبلغ ۹۶ - روپیہ " بقیہ اعانۂ پسماندگان شہداء و مجروحین و پیروی مقدمۂ کانپور " مرسل خدمت شریف ہیں - اس سے قبل ۲۵ - روپیہ روانہ کیا تھا - ملتعاقب انشاء اللہ اور رقم بھی پہنچتی جائے گی -

مسجد فتح پور سیکری

قابل توجہ جمیع جرائد اسلامیہ

ایک زمانہ تھا کہ جلال الدین محمد اکبر شاہ کے وقت میں مسجد و مزار فتحپور سیکری کی وہ قدر و منزلت تھی کہ بلا وضو کے کوئی اندر جا نہیں سکتا تھا - اس گئے گذرے زمانہ میں بھی مسجد و مزار حضرت شیخ سلیم چشتی کی زیارت کی غرض سے جو صاحب تشریف لاتے تھے ' بیرون دروازہ جوتا اوتار کر اندر زیارت کرنے جاتے تھے - یہ مزار و مسجد اوقاف میں داخل ہے - اسکے اہتمام کے لیے سجادہ نشین متولی ہیں ' اور انتظام کی نگرانی وغیرہ کے لیے مسلمان پبلک کے انتخاب سے تین ممبر مقرر ہوتے ہیں - لیکن کچھہ عرصے سے ایک عجیب کارروائی یہاں کے حکام نے یہ کی ہے کہ مزار اور مسجد کے دروازے پر حسب ذیل نوٹس لگا دیا ہے :-

" جو اشخاص حضرت شیخ سلیم چشتی کے مزار اور فتحپور سیکری کی مسجد میں جاویں ' چاہیے کہ ویسی ہی تعظیم کریں ' جیسی کہ اپنی متبرک عمارت میں جاتے وقت کرتے ہیں ' یعنی انگریز صاحبان اپنی ٹوپی ' اور ہندوستانی صاحبان اپنے جوتے اوتار لیا کریں - مگر مسجد کے احاطہ میں اور زمین مسجد اور مقبرہ کے باہر اس پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

دستخط - جی - آر - ڈ - پیور - ای - سی - اس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

اس اعلان کا نتیجہ یہ ہے کہ مزار کے اندر تمام انگریز جوتا پہنے جاتے ہیں ' اور مسجد میں تو جوتا اور ٹوپی ' دونوں پہنے ہوے ! خدا را اسطرف اسلامی اخبارات اور پیشوایان ملت توجہ کریں کہ نہایت سخت دینی بے حرمتی ہے -

(از جناب سید محمد صدر صاحب عالم گیلانی)

حادثہ کانپور کے بے چین کردینے والے واقعات اخبارات میں پڑھ کر دل پاش پاش ہوگیا - اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے اس رات دن کی ذلت اور مصیبت کی زندگانی سے ہم جملہ مسلمانوں کو نجات دے - آمین - کل بعد نماز جمعہ مصیبت زدوں کے امدادی فنڈ کے لیے کوشش کی گئی - با وجودیکہ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے مگر پھر بھی جملہ حاضرین مجلس نے اخوت اسلامی کا ثبوت دیا - چنانچہ مبلغ ۳۲ - روپیہ ۱ - آ ۰ وصول ہوے - جو بذریعہ منی آرڈر معرفت حافظ چراغ الدین امام مسجد صاحب روانہ کیے گئے -

(جناب ارمان صاحب بریلوی از شاهجہانپور)

یہ فہرست اوس چندے کی ہے ' جو عید الفطر کے دوسرے روز بریلی میں شاہ آباد محلہ سے اعانت ورثاء شہداء و مجروحین کانپور کے لیے وصول ہوا - موعودہ رقم کی مقدار تو زیادہ ہے مگر جو کچھہ وصول ہوگیا تھا ' وہ ۸۲ - روپیہ ڈھائی آنہ کی رقم ہے - بعد وضع موازی ۱۲ - آنہ فیس منی آرڈر ' و ۲ - پیسہ لفافہ کے ' بقیہ ۷۱ - روپیہ ۶ - آنہ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں -

(فہرست بعد میں شائع کی جائیگی کہ بہت طویل ہے - آپ مطمئن رہیں - الہلال)

[1

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هو رها هے - سردی مٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ هے - تکلیف دمہ سے پریشان هوتے هیں اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتی هے - دیکھیے! آپ ارسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ بھنگ - بلادونا ' پوٹاسیم ' اوڈائڈ دیکر بندتی هے - اسلیے فائدہ هونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی هوئی - دمہ کی دوا انمول جوهر هے - یہ صرف همارے هی بات نہیں هے - بلکہ هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکراسکے مداح هیں - آپکے بہت کچھ خرچ کیا هوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان هی کیا هے ' پوری حالتوں کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی هے - قیمت ۲ روپیہ ۷ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[3

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں هے بنابریں هم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربہ سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موهنی کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی هے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لا جواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید هے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتی هے نہ تو سردی سے جمتا هے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

دعوے کے ساتھ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں چہرہ سرخ بھی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی هو گئی هوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی هے' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی هے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھ پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نہ چاهتا هو کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هو جاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی هے

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۷۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[24

یونانی فارمیسی کی نایاب دوائیں

حب حیات یہ دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنھوں نے ایام شباب میں بدپرهیزی کے وجہ سے کسی مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وہ مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نہایت مفید هے نہ عمر اور موسم کی قید هے عورتوں کے لیے بھی از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتی هے اور فائدہ دائمی هوتا هے - قیمت فی شیشی چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانہ میں نوے فی صدی اس مرض موذی میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یہ گولیاں عجیب الاثر هیں - خونی هو یا بادی هو' نئی هو یا پرانی سب کو جڑ سے کھو دیتی هے' اور خالص نباتی اجزا سے تیار کیگئی هے - پندرہ دن کے استعمال میں بالکل زائل هوجاتی هے -

قیمت فی ڈبہ ۳ روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معدہ ' جگر' اور تمام اندرونی اور عام نقاهت جسمانی کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نہایت موثر - اور تبخیر معدہ کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکی تصدیق کرچکے هیں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں هے - قیمت فی ڈبہ ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورہ بالا ادویہ زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں

پرچہ ترکیب همراہ ادویہ - قیمت پیشگی - یا وی - پی بشرطیکہ چوتھائی قیمت پیشگی آے - اخبار کا حوالہ ضرور دیں - فرمایش اس پتہ سے هوں :

منیجر یونانی فارمیسی گول بنگلہ افضل گنج - حیدرآباد دکن

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مر جایا کرتے هیں اسکا بڑا سبب یہ بھی هے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے هیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی هے - همنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کرچکے هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں اور

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب سید عبد اللہ شاہ صاحب - هائی اسکول پشاور	٠	٠	۲
جناب ایس - اے - جبار صاحب ٹانگڈونگی	٠	٠	۱۷
بذریعہ جناب سید مہدی حسن صاحب معتمد انجمن مسلم فرنڈس - هزاری باغ	٠	٠	۵٠
جناب محمد رفیق صاحب میدرکتها	٠	٠	۱٠
بذریعہ ایک بزرگ جنکا نام پڑھا نہیں گیا	٠	۱۴	۸۳
جناب محمد ابراهیم صاحب دارجلنگ	٠	٠	۴
جناب ابو تراب مولوی عبد الرحمان صاحب گیلانوی	٠	٠	۱۳
بذریعہ جناب محمد قطب الدین صاحب سدی پیٹھ	٠	٠	٦
جناب غلام غوث صاحب ناندیڑ	٠	۲	۷
جناب محمد سید بن علی صاحب حیدر آباد دکن	٠	٦	۸
جناب ایس - ایم - پیارے صاحب مخدوم پور گیا	٠	٠	۹
جناب عبد الرزاق صاحب از نواده - گیا	٠	۱۵	
جناب منشی عبد المجید صاحب نارائل ڈانگه	٠	٠	۷
جناب حکیم عبد الحی صاحب بانکی پور	٠	۸	۲
بذریعہ جناب سید محمد یحیی صاحب ریاست مرزاپور	٠	٠	۸

(به تفصیل ذیل)

جناب بابو اخیر احمد صاحب ۱ روپیہ - جناب بابو ارشاد علی صاحب ۱ روپیہ - جناب مرزا مظفر علی بیگ صاحب ۲ روپیہ ۳ آنہ - جناب مبارک علی صاحب ۱ روپیہ - جناب عثمان علی صاحب ۱ روپیہ - جناب مظہر علی صاحب ۲ آنہ - جناب بابو بشیر احمد صاحب ۸ آنہ - جناب گلشن صاحب ۱ آنہ - جناب محمد حسین صحب ۱ روپیہ ۱ آنہ -

	پائی	آنہ	روپیہ
بذریعہ جناب عبد الصمد صاحب	٠	٦	۷۱
میزان	٠	۱٠	۴۸۳
سابق	٦	۳	۹٠۷
میزان کل	٦	۱۳	۱۳۹٠

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۱۳)

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب عزیز محمد خانصاحب - پربھنی دکن -	٠	٠	۴
جناب ابراهیم سلیمان حسین صاحب گنگڈرکی برهما -	٠	٠	۵٠
ایک بزرگ جنکا نام صاف پڑھا نہیں گیا -	٠	٠	۱٠
جناب حکیم عبد الحی صاحب - بانکی پور -	٠	۸	۲
جناب مولوی محمد عبد الودود صاحب - برہلی	٠	۷	۷٦
جناب فضل احمد صاحب - فاتح پور - بارہ بنکی	٠	۸	۲
[illegible] کانپور بذریعہ اس - ایم قاسم صاحب	٠	٠	٦۵
جناب شیخ امین الدین صاحب - میونسپل کمشنر قصور	٠	٠	۵۴
بذریعہ جناب نصر الرحمن خانصاحب محرر چوکاری پیمبرپور	٠	۱	۳۲
بذریعہ جناب قاضی فیض محمد صاحب - گوگا راجپوتانه	٠	٠	۹۳

(به تفصیل ذیل)

	پائی	آنہ	روپیہ
جماعت میوہ فروشان	٠	٠	٠٠
جناب محمد سلیمان صاحب	٠	٠	۳
جناب میر فیض علی صاحب	٠	٠	۲۵
جناب میر سرفراز علی صاحب	٠	٠	۱
جناب مولوی محمد ابراهیم صاحب	٠	٠	۵
معرفت جناب مولوی علی محمد صاحب	٠	٠	٦٠
میزان	٠	٠	۹۴
فیس منی آڈر	٠	٠	۱
میزان	٠	۸	۳۸۹
سابق	٠	۱٠	۹۲۳۴
میزان کل	٠	۲	۹۶۲۴

هذا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم یوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دینی و علمی مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

ماہ شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۹۳ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الہلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قرآن حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرے ' جن کی وجه سے موجودہ طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابۂ و تابعین کی ترویج ' آثار سلف کی تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھی هوگا - تا هم یه امور ضمنی هونگے ' اور اصل سعی یه هوگی که رسالے کے هر باب میں قرآن حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگی ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کی جائیگی - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کی تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قرآن کریم کی تنزیل و ترتیب و اشاعت کی تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھی وهی موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے که عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقی الا بالله - علیه توکلت و الیه انیب - پته : نمبر (۱۴) مکلاؤڈ اسٹریٹ کلکته

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
ابو الکلام آزاد الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۴ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ - شوال ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 1, 1913.

[9]   ...   80 [10

حیرت انگیز ... الآزاد

جو ابوحنیفہ یلم کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خاں بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۰ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور طبع جانفزا رقم کا نتیجہ اور اپنی طرز میں جدت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ انتظار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلیو پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے - خیالات آزاد ۱ روپیہ ۳ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

سید اختر حسن نمبر ۹۲ تالتلا لین - کلکتہ

CALCUTTA

الہلال کی شش ماہی مجلدات بجائے آٹھ روپیہ ... روپیہ

الہلال کی دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں - (منیجر)

[8] ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار صفائی ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ:

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ - دہلی

[5]

1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ

3 — چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جوڑ پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ

4 — چاندی کی لیڈی واچ یا ہاتھ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھ روپیہ

5 — چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ

6 — پٹنمق راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ

7 — کرو والزر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت عام ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگاتے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی ...

المشتہر:— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, Macleod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۱٤ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ - شوال ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, October 1, 1913.

فہرس

تصاویر

شذرات

مسلم گزٹ لکھنؤ

(انکشاف حقیقت)

(۱)

" مسلم گزٹ " کے معاملات کی نسبت سب سے پہلے میں نے ۲۴ - ویں رمضان المبارک کی اشاعت میں ایک مختصر نوٹ لکھا تھا اور مالک مسلم گزٹ سے دریافت کیا تھا کہ مولوی سید وحید الدین صاحب سلیم کی علحدگی کے متعلق جو واقعہ سننے میں آیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں ؟

اسکے بعد مسلم گزٹ کا ایک پرچہ آیا جسکے پہلے صفحہ پر مولوی صاحب کی علحدگی کی خبر اور انکی پرجوش خدمات کا اعتراف تھا اور سب سے آخری صفحہ پر اشتہارات کے اندر چھپا ہوا اعتذار و عذر طلبی کے متعلق بھی ایک نوٹ تھا ' جس میں لکھا تھا کہ مسلم گزٹ میں بعض مضامین قابل اعتراض نکل گئے ' انکے متعلق افسوس اور آیندہ کیلیے احتیاط -

میں منتظر رہا کہ میر جان صاحب یا تو خود مسلم گزٹ میں میرے سوال کا جواب دیں گے ' یا پھر کسی خاص خط کے ذریعہ حالات سے مطلع کرینگے ' لیکن اس وقت تک کہ درمیان میں چار نمبر الہلال کے نکل چکے ہیں ' انہوں نے نہ تو اخبار میں کچھہ لکھا اور نہ بذریعہ خط کے جواب دیا -

تاہم اب اسکی ضرورت بھی نہ رہی - صوبجات متحدہ کی کونسل کے گذشتہ اجلاس میں انریبل سید رضا علی نے جو سوالات کیے تھے ' انمیں ایک سوال مسلم گزٹ کے متعلق بھی تھا - سرکاری جواب نے میر جان صاحب کو جواب کی زحمت سے بچا لیا ہے

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس دلي پرچه نه پهنچے' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ايک يا دو ماه کے لئے پته کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرليں' اور اگر تين يا تين ماه سے زياده عرصه کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکهيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري کے نمبر اور نيز خط کے نمبر کا حواله ضرور ديں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام' پورا پته' رقم' اور نمبر خريداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کريں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعميلي کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا (منيجر)

دهلي ميں غدر

[۳۹]

سے پہلے تيموري تاجدار اور اسکے خاندان کي کيا شان تهي - اور غدر کے بعد کيا هو گئي - پهولوں کي سيج پر سونے والي شهزاديان ظلم و ستم کے کانٹوں پر کيونکر سوئيں - آنکے معصوم بچوں نے کس کس کے طمانچے کهائے بهادر شاه غازي اور انکے بال بچوں پر کيسي کيسي بپتائيں پڑيں - شهنشاه هند کے بيٹوں اور نواسوں نے دهلي کے بازاروں ميں کسطرح بهيک مانگي - اسکے سچے اور چشم ديد نمے مضامين خواجه حسن نظامي ميں بکثرت جمع کيے گئے هيں - يه مجموعه ڈهائي سو صفحه کا هے - جسميں مضامين غدر کے علاوه اور بهي بہت سے دلچسپ مضمون خواجه حسن نظامي کے هيں - قيمت صرف ايک روپيه -

اگر هندوستان ميں انگريزی چراغ گل هو جائے

خدا نخواسته حکومت کا نهيں بلکه انگريزوں کي پهيلائي هوئي نئي روشن کا چراغ اگر گل هوجائے اور اهل هند اپنے قديمي تمدن اور پراني روشني کے اصول کو اختيار کر ليں تو اسوقت نئي روشني کي بولتي هوئي تاريخ لسان العصر اکبر اله آبادي کے کلام ميں جوں کي توں مل جائيگي - کليات اکبر کا يه لا جواب مجموعه دو حصوں ميں همارے هاں موجود هے - قيمت تين روپيه آٹهه آنے -

محدث گنگوهي کي گرفتاري

عارف و فاضل حضرت مولانا رشيد احمد محدث گنگوهي رحمة الله عليه غدر کے زمانه ميں کيونکر گرفتار هوئے اور آنپر کيا کيا گزري سکا ذکر انکي نئي سوانح عمري ميں هے - يه کتاب نهيں هے حقائق و معارف کا عظيم الشان خزانه هے - با تصوير دونوں حصے مع محصول ۲ روپيه آٹهه آنه - اسرار مخفي بهيد - ۴ آنه ترکي فتح کي پيشين گوئياں قيمت دو پيسه - دل کي مراد قيمت ۱۰ آنه - سول کي عيدي قيمت ۲ آنه يه سب کتابيں هر کن حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائيے -

مولانا ابو الکلام ايڈيٹر الهلال

کي لکهي هوئي اردو زبان ميں سرمد شهيد کي پهلي سوانحعمري جسکي نسبت خواجه حسن نظامي صاحب کي رائے هے که با عتبار ظاهر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئي جمع نهيں کرسکتا اور باعتبار معاني يهه سرمد کي زندگي و موت کي بحث هي نهيں معلوم هوتي بلکه مقامات درويشي کا ايک مسئله اور البيلا خطبه نظر آتا هے - قيمت صرف ڈهائي آنے -

انيسوا لے انقلابات

ے معلوم کرنيکا شوق هو تو حکيم جاماسپ کي ناياب کتاب جاماسپ نامه کا ترجمه منگا کر ديکهيے جو ملا محمد الواحدي ايڈيٹر نظام المشائخ نے نهايت فصيح اور سليس اردو ميں کيا هے - پانچهزار برس پهلے اسميں بحساب نجوم و جفر آجتک کي بابت جسقدر پيشينگوئياں لکهي گئي تهيں وه سب هو بهو پوري اتريں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکه کربلا - خاندان تيموريه کا عروج و زوال وغيره وغيره قيمت ڈهائي آنے -

پته

رساله نظام المشائخ درويش پريس دهلي

[۳۶]

خضاب سيه تاب

همارا دعوی هے که جتنے خضاب اسوقت تک ايجاد هوے هيں' اُن سب سے خضاب سيه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کيا جائيگا هم قبول کرينگے - دوسرے خضابوں سے بال بهورے يا سرخي مائل هوتے هيں - خضاب سيه تاب بالوں کو سياه بهونرا کرديتا هے - دوسرے خضاب مقدار ميں کم هوتے هيں - خضاب سيه تاب اسي قيمت ميں اسقدر ديا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي هے - خضاب سيه تاب ميں دلپسند خوشبو هے - دوسرے خضابوں کي اکثر دو شيشياں ديکهنے ميں آتي هيں' اور دونوں ميں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے - خضاب سيه تاب کي ايک شيشي هوگي' اور صرف ايک مرتبه لگايا جائيگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ايک روز ميں پهيکا پڑجاتا هے' اور قيام کم کرتا هے - خضاب سيه تاب کا رنگ روز بڑهتا جاتا هے' اور دو چند قيام کرتا هے - بلکه پهيکا پڑتا هي نهيں - کهونٹياں بهي زياده دنوں ميں ظاهر هوتي هيں دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هيں - خضاب سيه تاب سے بال نرم اور کلهان هوجاتے هيں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائيگا که اسوقت تک ايسا خضاب نهيں ايجاد هوا - يه خضاب بطور تيل کے برش يا کسي اور چيز سے بالوں پر لگايا جاتا هے - نه باندهنے کي ضرورت نه دهونيکي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آيا - قيمت في شيشي ايک روپيه زياده کے خريداروں سے رعايت هوگي - محصول ڈاک بذمه خريدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سيه تاب کٹره دل سنگه - امرتسر

تو جواب ملا :

" سوال میں اصلي واقعات نہیں بیان ہوے گئے - مسلم گزٹ کے مالک و پبلیشر نے جس تحریري بیان کے ذریعہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ بتایا کہ ہے کن وجوہ کي بنا پر ایڈیٹر علحدہ کیا گیا؟ اسکے انگریزي ترجمہ کي ایک نقل میز پر موجود ہے "

(مالک مسلم گزٹ کا تحریري بیان)

بوجہ رفات اپنے خسر کے میں گذشتہ دوماہ یعني جون و جولائي میں فرخ آباد میں تھا - ان دوماہ کي اندر عموماً اور خصوصاً ۱۹ - جولائي کے مسلم گزٹ کي اشاعت کا لہجہ معاملات مسجد کانپور کے متعلق بوجہ مولوي وحید الدین سلیم اڈیٹر مسلم گزٹ کي خود رائي اور ضد کے قابل اعتراض تھا - اسکے لیے مجھے انتہا درجہ کا افسوس ہے - بوجہ اڈیٹر کے اپني خود رائي پر قایم رہنے کے مجھے اندیشہ ہے کہ با وجود میري موجودگي اور میرے سخت اقتدار کے' انکو خود رائي سے روک نہیں سکونگا ' اور ایسي حالت میں انکے تمام غیر معتدل رجحان کي ذمہ داري میرے سر عاید ہوجائیگي - اس وجہ سے ' اور نیز انہوں نے جو قابل اعتراض رویہ اختیار کیا ہے بطور اسکي سزا کے' آپکي تجویز کے مطابق مولوي وحید الدین سلیم کو اڈیٹري سے برخاست کرتا ہوں - میں مسلم گزٹ کي آیندہ اشاعت میں ان قابل اعتراض مضامین کي اشاعت پر افسوس ظاہر کرونگا -

دستخط : میر جان مالک و پبلیشر مسلم گزٹ

حادثۂ کانپور

تصحیح و تصدیق

حادثۂ کانپور میں شہدا کي تعداد کے متعلق ابتداءاً واقعہ ہي سے پبلک میں تشویش و اضطراب پیدا ہوا اور وہ بدستور قائم ہے - لوگ عقلاً بھي اس امر کے سمجھنے سے اپنے دماغ کو عاجز پاتے ہیں کہ پانچ سو سے زاید کارتوسوں کا جنگي اسراف صرف تیرہ چودہ انسانوں کي لاشوں ھي کو تڑپا سکا ؟

اسی سلسلے میں ایک مراسلۂ روزانہ معاصر زمیندار لاہور میں شائع ہوئي تھي جس کے نیچے ایک ہندو زمیندار (رام ناتھ رستوي) کے دستخط تھے - یہ مراسلۂ الہلال نمبر (۱۲) میں بھي نقل کي گئي ہے

اس چھٹي میں نامہ نگار نے جو واقعہ بیان کیے ہیں :

(۱) " ہم نے اپني آنکھوں سے دیکھا کہ جاے وقوعہ کے علاوہ شہر میں جہاں کہیں مسلمان نظر پڑے' بندوقوں کے فیر سے ہلاک کردیے گئے "

(۲) " کوئي ڈیڑھ سو لاشیں بوروں میں بند کرکے دریا میں ڈالدي گئیں "

ہم ان دونوں حصوں کي مزید تحقیق میں برابر مصروف رہے اور اب اپني راے اس چٹھي کي نسبت شائع کرتے ہیں -

پہلا واقعہ جن لفظوں میں بیان کیا گیا ہے ' ضرور ہے کہ انکي تصحیح کردي جاے - جن معاصرین نے اس چٹھي کو شائع کیا ہے انکا بھي فرض ہے کہ اسکي طرف متوجہ ہوں - بظاہر الفاظ مندرجہ صدر سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ۳ - اگست کو مچھلي بازار کے علاوہ تمام شہر کانپور میں بھي جہاں جہاں مسلمان پائے گئے' پولیس نے انہیں قتل کر ڈالا' حالانکہ یہ امر عقلاً بعید اور خلاف واقعہ ہے - اگر ایسا ہوا ہوتا تو آج کانپور میں سیکڑوں گھروں سے اپنے اعزا و اقارب کي مفقود الخبري کي صدائیں بلند ہوتیں اور اس حادثے کے بعد یکایک کانپور کي آبادي گھٹ جاتي - حالانکہ اسکے بعد ہزاروں مسلمان بدستور کانپور میں نظر آے اور بہت سے محلے ہونگے جہاں سرے سے کوئي حادثہ ہوا ھي نہ ہوگا -

پس اصل یہ ہے کہ صاحب مراسلہ نے اپنے مطالب کیلیے صحیح الفاظ نہیں پاے - " جہاں کہیں " سے اسکا مقصود یہ نہوگا کہ تمام شہر میں " جہاں کہیں " پاے گئے ہلاک کردیے گئے ' بلکہ مطلب صرف یہ ہے کہ حادثہ ' مچھلي بازار کي مسجد ھي تک محدود نہ رہا ' اسکے علاوہ بھي دیگر مقامات میں مسلمانوں پر حملہ کیا گیا - چنانچہ اسکي تصدیق دیگر وقائع نگاروں کے بیانات اور اطراف مچھلي بازار کے آثار و علائم سے بخوبي ہوچکي ہے ' اور ہم نے ذاتي طور پر بھي جس قدر تحقیق کیا ' اس خیال کیلیے قوي وسائل و ذرائع موجود پاے -

دوسرے واقعہ میں ڈیڑھ سو لاشوں کا دریا میں پھینکا جانا بیان کیا گیا ہے - اس بیان میں مراسلہ نگار منفرد نہیں بلکہ شہر کي عام افواہ بھي ابتداء حادثہ سے یہي ہے ' اور ہر شخص جو اس واقعہ میں مدعا علیہ کي حیثیت نہ رکھتا ہو ' اس امر کے ماننے پر مجبور ہوگا کہ جو تعداد شہداء حادثہ کي بیان کي گئي ہے ' وہ اپنے دیگر متعلقہ واقعات کے ساتھہ کسي طرح بھي سمجھہ میں نہیں آتي -

اب رہا بوریوں میں بند کرکے دریا میں ڈالا جانا ' تو قطع نظر اسکے دیگر وسائل علم کے ' یہ فرض در اصل پولیس کا ہے کہ وہ بتلاے کہ اگر بوریوں میں بند کرکے دریا میں نہیں ڈالا گیا ہے ' تو پھر پانچ سو سے زائد کارتوسوں کے نشانے کہاں غائب ہوگئے ؟

چٹھي کے اس حصے کي نسبت بھي ہم نے تحقیق کیا اور بہت قابل غور مواد اسکے متعلق ہمارے سامنے موجود ہے - لیکن چونکہ اب حادثہ کانپور کے متعلق ہر بات مقدمۂ زیر عدالت کا راز بنگئي ہے ' اسلیے ہم اس وقت انہیں ظاہر نہیں کرینگے - ممکن ہے کہ اس سے ہمارے مقدمات کو نقصان پہنچے -

رفتار سیاست

دولۃ علیہ و بلغاریا

حوادث و انقلابات کي نسبت پیشینگوئي کرنا حقیقت یہ ہے کہ سطح ادراک بشري سے مافوق امر ہے : لا تدري نفس ما ذا تکسب غدا (۳۱ : ۳۷) کل تک بلگیریا جو سر خیل فتنہ گران بلقان اور اشد اعداے اسلام تھا ' کون کہہ سکتا تھا کہ اس درجہ مجبور ہو جاے گا کہ آستانۂ باب عالي پر عاجزانہ سر جھکا دیگا ' جسپر وہ گو ایک بار جھک چکا تھا مگر اب اسے عار تھا ؟

۲۳ - ستمبر تک ریوٹر کا بیان تھا کہ امور ثانیہ پر ترکي اور بلگیریا میں اختلاف باقي ہے اور دستخط نہیں ہو سکے ' بلکہ ۲۶ - کا تار تھا کہ بیقاعدہ ترکي فوج تھریس میں دیہاتوں کو جلا رہي ہے ' اور دو ہزار پناہ گیر دیدي غاچ آپہنچے ہیں - آخر کامل ایک ہفتہ کي خاموشي کے بعد ۲۹ - ستمبر کو اوسنے سنایا کہ صلح نامے پر فریقین کے دستخط ہوگئے ' اور پھر ۳۰ - کو اوسنے وہ خبر سنائي ' جو یقیناً اوسکو سنائي پسند نہ تھي ' یعني " بلگیریا نے ترکوں کے اکثر مطالبات قبول کرلیے ' تمام قدیم و جدید مقبوضات بلگیریا میں مسلمانوں کے وہي حقوق تسلیم کیے گئے جو طوائف نصرانیہ کو ترکوں نے اپني بے تعصبي سے اپني حکومت میں دے رکھے ہیں " اس خبر کے جزء ثاني متعلق حقوق اسلامیہ کو ریوٹر نے ایک

اور ہر شخص کا جو اصول اور صداقت کو انسانوں سے زیادہ دوست رکھتا ہو' فرض ہے کہ اسکی حقیقت کے انکشاف سے اعراض نہ کرے -

یہ سوال کسی شخص کو ایڈیٹری سے برطرف کردینے کا نہیں ہے - ہر شخص جو کسی شخص کو اپنی اعانت کیلیے رکھتا ہے' حق رکھتا ہے کہ جب چاہے علحدہ بھی کردے - یہ سوال مولوی سید وحید الدین صاحب کی ذات خاص کا بھی نہیں ہے - اگر کسی وجہ سے وہ علحدہ کردیے گئے یا ہوگئے ' تو اسکا اثر مسلم گزٹ پر کیا ہوسکتا ہے ؟ یا اُن باتوں پر کیا ہوسکتا ہے جنکی وجہ سے لوگ مسلم گزٹ کو پسند کرتے یا برا سمجھتے تھے ؟ اس طرح کے تغیرات ہمیشہ ظہور میں ہوا کرتے ہیں' اور اگر کوئی کام نیک اور اچھا ہے ' تو اسکی زندگی کسی شخص کی موجودگی یا عدم موجودگی پر موقوف نہیں - مولوی صاحب جب مسلم گزٹ کے دفتر میں آئے ہیں تو اُن خیالات کو لیکر نہیں آئے تھے جنکی وجہ سے مسلم گزٹ کو شہرت ہوگئی - انکو مسلم لیگ کی مخالفت کا بالکل خیال نہ تھا - نہ تو وہ سیاسی مباحث سے دلچسپی رکھتے تھے اور نہ مسلمانوں کی پولیٹکل روش کے متعلق کوئی انقلابی خیال انکے پیش نظر تھا -

تاہم مسلم گزٹ نکلا تو حالات جمع ہوے اور اس کے صفحات پر سے اصلاح و تغیر کی صدا بلند ہوئی - مسلم لیگ ' علی گڈہ پارٹی ' اور ہز ہائینس سر آغا خاں کے متعلق اس نے مخالفت و نکتہ چینی شروع کردی' اور مسلم لیگ کے اس تغیر میں پورا حصہ لیا ' جسکی وجہ سے اسکو اپنا نظام بدلنا پڑا -

پس اسی طرح اب اگر وہ مسلم گزٹ سے علحدہ کردیے گئے تو اور لوگ مسلم گزٹ کے کام کو قائم رکھہ سکتے ہیں اور آزادی کی تحریک میں زندگی ہے تو وہ خود اپنا سامان کرلے گی - کوئی اہل قلم یا کوئی ایڈیٹر کب تک اسکے جسم کے ڈھانچے کو تھامے رہیگا ؟

یہ سب سچ ہے اور ایک ایسی کھلی ہوئی بات ہے جس کو ہر شخص تسلیم کرلے گا ' مگر اصلی سوالات یہ نہیں ہیں - یہ تغیر اگر اُن اسباب و مصالح کے ماتحت ہوا ہوتا جو ہمیشہ کاروباری دفاتر میں ہوا کرتے ہیں' تو گو ناواقفیت سے بعض اسادہ خریداران مسلم گزٹ اسپر معترض ہوتے ' مگر عقل و فہم رکھنے والے لوگوں کو کوئی وجہ اعتراض کی نہ تھی - مگر مشکل یہ ہے کہ :

دوست نے خاطر دشمن سے کیا مجھکو ہلاک
رنج یہ ہے کہ وہ کم حوصلہ نازاں ہوگا

یہ واقعہ کچھہ ایسے حالات کے ساتھہ وقوع میں آیا ہے جس نے مسلمانوں کے موجودہ ادعاء اصول پرستی و حریت پسندی کے عین دور عروج میں " اصول " کی سب سے بڑی توہین کی ہے ' اور اٰیندہ کیلیے استبداد حکام ' و ضعف راے ' و تزلزل اقدام ' و عدم ثبات کار و اصول و فکر کی ایک ایسی مثال مشئوم و نظیر منحوس قائم کردی ہے ' جس نے ہمیشہ کیلیے پریس کی اندرونی آزادی عمل کو خاک میں ملا دیا ' اور اُن مہلک نقصانات سے کہیں زیادہ نقصان ہندوستانی پریس کو پہنچایا ' جو پریس ایکٹ کا حربۂ بے امان پہنچا رہا ہے -

پریس ایکٹ کے بموجب پریس سے ضمانت لی جا سکتی ہے ' پچھلی ضمانت ضبط کی جا سکتی ہے - پرچے ضبط کرلیے جاسکتے ہیں ' انتہائی صورت ہو تو پریس کا تمام سامان بھی ضبط ہوجا سکتا ہے - تاہم یہ تمام زنجیریں ہمارے خارجی اعمال و قوی کے گرد لپٹتی ہیں اور گو اُنکی آہنی بندش ہم کو گھر سے باہر نکلنے سے مقید کردے ' لیکن اپنے گھر کے اندر ' اپنے دفتر کی میز

کے سامنے ' اپنے قلمدان سے کام لیتے ہوے ' ہم بالکل آزاد ہیں - لیکن مسلم گزٹ کا ضعیف القلب مالک اسپر قانع نہیں - وہ چاہتا ہے کہ ہمارے اندرونی نظم و نسق کی آزادی بھی ہم سے چھین لی جاے ' اور جبکہ ہمارے دفاتر کے دروازے سی - آئی - ڈی کے غیر مؤثر احتساب کا جولا نگاہ بنے ہوے ہیں ' تو ہمارے کاروبار کی میز کے سامنے بھی ایک سخت مؤثر مداخلت کا پہرہ بٹھا دے !!

اُس نے حکام کی اندرونی اور غیر باقاعدہ مداخلت کی سعی کو اپنے ضعف قلبی کے ہاتھوں کامیاب کردیا اور اسطرح ہمیشہ کیلیے ایک نیا حربہ خود ڈھالکر پریس کے حریفوں کو دیدیا - یہ حربہ سب سے زیادہ مہلک ہے - یہ مسلم گزٹ کی اُسی بھٹی میں ڈھالا گیا ہے ' جہاں کبھی آزادی راے اور حریت فکر کی خون آشام تلواریں ڈھالی جاتی تھیں - ایک عجیب تمسخر انگیز ادعا کے ساتھہ اب تک مسلم گزٹ کی دیوار پر اس " تیغ حریت " کا اشتہار بدستور رہنے دیا گیا ہے اور اس طرح ہمیں یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ہی سانچے میں سے غلامی و تعبد اور حریت و صداقت ' دونوں کیلیے آلات ڈھل کر نکل سکتے ہیں ! اولٰئک الذین اشتروا الضلالۃ بالہدی ' فما ربحت تجارتہم و ما کانوا مہتدین !

اصل واقعہ کے انکشاف سے یہ تمام امور پوری طرح واضح ہو گئے ہیں -

مجھے جس واقعہ کی اطلاع ملی تھی ' پہلے اسے دھرا لیجیے :

" ڈپٹی کمشنر صاحب نے مالک مسلم گزٹ کو بلا کر کہا کہ وہ مولوی سید سلیم صاحب کو ایڈیٹری سے علحدہ کردیں' نیز وہ لکھنو سے چلے جائیں ' ورنہ وہ مجبور ہونگے کہ مسلم گزٹ پر مقدمہ دائر کریں اور اس طرح مالک مسلم گزٹ بھی مصیبت میں مبتلا ہو -

اسی وقت میر جان صاحب مولوی صاحب کے پاس آے اور انسے کہا کہ آپ فوراً لکھنو سے چلے جائیں - مولوی صاحب اسی وقت پہلی گاڑی میں لکھنو سے روانہ ہوگئے - اس صحبت میں ایک اور صاحب بھی موجود تھے - اس واقعہ کے وہی راوی ہیں "

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مسلم گزٹ کے متعلق ابتداء اشاعت سے حکام شہر کن خیالات میں سرگرم رہے تھے ؟ پچھلی دفعہ جب میں لکھنو میں تھا تو میر جان صاحب اکثر ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس آتے جاتے تھے کیونکہ جس پریس میں مسلم گزٹ چھپتا تھا ' اس نے آیندہ چھاپنے سے انکار کردیا تھا اور قاری عبد الولی مالک آسی پریس سے نیا ڈکلیریشن دلایا گیا تھا -

میر جان صاحب نے مجھہ سے بارہا کہا کہ مسٹر نورس نہایت برہم ہیں اور مسلم گزٹ میں جو کچھہ حادثۂ کانپور کے متعلق لکھا جا رہا ہے ' اس سے انکی آشفتہ مزاجی انتہائی درجہ تک پہنچ گئی ہے -

میں پسند نہیں کرتا کہ پرائیوٹ ملاقاتوں کی گفتگو سے اخبار کی کسی بحث میں کام لوں ' اسلیے اس حصے کو زیادہ تفصیل سے نہیں لکھونگا -

بہر حال اسکے بعد میں مسوری چلا گیا اور واپس ہوتے ہوے راہ ہی میں یہ واقعہ معلوم ہوا کہ مولوی سلیم صاحب الگ کردیے گئے ہیں -

مالک مسلم گزٹ نے تو خاموشی اختیار کرلی لیکن پچھلی کونسل میں جب سوال کیا گیا کہ " کیا یہ سچ ہے کہ ایڈیٹر مسلم گزٹ سے علحدہ کردینے کیلیے مالک پر زور ڈالا گیا اور ایسا کیا گیا ؟ یا عدم تعمیل مقدمہ چلایا جاتا ؟ "
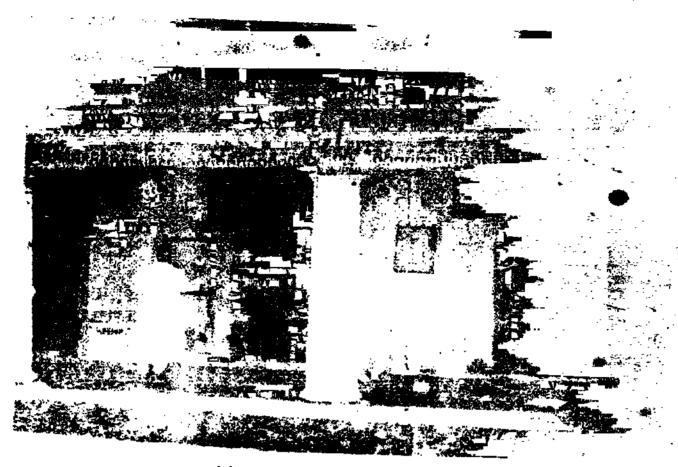
مسجد کانپور کا اندرونی منظر
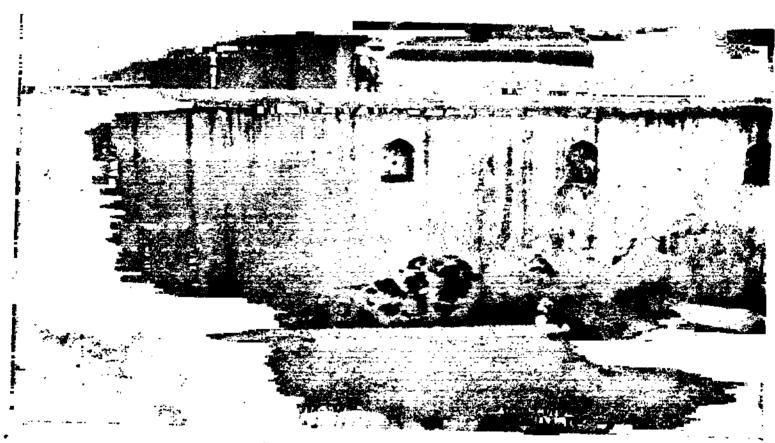
مسجد کانپور کا صحن اور نقوش خونیں!

سامنے صحن کی دیوار ہے - اسپر جو دھبے نظر آرہے ہیں وہ اُن شہدا کے خون کی یادگار ہے
جنکے خوں چکاں اجساد صحن مسجد میں تڑپے - خون کے فوارے نے دور تک
اپنی چھینٹوں کے نشان قائم کردیے ہیں!

عجیب متضرعانہ اور قابل رحم لہجہ میں ادا کیا ہے' یعنی افسوس کہ "صلح نامہ نے قدیم و جدید صوبہاے بلگیریا میں مسلمانوں کو نہایت آزادانہ اور وسیع مراعات عطا کیے' ان مراعات و استحقاقات کا جو مسلمانوں کو ملے ہیں' مقابلۃ وہی درجہ ہوگا جو فرق نصرانیہ کو ترکی میں حاصل ہیں"

اختتام صلح پر فریقین کے طرفسے صدر اعظم اور جنرل ساوف Savoff نے نہایت دوستانہ اور واثقانہ تقریریں کیں' باب عالی کا بیان ہے کہ شرائط صلح یونان کیلیے' شرائط صلح بلگیریا' بعینہ اسلس و بنیاد ہونگے -

ان تمام مناظر صلح میں کوئی منظر ایسا نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ترکی کی روش یونان کے ساتھہ کیا ہوگی ؟ لیکن ریوٹر کا بیان ہے کہ ترکی و بلگیریا کا یہ مصالحانہ اتحاد بلقان کے دور جدید کی تمہید ہے' جس میں یونان کیلیے سخت خطرات درپیش ہیں -

دولۃ علیہ و یونان

ان خطرات کی حقیقت چند ترکی جرائد کے بیانات ہیں جنکو ریوٹر اپنے قیاس کی تائید میں پیش کرتا ہے - چنانچہ ایک ترکی اخبار یونان کو دھمکی دیتا ہے کہ :

" وہ فوراً متنبہ ہو کہ " سالونیکا " اور " ایپیرس " سے اسکو بالاخر نکلنا پڑیگا "

ایک دوسرا ترکی اخبار کہتا ہے :

" یونان اور سرویا ' ترکی بلگیریا کی متحدہ قوت حربیہ کے سامنے بالکل بے حقیقت ہیں ' ترکی اور بلگیریا کا اتحاد یقیناً اسکے اعمال مستقبل کیلیے ضامن ہے "

ان خیالات کی فی الحقیقت کوئی حقیقت ہو یا نہو' لیکن جیسا کہ باب عالی کے طرز بیان سے ظاہر ہے' کم و بیش انہیں شروط مناسبہ پروہ یونان سے بھی صلح کریگا جن پر بلغاریا سے کرچکا ہے' اور یہ بھی ایک واقعہ ہے (جیسا کہ ریوٹر کا بیان ہے) کہ ایشیاء کوچک کی ترکی فوج میں نقل و حرکت پیدا ہو رہی ہے -

یونان خود ان واقعات و حوادث سے مضطرب ہے - شاہ یونان جو تحسین و مدح فرانس سے اپنے اعمال نصرانیہ کے صلہ میں تمغۂ ۲۴ - کا پیام ہے ... ما تھا' مضطربانہ مراجعت کررہا ہے تصدیقی تاریخ پوچھہ رہا ہے میں ترکی فوج بڑے پیمانہ پر "میقات مجلس صلح کی شاہی جہاز شاہ کی سواری کیلیے روانہ ہو' ایشیاء کوچک اپنی اپنی رخصتوں پر سے طلب ہو رہے ہیں' اور پھر سکا بھی تسلی نہیں ہوتی تو اسی تاریخ کو دول کے نام مرافعہ (اپیل) کرتا ہے کہ " للہ دیکھیے غاج کے مسئلہ میں توقف نہ کیجیے کہ ترکی کی بے قاعدہ فوج کے وجود سے مشکلات و خطرات میں افزائش ہو رہی ہے " لیکن اب تک دول کی طرف سے کوئی جواب شائع نہیں ہوا - ۲۷ - کو خود شاہ یونان لندن پہونچ گیا اور یونانی وزیر نے سرادورد گرے سے وزارت خارجیہ میں ملاقات کی -

ترکوں نے تاریخ صلح کے متعلق ۲۸ - کو جواب دیا کہ بلگیریا کیبعد ہی یونان سے معاملہ صلح شروع ہوجاےگا - لیکن بلگیریا و ترکی کے اتحاد نے مشکلات کو خطرناک حد تک پہونچا دیا ہے اور ترکی اخبارات باعلان دیتی غاج ھی کا نہیں بلکہ سالونیکا اور ایپیرس کا بھی مطالبہ کررہے ہیں - ۲۸ - کا بیان ہے کہ مغربی تھریس میں دوسو یونانی قتل کردیے گیے' لیکن عجیب تر یہ کہ قاتلین کا نام مذکور نہیں - ۲۹ - کو شاہ یونان لندن سے یونان جانے کیلیے روانہ ہوگیا -

البانیوں کے مظالم کا بیان حسب معمول مبالغہ آمیز ہے -

ادھر ۲۴ - کا پیغام ہے کہ مقامی لوگوں کے ساتھہ سرویا کی حالت بھی قابل اطمینان نہیں -

خود بلگیریا کا سرکاری اعتراف ہے کہ ۲۲ - ستمبر کو ۶ - ہزار مسلم البانیوں اور سرویا کے دو سوار دستوں کے مابین دو گھنٹے تک جنگ جاری رہی' بالاخر سرویا کی فوج شکست کھاکر رٹچواز Ritchevs کی طرف ہٹ گئی -

پھر ۲ - ستمبر کا تلغراف جو بلگریڈ سے بھیجا گیا ہے ظاہر کرتا ہے کہ ۵۰ ہزار البانی جدید طرز کی بندوقوں اور میکسم توپوں سے آراستہ نہایت کامیابی کے ساتھہ پریزرنڈ Prezrend کی طرف کوچ کر رہے ہیں' جو سرویا کی نئی سرحد ہے - سرویا نئی کمک سرحد کی طرف بھیج رہا ہے' لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ سرویا کی فوج کو انقطاعی حملہ کے لیے طیار ہونے میں ابھی کئی دن درکار ہونگے -

معاملات یہانتک پہونچ چکے ہیں ' لیکن کیا البانیاں اس آسانی سے سرویا کو مٹا دیگا ؟ نہیں بلکہ ایک ہاتھہ فوراً غیب سے ظاہر ہوگا اور حسب دستور واقعات کے صفحہ کو الٹ دیگا - چنانچہ وہ ہاتھہ بلند ہوتا ہوا نظر آرہا ہے جو ہمیشہ مسیحی عدل و انصاف کی اعانت کیلیے بلند ہوتا رہا ہے ' یعنی برطانیہ کا دست مشورہ و تحریک !

لندن سے ۲۷ - کا تار پہونچا ہے کہ برطانیہ ایک مدت سے تحریک کر رہی ہے کہ ایک بین الملی کمیشن تحدید حدود البانیا کیلیے متعین کیا جاے - اسٹریا کے سوا اور حکومتوں نے اسکو منظور کرلیا ہے اور اپنے اپنے طرف سے کمیشن کے ارکان بھی مقرر کردیے - آسٹریا کو عذر تھا کہ اسکو اپنی طرف سے بھیجنے کے لیے کوئی لائق شخص نہیں ملا ' اب اوسکا بیان ہے کہ ایک افسر سے پوچھا گیا ہے' اگر اوس نے منظور کرلیا تو امید ہے کہ وہ شریک ہوسکے گی -

غزوۂ طرابلس

عربی اخبارات تو غزوات و فتوحات طرابلس سے ہمیشہ لبریز رہتے ہیں لیکن دشمنوں کو یقین نہیں آتا - بہرحال انگریزی اخبارات میں طرابلس کا نام ھی آجانا اس بات کی دلیل ہے کہ ابھی تک بہادر و غیور عرب سرفروش راہ اسلام ' اور مصروف دفاع وطن مقدس ہیں -

گذشتہ ہفتہ میں اطالی جنرل کے قتل کی خبر آئی تھی ' اس ہفتہ رومہ سے ۳۰ - ستمبر کی اطلاع ہے کہ :

" اطالی فوج کے ڈویژن نمبر ۴ - نے باغیوں (؟) کی ایک بہت بڑی جماعت کو جو " تل الکازا " Telcaza اور سیدی Sidirafa میں خیمہ زن تھی' ۲۶ - اور ۲۷ - ستمبر کو دو دن کی مقاومت کے بعد سارا نیکا سے نکال دیا ' اطالی فوجوں کا ہزیمت اٹھانا ... لیکن کیا عجیب امر ہے - دلیر تن اطالیوں کے ۴ - سپاہی پیچھے ہٹنے جاتے ہیں مگر اطالیا - نے " حسب دستور " کسی جدید زمین کا اضافہ نہیں ہوتا ؟ "

مغرب اقصی

ہفتہ ماضی میں خبر تھی کہ مراکش رسولی اسپینی فوجوں کو دبا رہا ہے' اس ہفتہ لندن کا ایک تار ۳۰ - ستمبر کو پہونچا ہے کہ میڈرڈ (پایہ تخت اسپین) سے خبر آئی ہے کہ جنرل سلوستر نے ایک سخت معرکہ کے بعد رسولی کو ایک نہایت اہم جنگی موقع سے جسپر وہ قابض تھا' ہٹا دیا ہے ' اس سخت و عظیم معرکہ میں صرف چار اسپینی کام آئے !!

یہ اُن گیارہ لڑکوں کي تصویریں هیں، جو ۱۳ - ستمبر کو کانپور میں رہا کیے گئے - یہ معصوم بچے هیں جنکو مسٹر ٹاٹلر مجسٹریٹ کانپور کے دربار نے بجرم بغاوت گرفتار کیا تھا !!

آخري دن جو چار لڑکے رہا کیے گئے

الهلال

۲۹ شوال ۱۳۳۱ هجری

الهـــلال پـریس کی ضمـانت

ایک نهایت اهم خزینهٔ مدافعت کي تاسیس

مجلس دفاع مطابع و جرائد هند

یعني

انـڈین پـریس ایســو سی ایشــن

INDIAN PRESS ASSOCIATION.

ذوق [illegible] کی افـــزائــش تعزیـــر کے بعد

و اعدو لهم ما استطعتم من قـوة و من رباط الخیل' ترهبون بـه عدوالله و عدوکم' و اخرین من دو نهم لا تعلمونهم' الله یعلمهم - (۸ : ۶۲)

(الهـــلال اور پریس ایکٹ)

الهلال پریس کي ضمانت کے واقعه کو میں برجوہ زیادہ اهمیت دینا نهیں چاهتا تها - اور نه کوئي ایسي غیر معمولي بات سمجهتا تها جس کو بار بار لکها جاے - میں نے همیشه اپنے اُن معاصرین کو نهایت سخت ملامت کي نظروں سے دیکها هے' جو ایسے موقعه پر شکوہ و شکایت کا دفتر کهول دیتے هیں' اپني خدمات اور حسن نیت کا یقین دلاتے هیں' اور باور کرانا چاهتے هیں که با این همه هم وفا دار هیں !

لیکن مجهے انکي سعي لا حاصل پر همیشه افسوس هوتا هے: شکایت وهاں هوني چاهیے جهاں توقع هو - لیکن جبکه اصلیت معلوم اور مشکل لاعلاج' تو پهر کم ازکم اپني استقامت کا وقار تو نه کهوییے !

وہ اپني خو نه بدلیں گے' هم اپني وضع کیوں چهوڑیں ؟
سبـک سر هوکے کیا پوچهیں که هم سے سرگراں کیوں هو؟

بـریت کي سعي عـدالت کے انـدر کي جاتي هے اور اپني وفاداري کا یقین وهاں دلائیے جهاں صرف غیر وفاداري هي جرم هو - لیکن پریس ایکٹ کا دیوتا صرف غذا چاهتا هے - اسکو غذا کی قسم سے بحث نهیں - پهر اختیار غیر محدود' مرافعه کا دروازہ مقفل' اور وفاداري و بے وفائي' امن پسندي و بغاوت' خیر خواهي و بد خواهي' حق گوئي و کذب پسندي' کوئی حالت هو' اسکے بڑهے هوے هاتهه کو روکنے کیلیے کوئي پناہ نهیں : مثله کمثل الکلب' ان تحمل علیه یلهث' او تتـرکه' یلهث - (۷ : ۱۷۵)

(الهـــلال اور دعوة احیاء اسـلامي)

البته یه ضرور تها که الهلال کي حالت عام حالت سے مختلف هے - وہ کوئي سیاسي اخبار نهیں هے بلکه ایک دیني دعوة اصلاح کي تحریک هے' جو مسلمانوں کے اعمال میں مذهبي تبدیلي پیدا کرنا چاهتي هے - اسکا ایڈیٹر بهي صرف یهي ایک دیني حیثیت رکهتا هے' اور مقامي گورنمنٹ اسکي اس حیثیت سے بے خبر نهیں - بلا شبه ملـک کے بعض واقعات و حوادث کے متعلق اسمیں اظهار راے کیا جاتا هے' لیکن وہ بهي محض دیني اور اسلامي نظر سے' اور انهي اصولوں کے ماتحت' جو ایک متبع قران کیلیے اسکے فرائض دینیه میں داخل هیں -

پس الهـلال اور پریس ایکٹ کا سوال بالکل اسلام اور پریس ایکٹ کا سوال هے' اور اگر گورنمنٹ الهـلال کے کاموں پر مطمئن نهیں' تو اسکے صاف معني یه هیں که وہ اُس دنیا کے عظیم الشان مذهب کي تعلیمات کي طرف سے غیر مطمئن اور مشتبه هے' جسکے چالیس کروڑ پیرو اکناف عالم میں موجود هیں' اور ۸۰ - ملین خود برٹش گورنمنٹ کے ماتحت هنـدوستان کے انـدر پهیلے هوے هیں -

الهلال اپنے هر خیال کو خواہ وہ کسي موضوع سے تعلق رکهتا هو' محض اسلامي اصولوں کے ماتحت ظاهر کرتا هے' اور کوئي اواز ایسي بلند نهیں کرتا' جو اسلام کے قانون و دستور العمل' یعني قران کریم سے ماخوذ نهو - اسکے عقیدے میں هر وہ پالیٹکس جو اسلامي تعلیم سے ماخوذ نهیں کفر هے' اور اس نے اپني وفاداري و بغاوت کا سررشته بهي مثل اپنے تمام سررشته هاے عمل کے' اسلام کے مقدس اور الهي احکام کے سپرد کر دیا هے - پس اگر وہ وفا دار اور امن پسند هے' تو وہ نهیں هے بلکه اسلام هے' اور اگر وہ جادۂ وفا داري سے منحرف هے' تو اسکے صاف معني یه هیں که خود مذهب اسلام سرچشمهٔ بغاوت و بد امني هے - پهر اگر الهلال پریس ایکٹ کي دفعات کے تحت میں آسکتا هے' تو هم کو اُس دن کا منتظر رهنا چاهیے جب پریس ایکٹ کي دفعه ۱۲ - کے بموجب " قران کریم " نامي ایک کتاب کا بهي سوال پیدا هوجائیگا' اور برطانوي قوانین کا یه عجیب الخلقت فرزند - اپنے سامنے صرف الهلال کے دار الاشاعت هي کو نهیں' بلکه چالیس کروڑ پیروان قران کو پائیگا جو اسکي هر دفعه کے بموجب مجرم هونگے' اور هر شخص کے هاتهه میں ایک حکم نامه هوگا' جسمیں لکها هوگا که " سات دن کے اندر دو هزار روپیه عدالت میں داخل کردو "

(فتح و شکست)

الهلال پریس کي مقامي گورنمنٹ اس مسئله سے نا واقف نه تهي - یه ایک نیا مسئله تها' جو صرف الهـــلال هي سے تعلق رکهتا تها - اسلیے پریس ایکٹ کي مطلق العنانیوں سے تو نهیں' لیکن الهلال کي اس حیثیت خاص کي بنا پر اسکا سوال عام حالات سے بالکل مختلف تها اور اسي لیے قابل غور هوگیا تها - اسکا مسئله کسي پریس کا مسئله نه تها جهاں اخبـار چهپتا هو' بلکه اسلامي تعلیم کي ایک تحریک دعوت کا سوال تها' اور پبلک دیکهنا چاهتي تهي که گورنمنٹ هنـدوستان کے موجودہ عهد کے ایک هي مذهبي اور اسلامي رسالے کي نسبت کیا کرنا چاهتي هے ؟

الہلال پریس کے قیام کے ساتھہ هي اس عاجز نے اس قدرت الهيه کے حقائق کا نظارہ کیا ' اور گذشته ایک سال تین ماہ کے اندر شاید هي کوئي سات دن ایسے گذرے هوں ' جو اس غیبي نصرت کے نشانات و آیات سے خالي رهے هوں - میں ایک بے سر و سامان ارادہ ' ایک تلخ و ناگوار متاع ' ایک بے پروا و مستغني صدا لیکر آیا تها - عجز و تذلل اور مداهنت و اعتراف جو جلب همدردي و توجه انظار کا سب سے زیادہ موثر نسخه هے ' میرے پاس نه تها ' بلکه اسکي جگه حق پسندي کي تند مزاجي ' اور نهي عن المنکر کي سخت گیري نے میري متاع سخن کے هر حسن کو عیب بنا دیا تها -

پهر یه کیا تها که ایک شش ماهي کے اندر هي حالات منقلب اور نتائج معجز عقول تهے ؟ وہ کون تها جس نے اپنے بندوں کے دلوں کو اپني انگلیوں سے پکڑ کے پهیر دیا ' اور دوستوں کو گرویدہ ' خصومت پسندوں کو دوست ' اور الد الخصام کو کفر کي جگه نفاق پر مجبور کردیا ؟ یه کس عجائب کار کي کرشمه سازي تهي که لوگ پهولوں کے ڈهیر پرے گذر کر اسکي طرف بڑهے ' جسکے هاتهه میں پهولوں کے گلدستے کي دلفریبي نهیں بلکه نوک نشتر کي چمک تهي ؟ اگر یه اُسي کي کارسازي نه تهي تو پهر کون تها ' جس نے ایک مطعون امرا ' مبغوض حکام ' اور مردود ارباب اقتدار و عز و جاہ کي محبت کو هزاروں کے دلوں میں جگه دیدي ' اور جنهوں نے اس سے انکار کیا ' وہ یا تو خاسر و نا مراد هوے ' یا پهر اسي کي سي صدائیں بولکر اپنے لیے بهي جگه ڈهونڈهنے لگے ؟ افسحر هذا ' ام انتم لا تبصرون ؟ (۱۵ : ۵۲) افمن هذا الحدیث تعجبون و یضحکون و لاتبکون ' و انتم سامدون ؟ (۵۴ : ۵۹) و ان في ذالک لایات ' و ما یعقلها الا العالمون (۲۹ : ۴۲)

(اصرار و انکار)

اس عاجز نے گو ارادہ کرلیا تها که واقعهٔ ضمانت کے متعلق اس کے سوا اور کوئي کارروائي بالفعل نهیں کي جائیگي که مطلوبه رقم عدالت کے سپرد کردي جاے ' لیکن الله تعالے کے اس لطف و کرم اور اسکے عباد مخلصین و مومنین صادقین کي محبت فرمائیوں نے چار پانچ دن کے اندر هي اپنے اظہار حسیات مخلصانه و ابرازات عواطف غیورانه سے بالکل مجبور کردیا -

باهر کے احباب و مخلصین کا ابهي ذکر نهیں کرتا - سب سے پہلے اپنے اُن اخوان طریقت کے جوش اخلاص کا شکر گذار هونا چاهیے جنکي تعداد الحمد الله که شهر کلکته اور اطراف و نواح میں اسقدر موجود هے ' که اگر دو دو پیسه فی شخص بهي قبول کرلیا جاتا تو اسکي مجموعي تعداد صرف شهر کے اندر دو هزار روپیه سے یقیناً متجاوز هوتي !

ان مخلصین صادقین نے متعدد تجویزیں اسکي نسبت پیش کیں ' لیکن اس فقیر نے هر تجویز کو بشکریهٔ تمام نا منظور کردیا که اسکي نسبت اپنے قلب کا فتوی نه تها ' اور " استفت قلبک " (اپنے دل سے هر موقعه پر فتوی طلب کرو) کے روحاني اصول کو مسلمانوں کے تمام اعمال و افعال کا دستور العمل هونا چاهیے -

آخري تجویز یه تهي که باهر کے احباب سے انکار کردیا جاے ' لیکن کم از کم هر برادر طریقت کو ایک ایک آنے کے دینے کا موقع دیا جاے تاکه اس ذریعه سے اندازہ هوسکے که الهـلال کي ضمانت کي چوٹ کتنے دلوں پر جاکر لگي هے ؟ لیکن اس عاجز نے عرض کیا که ابهي اِن باتوں کا وقت نهیں آیا - فجزاهم الله تعالے عني و عن الاسلام و المسلمین خیر الجزا ' و وفقنا لله سبحانه و ایاهم لما یحبه و یرضاه في العمل و الاعتقاد !

اسکے بعد عام قاریین الهلال و عموم ارباب ملت و اصحاب غیرت کي جماعت محترم هے ' جن کے بے شمار تلغرافات و مکاتیب هر ڈاک کي تقسیم میں پہنچنا شروع هوگئے ' اور ان میں سے بعض نے باصرار خواهش کي که فهرست اعانت میں انکو شرکت کا موقع دیا جاے ' لیکن جواب میں شکریے کے ساتهه اس سے روکا گیا ' تاهم انهوں نے اپني رقوم روانه کردیں - بعض نے اسکا بهي انتظار نهیں کیا اور ضمانت کي خبر سنتے هي حسب استطاعت روپیه بهیجدیا - از آنجمله فقیر کے مخلص و محب قدیم جناب (حاجی مصلح الدین) صاحب هیں ' جنهوں نے بغیر هیچ گونه پرسش و دریافت ' سو روپیے دفتر میں بهیجدیے - اور اسکا سلسله برابر جاری هے

پہلے دن جس قدر منی آرڈر اِن رقوم کے آے انکو بشکریهٔ تمام واپس کردیا گیا ' لیکن دوسرے دن جب پهر روپیه پهنچا تو میں نے ایک دوسري حالت ' اور ایک بالکل مختلف اثر کو سامنے پاکر مکرر غور کیا که اب کیا کیا جاے ؟

ضمانت دي جا چکي هے - ادارهٔ الهلال سر دست کسي طرح کا بار اپنے لیے قوم پر ڈالنا نهیں چاهتا - تاهم خلوص نیت اور جوش اسلامي نے جس انفاق في سبیل اللـه کي راہ کهول دي هے ' اور باوجود اسقدر شدید مخالفت و اعراض کے احباب کرام هیں جو اپنے لطف و کرم سے باز نهیں آتے ' تو پهر مجهے کیا حق هے که اُس شے کو واپس کردوں ' جو حق پرستي اور نصرت صداقت کے نام پر سچے دلوں اور پر خلوص هاتهوں نے پیش کي هے ؟

یه خیال تها جو الله نے میرے دل میں ڈالا -

پس میں نے روپیه وصول کر لیا اور لوگوں سے کهدیا که باسم " ضمانت الهلال " روپیه لینے کیلیے میں اب آمادہ هوگیا هوں - البته اس حکم ضمانت کے نقصان مالي کي تلافي کیلیے نهیں ' آیندہ کے تحفظ کیلیے نهیں ' اپني کسي ذاتي غرض اور شخصي جلب نفع کے خیال سے نهیں ' بلکه ایک نهایت اهم اور اقدم ترین ملکي ضرورت کیلیے ' جسکا زخم مدت سے محتاج مرهم ' اور جس کا دکهه عرصے سے فغاں سنج مداوا هے - وہ ایک نهایت مقدس اور قابل احترام تحریک هے ' جو افکار انساني کي حریت کي حفاظت چاهتي هے ' ملک کو استبداد فکر و تقید لسان و خیال کي تحقیر سے بچانے کي آرزومند هے ' سر زمین هنـد کي هر بهتري اور اسکے باشندوں کي هر فلاح کي اصل بنیاد ' اور ملکي آرزؤں کو پامالي سے محفوظ رکهنے کیلیے ایک اشرف و اعلي جهاد في سبیل الله هے - وہ جس طرح ملک اور رعایا کیلیے خیر خواهانه جذبات پر مبني هے ' اُس سے کهیں زیادہ حکومت و ارباب حکومت کیلیے سب سے بڑي نیکي اور سب سے زیادہ مفید خیر سگالي هے -

انـــڈین پـــریس ایسو ســـي ایشـــن

(مجلس دفاع مطابع و جرائد هند)

یعنی ایک متحدہ اور طاقتور انجمن کا قیام ' جس کا مقصد هندوستاني پریس کے حقوق کي حفاظت هو -

الهلال کي ضمانت کیلیے جسقدر روپیه همدردان ملت عطا فرمائیں گے ' وہ اس انجمن کیلیے ابتدائي اور تاسیسي فنڈ کا کام دیگا اور اسکے ذریعه سے ایک خزینهٔ دفاع حقوق مطابع (پریس ڈیفنس فنڈ) کي بنیاد پڑجائیگي -

ارباب درد و کرم کیلیے اب پورا موقع هے که الهـلال کي ضمانت میں حصه لیں -

لیکن حالات میں تغیر ہوا ‘ زمین کی با اختیار عمارتوں میں جبکہ سناٹا تھا ‘ تو پہاڑ کی چوٹیوں پر سے مخفی صدائیں اٹھیں - عاقبت اندیشی اور دانشمندی نے کہ خاموش تھی ‘ شکست کھائی ‘ اور شخصی نادانی اور بے صبری کو کہ منتظر مہلت تھی ‘ فتح ہوئی - اسی اثنا میں مشہور ہوا کہ ہز ایکسلنسی گورنر بنگال شملہ تشریف لیگئے ہیں - پھر اسکے بعد ہی الہلال کی ضمانت کا واقعہ زمانے کے سامنے پیش آگیا -

یہ ہم ، شکست جو تحمل و بے صبری کے مقابلے میں ہوئی ‘ یہ عزل و نصب جو دانشمندی و نادانی میں ہوا ‘ یہ ایاب و ذہاب ‘ جو عقلمندی کی خاموشی اور نادانی کی جلدبی میں نظر آیا ‘ اگرچہ اپنے عواقب و نتائج کے لحاظ سے افسوس ناک ہو ‘ تاہم اُن لوگوں کیلیے تو کچھہ موثر نہیں ہوسکتا ‘ جنکی استقامت اور تزلزل کی رزمگاہ الحمد للہ کہ شملہ اور دارجلنگ کی چوٹیوں سے بھی بلند تر ہے ‘ اور جو اپنے عزائم امور کا سررشتہ خود اپنے ہاتھوں میں نہیں رکھتے ‘ بلکہ نظام عالم کی اس انتہائی طاقت کے سپرد کرچکے ہیں ‘ جسکے وجود کی دنیا میں سب سے بڑی نشانی سچائی اور ہدایت کی فتح اور باطل و عدوان کا خسران ہے :

برو این دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلند ست آشیانہ !

انکی کامیابی و ناکامی کا میدان اُس زمین پر نہیں ہے ‘ جہاں چاندی اور سونے کے سکوں اور نوٹوں کی بخشی ہوئی آزادی سے زندگی ملتی ‘ اور اُسکے فقر سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے ‘ جہاں ساز و سامان سے قوت ‘ اور بے سروسامانی سے بیچارگی ہے ‘ جہاں دنیوی حکومتوں کی نظر مہر مدارج و مراتب کو بڑھاتی ‘ اور نگہ قہر عزت و قوت کو گھٹاتی ہے ‘ جہاں انسانی ارادہ حکموں ‘ اور ارادہ ثم کا نفس مالک جزو [illegible] خرق نصیب الٰہی کی اُس ارض مقدس [illegible] کے معرکے کرواتے ہیں ‘ جہاں گلیم فقر سے عظمت شاہی کا [illegible] چمکتا ‘ اور زندان مصائب کے اندر سلطان حریت کا تخت جلال و عظمت بچھتا ہے ‘ جہاں ظاہر کی بے سروسامانی کے اندر باطنی ساز و سامان پرورش پاتے ‘ اور صورت کے ضعف و مسکنت کے اندر سے قوت و سطوت کا جمال معنی پرتو افگن ہوتا ہے - جہاں حیات کا سرچشمہ موت ہے ‘ اور جہاں کی زندگی یہاں کی موت سے شروع ہوتی ہے ‘ جہاں کی فتح یہاں کی شکست میں مضمر ہے ‘ اور پھر اس سماء ارضی کے نیچے کون ہے ‘ جو وہاں کی فتح کو شکست سے بدل سکے ؟ ولنعم ما قیل:

جمال صورت اگر واژ گوں کنم ‘ بینند
کہ خرقۂ پشمینی طلاء مرباف ست

ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله ‘ والله رؤف بالعباد (۲ : ۲۰۷)

ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا ‘ تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا ‘ وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون - نحن اولیاؤکم فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة ‘ ولکم فیها ما تشتہی انفسکم ولکم فیها ما تدعون !! نزلا من غفور رحیم - ومن احسن قولا ممن دعا الی الله وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین (۴۲ : ۳۳)

" جن لوگوں نے الله کی ربوبیت کا سچا اقرار کیا اور پھر خدا پرستی کی راہ میں استقلال کے ساتھہ جمے بھی رہے ‘ تو اُن پر ضرور اُسکی ملائکۂ رحمت کا نزول ہوگا ‘ جو انکو بشارت دینگے کہ نہ تو ڈرو اور نہ کسی طرح غمگین ہو - نصرت و کامیابی کی وہ بہشت مراد ‘ جسکا تم ایسے خدا پرستان مستقیم سے وعدہ کیا گیا تھا ‘ اب تمہارے ہی لیے ہے - پس اسمیں رہو ‘ اور خوش ہوکر خوشی مناؤ - دنیا کی زندگی میں بھی ہم تمہارے حامی ہیں اور آخرت میں بھی ناصر و مددگار رہینگے - وہاں بھی تمہارے لیے عیش و تنعم کی بہشت ہوگی - تم جس راحت کو طلب کروگے ‘ موجود پاؤگے - یہ تمام کامیابیاں اور نصرت و فلاح خداء غفور و رحیم کی طرف سے تمہارے لیے ہے - بس اُس سے بہتر اور دنیا میں کس کی صدا ہوسکتی ہے ‘ جو الله کے بندوں کو الله کی طرف بلاے ‘ اعمال صالحہ اختیار کرے ‘ اور کہے کہ " میں الله کے آگے سر جھکا دینے والوں میں سے ‘ یعنی مسلم ہوں "

مبینید حقیر گدایان عشق را ‘ کین قوم
شہان بے کمر و خسروان بے کلہ اند !

خدا کے کاروبار انسان کی ضد اور ہٹ سے بے پروا ہیں ‘ اور اگر انسان کی سمجھہ اُسکی ناسمجھی سے شکست کھا سکتی ہے ‘ تو اسکے بندے اپنے صبر و استقامت کو شکست خوردہ کیوں پائیں ؟

وان الظالمین بعضهم اولیاء بعض ‘ والله ولی المتقین (۴۵ : ۱۸)

پس گورنمنٹ کا رویہ کتنا ہی افسوسناک ہو ‘ لیکن میری نظر میں تعجب انگیز کبھی بھی نہیں رہا - البتہ جو لوگ ایسے موقعوں پر اپنی بریت کی کوشش کرتے ہیں ‘ اور بے جرم کی تلاش میں بے فائدہ نکلتے ہیں ‘ انکی حالت یقیناً تعجب انگیز ہے - کیا جرم حق گوئی سے بھی بڑھکر اور کوئی جرم ہوسکتا ہے ‘ جس کی پاداش و سزا کے استقبال میں انہیں تامل ہے ؟

جرم منست پیش تو گر قدر من تو است
خود کردہ ام پسند خریدار خویش را

(اظہار حسیات ملیہ و اعانت ادارۂ الہلال)

بہرحال خواہ کیسے ہی حالات ہوں ‘ لیکن تاہم میں اس واقعہ کو کسی طرح کی بھی اہمیت دینا پسند نہیں کرتا تھا - اسلیے کہ خلاف توقع نہیں ‘ اسلیے کہ تعجب انگیز نہیں ‘ اسلیے کہ ایک عامۃ الورود ‘ اور سب سے آخر یہ کہ بالکل منتظر و موعود تھا -

مقامی گورنمنٹ اور زمانہ اس امر سے بے خبر نہیں کہ اگر ادارۂ الہلال چاہتا تو اپنی ایک صداء مختصر کے ساتھہ ہی تمام ملک کو اس واقعہ کی طرف متوجہ کردیتا - کم از کم کلکتہ میں تو اسکے لیے صرف ۲۴ - گھنٹے کافی تھے ‘ لیکن میں نے پسند نہیں کیا کہ ایک معمولی سی بات کو وقت سے بیجا اہمیت دی جاے -

(والقیت علیک محبة منی - ۲۰ : ۳۹)

اس مادہ پرستی کے قرن میں خدا کا نام لیتے ہوے بہت سی روحیں ہیں جو شرماتی ہیں ‘ مگر میں کیا کروں کہ میری روح کی تو تسکین صرف اسی نام میں ہے - میں دیکھتا ہوں کہ اسکے عجائب کاروبار قدرت میں سے ایک کرشمۂ محیر العقول یہ بھی ہے کہ وہ جب کسی تخم کی پرورش کرتا ‘ اور کسی شاخ کو درخت بلند قامت بنانا چاہتا ہے تو اپنے بندوں کے ہاتھوں میں سے اپنے دست قدرت کو بڑھاتا ‘ اور انکے دلوں میں سے اپنی روح محبت کو ظاہر کرتا ہے - پھر اقلیم قلوب میں اضطراب ‘ اور صفوف ارواح میں حرکت و اضطرار پیدا ہوجاتا ہے - کوئی دل نہیں ہوتا جو اس تخم کی محبت سے خالی ہو ‘ اور کوئی روح نہیں ہوتی جو اُس آسمانی درخت کی الفت کو اپنے اندر سے دور کرسکے -

الحريــــة فـى الاســلام

نظـام حكومـة اسـلاميه

و امرهم شوری بينهم (۴۲ : ۳٦)

(۵)

ترطيـة مبـاحث آتيه

و

اور مباحث گذشته پر ایک اجمالي نظر

گزشته نمبر مین قلت گنجایش ' اور صفحات سابق و لاحق کے پہلے چھپ جانے کي وجه سے مضمون بالکل ناتمام چهوڑ دینا پڑا ' اسلیے آج پہلے اسکا بقیه حصه درج کرتے هیں اور اسکے بعد اصل موضوع کے مطالب آتیه کي طرف متوجه هونگے -

بقیه مقالۂ سابقه

(٤)

موجوده جمهوریت و حریت کا پهلا سال سنه ۷۹ - سمجها جاتا هے جبکه ۱۴ - جولائي سے (انقلاب فرانس) کي تحریک کا آغاز هوا اور و جال انقلاب نے مشهور قلعه (باستیل) پر قبضه کرلیا -

یه زمانه اگرچه انساني جذبات کي شورش و طوائف الملوکي کا ایک هیجاني دور تها اور ایک عهد کے اختتام کے بعد اور دوسرے کے آغاز سے پہلے ایسا هونا ضروري هے ' تاهم ایک جمعیة وطنیه موجود تهي جو اسوقت تمام اعمال و امور انقلاب کي حکومت اپنے هاتهون میں رکهتي تهي ' اور یه برابر قائم رهي ' تاانکه سنه ۱۷۹۱ - میں اس نے فرانس کے پہلے دستور کا اعلان عام کیا -

یه جمعیة انقلاب سے پہلے ۱۷ - جون سنه ۱۷۸۹ - کو قائم هوي تهي اور تمام دور انقلاب اسي کے زیر حکومت رها -

(واقعۂ باستیل) کے بعد ۴ - اگست کي شب کو جمعیة نے اپنا مشهور "منشور انقلاب" شایع کیا تها جس نے تاریخ میں اولین " فرمان حریة " کے لقب سے جگه پالي هے - اسمیں انقلاب کي تکمیل کا اعلان تها اور دنیا کو بشارت دي گئي تهي که وه شاهد حریة ' جو اپني رونمائي میں انساني خون اور لاش کي پهلي قرباني قبول کرچکي هے ' اب وقت آگیا هے که برقعه الٹ دے اور دنیا کے سامنے اپنا نظارۂ امن عام کردے !

اس منشور میں سب سے پہلے نظام حکومة قدیمه کي بعض خصوصیات بتلائی تهیں ' پهر مقصد انقلاب کی تصریح کی تهي ' اخر میں اعلان عام تها که پچهلے عهد کے تمام اعمال و اثار اینده کے لیے کالعدم قرار دیے جاتے هیں -

اس منشور میں لکها تها که قدیم نظام حکومت کا سب سے بڑا عذاب انسانیت پر یه تها که پادشاه کا تسلط جزو کل پر حاوي تها - اور اسکو " رئیس مطلق " کی حیثیت بغیر کسي مراقبۂ و مسئولیت کے حاصل تهی -

پهر اسکے بعد اینده حالت کي الفاظ ذیل میں تصریح کي تهي :

" جمعیة وطنیه نے جو کچهه کیا هے ' اسکا خلاصه یه هے که اس نے حکومت مطلقه سے پادشاه کو محروم کردیا ' وه ملک و امت کو اسکا مستحق قرار دیتي هے -

آج کے دن سے حکومة مطلقه منهدم هوگئی ' اور اهل وطن مین باهم امتیاز و فضیلت کا دور ختم هوگیا - اب ملک پادشاه سے ' اور وطنیة عدم مساوات سے آزاد هے !

جمعیة وطنیه گزشته زمانے کے ان تمام اثار و اعمال کو کالعدم قرار دیتي هے جنکي وجه سے حریت و مساوات اور حقوق عامه کو ایک ادنے سے ضرر کا بهي احتمال هے -

اب نه ارباب عزو دولت کیلیے کوئي امتیاز باقي رها ' نه زمینداروں کیلیے حق فضیلت و استیلا - وراثت سے کوئي حق پیدا نہیں هوتا ' اور نه طبقات و مدارج کا اختلاف کوي شے هے - تمام القاب و خطابات جو کل تک لوگون کو حاصل تهے ' آج کے دن سے یقین کرلیا جاے که بالکل بیکار و کالعدم هوگئے هیں -

محض وراثت کي بنا پر کسي کو حکومت سے وظیفه نهین ملسکتا - کسي جماعت کو یا کسي فرد واحد کو ایک ادنے سا بهی امتیاز آن قوانین عامه سے بري هونے کا نهیں جو هر فرانسیسی پر نافذ هونگے "

(۵)

مبادي حریة

لیکن اب تک نظام حکومت کا کوئي قانون مرتب نهین هوا تها - ایک مجلس تشریع (واضع قوانین) قائم کي گئي تهي ' تاکه فرانس کا دستور مرتب کرے - اس مجلس نے وضع قوانین سے پہلے بطور مبادي دستور و حریت کے چند دفعات مرتب کیں ' اور انهي کو تمام نظامات و قوانین کا اساس و اصل الاصول قرار دیا -

یه مبادي حریت ایک اعلان کي صورت میں قلمبند کیے گئے تهے اور سنه ۱۷۷۹ - میں چهپکر جمعیة کي طرف سے شایع هوے تهے -

حقوق انساني کا یورپ مین اعلان

ان مبادیات کا خلاصه یه تها :

" انسان آزاد پیدا هوتا هے اور آزادي هي کیلیے زنده رهتا هے - تمام انسان بلحاظ حقوق مساوي هیں -

حقوق طبیعي پانچ هیں : حریت ' تملک ' امن ' مقاومة -

زمیندار اور الهلال کا اب تذکرہ لا حاصل ہے - مرض عالمگیر اور سیلاب ہر طرف رواں ہے - مجھے اپنے معاملات کي کچھہ بھي فکر نہیں - میں نے روز اول هي سے اعلان کر دیا تھا کہ اگر میرے کاموں میں صداقت ہوگي تو اسکي قوت ہر حال میں نا قابل تسخیر ہے ' اور اگر نیتوں میں کھوٹ ہوگا تو باطل اپني تباهي کا بیج خود اپنے اندر رکھتا ہے ' اس کے لیے پریس ایکٹ کي ضرورت نہیں - لیکن مصیبت یہ ہے کہ اس مطلق العنانہ استبداد کي تیغ سے اب کسي هستي کو امان نہیں - جو حالات نظر آ رہے هیں' انکي پیشیں گوئي مستقبل کے متعلق موجودہ حالت سے بھي زیادہ مخدوش ہے - جب روزانہ (حبل المتین) کلکتہ کو بھي پریس ایکٹ سے پناہ نہ ملي' جس نے موجودہ اسلامي جوش و حرکت میں حصہ لینے کا کوئي جرم نہیں کیا - محض واقعات و اخبار کي اسکے ذریعہ شہر میں اشاعت ہو جاتي تھي' تو پھر ظاہر ہے کہ اوروں کو شکوہ و شکایت کا کیا موقع ؟

پریس ایکٹ کا جس وقت نفاذ ہوا تھا ' کہا گیا تھا کہ صرف تین سال کیلیے ہے - اب وقت آگیا ہے کہ ملک کا تمام تعلیم یافتہ اور حق پسند طبقہ اپني متحدہ قوت سے اسکا قانوناً مقابلہ کرے اور استبداد و مطلق العناني کے اس دھبہ سے اپني گورنمنٹ کا دامن پاک کردے ' جس کے ساتھہ ایک لمحہ کیلیے بھي کوئي آئیني نظام حکومت جمع نہیں ہوسکتا - (کامرید) پریس کے پچھلے مقدمے میں هندوستان کي سب سے بڑي عدالت کے سب سے بڑے جج نے جو رائیں دي هیں' انکے بعد بھي ملک کا اسطرف متوجہ نہونا غفلت و ناداني کي ایک بد ترین مثال ہوگي - اگر ایک ایسي انجمن قائم ہوگئي ' تو اسکے ذریعہ هندوستاني پریس کي ہر شاخ کو تقویت پہنچ سکے گي' اور پریس ایکٹ کے سوال کو اس زور و قوت کے ساتھہ اٹھایا جاسکے گا جو یقیناً کسي آخري فیصلے تک ملک کي رهنمائي کریگا -

(اعیان مطابع بنگال کي همدردي)

مجھکو نہایت خوشي هوي' جب میں نے اپنا یہ خیال مقامي معاصرین عظام کے آگے پیش کیا ' جنکا حلقہ في الحقیقة هندوستاني پریس کا سب سے زیادہ وقیع حصہ ہے - انہوں نے ہر طرح شرکت و اعانت کیلیے فوري آمادگي ظاہر کي - علي الخصوص مشہور آنریبل (بابو سریندر ناتھہ بنرجي) چیف ایڈیٹر (بنگالي) بمجرد استماع مقصد ' سرگرم کار و سعي فرمائي ہوگئے - اسي طرح بمبئي کے انگریزي و گجراتي اخبارات میں سے بعض اخبارات نے تار کے جواب میں بذریعہ تار ہر طرح کي آمادگي ظاہر کي ہے -

اب ضرورت صرف اسکي ہے کہ اردو پریس کے تمام ارکان اس تحریک اہم کے خیر مقدم کیلیے مستعد ہوجائیں اور اپنے صفحات کا ایک بڑا حصہ اسپر غور و بحث و تشریق و ترغیب فراهمي اعانت کیلیے وقف فرما دیں -

آئندہ نمبر میں اس مجلس کے متعلق مزید تفصیل الهلال میں شائع کي جائیگي -

(طلب اعانت)

آخر میں مکرر اعلان کرتا هوں کہ جو حضرات الهلال کي ضمانت کے واقعہ سے متاثر ہوکر آمادۂ اعانت هوے هیں - اب ادارۂ الهلال بکمال تشکر و امتنان انکي اعانت قبول کرنے کیلیے مستعد ہوگیا ہے' کیونکہ وہ في الحقیقت " انجمن دفاع مطابع هند" کے فنڈ کي بنیاد ہوگي - میرے بنگالي دوستوں نے دریافت کیا کہ اگر انجمن قائم ہوگئي تو مسلمانوں کے طرف سے کس قدر مالي مدد ملیے گي ؟ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ یہ انکے جوش حیات کا اور هماري افسردگي کا زمانہ ہے - میں نے کہا کہ جو قوم ایک ماہ کے اندر حادثۂ کانپور کیلیے ایک لاکھہ روپیہ جمع کرسکتي ہے' باوجود ان موانع کے جو اس راہ میں حائل تھے ' وہ اب ایک ایسے کام کیلیے جسکے بغیر نہ مسجد کانپور کیلیے صدا بلند ہوسکتي ہے اور نہ شہداء اسلام کي داد خواهي کیلیے ' کیوں قیمتي سے قیمتي مالي ایثار کا ثبوت نہ دیگي ؟

واللہ المستعان و علیہ التکلان -

اصلاح روابط و وا !

(ایک مراسلة)

ضرورت ہے کہ ہر فرد مسلم سلسلۂ اخوت میں با قاعدگي کے ساتھہ مربوط هو - اسکے لیے ذیل کي تدبیر خیال ناقص میں ہے جو قوم کے فوائد کے خیال سے بغرض اشاعت و اعلان اور حصول آرا ارسال خدمت اقدس ہے -

(۱) ایک با قاعدہ تمام هندوستان کے مسلمانوں کي قایم مقام جماعت کسي مناسب حصہ ملک میں بحصول کثرت آراء عام مسلمین قایم کیجاے -

(۲) ہر شہر بلکہ ہر قصبہ میں جماعت مذکورہ کے ماتحت مقامي جماعتیں بحصول اکثریت مسلمانان مقامي قائم کیجائیں -

ان جماعتوں کا مقصد اصلي مسلمانوں کے جذبات و حقوق کي نگراني اور حصول نتائج و انجام دهي امور کي کما حقہ کوشش کرنا هو -

طریق اجراے کار یہ ہے کہ مسلمان اخبارات تجویز هذا شایع کرکے خواهش کریں کہ فلاں تاریخ تک عام طور پر مسلمانان هندوستان ' هندوستان کے تین یا پانچ اشخاص (جتنے مناسب هوں - میري ناقص میں تعداد جسقدر کم هو بہتر ہے) منتخب کرکے تحریرات جدا گانہ یا متفقہ کے ذریعہ انکے نام کسي ایک معتبر مسلمان اخبار (الهلال بہتر ہے) کو بھیجدیں - مدیر اخبار چند مقامي معتبر اشخاص کے نزدیک ان آرا کو محفوظ رکھیں - اور تاریخ مقررہ پر اشخاص مذکورین کے موجودگي میں بلحاظ اکثریت' صاحبان مجوزہ میں سے ارکان جماعة قایم مقام مسلمانان هندوستان کو منتخب کرکے اعلان کردیں -

اب جماعت مذکورہ مقررہ کي جانب سے اعلان هو کہ ہر شہر و قصبہ کے مسلمان اپنے اپنے شہر و قصبہ کے تین تین معتبر و معتمد اشخاص کے نام دفتر جماعت میں بھیجدیں - جب یہ نام موصول هوں تو تاریخ مقررہ پر بلحاظ اکثریت انتخاب کرکے صاحبان مذکورہ و عامہ مسلمین کو بذریعہ اعلان و تحریر اطلاع دیدیجاے کہ فلاں شہر میں فلاں فلاں اشخاص کي " جماعت ماتحت انجمن قایم مقام مسلمان هند " قایم کردیگئي ہے اور اس جماعت ماتحت کے لیے چند مختصر آسان قواعد منظبط کردیے جائیں - اوس جگہ کے مسلمانوں کو اپنے عام جذبات اور شکایات کي اطلاع اور علاج کار کیلیے سعي جماعت مقامي مذکورہ سے کرنا چاهیے - جماعت مقامي کو حسب هدایات جماعت اعظم دورہ کرنا چاهیے - ایک نہایت هلکا چندہ عامہ مسلمین پر قائم کردیاجاے جو جماعت مذکورہ کي ضروریات میں کام آے - مثلا ایک آنہ في کس في ماہ ' جو زیادہ دے فجزاہ اللہ خیرا - اسطرح فضل خدا سے امید ہے کہ مسلمانوں کي درماندگي کا پروردگار عالم علاج فرما دے - (از خریدار الهلال نمبر : ۲٦٦۸)

فرانس بھي اسي ميں مبتلا تھا ۔ دستور مرتب ہوتے تھے اور پھر نئے دستور کا مطالبہ کیا جاتا تھا - حکومتیں تعمیر کي جاتي تھیں اور پھر ڈھائي جاتي تھیں - سنہ ۱۷۹۵ - میں نئے دستور کا اعلان ہوا اور سنہ ۱۷۹۹ تک قائم رہا - اسي اثنا میں فرانس اور یورپ میں جنگ شروع ہوگئي جسکي بناء معرکہ در اصل فرانس کا انقلاب حکومت ہي تھا - اس بیروني مصروفیت سے اندروني نزاعات کي قوت معاً گھٹ گئي - یہاں تک کہ حالات نے ایک دوسرے انقلاب کا صفحہ الٹا اور ملوکیت جو فرانس سے چلي گئي تھي ' پھر دوبارہ بلالي گئي -

اب تک سر رشتۂ حکومت ڈائرکٹروں کي ایک جماعت کے ھاتھہ میں تھا اور مختلف اداري و تشریعي' اور نیابي و انتخابي مجالس قائم تھیں - اب انھوں نے دیکھا کہ زیادہ عرصے تک حکومت اپنے قبضے میں نہ رکھہ سکیں گے - وضع ملکي کو کسي نہ کسي طرح جنگي مہلت سے فائدہ اٹھا کر بدل دینا چاھیے - اسي سیاست کا نتیجہ وہ انقلاب ثاني تھا ' جو ۱۸ - نومبر سنہ ۱۷۹۹ - کو وقوع میں آیا ' اور مشہور فاتح یورپ : (نپولین بونا پارٹ) کي اعانت سے پانچ سو نائبین ملک کي مجلس فوجي قوت سے توڑ دي گئي ' اور اس طرح عہد (کرامویل) کي تاریخ انگلستان کا پھر اعادہ ہوا ' جس نے شخصیت کو شکست دیکر' پھر خود اپني شخصیت سے ملک کي جمہوریت کو شکست دي تھي !

اب ایک نئي مجلس اس غرض سے منتخب کي گئي کہ نئے نظام و دستور کو مرتب کرے - چنانچہ آٹھویں سال انقلاب کا دستور شائع کیا گیا - یہ دستور في الحقیقت (بونا پارٹ) کا گھڑا ہوا ایک کھلونا تھا ' جو فرانس کو بہلاے رکھنے کیلیے بنایا گیا تھا - بظاھر ایک جمہوریت قائم کي گئي جسمیں دستور جمہوري کے تمام اعضاء و جوارح موجود تھے' مگر دماغ کي جگہ ایک قنصل کا عہدہ قائم کیا گیا جو بیس برس کیلیے نامزد کیا جائیگا اور جو جمہوریت کے طرف سے فرانس پر حکومت کریگا - تمام عمال کا تعین ' تمام فوج کي قیادت ' صلح و جنگ کا اختیار' تمام اداري و تنفیذي قوی کا سر رشتۂ آخري' اسکے سپرد کر دیا گیا - اسکي معاونت کیلیے دو نائب بھي رکھے گئے مگر في الحقیقت وہ اپنے تمام کاموں میں ایک خود مختار حکمراں اور شہنشاہ مطلق تھا -

اس جمہوري شہنشاھي کے تخت پر (نپولین بونا پارٹ) متمکن ہوا -

(۷)

یہ سب کچھہ ہوا لیکن انقلاب فرانس اپنا کام پورا کر چکا تھا - فرانس پر یہ دور بھي گذر گیا - اسکے بعد ملوکیۃ و مطلق العناني کا ایک نیا دور شروع ہوا - تمام یورپ میں' نظام مقیدہ کي حکومت داخل ہولي - فرانس میں بھي انگریزي نظام دستوري قائم کیا گیا - با ایں ھمہ آخر میں فتح جمہوریت ھي کو ھوئي اور وھي انقلاب فرانس کا قائم کردہ اصل اصول بغیر کسي تغیر کے تمام قوانین کا بنیاد قرار پایا کہ " السلطۃ للشعب وحدہ ! "

یورپ کے دیگر حصص میں اگرچہ اس انقلاب کا اثر ملوکیۂ مقیدہ سے آگے نہ بڑھا ' مگر في الحقیقت ھر دستور و نظام حکومت میں بصور مختلفہ یہي اصل الاصول کام کر رہا ہے -

(تنبیہ)

اس مضمون میں جا بجا حکومت مقیدہ ' ملوکیہ ' دستوري' وغیرہ کے الفاظ استعمال کیے گئے ھیں - حکومت " مقیدہ " سے مقصود وہ نظام حکومت ہے جسمیں گو پادشاہ کے حقوق و تسلط حکم کو برقرار رکھا گیا ھو' لیکن قانون و آئین کي پابندي کے ساتھہ حکومت کي جاے - " ملوکیۂ مقیدہ" سے بھي وھي مقصود ہے - " دستوري" سے مقصود پارلمینٹري حکومت ہے - جسمیں پادشاہ قانون و جماعت کے ماتحت ھو' اور یہ " نظام انگریزي " کے لقب سے مشہور ہے - صرف " ملکیہ " سے مراد حکم مطلق یا شخصي حکومت ہے - "جمہوري" نظام حکومت پادشاہ کے وجود سے بالکل خالي ھوتا ہے - حکومت صرف ملک کي اکثریۃ کرتي ہے اور نظم اداري کیلیے ایک شخص باسم صدر منتخب کرلیا جاتا ہے - یہي طرز حکومت آجکل امریکہ اور فرانس اور بعض چھوٹي چھوٹي جمہوریتوں کا ہے -

اجکل کي اصطلاح کے مطابق اسلام ملکیۃ مقیدہ یا نظام دستوري انگلستان کے مطابق حکومت قرار نہیں دیتا جیسا کہ غلطي سے بعض لوگ سمجھتے ھیں ' بلکہ اسکا نظام خالص جمہوري اور شائبۂ تشخص و ملکیۃ سے کلیۃ پاک ہے - کما سیأتي انشاء اللہ تعالی -

---

مکتوب آستانۂ علیہ

الہلال ایڈریا نوپل میں

مولانا دام مجدکم ! آپ ھندوستان میں بیٹھے اپنے قلم و زبان اور علم و فضل کو وقف راہ ملت کررہے ھیں لیکن آپکو معلوم نہیں کہ جو حروف آپکے قلم سے نکلتے ھیں ' انکے نقوش کہاں کہاں اور کن کن کے دلوں میں اپنا گھر بناتے ھیں ؟

۹ - مئي سنہ رواں کے الہلال میں بعنوان " صفحۃ من تاریخ العرب " ایک عجیب و غریب سلسلہ مضامین چھپا ہے - جسمیں دنیا کي بعض مشہور مدافع قوموں کے جانفروشانہ عزائم و اعمال کا حال لکھا ہے - یہاں (قسطنطنیہ میں) اب سے ۲۰ روز قبل وہ ایک جماعت کے مطالعہ میں آیا اور اس نے پورے مضمون کا ترکي میں ترجمہ کرکے متعدد اخبارات میں شائع کردیا - جو آپکي نظر سے گذر چکے ھونگے - نیز انھیں بجنسہ اڈریا نوپل ایک ایسے بزرگ شخص کے پاس بھیجا ' جس نے اپني ھستي خدمت ملت و اسلام کیلیے نذر کردي ہے - اور جس سے آپ بخوبي واقف ھیں........

کسقدر خوشي اور ناز کي بات ہے کہ اڈریا نوپل میں یہ مضمون صرف پڑھا ھي نہیں گیا اور اسکے سحر کار اور شعلہ افروز افکار نے دلوں کو مسخر ھي نہیں کیا ' بلکہ اسپر پورا پورا عمل بھي کیا گیا- اور آج پندرہ دن سے اڈریا نوپل اور قرق کلیسا کي تمام مسلم آبادي کیا مرد کیا عورت ' بلا لحاظ سن وسال قلعے اور مورچے طیار کررھي ہے ' اور جو تصویر آپنے اھل قرطاجنہ کے دفاع کي کھینچي تھي ' وہ اسکي درو دیوار کے نیچے بجنسہ نظر آ رھي ہے !!

وثوق کے ساتھہ بیان کیا گیا ہے - کہ ۲۲ - ھزار آدمیوں کي رات دن کي محنت کي بدولت اسوقت اڈریا نوپل سابق سے چہار چند مستحکم اور مدافعت کے قابل ھوگیا ہے !

خدا آپ کو اس عظیم الاثر اسلامي خدمت کا اجر عطا کرے - یہاں کے تمام سربرآوردہ حلقے الہلال کے تذکرے سے معمور ھیں -

۲۸ - رمضان المبارک
Imperial Fabrique de Heriki (Turkey)
هرکہ - فابریقۂ همایوني

(حریت) کے معني یه هیں که انسان کو قدرت حاصل هو که هر اس کام کو کرسکے ' جسے بغیر کسي دوسرے کو نقصان پہنچاے وہ کرسکتا ھے -

(تملک) سے مقصود اپني ملکیت صحیح و قانوني کے قبض و تصرف کے کامل حق کا ملنا ھے - یعنی هر شخص اپنی امـلاک کا مالـک هو اور کوئی اس سے چھین نه سکے -

(امن) سے مقصود یه ھے که هر شخص اپني جگه پر محفوظ و بے خطر هو اور صرف قانون کي خـلاف ورزي هی کي ایـک صورت ایسي هو' جو اسکے امن میں خلل ڈال سکے -

(مقاومة) سے مقصود جور و ظلم اور حملهٔ و اقدام مجرمانه کي مقاومت ھے - یعنے هر شخص اپني حفاظت کے وسائل اختیار کرنے کي قدرت رکھتا هو' ظلم و جور کے خلاف احتجاج (پروٹسٹ) کرسکے -

قانون ارادهٔ عامه کا مظہر ھے - پس هر وطني کو حق هو که وہ ذاتي طور پر یا بتوسط وکلا مجلس اعلی (سینٹ) میں شرکت کرسکے -

هر وطني بلحاظ وطني هونے کے یکساں حکم سے موثر هو - اس بنا پر هر شخص کیلیے ممکن هو که وہ بڑے سے بڑے عہدے کو اور اعلی سے اعلی وظیفه کو حسب اقتدار و اهلیت حاصل کرسکے -

کسي انسان کیلیے کسي حالت میں جائز نهو که وہ کسي انسان کو قید کرسکے یا اور کوئي ایسا هي سلوک کرسکے - الا انهي صورتوں میں' جو قانون نے مقرر کردي هوں ' اور اسي طریقه پر' جو اس نے قرار دیدیا هو - کسي شخص کیلیے جائز نہیں که وہ کسي دوسرے کو اپني راے کے اظہار سے روکے ' اگرچه وہ دیني هو اور عام اعتقادات دینیه کے مخالف - البته اس صورت میں اسکا اظہار روکا جاسکتا ھے جبکه وہ قانون کے لحاظ سے امن عامه کیلیے مضر هو -

هر وطني کو پورا حق حاصل ھے که اپني راے و فکر کے مطابق گفتگو کرے اور لکھے پڑھے ' یا چھاپ کر شائع کرے -

اسي طرح هر وطني کو حق توزیع و اشاعت حاصل ھے -

" حق تملک " ایک مقدس حق ھے - کسي شخص کي طاقت نہیں که کسي کي ملکیت اس سے چھین سکے - البته مصالح عامه سب پر مقدم هیں - لیکن اسکے لیے بھي جب تـک قانوني صـورت نهو' کوئي شخص اپنی ملـکیت سے دست بردار هونے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا -

موجودہ تحریک انقلاب کے مبادي مقاصد میں سے ھے که " حق حکم و تسلط " اشخاص کو نہیں بلکه امت اور ملـک کو حاصل هو - جمیع ابناء وطن اپنے تمام حقوق میں مساوي هوجائیں ' حریت سے متمتع هوں اور هر طرح مامون و مصئون رهیں - پس امت فرنساوي کا شعار وطني حریت ' مساوات ' اور اخوت قرار پایا ھے "

یه ایـک حقیقت ھے که یورپ کي موجودہ جمہوریت کا مبدء سعادت مجلس تشـریع فـرانس کا یہي اعـلان تها - تاریخ نے اسے " اعـلان حقوق الانسان " کے لقب محتـرم سے محفوظ رکھا ھے اور همیشه محفوظ رکھیگی -

(٦)

هم نے اس حصهٔ بیان کو اسلیے کسي قدر طول دیا ' تاکه انقلاب فرانس کي انتہائي حد حریة و جمہوریت سامنے آجاے - نیز اندازہ کیا جا سکے که یورپ کي موجودہ جمہوریت کے خلاصهٔ امور و مبادي نظام و اساس کیا کیا هیں ؟

یه انقلاب فرانس کے تلاش حریت و مساوات اور جستجوے حقوق انساني کي انتہائي سرحد تهي - یہي مبادي حریت هیں جنکو انساني آزادي کے سب سے آخري سوال کے جواب میں آج یورپ بتلا سکتا ھے -

اس اعلان مبادي حریت میں بھي دراصل وهي ایک اصل اصول حریت اسکی هر دفعه کے اندر موجود ھے' جسکي طرف گذشته نمبر میں هم اشارہ کرچکے هیں - تمام دفعات کا اگر خلاصه ایک جمله میں کرنا چاهیں تو صرف یہي هوگا که " السلطة للامه " یعني حق حکم و تسلط صرف امت هي کیلیے ھے -

چنانچه اسکے بعد یہي اصل اصول فرانس کي تمام دستوري اور جمہوري جماعات کے پیش نظر رها - انقلاب سے پہلے فرانس میں پارلیمنٹري حکومت موجود تهي لیکن شاهي حقوق و تسلط اور کلیسا کا عالمگیر استبداد اسدرجه قوي تها که دراصل ایک شخصي تخت شاهنشاهي حکومت مقیدہ کے نام سے حکمراني کر رها تها -

انقلاب کے بعد رجال انقلاب میں تفریق هوگئي - ایک گروہ ملوکي مگر دستوري و مقید حکومت قائم کرنا چاهتا تها - گروہ غالب یہي تها اور اسکے سامنے انگلستان کے دستور کا نمونه تها - دوسرا گروہ خالص جمہوري حکومت کے نظام بنانا تها - یه جماعت اگرچه قلیل تهي مگر عوام اور کاشتکاروں پر اسکا اثر حاوي تها - ۱۰ - اگست سنـه ۱۷۹۲ - کو اس جماعت نے پیرس کے دیہاتیوں سے شورش کرا کے مجلس کو مجبور کیا که وہ ایـک ایسے نئے دستور کا اعلان کردے ' جو پادشاہ کے وجود سے بالکل مستغني هو -

اس غرض سے ایک نئي مجلس کا انتخاب هوا - منتخبه مجلس نے ایک سب کمیٹي قائم کي جسکے اکثر اعضاء ' مشہور انقلابي مصنف ' جان روسو Roussedu (۱) کے شاگرد تھے - انھوں نے اسي اصل اصول کو تمام نظام و قوانین کا محور قرار دیا که " السلطة للشعب وحدہ " حکم و تسلط صرف قوم هي کیلیے ھے - اور ایک نیا نظام مرتب کیا جو ملکیة (شاهي شرکت) سے بالکل خالي تها - یه نظام تاریخ انقلاب میں " دستور سنه ۱۷۹۳ " کے لقب سے مشہور ھے -

لیکن دوسرے سال یه دستور بهي قائم نه رها - یه دور انقلاب درحقیقت انساني جذبات کي شورش' اذهان کي طوائف الملوکي' اور طبیعت انساني کے مطالبات مفرطه کا ایک هیجاني دور تها - فرانسیسي قـوم جو مـدت سے معطـل تهي ' سوچ سکتي تهي مگر کچھ کر نہیں سکتي تهي - لوگوں کي مثال (بقول وکٹر هیوگو victor Hugo) " بالکل ان قیدیوں کي سي هوگئي تهي ' جو مدة العمر قید خانے میں رهکر آزاد هوے هوں اور جیل کے احاطے سے نکلکر جب آسمان کي کهلي فضا کے نیچے پہنچیں تو حیران هوکر رهجائیں که اب انھیں کیا کرنا چاهیے ؟ "

یه حالت قدرتي ھے اور همیشه ایک دور کے اختتام اور دوسرے کے آغاز کا درمیاني حصه دنیا نے ایسي هي حالتوں میں کاٹا ھے -

(۱) جان جاک روسو مشہور فرانسیسي مصنف اور انقلاب فرانس کے محرکین اولین میں سے ھے - سنه ۱۷۵۲ - میں اس نے اپنے افکار سیاسیه ایک کتاب کي صورت میں شائع کیے - اسمیں هر طرح کے استبداد دیني و ملوکي کو ظلم و معصیت بتلایا تها اور جمہوري حکومت کي اهل فرانس کو ترغیب دي تهي - جمہوري حکومت کے اس نے متعدد نظام مرتب کیے تھے ' اور سب کا اولین اصول قوم کے تمام طبقات و جماعات میں مساوات قرار دیا تها - سنه ۱۷۱۲ - میں پیدا هوا اور سنـه ۱۷۷۸ - میں بعالم دیوانگي وفات پائي - نغمات موسیقیه کو بصورت ارقام و خطوط مدون کرنے کا وهي موجد ھے -

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

حبش میں ایک اسلامی حکومت !

آٹھویں صدی ہجری کے چند مجاہدین
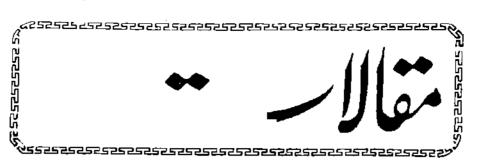
دعـــوت اســـلام

ہمارے اون دشمنوں نے جنکی بساط ہستی کا ایک گوشہ بھی داغ خونریزی سے خالی نہیں' ہمکو ہمیشہ طعنہ دیا ہے کہ نخل اسلام صرف تلوار ھی کی دھوپ ' اور صرف قہر و اکراہ ھی کی فضا میں پرورش پاتا ہے ' لیکن تاریخ نے ہر موقع پر گواھی دی ہے کہ نشر دعوت اسلامی کا سبب قہر و اکراہ نہیں بلکہ صرف رضا و صلح ' حسن اخلاق ' اور آسوۂ حسنۂ مسلمین مخلصین رہا ہے -

نصارے حبش اور مسلمانوں کے درمیان سنیکڑوں معرکے پیش آئے ' اور اکثروں میں مسلمانوں نے دشمنوں کے اجسام کو اطاعت سیاست اسلامیہ پر مجبور کیا ' لیکن دلوں کو قبول دین اسلام پر کب اور کہاں مجبور کیا ؟ ہاں ہر موقع پر اسلام کے معجزۂ اخلاق و خدا پرستی کی ایک تلوار چمکتی تھی' جو رسوم و عقائد فاسدہ کے حصار سے گذر کر قلوب و ارواح کو مسخر کر لیتی تھی !

چنانچہ گذشتہ نمبر کے خاتمے میں تم پڑھ چکے ہو کہ دس ہزار حبشی نصرانیوں نے کس تلوار کی زور سے اسلام کے آگے سر اطاعت خم کیا ؟ یقیناً وہ فولاد کی تلوار نہ تھی بلکہ اخلاق اسلامی کا وہ حربۂ امن و رستگی تھا ' جس نے ہر زمانے اور ہر دور میں اپنے جوہر دکھائے ' اور آج بھی الحمد اللہ کہ زنگ آلود نہیں ہے !

افریقہ اور شمالی نائجیریا میں آج جس سرعت سے اسلام خود بخود پھیل رہا ہے ' اسکی رودادوں نے مسیحی مشنوں کی عمارتوں کو ماتم کدہ بنا دیا ہے ' لیکن دنیا دیکھ رہی ہے کہ یہ تلوار کی کاٹ نہیں ہے - کیونکہ تلوار کا قبضہ تو اب ہمارے ہاتھ سے نکلکر غیروں کے ہاتھ چلا گیا ہے' اور ہماری گردنیں انکے آگے رکھدی گئی ہیں -

سلطان منصـــور کی گرفتـــاری

سلطـان منصور ہزاروں مفتوح قلوب و اجسام کی جمعیت کے ساتھ دس دن تک دشمنوں کے انتظار میں سر میدان پڑا رہا - "حطی" کو اس ہزیمت کی جب خبر ہوئی تو بے شمار فوج و سامان کے ساتھ سلطان کے مقابلہ کو نکلا - ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں اس جمعیت عظیمہ کی مقاومت کی تاب نہ تھی' تاہم آخر تک استقلال سے کھڑے رہے کہ فرار عن الزحف شریعت اسلامیہ میں کفر ہے - دس مسلمان سرداروں نے جان نثاری اسلام کا حق ادا کیا ' بالاخر سلطان منصور اور امیر محمد دشمنوں کے ہاتھ گرفتار ہوگئے اور اوسوقت تک آزاد نہوے جب تک کہ انکی روح زندان جسم سے آزاد نہوئی -

یہ واقعہ سنہ ۸۲۸ - ہجری کا ہے ' سلطان منصور کو صرف ۲ - برس حکومت کا موقع ملا -

سلطـــان جمـــال الـــدین

کسی قوم کے خدا کی نظروں میں محبوب ہونے کی سب سے بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ اوسکی خاک افراد عالیہ اور اعاظم رجال کی پیدائش سے ہمیشہ اپنی نسل عظمت کو باقی رکھتی ہے- آج ہماری مصیبت عظمی یہی ہے کہ اشخاص و رجال کی پیداوار ہم میں کم ہوگئی - ہماری بزم سے جو فرد اٹھتا ہے' اپنی جگہہ خالی چھوڑ جاتا ہے - پس اوس دن پر افسوس' اگر وہ دن ہماری بد قسمتی سے آنے والا ھی ہو' جب ہماری مجلس کا ہر گوشہ بیٹھنے والوں سے خالی ہوگا ! !

اب ان ایام نحس و شوم میں ' اون روز ہاے میمون و مسعود کی یاد کیا کیجیے' جب کہ اسلام کا گوشہ گوشہ اس شعر کی صداقت سے معمور تھا :

اذا مات منا سید ' قام سید　　قؤول لما قال الکرام فعول !

(ہم وہ ہیں کہ جب ہمارا ایک سردار ہم میں سے اٹھہ جاتا ہے تو دوسرا کھڑا ہو جاتا ہے - اور پھر وہ وہی کہتا ہے جو بزرگوں نے کہا تھا ' اور وہی کرتا ہے جو بزرگوں نے کیا تھا)

نویں صدی ہمارے تخم اقبال کیلیے کوئی اچھا موسم نہ تھا ' تاہم زمین میں پیداوار کی قوت ابھی باقی تھی- سلطان منصور کے بعد اوسکا دوسرا بھائی سلطان جمال الدین حکومۃ اسلامیۂ حبش کا فرمانروا ہوا - وہ اپنے اعمال جلیلہ کے لحاظ سے اون سلاطین اسلام میں جگہ پانیکے لائق ہے ' جن پر تاریخ عالم ناز کرتی ہے -

ہر عہد انقلاب ملکی کشمکشوں کا موسم ہوتا ہے - بربر کی قوم جو اب تک حکومت اسلامیہ کے ماتحت تھی' اب آمادہ بغاوت ہوگئی- (حرب جوش) ایک نو مسلم حبشی سردار اوسکی تادیب کی غرض سے روانہ ہوا -

صلـــح ' جنـــگ ' اور عفـــو !

حسب آئین اسلام :

و ان طائفتان من المومنین اقتتلـوا ' فاصلحوا بینهمـا (۹ : ۴۹)	اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آمادۂ جنـگ ہوں تو اون دونوں میں صلح کرا دو -

(حرب جوش) نے پہلے شرائط صلح پیش کیے ' لیکن بربری اپنی ضلالت و بغاوت پر قائم رہے - (حرب جوش) نے اسکے بعد کی دوسری آیت کی تعمیل کی - یعنی :

فان بغت احداهما علی الاخری' فقاتلـوا التي تبغي حتی یفيء الی امـــر اللہ (۴۹ : ۹)	اگر ان دون جماعتوں میں سے ایک اپنی سرکشی پر اڑی رہی تو اوس سے اوس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ وہ فرمان الہی کے طرف رجوع نہ کرے -

اب بربریوں کو ہوش آیا اور آواز صلح بلند کی' - پس (حرب جوش) نے تیسری آیت کریمہ پر عمل کیا :

ادبیات

نظام حکومۃ ابن الامیہ

مساوات اسلامي

(بدر) میں معرکہ آرا جو ہوا لشکر کفر * (عتبۃ ابن ربیعہ) تھا امیر العسکر
سب سے پہلے وہي میداں میں بڑھا تیغ بکف ' * ساتھہ اک بھائي تھا ' اور بھائي کے پہلو میں پسر
اس طرح اُس نے مبارز طلبي کي پہلے: * "مرد میدان کوئي تم میں ہو تو نکلے باہر"
سنکے یہ لشکر اسلام سے نکلے پیہم * تین جانباز کہ اک ایک تھا اوسکا ہمسر
سامنے آئے جو یہ لوگ تو (عتبہ) نے کہا: * "کس قبیلہ سے ہو؟ کیا ہے نسب جد و پدر؟"
بولے: "ہم وہ ہیں کہ ہے نام ہمارا انصار * ہم میں شیدائي اسلام ہے ہر فرد بشر
جاں نثاران رسول عربي ہیں ہم لوگ * اک اشارہ ہو تو ہم کاٹ کے رکھدیتے ہیں سر"
بولا (عتبہ) کہ "بجا کہتے ہو جو کہتے ہو * مگر افسوس کہ مغرور ہے اولاد مضر
تم سے لڑنا تو ہمارے لیے ہے مایہ عار * کہ نہیں تیغ قریشي کے سزا وار ' یہ سر"
کہہ کے یہ اوسنے کیا سرور عالم سے خطاب: * "اے محمد! یہ نہیں شیوہ ارباب ہنر
جنگ نا جنس سے معذور ہیں ہم آل قریش ' * بھیج اونکو ' جو ہوں رتبہ میں ہمارے ہمسر"
آپ کے حکم سے انصار پھر آے صف میں ' * حمزہ و حیدر کرار نے لي تیغ و سپر
ان سے (عتبہ) نے جو پوچھا نسب و نام و نشاں * بولے یہ لوگ کہ "ہاشم کے ہیں ہم لخت جگر"
بولا (عتبہ) کہ "نہیں جنگ سے اب ہمکو گریز * آؤ ' اب تیغ قریشي کے دکھائیں جوہر"

* * *

یا یہ حالت تھي کہ تلوار بھي تھي طالب کفو * یا مساوات کا اسلام کے پھیلا یہ اثر:
بارگاہ نبوي کے جو مؤذن تھے (بلال) * کرچکے تھے جو غلامي میں کئي سال بسر
جب یہ چاہا کہ کریں عقد مدینہ میں کہیں * جاکے انصار و مہاجر سے کہا یہ کھل کر:
"میں غلام حبشي ' اور حبشي زادہ بھي ہوں ' * یہ بھي سن لو کہ مرے پاس نہیں دولت و زر
ان فضائل پہ بھي ' خواہش تزویج بھي ہے ' * ہے کوئي ' جس کو نہ ہو میري قرابت سے حذر؟"
گردنیں جھک کے یہ کہتي تھیں کہ "دل سے منظور" * جس طرف اُس حبشي زادہ کي اوٹھتي تھي نظر!!

* * *

عہد فاروق میں جس دن کہ ہوئي اونکي وفات ' * یہ کہا حضرت (فاروق) نے با دیدۂ تر:
"آہ! ' اٹھہ گیا آج زمانے سے ہمارا آقا! " * اٹھہ گیا آج نقیب حشم پیغمبر!"

* * *

اس مساوات پہ ہے معشر اسلام کو ناز * نہ کہ یورپ کي مساوات کہ ظلم اکبر!

(شبلي نعماني)

کشاکش حریۃ و استبداد!

(رعب) وقف کشمکش ہوں ' کیا کہوں کیا چپ رہوں؟ * دلربا کہتا ہوں میں جسکو وہي جلاد ہے
ایک جانب مقتضائے جوش غم ' شور آفریں * اک طرف خوف ستمگر مانع فریاد ہے
ایک حکم اُسکا ' کہ عذر ناتواني کا حریف ' * ایک آزادي مري ' جو نذر استبداد ہے!

(رعب لکھنوي)

سلطان شهاب الدين

سلطان جمال الدين کا جانشین سلطان کا بهائي (احمد بدلائي) الملقب بشهاب الدين هوا - اسنے اپنے بهائي کے قاتل سے قصاص ليا - هميشه سلطان شهيد کے قدم بقدم چلا - عدل و انصاف کے ساتهه حکومت کي - اسکے عهد ميں راستے مامون اور غله ارزاں رها - يه سلطان ' مورخ (مقريزي) کے عهد ميں (جو نويں صدي هجري کا مصنف هے) موجود تها - وه خود موضع (دكر) ميں تها اور اسکا بهائي خير الدين صوبة (زكله) ميں رهتا تها - شاهان حبش سے لڑائياں بهي جاري تهيں -

خاتمه

خاتمه هر شے کا درد ناک هوتا هے اور خصوصاً فرزندان اسلام کا خاتمه ! هزار ساله حکومت کے بعد قواء اسلاميه هر جگه ضعيف تهے - (حطي) نے مسلمانوں کي حکومت کو سواحل تک محدود کرديا - مدت تک وه اسپر قانع رهے ' بالاخر ايک فرنگي درنده جو دو سال سے صيد طرابلس کي فکر ميں هے ' ناگهاں وهاں نمودار هو گيا ' اور (زيلع) کے اکثر حصص کو اپنے پنجے ميں لے ليا : اللهم مالك الملك ' تؤتي الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء ' إنك على كل شي قدير !

مضمون کا ماخذ

اس مضمون ميں هم نے اپني عادت کے خلاف کتابوں کا حواله نهيں ديا - اسليے که مضمون کا بڑا حصه در اصل ايک هي کتاب سے ماخوذ هے ' اور اسکے علاوہ مسلمانان حبشه کے حالات کيليے اور کوئي معتبر ذريعه بهي نهيں - مشهور مورخ مصر (علامة مقريزي) نے ايک رساله صرف مسلمان شاهان حبش کے حالات ميں لکها هے - اسکا نام : " الالمام ' بمن في بلاد الحبشة من ملوک الاسلام " هے - اس مضمون کا ماخذ اصلي يهي تصنيف هے -

اسکے علاوہ جا بجا بعض مطالب ديگر مصنفات سے بهي ماخوذ هيں ' ليکن انکے ليے حوالے کي چنداں ضرورت نظر نه آئي - اردو ميں پهلي دفعه يه حالات بيان کيے گئے هيں - اميد که وسيلۂ موعظت و ذريعه عبرت و بصيرت هوں : و جاءک في هذه الحق و موعظة و ذكرى للمومنين (۱۱ : ۱۲۲)

اراده هے که اس سلسلے ميں ديگر غير معروف مقامات کے مسلمان حکمرانوں کے حالات کا بهي تفحص کريں اور انکے حالات مرتب هوکر شائع هوں - ارادوں کي وسعت کو کيا کيجيے که اسکي کوئي انتها هي نهيں - اصل شے توفيق کار هے اور وه الله کے هاتهه هے -

لغات جديده

مولفه

مولانا السيد سليمان الزينبي

يعني : عربي زبان کے چار هزار جديد ' علمي ' سياسي تجارتي ' اخباري اور ادبي الفاظ اصطلاحات کي محقق و مشرح ڈکشنري ' جسکي اعانت سے مصر و شام کي جديد علمي تصنيفات و رسائل نهايت آساني سے سمجهه ميں آسکتے هيں ' اور نيز الهلال جن جديد عربي اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبهي کبهي کرتا هے ' وه بهي اس لغت ميں مع تشريح واصل ماخذ موجود هيں - قيمت طبع اعلى ۱ - روپيه ۴ آنه - طبع عام ۱ - روپيه - درخواست خريداري اس پته سے کي جاے :

منيجر المعين ندوه ' لکهنو -

تاريخ حيات اسلاميه

الهلال اور پريس ايکت

همت بلند دار که مردان روزگار
از همت بلند بجائے رسيده اند

استعينوا بالصبر و الصلوة !

فخر قوم ' هادي ملت ' السلام عليکم و رحمته الله و بركاته ' آج ابهي ابهي همدرد ملا ' اور سب سے پہلے اسکے ضميمه پر نظر پڑي جسميں اول سرخي " الهلال سے ضمانت " نظر سے گذري ' ديکهنے کے ساتهه هي سناٹا سا چها گيا ' افسوس که الهلال بهي اس شمشير براں سے نه بچا ' مگر خير ' کچهه خوف نهيں ' هم نهيں سمجهه سکتے که اس آئے دنکي ضمانتوں اور ضبطيوں سے گورنمنٹ کا منشا کيا هے ؟ کيا وه همارے جذبات کو پامال کرنا چاهتي هے ؟ کيا هماري صداقت انتما زبان کو بند کرنا چاهتي هے ؟ اگر يهي منشا هے تو هم بجاے دو هزار کے دس هزار کا ڈهير گورنمنٹ کے ايوان حکومت کے آگے لگاديں گے ليکن اپنے سچے جذبات کے اظهار سے باز نه آئيں گے -

يه ضمانت الهلال سے نهيں لي جا رهي بلکه قوم سے لي جا رهي هے ' جو ان دو هزار کے عوض انشاء الله دس هزار پورے کرديگي ' الهلال ايسي چيز هے جسپر بجاے روپيه کے قوم اپني جان تک نذر کرنے کيليے طيار هے ' پهر يه دو هزار کيا بلا هے ؟ آپ ضمانت ديديجيے اور قوم آپ کے نذر کرديگي ' اور اپنے حق گو زبان وقلم کو رکنے نه ديگي خدا همارے ساتهه هے ' يه دهمکياں همارے سد راه نهيں هوسکتيں ' ميں پانچ روپه کي حقير رقم اپنے الهلال محبوب پر سے نثار کرتا هوں - اميد که جناب شرف قبوليت عطا فرماکر مجهے ممنون کرم فرمائيں گے -

جناب کا ادنى نياز مند

حسن مثنى رضوي

آج زميندار اخبار نظر سے گذرا - طلبي ضمانت کا حکم بهي سنا - جب اس بلا سے آن عام اديٹر ونکو نجات نهيں ملي جو قديم روش سے هٹ کر نستيا راه صداقت و حريت پر لگ گئے هيں ' تو بهلا الهلال کيونکر بچ سکتا تها جو آج سات کروڑ مسلمانوں کے دل اپني مٹهي ميں رکهتا هے ؟ مگر خير کسيوجه سے جلدي کرنا ممکن نه تها اسليے اب تک خاموشي رهي - اخر کار نادرشاهي حکم نے اپني قوت کي نمايش کر هي دي - ميں ايک غريب طالب العلم هوں - دو وقت کے کهانے کے سوا اور کوئي متاع ميرے پاس نهيں - دل البته هے سو وه آپ پر پهلے هي دن نثار کر چکا هوں - اسليے ايک نهايت قليل رقم ۸ - آنے کي پيش کش هے - يه ميں نے اپني ٹوپي خريدنے کيليے بچا رکهي تهي - البته آن هزارها اخوان ملت سے جو الحمد لله که حلقه الهلال ميں شامل هيں ' مستدعي هوں که اپنے زباني دعوؤں کا آج کچهه ثبوت بهي ديں -

(احمد حسين طالب علم مشن اسکول بمبئي)

فان فاءت فاصلحوا بينهما بالعـدل واقسطـوا ‘ ان الله يحب المقسطين (٤٩ : ١٠)	جب وہ باغي جماعت فرمان الهي کے طرف رجوع کرے تو پھر باهم عدل و انصاف سے صلح کرلو ! الله صلح کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے -

(حرب جوش) نے اس مہم سے فارغ ہوکر (حطي) کي طرف رخ کيا اور اوسکو شکست دي - (حطي) نے پھر ايک بڑي فوج جمع کي اور (جدايه) ميں آکر خيمه زن هوا - سلطان خود اوسکے مقابله کو نکلا - اور مظفر و منصور واپس آيا ‘ اسپر (حطي) نے مسلمانوں سے آخري انتقام لينے کي کوشش کي اور عزم کرليا که اس فتح کے بعد ملک حبش کے کسي گوشه ميں بھي کوئي کلمه گوے اسلام زنده نه رهنے پاے -

سلطان نے بھي فوج کے اجتماع و اهتمام ميں پوري قوت صرف کي اور آخر وه ساعت آپهنچي جب کفر و اسلام کي دو قوتيں باهم ٹکرا گئيں - کامل تين مهينے تـک اسلام کي تلوار برق بن بنکر ظلمت کفر کے بادل ميں چمکتي رهي - تيسرے مهينے پردۂ ابر چاک هوا تو نظر آيا که حبشان کي اقليم اسود ‘ مقتولين کے خون سے يکسر سرخ ہے ‘ (حطي) جان ليکر بھاگ گيا ہے ‘ اور مسلمان مال غنيمت کے خزانوں کو باهم تقسيم کر رہے هيں ! !

اسکے بعد سلطان نے ايک دوسرے انقطاعي معرکه کي طياريان شروع کيں اور عساکر اسلام کي ايک ايسي جماعت کے ساتھه ‘ جس سے بڑي کوئي جميعت حبش ميں علم اسلامي نے کبھي جمع نه کي تھي ‘ روانه هوگيا -

(حطي) مقابله سے عاجز تھا - پانچ مهينے تـک شهر به شهر آواره پھرتا رها - سلطان اوسکے پيچھے پيچھے تھا - بالاخر سلطان مظفر و منصور غنائم کثير کے ساتھه دارالخلافت کي طرف مراجعت فرما هوا -

اسکے بعد بھي ايک اور معرکۂ شديد و صعب پيش آيا - مسلمانوں نے ٢٠ - دن کي مسافت طے کرکے دهاوا کيا - غنيم کي فوج تازه دم تھي ‘ اور دونوں طرف جميعت عظيمه صف آرا ‘ تاهم مسلمانوں نے هزيمت نه اٹھائي ‘ اور هر فريق دوسرے فريق کا بازو دبا کر هٹ گيا -

سلطـان کي شهـادت

خانداني مناقشات قديم حکومتوں کا جزو لاينفـک هيں - سلطان جمال الدين گھر سے باهر دشمنوں سے هنگامه آرا تھا اور گھر ميں اوسکے عم زاد بھائي اسکے ليے سازشوں کا دام بچھا رہے تھے ! چنانچه افسوس که سنه ٨٣٥ - ميں سات برس کي حکومت کے بعد بھائيوں کے هاتھه سے شهيد هوا ‘ حالانکه دشمنوں کي تلوار سے اسے کوئي خوف نه تھا ! !

سلطان جمال الدين اپنے عهد ميں جمال چهرۂ اسلام اور رونق مجلس ملت تھا - فتوحات کي کثرت اور رقبۂ حکومت کي وسعت ميں اپنے پيشروؤں سے هميشه اقدم اور علم و فضل کا هميشه قدردان رها - اوسکے دربار ميں فقها و علما کا مجمع رهتا تھا - عدل و انصاف ميں وہ تعليم اسلامي کا ايک صحيح اور کامل ترين نمونه تھا -

مسـاوات اسلامي

ايک عديم النظير مثال

اوسکي زندگي کا ايـک واقعه بھولانے کے لائـق نهيں - وہ عدل و مساوات اسلامي کي ايک مثال جليل و عظيم ہے -

هم جب کہتے هيں که اسلام کا نظام حکومت جمهوري ہے ‘ هم جب کہتے هيں که مساوات بين الناس اصـل نظام حکومت اسلاميه ہے ‘ هم جب کہتے هيں که عدل عمومي اساس بناے خلافت نبوي ہے ‘ تو اسپر مخالف کہتے هيں که يه متاع عزيز تمهاري دکان ميں کہاں ؟ يه مصنوعات و مخترعات تو يورپ کي نقل و محاکات هيں - ليکن اے غـريب مدنيۂ اسلامي ! اور اے ناآشناے حقيقت ملت حنيفه ! تجھے کيا بتائيں که همارے امانت خانوں ميں اس جنس کي کتني فراواني ہے ؟ مدينه ‘ دمشق ‘ بغداد ‘ اور قرطبه کے افسانے تجھے کب تـک سنائيں ؟ اور دور خلافۂ اسلاميه کا مرقع مقدس تيرے ليے کيونکر نظر افروز هو ؟ ديکھه ! وحشت زار افـريقه ميں ‘ جسکا هر باشنده بيسويں صـدي کے يورپ کے نـزديک احـقر خلق الله اور مستحق هر ذلت و لعنت ہے ‘ هم نے عدل و مساوات کي کيسي مثاليں پيش کي تھيں ؟

سنا هوگا که امريکه کے حبشيوں کو فرزنـدان تهذيب سپيد نے تيل چھـڑک چھڑک اسليے زنده جلا ديا تھا که اوسکے ايک بھائي نے ايک يوروپين کو دنگل ميں زيرکرديا تھا ‘ خود افريقه ميں تم نے سنا هوگا که يورپ کي ايـک عظيم الشان اور مدعي تهذيب و مدنيت حکومت کے ايـک بهت بڑے جنرل نے ‘ ايک بوسيده لاش کي هڈيوں کے مدفن کو اس جرم ميں کھود ڈالا تھا که اوسنے اپنے وطن مقدس کي محافظت کي تھي !

ليکن اسي افريقه کے ايک گوشے ميں چارسو برس پيچھے چلو ‘ هم تمهيں ايک دوسرا منظر دکھاتے هيں -

سلطان جمال الدين کے ايک چھوٹے سے بچے نے کھيل ميں اپنے ايک هم عمر لڑکے کا هاتھه توڑ ديا - شهزادے کي شکايت ايک غريب لڑکے کے والدين کيا کرتے ؟ خاموش هو رہے - اتفاقاً کچھه دنوں کے بعد خود سلطان کو اسکي اطلاع هوگئي - بر سر دربار شهزادے کو قصاص کيليے طلب کيا - يه کيا عجيب اور ما فوق العاده منظر تھا ! سلطان باپ تخت پر متمکن تھا - مجرم فرزند سامنے کھڑا تھا ‘ غريب لڑکا اور اوسکے والدين دوسري جانب تھے - سلطان نے قصاص کا حکم خود اپني زبان سے ديا - امرا شفاعت و سفارش کيليے اپني اپني جگه سے اٹھے ‘ مگر اس پيکر عدل نے صاف انکار کرديا - خود اولياء مدعي نے شهزادے کي معافي کا باواز بلند اعلان کيا - اسپر بھي سلطان راضي نهوا - بالاخر دربار کو اس منظر کي تاب نه رهي - هر طرف سے آواز گريه و بکا بلند هوگئي ‘ سلطان سفارشوں کي صداؤں ‘ عفو و درگذر کي آوازوں ‘ اور گريه و بکا کے شور ميں زنجير محبت پدري کو توڑ کر آگے بڑھا ‘ اور خود اپنے هاتھه سے قصاص ليا ! !

کس کيليے ؟ ايک غريب لڑکے کيليے ! کس سے ليا ؟ اپنے جگر گوشے اور اپنے جان و دل سے عزيز تر محبوب فرزند سے ليا ! !

آه ! کوئي چيـز اوسکو اداے فريضـۂ مساوات اسـلامي سے نه روک سکي ! !

يورپ ! تو مساوات کا کس منهه سے مدعي ہے ‘ جب ايک سڑک کي راستي و کجي تجکو رعايا کے خون سے زياده عزيز ‘ اور ايک پورے ملـک کي قيمت تيرے بازار مساوات ميں ايک گورے انسان کے خون سے زياده گراں ہے ؟

شاهـان حبش کي موت و انقلاب

(حطي) اسحاق بن داود بن سيف ارعد ‘ سلطان جمال الدين کے عهد ميں مرگيا - يه واقعه سنه ٨٣٣ - کا ہے - اسکے بعد (اندر اوس بن اسحاق) بادشاه هوا - چار مهينے کے بعد يه بھي مرگيا - اسکي جگه پر اسکا چچا (هربناي بن اسحاق) تخت نشين هوا يه بھي چند مهينوں سے زياده زنده نه رها - ان سب کے بعد اسحاق کا بيٹا (سلمون) بادشاه هوا اور آخر عهد تـک قائم رها -

عسر و یسر ' اوج و حضیض ' اور صدق و کذب ' سب لازم و ملزوم هیں اور قوانین قدرت مقتضي هیں که انسان دونوں کو آزمائے -

هاں تاریخ عالم یه بتاتي ہے که زمانه کي گردش نے حامیان صداقت کو همیشه چکر میں رکھا ہے -

صدق و کذب کے مقابله میں اگرچه کوته بیں نظریں اس سطحي فتح کو جو انسانوں کي بد باطني کے سبب سے کذب کو صداقت پر حاصل هوتي ہے' دائمي جاننے لگتي هیں' مگر ماضي کے واقعات اس کي تردید کرتے هیں اور بالاخر سچي فتح صداقت هي کو نصیب هوئي ہے -

مصیبت و آزمایش دنیا میں صرف انساني طبائع کي مستقل مزاجي ' حقیقي شکر گزاري ' اور سچي هدایت کي ازمایش کے لیے هوتي ہے -

مبارک ہے وہ شخص جو ایسي آزمایش میں پڑے' اور پھر قابل رشک ہے وہ ذات جو ایسي آزمایش میں سے کامیاب هوکر نکلے - میں بذات خود ایسي گردش اور ایسي مصیبت کو نعمت عظمیٰ سے تعبیر کرتا هوں - اپنے لیے همیشه اسي امر کا خواهشمند هوں اور اسي لیے آپ کو بھي بحیثیت ایک مخلص کے همیشه اس قسم کي مصیبتوں اور اس قسم کي آزمائشوں میں پھنسا هوا دیکھنا چاهتا هوں - قومي جذبات کا پاکیزہ درد وہ درد ہے' جس کي لذت سے شاید هي کوئي انسان واقف هوکر گریز کرے - میں تو ایسے درد کو خدا سے چاهتا هوں -

دنیا اعتباري ہے - هم دیکھتے هیں که ایک شے هي مختلف موقعوں کے لیے حسن و قبح ثابت هوتي ہے - پا به زنجیر هونا اور قید بھگتنا صرف جرم و گناہ کي پاداش کے لیے هوتا ہے اور اسي لیے اس کو عوام نفرت و حقارت کي نگاہ سے دیکھتے هیں' مگر وهي زنجیریں ایک حیثیت سے قابل زینت زیور تصور هوتي هیں' جبکه انسان اپنے فرائض دین اور واجبات قومي کے لیے پا به زنجیر' طوق به گلو' اور بالاخر مگر سب سے مبارک' سربر دار هو -

هلال نکلا - بدر بنا ' گہن لگا ' تھوڑي دیر رهیگا ' مگر هلال پھر هلال هوکر عروج اختیار کریگا - انشاء الله - مجھ دلي همدردي ہے - میں اپني طرف سے چھ روپیه چھ آنه کي ناچیز رقم خدمت والا میں پیش کرتا هوں !

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میں بھي فوراً تار دیتا مگر وہ چھ آنه کے پیسه بھي ضائع هوتے دیکھکر اسي رقم میں شامل کردیے گئے -

آپ کا مخلص خادم

احقر - ایڈیٹر افغان - پشاور

السلام علیکم - اخبار زمیندار سے معلوم هوا که الهلال سے بھي ٢ - هزار کي ضمانت طلب کي گئي ہے ' اسکے معني یه هیں که تمام پیروان کلمۂ توحید سے ضمانت مانگي گئي ہے - مبلغ ایک روپیه کي حقیر رقم آج ارسال خدمت هوگي - یقین رکھیے که آپکي کوششیں بیکار نہیں گئیں - وہ اپنا کام پورا کرچکي هیں اور اب ان باتوں سے کچھ نہیں هوتا -

(احمد علي بی - اے)

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ٢ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

شہداء کانپور اعلی الله مقامهم !

الله الله ! ایها المسلمون !

سنگ را دل خوں شود از نالہاے زار من
این دل فولاد تو یک ذرہ سوهان گیر نیست ؟

یه ان یتیم اور بیواؤں کي درد بھري آواز کي فغاں سنجي ہے جنکو کانپوري شہدا اپني ابد الاباد مفارقت کا صدمه دے کر جام شہادت نوش فرما گئے اور ان کھلیے یک شبینه ناں جویں اور هفت روزہ ستر پوشي کا سامان بھي نه چھوڑ گئے - بلکه ان کے رهے سہے ممد و معاون جو دن بھر مزدوري کرکے شام کو پیٹ پال لینے کا کوئي ذریعه بہم پہنچا سکتے تھے' وہ بھي اسي رنج و غم میں بجرم دیوانگي طوق و سلاسل پہن کر محبوس پڑے هیں !

زین مصیبت قوم را بادیدۂ پر خون نگر
گر ندیدستي سحاب خوں چکاں را بر زمیں

اب انکے بچوں کي آہ و زاري اور بیکس بیوہ اور بے بس ماؤں کي بیقراري کا سننے والا بجز اس ذات برحق کے کون ہے ؟

مسلمانو ! خدارا هوش میں آؤ' اپنے جذبات اسلامي کا اثر دکھاؤ ! قوت ایماني کا ثبوت دو ! تم مسلمان هو' تمھارے دلوں سے نعرۂ الله اکبر کي صدائیں بلند هوتي رهي هیں ' تمھارے هاتھوں نے دنیا کو مسخر کرلیا تھا' تمھاري همدردیوں نے اعدا کے دلوں میں جگه کرلي تھي ' اور تمھاري فیاضیاں ضرب المثل هوچکي هیں - ابھي ابھي اس گئے گذرے زمانه میں بھي یونیورسٹي اور جنگ طرابلس و بلقان میں اپني پھٹي جیبوں سے کرم و بخشش کا شاهانه ثبوت دے چکے هو :

اے که بودي افتخار دین و دنیا پیش ازیں
داستانت یاد دارد هم زمان و هم زمین

پھر کس خوف ' کس بے حمیتي ' اور کس بے حسي نے تمکو کانپوري مظلوموں کي اعانت سے روک دیا ؟ گورنمنٹ تو تمکو ان همدردیوں سے نہیں روکتي - قانون جایز حقوق کے طلب کرنے سے مانع نہیں هوتا - طلب و استدعا کے هاتھ قطع نہیں کیے جاتے - منصف حکام ان همدردیوں سے برهم نہیں هونگے - پھر کیا تم اپني مساجد و معابد کي حرمت برقرار رکھنا نہیں چاهتے ؟ کیا اپنے حقوق کی پامالي پر تمکو تاسف نہیں هوتا ؟ کیا مظلوم اور بے قصوروں کی اعانت تمھارے ملک میں جایز نہیں ؟ فبای حدیث بعد الله و ایاته یومنون ؟

فخر قوم مسٹر مظہر الحق جیسے فداے قوم سے همدردي ' سبق لو اور اپني زندگي کا ثبوت دو :

شیر شو' شیرانه در صحراے شیران پاے نه '
مرد شو' مردانه پند ناصحان را گوش دار !

هندوستان میں سات کرور مسلمانوں کی آبادي ہے' اگر ایک پیسه في نفر کا اوسط رکھه کر بھي کانپوري مظلوموں کي غمخواري کیجاتي تو (١٠,٩٣,٧,٥٠) دس لاکھ ترانوے هزار سات سو پچاس روپیه جمع هوسکتا تھا ! حالانکه تخمینۂ اخراجات صرف دو ڈهائی لاکھ بتایا جاتا ہے جو ایک چوتھائي آبادي مسلمانان هند کي پورا کرسکتي ہے - کیا هم ایسے گئے گذرے که دین الهي کے ایسے مہتم بالشان کاموں میں ایک پائي چندہ کا بھي اوسط پورا هونا هم سے مشکل پڑگیا ؟ یاد رکھو که یه اوس آزادي کي پہلي منزل ہے جس میں چل کر بیٹھا کانپور اپنے حقوق دو نہ گورنمنٹ سے طلب

من از آں حسن روز افزوں که یوسف داشت، دانستم
که عشق از پردهٔ عصمت بروں آرد زلیخا را

مولانا المعظم

مبارک هو که الهلال کے حسن و جمال و صدق مقال نے باوجود اپنے مخصوص اثر اور قوت و عظمت کے، اسدرجه سحر کاري کي که بالاخر گورنمنٹ عالیه تاب صبر نه لاسکي - البته یه عجیب بات هے که صرف دو هزار روپیه هي میں اوس سے سردست راضي هورهي هے ! حضرت آپ تو ازاد هیں - پهر بقول سعدي :

قرار درکف ازادگاں نه گیرد مال
نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال

آپکي جیب تو خالي هوگي مگر ناظرین الهلال یقیناً علي قدر مراتب اس رقم کے ادا کرنے میں ذرا بهي تامل نه فرمائینگے - آج هندوستان میں اس سرے سے اُس سرے تک لاکهوں عشاق الهلال پهیلے هوے هیں - قصبوں اور دیهاتوں تک میں اسکے سیکڑوں جان نثار موجود هیں، روپیه تو کیا شے هے، جان تک پیش کرنے کیلیے حاضر هیں - ابهي یه خبر اچهي طرح مشتهر نهیں هوئي هے - خدا را جلد اپنے اراده سے مطلع فرمائیے اور عجلت کیساتهه گورنمنٹ اور الهلال میں رشتهٔ محبت مستحکم کرا دیجئے -

خوشا وقتے و خرم روزگارے که یارے برخورد از وصل یارے

والسلام

مظهر الحق نعماني - رودولوي

افتخار المسلمین، راس الموحدین حامي اسلام، مرجع خواص و عوام، ادام الله مجدکم !

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - همدرد سے معلوم هوا که الهلال سے بهي دو هزار روپیه کي ضمانت طلب کیگئي هے - یه سنکر جو صدمه میرے قلب مضطروں پر هوا - اوسکے تشریح خارج از تحریر هے - الله تعالی جناب کو حوادث ارضیه و سماویه سے همیشه محفوظ رکهے ! آمین - جو اصلاح جناب نے گمراهاں بادیهٔ ضلالت کي بذریعه الهلال فرمائي هے، اور جس خوش اسلوب پیرایه میں قرآن کریم کے حقائق و معارف سیاسیه سب سے پهلي مرتبه قوم کے سامنے پیش کیے هیں، اوسنے غافلونکو بیدار، جاهلونکو هوشیار، اور بے دینونکو دیندار بنا دیا هے، اور اسکي خدائي روکو اب کوئي روک نهیں سکتا - انکے دلونمیں ایک پائدار حرکت آزادي کي پیدا هوگئي هے -

مولانا - آپنے اپنے اس طرز عمل سے قلوب مسلمین میں وه وقعت او ر عظمت پیدا کرلي هے جسمیں دوسرونکو کم حصه ملاهے - و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء

محمد اسحاق مدرس مدرسه اسلامیه
از قصبه لاهرپور - ضلع سیتا پور

اخبار زمیندار میں یه دیکهکر که آپسے بهي ضمانت طلب کي گئي هے، طبیعت کو جس درجه صدمه پهنچا، عرض نهیں کرسکتا - صاف صاف کیا کهوں ؟ بس دعا هے که خداوند کریم گورنمنٹ پر اور هم سب پر رحم فرماے - اب وه ایسے لوگوں پر متوجه هونے کي آخري غلطي کر رهي هے، جنکے ایک اشاره چشم کے کڑوروں انسان منتظر هیں !

میري یه لفظي همدردي هي نهیں هے - اپني حیثیت کے مطابق عملي خدمت گذاري کرنے کیلیے بهي جان و دل سے حاضر هوں -

مجهے معلوم نهیں که الهلال کے ناظرین کا دائره کسقدر وسیع هے ؟ تاهم سیلوں، برما، افریقه، عدن، اور هنگ کانگ تک اسکے اوراق لوگوں کے هاتهوں میں دیکهے گئے هیں - میرے طرف سے یه تحریک درج اخبار فرما دیجیے که هم ناظرین اسکو اپنا دیني فرض تصور کرتے هیں که رقم ضمانت اپني جیبوں سے ادا کردیں، اور آئنده بهي جب کبهي ضرورت هو تو چند لمحوں کے اندر روپیوں کا ڈهیر لگادیں - ناظرین الهلال سے درخواست هے که وه اپني حیثیت کے مطابق رقوم اعانت دفتر الهلال میں بمد ضمانت بهیجدیں گے -

همدرد و کامریڈ کے ضمانت فنڈ میں بهي دفتر زمیندار کو پیشتر بهیج چکا هوں -

نیاز مند سعید حسن بي - اے - ایل - ایل - بي

طلبي ضمانت کا حال معلوم هوا - میرے خیال میں جس دن آپنے اپنا مقدس رساله نکالا تها، اوسي دن سے اس حکم کے متوقع هونگے - مگر امید هے که یه حکم بلکه اسي قسم کے صدها احکام آپکے اُن ارادوں کیلیے جو ارادهٔ الهي کے ماتحت هیں، پر کاه کے برابر بهي وزني ثابت نهونگے - ۸ - روپیه ضمانت فنڈ میں پیش کرتا هوں امید که قبول فرمائیں گے -

پانچ روپیه ٹونک سے بهي آپکے خدمت میں روانه کیے جا چکے هیں -

حسن مرتضی رضوي (امروهه)

تیغوں کے سایه میں هم پلکر جواں هوے هیں
خنجر هلال کا هے قومي نشاں همارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نهیں هم
سو بار کر چکا هے تو امتحاں همارا

یا مولانا

السلام علیکم، مبارک هیں آپ لوگ - نه معشوق کي نظر عنایت سے بهي محروم نهیں، اور پهر قوم میں وه رتبه نه بڑے بڑونکو نصیب نهیں، میں کهه نهیں سکتا که مجهے کسقدر خوشي هوئي جسوقت که مینے زمیندار میں یهه دیکها که سر جمیس مسٹن صاحب کا کاري مگر تفریح بخش وار آپکے دل کو بهي مجروح کرگیا انشاء الله ائنده فتح و نصرت کي اس کو ابتدا سمجهیے (ا - ا - علوي قیس) - از کاکوري - لکهنؤ -

---

خدا جناب کو اپنے مقدس ارادوں میں کامراني نصیب کرے اور مصائب روزگار کے مقابله میں فتح و نصرت عطا فرماے ! آپ کے لیے میري طرف سے تلقین صبر و استقلال کي تو هوبهو ایسي هي مثال هے، جیسي آفتاب کو شمع دکهانا، یا دریا کے آگے رواني کے معنے بیان کرنا، لیکن پهر بهي دو چار الفاظ طبیعت کے اصرار سے حوالهٔ قلم کیے دیتا هوں -

مگر حیران هوں که کیا لکهوں اور کس پیرایه میں اپنے مافي الضمیر کا اصلي نقشه کاغذ پر کهینچوں ؟ تلاطم جذبات سلسلهٔ خیالات کو قائم رهنے نهیں دیتا، اور پرواز تخیل اظهار مطلب سے مانع هے جب سے میں نے طلبي ضمانت کا حال سنا هے، سوچ رها هوں که آپ کو مبارکباد دوں یا قوم سے اظهار همدردي کروں ؟ ایسے زنده افراد قوم کي موجودگي پر فخر کروں یا اپني شومي قسمت پر ماتم ؟ لیکن جانتا هوں که یه جو کچهه هوا هے، کوئي نئي بات نهیں - مشاهدات روزانه اس امر کي تصدیق کرتے هیں که دنیا کي تمام هستیاں اپني اپني ضد کي بدولت قائم هیں، حیات و ممات،

محمد حسین دکنی ' اور مولوی غیاث الدین رامپوری کی سند دوں ؟

اسکے بعد آپ " واقعات " کو " دلایل " کے معنی میں استعمال کرتے ہوے لکھتے ہیں :

" افسوس ہے کہ بہار عجم وغیرہ اس وقت سامنے موجود نہیں ورنہ غالباً " بقید صفحہ و سطر " میں بتا سکتا کہ فارسی کے متعدد لغت نویسوں نے حظ کو لذت و مسرت کے معنی میں استعمال کرنے کی " افسوس ناک غلطی " کی ہے "

" عظیم الشان بہار عجم " کے نہ ملنے پر آپ کو جو افسوس ہے ' اسمیں مجھے آپ سے ہمدردی ہے ' مگر ساتھہ ہی خود غرضانہ اسکی خوشی بھی ہے کہ اگر خدا نخواستہ دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کی یہ تیغ بے امان آپکے ہاتھہ آجاتی تو نہیں معلوم میری معروضات کی مسکین ہستی کا کیا حال ہوتا ؟

پھر لطف یہ ہے کہ آپ " بقید صفحۂ و سطر " بتلا دیتے ' اور اسکے بعد غالباً قرنوں اور صدیوں تک کیلیے " حظ بمعنی لذت " کا اسم ثبوت سرزمین لغات فارسیہ و اصطلاحات علمیہ میں نصب ہوجاتا !! و ذلک مبلغهم من العلم !

اسکے بعد دلائل و اسناد کی ایک عظیم الشان صف رو نما ہوتی ہے جسکے سرخیل حلقۂ حضرت " غیاث اللغات " ہیں اور انکے پیچھے پیچھے علامۂ پامر ' مولانا رینکس ' محقق استین گاس ' فارسی لغات کی موت و حیات کا سررشتہ سنبھالتے ہوے تشریف لا رہے ہیں ' اور سب کے آخر میں خود جناب ہیں ' جو فن لغت کی اس مہیب نمایش کے بعد مجھے دعوت غور و فکر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں :

" غور فرمائیے کہ یہ " اہل لغت " نہ صرف حظ کو لذت کے معنے میں استعمال کرتے ہیں بلکہ اس سے جتنی تراکیب پیدا کرتے ہیں ' ان سب میں بھی حظ کے معنے لذت اور " صرف لذت " کے لیتے ہیں " !

جب آپکی واقفیت کا یہ حال ہے تو ارباب علم انصاف کریں کہ اب میں کیا کہوں ؟ آپ کو کون سمجھاے کہ کسی فارسی لغت کا نولکشوری پریس میں چھپنا ہی دلیل وقار نہیں ہے ' اور نہ اسمیں آپکے حسب مطلب حظ کے لفظ کا ملجانا مستند ہونے کا کوئی ثبوت - آپ غالب کے " ایک " شعر پر معترض ہیں ' جس نے (قاطع برہان) لکھکر ہمیشہ کیلیے ہندوستانی لغت نویسوں کی آبرو مٹا دی ' مگر مسکین ٹیک چند کے نہ ملنے پر آپکو افسوس ہے ' اور پورا یقین ہے کہ اگر (بہار عجم) کسی طرح میسر آجاتی تو " بقید صفحہ و سطر " بتلا کر آپ اس بحث کا خاتمہ کردیتے - حالانکہ جہاں (محمد حسین دکنی) کو کوئی نہیں پوچھتا ' وہاں (ٹیک چند) کا نام لینا ایک ایسی بات ہے ' جو صرف آپ ہی سے ممکن تھی -

" بہار عجم " کے نہ ملنے کے " افسوس " کے بعد " خوش قسمتی " سے غیاث اللغات آپکی " میز " پر نکل آتی ہے - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

" خوش قسمتی سے غیاث البتہ میز پر موجود ہے اور اسکی عبارت یہ ہے .... "

افسوس ہے کہ آپکی اس " خوش قسمتی " میں بھی مجھکو " بدقسمتی " سے خلل انداز ہونا پڑیگا - میں پوری ذمہ داری کے ساتھہ آپکو بتلانا چاہتا ہوں کہ غیاث اللغات کا نام فارسی لغات کی بحث میں لینا نہایت تمسخر انگیز ہے - استدلال تو بجاے خود رہا ' کوئی فارسی دان شخص اپنی میز پر اسکو جگہ دیکر آپکی طرح خوش قسمت ہونا بھی پسند نہیں کریگا -

اسکے بعد آپنے چند انگریزی لغات کا حوالہ دیا ہے - یہ حوالے تمام پچھلے حوالوں سے بھی بڑھکر افسوس ناک ہیں - آپ کو اردو سے تو اتنی ہمدردی ہے کہ عربی لغات کے ذکر پر متاسف ہوتے ہیں اور لکھتے ہیں :

" اس سے زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ خود اردو بولنے والوں کو اردو لغات کی تحقیق کے لیے عربی لغات کی جانب رجوع کرنا پڑے "

رجوع تو کسی نے نہیں کیا تھا - لیکن بہر حال آپکو اسپر افسوس ضرور ہے - پھر خدا را مسکین فارسی پر بھی رحم کیجیے ' جسکی لغات کیلیے باوجود ہزاروں دواوین و کلام شعراء فرس کے ' آپ ہمیں (پامر) کی چوکھٹ پر ناصیہ فرسائی کی دعوت دے رہے ہیں - محض اس حق کی بنا پر کہ " وہ کیمبریج میں عربی کے پروفیسر ہیں " !!

اِن مباحث میں آپکی معذوری واضح ہے ' تاہم ایک غلطی تو آپکا ادعائی اصرار ہے ' اور پھر دوسری غلطی ثبوت کیلیے لاحاصل کوشش کرنا - اسی کا نتیجہ ہے کہ آپنے اپنے طریق اثبات و استدلال میں اُس سے زیادہ افسوس ناک غلطی کی ہے ' جو موضوع بحث میں آپ کرچکے ہیں -

اغــــلاط استــــدلال

ایک شے ہے دعوا اور ایک چیز ہے استدلال - آپنے دونوں میں غلطیاں کیں - آپ فرماتے ہیں کہ حظ بمعنی لذت اصطلاحات علمیہ میں صحیح ہے ' اور پھر دلائل پیش کرتے ہیں - اپکے دعوے کی نسبت عرض کرچکا ہوں - لیکن اس سے زیادہ غلطیاں آپکے طریق استدلال نے پیدا کردیں :

(۱) آپنے یہ غلط اصول قائم کردیا کہ اردو کی عام بول چال اصطلاحات علمیہ میں مستند ہے -

(۲) آپنے ضمناً فرہنگ آصفیہ کو اردو لغات کی بحث میں قابل استناد قرار دیا ' حالانکہ (مصنف فرہنگ معاف رکھیں) اسے یہ حیثیت حاصل نہیں -

(۳) پھر اس غلط فہمی کا دروازہ کھولدیا کہ لغات فارسی کی بحث میں غیاث اللغات کی سند معتبر ہے - اسکا نتیجہ یہ نکلے گا کہ لوگ بلا تکلف غیاث کا حوالہ دینا شروع کردینگے اور پھر دوبارہ اس لغوی ایجی ٹیشن کا ارباب فن کو مقابلہ کرنا پڑیگا جو مرحوم غالب نے (قاطع برہان) لکھکر اپنے سامنے آمادۂ پیکار پایا تھا -

(۴) اس سے بھی بڑھکر ظلم اکبر یہ کیا کہ فارسی لغات کی بحث میں انگریزی کی فارسی لغات کو مستند قرار دینے کی بدعۃ سیئۂ کبیرہ کی بنیاد رکھی ' جو فی الحقیقت ایک اشد شدید " فتنۂ لغویہ " ہے اور جو اگر چل نکلا تو اردو اور فارسی زبان کا بھی مذہب و اخلاق کی طرح خدا حافظ !

پس مجھکو جو اس تفصیلی تحریر کی ضرورت ہوی تو صرف اصل بحث ہی کے متعلق ازالۂ اغلاط کا خیال محرک نہ تھا ' بلکہ زیادہ تر یہ خیال کہ آپکے طریق استدلال کے اغلاط نے اصل غلطی سے بڑھکر چند غلطیاں اور پیدا کردی ہیں ' اور وہ ایسی ہیں کہ اگر انکو ظاہر نہ کیا جاے تو لغات و زبان کے متعلق ایک اصولی غلط فہمی میں لوگ گرفتار ہوجائیں گے - اگرچہ واقف کاروں کیلیے انکی غلطیاں بالکل واضح و غیر محتاج انکشاف ہیں -

پس ضرور ہے کہ اس حصۂ بحث کے متعلق میں یہ ظاہر کردوں کہ :

(۱) غیاث اللغات کوئی مستند لغت نہیں - اسکا حوالہ فارسی لغات کے مباحث میں بیکار ہے -

سئلہ و مناظرہ

الفتنۃ اللغویۃ !

حظ و کرب یا لذت و الم ؟ (۱)

ما لهم بذلك من علم ان يتبعون الا الظن (۵۳ : ۳۰)

(۲)

اسکے بعد آپ لکھتے ہیں :

" اگر آپ کے اصول کو وسعت دی جاے کہ ہر اُردو لفظ کی " تحقیق " اُس زبان کے لغت سے کرنی چاہیے جس سے وہ آیا ہے تو اردو کے پاس باقی کیا رہجاتا ہے ؟ "

آپنے " تحقیق " کا لفظ لکھا ہے - اورگو میں نے اس اصول کی طرف کہیں اشارہ نہیں کیا مگر واقعی ہر لفظ کی " تحقیق " تو اُسی زبان کی لغت ہی سے کرنی پڑیگی ' جس سے وہ آیا ہے - یہ تو ایک قدرتی اور ناگزیر امر ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ غالباً یہاں آپکا مقصود " تحقیق " نہیں ' بلکہ " صحت استعمال " اور " جواز استعمال " ہے - جلدی میں آپ تحقیق کا لفظ لکھہ گئے ہیں -

پھر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ آپ عام الفاظ اور مخصوص اصطلاحات علمیہ میں فرق کرنے سے اپنے تئیں مقصر ظاہر کر رہے ہیں' حالانکہ اگر آپ چاہیں تو اس فرق کو محسوس کرنا کچھہ مشکل نہیں - میں ابتدا سے کہہ رہا ہوں کہ اردو کے عام الفاظ کا سوال نہیں بلکہ اصطلاحات علمیہ کا ہے - میں نے کہیں یہ اصول پیش نہیں کیا کہ ہر مہند لفظ کا استعمال اُسی وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ وہ اپنے اصلی زبان کی لغت سے بھی اُن معانی میں صحیح ثابت ہوجاے - میری گذارش تو صرف " اصطلاحات علمیہ " تک محدود ہے اور اسی لیے " مثنوی زہر عشق اور علم النفس " کا سوال آپکے سامنے پیش کرچکا ہوں - آپ سنتے ہیں' میرے سوال کو دھراتے ہیں' اسکو " ایک نا قابل انکار حقیقت " قرار دیتے ہیں مگر پھر جواب نہیں دیتے ! فیصلہ ہو تو کیونکر ؟

گوش اگر گوش تو و' نالہ اگر نالۂ من
انچہ البتہ بہ جاے نہ رسد' فریاد ست !

[بقیۂ مضمون صفحہ ۱۷ کا]

کر سکوگے اور اپنی حریت و آزادی کا سچا ثبوت بہم پہنچا سکوگے - اگر اس وقت تم نے اپنی حیات طیبہ کی کوشش نہ کی تو پھر اپنے آپ کو ہمیشہ کیلیے زندہ درگور سمجھو - ایسی آزادی وحریت پسندی کے زمانہ میں بھی خاموش رہے تو پھر خاتمہ ہے -

گر نہ گردد قوم ما بیدار ازین خواب گران
روے اسایش نہ بیند تا بہ روز واپسین

مظہر الحق نعمانی ردولوی
ضلع بارہ بنکی

آپ نے جس نکتۂ علم اللسان کی طرف اشارہ کیا ہے اور پھر خود بخود میری " حیرانی " کی علاج فرمائی پر متوجہ ہوے ہیں' میں اسکو دو مرتبہ خود وکیل میں لکھہ چکا ہوں ' جبکہ چند الفاظ عربی و انگریزی کی بحث چھڑگئی تھی

اِن دلائل و براهین واضحہ و بینہ کے بعد آپنے اِس بحث کا خاتمہ کر دیا ہے اور عدالت برخاست ہوگئی - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

" اصل مسئلہ ختم ہوگیا "

گر یوں ہی تو قاعدہ اچھا ٹھہر گیا

اگر کسی " مسئلے کے ختم کرنے " کا یہی طریقہ ہے کہ اصلی فیصلہ طلب امور کو نذر تجاهل و تغافل کر کے اختتام بحث کا اعلان کر دیا جاے' تو پھر بحث میں صرف وقت کرنے سے کہیں بہتر خاموشی و اعراض ہے - ہم کو کوئی شخص مجبور نہیں کرتا کہ ہم بولیں - لیکن اگر بولیں گے تو پھر بات کرنے والوں ہی کی طرح بات کرنی پڑیگی -

میں نے اس بارے میں جو کچھہ لکھا تھا اسکو گذشتہ نمبر میں چھہ دفعات کے اندر عرض کرچکا ہوں - مسئلے کے " خاتمے " کا یہ حال ہے کہ اُن میں سے کسی ایک امر کے متعلق بھی آپنے غور نہیں کیا اور جتنا کچھہ کیا ' اسکا بھی یہ حال ہے کہ وہ گویائی پر خاموشی کی ترجیح و تقدم کی ایک مثال تازہ سے زیادہ نہیں !

* * *

اس بحث سے فارغ البال ہوکر آپنے " حظ " کو بمعنی مفروضۂ لذت فارسی سے ثابت کرنا چاہا ہے - حالانکہ پہلی بحث کی طرح یہ موضوع بھی آپکے بس کا نہ تھا اور آپکے لیے اور نیز ہر اُس شخص کیلیے جو آپکے سی حالت رکھتا ہو' یہی بہتر ہے کہ وہ اُن امور میں دخل نہ دے جنسے نا واقف ہے -

میں ہمیشہ اپنی معروضات میں بحث کے اُن پہلوؤں سے نہایت احتراز کرتا ہوں ' جنسے مخاطب کی واقفیت یا علم کے متعلق کوئی مخالف خیال پیدا ہوتا ہو کہ یہ طبائع کو رنجیدہ اور بحث کو مقصد سے دور کردینے والی باتیں ہیں - اور اسی بنا پر " حظ و کرب " کے بارے میں بھی میں نے با وجود ضرورت کے اس سے احتراز کیا ' لیکن آپ کا لا حاصل اصرار بڑھتا جاتا ہے اور اس سے ضمنا زبان اور فارسی لغات کے متعلق نہایت سخت غلط فہمیوں اور انکے لیے پیدا ہوجانے کا خوف ہے - اسلیے اب مجبوراً عرض کرتا ہوں کہ آپ اُن کاموں میں کیوں پڑتے ہیں جنکی نسبت نہ تو آپ کو علم ہے اور نہ واقفیت ؟ میں نے (حظ) کے متعلق غالب کا ایک شعر لکھدیا تھا ' اور صرف اسلیے کہ اتفاقاً اُس وقت یاد آگیا - کوئی لفظ سند یا استدلال کا وہاں نہ تھا - اسپر آپ متعجب ہوکر لکھتے ہیں :

" اور انکے ثبوت میں غالب کا " ایک " شعر پیش کرنا آپ کافی سمجھتے ہیں' جس میں حظ کو حصے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے "

میں نے بطور سند کے تو لکھا نہیں تھا - کیونکہ ایک ایسی بات لکھہ رہا تھا ' جس سے آپکو مستثنی کردینے کے بعد ہر فارسی داں واقف ہے - لیکن اگر اسکو تسلیم بھی کرلیا جاے تو آپکے اس " ایک " پر زور دینے کا مطلب بالکل سمجھہ میں نہیں آتا - کیا آپکا مطلب یہ ہے کہ اس موقعہ پر درچار سو شعروں کی ضرورت تھی ؟ اگر غالب کا شعر پیش نہ کروں تو کیا ٹیک چند بہار'

[۲]

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں دہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھہ پانوں میں سنسنی اور جان رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی نرے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - .... تو سمجھہ لوکہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے اکثر مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی محنت شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریسہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں پھر علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - انکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - ٹائیفر والئی ریاست خیرپور سندھ — **پیشاب کی** کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیا بیطس نہ کھاتا تو میری زندگی **محال تھی -**

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چتہ ضلع اٹاوہ — **آپ کی حب ذیا بیطس** سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

شیخ عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہاں پور — **جو گولیاں ذیا بیطس آپ نے** رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ **ذیابیطس** نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم **لاغر ہوگیا قوت مردمی** جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - **مجھہ کو رات** دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

اِنکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں -
۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھہ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور -
۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو هفتہ دو روپے -

برء الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے -

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی یعنی ہو یا سادی - خون جانا بند ہو اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ هفتہ دو روپے -

سرمہ مہرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فی تولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدة الحکماء - لاہور

(٢) اتنا هي نہيں بلکه بهار عجم وغیرہ لغات جو آجکل چهپکر شائع هوگئے هیں ' قطعاً غیر معتبر' تمسخر انگیز' اغلاط سے مملو' اور نا قابل استناد هیں - جن حضرات کي ان کتابوں پر نظر هے ' اور جنهوں نے وہ مباحث دیکھے هیں جو " برهان قاطع " کي اشاعت کے بعد تحریر میں آے' نیز اُن رسائل پر بهي نظر ڈالي هے' جو ان لغات کي حمایت میں مثل موید البرهان ' ساطع برهان ' تیغ تیزتر' قاطع قاطع ' وغیرہ وغیرہ لکهے گئے ' اور پهر قاطع برهان کے اُس دوسرے ایڈیشن کو بهي دیکها هے جو (درفش کاویاني) کے نام سے شائع هوا تها ؛ ان سے یه امر پوشیدہ نہیں -

(٣) یورپ کے بعض مستشرقین نے جو لغات لکهي هیں انکا حواله به حیثیت سند لغت کے بالکل غیرمعتبر هے - عام طور پر مستشرقین فرنگ کا یه حال هے که وہ مشرقي علوم و السنه کے متعلق بعض اپنے مخصوص مباحث علمیه میں نہایت مفید و نادر مطالب پیدا کرلیتے هیں جن پر خود اس زبان کے بولنے والوں کو دسترس نہیں ' لیکن اسکے یه معني نہیں هوسکتے که لغات و ادب کي بحث میں انکي سند معتبر هو -

اب صرف دو مطلب باقي رهگئے - اصل مبحث ' اور مصطلحات علمیه کے متعلق جو چند سطور آپنے مضمون کے آخر میں لکهے هیں - سو انکي نسبت آیندہ نمبر میں عرض کرونگا که یه ایک مفید اور نتیجه خیز مبحث هے اور اسکو اخر تک پہنچانا ضروري -

---

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

تفصیل اُس رقم کي جو جناب ارمان صاحب بریلوي نے شاهجهانپور سے بهیجي تهي' اور جو گذشته نمبر میں درج هوچکي هے -

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب عبد الخالق صاحب	-	-	٥
جناب عبد الاحد ارمان صاحب	-	-	٥
جناب ایضاً از متعلقین خود	-	-	٢
ایضاً زکات و صدقة الفطر	-	-	٣
جناب سراج الدین صاحب	-	-	٤
جناب مولوي محمود حسن صاحب	-	٨	٢
مختار صاحبه ایضاً	-	٥	٢
صدقة الفطر جناب مولویصاحب موصوف	-	٨	-
جناب احمد یار خانصاحب	-	-	٣
جناب منشي سید احمد صاحب	-	٤	٢
جناب منشي عبد الستار صاحب	-	-	٢
جناب مولوی عبدالباري صاحب	-	-	٢
جناب سید عابد حسین صاحب	-	-	٢
جناب مولوي رفیع الدین صاحب	-	-	٢
جناب ڈاکٹر نعیم الله خانصاحب	-	-	٢
جناب حافظ فداحسین خانصاحب	-	-	١
جناب سید حسین شاہ صاحب	-	-	١
جناب حکیم ولایت حسین صاحب	-	-	١
جناب منشي منظور احمد صاحب	-	-	١
جناب منشي عبد الغني صاحب (زکاۃ)	-	-	١
جناب منشي عبد الماجد صاحب	-	-	١
جناب منشي عبد الحمید خانصاحب	-	-	١
جناب سید رضا علي صاحب	-	-	١
جناب نبي احمد خانصاحب	-	-	١
جناب سید عاشق علي صاحب	-	-	١
جناب ڈاکٹر محمد حسن صاحب	-	-	١
جناب عنایت حسن صاحب	-	-	١

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب ولي الله خانصاحب	-	-	١
جناب شفقت حسن صاحب معنوي	-	-	١
جناب شیخ امام بخش صاحب		-	١
جناب بهاري صاحب	-	١٠	-
جناب حافظ علي حسن صاحب	-	٨	-
جناب حبیب الله خانصاحب	-	٨	-
جناب برکت علي صاحب	-	٨	-
اهلیه منشي برکات احمد صاحب	-	٨	-
جناب والدہ صاحبه عبد الاحد صاحب	-	٨	-
جناب اکرام الله صاحب	-	٨	-
معرفت جناب سعادت علي صاحب	٦	٨	-
جناب وزیر خانصاحب	-	٨	-
جناب بابو مجید احمد خانصاحب	-	٨	-
جناب منشي حکمت یار خانصاحب	-	٨	-
جناب سید انور احمد صاحب	-	٤	-
جناب نیاز احمد صاحب	-	٤	-
جناب ننهے بیگ صاحب	-	٤	-
جناب احمد بخش صاحب	-	٤	-
جناب عزیز صاحب	-	٤	-
امة الحبیب صاحب	-	٤	-
جناب والدہ عزیز صاحب	-	٤	-
جناب علي احمد خانصاحب	-	٤	-
جناب مسیح الله خانصاحب	-	٤	-
جناب محبوب خانصاحب	-	٤	-
جناب چاند خانصاحب	-	٤	-
جناب ڈاکٹر یعقوب خانصاحب	-	٤	-
مدرسه نسواں - شاہ آباد	٩	٤	-
جناب امجد علي صاحب	-	٤	-
جناب مولا بخش صاحب	-	٤	-
جناب میاں جان خانصاحب	-	٤	-
جناب ظهور احمد صاحب	٦	٣	-
جناب سید کرامت علي صاحب	-	٣	-
جناب سید فضل امام صاحب	-	٢	-
جناب سید بشارت علي صاحب	-	٢	-
جناب سید شرافت علي صاحب	-	٢	-
جناب الا نهي ملا زمه عبد الاحد	-	٢	-
جناب منشي احمد حسن صاحب	-	٢	-
از فرزندان حافظ علي حسین صاحب	-	٢	-
جناب هدایت شاہ صاحب	-	٢	-
جناب ممتیاز خانصاحب	-	٢	-
جناب هدایت الله صاحب	-	٢	-
جناب کریم الله صاحب	-	٢	-
جناب سدن صاحب	-	٢	-
جناب مظفر حسین صاحب	-	٢	-
جناب مولوي تراب علي صاحب	-	٢	-
جناب اکرام الله صاحب	-	٢	-
جناب انعلم الله صاحب	-	٢	-
جناب اسد علي صاحب	-	٢	-
جناب حمید الله خانصاحب	-	٢	-
جناب بشیر الدین صاحب	-	٢	-
جناب نبي بخس صاحب	-	٢	-
جناب منیر خانصاحب	-	٢	-
جناب زمان خانصاحب	-	٢	-
جناب سعادت علي صاحب	-	٢	-
جناب نظیر خانصاحب	-	٢	-
جناب منهر	-	٢	-
جناب حمید الله صاحب	-	٢	-
جناب اسمعیل بیگ صاحب	-	٢	-

باقي آیندہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCl TTA

لاتھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳

کلکتہ : چہار شنبہ ۷ - ذیقعد ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta : Wednesday, October 8, 1913

ساڑھے تین آنہ

گھر بیٹھے عینک لے لیجئے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے ۔ پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی، مگر اب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے پھر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں ٹھیریگی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی -

ایم - این - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۰/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہوجانا - کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

غبطة الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

مسجد کانپور مچھلی بازار

کے روزانہ مفصل و مستند حالات اور عدالت کی کل کارروائی شائع کرنیکا اخبار آزاد کانپور نے انتظام کیا ہے - اجلاس عدالت کی پوری کارروائی دوسرے روز صبح کو شائع کردیجاتی ہے - ان پرچوں کی ایک روپیہ ماہوار قیمت مقرر کیگئی ہے - اشاعت پر پرچے برابر ڈاک سے ارسال ہوتے رہیں گے - منی آرڈر بنام منیجر آزاد کانپور آنے - واقعہ ۳ - اگست سے آخر ماہ تک کے کل حالات بھی موجود ہیں - قیمت ایک روپیہ - منیجر آزاد - کانپور -

[۱] اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پہلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس - کے - برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ - کلکتہ

کشمیر کے شال - رفلی اونی پارچات - چادریں - کامدار میز پوش - پلنگ پوش - پردے - نمدے - گبھے - نقاشی مینا کاری کا اعلی سامان - زعفران - مشک نافہ - جدوار - ممیرہ - سلاجیت - زیرہ - گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ روانہ کرنے والے - مکمل فہرست مفت ہم سے طلب کرو -

منیجر دی کشمیر کواوپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر -

صرف ۳ روپیہ بارہ آنہ میں دو عمدہ گھڑیاں

غضب کی رعایت

اصلی کیلس لیور واچ

گھڑی کے شائقین ! یہ زریں موقع ہاتھ سے نجانے دیں کیونکہ تمام گھڑیوں کی قیمت میں ایسی عظیم الشان رعایت آیندہ نہ کرسکیں گے اسوقت تین روپیہ بارہ آنہ میں دو نہایت اعلیٰ درجے کی قیمتی گھڑیاں آپ کے نذر کیجاتی ہیں یہ معمولی بازاری گھڑیاں نہیں ہیں - آپ خود فرمائیں - انمیں ایک تو اصلی کیلس لیور جیبی گھڑی ہے جسکی گارنٹی پانچ سال اور ۳۶ گھنٹہ کی کوک ہے - اور اسکے ساتھ ایک فیشن ایبل چین بھی دی جاتی ہے -

بیش بہا موقعہ

نیو فیشن بی ٹائم پیس

دوسری گھڑی بی ٹائم پیس ہے جوکہ پائداری لحاظ سے تمام دنیا میں مشہور ہے - آپ یقین کریں کہ یہ سونا بھاؤ قیمت میں آپ کو ملتا ہے - ہمارے اسٹاک میں گھڑیاں بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں اور ہمکو تین ماہ کے اندر گودام خالی کرنا ہے - جلد خرید یے اور اپنے دوستوں کو اس خبر سے مستفید کیجیے -

ایک گھڑی آپکی جیب کی زینت بڑھائیگی دوسری میز یا طاق میں رہیے - قیمت کل تین روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک چار آنہ -

Rs 3/12

ملنے کا پتہ - برج باسی لال ویش ناولٹی ایجنسی نمبر ۲۲۷ بلدیو بلڈنگس جھانسی

Brij Basilal Vaish Novelty Agency 227 Baldeo Building Jhansi U. P.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

جلد ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۷ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۱۵

Calcutta: Wednesday, October 8, 1913.

شذرات

همـوا بمالـم ینالـوا!

کچھہ دنوں سے مشہور تھا کہ پوشیدہ طور پر ایک جلسے کي طیاریاں ہورہي ہیں جو دھلي میں منعقد ہوگا - اسکے صدر ہزھائینس نواب صاحب رامپور ہونگے ' اسمیں مسلمانوں کو تعلیم دي جاے گي کہ بغاوت (جو وہ کر رہے ہیں) اچھي بات نہیں گورنمنٹ کے وفادار رہیں تو بہتر ہے -

معتبر اشخاص کي روایت سے معلوم ہوا تھا اصل مقصد جلسہ دو باتیں ہیں :

(۱) بعض اسلامي جرائد کي مخالفت -

(۲) مسٹر محمد علي اور سید وزیر حسن صاحب کے سفر کي عدم اہمیت کا اعلان -

خاص رقعے چھاپے گئے تھے - حاذق الملک حکیم اجمل خان ' نواب حاجي محمد اسحاق خان ' انریبل مسٹر شاہد حسین بیرسٹر ایٹ لا ' اسکے خاص ارکان و اساطین انجام بتلاے گئے ہیں اور قلب کے اندروني جوش ' اور بیروني القاء ' دونوں اجزاء معرکہ سے اس معجون وفاداري کي ترکیب کي اطلاع ملي ہے - ونحن نحکم بالظواہر -

بعض اشخاص کو میں نے جلسے کے حالات کے متعلق تار دیے مگر انہوں نے وقت کے بعد اطلاع دي !

بہر حال ۲ - اکتوبر کو بارہ بجے دھلي میں جلسہ منعقد ہوا - نواب صاحب رامپور اسي وقت آے اور شریک مجلس ہوے -

لیکن جلسے سے زیادہ جلسے کي روداد پر اسرار ہے -

کلکتہ میں ۳ - کي صبح کو میں نے (انگلش میں) دیکھا تو اسمیں ایک تار جلسے کے متعلق شائع ہوا تھا ' اور آپکے شاندار

فہرست

اطـــلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس دولي پرچه نه پهنچے ' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں ' ورنه بعد کو نئي پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جاليگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو ايک يا دو ماه کے لئے پته کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرليں ' اور اگر تين يا تين ماه سے زياده عرصه کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -
(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکهيے -
(۵) خط و کتابت ميں خريداري کے نمبر اور نيز خط کے نمبر کا حواله ضرور ديں -
(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خريداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کريں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعميلي کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا

(منيجر)

[۳۹]

دهلـــي ميـــں غـــدر

سے پہلے تيموري تاجدار اور اسکے خاندان کي کيا شان تهي - اور غدر کے بعد کيا هوگئي - پهولوں کي سيج پر سونے والي شهزاديان ظلم و ستم کے کانٹوں پر کيونکر سوئيں - انکے معصوم بچوں نے کس کس کے طمانچے کهائے بهادر شاه غازي اور انکے بال بچوں پر کيسي کيسي بپتائيں پڑيں - شہنشاه هند کے بيٹوں اور نواسوں نے دهلي کے بازاروں ميں کسطرح بهيک مانگي - اسکے سچے اور چشم ديد نقشے مضامين خواجه حسن نظامي ميں بکثرت جمع کيے گئے هيں - يه مجموعه ڈهائي سو صفحه کا هے - جسميں مضامين غدر کے علاوه اور بهي بہت سے دلچسپ مضمون خواجه حسن نظامي کے هيں - قيمت صرف ايک روپيه -

اگر هندوستان ميں انگريزی چراغ گل هو جائے

خدا نخواسته حکومت کا نهيں بلکه انگريزوں کي پهيلائي هوئي نئي روشني کا چراغ اگر گل هوجئے اور اهل هند اپنے قديمي تمدن اور پراني روشني کے اصول کو اختيار کرليں تو اسوقت نئي روشني کي بولتي هوئي تاريخ لسان العصر اکبر اله آبادي کے کلام ميں جوں کي توں مل جاليگي - کليات اکبر کا يه لا جواب مجموعه دو حصوں ميں همارے هاں موجود هے - قيمت تين روپيه آٹهه آنے -

محدث گنـگوهي کي گرفتـــاري

عارف و فاضل حضرت مولانا رشيد احمد محدث گنگوهي رحمة الله عليه غدر کے زمانه ميں کيونکر گرفتار هوئے اور انپر کيا کيا گذري سکا ذکر انکي نئي سوانح عمري ميں هے - يه کتاب نهيں هے حقائق و معارف کا عظيم الشان خزانه هے - يا تصوير دونوں حصے مع محصول ۲ روپيه آٹهه آنه - اسرار مخفي بهيد - ۴ آنه ترکي قوم کي پيشين گوئياں قيمت دو پيسه - دل کي مراد قيمت ۱۰ آنه - سول کي عيدي قيمت ۲ آنه يه سب کتابيں دفتر حلقه نظام المشائخ دهلي سے ملکتي هيں -

[۳۶]

مولانا ابوالکلام ايــڈيــٹر الهــلال

کي لکهي هوئي اردو زبان ميں سرمد شهيد کي پهلي سوانحعمري جسکي نسبت خواجه حسن نظامي صاحب کي راے هے که با عتبار ظاهر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئي جمع نهيں کرسکتا اور باعتبار معاني يه سرمد کي زندگي و موت کي بحث هي نهيں معلوم هوتي بلکه مقامات درويشي پر ايک مستانه اور البيلا خطبه نظر آتا هے - قيمت صرف ڈهائي آنے -

انيـــسوا ں کے انقـــلابات

کے معلوم کرنيکا شوق هو تو حکيم جاماسپ کي ناياب کتاب جاماسپ نامه کا ترجمه منگا کر ديکهيے جو ملا محمد الواحدي ايڈيٹر نظام المشائخ نے نهايت فصيح اور سليس اردو ميں کيا هے - پانچهزار برس پهلے اسميں بحساب نجوم و جفر آجتک کي بابت جسقدر پيشينگوئياں لکهي گئي تهيں وه سب هو بهو پوري اتريں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکه کربلا - خاندان تيموريه کا عروج و زوال وغيره وغيره قيمت ڈهائي آنے -

رسالہ نظـام المشائخ و درويش پريس دهلي

خضـاب سيــه تــاب

همارا دعوی هے که جتنے خضاب اسوقت تک ايجاد هوے هيں ' اُن سب سے خضاب سيه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کيا جاويگا هم قبول کرينگے - دوسرے خضابوں سے بال بهورے يا سرخي مائل هوتے هيں - خضاب سيه تاب بالوں کو سياه بهونرا کرديتا هے - دوسرے خضاب مقدار ميں کم هوتے هيں - خضاب سيه تاب اسي قيمت ميں اسقدر ديا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي هے - خضاب سيه تاب ميں دلپسند خوشبو هے - دوسرے خضابوں کي اکثر دو شيشياں ديکهنے ميں آتي هيں ' اور دونوں ميں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے - خضاب سيه تاب کي ايک شيشي هوگي ' اور صرف ايک مرتبه لگايا جاليگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ايک روز ميں پهيکا پڑجاتا هے ' اور قيام کم کرتا هے - خضاب سيه تاب کا رنگ روز بڑهتا جاتا هے ' اور دو چند قيام کرتا هے - بلکه پهيکا پڑتا هي نهيں - کهونٹياں بهي زياده دنوں ميں ظاهر هوتي هيں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هيں - خضاب سيه تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هيں - بعد استعمال انسان آپ سے خود کهاليگا که اسوقت تک ايسا خضاب نهيں ايجاد هوا - يه خضاب بطور تيل کے برش يا کسي اور چيز سے بالوں پر لگايا جاتا هے - نه باندهنے کي ضرورت نه دهونيکي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آيا - قيمت في شيشي ايک روپيه زياده کے خريداروں سے رعايت هوگي - محصول ڈاک بذمه خريدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سيه تاب کٹرا دل سنگه - امرتسر

انجمن دفاع مطابع و جرائد هند

INDIAN PRESS ASSOCIATION.

گذشته اشاعت میں میں نے ایک افتتاحیه کے ذریعه اس تجویز کو پیش کیا تها - اس هفتے نہایت کثرت سے اسکی نسبت مراسلات و مکاتیب ادارۂ الہلال میں پہنچے هیں اور جن میں سے بعض مشاهیر ملک و اکابرین ملت کے هیں - میں ائنده انکا اقتباس شائع کرونگا - کیونکه انسے اندازه کیا جاسکے گا که پریس ایکٹ کے بیجا تشددات نے ملک میں کس درجه بے چینی اور تشویش پیدا کردی هے اور مطابع و جرائد کے دفاع کا خیال کس قدر بر وقت اور عام خواهش کے مطابق تها که بمجرد اعلان ' هر طرف سے صداؤں نے اٹهکر اسکا ساتهه دیا !

(اغاز عمل)

میں نے سب سے پہلے یه تجویز انریبل (بابو سرینـدر ناتهه بینرجی) اور (بابو موتی لال گهوش) ایڈیٹر (امرتا بازار پتر کا) کے سامنے پیش کی - میں نہایت متشکر و ممنون هوں ان دونوں بزرگان ملک اور مشہور اعیان مطابع کا ' جنهوں نے هر طرح اعانت و شرکت کا وعده فرمایا ' اور با وجود پرچا کی عام تقریب کے اپنا قیمتی وقت دینے کیلیے آماده هوگئے -

هم کو ایک ایسی مجلس قائم کرنی هے جو عام اور وسیع هو - جسمیں وه بد بختانه و نا مبارک تفریق نهو جو هندو مسلمانوں کے سوال کی صورت میں هر جگه پیدا کی جاتی هے - جس میں ملک کے هر حصے سے ارباب مطابع و جرائد شریک هوں اور کوئی حصه ایسا باقی نه رهے جہاں کے پریس کے قائم مقام اسمیں نهوں - پهر اسکا ایک مرکزی مقام هو اور اسکی شاخیں تمام صوبوں میں قائم هو جائیں - وه بصورت ال انڈیا ایسوسی ایشن کے بهی هو اور بصورت پراونشیل جماعت کے بهی -

اسکے لیے باهمی مشورۂ و مبادلۂ آرا کی ضرورت هے اور نہایت وسیع پیمانے پر تعاون و اشتراک عمل کی - پس هم مجوزین نے اپنا فرض یه سمجها هے که اپنی تجویز کو کاغذ کے صفحوں سے ایک وسیع اجتماع تک پہنچا دیں ' پهر تمام امور کا فیصله وهی اجتماع کرلیگا -

چنانچه اسی غرض سے ۲ - اکتوبر کو دو بجے ایک جلسه انڈین ایسوسی ایشن کے هال میں قرار پایا - اسکا اعلان گو ادارۂ الہلال سے کیا گیا مگر ایڈیٹر الہلال کے علاوه چار دیگر وقیع ترین اخباروں کے ایڈیٹروں کے بهی اسکے نیچے دستخط تهے - باتفاق عام (انریبل بابو سرینـدر ناتهه بینرجی) صدر جلسه منتخب هوے اور کافی غور و بحث کے بعد طے پایا که پوجا ... تعطیل کے بعد ائنده نومبر میں ایک عظیم الشان جلسه کلکته میں منعقد کیا جاے اور وه تمام امور مہمه کے متعلق وسائل و ذرائع عمل اختیار کرے -

اسکے بعد اس جلسے کے اهتمام و انتظام کیلیے حسب ذیل اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی :

(۱) انریبل بابو سرینـدر ناتهه بینرجی - ایڈیٹر (بنگالی)
(۲) بابو کرشنـو کمار متر ایڈیٹر (سنجیونی)
(۳) بابو موتی لال گهوش ایڈیٹر (امرتا بازار پتر کا)
(۴) مولوی مجیب الرحمن صاحب ایڈیٹر (مسلمان)
(۵) مولوی محمد اکرم صاحب ایڈیٹر (محمدی)
(۶) ایڈیٹر (بهارت متر)
(۷) ابو الکلام ... ایڈیٹر (الہلال)

(تعویق کار)

مستثنا یه سب کی خواهش تهی که جہاں تک ممکن هو جلد کام شروع کردینا چاهیے - لیکن ایک بڑی دقت پوجا کی بڑی تعطیل کی وجه سے پیش آگئی هے - جن حضرات نے اس موسم میں کلکته کو دیکها هے ' انکو معلوم هے که یه وقت تمام بنگالیوں کیلیے سال بهر میں ایک خاص وقت تفریح و محافل اور سیر و ... کا هوتا هے - تمام دفاتر سرکاری بند هوجاتے هیں - ریلوے کمپنیاں بهی نصف کرایے کی رعایت کردیتی هیں - اکثر لوگ شہر سے باهر چلے جاتے هیں ' اور جو لوگ رهتے هیں انهیں اپنے مراسم تقریب اور محافل تفریح و نشاط سے مہلت نہیں ملتی -

پس اسلیے تقریباً نا ممکن هے که اس زمانے میں کوئی کارروائی یہاں کی جاسکے - پهر یه بهی هے که خط و کتابت اور اعلان و اشاعت کیلیے بهی جلسے سے پہلے کافی وقت ملنا چاهیے - اسلیے نومبر سے پہلے جلسے کا انعقاد یوں بهی موزوں نه تها

بہر حال امید هے که یه جلسه اپنے مقصد مہم کیلیے ایک کامیاب آغاز عمل ثابت هوگا اور الله تعالی کا فضل هر حالت میں مطلوب - مندرجۂ صدر کمیٹی کا انتخاب عارضی هے - وه صرف انعقاد جلسه تک هے - اسکے بعد مجوزه کانفرنس کا اجلاس تمام امور مہمه کا فیصله خود کرلے گا -

(ایسوسی ایشن کی ضرورت)

آج ملک کا یه حال هے که اگر اسے ایک جسم فرض کیجیے تو اس جسم کا کوئی حصه زخم سے خالی نہیں - یکسر زخموں کا ایک پیکر خوں چکاں هے ' جسمیں سر سے لیکر پاؤں تک ٹیس اور ٹپک کے سوا کچهه نہیں هے !

درد هے جاں کی عوض هر رگ و پے میں ساری
چاره گر هم نہیں هونے کے جو درماں هوگا !

قومی و ملکی زندگی کی کوئی شاخ ایسی نہیں جو تمام تر محتاج عمل ' و فغاں سنج اعانت نهو - علی الخصوص مسلمانوں کیلیے تو یه ایک اشد شدید دور مصائب و ابتلا هے - انکی همت و عزم اور استقلال و غیرت کیلیے اس سے بڑهکر آزمایش کا موقعه کبهی نہیں آیا - جو مرثیه خوان ملت همیشه " آخری وقت " کہکر غافلوں کو ڈرایا کرتے تهے ' غالباً انکا مقصود یہی وقت تها - هندوستان سے باهر دیکهتے هیں تو اسلامی ممالک کا هر گوشه ماتم کده نظر آتا هے اور حیران رهجاتے هیں که کس کس فریاد پر کان دهریں ' اور کس کس کی مصیبت پر آنسو بہائیں ؟ خود هندوستان کے اندر دیکهیے تو قدم قدم پر ضرورتیں متقاضی ' مصائب فریادی ' شدائد فغاں سنج ' اور عزائم کیلیے آزمایش در پیش - ابهی تعلیم سے ابهی وه فارغ نہیں هوے ' کوئی با قاعده سیاسی تحریک گویا شروع هی نہیں هوی ' مسلم یونیورسٹی کی طرف سے دل ٹوٹ چکے هیں ' ندوه کا خاتمه سامنے هے - باهر کے چندوں کی فہرستیں اب تک کهلی هوی هیں - لاکهوں مہاجرین کی خانماں بربادی کے مناظر سامنے هیں اور دار الخلافۃ اسلامی پر ابتک امن و صلح کا دور شروع نہیں هوا -

ان سب پر مستزاد حادثۂ فاجعۂ کانپور ' جسکے زخم نے تمام پچهلے زخموں کی ٹیس بهلا دی - ابتک اسکی مسجد مقدس کے محراب و منبر اپنی حالت زار پر مرثیه خوان هیں ' اور زندان مصائب کے اندر ایک سو چهه فرزندان اسلام هیں ' جنکے هاتهوں میں اس جرم پر هتکڑیاں پہنا دی گئی هیں که انهوں نے تعمیر مسجد مقدس الہی کیلیے ۳ - اگست کو اینٹیں چنی تهیں !

خدا گواه که گر جرم ما همیں عشق است
گناه کبر و مسلماں بجرم ما بخشند !

هماری مصیبتوں کی یه ایک فہرست خواں هے جو نظروں کے سامنے هے ' اور آلام و غموم کا ایک حصار تاب گسل هے جس نے چاروں

عنوانات کي ترتيب ميں دفتر انگلشمين نے غير معمولي زحمت اٹھائي تھي - بعد يہي تار ديگر اخبارات ميں بھي بھيجا گيا اور در اصل يہ وہ " سرکاري " اطلاع تھي جو جلسے کے طرف سے دي گئي تھي -

ليکن اسکے بعد هي چار بجے (امپائر) کا اسکے نامہ نگار نے اپنے مشاهدات کے مطابق جو تار بهيجا تها ' اس ميں شائع هوا تو يه صبح کے تار سے بالکل مختلف تها اور سرے سے جلسے کي تکميل و برهمي هي کے متعلق دونوں ميں اختلاف تها -

اسکے بعد ادارۂ الہلال ميں مخصوص اطلاعات پهنچيں - انريبل سيد رضا علي کا تار شايع هوا - دهلي اور لاهور کے معاصرين کے نامه نگاروں نے حالات شايع کيے - يه سب اس " سرکاري " اطلاع سے بالکل مختلف بل متضاد تهے ' جو ۳ - کي صبح کو اخبارات ميں پهنچي تهي -

جلسے کي کارروائي " سرکاري " اطلاع ميں يه بيان کي گئي هے که بالاتفاق هزهائنس نواب صاحب رامپور صدر صاحب هوے اور انهوں نے ايک تحرير پڑهي - اس تحرير کا خلاصۂ امور يه تها :

(۱) بعض اسلامي اخبارات کو اس طرف متوجه کرنا چاهئے که وه " معتدل اور مآل بين صلح لهجه " اختيار کريں -

(۲) حادثۂ ' کانپور کے متعلق موجوده حالت کا خاتمه کرديا جاے ميں پسماندگان شهدا کيليے لوکل گورنمنٹ سے وظايف مقرر کرادونگا

(۳) اس بارے ميں اگر گورنمنٹ کے ساتهه صلح اميز رويه اختيار کيا جاے تو يقيناً مسلمانوں کي جائز خواهشوں پر حکام پوري توجه کرينگے -

اسکے بعد انريبل مياں محمد شفيع ' انريبل سيد رضا علي ' مسٹر حامد علي خاں ' نواب مزمل الله خان وغيره نے تقريريں کيں ' اور مندرجه ذيل رزوليوشن پاس هوا :

" يه جلسه صدر کي پيش بها نصيحت کو پسند کرتا اور ان ضروريات کي اهميت کو تسليم کرتا هے اور مناسب سمجهتا هے که هندوستان کے تمام حصوں سے مسلمانوں کے قائم مقاموں کا ايک باضابطه جلسه منعقد کيا جاے جو ان امور کي تکميل کيليے تدابير اختيار کرے "

مزيد براں قرار پايا که هزهائينس نواب صاحب کسي قريبي تاريخ ميں مجوزه جلسے کا انتظام کريں چنانچه انهوں نے سر راجه صاحب محمود آباد کو تار ديا هے که وه اس جلسے کا سکريٹري هونا منظور کريں -

افسوس کے ساتهه کهنا پڑتا هے که روداد صحيح نهيں ' اور جن حضرات نے اسکي تصنيف و تدوين کي زحمت گوارا فرمائي هے ' کاش وه سمجهتے که غلط بياني اور اخفاے حقيقت کي معصيت سے نه تو دنيا ميں کاميابي خريدي جاسکتي هے اور نه اس چادر ميں ناکامي چهپائي جا سکتي هے -

(امپائر) اور اسکے بعد کي متواتر اطلاعات نے اس شان تبرقع و حجاب آرائي کو چند گهنٹوں سے زياده مهلت نه دي ' اور بالاخر تمام واقعات لوگوں کے سامنے آگئے -

سب سے پہلي بات فيصله طلب يه هے که يه جلسه جن اغراض سے کيا گيا تها ' وه عمل ميں لاے جا سکے يا نهيں ؟ اور جلسه تکميل تک پهنچا يا برهم هوگيا ؟

اس روداد کے پڑهنے سے معلوم هوتا هے که جلسه پوري طرح کامياب هوا ' جس اتفاق راے سے صدارت کي کرسي پر نواب صاحب بيٹهے تهے ' بالکل ويسے هي اتفاق راے سے يه رزوليوشن بهي پيش هوا اور پاس هوا ' اور گويا اس رزوليوشن کا پيش کرنا هي جلسه کا مقصود اصلي تها ' جسکے حاصل کرنے ميں کوئي دقت پيش نه آئي -

چنانچه رزوليوشن پر تقرير کرنے والوں کي جو فهرست دي گئي هے ' اسميں مسلسل نواب مزمل الله خاں ' مسٹر حامد علي ' اور انريبل سيد رضا علي کے نام دے گئے هيں -

مگر اصل حقيقت اس کے بالکل متضاد هے ' جيسا که اب سب کو معلوم هوگيا هے - يه جلسه اس ليے منعقد نهيں هوا تها که نواب صاحب کے نصائح و وصايا لوگوں کو سنا دئے جائيں اور پهر ايک آئنده جلسے کي تجويز کرکے جلسه ختم هو جاے ' بلکه اسليے که اسي جلسے کو تمام مسلمانان هند کا قائم مقام جلسه قرار ديکر انکے ليے ايک پوليٹکل نظام عمل تجويز کيا جاے - بعض اخبارات کے خلاف رزوليوشن پاس هوں - مسٹر محمد علي کي
کيا جاے اور لوگ پکاريں که اب نواب صاحب رامپور کو انگلستان تشريف ليجانا چاهيے -

مگر ان تمام باتوں ميں سے ايک بات بهي نه هو سکي - انريبل سيد رضا علي اور ايک خاص جماعت بغير بلاے جلسے ميں پهنچ گئي تهي - انهوں نے نهايت زور سے اس جلسے کي مخالفت کي اور ثابت کيا که محض چند رؤسا کا جلسه تمام قوم کا قائم مقام نهيں هو سکتا - اگر ايک بهتر کسي مقام پر خوش پوشا کوں کي جمع هو جاے تو وه قوم کي نائب نهيں هو سکتي - جلسے کے انعقاد سے پہلے بهي اسلامي اخبارات ميں مخالفت کي صدائيں اٹهه چکي تهيں - نتيجه يه نکلا که مخالفت کا مقابله نهيں کيا جاسکا اور ايک دوسرے جلسے کي تجويز کا اعتراف کيا گيا -

اسلامي اخبارات کي مخالفت ميں کوئي کارروائي نه هو سکي مسٹر محمد علي اور سيد وزير حسن کے متعلق پوري کارروائي ميں ايک لفظ بهي نظر نهيں آتا - نواب صاحب رامپور کي اسلامي نيابت اور سفر انگلستان کو تو گويا ارباب جلسه نے بالکل بهلا هي ديا تها -

ان حالات سے بغير کسي بحث کے ثابت هوتا هے که جو جلسه تجويز کيا گيا تها ' وه منعقد نه هوسکا ' اور قبل اسکے که اپنے مقصد اصلي تک پهنچے درهم برهم هو گيا -

اب رهي يه بات که جلسے کي ناکامي کے بعد جو کارروائي کي گئي ' اسکا کيا حال هے ؟ مجوزه جلسے کا خيال کيسا هے ؟ نواب صاحب کے نصائح و وصايا کس عالم ميں نظر آتے هيں ؟ تو ان کي نسبت آئنده لکهيں گے -

البصائر

افسوس که البصائر شوال سے جاري نه هوسکا - نئي مشينيں جو منگوائي گئي تهيں ' انکے ليے مکان زير تعمير تها - اول تو اسميں دير لگي - پهر مشين روم بن گيا تو مزدور وغيره کے لگنے ميں دير هو رهي هے - پرچا کي تعطيل کي وجه سے دفاتر بند هيں - اميد هے که ذيقعده ميں پہلا نمبر ضرور نکل جاليگا -

(منيجر بصائر)

مسلم گزٹ لکھنؤ

(۲)

اس واقعه کے دو پہلو تھے :

(۱) گورنمنت کے ایک حاکم نے مالک مسلم گزٹ کو اسکے لیے مجبور کیا یا نہیں که وہ ایڈیٹر کو علحدہ کردے ؟

(۲) مالک مسلم گزٹ کا مولوي صاحب سے رویه اور ادعاء حریت و حق پرستي کا حشر -

سب سے پہلے امر اول کي نسبت غور کیجیے - پھر سمجھه میں نہیں آتا که آنریبل مسٹر برن کو کیونکر سمجھایا جاے که لفظ " جواب " کا جو مطلب انھوں نے اپنے ان عجیب و غریب جوابات سے ظاهر کیا ھے ' وہ اس مطلب سے بالکل مختلف ھے جو ھر زبان کي لغت میں مسطور ھے ' اور ھر زبان کا بولنے والا یقین کرتا ھے - سوال کا منشا یه تھا که مجسٹریٹ نے مالک مسلم گزٹ پر ایڈیٹر کي علحدگي کیلیے زور ڈالا یا نہیں ' اور ڈالا تو کس قانون کي بنا پر ؟

اسکا جواب صرف یہي ھوسکتا تھا که یا تو وہ واقعه سے انکار کریں یا اسکي وجه بتلائیں ' مگر وہ کہتے ھیں که " سوال میں پورے واقعات [illegible] بیان کیے گئے " پھر بتلاتے ھیں که وہ " پورے واقعات " یه ھیں که مالک مسلم گزٹ کي ایک تحریر کا ترجمه موجود ھے - لیکن اس تحریر کا وجود خود اس امر کي علانیه شہادت دیتا ھے که مالک مسلم گزٹ اور مسٹر فورڈ میں ایڈیٹر کي علحدگي کا تذکرہ آیا ھے اور وہ کوئي تحریر اس سے لکھواکر اپنے قبضه میں لے رھے ھیں - یه اس بات کے ثبوت کیلیے کافي ھے که مسٹر فورڈ نے مالک مسلم گزٹ پر زور ڈالا ' کیونکه اگر ایسا نه ھوتا تو یه تحریر وجود ھي میں کیونکر آتي ' اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کي میز سے صعود کرکے کونسل ھال کي میز تک کیونکر مرتفع ھوتي ؟

[illegible] علاوہ خود اس تحریر ھي میں یه جمله بصراحت موجود ھے که " آپکي تجویز کے مطابق " میں ایڈیٹر کو علحدہ کیے دیتا ھوں - پھر اسکے بعد اس امر کے ثبوت کیلیے اور کیا باقي رھجاتا ھے که مسٹر فورڈ نے مالک مسلم گزٹ [illegible] اس بارے میں زور ڈالا تھا ؟

البته بعض الفاظ ھیں جو [illegible] ھمیشه ایسے موقعوں پر ایک خاص اصطلاح کے ماتحت آجاتے ھیں اگر کوئي حاکم کسي بارے میں نہایت ھي سخت زور ڈالے اور اپنے اقتدار سے کام لے ' تو اسکا نام یہاں کي اصطلاح میں " راے " اور " خواهش " سے زیادہ نہوگا - کوئي حاکم اپنے حاکمانه اقتدار سے کام لیکر کیسي ھي سخت مداخلت کرے ' لیکن مداخلت کا نام ھمیشه یہاں " مشورہ دینے " کے ھیں -

پھر سوال یه ھے که اس تحریر کے پیش کرنے کے بعد وہ کون سا جواب تھا جو انریبل سید رضا علي کو ملگیا ؟ اسکے بعد بھي تو یه سوال بدستور باقي ھے که ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کس قانون کي بنا پر ایسا کیا ؟

اس تحریر نے بالکل پردہ اٹھا دیا - لطف یه ھے که خود انھوں نے ھي پردہ اٹھایا جنسے امید بالکل برعکس تھي - واقعه یه معلوم ھوتا ھے که جس ملاقات میں مالک مسلم گزٹ سے علحدگي کیلیے کہا گیا ھے اور جس کي صحیح و اصح خبر ھمیں ملي تھي ' اسي ملاقات میں یه تحریر بھي لکھوالي گئي ' تا که نادان و کمزور مالک مسلم گزٹ اچھي طرح پھنس جاے -

ھر حاکم کو جسے قانون نے عدالتي اختیار دیے ھوں ' پورا حق حاصل ھے که جس کسي پر چاھے ' مقدمه قائم کرے ' اور پھر جوڈیشل اور ایگزیکٹیو اختیارات کي یک جائي کي وجه سے جس طرح چاھے اسکا فیصله بھي کردے - لیکن یه اختیار تو اب تک قانون کي مجلدات میں درج نہیں کیا گیا ھے که وہ کسي شخص کو بلا کر غیر با قاعدہ اور غیر قانوني طور پر دھمکاے اور اس سے وہ کرانا چاھے جو قانون وقت بھي نہیں کرسکتا ؟

ایڈیٹر کو بھي بعض حالتوں میں مثل پرنٹر و پبلیشر کے سزا دي جا سکتي ھے ' لیکن مجبور کرکے دفتر سے نکالا نہیں جاسکتا - اسکي مثال بد بختي سے مسلم گزٹ ھي نے قائم کي -

معاملے کا دوسرا پہلو مالک مسلم گزٹ کے متعلق ھے ' اور افسوس ھے که انکے ساتھه ھمدردي کرنے کا پبلک کو کسي طرح مشورہ نہیں دیا جاسکتا - وہ ایک طرف حریت و صداقت اور جاں نثاري و فدویت کے اظہارات سے لوگوں کو طرح طرح کي توقعات میں مبتلا کرنا چاھتے تھے ' دوسري طرف اس تحریر میں نہایت ذلت اور عاجزي کے ساتھه اپنے قصوروں کیلیے ھاتھه جوڑ رھے ھیں ' اپنے تئیں ایڈیٹر کے آگے عاجز بتلاتے ھیں ' اور لکھتے ھیں که میں تعمیل حکم اور معذرت خواھي کیلیے طیار ھوں !

کچھه مضائقه نه تھا اگر انکا اصلي خیال یہي ھوتا - کوئي حرج نه تھا اگر وہ ازادانه نکته چیني کے مخالف ھوتے - اعتدال اور احتیاط کا ملحوظ رکھنا کوئي قابل اعتراض و تذلیل بات نہیں ھے - لیکن ایسي حالت میں ضرور تھا که وہ اپنے تئیں حکام کے اثر سے ازاد رکھتے اور اپنے طور پر جو چاھتے کرتے - انکو فوراً ھر ایسي خواهش کے جواب میں صاف صاف کہدینا تھا ' که اگر آپ مقدمه قائم کرنا چاھتے ھیں تو شوق سے کیجیے - جب اس کام کو اختیار کیا ھے تو کب تک عدالت کے نام سے کانپیں گے ؟ لیکن آپکو اسکا کیا حق ھے که مجھسے تحریر لکھوالیں ' میرے انتظامي امور میں دخل دیں ' اور کسي شخص کو مجبور کریں که وہ لکھنو چھوڑ کر چلا جاے ؟

مسلم گزٹ غالباً آجکل میں بالکل بند ھوجائیگا مگر ان حالات کے بعد اسکا بند ھو جانا ھي بہتر ھے - قوم کي ازادي و حق پرستي کي تحریک میں اگر جان ھے تو اسے اسطرح کے سیکڑوں اخبار[illegible] کے بند ھونے کي ذرہ برابر پروا نہیں - یه واقعا[illegible] اسکے که اسکي یادگاروں میں تعداد کا اضافه کرتے رھیں ' [illegible] نہیں ڈال سکتے -

یہاں تک لکھه چکا تھا که معلوم ھوا ' مسلم گزٹ بند ھوگیا ھے اور ایک ماتمي اور الوداعي تحریر شائع کي گئي ھے جس میں لکھا ھے که ھم مجبور ھیں - ھم نے جو کچھه اپني اس تحریر میں لکھا تھا جو کونسل کے جواب میں دکھلائي گئي ' اور پھر جو کچھه اخبار میں لکھا ' اسمیں کوئي تناقض نہیں - حکام کا دباؤ اظہار حق سے باز رکھتا ھے اور خوشامد ھم سے بن نہیں آتي وغیرہ وغیرہ - پس اسکے سوا چارہ نہیں که اخبار بند کردیں - انا لله و انا الیه راجعون -

مسلم گزٹ اگر بند کردیا گیا تو بہت سے اخبار نکلتے ھیں اور بند ھوتے ھیں' اور ھر زندگي کیلیے موت کسي نه کسي وقت آني ھي ھے - مگر افسوس یه ھے که مسلم گزٹ تو بند ھو گیا لیکن اپني جگه اپني ایک ایسي مہلک نظیر چھوڑ گیا جس کے نقصان کا کوئي اندازہ نہیں کیا جاسکتا -

بہتر تھا که مسلم گزٹ نه نکلتا ' کیونکه اسکي اشاعت سے جس قدر فائدہ ھوا تھا ' اس سے زیادہ اسکے مرض الموت سے نقصان پہنچا '

طرف سے گھیرلیا ہے - پھرکس کس زخم پر پٹی باند ھیں ' اور کس کس مرض کیلیے نسخۂ شفا لکھوائیں ؟

تن همه داغدار شد پنبه کجا کجا نہي ؟

تاهم اگر غور کیجیے تو ان تمام زخموں کے لیے کوئي ایک مرهم هوسکتا ہے تو وہ یهي انجمن "دفاع مطابع وجرائد هند" کي تاسیس ہے - مسلمانوں میں جو نئي زندگي اور بیداري گذشتہ تین سال کے اندر پیدا هوگئي ہے اور پهر توفیق الهي نے تنبه و اعتبار کے مسلسل و پیهم اسباب فراهم کرکے اسکو اس درجه تک پہنچا دیا ہے که کسي کے وهم و گمان میں بهي نه تها ' وهي صرف ایک رشتۂ الهي ہے جو ان تمام مایوسیوں میں امید کا چراغ روشن کرتي اور یقین دلاتي ہے که یه سفر بغیر کسي منزل مقصود تک پہنچاے نہیں رهیگا ' اور هجوم آلام و مصائب کے اس شب تاریک ' بیم موج اور گرداب حائل میں کبهي نه کبهي ساحل مراد نظر هي آجایگا وما ذلک علي الله بعزیز !

لیکن یه آثار حیات ' یه علائم تیقظ و بیداری ' یه حرکت و ... و مقصود ' یه جد و جهاد حق و صداقت ' اسي وقت تک ہے ' جب تک که افکار و آرا کو فرصت نشر و اعلان ' اور مطبوعات و جرائد کو حریت اشاعات و اظهارات حاصل ہے - جب تک سوتوں کو جگایا ' اور بے خبروں کو هشیار کیا جا سکتا ہے ' جس وقت تک صدائیں کهل کر بلند هو سکتیں ' اور قلم بغیر کسي مراقبۂ مستبدۂ حق و صداقت کا ساتهه دیسکتا ہے -

لیکن اگر پریس کي آزادي کا خاتمه هوگیا جیسا که هو رها ہے تو پهر نه تو اصلاح و طلب حقوق کو قیام ہے ' نه اظهار صداقت اور معرفت حق و حریت کي راه باز - نه مصائب اسلامي پر رنج و غم کے آنسو به سکتے هیں اور نه فرزندان اسلام کي خانماں بربادیوں پر علي کو آه و فغاں کي اجازت ہے - ملک کي تمام مصیبتیں لا علاج اور ملکي فلاح و ترقي کیلیے حصول امن و آزادي خواب و خیال - آج اسلام کے ماتم کدوں میں سب سے زیاده ماتم و فغاں سنجي مسجد کانپور اور اسکے شهداء مقدسین و معتر مین کي قربانیوں پر ہے ' لیکن اگر پریس کے حقوق کا قانوني دفاع نه کیا گیا تو پهر کون مساجد کي فریادوں کي ترجماني کریگا ؟ کون قهر و جبر کي دست درازیوں پر شکوه سنج فریادي هوگا ؟ اور کیونکر ملک و قوم کو اپنے آلام و مصائب کے اظهار کا موقع ملے گا ؟ -

پس في الحقیقت مطبوعات و جرائد کے حقوق کا حفظ و دفاع اولین فرض ملک و ملت ہے اور اسکي اپیل سب سے زیاده هماري قوتوں کے انفاق کي مستحق اور صرف وقت و مال کي احق ہے - ... پریس کا نظم و استحکام اور اتحاد و تعاون بهي اسي کے ذریعه هو سکتا ہے - یه کیسے افسوس کي بات ہے که جس ملک میں حیوانات تک کے حقوق کي محافظت کیلیے انجمنیں قائم هوں ' وهاں مطابع و جرائد کي حفاظت کیلیے چند نفوس و افراد کي ایک جمعیة بهي نه هو ؟

الهلال اگر اپني ضمانت کا بار قوم کے سر ڈالتا ' تو احباب و معاونین کے لطف و کرم سے مطلوبه رقم هي نہیں بلکه اس سے چهار چند رقم چند دنوں کے اندر جمع هو جاسکتي تهي ' مگر اس نے ایسا نہیں کیا - ابتدا سے اسکا اصول کار یه رها ہے که اپني سالانه قیمت کے سوا (که وه بهي بلحاظ اسکے مصارف کے نصف قیمت سے زیاده نہیں) اور کسي شے کا وه قوم سے طالب نہیں هوا -

لیکن اب که یه تمام سرمایه ایک اهم ترین ملکي غرض کیلیے وقف کردیا گیا ہے ' وه کچهه حرج نہیں دیکهتا که صداے اعانت بلند کرے - الله کے فضل سے امید ہے کہ انعقاد جلسۂ مجوزه سے بہت پہلے وه ضمانت الهلال کے نام سے ایک گرانقدر رقم مهیا کر سکے گا - فالسعي مني والاتمام من الله تعالی -

افکار و حوادث

هموا بما لم ینالوا

(۹ : ۷۵)

همیں دو هفتے پیشتر بعض امور کي اطلاع تهي ' اور متعدد موثق ذرائع سے شملۂ و رامپور سے انکي نسبت مفصل تحریریں دفتر میں پہنچ چکي تهیں - مگر هم همیشه واقعات کے ظهور کا انتظار کرتے هیں اور ارادوں اور نیتوں کے معاملات کو عفو و درگذر کا مستحق سمجهتے هیں -

مومن کو چاهیے که اپنے اندر اخلاق الهي پیدا کرے : " تخلقوا با خلاق الله ! " -

الله کے اخلاق کا یه حال ہے که اس نے همارے ارادوں اور نیتوں کي لغزشوں کو معاف کردیا ہے اور جزا و سزا کا احتساب صرف اعمال جوارح و جسم پر مرتب هوتا ہے -

سورۂ بقر میں یه آیت جب نازل هوئي :

وان تبدوا ما في انفسکم او تخفوه یحاسبکم به الله (۲ : ۲۸۴)	تمهارے دلوں کے اندر جو جو باتیں هیں خواه تم انکو ظاهر کرو یا چهپاؤ ' لیکن الله کے علم سے تو مخفي نهین ' وه ان سب کا تم سے حساب لیگا -

تو صحابۂ کرام بہت غمگین هوے که خطرات قلب اور حدیث نفس کا احتساب مشکل ہے - نہیں معلوم کس وقت کیسا خیال گذرے اور قیامت کے دن اسکا جواب دینا پڑے ؟ اسپر اسي رکوع کي یه مشهور آیۂ کریمه نازل هوئي :

لا یکلف الله نفسا الا وسعها - (۲ : ۲۸۶)	الله تعالی کسي انسان پر تکلیف شرعي قائم نہیں کرتا مگر وهاں تک که اس کے بس اور قدرت میں ہے -

اعمال کي طرح خیالات کي نیکي بغیر توفیق الهي کے ممکن نہیں اور اسمیں انسان مجبور ہے -

البته منافقین اس سے مستثنی هیں که انکا کفر انکے دل هي میں هوتا ہے ' گو ظاهر میں ایمان کے مدعي هوتے هیں -

پس هم بهي همیشه اعمال و واقعات پر نظر رکهنا چاهتے هیں اور اس وقت تک کچهه پروا نہیں کرتے ' جب تک که ارادے عملي ظهور تک نہیں پہنچ لیتے -

اگر ایسا نه هو تو پهر نقد و اختبار کا پیمانه نهایت تنگ هوجاے - هم کو تو اپنے لوگوں کي خبر ہے جو شب کو بستروں پر لیٹتے هیں تو ان ارادوں اور خیالوں میں هوتے هیں ' جن میں سے اگر ایک ارادے کو بهي تکمیل و ظهور کي خدا مهلت دیدے ' تو تمام مسلمانوں کے گهر شیطانوں کي بستیاں بن جائیں اور ایک مسلم بهي دنیا میں نه ملے جو کفر کي لعنت سے آزاد هو -

لیکن یه الله کا لطف و فضل ہے که وه ان منافقین و دجالین اور مفسدین خاسرین کے ارادوں کو همیشه ناکام رکهتا ہے اور انهیں کبهي مهلت نہیں ملتي که اپني نیات فاسده و اقدامات مفسده کو عمل و ظهور تک پہنچا سکیں !

ولولا فضل الله علیك ورحمة لهمت طائفة منهم ان یضلوك '	" اور اگر الله تعالی کا فضل اور اسکي رحمت تمهارے شامل حال نه هوتي تو ان لوگوں میں ایک گروه تو تم کو

الهلال

٧ ذيقعده ١٣٣١ هجري

مساجد اسلاميه اور خطبات سياسيه

اسلام ميں مساجد كي حيثيت ديني

انجمن اسلاميه لاهور كا رزوليوشن

(١)

اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام كمن امن بالله واليوم الاخر و جاهد في سبيل الله ؟ لا يستون عند الله - و الله لا يهدي القوم الظالمين - (٩ : ١٩)

كيا تم لوگوں نے حاجيوں كو پاني پلانے اور مسجد كے آباد ركهنے كے كام كو اس شخص كے كاموں جيسا سمجهه ليا هے ' جو الله اور روز اخرة پر سچا ايمان لايا اور الله كي راه ميں جهاد كرتا هے ؟ الله كے نزديک تو يه دونوں برابر نهيں هوسكتے - اور پهر وه ظلم كرنے والوں كو كبهي راه راست نهيں دكهلاتا -

(و اغلظ عليهم !)

مجهكو تمام دنيا كى طرح معلوم هے كه صبر و تحمل اور ضبط و حزم بهرحال غيظ و غضب اور عجلت و بے صبري سے بهتر هے ' ميں جانتا هوں كه تسامح و روا داري اور نرمي و لينة كي انساني قلوب پر حكومت هے ' اور سختي و خشونت انسان كے ملكوتي فضائل كي فهرست ميں داخل نهيں - ميں نے قران كريم ميں پڑها هے كه جب ايک داعي حريت اور مجاهد في سبيل الحق كو خدا نے مصر كے شخصي فرماں روا كے پاس بهيجا تها تو كها تها كه " و قولا له قولا لينه " - ميں دنيا كے اس سب سے بڑے شخص كي نسبت بهي سن چكا هوں جسكو كهاگيا تها كه " فبما رحمة من الله لنت لهم ' و لو كنت فظاً غليظ القلب ' لانفضوا من حولك (١)

اور پهر الحمد لله كه اپنے رب كريم كي بخشش سے صبر كي طاقت و تحمل كي عادت بهي ركهتا هوں -

تاهم بعض موقعے ايسے هيں ' جهاں پهنچ كر ميري طاقت صبر جواب ديديتي هے - سررشتهٔ تحمل بے اختيار هاتهه سے چهوٹ جاتا هے - ميں الله كي رحمت و عفو كو بهول جاتا هوں - از فرق تا بقدم اسكے قهر و غضب اور غيظ و جلال كي چادر اوڑهه ليتا هوں - پهر ميري قدرت سے باهر هوتا هے كه اپنے غصه كو ضبط كروں - ميري زبان ميرے قابو ميں نهيں رهتي - وه اسكو ديكهتي هے جو گو رحمن و رحيم هے ليكن قهار و جبار بهي هے !

ميري پهلي حالت اگر " قولا له قولا لينه " (اے موسى و هارون ! فرعون كے ساتهه نرمي سے گفتگو كرنا) كے تابع تهي ' تو يه دوسري حالت " و اغلظ عليهم " (اے پيغمبر ! دشمنان حق كے ساتهه راه حق ميں نهايت سختي كرو !) كے ماتحت هوتي هے -

(جهل و ادعا)

ان مواقع مهيجه اور مناظر صبر ربا ميں سے ايک سب سے بڑا تاب گسل موقعه وه هوتا هے ' جب ديكهتا هوں كه جهل مذهب كے ساتهه علم مذهب كا دعوا كيا جاتا هے ' اور وه لوگ ' جو اسلام سے وهي نسبت ركهتے هيں جو ايک جاهل مريض كو علم طب سے هوتي هے ' مدعيانه باهر نكلتے هيں اور اسلام كي طرف اس چيز كو نسبت ديتے هيں ' جس سے حاشا كه وه پاک و بري هے -

ميں انساني جهل و عصيان كے سخت سے سخت مناظر پر خاموش رهه سكتا هوں ' ليكن ايک لمحه كيليے بهي مجهه سے يه نهيں هوسكتا كه اسلام كے متعلق جهل و بے خبري كے ساتهه دعوا كيا جاے اور ميرے قلم و زبان سے كسي طرح كي بهي نرمي و درگذر ايسے لوگوں كے حصے ميں آے - اگر ايک شخص جاهل هے تو اسپر سب كو افسوس هوگا ليكن غصه كسي كو بهي نهيں آئيگا ' ليكن جو شخص با وجود جهل مطلق كے ' كسي شے كے متعلق عالمانه و مدعيانه اپني نمايش كرتا هے ' تو اسكا گناه جهل نهيں هے بلكه ابليسيانه تمرد و سركشي هے ' اور پهر اسكو ذلت و حقارت كے سوا اور كچهه نهيں مل سكتا -

(المرشدون الجاهلون)

هماري بد بختي نے خود هماري بربادیوں كے سامان كر ديے هيں - قوم كے قدرتي پيشوا علماء مذهب تهے - اگر قران مسلمانوں كي ديني و دنيوي فلاح كا جامع هے تو جس جماعت كے پاس قران كا علم هوگا ' وهي ملت مرحومه كي ديني و دنيوي پيشوائي كي اهل هوگي - ليكن همارا مرض پانوں ميں نهيں بلكه دماغ ميں هے - همارے پانوں ميں لنگ نهيں هے مگر دماغ ميں قوة اراده باقي نه رهي - علما نے اپنے فرائض كو سب سے پہلے خيرباد كها ' اور پهر انهي كي ضلالت سے قوم كي تمام گمراهيوں كي توليد هوئي -

اب حالت يه هے كه ايک گله هے جس كا كوئي چرواها نهيں - نئے لوگ مسند پيشوائي پر بيٹهے هيں - انكا جهل مركب اور نفس خادع جو كچهه انكے قلب پر القا كرتا هے ' اسي كو اسلام كي طرف منسوب كر ديتے هيں - هر شخص جو قلم پكڑ سكتا هے شيخ الاسلام هے ' هر اخبار كا ايڈيٹر جو چند آدميوں كا وقت خريد سكتا هے مفسر قرآن هے - هر انگريزي داں ' هر خطاب يافته ' هر سيكريٹري ' هر متولي ' حق ركهتا هے كه اپنے هر القاء شيطاني كو تعليم اسلامي قرار دے ' اور اپنے هر هيجان نفساني كو اجتهاد ديني سے تعبير كرے : الا انهم هم المفسدون و لكن لا يشعرون (٢ : ١٢)

پهر يه كون هيں جو همارے سامنے آتے هيں اور اپنے احكام و اوامر هم پر نافذ كرتے هيں ؟ ان ميں سے كتنے هيں جنهوں نے علوم دينيه كي تحصيل كي هے ' اور كتنے هيں جنكو قرآن و سنت كي خبر هے ؟ جهل مطلق كے سوا كيا هے جسے وه پيش كرسكتے هيں ' اور تعبد حكام كي بخشي هوئي ذلت عزت نما كے سوا كونسي شے

(١) انحضرة كو مخاطب كركے الله نے فرمايا كه يه الله كا بڑا فضل هے كه آس نے آپكو دشمنوں كے ساتهه نرم دل بنايا ' ورنه اگر آپ سخت دل اور غصه ور هوتے تو كبهي لوگوں كو آپكي طرف كشش نه هوتي اور ساتهه چهوڑ كر الگ هو جاتے -

اگرچہ موت سے نہیں ' کیونکہ اس متعدی و مسموم مرض کے بعد اسکا مرجانا ہی بہتر تھا -

مالک مسلم گزٹ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلم گزٹ کی موت کی پوری ذمہ داری خود انہیں پر ہے - حکام کا جبر و تشدد کہاں نہیں ہے اور کیوں نہ ہو ؟ کیا انہوں نے مسلم گزٹ کو اس امید پر نکالا تھا کہ حکام اسکو اپنے بچوں کی طرح اپنی گودیوں میں کھلائیں گے ؟ کیا انکو یہ امید تھی کہ ہمیشہ حکام کی طرف سے انکی راہ میں سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی ؟ کیا وہ اس وہم و خبط میں تھے کہ مسلم گزٹ کیلیے ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنو اعزازی منیجر کی خدمت انجام دینگے ؟ یہ تو اول روز سے کھلی ہوئی بات تھی کہ مسلم گزٹ جس روش پر چلانا چاہتا ہے وہ حکام کو پسند نہیں ' ہر آن و ہر لمحہ اسکے تمام ارکان کو سخت سے سخت آزمایشوں کیلیے تیار رہنا تھا اور ہر وقت اُن باتوں کی بلکہ اُن سے بھی بڑھکر شدائد کی توقع رکھنی تھی ' جو کہ پیش آئیں - پھر اگر ان دقتوں اور مشکلوں کے مقابلے کی طاقت نہ تھی تو کس نے منت کی تھی کہ آزادی کا دعوا کیجیے اور مسلم گزٹ نکالیے ؟

سمندر طغیانی پر ہے - موجیں پہاڑ کی چوٹیوں تک اچھل رہی ہیں - آسمان پر سے ایک دوسرا سمندر ہے جو بہہ رہا ہے - پھر اگر کشتی چلانے والے ہونگے تو اسی حالت میں چلاکر کنارے تک پہنچا دینگے - انکے لیے ایک پرسکون و پرامن سمندر نیا نہیں پیدا کیا جائیگا -

اصل یہ ہے کہ مسلم گزٹ کے نکلنے اور پھر اس میدان میں آنے کی بھی ایک تاریخ ہے اور لوگوں کو معلوم نہیں - یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ مسلم گزٹ نکلا اور اُس سے قدرت نے وہ کام لیا جس کا کسی کو سان و گمان بھی نہ تھا - ضرورت ہے کہ اب اسکو لکھا جائے اور بوقت فرصت لکھونگا -

سب سے زیادہ افسوس اس پر ہے کہ بغیر کسی علانیہ کارروائی اور باقاعدہ قانونی حملے کے ' پریس کے حریف ایک وسیع الاشاعۃ اخبار کو بند کرادینے میں کامیاب ہوگئے ' اور اس طرح بد ترین مثال جو قائم ہوسکتی تھی ' ہوگئی -

اگر میر جان صاحب سے کہا گیا تھا کہ ہم مقدمہ چلائیں گے تو کونسی قیامت آگئی تھی ؟ اسمیں عاجزی کرنے اور گڑگڑانے کی کونسی بات تھی ؟ صاف کہدیتے کہ مقدمہ قائم کیجیے اور قانون کے مطابق کارروائی کیجیے - پھر یا تو باقاعدہ کارروائی ہوتی اور وہ ہر حال میں موجودہ حالت سے ہزار درجہ بہتر تھی ' اور یا پھر سردست ملتوی رکھی جاتی اور بحالت موجودہ یہی اغلب بھی تھا جیسا کہ خود میر صاحب کو معلوم ہے -

لیکن وہ دھمکی سے ڈر گئے اور بغیر کسی زحمت و مشقت کے وہ سب کچھ کردیا ' جس کا کرنا پریس کے حریفوں کے لیے آسان

اخبار بند کرنے کی بڑی وجہ یہ بتلائی گئی ہے کہ اگر اخبار جاری رکھا جاے تو حکام کی سختی سے اب اسمیں اصلی روح حریت باقی نہیں رہیگی - اور ایسی حالت میں بہتر ہے کہ بند ہی کردیا جاے -

اسمیں کچھ شبہ نہیں کہ اگر ایک شخص اپنے ضمیر و ایمان کے ساتھہ کام کرنے کا موقعہ نہیں پاتا تو اسکے لیے یہی بہتر ہے کہ دم ترک کردے - اپنے تئیں استبداد حکام سے محصور پاکر اگر میر صاحب نے مسلم گزٹ کو بند کردیا تو یہ بہت اچھا کیا - لیکن افسوس ہے کہ اگر یہی کارروائی چند ہفتے پیشتر کی جاتی تو یہ تمام واقعات پیش ہی کیوں آتے ' جنکی بدولت ایک بد ترین مثال حکام کے سامنے آگئی ہے ؟

جب میر صاحب کو بذریعہ مجبور کیا گیا تھا کہ وہ معافی مانگیں اور ایڈیٹر کو علحدہ کردیں ورنہ انپر مقدمہ چلایا جائیگا ' تو فی الحقیقت اس " جنازہ " کے اٹھانے کا اصلی وقت وہی تھا ' نہ کہ اسکے بعد -

انکو سونچنا چاہیے تھا کہ میری حالت اس طرح کی زندگی کیلیے موزوں نہیں ہے جو اخباروں کیلیے مقدمات و عتاب حکام ' و فشار عدالت میں صرف دو پرس معافی نامہ لکھنے ' ایڈیٹر کو فوراً علحدہ کرنے ' حکام کی غیر باقاعدہ و قانون مداخلت کی ایک مثال قائم کرنے کی جگہ ' بہتر ہے کہ مسلم گزٹ ہی بند کردیا جاے -

اگر وہ ایسا کرتے تو ضرور ہم سب کی ہمدردی کے مستحق ہوتے - بعض لوگ کہتے ہیں کہ ڈر گئے اور پرچہ بند کردیا ' مگر صاحبان عقل سمجھاتے کہ بحالت موجودہ نکلنے سے اسکا نہ نکلنا ہی بہتر تھا اور کیا ضرور ہے کہ ہر شخص اپنے تئیں مخمصوں میں گرفتار کراے ؟

اصل یہ ہے کہ وہ گھبرا گئے - اب اسکے سوا چارہ نہیں کہ ہم سب انہیں معاف کردیں - لیکن افسوس کہ انکی قائم کردہ مثال کے نتائج کبھی قوم کو معاف نہ کرینگے !

اعـلانـات

انجمن ہدایت الاسلام دہلی کا چوتھا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری مطابق ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع یوم شنبہ - یکشنبہ - دوشنبہ بمقام دہلی باڑہ ہندوراؤ منعقد ہوگا - معزز علماء کرام اور واعظین دور دور سے مدعو کیے گئے ہیں -

(از جانب) :

ابو محمد عبدالحق حقانی سرپرست - حاجی محمد اسحق سوداگر ناظم و حاجی عبدالصمد نائب ناظم - پیرزادہ محمد حسین جج پنشنر نائب سرپرست - محمد حسن خان عرف نواب خضر پنشنر تحصیلدار نائب ناظم - نظام الدین احمد سعید و مہتمم انجمن -

(جہنم سے تیسرا خط) اس سلسلے کے متعلق الہلال میں ریویو کیا جا چکا ہے - اب اسکا تیسرا ٹکڑا بھی شائع ہوگیا ہے - مولوی شرف الدین احمد صاحب ریاست رامپور کے پتے سے ملسکتا ہے -

آریہ سماج کے بانی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کی یادگار میں حسب معمول اخبار پرکاش لاہور کا رشی نمبر دیوالی کے موقعہ پر ۲۴ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا - جس میں بلا لحاظ مذہب و ملت ہندوستان کے برگزیدہ اصحاب اور مشہور و معروف اہل قلم کے زبردست مضامین (نظم و نثر) رشی جیون اور اُن کے کام کے متعلق درج ہونگے - پرچہ کو ہر پہلو سے مفید اور دلچسپ بنانے کی غرض سے اس سال پانچ انعام مشتہر کیے گئے ہیں - پندرہ روپیہ اس شخص کو دیا جائیگا - جو رشی دیانند کے متعلق عجیب و اقفیت بہم پہنچائیگا - پندرہ اور دس روپیہ کے دو انعام دو عمدہ نظموں کے لیے دیے جائیں گے - چوتھا انعام پندرہ روپیہ کا اُس شخص کی نذر ہوگا - جو رشی جیون کے متعلق نہایت اعلی ڈراما یا کہانی لکھکر بھیجیگا - پانچواں انعام پندرہ روپیہ کا نقد یا تمغہ کی صورت میں اس شخص کو دیا جائیگا - جو رشی نمبر کے ایک ہفتہ بعد تک سب سے زیادہ پرکاش کے خریدار بنائیگا - (خریداروں کی تعداد بیس سے کم نہیں ہونی چاہیے) قیمت ڈیڑھ آنہ (۱۰) ہوگی - فی سیکڑہ ۹ روپیہ ۸ آنہ

آپ کا داس

کرشن بی - اے - ایڈیٹر پرکاش - لاہور

فلا تدعوا مع الله احدا - (۱۸ : ۷۲)

پس مسجدوں میں اللہ کے سوا اور کسی کی بندگی نہ کرو !

اس جملے نے اُن تمام اعمال کی نہی عام کردی' جو خدا کے سوا کسی اور کیلیے انجام دیے جالیں' خواہ وہ لسانی ہوں یا بدنی - امام (طبری) نے حضرۃ ابن عباس سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ :

ای افردوا المساجد بذکر اللہ تعالی ولا تجعلوا لغیر اللہ فیہا نصیبا - (تفسیر : ۱۹ : ۷۱)

یعنی مسجدوں کو صرف اللہ کے ذکر کیلیے مخصوص کردو ! اللہ کے سوا غیروں کیلیے وہاں کے ذکر و عبادت میں کوئی حصہ نہو -

امام طبری' امام رازی' حافظ ابن کثیر وغیرہم اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں :

قال قتادہ : کانت الیہود و النصاری' اذا دخلوا کنا ئسہم اشرکوا باللہ ' فامر اللہ نبیہ ان یوحدوہ وحدہ -

" قتادہ نے اس آیۃ کے شان نزول میں کہا : یہودیوں اور عیسائیوں کا قاعدہ تھا کہ جب اپنے گرجوں میں جاتے تھے تو اللہ کے ساتھہ اسکے ذکر میں بندوں کو بھی شریک کرتے تھے - پس اللہ نے اپنے نبی کریم کو حکم دیا کہ مسجد کو صرف اللہ ہی کیلیے مخصوص' اور صرف اُسی کے ذکر کیلیے محدود کردیں "

ان اقتباسات سے مندرجۂ ذیل نتائج مقصد مساجد کے متعلق حاصل ہوتے ہیں :

(۱) مساجد کی تعمیر اور اُنکا قیام صرف اسلیے ہے تاکہ وہ عمارتیں اللہ کے نام سے مخصوص کردی جائیں - انکا مقصد صرف یہ ہونا چاہیے کہ اللہ کے لیے ہوں اور اسی کے ذکر و عبادت کیلیے وہاں لوگ جمع ہوں -

(۲) یہود و نصاری کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے گرجوں میں خدا کے ساتھہ انسانوں کا بھی ذکر کرتے ہیں اور اس عقیدت و طاعت اور ذوق عبادت کے ساتھہ' جو صرف اللہ ہی کیلیے مخصوص ہے - اس آیۃ میں اس سے روکا گیا اور فرمایا کہ مسجدیں اللہ کیلیے ہیں' نہ کہ انسانوں کے ذکر کیلیے -

(۳) پس آجکل جو لوگ پادشاہوں کیلیے بعض مسجدوں میں دعائیں مانگتے ہیں اور شاہی تاج پوشیوں کی تہنیت میں شور و غل مچاتے ہیں' اس آیت اور اسکے شان نزول سے بالکل ممنوع ثابت ہوگیا اور ایسا کرنا " لا تجعلوا لغیر اللہ تعالی فیہا نصیبا " میں داخل -

[۲]

سورۂ (جن) کی اسی آیۃ کے ساتھہ کا ٹکڑا ہے :

و انہ لما قام عبد اللہ یدعوہ' کادوا یکونون علیہ لبدا - (۱۸ : ۷۲)

" اور جب خدا کا بندۂ مخلص (یعنی حضرۃ داعی اسلام) اللہ کی عبادت کیلیے کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اسکے گردا گرد جمع ہو جاتے ہیں اور اسطرح نزدیک آ آکر دیکھتے ہیں گویا قریب ہے کہ لپٹ پڑیں گے "

اس آیۃ کے شان نزول میں متعدد اقوال ہیں - حضرۃ (ابن عباس) سے مروی ہے کہ جب آنحضرۃ نماز پڑھنے کیلیے کھڑے ہوتے یا قران پڑھتے' تو حرص استماع میں لوگ ہجوم کرکے ایک دوسرے پر گرنے لگتے اور نہایت قریب آجاتے - اللہ نے اسکی ممانعت کی - امام (ابن جریر) نے تفسیر میں بروایت (سعید بن جبیر) دوسرا قول نقل کیا ہے :

لما راہ یصلی و اصحابہ یرکعون برکوعہ و یسجدون بسجودہ ; قال : عجبوا من طواعیۃ اصحابہ لہ -

" جب آنحضرۃ صلی اللہ علیہ و سلم اور آپکے اصحاب کو نماز میں اسطرح دیکھتے کہ سب کے سب انکے جھک جانے کے ساتھہ ہی جھک جاتے ہیں اور انکے سجدہ کرنے کے ساتھہ ہی سجدہ میں گرجاتے ہیں تو انکی اس عجیب اطاعت و فرماں برداری پر انکو نہایت تعجب ہوتا اور متحیر ہو ہوکر دیکھنے لگتے "

حافظ عماد الدین (ابن کثیر) نے اپنی تفسیر میں بروایۃ حسن نقل کیا ہے :

قال الحسن : لما قام رسول اللہ صلعم یقول لا الہ الا اللہ و یدعو الناس الی ربہم ' کادت العرب تلبد علیہ جمیعا (حاشیہ فتح البیان جلد : ۱۰ - صفحہ : ۹۵)

جب آنحضرت (صلعم) کھڑے ہوتے ' لا الہ الا اللہ کہتے' اور لوگوں کو اللہ کے طرف دعوۃ دیتے' تو اہل عرب ہجوم کرکے پہنچتے اور ایک دوسرے پر چڑھہ آتے -

اصل یہ ہے کہ اس آیت میں خدا تعالے نے اُس حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جو آغاز اسلام میں انحضرۃ اور آپکے ساتھیوں کی تھی - جب آپ نماز پڑھنے کیلیے قیام فرما ہوتے ' ایک جماعت آپکے جاں نثاروں کی آپکے پیچھے صف بستہ کھڑی ہوجاتی' اور خشوع و خضوع اور انقطاع و قنوت کے ساتھہ یہ مقدس گروہ ایک ان دیکھی ہستی کے تصور میں بیخودانہ مصروف رکوع و سجود و مشغول تسبیح و تکبیر ہوتا' تو یہ منظر کفار عرب کیلیے نہایت تعجب انگیز ہوتا اور وہ اس عجیب طریق قیام و رکوع اور صفوف و متابعت امام کی عظمت و رعب سے مبہوت ہوجاتے - پھر انہوں نے اپنی شوخی و سرکشی سے اس منظر عبادت کو ایک تماشہ سا بنالیا اور نماز کے وقت جمع ہو ہوکر ہجوم کرنے لگے اور دیکھنے کے شوق میں ایک دوسرے پر ٹوٹنے لگے - وہ اکثر تماشہ دیکھنے والوں کی طرح بڑھتے بڑھتے اس قدر قریب آجاتے' گویا لوٹ پڑنے کے ارادے سے بڑھ رہے ہیں - پس یہی اصل حقیقت ہے ' جسکی طرف امام ابن (جریر) نے ایک روایت نقل کرکے اشارہ کیا ہے اور اسکا اقتباس اوپر گزرچکا ہے -

اب غور کیجیے کہ اس ایۃ کریمہ سے مساجد کے متعلق کیا بات نکلتی ہے ؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے ضعف و مرعوبیت اور اطاعت احکام غیر اللہ کی عبودیت سے اجکل مسجدوں کے متولیوں اور انجمنوں کے سکریٹریوں نے جو روش اختیار کررکھی ہے ' اُس نے مساجد اسلامیہ کی عظمت کو اسی طرح تاراج ضلالت کردیا ہے جیسا کہ ظہور (مسیح) کے وقت یروشلیم کے ہیکل کا حال ہوگیا تھا -

اس آیت میں آغاز اسلام کی جس حالت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ' بد بختی سے آج ہم اپنی تمام عظیم الشان مساجد میں وہی حال دیکھہ رہے ہیں - دہلی و آگرہ کی جامع مسجد اور لاہور کی تاریخی مساجد ہمیشہ یورپین حکام اور یورپ کے سیاحوں کا تماشہ گاہ رہتی ہیں - وہ اکثر عین نماز کے اوقات میں آتے ہیں اور بالکل اسی طرح ' جسطرح اہل عرب تعجب سے بطور تماشے کے مسلمانوں کو مصروف نماز دیکھتے تھے' قریب آ آکر ہماری صفوں کا تماشہ کرتے ہیں اور کوی نہیں ہوتا جو اس تضحیک شعائر اللہ سے انہیں باز رکھے اور روکے !!

اسلام اپنے اعمال و احکام دینیہ کے اندر اقوام وثنیہ کے مندروں اور رومن کیتھولک عیسائیوں کے خانقا ہوں کی طرح کوی راز نہیں رکھتا - اُس نے بکمال کشادہ دلی اجازت دی ہے کہ غیر قوم و

ہے جسپر انہیں ناز ہے ؟ بیشک ' اچھا کپڑا اور شاندار مکان ایک انسان کو سوسائٹی میں ممتاز کرسکتا ہے - اگر ایک شخص کے پاس کوئی گراں معاوضہ نوکری ہے ' کوئی قیمتی جائداد ہے ' یا کوئی سرکاری خطاب ہے ' تو کچھہ ہرج نہیں اگر وہ ان چیزوں سے اپنے دل و دماغ کو خوش کرے ' لیکن اسکے یہ معنے تو نہیں ہوسکتے کہ آسے علما سے ناجائز مطالبات کرنے کا حق بھی حاصل ہوگیا ہے ' اور جہل و علم کے جو قدرتی حدود ہمیشہ سے یکساں طور پر موجود ہیں وہ اسکی خاطر توڑ دیے جائیں ؟

(حکم اقفال مساجد و منع خطبات سیاسیہ)

ملۃ مرحومہ کی مصیبتوں کی مثالیں ہمیشہ پیش آتی رہتی ہیں - آجکل پنجاب میں یہ مسئلہ چھڑگیا ہے کہ مساجد میں پولٹیکل امور پر تقریر کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ اسکی ابتدا (انجمن اسلامیہ لاہور) کے ایک اعلان سے ہوئی ' جس میں اپنے زیر انتظام (شاہی مسجد لاہور) کی نسبت حکم دیا گیا ہے کہ اسمیں پولیٹیکل تقریریں نہ کی جائیں - ثبوت میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ مسجد ذکر الہی اور عبادت و طاعت کیلیے ہے' نہ کہ پولیٹیکل ہنگاموں کیلیے -

میں نے انجمن اسلامیہ لاہور کا وہ رزولیوشن نہیں دیکھا - معلوم نہیں اسکے اصلی الفاظ کیا ہیں ؟ لیکن اخبارات میں مندرجۂ صدر الفاظ کو بار بار دھرایا گیا ہے - اسکی مخالفت میں مجلسیں منعقد ہو رہی ہیں اور تجاویز پاس کی جا رہی ہیں - لیکن افسوس کہ اسلام کے احکام مذہبی اور مومنین اولین کے اسوۂ حسنہ کی بنا پر ابتک کسی نے اسپر نظر نہیں ڈالی -

(انجمن اسلامیہ لاہور) کے سکریٹری خان صاحب مسٹر بشیر علی خلف الصدق خان بہادر مولوی برکت علی مرحوم ہیں - مجھے جہاں تک معلوم ہے' نہ تو انہوں نے دینی تعلیم پائی ہے اور نہ ان امور و مباحث کی نسبت کوئی واقفیت رکھتے ہیں - رزولیوشن انہوں نے تنہا پاس نہ کیا ہوگا بلکہ ارکان انجمن کے مشورے سے ہوا ہوگا ' لیکن ارکان انجمن کی نسبت بھی جہاں تک مجھے معلوم ہے' ان میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ان چیزوں کا اہل ہو -

پھر وہ کونسا حق امر دینی انہیں حاصل تھا ' جسکی بنا پر یہ اعلان انکے قلم سے نکلا ؟

اس سے بھی قطع نظر کیجیے - اسکے بعد کا سوال اس سے بھی زیادہ اہم ہے - یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ انجمن اسلامیہ علماء دینیہ ' و شناہ روحانیہ ' اور مجتہدین ملت کی ایک انجمن ہے ' لیکن پھر بھی اسکی حیثیت اس سے زیادہ نہیں ہوتی کہ محض لاہور نامی ایک شہر کی انجمن' جسکے سپرد شاہی مسجد کا انتظام کردیا گیا ہے تاکہ وہ اسکی خدمت انجام دے اور بس - پھر کیا مساجد اسلامیہ کے متعلق اوامر و نواہی کے اعلان کا حق صرف مسلمانوں کی ایک انجمن کو شرعاً حاصل ہوسکتا ہے ؟ اور کیا وہ مجاز قرار دی جا سکتی ہے کہ جس کام کو چاہے مسجد میں ہونے دے اور جس کو چاہے روک دے ؟

اسلام میں حق امر و حکم کسی کو نہیں - وہ دنیوی انتظام و حکومت میں جب کسی ایک فرد کے استبداد کو تسلیم نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ " ان الحکم الا للہ " تو اسکے احکام دینیہ کیونکر تابع ارادۂ اشخاص و جماعات مخصوصہ ہوسکتے ہیں ؟ اس نے یہ حق صرف قرآن کو دیا ہے ' یا پھر دنیوی امور میں اس اجماع کو' جو تمام مسلمانوں کی اکثریۃ رائے سے عبارت ہے -

(خطبۂ الہلال)

میں نے اپنے کاموں کیلیے ایک راہ اپنے سامنے دیکھلی ہے اور صرف اسی پر چلنا چاہتا ہوں - میں خاص خاص اشخاص و جماعات کی باہمی نزاعات و معاملات میں وقت صرف کرنا پسند نہیں کرتا - (الہلال) کو نکلے ایک سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا ' لیکن نہ تو کبھی میں نے لاہور کی مختلف جماعتوں کے منافسات شخصیہ کی نسبت کچھہ لکھا اور نہ (زمیندار) اور اسکے مخالف گروہوں کے جھگڑوں کی نسبت کوئی راے دی - اصول کے ماتحت کام کرنے والوں کو اپنی نظر بلند رکھنی چاہیے اور انکا وقت بہت قیمتی ہے -

تاہم میں دیکھتا ہوں کہ (انجمن اسلامیہ) کے اس اعلان نے ایک سخت افساد دینی اور فتنۂ ملی کا دروازہ کھول دیا ہے اور وہ اسلام کے احکام کے متعلق سخت غلط فہمی پیدا کرتا ہے - مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا وسیلۂ فوز و فلاح مساجد کے مجامع ہیں ' اور انکا رشتہ جس قدر مساجد سے بڑھیگا ' اتنا ہی وہ اپنے تمام دینی و دنیوی محاسن سے بہرہ اندوز ہونگے - انکے تمام درد دکھہ کا علاج ہمیشہ یہیں سے ملا ہے اور اب بھی یہیں سے ملے گا - لیکن یہ اعلان چاہتا ہے کہ اس دور تنزل و اسلام فراموشی میں ' جبکہ اسلام کی قدیمی سنتوں کے احیاء کی ضرورت ہے ' اس سنۃ حقیقیۂ اسلامیہ کی بچی بچائی ہستی بھی ضائع کردے -

پس میں مجبور ہوں کہ تمام اعراض و اطراف شخصیہ سے بکلی غض بصر کرکے ' اور پنجاب کے مقامی مناقشات احزابیہ (پارٹی فیلنگ) سے بے خبر ہوکر' محض ایک اسلامی مسئلہ کی حیثیت سے اسپر نظر ڈالوں -

(موضوع بحث)

ہمارے سامنے یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ مساجد اسلامیہ صرف پانچ وقت کی نماز اور جمعہ ہی کیلیے ہیں یا کسی اور کام کے لیے بھی ؟ اگر اور کاموں کیلیے بھی ہیں تو باصطلاح حال پولیٹکل مجالس ان میں منعقد ہوسکتی ہیں یا نہیں ؟

میں مساجد اسلامیہ کے متعلق بعض دیگر اہم مطالب کو بھی ضمناً عرض کرونگا کہ کسی نہ کسی پیرایہ و تقریب پر ضروری خیالات لوگوں کے سامنے آجائیں -

(القرآن الحکیم)

(مفردات) میں ہے :

" المسجد بکسر الجیم : موضع السجود "

اگرچہ " مسجد " کے مفہوم کے متعلق مفسرین نے طرح طرح کے اقوال نقل کیے ہیں مگر صاف بات یہی ہے جو امام (راغب) نے لکھی ہے - یعنی مسجد بکسر جیم ہے اور اس سے وہ مقام مراد ہے جہاں فاطر السماوات و الارض کے آگے جبین نیاز زمین پر رکھی جاے - اسی کی جمع ہے " مساجد " -

پس " مسجد " کا مقصود اسکے نام سے ظاہر ہے - سورۂ (جن) میں اللہ تعالی نے اسکے مقصد کی تحدید کی :

وان المساجد للہ ! مسجدیں صرف اللہ ہی کیلیے ہیں -
(١٨ : ٧٢)

اس سے ظاہر ہوا کہ مساجد کے متعلق پہلا حکم الہی یہ ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کیلیے ہیں - یعنی انکے اندر صرف وہی اعمال انجام دیے جا سکتے ہیں جو مخصوص اللہ کیلیے ہوں -

اسکے بعد فرمایا :

ی التقوی ہے - یہ گویا اس مسجد کا احق ہونا بہ حیثیت اسکے ..دل کے تہا - اسکے بعد وہاں کے لوگوں کی صفائی پسندی کا ذکر ہے ' یعنی مقل کی طرح بہ حیثیت حال کے بھی وہ افضل ..افضل ہے - چونکہ مسجد نبوی میں آنے والے زیادہ تر مومنین خاصین تھے ' اسلیے وہ صاف و پاکیزہ رہتے تھے اور صفائی کو کہ .. اسلام و ایمان ہے پسند کرتے تھے - برخلاف مسجد ضرار کے ..نیوں کے ' کہ بوجہ نفاق وکفر پسندی کے علائم اسلام اُن میں مفقود تھے' اسلیے عموماً نجاست اور گندگی کی حالت اور میلے کچیلے رہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے - خدا نے فرمایا کہ فرق اللہ کی نظر میں بہت اہم اور رفیع ہے کیونکہ وہ صاف ستھرا رہنے والوں کو درست رکھتا ہے -

افسوس کہ آج مسلمانوں کی بھی سب سے بڑی خصوصیت جو ..، منافقین و کافرین سے ممتاز کرتی تھی ' غیروں کے حصے میں ..نی ہے اور انکو صفائی اور پاکیزگی سے محروم سمجھا جاتا ہے - ..ب آج جسمانی صفائی اور پاکیزگی کا خواہ کیسا ہی نمونہ ہو ' ..ن اسکی یہ حالت اسکے تمدن و ترقی معاشرت کا نتیجہ ہے نہ کہ ..سیحیت کا - گزشتہ صدیوں میں عیسائیوں کے یہاں ضرب المثل ..نا صفائی کافروں (مسلمانوں) کا شعار ہے ' اور پکا عیسائی وہ .. جسکے جسم پر برسوں کا میل جما ہوا ہو - حروب صلیبیہ (کروسیڈ) .. تاریخوں سے اسکا پتہ چل سکتا ہے -

برخلاف اسکے مسلمان مذہباً مجبور ہیں کہ صاف رہیں - .. جسم کی روزانہ بلکہ دن میں پانچ بار صفائی کریں - صاف .. کپڑے پہنیں - بد بودار چیزیں نہ کھائیں - مساجد میں جائیں تو .. سے اچھا کپڑا پہنکر اور لطیف سے لطیف عطر لگاکر - یہ مشہور ..یت سب کو معلوم ہے کہ " خذوا زینتکم عند المساجد "

ممکن ہے کہ اس آیت میں طہارت و تطہیر سے طہارت معنوی .. طہارت من الذنوب و المعاصی مراد لیا جاے اور کہا جاے کہ ..ری طہارت و صفائی مقصود نہیں - لیکن اول تو قرآن کریم کے ..ظ اس طرح کی توجیہ کیلیے کوئی قرینۂ بینہ نہیں رکھتے - پھر ..رت احادیث صحیحہ اسکی موید ہیں' جنکو تفاسیر میں دیکھنا ..ہیے - اس سے بھی بڑھکر یہ کہ مفسرین صحابہ و تابعین نے اس ..ت میں طہارت سے طہارت ظاہری ہی مراد لیا ہے اور امام رازی) نے اس تفسیر کے بعد تصریح کردی ہے کہ " وهذا قول ..ثر المفسرین " یہ قول (یعنی طہارت ظاہری) اکثر مفسرین ہے

الهلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار ..سالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے' .. اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ .. ..ہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکی ایجنسی بن جائیں -

دعوۃ و تبلیغ اسلام

ایڈیٹر الهلال اور اشغال سیاسیہ

غفلت عموم مسلمین و علماء دین از اہم ترین فریضۂ اسلامی

(۲)

(از جناب نواب حاجی محمد اسماعیل صاحب رئیس دتاولی)

مخدومی حضرت مولانا ابو الکلام صاحب ازاد زاد مجدهم !

غالباً اسوجہ سے کہ میں نے جدید درخواست خریداری نہیں بھیجی ' کئی مہینے سے میں اخبار (الهلال) کے پڑھنے سے محروم رہا - آج اتفاق سے ایک دوست کے ہات میں میں نے ۱۷ - ستمبر کا پرچہ دیکھا - میں اوسکو اولٹ پلٹ کر پڑہ رہا تھا کہ اوسکے صفحہ ۸۶ ، ۸۷ - میں میرا ایک پرانا خط دیکھنے میں آیا جو چند مہینے پیشتر میں نے جناب والا کی خدمت مبارک میں بھیجا تھا - کئی مہینے کے توقف کے بعد مجھکو اوس پرچہ کے دیکھنے کے اتفاق ہونے سے جس میں آپ نے مجھکو یاد فرمایا ' اپنی یا آپ کی کرامت کی طرف خیال گیا - جسکا آخری فیصلہ یہی کیا گیا کہ مجھہ سے گنہگار کا کرامت کو اپنے ساتھہ منسوب کرنے سے بہتر یہی ہے کہ جناب هی کی کرامت اسکو قرار دیا جاے کہ اوسی پرچہ میں یہ خط چھاپا گیا جسکو میں ایک مدت کے بعد پڑھنے والا تھا - بہر حال بوجہ اون فقروں کے جو " الهلال " کی طرف سے آخر میں درج ہیں اور نیز بوجہ اوس عنوان کے جو اس نیاز نامہ کا جناب کی طرف سے عطا ہوا ہے ' میں نے اپنے تئیں خوش نصیب کہا اور میرے دلکو اس سے اطمینان ہوا کہ میں ایک بڑے شخص کو اس ضروری سوال کی طرف مزید متوجہ کرسکا -

مخدومی حضرت مولانا ! یہ کہنا کہ پالیٹکس سر سے پاؤں تک مسلمانوں کی قومی حیات کے واسطے ایک جزو لا ینفک نہیں ہے ' صریح غلطی ہوگی - مسلمانوں پر کیا موقوف ہے ؟ ہر ایک قوم کے وجود کی برقراری یا اوسکی ترقی کے واسطے ملکی معاملات و حالات پر بحث کرنا اور کرتے رهنا لازمۂ انسانیت خصوصاً اس زمانہ میں ہے ' اور نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس ضرورت کو هم مسلمانان هند بھی ایک مستقل ' با رعب ' اور فیاض گورنمنٹ کی تعلیم دهی اور برکات کے سبب سے سمجھنے لگے ہیں اور اپنے حقوق کی حفاظت پر دلدادہ نظر آتے ہیں اور انشاء اللہ تعالی اسکا انجام (گو کہ اسوقت غلطیوں کے غبار میں اسلامی پالیٹکس آلودہ ہو رہا ہے) اچھا هی ہوگا - مسلمانوں کا شیرازۂ قومی جو بکھرا ہوا ہے ' یکجا ہو جائیگا - اور وہ یہ کہہ سکیں گے کہ وہ بھی ایک زندہ قوم دنیا میں ہیں -

لیکن جسطرح یہ کہنا کہ زندگی کے واسطے صرف غلہ هی کی ضرورت ہے ' غلط ہے ' کیونکہ حیات کے واسطے پانی اور میوا وغیرہ کا

مذهب کے لوگ اسکي مسجدوں میں آسکتے هیں' اور مسلمانوں کي تمام طاعات و عبادات کا مطالعه کر سکتے هیں - لیکن تاهم وہ اپنے تمام دینی میں موجوده مسیحیت کي فرضي بے تعصبي کي طرح اسدرجه فیاض نهیں هے که اپنی عبادت گاهوں کو تماشه گاہ بنا دے' اور لوگ بطور تماشه دیکهنے کے وهاں جمع هو هوکر نظارہ کریں !

(جامع مسجد) دهلي نے بد بختي سے اس بارے میں اپني جو روایات قائم کر دي هیں' وہ اس آیة کي پوري تفسیر' اور هتک ابنیهٔ مقدسهٔ اسلامیه کي امثال معلومه میں خاص طور پر یاد گار هیں -

اس بارے میں دوسري مفید مانعت فیه آیة سورہ (توبه) کي متعلق (مسجد ضرار) هے - لیکن اس سے پہلے "مسجد ضرار" کا مختصر حال سن لینا چاهیے -

(مسجد ضـــرار)

حضرة (ابن عباس) اور دیگر صحابه کرام سے شیخین و ترمذي و نسائي و احمد و ابو یعلي و حاتم و ابن خزیمة وغیرهم کبار محدثین رحمهم الله نے روایت کي هے که جب آنحضرة (صلعم) نے مکه معظمه سے هجرت کي اور مدینے تشریف لاے تو سب سے پہلے بني عمرو بن عوف کے محلے میں شہر کي اصلي آبادي سے باهر اترے - اسکے بعد شہر میں قیام فرمایا اور مسجد نبوي کي بنا پڑي - لیکن اپکے اولین قیام گاہ میں بهي لوگوں نے ایک مسجد بنا لي اور آنحضرة بهي اکثر وهاں تشریف لیجا کر نماز پڑهنے لگے - یه مسجد "مسجد قبا" کے نام سے ابتک مدینے میں موجود هے - یه مسجد بن چکي تو بعض رؤساء منافقین نے مسلمانوں میں تفریق ڈالنے اور ضعفاء قلوب کو اپني نیات فاسده و مضله کا آله بنانے کیلیے کہا که تم اپنے لیے ایک دوسري مسجد بناؤ اور اپني علحده جماعت قائم کرو - حضرة ابن عباس نے ایک دوسري روایت میں (ابو عامر الراهب) کا نام لیا هے که وہ اس شرارت و دسیسهٔ نفاق کا محرک اصلي تها - بهرحال لوگ آنحضرة کے پاس آے اور اپني مسجد میں چلنے اور نماز پڑهنے کي خواهش کي - الله تعالے کو انکا ارادهٔ نفاق و افساد فی الملة معلوم تها - اس نے آپکو جانے سے روکا اور اس مسجد کو "مسجد ضرار" کے لقب سے یاد کیا - نیز فرمایا که : "لا تقم فیه ابدا" اس مسجد میں هرگز هرگز جا کر قیام نه کرنا !

یه هم نے بروایت مشہور لکها - ورنه صحاح و مسانید میں وہ روایتیں بهي موجود هیں' جن میں مسجد ضرار کو مسجد قبا کي جگه' مسجد نبوي کے مقابلے میں بنانا ظاهر کیا هے - امام ابو الحسن (واحدي) نے اسباب النزول میں یه تمام روایتیں جمع کر دي هیں (کتاب مذکور صفحه : ۱۹۵)

چنانچه سورهٔ (توبه) میں اسکا ذکر فرمایا هے :

و الذین اتخذوا مسجداً ضراراً و کفراً و تفریقاً بین المؤمنین و ارصاداً لمن حارب الله و رسوله من قبل و لیحلفن ان اردنا الا الحسنی' و الله یشهد انهم لکاذبون - لا تقم فیه ابداً - لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیه' فیه رجال یحبون ان یتطهروا' و الله یحب المتطهرین - (۹ : ۱۰۸)

"اور جن منافقوں نے اس غرض سے ایک مسجد بنا کهڑي کي که مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں' خدا و رسول کے ساتهه کفر کریں' مسلمانوں میں پهوٹ ڈالیں' اور ان لوگوں کو پناہ دیں جو الله اور رسول کے ساتهه قتال کر چکے هیں' تو الله گواهي دیتا هے که یه بالکل جهوٹے هیں اگرچه قسمیں کها کر کہتے هیں که همارا ارادہ اس کام سے سوائے نیکي کے اور کچهه نهیں - اے پیغمبر! تم کبهي بهي اس مسجد میں جاکر کهڑے نه هونا ! هاں وہ مسجد مقدس' جس کي بنیاد روز اول هي سے اتقا و پرهیزکاري پر رکهي گئي هے' یقیناً اسکي مستحق هے که تم اسمیں نماز کیلیے کهڑے هو - کیونکه اسمیں ایسے لوگ هیں جو صاف اور ستهرا رهنے کو پسند کرتے هیں اور الله بهي صاف رهنے والوں دوست رکهتا هے"

اس آیت سے چند امور واضح هوے :

(۱) مساجد کي تعمیر سے ایک بڑا مقصود اتحاد و اتفاق بین المسلمین اور جمع کلمهٔ ملت و دفع تشتت و تفریق هے - یهي مصلحت وجوب جماعت اور قیام جمعه و عیدین میں بهي مضمر هے - پس الله باهمي پهوٹ اور تفرقه کو پسند نهیں کرتا - مسجد کي تعمیر و قیام نیز اسکي جماعت و اهتمام اور ذکر و عبادت بلکه جمیع اعمال متعلقهٔ مساجد میں کوئي بات ایسي نه هوني چاهیے' جس سے مسلمانوں میں باهمي نا اتفاقي پیدا هو اور الگ الگ دهڑے بندي کي جاے - اگر بد بختي سے مختلف جماعتیں هوگئي هیں اور دل صاف نهیں' تو کم از کم اسکے اثرات کو مسجد تک متعدي نه هونا چاهیے اور وهاں کے اعمال کو بالکل نا اتفاقي سے پاک رکهنا چاهیے -

(۲) اجکل مسجدوں کي تولیت' نئي مساجد کي تعمیر' اور قدیم مساجد کے انتظام و اهتمام کي جماعتوں کے حالات پر نظر ڈالیے تو سدها مثالیں ایسي ملیں گي' جن کے اندر صرف جذبهٔ خبیثهٔ افتراق اور نیت فاسدهٔ نفاق کام کر رهي هے' اور اس طرح جس هواے نفساني سے هم نے خود اپنے گهروں کو نجس کیا هے' اسي سے خدا کے گهر کو بهي آلودہ کرنا چاهتے هیں - پهر کتني مسجدیں هیں جو اتحاد و جمع کلمهٔ مسلمین کي جگهه اور افتراق و تشتت کلمهٔ اسلام کا موجب هوتي هیں ؟ اور کتني اسلام کي عبادت گاهیں هیں جنکے ایوان و صحن اتحاد و اتفاق کي جگه فتنهٔ و فساد بلکه قتل و جدال بین المسلمین کا گهر بنا دیے گئے هیں ؟ : و لا تکونوا کالذین تفرقوا من بعد ما جاء هم البینات' اولئک لهم عذاب عظیم (۳ : ۱۰۲)

(۳) اسي طرح هر ایسي تحریک جو مساجد کے متعلق تفریق و نا اتفاقي کا موجب هو' جائز نهیں که خدا نے اس آیت میں ایسي صداؤں کو علامت نفاق و خصوصیت منافقین خاسرین قرار دیا هے -

(حکم طهارت ظاهري)

(۴) اگرچه موضوع بحث کے خلاف هے لیکن بطور جملهٔ معترضه اس آیة کریمه کے متعلق ایک فائدهٔ جلیله کي طرف اشارہ کرنا ضروري -

مسجد ضرار کے مقابلے میں جس مسجد کي الله تعالے نے تعریف و توصیف کي هے' خواہ وہ مسجد قبا هو یا مسجد نبوي' لیکن ایک بہت بڑا وصف یه فرمایا که :

فیه رجال یحبون ان یتطهروا' و الله یحب المتطهرین -

"اس مسجد میں ایسے لوگ هیں جو صفائي اور ستهرائي کو پسند کرتے هیں اور الله بهي صفائي پسند کرنے والوں کو دوست رکهتا هے"

اس سے ثابت هوتا هے که اسلام کي نظر میں صفائي اور پاکیزگي کا درجه کیسا بلند هے' اور اس نے صاف و پاک رهنے پر کس درجه زور دیا هے ؟ اولین وصف اس مسجد کا یه بیان کیا که وہ موسس

الحریۃ فی الاسلام

نظام حکومۃ اسلامیہ

و امرهم شوری بینهم (۴۲ : ۳۶)

(٦)

توطیۃ مباحث آتیہ
اور مباحث گذشتہ پر ایک اجمالي نظر

بقیہ مقالۂ سابقہ

(۱)

" انقلاب فرانس " یورپ کي موجودہ جمہوریت و حریت کا سرچشمہ تسلیم کیا جاتا ہے - هم نے مختصر طور پر اسکے اعلانات و اساسات کي تشریح کي تاکہ اینده مباحث کے سمجھنے میں آساني هو - گزشتہ نمبر میں فرانس کا جو " منشور حریت " نقل کیا ہے اور جس میں مبادي حریۃ و مساوات بیان کیے گئے هیں ' اس سے اگر تشریح قوانین و تکرار مقاصد و اعادۂ مطالب کو الگ کر دیا جاے تو اصل اصول نظام جمہوریت کے رهي چند دفعات رهجاتے هیں جنکو اس مضمون کي اولین قسط میں هم نے بیان کیا تھا اور پھر ابھي تھوڑا هي عرصہ گزرا ہے کہ مکرر دهرا چکے هیں - یعنے بصورت تقسیم مواد ' منع حکم ذاتي ' مساوات عمومي ' انتخاب رئیس ' اور اصول شوری : یہي چار دفعات اصل اصول قرار دیے جا سکتے هیں - اگر ان عناصر مرکبہ کي بھي تفرید کي جاے تو پھر صرف ایک هي اصل الاصول آخر میں باقي رهجائیگا یعني " منع حکم مطلق و ذاتي " یا " السلطۃ للشعب وحدہ " : حق تسلط صرف قوم هي کو حاصل ہے -

(احکام اسلامیہ و نظام خلافۃ راشدہ)

انھي دفعات اربعۂ نظام جمہوریۃ کو پیش نظر رکھکر هم نے احکام اسلامیہ و اعمال مسلمین اولین کا تفحص کیا تھا ' اور ایک ایک دفعہ پر ترتیب وار بحث کي تھي - گو بحث اجمالي ' اور نظر سرسري تھي ' تاهم حسب ذیل نتائج تک پہنچنے میں ضرور رهنما هوئي هوگي :

(۱) اسلام هر قسم کے ذاتي و شخصي تسلط کي نفي مطلق کرتا ہے - اس نے روز اول هي سے جو نظام حکومت قائم کیا ' وہ خالص جمہوري اور شائبۂ شخصیت سے پاک تھا - تصریحات کلام اللہ اور سنت مسامین اولین سے بغیر کسي توجیہ و تاویل کے ثابت هوتا ہے کہ " حکومت جمہور کي ملک ہے - ذات اور خاندان کو اسمیں دخل نہیں " یہي اصول خلاصۂ نظام جمہوریۃ حاضرہ ہے -

(۲) نفي حکم ذاتي کا پہلا نتیجہ مساوات عمومي افراد بشر ہے - یعنے خانداني ' ملکي ' قومي ' اور مالي امتیازات کوئي شے نہیں - اسلام نے پہلے هي دن اعلان کر دیا : " لیس لاحد علی احد فضل ' الا بدین و تقوی " یعني کسي ایک انسان کو دوسرے انسان پر کوئي فضیلت نہیں هو سکتي ' الا اسکي دیني فضیلت اور حسن عمل -

(۳) نظام جمہوریۃ کا تیسرا رکن رئیس جمہوریۃ ' اور اسکا تقرر بذریعۂ انتخاب ہے - رئیس جمہوریۃ کو اسلام خلیفہ کہتا ہے اور " اجماع " سے مقصود قوۃ اکثریۃ انتخاب ہے -

(۴) اسي ضمن میں تکمیل جمہوریۃ صحیحہ کیلیے ضرور تھا کہ خود " رئیس جمہور " کو عام افراد ملک کے مقابلے میں کوئي امتیاز خاص حاصل نہو - مساوات حقیقي کے یہ معني هیں کہ جس شخص کو رئیس جمہوریۃ منتخب کیا گیا ہے ' وہ اپنے تمام حقوق قانون و مال میں بھي مثل ایک عام باشندۂ شہر کے نظر آے - پس اس حیثیت سے بھي تفصیلي نظر ڈالي گئي تو اسلام کا خلیفہ اس شان میں سامنے آیا کہ پھٹي هوئي چادر اور دو وقت کي غذا کے سوا اسکے پاس اور کچھہ نہ تھا !

(۲)

ان مباحث کے ضمن میں هم پر اس سے بھي زیادہ خصائص الهیۂ اسلامیہ کا انکشاف هوا - هم نے صرف یہي نہیں دیکھا کہ جو کچھہ آج جمہوریۃ و حریۃ ' اور مساوات و آئین کے نام سے دکھلایا جا رہا ہے ' وہ سب کچھہ اسلام کے پاس موجود ہے ' بلکہ یہ بھي نظر آیا کہ موجودہ عصر تمدن کے یہ تمام مناظر فخیمہ ابتک اس حقیقت عظمی و اصلیت کبری سے خالي هیں ' جنکو تیرہ سو برس پہلے وہ ظاهر کر چکا ہے -

(یورپ کي ناکامیاب جستجوے مقصد)
(اور انقلاب فرانس کي ناکامي)

حریۃ صحیحہ اور اسلام کے تعلق پر بحث کرتے هوے دو پہلو پیدا هوجاتے هیں - ایک پہلو بحث کا یہ ہے کہ آج یورپ کے بازار حریت میں بہتر سے بہتر جو متاع دکھلائي جاسکتي ہے ' وہ همارے امانت خانوں میں تیرہ سو برس سے موجود ہے -

دوسرا حصہ وہ ہے جہاں نظر آتا ہے کہ صرف وہ متاع ناقص هي نہیں ' بلکہ اس سے بھي اعلی و اشرف اشیا همارے پاس موجود هیں -

هم نے گزشتہ مباحث میں اس دوسرے حصۂ بحث پر ابھي کہیں کہیں نظر ڈالي ہے اور اسکا خلاصہ حسب ذیل ہے :

(۱) اسلام نے اپنے نظام حکومت سے بکلي پادشاہ کے وجود کو خارج کردیا اور ایک کامل جمہوریت قائم کي جسمیں صرف ایک پریسیڈنٹ باسم خلیفہ رکھا گیا ہے - برخلاف اسکے یورپ کي جمہوریت کي تحریک اب تک پوري طرح کامیاب نہو سکی -

اسکا بڑا حصہ اب تک تاج و تخت فرماں روائي کے آگے عاجزي کرنے پر مجبور ہے - امریکہ اور فرانس ' صرف یہي دو بڑي جمہوریتیں انقلاب فرانس کا کامیاب نتیجہ هیں - انکے علاوہ چند چھوٹي چھوٹي جمہوریتیں هیں مگر انکا شمار بڑے ملکوں میں نہیں

بهي لزوم هے - اسي طرح يه خيال كر ليـنا كه هندوستان كے انـدر مسلمانوں كي قومي حالت كا بقا فقط پالٹيكس پر زور دينے هي ميں هے ' غلط هے - اوس طرز حكومت كي بنا پر جو انگريزوں كي هندوستان ميں هے ' ميري ايک راے ابتداء عمر سے رهي هے اوس سے انحراف كرنے كي ضرورت اسوقت تـک ثابت نهيں هوئي - اور وه يه هے كه " جس شے كي همكو سب سے كم ضرورت هے وه پالٹيكس پر توجه هے " ان وجوه سے ' كه اول تو انگريزي طـريق ملـک داري هندوستان كي كسي قوم كو جس ميں مسلمان بهي شامل هيں ' پامال نهيں هونے ديـگا - دوم اس سے بهي زياده ضـروري اور مفيد كام مسلمانوں كي توجه كا محتاج هے يعني (اشاعت اسلام) - مگر شايد مجهه سے زياده كسي دوسرے كو اس كا ملال نه هوگا ' جبكه ميں ديكهتا هوں كه ميرے هم مذهب اولٹي چال چل رهے هيں اور روز بروز اونكي توجه پوليٹـكل مسايل پر بحث كرنے پر بڑهتي جاتي هے اور وه كام جس سے زياده دنيا اور دين دونوں كا فايده هے ' كس مپرسي ميں پڑا اور دور بڑهتا جاتا هے - همارے علما اور پيشوايان دين (جس طرح كه جناب والا خود هيں يا شمس العلمـا مـولانا شبلـي هيں) افسـوس كه اپنے فرايض كو بهـول چكے هيں اور ايسي تـو - تـو - ميں - ميں ميں جس سے اونهيں الـگ رهنـا زياده مستحسن تهـا ' پڑگئے هيں - ميں پهر عرض كرونگا كه ميں معاملات ملـكي ميں توجه كرنا غير ضروري نهيں جانتا ليكن بلا شبه يه قطعاً غلطي هے كه سب گروهوں كا فقط يهي كام رهجاے كه وه حكام پر نكته چيني ميں منهمک هو جائيں اور اپنے تمام دوسرے كام بهول جائيں - اگر هندوستان كے امن و عافيت اور حكومت هند كے بركات كو قدرشناسي سے ديكها جاے تو سب سے زياده اوسي ميں صلاحيت اسكي هے كه هندوستان كے اندر مسلمانوں كا ايک ذيعلم اور محب اسلام گروه ايسا بننا چاهيے جو اشاعت و برقراري اسلام كا كام اپنے ذمه لے - ميں جناب كي علمي قابليت اور وسعت معلومات كے ساتهه آپكے اخلاق كے اوپر بهروسه كركے اس عرض كرنے كي جرات كرونگا كه اگر جناب كو پالٹيكس پر بهي توجهه كرنے كا شوق هے تو اسكو آپ كيوں بهولے پڑے هيں كه اشاعت اسـلام بهترين پالٹيكس اور ازدياد نفوس اعلى ترين قومي قوت اس زمانه ميں هے - شمس العلما مولانا شبلي معاف فرمائينـگے اگر عرض كيا جاے كه اونهـوں نے ندوه كو چهوڑ كر پولٹيكل نظموں كو مسلمانوں كے حق ميں مفيد يا اپنے واسطے موجب نام آوري قـرار ديا هے - اگر آپ حضرات ان فضوليات كو چهوڑ ديں ' اور ايسے علما كے پيدا كرنے ميں ' جو يورپ كا علمي مقابله كرتے هوے اونكے واسطے رهبر فضيلت كا اور تلقين اسلام كا باعث هوں ' اپنے آپ كو مصروف كر ديں ' تو بلا شبه عنـــد النـاس اور عنـــد الله دونوں جگه زياده مقبول هونـگے - اشاعت مذهب جيسي ضروري تحريک سے جسطرح مسلمانان عالم (يعنے اندرون هند اور بيرون هند) غافل هيں وه هر طـرح نهايت افسوس ' مـلامت ' اور مـواخـذه كے لائق هے اور يه سب الزام علما كے سر سب سے اول هے -

يورپ كا كوئي حصه ايسا نهيں هے جهانكے علما اپنے عقايد اور دين كي تلقين كے واسطے دور و دراز ملكوں ميں صديوں سے مارے مارے پهرتے ' مرتے ' اور كٹتے نه هوں - مگر همارے همـمذهبوں كا كون ايسا ملک يا سلطنت هے ' جسكے مسلمان گهر سے اس كام كے ليے باهر بهي نكلے هوں ؟ بلكه سچ تو يه هے كه انهوں نے اسكا اقبال بهي بطور ايک ضروري خيال كے نهيں كيا هے - مگر هم هندوستان كے مسلمان دوسرے ملک كے مسلمانوں پر اوسوقت تک الزام نهيں لگا سكتے جب تک كه خود كچهه كر نه دكها ليں ' اور كوئي معقول جواب اس الزام كا همارے علما كے پاس ايک ايسے ملک ... ميں نهيں هے جبكه ازادي اور علم كي نهريں بهه رهي هيں - هند جيسي كانسرويٹو قوم تک تو اپنے دين كي اشاعت كرنے لگي ' مسلمان جيسے لبرل مذهب والے كچهه نه كريں ؟

الغرض ميں نهايت ادب اور عاجزي سے معافي مانـگ جناب سے عرض كرنے كي جرات كرونگا كه پالٹيكس كے اس حصه سے جس ميں فضول گوئي اور دشنام دهي كے سوا كچهه نه هو محترز رهكر اپني تمام قابليت و لياقت اور الله كي بخشي هوئي قوت اصلاح و خدمت پالي ٹـكس كے اوس حصه پر صرف كيجيے جس سے مسلمانوں كي تعداد دنيا ميں بڑهے - مسلمان علما منكر ملكوں جائيں ' اپني نيكيوں اور علمي قوت اونپر نمودار كريں ' اور هندوستان ميں بهي كم علم مسلمانوں كو مرتد هونے سے بچائيں مگر يه جب هي هوگا جب كه جهوٹي راه راست سے آپ حضرات خوش هونگے اور دنيا كے بهت سے كاموں ميں سے يه ايک هي كام (يعني اشاعت اسلام) اپنا مركز نظر اور منتهاے خيال نه بنا ليں گے -

جناب كا ادنى ترين خادم :

(اسمعـيـــل)

(الهلال)

اس مكرر توجه فرمائي كا مكرر شكريه - جناب مولانا شبلي نعماني آجكل سيرة نبوي كي تدوين ميں مصروف هيں نه كه پولٹيكل نظم كا ديوان ترتيب دينے ميں - رها مسئلهٔ تبليغ و دعوت اسلام ' ضرورت هے كه اس موضوع اهم و اقدم پر پوري تفصيل كے ساتهه اپني معروضات پيش كروں ' اور انشاء الله پهلي فرصت ميں لكهونگا -

---

شيعه كانفرنس بمقام جونپور

قلعهٔ جونپور كا ميدان اجلاس كيليے تجويز هوا هے اس سے زيادہ هوا دار اور پرفضـا كوئي اور جگـه اس نواح ميں نهيں - قلعه سے اسٹيشن ريلوے تقريباً پون ميل كي دوري پر هے بالكل سيدهي سڑک وهانسے يهانتـک آئي هے - قلعه كے پيچهے پر كوتوالي شـــهر هے اور اندر شاهي زمانــه كي عمده مسجد مختصر سا خوشنما باغ بهي هے جو شام كو تفريح كيليے دلچسپ جگه هے - هم نے اپنے سرفراز كنده مهمانوں كيليے اس چهوٹے شهر ميں سواري كا بهي اهتمام كيا هے جو گاڑيوں كے آمد كے اوقات پر رياے اسٹيشن پر موجود رهينـگي - استقبال حضرات تشريف اوران كيليے والنٹيرس موجود اور هر طرح كـي مدد دينے كوشش كرينـگے - نرخ كرايه گاڑي اور قلي والنٹيرس سے معلوم هوگا

معزز مهمانان اضـلاع غير كيليے قلعه كي مسطح زمين پر خيـمے ڈالے جا رهے هيں جنمين همارے كرم فرما قيام فرمائينگے - ليے غريب جونپور نے اپنے اوقات كے مطابق تين دن كا كچهه نان و نمک كا بهي سامان كيا هے جسے اميد هے كه حضرات بنده نواز قبول فرما كر عزت بخشيـنگے - اسكے علاوه كهانے پينے وغيره كي مختلف دكانيں بهي خاص نـگراني ميں مهيا رهينگي كه كسي صاحب كو كوئي تـكليف نهو - اقسام شـيريني و سبزي و پان و ديـگر مفرحات مثل ليمونـد وغيره كي بهي كافي هونـگي كه جمله ضروريات عند الموقع پوري هوتي رهيں - جونپور كے مشهور تيل و عـطر و تمباكو نوشيداني كي دكانيں بهي موجود هونـگي - جهانتـک ممكن هوگا هے خاص سـواريان يكجا رهينـگي بشرطيكه قبل سے ورود كي اطـلاع ملے -

شيـخ محمد قاسـم وكيل - سكرٹري انتظاميه كميٹي اجـلاس شيعه كانفرنس مقام جونپور

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکٹ
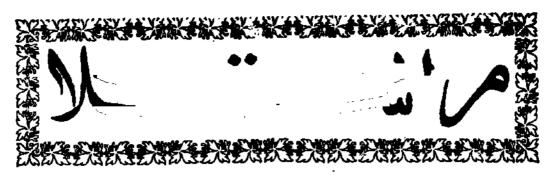
(دعــوۃ دینـــیۃ الہـــلال)

ایک مشہور بزرگ ملت تحریر فرماتے هیں :

الہـــلال آغاز اشاعت سے میری نظر سے گذرتا ہے - اور کم از کم کوئی تحریر جناب کے قلم سے اسمیں ایسی نہیں نکلی ہے جسکو میں نے اول سے آخر تک بغور و فکر نہ پڑھا ہو - میرا یہ عقیدہ ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان میں ' بلکہ ممالک اسلامیہ میں بھی کوئی رسالہ ایسا موجود نہیں ہے جو مثل الہـــلال کے اسلام کی اصلی اور حقیقی دعوت کا احیاء کرتا ہو -

آپکی تحریرات سے واضح ہوتا ہے کہ آپکا نقطۂ نظر صرف مذہب اور قرآن ہے اور اللہ تعالی نے آپکو یہ ایک مخصوص قابلیت عطا فرمائی ہے کہ ہر معاملے اور مسئلہ پر مذہب ہی کے لحاظ سے نظر ڈالتے ہیں ' اور آپ سے بہتر آجتک کسی نے اس دعوے کا ثبوت پیش نہیں کیا ہے کہ قرآن مسلمانوں کی تمام ضروریات ترقی پر جامع ہے - اس بنا پر گو الہـــلال کا انداز بحث بے باک اور اظہار صداقت و حق گوئی تلخ تھی ' تاہم وہ تبلیغ اسلام کا ایک ارگن تھا ' اور مجکو کبھی یہ خطرہ نہیں گذرا تھا کہ گورنمنٹ اسکی نسبت بھی ضمانت کا سوال اٹھائیگی -

اس خیال کا ثبوت پچھلے پندرہ مہینوں میں برابر ملتا رہا - الہـــلال نے ہر موقعہ اور ہر معاملہ پر اسقدر بے لاگ اور بے پردہ حق گوئی کی کہ آجتک اسکی مثال میری نظر میں تو کوئی نہیں - آجکل کی ازادی کے جوش و خروش میں بھی کسی کو اسکی جرات نہیں ہو سکتی - لیکن وہ حق گوئی بہ حیثیت پولیٹکل نکتہ چینی کے نہ تھی بلکہ بہ حیثیت ایک دینی داعی کے تھی اور ہم نے ہمیشہ گورنمنٹ کی خاموشی کو اسی دانشمندی پر معمول کیا کہ وہ حقیقت سے واقف اور اسکی حیثیت سے با خبر ہے اور اسی لیے الہـــلال کے کاموں میں مداخلت کر کے تمام پیروان اسلام کی اصلاح و دعوت کے سب سے بڑے کام کو نقصـــان پہنچانا پسند نہیں کرتی -

جناب کو معلوم ہے کہ بعض امور و مسائل کے متعلق خاکسار کو الہـــلال سے اختـــلاف رہا ہے اور دو تین مرتبہ اسکی نسبت بالمشافہ اور بـــذریعۂ مـــراســـلات اپنی معـــروضـــات پیش بھی کرچکا ہوں - مثلاً جناب نے اشاعت الہلال کے ساتھہ ہی اس بحث کو چھیڑا کہ مسلمانوں کیلیے سلف گورنمنٹ کی خواہش ضروری ہے ' حالانکہ میں اپنے عقیدے میں اب تـــک اسے قبل از وقت سمجھتا ہوں اور سر دست اُن معاملات کو ہندو مسلمانوں کی متحدہ جدو جہد کا مستحق سمجھتا ہوں جنکے نتائج کے حصول پر سلف گورنمنٹ کا ملنا موقوف ہے - با ایں ہمہ آپنے اس مبحث کو مثل تمام لوگوں کے محض اجکل کے لبرل خیالات یا ہندو بھائیوں کی دیکھا دیکھی اور یورپ کی ازادی کے اتبـــاع کی بنا پر نہیں لکھا ' بلکہ اسکو مذہبی حیثیت سے ثابت کیا اور ظاہر فرمایا کہ ہر مسلمان کا بحیثیت مسلمان ہونے کے فرض ہے کہ وہ ایسا چاہے - جب یہ صورت پیش آئی تو میں نے آپ کو لکھدیا تھا کہ گو میری راے میں ابتک کچھہ تزلزل نہیں ہوا تاہم آپنے جس خوبی اور دلنشیں طریقہ سے اسکا مذہبی و اسلامی پہلو بیان کیا ہے اس نے میرے دل کو نہایت متاثر کیا اور میں اب اسکو مذہباً مسلمانوں کا ایک دینی مطالبہ یقین کرتا ہوں مگر اسکی جد و جہد کا وقت یہ نہیں سمجھتا -

آپنے گو اپنی اس تحریک میں کامیابی حاصل کی اور آل انڈیا مسلم لیگ کو انقلاب پر مجبور کردیا تاہم واقعات سے آپ پـــر منکشف ہوگیا ہوگا یا آئندہ ہو جائگا کہ صرف سلف گورنمنٹ کے تصور سے کچھہ نہیں ہوسکتا -

بہر حال الہلال ہمارا ایک دینی مصلح ہے - وہ مسلمانوں کو عمل بالقران و السنۃ کی کامل و اکمل دعوت دیتا ہے - اللہ نے اسکے ساتھہ جو اسباب اثر و حسن قبول کے جمع کردیے ہیں ' وہ آجتک کسی اہل قلم کو ہندوستان میں نصیب نہیں ہوے - پس اسکے وجود کے قیام سے بڑھکر کوئی اہم مسئلہ آج در پیش نہیں - بڑے عرصے کے بعد یہی ایک حقیقی اور مفید بیج ہے جو ہم اپنی زمین میں بو سکے ہیں -

ہماری تمام مفید تحریکوں اور کاموں کے قیام کا یہی وسیلہ ہے اور خدا نخواستہ اگر اسکی حفاظت نہ ہوسکے تو پھر تمام مسلمان اپنی سب سے بڑی دینی و قومی دولت کھو بیٹھیں گے - الہلال جیسے رسائل بمنزلۂ جڑ کے ہوتے ہیں اور تـــرقی کی تمام تـــوقعات مثل شاخوں کے - سب سے پہلے جڑ کی حفاظت چاہیے ' پھر شاخوں کی -

. . . .

معلوم ہوتا ہے کـــہ بد قسمتی سے جو غلـــط پالیـــسی اس وقت ہمارے صوبے نے اختیار کررکھی ہے اور جس کی پیروی پنجاب نے بھی کی ہے ' اسکا اثر آخر گورنمنٹ بنگال تک پہنچ گیا ہے - اور وہ دانشمندی اور پـــر مصلحت پالیسی جو اب تـــک آس نے الہلال کے متعلق اختیار کررکھی تھی ' اب افسوس ناک طریقہ سے بدل دی گئی ہے - اسی کا نتیجہ ہے کہ الہـــلال کا ایک پرچہ ضبط کرلیا گیا اور پھر ضمانت طلب کی گئی - جس مضمون کی بنا پر یہ ضبطی عمل میں آئی ہے ' اسمیں اول سے لیکر آخر تک ایک سطر بھی ایسی نہیں ہے جس سے تاج بـــرطانیـــہ کی وفـــاداری پر حروف آتا ہو - البتہ صوبجات متحدہ کے حکام پر نکتہ چینی کی ہے اور اگر حکام کی شکایت بھی تاج کی وفاداری کے خلاف ہے تو پھر تو واقعی ہندوستان میں زنـــدگی بسر کرنا ہمارے لیے دشوار ہوگیـــا - گورنمنٹ اخبارات کے معاملے میں سخت غلطی کررہی ہے - اسکے

(۲) انقلاب کي اصلي روح مساوات ہے - اور صرف شاہي اقتدار و تسلط کے روک دینے ہي سے جمہوریۃ صحیحہ قائم نہیں ہوسکتي - تا وقتیکہ نوع بشر میں مساوات حقیقي قائم نہو- اس بنا پرکو فرانس کے انقلاب نے شاہي اقتدار کي مطلق العناني سے دنیا کو نجات دلا دي' تا ہم وہ " مساوات حقیقي " کے قیام میں کامیاب نہوسکا - مختلف درجات و طبقات امت کا اختلاف بدستور باقي ہے - دولت کے اقتدار کي لعنت سے ابتک دنیا نے نجات نہیں پائي' اور تمیز ادنی و اعلی کے عذاب الیم کي زنجیر اب تک اسکے پاؤں میں پڑي ہے -

(۳) یہ کیا ہے کہ اب تک پادشاہ ہے جو ملکي خزانے سے کروروں روپیہ لیتا اور با وجود ایک عام باشندۂ شہر ہونے کے عام باشندوں سے ارفع و اعلی رہتا ہے ؟

اب تک وہ عظمت و جبروت کے اس عرش مقدس پر متمکن ہے ' جہاں تک زمین کے عام باشندوں کي رسائي نہیں ؟

شاہ انگلستان ستر لاکھہ پچاس ہزار روپیہ ہر سال تن تنہا اپنے اوپر صرف کرتا ہے اور جرمني کا حکمراں نوے لاکھہ - پھر کیا با این ہمہ یورپ کو مساوات انساني کے ادعاء کا حق حاصل ہے ؟

اسکي آبادي ابتک اُن امیروں کے ایوانوں سے رکي ہوئي ہے جو چاندي سونے کے گھمنڈ میں اپنے ہم جنسوں کے ساتھہ سب کچھہ کرسکتے ہیں - پھر وہ مساوات کہاں ہے جسکے فرشتے نے تمام اکناف یورپ کو اپنے پروں میں چھپا لیا ہے ؟

لیکن اسلام نے روز اول ہي مساوات کي حقیقي تصویر دنیا کو دکھلا دي - اسکا اولین قدوس پادشاہ جس طرح زندگي بسر کرتا تھا تم پڑھچکے ہو- اسکے خلفانے صاف کہدیا کہ " حلتان و قوتي و قوت اھلي " یعني مجکو صرف دو جوڑے کپڑے کے اور اپني اور اپنے اہل و عیال کي ما یحتاج غذا چاہیے اور بس !

حضرۃ ختم المرسلین نے قبیلۂ مخزوم کي ایک عورت کي نسبت رؤساء قریش سے' حضرۃ (ابوبکر) نے اپني خلافۃ کي اولین مجلس میں ' حضرۃ (معاذ) نے سردار رومي کے آگے ' (مغیرہ بن شعبہ) نے ایراني سپہ سالار کے سامنے ' اور واقعۂ اجنادین میں رومي سپہ سالار کے آگے اسکے مخبر نے' جو تقریریں کي تھیں ' انکو تمام گذشتہ نمبروں میں پڑھو' اور پھر مساوات یورپ کا مساوات اسلامي سے مقابلہ کرو !

(۳) لیکن مساوات کے بھي مختلف درجے' اور اسکي مختلف قسمیں ہیں - یہ سچ ہے کہ انقلاب فرانس نے اپنے اعلان حریت میں تمام ابناء وطن کو مساوي قرار دیا ' لیکن کیا تمام ابناء ادم کو بھي درجۂ و حقوق میں مساوي قرار دیسکا ؟ وہ عدم مساوات جو ایک محدود رقبۂ زمین میں ہو' زیادہ مستحق نفرین ہے' یا وہ' جو تمام دنیا اور دنیا کي تمام قوموں میں پھیلا ہوا ہو ؟ اگر تم ایک سرزمین کے رہنے والوں کو ایک درجے میں رکھنا چاہتے ہو تو یہ دنیا کے دکھہ کا اصلي علاج نہوا - دنیا اُس مساوات کیلیے تشنہ ہے جو ابناء وطن کي طرح مختلف وطنوں اور قوموں کا امتیاز بھي مٹادے اور اسود و ابیض ' مغرب و مشرق ' متمدن و غیر متمدن ' غرضکہ خدا کے تمام بندوں کو ایک درجے میں لاکر کھڑا کر دے - تم ابھي ابھي انقلاب فرانس کي سرگذشت سے فارغ ہوے ہو- تم نے وہ اعلان حریۃ پڑھا ہے' جس کو تاریخ عظمت کے ساتھہ اپنے سینے سے لگاے رکھتي ہے' لیکن کیا اسمیں اول سے لیکر آخر تک کسي جگہ بھي اس مساوات کا ذکر ہے جو کسي خاص سر زمین کو نہیں بلکہ تمام عالم کو اپنا پیغام نجات سناتا ہو ؟ اسکي ہر دفعہ کو مکرر پڑھو او- تم ہرجگہ " وطن " ہي کا نام پاؤگے' اور انقلاب فرانس کا بلند سے بلند مساوات کا تخیل اس سے زیادہ نہوگا کہ " فرانس " کا باشندہ ایک دوسرے کے برابر ہوجاے -

لیکن خدا کي زمین جو صرف فرانس اور یورپ ہي کي اقو آباد نہیں ہے' اپنے اس زخم کیلیے کہاں مرہم ڈھونڈھے' جس ایک قوم اور وطن کو دوسري قوم اور وطن پر فضیلت دیدي یورپ سے اسکو تسکین نہیں مل سکتي ' لیکن اس ہاتھہ' اسکو مرہم بخش سکتا ہے - اُس نے صرف اپنے وطن سر زمین ہي کو مساوات باہمي کا حقدار نہیں سمجھا' بلکہ اسکا ایک عالمگیر مساوات کا فرمان تھا - جبکہ اُس نے کہا

یا ایہا الناس ! انا خلقناکم من ذکر و انثی و جعلناکم شعوباً و قبائل لتعارفوا ' ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ! (۴۹ : ۱۳)

" اے لوگو ! ہم نے تم کو مرد و ... کے اتحاد سے پیدا کیا' اور ... مختلف قوموں اور خاندانوں تقسیم کردیا - لیکن اس اختلاف قوم و نسل سے کوئي امتیاز و شرف نہیں ہوسکتا ' کیونکہ اس سے مقصود صرف یہ ہے کہ تم باہم دوسرے سے شناخت کیے جاو- ورنہ تم میں سب سے زیادہ اللہ کے افضل وہي ہے جو سب سے زیادہ متقي اور نیک اعمال ہے !

تو اسکا اعلان مساوات صرف مکہ اور حجاز ہي کیلیے نہ تھ تمام عالم کیلیے تھا !!

اسلام صرف وطن ہي کي محبت لیکر نہیں آیا - ... پاس تمام عالم کے عشق کا پیغام ہے - اس نے جو کچھہ تمام عالم کیلیے کیا' اور صرف وہي تھا جو یہ کرسکتا : وما ارسلنا الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا (۳۴ : ۲۳) دنیا کا خدا " رب العالمین تھا' جسکي ربوبیت عامہ میں کوئي خصوصیت وطن و مقام نہ پس اسکا پیغام امن و نجات بھي " رحمۃ للعالمین " ہوکر آ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (۲۲ : ۱۰۷) -

(۴) اگر یورپ مساوات انساني کے اصلي راز کو پالیتا تو (سوشیا لیزم) کي بنیاد نہ پڑتي - امرا کے اقتدار' دولت کي تقسیم ' طبقات عامہ کي تذلیل و تحقیر' ارباب اقتدار کا اس جماعات و افراد کا قانوني امتیاز' یہ اور اسي طرح کے اسباب ہیں جنکي وجہ سے اشتراکیۃ کي بنیاد پڑي اور روز بروز بڑھتي جا ہے - یورپ کے ادعاء مساوات کي سماعت کرتے ہوے کوئي نہیں کہ ہم اشتراکیۃ کي شہادت سے کان بند کرلیں - ابھي لوگوں دو سال پیشتر کا وہ موقعہ بھلایا نہوگا جب مسٹر (لائڈ جارج) امراء انگلستان کے ٹیکس سے بري ہونے کے خلاف سعي کي اور اسکي وجہ سے طبقۂ خواص میں ایک سخت جوش گیا تھا -

(رجوع بہ مباحث بقیہ)

پس ان مباحث کے بعد اب ہمارے لیے صرف منزلیں اور باقي رہگئي ہیں :

(۱) حکم " مشورہ " اور " اصول شوراے اسلامیہ " ضمن میں اُن آیات کریمہ پر ایک مفسرانہ نظر ڈالني چاہیے میں حکم شوری دیا گیا ہے -

(۲) بعض شکوک و اعتراضات کي تحقیق جو اس بارے پیدا ہوتے ہیں - ازانجملہ وہ شبہات جو انقلاب عثماني میں بعض جرائد و مجلات میں شائع ہوے تھے' اور ایک تحریر کے ذریعہ انکا اعادہ بھي کیا گیا ہے - یہ تحریر روزنامہ (پیسہ اخبار) لاہور میں شائع ہوئي ہے -

اینده نمبر سے ہم ان دونوں بحثوں کے طرف متوجہ ہونگے' واللہ الہادي ' و علیہ اعتمادي -

زیدہ دیگر قومي همدردي کا ثبوت دیا ہے ' لیکن امید ہے کہ با همت حضرات اس موقعه پر بھي اپني غیرت دیني کا ثبوت دینگے - فدوي قبل ازیں اپني بساط کے موافق هر ایک فنڈ میں جو کچھه هوسکا شرکت کرچکا ہے - آج پانچروپیه کا مني آڈر ارسال خدمت گرامي ہے اور امیدوار کہ یہ ناچیز رقم الهلال ضمانت فنڈ میں داخل کرکے ممنون و مشکور فرمائینگے -

(محمد عبد الواحد - سوداگر سکندرا باد - دکن)

حضرت مولانا ! رسالہ الهلال نمبر ١٣ - میں شئون داخلیہ کے زیرعنوان بمجرد قراۃ (الهلال پریس کي ضمانت) سخت افسوس هوا ' اور معاً دل میں یہ خدشہ پیدا هوا کہ اب الهلال جیسے زندہ اور مصلح مسلمین رسالہ کے بھي نشانۂ حکومت هو جانے کے بعد اخوان دیني پھر اسي فلاکت و ادبار کے تاریک گرھے میں جا پڑینگے ' اور پھر انکي غفلت سابق صعور لا حق پر چھا جائیگي ' کیونکہ اب الهلال کي غفلة شکن تحریریں اور زلزلہ خیز اور حیات افزا الهامي اثر کے مقالات بعض عمال سلطنت کے جبر سے مسلمانوں کے گوش زد نہ هوسکیں گے اور چار ناچار الهلال کو طرز بیان اور پرایۂ زبان بدلدینا پڑے گا - اس خدشہ کے پیدا هوتے هي میں نے افسردگي کے ساتھه پرچہ رکھدیا اور دل بیٹھه گیا - وکفي باللہ شهیدا ' کہ هم اور نہ صرف هم بلکہ حضرت والد صاحب مدظلہ بھي آبدیدہ هوگئے اور مشار الیہ نے عرصہ تک افسوس فرمانیکے بعد دعا فرمائي کہ خداوندا ! اپني نصرت غیبي الهلال کے شامل حال رکھہ اورنیز وہ خلوص دل سے تیرے دین کا مددگار اور تیري مرضات کا طالب ہے -

خاکسار کي نظر دیر تک الهلال پر گڑي رهي - لیکن پھر الهلال کي دلا ویزي مجبور کر رهي کہ کم از کم ایک نظر تو ڈال لو - با دل ناخواستہ اٹھایا اور آجي ضمانت ستاني کے مضمون پر نظر پڑي - لیکن چند الفاظ کے پڑھتے هي اپ کے صبر و شکر ' همة و استقلال ' عزم صمیم ' و ثبات ارادہ نے میرے پژ مردہ دل کو شاداب کردیا اور میں ایک بے اختیارانہ جوش کے ساتھه اٹھه بیٹھا - پھر تو وهي میں تھا اور وهي الهلال - وهي نگاہ شوق تھي اور وهي اسکا محبوب و مطلوب - دل بڑھه گیا ' همة بلند هوگئي ' اول سے آخر تک پڑھه گیا ' باغ امید کو سرسبز پایا اور سابق کي طرح آج بھي نخل مراد کو بار ور دیکھا ' فالحمد للہ علي ذالک -

ابو تراب عبد الرحمن گیلانوي
گیلاني - مونگیر

" الهلال " سے ضمانت طلب هوئي - مجھکو اپکي وہ درد انگیز دعا یاد ہے جو الهلال کے صفحوں پر همیشہ مانگي گئي ہے کہ " خدا تعالی آزمایشوں میں مجھے ڈالے ' تاکہ میرے دائي استقامت کا اندازہ هو " یہ اسکي استجابت کا آغاز ہے اگرچہ في الحقیقت آزمائشین تو بہت سي هوچکي هیں اور دنیا دیکھه چکي ہے - یقین کیجیے کہ آج کروروں قلوب اسلام آپکے ساتھه هیں ' اور آپکے جو بیج بویا تھا ' وہ بار آور هوچکا -

(محمد مکرم از کیرانہ)

(الهلال)

میري دعائیں جن آزمائشوں کیلیے هیں وہ دوسري هي هیں ' اور [illegible] اب دور نہیں - ان چھوٹے چھوٹے واقعات کو انسے کیا نسبت ؟ انتظار کیجیے - اني معکم من المنتظرین !

جناب مولانا و بالفضل اولینا دام مجدکم - السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ - بلا شبہ ضمانت جو آپ سے طلب هوئي ہے تمام قوم و ملت کو نہایت هي شاق ہے اور ایسے هر ایک اهل دل کو اسکا رنج ہے ' لیکن " عسی ان تکرهو شیا و هو خیر لکم " خدا کا کلام ہے اور امید ہے کہ اسي میں کچھه بہتري هوگي - مجھکو سخت افسوس ہے کہ کارکنان سلطنت کیا ایسي موٹي سي بات کو بھي نہیں سمجھتے کہ اس ضمانت کے لیے جانے سے الهلال کے ارادت مندوں کو جو هزاروں لاکھوں کي تعداد میں هیں کیا رنج نہوگا ؟ اور اگر وہ اسبات کے قائل هیں تو کیا یہ امر سلطنت کے لئے کسي علاج کا باعث هوسکتا ہے کہ صرف دو هزار روپیہ کي خاطر اسقدر افراد کے دل میں سلطنت کي طرف سے رنج کا بیج بودیں جو برگ و بار لا کر ایک درخت تناور بن جاوے اور پھر اس سے طرح طرح کے دل خوں نتائج پیدا هوں ؟ زمیندار کي ضمانت ضبط هونے سے کسقدر افراد کو رنج پہونچا ہے اور کیا اسقدر ناراض شخصوں کي تعداد میں هر روز اضافہ هونا سلطنت کے لئے مفید نتائج کا مثمر هوسکتا ہے ؟ هرگز نہیں لیکن اب انکو کون سمجھاوے ؟ خدا هي انکو عقل سلیم عطا فرمائے کہ ان کارروائیوں سے درگزر کریں اور بدستور مسلمانوں کو وفادار رهنے دیں جو خود انکے حق میں مفید ہے اور مسلمانوں کے اس اعتقاد کے متزلزل نہونے میں بھي ' کہ برٹش گورنمنٹ انکے حق میں [illegible] رحمت ہے -

خاکسار عطا محمد عفي عنہ (امرتسر)

السلام علیکم - قبل ازیں ایک نیاز نامہ جس میں ایک روپیہ کے ٹکٹ براي ضمانت فنڈ همدرد و زمیندار تھے ارسال خدمت کرچکا هوں امید کہ مشرف خدمت اقدس هوا هو - قدرت حق ہے کہ اگلا زخم بھرا نہ تھا کہ ایک اس سے بھي گہرا زخم آموجود هوا !

بہر حال جائے شکر ہے کہ یہ آزمائش هماري استقامت ایماني سدرہا نہیں هوسکتي - باري تعالی اپنے فضل و کرم سے [illegible] جملہ اهل اسلام کو خیر و برکت ' فتح و ظفر ' عزت و [illegible] عطا فرمائے - آمین یا رب العالمین -

ایک روپیہ بذریعہ ٹکٹ ضمانت فنڈ ارسال خدمت ہے -

محمد افضل - کوئٹہ - بلوچستان

انڈین پریس ایسوسي ایشن

زر اعانۂ ضمانت الهلال

جو مجلس دفاع مطابع و جرائد هند کے خزینہ میں منتقل کردیا جائگا

(١)

جناب حاجي مصلح الدین صاحب
ایک محترم بزرگ ملت
جناب محکم الدین محمد امین صاحب
ایک بزرگ از علي گڈہ
ایک خاتون اسلام پرست از حیدرآباد دکن
جناب امداد حسین خان صاحب اسٹیشن ماسٹر فاضلکا
جناب ایچ محمد یوسف صاحب اینڈ کو - مدراس
جناب عبد الواحد صاحب سوداگر سکندر آباد دکن
جناب احمد حسین صاحب

(دعوة الهيئة الهلال)

طبائع جز کشش کارے ندانند
حکیماں ایں کشش را عشق خوانند

جناب فاضل اجل، مصلح امت، طبیب ملت، حکیم اخلاق، فخر اسلام، مولانا ابوالکلام - السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ -

میں ادھر سفر کی کشاکش میں مبتلا رہا ہوں - اخباروں کے دیکھنے کا موقع نہیں مل سکا -

آج " الہلال پریس کی ضمانت " کا حال الہلال میں پڑھکر ایک عجیب حالت کا ورود ہوا - متضاد کیفیتوں کا اجتماع ایک وقت میں ممتنع الوقوع سمجھا جاتا ہے لیکن طرفہ یہ ہے کہ میرے دل و دماغ میں دو متضاد کیفیتوں کا اجتماع ہوگیا : حزن و ملال بھی اور فرح و سرور بھی !!

حزن اسلیے کہ ایک طائر سدرہ پرواز کو (جسکی صفیر پر طائران سفلی بھی پر افشانی کو طیار ہیں) دام میں لانے اور قفس میں بند رکھنے کی کوشش کی گئی -

فرح و سرور اسلیے کہ جناب اس منزل تک پہونچ گئے جس منزل سے انبیا و صدیقین و شہدا کو سابقہ پڑتا رہا ہے - اگر خدا کو منظور ہے تو آگے کامیابی ہی کامیابی ہے :

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست

ان دونوں کیفیتوں کی حالت میں متحیر تھا کہ جناب کو اگر لکھوں تو کیا لکھوں ؟ ہمدردی کا عریضہ یا مسرت کی مبارک باد ؟

بڑی سوچ اور غور کے بعد مبارکباد عرض کرتا ہوں - اگر تاریکی ضلالت قوم کو قاطبۃ نہ گھیرے تو طلوع آفتاب ہدایت کی امید اور روشنی پھیلنے کی توقع کیونکر ہوسکتی ہے ؟ اگر کانٹوں کا لحاظ رکھا جائے تو پھول تک کب ہاتھ پہونچ سکتا ہے ؟ جس کام میں ہاتھ ڈالا جائے بشرطیکہ طلب صادق ہو، تکالیف کی منازل طے کرتے ہوے گوہر مقصود کو حاصل کر لینا لازمی ہے - بہر حال ضمانت ایک نیک خیال ہے - خدا مبارک کرے -

ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہدایت کے لیے اوٹھہ کھڑے ہوے تو کیا کیا مصائب نہ پیش آئے ؟ آگ میں ڈالے گئے، وطن سے نکالے گئے، سب کچھہ ہوا، مگر خدا نے ساتھہ نہ چھوڑا - خدا کی یاری اور یاوری سے غالب و منصور ہوکر رہے -

اس واقعہ کی مشاکلت و مماثلت حضرت پیغمبر آخر الزمان روحی فداہ وصلی اللہ علیہ و الہ و صحبہ و سلم سے ہے کہ جب آپ نے ہدایت کی آواز بلند کی تو ایذا رسانی کے لیے قوم اوٹھہ کھڑی ہوئی - باقاعدہ اور مکمل کمیٹی بنائی گئی جسکا میر مجلس ابو لہب تھا، اور مکہ کے سردار اسکے ممبر تھے - ریزولیوشن یہ پاس ہوا کہ محمد (صلعم) کو ہر طرح سے دق کیا جائے - بات بات میں اسکی ہنسی اوڑائی جائے - تمسخر اور ایذا سے اسے سخت تکالیف دیجائیں - انہیں سچا سمجھنے والوں کو بھی انتہا درجہ کی تکالیف میں مبتلا کیا جائے - اس تجویز پر جسقدر عمل ہوا، ماہرین فن تاریخ و سیر سے پوشیدہ نہیں - بسا اوقات نبی کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تاکہ رات کی اندھیاری میں آپ کے پاؤں زخمی ہوں - گھر کے دروازے پر کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا تاکہ صحت و جمعیت خاطر میں خلل پیدا ہو - لیکن تاہم خدا نے تو ساتھہ نہ چھوڑا - آپ غالب اور منصور رہے - بلکہ : تبت یدا ابی لہب و تب، ما اغنی عنہ مالہ وما کسب، سیصلی ناراً ذات لہب و امراتہ، حمالۃ الحطب فی جیدھا حبل من مسد -

اگر الہلال کی حالت کو ان واقعات سے تطبیق دیجائے تو پوری مطابقت ہوتی ہے - الہلال کی پہلی آواز ہدایت نے کلوخ در خانۂ زنبور کا کام کیا - سربرآوردگان قوم بگڑے، تخریب کے لیے اوٹھہ کھڑے ہوے - مگر خدا نے ساتھہ نہ چھوڑا - مجھے لکھنو کا گمنام خط (جو الہلال کی پہلی جلد کے کسی پرچہ میں شائع ہوا تھا) نہیں بھولتا جس سے ابو لہب کی یاد تازہ ہوجاتی ہے - با ایں ہمہ الہلال کی روش میں کوئی فرق نہ آیا اور وہ اپنا کام کیے چلا جاتا ہے :

زعشق آفاق را پر درد کردہ
خرد را چشم خواب آلود کردہ

اگر اب ضمانت لی جاتی ہے تو لی جاے، تاہم الہلال سے امید ہے کہ وہ ہدایت عامہ سے باز نہیں رہیگا -

امام محمد ابن اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو امیر بخارا نے کہلا بھیجا کہ حدیث اور تاریخ نبوی محل شاہی میں سنا جایا کریں - آپ نے جواب دیا کہ میں علم کی ذلت گوارا کرنا نہیں چاہتا - مسجد میں آکر سنا کریں - امیر نے کہا کہ جب تک میں اور میرے شاہزادے مسجد میں رہا کریں مجلس عام نہو - امام نے فرمایا کہ میں ہدایت نبوی کو محدود نہیں کرسکتا - اگر مجلس کی بندش کا حکم دے دیں تو یہ دوسری بات ہے - مجھکو بھی خدا کے نزدیک عذر کا موقع ملجائیگا - امیر نے امام کو خارج البلد کردیا، وہ تکلیف سفر کو مرحبا اور آسائش وطن کو خیر باد کہتے ہوئے چلدیے مگر کلمۂ حق نہ بیچا - لیکن پھر کیا ہوا ؟ ہر طرف سے نزول تجلیات و برکات الہی تھا !!

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا * جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

گورمنٹ اظہار عقائد مذہبی اور تبلیغ ہدایت دینی میں دخیل نہیں ہوتی - یہ جو کچھہ ہو رہا ہے ہمارے ہی یاران طریقت کی کوشش کا نتیجہ ہے -

البصائر کا سخت انتظار ہے اور اب بے تابی کی حد تک پہونچ گیا ہے -

تیغ ہندی و خنجر رومی * نکند آنچہ انتظار کند

(حکیم غلام غوث طبیب ریاست بہاولپور)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - اخباروں کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ الہلال کے لیے دو ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے - اس خبر کے دیکھنے سے نہایت سخت صدمہ گزرا - قبل ازیں اخبار ہمدرد و کامریڈ سے بھی طلب کی گئی تھی - افسوس ہے کہ ایسے نامی گرامی رسائل جو نہ صرف اخباری حیثیت ہی سے اعلی درجہ کے ہیں، بلکہ ہم مسلمانوں کے لیے باعث ترقی و بہبودی ہیں، ہر طرف سے بحر الم میں گرے ہوے نظر آتے ہیں - خدا اس کشیدگی کو دور کرے اور حاکم و محکوم میں اخلاص و اتحاد پیدا ہو - الہلال کے متعلق ہم لوگوں کا افسوس اسلیے بھی شدید ہے کہ ہم اسے محض ایک اخبار کی حیثیت سے نہیں دیکھتے بلکہ فی الحقیقت وہ ہمارا ایک دینی مصلح اور مذہبی معلم ہے، اور خدا نخواستہ اگر ہم اس سے محروم ہوگئے تو یہ ہماری انتہائی بد قسمتی ہوگی - دو ہزار کا فراہم ہوجانا باہمت لوگوں کے لیے کوئی بڑی بات نہیں - اگر ہر خریدار صرف ایک ہی روپیہ اس فنڈ میں دیدے تو بھی مطلوبہ رقم سے زیادہ رقم جمع ہو جا سکتی ہے :

قطرہ قطرہ بہم شود دریا

اگرچہ تقریباً دو سال سے ہم مسلمانوں نے مختلف چندوں مثلاً طرابلس، ترکی مہاجرین، و کانپور فنڈ میں اپنی ہمت سے

بقیه مضمون صفحه ۴ کا

وماید لون الا انفسہم وما یشعرون لک من شي ' (۴ :) (۱)

راہ حق سے بہکا دینے کا ارادہ کر ہي چکا تھا - حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ یہ لوگ تمہیں تو کیا گمراہ کرینگے ؟ خود اپنے ہي کو گمراهي میں ڈال رہے ہیں - یقین رکھو کہ وہ تم کو کچھہ نقصان پہنچا نہ سکیں گے "

پھر اگر ہم لوگوں کے ارادوں اور خیالوں کا بھي مراقبہ کریں تو اعمال تک پہنچنے کي کبھي مہلت هي نہیں ملے -

---

ہم بالفعل چند کلمات اس جلسے کي نسبت کہنا چاہتے ہیں جو ہزہائنس نواب صاحب رامپور کي زیر صدارت ۲- اکتوبر کو حسب افواہ یک هفته ' دهلي میں منعقد ہوا تھا - لیکن مندرجۂ صدر خیالات کي بنا پر ہم اُن تمام اخبار و معلومات سے بالکل چشم پوشي کرلینگے ' جنکي اس جلسے کے انعقاد سے پیشتر ہمیں خبر مل چکي ہے - نہ تو اس مخفي اور طلسمانہ طریق عمل پر بحث کرینگے ' جو اس جلسے کے انعقاد کیلیے اختیار کیا گیا تھا - نہ اس پر اسرار طریق دعوت شرکت پر نظر ڈالیں گے ' جسکے ذریعہ ایک خاص طبقہ کے لوگوں کو کوشش کرکے جمع کیا گیا - نہ (حاجي نادر علي وکیل) نامي کسي شخص کو تلاش کرینگے جو مفید اغراض شرکاء عمل کي تلاش میں بھیجا گیا تھا ' اور نہ جلسے کي اصلي غرض و غایت ' اسکي تحریک کے اسباب ' قافلۂ رفتہ کي وصیت اور کاروان موجودہ کے پیام ' اور ان سب کے شان نزول کو روشني میں لائیں گے جس کے اندر مسلمانوں کے موجودہ عہد بیداري و حرکت کیلیے بہت سي یاد گار بصیرتیں مضمر ہیں ' اور جو انساني عصیان و تمرد کے نتائج کا نہایت هي دلچسپ افسانہ ہے -

ان امور پر اگر نظر ڈالني ہے تو اسکا بہتر وقت دوسرا ہے - اور شاید دور نہیں - سر دست ہم صرف اُسي چیز کو دیکھیں گے ' جو ۲ - اکتوبر کو ہمیں دکھلائي گئي ' اور بالاخر بانیان مجلس جس صورت میں اپنے تئیں پیش کرنے پر مجبور ہوگئے اور انہوں نے پیش کیا ' اُسي کو بہ کمال تجاهل و تغافل عارفانہ ' تسلیم کر لینگے :

یہ کہکے رخنے ڈالیے انکي نقاب میں
اچھے برے کا حال کھلے کیا حجاب میں

جن لوگوں کو تاریکي پسند ہے اور اپنے کاموں کو چوري چھپے کرنے پر مجبور ہیں ' بہتر ہے کہ انہیں روشني میں لاکر پریشان نہ کیا جاے - جس کے چہرے پر داغ ہوتے ہیں ' اُسي کو برقعہ ڈالنے کي ضرورت ہوتي ہے - چور رات کي پچھلي پہر میں دیواروں کي آڑ سے اپنے تئیں چھپاتے ہوے نکلتے ہیں ' مگر شریف آدمي همیشہ دوپہر کي روشني میں سڑکوں پر دیکھے گئے ہیں - چھپنے والوں کیلیے یہي عذاب الیم کیا کم ہے کہ وہ خود بھي اپنے کاموں کو علانیہ کرنے کے قابل نہیں پاتے ؟ انساني ضمیر کے اسي عذاب کی طرف جا بجا قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے : ترى الظالمین مشفقین مماکسبوا ' وهو واقع بهم (۴۲ : ۲۱)

البتہ انسان کي اس غلطي پر ' جو شاید اسکي فطرۃ میں داخل ہے ' همیشہ ماتم کیا گیا ہے اور کیا جائیگا کہ وہ اپنے رازوں کو اُنسے چھپاتا ہے ' جنکے هاتھہ میں اسکي جزا و سزا نہیں ' پر اُس کي بالکل پروا نہیں کرتا جو اسکے جزا و سزا پر تنہا قادر ہے ' اور اسکے تمام چھپے ہوے کاموں پر سے عاقبت کار پردہ اٹھا دینے والا ہے ؟

(۱) اس آیۂ کریمہ میں در اصل انحضرۃ (روحي فداہ) سے خاص تخاطب ہے - لیکن حالت تمام مومنوں کیلیے عام - اسي لیے اس وقت یاد آگئي تو درج کر دي گئي - (منه)

یہ نادان لوگوں کو دهوکا دینا چاهتے ہیں ' حالانکہ انکے نفس خادع نے خود انکو دهوکے میں ڈال رکھا ہے :

ولا تجادل عن الذین یختانون انفسہم ان اللہ لا یحب من کان خوانا اثیما - (۴ : ۱۰۷)

جو لوگ دوسروں کو دهوکا دیکر حقیقت میں خود اپنے تئیں دهوکا دے رہے ہیں ایسوں کي طرف ہوکر رد و کد نکرو - کیونکہ اللہ تعالے دهوکا دینے والوں اور معصیت شعار انسانوں کو پسند نہیں کرتا -

---

افسوس تم قرآن پڑھتے نہیں - جو لوگ راز داریوں کے ساتھہ پوشیدہ پوشیدہ اپنے کاموں کو انجام دینا چاهتے ہیں اور اپنے ارادوں اور مشوروں کو تاریکي میں رکھتے ہیں ' خدا نے انکي نسبت کیسے صاف اور منطق لفظوں میں راے دي ہے ؟ کاش دماغ سونچیں اور دل عبرت پکڑیں !

یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وهو معهم اذ یبیتون ما لا یرضى من القول و کان اللہ بما یعملون محیطا ! (۴ :)

" یہ لوگ کیسے احمق ہیں ! انسانوں سے تو پردہ کرتے ہیں مگر خدا سے پردہ نہیں کرتے ! حالانکہ جب وہ راتوں کو (مثلاً رات کے گیارہ بجے بریلي کے اسٹیشن پر -) اُن باتوں کیلیے مشورہ کرتے ہیں جو اللہ کي خوشنودي کے خلاف ہیں ' تو خدا تو اُنکے ساتھہ موجود ہوتا ہے - جو کچھہ یہ کرتے ہیں ' سب اسکے احاطۂ علم میں داخل ہے !

الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین ' ایبتغون عندهم العزۃ ؟ وان العزۃ عند اللہ جمیعا و قد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم ایات اللہ یکفر بها و یستہزء بها ' فلا تقعدوا معهم حتى یخوضوا فی حدیث غیرہ (۴ :)

یہ لوگ مسلمانوں کو چھوڑکر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں - کیا اسلیے کہ انکے دربار میں اپني عزت بڑھاني چاهتے ہیں ؟ اگر یہي بات ہے تو جان رکھیں کہ هر طرح عزتیں تو اللہ هي کے اختیار میں ہیں - اسکو چھوڑکر یہ کیوں غیروں کي چوکھٹوں پر جھکتے ہیں ؟

حالانکہ مسلمانوں پر اللہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل کرچکا ہے کہ غیروں سے ویسے ملنے جلنے میں تو کوئي هرج نہیں ' البتہ جب تم اپنے سامنے دیکھو کہ آیات اللہ سے انکار کیا جارها ہے ' شعائر اللہ کي توهین هو رهي ہے ' احکام دینیہ کي هنسي اڑائي جا رهي ہے ' تو پھر ایسے لوگوں کے ساتھہ اُس وقت تک نہ بیٹھو ' جب تک کہ وہ کسي دوسرے بات کي طرف متوجہ نہو جائیں "

ہم نے کسي دوسري جگہ اس جلسے کے مختصر حالات لکھدیے ہیں ' نیتوں کا خدا علیم ہے - هماري دعا ہے کہ اگر ان بزرگوں کا مقصود اصلاح حالت اور دفع فساد ہے ' تو اللہ انہیں جزاے خیر دے اور انکي سعي کو قبول کرے - اور اگر ایسا نہیں ہے ' تو پھر اُن دلوں پر حسرت ' جنکے لیے گزشتہ عبرت بخش نہیں ' اور ان دماغوں پر افسوس ' جو ایندہ کیلیے متنبہ نہیں - کوئي سال ایسا نہیں گزرتا ' جس میں نیات فاسدہ کي نامرادي اور اعمال مفسدہ کي ناکامي اپنے اندر ایک سبق عبرت و موعظۃ نہ رکھتي ہو - راز دارانہ اعمال اور قوم سے علحدگي و مستبدانہ خود رائي کے ناکام نتائج اس کثرت سے سامنے آچکے ہیں کہ اندھوں کے سامنے رکھے جائیں تو دیکھنے لگیں اور گونگوں کو سنایا جاے تو بے اختیار چیخ اٹھیں - پھر یہ کیوں ہے کہ آنکھیں بند ہیں ' دل مردہ ہوچکے ہیں '

جناب مجید حسن صاحب بی اے ۰ ۰ ۲
جناب احمد علی صاحب بی اے ۰ ۰ ۱
جناب احمد بھائی صالح جی رنگون ۰ ۰ ۵
جناب احمد حسین صاحب طالبعلم ازبمبی ۰ ۸ ۰
جناب برکت الله صاحب از مدراس ۰ ۰ ۳
جناب احمد حسین خان صاحب وکیل ۰ ۰ ۲
جناب ضیاء الدین خان صاحب وکیل ۰ ۰ ۲
جناب مولانا قطب عالم شاہ صاحب ۰ ۰ ۱
جناب شاہ نظیر عالم صاحب ۰ ۰ ۱
جناب مولانا سعادت علی صاحب مدرسہ عالیہ
رامپور ۰ ۰ ۱
جناب سید حسن صاحب محلہ قلعہ - ٹونک ۰ ۰ ۵
جناب حسن مرتضی صاحب امروہہ ۰ ۰ ۸
جناب شمش الدین احمد صاحب
ڈسٹرکٹ هسپتال علیگڈہ ۰ ۰ ۱
ایک بزرگ رامپور ۰ ۰ ۱۰
جناب رب نواز خان صاحب دهلی ۰ ۰ ۱
جناب ایکزیٹر صاحب انغان پشاور ۰ ۶ ۶

(باقی آیندہ)

زراعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

جناب عبد الحی خانصاحب -
حیدر اباد دکن ۷ ۰
جناب غلام مصطفی صاحب صیغہ دار خزانہ
صرف خاص حضور نظام حیدر آباد دکن ۰ ۰ ۲۵
جناب منشی خان محمد صاحب - درگئی ۰ ۰ ۵
جناب منشی اسمعیل صاحب درگئی ۰ ۰ ۳
جناب منشی چراغدین صاحب درگئی ۰ ۰ ۲
جناب منشی محمد شریف صاحب ۰ ۱۲ ۰
جناب محمد عبد السلیم صاحب حیدرآباد دکن ۰ ۰ ۰
جناب سید شفقت حسین صاحب - افضل
گنج - حیدر اباد دکن ۰ ۰ ۳
جناب سید حسن صاحب رضوی - ٹونک
راجپوتانہ ۰ ۰ ۵
غیور مسلمانا مانگرول بذریعہ
جناب محمد نظام الحق صاحب عباسی ۰ ۰ ۱۵
جوبلی اسکول بھاگلپور کے لڑکوں کی ہمدردی
کا نتیجہ ۰ ۴ ۷
جناب حافظ چراغ الدین صاحب قریشی
- اٹک ۰ ۰ ۲
جناب محمد نظام الحق صاحب عباسی
مانگرول ۰ ۰ ۵
بذریعہ طفیل احمد خانصاحب -
گوجر ٹولہ - رامپور ۰ ۰ ۴۳
جناب مرزا حبیب احمد صاحب -
کتل منتی - حیدر آباد دکن ۰ ۱۰ ۳
جناب علاؤ الدین صاحب فرخ - بوریال ۰ ۲ ۱۰
جناب احمد حسن صاحب ۰ ۰ ۹
جناب محمد عبد العزیز صاحب هدروی
برو ز عید الفطر بمقام سرالہ ضلع امراوتی عیدگاہ مسجد کانپور کیا ...

چندہ جمع کیا گیا جو بذریعہ منی آرڈر مبلغ ۵۲ روپیہ ۷ آنہ ارسال خدمت ہے چندہ دهندگان کی تفصیل حسب ذیل ہے -

جناب محمد نظام الدین صاحب ۰ ۰ ۵
جناب شیخ نور صاحب ۰ ۰ ۰
جناب محمد علی الدین صاحب ۰ ۰ ۶
جناب محمد وزیر الدین صاحب ۰ ۰ ۱
جناب سید محبوب صاحب ۰ ۰ ۱
جناب وفادار خانصاحب ۰ ۰ ۱
جناب عظمت الله صاحب ۰ ۰ ۱
جناب شیخ سبحان صاحب ۰ ۰ ۱
جناب شیخ بہرلو صاحب ۰ ۰ ۱
جناب یسین خانصاحب ۰ ۰ ۱
متفرق ۰ ۰ ۱۶
پردہ نشین خاتونان اسلام پرست ۰ ۰ ۸

جسمیں سے ۹ آنہ منی آرڈر کمیشن منها کیا اور بقیہ باون روپیہ ارسال خدمت ہے -

جناب مولوی دوست محمد خانصاحب - پیش امام
سورتی مسجد - منگیل بازار - برهما ۰ ۴ ۶
مسلمانان تھکری والہ ضلع لائل پور - ۶ ۲ ۳۶
بذریعہ ایس - اے - رحمان صاحب
بہاری - حال مقیم بلوچستان ۰ ۰ ۲۵
مسماۃ بو بو بذریعہ ایچ - ای - ایس -
محمد عبد الصمد صاحب - ۰ ۰ ۶
جناب ڈاکٹر عبد الواحد جوڑر ۰ ۰ ۱۰
بذریعہ جناب بابو سلامت
و رمضان خانصاحب ۰ ۵ ۱
جناب غلام مصطفی صاحب - صیغہ دا
صرف خاص حضور نظام دکن ۰ ۰ ۰۵

بقیہ چندہ شاهجہانپور

جناب نتھو خانصاحب ۰ ۱ ۰
جناب الہی خان صاحب ۰ ۱ ۰
جناب ننھے خان صاحب ۰ ۱ ۰
جناب نیاز احمد صاحب ۰ ۱ ۰
جناب نتھو خان صاحب ۰ ۱ ۰
جناب ننھے خان صاحب ۰ ۱ ۰
جناب عبد الرزاق صاحب ۰ ۱ ۰
جناب طفیل صاحب ۰ ۱ ۰
جناب سدن صاحب ۰ ۱ ۰
جناب شرافت صاحب ۰ ۱ ۰
جناب نبی جان خان صاحب ۰ ۱ ۰
جناب فضل صاحب ۰ ۱ ۰
جناب احمد علی صاحب ۰ ۱ ۱
جناب عبد الغفار صاحب ۰ ۱ ۰
جناب عزیز احمد صاحب ۰ ۱ ۰
جناب نفایت خان صاحب ۰ ۱ ۰
جناب پھندن خان صاحب ۰ ۱ ۰
جناب موتی خان صاحب ۰ ۱ ۰
ایک مسماۃ ۰ ۱ ۰

صرف ۳ روپیه بارہ انه میں دو عمدہ گھڑیاں

غضب کی رعایت

بیش بہا موقعه

اصلی کیلس لیور　　نیو فیشن بی ٹائم پیس

Rs 3/12

گھڑی کے شائقین ! یه زرین موقع هاتهه سے نجانے دیں کیونکه تمام گھڑیوں کی قیمت میں ایسی عظیم الشان رعایت اینده نه کرسکیں گے اسوقت تین روپیه باره آنـه میں دو نہایت اعلی درجے کی قیمتی گھڑیاں آپ کے نـذر کیجـاتی هیں - یه معمولی بازاری گھڑیاں نہیں هیں - آپ خود فرمایں - انمیں ایک تو اصلی کیلس لیور جیبی گھڑی ہے جسکی گارنٹی پانچ سال اور ۳۶ گھنٹه کی کوک ہے - اور اسکے ساتهه ایک فیشن ایبل چین بهی دی جاتی ہے -

دوسری چھوٹی بی ٹائم پیس ہے جوکه پائداری لحاظ سے تمام دنیا میں مشہور ہے - آپ یقین کریں که یه سودا چہارم قیمت میں آپ کو ملتا ہے - همارے اسٹاک میں گھڑیاں بہت بڑی تعداد میں موجود هیں اور همکو تین ماہ کے اندر گودام خالی [illegible] جلد خرید لیے اور اپنے دوستوں کو اس خبر سے [illegible] کیجیے -

ایک گھڑی آپ کی جیب کی زینت بڑهائیگی دوسری [illegible] طاق میں رکھیے - قیمت کل تین روپیه باره آنه محصولڈاک [illegible]

ملنے کا پته - برج باسی لال ویش ناولٹی ایجنسی نمبر ۲۲۷ بلدیو بلڈنگس جهانسی

Brij Basilal Vaish Novelty Agency 227 Baldeo Building Jhansi U. P.

هم [illegible] ن

کشمیر کے شال - رفلی اونی پارچات - چادریں - کامدار میز پوش - پلنگ پوش - پردے - نمدے - گبھے - نقاشی میناکاری کا اعلی سامان - زعفران - مشک نافه - جدوار - ممیرہ - سلاجیت - زیرہ - گل بنفشه وغیرہ وغیرہ روانه کرنے والے - مکمل فہرست مفت هم سے طلب کریں

منیجر دی کشمیر کو اوپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر -

یـورپ اپنے گھـــر میں رهے

ایشیاء و افریقه میں اسکا رهنا عقل اور فطرت کے خلاف ہے - یه مقوله مصر کے زبردست بزرگ اور تمام صوفیوں کے شیخ [illegible] ہے جو انہوں نے اپنی کتاب مستقبل الاسلام میں لکھا ہے - اس کتاب میں ایسی دل کو لگنے والی پیشین گوئیاں هیں که مسلمان علی الخصوص ایشیائی آنکهه دیکهکر باغ باغ هو جاتی ہے - اسکے اردو ترجمه کا نام اسلام کا انجام ہے - قیمت چار آنے -

زار روس کی [illegible] ڑیاں

اس کا بهید شیخ سنوسی کے رسالوں میں ہے جسمیں ظهور حضرت امام مہدی اور شہنشاہ انگلستان کے مسلمان هونے اور آئنده زمانه کے هولناک انقلابات کی سچی پیشین گوئیاں هیں -

حصه اول ۴ آنه - حصه دوم کتاب الامر ۴ آنه - حصه سوم فیضان ۸ آنه -

هندوستان میں [illegible]

سلطان محمود غزنوی نے سومنات میں کیونکر جہاد کیا - اسکے چشم دید منظر روزنامچه خواجه حسن نظامی میں ملینگے جسمیں سفر بمبئی سومنات کاٹهیاواڑ گجرات وغیرہ کا دلچسپ تذکرہ ہے - قیمت ۸ آنه

یه سب کتابیں مرکز حلقه نظام المشائخ دهلی سے منگالیے -

مولانا ابو[illegible] ایـڈیـٹر [illegible]

کی لکهی هوئی اردو زبان میں سرمد شهید کی پہلی سوانحعمری جسکی نسبت خواجه حسن نظامی صاحب کی راے ہے که باعتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یه سرمد کی زندگی و موت کی بحث هی نہیں معلوم هوتی بلکه مقامات درویشی پر یک مسلسل اور البیلا خطبه نظر آتا ہے - قیمت صرف ڈهائی آنے -

[illegible] والے [illegible] الابات

کے معلوم کرنیکا شوق هو توحکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامه کا ترجمه منگا کر دیکهیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچهزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکهی گئی تہیں وہ سب هو بهو پوری اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریه کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت ڈهائی آنے -

المشتهر

منیجر رساله نظام المشائخ و درویش پریس [illegible]

[illegible] اار

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخه سے چهپی ہے - کاغذ ولایتی صفحه ۵۹ - قیمت ۸ آنـه علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پته - سپرنٹنڈنٹ بیکر هوسٹل - دهرمتله - کلکته -

مسجد [illegible] کانپـور مچلی بـازار

کے روزانه مفصل و مستند حالات اور عدالت کی کل کارروائی شائع کرنیکا اخبار آزاد کانپور نے انتظام کیا ہے - اجلاس عدالت کی پوری کارروائی دوسرے روز صبح کو شائع کردیجاتی ہے - ان پرچوں کی ایک روپیه ماهوار قیمت مقرر کیگئی ہے - اشاعت [illegible] برابر ڈاک سے ارسال هوتے رهیں گے - منی آرڈر بنام منیجر [illegible] کانپور [illegible] - واقعه ۳ اگست سے آخر ماہ تک کے کل [illegible] پرچه [illegible] - قیمت ایک روپیه

منیجر [illegible]

کان پنبۂ غفلت سے بہرے ' اور سب نے خدا کے خوف سے گردنیں موڑلي هيں ؟ وجعلنا على قلوبهم اكنة ان يفقهوه وفي اذانهم وقرا ! (۱۷ : ۴۸)

شاید هي کوئي اور آیت اسقدر میري زبان پر همیشه جاري رهتي هے ' جیسي یه آیة کریمه ' که في الحقیقت هماري موجوده غفلتوں کا ایک مرقع عبرة هے :

اولا يرون انهم يفتنون في كل عام مرة او مرتين ' ثم لايتوبون ولا هم يذكرون (۹ : ۱۲۷)	کیا یه لوگ نہیں دیکھتے که کوئي برس ایسا نہیں گذرتا جس میں ایک یا دو مرتبه یه لوگ آزمایشوں میں نه ڈالے جاتے هوں مگر باوجود اسکے نه تو وہ اپني بد اعمالیوں سے توبه کرتے هیں اور نه ان تنبیوں سے عبرت پکڑتے هیں !

رفتار حوادث

دولت عثمانیہ اور یونان

اشرار بلقان نے پرکار شمشیر اور رنگ خونین سے صفحۂ بلقان میں اپني اپني حدود کا نقشه کھینچا ' لیکن افسوس که تقاطع خطوط نے صفحه کو پہلے سے اور زیادہ تاریک اور مبہم الحدود کردیا !

دیمي غاچ اس نقشه کے اندر حدود بلغاریا میں داخل کیا گیا ' لیکن اوس پر یوناني قابض تھے ' صلح بخارست کے بعد قرار پایا که یونان اوس کو بلغاریا کے لیے خالي کردے گا ' دول کي اس عنایت میں شک نہیں ' لیکن اس کو کیا کیا جاے که نیم مرده بلغاریا اب اس حرکت کے بھي لائق نہیں ؟ اور یونان اس خوف سے اب تک آیے خالي نہیں کرتا که ترک اس پر قابض هو جاینگے !

صلح ترکي و بلغاریا نے تاریخ بلقان کا نیا دور شروع کیا - بلغاریا نے مطیعانه و دوستانه اپنے قدیم آقا اور جدید دوست کے هاتھه میں هاتھه ڈالدیا هے - یونان کو خطره هے که یه دونوں اس طرح بڑھتے هوے کہیں میري طرف نه بڑھ آئیں -

اس خطره کے آثار اولین تو یه هیں که شاه یونان خطابات و اعزازات کے بارگراں کو لندن میں چھوڑتا هوا - یونان روانه هوگیا محکمۂ جنگ اپنے افسروں کو رخصتوں پر سے طلب کررہا هے ' جہاز حرکت میں آرہے هیں ' ان سب کے بعد پہلا عمل اضطرابي یه بھي ظاهر هوگیا که " بنظر عہد نامه ترکي و بلغاریا یونان نے دیمي غاچ کے تخلیه کیلیے اپنے افسروں کو حکم دیدیا هے "

ایک دوسرا خطرناک مسئله جزائر ایجین کا هے ' یه جزائر چونکه یورپ اور ایشیا کے اتصالي نقطے هیں اس لئے ترکوں کي نظر میں ان کي بڑي اهمیت هے ' اور اسي لیے وہ ان جزائر کي ایک معقول تعداد اپنے هاتھه میں رکھنا چاهتے هیں - یونان اس کے لیے بمشکل آماده هوگا ' وہ مقامات متنازعه کي نسبت ترکوں سے مکاتبت و مصالحت کیلیے طیار هے لیکن مسئلۂ جزائر کو هاتھه لگانے سے قطعي انکار کرتا هے -

لیکن اس مشکل نے یونان کو ایک اور خطره میں مبتلا کردیا یعني اپنے جہازات کے تحفظ و سلامتي کي فکر میں ' بحر اسود میں جو یونان کے جو تجارتي جہاز آمدورفت کرتے هیں ' انکا بیمه کرنے سے بیمه کمپنیوں نے انکار کردیا هے کیونکه جنگ کے خطرات قوي هیں ایسي حالت میں یوناني جہازات کي زندگي یقیناً خطرے میں پڑگئي هے ' خصوصاً جبکه " رشادیه " بھي پاني میں اتر چکا هے اور رؤف بے قائد حمیدیه (حسب اطلاع ریوٹر ۶ اکتوبر) روم اور لندن جنگي جہازات کي خریداري اور بحري افسروں کے انتخاب کے لیے پہنچ چکا هے -

یونان کو ترکوں کي تبدیلي کي بھي شکایت هے که صلح بلغاریا سے پیشتر کي سي حالت نہیں رهي مگر یه شکایت بالکل بے فائده هے - اس عصر جدید میں یونانیوں کا " پہلا فلسفه " بیکار هوچکا هے !

(البانیا)

اسٹریا کي مداخلت و تشجیع نے مسئله البانیا کو اهم بنا دیا هے عجیب تو یه که بلغاریا ' اس فرصت سے وهي کام لینا چاهتا هے جو سرویا نے رومانی پیش قدمي کے موقع پر لیا تھا -

۲ - اکتوبر کا تار هے ' که سرویا کي فوج دیبرا اور اوچردا میں داخل هوگئي -

ریوٹر کہتا هے که اگر یه صحیح هے تو ایک تیسري جنگ کے لئے ' بلقان کا میدان پھر صاف هورها هے -

لندن سے ۳ - اکتوبر کو تلغراف آیا که آسٹریا نے سرویا کو بتلادیا هے که البانیا کے متعلق لندن کانفرنس کے فیصلے پر قائم رهے مگر سرویا کا جواب هے که وہ صرف مدافعانه کوششوں میں مصروف هے ' حدود البانیا پر قبضه کرنے کي نیت نہیں -

۶ اکتوبر کو بلگریڈ کي اطلاع هے که سرویا نے البانیوں کو پوري میں شکست دی ' اور ان کا تعاقب سرحد تک کیا ' لیکن یه خود سرویا کے اپنے گھر کا تار هے ' اسلئے محتاج تصدیق هے '

سلسلۂ واقعات سے ظاهر هوتا هے ' که شاید اب جنگ [illegible] هوجاے ریوٹر ' ۳ ستمبر کے تلغراف میں اطلاع دیتا هے که دول نے هالینڈ سے استدعا کي تھي که وہ ڈچ سپاهیوں کا ایک جندرمه (فوجي پولیس) البانیا کے لئے مرتب کرے هالینڈ نے یه درخواست منظور کرلي هے ' اور چند ڈچ افسروں کو اس غرض سے البانیا روانه کیا هے که وہ تحقیق حال کے بعد اطلاع دیں که کتنے افسروں کي ضرورت هوگي -

وزیر سرویا جو ابروڈ سے واپس آگیا هے اوسنے بھي ایک تقریر میں ظاهر کیا هے که ممالک بلقان لڑتے لڑتے اس قدر تھک گئے هیں ۔ جدید مقابلے کے لئے اب طیار نہیں ' دوسري ریاستوں کے متعلق موصوف کا بیان صحیح هو یا نهو ذاتي واقفیت کي بنا پر اپنے متعلق تو اون کي راے عیني شہادت سے کم نہیں !!

آخر الانبــاء

لندن ' ۸ اکتوبر - ترکي نے ۶ ڈویژن کے اون کل افسروں کو جو اس وقت رخصت پر تھے حکم دیا هے که ۲۴ - گھنٹه کے اندر وہ دیمو طیقا پہنچ جائیں -

قسطنطنیه ' ۸ اکتوبر - طلعت بے اوس مجلس کي صدر هونگے جو آج وزارت خارجه میں منعقد هوگي ' جو اس امر پر غور کریگي که ترکي اور بلغاریا کے درمیان ۲۰ ماه روان کو ایک تجارتي معاهده کے لئے گفتگو شروع کي جاے -

لندن ' ۸ اکتوبر حکومت عثمانیه نے فتحي بے کو بلغاریا میں اپنا سفیر متعین کرنا چاها هے - اس کے متعلق بلغاریا سے دریافت کیا هے -

لندن ' ۸ اکتوبر - ترکوں اور یونانیوں کي گفتگوے صلح تھوڑي دیر میں ختم هوگي ' ترکي اپنے مطالبات کو اپني قدیم رعایا کے مذهبي و عمومي حقوق کي حمایت پر مبني دیکھتي هے جن کو بلغاریا نے تسلیم کرلیا هے ' لیکن یونان اس کے لیے طیار نہیں ' گفتگو میں ایجین کا ذکر متروک هوگا اور اوسکا فیصله یورپ پر موقوف لیکن هر حال میں ترکي نے بعض جزائر کے متعلق اپنا پر عزیمت ظاهر کرنے کا اراده کرلیا هے -

مسجد کانپور کا ایوان عبادت، حادثۂ خونیں ۳-اگست کے بعد۔
آپکے سامنے مسجد کا محراب ہے۔ اسکے دہنی جانب خون کے دھبے انکی صفائی سے پہچانے جاسکتے ہیں۔

مسجد مقدس کانپور متنازعہ فیہ حصے کے انہدام کے بعد
بائیں جانب آپکے سامنے دیوار گری ہوئی اور صحن کھلا نظر آ رہا ہے

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم يوقنون !
(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله
جس کا
اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

ماه شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۹۶ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -
خریداران الهلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیره فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابه و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیده حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بهي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیره فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بهي وهي موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو متعلقه اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الهی کا وه اندازه کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت والیه انیب - پته : نمبر (۱۴) مکلاؤڈ اسٹریٹ کلکته

لغات جدیده

مولفه

مولانا السید سلیمان الندوي

یعني : عربي زبان کے چار هزار جدید ' علمي ' سیاسي ' تجارتي ' اخباري اور ادبي الفاظ اصطلاحات کي محقق و مشروح ڈکشنري ' جسکي اعانت سے مصر و شام کي جدید علمي تصنیفات و رسائل نهایت آساني سے سمجهه میں آسکتے هیں ' اور نیز الهلال جن جدید عربي اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبهي کبهي کرتا هے ' وه بهي اس لغت میں مع تشریح واصل ماخذ موجود هیں - قیمت طبع اعلی ۱ - روپیه ۴ آنه - طبع عام ۱ - روپیه - درخواست خریداري اس پته سے کي جاے :

منیجر المعین ندوه ' لکهنو -

[illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبی مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے سے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
[illegible]
ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۴۲ [illegible]
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

خضاب سیه تاب

همارا دعوی هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هو هیں ' اُن سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاویگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بهورے یا سرخي مائل هوتے هیں - خضاب سیه تاب بالوں کو سیاه کردیتا هے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسقدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي هے - خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے - دوسرے خضابوں کي [illegible] شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں ' اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے - خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي ' اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے ' اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب رنگ روز بروز بڑهتا جاتا هے ' اور دو چند قیام کرتا هے - بلکه پهیکا پڑتا هي نهیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیه تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائیگا که اسوقت تک ایسا خضاب نهیں ایجاد هوا - یه خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے - نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت فی شیشي ایک روپیه زیاده کے خریداروں سے رعایت هوگي - محصول ڈاک بذمه خریدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دل سنگه - امرتسر

[illegible] A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

۱۲ ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی ہوتی ہو - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں ... آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں ۔ ....

.... تو سمجھو لوکہ مرض ذیابیطس ہے

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے اکثر مندرجہ بالا آثار کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہزار قابل لوگ مرچکے ہیں ۔

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور ... کے ... میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث ... حرارت شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے ۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ ... سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑجاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض نیز قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں ۔

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے ۔ جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے کئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا ... کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتی ہیں ۔

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - تالپور والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد ... خاں - زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے ۔

عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ کے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفعیہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں ۔

عبدالوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے ۔

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملاتھ پوسٹما سٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی ۔

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا تازہ و ... رکھتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے ۔

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے ۔

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - ... دو ہفتہ دو روپے ۔

بروالساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی ... مریض کے ایک روپے ۔

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے ۔

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی زخمی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

سرمہ مہرہ کرامات

مقوی بصر - ... روشنی - دافعہ جالا - دھند - ... - نزول الماء ... ضعف بصر وغیرہ ... ... سفید شیشی ... روپے ۔

پتہ -

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

بچپن یہ کہہ رہا ہے کہ "ہم بے قصور ہیں"!۔

۳۰ اگست کو ۲۰۰ بجے گرفتاری کے بعد رہا کیے گئے۔

مسجد کانپور اور اے۔ بی روڈ
اس تصویر میں مسجد اور مندر دونوں دکھلائے گئے ہیں۔

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ٨ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

نمبر ١٦ | کلکتہ : چہار شنبہ ١٤ ـ ذیقعدہ ١٣٣١ ہجری | جلد ٣

Calcutta: Wednesday, October 15, 1913.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal.

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod Street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

جلد ۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱٤ ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۱٦

Calcutta : Wednesday, October 15, 1913.

فہرست

ایک اجتماع عظیم

تصاویر

حادثۂ کانپور کے معصوم زخمي - ایک آٹھ برس کي بچے ' جسکا شانہ چھروں سے زخمي ہوگیا تھا !

ایک اجتماع عظیم !!

۱۲ - اکتوبر کا عظیم جلسہ کلکتہ

۱۲ - اکتوبر کو جو عظیم الشان عام جلسہ کلکتہ میں منعقد ہوا تھا ' وہ بھي ہمیشہ یادگار رہیگا ' مثل اُن چند جلسوں کے ' جو پچھلے دنوں جنگ طرابلس و بلقان کے موقعہ پر کلکتہ میں منعقد ہوے تھے ' اور جو صرف کلکتہ ھي کي خصوصیات میں سے ھیں -

افسوس ہے کہ اسکي تفصیلي روئداد مسئلۂ کانپور کي وجہ سے ھمیں نکالدینی پڑي اور قلت وقت سے مزید صفحات کي گنجایش نہیں -

جلسہ کا وقت دو بجے کا قرار دیا گیا تھا - ھالیڈے اسٹریٹ کا نہایت وسیع میدان جسکي عظیم الشان مجالس کیلیے شہر بھر میں ایک ھي جگہ ہے - بارہ بجتے بجتے تمام شہر میں جلسے کا اثر محسوس ہونے لگا اور دور دور سے جوق جوق شرکاء جلسہ کے گروہ آنے لگے - دکانیں بھي بند کردي گئیں تھیں اور بعض مشہور اسلامي آبادیوں سے باقاعدہ جلوس کي صورت میں لوگ آئے تھے ' جنکے ہاتھوں میں جھنڈیاں تھیں اور پرجوش قومي نظموں کے ترانے زبانوں پر - دو بجے تک میدان بھر گیا اور تلاوت کلام مجید کے بعد تحریک صدارت سے کارروائي شروع ہوئي -

جلسے کے صدر جناب پرنس غلام محمد شریف آف کلکتہ تھے جو میسور کے مشہور خاندان شاھي کي یادگار ھیں - مسلمانوں کے علاوہ ھندو معززین نے بھي باوجود پوجا کي تقریب کے جلسے میں شرکت کي تھي اور بعض نے کارروائي میں حصہ بھي لیا -

جلسے میں ۸ - تجویزیں پیش ہوکر بالاتفاق منظور ہوئیں - جو کسي جگہ درج ھیں - آخر میں ایڈیٹر الہلال نے موجودہ حالات پر ایک مبسوط تقریر کي اور دعاء استقامت و توفیق عمل پر جلسہ ختم ہوا -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتیوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا وباء کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱۹]

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم ملمدس نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ مروجہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب کھلے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

[illegible]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلاطبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' لہذا اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۱۱۵۰ مردانہ وہرا لکھو

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲۰ و

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

مولانا ابوالکلام ایڈیٹر الہلال

کی لکھی ہوئی اردو زبان میں سرمد شہید کی پہلی سوانح عمری جسکی نسبت خواجہ حسن نظامی صاحب کی راے ہے کہ باعتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یہ سرمد کی زندگی و موت کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ مقامات درویش ایک مستانہ اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف ڈھائی آنے -

[illegible]

کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے -- پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکہی گئی تھیں وہ سب ہوبہو پوری اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت ڈھائی آنے -

منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس دہلی

[illegible]

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - بہوبازار - کلکتہ -

اندازي کی جاے - یہ خیال کرنا فضول ہے کہ یہ زمین جسکے اوپر دالان تعمیر ہوگا کس کي ملکیت ہوگي ؟ لیکن یہ ضرور ہے کہ اوس زمین کو بہ حیثیت گذرگاہ استعمال کرنے کي عام پبلک بھي اسي طرح مستحق ہوگي جس طرح وہ لوگ جو مسجد میں نماز پڑھنے کیلیے آئیں گي - اب متولیوں کو چاھیے کہ اوپر کي چھت اور نیچے کي پختہ سطح میونسپلٹي کے نقشہ کے مطابق بنالیں -

اب میں اون لوگوں کي نسبت چند الفاظ کہنا چاھتا ہوں جن پر ۳ - اگست کے بلوے کا الزام قائم کیا گیا ہے :

میں تمھارا باپ ہوں اور تم میرے بچے ہو - بچے جب کوئي بیجا حرکت کرتے ہیں تو باپ کافرض ہے کہ اون پر رحم کرکے اون کو سرزنش کرے تا کہ وہ عقل سیکھیں اور آیندہ غلطي نہ کریں - میں یہہ باتیں آپ لوگوں سے بالذات نہیں کہتا بلکہ اون لوگوں سے کہتا ہوں جن پر بلوے کا الزام ہے اور جو ۱۰ - ہفتے سے قید ہیں -

یہ لوگ اگر جبرو ظلم کے مجرم ہیں تو انہوں نے نہ صرف قانون حکومت کے خلاف کیا ' بلکہ اس عظیم الشان مذہب اسلام کے نہایت مشہور ' عالم گیر ' اور مسلمہ اصول کے بھي خلاف کیا جسکے یہ پیرو ہیں -

گورنمنٹ کا فرض ہے کہ قانوني طاقت کو برقرار رکھے ' اور میں بحیثیت اعلی افسر حکومت ہند ہونے کے کہتا ہوں کہ وہ ہر حالت میں قائم رکھي جائگي - عام حالات کي رو سے گورنمنٹ کا یہ فرض تھا کہ وہ ان کو عدالت کے سپرد کرکے سزا دلاے ' لیکن گذشتہ ایام قید میں وہ کافي تکلیف اوٹھا چکے ہیں اور میں پہلے ہي کہہ چکا ہوں کہ میں کانپور میں امن لیکر آیا ہوں ' پس میں اپنا رحم دکھانا چاھتا ہوں -

جو لوگ کہ اس فتنہ کے باني ہیں ' اور جنکي ترغیب سے یہ نقصان پہونچا ہے اون کابھي کچھہ خیال نہ کرنا چاھیے -

چونکہ مسئلہ مسجد کے حل ہونے کي ایک صورت نکل آئي ہے ' اسلیے میں چاھتا ہوں کہ جن معاملات مسجد سے لوگوں کے جذبات کو اشتعال ہوا ہے ' اسکو وہ بالکل بھول جائیں -

میں یقین کرتا ہوں کہ اگر اس فتنہ کي تحریص و ترغیب دلانے والوں کو بھي معاف کیا جاے تو ان لوگوں کي بے اعتدالانہ تقریروں اور ناجائز صرف جوش و فصاحت سے جو حسرتناک واقعات ظہور پذیر ہوے ' وہ آیندہ اونکے لیے باعث تنبہ ہونگے ' تاکہ آیندہ اس قسم کي بے اعتدالانہ تقریروں سے احتراز کریں -

میري خواہش ہے کہ ملزمین بلوی جن مصائب میں مبتلا ہیں اب اون سے انھیں نجات دي جاے - میں نے اسي وجہ سے سر جمیس مسٹن اور مسٹر بیلي کے ساتھہ متفق ہوکر لوکل گورنمنٹ کو فہمایش کي ہے کہ تعزیرات ہند کي دفعۂ ۴۹۵ - کي رو سے جن لوگوں پر مقدمہ سشن میں پیش تھا ' واپس لے لیا جاے -

میں امید کرتا ہوں کہ معاملات مسجد اور مقدمۂ بلوی کے متعلق یہ تصفیہ نہ صرف کانپور میں بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں امن و سکون پیدا کردے گا ' اور پھر کسي خاص شہر میں یا اور کہیں ایسا نہ کیا جاے جس سے یہ خاص واقعہ ہمیشہ کے لیے یادگار رہ جاے ' نیز مجھے امید ہے کہ تمام مسلمان شہنشاہ کي وفاداري میں متحد ہوں گے ' اور اخلاص کے ساتھہ قانوني حکام کے ساتھہ ملکر قانون و انتظام کے استقرار اور اس وسیع و خوبصورت سر زمین کي ' جسمیں ہم رھتے ہیں ' صلح و خوشي اور ترقي میں کوشاں رہینگے "

عدالت کے ایک غیر معمولي اجلاس میں جسمیں ایک کثیر مجمع موجود تھا ' سرکاري وکیل نے کہا : " لوکل گورنمنٹ نے مجھکو ہدایت کي ہے کہ تینوں مقدمات میں جو اشخاص ماخوذ تھے اون پر سے مقدمات اوٹھا لیے جائیں اور اونکو رہا کر دیا جاے "

مسٹر مظہر الحق نے جواب میں کہا کہ میں بخوشي اسکو قبول کرتا ہوں -

ماخوذ ین اوسي وقت گاڑیوں میں بیٹھکر جو پہلے سے طیار تھیں ایک بہت بڑے اجتماع کے ساتھہ جسکو باترتیب رکھنے میں پولیس کو بڑي زحمت ہوئي اپنے اپنے گھروں کو واپس آے -

(الہـــلال)

پرچہ بالکل مرتب تھا کہ کانپور کا یہ واقعہ شائع ہوا ' اسلیے دیگر مضامین نکالکر اسے درج کردیا گیا - میں اپني مفصل راے آیندہ اشاعت میں دونگا کہ اب گنجایش بالکل نہیں رھي - امید ہے کہ مسلمان ہر موقعہ پر سمجھہ اور غور و فکر سے کام لیں گے اور جلدي کے نتائج و خیمہ سے بچیں گے ' جو کچھہ وہ اس وقت کر بیٹھیں گے پھر واپس نہیں ملیگا ' اور نہ وقت ہي واپس آیگا -

اجتماع عظیم : ۱۲ - اکتوبر

کي منظور شدہ تجاویز

(۱) مسلمانوں کا یہ عظیم الشان عام جلسہ جس میں ہزاروں مسلمان ہر درجہ اور ہر طبقہ کے موجود ہیں ' اس واقعہ پر اپنے منتہي درجہ افسوس اور دلي رنج کو ظاہر کرتا ہے کہ اردو ہفتہ وار جرنل " الہلال " سے گورنمنٹ بنگال نے ضمانت طلب کي اور اسکي ایک اشاعت کو قابل ضبطي قرار دیا - یہ عظیم الشان مجمع الہلال کو مسلمانوں کا ایک دیني مصلح اور قومي آرگن تسلیم کرتا ہے اور پوري صداقت اور کامل وثوق کے ساتھہ ظاہر کرتا ہے کہ الہلال سے ضمانت کا لینا گویا تمام پیروان توحید سے ضمانت طلب کرني ہے -

(۲) مسلمانوں کا یہ عظیم الشان مجمع مسجد کانپور کے مسئلہ کو تمام موجودہ اسلامي مسائل میں سب سے زیادہ اہم یقین کرتا ہے ' اور مسلمانوں کا فرض دیني سمجھتا ہے کہ آخر تک اپني ہر طرح کي الہٰي جد و جہد کو جاري رکھیں -

(۳) یہ جلسہ پورے استقلال اور استقامت کے ساتھہ مسجد کانپور کے متعلق اسلامي مطالبات کي تشریح کرتا ہے جو حسب ذیل ہیں : (الف) مسجد مچھلي بازار کانپور کے مغصوبہ حصے کي واپسي (ب) تمام ماخوذین کانپور کي بلا استثنا و بعزت و توقیر رہائي - (ج) ایک مخلوط کمیشن کا تقرر جو حادثۂ ۳ - اگست کي تحقیق کرے اور اسکے فیصلے کا سرکاري اعتراف -

(۴) یہ جلسہ ۱ - اکتوبر کے اوس جلسے کي تمام کاروائیوں کي مخالفت کرتا ہے جو دھلي میں قابل اعتراض ' مخفي ' اور پر اسرار طریقہ سے منعقد ہوا تھا - نیز اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ مسلمانوں کے دیني و قومي معاملات میں وہ کسي والي ریاست کو اپنا رہنما تسیلم کرنے سے مجبور ہے ' اور مسجد کانپور جیسے دیني معاملات میں صرف اپنے علماے دینیہ ہي کے احکام کو قابل قبول سمجھتا ہے -

(۵) بعض غیر قائم مقـام حلقوں سے یہ صدائیں بلند کرائي گئي ہیں کہ اسلامي اخبارات کا موجودہ رویہ بے اعتدالانہ اور قابل اصلاح ہے - لیکن یہ جلسہ اسطرح کي تمام آوازوں کو صرف ایک محدود طبقہ کے خود غرضانہ اظہارات سے زیادہ وقعت نہیں دیتا - اور ان اسلامي اخبارات پر اپنا پورا اعتماد ظاہر کرتا ہے جنھوں نے

شذرات

" گمشدہ جاے " کي " واپسی "

هزایکسلنسي لارڈ هارڈنگ کي دانشمندی اور مزید دانشمندی کي ضرورت

(خلاصۂ تاغرافات عمومي و خصوصي)

کل ۱۴ - اکتوبر کو ۹ - بجکے ۳۵ - منٹ پر هزایکسلنسي والسراے اسپشیل ٹرین سے کانپور پہونچے - اسٹیشن پر آنریبل مسٹر ڈي - سي - بیلي قائم مقام افٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ ' آنریبل سید علی امام ' اور دیگر سرکاري ارکان نے هزایکسلنسي کا استقبال کیا -

اسٹیشن سے وایسراے نے مع سرکاري رفقا کے مسجد مچھلي بازار کا رخ کیا - وهاں آنریبل سر راجه محمود آباد - مسٹر مظہر الحق - مولانا عبد الباري فرنگي محلي - اور دیگر معززین موجود تھے' جنہوں نے استقبال کیا - هزاکسیلنسي مسجد کے اندر داخل هوے - انہوں نے جوتا نہیں اُتارا مگر ایک خاص قالین بچھادیا گیا تھا جس پر قدم رکھا - وہ تقریباً ۲۰ - منٹ تک اندرون مسجد کا معائنہ کرتے رہے - اس اثنا میں مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محلي سے نہایت بے تکلفي سے گفتگو فرمائي اور اونکي وساطت سے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ " اب اس واقعه کو وہ بالکل بھول جائیں "

اسکے بعد ویسراے مع جماعت سرکٹ هوس تشریف لاے ' جہاں لوکل مسلمان روساء اور معززین خارجه کا ایک وفد منتظر وروو تھا - مسٹر سید فضل الرحمان وکیل کانپور نے حسب ذیل اڈریس پڑھا ' اور نواب سید علي خاں صاحب نے ویسراے کے سامنے پیش کیا :

" هم مسلمانان کانپور نہایت فخر و مسرت کے ساتھه یاد کرتے هیں که حضور کي آخري تشریف آوري کانپور میں اُس وقت هوئي تھي' جبکه همارے هردلعزیز و محبوب بادشاہ سابق یعني کنگ اڈورڈ سابع کي یادگار کي بنیاد رکھي گئي هے ' جو نہایت صلح جو اور صلح پسند تھے -

هم نہایت متاسف هیں که همارے شہر کا امن ۳ - اگست کے واقعۂ مچھلي بازار کي وجه سے متزلزل هو گیا هے -

هم نہایت زور سے اُن لوگوں پر نفرین کرتے هیں ' جنسے یه غیر قانوني کام ظہور میں آیا که انہوں نے خلاف قانون پتھر پھینکے یا کسي دوسرے غیر قانوني طریق سے پیش آے - هم لوگ حضور کو یقین دلاتے هیں که هم مسلمانان کانپور اپنے شہنشاہ کے مطیع قانون اور وفادار رعایا هیں -

هم لوگ اُس مشہور همدردي سے اچھي طرح واقف اور اُسکے لیے ممنون هیں جو بد قسمت و مصیبت زدہ انسانوں کے ساتھه حضور کے دل میں جاگزیں هے - هم حضور کي اُس فیاضانه اعانت مالي کے لیے نہایت شکرگذار هیں جو اُن بیواؤں اور یتیموں کیلیے کي گئي هے جنہوں نے موجودہ مہلک حادثے میں نقصان اُٹھایا هے -

هم لوگ حضور کو یقین دلاتے هیں که حضور کے انصاف و همدردي پرهمیں کامل اعتماد هے - اور اسي جوش سے هم لوگ طیار هیں که واقعات موجودہ کي بنا پر جو جدید سوالات درپیش هیں اون کا تصفیه حضور کے هاتھه میں دیدیں - حضور دل سے هماري قوم کے بہترین فوائد کو ملحوظ رکھتے هیں "

هز اکسلنسي وایسراے نے اسکا مفصل ذیل جواب دیا :

" حضرات !

اسوقت جو اڈریس آپ نے پڑھا هے ' میرے لیے نہایت تشفي بخش هے - کیونکه اوس میں نه صرف میري همدردي و انصاف پر اعتماد ظاهر کیا گیا هے بلکه اوس چیز کو ظاهر کیا هے جس کو میں نہایت قیمتي سمجھتا هوں یعني شہنشاہ کي وفا داري' اور جسکي نسبت میں یه خیال کرکے بہت خوش هوتا هوں که اس ملک کے مسلمانوں کي وہ خاص خصوصیت هے -

اگر مجھے کامل طور سے آپکي قوم کي وفاداري کا یقین نہوتا ' تو آج میں شمله سے کانپور نه آتا - مجھے ضروري معلوم هوتا هے که میں اس تیقن کا اعادہ کروں جسکا اظہار میں نے ابھي ابھي کونسل میں کیا تھا ' که گورنمنٹ کي پالیسي میں رعایا کے مذهبي جذبات و امور کي نسبت کوئي تغیر نہیں هوا ' اور آپ جانتے هیں که یه کہنا بالکل صحیح هے -

ترقي و تمدن کي رفتار کے ساتھه همیشه یه ممکن هے که سڑکوں ' ریلوے لائنوں ' اور نہروں کے بناتے وقت موجودہ عمارات مقدسه و غیر مقدسه سامنے آجائیں' لیکن میں یقین دلاتا هوں که گورنمنٹ نہایت غور و فکر کے ساتھه اون لوگوں کے حقوق و فوائد کا لحاظ کریگي جن کو اس سے نقصان پہونچنے کا اندیشه هے اور همیشه کوشش کریگي که اس قسم کے مسائل کو ایسے طریق سے حل کرے ' جس سے سب کو اطمینان هو -

یه جانکر که آپکے لفٹننٹ گورنر کے اخلاق رحیمانه اور فیاضانه هیں' میں محسوس کرتا هوں که اگر آپ اس مسئله کے حل کرنے کي اسي قدر فکر کرتے جسقدر که میں نے کي هے ' تو آپ مسئلۂ مسجد کے حل میں اور نیز سر جیمس مسٹن کي خواهشوں کے پورا کرنے میں کامیاب هوتے - اگر ایسا هوتا تو ۳ - اگست کا وہ غمناک و حسرت انگیز واقعه پیش نه آتا اور بیوہ عورتوں اور یتیموں کو اپنے شوهروں اور سرپرستوں کا غم نه کرنا پڑتا -

یه واقعات اب ایک تاریخ ماضي هے جس کو میں امید کرتا هوں که بھلا دیا جائیگا - میں شمله سے صرف آپ لوگوں میں امن پھیلانے کے خیال سے آیا هوں - آپ نے اپنے اڈریس میں یہه یقین کرکے که میں دل سے آپکي قوم کي بہتري کا خواهاں هوں ' کہا هے که واقعات موجودہ کي بنا پر جو مسائل پیدا هوگئے هیں انکا فیصله آپکے هاتھه میں چھوڑ دیتے هیں - یه بالکل سچ هے اور میرے دل میں آپکي قوم کي بہتري ملحوظ هے -

میں نے اس مسئله پر نہایت غور کیا هے ' اور اس مشکل کے حل کرنے کي ایک شکل پیدا کي هے -

میں نہایت غور و فکر کے بعد اس فیصله پر پہونچا هوں که محله مچھلي بازار میں ۸ - فیٹ بلند ایک چھت بنائي جاے جسپر دالان اوسي طرح بنا دیا جاے جسطرح پہلے تھا لیکن اوس سے کسي قدر بلندي پر' اور نیچے کي زمین گذرگاہ کے لیے چھوڑ دي جاے بغیر اس کے که مسجد کے دالان کي هئیت میں کوئي دست

١٤ ذيقعده سنه ١٣٣١ هجری

مساجد اسلامیہ اور خطبات سیاسیہ

اسلام میں مساجد کی حیثیت دینی

انجمن اسلامیہ لاهور کا رزولیوشن

(٢)

(منع ذکر الهي و سعي تخریب مساجد)

ایک اور آیة کریمه جس میں مساجد کا ذکر ھے ' سورہ بقر میں ھے :

و من اظلم ممن منع مساجد اللـه ان یذکر فیها اسمه و سعی فی خرابها ' اولئك ما کان لهم ان یدخلوها الا خا ئفین - (٢ : ١٠٨)	" اور اس سے زیادہ ظالم کون هوگا جو الله کي مسجدوں میں خدا کے ذکر و دعوة کو منع کرے اور (اس طرح) اسکي خرابي کے درپے رهے ؟ ایسے لوگ تو خود اس لائق نهیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر (پاداش عمل کے خوف سے) ڈرتے ڈرتے "

اس آیت میں اس شخص یا اس جماعت کو سب سے زیادہ اظلم قرار دیا ھے ' جو مساجد میں ذکر الهي کو روکے اور اسکي خرابي کیلیے سعي کرے - مفسرین کرام نے مختلف روایات جمع کي هیں کہ اس سے کونسي جماعت خاص طور پر مقصود تھي اگرچہ حکم عام ھے ؟

امام (طبري) نے اسکے متعلق دو قول نقل کیے هیں -

پہلا قول ان رواة کا ھے جو اسے نصاری کے طرف نسبت دیتے هیں :

فقال بعضهم الذیـن منعوا مساجد اللـه ان یذکر فیها اسمه ' هم النصاری و المسجد بیت المقدس .... و قال اخرون بل عنی اللـه عز و جل بهذ الایة مشرکي قریش اذ منعوا رسول الله (صلعم) من المسجد الحرام (تفسیر طبري - ١ : ٣٩٧)	پس بعض نے کہا کہ جو لوگ مساجد میں الله کے ذکر سے مانع هوے ' وہ نصاری هیں اور مسجد سے یہاں مقصود مسجد بیت المقدس ھے - اور بعضوں نے کہا کہ نہیں ' بلکہ اس آیة میں الله تعالی نے مشرکین قریش کا ذکر کیا ھے ' جبکہ انہوں نے انحضرة صلی الله علیه وسلم کو مسجد حرام یعنے خانۂ کعبہ میں جانے سے روکا اور الله کي عبادت سے مانع هوے -

امام موصوف نے دونوں قولوں کے متعلق روایات و آثار نقل کیے هیں اور پھر آخر میں خود قول اول کو ترجیح دي ھے - کیونکہ :

ان مشرکي قریش مکه لم یسعوا قط في تخریب المسجد و ان کانوا قد منعوا في بعض الاوقات رسول الله و اصحابه من الصلاة فیه ' فصح ان الذین وصفهم الله بالسعي في خراب مساجده غیر الذین وصفهم الله بعمارتها (١ : ٣٩٨)	مشرکین مکہ نے کبھي مسجد حرام کي تخریب کي کوشش نہیں کي اگرچہ بعض اوقات آنحضرت اور صحابه کو اسمیں نماز پڑھنے سے روکا هو - پس اس سے ثابت هوا کہ جن لوگوں کي نسبت الله تعالی نے اس آیت میں بیان کیا ھے کہ وہ مساجد کي خرابي کے درپے هوتے هیں ' وہ ان لوگوں کے سوا کوئي دوسري هي جماعت ھے - کیونکہ مشرکین قریش تو مسجد حرام کے آباد رکھنے والوں میں سے هیں ' نہ کہ خراب کرنے والے ' اور اس حیثیت سے الله انکا وصف کر چکا ھے "

لیکن نہایت تعجب ھے اس مفسر جلیل اور امام نحریر پر ' کہ اس آیت کي صحیح ترین تفسیر سے کیوں کر اس نے چشم پوشي کي ' حالانکہ مشرکین عرب کے سوا اور کوئي جماعت یہاں مراد لي هي نہیں جا سکتي ' اور جس قدر دلائل اسکے خلاف بیان کیے گئے هیں ' ان میں سے ایک بھي قابل اعتنا نہیں -

تفصیل کا موقعہ نہیں - باختصار وجوہ ذیل اسکے لیے موجود هیں :

(١) قول اول کے متعلق جس قدر روایات امام موصوف نے نقل کي هیں ' عموماً ان راویوں سے مروي هیں ' جو ضعیف ' غیر معتبر ' اور ائمۂ فن کے آگے مجروح هیں -

(٢) ان روایات کا ما حصل یہ ھے کہ نصاری بیت المقدس کي تخریب کے درپے هوے - مثني ' بشر بن معاذ ' حسن بن یحیی ' اور موسی وغیرہ نے مجاهد ' قتادہ ' اور سدي سے روایت کي ھے کہ :

اولئك النصاری حملهم بعض الیهود علي ان اعانوا بخت نصر البابلي المجوسي علي تخریب بیت المقدس - (تفسیر ابن جریر ١ : ٣٩٧)	اس آیت میں اشارہ نصاری کي طرف ھے - انکو بعض یہودیوں نے ابھارا تھا کہ بیت المقدس کي تخریب میں بخت نصر بابلي اور مجوسي کي اعانت کریں -

ایک دوسري روایت میں رومیوں کا بھي ذکر ھے :

حدثني موسی قال : الروم کانوا ظاهروا بخت نصر علي خراب بیت المقدس ...... من اجل ان بني اسرائیل قتلوا یحیی بن ذکریا (ایضاً)	موسی نے مجھسے سدي کا قول نقل کیا کہ یہاں مقصود رومي هیں ' انہوں نے بخت نصر سے بیت المقدس کو خراب کرایا - اور یہ اسلیے کیا کہ بني اسرائیل نے حضرة یحیی بن ذکریا کو قتل کر دیا تھا -

ہم نے یہ دو روایتیں اسلیے نقل کیں تاکہ همارے علما کرام اندازہ کرسکیں کہ هماري تفاسیر کي عام روایات و آثار کا کیا حال ھے اور کس طرح رطب و یابس اور غث و ثمین کا انہیں مجموعہ بنا دیا گیا ھے ؟ امام ابن جریر اس جلالة و عظمت کے شخص هیں کہ نہ صرف اپنے دور و زمان میں بلکہ تاریخ اسلام میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے هیں - وہ صرف مفسر هي نہیں بلکہ محدث بھي هیں اور مورخ بھي - با این همه بلا ادنی نقد و بحث کے ' ان روایات کو نقل کرکے ترجیح دے رهے هیں ' جنکو ایک معمولي بچہ بھي ' جس نے انهي کي تاریخ کے سوانح و سنین یاد کرلیے هوں ' بے اختیار موضوع کہدے گا - جب تفسیر طبري کا یہ حال ھے تو پھر ان متداول تفاسیر کي احادیث و آثار کا کیا پوچھنا جنکے اقتباسات بغیر نقد و بحث کے علماے حال کي زبان پر هوتے هیں اور جو اسي سے ماخوذ هیں ؟

افکار و حوادث

طبائع و اخلاق انساني کي بو قلموني درحقيقت ايک حيرت انگيز چيز هے - بساط ارض کا هر گوشه نقش و نگار کي ايک ممتاز نوعيت رکهتا هے' ليکن چشم جمال پسند اچهے کو اچها اور برے کو برا کهنے پر مجبور' اور سلطان حق کي طرف سے اسکے ليے مامور -

هم نے اسپين اور هندوستان ميں طبائع و اخلاق گونا گوں کے دو مرقع ديکهيے - شاہ اسپين نے اپنے قاتل کو جسنے اوسکي جان لينے کيليے اوسپر حمله کيا تها ' معاف کرديا ' ليکن هندوستان کے ايک چهوٹے سے صوبه کا امير اون مقتولين کو بهي معاف نهيں کرتا ' جنکي جانيں اوسکے سپاهيوں نے بالکل غير آئيني طور سے لي تهيں ! !

هم نے اخبارات ميں پڑها که مسٹر ٹائلر نے مقتولين و مجروحين کے ورثه کو تقريباً تين تين چار چار روپے حوالے کيے - اے افسوس اسلام کے فرزندوں پر' جنکے لهو کي قيمت صرف تين چار نقرئي سکے هيں !! اور اے خوش قسمتي اوس ايک گورے سپاهي کي ' جنکي جان کل ملک امرا سے زياده قيمتي هے ! !

دنيا ميں کوئي شر' شر محض نهيں - مصائب و بلا يا شر هيں مگر يه بهي منافع و فوائد سے خالي نهيں - (غزوۂ احد) ميں مسلمانوں پر جن مصيبتوں کا نزول هوا' خداے پاک نے اون کا ايک فائدۂ جليله و منفعت عظيمه يه بتايا تها :

و ليبتلي الله ما في صدورکم' و ليمحص ما في قلوبکم' و الله عليم بذات الصدور - (۳ — ۱۴۸)

" تاکه تمهارے سينوں ميں جو منافقانه اسرار پوشيده اور تمهارے دلوں ميں جو خيانت کارانه ضمائر مخفي هيں' خدا اون کو علی الاعلان ظاهر کردے' اور وه تو سينوں اور دلوں کے اسرار و ضمائر سے خود بهي واقف هے "

پس آج بهي هم جن مصائب ميں گرفتار هيں گو وه بدترين احوال عالم هيں تاهم همارے ليے منفعتوں اور فائدوں سے خالي نهيں - هم ميں اس سے پہلے مومنين مخلصين اور منافقين خائنين ميں کوئي افتراق و امتياز نه تها - ان مصائب عظمی نے بحمد الله که دونوں جماعتيں الگ کرديں - تاهم هم کو هندوستان کے هر شهر اور شهر کے هر محلے اور کوچے ميں سراغ رساني کے ليے نکلنا پڑتا ' ليکن مسلمان ممنون هيں اپنے اُن پرستاران اهرمن و مدعيان يزداں پرستي کے' جنهوں نے اس زحمت سے انهيں بچاليا اور اپني زبان اعمال سے خود آکر کهديا که " تم جنکے متلاشي هو وه هم هيں "

[بقيه مضمون صفحه ۳ - ۶]

مسجد کانپور کے معامله ميں قوم کے اصلي جذبات کي ترجماني کي هے -

(۶) يه جلسه اپنے اُن قابل احترام برادران هنود کي همدردي کا نهايت شکرگذار هے ' جنهوں نے واقعۂ کانپور کے متعلق بلا رو رعايت حق کا ساتهه ديا - نيز تمام هندو مسلمانوں سے التجا کرتا هے که وه ملک کے عام مصالب سے عبرت پکڑيں اور متحد هوکر اپنے حقوق کي حفاظت کريں

(۷) يه عام مجمع هنديان افريقه کے مصائب و جد و جهد کے ساتهه اپني پوري همدردي کا اظهار کرتا هے ' اور عدالت افريقه کے اوس وحشيانه فيصله کو جو طريقۂ نکاح اسلامي کو غير قانوني قرار ديتا هے ' نهايت غيظ و نفرت کي نظر سے ديکهتا هے اور برٹش گورنمنٹ سے مطالبه کرتا هے که وه اپني وسيع حدود حکومت ميں ماتحت رياستوں کو مسلمانوں کے مذهبي امور ميں مداخلت سے باز رکهے -

پريس ايکٹ کا هاتهه جسکي نسبت سالهاے گذشته کي امپيريل کونسل ميں همکو يقين دلايا گيا تها که شورش بنگاله کا کام ختم کرنے مشغول هو گيا هے اور اب کبهي اوسميں جنبش نهوگي ' حکام اضلاع و صوبه هاے هند کے اعجاز مسيحانه و عمل مسيحيانه سے اوسميں وه قوت پيدا هوگئي هے جو پہلے بهي نه تهي - اس ايک سال کے اندر جن اعمال شديده و مستبده کا ظهور هوا ' وه اوسکي اظهار قوت کيليے کافي هيں - ليکن تاهم کيا کيا جاے که همارے اوپر ايک هاتهه اس سے بهي زياده پر زور و قوي هے ' جسکے " بطش شديد " سے هم ڈرتے هيں اور با ايں همه حق کهتے هيں - يه اميد بالکل فضول هے که کبهي بهي وه لوگ هم سے خوش هونگے جنکے ليے همارے پاس خوشي نهيں هے - هم اگر انکي خواهشوں کي پيروي کريں تو وه هم سے خوش هوں ' ليکن سوال يه هے که هم انسان کي پرستش کرکے خوشي حاصل کريں يا خدا کي راه ميں غم اٹهائيں ؟ هم خاص کر اپنے معاملے کو سونچتے هيں تو وه فيصلۂ اسماني ياد آجاتا هے جو تيره سو برس پہلے خداے اسلام کر چکا هے :

و لن ترضی عنک اليهود و لا النصاری حتی تتبع ملتهم ' قل ان هدی الله هو الهدی' و لئن اتبعت اهواء هم بعد الذي جاءک من العلم' مالک من الله من ولي و لا نصير - (۲ : ۱۱۴)

اور تم سے يهود و نصاری کبهي راضي نهونگے جب تک که تم انهي کا طريق و ملت اختيار نه کر لو - پس ان لوگوں سے کهدو که الله کي هدايت تو وهي هدايت هے جس پر هم چل رهے هيں - اور اگر تم نے اسکے بعد که تمهارے پاس الله کے طرف سے علم صحيح آچکا هے ' انکي خواهشوں کي پيروي کي تو پهر جان لو که تم کو الله کے غضب سے بچانے والا نه تو کوئي دوست هوگا اور نه کوئي مددگار !

هم سے ضمانتيں لي جاتي هيں که هم حکام کا دل دکهاتے هيں' ليکن اون حکام سے کون ضمانت لے جو رعايا کا دل دکهاتے هيں ؟ هم کو تهديد کي جاتي هے که هم جهوٹ بولتے هيں ' ليکن اونکو کون تهديد کرسکتا هے جو ايسا کرتے هيں ؟ همکو سزا دي جاتي هے که هم آئين حکومت کے خلاف کرتے هيں ' ليکن اونکو کون سزا دے جو آئين رحم و انسانيت کے خلاف کرتے هيں ؟ فسيعلم الذين ظلموا ' ای منقلب ينقلبون ؟

همکو شرم دلائي جاتي هے که معاملۂ مسجد مقدس کانپور کو صرف سياسي اغراض سے مذهبي اهميت ديتے هيں ' حالانکه يه يکسر غلط هے " و الله يعلم انهم لکاذبون " ليکن پهر بهي انگلينڈ ' آيرلينڈ ' اور السٹر ميں اس وقت جو کچهه هو رها هے ' کيا اس کو مذهبي اغراض سے سياسي اهميت نهيں دي جاتي ؟ پهر کيا هے جو شرم دلانے والے خود نهيں شرماتے ؟ ويل للمطففين ! !

پريس ايکٹ کا مطابع اسلاميه کے ساتهه اس وقت جو برتاؤ هے اوس سے متاثر هوکر بعض مسلمان جرائد لکهتے هيں که " هم نے پريس ايکٹ کي تنقيد کے وقت صرف اسليے اوس کي تائيد کي تهي که يه هندوں کے ساتهه مخصوص رهيگا ' همبں کيا خبر تهي که خود مسلمانوں کے ساتهه بهي کبهي يهي هوگا ؟ " هم معاصرين موصوف کي آخر بيني ' عاقبت انديشي ' همدردي وطني ' اور سب سے آخر مصائب مطابع اسلاميه کيليے ترحم و تاثر قلب پر بے اختيارانه داد ديتے هيں ' مگر پوچهتے هيں که کيا غلامي و تعبد کا ايک خاصه بے حيائي اور ديده دليري بهي هے ؟ بدبختي کي يه حد هوگئي که اپنے هم وطنوں کو عمداً نقصان پهنچانے کا اقرار کرتے هوے بهي همیں شرم نهيں آتي ! قلل الله امثالهم -

انما یعمـر مساجد الله من آمن با لله و الیوم الآخـر و اقام الصلـوة واتی الزاکـواة ولم یخـش الا اللـه (۹ : ۱۹)	درحقیقت الله کي مسجدوں کو تو وهي شخص آباد رکهتا هے ' جو الله اور آخرت پر سچا ایمان لایا ' نماز قائم کي ' زکواة ادا کي ' اور نیز جس نے الله کے سوا اور کسي هستي اور قوت کا ڈر نه مانا !

یه آیت همارے سلسلۂ آیات متعلقۂ مساجد میں آئیگي که نهایت اهم اور تشریح طلب هے ' لیکن یهاں صرف یه دکهلانا مقصود هے که الله نے مساجد کي تعمیر و آبادي اور خدمت و تولیت کیلیے ایمان و اسلام کو شرط بتلا یا اور یه که اعمال کفریه کے ساتهه یه شرف جمع نهیں هوسکتا -

اسي طرح ایک اور آیت بهي هے :

هم الذین کفروا وصدوکم عن المسجد الحـرام - (۴۸ : ۵۲)	یه اهل مکه وهي تو هیں جنهوں نے الله اور اوسکے ساتهه کفرکیا اور تم کو مسجد حرام جانے سے روکا -

ان تمام آیات کریمه کے مطالعه سے بغیر کسي دوسري طرف رجوع کرنے کے واضح هو جاتا هے که :

(۱) قران کریم مشرکین مکه کي نسبت هر جگه کهتا هے که انهوں نے مسلمانوں کو مسجد حرام میں جانے سے روکا -

(۲) قران کریم تعمیر مساجد کیلیے ایمان با لله و عمل صالح کو شرط قرار دیتا هے اور کهتا هے که جو اعمال کفریه و شرکیه میں مبتلا هیں ' وه مسجد کے اباد کرنے والے کیسے هو سکتے هیں ؟

پس اس سے ثابت هوگیا که آیۃ زیر بحث میں بهي منع و تخریب مساجد سے یقیناً مشرکین مکه هي مراد هیں ' اور جو انکے اعمال ہیے ' وهي اعمال هیں جنکو قران کریم نے " اظلم " یعنے کمال ظلم و عدوان سے تعبیر فرمایا هے - رها امام (طبري) کا اعتراض تو وه ان آیات سے خود بخود رفع هو جاتا هے - کیونکه قریش مکه اپنے تئیں مسجد حرام کے آباد رکهنے والوں اور متولیوں میں سے سمجهتے تهے ' مگر خدا نے صاف صاف کهدیا هے که انکا ایسا سمجهنا غلط هے - وه آباد کرنے والے نهیں بلکه في الحقیقت اسکي تخریب کے درپے هیں - کیونکه وه ذکر الهي کو روکتے اور مومنوں کو اسمیں داخل هونے نهیں دیتے -

(حکم آیۃ کریمه عام هے)

اصل یه هے که اس آیت میں کسي مسجد کا ذکر هو - وه مسجد ایلیا هو یا مسجد حرام - مشرکین مکه مقصود هوں یا رومي بت پرست ' لیکن اسمیں شک نهیں که مساجد الهي کے متعلق ایک حکم عام هے جو قران نے دیا هے ' اور جو جماعت ' جو قوم ' جو قوت ' ایسا کریگي ' اسکا مصداق هوگي :

وهذا حکم عام لجنس مساجـد اللـه و ان مانعها من ذکر اللـه مفرط في الظلم ' ولا باس ان یجي الحکم عامـاً و ان کان السبب خاصاً (نیشا پوري حاشیه طبري ج ۱ : ۳۷۴) (۱)	اور یه حکـم عـام هے تمام مسجدوں کیلیے ' جو کوئي کسي مسجد میں ذکر الهي کو روکے وه سخت ظالم هے ' اور اسمیں کوئي حرج نهیں که کسي آیت کا حکم عام قرار دیا جاے اگرچه سبب نزول آیت خاص هو-

صاحب (احکام القران) بهي اس سے متفق هیں :

انه کل مسجد ' لان اللفظ عام ورد بصیغـة الجمع فتخصیصه ببعض المساجد او ببعض الازمنـة محال	اس سے مقصود هر مسجد هے ' کیونکه لفظ عام بصیغۂ جمع وارد هوا هے ' پس بعض مسـاجد یا بعض زمـانوں کي خصوصیت کرنا بالکل محال هے -

(منـقول از رازي)

(نتائج بحث)

(۱) قریش مکه اپنے تئیں باني کعبه قرار دیکر فخر کرتے تهے - اسکي خدمت و عزت انکے لیے موجب شرف و افتخار تهي - مگر انهوں نے مسلمانوں کو مسجد میں جانے اور ذکر الهي سے روکا اور اپنے بتوں کا اسکو پرستش گاه بنایا - اسپر الله نے کہا که تم سے بڑهکر دنیا میں اور کون ظالم هو سکتا هے که خدا کے گهر میں آنے سے روکتے هو ؟

پس جو لوگ مسلمانوں کو مسجدوں میں آنے سے روکیں وه گو مدعي اسلام اور تولیت مساجد هوں مگر في الحقیقت انکي حالت بهي مثل مشرکین مکه کے هوگي اور سب سے بڑے ظلم کرنے والے هونگے -

پهر آج کتني هي مسجدیں هیں ' جن میں مسلمانوں کو جانے سے روکا جاتا هے اور کها جاتا هے که یهاں آکر اپنے خدا کا ذکر نه کرو ؟ هر فرقه دوسرے فرقے کے ساتهه ایسا هي سلوک کرتا هے اور محض چند اختلافات و نزاعات کي بنا پر مسجد کے دروازے مسلمانوں پر بند کردیے جاتے هیں - کتنے مقدمات هیں جو صرف اسي بنا پر هندوستان کي عدالتوں میں هو چکے هیں ' اور کتني خونریزیاں هیں جو مساجد کے صحن میں صرف اسلیے کي گئیں که جنکو مساجد میں آنے سے روکا گیا تها ' وه بد بختي سے مسجد میں چلے آئے تهے ؟

ابهي تهوڑي دیر کے بعد آپ پر واضح هوجائیگا که جس شے کو لوگ آج سیاست یا سیاسي مباحث سے موسوم کرکے خوف زده هوتے هیں ' یعنے حفظ حقوق دینیه و اسلامیه و رد استبداد و جبر حکومت ' وه بهي في الحقیقت ذکر الهي هي میں داخل هے کیونکه وه امر بالمعروف اور نهي عن المنکر اور اسلام کا جهاد مقدس لساني هے - پهر اگر ایسا ثابت هوگیا تو کیا ان مباحث و مذاکره سے روکنے والے اس آیۃ کریمه کے مصداق نهونگے ؟ اعاذنا الله تعالی !

(۲) یه عجیب بلاغة قراني هے که هر موقع و مطلب کو اپنے لیے بهترین لفظ ملتا هے اور اگر اسکو الگ کر دیا جاے تو پهر اسکي جگه دوسرے لفظ سے نهیں بهر سکتي - اس آیت میں " اظلم " کا لفظ فرمایا که " ظلم " کا افعل التفضیل هے - " ظلم " کي تعریف یه هے که " وضع الشي في غیر موضعه و التصرف في حق الغیر " (مفردات) یعني کسي شے کا اسکي اصلي جگه کے خلاف کام میں لانا یا بنانا اور دوسرے کے حق میں تصرف کرنا -

پس یهاں منع مساجد کو ظلم سے تعبیر کیا که مسجدیں جس غرض سے بنائي گئي هیں ' مانعین مساجد چاهتے هیں که اسکے خلاف کاموں میں لائي جائیں - وه الله کے نام سے پکار دي گئي هیں پس انساني ملکیت ان میں باقی نهیں رهي - اب انسانوں کے ذکر و ستایش کا انکو گهر بنانا (حسب تعریف ظلم) دوسرے کے حق میں تصرف کرنا هے -

(۱) تفسیر نیشا پوري در اصل تفسیر کبیر امام رازي کا اختصار هے اور اختصار بهي بجنسه - پس یه عبارت امام رازي هي کي سمجهیے - تفسیر کبیر کي جلدوں کي الماري نظروں کے سامنے هے اور میں انهیں دیکهه رها هوں ' مگر رات کے دو بج چکے هیں - سر میں سخت درد هے - نفس آسودگي پسند اٹهنے نهیں دیتا - اسلیے نیشا پوري هي کے حوالے پر اکتفا کرتا هوں - یه تفسیر طبري کے حاشیے پر چهپي هے

اصل یہ ہے کہ ہمارے یہاں ایک کام جمع روایات تھا اور ایک نقد و انتخاب ' پہلا کام پہلوں کا تھا اور دوسرا پچھلوں کا - پہلوں نے اپنا فرض ادا کیا مگر پچھلوں نے غفلت کی -

تاہم اگر وسعت نظر و تحقیق و تفتیش سے کام لیا جاے تو محققین کی بھی کسی فن اور کسی دور میں کمی نہیں رہی - بغیر کسی اجتہاد جدید کے ' ہم صحیح ترین روایات و تاویلات کا مجموعہ مرتب کر سکتے ہیں ' اور یہی ایک اصولی فرق ہے جو آجکل کے مدعیان اجتہاد کو صاحبان علم و فن سے الگ کر دیتا ہے -

ان روایات کا موضوع ہونا ظاہر ہے - اول تو (بخت نصر) کو عیسائی تخریب بیت المقدس پر آمادہ کرتے ہیں' حالانکہ عیسائیت کا ظہور بھی (بخت نصر) کے زمانے میں نہیں ہوا تھا - پھر بعض یہود کا عیسائیوں کو آمادہ کرنا ظاہر کیا ہے اور دوسرے راوی اپنی تحقیق کا یہ قیمتی اضافہ فرماتے ہیں کہ عیسائیوں سے مقصود روم کے عیسائی ہیں - اور پھر یہ کہ انکو حضرۃ یوحنا کے قتل کا بدلہ لینا تھا ! !

ان غریبوں کو معلوم نہیں کہ عیسائیت روم میں کب پہنچی ' اور بخت نصر کا مذہب کیا تھا ؟ اسکو بابلی بھی لکھتے ہیں اور مجوسی بھی ' اور پھر یوحنا کے قتل کا انتقام اسکی وجہ قرار دیتے ہیں ' حالانکہ یوحنا کا واقعہ تو خود رومیوں کے عہد تسلط شام میں ہوا ہے ' اور اس وقت بخت نصر کی ریزہ کی ہڈی بھی اسکی قبر میں گل سڑ گئی ہوگی !!

چنانچہ (امام رازی) اور (نیشاپوری) نے اس خبط تاریخی کو بالاخر محسوس کیا اور (ابوبکر رازی) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ : " لا خلاف بین اہل العلم بالسیر ان عہد بخت نصر کان قبل مولد المسیح بزمان " (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۵)

(۲) امام موصوف ایک بہت بڑی وجہ قول اول کے ترجیح کی یہ بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں منع ذکر الہی کے ساتھہ تخریب مسجد کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور اگر مشرکین مکہ اسکا مورد قرار دیے جائیں تو یہ اسلیے غلط ہوگا کہ انہوں نے کبھی بھی تخریب مسجد حرام کی سعی نہیں کی - وہ تو اوسکو آباد رکھنے والے ہیں -

لیکن امام موصوف کی اس بے توجہی پر تعجب ہے - حافظ (ابن کثیر) نے اپنی تفسیر میں اسکا نہایت عمدہ جواب دیا ہے - اسکا نقل کر دینا کافی ہوگا :

و اما اعتمادہ علی ان قریشا لم تسع فی خراب الکعبۃ ' فای خراب اعظم مما فعلوا؟ اخرجوا عنہا رسول اللہ و اصحابہ و استحوذوا علیہا باصنامہم (حاشیہ فتح البیان ۱۰ : ۳۷۰)

" اور امام طبری کا اس پر زور دینا کہ قریش مکہ نے تو کبھی خانۂ کعبہ کے خرابی کی سعی نہیں کی ' تو اسکا جواب یہ ہے کہ جو کچھہ انہوں نے کیا اس سے بڑھکر اور کیا تخریب کعبہ ہوسکتی تھی ؟ انہوں نے اللہ کے رسول اور انکے ساتھیوں کو مسجد سے نکلنے پر مجبور کیا اور اسکو اپنے بتوں سے بھر دیا ' یہی تو سب سے بڑی اسکے لیے خرابی تھی "

(۳) پھر روایات پر اگر نظر ڈالی جاے تو حضرۃ ابن عباس اور ابن زید کی روایات اسی تفسیر کی موید ہیں جو عکرمہ ' سعید بن جبیر ' اور عطاء کی روایت سے خود امام موصوف نے نقل کی ہیں -

(۴) البتہ حضرۃ ابن عباس کی جو روایت ہے ' اگر اس سے اتنا ٹکڑہ نکالدیا جاے کہ " رومی عیسائی تھے " تو اس آیۃ کا اشارہ بیت المقدس کی آخری تباہی کی طرف بھی بہ تکلف قرار دیا جاسکتا ہے ' جس میں رومیوں نے بیت المقدس کی مسجد کی دیواریں ڈھادی تھیں اور وہ اسی طرح منہدم رہیں تا آنکہ فتح بیت المقدس کے بعد حضرۃ عمر نے انکو تعمیر کیا :

الایۃ نزلت فی ططاوس الرومی و اصحابہ من النصاری و ذلک انہم غزوا بنی اسرائیل فقتلوا مقاتلہم و سبوا ذراریہم و حرقوا التوراۃ و خربوا بیت المقدس و ہذا قول ابن عباس (اسباب النزول واحدی صفحہ : ۲۴)

یہ آیت شاہ ٹیٹس رومی اور اسکی فوج کے حق میں نازل ہوی ہے "جو عیسائیوں میں سے تھا " اسلیے کہ انہوں نے یہودیوں پر حملہ کیا ' اور انکو قتل کر ڈالا نیز تورات کے نسخے جلا دیے اور بیت المقدس کی عمارت خراب کردی - یہ قول ابن عباس کا ہے -

" من النصاری " سے اس روایت کا اعتبار کھو دیا ' ورنہ باقی بیانات صحیح تھے - رومیوں کے آخری حملۂ بیت المقدس میں یہ سب باتیں ہوی ہیں - البتہ آیت کا سیاق و سباق اور محل و موقعہ رومیوں کے ذکر کے بالکل خلاف ہے -

امام (رازی) نے ایک اور توجیہہ کی ہے - وہ اس کا محمل یہود کو قرار دیتے ہیں - بعد کی آیتوں میں تحویل قبلہ کا ذکر ہے - اسلیے وہ کہتے ہیں کہ تحویل قبلہ (یعنی بیت المقدس کی جگہ کعبہ کی طرف منہہ کرکے نماز پڑھنے) کے بعد یہودی' لوگوں کو کعبے کی طرف متوجہ ہونے سے مانع ہوتے تھے ' " ولعلہم سعوا ایضا فی تخریب الکعبۃ " پس خدا نے انکو اظلم فرمایا ' لیکن ارباب فہم کو یہ بتلانا ضروری نہیں کہ یہ توجیہہ بھی کوئی وزن نہیں رکھتی - (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۵)

(تحقیق منع مساجد و سعی تخریب)

اصل یہ ہے کہ اس آیت میں مشرکین مکہ ہی کا ذکر ہے -

قرآن کریم کی تفسیر کا اصول یہ ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے قرآن کے مبہمات و غرائب اور محذوفات و ضمائر کی تفسیر خود قرآن ہی سے پوچھی جاے - یہ قرآن کریم کا ایک خاص امتیاز ہے کہ اسکا ایک ٹکڑہ دوسرے ٹکڑے کیلیے مفسر و مشرح ہوتا ہے -

اب دیکھیے کہ قرآن کریم کے دوسرے مواقع کس طرح اس کی تفسیر کرتے ہیں؟ سورہ (انفال) میں مشرکین مکہ کا ذکر کرتے ہوے فرمایا :

و ما لہم الا یعذبہم اللہ و ہم یصدون عن المسجد الحرام و ما کانوا اولیاءہ ' ان اولیاؤہ الا المتقون و لکن اکثرہم لا یعلمون (۸ : ۳۴)

" اور اب کونسی وجہ ہے کہ مشرکین مکہ تو مسلمانوں کو مسجد حرام میں جانے سے روکیں اور خدا انکو عذاب میں گرفتار نہ کرے ؟ حالانکہ یہ گو اسکے متولی ہونے کے مدعی ہیں مگر فی الحقیقت اسکے اہل نہیں - اسکے مستحق تو صرف اللہ سے ڈرنے والے یعنی مسلمان ہیں "

اس آیت میں صریح طور پر مشرکین مکہ کی نسبت فرمایا کہ وہ مسلمانوں کو مسجد میں جانے سے روکتے ہیں - خواہ یہ روک صلح (حدیبیہ) کے بعد کی ہو خواہ آغاز اسلام کی -

دوسری جگہ فرمایا :

ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاہدین علی انفسہم بالکفر - اولئک حبطت اعمالہم و فی النار ہم خالدون (۹ : ۱۸)

مشرکوں کو کوئی حق نہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد بھی رکھیں اور اپنے اعمال سے اپنے اوپر کفر کی شہادت بھی دیتے جائیں - یہی لوگ ہیں جنکے تمام کام برباد و ضائع ہیں اور یہی ہیں کہ دائمی عذاب انکا رفیق ہے -

اس آیت میں شرک وکفر کو تعمیر و خدمت مساجد کے منافی فرمایا کہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں - پھر اسکے بعد والی آیۃ میں زیادہ تصریح کی :
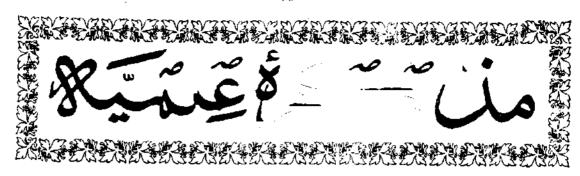
عربي زبان اور علمي اصطلاحات

استدراک

(از مولوي ابوالمکارم عبد الوهاب صاحب ' بیار مدرسه هوگلي ' کلکته)

میں نے نہایت دلچسپي سے ۳ - ستمبر سنه ۱۹۱۳ کے الہلال میں " عربي زبان اور علمي اصطلاحات " کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا ' علوم و فنون کے انگریزي و عربي نام اگر استقصا اور تکمیل کے ساتھه یکجا مرتب کردیے جائیں تو درحقیقت یه ایک نہایت بیش قیمت چیز هوگي ' اور ان کے لیے نہایت مفید هوگي جو عربي اور انگریزي ' دونوں زبانوں کي تصنیفات علمیه کا مطالعه کرتے هیں - اس مفید سلسله کي تکمیل میں حصه لینے کے لیے میں بھي شرکت کرنا چاهتا هوں - ایک ضمیمه عربي و انگریزي اسماے علوم کا پیش کش خدمت ہے -

علم ترکیب ابدان الحیوانات	Histology	1
علم الجنین و الشکیر	Embryology	2
فن ترکیب الادویه	Phormocology	3
فن تصور	Photography ...	4
فن تصویر	Painting	5
فن ماهیة العظام ...	Osteology	6
عام بالاحوال الاعصاب	Neurology	7
علم علاج الاسنان ...	Odontology ...	8
علم اعضاء البشر و الحیوانات و النباتات	Organology	9
علم الرمل	Geomancy	10
علم زراعت	Geoponics ...	11
علم تعریف ماهیة السماء ...	Ouranography	12
فن نقش الجواهر	Glyptics ...	13
فن نقل الصور	Glyphography	14
فن القواعد البسیطه	Gnomonics ...	15
علم وضع الخط	Orthography	16
علم طبائع الطیور	Ornithology ...	17
علم ماهیة الجبال	Orology	18
علم طبائع الحیات ...	Ophiology	19
علم اصول معالجة العیون	Opthalmotology	20
علم وزن الاوقات	Metronomy ...	21

(الہلال)

آپکے ذوق علمي اور توجه فرمائي کا شکریه - " مسئله وضع اصطلاحات " کے چھیڑنے سے مقصود یہي ہے که اس شورش فتنه زا کو خاموش کیا جاے جو دنیا کو اس غلط فہمي میں مبتلا کرنا چاهتي ہے که اردو میں علوم حدیثه و فنون جدیده کے لیے مناسب الفاظ نہیں ملتے - حقیقت یه ہے که همارا رونا صرف اسي کا نہیں ہے که اردو کا دائرۂ زبان و مصطلحات تنگ ہے ' بلکه رونا اس کا ہے که همارے دوستوں کا میدان علمي تنگ ہے !

کیا عجیب بات ہے که اردو زبان کي یتیمي و بے کسي پر اس وقت ماتم کیا جارها ہے حالانکه نادان ماتم کرنے والوں کي کوتاه نظري ماتم کي زیاده مستحق ہے - وہ نہیں دیکھتے که عربي زبان ام لغات اسلامیه ہے - زنده ہے - اور اپنے بچوں کي پرورش کے لیے کافي اسباب و سامان اپنے پاس رکھتي ہے -

لوگ معترض هیں که مصطلحات اردو کے لیے عربي زبان کي مراعات استحقاق پر کیوں زور دیا جارها هے ؟ یه کیوں ضروري قرار دیا جاتا ہے که حتی الامکان عربي هي کے الفاظ اردو کي ادبیات علمیه میں استعمال کیے جائیں ؟ لیکن شاید یه نکته انکي نگاه سے مخفي ہے که صرف عربي هي نہیں بلکه هر علمي زبان اپني ماتحت زبانوں کیلیے ایسے هي حقوق کا مطالبه رکھتي ہے -

دنیا کي تمام موجوده زبانیں دو قسم کي هیں : اصلي اور فرعي :

اصلي سے مقصود وہ زبانیں هیں ' جو دوسري زبانوں کي پیدایش و خلقت کے لیے خمیر و عنصر هیں ' مثلا عربي ' سنسکرت ' لاطیني ' یوناني -

فرعي ان زبانوں سے عبارت ہے جنکي ترکیب و خلقت صرف ایک یا متعدد السنۂ اصلیه سے هوئي ہے -

حسب استمرار عادت لغویه جس طرح السنۂ فرعیه اپنے عام الفاظ و لغات میں السنۂ اصولیه کي محتاج هیں ' اسي طرح اصطلاحات علوم اور مصطلحات فنون میں بھي وہ انکي موهبت و فیاضي کي دست نگر هیں - غور کیجیے که تمام یورپین زبانیں باوجود کثرت اختراعات و وسعت علوم ' اپني اصطلاحات میں لاطیني و یوناني الفاظ کي مقروض هیں اور آج بھي که بیسویں صدي ہے ' یورپ میں جب کوئي ' علم ' فن ' مسئله ' یا آله نیا وضع هوتا ہے تو اوسکے تسمیه کیلیے لندن ' پیرس اور برلن کي زبانوں کي جدید ڈکشنریوں کي طرف مراجعت نہیں کي جاتي ' بلکه روما کے اوراق بوسیده صفحات لغت کي طرف -

یہي حال سنسکرت اور اوسکي فرعي زبانوں کا ہے ' آج بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي زبانوں میں وضع اصطلاح کي ضرورت هوتي ہے تو سنسکرت هي کے الفاظ هر جگه ان مفلس گدا گروں کا کچکول سوال پر کرتے هیں -

اصطلاحات حدیثه کا سوال جانے دیجیے ' مسلمان آج تمام اطراف عالم میں پھیلے هیں - انکي زبان هر جگه ایک نہیں ہے ' لیکن مصطلحات دینیه و علمیه اب تک ایک هیں اور ایسا هي هونا بھي چاهیے - پھر کوئي سبب نہیں که ۱۳ - سو برس کا استحقاق آینده کے لیے اوس سے سلب کرلیا جاے -

اس کے بعد چند معروضات دفعه وار عرض کرتا هوں :

(۱) ضرور ہے که وضع و تسمیۂ اصطلاحات میں عربي زبان کے ثقیل ' مغلق اور نادرالاستعمال الفاظ استعمال نه کیے جائیں که یه

خدا نے عمارت مساجد کا مقصد حقیقي جسکے لیے وہ موضوع هیں ' خود هي بار بار بتلا دیا هے - مثلاً سورۂ (نــور) میں مشہـور تمثیل مصباح و زجاج کے بعد فرمایا :

في بیوت اذن الله ان ترفع و یذکر فیها اسمه ' یسبح له فیها بالغدو و الاصال - (۲۴ : ۳۶)

" یه چـراغ ایسے گھروں میں روشن کیا جاتا هے ' جنکي نسبت خدا نے حکم دیا هے که انکي عظمت کي جاے ' اور اُن میں اللــه کا ذکـر اوراسکے نـام کي تقدیس هو - ان میں اللــه کے بندگان مخلص و مومن صبح و شام تسبیح و تقدیس میں مصروف رهتے هیں "

مسجد جب اس کام کیلیے وضع هـوئي ' تـو مانعین مساجد ظاهر هے که اسکے موضوع سے اُسے محروم رکھنا چاهتے هیں اور یہي معني هیں ظلم کے - شرک کو بهی خدا نے اسي لفظ سے تعبیر کیا هے : " ان الشرك لظلم عظیم (۳۱ : ۱۳) " شـرک سب سے بڑا ظلم هے ' کیونکه انسان کا سر جو صرف الله کے آگے جھکنے کیلیے هے ' اسکي زبان ' جو طرف اسي کي تسبیح و تقدیس کیلیے هے ' اسکے قدم ' جو صرف اسي کے طرف بیتابي اور بیقراري سے دوڑ نے کیلیے هیں ' جب کسي دوسرے کیلیے اپنے تئیں وقف کردیں تو یه ظلم هوگا کیونکه ظلم " وضع الشي في غیر موضعه " کو کہتے هیں -

اگـر یه سچ هے تو پھـر وہ خبیث روحیں کیوں اپنے اوپـر ماتم نہیں کرتیں ' جو اس ظلم اعظم کي مرتـکب ' اور اس وعید الہي کي مصداق هیں ؟ کیا جنہوں نے آج خدا کي مقدس مسجدوں کو ' جو صرف اسي کے لیے تهیں اور اسي کے نام کي عظمت کیلیے ' غیروں کیلیے بنا دیا هے ' جہاں انساني حکمراني کے فرمان چلتے اور دنیوي استبداد و تسلط کے احکام نافذ هوتے هیں ' اس حکم الہي کے ماتحت " اظلم " نہیں هیں ؟ وہ اشرار و ارذال ' جو آج خدا کے گھروں کو شیاطین کي پرستش و غلامي کا مندر بنانا چاهتے هیں ' جنکي ابلیسانه آرزو یه هے که مساجد الہي کا معبد مقدس جو ملائکۂ سماویه کے نزول علوي کا رحمت کدہ تها ' زمین کي ارواح خبیثـه کي نا پاک قوتوں کا شیطـان کدہ بن جاے ' کیا اپنے مورث اعلی قریش مکه سے کچهه زیادہ مختلف هیں ' جنہوں نے مسجد حرام کے طاقوں میں پتھر کے بت رکھدیے تھ ؟

کیا تم نے بارها نہیں دیکھا که عین اُس منبر محترم کے پہلو میں ' جو صرف الله هي کے احکام مقدسه کے اعلان کیلیے تها ' اور عین اس محراب معظم کے نیچے ' جو صرف اُسي کے آگے جھکنے کیلیے خمیدہ هوا تها ' غیروں کے نام کي تقدیس و تسبیح کي گئي ' اور جو جگه که الله کي غلامي کیلیے بنائي گئي تهي ' اسکو دوسروں کي غلامي سے ناپاک کیا گیا ؟ قریش مکه کو خدا نے " اظلم " کہا - اسلیے که انہوں نے خدا کے ذکر کو روکا اور مسجد کي طاقوں میں پتھر کي مورتوں کو سجایا ' پر وہ ' جو آج مسجدوں میں اسکے حکموں کو روک کر غیروں کے حکموں کي منادي کرتے اور پتھر کي بیجان مورتوں کي جگه زندہ بتوں کے آگے گردنوں کو جھکاتے هیں ' کیا اُنسے زیادہ " اظلم " اور ان سے زیادہ خدا کے بے امان غصے اور اسکے جلال و غیرت کے هیجان کے سزاوار نہیں هیں ؟

مسجد خدا کیلیے بنائي گئي هے تاکه صبح و شام اسکے نام کي وهاں پکار بلند هو : یسبح لـه فیها بالغدو و الاصال ! - پس اُسے خدا هي کیلیے چھوڑ دو - اسکے دشمنوں کو دعوت نه دو کـه وہ تمھارے گھروں کي طرح خدا کے گھر پر بهي قبضـه کـریں ' اور اسکـو اپني انساني پرستش و تعبد کا مندر بنائیں - تم جو اپنے تاج و تخت کي حفاظت نه کر سکے ' ایسا نه کرو که خدا کے تخت معبودیت تقدیس کـو بهي غیـروں کي بدولت بٹه لـگادو - اُس نے تم اپني عبادت کیلیے ایک مقدس عمارت دي هے ' پس ا آگے جھکو اور اسي کو پیار کرو - وهاں اسکے دشمنوں کیلیے د نه مانـگو اور نه پاد شـاهتوں کي پوجا کیلیے هاتهـ اُ اسکے گھر میں صرف اُسي کو مانو که خدا کے گھر میں ان کي تسبیح و تقدیس تمهارے لیے زیبا نہیں -

(۳) ایک صاف اور عام فہم نتیجه جو اس آیت سے نکل وہ اسکے حکم کي عمومیت اور هر زمانے اور هر دور کیلیے الہي کي صـداقت هے - الله تعالے نے اس آیت میں دو چ کا ذکر کیا هے - منع ذکر الہي اور سعي تخـریب مساجـد - ا صورت تفسیر یه هے که دونوں کا مفہوم ایک هي شے قرار دیا اور تخریب مساجد کي سعي کو منع ذکر الہي کا نـتیجه جاے ' جیسا که (ابو مسلم) کا خیال هے اور جیسا که (شیخ المهائمي) نے اپني تفسیر میں لـکها هے :

" و یذکر فیها اسمه و اذا منع لم یهتم لعمارتها فکانمـا " سعـي في خرابها " (تفسیر مهائمي صفحه : ۵۷)

" و یذکر فیها اسمه " یعني جب کو نے لوگوں کو ذکر الہي سے روکا تو م کي آبادي کا اهتمام نہیں کیا - او گویا یه معني رکھتا هے که گویا ا مساجد کي خرابي کي سعي کي

پس اس تفسیر کي بنا پر سعي تخریب کے معني بهی ذکر الہی " کے هوے -

لیکن اگر عطف کی بنا پر دونوں میں فصل ب امام رازي) نے اسکی تشریح یوں کی هے :

السعي في تخـریب المسجـد قـد یـکون لوجهین : احـد هما منع المصلین و المتعبـدین والمتعهـدین له ' فیکون ذالك تخریباً - والثاني بالهدم والتخریب (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۹)

" تخریب مسجد کي کوشش د سے هوگي - ایـک صورت تو یه نماز پڑھنے والوں ' عبادت گذارو وابستگان مساجـد کو مانع هوں ایسا کرنا بهي فی الحقیقت مس کي تخریب هوگي - دوسري یه هے کـه اسکي عمارت کو منہـ جاے اور حقیقي معنوں میں تخریب هو "

• اس سے ظاهر هوا که " سعي في خرابها " میں دونوں د داخل هیں اور آیت کا حکم عام -

پس جب کبھي کوئي شخص یا گروہ کسی مسجد میں د یا اراضي ' تهوڑي دیر کیلیے یا زیادہ عرصے کیلیے ' نماز جانے سے روکے ' جن لوگوں نے خدا کے گھر میں پناہ لي حمله آور هو' اور وهاں کے عبادت گذاروں کا خون بہاے ' تو وہ هماري نظروں میں اُنہیں مشرکین مکه کي سي جماعت جنهوں نے مسجد حرام میں جانے سے مسلمانوں کو روکا تها ' سلوک هم نے انکے ساتهه کیا تها ' اسي کي وہ بهی مستحق ه نیز اس سے بڑھکر کوئي " اظلم " نہیں اور نص صریح اس پر

تخریب کی یه پہلی صورت هے - دوسري صورت حقیقي میں تخریب هے ' یعني مسجد یا اسکے کسی حصے کو منہدم کرن ظاهر هے که یه صورت بهی جس شخص یا جس گروہ سے سر وہ اس آیت کریمه کی بنا پر " اولئـک ما کان لهم ان یدخ خائفین - لهم فی الدنیا خزي و لهم فی الاخرة عذاب عظیم ' وعید کا مستحق هوگا -

(بق

بڑا بادشاہ گزرا ہے) ایسے موقع پر اپنی غلطی کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہ ہوتا تھا ' بلکہ نہایت متانت اور سنجیدگی سے اپنی رعایا کے بھڑکے ہوئے جوش کو ٹھنڈا کر دیتا تھا -

اس موقع پر بہت سے لوگ اکبر کے پوتے اورنگ زیب کی مثال پیش کرینگے مگر کیا وہ اسکے اس طریق سیاست کے مہلک نتائج کو جو اسکے مرنے کے بعد ظہور میں آئے' بھول گئے ؟ ایک طرف تو مرہٹوں نے سیواجی کی ماتحتی میں زور پکڑلیا اور اسکے مرنے کے بعد ھی خود مختاری کا اعلان کرکے ایک علیحدہ حکومت قائم کرلی - دوسری طرف تمام صوبے ماتحتی سے نکل گئے - محمد شاہ میں اُن لڑائیوں کی بدولت جو اورنگ زیب کے زمانۂ حیات میں ہوئی تھیں' کہاں طاقت رہی تھی کہ انپر چڑھائی کرتا؟ وہ صرف براے نام دھلی و اگرہ کا بادشاہ تھا - بالاخر مسلمانوں کی اس عظیم الشان حکومت کا شیرازہ جسکو اکبر کی پالیسی نے مجتمع کیا تھا اس جابرانہ پالیسی کی بدولت آسانی سے بکھر گیا -

ٹھیک ایسے وقت میں جبکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا خون مسیحیت کے خلاف جوش میں ہے' یہ واقعہ نہیں ان بھڑکتے ہوئے شعلوں پر ہوا کا کام نہ دے ' جسکا نتیجہ آیندہ چلکر خطرناک نکلے گا - واقعۂ تقسیم بنگال اسکی ایک بیّن مثال ہے - تقسیم کے موقع پرکس کو خیال تھا کہ اسکا نتیجہ " انارکی " کی صورت میں ظاہر ہوگا - گو اب اسکا الحاق کیا جا چکا ہے مگر کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ اس سے اہل بنگال کے اس جوش میں فرق آگیا جو الحاق سے پیشتر تھا ؟

اپنی غلطی کا اعتراف اسوقت کرنا جبکہ وقت ہاتھہ سے جا چکا ہو' بے فائدہ ہے - مقتضاے حکمت یہی ہے کہ ظہور نتیجہ سے پہلے ھی انسداد کردیا جائے - بہرحال ابھی وقت ہے کہ سر جیمس مسٹن اس پر غور کریں - ہمارے خیال میں اپنی غلطی کے اعتراف میں پس و پیش نہ کرنا چاہیے - ورنہ ان کو اس وقت زیادہ افسوس ہوگا جبکہ وہ اپنی اس غلطی کے نتائج کو واقعات کی صورت میں دیکھینگے -

اختراعات حربیہ اور مصائب اسلامیہ

فن طیارۃ کی حربی خدمت کی آزمائش

دنیا میں جب کوئی نیا آلۂ سفا کی و خونریزی ایجاد ہوتا ہے تو ہمارا دل کانپ اٹھتا ہے کہ دیکھیے کون سی اسلامی آبادی اس کی آزمائشگاہ قرار پاتی ہے ؟

ڈاکٹر اپنے اختبارات تشریحیہ کے لیے مردہ جسم کی تلاش کرتے ہیں - پس یورپ کو بھی حق ہے کہ وہ اپنے اختبارات حربیہ کے لیے کسی مردہ قوم کے اجسام میتہ کو تلاش کرے ' جس سے معلوم ہو کہ یہہ آلۂ مخترعہ ان کے مقصد سفک و قتل میں کہاں تک معین ہوسکتا ہے ؟

مہلک ترین آلۂ حرب جس کا نام " میکسم توپ " ہے اسکی سرعت سیر و اتلاف جان کی آزمایش کے لیے سیا ہستان افریقہ میں سب سے پہلے ہمارے ھی اجسام میتہ کی نمایش ہوئی ' غرقاب کشتیوں نے جو جنگی جہازوں کی موت کے لیے سب سے زیادہ کارگر آلہ ہیں' اپنے فوائد لاتحصیٰ کا ثبوت سب سے پہلے معرکۂ دولت علیہ و روس ھی میں دیا تھا -

تلاش مقصود کا تصور ہوتا اگر طیاروں کے جنگی فوائد و منافع کی اہمیت کے لیے بھی جلد سے جلد کسی اسلامی آبادی کا انتخاب نہ کرلیا جاتا ' چنانچہ " امن کے شاہزادوں " نے اپنے سفا کانہ و خونخوارانہ اختبار و امتحان کے لیے بہت جلد طرابلس کے ریگستانوں اور بلقان کی پہاڑوں کو منتخب کرلیا ' آخر مناظر خونین کی نمائش اور اس جدید مخترعۂ حربیہ کی آزمائش ہوئی - اس آزمایش و اختبار مشئوم کے نتائج اب نہایت خوشی و مسرت کے ساتھہ ہمارے خوفناک ممتحن و مختبر شایع کر رہے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ ان معرکوں نے اثار علمیہ کو کہاں تک ترقی دی !!

امریکہ کا مشہور علمی رسالہ " سائنٹیفک امریکن " ۱۳ - ستمبر سنہ ۱۳ - کے نمبر میں نتائج مذکورہ کی طرف حسب ذیل کرتا ہے :

" موجودہ مغربی فوجی نمایش و نقل و حرکت سے جو سبق سیکھا گیا اسکی مزید ترمیم و تصحیح میدان جنگ طرابلس و بلقان سے ہوگئی - فرانس اور جرمنی ہوائی جنگ کے لیے طیار رہیں ' ایک کی بری طیاری مکمل ہے اور دوسرے کی بحری - اسٹریا اور انگلستان کی جنگی نمایش سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں حکومتیں بھی ایک حد تک اس جنگ کے لیے مستعد ہیں -

سنگستان بلقان سے زیادہ ریگستان طرابلس کے معرکوں سے آلات ہوائیہ کی کامیابی کا امکان ظاہر ہوتا ہے - طرابلس کی آب و ہوا اور جغرافی حالات طیارۃ کے لیے موافق تھے - گو اطالی طیار تربیت یافتہ نہ تھے' تاہم وہ کامیاب ہوے ' لیکن بلقان میں ان کی آب و ہوا اور اندرونی اور جغرافی حالات کی بنا پر بہت سی مشکلات کا سامنا پڑا ' جس کے لیے ترتیب و تنظیم کی سخت ضرورت محسوس ہوئی ' جو یہاں مفقود تھی ' اور جو صرف فرانس میں کاملاً اور جرمنی میں کسی قدر موجود ہے -

طرابلس میں اطالیہ کے مقابل فقط بے قاعدہ عرب اور چند با قاعدہ ترکی فوج تھی - بلقان میں اسکے برخلاف دونوں طرف با قاعدہ و آراستہ فوجیں تھیں ' توپیں کثرت سے ہر موقع پر موجود تھیں ' اور حصار کا انتظام نہایت عمدہ تھا - طرابلس میں طیارے نہایت آسانی سے گردش کر کے محفوظ مرکز پر پہونچ جاتے تھے -

نیز طرابلس ایک ریگستانی ملک ہے جو صرف کہیں کہیں شاداب ہے ' اصل لڑائی ایک قلیل حصہ میں محدود تھی اور کثرت سے طیاروں کی ضرورت نہ تھی کہ فوج کی ہر نقل و حرکت کے موقع پر موجود رہیں - ملک قابل زراعت نہیں ' صرف چند نخلستان اور شاداب مقامات ہیں - صحرا نشین عرب ہمیشہ حسب موقع ایک نخلستان سے دوسرے نخلستان میں منتقل ہوتے رہتے ہیں ' اس لیے دشمن قدرتی طور پر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ نہایت آسانی سے بہ لطائف الحیل نکل جا سکتا ہے - عرب کی بے قاعدہ فوج ابھی مصروف پیکار ہے اور پھر اپنے ہتیار کھول کر امور معاش میں مشغول ' اس لیے طیاروں کے ذریعہ دشمن کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے ' اگرچہ ملک کا صاف منظر اور عجیب و غریب نیلگوں فضا تلاش مقصود کے لیے نہایت موافق تھی -

ان وجوہ سے صحیح طور پر طیاروں کی کوئی فوجی حیثیت نہ بلقان میں تھی اور نہ طرابلس میں' اور نہ حقیقی طور سے طیاروں کو فوج کا پانچواں حصہ بنایا گیا جیسی کہ اب فوجی تجویز ہے - اطالیہ نے لڑائی کے آخر زمانہ میں چند اجرتی طیاروں کو نوکر رکھہ لیا تھا ' لیکن بلقان میں صرف نو تعلیم بلقانی اور کچھہ اجنبی طیار تھے

خود عربي کے لیے بھی بار ھیں' پھر دوسري فروعي زبانوں کا کیا سوال -

(٢) الفاظ مصطلحه حتی الوسع مختصر اور چھوٹے ھوں که زبانوں پر بآساني رواں ھوسکیں' بڑے بڑے فقروں کو الفاظ مصطلحه قرار دینا خلاف آئین وضع اصطلاح ھے -

(٣) اکثر حضرات وضع اصطلاح میں اس بات کی کوشش کرتے ھیں که دوسري زبان میں اوس اصطلاح کا جس قدر مفہوم ھے وہ بتمامه اردو میں منتقل کرلیا جاے - اس سے دو نتیجے پیدا ھوتے ھیں - یا تو اونکو اردو کي قلت ثروت و تنگ داماني کي شکایت ھوتي ھے که اوسمیں اداے مفہوم کي قدرت نہیں ' جیسا که اکثر احباب اسکے شاکي ھیں ' اور یا پھر حسب وسعت مفہوم ' الفاظ کثیرہ میں اپنا مفہوم ادا کرنا پڑتا ھے -

سب سے پہلے اس پر غور کرنا چاھیے که " اصطلاح " کي حقیقت کیا ھے ؟ اصلاح کی تعریف صحیح یه ھے که " ایک جماعت کا کسي خاص وسیع مفہوم کے بار بار ادا کرنے کے لیے ایک مختصر و مناسب لفظ فرض کرلینا ' جسکے بولنے سے حسب فرض و وضع ' وہ مفہوم ذھن میں آسکے " پس اگر اس اصطلاح مفروض کے لیے ضروري ھے که وہ اپنے الفاظ سے اپنے مفہوم کے تمام معاني و مطالب ادا کردے تو پھر وہ اصطلاح کہاں ھوئي ؟ وہ تو عام گفتگو کا ایک ٹکڑا ھے -

خود انگریزي اصطلاحات پر غور کیجیے - وہ جن معاني کي طرف اشارہ ھیں ' اونکے الفاظ کب ان سب کو محیط و جامع ھیں ؟ اس کي مثالیں آپکو تمام اصطلاحات میں موجود ملیں گی ' پس در حقیقت الفاظ اصطلاحات ھمکو مفہوم لغوي نہیں سمجھاتے ' بلکه محض فرض اور وضع و تسلیم عام سے عبارت ھیں -

(٤) - سب سے آخر یه که جن السنۂ اصولیه سے آپ الفاظ مستعار لے رھے ھیں' اون کے قواعد و قوانین لسانیه کي رو سے وہ صحیح ھوں -

ان وجوہ متذکرہ کي بنا پر آپ کی مصطلحات موضوعه کي نسبت " الهلال " کے حسب ذیل ملاحظات ھیں :

١ - Embryology کا ترجمه " علم الجنین والشاذر " کیا گیا ھے - دفعۂ اول کي رو سے " شکیر (١) مغلق اور نادر الاستعمال لفظ ھے لیکن اس سے چارہ بھي نہیں - انتظار کیجیے که استعمال سے علم ھوجائے -

٢ - Histology کے لیے " علم ترکیب ابدان الحیوانات " بڑا لفظ ھے - " علم ترکیب الاجسام " کافي ھے -

٣ - Photography کے لیے " فن تصویر " کافي نہیں " فن تصویر شمسي " چاھیے که عموم میں خصوص ھوجاے -

٤ - Osteology " علم ماهیة العظام " کي جگه صرف " علم العظام " کافي ھے' ماھیت کي تخصیص کی ضرورت نہیں اور نه خود اصل اصطلاح میں کوئي لفظ ایسا ھے -

٥ - Neurology " علم باحوال الاعصاب " میں " احوال " بے کار ھے که یه خود سمجھا جاتا ھے - پس " علم الاعصاب " جیسا که خود انگریزي میں ھے ' کافي ھے -

٦ - Odantology " علم علاج داء الاسنان " ثقیل الترکیب اور غیر ضروري الفاظ پر مشتمل ھے - " علم علاج الاسنان " صحیح مفہوم ادا کرتا ھے اور کافی -

(١) شاخ نو ' کونپل ' نباتات کي ابتدائي خلقت جو ابھي حیز نمو میں ھو - (منه)

حادثۂ فاجعۂ کانپور

مشہور اخبار ٹروتھ (Truth) اپني تازہ اشاعت میں حادثۂ کانپور پر بحث کرتے ھوے لکھتا ھے :

" سر جمیس مسٹن جن سے ھمیں بہت کچھه امیدیں تھیں گذشته واقعۂ کانپور میں بمشکل انسے کوئي مدبري کي علامت ظاھر ھوئي ھے ' ھر ایک آدمي جانتا ھے اور جو نہیں جانتا اسے جاننا چاھیے که مشرق میں صرف مذھب اور مذھب ھي ایک ایسي چیز ھے جس کو جس قدر اھمیت دي جائے کم ھے خصوصاً ایسے وقت میں (جبکه مسلمان جنگ بلقان کي وجه سے سخت مشتعل ھورھے ھیں) صرف ایک سڑک کو چوڑا کرنے کي غرض سے انکے جوش کو بھڑکانا درحقیقت اپني نا قابل بیان بے وقوفي کي نمایش کرنا ھے -

گلي کے موڑ کي درستگي کچھه زیادہ ضروري نہیں ھے جبکه وہ ھر ایک حصه کو جسکا تعلق انکي کسي مقدس عمارت سے ھو ویسا ھي مقدس سمجھتے ھیں جیسا که اصل عمارت کو - ھمکو یه دیکھکر تعجب ھوتا ھے که سر جیمس مسٹن جیسے تجربه کار افسر نے اسکو محسوس نه کیا جو في الحقیقت اینگلو سکسن قوم کے دامن عقل پر حماقت کا ایک افسوس ناک داغ ھے -

خیر' یه سب کچھه تو ھوا - یہاں تک بھي حرج نه تھا ' مگر ایسے موقع پر جب که سر جمیس کو اپني غلطي کا اعتراف کرنا چاھیے تھا ' یوں صاف انکار کردینا که گویا انھوں نے کچھه کیا ھي نہیں اور اس حصۂ مسجد کو تعمیر نه کرانا ' انکي ناداني کي ایک اور بڑي دلیل ھے - مجھکو تمام حالات کا علم ھے - گورنمنٹ کے اس خیال سے بھي بے خبر نہیں ھوں کہ مشرق میں کسي گورنمنٹ کو اپني رعایا کي کوئي بات اساني سے کبھي بھي ماننی نه چاھیے ' لیکن میں یه کہے بغیر نہیں رہ سکتا که اکبر اعظم کو (جو مشرق میں بہت

پہلے کالم کا بقیه مضمون

٧ - Organology کے لیے " علم اعضاء البشر و الحیوانات و النباتات " ایک نہایت طویل ترکیب ھے - " علم الاعضاء " کفایت کرتا ھے اور " اعضا " میں اعضاے انسان و حیوانات و نباتات داخل ھیں -

٨ - Ouranography " علم تعریف هیئة السماء " کي جگه " علم اشکال الفلک " زیادہ مناسب ھے ' " تعریف " اصل میں موجود نہیں - لفظ " هیئة " Astronamy کے مقابل مستعمل ھوچکا ھے ' اور " سماء " سے زیادہ (علم هئیت) میں لفظ " فلک " بولا جاتا ھے - ھاں " اجرام سماویه " البته مصطلح ھے -

٩ - Optholmotology " علم اصول معالجة العیون " بھي بہت طویل ھے ' " علم معالجة العیون " کہیے -

١٠ - Metronomy " علم وزن الاوقات " صحیح نہیں ' وزن اشیاء ثقیله کا ھوتا ھے ' وقت کا نہیں البته " تقدیر " کہه سکتے ھیں یعني " علم تقدیر الاوقات " مگر عربي میں پہلے سے اسکے لیے " علم المواقیت " کا لفظ موجود ھے -

سامي خاندان روز بر روز ضعيف هوتا گيا يعني عاقبة الامر جيسا كه هميشه اهل ملک بيروني قوم پر غالب آتے هيں ' سامي خاندان جو مصر قديم كا باشنده تها ' غالب آگيا اور ساميوں كو مصر سے نكالديا صرف بني اسرائيل جو در اصل دوسرا سامي خاندان تها اور عهد يوسف (ع) سے مصر كے ايک سرسبز شاداب قطعهٔ ارض پر قابض تها ' ملک ميں باقي رہ گيا -

" اسرائيل كي اولاد برومند اور فراواں هوئي ' اس نے نهايت زور پيدا كيا ' اور زمين ان سے معمور هوگئي ' تب مصر ميں ايک نيا بادشاه (يعني نئي بادشاهي) جو يوسف كو نه جانتا تها ' پيدا هوا اور اوسنے اپنے لوگوں سے كها :

ديكهو ! بني اسرائيل هم سے زياده قوي تر هيں ' آؤ هم اونكے ساتهه ايک دانشمندانه چال چليں ' تا نهو كه جب وہ اور زياده هوجائيں. اور جنگ پڑجاے تو همارے دشمنوں سے مل جائيں ' هم سے لڑيں اور ملک سے نكل جائيں -

اسليے مصريوں نے اون پر خراج كے ليے محصل بٹهاے تاكه وہ سخت كاموں كے بوجهه سے اون كو ستائيں - ان محصلوں نے فرعون كے ليے شهر (فيثوم) اور (رعميس) ميں خزانے بنواے " (خروج باب ۱ : ۱۴)

ليكن سنن الهيه كا يه قاعده جاري هے كه قوت حاكمه ملت محكومه كو جسقدر دباتي هے اوسيقدر وہ اور ابهرتي هے ' اور جسقدر اوسكے مظالم ميں اشتداد هوتا هے ' اتنا هي خيال انتقام ' ملت محكومه كے بازوؤں ميں زور اور ارادوں ميں عزيمت پيدا كرديتا هے -

مصريوں نے اسرائيل كي اولاد كو جتنا دكهه ديا وہ اور زياده بڑهي كه ايسا هونا سنت الهي كا اقتضا تها -

* * *

تم نے ديكها هوگا كه ربڑ كے ايک گيند كو جب ايک بچے نے تمهارے سامنے زمين پر پٹكا تها تو رد عمل كيليے جس قوت دفع سے وہ پٹكا گيا تها ' اوسي قوت دفاع كے ساتهه وہ زمين سے بلند هوا - زخم كے مواد فاسد كو اگر نكلنے كا راسته ندوگے تو كيا وہ آخر كار ناسور بنكر باهر نه بهه جائيگا جسكا اندمال موت كے سوا ممكن نهيں ؟

كوہ آتش فشاں كي حقيقت كيا هے ؟ اوس حرارت و جوش كي ايک لهر هے جسكو زمين سے نكلنے كي راہ ندي گئي - آخر الامر طبقات زمين كي ديواروں كو توڑكر قلهٔ كوہ كو هلاتي هوئي باهر نكلي ' اور دور دور تک آباديوں كو بے نشان كرديا !

لوگ مكانوں ميں پاني نكلنے كيليے راستے بناتے هيں كه اگر ايسا نهو تو ايک هي برسات ميں مكانوں كي بنياديں هل جائيں -

* * *

مصري اب بني اسرائيل كي كثرت و قوت سے خوف زده هوے انهوں نے بني اسرائيل سے كام لينے ميں سختي كي - ذليل ' سافلانه ' اور نيچے درجه كي هر قسم كي خدمت اون سے ليكر اونكي زندگي تلخ كردي " كيونكه اونكي وہ ساري خدمتيں جو وہ كرتے تهے مشقت اور ذلت كي تهيں " (خروج ۱ : ۱۵)

(۳)

فطرت اپني ضرورتوں كو آپ پورا كرتي هے - ايک صحرائي حيوان اگر كسي كوهستان ميں پهونچ جاے تو چند نسلوں كے بعد كوهستاني زندگي كے لائق اوسكے ناخن ' پنجے ' جبڑے ' اور روئيں خود بخود هو جا لينگے - اگر كسي گرم ملک كے حيوان كو برفستان ميں پرورش كرو تو چند انقلابات نسليه كے بعد شدت برودت و برف كے تحمل كے لائق وہ خود اپنا جسم طيار كرليگا -

جب زمين ميں گرمي ' هوا ميں تپش ' اور موسم ميں امس هوتي هے تو دست نصرت الهيه بارش كيليے ابر كي چادر خود هوا ميں پهيلا ديتا هے - اگر ايسا نهو تو مدبر عالم كي شان تدبير و تهيهٔ اسباب كي تحقير هو - وہ هر ضرورت كو پيدا كرتا هے اور پهر خود هي اوسكے ليے تهيهٔ سامان و اسباب كرتا هے ' وما ذالك عليه بعزيز -

پس جب كوئي قوم مضطر و مضطرب ' شدائد و خطرات سے محاط ' آلام و مصائب كا مرجع ' قهر و جبر و اكراہ كا نشانه ' انواع تشديد و تعذيب كا هدف هو ' تو يقين كرو كه خداے مدبر عالم كا دست تدبير مصروف كار هے ' اور سد ضرورت كيليے وہ خود هي سامان پيدا كر رها هے ' كيونكه خود اسي نے تو پہلے ضرورت بهي پيدا كي -

بني اسرائيل مصر كي سرزمين ميں انواع قهر و تعذيب ميں گرفتار تهے ' ضرورت پيدا تهي ' پس خدا نے نظر التفات كي ' اور اوسنے موسى كو "وادي طوي" ميں "جبل طور" كے نيچے كهڑا ديكها ' وہ پكارا :

اذهب الى فرعون انه طغى (۲۰ : ۲۵)	موسى ! فرعون كے پاس جاؤ ' اب اوسكا طغيان حد كو پهونچ چكا -

موسى (ع) تنها ايكن حق و صداقت كي جمعيت غير مرئيه كے ساتهه ساتهه ' جبل طور سے اترا ' اور دربار شاهي كا رخ كيا - اس نے فرعون كو خطاب رباني سنايا :

فارسل معنا بني اسرائيل ولا تعذ بهم قد جئتك بآية من ربك ' والسلام على من اتبع الهدى ' ان قد اوحي الينا ان العذاب على من كذب وتولى - (۲۰ : ۴۹)	بني اسرائيل كو همارے ساتهه جانے دے ' انهيں دكهه نه دے ' هم خدا كي نشاني تيرے پاس لائے هيں ' اگر اس نشاني كي اطاعت كريگا ' تو سلامت رهيگا ' ورنه خدا نے هم كو بتايا هے كه جو اس نشاني كو تسليم نه كريگا وہ آخر الامر گرفتار عذاب هوگا -

(٤)

وہ ' جو دنياوي ساز و سامان پر مغرور ' حكومت فانيه كے نشه سے چور ' اور اپني قوت و استيلا اور قهر و جبر پر متكبر هيں ' وہ هر صداے اصلاح ' اور هر نداے موعظت كو اپنے ليے صاعقهٔ موت اور صيحهٔ قيامت سمجهتے هيں : يحسبون كل صيحة عليهم (۶۳ : ۴) وہ صداے اخلاص و موعظت كے استماع كي قوت نهيں ركهتے كه اون كا دل اون سے كهتا هے : " يه صداے اخلاص و موعظت نهيں ' هماري حكومت قائمه كيليے دراے رحيل هے "

وہ اعمال تنبيه و اصلاح كے ديكهنے كي قوت نهيں ركهتے كه اونكا نفس اونكو كهتا هے : " يه اعمال تنبيهه و اصلاح نهيں ' هماري عزت و قوت كے غير فاني جسم كيليے سازش قتل و سامان موت هے "

كبهي وہ داعي و منادي حق كو خطاب كرتا هے :

" ميں تمهاري آواز سے ڈرتا هوں كه اوس سے ميرے كنگرهٔ حكومت كو لرزش هوتي هے "

كبهي وہ خود اپني قوم كے افراد صالحه كو آواز ديتا هے :

" هاں ! اسكي صداے جاذب اور نداے دل ربا سے متاثر نه هونا ! يه تم كو اپني آواز مغناطيسي سے معمول كركے حكم ديگا كه ان ميٹهے چشموں ' ان سرسبز ميدانوں ' اور ان بلند خيموں سے نكل جاؤ كيونكه اب ان كا مالک آتا هے اور تم ان پر بغير حق كے قابض تهے "

فرعون نے موسى كو كها جو اس عهد كا داعي اور حق كا منادي تها : اے موسى ! كيا اس ليے تو همارے اجئتنا لتخرجنا ' من

باب التفسیر

قصص القرآن
(۲)
قصص بني اسرائیل

بصائر و مواعظ ، نتائج و عبر

(توطیۃ تاریخیہ)
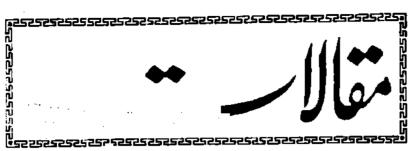
اس سے پہلے کہ اصل مضمون شروع کیا جاے ہمکو پندرہویں صدي (ق م) میں مصر کے سیاسی حالات پر ایک نظر ڈالني چاہئے -

تقریباً دو ہزار قبل مسیح حدود عرب سے ایک سامي قوم جو مختلف قبائل کا مجموعہ تھي ' مصر پر حملہ آور ہوئي ' اور اسکو فتح کیا - عرب اسکو عاد ' ثمود ' اور معین وغیرہ قبائل کا مجموعہ سمجھتے ہیں ' اسرائیلي اوسکو " عمالیق " کہتے ہیں ' اہل بابل و عراق کے ہاں اوسکا نام " عریبي " اور " عمورانی " ہے ' اور خود مصري اوسکو بنظر تحقیر " شاشو " اور " ہیک شاش " یعني " شاہاں بادیہ " اور " شاہان چوپان " کہتے ہیں ' کیونکہ کہ عرب کے سامي بادیہ نشین در حقیقت اونٹوں کے چرواہے تھے -

مصر ' عہد قدیم سے دو حصوں پر منقسم ہے : مصر بالا اور مصر زیریں - مصر زیریں بالکل بحر احمر کے کنارے حدود عرب کے مقابل واقع ہے ' نہر سویز کے کھودنے سے پہلے بحر روم اور بحر احمر کے مابین ' ایک چھوٹا سا خشک قطعہ حاجز تھا ' جو مصر کو حدود عرب و جزیرہ نماے سینا سے ملاتا تھا - نہر سویز اسي خشک قطعۂ ارض کو کاٹکر اور ان دونوں دریاؤں کو باہم ملا کر بنالي گئي ہے ' در حقیقت اس نہر نے اوس دیوار کو جو مشرق و مغرب یا یورپ و ایشیا کے درمیان حائل تھي ' منہدم کردیا ' جس سے سیلاب فتنۂ و بلاکو مغرب سے مشرق میں داخل ہونے کے لیے نہایت آسان راستہ مل گیا -

شاشو یا عمالیق اسي خشک راستہ سے ' جزیرہ نماے سینا ہوکر مصر زیریں میں چلے آئے - مصر کے خاص باشندے جو سام کے بھائي " حام " کي اولاد تھے ' شکست کھاکر مصر بالا میں چلے گئے - ان سامي فاتحین نے یہاں ایک عظیم الشان حکومت قائم کي ' جو تقریباً تین چار سو برس تک عمالیق کیلئے نشان فخر و امتیاز رہي - عام سامي قبائل مختلف اوقات و حالات میں اپنے ہم نسب و خاندان قوم کے پاس بغرض استمداد و استعانت آتے جاتے رہتے تھے -

یہي سبب ہے کہ بیسویں صدي (ق م) میں سرخیل قبائل سامیہ حضرۃ ابراہیم خلیل کو بابل و عراق یعني کلدان سے حدود مصر و شام کي طرف آتے ہوئے دیکھتے ہیں ' اور پھر جب اس ملک میں قحط نمودار ہوتا ہے ' تو حضرت مع اپني بیوي سارہ کے یہاں سے مصر کا رخ کرتے ہیں - مصر زیریں کا سامي بادشاہ جب ایک سامي خاندان کي آمد کي خبر پاتا ہے ' اور اوسکے ساتھہ ایک خاتون کا ہونا بھي سنتا ہے ' تو اوسکو اپنے قدیم خاندان سے اتصال کے شوق میں نکاح کا پیغام دیتا ہے ' لیکن یہہ سنکر کہ وہ شوہر دار خاتون ہے ' سوء قسمت پر افسوس کرتا ہے ' اور بالاخر سعادت اتصال خاندان اسطرح حاصل کرتا ہے کہ اپني بیٹي " ہاجرہ " کو حضرت کي خدمت میں دیتا ہے ' جس سے اسماعیلي عربوں کي نسل پیدا ہوتي ہے - (۱) حضرت ابراہیم اپني دونوں بیویوں کے ساتھہ بیل ' گدھا ' خچر اور اونٹ وغیرہ بہت سامان جہیز میں لیکر کنعان واپس آتے ہیں -

حضرۃ ابراہیم کے دو بیٹے اسماعیل و اسحاق ہوئے - اسماعیل ملک عرب میں آباد ہوگئے اور اسحاق (ع) کنعان میں اپنے باپ کے جانشین ہوئے اسحاق سے یعقوب پیدا ہوئے - جنکا دوسرا نام " اسرائیل " تھا - انکي اولاد " بني اسرائیل " یعني فرزندان اسرائیل کہلائي ' اور خدا نے خود اپني زبان سے انہیں برکت دي -

حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں میں سے جنکي نسل سے بني اسرائیل کے بارہ گھرانے قائم ہوئے ' ایک بیٹے حضرت یوسف تھے - بھائیوں کے اوسي تحاسد برادرانہ سے مغلوب ہوکر ' جس نے اس سے پہلے اسي گھرانے کے دو اور بھائیوں یعني " اسماعیل و اسحاق " میں افتراق کردیا تھا ' اپنے بھائي یوسف کو ایک اسماعیلي قافلہ کے ہاتھہ جو عرب سے مصر کو جارہا تھا ' بیچ ڈالا - عجائب ایام دیکھو کہ آخرالامر بني اسحاق اور بني اسماعیل کا اس عجیب طریقے سے اتصال ہوا -

مصر پہنچکر اسماعیلي قافلہ نے حضرت یوسف کو ایک مصري سردار کے ہاتھہ فروخت کر ڈالا ' جہاں " عزیز " کي بیوي اور حضرت یوسف کا واقعہ پیش آیا اور انہیں قید خانے جانا پڑا ' بالاخر تعبیر خواب کي تقریب سے شاہ مصر کے دربار میں پہونچے - بادشاہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک سامي النسل نوجوان ہے ' تو وہ نہایت مسرور ہوا کہ وہ فرزند سے محروم تھا ' اور رفتہ رفتہ اوسنے زمام حکومت حضرت یوسف کے ہاتھہ میں دیدي -

حضرت یوسف نے اب مناسب سمجھا کہ اپنے خاندان کو کنعان سے جہاں وہ مبتلاے قحط تھا ' مصر بلا لیں ' کیونکہ یہاں اب اوس کے لیے حکومت کا سامان تھا - حضرت یعقوب مع اپنے خاندان کے مصر آگئے - شاہ مصر نے بزرگ خاندان سام کا استقبال کیا اور جاگیر و مناصب اونکو عطا کیے - حضرت یعقوب نے اتحاد نسل کے اظہار کے لیے کہا کہ " ہم بھي اے پادشاہ چرواہے ہیں "

(۲)

اس واقعہ سے تقریباً تین سو برس بعد تک اسرائیل کي اولاد ملک مصر میں بڑھتي اور پھیلتي گئي ' لیکن خود اصل حکمران

(۱) یہودیوں نے اس قصہ کي کہ " شاہ مصر نے زبردستي حضرت سارہ کو اپنے تصرف میں لانا چاہا تھا اور بالاخر حضرت سارہ کي کرامت دیکھکر اور یہہ سنکر کہ اسکا شوہر موجود ہے ' اپنے ارادہ سے باز رہا " صرف یہي حقیقت اصلي ہے جو ہم نے بیان کي - مزید تفصیل البصائر کے باب التفسیر میں ہوگی

حضرت ہاجرہ ام اسماعیل کو لونڈي کہنا بھي یہودیوں کي حاسدانہ جہالت ہے ' اور افسوس ہے کہ مسلمان بھي غلطي سے اسکا یقین کرتے ہیں - حالانکہ خود یہودیوں کي تاریخ سے اسکي پوری تردید ہوتي ہے - منہ

فتنۂ عمان

[مرسلۂ حضرۃ الادیب الفاضل احمد محمد سیدی سکریٹری سلطان عمان]

چونکه بنده "الہلال" کے مطالعین میں سے ہے، اسلیے مجھے ایک گونه مجاز حاصل ہے که عمان کے متعلق جو غلط فہمیاں واقع ہو رہی ہیں، انکو رفع کروں اور اصلی بغاوت کا سبب ظاہر کروں، کیونکہ مسئلہ عمان آج کل مطمح انظار جمیع بلاد و جرائد ہو رہا ہے۔

"عمان" کے متعلق آپ نے دو یا تین مضامین شایع کیے ہیں میری نظر سے بھی گذرے، جنکو شاید آپ نے جرائد اجنبیہ سے اقتباس دیا تھا، مگر جس منصفانہ طریقہ سے آپ نے اس فتنہ کی نسبت اپنی راے کا اظہار کیا ہے، اسکے لیے ہم مشکور ہیں۔

اکثر اخبارات نے اس شورش کے باب میں ہم رائی اور افترا پردازی کو استعمال کیا ہے، جسکو میں حقیقت حال سے لاعلمی پر محمول کرتا ہوں، یہ کوئی اصول بحث نہیں ہے که کسی تلغراف کے مختصر مضمون پر رائے زنی کردی جاے، یا محمد بن سعید (صدیق لیوانیسٹ) جیسے معکوس وطن پرست نامہ نگار کے مضمون پر آمنا و صدقنا کہدیا جاے۔ یا دو متنازع گروہ میں سے ایک کو اپنی خواہش کے مطابق منطقی اور دوسرے کو معیب ٹھیرا دیا جاے۔ یہ سراسر غلطی اور نادانی ہے: "و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل"

آپ جانتے ہیں که بادیہ نشین اعراب میں ہمیشہ لڑائی جھگڑے ہوا کرتے ہیں۔ خصوصاً سرزمین "عمان" کے اندرونی حصہ میں، جہاں مدنیت نام کو نہیں ہے۔ جتنے شعوب و قبائل ہیں سب آپس میں ایک دوسرے کے سخت مخالف ہیں، یہ قبائل دو گروہوں میں منقسم ہیں: "هناوی" اور "غافری" (جنکو بنی هنا و بنی غافر بھی کہتے ہیں) انمیں ہمیشہ خانہ جنگیاں ہوتی رہتی ہیں اور جب کبھی عارضی اتفاق ہوجاتا ہے تو اپنے حاکم سے برسر پرخاش ہوجاتے ہیں جس سے ان کا منشا محض سلب و نہب ہوتا ہے۔

سنہ ۱۳۱۲ھ میں قبائل هناویہ کے قریباً چار سو مسلح اشخاص سلطان "مسقط" کے بھائی کی وفات پر تعزیت کے لیے مسقط آئے ہوے تھے، جنکو سلطان موصوف نے نہایت عزت کے ساتھ اپنے محل کے ایک حصہ میں فروکش کیا تھا۔ مگر ان میزبان کش مہمانوں نے وہ نمک حرامی کی، جس کی نظیر مشکل سے ملیگی۔ یعنی نصف شب کے وقت جبکہ تمام مخلوق غفلت کی نیند سو رہی تھی، پہرہ داروں پر حملہ کردیا، اور درمیانی دروازہ توڑ کر محل شاہی میں گھس پڑے اور بندوقیں چلانی شروع کردیں۔ سلطان ایک مامون جگہ سے شب بھر انکا تنہا مقابلہ کرتے رہے اور ایسا مقابلہ کیا که دشمنوں کو یہ گمان تھا که انکے ساتھ کئی آدمی ہیں جو بارش کی طرح گولی برسا رہے ہیں، مگر حقیقت میں وہ تنہا تھے۔ الغرض صبح تک سلطان نے پینتیس ۳۵ آدمیوں کو اپنی گولیوں کا نشانہ بنا دیا، اور جب یہ دیکھا که صبح کی روشنی انکی تنہائی کو ظاہر کردیگی تو محل کو خیرباد کہکر ایک مخفی راستے سے اطمینان کے ساتھ "قلعۂ جلالی" میں پہونچگئے، جو محل سے تقریباً چار سو قدم کے فاصلہ پر ایک ٹیکری پر واقع ہے۔ (اسی واقعہ کو نیر ایسٹ لکھتا ہے که "سلطان لشکری میں بیدھر فرار ہوگیا تھا اور قلعۂ مذکورہ میں چند سال تک پناہ گزیں رہا")

وہاں سے وہ دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ یہاں تک که سلطان کے انصار بنی بوعلی تحت قیادت امیر عبداللہ بن سالم مسقط آ پہونچے اور بلوائیوں سے لڑکر اکثر مقامات پر قبضہ کرلیا۔

المختصر اکیس (۲۱) روز کی خونریز لڑائی کے بعد ایک صلحنامہ قرار پایا (زبانی) جس پر فریقین متفق ہوگئے اور پانچہزار بدوؤں نے ایک ہی روز میں مسقط چھوڑدیا اور اپنے وطن کو روانہ ہوگئے۔ اثناے راہ میں سالار قوم شیخ صالح بن علی کو ایک نامعلوم مقام سے بندوق کی گولی آئی جس سے جانبر نہ ہوسکا اور جس گدھے پر سوار تھا اسی کی پشت پر اپنے کیفر کردار کو پہونچا: والجزاء من جنس العمل۔

ان دنوں جو شورش برپا ہے، یہ اسی کے لڑکے کی شرارت ہے جسکا نام عیسی بن صالح ہے، مگر بانی فتنہ ایک اندھا شخص ہے جسکو عبداللہ بن حمید السالمی کہتے ہیں۔ یہ شخص خود کو علامۃ الدھر و مصلح العصر و مجدد طائفۂ اباضیہ تصور کرتا ہے۔ یہ دونوں اشخاص سلطان کے وظیفہ خوار ہیں۔ اور جتنے لوگوں نے انکا ساتھ دیا ہے وہ بھی سلطان ہی کے نعمت پروردہ ہیں اور انکی عوائد جمیلہ سے ہمیشہ سرفراز ہوتے رہے ہیں۔ مگر کفران نعمت نے انہیں ابھارا اور محسن کشی پر آمادہ کردیا۔ جس کی پاداش انہیں ضرور ملنی چاہئے، عاجلاً او آجلاً۔

بظاہر جو بغاوت کے اسباب بتائے جاتے ہیں یہ صرف حیلے حوالے ہیں که بدویوں نے انسداد اسلحہ کی وجہ سے بلوا کردیا ہے۔ ممکن ہے که یہ وجہ بھی ہو، مگر فی الحقیقت یہ ایک قدیم دشمنی کے نتائج پر مبنی ہے اور اس کور باطن و ظاہر کو ملک گیری کا خیال پیدا ہوگیا ہے۔ تعجب تو یہ ہے که عبداللہ بن حمید نے اپنے ہی داماد کو امام عادل مقرر کیا ہے اور اسی کے ہاتھ پر سب سے بیعت بھی کرائی ہے۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے که وہ کہاں تک حق پر ہے؟

اس وقت تک جس قدر ممالک باغیوں کے قبضہ میں آئے ہیں سب بلا حرب و قتال، کیونکہ عبداللہ نے پہلے ہی سے بدویوں کو اور ان ممالک کے باشندوں کو ملا رکھا تھا۔ اور عہد و پیمان کرلیا تھا۔ علاوہ ازیں انکو یہ بات سمجھا دی تھی که امام اور اسکے ساتھیوں پر بندوق کی گولی کارگر نہ ہوگی، جسکو جاہلوں نے سچ مان لیا اور ابھی تک معتقد ہیں، غرض اس قسم کے مذہبی پہلو سے اسنے اپنے کو معتقد علیہ بنا لیا ہے۔

"اسمائل" پر امام کا حملہ ہونے سے پیشتر سید نادر کے ہمراہ تین ہزار سے زیادہ فوج تھی اور شہر کے باشندے بھی امداد و مدافعت کے لیے سینہ سپر نظر آتے تھے مگر امام کی آمد پر ساری فوج اور

ارضنا بسحرک یموسی؟ (٢٠ - ٥٩)

پاس آیا ہے کہ اپنے زور سحر سے ہم کو ہماري حکومت سے بے دخل کردے ؟

پھر اپني قوم کے اُن رجال صالحین کي طرف مخاطب ہوا جن کا قلب حق کا مستقر، جن کے کان استماع صداقت کے لیے مستعد، اور جنکے ہاتھ اعانت ضعفا کیلیے بلند رہتے ہیں اور جنکي حسب تدبیر الہي کسي عہد و ملک میں کمي نہیں ، اور کہا :

ان ھذان لسحرن یریدان ان یخرجکم من ارضکم بسحرھما ویذھبا بطریقتکم المثلی ، فاجمعوا کیدکم ثم ائتو صفا ، وقد افلح الیوم من استعلی - (٢٠ : ٦٧)

یہہ ساحر ہیں جو چاہتے ہیں کہ تمکو تمہارے ملک و حکومت سے بے دخل کردیں ، اور تمہارے بہترین طریقۂ و تہذیب کو برباد کردیں ، کوئي تدبیر متفقاً سوچو ، اور پھر صف بہ صف مقابلہ کیلیے آجاؤ - آج جو بازی رہا ، وہي کل کو کامیاب ہوگا -

جب کوئي ضعیف و کمزور قوم آمادۂ اعانت حق ہوتي ہے ، تو اعداے حق و صداقت اپني قوت و طاقت کے عجیب و غریب کرشموں سے اوسکو مرعوب کرنا چاہتے ہیں ، اونکے فرمان سزا اور فرد تعزیر کي تحریریں زہرناک سانپوں کي طرح ادھر اودھر دوڑتي نظر آتي ہیں ، حالانکہ وہ بے جان ہوتي ہیں -

فاذا حبالہم وعصیہم یخیل الیہ من سحرھم انہا تسعی (٢٠ - ٦٩)

جادوگران فرعون کي رسیاں اور ڈنڈے اونکے زور سحر سے ، ایسا خیال ہوتا تھا کہ (گویا) سانپ بن بن کر دوڑ رہے ہیں !!

ناصر حق اور داعي صداقت چند لمحوں کے لیے خوف سے کانپ جاتا ہے کہ آخر وہ بھي انسان ہے -

فاوجس في نفسہ خیفۃ موسی - (٢٠ : ٧٠)

حضرۃ موسی نے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا -

مگر پھر معا خداے مجیب الدعوات کي آواز غیر مسموع دل کو تسلي بخشتي اور روح کو اطمینان دیتي ہوئي سنائي دیتي ہے :

لا تخف انک انت الاعلی ! (٢٠ : ٧١)

اے ناصر حق و صداقت ! ! خوف نہ کر کہ غلبہ تیرے ہي لیے ہے -

ہاں ! تیرے پاس شمشیر آہني نہیں لیکن تیرے دہنے ہاتھ میں لکڑي کا ایک خشک آلہ ہے - اس " آلۂ معجزنما " سے دشمنوں پر حملہ آور ہو کہ یہ اون کي شہرت کا چراغ گل ، اُن کے ساز و سامان کي نمائشي چمک کو دھندھلا ، اور اونکے سفا کانہ امن اور جابرانہ عدل کے ایوان کو متزلزل کردیگا :

والق ما في یمینک تلقف ما صنعوا ، انما صنعوا کید سحر ، ولا یفلح الساحر حیث اتی - (٢٠ - ٧٢)

موسی ! اپنے دہنے ہاتھ کي لکڑي ڈال دے - انہوں نے اپنے تصنع و فریب سے جو کچھہ بنایا ہے اسکو نگل جائیگي ، یہ صرف ساحرانہ فریب و تدبیر ہے ، جو کسي طرح آخرآ کامیاب نہیں ہوسکتي -

(٦)

صداقت ایک معجزہ ہے جو اپني تاثیر کے لیے شرمندۂ اسباب نہیں - وہ جو دشمن ہیں ، وہ جو عداوت رکھتے ہیں ، وہ جو اپني قوت و استیلا پر مغرور ہیں ، صداقت کا جب ظہور ہوتا ہے تو منہہ کے بل گر پڑتے ہیں کہ ہم نے صداقت آسماني کو بادلوں سے اُترتے دیکھا اور قبول کیا :

فالقی السحرۃ سجدا قالوا : آمنا برب ھرون و موسی (٢٠ : ٧٣)

" ساحر جو اپني قوت سحر کے زور پر موسی کے مقابلہ کو نکلے تھے ، حق کا نشان دیکھہ کر اطاعت کے لیے سجدہ میں گر پڑے ، اور پکار اُٹھے : ہم نے خداے ہارون و موسی کا نشان دیکھا اور قبول کیا "

شریر فرعونیوں کي آنکھیں روشن ، لیکن دل اندھے ہوتے ہیں اسلیے کہ وہ اپني قوت پر مغرور اور نشۂ حکومت سے مخمور ہیں لوگ جب روشني کو چشمۂ خورشید سے طلوع ہوتے ہوے دیکھا ہیں ، تو کہتے ہیں کہ روشني طلوع ہوئي اور ہم نے دیکھا - وہ کہتے ہیں کہ " روشني طلوع ہوئي اور ہم نے دیکھا " دل سچے ہیں اور آنکھہ کے بھي ، لیکن فرعوني اُن سے کہتے ہیں کہ جب ہم نے نہیں کہا کہ دیکھا ، تو تم نے کس کو دیکھا اور قبول کیا ؟

فرعون نے کہا : کیا تم میري ہیبت سے نہ ڈرے ؟ کیا تم میرے زور حکومت سے مرعوب نہوے ؟ کیا تم میري قوت تعزیر سے خوف زدہ ہوکر نہ کانپے ؟ تم کس کي صدا کو قبول کرتے ، اور کس کي روشني کو نور کہتے ہو ؟ تم کہو کہ نہ ہم سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں ، ورنہ تم دیکھتے ہو کہ جلاد کي تلوار تمہارے سامنے اور سولي کا درخت تمہارے پیچھے -

قال ! آمنتم قبل ان آذن لکم ، انہ لکبیرکم الذي علمکم السحر ، فلا قطعن ایدیکم و ارجلکم من خلاف ولا صلبنکم في جذوع النخل ، و لتعلمن اینا اشد عذابا و ابقی (٢٠ : ٧٤)

فرعون بولا ! بغیر میرے کہے تم نے قبول کرلیا ، موسی تم سب کا سحر میں استاذ ہے - اس قبول سے فوراً انکار کرو ، ورنہ تمہارے ہاتھہ پاؤں ٹکڑے کردیں گے ، اور تم کو کسي درخت کے تنہ میں لٹکا کر سولي دیدیں گے دیکھو تو کسکا عذاب سخت اور دائمي ہے

لیکن جو سنتے ہیں وہ کیونکر کہیں کہ نہیں سنتے ؟ اور جو دیکھتے ہیں وہ کیونکر کہیں کہ نہیں دیکھتے ؟ پھر اے قہر و ظلم کے تخت پر بیٹھنے والو ! اے حکومت فانیہ کا تاج سر پر رکھنے والو ! اے قوانین ظالمہ و قواعد جائرہ کي تلواریں چمکانے والو ! اور اے جلا وطني اور سولي سے ڈرانے والو ! ہم تمہاري قوت جانتے ہیں لیکن مانتے نہیں- ہم تمہاري طاقت سے بے خبر نہیں ، لیکن ہم کو اوس کا ڈر بھي نہیں - تمہاري قوت و طاقت سے بھي پرے ہم ایک اور قوت و طاقت کو دیکھتے ہیں - جسم تمہارے ہاتھہ میں ہے لیکن دل تمہارے ہاتھہ میں نہیں - پس جو کچھہ کرنا ہو کر گذرو کہ دل نے جسکو دیکھا ہے اوسکے قبول و دعوت سے آسمان کے نیچے کوئي شی روک نہیں سکتي - کیا یہي جواب نہ تھا ، جو موسی پر ایمان لانے والوں نے فرعون کو دیا تھا ؟

لن نوثرک علی ماجاءنا من البینت والذي فطرنا ، فاقض ما انت قاض ، انما تقضي ھذہ الحیوۃ الدنیا ، انا آمنا بربنا لیغفر لنا خطایانا وما اکرھتنا علیہ من السحر ، واللہ خیر وابقی ، ان من یات ربہ مجرماً فان لہ جہنم لا یموت ولا یحیی ، ومن یاتہ مومنا قد عمل الصلحت فاولئک لہم الدرجت العلی ، جنت عدن تجري من تحتہا الانہار خالدین فیہا ، ذلک جزاء من تزکی -

" اے فرعون ! ہم کو خدا کي جو نشانیاں پہونچ چکي ہیں جس نے ہم کو پیدا کیا ، اوس کو چھوڑ کر تیري اطاعت نہیں کرسکتے ، تجھکو جو کچھہ کرنا ہے کر گذر ! تیرا حکم صرف ہماري اس دنیاوي زندگي ہي تک ہے اور بس ، ہم اپنے خدا کے احکام کو قبول کر چکے ، تا وہ ہماري خطاؤں سے درگذرے اور جن برائیوں کے کرنے پر تو نے مجبور کیا اوسکو بھلا دے - ہمارا خدا نیک اور دائم ہے- خدا کے احکام کا جو مجرم ہوگا ، اوسکے لیے جہنم ہے ، جسمیں نہ تو زندگي ہے کہ اوسمیں مسرت نہیں ، اور نہ موت ہے کہ تکلیف سے نجات نہیں ، اور جو خدا کے احکام کو مانے گا اور اوسکے بتاے ہوے نیک کاموں کو کریگا ، اوسکے لیے درجات عالیہ ہیں ، نیز باغ جاوید جسکے نیچے نہریں بہہ رہي ہیں ، اور در اصل یہ پاک لوگوں کے ایمان و ایقان کا پاک اجر اور پاک جزا ہے ! "

رایط مسا ج

لوگ کہتے ہیں کہ حکام ہیں آمادۂ صلح * یہ اگر سچ ہے تو جز خوبی تقدیر نہیں
لیکن انعام گراں قدر ومقدس ہی مسلم * یہ حقیقت میں کوئی ... کی تدبیر نہیں
مایۂ بحث اگر ہے تو فقط مسجد ہے ' * دیت قتل شہیدان جواں میر نہیں
داد خواہ حق مسجد ہیں اسیران جفا * ورنہ اُن کو گلۂ سختی تعذیر نہیں
ہم سے خود ذوق اسیری نے یہ کانوں میں کہا * کہ " خم طرۂ محبوب ہے ' زنجیر نہیں "

* * *

جزو مسجد کو اگر آپ سمجھتے ہیں حقیر * آپ کے ذہن میں اسلام کی تصویر نہیں
آپ کہتے : " وضوخانہ تھا ' مسجد تو نہ تھی " * یہ بجا مسئلۂ فقہ کی تعبیر نہیں
آپ اس بحث کی تکلیف نہ فرمائیں کہ آپ * حامل فقہ نہیں ' واقف تفسیر نہیں

* * *

ندد کرتے ہیں جو یہ آپ جرائد کی زبان * یہ بھی کچھ مانع آزادی تحریر نہیں
اور بھی برہمی طبع کا ساماں ہے یہ * فتنۂ عام کے دبنے کی یہ تدبیر نہیں
فتح اسطرح کیا کرتے ہیں اقلیم قلوب : * تیر ترکش میں نہیں ' ہات میں شمشیر نہیں
اور ہی کچھ ہے گرفتاری دل کی تدبیر * سختی طوق وگراں باری زنجیر نہیں
جبر سے برہمی عام کا رکنا ہے محال * یعنی اس خواب پریشاں کی یہ تعبیر نہیں

* * *

داد خواہوں سے ہز آنر نے جو ارشاد کیا * کہ " یہ حکم ازلی قابل تغئیر نہیں "
حسن ظن نے جو گنہ گار تھے ' یہ بول اٹھے : * اس مرقع میں بھی انصاف کی تصویر نہیں !
ہم اسیران محبت سے بھی ہے جو سلوک * پھر نہ کہیے گا کہ فتراک میں نخچیر نہیں

(شبلی نعمانی)

گناہ نفع بخش

مپرس حال شہیدان کانپور زمن * نہ بیدریغ حریفاں زدند تیغ ہلاک
پولیس را صلۂ خدمتش عطا کردند * " از آں گناہ کہ نفعے رسد بہ غیر ' چہ باک ؟ "

(اشعری)

کل رعایا برگشتہ ہوکر دشمنوں سے جا ملی' حتی کہ قرق قلعہ سے اور لولو برغاس کے موقع پر عیسائی سپاہیوں نے ترکوں کا ساتھ چھوڑ دیا تھا - سید نادر صرف اپنے پچاس ہمراہیوں کے ساتھ رہگئے تھے - اس موقف حرج کو دیکھکر انہوں نے قلعہ بند ہونا مناسب سمجھا ' اور ایک مہینہ تک اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ہزاروں محاصرین کا مقابلہ کرتے رہے ' اور عبد اللہ کے اس گولی نہ لگنے والے طلسم کو توڑ ڈالا ' انکے صرف دو آدمی کام آئے اور دشمنوں کو اپنی لاشوں کے لیے نیا قبرستان آباد کرنا پڑا -

آخر میں جبوقت قلعہ کی رسد میں کمی واقع ہونے لگی تو سید نادر نے ایک عارضی صلح کی تحریک کی جسکو فوراً امام نے منظور کر لیا ' اس ترکیب سے سید نادر اپنے رفقا کے ساتھ بعزو احتشام قلعہ سے نکل کر مسقط آپہونچے' چونکہ التوا کی میعاد پندرہ روز کی مقرر تھی اسلیے اسکے ختم ہونے پر امام نے قلعہ کو اپنے قبضہ میں لے لیا -

اس ہفتہ کی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ امام کے مریدوں میں اختلاف واقع ہو رہا ہے' حمیر اور عیسے بن صالح اپنے اپنے وطن کو چلے گئے ہیں ' عبد اللہ اور امام (سمائل) میں مقیم ہیں ' (سمائل) کے بعض عربوں نے جو بنی رواحہ کہلاتے ہیں سلطان کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی ہے جسمیں مالی اور سلاحی امداد کا مطالبہ کیا ہے - سلطان نے اس درخواست کو نامنظور کردیا - برٹش گورمنٹ کو مسقط سے خاص دوستانہ تعلق ہے - اس بناپر اوس نے سلطان کی امداد کے لیے کافی استعداد بہم پہونچائی ہے ' اور مسقط سے کچھہ دور پر چھاؤنی ڈال رکھی ہے ' تاکہ اگر بدوؤں نے ہجوم کیا تو باہر ہی باہر روک دیے جائیں -

خاتمہ پرمیں بھی آپکی طرح یہی کہونگا کہ " الفتنة نائمة لعن اللہ موقظها " و قول اللہ تعالی : ضرب اللہ مثلا' قرية كانت آمنة مطمئنة یا تیها رزقها رغداً من كل مكان ' فكفرت با نعم اللہ ' فاذا قها اللہ لباس الخوف والجوع بما كانوا يصنعون - بقلم : ابوالحارث ۲۰ شوال سنہ ۱۳۳۱

(الہلال)

مسلمان آج جن مصائب میں مبتلا ہیں' ان کی بنا پر اب یہ سوال باقی نہیں رہا ہے کہ زید حق پر ہے یا عمر؟ سوال یہ ہے کہ فوائد اسلامیہ کی کس کی ذات سے امید ہے ؟ عمان بقیہ ارض مقدس اسلامی کا ایک ٹکڑا ہے' اس لیے بہرحال اوس کو مقدس رہنا چاہیے- لیکن یہہ دیکھکر ہر مسلم قلب کیوں نہ دو نیم ہو کہ مسلمان ابھی تک زید و عمر ہی کا سوال کر رہے ہیں -

سرزمین عرب کا ایک ایک گوشہ تقدیس و تمجید کی ایک ایک اقلیم ہے ' پس جو اجنبی ہاتھہ اوس کے ایک گوشے کو ناپاک کرتا ہے' وہ تقدس و مجد اسلامی کی ایک پوری اقلیم کو تباہ کر رہا ہے ' اس لئے ہمکو صرف اوس تیغ آزمائے مقدس کا انتظار ہے ' جو اپنے ایک وار سے دست نجس اجنبی کی جنبش کو باطل کردے کہ دامان قدس و مجد اسلامی مصئون رہے' فهل من رجل يصون ثوب الاسلام ؟

میں نے آپکی تمام تحریر میں صرف اس سطر کو ڈرتے ڈرتے پڑھا ہے کہ " برٹش گورنمنٹ کو مسقط سے خاص دوستانہ تعلق ہے اس بنا پر اوس نے سلطان کی امداد کے لیے کافی استعداد بہم پہونچا لی ہے " ہم یورپ کی محبت ہی سے ڈرتے ہیں کہ وہ عداوت کی پہلی منزل ہے - المودة تتبعه التجارة و التجارة تتبعه الرايه ' اس لیے ہم مسلمانان عالم یہ نہیں پوچھتے کہ سلطان کے ساتھہ کیا خیانت ہوئی ؟ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ عمان کے ساتھہ کیا خیانت ہوئی ؟ ہم اس خبر کے طالب نہیں کہ سلطان کی امداد و اعانت کے کیا اسباب بہم پہونچائے جا رہے ہیں؟ بلکہ یہہ جاننا چاہتے ہیں کہ عمان کی امداد و اعانت کے کیا اسباب بہم پہونچ رہے ہیں؟ فهل من مجيب ؟

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکت

زان دل شوریدہ را بر ناوک خون می نہم
تا شیان مرغ مجنوں شد دل شیدائے من

اس عہد مذلت و مصیبت میں کہ ہر مسلم ہستی کیلیے جینا ننگ و عار ہے ' ہمیں اپنے دل و جان ' دونوں اسلیے پیارے ہیں کہ ایک تو الہلال کے سوز عشق سے داغدار' اور دوسرا درد محبت سے بیقرار ہے - الہلال کی محبت کو ہم تو سچے دل سے گویا خدا اور رسول کی محبت سمجھتے ہیں - ہمیں وہ بھولی ہوئی تعلیم یاد دلائی گئی ہے جسے فراموش کر کے ہم خسر الدنیا والاخرہ کے پورے مصداق بنچکے تھے - ہم اپنے اعتقاد میں ایسے شخص کو مسلمان جانتے ہیں جو الہلال کا سچے دل سے والہ و شیدا ہو - وہ جسد بے روح جنہیں دل تک دنیا و ما فیہا کی خبر تک نہ تھی' آج متحرک ہی نہیں ہیں بلکہ میدان عمل میں اہل قوت سے بھی آگے نکل جانے کا قصد کرتے ہیں - اہل بصیرت دیکھیں کہ یہ الہلال ہی کی صداے حق انتما کا معجزا مبین ہے - کسے خبر تھی کہ یہ عروس حق و صداقت بے نقاب ہوتے ہی اپنے جمال باطل سوز سے دلوں کو مسحور کر کے اک تازہ روح پہونکدیگا ؟ ذالک فضل اللہ يوتيه من يشاء -

ضمانت الہلال کی یکا یک خبر سنکر دل کو بہت قلق ہوا - طبیعت دیر تک بیچین رہی' لیکن جب اس واقعہ کی حقیقت پر غور کیا تو چپکے چپکے اک خیال نے تسکین دیدی ' اور دل خون گشتہ اس نو عروس غم سے یہ کہکر ہم پہلو ہوگیا :

کام جاں را تازہ کردی ای غم لذت سرشت !
نے غلط گفتم ' چہ غم ای من وائے سلواے من !
من کہ مستی کردن از خون جگر آموختم
ننگ ہوشم باد گر جز خوں بود صہباے من

بجاے شکوہ کے گورنمنت بنگال کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اسنے بنی خوشی یا کسی کے ایما سے الہلال کی ضمانت لیکر اسمیں اور چار چاند لگا دیے - لیکن اسکےساتھہ ہی آے یاد رکھنا چاہیے کہ تنکوں سے دریا کا سیلاب نہیں رک سکتا - دو ہزار اور دس ہزار کی ضمانت تو کیا بلا ہے؟ اس دریاے رحمت الہی کی روانی کو انشاء اللہ پھانسی کی سختی بھی نہیں روک سکتی - ہزاروں کیا بلکہ لاکھوں جانفروش اپنا زور نا توانی دکھانے کیلیے ایک اشارۂ چشم کے منتظر ہیں - گورنمنت ہند کو خوب معلوم ہے کہ الہلال اک اسلامی مذہبی رسالہ ہے - اس کے مٹانے کی تمسخر انگیز سعی کرنا گویا مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو پامال کرنا ہے - تمام مسلمان باستثناے چند ملت فروش منافقین کے ' گورنمنٹ کی ایسی کارروائیوں کو نہایت غیظ و اضطراب کی نظر سے دیکھہ رہے ہیں - کبتک اس جور بیجا اور ستم ناروا کے ہم مورد رہیں گے ؟ اور کہانتک ہم اپنے دلی جذبات اور مذہبی تقدیس کو پامال ہوتے دیکھیں گے ؟ کاش وہ گردنیں جو ان جبر و استبداد کی رسیوں کے حلقوں کو زینت گلو سمجھتی ہیں ' کٹ جائیں ' تا کہ قوم کے جسم کو اس وبال دوش سروں کے بارے نجات حاصل ہو- اب تو مسلمان مسلمان ہوکر زندہ رہنا چاہتے ہیں- آخر اس بت پرستی کی کوئی حد بھی ہے؟

شہداء کانپور اعلی اللہ مقامہم

بخدمت جمیع محررین جرائد اسلامیہ و بزرگان ملت

واقعات حادثۂ ہائلہ کانپور پر میں نے غور کیا ہے' اوس بنا پر میں بلا خوف تردید کہ سکتا ہوں کہ ہمارے بزرگان قوم نے اسوقت تک بجز پیروی مقدمہ کے کوئی سبیل ایسی نہیں نکالی' نہ کوئی ایسی راے قایم کی ہے' جسکے ذریعہ موجودہ ما خوذین کانپور اور مغفور شہداے کانپور کی بیواؤں اور یتیموں اور پس ماندگان کے گذارہ کی صورت دائمی طور پر ہو سکے' اوسوقت تک کہ اونمیں کے چند نفوس اپنی مدد آپ کرنیکے قابل ہوجائیں یا اپنے پیروں پر آپ کہڑے ہو سکیں -

جو چندہ کہ ابتک وصول کیا جا رہا ہے اور آیندہ وصول کیا جائیگا' اوسکی نسبت میں یہ دیکھہ رہا ہوں کہ صرف مقدمہ اور صرفۂ وفد ولایت کے لیے ہے - لیکن کسی صاحب نے اسوقت تک اس معاملہ میں کہ (آیندہ مجروحین اور شہدا کے ورثا کا کیا حشر ہوگا ؟) کوئی تجویز پیش نہیں کی میرے خیال میں یا تو موجودہ چندہ مسجد مچھلی بازار کانپور میں سے ایک مستقل رقم تجارت میں لگا کر اسکا حافظ احمد اللہ صاحب' محمد ہاشم صاحب اینڈ سنس تاجران کانپور کو منیجر مقرر کر دیا جاے کہ اوسکے منافع سے بیوگان و یتیمان کانپور کی اخیر وقت تک (جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں) خبر گیری ہوتی رہے - اور یا جو اور تجویز سب صاحبوں کے نزدیک مناسب ہو عمل میں لائی جاوے -

اگر اسوقت اسطرف توجہ نہوگی تو آیندہ بعد برآمدگی نتیجہ مقدمات عجب نہیں کہ ان مصیبت زدوں کی حالت نہایت نازک ہو جاے - تمام جرائد اسلامیہ سے امید ہے کہ میری اس تحریک کو اپنے اپنے جرائد میں درج فرما کر بتائینگے کہ ورثاء و پس ماندگان شہداے کانپور کا آیندہ مستقبل کیا ہوگا ؟ محمد علی' افسوس' وکیل -

حادثۂ فاجعۂ کانپور

حادثۂ کانپور کے معصوم زخمی ! !

ایک آٹھہ برس کی لڑکی' جسکا شانہ چھروں سے زخمی ہوگیا تھا !

زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

فہرست زر اعانۂ مصیبت زدگان کانپور معرفت جناب احمد حسین صاحب ٹرانس مین' دھورلا سالاملی ریلوے' پونا - بہ تفصیل ذیل :

جناب احمد حسین ٹرانس مین ۴ روپیہ - جناب امرمدتہ صاحب تھانیدار ۱ روپیہ - جناب مسورا صاحب ۸ آنہ - جناب جعفر صاحب ۱ روپیہ جناب مرزا احمد علی بیگ صاحب ۱ روپیہ - جناب علی نہالی صاحب ۴ آنہ - جناب گلزار خاں صاحب ۴ آنہ - جناب عالم علیخاں صاحب ۱ روپیہ - جناب محمد خاں صاحب ۵ روپیہ جناب احمد علی ٹرنٹ المتر جی - آئی - پی ریلوے ۱ روپیہ - جناب عبد الرحمن صاحب ۱ روپیہ جناب احمد صاحب ۴ آنہ جناب امیر صاحب ۸ آنہ جناب فتح محمد صاحب ۱ آنہ - جناب عبد الرحمن صاحب ۲ آنہ جناب محبوب صاحب ۱ آنہ جناب مصطفی صاحب ۱ آنہ جناب امیر صاحب ۱ آنہ جناب راجو صاحب ۱ آنہ جناب عثمان صاحب بیٹری والے ۸ آنہ جناب مقبول صاحب دیرچ ایگزامنر ۸ آنہ - جناب عبد الرزاق صاحب ہیڈ سگنلر ۱ روپیہ -

جناب اقدس بعد سلام علیکم کے عرض پرداز ہوں کہ مسلمانان شہر اوسے پور سے جو چندہ پس ماندگان شہداے کانپور کیلیے ابتک وصول ہوا اوس میں سے ایکصد روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کیا جاتا ہے فہرست چندہ دہندگان بغرض اشاعت عقب سے روانہ خدمت کیجاویگی -

یہہ چندہ ممبران مسلم کلب اودے پور کہ اور خصوصا سیکریٹری صاحب ڈاکٹر مذکور کی سعی سے ہوا ہے - اور کوشش جاری ہے

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

اعلان

ضرورت

ایک نوجوان گریجوایٹ جو معزز خاندان سے ہیں اور معقول آمدنی رکھتے ہیں - اپنی شادی کی خاطر کسی شریف خاندان سے خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں - خط و کتابت بلسلم عاصم معرفت الہلال

در بازوے قدرت تو مضمر صد زور لمس آفرینش
برخیزکه شورکفر برخاست اے فقده نشان آفرینش

پانچ روپیه کي حقیر رقم ضمانت الهـلال کے مد میں داخل کیجاتي هے ، قبول فرمائیں - اور اس مضمون کو اخبار میں تهوڑي سي جگه دیں

داعي بالخیر ، سید عبد الحکیم سیف (رئیس شاهجهاں پور)

الله تعالي اپکي سعي بلیغ کو بار آور دے اور اپکے معتقدین کو استقامت دائمي عنایت فرمائے - جس طرح قدرت نے اپ کو اپنے اراده پر مستقیم کیا هے خداوند اعظم سب مسلمانوں کو جلد اسي روش پر لاے -

گورنمنٹ نے اگر ضمانت لي هے ' تو کیا همارے جانوں کو بهي اسنے لے لیا هے ؟ نہیں همارے جانیں تو اوس قادر ذو الجلال کي ملک هیں - جسنے همیشه راستبازوں ' حق گوؤں ' اور صادقوں کي مدد کي هے -

پہلے میرا دل مضطرب تها ' بلکه دوسرے معنوں میں نا امید تها مگر الحمد لله که اپکي تحریروں نے مطمئن کر دیا ' یعني مسلمان بنا دیا - میرے پاس کیا هے جو میں آپکي نذر کروں ؟ هاں اوس خداے کریم کي دي هولي جان حزیں هے جو سبیل الله کے اگے کسي قسم کا بهي عجز کرنیکو کفر تصور کرتي هے ' یا پهر اس جان کا جمع شده عرق - جو بصورت روپیه پیسه کے ملتا هے - علاوه قیمت الهلال اور البصائر میں ایک روپیه ماهوار همیشه کیلیے نذر کرونگا اگر قبول فرمائیں تو جواب آنے پر انشاء الله تین ماه کي تین قسطیں بذریعه مني آڈر بهیجدونگا -

گر قبول افتد زہے عز و شرف -

آپکا ادني خادم - جان محمد

حضرت مولانا - السلام علیکم - هم یه کہنے سے باز نہیں رهسکتے که وه مصلح و معلم جو الد اسلامي جنکو اج هم اپني جان و مال سے بهي زیاده عزیز رکهتے هیں ' حکام کے جبر و تشدد سے ان شاء الله کچهه بهي نقصان نہیں اٹهائیں گے ' بلکه یه انکي تحریک صداقت کو اور قوي و مستحکم کریگا - ۳ - اگست کے اندوهناک واقعۂ کانپور سے ابتک کتنے اخبارونکا گله گهونٹا جا چکا لیکن پهر اُس سے کیا هوا ؟ کیا مسلمانوں کا جوش سرد هوگیا ؟

" الهلال " کا ابتک بچ جانا تعجب انگیز تها اسلیے که یه تو اور بهي هر ایسے معاملے میں جو گورنمنٹ اور مسلمانوں کے درمیان غلط فہمي پیدا کرتے هیں ' آزادانه ' مگر از روے مذهب ' نکته چیني کرتا تها - تاکه گورنمنٹ اور رعایا کي کشیدگي اندر هي اندر نشو و نما پا کر خطرناک نه هونے پائے - هاں یه ضرور تها که اس امر سے بعض حکام کے جور و ظلم البته آشکارا هو جاتے تهے - با این همه " الهلال " سے دو هزار کي ضمانت طلب کي گئي هے - یه ضمانت " الهلال " سے نہیں بلکه مسلمانان هندوستان سے لي گئي هے -

دو هزار روپیه کي کیا حقیقت ؟ اگر دس دس هزار کي بهي ضمانت لي جاتي تو قوم اپني جان بیچکر گورنمنٹ کے خزانے میں داخل کر دیتي - گو مسلمان مفلس ' غریب اور فاقه مست هیں مگر اسلام کي محبت سے ابتک انکے دل خالي نہیں اور اپني جان تک اسپر سے نثار و قربان کر دینے کیلیے سر بکف هیں ' میں

یه حقیر رقم الهلال ضمانت فنڈ کے لئے بذریعه مني آڈر ارسال خدمت کرتا هوں - امید هے که انجناب اس حقیر و ناچیز هدیه کو قبول فرمالینگے -

خـــــادم الـ[illegible] ـــن
خواجه سید منظور احمد - آره

بحضرت مولانا المکرم ' ذي المجد و الکرم -

الهـلال کے خبر ضمانت اور اسکے ۲۷ - اگست کے نمبر ۹ کي ضبطي نے قارئین الهـلال کے نہیں ' بلکه عموماً مسلمانان هندوستان کے دل هلا دیے - یه ایک استبداد عظیم هے جو مسلمانان هند کو احاطه کیے هوے هے ' جمهوري آزادي ساب هو رهي هے - آزادي تقریر کا جنازه اٹهه چکا تعجب نہیں آگے چلکر مسلم هستي سے کہا جاے که " و جودک ذنب لا یقاس به ذنب - الهـلال کي نور افشاني ماخوذ هے انوار قرآنیه سے - جب تک قرآن دل و زبان پر هے آجکل کی عدالت میں الهلال کیا اهل قرآن هونا هي بڑا نا قابل عفو جرم هوگا - کیوں نہیں قرآن کریم کا همسے مطالبه کیا جاتا که حق و باطل متصادم هوں اور ان دونوں میں سے کوئي ایک هستي باقي رهجاے ' اور تنازع بقا کا مسئله همیشه کے لئے منفصل هو جاے - خدا آپ کے ارادوں میں برکت عنایت فرمائے ' اور اشاعۂ حق کے اراده میں جس قدر مانع و مزاحم هیں انکو دور دور کر اس دور استبداد میں ان الباطل کان زهوقا کي تفسیر دکہلا دے - مجروحین کانپور کي اعانه کے لیے بهي چنده فراهم کر رها هوں عنقریب مرسل خدمت هوگا -

محمد سعد الله - کرت پور ' بجنور

حضرت من دامت برکاتہم -

الهـلال قومي اور مذهبي رساله هے اوسکي ضمانت کا واقعه اسلام کي ضمانت کا مسئله هے جس پر تمام مسلمانوں کو پوري توجه کرني چاهیے ورنه کیا عجب هے که اسطرح احساس مذهبي هي معدوم کر دیا جاے -

ضمانت فنڈ میں في الحال (۵ روپیه) بذریعه مني آڈر روانه کرتا هوں جو میرے لیے موجب برکت هوگا -

حافظ حقیقي سے یہي دعا هے که وه حضرت کو اپني حفاظت میں رکهے اور اوسکي نصرت همیشه حضرت کي رفیق رهے ' آمین ثم آمین -

خادم - خریدار نمبر (۱۹۲۵)

اشتـهـــار

میــــرے کا ســرمــــه

میں خاص - عام کے فائده کي خاطر اپنا تمام عمر کا نتیجه پیش کرتي هوں جس سے همارے ملک کے لوگ صحت چشم حاصل کرکے میرے حق میں دعا گو رهیں - امراض چشم مفصله ذیل کا میں اس مجرب سرمه کے ذریعه شرطیه علاج کرتي هوں - وه مریض جنکي آنکهیں بهت کمزور - پاني کا جاري رهنا - دهند - غبار - کمزوري بصارت - تاریکي چشم - جالا پڑبال - جهور - سرخي - ابتدائي موتیا بند - ناخونه - خارشت وغیره سے عاجز آگئے هیں - چند روز کے استعمال سے شرطیه فائده هوگا - اور عینک کے استعمال کي حاجت نہیں رهیگي - بچه سے لیکر بوڑهے تک کیلئے یه یکساں فائده کرتا هے - قیمت سرمه سیاه في تولہ ۱ - روپیه ۸ - آنه - اور سفید في تولہ ۲ روپیه - اسکے علاوه دیگر امراض سخت و شدید کا بهي میں اپنے خاص اصولوں پر علاج کرتي هوں - کوئي صاحب مجهه سے علاج کے خواستگار هوں تو هر ایک طرح کي علامات بیماري معه تفصیلي حالات لکهیں -

ام - میري گریس مق والف - بنگله ڈاکٹر سندهو کوه مصوري -

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھ لوکہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے اندر مندرجۂ بالا آثار پیدا ہونے کے بعد دیگر ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماهیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی محنت شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - ضرور نہیں ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر نہ رہی مرجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو اپنی کمائی میں لگی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں - یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے کئی مرتبہ دوچند فائدہ حاصل ہوتی ہے - انکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - ٹائیلر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبدالوهاب قیپی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاهد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹما سٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوگئی -

اِنکے علاوہ صدها سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھہ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

---

حب دافعہ سیلان الرحم

نیمدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - جدار بری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

بر الساعة

اسکے دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے -

دافع درد کان

شیشی صدها بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جاتا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

سرمہ مقیرہ کرامتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ مع سلائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدة الحکماء - لاہور

جناب احمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر

دهند - پور ۔ ۔ ۱۹

بکوشش و سعی منتظمین مسلم کلب اردیور و بذریعه جناب شیخ ولي محمد صاحب گرد اور اردے پور

میواز ۔ ۔ ۱۰۰

مسلمانان فیور موضع بین ضلع پٹنه

بذریعه احمد رضا صاحب ۔ ۱۵

جناب محمد یعقوب صاحب - جمولی مونگیر ۔ ۔ ۳۵

جناب حافظ دوست محمد صاحب

پیش امام - سورتي مسجد - نگیان بازار ۔ ۔ ۹ ۱۰

جناب اکبر خانصاحب - موضع ...

... پور ۔ ۔ ۔

جناب مولوي قطب الدین ...

ایک ... جوڑ ...

... ۔ ۔ ۔ ۱

زر اعانۂ مہاجرین عثمانیه

جناب محمد اسمعیل صاحب ... ۔ ۔ ۱

جناب غلام حیدر صاحب - محله سید ...

گوجرانواله ۔ ۷

جناب حکیم محمد عبد المجید صاحب -

روڑکي - جالندهر ۔ ۔ ۱

بذریعه جناب مبارک حسین صاحب - کلکته ۔ ۔ ۲۴

جناب من ! چار پانچ ماہ قبل سے براے امداد ترکي ومصیبت زدگان جنگ بلقان کچھه چنده جمع هوکر پڑاتھا - لیکن چند وجوہ مانع ارسال تھے - کل مبلغ ۱۲۵ روپیه روانه خدمت ہے -

یہاں اسلام براے نام ہے - بڑے جد و جهد کي یه رقم نتیجه ہے -

ش - م - ر - بہاري مقیم لهري ' بلوچستان

(تفصیل ۱۲۵ -)

جناب میر بلوچ خان صاحب ترمکي ۔ ۔ ۱۰

جناب میر تاج محمد خانصاحب ترمکي متعلم ۔ ۔ ۲۷

جناب محمد رجب صاحب ۔ ۸ ۔

جناب سبهاگه گوله صاحب ۔ ۱ ۔

جناب بھیکه صاحب ۶ ۔ ۔

مسمات سہیني بیوه ۔ ۲ ۔

مسمات بختاور بیوه ۔ ۲ ۔

جناب الله دادہ گوله ۔ ۲ ۔

جناب ضمیر صاحب گوله ۔ ۱ ۔

جناب بگوحت صاحب ۔ ۲ ۔

جناب مزار صاحب نجار ۔ ۸ ۔

جناب محمد شریف صاحب زرگر ۔ ۔ ۲

جناب شیر محمد ۔ ۔ ۲

جناب ... صاحب ۔ ۴ ۱

جناب محمد شفیع صاحب ۔ ۔ ۱

جناب گوزا صاحب ۔ ۔ ۱

جناب مراد خانصاحب ترمکی ۔ ۸ ۔

مسماة مرادي بیوه ۔ ۲ ۔

جناب الهي بخش صاحب ۔ ۔ ۲

جناب ... بخش صاحب ۔ ۔ ۴

جناب محمد عظیم وحاجی زرگر ۔ ۔ ۱

جناب ارباب دایه ۔ ۔ ۱

جناب سید حسن شاہ شمس صاحب ۔ ۹ ۲

جناب عبد الحکیم صاحب ۔ ۱

جناب کلاقي صاحب ۔ ۱۳

جناب بہنمور ۔ ۲

جناب کابر صاحب ۔ ۲ ۔

جناب زربمر صاحب ۔ ۔ ۔

جناب میر مہر الله خان صاحب ۔ ۔ ۱

جناب ... صاحب ۔ ۸ ۔

جناب ملا قائم الدین صاحب ۔ ۱

جناب موسیٰ خان صاحب ۔ ۸ ۔

جناب فقیر گل شاہ ۔ ۔

جناب پیر بخش صاحب ۔ ۱ ۔

... میراسي ۸ ۔

باجوی درتا صاحب ۸ ۔

جناب اله بخش صاحب ۔ ۔

جناب اله دتا صاحب ۔ ۔

جناب عبد الغفور صاحب ۔ ۱

جناب مرزاخانصاحب ۔ ۲ ۔

جناب صالم محمد صاحب ۔ ۶ ۔

مسمات حلیما ۔ ۔ ۱

جناب نالب نود ھاں صاحب ۔ ۔ ۴

جناب شیخ محمد صاحب ۔ ۔ ۲

جناب گل حسن خانصاحب ۔ ۔ ۱

جناب سہر صاحب ۔ ۔ ۱

جناب دوست محمد صاحب ۔ ۔ ۵

جناب راجه بخش صاحب ۔ ۸ ۔

جناب سفر صاحب ۔ ۔ ۱

جناب پاندهي ... صاحب ۔ ۸ ۔

جناب حامد صاحب ۔ ۔

جناب حاجي صاحب ۲

جناب سالنداد صاحب ۔ ۲ ۹

جناب قاضي عبد الحق صاحب ۔ ۱۰

جناب عمر صاحب ۔ ۔ ۱

جناب ملا تاج الدین ۔ ۔ ۱

جناب بري صاحب ۔ ۸ ۔

جناب بنگو تجار صاحب ۔ ۸ ۔

جناب عبد الرحیم ۔ ۔ ۱

جناب حمزہ خانصاحب ۔ ۔ ۱

مسمات عزي بیوه ۔ ۲ ۔

جناب سلطان صاحب ۔ ۸ ۔

جناب گگراي صاحب ۔ ۴ ۲

جناب گیس خرات صاحب ۔ ۔ ۱

جناب سر براہ تمنذر صاحب ۔ ۔ ۸

جناب گیسه خیرات ۔ ۴ ۔

جناب محمد صاحب ۔ ۔ ۱

جناب نوداني صاحب ۔ ۴ ۱

جناب ولي محمد صاحب ۔ ۲ ۔

جناب اسلم بخش صاحب ۔ ۲ ۔

یکفایت اصلی پتھر کی عینک لے لیجیے

حضرات اگر آپ قابل اعتماد عمدہ و اصلی پتھر کی عینک کم قیمت پر چاھتے ھیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں - ھمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں جو عینک ٹھیک ہوگی وہ بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے اپنی آنکھوں کا امتحان کراکر صرف نمبر لکھ بھیجدیں - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اجرت بدل دیجائیگی -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنس

نمبر ۱۵/۱ ولسن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی کلکتہ -

تجارت گاہ کا کٹک

یوں تو ھر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسی ھیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے لائق ھی کی آب و ھوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ھندوستان میں روانہ کی جاتی ھیں - ھمارے کارخانے میں ھر قسم کی وارنش مثلاً روغنی پیچ میلا ، ھرا ، براون ، زرد ، ٹنٹی ، کاف ، بکری اور بھیڑی کے کھال کے - سر کا چمڑا ، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ھیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز وغیرہ کا کام اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا چمڑا بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ھم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پر مہیا کرسکتے ھیں - جس قسم کا چمڑا آپکو ضرورت ھو منگا کر دیکھیں ، اگر مال خراب ھو تو خرچ آمد و رفت ھمارے ذمہ ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کمنو پرس لین
پوسٹ انٹالی کلکتہ

[۳۳]

ایک نئی قسم کا کار و بار

یعنی

ھر قسم اور ھر میل کا مال ، یک مشت اور متفرق دونوں طرح ، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر ، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق ، ورنہ واپس ، محصول آمد و رفت ھمارے ذمہ ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ھی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ ، اس سے زائد کے لیے دریافت فرما لیجیے ، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کے لیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی ھلال ایجنسی
نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریٹ
ڈاکخانہ انٹالی - کلکتہ

لغات جدیدہ

مولفہ

مولانا السید سلیمان الزینبی

یعنی : عربی زبان کے چار ھزار جدید ، علمی ، سیاسی تجارتی ، اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری ، جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ھیں ، اور نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ہے ، وہ بھی اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود ھیں - قیمت طبع اعلی ۱ - روپیہ ۴ آنہ - طبع عام ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین ندوہ ، لکھنو -

۱۵ سائز گارنٹی ایک سال

معہ محصول پانچروپیہ

معہ محصول خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی ۹ سائز گارنٹی ایک سال

سچی دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

۱۸- سائز آٹھ روز میں ایک مرتبہ کنجی دیجاے گی چاندی سنگل کیس دعے ڈبل کیس عللہ گارنٹی ایک سال
۱۵- سائز چاندی ڈبل کیس کرد وائیزر فرس شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر عللہ لیورعللہ گارنٹی ۲ سال
۱۸- سائز ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے میں گارڈ و ڈرائیور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ لیعہ گارنٹی ۲ سال
نوٹ - بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو میں بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

لم - اے - شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرم تلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

ھم ھیں

کشمیر کے شال - رفلی اونی پارچات - چادریں - کامدار میز پوش - پلنگ پوش - پردے - نمدے - گبھے - نقاشی مینا کاری کا اعلی سامان - زعفران - مشک نافہ - جدوار - ممیرہ - سلاجیت - زیرہ - گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ روانہ کرنے والے - مکمل فہرست مفت ھم سے طلب کرو

منیجر دی کشمیر کو اوپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر -

حادثۂ فاجعۂ کانپور

ڈاکٹر ناظر الدین (لکھنؤ)　　سید راس مسعود　　مسٹر مظہر الحق　　مسٹر تصدق حسین (علی گڈھ)　　ڈاکٹر محمود (بانکی پور)

سید فضل الرحمن (کانپور)　　خواجہ عبد المجید (علی گڈھ)

اجرش دهد خدای که بردست یاوری
با آن کسی که یار رہا صبر نه داشتند !!

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک ننھے بچے سے بڑے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے۔ اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے۔ مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے:
نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا۔ درد شکم۔ بدہضمی اور متلی۔ اشتہا کم ہونا وبائی کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۸ آنہ محصول ڈاک ۵ آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگوا کر ملاحظہ کیجئے۔

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے

[۱۹]

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل۔ چربی۔ مسکہ۔ گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے۔ لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ مروجہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے۔ اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں۔ جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک

[illegible]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے ایسی بخار میں مرتے یا کیے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹینٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے تو اسکو فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہو جائے مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

[۱۰]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے بالخصوص پیٹ میں درد اور قے اکثر ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے۔ بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو۔ ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ آنہ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن۔ نمبر ۵-۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار۔ موسمی بخار۔ باری کا بخار۔ پھر کر آنے والا بخار۔ اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو۔ سردی سے ہو یا گرمی سے جھلکی بخار ہو۔ یا بخار میں درد سر بھی ہو۔ کالا بخار۔ یا آسامی ہو۔ زرد بخار ہو۔ بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں۔ اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو۔ ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے۔ اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو۔ تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں۔ اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں۔

قیمت بڑی بوتل۔ ایک روپیہ۔ چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ۔ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

[۲۰]

ہر دلعزیز ڈاکٹر
ایم۔ ایس۔ عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۲۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ۔ کلکتہ

[illegible] النـــاظـــر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر۔ نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے۔ کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶۔ قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل۔ دھرمتلہ۔ کلکتہ

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۷ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۱ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 22, 1913.

فہرست

تصاویر

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور

۱۹ - اکتوبر کو انجمن کی جانب سے ٹون ہال کلکتہ میں ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا ' تا کہ مسئلہ مسجد کانپور کے تازہ تغیرات کی نسبت غور و فکر اور اظہار راے کیا جاے - باوجودیکہ صرف ایک دن پیشتر ہی اسکا اعلان کیا گیا تھا ' لیکن جلسہ عظیم الشان اور مجمع نہایت کثیر تھا -

مجملاً اسکی روئداد اخبارات میں چھپ چکی ہے - تفصیلی حالات شاید آئندہ نمبر میں شائع کیے جاسکیں - جس اعتدال اور حزم و احتیاط کے ساتھہ اس معاملے کی نسبت اس جلسے میں تجاویز منظور کی گئی ہیں ' ارباب فہم نے انکی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ کر لیا ہوگا -

سب سے آخری تجویز یہ تھی کہ :

" نظر بہ حالات گذشتہ ' عمارات و اوقاف دینیہ کے حفظ حقوق و دفاع کیلیے نہایت ضروری ہے کہ مسلمان اپنی بہترین کوششوں سے با قاعدہ کام لیں - اسلیے یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ " انجمن دفاع مسجد مقدس کانپور کلکتہ " کو اینده " حفظ حقوق و دفاع عمارات دینیہ " کے نام سے بدستور قائم و جاری رکھا جاے "

یہ کہنا ضروری نہیں کہ گذشتہ تجربے آیندہ کیلیے کس قدر موثر اور عبرت انگیز سبق دیچکے ہیں - یہ مسئلہ ہمیشہ سے اہم تھا لیکن اب تو اسکی اہمیت انتہائی درجے تک پہنچ گئی ہے - امید ہے کہ اخوان ملت اس کام میں انجمن کی اعانت فرمائیں گے

ابو الکلام (صدر) (آنریبل) فضل الحق (سکریٹری)

ليکن هر واقعه کي مختلف حيثيتيں هوتي هيں اور ان تمام جذبات مسرت و امتنان کے هجوم ميں' اسپر افسوس کيے بغير ميں نہيں رهسکتا که بہت سے لوگ واقعه کو مختلف نظروں سے نه ديکھنے ميں ايسي غلطي کر رهے هيں ' جس پر شايد انکو کسي وقت تاسف هو' حالانکه کام رهي سچا اور پر صداقت هے ' جس کيليے امتداد زمانه کے ساتهه ساتهه مسرت اور خوشياں بهي بڑهتي جائيں ' اور جسکے ليے کبهي بهي تاسف نہو -

۱۴ - اکتوبر کا واقعه چند چيزوں کا مجموعه هے - مسئلۂ مسجد کانپور نے مختلف صورتيں اختيار کرلي تهيں - ايک مسئله هے مسجد کے متنازع فيه زمين کا - اور ايک مسئله هے متهمين کي رهائي کا -

ايک شے هے کانپور کے وفد کا اڈريس ' اور پهر سب سے آخر سامنے آنے والي چيز هے هز ايکسلنسي کي تقرير ' جسميں ان تمام امور کا اعلان کيا گيا -

کيا مجهے وہ حضرات جو ۱۴ - اکتوبر کي شام سے مصروف کار هيں ' بتلا سکيں گے که انکے اظہارات کس چيز کے متعلق هيں ' اور تقليد و اتباع کے سوا انہوں نے کيا خود بهي اسپر کچهه غور کيا هے ؟

(دالان)

اولين مسئله مسجد کے دالان کا تها ' ليکن اگر ميں يه کہنے سے خاموش رهوں تو يه ميرے ايمان کا انتہائي ضعف هوگا که اسکا مسئله اب تک فيصل نہيں هوا هے - نه صرف مسلمانوں کيليے ' بلکه حضور ويسرائے کي اس قيمتي اور ياد گار انصاف فرمائي کے دائمي اور محکم هونے کيليے بهي نہايت ضروري تها که وہ مسلمانوں کے مذهبي اظہارات اور علماء کرام کي شرعي تصريحات کے مطابق هوتا - وہ انتہائي مقصد جو حضور ويسرائے کي اس مداخلت کے اندر مضمر هے ' کس درجه شريفانه ' اور کس درجه محبوب القلوب هے ؟ يعنے انہوں نے مسلمانوں کے غم و الم کو دور کرنا چاها ' اور انکي خواهشوں کو پورا کرکے برٹش انصاف کے سب سے بڑے قيمتي اصول " عدم مداخلت مذهبي " کے احترام کو هميشه کيليے محفوظ کر ديا - پهر کيا يه کوئي خوشي کي بات هوئي اگر ايک ايسي اعلي نيت اور بہترين عمل کو هم ايسي حالت ميں چهوڑ ديں ' جو مسلمانوں کو کامل تسکين دينے ' اور انکي تمام شکايتوں کے دور کرنے ميں کسي طرح ' اور کبهي بهي ناکام ثابت هو ؟ اگر ايسا کيا جاے تو در حقيقت يه ويسرائے کي محبت فرمائيوں کا همارے طرف سے کوئي اچها معارضه نہوگا -

حضور ويسرائے نے ٹوٹے هوے دلوں کو جوڑنا چاها تها ' پس ضرور تها که هم انہيں مدد ديتے ' تاکه اسطرح يه ٹکڑے باهم اچهي طرح دبے جاتے که پهر ديکهنے والوں کو يه بهي بتلانا مشکل هوتا که ٹوٹا بهي هے تو کہاں سے ؟

دل شکسته دراں کوچه مي کنند درست
چنانکه خود نشناسي که ازکجا بشکست ؟

ليکن اگر بال رهگيا تو وہ ديکهنے والوں سے گذشته کي مخبري کريگا اور بهولنے والے پچهلي ياد کو نه بهلاسکيں گے !

يه جو آوازيں بعض اطراف سے اٹهه رهي هيں - يه جو مراسلات کانپور سے آ رهي هيں ' يه جو خود ۱۴ - اور ۱۵ - اکتوبر کے بعض حالات و واقعات کانپور هيں - کيا اسي بات کا نتيجه نہيں هيں ؟ اگرچه :

ملسکيا شيوں مبارک باد ميں !

اصل مسئله زمين کي ملکيت کا مسئله هے اور افسوس که هز ايکسلنسي نے اس کو صاف کرنا غير ضروري بتلايا -

ممکن هے که اسميں کچهه مصلحتيں هوں ' تاهم بہت آساني سے ممکن تها که زياده صبر و انتظار کے ساتهه معاملے کے هر پہلو کو صاف کر ليا جاتا - اوروں کو جلدي هو تو هو ' ليکن الحمد لله که خود مسلمانوں کو اس معاملے ميں جلدي کرنے کي کوئي وجه نه تهي -

ايک صورت يه هے که زمين کا وہ ٹکڑا بجنسه واپس کر ديا گيا - اب متولي اس زمين کو اس طرح استعمال کرينگے که اس جانب ايک دروازه بنائيں گے - چهت کيليے دو کهمبے کهڑے کريں گے - نيچے کا حصه انکي ملکيت هوگي قانوناً و علناً ' اور اس طرح يه اصول شرعي برابر قائم رهيگا که " کسي مسجد کا کوئي حصه مصالح مسجد کے سوا اور کسي کام ميں نہيں لگايا جا سکتا "

دوسري صورت يه هے که مسجد کا جسقدر حصه حکام کانپور نے لينا چاها تها ' وہ بجنسه سڑک کو ديديا گيا - البته مسجد کے اوپر صحن کے ساتهه ۸ - فيٹ کا برامده سا نکال لينے کي اجازت ديدي گئي هے ' جس کي اجازت هر شہر کي منيوسپلٹي هر مکان کو خاص شرائط کے ماتحت ديديا کرتي هے -

وہ نيچے کي زمين که اصل معامله هے ' سڑک ميں بدستور شامل رهيگي - البته يه ايک خاص بے اصولي جائز رکهي گئي هے که انکے حصے کو متوليان مسجد اپنے صرف سے طيار کرا ديں -

پس اسکو اچهي طرح صاف هو جانا چاهيے که کونسي صورت قرار پائي هے ؟ يه کوئي عقل مندي کي بات نہيں که " زمين ملگئي ' زمين ملگئي " کا شور مچا کر لوگوں کو واقعه کے سمجهنے کي مہلت نه دے جاے اور رهي معامله مشتبه اور پيچيده هو کر رهجاے ' جسکي بدولت مسلمانوں کو اس درجه نا قابل تلافي نقصان عزت و جان گوارا کرنے پڑا ' اور جسکي وجه سے خود حکومت کو بهي اس درجه پريشاني اور حيراني سے اٹهاني پڑي -

حضور ويسرائے کے فياضانه اراده کي صحيح تکميل اور اسکي سچي قدر داني جب هي هوسکتي هے ' جب که انکے فيصلے اور اعلان کو اسطرح معلق چهوڑ دينے کي جگه اسکو اس حالت تک پہنچانے کي سعي کي جاے ' (حالانکه پہلے هي هوني تهي) که وہ اپنے اصلي مقصد کو حاصل کر سکے -

ميں سمجهتا هوں که اگر يه معامله اچهي طرح صاف کر ديا جاتا تو کانپور کے عام مسلمان بهي بالکل مطمئن اور شادکام هو جاتے اور باهر بهي هر طرف طمانية هوتي -

ميں هرگز يه راے نه دونگا که مسلمان اس معاملے ميں کوئي نيا ايجي ٹيشن شروع کريں ' اسکي کوئي ضرورت نہيں - البته يه ضرور هے که اس معاملے کو کارکن ذرائع سے صاف هو جانا چاهيے که اب بهي وقت باقي هے - اور مجهے اميد هے که شايد ايسا باساني هو سکے گا -

(باقي آينده)

شذرت

گم شدہ امن کي واپسی

لارڈ هارڈنگ کي يادگار دانشمندي

۲ - جولائی اور ۱۴ - اکتوبر

الا' ان حزب الله هم الغالبون !

فوقع الحق و بطل ما کانوا يعملون - فغلبوا هنالك و انقلبوا صاغرين !
(۱۱۵ : ۷)

جو حق بات تھي وہ سب پر ثابت هوگئي ' اور جو کچھہ باطل پرستون نے کيا تھا ' سب ملیا میت هوگيا - پس فرعون اور اوسکے ساتهيون نے شکست کھائي اور حکم الهي سے ذليل و خوار هوگئے -

ہے ایک خلق کا خوں اشک خونفشاں پہ میرے
سکھائي طرز آپ دامن اُٹھا کے آنے کي !

" مسئله مسجد کانپور " کي تاريخ ميں هر واقعه يادگار هے - اُس کا آغاز بهي يادگار تها اور اُس کا اتمام بهي - اُسکي ابتدا بهي نا قابل فراموش هے اور اُسکي انتها بهي - اُسکے وہ ايام وسطی جو درد و غم ' آہ و فغاں ' حق طلبي ' و داد خواهي ميں بسر هوے - وہ بهي يادگار رهيں گے ' اور وہ آيام آخريں ' جو جوش و خروش ' جهد و جهاد ' سعي و تلاش ' اتحاد و اجتماع ' اور بالاخر فتح و انهزام کي صورت ميں نمایاں هوے ' وہ بهي کبهي نه بهلاے جا سکيں گے : والله يويد بنصره من يشاء ' ان فی ذالك لعبرة لاولی الابصار !
- (۳ : ۱۲)

البته هر شے کي ياد يکساں نهيں هوتي ' اور هر ياد اپنے ساتهه ايک خاص اثر رکھتي هے - زخم بهي ياد رهتے هيں اور دست مرهم بهي - ليکن پهلي ياد کے ساتهه هميشه دل ميں ٹيس اٹهتي هے ' اور دوسري ياد هميشه تسکين ديتي هے - خوں ريزي کو ياد کرکے هميشه دنيا نے نفرت کي هے ' مگر امن کي کوششوں کو هميشه تعريف ملي هے که يه انکا قدرتي حق هے -

(۲ - جولائي) اور (۳ - اگست) کي طرح (۱۴ - اکتوبر) بهي يادگار رهيگي ' مگر وہ يادگار ' ظلم و نا انصافي ' نفسانيت و نا داني ' مغرورانه هٹ اور حاکمانه گهمنڈ ' سفاکانه اقدام اور جابرانه خوں ريزي کي يادگار تهي ' پر ۱۴ - اکتوبر اُس عقل و تدبر اور دانشمندي و دانائي کي يادگار هے ' جس نے هميشه حق و صداقت کا ساتهه ديا هے ' اور جو اگر دنيا سے روٹهه جاے ' تو پهر ظلم و نا انصافي کے بے امان ديو زمين کے بسنے والوں کو کبهي پناہ نه ديں -

هندوستان کا انصاف گم هو گيا تها - برطانيه کے خزانے کا سب سے زياده قيمتي موتي کهو گيا تها - ليکن مبارک هو لارڈ هارڈنگ کو که انهوں نے اُسے واپس بلانا چاها !

* * *

يه ياد گار صرف عقل و ناداني هي کے ايک ايسے معرکے کو ياد نهيں دلاتي ' جسميں بالاخر دانائي کو فتح هوئي اور ناداني کو شکست کا اعتراف کرنا پڑا ' بلکه اس سے بهي زياده موثر عبرة اسکے اندر حق و باطل کي کشمکش اور بالاخر حق کي فتح يابي کی هے - وہ صداقت جس نے هميشه فتح پائي هے ' اس واقعه کے اندر ايک صداے غفلت شکن رکهتي هے که اُسکي قوت سے لوگ مايوس نهوں - اس نے اپني مثالوں کو هميشه دهرايا هے ' اور وہ اب بهي اپني مثاليں تازہ کر سکتي هے - متهمين هنگامۂ کانپور کا مسئله في الحقيقت حق و باطل کا ايک مقابله تها - باطل کی قوتيں حکومت کے گهمنڈ اور تسلط کے غرور ميں پوشيده تهيں مگر حق کي بے سرو ساماني کے اندر بهي اسکا قديمي معجزه موجود تها - گو اس کي آواز سے بار بار غفلت کي گئي ' اُسکي صدائ کي بارها تحقير هوئي ' داد خواهي کي فريادوں کو بار بار ٹهکرايا گيا ' تاهم اسکي قوت نا قابل تسخير اور اسکا جلال بے امان تها - پس آخر اُس نے اپني طاقت کا اعتراف کرايا جيسا که هميشه کرايا هے اور جيسا که هميشه هوگا : وقل جاءالحق و زهق الباطل ' ان الباطل کان زهوقا !

اس فتح و شکست کو اُس فيصلے ميں ڈهونڈهنے کي ضرورت نهيں ' جو مسجد کانپور کے متنازع فيه حصے کا کيا گيا ' اور نه تو اُسے هز ايکسلنسي کي تقرير ميں تلاش کرنا چاهيے - اس فتح و نصرت کيليے صرف اسقدر کافي هے که جو لوگ اس مسئلے کو اغماض و بے دردي سے طے کرنا چاهتے تهے ' اُنهوں نے اپني محبت کے اظهار کو ضروري سمجها ' اور جن لوگوں کو صرف زخم هي کا مستحق سمجها گيا تها ' انکے ليے بالاخر ايک مرهم بهي طيار کيا گيا ! !

* * *

جو کام جس غرض سے کيا جاے ' اگر وہ غرض حاصل هو جاے تو يقيناً خوش هونا چاهيے - مجکو اس امر سے نهايت خوشي هے که اس دانشمندانه عمل نے لاکهوں مسلمانوں کے غمگين اور مايوس دلوں کو يکايک مسرور کرديا اور جس درجه نادان اور بے درد (نه که فياض و رحم دل) سر جميس مسٹن کے متمردانه رويه نے غلطي کي تهي ' اتني هي لارڈ هارڈنگ نے تدبر و انصاف فرمائي سے کام ليا - انهوں نے مقدمات اٹها ليے اور مسجد کي زمين ميں مداخلت کرنے کي اصلاح کرني چاهي - هر وہ آنکهه ' جو ايک سر چهه بے جرموں کے هاتهوں ميں سر جميس مسٹن کو هتکڑياں ڈلواتے ديکهه چکي هے ' ۱۴ - اکتوبر کے اس منظر کو محبت و تشکر کي نگاهوں سے ديکهے بغير نهيں رهسکتي که لارڈ هارڈنگ کے هاتهه پدرانه محبت کے اظهار کے بعد ' انکو بلا استثنا رها کر دينے ميں مصروف هيں !

۲۱ ذیقعدہ : ۱۳۳۱ ہجری

مساجد اسلامیہ اور خطبات سیاسیہ

اسلام میں مساجد کي حیثیت دیني

انجمن اسلامیہ لاہور کا رزوایوشن

(۳)

(حقیقت تعبد و پرستش)

ممکن ہے کہ تم کہو : مساجد میں انساني حکومتوں کے احکام ۃ اعلان ' اور انسانوں کي تعریف و تمجید پرستش و تعبد میں داخل نہیں - پرستش تو صرف اُسي کي کرتے ہیں جسکے لیے مسجدیں بنائي گئي ہیں - اُسي کے آگے عبادت کیلیے کھڑے ہوتے ' اور اُسي کی حمد و ثنا خطبوں میں بیان کرتے ہیں - البتہ انسانوں میں جو لوگ بڑے ہیں ' جنکا دربار عزت بخش اور جنکا حکم و اقتدار بہت وسیع ہے ' انکي تعریف کرتے ہیں اور انکے لیے دعا مانگتے ہیں -

اگر میں اسکا جواب دوں - اگر میں اسلام کي توحید اور اسکے قرار دادہ شرک کي تشریح کروں - تو میں اپنے موضوع بحث سے بہت دور جا پڑونگا اور اب بھي اتنا نزدیک نہیں جتنا کہ ہمیشہ رهنا چاهیے - مگر میں کہونگا کہ میں نے جو آجکل کے مشرکین ہوا پرست کو قریش مکہ کے مشرکین اصنام پرست سے تشبیہ دي تو نادانو! وہ تو تمهارے اس کہنے میں بھي موجود ہے - در اصل توحید اسلامي کے متعلق یہ ایک عالمگیر ضلالت ہے جس میں اج مختلف صورتوں کے اندر عالم اسلامي گرفتار ہے - لوگ بھول گئے ہیں کہ اسلام کا مایۂ شرف محض اعتقاد توحید نہیں بلکہ تکمیل توحید ہے - اور تکمیل توحید کي اصل و اساس " توحید فی الصفات " ہے -

(توحید فی الصفات)

مشرکین مکہ کبھي بھي خدا کے منکر نہ تھے - وہ کبھي یہ نہیں کہتے تھے کہ جن بتوں کي هم پوجا کرتے ہیں یہی خالق ارض و سماوات ہیں :

ولئن سالتهم من خلق السماوات والارض و سخر الشمس والقمر؟ لیقولن الله ! فانی یوفکون ؟ (۲۹ : ۶۱)

" اور اگر ان مشرکین عرب سے تم پوچھو کہ وہ کون ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ' اور سورج اور چاند کو اس ترتیب و نظام عجیب پر مسخر کر دیا ؟ تو بے اختیار بول اٹھیں گے کہ کوئي نہیں ' صرف الله ! جب حالت یہ ہے تو پھر یہ گمراہ کہاں بھٹکتے چلے جا رہے ہیں ؟ "

پھر سورۂ (زمر) میں فرمایا :

ولئن سالتهم من خلق السماوات والارض ' لیقولن الله قل افرایتم ما تدعون من دون الله ان ارادنی الله بضر' هل هن کاشفات ضره ؟ او ارادنی برحمة ' هل هن ممسکات رحمته ؟ قل حسبي الله ' علیه یتوکل المتوکلون !! (۳۹ : ۳۹)

اور اے پیغمبر! اگر تم ان مشرکین مکہ سے پوچھو کہ کون ہے جس نے ان آسمانوں اور اس زمین کو پیدا کیا ؟ تو ضرور اسکے جواب میں یہي کہیں گے کہ " الله نے " ! پھر تم انسے کہو کہ اگر الله مجکو تکلیف پہنچانا چاہے تو وہ تمهارے معبود ' جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو ' میري تکلیف کو دور کرسکتے ہیں ؟ یا اگر الله مجھہ پر اپنا فضل و کرم کرنا چاہے تو کیا وہ اُسے روک سکتے ہیں ؟ اے پیغمبر ! انسے کہدو کہ میرے لیے تو بس (وهيّ) خدا بس کرتا ہے (جس کے وجود سے تم بھي انکار نہیں کرسکتے) اور بھروسہ کرنے والے اُسي پر بھروسہ کرتے ہیں !!

پس اگر اپنے اعمال مشرکانہ کے ساتھہ تم بھي خدا کا اقرار کرتے اور اسکو عبادت صفوف و محراب کا مستحق سمجھتے ہو ' تو تمهارے مورث اعلی بھي ایسا ھي سمجھتے تھے - انکو الله کے وجود سے انکار نہ تھا - جب انسے پوچھا جاتا تھا کہ باوجود اس اقرار کے بتوں کو اپنا قبلۂ عبادت کیوں بناتے ہو؟ تو جواب میں کہتے تھے :

ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی (۳۹ : ۴)

هم انکي پرستش صرف اسلیے کرتے ہیں کہ یہ همارے لیے وسیلۂ شفاعت ہیں - اور تاکہ ہمیں الله کا مقرب بنا دیں -

سورۂ (یونس) میں بھي انکا قول نقل کیا ہے :

و یعبدون من دون الله ما لا یضرهم و لا ینفعهم و یقولون هٰؤلاء شفعاؤنا عند الله . (۱۰ : ۱۹)

" اور الله کے سوا یہ اُن چیزوں کي پرستش کرتے ہیں جو فی الحقیقت نہ تو انہیں نقصان پہنچانے کي قدرت رکھتي ہیں اور نہ نفع پہنچانے کي - اور جب پوچھو تو کہتے ہیں کہ یہ همارے بت خدا تو نہیں مگر همارے لیے شفیع و وسلۂ تقرب ضرور ہیں - "

پھر کیا یہي جواب نہیں ہے جو آج تمهاري زبانوں سے بھي نکل رہا ہے ؟

تم بھي مدعي اسلام ہو ' خدا کو مانتے اور اسکے آگے عبادت کیلیے کھڑے ہونے سے منکر نہیں ' لیکن با ایں همه تم نے دنیوي قوت و طاقت اور عز و جاہ کے انسان صورت بتوں کو اپني تعبدانہ عاجزي و تذلل کا مستحق سمجھہ لیا ہے -

قریش مکہ نے اپنے بزرگوں کي مورتیں بنا رکھي تھیں - تم نے دنیوي تاج و تخت اور حکام و امرا کو انکي جگہ دیدي ہے - تم اُن سے اسطرح ڈرتے اور انکے نام سے کانپتے ہو ' جو صرف خدا ھي کے ساتھہ سزاوار تھا - تم انکا ذکر اس احترام و عظمت سے کرتے ہو ' جو صرف خدا ھي کا حق خالص تھا - تم انکے آگے اس عاجزي و ذلت سے جھکتے ہو ' جو صرف خدا ھي کے سامنے زیب دیتي تھي - تم انکے احکام جائرہ اور اوامر مستبدہ کي اس طرح بلا چون و چرا تعمیل کرتے ہو ' جس کا حق خدا کے سوا اور کسي هستي کو نہ تھا - تم خدا کے گھر کے اندر انکا ذکر کرتے اور انکي تعریف و تهنیت میں گیت گاتے ہو ' اور انکے حکموں اور فرمانوں کا منبروں پر چڑھ چڑھکر اعلان کرتے ہو - پھر اگر یہ شرک فی الصفات نہیں ہے تو کیا ہے ؟ کیا شرک و بت پرستي بغیر پتھر کي مورت اور بغیر قرباني کے بچھڑے کے ممکن نہیں ؟ کیا بت پرستي کا گھر دل اور ارادہ نہیں بلکہ مندر کا کلس اور پوجا کا چبوترہ ہے ؟

رفتار سیاسیه

(دولت عثمانیه اور معاهدات دول)

گذشته هفته غم اور مسرت ' دونوں قسم کي خبروں سے خالي رها - مدت هوئي ' اطلاع ملي تهي که ترکي اونهیں شرائط و معاهدات پر یونان سے صلح کریگي ' جن کو بلگیریا نے قبول کرلیا هے - یونان کو اس سے انکار تها - پهر خبر آئي که ترکي وکیل صلح اتهنز گفتگو کے لیے پهونچ گیا - اسکے بعد چند روز تک ریوٹر کي زبان خاموش رهي ۱۲ - اکتوبر کو سب سے پہلا فقره جو اوسکي زبان سے نکلا وہ یه تها که شاه یونان نے فوجي جائزه لیتے هوے گیارهویں پلٹن کے افسروں کو خطاب کرکے کہا :

" اگر یونان اس وقت بلقان کے حالات سیاسیه کا مالک هے تو یه صرف تمهارے هي زور و استقلال کا نتیجه هے - میں مطمئن هوں که اب کوئي جنگ نه هوگي اسلیے که هم کامل طور سے طیار هیں ' اور کامل اطمینان نه هونے تک هم مضبوط و مستقل رهینگے "

۳ - دن کے کامل سکوت کے بعد ۱۵ - اکتوبر کو قسطنطنیه سے تار آیا که حکومت نے یونانیوں کے ایک ناگہاني حمله سے متنبه هوکر یه فیصله کرلیا هے که دردانیال بند کردیا جاے - صرف دن بهر دو گهنٹے کے لیے کهولا جاے گا - دوسرا تار اس کے ساتهه یه تها که یوناني رعایا کے قسطنطنیه سے اخراج کا مسئله یوناني اخبارات اور حکومت کے گذشته واقعهٔ غیظ و اشتعال کي بنا پر گورنمنٹ کے زیر غور هے -

اسي تاریخ کو والنا سے بحوالهٔ تلغراف سالونیکا ' ایک آسٹرین پریس کي اطلاع تهي که " کانبي " کے قریب یوناني اور ترک سواروں میں دو گهنٹے تک ایک خون ریز جنگ هوئي ' یونانیوں نے ترکوں کو پیچهے هٹاکر " قائم کوئي " پر قبضه کرلیا هے - لیکن افسوس هے که اس فتحمندانه اور مسرت انگیز خبر کي پهر کوئي تصدیق اتهنز سے موصول نه هوئي ' اس لیے اسکي صحت مشتبه هے -

اسکے بعد کي آخري خبر یه هے که گفتگوے صلح شروع هوگئي هے -

(مشکلات مالیه)

گذشته جنگ کے غیر متوقع مصارف نے هر شریک جنگ حکومت کو مشکلات مالیه میں مبتلا کردیا هے - بلغاریا کا حال تو بہت دنوں پہلے هي کهل چکا ' رومانیا جسکي جنگي تاریخ صرف پیش قدمي هي پر ختم هوگئي ' اوسکو بهي (حسب تلغراف ۱۹ - اکتوبر) ایک هزار اسٹرلنگ بحساب ساڑهے چار فیصدي سود قرض لینا پڑا - (جاوید بے) وزیر مالیه عثمانیه ایک مدت سے فرانس سے قرض لینے کے لیے کوشاں تهے - آخر ۵ - فیصدي پر اوناکو ایک معتد به رقم شام کي فرنچ ریلوے لائن کي بعض شرائط پر مل گئي - ۱۳ - کا تار هے که مجلس وزراے عثماني نے ان شرائط کو تسلیم کرلیا هے - کوشش هے که اسي قسم کے شرائط پر جرمني سے بهي ایک قرض لیا جاے اور وه اسکے لیے طیار هے - اللهم وفق العثمانیین لتغیر بلادهم ' وارزقهم سداد الراي وحسن النیه -

(البانیا)

سرویا کي فوج بدستور البانیا کے حدود پر مجتمع هے اور به نگاه حرص اپنے شکار کو دیکهه رهي هے - لیکن اسٹریا نے ' اور اب جرمني نے بهي سرویا کو سخت تهدید کردي هے که نا عاقبت اندیشي نه کرے - اسد پاشا نے ایک اور هنگامه بپا کیا تها لیکن نا کامیاب رها -

افکار و حوادث

مسئله کانپور کے متعلق سر جیمس مسٹن نے بار بار کہا که میں نے جواز انهدام حصهٔ مسجد کے متعلق بعض علما سے بهي پوچهه لیا هے - گذشته هفتے خان بهادر شاه ابو الخیر غازیپوري کانپور گئے تهے - مسٹر مظهر الحق نے باصرار اون سے لکهوا لیا که " میں نے نه تو بالمشافه اور نه تحریراً ' کسي طرح بهي هز آنر کو جواز انهدام کا فتوی نهیں دیا هے "

لیکن هم اپنے محترم دوست سے پوچهتے هیں که تمام علماے هندوستان میں سے صرف شاه ابو الخیر هي اونکو کیوں مشتبه نظر آئے ؟ اور پهر هم اپنے دوست کو اونکي اس غلطي پر بهي متنبه کرنا چاهتے هیں که سر جیمس نے علما کا حواله دیا تها ' نه که خان بهادروں کا - ایسي حالت میں ایک خان بهادر سے مشتبه هونے کي کوئي وجه نه تهي - بهتر هوگا اگر خان بهادر اپني تحریر پریس سے واپس لے لیں -

سنا هے که دهلي کے بهي کسي صاحب سے لوگوں نے اسي قسم کي تحریر کا مطالبه کیا هے ' لیکن هم پهر اپنے دوستوں کو سر جیمس کے خاص لفظ " علما " کي طرف توجه دلاتے هیں که وه علما سے مطالبه کریں ' نه که دوسروں سے - ان صاحب نے اس شور و غل میں خاموشي کو بهتر سمجها هے - هم ان کو خان بهادر سے دانشمند تر اور عاقل تر سمجهتے هیں ' یه دوسري بات هے که " السکوت نصف النطق " بہت سے لوگوں کو یاد هو -

لیکن کیا شاه ابو الخیر نے اس مسئله میں حدیث " المستشار موتمن " (جس سے مشوره لیا جاے اوسکو مشورهٔ نیک دینا چاهیے ' اور نیز اخفاے راز میں امانت داري کرني چاهیے) پر تو عمل نهیں فرمایا هے ؟

حضور وایسراے کے فیصلهٔ کانپور کے متعلق بعض ایسے اشخاص ' جماعات ' مقامات ' اور مجالس کي طرف سے بهي تشکر و امتنان کے رزولیوشن عجیب و غریب سرعت کے ساتهه پاس هو رهے هیں ' جن کا نام مسجد کانپور کے مسئلے کي پوري تاریخ میں کهیں نظر نهیں آتا - اس سے ظاهر هوتا هے که مسجد کانپور کي مصیبت اونکے لیے اسقدر اهم اور قابل اظهار نه تهي ' جسقدر که کانپور کي مسرت !

لیکن اگر یه سچ هے که جو رو رہا هے اوسي کو هنسنا بهي چاهیے ' تو هم حیرت سے پوچهتے هیں که جو روئے نهیں ' وه آج هنستے کیوں هیں ؟ جنهوں نے یه نهیں کہا که هم " شکایت کرتے هیں " وه یه کیوں کهتے هیں که " هم شکریه ادا کرتے هیں " ؟ جن کو کسي چیز کے گم هو جانے کا غم نه تها ' وه آج کس چیز کے ملنے کي خوشي کر رهے هیں ! اور پهر وه ' جو " باغیوں " کے " فتنه " میں شریک نه تهے ' آج اون کي " مسرت " میں شامل هوکر زبان حال سے یه کیوں کهتے هیں که " هم بهي قلباً باغي تهے کو منافقت مانع اظهار تهي " ؟ قیامت کي نسبت بعض روایتوں میں آیا هے که منافقوں کي پیشانیوں پر ایسي نشانیاں نمایاں هوجائیں گي ' جنسے وه تمام صفوف محشر میں پهچان لیے جائیں گے - سچ یه هے که ۳ - اگست کو مسلمانوں پر قیامت آگئي اور مومنوں اور منافقوں میں همیشه کیلیے امتیاز هوگیا !!

بشارت کی صداقت صرف فتح مکہ هي کے وقت ظاهر نہیں هوئی ' بلکہ تاریخ اسلام کے هر دور اور هر عہد میں اپنا معجزہ دکھلا تی رهی هے - تمام واقعات سے قطع نظر کرکے " مسجد کانپور " هي کے معاملے پر نظر ڈالیے - ایک جماعت اسکے لیے بد قسمتی سے مانع و مخرب هوی اور غلط فہمیوں نے ضد اور نفسا نیت کے ساتھہ ملکر اس آیت کا پورا منظر همیں دکھلا دیا - لیکن تاهم اسی آیت میں خدا نے آخر کی فتح و کامیابی اور مانعین کی شکست و ذلت کی بھی خبر دی هے - پس ضرور هے کہ وہ حرف حرف پورا هو - ضرور هے کہ جو نکالنے والے تھے ' وہ خود هی نکالے جائیں - اور یقینی هے کہ جنھوں نے مسلمانوں کو شکست دینی چاهی تھی ' وہ خود هی شکست کھائیں - چنانچہ بحمد اللہ کہ اس بشارت کی تصدیق ۱۴ - اکتوبر سے شروع هوگئی هے - کسے معلوم کہ اس آغاز کا انجام کیا هوگا ؟ تا هم فتح و شکست کا فیصلہ تو هوگیا -

(٥) سب سے آخري نتیجہ یہ هے کہ منع مساجد سے بڑھکر اللہ کی نظر میں کوئي فسق وکفر نہیں ' اور اسي طرح اُن لوگوں سے بڑھکر اُسے کوئی محبوب نہیں جو اسکي مسجد کي آبادي کیلیے سعي وکوشش کریں کہ یہ عظیم ترین عبادات و عمل ایماني هے :

وظاهرها یقتضي ان یکون الساعي في تخریب المساجد اسوء حالا من المشرک' لان قوله " و من اظلم " یتناول المشرک لانه تعالی قال : ان الشرک لظلم عظیم ! فاذا کان الساعي في تخریبه في اعظم درجات الفسق ' وجب ان تکون الساعي في عمارته في اعظم درجات الایمان (تفسیر کبیر - ۲ : ۴۷۷)

اور اس آیت کا ظاهر اس مطلب کیلیے مقتضي هے کہ مساجد کي تخریب کي سعي کرنے والا مشرک سے بھي بڑھکر بد تر هو - اسلیے کہ اللہ تعالی نے اس فعل کو سب سے بڑا ظلم فرمایا اور شرک بھي ظلم هے - پس یہ شرک سے بھي زیادہ عظیم کفر هوا - اور پھر اسي طرح اس سے یہ بھي ثابت هوتا هے کہ جب مساجد کي تخریب کیلیے سعي کرنے والا سب سے بڑے فسق کے درجوں میں هے ' تو یقیناً مساجد کي آبادي و تعمیر کا ساعي ایمان کے اعظم و اعلی درجات کا رکھنے والا هوگا -

پس جن مومنین مخلصین نے مسجد کانپور کي تعمیر و آبادي کیلیے سعي کي ' انھیں اللہ تعالی کا شکر گذار هونا چاهیے کہ یہ بہت بڑي توفیق تھي ' جو اُس نے عطا فرمائي - اور پھر ضرورت استقامت و استقلال ' اور ثبات کار و عزائم امور کي هر حال میں هے - وما النصر الا من اللہ تعالی -

(تیسري آیت)

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ و الیوم الاخر و اقام الصلوۃ وآتی الزکاۃ ولم یخش الا اللہ - فعسی اولائک ان یکونوا من المھتدین (۹ : ۱۹)

اللہ کي مسجدیں آباد کرنے والا تو وہ شخص هوسکتا هے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا ' نماز قایم کي ' زکات ادا کي ' اور پھر یہ کہ وہ کسي سے نہ ڈرا مگر صرف اللہ سے - تو بیشک ایسا شخص قریب هے کہ هدایت یافتہ اور فوز و فلاح سے کامیاب هو -

یہ آیت اس سے پہلے بھي ایک جگہ لکھي جا چکي هے ' مگر اسکے نتائج نہایت اهم اور غور طلب هیں -

(۸) اس آیت کا شان نزول عام طور پر یہ بیان کیا گیا هے کہ مشرکین مکہ تعمیر و تولیت کعبہ کے فخر پر بہت نازاں تھے اور کہتے تھے کہ اس بزرگي اور سعادت کے بعد اور کیا چاهیے ؟ خدا تعالے نے اسکا رد کیا اور فرمایا کہ شرف تعمیر و تولیت مسجد کے مفید هونے کیلیے چند شرطوں کا هونا بھي ضروري هے - بغیر انکے ادعاء شرف مفید کسب سعادت نہیں -

چنانچہ امام (طبري) نے ایک روایت نقل کي هے کہ :

حدثنا ابن حمید عن ابن اسحاق قال : ثم ذکر قول قریش انا اهل الحرم و سقاۃ الحاج و عمار هذا البیت ولا احد افضل منا ' فقال " انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الاخر " ای ان عمارتکم لیست علی ذالک - (۱۰ : ٦۷)

ابن اسحاق سے ابن حمید نے روایت کي هے کہ قریش مکہ کہتے تھے کہ هم اهل حرم هیں - حجاج کو پاني پلانے والے هیں اور مسجد حرام کو آباد رکھنے والے هیں - کوئي شخص هم سے افضل نہیں هوسکتا - خدا تعالے نے انکا رد کیا کہ " اللہ کي مسجدوں کو آباد رکھنے والا وهي شخص هوسکتا هے جو اللہ پر ایمان رکھے " یعنے تمھارا متولي کعبہ هونا اسکے لیے کیا مفید هے ؟

بعض مفسرین تابعین نے اسکے شان نزول میں خاص طور پر حضرۃ (عباس) کا بھي ذکر کیا هے :

لما اسر العباس یوم بدر ' اقبل علیہ المسلمون فعیروہ بکفرہ باللہ و قطیعۃ الرحم و اغلظ علی لہ القول ' قال لہ : الکم محاسن ؟ قال : نعم ' انا لنعمر المسجد ونحجب الکعبۃ و نسقی الحاج ' فانزل اللہ عز وجل رداً علی العباس (اسباب النزول للواحدي صفحہ : ۱۸۱)

جب حضرۃ عباس بدر میں قید هوکر آے تو مسلمان اُنسے ملے اور انکو کفر پر اور قطع رحم پر ملامت کي - حضرۃ علی علیہ السلام نے کہا کہ " کیا ان اعمال کفر و شرک کے ساتھہ کوئي خوبي و نیکي بھي تمھارے پاس هے ؟ " عباس نے کہا کہ " کیوں نہیں ' هم هي هیں کہ مسجد کو اباد رکھنے والے ' کعبہ کے پاسبان ' اور حاجیوں کو پاني پلانے هیں - اس سے بڑھکر اور محاسن کیا هونگے ؟ " اسپر اللہ تعالے نے یہ آیۃ نازل فرمائی

ان تصریحات سے ثابت هوا کہ مشرکین مکہ با وجود اعمال کفریہ و شرکیہ ' خدمت و تولیت مسجد پر بہت فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب یہ خدمات همیں حاصل هیں تو پھر اور اعمال حسنۃ کي همیں کیا ضرورت ؟ ان چیزوں کے مقابلے میں اور کونسي عبادت و سعادت دیني هوسکتي هے ؟ مگر اللہ نے فرمایا کہ یہ تمھارا خیال باطل هے - محض خدمت و تولیت کعبہ کوئي شرف نہیں - ایک عمارت کے خادم و پاسبان هوجانے سے روح اور قلب کو کیا نفع هوسکتا هے جو سعادتوں کا گھر اور شرف و عزت کي اصلي جگہ هے ؟ اصلي چیزیں کچھہ اور هي هیں - اور جب تک وہ نہوں ' اُس وقت تک ان باتوں سے کچھہ حاصل نہیں هوسکتا -

پھر انکي تفصیل بالترتیب بیان کي کہ وہ تعداد میں چار هیں :

(۱) ایمان باللہ اور روز آخرت کا یقین

(۲) صلواۃ الہي کو قائم کرنا -

(۳) اداء زکات -

(۴) اللہ کے سوا اور کسي هستي اور طاقت سے نہ ڈرنا -

گویا یہ چار شرطیں هیں ' جنکو تعمیر و تولیت مسجد کیلیے اللہ نے ضروري فرمایا هے -

مسجد اللہ کي عبادت کیلیے هے ' پھر ظاهر هے کہ جو شخص اسلام کے اعتقاد و عمل سے محروم هے ' وہ کیونکر اُسکا آباد کرنے والا اور اُسکا متولي هوسکتا هے ؟

پھر تم بھي تو یہي کہتے ھو کہ " ما نعبدھم الا لیقربونا الي الله زلفی " ؟ تم بھي تو یہي جواب دیتے ھو ' جبکہ تم پر توحید کي لعنت اور ایمان بالله کي پھٹکار پڑتي ھے کہ " ھـا ولاء شفعاؤنا " ؟ یعني یہ حکام ' یہ ارباب اقتدار ' یہ امـراؤ رؤسا ' گو مالـک حقیقي نہیں مگر ھمارے لیے وسیلۂ تقرب ' و ذریعۂ شفاعت ' و موجب ترفع درجات و ازدیاد اعزاز ھیں ؟

مگر یاد رکھو کہ وہ زندگي جسکے اعـزاز و تـرفع کي نفساني خوشیوں کیلیے تم یـہ سب کچھـہ کـر رھے ھو ' دائمي نہیں - وہ وقت بھي آنے والا ھے جبکہ مالک الملک حقیقي کا تخت جـلال و جبروت بچھایا جائیگا اور پوچھا جائیگا :

این شرکاؤکـم الذین کـنتم تذ عمـون ؟ - (۲۲ : ۶)

" آج کے دن کہاں ھیں وہ تمھارے ٹھہراے ھوے معبودان باطل ' جنکو تم خدائي میں شریـک سمجھتے اور اسلیے انکے آگے جھکتے تھے ؟ "

اور پھر جبکہ تم اپنے اِن حکام و اُمرا کو ڈھونڈھوگے کہ :

ھـل لنا من شـفـعا ء فیشـفـعوالنـا او نـرد فنعـمل غـیرالـذي کنا نعمل ! (۷ : ۵۱)

" آج کے دن ھمارے دنیا کے شفاعت کرنے والوں اور وسیلۂ ھاے تقرب میں سے ھے کوئي سفارشي کہ یہاں بھي ھماري سفارش کرے ' یا ھمیں پھر دوبارہ دنیا میں لوٹـا دیا جاے تا کہ جیسے عمل ھم پہلے کرتے تھے ' اُنکے خلاف ایمان دارا نـہ عمل کریں ! "

لیکن اُس دن کیلیے اُن سب پر افسوس اور اُن سب کیلیے حسرت ' جنھوں نے آج زمین پر الله کو بھلا دیا ھے - کیونـکہ وہ بھي اُس دن بھلا دیے جائیں گے اور جس طرح انھوں نے آج خـدا کے دین مقـدس کو اپنے اعمال سخریـہ سے ھنسي کھیل بنا دیا ھے ' اُسي طرح اُس دن بھي اُنسے تمسخر کیا جائیگا کہ :

الذین اتخـذوا دینـھم لھوا و لعـبا و غـرتھـم الحیواۃ الدنیا ' فالیـوم نـنساھـم کما نسوا لقـاء یومھـم ھـذا ' و ما کانوا بایاتـنـا یجحـدون !! (۷ : ۴۹)

" ان لوگوں نے دین الٰہي کو ھنسي کھیل بنا رکھا تھا ' اور دنیا کي زندگي اور جاہ و عـزت کي ھوس نے انھیں دھوکے میں ڈالدیا تھا - پس آج کے دن ھم بھي اُنھیں اُسي طرح بھلا دیں گے ' جس طرح کہ یہ لوگ دنیا میں آج کے دن کو بھلا بیٹھے اور ھماري آیتوں کا انکار کرتے رھے !! "

(بقیہ نتائج بحث)

گذشتہ سے ملحق

(۴) اس جملـۂ معترضہ نے گزشتہ نمبر کي بہت سي جگہ لیلي تھي کہ اس آیت سے مقصود بیت المقدس کي تخـریب کا کوئي واقعہ ھے یا مشرکین مکہ کا تمرد اور سرکشي ؟ لیکن یہ اطناب مصالح سے خالي نہ تھا -

اس امر کے ثابت ھوجانے کے بعد کہ اس آیت میں مشرکین مکہ کي طرف اشارہ ھے ' بغیر کسي تکلف کے ھم اس نتیجہ تک پہنچ جاتے ھیں کہ خدانے مشرکین مکہ کو اسلام و پیروان اسلام کي طرف سے جس سلوک کا مستحق قرار دیا تھا ' ھر زمانے اور ھـر دور میں مانعین مساجد اسي سلوک کے مستحق ھونگے - مشرکین مکہ کا سب سے بڑا جرم سورۂ توبہ کے نزول کے ساتھ یہي بتلایا گیا تھا کہ " و ھم یصدون عن المسجد الحرام " وہ مسجد سے مسلمانوں کو روکتے ھیں - پس جب کبھي کوي شخص ' کوي گروہ ' کوي قدم ' کوي طاقت ' ھمارے ساتھ ایسا کریگي ' تو ھم مجبور ھونگے کہ اُسے بھي سورۂ (توبہ) کے اَحکام کا مستحق سمجھیں -

اسـلام و مسلمین کے حقوق دینیہ کا حفظ و احترام ایک معاھدۂ صلح تھا جو مسلمانوں اور قریش مکہ میں قرار پایا تھا - پر مکہ والوں نے اُسے توڑ دیا اور خدا کو اعـلان کرنا پڑا کہ :

بـراۃ من الله و رسولـہ الي الـذین عاھدتـم من المشرکین ' فسیحوا في الارض اربعۃ اشھـر ' واعلموا انکم غیر معجزي الله ' و ان الله مخزي الـکافـرین - (۹ : ۲)

" جن کے ساتھہ تم مسلمانوں نے صلح و امن کا عہد و پیمان کر رکھا تھا ' اب الله اور اُسکے رسول کي طرف سے انکو صاف جواب ھے - پس اے اھل مکـہ ! امن کے اب چار مہینے ھي باقي رھگئے ھیں ' جنمیں خوب چل پھـر لو - اور اچھي طرح جان لو کہ تم خدا کو کسي طرح بھي نہ ھرا سکوگے نیز یقین رکھو کـہ الله آخـر کار کافـروں کـو مسلمانوں کے ھاتھوں رسوا کرنے والا ھے "

لیکن یہ واقعہ اُسي زمانے سے مخصوص نہیں - ھر زمانے میں امن و صلح کے ایسے ھي معاھدے مسلمانوں اور غیـروں میں ھوے ھیں ' اور اب بھي دنیا کے متعدد وسیع ٹـکڑوں کا امن ایسے ھي معاھدوں پر موقوف ھے - پس آج بھي جو گروہ اس معاھدہ کو توڑیگا ' وہ ذمہ دار ھوگا اُن تمام نتائج امن شـکن اور عدم صلح و آشتي کا ' جنـکا پیدا ھونا اس فسخ عہد سے لازمي اور ناگزیر ھے -

(۵) ایک اور بھي عبرت انگیز اور بصیرۃ افزائے ایقان و ایمان نتیجہ اس آیۃ کریمہ سے نکلتا ھے -

جو دشمنان حق و الہ کہ مسجد سے مانع اور اسکے مخرب ھوں اُنکي نسبت اس آیت میں فرمایا کہ :

اولائک ما کان لھـم ان یدخلـوھا الا خائفین (۲ : ۱۰۸)

ایسے لوگ اس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر اس حالت میں کہ ڈرتے ڈرتے -

یعني جن لوگوں نے ایسا کیا انھیں دخول مسـجد کا حق نہیں -

امام (رازی) نے تفسیـــر میں حسب عادت متعدد وجـوہ تفسیر پیش کیے ھیں - وجہ ثانی میں لکھتے ھیں :

ان ھـذا بشـارۃ من الله للمسلمـین بانـہ سیظـھـر ھـم علي المسجد الحرام و علي سائـر المساجد و انـہ یـذل المـشرکین لـھم حتی لا یدخل المسجد الحرام و احدا منـھم الا خائفـا یخاف ان یوخذ فیعاقب او یقتل ' وقد انجز الله صـدق ھـذا الوعد (جلد اول : ۴۷۶)

" یہ في الحقیقت الله کے طرف سے مسلمانونکے لیے ایک بشارت ھے کہ عنقریب الله تعالی اُنھیں مسجد حرام اور تمام مسجدوں پر قابض کردیگا ' اور نیز وہ مشرکین کو انکے آگے عاجز و ذلیل بنا دیگا ' یہاں تـک کہ اُن میں کوئي شخص مسجد حرام میں داخل نہوسکےگا مگر اس حالت میں کہ اپنے مظالم کے انتقام سے ڈرتے ھوے اور قتل و ھلاکت کے تصور سے کانپتے ھوے - اور اگر غور کیا جاے تو الله تعالی نے بہت جلد ھي اپني اس بشارت کو پورا کردکھایا ' اور جیسا کہا تھا ' ویسي ھي حالت مومنوں کو نظر آگئي "

اس سے امام موصوف کا مقصود یہ ھے کہ اس آیت کا یہ ٹـکرا دراصل ایک بشارت کے رنگ میں ھے - اور خدا تعالی مسلمانوں کو مانعین و مخربین مساجد پر جو فتح و نصرت دینے والا تھا ' اُسکي اِن لفظوں میں خبر دي گئي ھے -

آسمان کي صداقت زمین کے دور و زمان سے مقید نہیں - اس

ان فـي ذالک لایات لقـوم یوقـنون !

آیر لینڈ ہوم رول بل

(۱)
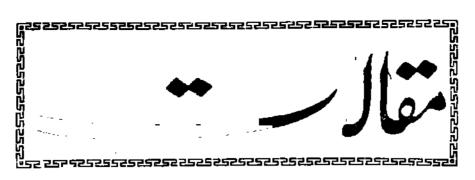
اجمال تاریخی

دنیا میں بصیرت کی کمی نہیں ' دیدۂ عبرت نگاہ کی کمی ہے - ہر واقعہ جو مرسم (۱) عالم پر ظاہر ہوتا ہے ' ہمارے لیے خزینۂ نتائج و عبر' و گنجینۂ مواعظ و نظر ہے' لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہم واقعات کو داستان کی طرح پڑھتے ہیں ' اور حقائق کو نغمۂ و ترانہ کی طرح سنتے ہیں ' پر افسوس کہ صحیفۂ عبرت کی طرح پڑھتے نہیں !

وکاین من آیۃ فی السموات والارض' یمرون علیہا' وہم عنہا معرضون ! (۱۲ : ۱۰۵)	اسمان و زمین میں عبرت کے لیے کتنی ہی نشانیاں ہیں' جن پر سے لوگ سرسری گذر جاتے ہیں اور اپنی غفلت سے اون کی حقیقت تک نہیں پونچتے !

ایک عرصے سے آیر لینڈ کے ہوم رول بل کا مسئلہ انگلینڈ میں درپیش ہے اور روزانہ تار برقیوں میں برابر انکا ذکر ہوتا ہے' مگر بہت سے لوگ ہونگے جنھوں نے اسپر اس لحاظ سے نظر نہ ڈالی ہوگی کہ خود ہمارے لیے اس واقعہ میں کس درجہ موثر مواعظ و بصائر موجود ہیں ؟

آیر لینڈ انگلینڈ کے قریب ایک وسیع جزیرہ ہے جو نسل ' مذہب ' اور زبان میں انگلینڈ سے بالکل مختلف ہے - سنہ ۱۱۲۹ میں امراء آیر لینڈ کی ذاتی مخاصمات و منازعات کا نتیجہ انگلینڈ کے استیلا کی صورت میں ظاہر ہوا جیسا کہ ہر جگہ اور ہمیشہ ہوا ہے ' اور بارھویں صدی سے (جبکہ اس قبضہ کی ابتدا تھی) یہہ غیور و شجیع قوم اس وقت تک کہ بیسویں صدی کا آغاز ہے ' برابر اپنی آزادی و استقلال کے لیے کوشاں و جانفشاں رہی ہے - آخری تدبیر ہوم رول بل یعنی قانون استقلال داخلی و اداری کی صورت میں نمودار ہوئی تھی جو بارہا ابھری اور پھر دبا دی گئی - اخر الامر لبرل پارٹی کے آخری اقتدار نے اسکو موجودہ حالت تک پہنچایا جسکی مخالفت و موافقت کی صداؤں اور ہنگاموں نے آج انگلینڈ کے ایوان حکومت کو متزلزل کر دیا ہے -

چونکہ یہ واقعات ہمارے لیے موجب کمال موعظت و بصیرت اور باعث تنبیہ کار ہونگے' اسلیے ان سے واقفیت حاصل کرنا ان تمام فرزندان ملک نے لیے نہایت ضروری ہے ' جو کام کرنے کے لیے راستوں کے متلاشی ہیں' اور اگر راہ دیکھتے ہیں تو دست رہنمائی نہیں پاتے -

(جغرافی حالات)

برٹش امپائر کی یورپین مقبوضات میں (جو چند چھوٹے بڑے جزیروں کا مجموعہ ہے) آئر لینڈ ' انگلینڈ کے بعد اہمیت میں دوسرا جزیرہ ہے - اس کی وسعت انگلینڈ کے تین چوتھائی حصے کے برابر ہے - اس کا پایۂ تخت شہر ڈبلن ہے جو لندن کے بعد برٹش امپائر میں دوسرا شہر ہے -

آئر لینڈ بلحاظ آبادی انگلینڈ سے بہت پیچھے ہے - اس کی آبادی انگلینڈ کے صرف پانچویں حصے کے برابر ہے - کل آبادی ۵۹ ' ۷ ' ۴۲ ' ۵ ہے ' جس میں ۳'۹۱'۴۲'۴ کیتھولک ہیں ' ۵۲'۲ یہودی اور باقی پروٹسٹنٹ مذہب کے مختلف فرقے -

جزیرہ چار صوبوں پر منقسم ہے :
السٹر ' لینسٹر ' مونسٹر ' کانوٹ -

(السٹر) کی زیادہ آبادی نو باشندگان اسکاٹ لینڈ کی ہے ' اور یہی ٹکڑا آیر لینڈ کا صنعت و کارخانہ جات میں سب سے آگے بڑھا ہوا ہے -

(لینسٹر) قدیم انگریزوں کی نو آبادی ہے -

(مونسٹر) آیر لینڈ کا گرم ترین صوبہ ہے ' اور یہی اس جزیرہ کے قدیم باشندوں کا ' جن کو " کیلٹک " Keltic کہتے ہیں ' مسکن و موطن ہے -

(کانوٹ) آیر لینڈ کا سب سے کم تعلیم یافتہ اور سب سے کم زرخیز حصہ ہے -

ہم نے آیرلینڈ کے قدیم باشندوں کا نام " کیلٹک " بتایا ہے - کیلٹک قبیلہ ' گیلک (Galic) قوم کی ایک شاخ ہے جو اہل اسکاٹ لینڈ و انگلینڈ سے بالکل مختلف ہے ' لیکن آیر لینڈ میں ان کا نام ملیشین (Milesians) ہے - ہنری دوم کے عہد میں یہ جزیرہ فتح ہوا تو السٹر میں ایک بڑی تعداد انگریزوں کی بھی آباد ہوگئی - رفتہ رفتہ اسمیں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ اب ایک بڑی آبادی ہوگئی ہے -

آیر لینڈ کی معلومات تاریخ قدیم' نویں صدی (ق م) سے شروع ہوتی ہے - اس زمانے میں آیر لینڈ پر " مجلس ملی " ایک منتخب بادشاہ کے ماتحت حکمراں ہوتی تھی ' جو رؤساء قبائل سے مرکب تھی -

یہ نظام حکومت سنہ ۳۰۰ (ق م) تک قائم رہا - اس عہد میں " ہوگونی " نامی ایک اولو العزم بادشاہ تخت نشین ہوا ' جسنے بہت سے مغربی جزائر کا حکومت آیرلینڈ میں اضافہ کیا ' بعض ممالک سے خراج بھی وصول کیے ' اور ترتیب و تنسیق کے لیے ملک کو ۲۵ ۰ صوبوں پر منقسم کر دیا -

تاریخ نے ہمیشہ بتایا ہے کہ بحالت ضعف حکومت عمومیہ ' تخت حکومت پر اتفاقات عصر نے جب کبھی کسی قوی الارادہ ' راسخ العزم ' اور شجیع القلب سلطان کو بٹھا دیا ہے ' تو حکومت اپنے عام ضعف کو کھو کر مجبور ہوگئی ہے کہ آیندہ نسل سلطانی کے لیے اپنے تخت کو خالی کر دے - چنانچہ اس قدیم عہد تاریخ میں بھی یہی ہوا ' اور آئرلینڈ کا تاج جانشینان " ہوگونی " کے سروں کے لیے مخصوص ہوگیا -

اس وقت سے تیسری صدی مسیحی تک جو ان ممالک کی نصرانیت کا آغاز عہد ہے ' اس خاندان کے مختلف اجزا بر سر

(۱) مرسح یعنی اسٹیج -

ان چار شرطوں میں آخري شرط سب سے زیادہ اهم ' اور اسلیے سب سے آخر میں ظاهر کي گئي هے که در اصل خلاصۂ ایمان با لله اور اصل حقیقۃ اسلامیه هے - الله پر ایمان رکھنے والے قلب کي حقیقي علامت یه هے که " لم یخش الا الله " - وہ کسی سے نه ڈرے مگر صرف الله سے - نه تو ما فوق الفطرۃ قوتوں کا اعتقاد اسکو ڈرا سکے ' نه دشمنوں کي هیبت وجبروت کا خوف - نه کفر کا ساز وسامان ' اور نه ضلالت کي قوت و احاطه - تاج و تخت کي سطوت اسکو مرعوب نه کرسکے ' اور دنیوي سزا و جزا کي وعید اسپر بالکل غیر موثر هو - وہ جس قدر الله سے ڈرنے والا هو ' اتنا هي الله کے سوا دوسري قوتوں سے بے خوف اور نڈر هو -

(۳) اس اٰیۃ کریمه کو پیش نظر رکھکر موجودہ حالت پر نظر ڈالیے تو حالات کیسے درد انگیز ' اور مشاهدات کس درجه گریه آور هیں ؟ وہ مذهب الهي ' جس نے اپنے دشمنوں کے غرور باطل کا رد کیا تھا ' آج خود اپنے پیرؤں کو اسي غرور ضلالت اور فخر کفر آمیز میں مبتلا پاتا هے ' اور وقت آگیا هے که جس طرح کلام الهي نے مشرکین مکه کے دعوئے تولیت کعبه و تعمیر مساجد کو اس آیۃ کریمه کے نزول سے جھٹلا یا تھا ' اسي طرح آج خود مدعیان اسلام و ایمان میں سے انکي معنوي ذریت اور غیر جسماني نسل کے ادعائے باطل کو بھي جھٹلاے اور اسي اٰیۃ کا انھیں مخاطب قرار دے -

یه آیت همیں بتلاتي هے که مساجد کے متولی اور پاسبان وهي هوسکتے هیں جو ایمان بالله و یوم الاخرۃ کا اپنے اعمال سے ثبوت دیں ' جو صلوۃ الهي کو قائم کریں اور زکواۃ ادا کریں - جنکا سب سے بڑا نمایاں وصف ایماني یه هو که وہ اپنے تمام اعمال و افعال میں نڈر اور بے خوف هوں ' اور الله کے سوا کوي نهو جو انھیں ڈرا سکے اور اپني قوت و عظمت سے مرعوب کرسکے - پھر ان لوگوں ' اُن انجمنوں ' ان اماموں ' اُن منتظموں کو ' جو اپنے اعمال کے اندر اِن خصائص ایماني کا کوئي ثبوت نهیں رکھتے ' کیا حق حاصل هے که الله کي مساجد کے متولي اور اسکے گھر کے پاسبان هوں ؟ یه آجکل کے مغرور و سرکش متولي ' جو ٹھیک ٹھیک مشرکین مکه کي طرح مساجد کي تعمیر و تولیت پر کافرانه ناز کرتے هیں ' کیا ٹھیک ٹھیک اس آیت کے مخاطب و مصداق بھي نهیں هیں ؟ کتنے هیں جو مساجد کے اوقاف کو اپنے ابلیسانه اغراض دنیویه کا وسیله ' اور اپنے شیطاني عیش و آرام کا ذریعه بنانے کیلیے مسجدوں پر قابض اور اسکے لیے هر موقعه پر اپنے استحقاق کے اظہار کیلیے مستعد رهتے هیں؟ حالانکه جن مسجدوں کي تولیت کا اپنے تئیں مستحق سمجھتے هیں ' ان میں ان بندگان نفس کو پانچ وقت کي نماز پڑھنے کي بھي توفیق نهیں ملتي ' اور عین اُس وقت که انکے زیر انتظام مساجد میں بندگان الهي کي صفوف الله کے آگے سر نیاز جھکاتي اور اسکي تسبیح و تقدیس میں مصروف رهتي هے ' وہ اپنے ملو الخبائث کے اندر مصروف فسق و معاصي ' و مشغول نفس پرستي هوتے هیں !!

کتنے متولي هیں ' جو قیام صلواۃ و اداء زکواۃ کے حکم کو اپنے لیے بھي قابل عمل سمجھتے هیں حالانکه وہ اُسي خدا کا حکم هے ' جسکي عبادت کے گھر کي پاسباني کا انھیں غرور هے ؟

پھر ان سب سے زیادہ ان بندگان شیاطین و عبدۃ الاصنام کي حالت محتاج نظر هے ' جنھوں نے مساجد کے انتظام و تولیت میں دخل حاصل کرکے انھیں غیروں کے احکام کفریه اور حکومتوں کے فرامین جائرہ کے ماتحت کر دیا هے ' اور هر وقت دنیا کي شیطاني قوتوں کے خوف سے لرزتے اور دنیوي حکام کے ڈر سے ڈرتے رهتے هیں - هر وہ شخص جو قران کو کلام الهي ' اور اسکے احکام کو واجب التعمیل سمجھتا هے ' بتلاے که کیا انھیں مساجد کے متولي اور منتظم هونے کا حق حاصل هے ؟ مسجدوں کا خدا تو کہتا هے که صرف وهي مومن مخلص اور مسلم قانت مسجد کا متولي هوسکتا هے ' جسکا وصف نمایاں " لم یخش الا الله " هو ' پھر وہ ' جو خدا کے سوا دوسروں سے ڈرتے اور اسکو چھوڑکر غیروں کے سامنے جھکتے هیں ' کیونکر اسکي مساجد کے محافظ اور پاسبان هوسکتے هیں ؟ وہ خداء غیور جس طرح خود اپني صفات میں کسي کي شرکت گوارا نهیں کرسکتا ' اپني مسجد کي مقدس عمارتوں کے اندر بھي اپنے سوا کسي دوسرے کے خوف اور هیبت کو نهیں دیکھه سکتا " و الغیرۃ من صفات حضرۃ الربوبیۃ " - اسکے گھر کا وهي خادم هوسکتا هے جو صرف اس گھر کے مالک هي کا غلام هو ' اور اس ایک آقا کي غلامي کیلیے اور تمام آقاؤں سے کٹ چکا هو -

(مسیح) نے کہا که ایک غلام دو آقا کو خوش نهیں کرسکتا - لیکن قران نے بھي اس سے زیادہ بلیغ و موثر مثال دي هے جبکه اُس نے کہا که :

ما کان لرجل من قلبین في جوفه (۳۳ : ۴)	الله نے کسي انسان کے پہلو میں دو دل نهیں رکھے هیں - دل ایک هي هوتا هے -

پس اگر تمھارے پاس دل ایک هے ' تو تمھارا سر بھي دو چوکھٹوں پر جھک نهیں سکتا اور تمھاري غلامي کیلیے دو آقا بھي نهیں هوسکتے - یا تو تم خدا کیلیے هوگے ' یا پھر اسکے سوا دوسروں کیلیے - اگر تم اسکے لیے هو تو پھر غیروں سے کیوں ڈرتے اور اُنکے حکموں کے آگے کیوں جھکتے هو ؟ پھر اگر ایسا نهیں هے تو یاد رکھو که نافرماني گناہ هے مگر شوخي کفر هے - تم غیروں سے ڈرکر انکي غلامي کرتے هو تو کرو ' مگر یه کیا هے که پھر خدا کے گھر کي غلامي و خدمت کا بھي دعوا کرتے هو ؟

(۴) پس اس آیۃ کریمه نے صاف صاف یه امر بتلا دیا هے که الله کي مساجد کے متولي صرف وهي لوگ هوسکتے هیں جو ایمان بالله ' قیام صلوۃ ' ایتاء زکواۃ ' اور " لم یخش الا الله " کي ایماني علائم اپنے اندر رکھتے هوں - اور جو ایسا نهو ' وہ کسي طرح اسکا مستحق نهیں که خدا کے گھر کي عزت کو اُسکي تولیت و تعلق سے بٹه لگایا جاے - اسلیے هر مسلمان کا فرض دیني هے که وہ اپنے جهاد في سبیل الحق اور امر بالمعروف میں اس چیز کو بھي داخل کرلے ' اور جهاں جهاں ایسے لوگ مساجد پر قابض هوں ' انکے هاتھه سے مساجد کا انتظام لیلیا جاے ' اور ایسے لوگوں کے سپرد کیا جاے ' جو سچے مومن هوں ' اعمال حسنه و صالحه انکا شعار هو - لم یخش الا الله کے مصداق ' اور جمیع اوصاف و خصائل ایمانیه سے بهرہ اندوز هوں -

مگر اسکے لیے ضرور هے که لوگ حالت کو محسوس کریں اور اپني قوت سے کام لیں - مسلمانوں کي غفلت اور عدم احتساب نے مساجد کے منتظمیں کو بے پروا اور اپنے کاموں کي طرف سے بالکل بے غم کردیا هے - جو استبداد و خود رائي آج ادنی و اعلی کا رکنوں میں پیدا هوگئي هے ' وہ بھي اسي کا ایک نمونه هیں - مساجد کے اوقاف پر جس طرح وہ چاهیں تصرف کریں - مسجدوں کے اندر جس طرح کے احکام چاهیں ' نافذ کریں - اسکے دروازے جب چاهیں کھولیں اور جس پر چاهیں بند کر دیں - پس جب تک که مسلمان احتساب کیلیے آمادہ نهونگے اور اپني اجماعي قوت سے کام لینا نه سیکھیں گے ' اس حالت کا انسداد محال هے - (یتبع)

فن مکالمہ

(از مراسلہ نگار ادیب ' صاحبزادہ مولوی ظفر حسن صاحب)

به بستان رو که از بلبل طریق عشق گیری یاد
به مجلس آے کز حافظ سخن گفتن بیاموزی

(۱) قل لہم فی انفسہم قولا بلیغا	(لوگوں سے ایسی بات کہو کہ انکے دل میں اتر جاے)
(۲) قولوا قولا سدیدا	(پختہ بات کہو !)
(۳) (قولا لہ) قولا لینہ	(نرمی سے بولو !
(۴) قولوا قولا معروفا	(نیک اور اچھی بات کہو !)

امتحان سراے عالم میں انسانی کامرانی و فائز المرامی ' مقصد پذیری و قسمت وری ' فیروز مندی و کامیابی ' غرضکہ تمام دنیاوی مرز و فلاح ' فی صدی ننانوے حصہ زبان کے ہاتھہ ہے - اس مضغۂ گوشت نے ' جس پر بتیس دانتوں کا پہرہ ہے ' با ایں ہمہ تقید و پابندی ' آہنی قلعے تسخیر کیے ہیں ' ممالک فتح کیے ہیں ' فوجوں کو شکستیں دی ہیں ' گداگروں کو پادشاہ بنایا ہے ' خاک آلود و ژولیدہ مو سروں پر تاج مرصع کار رکھا ہے ' اور بوریائے مسکنت کو اورنگ جہانبانی پر جا بچھایا ہے - اور پھر اس ظلمت کدۂ ہستی میں اگر کسی نے کفر و ضلالت کی اقلیموں کو فتح کیا ہے ' اور وہم پرستی و خام اندیشی کی تاریکی کا پردہ چاک کیا ہے ' تو وہ یہی شمشیر عالمگیر ' اور وہ اسی تلوار آبدار کی چمک ہے - اسی نے انسانی دلوں میں تثلیث کی جگہ توحید کو ' آتش پرستی کی جگہ یزداں پرستی کو ' اور اصنام ساکت و صامت کی جگہ خداے حی و قیوم کو دلوائی ' کفر اندیشی و باطل پرستی کی گھٹا دور کی ' اور نور ایمان و ایقان سے صفحۂ عالم کو جگمگا دیا !!

اسلام نے اپنی حقانیت کی حجت زبان کو قرار دیا ہے - (۱) اسلام کے ہاتھہ میں اگر کوئی ایسا عصا ہے جو چشم زدن میں اژدہا بنجاے اور طرفۃ العین میں زمین کے اندر سے چشمۂ شیریں نکالدے ' تو وہ یہی عصاے زبان ہے ! اسکے پاس اگر کوئی ایسا ساز نغمہ ہے جسکی آواز جن و انس ' پرند چرند ' اور شجر و حجر کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لے ' تو وہ بربط زبان ہی ہے ' اور پھر اسلام کو اگر کوئی جمال عالمگیر و حسن جہاں تسخیر حاصل ہے ' تو وہ یہی حسن گفتار ہی ہے :

آنچہ خوباں ہمہ دارند ' تو تنہا داری !

تاریخ کامیابی و فرخندگی کا ہر صفحہ سلطان زباں کا ثنا سنج و مدح طراز ہے - اسکی ہر سطر ایک ترانۂ توصیف ' اور اسکا ہر لفظ ایک زمزمۂ تحمید ہے - اسکی صاف صاف شہادت ہے کہ اس تیرہ خاکدان ارضی میں زبان ہی نے آدم زاد پر فردوس فلاح و گلشن صلاح کے دروازے کھولے ' وہ آلۂ وحید زبان ہی ہے جسنے انسان کے لیے قصر کامرانی تعمیر کیا ' سامان عیش و نشاط ترتیب دیا ' اور زمین پر سلسبیل و کوثر کی نہریں جاری کردیں ' تاکہ وہ ان سے بہرہ مند و حظ اندوز ہو ' اور دنیا میں باغ ہاے جنت کی لذتیں لوٹے - پھر وہ مضراب زبان ہی تھی ' جسنے ساز ہستی کے نغمہ ہاے مخفی آشکار اور سرود فطرت کے ترانہ ہاے مضمر کو برسر بازار کردیا ' اور انسان کو اس کے ترنم لطیف و تغنی سحر تاثیر سے لطف اندوزی و فیضیابی کا موقع دیا - اور پھر زبان ہی وہ کلید خاص ہے ' جس نے گنجینہ ہاے مقفل و سربستہ کو ایک لمحہ کے اندر صرف دست و نظر کردیا !

خامہ کلیدے کہ در گنج راست
زیر زباں مرد سخن سنج راست

پھر زبان ہی وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ایک صراط امتحان ہے ' جسکے نیچے حسرت و یاس کا جہنم شعلہ زن ہے ' اور جسکی سرحد بہشت مسرت و کامرانی کے اندر ختم ہوتی ہے - اگر پاے گفتار کو لغزش ہوئی تو طعمۂ رنج و تعب ہوگئی ' ورنہ عیش دائمی و انبساط سرمدی سے ہم آغوشی ہے - اگر اسکا حسن استعمال اوج مراد و معراج نشاط تک پہونچا دیسکتا ہے ' تو اسکا سوء استعمال حضیض نامرادی و تحت الثراے ناکامی پر پٹک بھی دیتا ہے ' اور جسطرح زبان کے حسن استعمال نے غریب کو امیر ' فقیر کو بادشاہ ' محتاج کو غنی ' مغلوب کو غالب ' مفتوح کو فاتح ' بزدل کو شجاع ' ظالم کو رحمدل ' اور کافر کو مومن بنا دیا ہے ' اسیطرح اسکے سوء استعمال نے بادشاہوں سے بھیک منگوا دی ہے - شہزادوں کے ہاتھہ میں کاسۂ احتیاج دیدیا ہے ' ایک عالم کو دشمن بنا لیا ہے اور لا تعد و لا تحصی مصائب و آلام کے پہاڑ انسان کے سر پر لا توڑے ہیں -

* * *

تاریخ انگلستان شاہد ہے کہ چارلس اول نے درشت کلامی کے دیوتا کو اپنا سر نذر کیا ' ہنری دوم کے الفاظ طامس اے بیکٹ کی ہلاکت کا باعث ہوے ' فریڈرک اعظم کے زہر آلود فقرات جنگ جنگ ہفت سالہ (Seven years war) کا موجب بنے ' اور پھر کون نہیں جانتا کہ جب انگلستان کی حالت بہت نازک تھی ' برطانی فوج دل شکستہ ہو رہی تھی ' فرانس کے رعب سے تمام برطانیہ کے جسم میں رعشہ تھا ' تو (نیلسن) کے الفاظ ہی تھے ' جسنے بحری فوج کے ٹوٹے ہوے دل پھر جوڑ دیے ' ہارے ہوے ہمتوں کو پھر چاق چوبند کر دیا ' بزدلوں کے اندر روح شجاعت از سر نو پھونک دی ' اور پیچھے ہٹنے والے قدموں کو سب سے آگے بڑھا دیا ! !

زمانہ جانتا ہے کہ (نپولین) کی کامیابی کا راز ہاتھہ نہ تھا بلکہ زبان تھی - اسکی زبان کی مٹھی میں فرانس کا دل تھا - یہی زبان تھی جسکی دستگیری نے اُسے سپاہیوں کی ادنی صف سے نکالکر فرانس کے تخت پر جا بٹھایا - پس نپولین کو بادشاہ بنا دیا اسکے اقوال نے ' نہ کہ اسکے افعال نے - یعنی اُسنے ' جو اُسنے کہا تھا - نہ اُسنے ' جو اُسنے کیا تھا ! !

* * *

جون کا مہینہ ہے ' اٹھارویں صدی عیسوی کا آفتاب قریب غروب ہے - برٹش پارلیمنٹ کے روبرو وارن ہسٹنگس (ہندوستان کے ایک گورنر جنرل) کا مقدمہ پیش ہے ' رچرڈ برنسلے شیریڈن اٹھتا ہے - مخالفت میں کامل ساڑھے پانچ گھنٹہ تقریر کرتا ہے - لیکن سامعین کا کیا رنگ ہے ؟ کیا اُسکے طولانی خطبہ سے گھبرا رہے ہیں ؟ اسکی طویل تقریر سے اُکتا گئے ہیں ؟ نہیں ' بلکہ اسکے برخلاف ہر شخص سر تا بقدم گوش ہے ' حیرت ہے ' جو جس پہلو بیٹھا ہے ' اسی پہلو بیٹھا رہگیا ہے - گویا پتھر کے بت جا بجا کرسیوں پر نصب کردیے گئے ہیں - تنفس میں ابتری ہے ' آنکھیں تو کھلی ہیں لیکن خطابت کے مسمریزم سے ہر شخص معمول و مدہوش ہے - فریقین اسطرح محو سماعت ہیں کہ ما بہ النزاع قطعاً فراموش ہے - ہسٹنگس کی موافقت و مخالفت کا کسی کو خیال نہیں - ہر قلب (غالب) کی اس فلسفہ سنجی کا مصداق جامد ہے :

(۱) فاتوا بسورۃ من مثلہ (منہ)

حکومت رهے - رؤساء قبائل همیشه ایک دوسرے پر حملے کیلیے فرصت اور موقع کي تلاش میں رهتے تھے - سنه ۹۵ ق م میں دو مدعیان سلطنت پیدا هوے ' اور جزیرہ شمالاً و جنوباً دو حصوں میں منقسم هوگیا ' لیکن ایک هي سال کے بعد پهر بدستور ایک متحدہ حکومت قائم هوگئي -

اس ملک کا آخري بت پرست تاجدار ایک نہایت اولوالعزم بادشاہ تها جس نے نہ صرف ملک کي ترتیب و تنظیم هي میں سعي بلیغ کي ' بلکہ آئرلینڈ سے نکل کر فرانس ' اسکاٹلینڈ ' اور انگلینڈ پر بهي حملہ آور هوا ' اور آخر نہر " لوار " کے ساحل پر ایک تیر اجل پیغام کا نشانہ هوکر ' اپني اولوالعزمانہ امیدوں کے ساتھ رخصت هوگیا -

یہ تیسري صدي مسیحي تهي - پوپ کے نائب ان دور و دراز ممالک میں نشر مسیحیت کیلیے مصروف کار تھے - اس وقت سے پانچ صدي تک برابر کوششیں مصروف رهیں ' تا آنکہ پانچویں صدي کے اختتام پر تمام آئرلینڈ نے بپتسمہ پاکر " آدم کے موروثي گناہ " سے نجات حاصل کي اور مسیحیت میں داخل هوگیا -

تاریخ نصرانیت کا ایک ایک صفحہ شاهد هے کہ جب کوئي قوم " باپ اور بیٹے کے جلال " پر ایمان لائي هے ' تو سب سے پہلے اس سے مسیح کے اس حکم کي تعمیل کرائي گئي هے کہ :

" یہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح پهیلانے آیا هوں ' صلح پهیلانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا هوں ' کیونکہ میں آیا هوں تا کہ بیٹے کو باپ سے ' بیٹي کو ماں سے ' اور بہو کو ساس سے جدا کروں "
(متي ۱۰ : ۳۴)

انہوں نے همیشہ اپنے غیر نصراني بهائیوں کو نہایت تعذیب و تکلیف کے ساتھ قبول نصرانیت پر مجبور کیا یا پهر انکے خون سے زمین کو رنگین کیا -

آیرلینڈ میں غیر نصراني قبائل کے ساتھ جو کچھ هوا ' اسکے انتقام کے لیے ۱۰۰ برس کے صبر و تحمل کے بعد نارتھ میرلینڈ اور ڈنمارک کے رؤساء نے آیرلینڈ پر حملہ کردیا اور فتح کیا - پهر اس عهد میں بهي وہ سب کچھ هوا ' جو نصرانیوں نے ۱۰۰ برس پہلے اس سرزمین پر کیا تها - کنیسے لوٹے گئے ' " فرزندان پدر آسماني " جلا وطن کیے گئے ' مدارس نصرانیہ بند هوگئے ' مذهبي کتابیں جلاکر خاکستر کا ڈهیر کردي گئیں - اور " آنکھ کے بدلے آنکھ " موسی کي شریعت کا قانون هے -

آخر الامر نیال سوم شاہ ایرلنیڈ کے زیر علم اهل آیرلینڈ کي ایک فوجي طاقت مجتمع هوئي ' جو اگرچہ حملہ آور کو ملک سے نکال نہ سکي ' تا هم ان کو نہایت کمزور کردیا ' اور با ایں همہ ضعف ' وہ رؤساء قبائل کو باهم لڑا لڑاکر دو صدي بعد تک سواحل پر جمے رهے -

سنہ ۱۰۰۲ ع منسٹر کے ایک بادشاہ نے ڈنمارک والوں کو سواحل سے بهي نکال دیا اور اسطرح جزیرہ کا کامل الاقتدار بادشاہ هوگیا لیکن کون نہیں جانتا کہ حکومت وطنیہ کے زوال و فنا کا صرف ایک هي سبب هوتا هے ' یعني ملک کے امراؤ رؤساء کي باهمي نا اتفاقي و خیانت وطني - امیر لینسٹر کي دعوت و ترغیب سے ' جو امیر منسٹر کي اس غیر معمولي کامیابي سے دل گرفتہ تها ' ڈنمارک نے سنہ ۱۰۱۴ - میں پهر حملہ کردیا لیکن نا کام رها -

بیروني دشمن گو نا کام رها اور یہ اکثر هوتا هے لیکن خود اندروني دشمن جب ملک میں پیدا هوجاتا هے تو وہ کبهي نہیں مرتا ' جب تک کہ خود ملک کي رونق و سلامتي نہ مرجاے - چنانچہ ملک کے چاروں صوبے باهم معرکہ آرا هوگئے -

انگریز قوم اپني قومي خصوصیات و امتیازات اور حیل سیاسیہ میں نہ صرف آج هي نامور هے ' بلکہ آج سے ۸۰۰ سو برس پہلے بهي وہ اسي طرح تهي - آج مصر اور دیگر افریقہ میں وہ جو کهیل رهي هے ' لیکن اسکي مشق ۸۰۰ سو برس ادهر سے کررهي تهي ' تب کہیں جا کر اس دور جدیدہ میں اس چابکدستي اور صفائي سے اپنا پولیٹکل ڈراما حسب موقع دکهلا سکي هے ' جسے وقتاً فوقتاً ممالک شرقیہ کے اسٹیج پر شروع کرتي هے اور ختم کرتي هے -

لینسٹر بادشاہ ' سنہ ۱۱۶۹ ع میں هنري دوم شاہ انگلینڈ سے طالب اعانت و نصرت هوا ' اور اسطرح آیرلینڈ کے دستر خوان تاجداري پر خود اوسنے انگلینڈ کو دعوت دي - سنہ ۱۱۶۹ ع میں جو برطاني فوج آیرلینڈ میں داخل هوئي تهي ' آج سنہ ۱۹۱۳ ع تک کہ ۷۳۵ برس هوچکے هیں واپس نہیں آئي هے ' پهر مصر و زنجبار اور مسقط کے لیے لوگوں کو کیا جلدي پڑي هے ؟

هنري شاہ انگلینڈ کا قبض و استیلا کے جواز کے متعلق یہ استدلال هے کہ پوپ نے سنہ ۱۱۷۷ ع میں اهل آیرلینڈ کي گردنیں اوسکو بخش دي هیں ' اور اسکي ایک سند بهي لکھکر حوالے کردي هے -

(آئرلینڈ کا جہاد آزادي)

لیکن جو قوم کہ اپني گردن کي خود اپنے تئیں بهي مالک نہ سمجھتي هو ' وہ پوپ مفروض کي اس سند مجعول کو دیکھکر کیونکر اپني گردن دوسري قوم کے آگے ڈال دیتي ؟ اس کشمکش کا نتیجہ ظاهر تها -

انگلینڈ کا اس دعوے پر برابر حملہ آورانہ اصرار رها ' اور آیرلینڈ کا همیشہ مدافعانہ انکار بهي قائم رها - لیکن اس هنگامۂ خارجي میں آیرلینڈ کي داخلي شورش بهي کم نہوئي ' نارمن جو اس جزیرے کے دوسرے باشندے تھے ' همیشہ قدیم آیرش باشندوں سے برسر پرخاش رهے اور اکثر حالتوں میں غالب رهے -

ان احزاب کي تسکین کے لیے ایک تجویز یہ عمل میں لائي گئي کہ جزیرہ کا حاکم خود شاهزادہ جان بنایا گیا - وہ سنہ ۱۱۸۵ ع میں ۶۰ - جہازوں کا ایک بیڑہ لیکر ' آیرلینڈ کي طرف روانہ هوا ' لیکن هزیمت هوئي اور واپس آکر خود سابق انگریز گورنر شاهزادہ کے خلاف سازش میں شریک هوگیا - سنہ ۱۲۱۰ ع میں شاهزادہ پهر واپس آیا ' اور انگلو نارمن رؤساء کو ' جنہوں نے اس وقت بڑي قوت پیدا کرلي تهي ' کمزور کردیا -

اس سے فراغت پاکر جان نے محکمے قائم کیے ' عدالت جاري کي ' سکے ضرب کیے ' ڈبلن میں ایک مجلس انتظامي کي بنیاد ڈالي - پهر سنہ ۱۲۱۶ ع میں هنري ثالث نے تمام آیرلینڈ کو معافي دیدي ' اور اونکو شخصي آزادي بخشي ' لیکن تاهم ان میں سے کوئي چیز بهي تشنہ کامان حریت و استقلال کو تسکین نہ دے سکي -

انگلینڈ ابهي اسي طرح باهم دست و گریباں تھے کہ اسکاٹ لینڈ کي سرزمین نے (اڈورڈ بروس) نامي ایک نیا مدعي پیدا کیا ' جسکي سعي و کوشش نے اسکاٹلینڈ کو بهي آیرلینڈ کي طرح انگلینڈ کے لئے مصیبت کدہ بنا دیا - اتحاد مصائب مصیبت زدوں کو متحد کر دیتا هے - آیرلینڈ کے اکثر امرا نے اڈورڈ بروس کو اسکاٹلینڈ کي طرح آیرلینڈ کي حمایت کي دعوت دي ' اوسنے قبول کیا اور انگلو نارمن قبائل کو شکست دے کر اکثر حصوں پر قبضہ کرلیا ' اور اس طرح آیرلینڈ کا بادشاہ منتخب هوا -

(لها بقیۃ صالحۃ)

کرتے هیں' اور مجردات کے اصول خالص کي تعلیم دیتے هیں - مگر فنون کا کام بس اسي قدر هے که ان کلیات و مجردات و حقائق متحققه و مکتشفه سے بہرہ اندوز هوں ' اور اعمال انساني کے لئے علوم سے اسباق مفیدہ حاصل کرکے سہل و آسان اور موصل الی المقاصد راهیں کہولدیں -

مثال کے لیے علم تشریح (Anatomy) اور فن جراحي (Surgery) کو لیجیے - علم تشریح جسم انساني کے اعضا و جوارح کے حالات و تعلقات باهمي کو ظاهر کرتا هے - مگر فن جراحي صرف ان مباحث و کلیات سے فائدہ اٹھاتا هے ' اور اپنے اصول و قوانین کو علم تشریح کي نظریات و حقائق سے اخذ کرتا اور اسطرح عمل جراحي کے لیے ایک ذخیرۂ هدایات و تنبیہات فراهم کر دیتا هے -

اگر ناظرین کرام دوران تعریف " فن مکالمة " میں اجازت دیں ' تو بطور جملۂ معترضه کے کہه سکتا هوں که جسطرح فن جراحي یکسر علم تشریح پر مبني هے ' اسي طرح بعینه " فن مکالمه " بهي تمام تر علم النفس سے ماخوذ هے - فن مکالمة بتاتا هے اور علم النفس اصول کو ثابت کرتا هے - پس جو جسکا مطلوب هو ' وہ اسي طرف متوجه هو:

به بستاں رو که از بلبل طریق عشق گیري یاد
به مجلس آے کز حافظ سخن گفتن بیاموزي

اب جبکه فن کي ماهیت و حقیقت ظاهر هو گئي ' تو سوال یه هے که مکالمة کے معني کیا هیں ؟

الهلال:

(۱) یه مضمون کئي نمبروں میں ختم هوگا - ابهي صرف تمہید هي هے - آپنے عنوان " فن مکالمة " رکھا هے - جب تک که اصل مبحث شروع نهو ' نہیں کہا جا سکتا که آپکا مقصود اصلي کیا هے ؟ لیکن مثالوں سے معلوم هوتا هے که آپ تقریر و خطبات کے متعلق لکھنا چاهتے هیں - اگر یہي مقصود هو تو اسکے لیے تو " فن خطابت " پیشتر سے ایک عمدہ لفظ موجود هے ' اور " مکالمة " کي ضرورت نہیں -

(۲) آغاز مضمون میں آپنے " فاتو بسورة من مثله " کي طرف اشارہ کیا هے اور فصاحت بیان کو اسلام کا سب سے بڑا حربۂ اثر و تسخیر قرار دیا هے - میں سمجھتا هوں که اس سے آپکا مقصود یه هوگا که مذهب نے بهي اس وسیلۂ تاثر سے کام لیا - ورنه اس آیت میں محض فصاحت و بلاغت بیان هي کي تحدي نہیں هے - و لقصة بطولها - اسلام کے اسلحۂ اثر ایک دو هي نہیں بلکه بہت سے هیں ' اور اسکي بڑي تلوار فطرة انساني کي مطابقت اور تعلیم صحیح و ارشاد الہي هے - یہي معني هیں اس ایت کے که " ذلک الدین القیم "

(۳) خطابت کے عجیب و غریب اثرات کي مثالیں تاریخ عرب سے بهي بکثرت ملسکتي هیں اور وہ نہایت موثر اور دلچسپ هیں - علی الخصوص دور جاهلیة -

برید فرنگ

برطانیه از روے معاهدہ ' دولت عثمانیه کي اعانت پر مجبور هے

از: کاتب شہیر و انصاف دوست ' مسٹر بلنٹ

مشہور اسلام دوست انگریز اهل قلم اور سیاسي مصنف ' مسٹر " بلنٹ " نے حسب ذیل خط " ویسٹ منسٹر گزٹ " کے اڈیٹر کے نام شائع کرایا هے :

" جناب من ! ممنون هوں که آپ نے میرا پہلا خط شائع کردیا - آپ نے اپنے ایک مقالۂ افتتاحیه (لیڈنگ آرٹیکل) میں ان فقروں کو لکھتے هوے که " هم دولت عثمانیه کي زندگي کے ضامن نہیں هیں " (میں اس اظہار سے باز نہیں رہ سکتا که) ایک نہایت افسوس ناک غلطي کي هے -

معلوم هونا چاهیے که حکومت برطانیه ' از روے معاهدۂ دفاعیه ۴ - جولائي سنه ۱۸۷۸ ع (دیکھو کتاب ازرق Blue Book عدد ۳۸ - سنه ۱۸۷۸ ع) روسیوں سے عثماني ایشیا کي محافظت و مدافعت پر مجبور هے -

برطانیه کي وزارت خارجیه اس معاهدے کي پابند هے ' جیسا که ابهي ابهي گذشته سال وزیر خارجیه نے خود اپني زبان سے اس کا اعتراف کیا هے -

انگلستان نے اس معاهدے میں دولت عثمانیه سے وعدہ کیا هے که اگر روس کبهي عثماني ایشیا کے کسي حصه پر حمله آور هوگا تو وہ همیشه اپني جنگي قوت سے دولت عثمانیه کي اعانت کرے گا ' اس کے معاوضه میں دولت عثمانیه نے اصلاحات کے جاري کرنے اور مسیحي رعایا کے حقوق کي حفاظت کا وعدہ کیا ' اور جزیرۂ قبرص کے انتظامات انگریزوں کے سپرد کردیے که وہ عثماني ایشیا کي حفاظت کے لیے اس اهم جنگي موقع سے کام لیں -

ان تصریحات کے بعد در حقیقت اوس وقت تک کے لیے ' جب تک که یه معاهدہ فسخ نهو ' اور قبرص دولت عثمانیه کو واپس نه دیا جاے ' انگلستان مجبور هے که قانوناً اور اخلاقاً اس معاهدے کي عزت کرے ' خواہ اوسکي جنگي قوت بحر متوسط میں کسي حد تک متغیر کیوں نه هوجاے -

اس بنا پر اس وقت دول عظمي کے مقابلے میں روس کي خواہ کسي حد تک بهي بے چارگي هو ' لیکن اس معاهدہ کي تصحیح و تعمیل سے وہ کسي طرح عذر نہیں کرسکتا - اسکي مثال بعینه اوس معاهدہ کي سي هے ' جو ایک انسان کي حفاظت و مدافعت کے لیے دوسرا شریف انسان کرتا هے -

پس انگلستان کو اوس روس کے مقابلے میں اس معاهدے کي

بذوق بیخبـر از در در آمـدم ٬ محـرم
بوعدہ ام چه نیاز ز انتظـار چه حظ !

لوگن جیسا وارن هستنگس کا طرفدار ٬ دوران تقریر میں ایک گھنٹه بعد اپنے هم نشین سے کہتا ہے : " بس یه تمام لفاظي هي لفاظي ہے ٬ دلیل اور ثبوت کا نام نہیں " دوسرا گھنٹه گذرنے پر کہتا ہے : " کیسي عجیب و غریب خطابت ہے ؟ " تیسرے گھنٹے کے بعد کہتا ہے : " واقعي مسٹر هستنگس نے کچھه انصاف نہیں کیا " مگر قبل اسکے که تقریر ختم هو زور سے چیخ اٹھتا ہے : " درحقیقت وه " ٭ " ظلم و انصاف کشي کا ایک شیطان عظیم ہے " !!

هاؤس آف کامنس کا ایک ممبر التوائے اجلاس کي تحریک پیش کرتا ہے اور اس امر کا اظهار و اعتراف کرتا ہے که به حالت موجوده ٬ اسکا دل و دماغ صحیح ووٹ دینے کے قابل نہیں -

یه ہے زبان کا اثر ٬ اور یه ہے الفاظ کي تاثیر !!

* * *

خیر ٬ یه تو تاریخي واقعات هیں - هماري انفرادي زندگي میں شب و روز اس قبیل کي باتیں پیش آتي رهتي هیں - اس رساله کے هر پڑھنے والے کو تجربه هوگا که کسطرح ایک صحبت عزیز کي بات نے نشتر کا کام کیا ٬ اور کسطرح ایک لفظ نے دشمن کا دل صاف کر دیا ؟ اور پهر ذرا سي دیر میں دشمن دوست ٬ اور دوست دشمن هوگیا ؟

یه نه سمجهنا چاهیے که الفاظ کا اثر وقت کے ساتهه ختم هوجاتا ہے ٬ نہیں ٬ بلکه وقت کے گذر جانے اور مہینوں ٬ سالوں اور صدیوں کے بعد بهي دیکها گیا ہے که امتداد زمانه نے شراب تاثیر کو اور تیز کردیا ہے اور الفاظ اپنے اندر وهي کهٹک ٬ وهي اثر ٬ وهي درد ٬ اور وهي طپش رکهتے هوے نظر آئے هیں - اعمال انساني پر انکي حکومت برقرار رهي ہے اور اکثر بزرگان دین و قوم اور کبار خاندان و قبیله کے اقوال نے اس پیکر معصیت و عصیان یعنے انسان کو برے کاموں سے بچایا ہے اور هر موقعه پر سامنے آکر ایک قاهر و جابر مانع کا کام دیا ہے !

انسان کا دل کچهه عجیب طلسم زار تاثیر و تاثر ہے - کبهي اس سینۂ نازک میں هوا کي ٹهیس سے بال پڑ جاتا ہے ٬ اور کبهي اس آئینه عجیب کا غلیظ و دیرینه زنگ آن واحد میں دور هو جاتا ہے -

مگر ایسا کیوں ہے ؟

ماهرین علم النفس جانتے هیں که لفظ میں کیا تاثیر ہے ٬ لبوں کي حرکت میں کیسا سحر ہے ٬ اور زبان کو دل کے اندر کیسا کچهه دخل عظیم حاصل ہے ؟ اس رسالے کا مقصد وحید ٬ اسي مسئله کي علم النفس کي روشني میں تحلیل ٬ چند اهم نتائج علمیه کا انتزاع ٬ اور فن مکالمة کي سرسري تدوین ہے -

پس سب سے پہلے هم " فن مکالمة " کي تعریف کیطرف رجوع هوتے هیں که " فن مکالمة کہتے کسکو هیں ؟ " لیکن اس سوال میں که " فن مکالمت " سے کیا مراد ہے ؟ دراصل دو سوال پوشیده هیں ٬ یا یوں کہیے که یه سوال دو سوالوں سے مرکب ہے - پہلا سوال یه ہے که " فن " کیا چیز ہے ؟ اور دوسرا یه که " مکالمة کیا شے ہے " ؟

" علم " و " فن " کي بحث و تفریق ٬ علم منطق کا ابتدائی مبحث ہے - اکثر رسائل اسي بحث سے شروع کیے جاتے هیں ٬ اور عجیب عجیب موشگافیاں کیجاتي هیں ٬ مگر " علم " و " فن " کا مسئله ارباب منطق کے هاتهه میں جاکر ٬ نہایت خشک اور غیر دلچسپ بحث بنجاتا ہے - برخلاف اسکے همارا قلم " فن مکالمة " کے مباحث دلچسپ و مفید لکهنے کے لئے مضطرب ہے - لیکن کیا کریں که قارئین کرام کو ان مباحث سے فائدۂ تام حاصل نہوگا - تاوقتیکه مسئله " علم " و " فن " پر ایک گونه انهیں عبور حاصل نہو جائے که یہي فن مکالمة کا اساس اولین و بنیاد مباحث ہے -

پس هم اس مسئلۂ اهم کے طرف خاص طور پر متوجه هوتے هیں که اگر عمارت کا سنگ و بنیاد هي درست و راست نہیں تو نقش و نگار کي خوبي و حسن کو ایکر کوئي کیا کریگا ؟ حسن فضول و مفاد مجرد ٬ دونوں فن نفیس کي نظر میں قبیح و قبیح تر هیں - کمال هر صنعت حسن و افادہ ٬ دونوں کے انضمام پر منحصر ہے ٬ اور کمال هر کار ٬ حسن آرائي و کار مندي ٬ دونوں کي آمیزش لطیف کا نام ہے - دیکهو ٬ چشم و ابرو کي یکجائي کا کیا اشاره ہے ؟ آنکهه جو که بذات خود ایک آلۂ مفید ہے ٬ محراب ابرو کے بغیر ایک روزن دیوار سے زیاده نہیں ٬ اور ابرو جو اپني جگه پر مظهر حسن و جلوه گاه جمال مجرد ہے ٬ آنکهه کے بغیر ایک دیوار شکسته کي محراب کے سوا اور کیا ہے ؟

بهوں پاس آنکهه قبله حاجات چاهئے

سب سے پہلے هم " علم " اور " فن " کے متعلق ایک تمہید مختصر پیش کرینگے ٬ جو یوں بهي بجائے خود نفع و دلچسپي سے خالي نہوگي - اسکے بعد " مکالمة " کے مباحث کي طرف متوجه هونگے اور وه طریقے بتائے جائینگے ٬ جن پر عمل کرنے سے انسان اپني زبان سے ایک عالم کو تسخیر کر لے سکتا ہے ٬ اور ساري دنیا کو اپني مٹهي میں لیلے سکتا ہے که جسطرف چاهے اسے پهیر دے !!

(علم و فن)

علم عبارت ہے مجموعۂ کلیات و مجردات و نظریات سے - وه مظاهر فطرت کي توضیح و تشریح کرتا اور موجودات عالم کے وجود و ظهور کے شرایط و قوانین بتلاتا ہے - علم اس بات کو ثابت کرتا ہے که کسي شے کے وجود پذیر هونیکے کیا اسباب هیں ٬ کسي چیز کے معرض شهود میں آنیکے کیا علل هیں ٬ اور مناظر و مظاهر کائنات کے براعث تخلیق کیا کیا هیں ٬ اور نیز کیا طریق وقوع ہے ؟ علم بتلاتا ہے که کیوں سمندر سے ابخرات اٹهے ٬ کسطرح بادل بنے ٬ کیوں پہاڑوں سے ٹکرا کر برسے ٬ هوا نے کسطرح هاتهوں هاتهه انکو هر جگهه پہونچایا ٬ کسطرح برگ خشک لب کو سیراب کیا ٬ مرجهائے هوئے پودے سرسبز و شاداب هوگئے ٬ اور سوکهي کهیتیوں کو هرا بهرا کردیا ؟ علم هي ہے جو اُس مشاطۂ اعجاز کار سے تعارف کراتا ہے ٬ جسکے هاتهوں شاید فطرت کے افزائش حسن و جمال کا کام انجام پاتا ہے ٬ جسکا دست آرائشگر عروس هستي کي چهره پردازي و حسن افروزي کا آلۂ وحید ہے ٬ جسکي انگلیاں معشوق قدرت کے بالوں کا شانۂ حسن افزا هیں - جس سے کائنات عالم کے شباب حسن کا نکهار قائم و برقرار رهتا ہے : ربنا ما خلقت هذا باطلا !!

غرضکه علم کا موضوع بحث ٬ موجودات هستي کے درمیان جو علاقه هائے سببیت وجود گزیں هیں ٬ انکا اکتشاف اور مظاهر فطرت کے انداز ظهور کي تعین و تحدید ہے اور بس -

برخلاف اسکے " فن " نام ہے ان اصول و هدایات کے مجموعه کا ٬ جو کسي علم کي نظریات پر مبني هوتے هیں اور اسطرح اس علم میں ثابت و مبرهن هوکر ٬ شمع راه عمل ٬ اور رهنمائے بصیرت و عبرت هوتے هیں ٬ یعني " فن " کو ان اصول و قوانین کي حقیقت و ماهیت سے کچهه بحث نہیں هوتي اسلیے که یه تو علم کا موضوع خاص ہے - فن کا کام ٬ محض ان اصول متحققه و قوانین مکتشفه کو عمل کے سانچے میں ڈهالنا ٬ اور انسے استفاده حاصل کرنا ہے - علوم نظریات و کلیات کا اثبات اور حقائق و مظاهر فطرت کا انکشاف

ان سلطنتوں میں جو جہاز بنتے ہیں ان میں ۲۰ - ۲۰ بلکہ ان سے بھی زیادہ توپیں ہوتی ہیں، جن میں سے ہر ایک کا قطر ۵ - ۱۳ - ۲ - انچ کا ہوتا ہے -
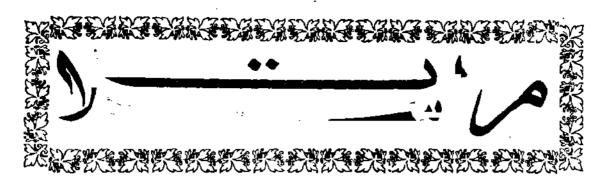
" رشادیہ " کی ترتیب و تنظیم اور سلاح بندی ایک کمیٹی کی زیر مراقبہ ہوئی ہے جسکے رئیس کمانڈر حقی بک تھے -

لندن کے سفیر عثمانی توفیق پاشا نے اپنی تقریر میں رشادیہ کی تقریب کرتے ہوے فرمایا :

" رشادیہ امید ہے کہ ملک و حکومت کی حفاظت و حمایت نہایت شجاعت و بہادری سے کرے گا اور کسب سعادت و ترقی راہ میں آگے بڑھتا رہے گا "

آگے چلکر سفیر موصوف نے کہا :

" دولت عثمانیہ کی آرزو صرف یہ ہے کہ وہ سکون و امن کے ساتھ دنیا میں باقی اور اپنی وسیع حدود فرمانروائی کی ادبی و مادی ترقی میں کوشاں اور جانفشاں رہے، اور اس فوز و کامیابی کے حصول میں دولت عثمانیہ حکومت برطانیہ کی اعانت پر اعتماد کرتی ہے "

(سر وینسنٹ ککارق) کارخانۂ (ویکارز) کے ایک منیجر نے سفیر موصوف کے جواب میں ایک فصیح تقریر کی جسکے آخری فقرے یہ تھے :

" رشادیہ کی حسن قسمت و نیک فال ہونے کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ عین عید کے روز پانی میں اتارا گیا، جو مسلمانوں کے نزدیک سب سے زیادہ مبارک دن ہے "

سابق متولی مسجد کانپور

گذارش ہے کہ جناب کو بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا کہ میں مسجد مچھلی بازار کے معاملہ میں بے قصور ہوں - میرے خلاف جو مضمون جناب کو کانپور سے ملے وہ غلط تھے - لہذا قبل بھی عرض کرچکا ہوں - اب بھی گذارش ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو تردید شایع فرمادیں - ورنہ خیر جو راے اقدس ہو - میں ہر طرح پر خوش ہوں - مگر یہہ ضرور عرض کرونگا کہ خدا شاہد ہے - میں نے کوئی منظوری زبانی یا تحریری کسی حاکم کو نہیں دی - فقط -　　(فدوی کریم احمد - بساطی بازار کانپور)

(الہلال)

فقیر نے کانپور میں دوں مرتبہ آپسے زبانی کہدیا تھا کہ مجھے اس بارے میں کوئی خاص کاوش تو ہے نہیں - ایک دینی معاملہ تھا - آپکے خلاف سرکاری و غیر سرکاری معلومات پہنچیں تو بے اختیار قلم سے مخالفانہ خیالات ظاہر ہوگئے - الحب فی اللہ و البغض فی اللہ اصل و اساس ایمان ہے - ہر شخص کا معاملہ اللہ کے ساتھہ ہے - وہ نیتوں کا علیم ہے - اگر واقعی آپ بے قصور ہیں تو اس سے زیادہ اور خوشی کی کیا بات ہوسکتی ہے ؟ اللہ تعالی ہم سب کو توفیق دے کہ صبر و ثبات کے ساتھہ راہ اسلام پرستی پر قائم رہیں -

ایک اقتصادی تجویز

(ایک خاتون غیور و ملت پرست کے قلم سے)

مجلس خدام کعبہ کے قیام پر تمام مسلمانوں کو اسکا خیر مقدم کرنا چاہیے - میں نے سرمایہ مجلس کے مصارف کو بغور پڑھا لیکن ذیل کے خیالات نے جو ہر وقت میرے لیے کاہش جان ہیں، بے اختیار مجبور کیا کہ جو تجویز عقل ناقص میں آئی ہے، اسکی طرف ارکان مجلس خدام کو ضرور توجہ دلاؤں -

جب جنگ طرابلس و اٹلی شروع ہوئی تو برادران اسلام اپنے مظلوم بھائی بہنوں کے مصائب سے بیتاب ہوگئے اور اطالوی مال کو بائیکاٹ کردیا - لیکن چند ہی دنوں کے بعد وہ بیتابی ایسی غائب ہو گئی، جیسے کسی کی کہنی میں چوٹ لگ جاے اور وہ کچھہ اضطراب کے بعد اسے بھول جاے - اگرچہ بفضل خدا جنگ بلقان نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام مسلمانوں کے دلوں میں پھر غیرت قومی کی ایک لہر سی پیدا کردی، لیکن افسوس جتنی کوشش ہم نے اطالی ثروت کو اقتصادی نقصان پہونچانے کی کی تھی، اسکے عشر عشیر سعی بھی اُن طاقتوں کی اشیاء تجارت کو (جو اس شرمناک اسلامی خون ریزی کی موجب تھیں) بائیکاٹ کرنے کے لیے نہیں کی، اور کسیکو اتنا بھی احساس نہوا -

حقیقت یہ ہے کہ لوگ مجبور بھی ہیں - کریں تو کیا کریں ؟ جو چیزیں ملتی ہیں وہ سب یورپ کی مصنوعات ہیں، اور اس طرح اہل یورپ ہمارا خون طرح طرح سے چوس رہے ہیں لیکن اب تو خون بھی باقی نہیں رہا -

حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی تلوار سے خود ہی اپنا گلا کاٹ رہے ہیں اور دشمنوں پر اپنی خونریزی کا الزام قائم کرتے ہیں - کیا یہ تلوار ان کے ہاتھہ میں خود ہم نے، انکی تجارت کو ترقی دیکر نہیں دیدی ہے ؟

اب ذرا غور فرمایے کہ ادھر تو ہم جنگ بلقان کے مجروحین کے لیے چند روپیے بمشکل چندے میں دیتے ہیں اور ادھر اہل یورپ ہم سے بصد فریب لاکھوں روپے روزانہ وصول کرتے ہیں - ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد سات کرور بتائی جاتی ہے - ان میں بہت سے رؤسا و امرا ہیں جو روزانہ سیکڑوں روپے کا مال خریدتے ہیں، اور جو غریب و مفلس ہیں، وہ بھی کم از کم یورپ کی چند چیزیں تو ضرور خریدتے ہیں - اور یہ تمام چیزیں یورپ کی مصنوعات تجارتی ہوتی ہیں - اس سے آپ لوگ خیال فرماسکتے ہیں کہ ہم کسقدر روپیہ روزانہ دشمن کی نذر کرتے ہیں، اور یہ وہی ہمارا روپیہ ہے جس سے ہمارے ملکوں پر گولہ باری کی جاتی ہے اور ہمارے بھائیوں کی جانیں تلف کیجاتی ہیں - اسی کی بدولت آج ہم اپنی سلطنتوں کو غارت کر بیٹھے اور نوبت بایں جا رسید کہ خانۂ کعبہ بھی معرض خطر میں ہے -

عزت ہونی نہ چاہیے تھی' جسکے خوف سے متاثر ہوکر سراڈورڈ گرے نے اوایل گذشتہ میں دولت عثمانیہ کو یہ نصیحت کی تھی :

" ادرنہ کی حوالگی میں دولۃ علیہ اب تاخیر نہ کرے ' ورنہ ممکن ہے کہ روس ایشیائی صوبوں کی طرف پیش قدمی کردے گا "

اس وقت عثمانی رجال سیاست اڈورڈ گرے کی روسیوں کے ساتھہ قلبی میلان و انعطاف سے نا واقف نہ تھے ' اور نہ اس پر اسرار نصیحت کی اس حقیقت سے نا آشنا تھے کہ اس سے جتنی ترکوں کے ساتھہ خیر اندیشی ظاہر ہوتی ہے' اوس سے کہیں زیادہ سلافی اقوام کے ساتھہ ہمدردی و طرفداری ظاہر ہوتی ہے ' اور یہ روس کے مصالح کا عین مقتضی ہے -

یہ نا معلوم امر نہیں ہے کہ ادرنہ یورپ میں ایک مستحکم اور قلعہ دار شہر ہے - اسلیے ظاہر ہے کہ انگلستان کیلیے اوسکی حفاظت کوئی اہم چیز نہیں ' اور اسی لیے معاہدۂ قبرص میں یورپین عثمانی صوبوں کے اندر اصلاحات و نظمیات کی دفعہ نہیں بڑھائی گئی پس یہ بالکل صاف ہوگیا کہ سراڈورڈ گرے نے جن ہمدردانہ الفاظ سے ترکوں کو خطاب کیا' اون کا مقصود یہی تھا کہ ترک ادرنہ چھوڑ کر خط امینوس و میڈیا تک ہٹ آئیں اور حق ہے کہ ترک سراڈورڈ گرے پر یہ الزام قائم کریں کہ وہ بھی یورپ کے اوس طریق سیاست میں شریک ہیں جس کا مقصود عثمانی صوبوں کی غارتگری ہے - اس کا کیا مطلب ہے کہ ایک حریف کو تو آگے بڑھایا جائے ' اور دوسرا ترکوں سے خطاب کرے کہ مقابلہ کی حاجت نہیں' تم یہاں اور پیچھے ہٹ آؤ' جیسا کہ طرابلس میں آخر ہوچکا ہے ؟

سراڈورڈ گرے کے ان چند مختصر فقروں سے بظاہر ترکوں کو کوئی نقصان نہیں ہوا ' لیکن حقیقت میں ازکو متعدد نقصانات پہونچائے گئے - سلافی اقوام کی اسکے ذریعہ تشجیع کی گئی کہ تم نہ ڈرو' روسی اور انگریز تمھارے ساتھہ ہیں' اور ترکوں کو ایشیا کی حفاظت کے لیے ادرنہ سے فوج کا ایک ٹکڑا ایشیا میں منتقل کردینا پڑا -

بظاہر حالات معلوم ہوتا ہے کہ آپ معاہدۂ قبرص کو نا قابل التفات اور گویا معدوم سمجھتے ہیں' لیکن مجھے شک ہے کہ وزارت خارجیہ آپ سے متفق نہ ہوگی' کیونکہ سر ڈورڈ گرے نے گذشتہ سال نہایت صریح الفاظ میں اٹلی کے قبضۂ جزایر روڈس کے وقت اس کا حوالہ دیا تھا' گو وہ ترکوں کے لئے مفید نہ تھا - وزارت خارجیہ نے کہا تھا کہ " انگلستان نے روس سے عثمانی ایشیا کی محافظت کا عہد کیا ہے ' نہ کہ تمام دول عالم سے "

ان وجوہ سے میں اوس وقت تک ' جب تک کہ انگلستان قبرص پر قابض ہے ' اس امر کیلیے اوسے مجبور پاتا ہوں کہ وہ روسیوں سے ایشیائے عثمانی کی حفاظت کرے .... "

میں آج بغرض دیکھنے مسجد مچھلی بازار کانپور کے آیا - مجھے چند معزز دوستوں سے معلوم ہوا کہ میری نسبت یہ غلط فہمی عام ہورہی ہے کہ میں نے کوئی فتوی اپنا مہری یا دستخطی بعض سوز معز انر بالقابہ پیش کیا ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ منہدمہ حصہ مچھلی بازار کانپور کا جزو مسجد نہیں ہے حالانکہ یہ افواہ محض غلط ہے میں نے کوئی فتوی یا کوئی تحریر مسجد مذکور کے متعلق نہ لکھی ہے اور نہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کو دی ہے - نہ کوئی گفتگو اسکے متعلق ہز آنر یا کسی دوسرے حاکم سے کی ہے - لہذا آپ میری دستخطی تحریر ہذا اپنے معزز اخبار میں شائع فرما کر مجھکو قوم کی بد گمانی سے بری فرمائیے فقط -

دستخط نقیر محمد ابو الخیر غزنی پوری ۸ - اکتوبر ۱۹۱۳

عالم اسلامی

رشادیہ

عثمانی زرہ پوش جہاز

حمیدیہ کے بعد' جسکی تاریخ بنا سنہ ۱۸۸۰ ہے' ۳ - ستمبر سنہ ۱۹۱۳ ء پہلا موقع ہے جب حکومت عثمانیہ ایک زرہ پوش جنگی جہاز کی مالک ہوئی ہے -

سلطان کے نام سے اس جدید مدرعہ (آہنی جنگی جہاز) کا نام " رشادیہ " رکھا گیا ہے - رشادیہ کی طیاری کے لیے مئی سنہ ۱۹۱۱ ع میں انگلستان کے کارخانہ (ویکا رز بارو) کو حکم دیا گیا' اور اسکے تین مہینے بعد دولت علیہ اور کارخانہ داروں کا باہمی معاہدہ طے ہوا - ۶ - دسمبر سنہ ۱۱ ۱۹ ع رشادیہ کی طیاری کا روز افتتاح ' اور ۳ - ستمبر سنہ ۱۹۱۳ تاریخ تکمیل ہے -

رشادیہ تاریخ مذکور سے بہت پہلے طیار ہوچکا تھا ' لیکن اس اثنا میں دولت علیہ جن حوادث و انقلابات میں مبتلا رہی' نیز وقتاً فوقتاً مدرعۂ مذکورہ میں جن نئی نئی اصلاحات و اضافات کی فرمائشیں ہوتی رہیں' ان کی بنا پر کام بدیر ختم ہوا ' لیکن تاخیر کا نتیجہ بہت بہتر ہوا -

رشادیہ کا طرز بنا اوس جدید انگریزی جہاز کی طرز کا ہے' جسکا نام " جارج پنجم " ہے - رشادیہ وزن' قوت آلات ' سرعت سیر' استحکام وسلاح بندی اور اپنی بڑی بڑی توپوں کے لحاظ سے بالکل " جارج " کے مساوی و مقابل ہے - بلکہ " رشادیہ " کی سکنڈ بیٹری قوت و شدت میں " جارج " سے کہیں زیادہ مضبوط و مستحکم ہے -

" رشادیہ " کا بار ۲۳ - ہزار ٹن' طول ۵۲۵ - فیٹ' عرض ۹۱ - فیٹ' عمق ۲۸ - فیٹ ہے ' اور اوسکے انجن کی طاقت ۳۱ - ہزار گھوڑوں کے برابر ہے - اسکی متوسط رفتار ۲۱ - میل ہے ' اور سطح فوقانی ۱۲ - انچ کی فولادی چادرے چھپی ہے - اس میں چار فوقانی طبقے ہیں جو ۱۲ ' ۹ ' ۸ ' اور ۶ - انچ کی مختلف الضخامۃ چادروں میں لپٹے ہوے ہیں - سب سے آخری اور داخلی طبقہ جو بالکل سطح آب کے برابر ہے' نہایت محفوظ و محکم ہے -

سلاح بندی کے لحاظ سے " رشادیہ " تمام انگریزی جہازوں سے ممتاز ہے - اسکی پہلی باٹری جو دس توپوں سے مرکب ہے اور جن میں سے ہر ایک کا قطر ۵ - ۱۳ - انچ ہے جہاز " جارج " سے مشابہ ہے - اسی طرح دوسری اور چوتھی صف کی توپیں بھی بالکل " جارج " کی طرح ہیں - چوتھی صف کی توپوں میں سے جہاز کے مقدم و موخر حصہ میں بغرض حفاظت چار حرکت کرنے والی توپیں بھی موجود ہیں - دوسری باٹری ۱۶ - توپوں سے مرکب ہے - ہر توپ کا قطر ۶ انچ ہے' نیز بالکل محفوظ اور سامنے سے کھلی ہوئی ہیں - ضرورت کے موقع پر آٹھہ آٹھہ توپیں داہنے بائیں' اور چھہ چھہ آگے پیچھے چلائی جا سکتی ہیں - طرز " جارج " کے اور جہاز جو موجود ہیں ' ان کی دوسری باٹری میں چھہ چھہ توپیں ہیں جن میں سے ہر ایک کا قطر صرف ۱۴ - انچ ہے -

" رشادیہ " بحریۂ عثمانیہ کی ترقی کا دوسرا زینہ ہے اگر ہم " حمیدیہ " کو پہلا زینہ سمجھیں - البتہ یہ بھی جو کچھہ ہوا' امریکا' فرانس' روس' اور اٹلی کی قوت بحریہ کے مقابلہ میں' ہیچ ہے -

سلام و منّاظرہ

چند اور نئے الفاظ ! !

" اکاذیب " اور " شرمناک "

بسلسلۂ حظ و کرب

از مسٹر عبد الماجد بی - اے - لکھنؤ

۱۷ - ستمبر کے الہلال میں صفحہ ۲۲۱ - سے لیکر صفحہ ۲۲۳ - تک انشا پردازی و خطابت کے پردہ میں جن پیہم " مغالطات " کا طومار یکجا کردیا گیا ہے ' انکی داد " منطق " کے طلبا دینگے ! میں اگر انکی " پردہ دری " کرنا چاہوں بھی ' تو شاید اپنے دوسرے مشاغل کو کافی صدمہ پہنچائے بغیر نہیں کرسکتا - البتہ اُن متعدد " بیباکانہ اکاذیب " میں سے ' جو اس مضمون کی زیب و زینت کا باعث ہورہے ہیں ' ایک بات کا صاف کردینا میں ہرحال میں ضروری سمجھتا ہوں - یہ قطعاً غلط ہے ' کہ میں اس معاملہ میں " واقف کاروں " سے مشورہ طلب کرلینے ' یا انکے مشوروں کے تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہوں ' میں خود ' بلا الہلال کے دربار سے کوئی ہدایت پائے ہوے ' ملک کے اُن متعدد تعلیم یافتہ حضرات سے مشورہ طلب کرچکا ہوں ' جو میرے نزدیک مشورہ دینے کے اہل ' یا بہ قول آپکے ' " واقف کار " ہیں - میں نے اس مسئلہ میں مشورہ حاصل کیا ہے مسٹر سید کرامت حسین (سابق جج (ہائی کورٹ) سے جو علوم عربیہ میں کمال رکھنے کے علاوہ فلسفۂ جدید (خصوصاً فلسفۂ اسپنسر) کے بھی عالم ہیں - میں نے استفادہ کیا ہے ' مولانا حمید الدین بی - اے (پروفیسر میور کالج الہ آباد) سے جنکی جامعیت علوم مغربیہ و مشرقیہ سے شاید آپکو بھی انکار کی جرات نہ ہو - میں نے استشارہ کیا ہے مولوی عبد الحق بی - اے (صدر مہتمم تعلیمات حیدرآباد) سے ' جو علاوہ علوم مغربی سے واقفیت کے عربی میں بھی کافی دستگاہ رکھتے ہیں ' میں نے مشورہ حاصل کیا ہے خان بہادر میر اکبر حسین (الہ آبادی) سے ' جو علاوہ اردو زبان میں سند (Authority) ہونے کے فلسفہ جدید کا خاصہ مذاق رکھتے ہیں - اور میں نے مشورہ طلب کیا ہے اپنے شہر کے پروفیسر مرزا محمد ہادی بی - اے (کرسچن کالج) سے جو علوم قدیمہ و جدیدہ دونوں میں مشہور قابلیت رکھتے ہیں - حضرات موصوف کے علاوہ میں نے اور بھی اُن متعدد تعلیم یافتہ لوگوں سے استصواب راے کیا ہے ' جنکی علمی و ادبی قابلیت کی شہرت ابھی غالباً اُس فضا میں نہیں پہنچی ہے ' جس میں الہلال کا نشو ونما ہورہا ہے -

اور پھر میں نے بعض اُن سنجیدہ مذاق اصحاب سے بھی تبادلۂ خیالات میں کبھی تامل نہیں کیا ' جو چند دنوں سے آپکے اسٹاف میں ہیں - بعض حضرات سے ان مسائل پر کئی کئی گھنٹہ گفتگو رہی ہے - میرے لایق دوست مولوی سید سلیمان نے جس محنت سے وضع اصطلاحات علمیہ پر ایک تحریر شایع فرمائی ہے ' نیز میرے ایک دوسرے دوست (" خدا بندہ " از جونپور) نے اسی مسئلہ لذت و الم پر مضمون تحریر فرمایا تھا ' میں اسکا اعتراف کرتا ہوں -

ہاں یہ جرم مجھہ سے بلا شبہہ سرزد ہوا ہے (اور شاید آپکے ضابطۂ تعزیرات میں یہ جرم ناقابل معافی ہو) کہ میں نے اُس شخص سے دستگیری کی التجا نہیں کی ' جس نے گو اپنی خطیبانہ سحر بیانیوں سے ایک بہت بڑی جماعت کو مرعوب و مسحور کر رکھا ہے ' مگر جسکے " خالص کمالات علمی " کا ثبوت مجھے ابتک باوجود " سعی و تلاش " کے نہیں مل سکا ہے -

رہا آپکا یہ دعوی ' کہ عربی میں فلسفہ کی بہتر سے بہتر اصطلاحات موجود ہیں بہ شرطیکہ تلاش کی جائیں ' تو اسکے متعلق میں نے اپنے پچھلے خط میں جو سوال کیا تھا ' وہ بدستور قائم ہے - مجھے بتائیے کہ میں سایکالوجی ' اپیسٹما لوجی ' ایتھکس ' (اپنے جدید معنے میں) اور منطق استقراء کی مصطلحات کس کتبخانہ میں تلاش کروں ؟ کس کتاب میں ڈھونڈھوں ؟ مصر کے نامور فضلا ' مشہور مستشرقین یورپ ' اور خود ہندوستان کے مستند ترین فضلا (مثلاً شمس العلما مولانا شبلی نعمانی) تو اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں ' لیکن الہلال کو اپنے دعوے پر اصرار ہے ' اور چونکہ یہ دعوی الہلال نے کیا ہے ' اسلیے کسی دلیل کی بھی حاجت نہیں ' محض اسکا اعادہ و تکرار کافی ہے - لیکن یاد رکھیے کہ یہ خطیبانہ حربے ' عوام فریب تقریروں و تحریروں میں خواہ کتنے ہی کارگر ہوتے ہوں ' لیکن علمی مباحث میں انکا استعمال قطعاً بے محل و غیر موثر ہونے کے ساتھہ " بیحد شرمناک " ہے - سیاست اور مذہب مدت سے آپکی تیغ خطابیات کے زخم خوردہ ہورہے ہیں ' اب مہربانی کرکے علمی مسایل کی جان پر تو رحم فرمائیے -

الہلال :

سخت شرمائے وہ ' اتنا نہ سمجھتا تھا انہیں
چھیڑنا تھا تو کوئی شکوۂ بیجا کرتا !

اب تک تو صرف " حظ و کرب " کے متعلق بحث تھی ' لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ آپکی لغات و مصطلحات جدیدہ و مخترعہ میں اور چند الفاظ و اصطلاحات کا بھی اضافہ ہوگیا ہے - اگر وضع و اختراع کی رفتار ایسی ہی تیز رہی تو مجھے ہمت ہاردینے کا علانیہ اعتراف ہے :

بیا کہ ما سپر انداختیم اگر جنگ ست !

اب تک تو صرف یہی مصیبت تھی کہ آپ " حظ و کرب " کا مطلب وہ نہیں سمجھتے جو سمجھنا چاہیے ' لیکن یہ تو بڑی مصیبت ہوئی کہ اب مغالطات ' منطق ' پردہ دری ' بیباکانہ اکاذیب ' کمالات علمیہ ' اور بے حد شرمناک کے متعلق بھی مجھے خوف پیدا ہوگیا ہے کہ آپ انکے معانی سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ اِن الفاظ کو کن موقعوں پر بولنا چاہیے ؟ میں نے اسی لیے آپکی تحریر میں اسطرح کے الفاظ کو ان ورتّق کاما سے ممتاز کردیا ہے -

اگر میں چاہوں تو بغیر " اپنے مشاغل کو صدمہ پہنچائے " اِن الفاظ کے معانی بھی عرض کرسکتا ہوں جو افسوس ہے کہ مثل " حظ و کرب " کے آپ کو معلوم نہیں - لیکن چونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ غصہ میں آگئے ہیں ' اور آدمی غصہ میں اکثر گالیوں پر اُتر بھی آتا ہے ' اسلیے آپکو معذور سمجھتا ہوں اور آپکے غصہ پر ہنستا ہوں - کاش آپکو یاد رہا ہوتا کہ مسائل علمیہ کا فیصلہ گالیوں اور محض ادعائی الزام سے نہیں ہوتا - (اکاذیب) اور (شرمناک) کے استعمال کیلیے محض ان دو لفظوں کو مثل حظ و کرب کے سن لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اُنکے مواقع استعمال کو بھی مثل " حظ و کرب " کے معلوم کرنا چاہیے -

اب سوال یہ ہے کہ یورپ کی ترقی کا راز اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث کیا ہے ؟

سبب یہ ہے کہ ہم محنت ' مزدوری ' اور تجارت کو ننگ و عار جانتے ' اور ملازمت کو باعث افتخار و امتیاز سمجھتے ہیں -

آپ اور قوموں پر نظر ڈالیے - ہر طرف تجارت کی گرم بازاری ہے - ہمیں اپنے ہندو بھائیوں کی ترقیے تجارت پر نہایت ہی مسرت ہوتی ہے کہ وہ بفضلہ تعالی ہم لوگوں جتنے غیر ملک کے محتاج نہیں - کپڑا بنتا ہے ' صابون تیار ہوتا ہے ' دیا سلائی بسکٹ تمام ضروری چیزیں طیار کرکے غیر ملکی مصنوعات سے مستغنی ہو سکتے ہیں ' مگر حیف ہے مسلمانوں پر ' جنہوں نے غلامی اور حلقہ بگوشی کے سوا اب تک کچھہ نہ جانا - تمام قومیں ترقی کے مدارج طے کرچکیں ' لیکن ہم جہاں سے چلے تھے ' وہیں موجود ہیں :

شکست رنگ شباب و هنوز رعنائی
دران دیارکہ زادی ' هنوز آنجائی

جب سے اٹلی کی جنگ شروع ہوئی ہے ' میں نے بذات خود بھلیں ' فیتے ' کنارہ ' خرید نا بند کر دیا - بلکہ کپڑا اور عام چیزیں بھی بہت دیکھکر خرید تی ہوں - میں نے اپنی تمام بہنوں سے عہد لیئے ہیں اور بزرگوں سے استدعا کی ہے کہ وہ ہرگز کنارہ بیلیں نہ خریدیں اور جہانتک ممکن ہو ان اعداء اسلام ممالک کی اشیاء کی خریداری سے پرہیز کریں (جو ہمارے اسلامی ممالک کے درپے آزار ہیں) مجھے اپنی اس کوشش میں بفضل خدا بہت کامیابی ہوئی -

مجھسے ایسا سوال کیا جاتا ہے ' کہ کپڑا بھی تو یورپ ہی کا بنا ہوا ہوتا ہے - اسکا سوا اسکے اور کیا جواب ہوسکتا ہے کہ جتنا ہم گناہ کم کریں بہتر ہے - یہ گناہ ہم بدرجۂ مجبوری کرتے ہیں اور وہ اپنی زیبائش کے لیے ' اسکے متعلق میں رسالہ " خاتون " کے ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۲ کے پرچے میں ایک مفصل مضمون لکھہ چکی ہوں -

جسوقت کپڑا خریدا جاتا ہے تو دل دکھتا ہے کہ افسوس یہہ ہمارا روپیہ ہمارا ہی خون بہالیگا ' مگر کچھہ چارۂ کار نظر نہ آتا تھا ' الحمد للہ کہ انجمن خدام کعبہ قائم ہوگئی - یہہ انجمن نہ صرف ہمارے مصائب ہی کو دور کریگی بلکہ اگر چاہے تو تمام قوم میں ایک روح حیات پھونک دے سکتی ہے - یتیم خانوں کی حفاظت او ر ترسیع ' جہازوں کی فراہمی ' یہ وہ دو کام ہیں کہ اگر فضل خدا شامل حال ہے تو مسلمانوں کی زندگی میں ہو جائینگے -

لیکن پھر اسکا ایک پہلو تاریک بھی نظر آتا ہے اور وہ دیمک جو عرصہ سے مسلمانوں کو کہا رہا ہے ' کام کیے ہی جایگا ' یعنی غیر ملکی مصنوعات کی خریداری ' جسکی بدولت وہی گولہ بارود بنکر ہمارے لیے آئیگی - اگر ترکی کو آپ پانچ چار لاکھہ روپیہ سالانہ بھیجدیا کرینگے تو اس رقم قلیل سے خانہ کعبہ کی کیا حفاظت ہوسکتی ہے ؟

ان وجوہ سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ایک ثانث رقم سے جو حفاظت کعبہ کیلیے حکومت حافظ حرمین کو بھیجنے کی تجویز ہے ' ایک کپڑے کا کارخانہ کہولا جاے ' اور اسکے منافع سے ایک مناسب رقم حفاظت کعبہ کیلیے جمع کی جاے ' یا بھیجی جاسے ' اور باقی کل منافع کارخانہ کی توسیع کیلیے اور رفتہ رفتہ کارخانوں کی تاسیس میں صرف ہو ' اور ان هندوستانی مصنوعات کیطرف بھی خاص توجہ کی جاے جن کے بنانے والے اگرچہ مسلمان ہوتے ہیں مگر بوجۂ افلاس و کم مایگی کے باعث اغیار اوس سے فائدے اٹھاتے ہیں - اگر انکو ترقی دیجائے ' اور ان سے خود مسلمان فائدہ اٹھائیں تو اسلامی تجارت میں عجیب خوش حالی پیدا ہوجاے -

میں یہ ضرور کہونگی کہ اگر انجمن نے اسطرف توجہ نہ کی تو ان چندوں سے مسلمانوں کی ازدیاد غربت کے سوا کوئی اور فائدہ حاصل نہوگا - اگر کوئی خدمت و امداد کعبہ کا دعوی بھی کرے تو غلط ہے ' بلکہ وہ حقیقت میں دشمنوں کی خدمت و امداد کررہا ہے ' ایسے وہ بجاے خادم و ناصر کعبہ ہونے کے ' دشمن و برباد کن کعبہ ہے -

دوسری تجویز یہ ہے کہ ترکی میں بھی انجمن خدام کعبہ کی شاخ قائم کیجائے اور انجمن کے بیت المال کا بھی یہی مصرف وہاں قرار دیا جائے -

حج کے موقعہ پر لاکھوں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے ' اگر ان کی کھالیں جمع کی جائیں اور اس سے عرب میں چمڑے کے کارخانے قائم کیے جائیں تو وہاں کی ساختہ مصنوعات اسلامی دنیا میں نہایت فروغ بخش ثابت ہونگی - یقین ہے کہ ہمارے ترک و عرب بھائی عرب و ترکی میں اس مفید تجویز کو پسند کرینگے اور یہ نیک تجویز ترکوں ' عربوں ' اور ہندی مسلمانوں کے اس رشتۂ اخوت کو جو کبھی دشمنوں کے جانے سے قائم کیا جاتا ہے ' زیادہ مستحکم و مضبوط کر دیگی - داعیہ

عاجزہ مکرم جہاں ' از شملہ

سیاہ نپولین

حریت دل ڈھونڈھتی ہے ' رنگ نہیں

" ڈبلن ریویو " میں مسٹر گریہم Graham نے توسینت (Toussaint) کے حالات شائع کئے ہیں - اس عجیب و غریب آدمی کو مضمون نگار نے " سیاہ نپولین " کے نام سے تعبیر کیا ہے -

مسٹر گریہم کہتے ہیں کہ یہ شخص سان ڈامنگو San Domingo میں بہ حالت غلامی سنہ ۱۷۴۳ ع میں پیدا ہوا تھا - پچاس برس تک جزائر غرب الہند میں زراعت کی مزدوری کرتا رہا مگر اس طویل زمانۂ غلامی میں اسکے دل سے آزادی کا خیال ایک لمحہ کے لیے بھی جدا نہ ہوا - یہ پاک چنگاری برابر اسکے سینے میں سلگتی رہی - بالاخر اس چنگاری نے اس روغن آتشیں میں آگ لگادی جو تمام امریکہ میں چھڑک دیا گیا تھا - آخر کو انٹیلس (Antilles) سے یہ آگ نمودار ہوکر تمام براعظم امریکہ میں بھڑک گئی ' اور بالاخر اس میں اس مالک کی غلامی جلکر خاکستر ہوگئی -

اس نے اپنے مالک میں دائمی فتنۂ و فساد اور مصیبت و فلاکت کو دیکھا جسکی وجہ سے اس مظہر غیرت حق کو جوش آگیا اور اس نے انسان کو وہ حقوق دلاے جو اسکے هم نوع انسانوں نے صرف اختلاف رنگ کی وجہ سے اس سے چھین لیے تھے ' اور جس نے سیاہ انسانوں کو وحوش اور بہائم بنا رکھا تھا - اگرچہ اسکی کوششیں زیادہ روز تک سر سبز نہ رہنے پائیں - اور اسکے مالک کے غدار ' اور نمکحرام گروہ نے ' جو غلامی کو حریت پر ترجیح دیتا تھا اور جو ہر جگہہ موجود ہے اور ترجیح دیتا ہے ' اسے گرفتار کرادیا ' مگر تاہم اس ہمت کے بادشاہ نے کبھی نا امیدی اور خوف کو اپنے پاس آنے نہ دیا - اس نے اپنی بلند ہمتی اور اولوالعزمی سے تاریخ عالم میں کام کرنے اور کوشش کرنے کا ایک نیا باب کہول دیا ہے -

Toussaint توسینت کی صرف فوجی قابلیت نے اسے سیاہ نپولین کا خطاب خود اهل یورپ کے زبان سے دلایا ہے - جن کا وہ دشمن شدید تھا ' اور جس پر اسکو فخر تھا - (بقیہ برید فرنگ)

البتہ اُن لوگوں کو شرمانا چاهیے جو آج چالیس سال سے علمی توقعات کا مرکز هیں ' جنهوں نے یورپ کی علمی زبانوں کی تحصیل کی هے ' اور جو فی الحقیقت خدمت علم انجام دینے کیلیے تمام ملک میں صرف ایک هی گروہ هے - وہ اگر اپنے علمی کمالات کا ثبوت دینے میں مقصر رهے هیں تو انکے لیے افسوس ناک هے - نہ کہ میرے لیے -

اپنے " تلاش " کا بهی لفظ لکها هے کہ " با وجود سعی و تلاش ' علمی کمالات کا کوئی ثبوت نہیں ملا " لیکن یہ تلاش ویسی هی تلاش تو نہ تهی ' جیسی آپنے " حظ " کی تحقیق و جستجو میں حضرت غیاث اللغات اور علامہ پامر کی رهنمائی میں کی تهی ؟ اگر ایسا هے تو پهر صورت حال دوسرے هی هوجاتی هے -

آخر میں آپسے پهر کهونگا کہ محض دوسرے کو ادعائی الزام دیدینے ' غصے میں آکر روٹهہ جانے ' مخاطب کو جاهل کهدینے ' اور گالیوں کے دینے سے کسی بحث کا فیصلہ نہیں هوسکتا - آپ لکهنے پڑهنے کا کام کرنا چاهتے هیں تو اپنی طبیعت کو بدلیے - اس مضمون کو آپنے غیظ و غضب کے عالم میں لکها هے ' اسلیے قابل معافی هے - لیکن ایک علمی مذاق رکهنے والے شخص کو اسدرجہ غصہ زیب نہیں دیتا - آپنے میری تحریر کے متعلق نہایت افسوس ناک طریقہ سے بلا قصد غلط بیانیاں کی هیں - اگر میں چاهوں تو زیادہ سخت الفاظ لغت میں مل سکتے هیں - لیکن پهر اس سے کیا حاصل ؟ بحث و مباحثہ سے مقصود کسی لفظ کی تحقیق و صحت کا کشف هے نہ کہ اور کچهہ - میں نے اپنی تمام تحریر میں کوئی لفظ سخت نہیں لکها اور بہتر تها کہ اپ اسکا جواب دیتے - جواب کی جگہ آپنے جو طریقہ اختیار کیا ' وہ میرے لیے بہت مایوسی پیدا کرتا هے - تا هم میں هنستا هوں ' اور ایسی نادانیوں کو هنسکر ٹالدینا هی بہتر هے -

رها مسئلۂ اصطلاحات علمیہ ' تو اسکی یاد دهانی کی ضرورت نہ تهی - میں خود اب اس بحث کو آخر تک پہنچاے بغیر کب چهوڑنے والا هوں خواہ آپ اس سے بهی زیادہ غصے میں آ آکر بگڑتے رهیں - میں لکهتا رهونگا ' تا انکہ اصطلاحات علمیہ کا مسئلہ ایک حد تک صاف نہ هو جاے -

میں بہت خوش هوں کہ گو آپنے اپنا مضمون بازار کے کسی چهوٹے پن سے شروع کیا ' لیکن خاتمہ ناصحانہ انداز میں هوا هے - آپ نے محبت علم و عشق فن سے بیقرار هو کر نصیحت کی هے کہ " مذهب اور سیاست تو تیغ خطابیات سے زخمی هوچکے هیں ' اب علم پر رحم کیجیے "

الله الله ! آپ کو بهی مذهب کے زخمی هونے کا درد هے ! !

اینکہ می بینم ' بہ بیداریست یا رب یا بخواب ؟

یہ ایک نہایت مسرت انگیز خبر هے - تا هم مذهب و سیاست کی تو آپ چنداں فکر کریں نہیں - اسکی تو آپ حضرات کی خدمات حیات افزا سے تلافی هو هی گئی هے اور هو رهیگی - رها علم ' تو الله اسکے زخموں کو اپکے دست مسیحائی سے مرهم پٹی مبارک کرے - البتہ اس تقسیم سے غریب " زبان " رهگئی تو کوئی مضائقہ نہیں - " خوش قسمتی " سے فرهنگ اصفیہ اور غیاث اللغات اپکی " میز " پر موجود هی هیں - خدا اس " خوش قسمتی " سے همیشہ علم و ملت کو بہرہ ور اور شاد کام فرماے ! !

این دعا از من و از جملہ جهاں امین باد !

حیران هوں کہ " مذهب و سیاست " کا لفظ کس آسانی سے اب لوگ بول جاتے هیں ! و یحسبونہ هنیاً و هو عند الله عظیم :

هر بو الهوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروے شیوۂ اهل نظر گئی !

تاریخ حیات اسلامیہ

الهلال اور پریس ایکٹ

حافظ صبور باش کہ در راہ عاشقی
هر کس کہ جاں نداد بجاناں نمیرسد

آخر کار جس شہید حریت کو اپنی آزادی کا سچا ادعا تها ' جس مجنوں صداقت کے رگ رگ سے وارفتگی ٹپکتی تهی ' اسکے پاؤں میں بهی عارضی بیڑیاں پڑ هی گئیں !

الله الله ! جس محو توحید نے زمانہ کا عیش حیات خود پر حرام کیا کہ گمراهان وادی عشق کی رهنمائی کرے ' جس شمع حریت نے گم کردگان راہ مقصود اور سرگشتگان کوچۂ غفلت و ضلالت کے لیے اپنی متاع زندگی تک نذر کردی ' تاکہ ضیاء حق و صداقت سے ظلمت کدۂ ملت کو منور کرے - وہ علم بر دار حرب الهی ' جو جاں بکف هم سر شاران غفلت کی نادانیوں پر بیچین هوکر آیا ' اور بیقرار هوکر مدهوشان بادۂ غلامی کے بازو جهنجهوڑے ' هم کو چونکایا ' پرانے درد محبت کو تازہ کیا ' جسکو رقیبوں کی صحبت هوسناکی نے هم سے چهین لیا تها ' بهولے هوے عہد اسیری و پیمان وفا کیطرف اشارہ کیا ' اور آہ وہ ' کہ هم نے اوسکو نادانوں کی طرح الزام فریب کاری دیا ' اور کیونکر نہ دیتے کہ کفار کا سحر شرارت پوری طرح کارگر هو چکا تها - لیکن اسپر بهی وہ ملول نہوا ' بار بار غمخوار- انہ ' غمگسارانہ ' اور شفقت فرمایانہ شان تحمل سے نیم مضطرب آواز میں یہی سوال کرتا رها :

زکدام شہر آئی کہ بدوستاں نہ پرسی
مگر اندراں ولایت کہ توئی وفا نباشد ؟

هاں اے استبداد پرستو ! آخر اسکے لئے بهی وہ دن آهی گیا کہ جرم عشق میں مبتلاے مشکلات هوا ' اور ابهی کیا هوا هے ؟

ازیں فزوں نتوانی بمن جفا ' ورنہ
تو آں نئی ' کہ جفاے توانی و نکنی

اے کافر نعمتو ! یہ کیا شرف نفس هے کہ جس ذات گرامی نے اپنی جان کو اسیر آلام و مصائب کیا ' تاکہ تمهیں اس صہباے حریت کے جام پلادے ' جس سے کہ وہ خود بهی خود رفتہ تها ' آخر اسی کو خود عاشق صفت بهی بننا پڑا کہ تم کو مانوس عشق [illegible] ؟

[illegible] اسقدر بے پروائی اور بے توجہی ؟ یہ کیا بعالم مستی هے کہ ایسے جان نثار ملت کو دشمنوں کے حوالے کر دیا جاے ' جو نہیں چاهتے کہ تم میں حس بیداری پیدا هو اور جو تمهارے متاع دروں کے یقیناً غارتگر هیں ؟ آہ یہ کیوں هے کہ تم خاموش هو ؟

الهلال ' یہ پشیمان محبت ' آہ اب کیوں نہ مجبور کہا جاے کہ وہ جنکی طرف بے انتہا توقع اور امید سے ملتفت هوا تها ' وہ اوس سے یوں دامن کش رهیں ! اسکے لیے سخت اذیت هے کہ تمکو تباہ هوتا دیکهے اور ساکت رهے ' دیکهتا رهے کہ اغیار کا زهر رگ و پے میں ساری هو رها هے اور پهر خاموش رهے - کاش کہ اس فدا کار جانسوز کی قدر کی گئی هوتی اور اس کو اعدا کے حملوں سے محفوظ رکهنے کی کوشش کی گئی هوتی - نادانو ! کیا اتنا نہیں [illegible] کہ تمهارا حریف اگر آج قلعہ کی پہلی منزل پر هے تو کل چوٹی

غصے میں آنکو کچھه نه رها تن بدن کا هوش
کیا لطف هم نے شب کو اُٹھاے عتاب میں !

اب آپ اور بگڑیں گے اور کہیں گے کـه مسائل علمیـه میں ایسے عاشقانه شعروں کا پڑھنا " اکاذیب " هے - " بہتـان " هے - " بے حد شرمناک " هے - لیکن خیر " بیحد شرمناک " اقدامات تو پہلے هي کرچکا هوں ' اب کیا هے که دو گھڑي کیلیے آپکے عشوہ طرازانه غیظ و غضب سے جي بھي نه بہلاؤں ؟

گالي سے کون خوش هو مگر حسن اتفاق
جو تیري خو تھي ' وه هي مرا مدعا هوا

البته یـه ضرور کہونگا که آپ کو تحریر و تالیف کا شوق هے - آپ علمي مباحث میں مشغول رهنا چاهتے هیں - بهتر هے که طبیعت میں صبر و سکون پیدا کیجیے اور نکته چیني سے گھبرا نه اٹھیے - آپ کو معلوم هونا چاهیے که اصلاح و مذهب کے کاموں میں جس قدر سختي ضروري اور بعض حالتوں میں سخت سے سخت الفاظ کا استعمال تک بھي عین عدل و انصاف هے ' اتنا هي علمي مباحث میں اس سے احترازکرنا چاهیے - اپني راے پـر نهایـت سختي سے قائم رهیے ' مخالف کا سخت سے سخت پیرایۂ نقد میں جواب دیجیے ' مگر دشنام آمیز الفاظ کا استعمال اور غلط الزام دهي کسي طرح جائـز نهیں - ذرا سي بات پر بگڑ اٹھنا ' اور مخاطب پر بغیر کسي ثبوت کے کذب و افترا اور اعمال سخریه کا الزام لگانا ' لوگوں کي نظر میں آپکے وقار کو کھودیگا ' اور جن کاموں میں آپ رهنا چاهتےهیں انکے لیے نهایت مضر هوگا - سب سے زیاده یه که اسطرح کي طفلانه برهمي آپکي اس حیثیت کو صدمه پهنچا ئیگي ' جسکے آپ خواهشمند هیں ' یعني علمي زندگي کے اختیار کرنے میں حارج هوگي - اور پھر ویسے بھي آپ جانتے هیں که کسي راه چلتے بھلے آدمي کو گالي دیدینا اس خیال سے ' که شریف آدمي هے مار یگا نهیں ' کوئي اچھي بات نهیں هے -

اگر میں آپ سے پوچھه بیٹھوں که " اکاذیب ' بهتان ' بیحد شرمناک اور مغالطات " میري تحریرات میں سے نکالیے تو آپکي لیے کیسي مشکل هو ؟

" بهتان " اور " شـرمناک " کا یه حال هے که میں نے چند سطروں میں اپکو ابتداً توجه دلائي اور مجبوراً ' کیونکـه مضمون کے عنوان میں تبدیلي نهیں کرسکتـا تها - اپنے اپنے وجوه لکھے - میں نے اسکے متعلق پھر چند سطریں لکھیں - آپ کو چاهیے تها که اسپر غور کرتے اور سمجھکر کچھه کہتے ' لیکن آپ نے فرهنگ اصفیه ' غیاث اللغات ' پامر ' ویکنس ' اور اسٹین گاس کي سندات کا پشتاره اٹھایا اور بلا تامل پٹـک دیا - اسپر میں نے دیکھا که اصل موضوع کے عـلاوه چند در چند غلطیاں ایسي پیدا هوگئي هیں جنکي وجه سے زبان اور وضع اصطلاحات و استناد و استشهاد کتب کي نسبت لوگوں کو سخت غلط فهمیاں هونگي اور ایک فتنۂ لغویه کا دروازه کھل جائیگا - پس میں نے تفصیل سے اپنے خیالات ظاهر کیے - تاهم بحث سے پہلے آپکے شـوق علمي کي تعریف کي - اپکو عام تعلیم یافته طبـقه کي چهل ساله خیره ذوقي سے الگ پاتا هوں اور خوش هوتا هوں - اسکا اظهار کیا ' اور پورے مضمون میں کہیں بھي کوئي سخت لفظ یا " شرمناک " الزام آپ پر نه لگا یا که ایسے مباحث میں ان باتوں کا موقعه هي کیا تها -

میں نے اول سے اخر تـک اصولاً بحث کي اور پھر آخر میں دفعه وار نتائج بحث پیش کردیے - اُن تمام دفعات میں سے ایک دفعه کي نسبت بھي آپنے کچھه نهیں لکھا اور نه کوئي جواب دیا - اپکو " اپنے اشـغال " کے مضروب و مجروح هونے کا خوف هے ' لیکن افسوس که آپ کو ایک کالم سے زیاده لا حاصل دشنام دهي اور ادعائي الزام کي فرصت ملـگئي ' مگر میرے سـوالوں کے جواب دینے کا موقعه نه ملا ؟ میں نے استعمال اصطلاحات ' عام بول چال او ر اصطلاحات علمیه کے اختلاف ' الفاظ مهنده و دخیله کي حقیقت ' غیاث الغات اور فرهنـگ اصفیه کے حوالے ' انـگریزي لغات سے استشهاد ' اور متعدد امور کي نسبت جو کچھه لکھا ' اسکا کیا علاج هے که آپـکو اسمیں صرف " اتهـام " - " بیحـد شـرمناک " " مغالطات " اور " اکاذیب " هي نظر آیا ؟ اور اسپر ستم ظریفي یه که اپنے اشغال عظیمه اور اعمال علمیه کو ٹھیس لگـنے کے خوف سے ثبوت و دلیل کي فرصت بھي نهیں !

کیا خوبیاں هیں میرے تغافل شعار میں !

" انشا پردازي " اور " خطابت " جس سے کام لینے کي اپنے اس تحریر میں نهایت غیر مخفي سعي کي هے ' بار بار آپکي زبان پر آتا هے - خطابت فن تقـریر کو کہتے هیں - غالباً خطابت کو آپ خطابیات کے معنوں میں بول گئے هیں - اگر ایسا هي هے تو اسکے لیے بھي آپکو صبر و انتظار کے ساتھه سمجھنے کي کوشش کرني چاهیے - اگر آپ یا آپکے ساتھه اور لوگ بھي اس ناداني میں مبتلا هوں که مباحث علمیه کے لیے ضروري هے که انکا طرز تحریر قصداً نهایت روکھا پھیکا ' اور غیـر انشا پردازانه رکھا جاے - اگـر ایسا نهیں هے تو وه کوئي علمي بحث هي نهیں ' تو یه نهایت سخت غلطي هے - یه ضرور هے که علمي مباحث کو عام ادبیات سے مختلف هونا چاهیے - لیکن اس اختلاف کي بنا طرز تحریر نهیں بلکه مطالب کا اختلاف هے -

یه اسکي تفصیل کا موقعه نهیں - لیکن حـظ و کـرب کے متعلق میري تحریر کوئي علم و فن کا مقاله نه تها بلکه آپکے مضمون پر ایک سرسري نقد تها - اگر انشا پردازي سے آپکا مقصد یه هے که اس کي عبارت اچھي اور اسکے الفاظ او ر جملے بلیغانه تھے تو کوئي شخص آپکي اس تعریض کا مطلب نه سمجھه سکے گا که کسي مضمون کا خوش عبارت و بلیغ الفاظ هونا اسکے پیش کرده مطالب کے غلط هونے کیلیے کیونکر مستلزم هے ؟ اگر ایک شخص اپنے هر طرح کے مطالب کو اچھي عبارت میں لـکھه سکتا هے تو یه الله کا ایک فضل هے اور یقیناً خوشي کي بات هے - پھر آپ اسکے لیے غمگیں کیوں هیں ؟ کیا آپ کے جواب دینے کیلیے یه بھي ایک شـرط هے که مضمون " غیر انشا پردازانه هو " ؟

آپ نے تمام مضمون میں صرف ایک هي بات موضوع بحث کے متعلق لکھي هے - یعني یه که اپنے اس بارے میں ارباب علم سے مشوره کیا هے - لیکن آپنے کچھه نهیں بتلا یا که کس بارے میں مشوره کیا هے ؟ لذت و الم کے غیر کافي هونے میں یا حظ و کرب کي صحت میں ؟ تاهم اگر یه سچ هے که اِن حضرات نے حظ و کرب کو صحیح بتلایا هے تو مجھے یه کہنے میں ذرا بھي تامل نهیں هوسکتا که ان سب نے غلطي کي هے ' جس طرح میں خود بھي اپنے خیال میں غلطي پـر هوسکتا هوں - آپ کم ازکم اس امر کو صـاف کردیں که آپـکا یه استفتا کس سوال پـر مشتمل تها ؟ تاکه اس سے جـواب کا تعلق و مفهوم متعین هوسکے -

آپنے بے فائده یه لـکھکر اپني طبیعت کو خوش کرنا چاها که میرے علمي کمـالات کا کوئي ثبوت نهیں - بهالي ' معلوم نهیں که علم سے اپکا مقصود کیا هے ؟ کہیں حظ و کرب اور اتهام و شرمناک کي طرح اس بارے میں بھي کوئي اختراع خاص نهو کیونـکه اب آپکے هر لفظ کے متعلق شبهات پیـدا هونے لـگتے هیں - خیر ' کچھه بھي مقصود هو ' لیکن میں سمجھتا هوں که آپنے اپنے تـرکش طنز و تشنیع کا سب سے زیاده قیمتي تیر ایک ایسے نشانے کي نذر میں ضائع کیا ' جہاں اسکے صرف کي بالکل ضرورت نه تھي - میں نے آجتـک کبھي بھي یه دعوا نهیں کیا که علم و فن کا میں ماهر هوں -

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذائقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے ولد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو ایسے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی بیکلات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے کئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - انکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - تظلم عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی وسب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - تالپور والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپنے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے تخفیف کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پرسنما سٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

اسکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت بیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

سرکا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیکوریا رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۱ تولہ دو روپے -

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

برالساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے -

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

سرمہ سہرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ مثلاً ملائی سنگ یشب دو روپے -

پتہ

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

پر پہنچ سکتا ہے ' جسکے بعد قلعہ میں ہر طرح کا تغیر و تبدل ایک ذرا سی چیز ہوگی ؟ کہاں ہے وہ دعواے آزادی و استحقاق داد حریت طلبی ؟ غم نصیب ترکوں اور بد قسمت ایرانیوں پر بیجا دباؤ اور اونکی حق تلفی گوارا نہیں ' چالیس کرور فرزندان اسلام کی رہنمائی پر فخر ' قولاً اور فعلاً اسلام کے سچے فرزند ہونیکا ادعا ' حلف گورنمنٹ کی اهلیت کا اظہار ' جوش و خروش حق پرستی ' ہنگامۂ حق طلبی ' اور حریت کے نام پر قربانی کا دعوی ؟ ؟

هم چلے ہیں کہ معترضوں کی ' مسلمانوں کو ایک مردہ قوم کہنے والوں کی ' تکذیب کریں ' هم اٹھے ہیں کہ اونکو اپنی حیات کا زندہ ثبوت دیں ' هم بڑھے ہیں کہ ثابت کردکھالیں کہ مسلمان وہی مسلمان ہیں جیسا کہ کبھی تھے ' مگر ابھی ایک ہی قدم رکھا تھا ' رکھا بھی نہیں ' رکھنے کے لیے اٹھایا ہی تھا ' اور اٹھانے میں بھی انتظار امداد غیبی ' مصلحت اندیشی ' اور دور بینی مانع اقدام تھی ' کہ با ایں همہ دعوے ضبط و استقلال و صبر و استقامت ' نگار حریت کی پہلی ہی نگاہ امتحان و قہر نے بتا دیا کہ ہماری یغلہ مغزی تاب مقاومت نہیں رکھتی !

میں ابتدا سے دیکھہ رہا تھا کہ یہ نیا دور ولولۂ حریت اور یہ مجسمۂ ایثار و آزادی کتنی عمر پاتا ہے ؟ افسوس کہ ان اولوالعزم دعوؤں کی حقیقت گذشتہ هفتوں میں صاف ظاہر ہوگئی کہ ابھی سب سودلے خام ہی ہے - اے مدعیان سوداے عشق ! جب عذر کی پہلی ہی نگاہ قہر تمہارے لئے عافیت سوز و همت ربا ہے ' جب حریف حیلہ جو کے روکنے اور دور باش کہنے کی همت اور طاقت تم میں نہیں ہے ' تو پھر اپنے دعوؤں کو واپس کیوں نہیں لے لیتے ؟ جب تمہارا شیوۂ مردانگی اس قابل نہیں تو پھر تمہارا قلب ' تمہاری جان ' تمہارا سر ' تمہاری هستی کس جھوٹے وعدۂ وفاداری عشق کیلیے ہے ؟ هوسناک مدعیونکی ضرورت نہیں ' بہتر ہے کہ تم اسلام اور اسکے داعی (الہلال) کی پرستاری دوسرے اهل ظرف کیلیے چھوڑ دو - ضبطی اور ضمانت تمہید ہے اس امر کی ' کہ رفتہ رفتہ الہلال کو ہم اغوش گمنامی (خدانخواستہ) کردیا جاے ' اور هم اوسیطرح خاموش بیٹھے رہیں جسطرح ابتک ضیاع حیات ملی پر همیشہ خاموش رہے ہیں - آہ اغیار خندہ زن ہیں کہ هم ہی وہ خام کاران راہ عمل ہیں جو دعوئے اهلیت ملک رانی کرتے ہیں ' هم ہی وہ رسوا کن اسلام ہیں جو ترکی و ایران کی حفاظت کرنے چلے تھے ' میں پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں روح غیرت و تاثر باقی ہے ؟ اگر ہے تو اسکا ثبوت ؟

در دهر کسے بگل عذارے نرسید
تا بر دلش از زمانہ خارے نرسید
در شانہ نگر کہ تا بصد شاخ نشد
دستش بسر زلف نگارے نرسید

سید محمد عبد المهیمن موهانی - بی - اے

الہلال

جناب کے اس فدا کارانہ جوش ملی اور مخلصانہ محبت فرمائی کیلیے کمال متشکر و دعا گو ہوں : زادنا اللہ سبحانہ و ایاکم حمیۃ الاسلام ! لیکن چند امور کی نسبت گذارش ضروری ہے :

(۱) اپنے جوش محبت میں معاونین الہلال کو الزام دیا ہے کہ واقعۂ ضمانت میں امتحان استقامت نہ دیسکے - پھر کہیں " ناقدر دانی " کہیں " نادانی " کہیں " پہلو تہی " کے الفاظ لکھے ہیں - لیکن یہ فقیر اپکو یقین دلاتا ہے کہ اگر رجوع خلق اللہ و محبوبیت قلوب عباد اللہ نعمائم الہیہ میں سے کوئی قیمتی نعمت قرار دی جاسکتی ہے ' تو میں نہیں عرض کر سکتا کہ اس کریم ذرہ نواز نے اپنی یہ نعمۃ عظیمہ کس درجہ مجھہ پر مبذول فرمائی ہے ؟ الحمد اللہ کہ الہلال کو اپنے احباب و اخوان کرام سے ابداً شکایت نہیں - وہ اپنے ہر طرف محبت و خلوص کے ایسے مظاہر پاتا ہے ' جنکا حاصل ہونا اس دنیا میں کسی انسان کیلیے سب سے بڑی فیروز مندی ہے : فیا لیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین !

نہ صرف اپنے مقامی اخوان طریقت ہی میں ' بلکہ ہر جگہ ایسے لوگوں کو پاتا ہوں جو مجھے اپنے حسن ظن سے داعی حق سمجھکر صرف جان و مال تک سے دریغ نہیں رکھتے - میں ایسے مخلصین مومنین کو دیکھتا ہوں جو میری محبت میں مضطرب اور میری الفت میں استقامت شعار ہیں - میں ایسے محبین صادقین کی صدا ہاے خدمت نواز اور ندا ہاے الفت شعار کو سنتا ہوں جو مجھسے کو دور ہیں ' لیکن میرے قرب کے خواہاں اور میرے رشتے کے متلاشی ہین - پھر ان سب کے بعد میرا نفس کثیف او ر قلب عصیاں کار ہے ' جسکو غرق ندامت و خجالت ہوکر دیکھتا ہوں اور اس کرشمہ ساز قدرت کی نیرنگ آرائیوں پر محو حیرت ہوکر رہجاتا ہوں - یہ کیا بوالعجبی ہے کہ سنگ ریزے کو اپنے بندوں کی نظروں میں لعل و جواہر دکھلا دیا ہے ' اور جو کہ خود اپنی نظروں میں حقیر ہے ' اسکو دوسروں کی نظروں میں عزیز بنا دیا ہے ؟ آہ ! وہ جو گناہوں اور بدیوں میں ڈوبا ہے ' کہاں جاے کہ اسکو خدا کے نیک بندے پیار کرتے ہیں ؟ وہ جو اپنی محرومی کا ماتمی اور اپنی نارسائی پر فریادی ہے ' اس کرشمہ سازی پر کس کے آگے روے کہ جسکو اپنی محبت کامل سے محروم رکھا اسی کی محبت اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالدی ؟ و و اللہ لو ان ذنوبی قسمت علی جمیع اهل الارض ' لوسعتہم ' و استحقوا بہا الخسف والہلاک ' فکیف بمن یحملہا وحدہ ؟ ولکن سبحان من سبقت رحمتہ غضبہ !!

زبندگی بنشینی بہ تخت سلطانی
اگر تو خدمت محمود چوں ایاز کنی
ز ناز کی نبرد پے بمنزل مقصود
مگر طریق روش از سر نیاز کنی
اگر بناز براند ' مرو ' کہ آخر کار
بصد نیاز بخواند ترا ' و ناز کنی !

آپ جوش محبت میں بیخودانہ لکھہ گئے ' لیکن آپنے میری نظروں سے میرے دوستوں کو نہ دیکھا - جو کچھہ ہے ' اسکے لیے اللہ کا شکرگذار اور اخوان ملت کے ثبات محبت کا رهین منت ہوں - شکایت نہ کیجیے کہ الحمد اللہ ہر طرف سامان تشکر وافر ہے ! فالحمد للہ رب العالمین -

(۲) باقی الہلال کی دعوت کے قیام اور اعدا و معاندین صداقت کے ارادوں کی نسبت جو چند اشارات آپنے کیے ہیں ' تو یہ تو ہر حالت میں ناگزیر ہے - تاہم یاد رکھیے کہ جو لوگ روز اول ہی سے آخری امتحان و قربانی کیلیے سر بکف ہوچکے ہیں ' انکے لیے جادۂ ملت پرستی کی یہ ابتدائی منزلیں کیا کٹھن ہوسکتی ہیں ؟ الحمد اللہ کہ الہلال کے کاموں کی نسبت مطمئن اور شاد کام ہوں - حق اور هدایت صادقہ کا ظہور گو انسانوں کی هستی کے اندر سے ہو ' لیکن فی الحقیقت وہ کار و بار الہی ہیں ' جنکو خود ہی وہ شروع کرتا ہے ' خود ہی اسکی حفاظت کرتا ہے ' اور پھر خود ہی انجام تک پہنچا دیتا ہے : و مما انعم اللہ سبحانہ بہ علی ' تعویلی فی الشدائد والمصائب کلہا علی اللہ تعالی ' فان بیدہ ملکوت کل شی وهو علی کل شی قدیر !!

مکن تغافل ازیں بیشتر کہ می ترسم
گماں برند کہ ایں بندہ بے خداوند ست

Printed & Published by A. K. Azad, at the Hilal Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, Calcutta.

[۳۳] ایک نئي قسم كا كار و بار

یعنی

هرقسم اور هرمیل کامال، یک مشت اور متفرق دونوں طرح، کلکته کے بازار بهاؤ پر، مال عمده اور فرمایش کے مطابق، ورنه واپس، محصول آمد و رفت همارے ذمه، ان ذمه داریوں اور محنتوں کا معاوضه نهایت هی کم ۵ روپیه تک کی فرمایش کے لیے ایک آنه فی روپیه ۱۵- روپیه تک کی فرمایش کے لیے، پون آنه فی روپیه ۵۰ روپیه تک کی فرمایش کے لیے آدهه آنه فی روپیه، اس سے زائد کےلیے دریافت فرمائیے، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانه تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی هلال ایجنسی
نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریت
ڈاکخانه انٹالي - کلکته

بکفایت اصلی پتهر کی عینک لے لیجیے

حضرات اگر آپ قابل اعتماد عمده و اصلي پتهر کي عینک کم قیمت پر چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں - همارے ڈاکٹروں کي تجویز میں جو عینک ٹهریگي وه بذریعه وي - پي ارسال خدمت کیجائیگي یا اگر ممکن هو تو کسي ڈاکٹر سے اپني آنکهیں امتحان کراکر صرف نمبر بهیجدیں - اسپر بهي اگر آپکے موافق نه آے تو بلا اجرت بدل دیجائیگي -

مسـرز ایـم - این - احمـد اینـد سنـس
نمبر ۱/۱۵ ریـن اسٹـریت ڈاکـخانه ویلسلي کلکته

اخ ات جــديـدہ

مؤلفه
مولانا السيد سليمان الزینبي

یعنی: عربی زبان کے چار هزار جدید علمی، سیاسی تجارتی، اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری، جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نهایت آسانی سے سمجهه میں آسکتے هیں، اور نیز الهلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبهی کبهی کرتا هے، وه بهی اس لغت میں مع تشریح واصل ماخذ موجود هیں - قیمت طبع اعلی ۱- روپیه ۴ آنه - طبع عام ۱ - روپیه - درخواست خریداری اس پته سے کی جاے :

منیجر المعین ندوه، لکهنو -

آج ا رت گاہ کا ک ۃ ۃ

یوں تو هرقسم کا مال روانه کیا جاتا هے مگر بعض اشیا ایسی هیں جنکي ساخت اور تیاري کے لیے کلکتے هي کي آب و هوا موزوں هے - اسلیے وه یهاں سے تیار هو کر تمام هندوستان میں روانه کي جاتي هیں - همارے کارخانے میں هرقسم کي وارنش مثلاً روغني بچهیلا، هوک، براون، زرد، کتهئي، کاف، بکري اور بهیڑي کے کاٹے کے سر کا چمڑا، شین لیدر وغیره وغیره تیار هوتے هیں - اسکے علاوه گهوڑے کے ساز بنانیکا کالے اور بهینس کا سفید اور کالے رنگ کا هارنس بهي تیار هوتا هے - یهي سبب هے که هم دوسروں کي نسبت ارزاں نرخ پر مهیا کرسکتے هیں - جس قسم کے چمڑے کي آپکو ضرورت هو منگا کر دیکهیں، اگر مال خراب هو تو خرچ آمد و رفت همارے ذمه، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنري نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکته

MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

۱ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ مثل چاندي ڈبل کیس گارنٹي ایک سال معه محصول پانچ روپیه -

۲ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل کیس گارنٹي ایکسال معه محصول نو روپیه -

۳ - ۱۵ سائز هنٹنگ واچ جو نقشه مد نظر هے اسے کهیں زیاده خوبصورت سونیکا مضبوط ملمع جسکے دیکهنے پر پچاس روپیه سے کمکي نهاں جچتي گارنٹي ایکسال معه محصول نو روپیه -

۴ - ۱۸ سائز انگما سلنڈر واچ گارنٹي ایکسال معه محصول پانچ روپیه -

۵ - ۱۹ سائز گارنٹي لیور واچ اسکي مضبوطي سچا ٹائم، برابر چلنے کا ثبوت صاحب فکٹري سے گارنٹي دس سال گهڑیکے ڈائل پر لکها هے جلد منگا لیجے معه محصول چهه روپیه

۶ - ۱۶ سائز سسٹم پٹنٹ لیور واچ گارنٹي ۲ سال معه محصول تین روپیه آٹهه آنه -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتلا کلکته
M. A. Shakoor & Co. No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

کشمیر کے شال - رفلي اُوني پارچات - چادریں - کامدار میز پوش - پلنگ پوش - پردے - نمدے - گبهے - نقاشي مینا کاري کا اعلی سامان - زعفران - مشک نافه - جدوار - صبره - سلاجیت - زیره - گل بنفشه وغیره وغیره روانه کرنے والے - مکمل فهرست مفت هم سے طلب کرو -

منیجر دي کشمیر کو اوپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر -

His Excellency LORD HARDINGE G. C. M. G., G. C. V. O., &c. &c.
Who on the memorable date of 14th October 1913 came down to Cawnpore as a
Messenger of "Peace and Mercy", and gave back to the Country the lost peace and good-will.

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے۔ اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے۔ مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہوجانا، کھٹا ڈکار آنا۔ درد شکم۔ بدہضمی اور متلی۔ اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری خالص فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے۔

...ہر جگہ میں ... کے یہاں ملتا ہے۔

[۱۹]

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگلتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید ... دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵و۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو۔ تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۱۱،۲۵ ... ڈاکٹر

... ایس - عبد الغنی کمپنی ۲۲۰ و ۷۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

... الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

اعلان

نمایش مندرجہ عنوان جو جنوری سنہ ۱۹۱۳ع میں قرار دیگئی تھی وہ اب ۱۹ سے ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۱۳ع تک ہوگئی بغرض آگاہی ہر خاص و عام اطلاع دیجاتی ہے -

...

اونر ہنڈرائن بسریا

چیف سکریٹری بھوپال دربار

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs: 8.

Half-yearly „ „ 4-12

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۸ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۸ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ھجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, October 29, 1913.

فہرست

تصاویر

شذرات

گم شدہ امن کي واپسی

(۲)

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور

اجتماع ٹون ہال کلکتہ - ۱۹ - اکتوبر

اس سلسلے میں بہتر ہوگا کہ پہلے ۱۹ - اکتوبر کو مسلمانان کلکتہ کا جو جلسہ " مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور " کے زیر اہتمام ٹون ہال میں منعقد ہوا تھا ' اسکي روئداد شائع کردي جاے نہ اسکے ضمن میں بعض ضروري مطالب آجائیں گے - اور لوگ اسکے تفصیلي حالات دریافت کررہے ہیں -

(صبر و شکر)

اگر دنیا میں انساني غلطیوں کي کوئي [illegible] مرتب کي جاے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تعجیل طبیعت حیوان کي اکثر غلطیاں جلد بازي اور عدم تفکر و صبر کا نتیجہ ہونگي - قرآن کریم نے اسي فطرۃ انساني کي طرف اشارہ کیا ہے ' جبکہ فرمایا کہ :

خلق الانسان من عجل !

ایدیتر الهلال کی تقریر

جلسۂ ۱۹ - اکتوبر میں
دوسري تجويز کے متعلق

(نور و ظلمت)

برادران ملت ! مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کو شروع ہوے چهه ماه اور انہدام حصۂ متنازع فیه کو تین ماه سے زائد زمانه گذرگیا - یه زمانه اس عصر مظلمه کا ایک تاریک ترین حصه تها ' جو آج تین سال سے زمین کے بہت بڑے حصے پر چهایا ہوا ہے - اور جو منجمله تاریخ کي اُن یادگار قرون ظلمت کے ہے ' جبکه روشني مظلوم اور تاریکي فتح یاب ہوتي ہے -

یه مسجد مقدس کانپور کا مسئلۂ خونین تها ' جس کے ماتم میں ہم نے یه پورا زمانه بسر کر دیا ہے -

آج اس وسیع اور تاریخي ہال کے اندر جو لوگ موجود ہیں ' انہوں نے اس گذشته سه ماهی کے اندر بارہا مجهے اپنے سامنے پایا ہے - انکو یاد ہوگا که میري فریادیں کس قدر پر از غموم ' اور میرا ماتم کس درجه شدید تها ؟ میں نے ہمیشه کہا که یه ایک خالص دیني اور اسلامي مسئله ہے اور اسکے لیے ہر طرح کي سعي و کوشش داخل جہاد في سبیل الله - میں نے ہمیشه اُن متہمین جرم بے جرمي کي تقدیس کي ' جنکے ایک سو چهه مقدس ہاتهوں میں بیڑیاں ڈالي گئیں - اور میں ہمیشه اُس مقدس خون کے احترام میں رویا ' جو ۳ - اگست کو مشہد مقدس مچهلي بازار میں حافظین مسجد الہي ' اور ناصرین حرمت شعائر الله کا بہایا گیا - وہ ایک ظلم صریح تها اور میں نے اُس ظلم کے اعلان میں کمي نہیں کي - وہ جبر و قہر کي ایک [illegible] مشئوم مثال تهي ' اور میں نے انساني [illegible] و معصد [illegible] کرنے کي توفیق پائي - یه انصاف کي ایک [illegible] تهي جس کیلیے حکومت کے عصیان غرور نے چهري تیز کي - اور ظلم کے خونخوار عفریت کي پرستش تهي ' [illegible]
عدل الہي کا جسم پارہ پارہ کیا - پس میں نے انصاف اور انسانیت کے جنازے پر ماتم کیا ' میں نے حق کي شہادت پر آنسو [illegible] ' میں نے عدل کي مظلومیت پر انسانوں کو دعوت [illegible]

لیکن اے اخوان غیور ! یه حالت تهي ' [illegible] حالات میں تغیر ہوا اور اوراق حوادث نے اپنا ایک نیا صفحه الٹ دیا - یه ماتم و فغاں سنجي در اصل ایک معرکه آرائي تهي ' جس نے حق و باطل ' ظلم و انصاف ' اور نادانی و دانش [illegible] کي دو ہمدگر صف آرا کر دیا تها - حق بے سر و سامان تها ' جیسا که ہمیشه رہا ہے ' اور انصاف مظلوم و مقہور تها - جیسا که ہمیشه اسکو پیش آیا ہے -

تاہم وہ حکیم و قدیر ' جسکي قدرت کے کرشمے مخفي ' اور جسکي حکمت کي تلوار ہمیشه نیام میں رہتي ہے ' غافل نه تها - وما الله بغافل عما تعملون - ہر چند حق سے اعراض کیا گیا ' اور صداقت کو بار بار ٹهکرا دیا گیا ' مگر اُس حق کي دنیا میں تحقیر کي جا سکتي ہے جو انسانوں کي فغاں سنج زبانوں سے نکلتا ہے ' پر اسکي تو تحقیر کرنے پر کوئي قادر نہیں ' جو حق کے پیچهے رہکر اسکو لڑاتا ' اور پهر آخر میں فتح یاب کرتا ہے ؟ وکم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله - بالاخر حق ظاہر ہوا ' اور باطل نے شکست کهائي - ان الباطل کان زهوقا - جن لوگوں کو بار بار کہا گیا تها که تم

صرف زخموں ہي کے مستحق ہو ' انکے لیے ۱۴ - اکتوبر کو آسي کانپور کے اندر ' جسمیں مچهلي بازار کي مسجد ۳ - اگست کے حادثه کي افسانه خواني کر رہي ہے ' ایک مرہم بهي طیار کیا گیا ! !

حضرات ! میں ان زخموں کیلیے ہمیشه رویا ہوں ' آج اس دست مرہم بخش کے شکریه کیلیے کهڑا ہوا ہوں (چیرز)

(علاج کا اصلي وقت)

حضرات ! زخموں کیلیے مرہم کا شاید اصلي وقت وہ ہے جبکه زخم لگتا ہے ' اور دیر ہونے میں ہمیشه ڈاکٹروں نے خوف ظاہر کیا ہے که زخم نا قابل اندمال نه ہو جاے - تاہم میں بالکل پسند نہیں کرتا که وقت کا سوال چهیڑوں - میں صرف مرہم کا شکریه ادا کرنا چاہتا ہوں - یه مرہم قیمتي ہے اور میں سمجهتا ہوں که اگرچه زخموں سے خون بہت بہه چکا ہے ' تاہم مرہم مجرب ہو تو وہ ہر حال میں مفید ہو سکتا ہے - ہم سب کي یقیناً آرزو ہوگي که یه علاج سریع الاثر اور قوي النفع ثابت ہو (چیرز)

(موضوع بحث)

لیکن اے حضرات ! ہر واقعه کي مختلف حیثیتیں ہوتي ہیں اور ہر حیثیت مخصوص نظر و بحث کي طالب - میں سمجهتا ہوں که آپ رزولیوشنوں کي ترتیب اور انکے محرکین و مویدین کے منقسم فرائض کے بارے میں غلطي نه کرینگے - ۱۴ - اکتوبر کا واقعه کئي چیزوں کا مجموعه ہے - لیکن میں دوسرے رزولیوشن کي نسبت عرض کر رہا ہوں - میرا موضوع اس وقت محدود ہے -

(عزیز گم گشته)

حضرات ! ہندوستان کا انصاف گم ہوگیا تها - ہم اسکي تلاش میں نکلے - ہم نے اسے کانپور میں بار بار تلاش کیا ' مگر جس قدر تلاش کیا ' اتنا ہي وہ اور زیادہ گم ہوتا گیا - ہم نے کانپور کي سرکاري عمارتوں اور کانپور کي عدالت ' دونوں جگه ڈهونڈها اور دونوں جگه ناکام رہے - پهر ہم لکهنؤ آے اور ہم نے گورنمنٹ ہاؤس کي دیواروں کے نیچے اس یوسف عزیز کو ڈهونڈها ' مگر اُس کي صداے وجود نہیں سے نہ اٹهي - ہم نے نیني تال کي خوش فضا چٹانوں اور اسکي جمیل و حسین گهاٹیوں میں آوارہ گردي کي ' مگر ہم منزل کي جستجو میں جسقدر نکلے ' اتنا ہي وہ ہم سے دور ہوتي گئي - ہمارے دل گو نہیں تهکے تهے ' مگر ہمارے پانوں تهک گئے تهے - ہمارے ارادوں نے گو جواب نہیں دیا تها ' مگر ہماري ہمت نے جواب دیدیا تها

تاہم ہم نے پاے تلاش کو تیز ' اور صداے جستجو کو بلند تر کیا ' اور بالاخر جو گم گشته انصاف ہمیں زمین پر نہیں ملا تها ' وہ زمین سے بلند تر ' یعني (شمله) کي چوٹیوں پر سے خود بخود نمودار ہوگیا (چیرز)

(شمله اور نیني تال)

حضرات ! ہندوستان کے جغرافیے میں ہمیشه یه پڑهایا جاتا ہے که (نیني تال) کا پہاڑ (شمله) سے بہت چهوٹا ہے - وسعت میں بهي تنگ ہے ' اور بلندي میں بهي کوتاہ ہے - میں سمجهتا ہوں که اگر جغرافیه اب اس مساحت کي تعلیم دنیا چهوڑ دے ' جب بهي ہمالیه کي شاخوں کے متعلق ہماري معلومات غلط نہوگي - کیونکه اب ہمیں بغیر جغرافیه کي منت پذیري کے یقین ہوگیا ہے که واقعي شمله نیني تال سے بہت زیادہ وسیع ' اور اس کي چوٹیاں اُس سے بہت زیادہ ارفع و اعلی ہیں ! (چیرز - مسلسل اور دیر تک)

صبر ناگوار هے مگر جلد ہی خطرناک هے - نه وہ شکایت مستحق توجه هے جو صبر و فکر کے عنصر سے خالی هو' اور نه وہ شکر قیمتی هے' جو صبر و فکر کے بغیر ظہور میں آیا هو-

۱۴ - اکتوبر کو کانپور میں جو کچھه هوا' اسپر کسی کو زیبا نہیں که چپ رهے - جن زبانوں نے نادانی کی شکایت کی هے' انہیں دانائی کی تعریف بھی ضرور کرنی چاهیے - لیکن دماغ کا کام زبان سے پہلے نہیں بلکه اُسکے بعد هے - اور یه کبھی نہیں بھولنا چاهیے که وقت اپنے ساتھه هماری زبان سے نکلی هوئی باتوں کو بھی لیجاتا هے' اور پھر نه وہ خود آتا هے اور نه هماری زبان کو واپس کرتا هے -

۱۴ - اکتوبر کے تلغراف کے ساتھه هی لوگوں نے اپنا کام شروع کردیا - میں اس سے خوش هوں اور الله کا شکر گذار هوں که اس نے حالات میں مسرت انگیز تبدیلی کی اور تین ماہ کے اندر هی مسلمانوں کے جوش و خروش کو اصولاً فتح مند کیا' لیکن تاهم یه بات میری سمجھه میں نہیں آتی که جو جلسے تمام اطراف هند میں اُسی دن شام کو یا اسکے دوسرے دن منعقد هوے (کیونکه دوسرے هی کے دن سے کارروائیاں چھپنا شروع هوگئی تھیں) انہوں نے اس واقعه کے تمام پہلوؤں پر غور کرکے' اور شکر و حزم' دونوں کے ملحوظ رکھنے پر کتنے دقیقے اور کتنے لمحے صرف کیے؟

پھر کتنے لوگ هیں' جنہوں نے عواقب پر بھی [illegible] اسکو بھی سونچا که آج' کل کیلیے کیا نظیر پیش [illegible]

کلکته میں تفصیلی اطلاعات اُسی دن دو پہنچ [illegible] گئی تھیں مگر یه مناسب نہیں سمجھا گیا که اظہار [illegible] جلدی کی جاے - صرف اصل واقعه کی اطلاع کافی [illegible] اور دیگر معلومات کے بھی حاصل کرنے کی ضرورت تھی پس جب کافی طور پر غور کیا جاچکا' تو "مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور" کی جانب سے اعلان شائع کیا گیا که اتوار کے دن ٹون هال میں جلسه هے -

(افتتاح مجلس)

جلسه کا افتتاح تلاوت کلام الله سے هوا' اور قاری عبد الرحمن صاحب نے سورۂ حشر کا آخری رکوع تلاوت کیا : یا ایها الناس ! اتقوا الله' و لتنظر نفس ما قدمت لغد' و اتقو الله' ان الله خبیر بما تعملون !

جلسے کے صدر پرنس غلام محمد منتخب هوے جو جنوبی هند کے مشہور شاهی خاندان میسور کی یادگار اور کلکته کے شریف هیں - انکی تقریر رپورٹروں کیلیے انگریزی میں موجود تھی لیکن عام سامعین کے خیال سے انہوں نے اُسکا ترجمه اردو میں سنایا' جسکا خلاصه بعد اظہار تشکر یه تھا :

" ایک هفته سے زیادہ زمانه نہیں گذرا هے که هم سب هالیڈے اسٹریٹ کے میدان میں جمع هوے تھے جبکه همارے دل غمگین اور همارے جذبات محزون تھے - هم نے مسجد کانپور کے متعلق اپنے دینی مطالبے کو دهرایا تھا اور گورنمنٹ سے التجاے انصاف اور پبلک سے درخواست همت کی تھی - آپکو یاد هوگا که اس موقعه پر میں نے آپکو توجه دلائی تھی که اعتدال کے ساتھه اپنی جائز کوششوں کو جاری رکھیے' اور برٹش انصاف سے مایوس نه هوجیے -

کس کو معلوم تھا که ایک هفتے کے اندر هی واقعات متغیر اور صورت حال مبدل هوجاے گی' اور پھر همیں اسقدر جلد جمع هونا پڑیگا؟ الحمد لله که هماری سعی ضائع نه گئی اور همارا سچا جوش اثر کیے بغیر نه رها - هزیکسیلنسی لارڈ هارڈنگ نے بالاخر اس معاملے میں مداخلت کی اور اس طرح تمام مسلمانوں کے دلوں کو اپنی جانب کھینچ لیا "

آخر میں انہوں نے کہا :

" آپکو یاد هوگا که اس جلسے میں مولانا ابو [illegible] نے مسجد کانپور کے متعلق تین مطالبات اپنی تقریر میں پیش کیے تھے الحمد لله که انکا ایک حصه پورا هوگیا هے' اور جو باقی رهگیا هے اسکے لیے بھی همیں مایوس نه هونا چاهیے اور پورے اعتماد کے ساتھه امید رکھنی چاهیے که هماری خواهشوں کا پورا لحاظ کیا جائیگا - "

(زمین کا فیصله)

اسکے بعد مولوی ابوالقاسم نے پہلی تجویز پیش کی :

"یه جلسه پورے استقلال و ثبات کے [illegible] شریعت اسلامی کے اس مسلم قانون کا اعلان کرتا هے که کسی مسجد کی زمین کوئی حصه' کسی صورت' اور کسی هیئت میں' مصالح مسجد کے سوا اور کسی [illegible] میں نہیں لایا جا سکتا' اگرچه اسکے اوپر چھت ڈالکر مسجد سے آگے ملا دیا گیا هو"

مولوی ابوالقاسم صاحب نے نہایت تفصیل سے اس [illegible] کی ضرورت [illegible] - انہوں نے کہا که کسی جماعت کی [illegible] میں [illegible] هوسکتی هے' [illegible] اپنی اررنی میں کمی بیشی کر سکتا هے' لیکن کسی مذهبی اصول اور قانون شریعت میں [illegible] نہیں هوسکتی - اسلامی مساجد کی زمین کا کوئی [illegible] همارے اصول شریعت کی بنا پر مسجد کے مصالح کے دوسرے کاموں میں نہیں لیا جا سکتا - اسکے دلائل واضح اور روایات ناقابل تاویل هیں - پس همارا فرض هے که اس موقعه پر بھی اپنے اصول دینی کا صاف صاف اعلان کردیں - کیونکه بعض اوقات خاموشی سے بڑھکر اور کوئی شے مضر نہیں هوتی -

مولوی محمد اکرم صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی نے اسکی تائید کرتے هوے دلائل شرعیه کی تشریح کی اور بالاتفاق پاس هوا -

(شکریه)

اسکے بعد انریبل مولوی فضل الحق ایم - اے نے دوسری تجویز پیش کی :

" یه جلسه هز ایکسلنسی لارڈ هارڈنگ بالقابه کی اِس یادگار انصاف فرمائی کا نہایت مسرت و انبساط کے ساتھه شکریه ادا کرتا هے که انہوں نے اس معامله میں مداخلت فرمائی اور تمام متهمین حادثه ۳ - اگست کو رها کردیا "

قابل محرک نے اُن درد انگیز اور جگر شگاف واقعات کو دهرایا جو آغاز مسئلۂ مسجد سے اب تک واقع هو چکے هیں' اور اُس افسوس ناک تغافل و قساوت کی طرف اشارہ کیا جو اس معامله کی نسبت ۱۵ - اکتوبر سے پہلے تمام حکام کا رها هے - انہوں نے سر جیمس مسٹن کا ذکر کیا اور وہ جواب یاد دلایا جو انہوں نے لکھنو کے ڈیپوٹیشن کو دیا تھا' اور پھر کہا که حضور ویسراے نے اُن باتوں کی عین وقت پر تلافی کی اور هماری نا قابل فراموش شکر گذاری انکے ساتھه هے -

اس تجویز کی تائید میں ایڈیٹر الهلال نے تقریر کی - یه تقریر بہت تفصیلی تھی - اسکا کچھه حصه مرتب کرکے یہاں درج کردیا جاتا هے

افکار و حوادث

یورپ کو فخر ہے کہ اوس نے غلامی کا قانوناً اور عملاً ابطال کیا ' اور انگلینڈ مدعی ہے کہ اس شرکت فخر و مباہات میں انگریز سرمایہ داروں کا حصہ زیادہ ہے - ہم بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ افراد کی غلامی یورپ نے اور علی الاخص انگلینڈ نے دنیا سے مٹا دی ' لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اقوام اور مملکتوں کی غلامی اسی نسبت سے اور زیادہ مستحکم اور شدید بھی کردی - پہلے نخاس کے میدانوں میں غلام افراد کی بیع و فروخت ہوتی تھی - اب وزارت خارجیہ کے ایوانوں میں اقوام و ممالک کی بیع و فروخت ہوتی ہے !!

ہم نے ۲۳ - اکتوبر کا تار پڑھا : " افواہ ہے کہ کسی دوسرے افریقی علاقے کے معاوضے میں زنجبار جرمنی کے حوالے کردیا جائے گا جو اس وقت تک برٹش نفوذ کے تحت میں تھا " - کیا یہ قوموں اور مملکتوں کی غلامی اور اونکی بردہ فروشانہ بیع و فروخت نہیں ہے ؟ پھر یورپ کو کس چیز پر ناز اور انگلینڈ کو کس چیز کا ادعا ہے ؟ ما لکم کیف تحکمون ؟

بعد کی خبر ہے کہ " زنجبار کے متعلق گذشتہ خبر بالکل بے بنیاد ہے " لیکن اس تغلیط سے کیا حاصل کہ بولی ' بولی جاچکی ہے اور غلام میدان بردہ فروشی میں کھڑے کیے جا چکے - اب اگر خریداروں سے معاملہ صاف نہ ہوسکا اور بیع فسخ ہوگئی ' تو بد بخت غلاموں کو اسکی کیا خوشی کہ کل پھر کوئی دوسرا خریدار آ موجود ہوگا !

بنارس ' [illegible] ' اور مدراس کی بعض مجالس اسلامیہ نے اپنی تجویزیں [illegible] ہیں کہ جناب نواب حاجی محمد اسحاق خاں سے درخواست کی جاے کہ وہ کالج کی سکرٹری شپ سے علحدہ ہوجائیں ' لیکن جس طریقہ سے یہ کارروائی کی جا رہی ہے ' ہم اُسے پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے ' اور موقعہ ملا تو کبھی اس بارے میں بھی لکھیں گے - مگر ہمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ جدید ناظم صاحب ندوۃ العلما کو کیوں بھول گئے ؟ انسے درخواست کیوں نہیں کی جاتی کہ از راہ کرم اس مسند کو خالی کردیں ؟

کالج کے سکریٹری سے ان لوگوں کو شکایت ہے کہ وہ انتظامی اور سیاسی پہلوؤں کو محفوظ نہ رکھہ سکیں گے ' اور یہ کہ وہ قوم کی آزادانہ تحریکوں کے مخالف ہیں ' لیکن ندوے کا ناظم تو ندوے کے مذہبی و علمی ستونوں کو توڑ رہا ہے ' جن پر ندوے کی عمارت قائم کی گئی تھی - وہ نہ ندوے کے اغراض سے آشنا ہے اور نہ مقتضیات عصریہ سے واقف ' اسکے پاس نہ تو تجربہ ہے اور نہ علم - پھر کس امید پر کہا جاے کہ اسی عہد پر ابلہی میں ندوہ ' ندوہ نہ رہے گا ؟ ہم کو بہ تحقیق معلوم ہوا کہ اب ندوے کا مقصد عملاً ایک انگریزی اسکول اور پنجاب کے مولوی فاضل کا اور پنتل مدرسہ ہے اور بس - فیا للبلاھۃ و یا للھلاکۃ !

مدراس و بمبئی کے تعلیمی صیغوں سے ایک " اقرار نامۂ وفاداری " شائع ہوا ہے ' جس پر سرکاری ' نیم سرکاری ' اور نیز اسلامی مدرسوں کے معلمین سے اس امر پر " صدق قلب " سے اقرار لیا جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ شہنشاہ کے وفادار و مطیع ' اور ہر قسم کی سیاسی جد و جہد اور طلب حقوق سیاسی سے محترز رہینگے - نیز اپنے شاگردوں میں شہنشاہ کی وفاداری و جاں نثاری کے جذبات پیدا کرینگے -

تعجب نہیں کہ لوگ اس اقرار نامے کو بھی بیسویں صدی کے عجائب میں شمار کریں - اولاً اس کی تخصیص ان صوبوں میں کیا ہے ؟ ثانیاً ہر ہستی جو ہندوستان میں وجود پذیر ہوتی ہے وہ پہلے ہی سے " الست بربکم " کے جواب میں " بلی ! " کہکر پیدا ہوتی ہے اس لیے جب تک برطانیہ ہندوستان پر قابض ہے ' اطاعت شعاری اوسکا جوہر ہے ' پھر اس خارجی ایجاب و قبول کی ضرورت کیا ہے ؟ کیا مدراس و بمبئی کے تعلیمی افسر لوگوں کے دلی اطاعت پر قانع نہیں جو قلم اور زبان کی اطاعت چاہتے ہیں

رفتار سیاست

(دولت علیہ و یونان)

وائنا سے ۱۵ - اکتوبر کو یونان و ترکی کے درمیان جس جنگ کی خبر آئی تھی ' آخر اتھنز اور قسطنطنیہ ' کہیں سے اوس کی تائید نہ ہوئی - اس لیے یقیناً وہ غلط تھی

۲۴ - اکتوبر کا اتھنز سے تار ہے کہ " یونان اور ترکی کے درمیان گفتگو بصلح و آشتی آگے بڑھ رہی ہے اور عن قریب ختم ہونیوالی ہے "

شروط و معاہدات کی طرف اب تک تاروں میں کوئی اشارہ نہیں ' اسلیے حقیقت حال مخفی ہے -

(البانیا و سرویا)

گذشتہ ہفتے تک سرویا ' البانیا کے دروازے پر کھڑی ' مکان کے اندر جھانک رہی تھی کہ اہل مکان کی غفلت اُسے نصیب ہو ' لیکن مشکل یہ ہوئی کہ ایک طرف تو خود مکان والے جاگ اٹھے - دوسری طرف وائنا کی پولیس نے ڈانٹ کر پوچھا کہ دروازے پر کون کھڑا ہے ؟ ناچار مایوس واپس آنا پڑا !!

۲۰ - اکتوبر کا لندن سے تلغراف ہے کہ سرویا نے دول کو اطلاع دی ہے کہ اوس نے اپنی فوج کو البانیا سے واپسی کا حکم دیدیا - لیکن تنہا مدعا علیہ کا بیان کافی نہ تھا - اب وائنا سرکاری طور پر بیان کرتا ہے کہ " حقیقتاً سرویا نے البانیہ سے فوج ہٹا لی اور یہ کہ اس طرح مصالح یورپ اور نیز امن عام کی [illegible] نے بڑی خدمت کی ہے "

(بلغاریا)

تھریس کے بعض علاقے جو از روے صلح بلغاریا کو ملے تھے ' بلغاریا نے صرف اس لیے اب تک ان پر قبضہ نہیں کیا تھا کہ اگر یونان و ترکی میں جنگ منتظر چھڑ جاے تو ترک آسانی سے یونانی علاقوں میں داخل ہوسکیں - اب چونکہ یونان و ترکی کی صلح تقریباً مکمل ہے ' اس لیے آہستہ آہستہ بلغاریا کی فوج قبضہ کے لیے آگے بڑھ رہی ہے -

اس سے پہلے یہہ خبر آچکی ہے کہ اس علاقے کے مسلمانوں نے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا ہے - اب ۲۳ - کا لندن سے تلغراف ہے کہ بلغاریا کی فوج تھریس میں آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی ہے ' لیکن مسلمان جو گذشتہ تجارب کے تلخ نتائج حاصل کر چکے ہیں پوری طرح مزاحم ہیں - (مصطفی پاشا) اور [illegible] کو بلغاریا نے برباد پایا - دریاے (آرڈا) کے جنوبی [illegible] اب تک جل رہے ہیں جن میں ترک باغی بزرگوں نے آگ لگا دی تھی [illegible]

جمال [illegible] کو مسلمانوں [illegible] نہایت برافروختہ [illegible] کرنے کے لیے [illegible] پہنچ گئے ہیں " تاکہ وہ بلغاری حکم کی اطاعت [illegible] قبول کر لیں اور شروط صلح کی خلاف ورزی نہو - [illegible] بید اللہ لعالی - [illegible]

(وفاداري كي بنياد اميد هے)

حضرات ! آپکو ياد هوگا كه ميں نے گذشته اتوار كے عظيم الشان مجمع ميں كيا كہا تها ؟ اجازت ديجيے كه ميں آپ پهر ايک مرتبه دهراؤں اور ميں خيال كرتا هوں كه برٹش انڈيا كے هر باشندے كو هميشه دهرانا پڑيگا - ميں نے آپسے كہا تها كه گو هم زخمي هيں اور همارے زخم بہت گہرے هوگئے هيں' تاهم مايوس نہيں هيں - هم اگر مايوس هو جاتے تو هماري حالت موجوده حالت سے بالكل مختلف هوتي - هماري زندگي اسي عقيدے پر هے كه برٹش حكومت ايک كانسٹي ٹيوشنل گورنمنٹ هے - اس نے هميشه دعوا كيا هے كه اسكي بنياد قانون اور حقوق پر هے نه كه شخصي استبدا اور جبر و تحكم پر - پهر هم بهي مسلمان هيں اور همارے مذهب نے هم كو سكها يا هے كه حكم كسي طاقت كے ليے نہيں' اور كوئي انسان انسانوں پر محض اپنے تخت و تسلط كے زور سے حكومت كرنے كا حق نہيں ركهتا كه ان الحكم الا الله - پس جبكه همارے سامنے يه شاندار مگر اتنا هي موثر دعوى موجود هے' تو كوئي وجه نہيں كه هم مايوس هو جائيں -

(جاهدوا في سبيل الله)

همیں حق كي راه ميں جهاد كرنا چاهيے كه جهاد سعي و كوشش كو كہتے هيں' اور پوري قوت' پورے اتحاد' پورے استقلال' اور كامل ثبات و عزم كے ساتهه اپنے مطالبات حقه كو پيش كرتے اور دهراتے رهنا چاهيے - اگر انصاف اس سر زمين ميں گم هو جاے تو هميں اسكي گم گشتگي پر ماتم كرنا چاهيے' پر مايوس هونا نه چاهيے - بہت ممكن هے كه اسكا سراغ حكام كے بنگلوں كے آن برامد ميں نه ملے' جہاں حاكم و محكومي كے فرق كو نماياں كر كے ليے سائلوں كو بہت دير تک ٹہلنا پڑتا هے - بہت ممكن هے كه اسكا سراغ آن عدالتوں كي شاندار عمارتوں كے اندر نه ملے' جہاں قانون كا غلط استعمال' اور انساني غلطي و غلط فہمي' اور تعصب و نفسانيت مر نہيں گئي هے - بہت ممكن هے كه اسكا پته صوبوں كے فرماں رواؤں اور گورنريوں كے گورنمنٹ هاوسوں ميں بهي نه چلے' جہاں با اقتدار و حاكم انسانوں كے ساتهه "رعب حكومت" كے عفريت كو بهي بسنے كي بسا اوقات اجازت ديدي جاتي هے - بلكه ميں كہتا هوں كه بہت ممكن هے كه دهلي اور شمله ميں بهي آپ اسكي صدا نه سنيں جہاں بهر حال انسان هي رهتے هيں' اور آدم كي اولاد بلا استثنا اپنے اندر نيكي اور بدي كي وه تمام قوتيں ركهتي هے جو خدا نے اسكو وديعت كي هيں -

ليكن تاهم اے حضرات ! هماري زندگي اور هماري وفاداري صرف اس ايک هي اميد پر هے كه برٹش حكومت كا انصاف هر جگه گم هو سكتا هے' ليكن "تاج" كے سايے ميں اسكو گم هونے كي جگه نہيں مل سكتي' كيونكه وه جگه صرف اسكے نماياں هي هونے كيليے هے - (چيرز)

(نـذارت و بشـارت)

يه واقعه اس عقيدے كي ايک تازه نظير هے - وه حق مانگنے والوں كيليے ايک پيام مراد' اور چپ رهنے والوں كيليے ايک تازيانۂ تنبيه و غيرت هے - اب وه لوگ كہاں هيں' جو كہتے هيں كه نه مانگو' اسليے كه مانگنا گناه هے ؟ اب وه منافقين و خائفين كيوں همارے ساتهه بهي شريک شكر گذاري هو رهے هيں' جو كہتے تهے كه شكايت نه كرو' كيونكه شكايت كرنا بغاوت هے ؟ اگر يه بيج جو بويا گيا تها' بغاوت كا تها' تو آج وفاداري كے جس پهل كو لينے كيليے وه بهي دوڑ رهے هيں' وه كہانسے آيا ؟ كيا يه سب كچهه اسي چيز كا نتيجه نہيں هے' جس سے روكا جاتا تها اور جس سے ڈرايا جاتا تها ؟ (چيرز)

(انـگلو انـڈين پـريس)

حضرات ! اس واقعه كو ابهي چار پانچ دن هي گذرے هيں مگر اتنے عرصے كے اندر هي اس تعصب اور حاكمانه غرور كے پتلے نے زهر كي قي كرنا شروع كرديا هے' جس كا دماغ نشۂ باطل سے معطل' اور جسكے جذبات هيجان خود پرستي سے مجنونانه هيں - ميرا مقصد اس اينگلو انڈين صيغه سے هے' جو بد قسمتي سے هميشه اسكا مخالف رها هے كه هندوستان پر حق و انصاف كے ساتهه حكومت كي جاے - اسكے خيال ميں حضور وايسراے نے اس مدبرانه انصاف كے ذريعه حكومت كے رعب كو زخمي كر ديا اور اسكے مزعومه حريف بغاوت كو طاقتور بنا ديا - مگر كاش وه سمجهتا كه "رعب حكومت" كے فرضي ديوتا كو زخمي كرنا بہت بہتر هے اس سے' كه دس كروڑ مخلوقات الهي كے دلوں كو زخمي كيا جاے - (چيرز)

وه كسي انقلاب انگيز جماعت سے بہت ڈرتا هے' جو اسكے وهم و خيال كے خواب ميں بہت مهيب' اور اسكے تصور باطل انديش ميں كسي پيدا هونے والي بغاوت كا مقدمة الجيش هے - ليكن اگر (بائبل) كے اس جمله كي صداقت اب تک باقي هے كه "جو بويا جاتا هے' وهي كاٹا بهي جاتا هے" تو هميں تعجب هے كه جن لوگوں نے خوف اور ڈر كا بيج بويا نہيں' وه خوف كے پهل سے كيوں كانپ رهے هيں ؟ (چيرز)

(ويل للمطففين)

حضرات ! ميں سمجهتا هوں كه انساني خود غرضي كي مثال اس سے بڑهكر اور كوئي نہيں هو سكتي - يه كيسي عجيب بات هے كه انسان خود اپنے ليے جس چيز كو جائز نہيں ركهتا' دوسرے كيليے اسي كا خواهشمند هوتا هے ؟ انگلستان كي سرزمين انصاف و حقوق كا مامن سمجهي جاتي هے - اسكے بسنے والوں نے صديوں كي جد و جهد سے اپنے حقوق حاصل كيے هيں اور حكومتوں كو شكستيں دي هيں - پس هم بهي آج انگلستان سے وهي چاهتے هيں جو خود اس نے چاها (چيرز) - پهر اسكے فرزندوں كا يه نمونه كيسا وحشيانه هے كه وه انصاف كے نام سے چڑتے اور حاكمانه جبر كي پوجا كرتے هيں ؟ (چيرز)

سچ يه هے كه (مسيح) كو اسكي زندگي ميں بهي اسكے ساتهيوں نے نه سمجها' اور اسكے بعد بهي اسكے ماننے والے اس سے دور هيں - كيا يه اينگلو انڈين مسيحي خدا كے فرزند كو كبهي بهي جواب نه دينگے' جبكه وه پكارتا هے كه "تو دوسرونكے ساتهه بهي وهي سلوک كر' جو تو چاهتا هے كه دوسرے تيرے ساتهه كريں" ؟ (چيرز)

يهي انساني كمزوري هے جسكي طرف قرآن كريم نے اشاره كيا هے اور اسكو "تطفف" سے تعبير كيا هے كه: ويل للمطففين الذين اذا اكتالوا على الناس يستوفون و اذا كالوهم او وزنوهم يخسرون ! لين دين ميں كم دينے والوں كيليے كيا هي تباهي اور هلاكت هے ! جب وه دوسروں سے ليتے هيں تو وزن ميں ٹهيک ٹهيک ليتے هيں' پر دوسرے كو دينے كا وقت آتا هے تو گهٹا گهٹا كے اور بچا بچا كے ديتے هيں !! (باقي آينده)

البصائر

معافي خواه هوں كه نئے پريس كي تكميل ميں غير متوقع تاخير كے اسباب پيدا هو رهے هيں - اسليے اس وقت تک پرچه شائع نه هو سكا -

منيجر البصائر

۲۸ ذیقعده : ۱۳۳۱ هجری

مساجد اسلامیه اور خطابات سیاسیه

اسلام میں مساجد کي حیثیت دیني

انجمن اسلامیه لاهور کا رزولیوشن

(٤)

(چوتھي آیت)

گذشته نمبر میں جس آیت کي بحث پر ختم مقاله هوا تھا' اسکے بعد هي سوره (توبه) میں فرمایا :

اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام كمن آمن با الله و اليوم الآخر و جاهد في سبيل الله ؟ لا يستون عند الله ' والله لا يهدي القوم الظالمين (۹ : ۱۹)

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پاني پلانے اور مسجد کے آباد رکھنے کے کام کو اُس شخص کے اعمال عظیمه جیسا سمجھه رکھا هے' جو الله اور روز آخرت پر سچا ایمان لاتا ' اور اُسکي راه میں جهاد کرتا هے ؟ الله کے نزدیک تو یه دونوں برابر نہیں هوسکتے اور وه ظلم کرنے والوں کو کبھي راه راست نہیں دکھلاتا "

یه آیة کریمه موجوده حالات کے انطباق و تصدیق کے لحاظ سے ایک عجیب و غریب آیت هے' اور اسي لیے اسکو مضمون کے پہلے نمبر میں زیر عنوان رکھا گیا تھا -

اصل میں یه آیت بھي متعلق هے تیسري آیة کے ' جس پر گذشته نمبر میں بحث کي گئی تھي یعني :

انما يعمر مساجد الله من آمن با لله و اليوم الآخر و اقام الصلواة و آتى الزكواة و لم يخش الا الله ' فعسى اولائك ان يكونوا من المهتدين (۹ : ۱۹)

الله کي مسجدیں آباد کرنے والا تو وه شخص هوسکتا هے جو الله اور یوم آخرت پر ایمان لایا ' نماز قایم کي ' زکات ادا کي ' اور پھر یه که وه کسي سے نه ڈرا مگر صرف الله سے - تو بیشک ایسا شخص قریب هے که هدایت یافته اور فوز و فلاح سے کامیاب هو-

اسي کا بقیه تکمله متذکرۂ صدر آیت هے - لیکن نظر به اهمیت مطلب ضروري هے که اسپر مستقل اور علحده نظر ڈالي جاے -

(تشریح و تفسیر)

گذشته نمبر میں شان نزول بیان کیا جا چکا هے - مشرکین مکه کو اپني تعمیر و تولیت مسجد پر نہایت غرور تھا ' اور موسم حج میں حجاج کي خدمت اور انکو پاني پلانے کے کام پر نہایت نازاں تھے - انکا یه غرور باطل اور افساد فخریهاں تک بڑھگیا تھا که ان کاموں کے مقابلے میں اور کسي عمل صالح اور عبادت الهي کو وقعت نہیں دیتے تھے ' اور بالعلم کے ایسے دعاوی سے تیل نکالنا چاهتے تھے' جن میں چھلکے کے سوا اور کچھه نه تھا - حضرة عباس ایمان لانے سے پہلے جب اسراء بدر میں آئے هیں اور حضرة امیر علیه السلام اور اُن میں گفتگو هوئي هے' تو گذشته نمبر میں تم پڑھچکے هو که اُنھوں نے قریش مکه کے اس فخر و غرور باطلانه کو کیسے ادعا اور تعدي کے لہجے میں ظاهر کیا تھا ؟

پس پہلي آیت میں خدا تعالی نے اسکا رد کرتے هوے ان شرایط اربعۂ ایمانیه کو بیان کیا ' جنکے بغیر تعمیر و تولیت مساجد کچھه مفید نہیں - اسکي تشریح هو چکي هے - اسکے بعد اس آیت میں زیاده صراحت کے ساتھه اُن دو کاموں کا ذکر کیا جن کا اُنھیں متمردانه و سرکشانه غرور تھا ' یعني سقایة حاج اور خدمت و تولیت مسجد - اسکے بعد نہایت موثر اور مسکت پیرایه میں اسکي نسبت سوال کیا اور اصلي و حقیقي اعمال صحیحۂ و وسیلۂ محبوبیۂ الهي کو پیش کیا - پھر خود هي اپنے انداز مخصوص رباني میں اسکا جواب دیا ' تا دماغ ضلالت اندیش سونچیں' اور قلوب غفلت شعار متنبه هوں !

هذا توبيخ من الله تعالى لقوم افتخروا بالسقاية و سدانة البيت ' فاعلمهم جل ثناوه ان الفخر في الايمان با لله و اليوم الاخر و الجهاد في سبيله ' لا في الذي افتخروا من السدانة و السقاية - (تفسیر امام طبري - ۱۰ : ٦٧)

یه آیت الله کي طرف سے اُن لوگوں کیلیے زجر و توبیخ هے جو حجاج کو پاني پلانے اور مسجد حرام کي پاسباني پر فخر کرتے تھے - پس الله نے انکو خبر دي که یه کوئي فخر کي بات نہیں هے - اصلي فخر تو الله اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والوں ' اور الله کي راه میں جهاد کرنے والوں کے لیے هے "

امام (طبري) نے اسکے متعلق متعدد آثار صحابۂ و تابعین رضوان الله علیهم نقل کیے هیں -

تیسري آیت کے ضمن میں جو کچھه لکھا جاچکا هے ' اسکي اس آیت سے تائید و تشریح مزید هوتي هے - خدا تعالی نے دو شخصوں یا دو جماعتوں کو پیش کیا هے - ایک شخص حاجیوں کو پاني پلاتا هے اور مسجد کا متولي هے - دوسرا شخص الله اور روز آخرت پر ایمان لایا هے اور اسکي راه میں جهاد کرتا هے -

پھر فرمایا که الله کے نزدیک تو دونوں درجے میں برابر نہیں هوسکتے - کہاں محض تولیت مساجد و سقایة حاج ' اور کہاں مرتبۂ مومنین مخلصین و مجاهدین صادقین ؟ کہاں خدمتگذار مکان اور کہاں پرستار مکین ؟ کہاں وه ' جو اسکے گھر کي پاسباني کا مدعي مگر خود اپنے دل کي پاسباني سے غافل هے ' اور کہاں وه جس نے اپنے مسجد قلب کو عصیان نفس کي آلودگي سے پاک کیا اور اپني قوتوں کو صرف اسکے گھر هي کیلیے نہیں' بلکه خود اسکي راه میں قربان کردیا ؟ و هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون ؟

(حقیقة جهاد)

" جهاد " جهد سے نکلا هے ' جسکے معني سعي ' تعب ' کوشش ' اور کسي کام کے کرنے میں بمقابلۂ دشمن صعوبات کے اٹھانے کے هیں :

استفراغ الوسع في مدافعة العدو ظاهراً و باطناً - (مفردات راغب اصفهاني)

دشمن کے حملے کے دفاع میں اپني پوري طاقت سے کوشش کرنا ' خواه وه دشمن ظاهري حمله آور هو جیسے اعدا حق و صداقت وحکام ظالم و جابر' یا باطني جیسے نفس و مظاهر شیطانیه

پس الله کي صداقت اور عدل کي راه میں تکالیف و صعوبات کا اٹھانا ' انتہائي سعي و کوشش کرنا ' اور ایثار و فدویت سے کام لینا ' ظاهراً بھي اور باطناً بھي ' " جهاد مقدس و اقدس " هے -

[بقیه مضمون صفحه ۱۶ - کا]

پس یه تو میں گوارا نہیں کرسکتا که ان بزرگوں کو مجھے اطلاع نه دینے اور اخفاء محض کا الزام دیا جاے کیونکه یه واقعه کے خلاف ہے - البته واقعي حالت جو پیش آئی ' وہ میں نے بیان کردي اور هر شخص کو اسکا حق ملنا چاهیے که وہ اپني حالت ظاهر کردے -

(٥) ایڈیٹر صاحب زمیندار کے متعلق مجھکو اسقدر معلوم ہے که مولوي ظفر علي خاں صاحب کو اسکي اطلاع تهي اور انہوں نے بالکل پسند کرلیا تها -

اصل پوچھیے تو اشخاص کي اطلاع و مشورہ اصل شے نہیں ہے' بلکه پہلي چیز اصولاً مسئله کي صحت و عدم صحت کا سوال ہے -

(٦) " کانپور کي پبلک سے واقعات مخفي رکھے گئے "

اسمیں مجھے شک ہے - سید فضل الرحمن صاحب ' حافظ احمدالله صاحب ' شیخ محمد هاشم صاحب ' شیخ نثار الدین صاحب ' حاجي عبد القیوم صاحب ' حافظ محمد حلیم صاحب ' نیز تمام متولیان مسجد غالباً مشورہ میں شریک اور اس مسئله میں پوري طرح متفق تهے ' اور هیں - تاهم میں یقین کے ساتھه عرض نہیں کرسکتا -

(٧) میں نے ۱۲ - اکتوبر کے جلسے میں تیسرا رزولیوشن پیش کرتے هوے جو شرائط پیش کیے تهے ' یه فیصله اسکے مطابق نہیں اور یه کوئي پوچھنے کي بات نه تهي - بالکل ظاهر ہے -

(٨) مسٹر مظہر الحق ڈیپوٹیشن میں تو شریک نه هوے - ڈیپوٹیشن صرف کانپور کے مقامي معززین کا تها اور میں سمجھتا هوں که اپکا یه سوال بے موقعه ہے - شاید هي کسي مسلمان شخص کا ایثار آج تمام هندوستان میں اسقدر واضح اور غیر محتاج دلیل و بحث ہے ' جس قدر مسٹر مظہر الحق کا - حضور وبسراے کي ملاقات اور انکے شیک هینڈ کرنے کا اگر انہیں شوق هو تو اسکے لیے وہ شاید مسجد کانپور کے معاملے میں پڑنے کي جگه ' زیادہ کم قیمت اور آسان وسائل رکھتے هیں

یه جناب کے سوالات کے اصلي جوابات نہیں هیں اور نه میں اسکا تشفي بخش جواب دیسکتا هوں - البته جتنا حصه میرے متعلق ' یا میري معلومات میں تها ' میں نے عرض کردیا - آخر میں چند الفاظ اور بهي کہونگا :

(۱) مسٹر مظہر الحق کي حیثیت اس معاملے میں لیڈر یا مفتي کي نه تهي ' بلکه ایک مشیر قانوني کي - وہ ٣ - اگست کے متهمین کے دفاع کیلیے آے تهے نه که مسجد کے متعلق شرعي فیصله کرنے - انہوں نے اپنا فرض کامل طریقه سے انجام دیا - انکے تمام موکل رها هوگئے - اور انکي خدمت بے داغ اور انکا احسان نا قابل فراموش ہے -

(۲) رها فیصلۂ مسجد ' تو پچھلے نمبر میں جناب میري راے پڑھچکے هیں - نیز ٹون هال کے جلسه میں بهي - شاید تمام اردو جرائد میں یهي ایک اواز ہے جس نے اتفاق کلي سے انکار کردیا - میں علانیه کہتا هوں که اس بارے میں فیصله کنندوں نے غلطي کي اور بہتر تها که وہ جلدي نه کرتے - ساڑھے تین مہینے کے شرعي ماتم کو چند لمحوں کے اندر طے کردینا بہتر نه تها -

(٣) شکوک ظاهر کرنے چاهئیں اور اعتراض صحیح کو روکنا وهي جبر و شخصیت اور استبداد ہے جسکے صنم خانوں پر دو سال سے مسلمان پتهر پهینک رہے هیں - تاهم عدل و انصاف و عدم افراط و تفریط همارے تمام کاموں کا بنیادي اصول هونا چاهیے - سر راجه صاحب محمود آباد اور جناب مولانا عبد الباري نے اس معاملے میں جو کچھه کیا ' نہایت خوش نیتي سے کیا - پس مسلمانوں کو انکي شکر گذاري سے اس درجه اغماض نه کرنا چاهیے ' جو آینده کیلیے هر حال میں نا شکري کي ایک مثال مشئوم بن جاے - یه کوئي اچھي بات نہیں که انسان صرف نکته چیں اور شاکي هي هو ' اور شکر و امتنان کو بهول جاے - جو اچھي نیتوں سے کوشش کرتے هیں ' انکو انکا قدرتي حق دینے میں بخل نه کرو -

البته اتباع اور پیروي هر حال میں صرف اصول اور شریعت کي ہے ' نه که اشخاص کي - اور غیر مسئول الله اور اسکي وحي کے سوا اس سطح ارضي پر کوئي نہیں - اگر کسي سے سعي و کوشش میں غلطي هوگئي ہے تو اسکو پوري ازادي سے ظاهر کیجیے - اور اسمیں کسي شخص کي پروا نه کیجیے - هم مسلمانوں نے صاحب وحي (روحي فداہ) کے حضور میں اپنے شکوک و اعتراض ظاهر کیے هیں - هم نے ائمه پر اعتراض کیے هیں اور غزالي و رازي کي غلطیاں ظاهر کرتے هیں - جب اسلام کي تعلیم حریت کا یه حال ہے تو " تا بدیگران چه رسد ؟ "

گھر بیٹھے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد ' عورتیں ' بڑے لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کرسکتے هیں - تلاش ملازمت کي حاجت نہیں اور نه قلیل تنخواہ کي تلاش کي ضرورت - ایک روپیه سے ۳۰ - تک روزانه - خرچ ' براے نام - چیزیں دور تک بهیجي جاسکتي هیں - یه سب باتیں همارا رساله باساني بغیر اعانت استاد بتا دیتا ہے !!

تهوڑا سا روپیه یعني ۱۲ بٹلي نٹ کٹینگ مشین پر لگائیے ' پهر اس سے روپیه روزانه حاصل کرسکتے هیں - اور اگر کہیں آپ اقارشا کي خود باف مشین ۱۰٥ - کو منگالیں

۳۰ - روپے اور اس سے بهي کچھه زیادہ حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بهي زیادہ چاهیے تو چهه - ولي ایک مشین منگائیں اور ۳۰ - روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں

یه مشین موزے اور هر طرح کي بنیائین وغیرہ بنتي ہے -

آپ کي آمدني صرف آپ کي سعي پر موقوف ہے - کسي قسم کا اسمیں خطرہ نہیں -

هم آپ کي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتے هیں - نیز اس بات کي که قیمت بلا کم و کاست دیدي جائیگي !

هر قسم کے کاتے هوئے اون ' جو بننے میں ضروري هوں ' هم مہیا کردیتے هیں - محض تاجرانه نرخ پر - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار هي کرنا نه پڑے - کام ختم هوا ' آپ نے روانه کیا ' اور اسي دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لیے اور چیزیں بهي بهیج دي گئیں !

صرف محنت سے آپ نفع کثیر حاصل کرلے سکتے هیں - اور پهر بڑا فائدہ تو یه ہے که مرد اور عورتیں اس کام کو بغرض حصول مفاد فوراً قبول کرلیتي هیں -

اچھا ' نفع رهنے دیجیے ' رہتے بهي تو کم از کم صنف سے کب خالي ہے ؟

گهر بیٹھے اچھا مشغله مل جاتا ہے اور نفع اسکے علاوہ !!

اذهر شا نیٹنگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته

حقہ اور نشر و اعلان حق و صداقت جو بذریعۂ تقریروں ' عسلم جلسوں ' اور مجالس مواعظ و خطب کے عمل میں آئے -

میں نے اس جہاد کو اشرف و اعظم جہاد اسلیے کہا کہ فی الحقیقت جہاد لسانی هي تمام مجاهدات کي بنیاد اور هر طرح کے جہاد کیلیے وسیلہ و ذریعہ ہے - تم اپنے نفس شیطان کے مقابلے کیلیے اٹھو' یا شیطان ضلالت و ظلم و جبر کیلیے - تم کو راہ صداقت میں مال و متاع کي ضرورت هو' یا جان و زندگي کي - تم کو انساني حکومتوں سے نکلے هوے غرور استبداد و استعباد کو وادي سینا کے مجاهد کي طرح توڑنا هو' یا بد اخلاقي و نفساني ضلالت کو دور کرنے کیلیے ناصرہ کے واعظ کي طرح اپني مظلومانہ قرباني اور اپنے خون شہادت کي تلاش هو - تم موسي کي طرح دشمن کو شکست دینا چاهو' یا مسیح کي طرح دشمن سے شکست کھا کر فتح حاصل کرنا چاهو' غرضکہ کسي قسم کے جہاد کیلیے مستعد هو' مگر سب سے پہلے تمھیں اُن زبانوں هي کي تلاش هوگي جو جہاد لساني کے ذریعہ بندگان الہي کي غفلت دور کریں' اُنکو خدا کا پیغام پہنچائیں' انکے دلوں کے اندر معجت صداقت کي افسردہ انگیٹھي کي آگ کو بھڑ کا دیں' انکو تفکر و تدبر کي دعوت دیں' انکو غفلت و اعراض کے نتائج سے ڈرائیں' اور بالاخر خدا کي بخشي هوئي قوۃ ذکر اور معجزات حقانیت کي پیدا کي هوئي طاقت گویائي سے ایسي جانفروش جماعتیں پیدا کر دیں' جو حق و صداقت کے عشق سے مضطرب اور جہاد في سبیل اللہ کے جوش سے دیوانہ وار هوں ! !

دنیا میں اصلاح کے بیج نے همیشہ سب سے پہلے " جہاد لساني " هي کي سطح پیدا کي ہے - اور یہي پہلي اینٹ ہے ' جس پر بڑي بڑي عمارتیں بني هیں اور بڑے بڑے شہر بسائے گئے هیں - تمام انبیاء کرام اور رسل عظام جو اصلاح کي دعوۃ لیکر آئے' انہوں نے اپنے الہي کاروبار کو وعظ هي سے شروع کیا' همیشہ وعظ هي کرتے رہے' اور دنیا سے رخصت بھي هوے تو وعظ هي کرتے هوے - گویا اصلاح و دعوۃ ایک درخت ہے' جسکا بیج بھي وعظ ہے' جسکے لیے پاني بھي وعظ ہے' اور اخر میں جسکا پھل بھي وعظ هي هوتا ہے !

(حضرۃ نوح) نے پتھروں کي بارش میں وعظ کہا - (خلیل اللہ) نے کالڈیا کے بت خانے کے پوجاریوں کے سامنے تقریر کي - (بني اسرائیل) کے نجات دهندے کو بھي اپنا کام اسي سے شروع کرنا پڑا اور اس نے فرعون کے تخت کے آگے اور فرعونیوں کي بھیڑ کے سامنے' دونوں جگہ وعظ هي کے حربۂ الہي سے کام لیا -

وہ (آفتاب کنعاني) جس سے مصر کے قید خانے میں اُجالا هوا' وہ بھي زندان مصائب کے اندر گویا هوا تو وعظ هي تھا' جو اُسکي زبان پر جاري هوا -

وہ' جو (ناصرہ) میں پیدا هوا' (کفر نحوم) میں بسا' اور جس نے (گلیل) کي گلیوں سے اپني مقدس منادي شروع کي - اُس نے بھي اپنا کام وعظ هي سے شروع کیا اور وعظ هي پر ختم کیا -

جب (یہودیہ) کي آبادي اور (یروشلم) پارکي بھیڑ اسکے پیچھے هولي' تو اُس نے کوہ (زیتون) کي ایک چٹان پر سے اپني صدا بلند کي - اور پھر جب وہ عید (فطیر) کے آخري دن اپنے شاگردوں کے ساتھہ (عشاء) کي روٹي توڑ رها تھا' جو اُسکے جہاد في سبیل اللہ کي آخري رات تھي' تو اُس وقت بھي وہ وعظ هي میں مصروف تھا ! !

پھر سب سے آخر (اسلام) کي تحریک الہي کي ابتدائي تاریخ پر نظر ڈالو' جو وعظ سے شروع هوئي اور وعظ هي پر ختم هوئي -

وہ اصلاح انسانیت کا آخري ظہور اکبر' جس نے موسی کي طرح حملہ نہیں کیا' اور مسیح سے زیادہ عرصے تک صبر کیا' گو بدر کے کنارے اور اُحد کے دامن میں تلوار کا جواب تلوار سے دینے پر مجبور هوا' تاهم اسکا اصلي حربہ وعظ هي تھا - اس نے تورات کے حامل کي طرح قتال خونین نہیں کیا بلکہ همیشہ جہاد لساني هي کو هر جہاد پر مقدم رکھا - نوح کي طرح اسپر پتھر پھینکے گئے' پر اُس نے نوح کي طرح بد دعا نہیں کي اور یہ نہیں کہا کہ :

رب لا تذر علي الارض من الکافرین دیارا ! (۷۱ : ۲۵)
اے پروردگار ! اِن کافروں میں سے کسي کو بھي زندہ نہ چھوڑ کہ روے زمین پر آباد نظر آے !

بلکہ کہا تو یہ کہا کہ : " رب اهد قومي ' فانهم لا یعلمون " خدایا ! میري قوم کي هدایت کر' کیونکہ وہ نہیں جانتے !

خدا نے بھي اسکا سب سے بڑا وصف بتایا تو یہي بتایا کہ وہ اسکي آیتیں پڑھتا اور اسکے طرف سے اُسکے بندوں کو تعلیم دیتا ہے :

هو الذي بعث في الامیئن رسولاً منهم ' یتلو علیهم آیاته و یزکیهم ' و یعلمهم الکتاب و الحکمه ' و ان کانوا من قبل لفي ضلال مبین ! (۶۲ : ۲)

پس زبان هي کا جہاد وہ اشرف و اکمل جہاد ہے' جو حکم الہي کے ماتحت' اُسکے برگزیدہ رسولوں کي اصلي سنت' تمام مجاهدات حقہ کا بنیاد اولین و وسیلہ وحید' اور انساني نیکي و هدایت کا اصلي سرچشمہ و منبع ہے !

(عود الي المقصود)

پس فرمایا کہ : " اجعلتم سقایة الحاج و عمارة المسجد الحرام کمن آمن باللہ و الیوم الاخر و جاهد في سبیل اللہ ؟ "

آیا تم نے حاجیوں کے پاني پلانے اور مسجد کي تعمیر و تولیت کے کام کو اُس شخص کے کاموں جیسا سمجھہ رکھا ہے' جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا اور اسکي راہ میں جہاد کرتا ہے ؟

مشرکین مکہ کو تولیت مسجد پر ناز تھا' مگر اللہ کا رسول اور اسکے ساتھي ایمان باللہ اور جہاد في سبیل اللہ میں مصروف تھے - خدا نے کہا کہ دونوں هرگز هرگز برابر نہیں هوسکتے -

اس آیت میں پہلے ایمان باللہ و الیوم الاخرہ کو فرمایا کہ في الحقیقت تمام انساني نیکیوں کي جڑ ہے' اور کوئي انساني شرف ایسا نہیں جسکي شاخ اسي جڑ سے نہ نکلتي هو - اسکے بعد جہاد کا تذکرہ کیا اور جہاد میں هر قسم کا جہاد داخل ہے -

یہ بالکل ایک واضح بات تھي - اسي لیے انسان کي قدرتي دانائي کے اعتماد پر اسکے لیے صرف سوال کا کر دینا ہے کافي تھا دلیل کي حاجت نہ تھي' اور یہ قرآن کریم کا انداز مخصوص ہے - هر شخص جانتا ہے کہ مکان کي محبت مکین کي وجہ سے هوتي ہے اور اینٹ چونے کے اندر کوئي پر اسرار تقدیس نہیں ہے اگر ایک شخص خدا کي راہ میں اپني قوتوں کو قربان کر رہا ہے' تو اسکے مقابلے میں اُس شخص کي کیا حیثیت هوسکتي ہے جو صرف اسکے گھر کي پاسباني کا مدعی ہے ؟

ان اشارات کے بعد ضروري ہے کہ اس آیت کے بعض نتائج مہمہ کي طرف متوجہ هوں -

(نتائج بحث)

(۱) اب تم ذرا اجکل کے متولیوں' پیش اماموں' اور اُن انجمنوں کو دیکھو جنکے زیر انتظام کوئي مسجد ہے یا مسجد کے اوقاف هیں - انکے اُس فخر و غرور باطل کو دیکھو' جس کا نشہ همیشہ

پھر یہ خواہ وطن کیلیے ہو ' خواہ قوم کیلیے - علم کی راہ میں ہو یا خدمت انسانیت کیلیے - زمین کے کسی خاص محدود حصے کی بھلائی کیلیے ہو ' یا تمام دنیا کیلیے - ہر حالت میں وہ جہاد ہے ' اور جس بخت بیدار کو اسکی توفیق ملے ' وہ مجاہد فی سبیل اللہ -

افسوس کہ " جہاد " کی حقیقت کی تشریح کا یہ موقعہ نہیں - متعدد مقالات (الہلال) میں نکل چکے ہیں ' جن میں حقیقت جہاد کے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے ' اور کیا اچھا ہو اگر اس وقت قارئین کرام کے پیش نظر رہیں - علی الخصوص وہ مقالات جو (الہلال) کی گذشتہ جلدوں میں " عید اضحی ' اسوۂ ابراہیمی ' فاتحۂ جلد دوم ' امر بالمعروف " وغیرہ کے عنوانوں سے شائع ہوچکے ہیں -

اُن مضامین میں پوری تفصیل کے ساتھہ یہ امر واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ "جہاد " کو محض " قتال" کے معنوں میں لینا ہمارے بعض متاخرین مصنفین کی غلطی اور یورپ کے معترضین کی سخت نادانی ہے - "جہاد" ایک لفظ عام ہے اور خود قرآن کریم نے "جہاد" و " قتال" کے عموم و خصوص کے فرق کو بار بار نمایاں کیا ہے - نیز احادیث و آثار اس بارے میں بکثرت مروی - ہر وہ سعی و کوشش ' ہر وہ انتہائی جہد ' ہر راہ عمل کی سختی کی برداشت اور تلاش مقصود کے ابتلا و مصائب کا تحمل ' جو حق کیلیے ہو ' عدل کیلیے ہو ' انسانیت کیلیے ہو ' صداقت و حقیقت کی خاطر ہو ' نیکی کے قیام اور بدیوں کے استیصال کی راہ میں ہو ' جو اللہ کی مرضی کے تابع ' اور جو شیطان رجیم کی آرزؤں کے مخالف ہو ؛ در اصل جہاد فی سبیل اللہ ہے ' پھر خواہ وہ سیاسی ہو یا اخلاقی ' اور تمہاری اصطلاح میں دینی ہو یا تمدنی -

(اسوۂ نبوت)

حضرۃ (نوح) علیہ السلام نے اس راہ میں پتھر بہت سے کفر و عصیاں سے بندگان الہی کو روکا - یہ اصلاح اعتقادات و اعمال دینیہ کا جہاد تھا - حضرۃ (ابراہیم) نے کالدیا کے صنم کدوں سے ارض الہی کو پاک کیا اور کواکب پرستوں کو دعوۃ توحید دی - انہوں نے انکے جلانے کیلیے آگ سلگائی اور انکی ہلاکت کے مشورے کیے - یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا - حضرۃ (موسی) علیہ السلام فراعنۂ مصر کی شخصی حکومت اور جابرانہ غلامی کے قلع و قمع کیلیے آئے اور اپنی قوم کو غیروں کی غلامی و محکومی سے نجات دلائی - یہ ایک پورا پولیٹیکل اور سیاسی جہاد تھا - مگر یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا !

حضرۃ (مسیح) بنی اسرائیل کے گم شدہ اخلاق کی سراغ میں [illegible] - ظالم یہودیوں نے انکے منہہ پر تھوکا اور (پلا طوس) کے بے رحم سپاہیوں نے انکے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا ' تا وہ صلیب پر لٹکائے جائیں اور جو کہا گیا ہے ' وہ پورا ہو -

یہ ایک اصلاحی جہاد تھا ' [illegible] اس اخلاقی مجاہد نے اس راہ [illegible] اپنی عظیم قربانی کرکے فی الحقیقت اسکی پوری تکمیل [illegible] ' پس یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا -

حضرۃ (ختم المرسلین) علیہ الصلوۃ و السلام نے تمام عالم کی [illegible] اور تاریکیوں کو دور کرنا چاہا اور اپنی اور اپنی جماعت مقدس کی زندگی اس راہ میں صرف کردی - یہ محض اصلاح اقوام و زمین کا کوئی خاص شعبہ نہ تھا ' جسکو تم نے پالیٹکس ' تمدن ' اخلاق ' اور مذہب کے نام سے تقسیم کردیا ہے ' بلکہ انکی دعوہ عام ' اور انکی اصلاح عالمگیر تھی - اس دنیا کے سب سے بڑے خدا نما انسان کا جہاد ' ہر اصلاح انسانی اور دفع ہر فساد ارضی کیلیے تھا - صلی اللہ علیہ و علی جمیع الانبیاء و المرسلین ' و علی آلہم و صحبہم اجمعین !

(والذین معہم)

یہ تو اسوہ ہاے جلیلۂ نبویہ ہیں ' جنکو جہاد فی سبیل اللہ کا نمونہ بناکر بھیجا گیا - لیکن پھر ان سب کے ماتحت اور زیر ظل ' صدیقین و شہدا ' اور صالحین و قانتین امت کے اعمال مجاہدانہ ' و عزائم حق پرستانہ ہیں ' جنکے ان گنت اور بے شمار نمونے ہمارے سامنے موجود ہیں -

انبیاء عظام کے اعمال دنیا میں کشت زار اصلاح کیلیے بمنزلہ تخم کے ہوتے ہیں اور انکے متبعین و مومنین کے اعمال الہیہ بمنزلۂ اشجار و اثمار کے :

کزرع اخرج شطاہ فازرہ ' فاستغلظ فا ستوی علی سوقہ یعجب الزراع ' لیغیظ بہم الکفار - (۴۸ : ۲۹)

" مثل اُس کھیتی کے کہ اُس نے پہلے زمین سے اپنی پہلی کونپل نکالی ' پھر اُس نے غذاء نباتی کو ہوا اور مٹی سے جذب کرکے اس کونپل کو قوی کیا ' پس وہ بتدریج بڑھتی اور موٹی ہوتی گئی - یہاں تک کہ کھیتی اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی ' اور اپنی سرسبزی و شادابی سے کسانوں کو خوشی بخشنے لگی - خدا نے یہ ترقی انہیں اسلیے عطا کی ' تا کہ کفار اس کو دیکھکر غصے میں جلیں "

پس جو مومنین مخلصین اپنے اعمال کی روشنی آفتاب نبوت سے کسب کرتے ہیں ' اور اپنی قوتوں کو کسی نہ کسی صورت میں حق و صداقت اور دفع فساد و ظلم کی راہ میں وقف جہاد فی سبیل اللہ کردینے کی توفیق پاتے ہیں ' وہ اس تخم دعوۃ کے برگ و بار ہیں خدا انکو انبیاؤ صدیقین کی معیت کا شرف عطا فرماتا ہے اور انکے کاموں کو بھی اعمال نبوت کی طرح اپنی مقبولیت کیلیے چن لیتا ہے : و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین ' و حسن اولئک رفیقا (۴ : ۷۱)

(جہاد لسانی)

حقیقت جہاد کی طرح جہاد فی سبیل اللہ کے وسائل و ذرائع بھی عام ہیں اور ان کو صرف تلوار ہی کے قبضہ کے اندر سمجھنا غلطی ہے جہاد حق کی راہ میں سعی و کوشش ہے - خواہ وہ زبان سے ہو ' خواہ مال سے - خواہ تلوار فاتحانہ سے ہو ' خواہ خون مظلومیت سے - خدا کی سچائی اور انسانی ظلم کے انسداد کی راہ میں اپنی قوی کا صرف کرنا ' کسی صورت اور کسی شکل میں ہو ' داخل معنی و حقیقت جہاد ہے -

قرآن کریم میں ہر جگہ " جاہدوا باموالکم و انفسکم " آیا ہے - یعنے جہاد اپنے نفوس اور اپنے اموال کے ذریعہ کرو - نفوس کے جہاد میں ہر طرح کا ذریعۂ جہاد آگیا - امام احمد ' ابو داؤد ' نسائی ' اور ابن حبان وغیرہم نے حضرۃ (انس) سے روایت کی ہے کہ :

جاہدوا المشرکین باموالکم و انفسکم و السنتکم !

جہاد کرو اپنے مال سے ' اپنی جان سے ' اور بذریعہ اپنی زبان کے !

اس سے ثابت ہوا کہ جہاد نہ صرف جان و مال ' بلکہ زبان سے بھی ہوتا ہے -

فی الحقیقت " جہاد لسانی " اشرف ترین جہاد ہے - اس سے مقصود ہے بذریعہ مواعظ و خطب ' اور بوسیلۂ تقریر و کلام کے لوگوں کو دعوۃ الہیہ دینا ' ظلم و جبر شخصیت و استبداد کا رد اور قلع و قمع کرنا ' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ' اور وہ تمام اشاعت تعلیم

مشہور اقتراعیہ، جس نے گھوڑ دوڑ کے میدان میں بادشاہ معظم
کے گھوڑے کو پکڑ لیا تھا۔

ایڈنبرا کے ریس کورس کی عمارت، جس کو اقتراعیوں نے
آگ لگا کر جلا دیا۔

انهیں سرگراں رکھتـا ہے ' اور انکے اُن اعمـال مشرکانه و عصیـان شعارانه کا احتساب کرو ' جنکو وہ با وجود کوشش کے خدا کی طرح اُسکے بندوںسے بھی نہیں چھپا سکتے -

دیکھو ! وہ کیسے شریر اور کیسے سرکش ہیں ؟ انکا غرور کس درجه مغروران قریش کے کا فرانـه غرور سے اشبه ہے ' جنکے حق میں یه آیت نازل ہوئی تھی ؟ ٹھیک ٹھیک مثل انکے یه بھی مساجد کی تولیت اور اسکے ممبروں کے موروثی قبضے پر نازاں ہیں' اور کہتے ہیں که یه تو ہمارے گھر ہیں ' جنکے اندر سب کچھه کرنے کا ہمیں اختیار حاصل ہے - خواہ ہم اُسے مشرکین مکه کی طرح بتوں کی پوجا کا گھر بنا دیں' خواہ غیروں کی تعظیم و تعبد کیلیے اسکے صحن میں فرش و قالین بچھالیں - خواہ اُس محراب عبادت کے نیچے ' جہاں الله کے آگے جبین نیاز جھکائی جاتی ہے ' غیروں کی تعریف و ثنا اور تسبیح و تہلیل کی صدائیں بلند کریں - خواہ اُس ممبر پر چڑھکر ' جو صرف ذکر و تحمید الہی و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیلیے ہے ' غیروں کے حکموں کا اعلان کریں ; قاتلہم الله ' انی یوفکون !

(۲) وہ اُن بندگان الہی کے دشمن ہیں ' جنہوں نے الله اور یوم آخرت پر ایمان و یقین کرکے ' خدا کے سوا دوسروں کا خوف اپنے دل سے نکال دیا ہے ' اور جنکو خدا تعالی نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر ' اور وعظ و هدایت مومنین و قلع و قمع فساد و عدوان کافرین کی توفیق دی ہے ' اور جو اسکی راہ میں " جہاد مقدس لسانی " کی سنت انبیا و صدیقین کو زندہ کرنا چاہتے ہیں - حالانکه جن مسجدوں کی تولیت و امامت کا انہیں غرور ہے ' انکا خدا تو کہتا ہے که سب سے بڑی نیکی ایمان بالله ' اور سب سے بڑا عمل جہاد فی سبیل الله ہے - مسجدوں کی تولیت کا فخر باطل ' اور اسکا ادعاء القاء شیطانی سے زیادہ نہیں - پھر انہیں کیا ہوگیا ہے که جس چیز کو خدا باطل کہتا ہے ' اسکا غرور کرتے ہیں' اور جنکو خدا پیار کرتا ہے ' انکے دشمن ہوگئے ہیں ؟

(۳) جہاد کی حقیقت سے تم پر واضح ہوگیا ہوگا که اشرف و اعلی جہاد ' جہاد لسان و قلم ہے که بنیاد جمیع مجاهدات مقدسه کی یہی ہے - اور ظلـم و جبر کا استیصال ' اور حقـوق انسانیت و مسلمین کا مطالبه جہاد فی سبیل الله میں داخل - پس یه جو کہتے ہیں که مسجدوں میں وعظ و خطبـات کو روکدو ' کیونکه وہ " سیاسی " ہیں ' تو اسکا صاف مطلب یه ہے که وہ جہاد فی سبیل الله کو روکنا چاہتے ہیں' اور سیاست کے نام سے حفظ حقوق مسلمین و دفع ظلم و جبر کی سعی مراد لیتے ہیں - پھر مجھے ان لوگوں کو یاد کرنے کیلیے کوئی موزوں لقب بتلاؤ جو جہاد فی سبیل الله والحق کے مانع اور احکام قرانیه پر اپنے آراء شیطانیه کو ترجیح دینے والے ہیں ؟ میں اگر انکو کفر پرست کہوں تو تم کہوگے که یه ایمان و کفر کی بحث ہے - میں اگر انکو مشرک کہوں تو تم پکاروگے که یه بہت ہی بڑی جسارت ہے - ہاں یه جسارت ہے' لیکن جن ظالموں نے الله کے آگے جسارت کی ہے ' کیوں نه ہم بھی انکے لیے جسارت کریں ؟ وہ نه مومن ہیں نه مسلـم . انکا حال یه ہے جو کہا گیـا : نومن ببعض و نکفر ببعض ' و یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا -

ان لوگوں کی اصطلاح میں جس چیز کو سیاست اور پالیٹکس کہتے ہیں ' اسلام کے نزدیک عین دین و مذہب ہے ' اور جہاد فی سبیل الله میں داخل - کما سیاتی انشاء الله - پس جہاد فی سبیل الله کیلیے مساجد سے بڑھکر اور کونسی جگه بہتر ہوسکتی ہے ؟

اقـتـراعـیـات

(سـفـر جـسـت عـورتیں)

عورت یورپ میں بہت دنوں تـک مظلـوم رہی ہے اور ا بھی ہے - وہ شادی سے پہلے باپ کی اور شـادی کے بعد شوہر ک ملک ہے - وہ نام کا بھی حق نہیں رکھتی که شادی سے پہلے وہ با کے نام میں اور شادی کے بعد شوہر کے نام میں مدغم ہوجاتی ہے' وہ مالی معـامله اپنے نام سے نہیں کرسکتی ' وہ کوئی جائد اپنے نام سے نہیں خرید سکتی ' وہ موروثی جائداد میں بھی نوتی مداخلت شوہر کے سامنے نہیں کرسکتی -

نصـرانیت جو یورپ کا اسمی مذہب ہے' افسوس که وہ بھی ان معاملات میں اس طبقۂ ضعیف کی دست گیری نہیں کرتی کیونکه اوسکے صحیفۂ الہیه میں " لہن مثل الذی علیہن " (قرآ حکیم) کی آیت نہیں ہے -

اب جبکه ہر طبقه اپنی حـریت و آزادی کے لیے سرگـرم و سعی و طلب ہے ' انگلینڈ کی نصرانی عورتیں بھی اُٹھی ہیں ک مردوں سے اپنے حقوق مغصوبه واپس لیں ' جس طرح ان کی بعض بہنیں امـریکا وغیرہ بعض ممالک میں کچھه حقوق واپس لے چکی ہیں - ان کے دعاوی و مطالب حسب ذیل ہیں :

(۱) مسـاوات سیاسی Political Eguality یعنی پارلیمنٹ میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں عورتوں کی نامزدگی و انتخاب

(۲) حـریت مالی و شخصی Economic & Persanal یعنی وہ اپنے مال و جائـداد میں اپنی زنـدگی کی جس روش کے لیے جس قسم کا تصرف چاہیں' کرسکیں -

(۳) حـریت دمـاغی Intellecheal مرد جس طـرح اپنی تـرقی و ارتقا کے لیے مختلف دماغی راستے تلاش کرتے ہیں او اسکے لیے جو وسائل و تـدابیر اختیار کرتے ہیں' حق ہے که عورتیں بھی ان سے محروم نہوں -

ان مطالب کے حصول کے لیے انگلینڈ کی عورتیں ایک مدت سے جانفشاں ہیں ' اور سعی مقصد میں کسی خطـرے کی پروا نہیں کرتیں - کامیـابی کی راہ انگلینـڈ کی عورتیں وہ سمجھگئی ہیں جنـکو ہندوستان کے مرد اب تـک نہیں سمجھتے -

مـسز پنکھرسٹ حقوق طلب عورتوں کی لیڈر یعنی " سیدۃ الاقتراعیات " ہیں - ۳۰ - اپریل سنه ۱۹۱۳ع کو اونہوں نے اولڈبیلی کے اجلاس میں بکمال حریت و استقلال کہا :

" خواہ کتنے ہی دنوں کی سزا ملے ' مجھے اس کی پروا نہیں' میں اپنے ارادے سے کبھی باز نه آؤنگی ' میں جس وقت یہاں سے قید خانے جاؤنگی ' اوس وقت سے کھانا چھوڑ دونگی - اس حالت میں اگر مرگئی تو بہتر ہے ' ورنه اگر بچ کر نـکلی تو اپنے حقوق کے لیے پھر مصروف پیـکار ہو جاؤنـگی " -

آجکی اشاعت کے ساتھه ایک مرقع شائع کیا جاتا ہے - جس سے اقتـراعی تحریک کی زور و قوت کا اندازہ ہوگا - وزارء انـگلستان علی الخصوص مسٹر ایسکوئتھه کے ساتھه اس تحریک کا جو سلوک رہا ہے ' اسکو اخباروں میں آپ پڑھچکے ہیں - اس مرقع میں پہلی تصویر اس اقتراعیه کی ہے جس نے پچھلے دنوں ملـک معظم کے گھوڑے کو گھوڑ دوڑ میں پکڑ لیا تھا - اسکے بعد دو تصویریں دو مشہور عمارتوں کی ہیں ' جنـکو آگ لگا کر عورتوں نے جلا دیا اور کئی لاکھه پونڈ کا نقصان عظیم ہوا !
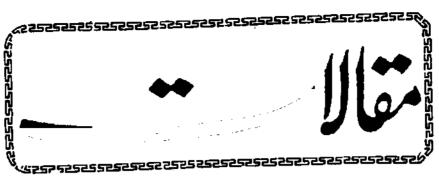
ان في ذالك لايات لقوم يوقنون !

آیرلینڈ هوم رول بل

(۲)

لیکن آیر لینڈ کے لیے یه اطمینان دیرپا نه رها - سنه ۱۳۱۸ میں انگلینڈ کي فوج نے اڈورڈ بروس کو سخت هزیمت دي ' اور آخر اسي معرکه میں وہ کام آیا - لیکن اس فتح سے جو انگلینڈ کو میدان جنگ میں هوئي ' ایوان صلح کے اندر کوئي کامیابي نه هوئي - آیرلینڈ بدستور مرجع اضطراب و مسکن شورش و التهاب رها -

بلکه انگلینڈ کے مصائب و مشکلات کي گرہ پہلے سے زیادہ سخت هوگئي' یعني نارمن اور آیرش اجناس باهمي مصالحت و مزاوجت سے ایک متحد النسل' متحد اللسان ' اور متحد الارادہ قوم بن گئي ' جس نے اپني متفرق قوت کو وطن عزیز کي محافظت و مدافعت کے لیے مجتمع کر لیا -

سنه ۱۳۴۱ - میں اس عقدہ کے حل کے لیے انگلینڈ نے ایک اور تدبیر کي جو اوس کے ترکش سیاست کا اب بھي آخري تیر ہے' یعني اڈورڈ ثالث نے ایک فرمان جاري کیا جس کا مضمون یه تها :

" آیر لینڈ کے تمام مناصب اور عہدے صرف اهل ملک اور ان انگریزوں کے لیے مخصوص رهینگے جنهوں نے آیرش قومیت بذریعه مزاوجت قبول کرلي ہے "

اس فرمان عطاے حقوق نے ملک میں ایک سیاسي سکون پیدا کر دیا ' لیکن دوسري طرف اجتماعي و اقتصادي حالات کي سطح مطمئن میں ایک دوسري جنبش بهي نمودار هوگئي ' یعني انگریز کسب حقوق ملکي کے لیے نہایت کثرت سے آیرش قومیت میں داخل هونے لگے - اس تحریک سے آیر لینڈ اور انگلینڈ' دونوں کو نقصان پهونچا - اول کو اقتصادي و اجتماعي' اور دوسرے کو سیاسي' اس لیے دونوں گھبرا اٹھے' یہاں تک که سنه ۱۳۶۸ میں شہزادہ (لائنل) کي زیر نظارت اس کو ملک کے لیے خیانت کبری قرار دیا گیا -

اسي چودهویں صدي کے اواخر میں (رچرڈ ثاني) شاہ انگلینڈ نے آهستگي' سکون ' اور اطمینان کي جگه ' زور اور قوت سے ملک میں سکون و اطمینان پیدا کرنا چاها ' لیکن کون نہیں جانتا کہ جو پاني پر حکومت کرنا چاهتا ہے' وہ آهستگي و سکون سے اوسکي سطح متحرک کي جنبش باطل کرسکتا ہے ' پر زور آزمائي و قوت نمائي دریا کي لہروں کو آور زیادہ شدید الحرکة اور خوفناک بنا دیگي !

(رچرڈ) اور اوسکا جانشین ' دونوں لڑے لیکن نا کامیاب رہے - (اڈورڈ رابع) نے ایک قاعدہ جاري کیا که بغیر کسي معزز انگریز کي معیت کے جو شخص آیرلینڈ میں جانے یا وهاں سے آنے کي کوشش کریگا ' مقتول هوگا - هنري سابع نے تسکین فتن کے لیے بندش استبداد کو آور زیادہ سخت کیا - اوسنے قرار دیا که نه تو کوئي ملکي مجلس بغیر اذن حکومت انگلینڈ منعقد هوگي ' اور نه اوسکا کوئي قانون بغیر تصدیق انگلینڈ نافذ هوگا - سنه ۱۴۹۵ میں سر اڈورڈ (بوینگس) نے جو انگلینڈ کي طرف سے آیر لینڈ کا گورنر جنرل تها ' آیرلینڈ کي مجلس وطني کے اختیارات و احکام کو لغو قرار دیا تا آنکه انگلینڈ کي پارلیمنٹ اونکي تصدیق نه کر دے -

(اصلاح مسیحیت کي تاسیس)

اب تک ان دونوں ممالک کے درمیان صرف قومي اور سیاسي اختلافات تھے ' اب وہ زمانه آگیا جب (لیوتهر) نے نائب سینٹ پطرس کے اس اختیار کا انکار کیا که " جو تم زمین پر باندھ دوگے وهي آسمان پر باندها جائے گا ' اور جو زمین پر کهول دوگے' وهي آسمان پر کهولا جاے گا " اور ایک جدید فرقه کي بنیاد ڈالي' جو اب " پروٹسٹنٹ " کے نام سے مشہور ہے اور موجودہ مسیحیت و تمدن کي تاریخ کا ایک نہایت اهم مگر نہایت تفصیل طلب حصه ہے -

(انگلینڈ و آئرلینڈ میں مذهبي اختلافات)

(بعض ضمني مباحث نصرانیت)

اس وقت یورپ کي اکثر حکومتیں بحالت تغیر و انقلاب تهیں - ترک مسلمانوں کي سیاسي قوت ' دین اسلام کي سادگي ' اور تعلیم توحید کي حقیقت سے روز بروز یورپ متاثر هوتا رها - بالاخر (لیوتهر) نے ان اثرات کو قبول کیا اور اوسکي عام دعوت دي' سلاطین و ملوک یورپ ' پوپ کي مداخلت سے گهبرا اٹھے تھے ' انهوں نے لیوتهر کي کے سایۂ پناہ کو غنیمت سمجها -

(لیوتهر) کي اصلاح کي تاریخ میں یه یاد رکهنا چاهیے که اسپر سب سے بڑا الزام مسلمان هونے کا دیا گیا تها - نیز کہا جاتا تها که اس نے قران کریم کا ایک قدیمي لاطیني ترجمه کسي محفوظ خانقاہ کے مخفي حجروں میں رهکر پڑها ہے اور اسي کا اثر تها ' جو اسکي دعوت کي صورت میں ظاهر هوا - (چمبرس انسائیکلو پیڈیا) میں اسکي پوري تفصیل ہے اور (برٹانیکا) میں اسکي طرف اشارہ کیا ہے - انشاء الله ایک مستقل مضمون لیوتهر کي اصلاح کے متعلق لکها جائیگا ' جس سے معلوم هوگا که اسلام کي دعوت بالاخر کن کن صورتوں اور بهیسوں میں اپنا کام کرتي رهي ' اور جن لوگوں نے اسے قبول نہیں کیا تها' انهیں پهر دوسري صورت میں اسے قبول کرنا پڑا -

انگلینڈ میں اس وقت (هنري ثامن) بادشاہ تها ' جس کو متعدد امور میں پوپ سے مخالفت هوگئي تهي ان میں سے ایک امر یه بهي تها که اسکي متعدد بیویاں تهیں -

(تعدد ازدواج) گو اصول نصرانیه کي رو سے صحیح ہے ' لیکن رومن کیتهولک مذهب میں قدیم ملکي و قومي رسوم کي بنا پر ناجائز تها ' پوپ نے (هنري) کے اس فعل کو ناجائز قرار دیا ' لیکن وہ باز نه آیا ' اور لیوتهر کے دامن میں آکر پناہ لي ' جہاں اسکو تعدد ازدواج پر کوئي تنبیه نہیں کي گئي -

ان واقعات سے متعدد نتائج ضمناً ظاهر هوتے هیں :

تمام اهل ملک میں ایک عام اتحاد قائم هوگیا' جس کا نام تاریخ قرون اخیرۂ انگلستان میں اتحاد کیل کینی Kil Kenuy (۱) هے -

ایک مجلس انتظامی منتخب هوئی جس نے زمام حکومت اپنے هاتهوں میں لے لیا - مجلس کے ۲۴ - ممبر تهے ' جنمیں پانچ مذهبی عهده دار اور باقی عام ملکی اشخاص تهے -

مجلس نے استقلال آیرلینڈ کا اعلان کیا' ایک حکومت مرتته کی بنیاد ڈالی' محکمے قائم کیے ' سکے مضروب هوے ' اعلی عهده دار متعین کیے گئے ' اور اسطرح آیرلینڈ کو وہ گم شدہ آزادی مل گئی ' جس کا ایک مدت سے وہ متلاشی تها -

(اغتشاش و قتل و سلب)

انگلینڈ جو اس وقت خود دستوری' و استبدادی حکومتوں کی کش مکش میں مبتلا تها' کسی فوجی عمل کے بالکل نا قابل تها ' اس لیے اوس نے اُس بے امان هتیارے کام لیا ' جو آج بهی ایک یوروپین حکومت کا بہترین اور محفوظ ترین حربہ هے - یعنے سیاست تفریق ' و نشر عداوت ' و ترغیب خائنین ' و تالیف منافقین وطن -

آیرلینڈ کا نظام عمل پراگندہ اور شیرازۂ حکومت منتشر هوگیا سنه ۱۶۴۹ ء میں وہ عهد آگیا جب مشهور (کرامویل) نامی ایک سپاهی حمایت حریت کے نام سے تخت انگلینڈ کا مالک هوا' اور ملک ایک موروثی بادشاہ کے پنجے سے چهوٹ کر ایک ذاتی بادشاہ کے پنجے میں آگیا - (کرامویل) ایک شجاع' اور راسخ العزم انسان تها - اوس نے آیرلینڈ کے موجودہ ضعف سے فائدہ اٹهایا ' ایک ایک کرکے رومن آیرلینڈ کے تمام قلعہ مسخر کرلیے ' اور تمام جزیرہ میں ایک عام سیاسی سکون پیدا هوگیا - آیرلینڈ کی تاریخ میں یہ پہلا دن تها ' جب انگلینڈ ' تمام جزیرہ کا کاملاً بلا اشتراک اپنے کو مالک کہہ سکتا تها -

لیکن اب بهی مشکلات کا خاتمہ نہ هوا ' اور نہ درحقیقت کبهی کسی غیر وطنی حکومت کی مشکلات کا خاتمہ هوسکتا هے - سنه ۱۶۸۸ ء میں ایک نئی شورش آیرلینڈ میں رو نما هوئی - (جیمس دوم) نے جو انگلستان کے تخت کے لیے کوشان تها ' انگلینڈ سے نا کامیاب هوکر آیرلینڈ کی طرف رخ کیا - آیرش قوم نے جوش و خروش اور عزو احتشام کے ساتهہ اوس کا استقبال کیا ' اور ایک جرار سپاہ آیرش اور فرنچ افسروں کے تحت قیادت اوس کی اعانت و حمایت کے لیے آمادہ هوگئی - دراصل اس پردے میں خود آیرلینڈ کی اعانت و حمایت ملحوظ تهی -

لیکن (ولیم آف اورنگ) جو برطانی سپاہ کا قائد تها ' اوس نے سنه ۱۶۹۰ ء میں اس حسن تدبیر سے جنگ شروع کی کہ آیرلینڈ کی استقلال طلب فوج بالکل ناکام رهی - اور ۱۲ - جولائی سنه ۱۶۹۱ - میں نہایت سخت هزیمت اٹها کر ' بالاخر ۳ اکتوبر سنه ۱۶۹۲ میں سوا برس کی مدافعت کے بعد ' چند شرائط پر سب نے هتیار ڈال دیے -

(۱) کلکنی دراصل آئرلینڈ کے ایک شهر کا نام هے جو برطانی انگریزوں نے جاکر بعهد استرانگ بو Strong-Bow آباد کیا تها - اُس عهد سے اڈورڈ رابع تک انکو فرامین متعلق آبادی وغیرہ ملتے رهے - ملکہ الزبتهہ کے عهد میں اسکے اطراف کے قصبات کو ملاکر ایک چهوٹے سے صوبے کی حیثیت دیدی گئی - جیمس اول نے اسکی توسیع کی - پارلیمنٹیں بدفعات اسمیں قائم هوئیں - کرامویل نے پهر دوبارہ اسے فتح کیا - اسی شهر میں یہ اتحاد واقع هوا تها - اور اُسی کی نسبت سے اسکا نام " اتحاد کلکنی " هوگیا - (انسا یکلو پیڈیا برٹانیکا حرف کاف)

انگریزی قوم نے فتح کے بعد اپنے اخلاق کی کوئی عمدہ مثال نہیں پیش کی - شرائط صلح جو یوروپ کی رسم و عمل کے مطابق توڑنے هی کی چیز هے ' توڑ دیے گیے ' نا فرمانی و سرکشی کا آیرلینڈ سے پورا معاوضہ لیا گیا ' لوگوں کی جائدادیں ضبط کرلی گئیں ' مظالم کا ایک سلسلۂ مهیب شروع هوگیا ' تمام خاندان تباہ هوگئے ' لوگ بهاگ کر دوسرے ملکوں میں چلے گئے - جن کے پاس پاے رفتار نہ تهے ' وہ ظلم و ستم کی زنجیریں پہننے پر مجبور کیے گئے - غرضکہ متصل و مسلسل ۱۰۰ - برس تک ' مظلوم و مفلوک انسان ' منہدم ایوان و عمارات ' اور خشک و بے رونق میدانوں کے سوا آئرلینڈ میں اور کچهہ باقی نہ رها تها ' آئرش اور کیتهولک هونا ' اس قطعۂ ارض میں سب سے بڑا جرم انسانی تها -

اٹهارهویں صدی کے قوانین سیاست میں اس جرم کے مرتکب کے لیے هر قسم کی سزا جائز تهی - اوسے خود اپنے ملک و وطن میں کوئی حق حاصل نہ تها ' وہ اعلی عهدوں کا مستحق نہ تها ' وہ فوج میں بهی نوکر نہیں هوسکتا تها ' وہ کوئی هتیار اپنے پاس نہیں رکهہ سکتا تها ' وہ عام حقوق ملکی سے متمتع هونے کا بهی حقدار نہ تها ' عجب نہیں کہ ان میں سے اکثر باتوں کو پڑهکر ایک هندوستان متعجب نہ هو ' کیونکہ وہ ایک مدت سے ان تمام باتوں کا عادی هوگیا هے ' اور اسلیے اسے شکایت نہیں ' لیکن اس شدت درد محرومی کی تکلیف اس دل سے پوچهو ' جسکا احساس ابهی مفقود نہیں هوا ' اور جسکی قومیت ابهی جسم میت نہیں هوگئی هے !!

اعانۂ مسجد کانپور

کا ایک مصرف

میں ایک اهم قومی مسئلہ کے طرف آپکی توجہ مبذول کراتا هوں - امسال حج میں مسلمانوں کو اسوقت تک جن دقتوں کا سامنا کرنا پڑا هے - اور سال آیندہ سے جو مصیبتیں آنیوالی هیں' انکا خیال کرتے هوے' اور نیز حجاج کو جن مصائب اور تکالیف کا سامنا ایام حج میں کرنا پڑتا هے ' انکا لحاظ رکهتے هوے مناسب هے کہ هم ایک کمپنی قومی سرمایہ سے قایم کریں جو حاجیوں کے لیے جهاز بہم پہنچا دے ' اور آنکی هر طرحکی عافیت کا خیال رکهے - اسوقت موقع حاصل هے اور وقت هے کہ هم اس اهم کام کو کرلیں - روپیہ کی بهی معقول رقم اسوقت مسلمان جمع کرسکتے هیں - عید اضحی کا زمانہ قریب هے اور موقع هے کہ اِس اجتماع سے فائدہ اٹهایا جاے -

کانپور کے فنڈ میں ایک لاکهہ روپیہ تقریبا محفوظ هوگا - (اُن چندوں کو ملا کر جو اسوقت متفرق شهروں میں لوگوں کے پاس جمع هے) میرے خیال میں مناسب هوگا کہ اس رقم کو بهی اسی نیک مصرف میں لگا دیا جاوے -

اِس کمپنی سے جو منافع هو' اسکا [illegible] حصہ پس ماندۂ کانپور پر صرف کیا جاوے - اسوقت میں علیل هوں [illegible] سطور کو ضروری سمجهہ کر بهیج رها هوں - امید هے کہ آپ انکو نہ صرف شایع فرماد ینگے ' بلکہ اپنی قیمتی راے بهی اس بارہ میں دینگے - حضرت نواب وقار الملک بهی اگر اِس بارہ میں اپنی راے مبارک سے عوام کو شرف مخاطبت بخشیں تو بہت مناسب هو -

(خاکسار سید احمد حسین)

(ا) مذهب پروٹسٹنٹ اپنے وجود میں اسلام کا ممنون هے -

(ب) مذهب پروٹسٹنٹ کے نشو و ظهور کے وجوہ و اسباب سیاسیه و اجتماعیه هیں -

(ج) تعدد ازدواج اصول نصرانیة کی روسے جائز هے کیونکه تورات میں یه اجازت موجود ' انجیل میں اسکا ذکر متروک ' ایک بادشاه نصرانی کا اسپر عمل ' اور مدعی اصلاح جدید و رئیس و موسس فرقۂ پروٹسٹنٹ کا سکوت !! پھر اسکے بعد اور کیا ثبوت چاهیے ؟

بهرحال یه اسباب تھے جن کی بنا پر هنری شاہ انگلینڈ پروٹسٹنٹ فرقه کی حمایت پر آمادہ هوگیا - انگریزی قوم جو آزادی کی فطری طالب اور حریت کی طبعی طلبگار تھی ' اس جدید مذهب کی تقلید و قبول کے لیے اپنی هر شے نثار کرنے لگی -

(هنری اور الزبتهه)

اس تغیر و انقلاب دینی نے اوس خلیج کو جو انگلینڈ و آیرلینڈ کی دو قوموں کے درمیان حائل تھی ' اور زیادہ عمیق و وسیع کردیا ' سنه ۳۷ ۱۵ میں ڈبلن پایه تخت آیرلینڈ میں ایک انگریزی دربار منعقد هوا ' جس نے یه فرمان سنایا که آج سے بابائے روما (پوپ) کی جگه شاہ انگلینڈ خود ملک کے کلیسا کا مالک هے - آیرلینڈ کو آج کوئی حق نہیں که وہ پوپ سے کسی امر میں بھی مکاتبت و مراسلت کرے - نیز آج جو شخص شاہ انگلینڈ کی اطاعت کا حلف نہیں اٹھائیگا ' خیانت کا مجرم اور باغی قرار دیا جائے گا -

اس کے بعد هنری نے شاہ آیرلینڈ کا لقب اختیار کیا ' حالانکه باقاعدہ اور منظم حکومت اوسکی اب تک صرف جزیرے کے ایک چھوٹے سے حصے هی میں محصور تھی !

یه احکام زمین کے ایسے قطعے میں جو وطن ' قومیت ' زبان ' اور اب مذهب میں بھی بالکل مختلف تھا ' هر شخص سمجھه سکتا هے که کتنے حوادث مختلفه اور کیسے کیسے مصائب گوناگوں کے باعث هوئے هونگے ؟ تاهم هنری چونکه ایک قسی القلب ' ظلم پیشه ' اور جابر الحکم بادشاہ تھا ' اسلیے فتنے نے زیادہ سر اٹھانے کی فوری مہلت نه پائی -

ملکه (الزبتهه) کے عہد حکومت میں جبکه زمام حکومت ایک عیش پسند ' ناز آفریں ' لیکن مغرور و متکبر ملکه کے هاتھه میں تھا ' جو استیلائے ممالک پر بھی اوسی قدر قدرت رکھتی تھی ' جس قدر فتح قلوب پر ' جسکا دربار بہادروں سے بھی اوسی قدر پر رهتا تھا ' جس قدر عشاق سے ! کیتھولک فرقے نے پروٹسٹنٹ پر نہایت خوں ریز ' وحشیانه ' اور خوفناک مظالم کیے ' لیکن جو محبت کے عنصر سے بنی تھی وہ عداوت کیونکر کرسکتی تھی ؟ بالاخر نتیجه یه هوا که مظالم میں اشتداد اور عداوت و انتقام میں ازدیاد هوتا رها -

الزبتهه هندوستان کے (اکبر اعظم) ایران کے (عباس صفوی) اور ترکی کے (سلیمان قانونی) کی همعصر تھی - اور ترقی ممالک و امن و نظم میں بھی اپنے ان مشرقی معاصرین کی طرح اسکا عہد شاندار اور ممتاز تھا -

الزبتهه نے آیرلینڈ کی تسکین و تامین کے لیے دو تدبیریں کیں ' ایک طرف تو ایک جنرل کو آیرلینڈ کی تسخیر کامل کے لیے روانه کیا - دوسری طرف برطانی انگریزوں کی تعداد کثیر کو آیرلینڈ میں مستقل اقامت کا حکم دیا - انہوں نے " السٹر " کا صوبه اپنے لیے منتخب کیا ' تاکه ملک کے اندر انگلینڈ کی طرف سے ایک شدید و باسل قوت همیشه موجود رهے -

یہی " السٹر " هے جو آج (هوم رول بل) کی وجه سے معرکه گاہ محشر خیز بنا هوا هے -

لیکن با وجود کثرت فتوحات و کثرت تعداد ' اهل برطانیه اور نسل آیرلینڈ اپنے جهد وجهاد سے باز نه آئی - الزبتهه کے آخرین پندرہ سالوں کے اندر آیرلینڈ و برطانیه کی تلواریں همیشه نیام سے باهر رهیں ' لیکن دونوں کے مقاصد ایک دوسرے سے متضاد تھے - ایک اپنی حریت و استقلال کے لیے سر فروش تھا ' دوسرا غلبة و استیلا اور جبر و قہر کے لیے بے قرار - دیو باطل فرشتۂ حق سے دست و گریباں تھا ' اور طوق غلامی حریت و استقلال کی گردن میں زبر دستی حلقۂ گلو بننا چاهتی تھی -

شدہ شدہ جنگ خوفناک حد تک مشتعل هوگیا - طرفین کے خسائر و نقصانات کا اندازہ ۳۰ - لاکهه پونڈ ' اور ۲ - لاکهه جانوں سے کیا جاتا هے !!

سنه ۵۸ - ۱۵ میں سرجان (پیروٹ) نے ' جو انگلینڈ کی طرف سے آیرلینڈ کا حاکم تھا ' ایک دربار منعقد کیا ' جس میں رؤساے آیرلینڈ و برطانیه شریک تھے -

(جیمس) اول نے بھی الزبتهه کی روش سیاست کو ملحوظ رکھا اور بدستور آیرلینڈ کے صوبه السٹر میں آباد هونے کیلیے پروٹسٹنٹ برطانی خاندان مسلسل آتے رهے -

(قرون خونیں)

سنه ۱۶۴۱ ع میں جبکه انگلینڈ دستوری حکومت کی کوششوں اور مصیبتوں میں مبتلا تھا ' اور امرا کے سلب قدرت ' جمہور کی حریة و احترام حقوق ' اور نائبین ملک کے توسیع اختیارات کے لیے بادشاہ اور امرا سے لڑ رها تھا ' تو آئرلینڈ نے بھی عزم کیا که جس چیز کو انگلینڈ اپنے بادشاہ اور امرا سے مانگ رها هے ' وہ انگلینڈ سے اپنے لیے بھی طلب کرے -

صلح و آشتی سے کبھی بھی یه متاع نہیں ملی جیسا که دنیا کی تاریخ بتلا رهی هے ' پس دونوں نے اپنے اپنے حریفوں کے مقابلے میں تلوار کھینچ لی - انگلینڈ نے نائب شاہ کا سر اتار لیا ' اور آیرلینڈ نے لاکھوں برطانی انگریزوں کو جسم بے سر کردیا - آیرلینڈ کا صوبه " السٹر " جو پروٹسٹنٹ اور برطانی انگریزوں کا مسکن تھا ' رومن یعنی اهل آیرلینڈ کے غیظ و غضب اور انتقام و قہر کی بجلی وهاں گری ' اور برطانی آبادی کا خرمن خاکستر هوکر رهگیا - صرف چند دنوں کے اندر پچاس هزار انگریز اس شورش میں طعمۂ اجل هوے تھے !!

بچوں اور عورتوں پر کوئی رحم نہیں کیا گیا ' مردوں کو صرف تلوار اور گولی هی سے نہیں ' بلکه آگ ' پانی ' بھوک ' اور سردی سے هلاک کیا گیا - شوهر بیبیوں کے رو برو ' اور بچے ماؤں کے سامنے قتل هوے - لڑکیاں اور تمام عورتیں بے حرمت کی گئیں - غرض که وحشت وسبعیت ' درندگی و سفاکی کا کوئی ایسا حربۂ جهنمی نه تھا ' جو استعمال نه هوا هو -

(اتحاد و استقلال)

اس جوش انتقام سے فارغ هوکر آیرلینڈ نے جو زیادہ تر کیتھولک تھا ' حلف اٹھایا که عقائد و مقاصد فرقۂ کیتھولک کی محافظت ومدافعت کے لیے اپنے خون کا آخریں قطرہ تک نثار کرنے کیلیے طیار هے -

ایک سال کی شورش کے بعد سنه ۱۶۴۲ - میں آیرلینڈ کی ایک مجلس ملکی مجتمع هوئی - سن مذکورہ کی ۲۳ - اکتوبر کو

پس مکالم کا فرض اولیں یہ ہے کہ اگر وہ سامع کو اپنے کلام سے مسحور و متاثر کرنا چاہتا ہے ' تو اسکي توجہ کو اپني طرف مائل کرے ' اور جب تک سلسلۂ مکالمت جاري ہے ' " جاذب توجہ " کے اصول کا دامن نہ چھوڑے ' اور نیز ان تمام باتوں کا لحاظ رکھے' جو سامع کے لیے باعث دلچسپي و دلپسندي ہوں -

(مکالمۃ کے ابتدائي اصول)

اب سوال یہ ہے کہ وہ باتیں کیا ہیں ' وہ کونسے امور اور وہ کون سے وسائل ہیں ' جنکے اختیار کرنے سے مخاطب ہمہ تن متوجہ رہتا ہے - اسکا خیال بھٹکنے نہیں پاتا ' دلچسپي قائم رہتي ہے ' اور جو بات مکالم کے منہہ سے نکلتي ہي ' دل میں اتر جاتي ہے ؟

یہ وہ وسائل و ذرائع ہیں ' جو علم النفس کي کلیات و نظریات سے مستنبط ہوتے ہیں ' اور دوران مکالمت میں ہمارو تنبیہ و ہدایت کرتے اور بصیرت بخشتے ہیں -

سب سے پہلے ' یعنے کلام کرنے اور اصول مکالمت کے استعمال باقاعدہ سے پہلے' مکالم کو چاہیے ' اس امر کا اندازہ صحیح کرلے کہ مخاطب کون ہے ؟ اسکي قومیت کیا ہے ؟ مذہب کیا ہے ؟ عمر کیا ہے ؟ مذاق کیا ہے ؟ کن باتوں کو پسند اور کن باتوں کو ناپسند کرتا ہے ؟ استعداد علمي کا کیا حال ہے ؟ اور عادات واطوار کیسے ہیں ؟ یعني دوران مکالمت میں اس کا برابر لحاظ رکھنا چاہئے کہ مخاطب ہندوستاني ہے یا انگریز ؟ مسلمانوں میں سے ہے یا ہندو ؟ جوان ہے یا بوڑھا ؟ مرد ہے یا عورت ؟ شاعر ہے یا فلسفي ؟ سخن طرازي و دانش آموزي مقبول ہے یا محض نالۂ حزیں ؟ (۱) انمیں سے اکثر امور تو مذہب و ملت کے معلوم ہونے ہي منکشف ہوجاتے ہیں ' اور تعین مذاق و عادات شخصي اور استعداد علمي کا بہت بڑا حصہ وضع و قطع اور لباس و گفتگو سے معلوم ہوجاتا ہے - باقي امور تواتر و تکرار ملاقات سے واضح ہوجاتے ہیں - بہرکیف انسان کو چاہیے کہ جسقدر معلومات اسے حاصل ہوں ' ان سے فائدہ اٹھانے میں غفلت نہ کرے -

تجربات و نتائج ' غلطي کي اصلاح کردینگے - پسندیدگي و ناپسندیدگي کلام اس معاملہ میں ایک عمدہ مشیر ہے - پس جیسا کچھہ مزاج مخاطب کا اندازہ ہو ' اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے ' اور اس تخمین و انداز پر جو امور موثرہ متفرع ہوتے ہیں ' انکو اختیار کرنے میں پس و پیش نکرنا چاہیے - بات بات پر عادات شخصي ' استعداد علمي ' و مذاق مخاطب سے رہنمائي طلب کرنا چاہیے - لفظ لفظ پر مخاطب کي حالت و سیرت خاص سے مشورہ کرنا چاہیے - بلکہ حرف حرف پر جذبات حالیہ وکیفیات لاحقہ کا خیال رکھنا چاہیے -

یعنے شاعر سے طرز مکالمت اور ہو' فلسفي سے اور - زاہد سے انداز مخاطبت اور ہو' اور زاہد سے اور :

ما مرد زہد و توبۂ و طامات نیستم
با ما بجام بادۂ صافي خطاب کن

پہلے دیکھہ لو کہ مزاج کا رخ کسطرف ہے ؟ پھر روئے سخن مطابق حالت کرو - پہلے اندازہ کرلو کہ ہوا کسطرف چل رہي ہے ؟ پھر کشتي کو اوسي جانب چھوڑ دو کہ ساحل مقصود تک پہونچنے کي بھي راہ ہے - تاثیر کلام کا بیشتر حصہ طبیعت شناسي و جذبات پروري کے اندر مضمر ہوتا ہے -

مخاطب کي حالت نفس ' وکیفیت قلب ' و روش مزاج کے تعین امکاني کے بعد ' جن امور کا دوران مکالمت میں لحاظ رکھنا فرض مکالم ہے ' وہ ذیل میں ابھي مجملاً تحریر کیے جاتے ہیں - انھیں کو ہم " قوانین مکالمت " کي اصطلاح سے تعبیر کرتے ہیں - کلام موثر و سخن دلپزیر کیلیے لازمي ہے کہ ان " قوانین " کے تابع ہو - یہي قوانین فن مکالمت کا اساس بحث ہیں -

آیندہ فرداً فرداً ہر قانون کي اصل و حقیقت اور طریق استعمال و اصول مشق پر مفصل بحث کیجائیگي -

" قوانین مکالمت " حسب ذیل ہیں :

(۱) تلفظ -
(۲) لہجہ -
(۳) حرکت و اشارۃ
(۴) قدرت بیان یعني مجاز بیاني و استعمال صنائع و بدائع -
(۵) تحریک و لحاظ جذبات ' ضرب الامثال و ایراد اشعار و مقولات ' و تطبیق واقعات ' و لطائف و ظرائف - (باقي آئندہ) :

بعد ازیں نور بآفاق دہیم از دل خویش
کہ بخورشید رسیدیم و غبار آخر شد

(۱) سخن طرازي و دانش ہنر نظیري نیست
قبول دوست مگر نالۂ حزیں گردد

علامۂ شبلي کي قدر داني

حضور نظام حال کي علم پروري !

ایشیاء میں علوم و فنون نے ہمیشہ سلطنت کي آغوش میں تربیت پائي ہے ' اور یہ خصوصیت بقائے علوم کے ساتھہ خود سلطنت کي بھي شہرت ' وسعت تمدن ' اور بقائے نام کا ذریعہ ہے - ہندوستان میں ریاست حیدر آباد نے ایشیا کي اس خصوصیت کو سب سے زیادہ نمایاں کیا ہے - چنانچہ اسوقت ہندوستان میں جس قدر ستون علم ہیں ' ان سب کو اسي ریاست نے قائم کر رکھا ہے - مولانا حالي اسي خرمن فیض کے خوشہ چیں ہیں ' علامہ شبلي نعماني کي تصنیفات کا سلسلہ اسي ریاست کے دامن عاطفت کے ساتھہ وابستہ ہے - حال میں حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے اس سلسلہ کو اور بھي مستحکم ' اور اپنے دامن فیض کو اور بھي وسیع تر کردیا ہے - یعني مولانا شبلي نعماني کے ماہوار وظیفے میں دو سو روپیہ ماہوار کا اضافہ فرمایا ہے - یقین ہے کہ ہندوستان کے گوشے گوشے میں حضور نظام کي اس علمي فیاضي کي قدر کي جائیگي ' کیونکہ ابھي تک ہندوستان میں علم سے اشخاص پیدا نہیں ہوتے ' بلکہ اشخاص سے علم پیدا ہوتا ہے ' اور ریاست حیدر آباد ان کائنات علمیہ کي آدم اول ہے !

(عبد السلام ندوي)

الہلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

فـن مکالمـۃ

(از مراسله نگار ادیب ، صاحبزاده مولوي ظفر حسن صاحب)

(۲)

(خطـابت)

" مکالمت " کا ضد و مقابل " خطابت " ھے جو عبارت ھے ایک مجمع سے خطاب کرنے ' اور تقریر مسلسل و غیر منقطع کرنے سے - خطبه تقریر کا نام ھے جو شخص واحد کرتا ھے ' متعدد اشخاص سنتے ھیں' اور خاموش رھتے ھیں' کچھه دخل نہیں دیتے - یعني مفہوم خطابت کے اجـزاے ترکیبي تین ھیں :

(۱) تسلسل بیان (۲) تعدد مخاطبین (۳) سکوت سامعین - [یه صحیح نہیں - بغیر انکے بھي خطابت کی تکمیل هوسکتی ھے - عام گفتگو اور خطابت کا فرق معنوی بھي ھے - الهلال]

" خطابت " کے برخلاف " مکالمت " کوئي تقریر مستقل و غیر منقطع نہیں هوتي ' بلکه اسکے عین معنی یه ھیں که مخاطبین موضوع گفتگو میں حصه لیں - ایک شخص سوال کرے ' دوسرا جواب دے - ایک اظہار شک کرے ' دوسرا رفع شک کرے - ایک شخص کوئي واقعه بیان کرے ' دوسرا شخص اسکے مثل کوئي دوسرا واقعه نقل کردے -

اسکے علاوہ مکالمت کي تکمیل مفہوم کے لیے صرف ایک مخاطب کافي ھے ' بشرطیکه بات چیت میں حصه لے ' یا کم سے کم هاں هوں کرتا رھے ' زبان نہیں تو حرکات و سکنات هي سے جواب دیتا رھے - ابرو کو جنبش چاہے نہ دے ' مگر گردن ضرور ھلاتا رھے ' اگرچه یه حرکت بھي متکلم کے ھر قول کي تائید و تسلیم هي میں کیوں نہو -

غرضکه بزاخفش هي کیوں نہو ' مگر بت جامد نہو -

برخلاف اسکے خطابت کا مفہوم اسوقت تک پورا نہیں هوتا ' جب تک که متعدد مخاطبین جمع نہوں ' پھر اگرچه ایک سے زیادہ اشخاص جمع هوجائیں ' لیکن ھر شخص بول سکتا ھو ' تو یه ایک " صحبت مکالمۃ " هوگي ' مجلس خطابت نہوگي - هاں البته اگر ایک شخص تقریر کرے ' باقي سب اسکي تقریر سنتے رھیں ' تو یه مکالمۃ نرهیگي بلکه خطابت هوجائیگي -

پس فن مکالمۃ اس سے زیادہ نہیں ھے که ایک ذخیرۂ اصول گفتگو ' و فرد قوانین گفتار ' و فہرست ضوابط گفت و شنود ھے - اور بس - وہ چند هدایات اور اشارات و تنبیہات پیش کرتا ھے جن پر عمل کرنے سے انسان اپني زبان میں تاثیر ' اپنے کلام میں جاذبیت ' اور اپنے الفاظ میں سحر پیدا کرسکتا ھے - اس فن میں چند ایسے گر بتاے گئے ھیں که دوران گفتگو میں انکا لحاظ رکھا جاے تو مقصد تقریر حاصل هوگا - یعني مخاطب متاثر هوگا ' زبان سے نکلے هوے الفاظ دل میں جاکر ٹھہرینگے ' اور منهه سے نکلي هوئي آواز کي صداے بازگشت سامع کے اعماق قلب سے بلند هوگي !!

یہي فن مکالمت کا مقصد اور غایۃ الغایات ھے که سامعین و مخاطبین متاثر هوں ' الفاظ دل پر نقش هوجائیں ' فقرات دل کے اندر اتر جائیں ' جملے دل کے اوپر کهد جائیں ' جو سنے ' متکلم کي جانب متوجه هوجاے - الفاظ گویا ایک پارہ مقناطیسي هوں که تقریر کا ھر لفظ دامن دل کو مضبوط پکڑ لے :

زفرق تا بقدم ھر کجا که مي نگرم
کرشمه دامن دل مي کشد که جا اینجا ست

یعني اگر موضوع گفتگو کوئی منظر ھو تو اسطرح بیان کیا جاے که اسکا سماں بندھجاے ' اور کوئي مسئلۂ علمیه ھو تو اسطرح سمجھایا جاے که کوئي دقت و مشکل باقي نه رھے اور ذھن سامع فوراً قبول کرلے -

بهر حال مکالمت کا مقصد اعلی و غایۃ اولی یہي ھے که جو لفظ زبان پر جاري ھو ' اس میں اثر ھو ' اور جس میں اثر ھو ' وهي زبان پر جاري بھي ھو -

(مکالمۃ اور علم النفس)

جو شخص علم النفس کي ابجد سے بھي واقف ھے ' وہ جانتا ھے که تاثر و تحسس نفس کا سبب وجود و علت فرید ' نفس کا موثر و عامل شے کي طرف متوجه هونا ھے باغ میں گلہاے رنگ رنگ کھلے هوے ھیں - لالہ و گل ' نسرین و نسترن ' سوسن و نرگس ' جوش بہار سے متوالے هو رھے ھیں - نسیم عطر بیز کے ملائم جھونکے چل رھے ھیں - غبار صحن چمن کیمیاے عیش و نشاط ھے - در و دیوار کي صفائي و آئینه وشي کا یه عالم ھے که ایک باغ کے ھزار باغ نظر آ رھے ھیں - ایک فضاے مسرت و انبساط ھے جو ھر چہار طرف محیط ھے -

ھر پته جالب نظر ' ھر ذرہ مقناطیس سبب ' اور ھر برگ سبزہ کہربائے نفس و دل ھے - لیکن صحن کے کسي محو نظارہ ھو ' اور جوشش بہار سے متاثر نہو

لیکن تاهم ایسے مجنون قلب و فرهاد دل بھي اس وحشت زار عالم میں بستے ھیں ' جو بادۂ عشق و الفت میں اسدرجه سرشار و مدهوش ' اور خمار هجر و فراق سے اسقدر افسردہ دل و تاریک قلب ھیں که بہار و باغ کا عکس تک آئینۂ قلب محزون پر نہیں پڑتا - طراوت سبزہ و رنگ آمیزي گل نشاط انگیز سہي ' لیکن انھیں اس سے کیا سروکار ؟

خرشست کوثر و پاک است بادۂ که دوست
ازاں رحیق مقدس درین خمـار چـه حـظ ؟

اس عالم محویت و مجذوبي میں اگر آثار خارجیه کا انسان کے نفس پر کچھه اثر هوتا ھے تو وہ کوئي مستقل اور بالـذات اثر نہیں هوتا ' بلکه محض صور موجود في الذهن هي میں گھل مل کر (عرفي) کے اس شعر کي تصدیق کر دیتا ھے :

در دل ما غم دنیـا غم معشوق شود
بادہ گرم خام بود پخته کند شیشۂ ما

دهلي کي خاک اسي شعر کا ترجمه کر رهي ھے :

میں وہ کیفي هوں که پاني هو تو بن جاے شراب
جوش کیفیت سے میرے خاک کے پیمانے میں

خیر ' یه تو علم النفس کے مسائل ھیں ' فن مکالمت کو براہ راست ان سے کچھه زیادہ علاقه نہیں - فن مکالمت کو علم النفس کے محض اس کلیه سے سرو کار ھے که :

" جب تک نفس انساني متوجه نہو ' کیسي هي دلفریب صورت ھو ' کیسا هي دلکش نغمه ھو ' کیسي هي مشام نواز خوشبو ھو ' کچھه اثر نہوگا - اسلیے که اثر وابستۂ توجه ھے ' اور توجه هي اثر ھے - توجه نہیں تو اثر بھي نہیں "

پس کیسي هي مفید تقریر ھو ' کیسي هي دلچسپ گفتگو ھو اور کیسا هي دلاویز کلام ھو ' لیکن اگر مخاطب کي توجه دوسري جانب مشغول ھے ' تو تمام سعي گفتار و کوشش تکلم ' حرکت لب و زبان ' اور ایک صوت مہمل و آواز بے معنی کے اخراج سے زیادہ ثابت نہوگي -

مصالحۃ مسجد کانپور کے متعلق چند شکوک

(از جناب مولانا محمد رشید صاحب کانپوری مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ)

کانپور کی مسجد کے متعلق ۱۴ - اکتوبر کو حضور وایسرائے بالقابہ نے جو مصالحۃ کی ہے ' اوسمیں تمام گرفتاران بلا کی رہائی ایسا واقعۂ یادگار ہے ' جسکے متعلق حضور وایسرائے ' مسٹر مظہر الحق ' راجہ صاحب محمود آباد ' مولانا عبد الباری صاحب و دیگر حضرات کا جسقدر شکریہ ادا کیا جاوے کم ہے -

لیکن اصل مسجد کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا ہے ' اوسمیں مجھکو اور نیز پبلک کو چند شکوک ہیں ' اگر اوسکو جلد رفع نہیں کیا گیا تو بہت کچھہ غلط فہمی پھیلنے کا خوف ہے - اسلیے جہاں تک ہوسکے جلد رفع کرنیکی کوشش بیحد ضروری ہے - قبل اظہار شکوک اتنا ظاہر کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے متعلق کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ میں کسی مخالف پارٹی کا آدمی ہوں - بلکہ میں نے اس مقدمہ میں اپنی امکان بھر کوشش کی ہے اور جسطرح ممکن ہوا ' تائید کرتا رہا ہوں - میں نے ہمیشہ موجودہ جماعت کی ثنا و تعریف ہر اس و نا اس کے آگے کرنے میں کبھی دریغ نہیں کیا -

شکوک یہ ہیں :

(۱) گذشتہ مارچ میں جب میونسپل بورڈ کی جانب سے یہ تجویز پیش ہولی تھی کہ وضو خانہ وغیرہ چھت دیکر بنایا جاوے اور نیچے کی زمین آمد و رفت کے لیے خالی رکھی جاوے ' تو اوسوقت متولیان مسجد و دیگر لیڈران کانپور نے نا منظور دیا - اب تقریباً ویسے ہی فیصلہ کو کن وجوہ سے منظور کیا گیا ہے ؟

(۲) نواب صاحب رامپور اور دیگر معزز مسلمانوں نے جو جلسہ دھلی میں کیا تھا ' اوسپر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ قوم کے منشا کے خلاف تھا - پبلک کے لیڈروں کو مدعو نہیں کیا گیا ' نہ اوسکے مقاصد کو شائع کیا گیا - اب سوال یہ ہے کہ یہ سمجھوتہ جو کیا گیا ہے اوسکی پبلک کو کہاں تک اطلاع تھی ؟ کن کن پیشوایان قوم سے مشورہ لیا گیا تھا ؟ اخبار زمیندار جسنے تیس ہزار سے زاید رقم جمع کرکے بھیجی ' مسجد ہی کے معاملہ کے متعلق اوسکی سابقہ ضمانت ضبط ہوگئی ' دس ہزار روپیہ کی بیش قرار رقم ضمانت میں پھر جمع کرنا پڑی ' باغلب اوسکو بھی اس فیصلہ کی اطلاع پیشتر نہیں کی گئی - زمیندار نے اپنی طرف سے جو شرائط صلح چھاپے وہ ان سے علحدہ تھے ' جو اس امر کی صاف دلیل ہے کہ اوسکو اس مصالحۃ کے شرائط معلوم نہ تھے - جناب (مولانا ابو الکلام آزاد) نے ابتدا سے لیکر آخر تک اس معاملہ میں جس بے نظیر خلوص اور دلسوزی سے کام لیا ہے وہ کسی شخص کی نظر سے مخفی نہیں ' لیکن اخری فیصلہ کی کچھہ خبر انہیں بھی نہیں کی گئی - گنتی کے چند آدمیوں نے جو چاہا طے کرلیا ' تو پھر اس فیصلہ اور نواب صاحب کے فیصلہ میں کیا فرق ہے ؟

(۳) ۱۴ - اکتوبر کو نواب وایسرائے نے جو فیصلہ فرمایا تھا اوسکے مبہم حالات بعد فیصلہ کردینے کے بھی کانپور کی پبلک سے کیوں مخفی رکھنے کی سعی بلیغ کیگئی ؟ مسٹر مظہر الحق یا سید رضا علی صاحب وغیرہ سے بعد فیصلہ جب کسی نے دریافت کیا تو یہی جواب دیا کہ زمین مسجد کی واپس ملگئی - صحیح حالات کیوں بیان نہیں کیے گئے ؟ حتے کہ بعض لوگ چراغاں کرنے پر مستعد ہوگئے تھے ' لیکن جب اونکو صحیح حالات بتلائے گئے تو اونہوں نے چراغ گـل کردیے - مجھے ذاتی طور پر واقفیت ہے کہ مول گنج میں ایک صاحب نے وسیع پیمانہ پر روشنی کا انتظام کرلیا تھا - بیعانہ بھی دے چکے تھے ' لیکن جب اونکو یہ اصلی حال معلوم ہوا تو بیعانہ ضبط کرانا غنیمت سمجھا مگر روشنی نہیں کی !!

(۴) سب سے ضروری سوال یہ ہے کہ بار بار اسکی تصریح کی جاچکی ہے کہ اوس دالان کے مسجد ہونیکی متعلق علما کی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے جو ناقابل ترمیم ہے اور اس لیے مسلمان اوسکے حوالہ کرنے سے مجبور ہیں - پس اب جب کہ یہ سمجھوتہ ہوگیا ہے تو آیا اون علما سے بھی اسکی نسبت استفسار کرلیا گیا تھا ؟ اور اونہوں نے بھی اجازت دیدی تھی کہ اسطرح دالان مسجد کا رھنا کافی ہے کہ نیچے راستہ ہو ' جسپر جنبی ' حائضہ اور بلا تفریق ہر شخص گذر سکے اور بالائی حصہ پر مسجد ؟ اگر اون علما سے نہیں پوچھا گیا تو کیا وجہ ؟ اور آیا هندوستان بھر میں صرف مولانا عبد الباری صاحب کو اس مشورہ میں شریک کرنا اور کسی دوسرے سے کچھہ نہ پوچھنا کیا معنی رکھتا ہے ' حالانکہ اونکو پہلی مجلس علما میں طلب بھی نہیں کیا گیا تھا ؟ آیا اس فیصلہ کا لازمی لیکن خوفناک نتیجہ یہ نہوگا کہ گورنمنٹ یقین کرلے گی کہ تمام علما کا متفقہ فیصلہ کوئی چیز نہیں ' اور اوسکو ایک ادنے اشارہ سے منسوخ کیا جاسکتا ہے ؟ نیز اس فیصلہ سے کیا یہ خوف نہیں ہے کہ آیندہ دیگر مقدس عمارتوں کے ساتھہ بھی گورنمنٹ ایسا ہی فیصلہ کرے کہ اوسکے نیچے یا اوسکو پاٹ کر اوپر سڑک بنا لے اور نظیر میں اس فیصلہ کو پیش دے ؟

(۵) بار بار ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ کانپور کا مقامی مسئلہ نہیں ہے ' تمام هندوستان کا مسئلہ ہے - پھر کیا وجہ ہے کہ تمام هندوستان کے اکابرین سے اسکے متعلق راے نہیں لیگئی ؟

(٦) الہلال سے خاص طور پر یہ سوال ہے - انہوں نے بارھا جو شرائط صلح ظاہر کیے ہیں ' علی الخصوص ۱۲ - اکتوبر کو کلکتہ میں جو عظیم الشان جلسہ انجمن دفاع مسجد کانپور کا منعقد ہوا تھا ' اسمیں مولانا ابو الکلام نے جو شرائط اپنی تقریر میں پیش کیے تھے آیا یہ فیصلہ اون کے پیش کردہ شرائط کے موافق ہے ؟

(۷) اخبار زمیندار لاہور سے سوال ہے کہ آس نے جو شرائط صلح بار بار ظاہر کیے ہیں اور ہمیشہ جن امور پر زور دیا ہے کیا وہ پورے ہوگئے ؟

اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو پھر نواب صاحب رامپور کی مصالحۃ پر اظہار نفرت اور اس فیصلہ پر اظہار مسرت کی کیا وجہ ہے ؟ کیوں زمیندار میں نواب صاحب رامپور والے جلسے کو گالیاں دی گئیں مگر اس فیصلے پر مٹھائی تقسیم ہوئی ؟

(۸) مسٹر مظہر الحق نے کانپور میں بارھا فرمایا کہ ڈیپوٹیشن ایک بے معنی چیز ہے - میں ہمیشہ سے ڈیپوٹیشن کے خلاف ہوں " اسقدر تصریحات کے بعد وہ ۱۴ - اکتوبر کے ڈیپوٹیشن میں کیوں شریک ہوے - اور کن مجبوریوں سے ایسا کیا ؟

(۹) آخر میں اس کثیر چندہ کے متعلق سوال ہے کہ وہ کیا ہوگا - شہدا جنکے خاندان کی اعانت کی ضرورت ہے ' اونکی تعداد اب تک پانچ چھہ سے متجاوز نہیں ہوئی ' اونکے متعلقین کے لیے پچاس روپیہ ماہوار کی اعانت اگر ضروری ہو تو مستقبل سرمایہ کے واسطے بھی دس بارہ ہزار کی رقم کافی ہے - شہدا کی یادگار کا

مجلس دفاع مطابع و ہند

دفاع مطابع و اتحاد ملکی

(از مسٹر مشیر حسین قدوائی بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ)

مجھے ازحد مسرت ہوئی کہ آپ نے پریس ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالی - یہ کام انگریزی خوانوں کا تھا ' مگر اسکا بھی مرد میدان ہوا تو وہی اولوالعزم شخص ' جو زمانۂ حال کی تعلیم سے نا واقف مگر اصلی آزادی اور سچی حریت کی تعلیم کا معلم ہے !

اگر کوئی مذہب ' کوئی قانون حریت کا حامی ہے تو وہ اسلام ہی ہے - اگر کوئی قانون حریت کا دشمن ہے تو وہ ہندوستان کا پریس ایکٹ ہے ' جسکو میرے اعتقاد و رائے میں قانون کہنا ہی نا روا ہے - بلکہ لفظ قانون کی توہین کرنا ہے - میں اس قانون کا اول دن سے مخالف تھا - میں نے اپنے معزز انگریز دوستوں سے بھی کہا تھا کہ اس سے زیادہ کوئی چیز ہندوستان کے لیے مضر ' ہندوستان کے ان لوگوں کیلیے مضر' جن میں اب اخلاقی جرات نہیں رہی ' اور در اصل خود حکومت کے لیے بھی مضر نہیں ہوسکتی کہ لوگوں کی زبان بند کردی جاے - وہ مجبور کیے جائیں کہ مخفی سوسائٹیاں بنائیں - وہ مجبور ایسے جائیں کہ دغا بازی اور خفیہ سازشوں کے طریقوں کو اختیار کرکے اپنے کیرکٹر کو خراب کریں - میں اکثر مذاق سے کہا کرتا تھا کہ اس قانون مطابع سے اور سڈیشن سے کوئی بات باہر نہیں ہوسکتی - حتی کہ میں اپنے بھائی کو گورنمنٹ کا عطا کردہ خطاب "خان بہادر" نہیں لکھتا اور آسے لکھنا ذلیل سمجھتا ہوں - یہ بھی جرم ہے - اسلیے کہ اس سے حکومت کی توہین کا پہلو نکلتا ہے !

میں کوئی مہذب ملک نہیں جانتا ' جہاں ایسا قانون ہو جو پبلک کو بالکل حاکم ضلع کے انگوٹھے کے نیچے رکھدے - ترکی میں ایک وقت میں تھا - مگر وہاں بھی اب نہ رہا -

اور ملکوں میں تو سخت قانون پر بھی نرم نظر اسوجہ سے جائز ہوسکتی ہے کہ وہاں قانون کے عامل احتیاط عمل میں لاتے ہیں ' لیکن برخلاف اسکے یہاں تو اچھے سے اچھے قانون کا بھی خراب استعمال پولیس اور مجسٹریٹ ' دونوں کرتے ہیں -

ابتو ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت نے اسکے خلاف فیصلہ کردیا ہے - اور اس فیصلے سے زیادہ سنگین الفاظ میں قانون مطابع کی مذمت ہو نہیں سکتی تھی - اگر اب بھی ہندوستان کے لوگ اس قانون کو تسلیم کریں تو انکی حریت کا خدا حافظ - انکو انسان کہنا بھی روا نہ ہوگا -

مبارک ہو آپ کو ایک سچا اسلامی دل اور اولوالعزم ہمت ' کہ آپنے اس وبال کا احساس کیا ' اور مبارک ہو آپ کی انجمن ' جسنے اسکا بیڑا اٹھایا ہے کہ وہ اس آفت کو ہندوستان کے سر سے ٹالنے کی کوشش کریگی - میں نے بہت خوشی سے دیکھا ہے کہ اب بنگال کے اندر تو ہندوستان میں تفریق کی چال بازیاں نہیں چل سکتیں - انشاء اللہ اس مرتبہ میں تو (مولانا ابو الکلام) اور (بابو سریندر ناتھہ) دست بدست چلینگے ! مبارک ہو یہ اتفاق - اور اس اتحاد پر اللہ کی رحمت نازل ہو !!

آپ نہ صرف اسوسی ایشن قائم ہی کیجیے بلکہ اوسکے خزانہ کو اسقدر وسعت دیجیے کہ گورنمنٹ اگر ہندوستان کے ہر اخبار سے دس دس ہزار کی ضمانت دس دس بار بھی مانگے ' تب بھی وہ بلا تکلف پیش کی جاسکے - اگر گورنمنٹ چاہتی ہے کہ وہ قوم کو اعلان جنگ دیدے تو قوم کو بھی ضرور اسکے لیے تیار ہو جانا چاہیے - اسطرف گورنمنٹ کے بعض حکام کے دماغ ایسے چکر کھا گئے ہیں کہ پرچوں کی ضبطی انکے لیے ایک دل لگی سی ہوگئی ہے -

افسوس کہ اپنا برا بھلا بھی ان نا دانوں کی سمجھہ میں نہیں آتا - وہ یہ نہیں جانتے کہ خلق خدا کے عزم بالجزم کا مقابلہ توپ اور تلوار سے تو ہو نہیں سکتا ' پھر ان مہمل ترکیبوں سے کیا ہوگا ؟ وہ یہ نہیں جانتے کہ ان لوگوں کو بھی اپنے سے خلاف کرا رہے ہیں جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ابھی انگریزی حکومت ہندوستان پر بہت ضروری ہے - وہ نہیں جانتے کہ ایسی کارروائیوں سے حکام بالکل باغیوں کے ہاتھوں میں اپنے تئیں دے رہے ہیں - بلکہ در اصل خود ان لوگوں کا کام کر رہے ہیں جو فتنہ و فساد کے خواہاں ہیں !!

کتنے مسلمانوں کے دلونکو اس زمانہ میں انہوں نے اپنی طرف سے زبردستی پھیر دیا - اور محض حماقت سے - افسوس ! افسوس بھی ہے اور خوشی بھی - اگر مسلمانوں کے دل اپنے کارکن ہندو بھائیوں کی طرف ہوجاویں تو خوشی کی بات ہے -

آپ تو اپنی سی کرتے ہی رہیے - اللہ آپ کو کامیابی دیگا - اتفاق بین الاقوام ہندوستان کی بہتری کے لیے اور خود مسلمانوں کی بہتری کے لیے لازمی ہے ' اور وہ شخص تو کسی طرح مسلمان نہیں جسمیں حریت کا جذبہ نہ ہو -

کاش خدا ہر ہند کے مسلمان کو مسلمان کردے !

ہاں ' اس کوشش کے مقابلہ کیلیے تیار رہیے ' جو ہندو مسلمانوں میں نفاق ڈالنے کی کی جاویگی - اسکا وقت عین یہی ہے - کسی نواب......کی تلاش ہو رہی ہے - قوم چونکہ اب زیادہ ہوشیار ہے اسلیے اسمیں آسانی تو نہ ہوگی ' تاہم اور بہت سے طریقوں سے مطلب حاصل ہوسکتا ہے - وہ دشمن نہایت خطرناک ہوتا ہے جو دوستی کے پردے میں دشمنی کرے - میونسپل بورڈ وغیرہ میں جداگانہ انتخاب کا حق بھی ایک دام تزویر ہوسکتا ہے - اسی طرح اور بہت سے دام ہیں - بنگال کے مسلمانوں کو خبر کرتے رہیے - اور صوبوں کا تو خدا حافظ ہے - مسلمانوں کے موجودہ آزاد اخبارات اس معاملہ میں کچھہ بہت قابل اعتماد نہیں - وہ آسانی سے پھسل سکتے ہیں - مگر آپ تو انشا اللہ مضبوط ہی رہینگے -

افسوس ' کرانچی دور ہے ' ورنہ اس مرتبہ کانگرس میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہوتی -

ادبیات

اسوۂ حسنہ

ایثار کی اعلی ترین نظیر

(عشق رسول کا معیار)

کافروں نے یہ کیا جنگ احد میں مشہور * کہ پیمبر بھی ہوئے کشتۂ شمشیر دو دم
ہوگئے مشہور مدینہ میں جو پہنچی یہ خبر * ہر گلی کوچہ تھا ماتم کدۂ حسرت و غم
ہوکے بیتاب گھروں سے نکل آئے باہر * کودک و پیر و جوان و خدم و خیل و حشم
وہ بھی نکلیں کہ جو تھیں پردہ نشینان عفاف * جن میں تھیں سیدۂ پاک بھی با دیدۂ نم

* * *

ایک خاتون کہ انصار [illegible] تھیں * سخت مضطر تھیں، نہ تھے ہوش و حواس ان کے بہم
موقع جنگ پہ پہنچیں تو یہ لوگوں نے کہا [illegible] * [illegible]
تیرے بھائی نے لڑائی میں شہادت پائی * تیرے والد بھی ہوئے کشتۂ شمشیر ستم
سب سے بڑھ کر یہ کہ شوہر بھی ہوا تیرا شہید * گھر کا گھر صاف ہوا، ٹوٹ پڑا کوہ الم"

* * *

اس عفیفہ نے یہ سب سن کے کہا تو یہ کہا : * "یہ تو بتلاؤ کہ کیسے ہیں شہنشاہ امم ؟"
سب نے دی اسکو بشارت کہ سلامت ہیں حضور * برچھہ رحمی ہیں سر و سینہ و پہلو و شکم
بڑھ کے اسنے رخ اقدس کو جو دیکھا تو کہا : * "تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہے سب رنج و الم !
میں بھی، اور باپ بھی، شوہر بھی، برادر بھی فدا * اے شہ دیں ! تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم ؟"

(شبلی نعمانی)

فکاہات

لیگ سے خطاب

کہا کل لیگ سے میں نے کہ " اے بزم دل آرائی * حقیقت میں تمہارا کچھ عجب دل کش سراپا ہے
تمہاری ذات سے ہندوستاں میں آج رونق ہے * تمہارے دم سے وابستہ ہر اک ادنی و اعلی ہے
تمہارے کارنامے آج گھر گھر ہیں زبانوں پر * تمہارے حسن ملت سوز کا عالم میں چرچا ہے
مٹا جاتا ہے کوئی آپ کے طرز تکلم پر * کوئی رنگ تبسم دیکھہ کر والہ و شیدا ہے
کوئی قومی ترانہ آپ کا سنکر ہے گرویدہ * کوئی مجلس کی زینت دیکھہ کر محو تماشا ہے
نتیجہ الغرض دیکھا یہ ہم نے حسن ظاہر کا * کہ ساری قوم پروانہ کی صورت تم پہ شیدا ہے
مگر ہم دیکھتے ہیں آپ کو الفت ہے غیروں سے * وفاؤں پر ہماری کچھہ توجہ ہے نہ پروا ہے
سمجھہ میں کچھہ نہیں آتا کہ ہم سے کیوں ہوئی نفرت ؟ * خدا کے واسطے کچھہ تو کہو اسکا سبب کیا ہے ؟

* * *

ہوا ارشاد : " نفرت تو نہیں ہے آپ سے مجھکو * مگر مجبور ہوں، سنئیے کسی کا قول سچا ہے :
"محبت ایک سے نبھتی ہے، دو دو سے نہیں نبھتی * تمھیں کس دل سے چاھوں جب کسیکا دل پہ قبضہ ہے"؟

(نظم نصیر آبادی)

قائم کرنا جیسا کہ مسٹر مظہر الحق نے کئی بار اثناے تقریر میں کہا ہے ' کیا اسکا اب انتظام ہوگا ؟ مسجد کا دالان اگر طے شدہ طریقہ سے بنانا منظور ہو تو اوسکے لیے تھی ہزار دو ہزار کی رقم ضرورت سے زاید ہے - باقی روپیہ کیا ہوگا ؟ ایمان اور انصاف کا مقتضی تو یہ ہے کہ اوسکو بقدر ضرورت رکھکر بقیہ پبلک کو بعینسہ واپس کردیا جاوے - اس کا بڑا نفع یہ ہوگا کہ پبلک کا اعتماد قائم ہوجاوےگا - کیونکہ وہ یقین کریگی کہ تحویلدار ضرورت نہو تو واپس بھی کردیتے ہیں' اگر اور زائد وسیع النظری سے کام لیا جائے تو یہ ہوسکتا ہے کہ جن اخبارون کو ضمانتیں صرف کانپور کے معاملہ کی بدولت داخل کرنا پڑیں ہیں' انکی آن رقوم کو اس چندے سے پورا کیا جاوے بلکہ بہتر ہوگا کہ اوسکے پر امیسری نوٹ اخبارون کی طرف سے داخل ہوں اور اسکا منافع ورثہ اور شہدا میں تقسیم کیا جاوے -

امید ہے کہ کوئی صاحب انصاف ان امور کا جواب اپنی پہلی فرصت میں دیکر نہ صرف راقم کو بلکہ پبلک کو' جو سخت کشمکش میں مبتلا ہے' مطمئن فرما دیں گے -

الہلال :

جناب نے اس مضمون کی اشاعت یا عدم اشاعت کو الہلال کی حق گوئی و آزادی کیلیے اپنے خط میں معیار قرار دیا تھا - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسکے لیے کوئی زیادہ بلند تر معیار ڈھونڈھنا چاہیے -

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کی نسبت آپنے جو شکوک ظاہر کیے ہیں ' انکی اشاعت اور انکا تصفیہ یقیناً بہتر ہے ' کیونکہ ہر طرح کے خیالات کو سچائی اور واقعیت کے ساتھہ ظاہر ہونا چاہیے اور کسی شک کے اندر ہی اندر نشوؤ نما پانے سے بہتر ہے کہ وہ دنیا کے سامنے آجائے -

ان سوالات کا جواب تو انکے مخاطبین بہتر دے سکیں گے مگر چند دفعات کے متعلق مجھکو بھی کچھہ عرض کرنا ہے :

(۱) یہ خیال اور بھی بعض حضرات نے ظاہر کیا ہے کہ جب مسجد مچھلی بازار کا قضیہ شروع ہوا تو میونسپل بورڈ صحن کا چھجہ بڑھا لینے کی اجازت دینے پر راضی تھا - لیکن مجھکو ذاتی طور پر علم نہیں ' اور کانپور کے بعض دیگر اشخاص کو اسکے خلاف بھی کہتے سنا ہے - بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ ہر موقعہ پر اصولاً بحث کرنا بہتر ہوتا ہے - اگر یہ طریقہ جائز نہیں تو جس طرح کل جائز نہ تھا آج بھی نہیں ہے ' اور اگر جائز ہے تو کل ہم نے نہ مانا تھا ' آج مان لیا - پس سب سے پہلے اصولاً نظر ڈالیے اور وہ آپ ڈال چکے ہیں -

(۲) ہز ہائنس نواب صاحب رامپور کے جلسے سے جن لوگوں نے مخالفت کی ہے ' وہ صرف ایک ہی واقعہ کا نتیجہ نہیں ہے ' بلکہ بہت سے واقعات کا مجموعہ ہے - سب سے پہلی بات مسلمانوں کو وفاداری کی دعوۃ دینی تھی ' جسکے صاف معنی یہ ہیں کہ جلسہ انہیں رو بہ بغاوت قرار دیتا تھا - مسلمان وفاداری و بغاوت کے بارے میں بہت غیور واقع ہوے ہیں اور وہ اپنے تئیں باغی کہلانا پسند نہیں کرتے -

پھر یہ بھی ہے کہ اسمیں کسی فیصلہ کو پیش نہیں کیا گیا تھا ' بلکہ صرف حکام پر اعتماد کی دعوت تھی جسکے منظور کرلینے کے یہ معنی تھے کہ جنس کے دیکھنے اور ملنے سے پہلے مسلمان قیمت دیدیتے پس دونوں چیزوں میں فرق ضرور ہے -

تاہم میں تو کوئی وجہ نہیں پاتا کہ نواب صاحب رامپور کی مخالفت کی جاے - جو لوگ انہیں دھلی لاے ' اگر انکی نیت دفع فساد و اصلاح حال تھی تو اللہ انہیں جزاے خیر دے -

(۳) آپنے دو موقعوں پر فقیر کا بھی تذکرہ کیا ہے ' اسلیے چند لفظ اس بارے میں بھی عرض کرونگا -

یہ تو درست نہیں ہے کہ اس بارے میں مجھسے مشورہ نہیں کیا گیا - مشورہ ضرور لیا گیا اور اسی غرض سے مسٹر مظہرالحق کلکتہ تشریف لائے - البتہ جسطرح یہ یقینی ہے کہ مجھسے مشورہ لیا گیا اور اطلاع دی گئی ' اسی طرح یہ بھی یقینی ہے کہ آخری تبدیلیوں سے میں بالکل بے خبر رہا اور ایک لمحہ کیلیے بھی مجھکو اسکا علم نہیں ہوا کہ قطعی و اخری فیصلہ ہونے والا ہے - ورنہ میں ضرور کہتا کہ صبر جلدی سے بہتر ہے ' اور مزید و وسیع مشورہ مطلوب - واللہ علی ما اقول شہید !

مجھکو سب سے پہلے اسکی اطلاع وسط ستمبر میں بعض خاص ذرائع و مکاتیب سے ہوی - اسکے بعد غالباً ۲۸ - یا ۲۹ - ستمبر کو مسٹر مظہرالحق تشریف لائے اور اس بارے میں مشورہ لیا -

مشورہ کس بارے میں تھا ؟ فیصلے کی کیا صورت پیش کی گئی تھی ؟ بہتر سمجھتا ہوں کہ اسکو جناب مولانا عبدالباری صاحب کے الفاظ میں نقل کردوں جو انہوں نے مجھے اپنے ایک گرامی نامہ مورخہ ۳ - اکتوبر میں تحریر فرمائے تھے ' اور جو بعینسہ وہی صورت تھی ' جو مسٹر مظہرالحق نے انکی جانب سے ظاہر کی تھی -

(اس خط کا وہ حصہ آیندہ نمبر میں شایع کرونگا کیونکہ اس نمبر میں گنجایش بالکل نہیں رہی -)

اسی صورت کی نسبت میں نے مسٹر مظہرالحق سے عرض کیا تھا کہ اگر ایسا ہو' اور اسکے ساتھہ ہی کوئی امر مسلمانوں کیلیے رنجدہ پیش نہ آئے تو میری جانب سے کوئی مخالفت نہوگی - کیونکہ نظر بہ حالات و اطراف مسئلہ و مصالح غنیمت ہے -

تاہم یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ :

(۱) یہ مشورہ قطعی اور آخری نہ تھا -

(۲) مجھسے یہ نہیں کہا گیا تھا کہ تم اپنی آخری راے دو -

(۳) گفتگو اس عنوان پر تھی کہ آخری مشورہ و اطلاع کا صاف صاف موقع تھا اور بصراحت تمام یہ گفتگو میں آچکا تھا -

(۴) میں نے بار بار (یعنی کم از کم چھہ سات بار) باصرار یہ کہدیا تھا کہ کمال حزم و احتیاط کی ضرورت ' اور اپنے مطالبات کا استحکام و ثبات ' اصول و اساس کار ہونا چاہیے -

اسکے بعد جناب مولانا عبد الباری صاحب سے مراسلت ہوی - پھر بعض اسباب و مصالح ایسے پیش آئے کہ ۸ - اکتوبر کو بانکی پور گیا اور مسٹر مظہر الحق سے اس بارے میں گفتگو ہوئی - لیکن اس وقت بھی نئے تغیرات کی بالکل اطلاع نہیں ملی ' البتہ ایڈریس کے متعلق بعض امور درمیان میں آئے تھے -

۱۱ - کی صبح کو میں کلکتہ واپس آیا کہ ۱۲ - کو جلسہ تھا - میں منتظر تھا کہ اب آخری گفتگو کا موقعہ آیگا اور ہز ایکسلنسی ویسراے کی آخری راے معلوم ہوگی مگر پیر کے دن تار آیا کہ ویسراے کانپور تشریف لیجا رہے ہیں !

منگل کو میں نے انکی اسپیچ پڑھی تو حالات اس صورت سے مختلف تھے ' جنکی مجھکو اطلاع دی گئی تھی ' اور جنکی نسبت مشورہ کیا گیا تھا -

(بقیہ مضمون کے واسطے صفحہ ۴ ب ملاحظہ ہو)

دعوۃ الہیۃ الی ال

واقعۂ ضمانت

(۱) الہلال کے اکثر پرچوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا - اسمیں شک نہیں کہ زمانۂ حال کي روش میں کہ علوم اسلامیہ کا مذاق جاتا رہا ہے اور علوم جدیدہ کي ادعائي روشني نے ہر چہار طرف تاریکي پھیلا دي ہے ' آپکے الہلال نے ساون بھادوں کي گھنگور گھٹا چھائے ہوئے بادلوں کے تاریکي میں چمک کر ' صاعقۂ ہدایت کا کام دیا - فالحمد اللہ علے لطفہ و رحمتہ -

(۲) نئے تعلیم یافتوں کو مادہ پرستي کے دلدلوں نے اندھوں کي طرح بھٹکتا ہوا گمراہ چھوڑ رکھا تھا جسکي الہلال نے رہنمائي کي ہے -

(۳) نبي کریم صلي اللہ علیہ و سلم کے ارشاد کو کہ کلام باري کو مضبوط پکڑنا چاہیے ' بھول جانے ہي کا یہ نتیجہ ہے کہ آج مسلمان دین و دنیا سے تباہ حال ہیں اور اب بھي اگر بیدار نہ ہوے تو یہودیوں سے بھي بدتر حال میں مبتلا ہوجانے کا خطرہ عظیم درپیش ہے -

(۴) بعض جدید طرز کے روشن خیالوں کا یہہ خیال خام ہے کہ کلام الہي نے محض مذہب ہي کي تعلیم دی ہے ' دیگر امور معاش و تمدن و سیاست سے غافل ہے یا مقصر ہے - حالانکہ کلام پاک (تبیان لکل شی) تمام ہدایت دیني و دنیاوي کا مخزن ہے اور علوم دینیہ ہی علوم سیاسیہ کا بھي منبع ہیں -

اس امرکو الحمد للہ کہ سب سے پہلے الہلال نے واضح و مبرہن کر دیا -

(٦) لیکن کلام پاک کو راہ ہدایت تعبیرکرنے اور ضلالت سے بچنے کیلیے صحیح عقل کي ضرورت ہے - اسکے لیے ہر زمانہ کي روش کے مطابق ایسے علماء حق مطلوب ہیں ' جو ضروریات زمانہ کے مطابق کلام پاک کي ہدایت کو دکھا دیں ' لہذا رب العزت کي امۃ مرحومہ پر یہ خاص رحمت ہے کہ وہ ہمیشہ زمانہ کي روش کے مطابق ایک ایسا عالم الہي پیدا کر دیتا ہے ' جو کلام پاک کي صحیح تفسیر بموافقت زمانہ و ضروریات عصریہ ' امت کے آگے پیش کرتا ہے -

(۷) اسمیں شک نہیں ہے کہ یہہ کام پروردگار عالم نے اپنے اور اپنے ایسے علماء حق کو تفویض کیا ہے ' جسکو متزلزل الجبال وجود بھي روک نہیں سکتے - کیونکہ یہ اللہ کے کاروبار ہیں ' جو اپني امت کي ہدایت کیلیے اپنے بندوں کو چنتا اور انکے پیچھے اپني نصرت و اعانت کي ملائکہ کو متعین کر دیتا ہے -

(۸) پس واقعۂ ضمانت الہلال سے گو دل پر صدمہ اور سخت قلق ہے ' تاہم اطمینان کلي ہے کہ جس ظہور صداقت و ہدایت الہیہ کیلیے ملکوں اور قوموں کي مخالفت موثر نہیں ' اسکو انشاء اللہ یہ معاندانہ مساعي کیا ضرر پہونچا سکینگے ؟

(۹) البصائر نے بھي جس کام کا بیڑا اٹھایا ہے ' بلا شک نہایت اہم اور اس زمانہ کي رفتار کے لحاظ سے بہت ضروري ہے - اور خوب ہے کہ [illegible] خصوصا نوجوانوں کیلیے اور آخرت [illegible] کم بیٹوں کي لیے [illegible]

(۱۰) دونوں [illegible] کي واقعي اس قابل ہیں کہ لوگ مجلد کرکے اپنے کتب خانوں میں رکھیں اور روز مرہ تلاوت کیا کریں - [illegible] تراجم قرآن پاک ایسے عام فہم طریقہ سے [illegible]

ترجمہ ہی کے پڑھنے سے مطالب واضح ہوجاویں ' بالکل معدوم ہیں - اور جسکو آپ اس خوبي سے ادا فرماتے ہیں کہ محتاج بیان نہیں -

خادم محمد عبد اللطیف (علیگ)
سابق منصف - ممالک متحدہ

اخباروں کے دیکھنے سے و نیز آپکي تحریر سے معلوم ہوا کہ الہلال سے بھي دو ہزار کي ضمانت طلب کي گئي ہے - جس روز میں نے پہلے پہل اس خبر کو سنا ' جیسا صدمہ دل پر گزرا " خدا ہي جانتا ہے - غیرت نے قبول نہ کیا کہ میں سنوں اور خاموش بیٹھا رہوں - چنانچہ اوسي روز سے ادھیڑ بن میں تھا کہ جو کچھہ اس غریب سے ہوسکے ' الہلال کے حفظ و بقا کے لیے نثار کردے - کبھي اپني مفلسي پر افسوس کرتا تھا اور کبھي معذوري پر - چنانچہ اسي فکر میں تعطیل کا زمانہ بھي قریب آگیا - تعطیل میں مکان گیا اور کسي صورت سے ایک رقم فراہم کي - یہ رقم حقیر آج الہلال پر سے نثار کرتا ہوں - امید ہے کہ قبول کیجیگا -

میں ایک معمولي حیثیت کا آدمي ہوں - جیسا کہ حضور پر بھي ظاہر ہے - اپني بے مائیگي ہي کي وجہ سے مبلغ ۸ - روپیہ ایک وقت میں چندہ نہ دیسکا اور مجبوراً ایسے معافي چاہي کہ مبلغ ۴ - روپیہ کا وي - پي عنایت فرمایا جاے - بقیہ ۴ - روپیہ عقب سے ارسال خدمت کرونگا -

حضرت مولانا ! میں سچ کہتا ہوں کہ جیسا صدمہ عام مسلمانوں کو سقوط ادرنہ و مرحوم شوکت پاشا کے انتقال سے ہوا تھا ' ویسا ہي میں نے اس واقعہ سے بھی پایا - جا بجا الہلال کي ضمانت کے بارے میں گفت و شنید سني - سبھي افسوس کے ساتھہ کہتے تھے کہ اب گورنمنٹ کو کیا ہوگیا ہے کہ ایسے لوگوں کے طرف مخاطب ہو رہي ہے جن کے ایک اشارہ کے لاکھوں لوگ منتظر ہیں ؟ اکثر لوگونکي زبان سے بے تحاشہ یہ لفظ نکل گیا کہ جس طرح سقوط ادرنہ و مرحوم شوکت پاشا کي ہلاکت میں بالآخر کامیابي و خوش حالي بھي پوشیدہ تھي (جسکا ظہور پہلے ہوا) اسي طرح اس واقعہ کي تہہ میں بھي اصلي خوشي و کامیابي چھپي ہو -

حضرت مولانا ! میں کہہ نہیں سکتا کہ آپکے بیان و تحریر میں کونسا جادو اور طلسم ہے یا مسمریزم کا اثر ہے کہ جو شخص ایک بار بھي آپکي تحریر دیکھہ لیتا ہے ' ممکن نہیں کہ الہلال کا عاشق نہ ہو جاے اور اوسکا دل آپ اپنے قبضہ میں نہ کر لیں - جہانتک میرا خیال و عقیدہ ہے ' نہ تو آپکي تحریر میں طلسم و مسمریزم ہے ' نہ آپ جادوگر ہیں - اصلي چیز کچھہ اور ہي ہے - یعنے آپنے ایک ایسي چیز کي مضبوط گرفت کرلي ہے اور اسکا لب و لہجہ اختیار کیا ہے جسکو کبھي فنا نہیں ' اور جسکا اثر قطعي اور ابدي ہے - یعنے کلام پاک الہي - اور یہي باعث ہے آپکے الہلال کي تسخیر قلوب و کشش کا - ہر جگہ اوسکي مثال ' اوسکي شہادت ' اوسکا حکم ' غرضکہ تمام معہ بحث صرف کلام الہي ہي ہوتا ہے [illegible]

محمد عبد الجلیل از آرہ

([illegible])

نہایت ادب کیساتھہ عرض خدمت ہے کہ الہلال کي ضمانت کي خبر سنکر جو صدمہ ہوا ' [illegible] ظاہر ہے [illegible]

[illegible]

امید ہے [illegible]

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکٹ

روح و روان اسلام مولانا ابوالکلام

الہلال کی پیہم اشاعت نے فدایان قوم و ملت کے اضطراب کو سکون سے بدلدیا اور ایمان والوں کے بیتاب قلوب تسکین روحانی سے فرح اندوز ہوگئے : فالحمد لله الذي انزل السكينة في قلوب المومنين ليزدادوا ايماناً مع ايمانهم ' و لله جنود السماوات والارض وكان الله عزيزا حكيما - اس نزول سکینہ کے اداے شکرانہ میں اسکے مخلص مفلس جو کچھہ ہدیہ پیشکش کریں' آپ کا قبول فرمالینا بھی شکریے کا مستحق ہے -

کاش مجھہ سے تہی مایہ برادران اسلام کو بھی توفیق رفیق ہو کہ سبقت کرنیوالوں کے اتباع کا فخر حاصل کروں : و ذالك فضل الله يوتيه من يشاء -

چند ابیات تضمین بیت حضرت حافظ کے دوسرے صفحے پر پیشکش خدمت والا ہیں - کہیں جگہہ خالی ہو تو درج فرما کر شرف بخشیں -

" گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش "

کہاں وہ دل ہے ' کہاں اب وہ ہمتیں دل کی ؟
لہو رگوں میں ہے لیکن کہاں وہ باقی جوش ؟
گلے میں طوق غلامی ہے زیور ناموس
گئے وہ دن کہ پھرا کرتے تھے علم بردوش
نہیں ہے گو " بعمل کوش " پر عمل اپنا
مگر یہ کہتا ہے فیشن کہ " ہرچہ خواہی پوش "
خطاب و خلعت و اعزاز مول لینے کو
کوئی ہے ملک فروش اور کوئی قوم فروش
نیا یہ پاس ادب ہے ' کہ بدلے سجدوں کے
ہوئی ہیں مسجدیں پامال صدمۂ پاپوش
" رموز مملکت خویش خسروان دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش "

(مرتضی حسن شفق ازگیا)

ممبران مسلم لائبریری کیطرف سے ایک رقم حقیر بذریعہ منی آرڈر جہت اعانت ضمانت الہلال مقدس ارسال خدمت شریف ہے ' کل ممبروں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ اس رقم کو بجائے کسی دوسرے کار خیر میں خرچ کرنے کے اپنی دو ہزار رقم مدخلہ ضمانت کا ایک جزو بنا لیویں - یہ ہمارے لئے بالخصوص باعث فخر و عزت ہوگا - ہم سے یہ ہوسکتا تھا کہ الہلال کی اعانت میں ایک خاص کثیر رقم دیتے - مگر ساتھہ ہی یہ بھی خواہش ہے کہ کلام الہی کی پیروی اور مقاصد اسلامی کی تکمیل جملہ افراد اسلام سے عمل میں آے تو زیادہ بہتر ہے تا کہ ہر ایک فرد اپنے فرائض دینی و ملی کو سمجھنے لگ جائے -

(۲) نہایت افسوس ہے کہ ہمارے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا حصہ انجیل کی خدمات دینی و قومی سے اسوقت تک آشنا نہیں ہوسکتا ' جب تک کہ وہ اپنے اندر درد اسلام نہ پیدا کرلے ؟ اور نہ تب تک آپکے ہم آواز و ہم خیال ہی ہوسکتا ہے - اسکے لیے ضرور ہے کہ ایک سال یا دو سال کامل اس کا ہر فرد اسرار کلام ربانی سے ذوق آشنا ہو ' اور اسی کی اسوقت اشد ضرورت ہے - جب سے آپکا اخبار اسجگہ پڑھا جانے لگا ہے ' تب سے ہر ایک متنفس کے دلمیں قران شریف کی حقیقی محبت جاگزیں ہوگئی ہے اور دل سے خواہش کرنے لگ گئے ہیں کہ اگر ۴۰ - روپیہ ماہوار تک کوئی عالم دین قران شریف سے بخوبی واقف ملجائے تو اُنکا وجود اپنے لئے باعث سعادت سمجھیں اور اُنکی خدمت میں رہکر درس قران لیں -

سکریٹری مسلم لائبریری از پرشنار (مدراس)

میں ابھی سفر ہی میں تھا کہ الہلال نمبر (۱۳) پہونچا - سب سے پہلے عنوان شئون داخلیہ پر نظر پڑی - جس کے تحت میں الہلال پریس کی ضمانت دلسوز و جانگداز مرثیہ پڑھہ رہی تھی - گو اس سطر کے دیکھنے سے جسقدر افسوس اور کرب واقع ہوا ' اسکا بیان اسوقت عبث ہے ' مگر ساتھہ ہی ادخال ضمانت سے بغایت درجہ خوشی بھی ہوئی - خدا آپکو اور آپکی عزت ملی و جوش و خلوص دینی کو قائم رہے اور نظر بد سے بچاے -

اب قوم اور معاونین الہلال کو آپکا ممنون ہونا چاہیے. اور حتی المقدور دامے - درمے - اعانت کرنے میں سعی جمیل - میں اسوقت سفر میں ہوں - ریوبار ہوں - تاہم مکان پہونچکر حسب مقدور ارسال خدمت عالی کرونگا ' مگر کیا ہم اور کیا ہماری اعانت - ہاں البتہ دعا شامل حال ہے :

از دست گدائے بینوا ناید ہیچ - جز آنکہ ز صدق دل دعائے بکند

(سید شیر الدین شاہ قادری - بالا پور - حیدرآباد دکن)

مبلغ دس روپیہ کا منی آرڈر روانہ خدمت ہے - اِس میں سے مبلغ سات روپیہ الہلال ضمانت فنڈ کے لئے قبول فرمایئے - اور مبلغ تین روپیہ البصائر (اردو) کا چندہ ہے - الہلال کی ضمانت کا کیا اثر ہوا ہے ؟ اِسکو کیا لکھوں ؟ تفسیر القران کی ضبطی کا اثر جو ایک مسلمان پر ہوسکتا ہے ' وہ یہاں سب پر ہوا - خدا سے دعا ہے کہ وہ ذمہ دار حکام کو سمجھہ عطا فرمارے ! والسلام -

(قاضی سید احمد حسین رئیس ترہٹ ضلع گیا)

افتخار المسلمین - حضرت مولانا زاد مجدہم -

عرصے سے الہلال کی ضمانت کا حال پڑھا تھا مگر ایک واقعہ سن چکا تھا - جسوقت کہ پہلے پہل آپ نے اخبار الہلال شایع کیا ہے تو ایک والی ریاست نے کچھہ رقم بطور امداد پیش کی تھی اور آپ نے انکار کیا تھا - اسوجہ سے جرات نہوئی کہ شاید ہمارا بھی ویسا ہی حال ہو - یہی سبب ہے کہ اپنے طرف سے کچھہ ثبوت اس صدمہ کا جو میرے قلب محزوں پر ہوا ہے' نہ دیسکا ' لیکن اب چونکہ کئی ایک پرچوں میں قیام خزینۂ دفاع جواللہ کا حال پڑھا ' اِسلئے جرات ہوئی - اور خدا کا شکر بجا لایا کہ مجھے بھی موقعہ اس کام کا جو دل میں ابھر رہا تھا ' مل گیا -

اِسلئے ایک نہایت ہی قلیل سی رقم مبلغ ۱۰۰ - روپیہ کی پیش کش ہے - امید ہے کہ جناب شرف قبولیت عطا فرماکر مجھے ممنون فرمائینگے -

آپکا خادم دینی و نیاز مند
محمد اکبر

از جانب انجمن هلال احمر قسطنطنیه

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب (الهلال)

هندرستاني اخبارات میں جو فہرست چندہ مرسلہ مسلمانان هند بنام انجمن هلال احمر عثمانی شائع هوچکي هے' اسمیں متعلق ان رقومات کے جو مسلمانان رامپور ممالک متحدہ هند کیجانب سے میر قمر شاہخان صاحب نے ارسال کي هیں' غلطي راقع هرگئي هے -

صحیح فہرست حسب ذیل هے :

تاریخ	رقم		کیفیت
۲۴ مارس سنه ۱۳۲۸	۱۱۳۳۷	پیاستر	جنگ طرابلس
	۱۴۷۵	"	"
۱۲ ایلول سنه ۲۳۲۸		"	"
۲۴ مئي سنه ۱۳۲۸		"	"
۲۶ تشرین ثاني ۱۳۲۸	۱۷۹۲	"	جنگ بلقان
۵ "	۵۰۱۰۰		"
۲۱ "	۳۵۵۹۵	"	"
"	۵۹۰۱۵	"	"
۱۱ کانون اول سنه ۱۳۲۸	۱۲۱۱۹۱	"	"
۱۲ شباط سنه ۱۳۲۸	۵۲۴۴۹	"	"

فہرست رقوم چندہ مسلمانان رامپور بخدمت صدر اعظم ترکي بامداد مجروحین ر یتامي جنگ طرابلس ر بلقان -

ارل قسط بوساطت عالیجناب هزهاینس نواب صاحب رامپور تاریخ ۱۸ جنوري سنه ۱۹۱۲ — ۳۰۱۰۰ ۰ ۰

(۲) قسط دوم بوساطت مسٹر قمر شاہ خان سکریٹري انجمن هلال احمر رامپور تاریخ ۴ مارچ سنه ۱۴۱۳ — ۴۹۳۶ ۸ ۰

(۳) قسط سوم بوساطت مسٹر قمر شاہ خان تاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۱۳ — ۱۷۰۱ ۳ ۰

(۴) قسط چهارم بوساطت مسٹر قمر شاہخاں تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ — ۱۷۰۱ ۳ ۱

(۵) قسط پنجم معرفت مسٹر قمر شاہخان تاریخ ۲۶ جولائي ۱۹۱۳ — ۳۰۷۵ ۲ ۳

نیاز مند قمر شاہخان از رامپور

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد کانپور

بذریعہ مولانا ابو تراب عبد الرحمن صاحب گیلاني ۲۲ - روپیہ ساڑھے دس آنہ -

(فہرست اسامي حضرات اعانہ دهندگان)

مولوي عبد الله صاحب رکیل - ۲ - روپیہ - شیخ رلایت حسین صاحب - ۲ - روپیہ - منجملہ قیمتہ چرم عقیقہ عزیزان مولوي عبد الشکور صاحب مختار موضع گورهیاري - ۲ - روپیہ - اهلیہ مولوي عبدالله صاحب رکیل قیمت بازر - ۳ - روپیہ - اهلیہ مولوي عبدالشکور صاحب مختار گورهیاري قیمت پہونچي - ۳ - روپیہ مولوي عبدالشکور صاحب مختار مزکور - ۱ - روپیہ - شیخ شجاعت حسین صاحب مختار - ۱ - روپیہ مولوي یسین صاحب - ۱ - روپیہ شیخ عبدالعزیز صاحب مختار ڈیہ سلم نگر - ۱ - روپیہ - منجھلي همشیرہ مولوي عبدالله صاحب رکیل - ۱ روپیہ - اهلیہ مولوي شرف الدین صاحب - ۱ روپیہ - مولوي عبدالشکور صاحب مختار - ۱ روپیہ - اهلیہ مولوي شمش الہدی صاحب - ۱ - روپیہ - رالد عبدالعلیم صاحب مختار - ۸ - آنہ - اهلیہ منشي شجاعت حسین صاحب - ۸ - آنہ - رزن موے عقیقہ مذکور الصدر - ۷ - آنہ - شیخ تبارک حسین صاحب - ۲ - آنہ - اهلیہ شیخ رضي احمد صاحب ۴ آنہ - شیخ نورالحسن صاحب - ۲ - آنہ - اهلیہ شیخ عبدالستار صاحب - ۲ - آنہ - رالدہ مولوي یسین صاحب - ۲ - آنہ - منشي عبداللطیف صاحب - ۲ - آنہ - شیخ محب علي صاحب - ۱ آنہ اهلیہ قادر علي صاحب - ۱ - آنہ - اهلیہ ارلاد علي صاحب - ۱ آنہ - مسماۃ پھولیا کنیز - ۱ - آنہ - بلاقي پاسي قوم هندر - ۱ آنہ شیخ صدیق صاحب مرعن چک ۲ پائي -

(ایضاً بذریعہ مولانا صاحب چندہ موضع ڈیہ - ۱۰ - روپیہ)

مولوي عبدالعزیز صاحب مختار - ۱ - روپیہ - مولوي ابوالحسن صاحب - ۱ - روپیہ - متفرقات مبلغ - ۶ - روپیہ - جملہ - ۸ - روپیہ

جملہ رقم متعلقہ چندہ مبلغ - ۳۰ - روپیہ - ۱۰ - آنہ - ۲ - پائي هوئي ' جسمیں - ۶ - آنہ فیس مني آرڈر ارر - ۲ - پائي ٹکٹ پر صرف هوا ارر بذریعہ مني آرڈر - ۳۰ - روپیہ - ۳ - آنہ - بروز جمعہ ۲ ذیقعدہ بھیجا گیا - باقي ۱ - آنہ کا ٹکٹ عقب سے جاے گا -

بذریعہ جناب محمد ضیا الحق صاحب از بھرنگیر ضلع نل گنڈہ (دکن) ۱۷۱ - ۹ -

(به تفصیل ذیل)

جناب علي بخش خانصاحب کنہ دار ابپاشي ۵۰ - روپیہ جناب سلیمان خانصاحب کنہ دار ۴۲ - روپیہ ۷ - آنہ ۶ - پائي جناب سید نعمت شاہ صاحب زمیدار ۱۲ - روپیہ ۱۲ - آنہ جناب نور محمد خانصاحب سپر سلیمان خانصاحب کنہ دار ۸ روپیہ ۸ - آنہ جناب محمد خانصاحب کنہ دار آبپاشي ۸ - روپیہ ۷ - آنہ جناب رام راؤ صاحب پٹواری ۸ - روپیہ ۸ - آنہ جناب عظیم احمد صاحب کنہ دار ۵ - روپیہ ۱ - آنہ جناب محمد کلیم صاحب کنہ دار ۵ - روپیہ جناب محمد افضل علي صاحب کنہ دار ۱۳ آنہ - ۶ - پائي جناب محمد سلامت اللہ صاحب فور میر آبپاشي ۵ - روپیہ ۱ - آنہ جناب حسام الحق صاحب کنہ دار ۳ روپیہ ۲ - آنہ جناب عبد الرحمن صاحب کنہ دار ۴ - روپیہ ۴ - آنہ جناب عبدالغفور صاحب کنہ دار آبپاشي ۱ - روپیہ ۱۱ - آنہ جناب حکیم غلام محمد خانصاحب رامپوري کنہ دار آبپاشي ۴ - روپیہ ۱۱ - آنہ ۶ - پائي خاکسار محمد ضیاء الحق سپروایزر ابپاشي ۱۰ - روپیہ -

۱۷۱ - روپیہ ۹ - آنہ ۶ - پائي - فیس مني آرڈر اپني جیب سے ادا کي گئي (جزاک اللہ - الهلال)

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

بکفایت اصلی پتھر کی عینک لے لیجیے

حضرات اگر آپ قابل اعتماد عمدہ و اصلی پتھر کی عینک کم قیمت پر چاھتے ھیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں - ھمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں جو عینک ٹھریگی وہ بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے اپنی آنکھیں امتحان کراکر صرف نمبر بھیجدیں - پھر بھی اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اجرت بدل دیجائیگی -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنس

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاک خانہ ریلسلی کلکتہ -

تجارت گاہ کلکتہ

یوں تو ھر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ھے مگر بعض اشیا ایسی ھیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے کلکتے ھی کی آب و ھوا موزوں ھے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ھو کر تمام ھندوستان میں روانہ کی جاتی ھیں - ھمارے کارخانے میں ھر قسم کی وارنش مثلاً روغنی چمکیلا ' ھرا ' براون ' زرد ' نارنگی ' لال ' بکری اور بھیڑی کے ' گاے کے سر کا چمڑا ' رنگین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ھیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز وغیرہ کا اور بوٹ کا سفید اور کالے رنگ کا وارنش بھی تیار ہوتا ھے - یہی سبب ھے کہ ھم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پر بھیجا کرتے ھیں - جس قسم کے چمڑے کی آپکو ضرورت ہو منگا دیکھیں ' اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ھمارے ذمہ ' اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

ایک نئی قسم کا کاروبار

یعنی

ھر قسم اور ھر میل کا مال ' یک مشت اور متفرق دونوں طرح ' کلکتہ کے بازار بھاؤ پر ' مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق ' ورنہ واپس ' محصول آمد و رفت ھمارے ذمہ ' ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ھی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ' پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ ' اس سے زائد کے لیے دریافت فرمائیے ' تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کے لیے مراسلت فرمائیے

منیجر ھلال ایجنسی ۵۷ اسمعیل اسٹریٹ انٹالی - کلکتہ

THE MANAGER, THE "HILAL" AGENCY.
57, Moulvie Ismail Street, P. O. Entally, (Calcutta)

لغات جدیدہ

مولفہ

مولانا السید سلیمان الزیدی

یعنی : عربی زبان کے چار ھزار جدید ' علمی ' سیاسی تجارتی ' اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری ' جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ھیں ' اور نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ھے ' وہ بھی اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود ھیں - قیمت ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین ندوہ ' لکھنو -

۱ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ مڈل چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -
۲ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۳ - ۱۵ سائز ھنٹنگ واچ جو نقشہ مد نظر ھے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا مضبوط ملمع جسکے دیکھنے پر پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۴ - ۱۸ سائز انگما سلنڈ واچ گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -
۵ - ۱۹ سائز گارنٹی لیور واچ اسکی مضبوطی سچا ٹائم برابر چلنے کا ثبوت صاحب مکتری نے گارنٹی دس سال گھڑیکے ڈائل پر لکھا ھے جلد منگائیے معہ محصول چھہ روپیہ -
۶ - ۱۹ سائز سٹم پٹنٹ لیور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحکیم)

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, MacLeod Street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکلف بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۹ | کلکتہ : چہار شنبہ ۵ - ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳
Calcutta : Wednesday, November 5, 1913.

فہرست

تصاویر

شذرات

گم شدہ امن کي واپسي
(۳)

مجلس دفاع مسجد کانپور

اجتماع ٹاون ہال کلکتہ - ۱۹ - اکتوبر

اسکے بعد مولانا سید سلیمان صاحب ندوي نے تیسرا رزولیوشن پیش کیا :

" جو ڈیپوٹیشن ۱۴ - اکتوبر کو کانپور میں حضور ویسراے کي خدمت میں مسلمانان کانپور کي جانب سے پیش ہوا تھا ، یہ جلسہ نہایت افسوس اور کمال تاسف کے ساتھہ اس کي اس کارروائي کو دیکھتا ہے کہ اپنے ایڈریس میں اُن سفاکانہ مظالم کا کچھہ ذکر نہیں کیا ، جو ۳ - اگست کو مقامي حکام اور پولیس نے ایک بے قصور اور غیر مسلح جماعت پر کیے تھے "

اس تجویز کو پیش کرتے ہوے محرک نے تفصیل کے ساتھہ تجویز کے مقصد کي تشریح کي ، جس کا خلاصہ میں اپنے لفظوں میں لکھتا ہوں :

" حضرات ! حضور ویسراے نے کانپور میں بار بار اس موثر خواہش کو دھرایا ہے کہ مسلمان گذشتہ واقعات بھلا دیں - ہم اس امن فرمایانہ اور صلح جویانہ خواہش کي پوري قدر و قیمت محسوس کرتے ہیں ، تاہم حضور ویسراے کي نظر سے یہ بات مخفي نہوگي کہ دنیا میں دنیا کا ہر واقعہ جلد سے جلد بھلا دیا جا سکتا ہے ، لیکن " خون " کے دھبے جلد محو نہیں ہوتے -

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفتہ پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں -
(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکی لئے ذمہ دار نہ هوگا

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	چوتھائی کالم	چوتھائی کالم سے کم فی مربع انچ
مرتبہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ آنہ
ایک	۱۵	[illegible]	۷	۵	۰ - ۸
۳	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۳ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار هوتے هیں جنکي قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد هو گا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماہي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي مبلغ لی جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت وہ روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤںکا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا هو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمالیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن

ساکن و جامد پڑے رهتے هیں - نه زبان حرکت کرتي هے اور نه دماغ کام کرتا هے - لیکن جب اپني هي غفلتوں اور اپني هي ضلالت کاریوں کے نتائج کسي مهیب و مهلک صورت میں ظهور کرتے هیں ' تو اُس وقت شـور مچاتے هیں اور آه و فغاں کرتے هیں - مگر جب صداؤ حرکت کا دور ختم ' اور سفر همت کسي منزل نا تمام تـک پهنچ جا تا هے ' تو پهر:

مست خسپند بغفلت کده تا سال دگر !

عمـارات دینیه و اوقاف خیـریه کا مسئله برسوں سے فغـاں سنج اعانت هے - کوئي سال ایسا نهیں جاتا که کوئي نه کوئي درد انگیز واقعه اسکي فریادوں کو همارے غفلت پیشه کانوں تـک نه پهنچاتا هو ' لیکن اب تـک کوئي انجمن ' کوئي با قاعده جماعت ' کوئي مستقل فنڈ ' ایسا قائم نهوا جو سرزمین هند میں اسلام کے احترام اور اسکے پیرؤں کے کرورها روپیے کي موقوفه املاک کے حفظ و دفاع کے کام کو دائمي طور پر اپنے هاتهوں میں لے لے -

کاش اگر کانپور کے واقعه سے یهي ایک نتیجه همیں حاصل هو جاے که عمارات دینیـه و اوقاف خیریه کے تحفـظ کا با قاعـده کام شروع کر دیں ' تو سمجهیں که جو خون ۳ - اگست کو همارا بها تها ' اور نهیں تو کم ازکم اسکے معاوضے میں همیں یهي سبق عبرت و وسیلهٔ عمل هاتهه آ گیا !

مجلس " دفاع مسجد مقدس کانپور " کلکته نے قائم هو کر الحمد لله که اپنے فرائض سے غفلت نه کي - مقـامي تحریک جس قوت و وسعت سے جاري کي گئي ' وه همـاري انجمنوں کیلیے ایک عمده مثال هے - باهر کا کام بهي پوري توجه سے شروع کیا گیا تها ' ابتدائي اعلان شائع هوگیا تها - خاص مقامات میں شاخیں قائم هو رهي تهیں - دوره کیلیے خود صدر مجلس اور سکریٹري آماده تهے ' مگر اسي اثنا میں واقعات متغیر هوگئے -

تاهم کام باقي ' اور فی الحقیقت اصلي کام تو بالکل هي باقي هے ' اسلیے ۱۴ - اکتوبـر کے بـعد انجمن کو اپنا کام ملتوي کر دینے کي جگه ' ضرورت تهي که زیاده وسیع و دائمي صورت میں جد و جهد شروع کي جاتي

اس تجویز کے الفاظ یه تهے :

" یه جلسه تجویز کرتا هے که " انجمن دفاع مسجد کانپور " کلکته کو آینده " حفظ و دفاع عمارات دینیه و اوقاف خیریه " کے نام سے بدستور قائم رکها جاے - اور وه زیاده وسیع و دائمي صورت میں اپنا کام جاري رکهے "

(شکریهٔ معاونین کرام)

آخري تجویز مرزا احمد علي صاحب نے پیش کي :

" یه جلسه اُن تمام بیرسٹرز ' وکلا ' مجالس ' اور جرائد اسلامیه کا نهایت خلوص و احترام سے شکریه ادا کرتا هے ' جنهوں نے مسئله " مسجد کانپور " کي نسبت یادگار خدمات انجام دیں ' اور جو فی الحقیقت قوم کي دیني و ملي خدمات کا ایک پر فخر کارنامه هے - علی الخصوص مسٹر مظهر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور کا ' جنهوں نے اس حادثے میں اپنے عدیم النظیر ایثار نفس اور جوش حق پرستي کا نا قابل فراموش ثبوت دیا ' اور نیز سید فضل الرحمن صاحب وکیل کانپور کا ' جنهوں نے مقدمات حادثه ۳ - اگست میں نهایت سخت صعوبات اور محنتیں برداشت کي هیں "

مسٹر مظهر الحق کا نام جونهي رزو لیوشن میں اول بار آیا ' هال چیرز کي آواز سے گونج اٹها :

اجرش دهد خداے که کر دسـت یـاوري
با آن کساں کـه یـاور و نامر نـه داشتنـد

و من الناس من یشري نفسه ابتغاء مرضات الله ' والله رؤف بالعباد

حقیقت یه هے که مسٹر مظهر الحق نے ایثار وفدویت کي جو مثال اس حادثے میں پیش کي هے ' وه انجمنوں اور جلسوں کي تعریف و ثنا سے ارفع و اعلی هے - تاریکي جتني زیاده سخت هوتي هے ' اتني هي روشني کي قدر بهي بڑهجاتي هے - شب ماه میں چراغ سے بے نیازي کي جاے ' مگر محاق کي آخري راتوں میں ٹمٹما تا هوا دیا بهي کم از درخشندگي آفتاب نهیں هوتا - هماري خود غرضي و نفس پرستي کي انتہا هوگئي هے - عشق حق و صداقت ' محبت و ملـک ملت ' اور لقاء وجه رب کے شوق کو هم بهول گئے هیں - اغراض کے تعبد اور طلب نفع کي بندگي همارے ایمان و خدا پرستي تـک پر غالب آگئي هے - کتنے مقد مے هیں جو همیشه پیش آتے هیں ' جن میں مسلمانوں کي کوئي نه کوئي دیني و قومي مصیبت مضمر هوتي هے ' لیکن همنے وکیلوں کو آزمایا هے ' هم نے بیرسٹروں کا امتحان لیا هے - کم ازکم مجهے تو اس وقت استثنی کیلیے ایک واقعه بهي یاد نهیں آتا ' جس میں بغیر فیس لیے هوے کسي مسلمان قانون پیشه شخص نے اپنا تهوڑاسا وقت بهي صرف کیا هو - کلکته کے متعدد واقعات میرے سامنے هیں - بنگالي وکلا نے اسلامي معاملات کے لیے ایثار کیا هے ' مگر مسلمانوں نے ذرا بهي دلچسپي ظاهر نه کی ! علی گڈه میں ایک عیدگاه کا مقدمه در پیش تها ' وهاں کے بعض مشهور " قوم پیشه " وکلا و بیرسٹرو کے پاس لوگ گئے اور روے دهوے ' مگر اُن مدعیان خدا پرستي کو همیشه " لکشمی " کی پوجا پاٹ هی میں مصروف پایا ! !

میرے سامنے کي بات هے که لکهنو میں اسي معامـله کانپور کیلیے ایک صاحب لکهنو میں نکلے ' اور ایک مشهور مسلمان بیرسٹر کے پاس فیس لیکر گئے که کانپور چلیے - مگر انهوں نے معـذرت کي که " یه معاملـه اب اور طرح کا هوگیا هے ' میں کس طرح جاؤں ؟ "

وه شخص عند الاستفسار تفصیلي حالات بیان کرسکتا هے - جبکه اغراض پرستي کي تاریکي اس درجه شدید هو ' تو جو روشـني همیں مسٹر مظهر الحق کے جهاد في سبیل الله میں نظر آئي ' وه کیوں نه همارے لیے ایک آفتاب عز و کمال هو ؟

کونسـل کي ممبري کي وجـه سے مجهے معلوم هے که مسٹر مظهر الحق کي پریکٹس کو ایک گونه نقصان پهنچا تها ' کیونکه یه پیشه کمال درجه صرف وقت اور مسلسل توجه کامل کا طالب هے - اختـتام میعاد ممبري کے بعد وه متوجه هوے ' اور اپني گذشته مصروفیت کے ساتهه کام کرنے لگے - ایسي حالت میں ضرور تها که پهر درمیان میں دو باره انقطاع نهوتا - کیونکه یه انقطاع موکلوں کو مایوس کرنے والا هوتا هے ' اور مایوسي کي اشاعت اس کام کیلیے سخت مضر هے -

جس وقت وه کانپور گئے ' مجهے معلوم هے که ایک بهت بڑا کیس لے چکے تهے - یه کیس بیس پچیس هزار روپیه سے کم کا نه تها ' لیکن جب کانپور کے متعلق انکو تار ملا تو انهوں نے مقدمه کي بریف واپس کردي اور کانپور چلے گئے -

بهر حال مسٹر مظهر الحق نے انسانوں سے اپنا کاروبار چهوڑکر خدا سے یه معامله کیا هے : الیه یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه - اور وه یقیناً مطمئن هونگے که خدا اپنے معامله داروں کو کبهي

هم مسجد کانپور کي تاريخ کے هر واقعه کو بھلانے کي کوشش کرينگے ليکن شايد ۱۴ - اگست کو جلد بھول جانے ميں تعميل حکم سے مجبور هوں - يه هماري طاقت سے باهر هے که هم معصوم بچوں کي چيخوں ' اور بے دست و پا مظلوموں کي آخري فريادوں کو بھلا سکيں -

ليکن اے حضرات ! يه امن جويانه خواهش حضور ويسراے کيليے ضرور موزوں تھي جو پيام صلح ليکر آئے تھے' مگر هندوستان کا هر مسلمان اس واقعه پر اپنے نفرت آميز تعجب کو ظاهر کيے بغير نہيں رهسکتا که جو ايڈريس کانپور کے وفد نے حضور ويسراے کي خدمت ميں پيش کيا ' اُسميں بھي اُس نا قابل فراموش واقعه کو بھلا نے کي کوشش کي گئي تھي - حالانکه هم " بھولنے " کي تعليم لارڈ هارڈنگ سے ليے سکتے هيں مگر کانپور کے چند افراد اور متوليان مسجد سے لينے کيليے طيار نہيں -

حضرات ! يه وفد واقعات کا خاتمة الباب تھا اور اسليے پيش هوا تھا که حضور ويسراے سے انصاف حاصل کرے - پس اگر اسکو ۳ - اگست کے بعض قانون شکنانه افعال پر اظهار نفرت کرنا آتا تھا ' تو اُس سفا کانه خوں ريزي اور ظالمانه استعمال قوت اسلحه کے متعلق بھي اسکي زبان نے کيوں ياري نه دي ؟ اور کيوں اُس چيز کو اُس نے ياد رکھا ' جس کو بصورت ثبوت دنيا بھلا ديسکتي هے ' اور اُس چيز کو بھول گيا ' جس کو خدا بھي کبھي نہيں بھلائيگا ؟

حضرات ! هم نے اس معاملے ميں سب کچھه کھويا - هم نے اپنے مقدس خانۂ الہي کي بے حرمتي ديکھي ' هم نے اسکے صحن کے اندر اپنے بھائيوں کي لاشوں کو ديکھا ' هم نے زخمي بچوں کو تڑپتے اور جانکني ميں ايڑياں رگڑتے ديکھا - هم نے وہ تمام سختياں جھيليں ' جو کانپور سے باهر بھي همارے ساتهه کي گئيں - اخبارات سے ضمانتيں لي گئيں ' پريسوں کو بند کيا گيا - رسائل ضبط کيے گئے -

ان تمام حوادث ظلم و جبر کے بعد بھي هم طيار هوے که اگر هم کو امن و صلح کا پيام ديا جاے ' اور انصاف و راستي کي ايک نظر بھي ميسر آ جاے ' تو تمام معاملے کو ختم کرديں ' اور صلح کے علم کو جنگ کے هتياروں پر ترجيح ديں - پھر کيا ايسي حالت ميں ' جبکه سب کچھه کھو دينے کے بعد انصاف کي عدالت ميں پورا پورا همارا حق بھي نہيں ملتا ' هم اسکا بھي حق نہيں رکھتے تھے که ايک لمحه کيليے ظلم و خونريزي کي زباني شکايت کرکے ' اپنے زخمي دلوں کو تسکين ديسکيں ؟

اگر صلح کے موقعه پر گذشته کي ياد بہتر نه تھي ' اور واقعي ماضي کو بھلا هي دينا چاهيے ' تو پھر ڈيپوٹيشن کو کيا حق حاصل تھا که اُس نے اُن واقعات پر اظهار نفرت کيا ' جنکا اشاره مشکوک جنکے الفاظ مبهم ' اور جنکي نسبت اس وقت تک عدالت کا کوئي فيصله موجود نہيں ؟

يه صرف کانپور کا مقامي مسئله نه تھا ' يه ايک عام اسلامي مسئله اور تمام مسلمانان عالم کے حق ديني و ملي کا سوال تھا - اسليے کانپور کا وفد يقيناً مسلمانوں کے سامنے جوابدهي کي پوري ذمه داري رکھتا هے "

ديگر متعدد اصحاب نے اسکي تائيد ميں تقريريں کيں اور بالاتفاق پاس هوا -

(قانون حفظ عمارات دنييه)

اسکے بعد چوتھا رزوليوشن پيش هوا :

" يه جلسه نظر به حالات گذشته ' اسکي سخت ضرورت ديکھتا هے که آئنده عمارات دينيه اور اوقاف خيريه کي حفاظت کيليے ايک مستقل اور علحده قانون نافذ کيا جاے - کيونکه تازه حالات نے ثابت کرديا هے که موجوده قوانين و اعلانات کے ابهام و تاويل سے هر وقت معابد دينيه کي حفاظت خطرے ميں هے "

(ايڈيٹر الہلال) نے اس تجويز کو پيش کيا اور پيش کرتے هوے مصالحة کانپور کي نسبت دوسري تقرير کي - يه تقرير پہلي تقرير سے زياده مبسوط اور مفصل تھي - مضمون کے آخر ميں درج کي جائيگي -

(جرائد و مطابع اسلاميه)

پانچويں تجويز جرائد اسلاميه کي ضمانت کے متعلق تھي :

" يه جلسه هز ايکسلنسي کي اس موثر خواهش کو پيش نظر رکھتے هوے که " گذشته واقعات بھلا ديے جائيں " گذشته کے بھلا نے کيليے ضروري سمجھتا هے که جن اسلامي جرائد و مطابع سے محض اس بنا پر ضمانتيں طلب کي گئيں که انهوں نے مسئلۂ مسجد کانپور کي نسبت مسلمانوں کے حقيقي جذبات و خيالات کي ترجماني کي تھي ' انکي ضمانتيں واپس کردي جائيں ' ورنه يه واقعه بھي جمله اُن نا قابل فراموش ياد گاروں کے هوگا ' جو هميشه حادثۂ کانپور کو تازه کرتي رهيں گي "

(ايک غلط فهمي)

اس موقعه پر يه ظاهر کر دينا ضروري هے که بعض اصحاب کو اس تجويز کي نسبت چند غلط فهمياں پيدا هوگئي هيں - انکا خيال هے که اس تذکره کو مسئلۂ کانپور کے ضمن ميں ظاهر کرنا ضروري نہيں - يه پريس ايکٹ کا نتيجه هے اور اُسي حيثيت سے اسکا مطالبه بھي کرنا چاهيے -

ليکن شايد وہ بھول گئے که اگر يه خلط مبحث کي غلطي هے ' تو اسکي ابتدا خود گورنمنٹ هي نے کي هے - پس کچھه هرج نہيں اگر غلطي کا مقابله غلطي هي سے کيا جاے - کيا خود پريس ايکٹ کا استعمال مسجد کانپور هي کے ضمن ميں نہيں کيا گيا ؟ اور کيا يه واقعه نہيں هے که زميندار لاهور سے صرف انهي مضامين کي بنا پر دس هزار کي ضمانت طلب کي گئي ' جو مسجد کانپور کے متعلق شائع هوے تھے ؟

جسقدر ضمانتيں لي گئي هيں ' انکے سرکاري اعلانات کو گزٹ ميں تلاش کيجيے - هر ضمانت کے ساتهه جو سبب بيان کيا گيا هے وہ کسي نه کسي حيثيت سے مسجد کانپور هي کے متعلق هے - پھر کونسي وجه هے که اس واقعه کو بھي منجمله اُن شدائد کے نه قرار ديا جاے ' جو مسئلۂ کانپور کي بدولت عمل ميں آے ' اور کيوں نه اسي معامله کے ذيل ميں اُسکا مطالبه بھي کيا جاے ؟

علي الخصوص " زميندار " سے دس هزار روپيه کي ضمانت لينا ' ايک ايسا اهم واقعه هے ' جس کو کبھي بھي بھولنا نہيں چاهيے - يه قانون کے احترام کا علانيه خون هے ' اور ايک آئيني گورنمنٹ کے ليے ناقابل تاويل استبداد

(مجلس حفظ و دفاع عمارات دينيه و خيريه)

چھٹا رزوليوشن ايک نہايت هي اهم اور اقدم ترين تجويز تھي - در اصل موجوده حالات کا اصلي علاج اسي ميں پوشيده هے ' بشرطيکه ارادے کے ساتهه عمل کي بھي توفيق رفيق کار هو -

هماري غفلت پيشگيوں کا عام حال يه هے که هميشه خواب و سرشاري ميں ايک جسم بے روح اور ايک نعش سرد کي طرح

۲۹ اکتوبر کو ریوٹر نے لندن سے تار دیا کہ " مسٹر وزیر حسن ' مسٹر امیر علي ' اور سر آغا خاں میں ایک پولیٹکل ڈنر کے متعلق اختلاف راے اس حد تک ہوا کہ بالاخر مسٹر امیر علي اور سر آغا خاں نے لیگ کي صدارات سے استعفا دیدیا "

سب سے پہلے ٹائمز نے مختلط اور غیر محتاط اطلاعات کي آواز بلند کي جسکے صداے بازگشت ریوٹر کے ذریعہ ۳۱ اکتوبر کو تمام انگلو انڈین جرائد میں پھیل گئي

ریوٹر کا بیان ھے :

"مسٹر وزیر حسن اور مسٹر محمد علي نے مسٹر امیر علي سے چا ھا تھا کہ وہ ان کو ایک پولیٹیکل ڈنر دیں ' مسٹر امیر علي نے بمشورۂ لارڈ چانسلر بدین سبب اس سے انکار کیا کہ کہیں فتح کانپور کي یہ خوشي نہ سمجھي جاے ' اسپر مسٹر وزیر حسن نے مسٹر امیر علي کو ایک سخت خط لکھا جس میں ایک فقرہ یہ بھي تھا کہ " یا تو آپ مستقل اور قوي دل ھوکر کام کیجیے یا دیگر ضعیف اور کمزور لوگوں کي طرح قوم کو چھوڑ دیجیے " اس خط سے متاثر ھوکر مسٹر امیر علي نے استعفا دیدیا - آغا خاں بھي مستعفي ھوگئے ھیں "

ریوٹر نے شام کے تار میں یہ تسلیم کیا ھے کہ سر آغا خاں کے استعفے کو مسٹر امیر علي کے استعفے سے کوئي تعلق نہیں ' آغا خاں کا استعفا اس بنا پر ھے کہ وہ لائف پریسیڈنٹ شپ کے اصول کو اب جبکہ قوم میں جمہوریت پیدا ھوگئي ھے ' مناسب نہیں سمجھتے ' اور اب وہ چاھتے ھیں کہ اس عہدے کا انتخاب صرف ایک ھی سال کے لیے ھوا کرے -

مگر پریس مسٹر محمد علي کا ایک خاص تار لندن سے آیا ھے جس سے واقعات زیادہ واضح اور منکشف ھوجاتے ھیں بشرطیکہ یہ بیان مکمل ھو ' اون کا بیان ھے کہ :

مراسلۂ نگار ٹائمز نے مسلمانان ھند کے موجودہ اضطراب سیاسي کے متعلق جو خیالات ظاھر کیے تھے ' انکي تردید کے لیے آغا خاں کي راے تھي کہ ایک سیاسي ڈنر آغا خاں اور مسٹر امیر علي کي طرف سے انگلینڈ کے ارباب اعزاز و ارکان سیاست کو دیا جاے ' جسمیں موجودہ اتہامات کي تکذیب کي جاے ' اور اسي کے ضمن میں دیگر خیالات بھي ظاھر کیے جائیں ' مسٹر امیر علي نے اس قسم کے ڈنر میں شرکت سے انکار کیا - یہہ ایک واقعہ مستقل ھے ' جس سے استعفا کو کوئي تعلق نہیں

دوسرا واقعہ یہہ ھے کہ مسٹر امیر علي نے مسٹر وزیر حسن کے نام ایک خط میں حسب ذیل امور کا مطالبہ کیا :

(۱) - لندن مسلم لیگ ' آل انڈیا مسلم لیگ سے بالکل الگ اور مستقل ایک شے ھے ' وہ اوس کي پالیسي کے اتباع پر مجبور نہیں -

(۲) آل انڈیا مسلم لیگ کو ۱۸۰۰ پونڈ سالانہ لندن مسلم لیگ کے مصارف کے لیے بلا قید و شرط دینا چاھیے -

(۳) آل انڈیا مسلم لیگ صداقت اور خلوص نیت کے ساتھہ گورنمنٹ کا ساتھہ نہیں دیتي -

مسٹر وزیر حسن نے اس کے جواب میں لکھا کہ ان امور کے فیصلے کا حق مسلم لیگ کو ھے ' اور بھي کچھہ باتیں جواباً لکھي تھیں ' مسٹر امیر علي کو ان جوابات سے تسلي نہیں ھوئي ' اور استعفا دے دیا "

بہر حال خواہ کچھہ ھي سبب ھو ' مگر ھمارے جھگڑوں کي یہ تشہیر افسوس ناک ھے - ممکن ھے کہ اس ھفتے مزید اطلاعات حاصل ھوں اور اسکے بعد زیادہ محتاط راے دي جاسکے -

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت !

ایک دن میں پچاس ھزار ! ! !

الهـلال - کلکتہ

— : * : —

" ایک دن میں پچاس ھزار " یعني اگر آپ چاھتے ھیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ھزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں ھر طبقہ اور ھر درجہ کے لوگ ھوں ' تو اس کي صرف ایک ھي صورت ھے - یعني یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ھے کہ الهلال کے خریدار پچاس ھزار کیا معني پچیس ھزار بھي نہیں ھیں - لیکن ساتھہ ھي اس امر کي واقعیت سے آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ھزار سے زائد انسانوں کي نظر سے ھر ھفتے گذرتا ھے -

کیونکہ وہ ھر حیثیت سے ھندوستان کے ورنیکلر پریس میں ایک انقلاب انگیز رسالہ اور اردو میں یورپ کے ترقي یافتہ پریس کا پہلا نمونہ ھے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپي ھوي چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کي جماعت کون رکھتي ھے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الهلال نہ صرف ھندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ھے ' اور یہ قطعي ھے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکي اشاعت کا انتظار کرتي ھے - اور پھر پرچے کے آتے ھي جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ھے ' اسکو آپ اپنے ھي شہر کے اندر خود اپني آنکھوں سے دیکھہ لیں -

کیونکہ اس نے روز اول ھي سے اعلان کر دیا ھے کہ تائید الہي اسکے ساتھہ ھے -

اس کي وقعت ' ان اشتہارات کو بھي رفیع بنا دیتي ھے ' جو اسکے اندر شائع ھوتے ھیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چھپ سکتے ھیں -

اشتہاروں کا خوش نما بلاک بناکر اسمیں شائع کرائیے ' جو کارخانہ الہلال ھي سے آپ طیار کرا سکتے ھیں ' اور جو ھمیشہ آپکے پاس محفوظ رھیگا !

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي ھے -

منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ ھاوس -

۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریت - کلکتہ -

نقصان نہیں پہنچاتا - دنیا کی کوئی بھی تجارت نقصان سے خالی نہیں ' لیکن خدا کے ساتھ لین دین کی تجارت ہی وہ تجارت ہے ' جس میں اصل اور نفع ' دونوں محفوظ رہتے ہیں :

ان الذین یتلون کتاب اللہ و اقاموا الصلوۃ و انفقوا مما رزقنا ہم سرا و علانیۃ ' یرجون تجارۃ لن تبور - لیو فیہم اجورہم و یزیدہم من فضلہ ' انہ غفور شکور (۳۵ : ۲۸)	"جو لوگ اللہ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور صلوۃ الہی کو قائم کرتے ہیں ' اور جو چیزیں ہم نے انہیں دے رکھی ہیں ' اُن میں سے ظاہراً اور باطناً ' کسی نہ کسی صورت میں اللہ کیلیے خرچ کرتے ہیں ' تو بیشک وہ ایک ایسے کاروبار کے نتائج کی امید رکھتے ہیں ' جس میں کبھی گھاٹا ہو ہی نہیں سکتا - کیونکہ اللہ انکا اجر انہیں پورا پورا دیگا و

اور انکے اجر کے علاوہ (کہ بمنزلۂ اصل کے ہے) اپنے فضل و کرم سے نفع مزید بھی عطا کریگا (کہ ارباب کرم کا یہی شیوہ ہے) اور وہ بڑا ہی صاحب فضل اور اعمال حسنہ کی قدر کرنے والا ہے "

یہ اللہ کا وعدہ ہے اور دنیا اسکی ہر آن و ہر لمحہ تصدیق کرتی ہے - انہوں نے اپنے مال و وقت کا یقیناً بہت ہی نقصان کیا ' اور ایسے وقت میں ' جبکہ بڑے بڑے مدعیان جرأت و صداقت قریب آتے ڈرتے اور لرزتے تھے - لیکن اسکا بدلہ بھی دور نہیں :

و من یتق اللہ ' یجعل لہ مخرجاً ' و یرزقہ ' من حیث لا یحتسب ' و من یتوکل علی اللہ فہو ... (۶۴ : ۳)	جو شخص راہ تقوی اختیار کریگا ' خدا اسکے لیے نجات کی راہ نکال دیگا ' اور اسکو وہاں سے رزق پہنچائیگا ' جدھر کا اُسے وہم و گمان بھی نہوگا - اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھے گا ' تو خدا اسکے لیے بس کرتا ہے -

میں اس تذکرے کو بار بار چھیڑتا ہوں تو معذور ہوں - من احب شیأ اکثر ذکرہ - جو کام جس کو محبوب ہوتا ہے ' اس کا اکثر ذکر کرتا ہے - مجکو آج قربانی و ایثار سے بڑھکر اور کسی چیز کی تلاش نہیں - اور خاک برسرم - میں کیا شے ہوں ؟ خود اسلام بھی آج اسی متاع کا متلاشی ہے - میں جب ایثار و قربانی کی ایک مثال سامنے دیکھتا ہوں ' تو جی چاہتا ہے کہ بار بار اُسکا تذکرہ کروں - بار بار اسکی تعریف کروں - بار بار لوگوں کو اسکی تقلید و اتباع کی دعوت دوں : لعلہم یتذکرون و لعلہم یتفکرون !!

مسٹر مظہر الحق کا ساتھ ایک جماعت نے بھی دیا اور اُن سب کی خدمات کا احترام بھی ہم پر فرض ہے - علی الخصوص سید فضل الرحمن صاحب وکیل کانپور کا ' جو آغاز مقدمے سے اسکے روح رواں رہے ہیں -

(تشکر رئیس مجلس و حاضرین)

آخر میں ایڈیٹر الہلال نے بہ حیثیت صدر (انجمن دفاع مسجد کانپور) رئیس مجلس کا شکریہ ادا کرتے ہوے ووٹ اف تھینکس کی تحریک ' از مولوی ابو القاسم نے تائید کی - رئیس مجلس نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوے اختتام مجلس کا اعلان کیا -

افکار و حوادث

اسلام و علوم اسلامیہ کی واقفیت و اطلاع میں انگریز دیگر اقوام یورپ سے ہمیشہ پیچھے رہے ہیں - انگلینڈ میں مستشرقین کبھی پیدا بھی ہوئے ہیں ' تو وہ بھی عموماً اور علی الاکثر نسلاً انگریز نہ تھے ' بلکہ فرنچ ' جرمن ' یونانی ' اور یہودی ہیں - یہ قوم بغیر فوائد تجاریہ و منافع سیاسیہ کسی کام میں ہاتھہ نہیں ڈالتی کہ نفع عاجل اوسکے قانون سیاست کی پہلی دفعہ ہے - یہی سبب ہے کہ نپولین ہمیشہ انگریزوں کو ایک دکاندار قوم کہا کرتا تھا -

لیکن انقلابات حاضرہ نے اب انگلستان کی بھی آنکھیں کھولدی ہیں اور سیاست کا اشارہ ہے کہ اسلام و علوم اسلامیہ سے اطلاع حاصل کی جائے -

انگلستان میں پچھلے ہفتے یہ تحریک پیدا ہوئی ہے کہ :

" اسلام کو سمجھنے کے لیے علوم اسلامیہ کی ایک درسگاہ قائم کرنی چاہیے - جس کا اساس گاہ قاہرہ ہو ' اور جسمیں انگریز علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کریں "

اسکے محرک کو جن کا نام مسٹر (جیمس برائس) ہے ' اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ :

" اسلام کی وسعت کا ' جہاں تک کہ اوس کا تعلق مغربی تہذیب و تمدن سے ہے ' سمجھنا نہایت ضروری ہے "

وہ یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ :

" یہ درسگاہ عالم اسلامی کے لیے اوسی قدر مفید و نافع ہوگی جس قدر روما کی درسگاہ اٹلی کے لیے "

ہم ممنون ہیں اپنے دوستوں کے جو ہم کو سمجھنا چاہتے ہیں لیکن ہم کو خود ہم سے نہیں سمجھنا چاہتے ' بلکہ خود اپنے سے - کیونکہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی درسگاہوں کے اساتذہ ہمیشہ یورپین ہونگے - اس لیے ہم نہیں سمجھتے کہ آیا وہ اس کے نظام تعلیم سے ہم کو سمجھینگے یا کہ خود اپنے کو ؟

مسٹر (برائس) کے خیال میں اس زیر تجویز درسگاہ کا مطمع (آئیڈیا) نہایت درجہ بلند ہے - وہ یقین کرتے ہیں کہ تمام دنیاے اسلام کے لیے ایک مفید نمونہ اور عجیب و غریب مثال اسکے ذریعہ پیش کی جاسکے گی - حالانکہ یورپ اور علی الاخص انگلینڈ اطلاعات اسلامیہ میں جو درجہ رکھتا ہے ' اوسکے لحاظ سے وہ سر دست ایک ابتدائی مکتب کا محتاج ہے ' جس میں اسلام کی ابجد کی تعلیم دی جاے ' نہ کہ کسی " تعجب انگیز درسگاہ " کا !

مسٹر برائس کو یہ بھی یقین ہے کہ " مصر و ہندوستان کے لوگ اس حسن خدمت و حسن نیت کا نہایت تپاک سے استقبال کرینگے اور ان دونوں مقامات سے تجویز مذکور کے لیے مالی اعانتیں بھی حاصل ہونگی "

انگلینڈ کا اصول کار ہمیشہ یہ رہا ہے کہ وہ اپنے ذاتی فوائد و منافع کی تصویر اس طرح کھینچتا ہے کہ نادان دیکھنے والے کو اسمیں اپنے فوائد کے خال و خط نظر آنے لگتے ہیں - مستشرقین یورپ کے حسن نقد و نیت کا اب تک جو تجربہ ہم کو ہوا ہے ' اوسکی تلخی جب تک مسلمانوں کو یاد رہیگی ' وہ کبھی اس قسم کے ارادوں کا استقبال نہیں کرسکتے - پس نہایت افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ مصر و ہندوستان کو اس قدر فہمی کے حسن ظن سے ابھی معاف ہی رکھا جاے -

تاریخ حیات اسلامیہ

الهلال اور پریس ایکٹ

" الهلال " جو از سرتا پا ایک مجموعۂ هدایت الهي ھے ' علاوہ اپنے مقصد اصلي کے بجاے خود بھي ایک ایسي نعمت گراں قدر ھے ' جو هر مسلم هستي کو اپني جان سے زیادہ عزیز هونا چاهیے ' مجھے بھي کہ بالطبع خصائص پسند هوں ' وہ ابتدا سے بے حد عزیز رہا ھے - اسکي اداے خود داری تو آور بھي میرے لئے دیوانہ کن اور مجنوں فرما شے ھے -

ایک سب سے بڑي بات الهلال میں یہ ھے کہ اُس کي هر بات اپنے رنگ میں خاص ' اور اُس کي هر ادا اپنے انداز میں بے نظیر هوتي ھے - کوئي بات هو' لیکن وہ عام رنگ سے الگ اپني راہ پیدا کرتا ھے اور مطالب وارا ' بحث و مباحثہ ' الفاظ و اصطلاحات ' عنوانات و ترتیبات ' طرز تحریر و طریق بیان ' کسي شے میں بھي اوروں کي تقلید نہیں کرتا بلکہ خود اوروں کیلیے مجتهد ھے -

" الهلال " سے ضمانت طلب هوئي ' اچھا هوا - اور اگر ایسا نہ هوتا تو خود همارا هي نقصان مقدر تھا - لیکن " چندہ ضمانت " ؟ اسمیں کچھہ ایسي عمومیت تھي جو اُس کي شان یکتائي سے گري هوئي تھي - نیز اسکي خود داري بھي اس سے بہت ارفع و اعلی تھي - پھر یہ بھي سوچنا تھا کہ بھلا یہ ضمانت فنڈ کہانتک جاري هونگے ؟ بقول جناب کے کہ " یہ وبا تو عالمگیر ھے " پھر بھلا ایک کے علاج سے کہیں شہر اور ملک صحت پاسکتے هیں ؟

میں نے نہایت جوش و مسرت سے وہ مضامین پڑھے ' جن میں " دفاع جرائد " کي تاسیس کا اعلان کیا گیا ھے - صاف نظر آگیا کہ ضمانت فنڈ کے بارے میں بھي الهلال کا ایثار عام حالت سے کس درجہ مختلف ھے ؟

الحمدالله کہ اگرچہ مسلمانان هند ایک مدت تک نا آشناے سیاسیات رھے ' تاهم اُنھوں نے گذشتہ دو سال کے اندر اپني مخصوص قومي اور ملکي مصلحتوں کے سمجھنے میں اپني هونہاري کا پورا ثبوت دیدیا ھے -

کیا کوئي صاحب الراے انکار کر سکتا ھے کہ " الهلال " کي تحریک " دفاع مطابع هند " ایک اهم ترین سیاسي تحریک نہیں ھے ؟

کاش مشیران و مصلحان قوم اس باریک نکتہ تک پہنچے هوتے کہ اتحاد قومي کي اتحاد مطابع کے حاصل هوے بغیر سعي بالکل فضول ھے !

مفصلۂ ذیل رقوم بہ مد " ضمانت الهلال " اسي اهم ملکي خدمت کے لیے جمع هوئي هیں جو ارسال خدمت هیں ' اور خداے برتر و قادر سے اُمید ھے کہ وہ آیندہ بھي اس سلسلے کو جاري رکھنے کي توفیق دیگا - نیز مجھے یقین ھے کہ تعلیم یافتہ مسلمان اپني حاصل کردہ عزت کو کھو دینے کے بجاے اُسکو با عظمت بنانے میں کوشاں هونگے ' اور دفاع مطابع کے فنڈ کو فوراً مکمل کر دیں گے -

تفصیل چندہ حسب ذیل ھے :

انس محمد بخش صاحب ۲۵ - روپیہ - منشي رفیع الدین صاحب - ۵ روپیہ - غفور خانصاحب - ۲ - روپیہ - حافظ مهتاب صاحب - ۲ روپیہ - جمعدار دارو صاحب - ۱ - روپیہ - عبدالرزاق صاحب - ۸ آنہ - شهاب الدین احمد صاحب - ۸ - آنہ - محمد هاشمي احمد صاحب - محمد یوسف صاحب - ۸ - آنہ - لطیف الدین صاحب - ۵ - روپیہ -

اپکا ادنی ترین نیاز مند : لطیف الدین از دھاراو بمبئي

بخدمت اقدس حضرت مولانا صاحب دام مجدکم - یہ مژدہ سن کر کہ جناب نے سرچشمۂ هدایة و ارشاد یعني الهلال کیلیے ضمانت کا روپیہ قوم سے لینا منظور فرما لیا ھے ' جو دفاع مطابع کے فنڈ میں جمع هوگا ' بڑي خوشي حاصل هوئي - ایک ناچیز رقم پیش خدمت ھے - امید کہ اس خیال سے واپس نکرینگے کہ یہ ایک غریب طالب العلم کا روپیہ ھے - کیونکہ احقر کا دل هرگز قبول نہیں کرتا کہ اسوقت کي اس سب سے بڑي دیني خدمت سے بالکل محروم رهوں -

نجم الحسین چودهري - کلکتہ مدرسہ کا ایک طالب علم -

جناب سے دو هزار کي ضمانت طلب هوئي ھے - عرض نہیں کرسکتا کہ اس سے کس قدر صدمہ هوا ؟ آپ جیسے اسلام کے دوست اس دنیا میں خال خال پائے جاتے هیں - میں نے حضور کي خدمت با برکت میں ایک اچکن سلک کي روانہ خدمت کي ھے - امید ھے کہ اس اچکن کو نیلام کرکے جو قیمت وصول هو' اسے فنڈ میں جمع کر دیں - یہ اچکن ابھي سلکر آئي تھي مگر چونکہ میرے پاس دوسري اچکن بھي ھے ' اسلیے میں نے اسي نئي کو بھیجنا مناسب سمجھا - امید ھے کہ جب نیلام فرمائیں تو یہ بھي فرما دیں کہ یہ ایک عاشق اسلام و رسول اسلام کي اچکن ھے !!

اور بھي کئي چیزیں اور تھوڑا سا روپیہ میرے پاس اسي کے متعلق موجود ھے اسکو بھي روانہ کرونگا

شیخ محمود حسن خان - ضلع پٹنہ

(اعانۂ شهداے کانپور)

جناب مولانا - هم دونوں بھائي طالب علم هونے کي حیثیت سے یہ حقیر رقم اُن معصوموں کي مدد کے واسطے دیتے هیں جنکے بابوں نے شربت شهادت پیا اور اُنپر کسي کا سایہ سواے الله کے نچھوڑا - اُن بڈھے ماں باپوں کي مدد کے واسطے هم یہ ناچیز رقم پیش کرتے هیں ' جنکے جوان لڑکوں نے شهادت کا مرتبہ حاصل کرکے اپنے ماں باپ کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا !

اسکا اظہار فضول ھے کہ هم نے یہ ناچیز رقم کیونکر جمع کي ؟

محمد منیر الزماں و متین الزمان صفوي - اسیون ضلع اناؤ - اودھ

ادبیات

همـارا طـرز حکـومت

)•(

کبھي هم نے بھي کي تھي حکمراني ' اِن ممالک پر * مگـر وہ حکمـراني' جسکا سـکـه جـان و دل پر تھـا

* * *

قرابت راجـگان هنـد سے (اکبـر) نے جب چاهي * که یه رشتـه عروس کشور آرائي کا زیور تھـا
تو خود فرمانده (جے پور) نے نسبت کي خواهش کي * اگر چـه آپ بھي وه صاحب دیہیم و افسر تھـا
ولي عہـد حکومت اور خـود شـاهنشـه اکبـر * گئے انبیر تـک ' جو تخت گاه ملک و کشور تھـا
اُدھر راجـه کي نور دیدہ گھر میں حجلـه آرا تھي * اِدھر شہزادے پر چتـر عروسي سایـه گستـر تھـا
دلہن کو گھـر سے منـزل گاه تـک اس شان سے لائے * که کوسوں تک زمیں پر فرش دیبائے مشجر تھـا
دلہن کي پالکي خود اپنے کاندھوں پر جو لائے تـھے * وہ شاهنشـاه اکبر اور جهانـگیـر ابن اکبر تھـا (۱)

* * *

یہي هیں وه شمیـم انگیـزیاں عطـر محبت کي * که جن سے بوستـان هند برسوں تـک معطر تھـا
تمھیں لے دیکھے ساري داستـاں میں یاد هے اتنـا * که " عالمگیر هندو کش تھا ' ظالم تھا ' ستمگر تھا " !!

(شبلي نعماني)

(۱) مائر الامرا میں یه واقعه تفصیل سے منقول هے -

فکاهیات

کان پـور میـونسپـلتـي کا خطـاب

مسجـد مچھلي بازار کان پـور سے

اے مسجـد شکستـه ! کنوں دل گراں مـدار * کا مـاده گشت چـارۂ درد نـهـان تـو
تا دور چـرخ و قاعدۂ آسمـان بجا ست * پاینـده باد نام تو و هـم نشـان تـو
هرگـز (به جـان تو) که گـوارا نـه کـرده ام * اندیشۂ که سـود من است و زیان تـو
اکنـون بـرادرانـه بیـا ' قسمتے کنـیـم * تـا بانـگ مـرحبـا شنـوم از زبـان تـو
هیچـم دریـغ نیست که بر جـاے اولین * بـرپا کننـد بـام و در و سـایه بـان تـو
امـا بشـرط آں ' کـه گـذارنـد بهـر من * از خـاک ' تا بلنـدي سقف مـکان تـو
" از صحن خـانه تا بـه لب بام ازان من * و از بـام خـانـه تا بـه ثـریا ازان تـو "

(وصاف)

فـریب لطف

بسملوں کي اس تنـک ظرفي کو دیکھا چاهیے * اک ذرا سے لطـف میں ' ممنون قاتـل هوگئے
یا تو وه وسعت طلب کي ' یا پھر اتنا اختصار ! * اس قنـاعت پیشگي کے هم تو قایـل هوگئے
منحرف تھے کسقدر عشاق ' لیکن پیش دوست * پھر اُسي شان تغـافـل زا په مایـل هوگئے
رنـج بیـکاري اُٹھـائے دست سعي ناخـدا * ولولے موجوں کے پھر پا بوس ساحـل هوگئے
کر دیا مجبـور کتنـا اُن کي پرسش نے (نیـاز) * چھٹکے هم تو اُور پابنـد سلاسـل هوگئے

(نیاز فتح پوري)

۵ ذی الحجه : ۱۳۳۱ ھجری

مساجد اسلامیه اور خطبات سیاسیه

اسلام میں مساجد کي حیثیت دیني

انجمن اسلامیه لاهور کا رزولیوشن

(۵)

(پانچویں آیت)

مساجد کے متعلق ایک اور آیت قابل غور ھے ۔ لیکن قبل اسکے که اُس آیت کو پیش کیا جاے ' اس سے پہلے کي ایک آیة پڑھه لیني چاھیے :

ان الله یدافع عن الذین آمنوا ' ان الله لا یحب کل خوان کفور - اذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا ' و ان الله علی نصرھم لقدیر - الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا الله ! (۲۲ : ۳۹)

" خدا مسلمانوں کے دشمنوں کو اُنسے هٹاتا رهتا ھے - وہ کسي خائن و نا شکر گذار کو کبھي پسند نہیں کرتا - جن مسلمانوں پر کافروں نے قاتلانه حملے کیے ' اب مسلمانوں کو بھي اُن سے لڑنے کي اجازت ھے ' اس لیے که اُن پر ظلم هو رها ھے اور کچھه شبه نہیں که الله انکي مدد کرنے پر قادر ھے - یه وہ مظلوم لوگ هیں که انکا کوئي قصور نه تها - صرف اس اقرار پر که همارا پروردگار الله ھے ' وہ ناحق اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور اپنے وطن سے اُنکو هجرت کرني پڑي "

اسکے بعد مساجد و عمارات مقدسه کا ذکر ھے :

و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض ' لهدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا ' و لینصرن الله من ینصره ' ان الله لقوي عزیز - (۲۲ : ۴۰)

" اور اگر الله لوگوں کو ایک دوسرے کے هاتھه سے دفع کرتا نه رهتا ' تو انساني ظلم و تعصب سے دنیا کا امن و سکون کبھي کا غارت هوگیا هوتا - تمام مسیحی صومعے اور گرجے ڈھا دیے جاتے ' یہودیوں کے عبادت خانے منهدم هو جاتے ' اور مسلمانوں کي وہ مسجدیں بھي ' جن میں کثرت سے خدا کا ذکر کیا جاتا ھے - جو الله کي مدد کریگا ' یقیناً الله بھي اُس کي مدد کریگا - کچھه شبهه نہیں که الله صاحب قوت و احاطه ھے اور وهي عزیز ھے "

پھر اسکے بعد زیادہ تشریح و تفصیل فرمائي ھے :

الذین ان مکناھم في الارض اقاموا الصلواة و آتو الزکواة و امروا بالمعروف و نهوا عن المنکر ' و لله عاقبة الامور ! (۲۲ : ۴۱)

" یه وہ لوگ هیں که اگر انکي حکومت و فتح یابي کو زمین پر قایم کردیا جاے تو انکا کام یه هوگا که صلواة الهي کو قایم کرینگے ' زکواة ادا کرینگے ' امر بالمعروف انکا شعار هوگا اور نهي عن المنکر میں ساعی و مجاهد رهیں گے ' اور تمام باتوں کا انجام کار الله هي کے هاتهه میں ھے "

(تشریح و تفسیر)

یه آیات کریمه سورۂ (حج) کي هیں ' جس کو باستثناء بعض آیات ' اکثروں نے مکي اور بعض نے مدني کہا ھے - یه آیتیں اُس زمانے کے حالات کي خبر دیتي هیں ' جو اسلام کے ابتدائي دور غربت و مظلومي کا زمانه تها ' اور اسکا تخم ظہور و عروج ابھي خاک پامالي میں مدفون تها - جو لوگ اسلام لا چکے تھے ' اُن پر طرح طرح کے مظالم و شدائد کیے جاتے تھے ' حد نکه انکا جرم اسکے سوا کچھه نه تها که الله کو اپنا پروردگار سمجھتے ' اور اسکي توحید پر یقین رکھتے تھے - یہاں تک که شدت مظالم و شدائد سے ترک وطن پر مجبور هوے - خود حضرة داعي علیه الصلواة و السلام نے هجرت فرمائي - اور رفته رفته مسلمانوں کے اکثر خاندان مدینۂ منورہ میں آکر پناہ گزیں هو گئے - تمام مفسرین صحابۂ و تابعین کا بالاتفاق بیان ھے که یه آیات اُسي موقعه پر نازل هوئیں - امام (طبري) نے تمام روایات جمع کر دي هیں : (۱۷ : ۱۲۴) -

پہلي آیت میں فرمایا که اپني غربت و مظلومیت کو دیکھکر مسلمان دل شکسته نہوں اور اپنے عظیم الشان مستقبل کي طرف سے مایوس نہو جائیں - یه قانون الهي ھے که الله تعالی هر دور و هر عهد میں اپني صداقت و حق پرستي کو ظالموں کے حملوں سے بچاتا ھے ' اور وہ مومنوں کے لیے ایسے اسباب دفاع و حفظ فراھم کرتا رهتا ھے ' جن سے دشمن انکي دعوت کو ضرر پہنچانے میں ناکام و نامراد رهتے هیں -

خود مکۂ معظمه کے قیام میں باوجود کمال غربت و مظلومیت ' و قلت انصار ' و عدم وسائل حفظ و دفاع مادیه ' الله تعالی نے مومنوں کے لیے جو اسباب دفاع فراھم فرماے ' وہ تاریخ اسلام کے ناظرین سے پوشیدہ نہیں هیں -

اسکے بعد فرمایا که : " اذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا (الخ) " جن لوگوں نے مسلمانوں پر ظلم کیے ' انسے قتال و جهاد کي مسلمانوں کو بھي اب اجازت ھے -

تمام مفسرین صحابۂ و تابعین و عموم ارباب تفسیر و تاویل کا اتفاق ھے که یه آیة اولین آیت جهاد ھے - اس سے پہلے جس قدر احکام نازل هوے ' صبر و استقامت اور انتظار کا بعد پر مبني تھے - سب سے پہلي بار اسي آیت کے ذریعه مسلمانوں کو اجازت دي گئي که ظالموں کے حملوں کے جواب میں وہ بھي قتال و جهاد جاري کر دیں -

بعضوں نے اُن آیات کو شمار کیا ھے جو اس سے پہلے صبر و سکوت اور تحمل و منع قتال کے بارے میں نازل هوئي تهیں اور انکي تعداد ستر سے زیادہ بتلائي ھے ! اس سے اندازہ کیا جا سکتا ھے که اسلام نے کیسي شدید مجبوري کے عالم میں تلوار کے فساد کا علاج تلوار کي دواء آخري سے کرنا گوارا کیا ؟

امام (طبري) نے قتادہ کا قول نقل کیا ھے :

قال هي اول آیة انزلت في القتال ' فاذن لهم ان یقاتلوا (۱۷ : ۱۲۳)

" یه پہلي آیت ھے جو قتال و جهاد کیلیے نازل هوئي - اس آیت کے ذریعه الله نے مسلمانوں کو حکم دیا که وہ بھي اپنے حمله آوروں کو قتل کریں "

انجمن "اتحاد و ترقی" کا اجلاس

فرانس کا مشہور افسانہ نویس: پیر لوتی
جو ترکوں کی حمایت میں بارہا مشہور ہوچکا ہے -
جس نے موجودہ جنگ کے زمانے میں متعدد
مضامین مسیحی مظالم کے خلاف لکھے - اور
جسکا حال میں ترکوں نے نہایت شاندار
استقبال اپنے دار الخلافة میں کیا -

وہ تمام مقدس عمارتیں خاک کا ڈھیر ہوجاتیں ' جنکے اندر اسکے نام کی پرستش ' اور اسکے ذکر کی پاک صدائیں بلند ہوتی ہیں !

پس فرمایا کہ مسلمانوں کو قتال و جدال کی جو اجازت دی گئی ہے ' تو یہ اسلیے نہیں ہے کہ خون کی ندیاں اور زیادہ تیزی سے بہیں ' بلکہ صرف اسلیے ہے کہ قانون دفاع مذاهب و معابد ' و ظہور امنیت و قیام عدل کے ماتحت ' الله تعالی نے ان کو اقوام عالم میں سے چن لیا ہے ' اور انکے قتال و قدرت کے ذریعہ وہ اپنی مساجد و معابد کو محفوظ ' اور اقوام کے باہمی ظلم و عدوان کا انسداد کرنا چاہتا ہے - انکو صرف اسلیے دنیا میں بھیجا گیا ہے کہ ظلم کے تخت کو الٹ دیں ' عدل الہی کی قدوس بادشاہت کا اعلان کریں ' اور خدا کی مساجد و معابد کو ہتک و انہدام سے بچائیں -

پس وہ گو ابھی مظلوم نظر آ رہے ہیں ' سامان دفاع و قتال سے محروم ہیں ' تاہم وہ ' جو ہمیشہ اپنے اس قانون کے معجزات دکھاتا آیا ہے ' جس نے زمین کے ہر دور طغیان و فساد میں اپنی نصرت کی تلوار چمکائی ہے ' اور اپنی حکمۃ کے صحائف کا ورق الٹا ہے ! ضرور ہے کہ انکی مدد کریگا اور انکے قتال و جہاد سے اس اعظم ترین خدمت عالم اور اس اشرف ترین دفاع انسانیت کا کام لیگا ' کیوں کہ وہ قوی و عزیز ہے : و لینصرن الله من ینصره ' ان الله لقوی عزیز ! !

چنانچہ اسکے بعد کی آیت میں اچھی طرح اسکی تشریح کر دی ' اور یہ وہ آیۃ عظیمہ و جلیلہ ہے جو مسلمانوں کے مقصد ظہور اور انکے نصب العین کے تعین کیلیے ایک عجیب و غریب تصریح الہی ہے :

الذین ان مکنا ہم	" یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم نے انکی
فی الارض اقاموا الصلوۃ	قوت و خلافت کو دنیا میں قایم کردیا '
و اتوا الزکواۃ و امروا	تو انکا کام یہ ہوگا کہ صلواۃ الہی کو
بالمعروف و نہوا عن	قایم کرینگے ' اپنے مال کو اللہ کی راہ
المنکر ' و لله عاقبۃ الامور !	میں نوع انسانی کی اعانت کیلیے

خرچ کرینگے ' نیک کاموں کا حکم دینگے ' اور برائیوں سے روکیں گے - اور انجام کار تمام امور کا اللہ ہی کے ہاتھہ ہے "

یہ آیت گذشتہ آیات سے متصل اور انکی تشریح کرتی ہے - امام (طبری) نے تقدیر عبارت یوں کی ہے کہ :

اذن للذین یقاتلون	"جن لوگوں سے کافروں نے قتال کیا ہے '
بانہم ظلموا ' الذین	انکو بھی قتال کرنے کی اجازت ہے -
ان مکنا ہم فی الارض -	اسلیے کہ وہ مظلوم ہیں - اور یہ مظلوم وہ
(۱۷ : ۱۲۶)	مسلمان ہیں کہ اگر اللہ انکو دنیا میں

قائم کردے تو وہ صلواۃ الہی کو قائم کریں گے " (الخ)

(نتائج بحث)

بظاہر آیات متعلقۂ مساجد کے ذکر میں قارئین کرام کو بہت سی تفصیلات ' غیر متعلق اور خلاف موضوع بحث نظر آتی ہونگی ' لیکن اگر وہ غور فرمائیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ اطناب مصالح سے خالی نہیں -

پھر اس قسم کے جرائد و مجلات کے مباحث و مقالات میں یہ خیال بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ضمناً جس قدر مفید بیانات آجائیں ' بہتر ہے - نہیں معلوم پھر فرصت اور مہلت نظر و تحریر ملے یا نہیں ؟

یہ خیال الہلال کے اکثر مقالات و مباحث میں فقیر کے پیش نظر رہتا ہے کہ ارادے وسیع ہیں اور مہلت قلیل -

اب غور فرمائیے کہ ان آیات سے کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں ؟

(۱) سب سے پہلا نتیجہ و حاصل بحث جو سامنے آتا ہے ' وہ اس قانون الہی اور حکمۃ ربانیہ کا ظہور ہے ' جسے مانعت فی الحقیقت امنیت ملل و مذاهب کا نظام و قیام ہے ' اور جو اگر نہوتا تو نہیں معلوم دنیا کا کیا حال ہوتا ؟ وہ دنیا ' جسمیں طرح طرح کے رنگ و اشکال کی قومیں بستی ' اور مختلف مذہبوں کی آباد و پر رونق عمارتیں کھڑی ہیں ' جس کی سطح پر زندگی پرورش پاتی ' اور انسانیت سکھہ اور چین کی راحت سے شاد کام ہے ' جسکے اوپر عظیم الشان گرجے ہیں ' اور انکی قربان گاہوں پر خدا کو پکارا جاتا ہے ' جو اپنی آبادیوں کی عمارتوں کے سلسلوں کو مندروں کے کلس اور مسجدوں کے میناروں سے رونق دیتی ہے ' اور انکے اندر اپنی اپنی زبانوں اور اپنے اپنے طریقوں سے انسان اپنے خالق سے عشق و محبت کا تذکرہ کرتا ' اور اسکے سامنے اپنے تئیں عجز و بندگی سے گراتا ہے ' غرضکہ وہ حسین و جمیل دنیا ایک ایسی ماورا تصور ہلاکت و بربادی کا منظر ہوجاتی ' جس کی سطح پر خونریز انسانوں کی بوسیدہ ہڈیوں ' اور منہدم عمارتوں کی اڑتی ہوئی خاک کے سوا اور کچھہ نہ ہوتا !!

یہ انقلابات جو قوموں اور ملکوں میں ہوتے رہتے ہیں ' یہ جو پرانی قومیں مرتی اور نئی قومیں انکی جگہ لیتی ہیں ' یہ جو قوی کمزور ہوجاتے ہیں اور ضعیفوں کو باوجود ضعف ' غلبہ کے سامان میسر آجاتے ہیں ' یہ تمام حوادث اسی حکمۃ و قانون الہی کا نتیجہ ہیں -

وہ ایک ملک کے ظلم و استیلا کو دوسرے ملک کی اعانت سے دفع کراتا ' اور ایک قوم کی زیادتی کا دوسری قوم کے ہاتھوں انتقام لیتا ہے - اسی کا نتیجہ ہے کہ انسانوں کو زمین پر بسنے کی مہلت حاصل ' اور مذاهب کو زندگی و امنیت نصیب ہے -

(۲) نیز اس آیت نے صاف صاف بتلا دیا کہ دنیا میں مسلمانوں کے ظہور و قیام کی علۃ اصلی کیا ہے ؟ اور وہ کونسا کام ہے ' جسکے انجام دینے کیلیے خدا نے انہیں دنیا میں فتح و نصرت کا علم دیکر بھیجا ؟

یہ سب سے پہلی آیت ہے جس میں قتال کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا - چونکہ پہلا حکم تھا ' اسلیے ضرور تھا کہ ساتھہ ہی حکم کی علت بھی بتلا دی جاتی - پس فرمایا کہ صداقت اور خدا پرستی مظلوم ہوگئی ہے اور ظلم و ضلالت کی قوت کا غلبہ و استیلا بڑھ گیا ہے - وہ زمین جو اسلیے بنائی گئی تھی کہ خدا کی پرستش کا معبد ہو ' اب خدا پرستوں پر ایسی تنگ ہوگئی ہے کہ اللہ کو پکارنا اور " ربنا لله ! " کہنا سب سے بڑا انسانی جرم ہوگیا ہے اور ایک قوم اپنی قوت کے گھمنڈ سے مغرور ہوکر دوسری قوم کے مذہب اور اسکی عبادت کو روکنا چاہتی ہے -

ایسی حالت میں ضرور ہے کہ حسب قانون الہی ' خدا ایک نئی قوم کو بھیجے ' تا وہ قوموں اور مذہبوں کو امن کا پیغام پہنچاے ' اور ظالموں سے قتال کرکے ' مظلوموں کو انکے دست تظلم سے نجات دلاے - ایسا ہونا نظم عالم کیلیے ضروری ہے - کیونکہ اگر اللہ ایک قوم کے ہاتھوں دوسری جابر قوم کو ہٹاتا نہ رہتا تو :

" لهدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا " !

عبادت کدے منہدم ہو جاتے اور وہ مسجدیں گرا دی جاتیں جنکے اندر نہایت کثرت سے خدا کی عبادت ' اور اسکے نام کی تقدیس کی جاتی ہے !

یہي قول دیگر اجلۂ صحابۂ و تابعین مفسرین رضوان الله علیهم کا بهي ہے ' جیسا کہ حافظ (ابن کثیر) نے لکها ہے :

قـال غیـر راحد من السلف کابن عباس و مجاهد و عـروہ بن الزبیرو زید بن‌اسلم و مقاتل ابن حیان و قتادہ وغیـرهم : هذہ اول آیة نزلت في القتال - و استدل بهذہ الایـة بعضهـم علی ان السورة مدنیة (حاشیه فتـح البیـان - ۷ : ۳۴۵)

" سلف میں سے ایک سے زیادہ مفسـریـن کا قول ہے مثل ابن عبـاس و مجاهد ' عروہ بن زبیر ' زید بن اسلم ' مقاتل ابن حیان ' اور قتادہ و غیرهم کے ' کہ یہ پہلي آیت ہے جو لڑائي کے بارے میں اتري ہے چنانچہ اسي آیت کي بنا پر بعض نے استدلال کیا ہے کہ سورہ حج مکي نہیں ہے مدني ہے "

چنانچہ حضرة ابن عبـاس نے روایت کي ہے کہ جب انحضرة صلي الله علیه وسلم نے هجرت کي اور مکہ سے نکلے ' تو حضرة ابوبکر نے کہا : " انا لله و انا الیه راجعون - لیهلکن جمیعاً ! " یعني جب آنحضرة یہاں سے تشریف لیے جا رہے هیں تو پهر مکہ کا خدا حافظ ! یقیناً اب مشرکین مکہ هلاک هونگے - پهر جب یہ آیت نازل هوئي تو وہ سمجهہ گئے کہ اب قتـال و جہاد شروع هوگا - (طبري ۱۷ : ۱۲۳) بهرحال مقصود یہ ہے کہ یہ آیت اولین آیت حکم قتال ہے -

اسکے بعد اس حکم و اجازت کي توضیح کي کہ " الذین اخرجوا من دیارهم (الخ) " یعني یہ مسلمان جنکو اب قتال و دفاع کي اجازت دي جاتي ہے ' وہ لـوگ هیں ' جنکو بغیـر کسي جرم و حق کے ' محض خدا پرستي کي وجہ سے دشمنوں نے گهروں سے نکال دیا اور هجرت پر مجبور کیا - ایسے ظلـم و عدوان کے مقـابلے میں اب حکم قتال ناگزیر ہے - اور گو انکي حالت بیکسانہ اور مظلومانہ ہے ' لیکن یقین رکهو کہ الله انکو فتح و نصرة دینے پر قادر ہے -

ان تمام تصریحات کے بعد پهر مسلمانوں کے ظهور کي علت غائي ' حکم قتال کي ضرورت و مصا..... ' اور اسکے آئندہ ظاهر هونے والے نتائج عظیمہ کي طرف اشارہ کیا کہ : و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض ' لهدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذ کر فیها اسم الله کثیرا - اگر الله تعالی لوگوں کي ایـک دوسـرے کے هاتهہ سے مدافعت نہ کراتا رهتا ' تو تمـام عبـادت کدے منهدم هو جاتے اور الله کے گهروں کا کوئي محافظ نہ رهتا !

اس آیت میں معابد دینیہ کیلیے متعدد نام آئے هیں اور آخر میں " مسجد " کا لفظ بهي ہے - مفسرین کرام نے اسپر غور کیا ہے کہ ان الفاظ سے مقصود کیا ہے ؟ اور کیا وہ مختلف مذاهب کے معابد کے اسماء هیں ' یا مقصود صرف مساجد هي هیں ؟ اکثر مفسرین نے " صوامع " اور " بیع " کو عیسائیوں کا گرجا بتلایا ہے - پہلا خانقاہ کے معني میں جو شہر سے باهر راهبوں او ر عزلت گزینوں کیلیے هوتا ہے - اور دوسرا کنیسہ اور چرچ کے معنوں میں ' جو شہروں میں روزانہ اور هفتہ وار نماز کیلیے بنائے جاتے هیں - " صلواة " کو یہودیوں کا گرجا بتلاتے هیں اور (امام طبري) نے ضحاک کا ایک قول نقل کیا ہے کہ " صلوات یہودیوں کا معبد ہے - وہ اپنے معبد کو " صلوتا " کہتے هیں " (؟)

بعضوں نے صلوات کو (صائبین) کي نماز قرار دیا ہے - لیکن ایک جماعة قلیلہ کي راے ہے کہ صلوات سے مقصود خود مسلمانوں هي کي نماز ہے اور هدم سے مراد اسکے قیام کا ممنوع هونا ہے - امام (رازي) نے ایک وجہ اس قول کي یہ بهي قرار دي ہے اور متعدد اقوال نقل کیے هیں : (تفسیر کبیر : ۴ - ۵۶۴)

بهرحال یہ آیت نہایت اهم ہے ' اور هم کو الفاظ کي جگہ آسکے مطلب پر تدبر و تفکر کرنا چاهیے -

(حاصل تفسیر)

اس سے پیشتر خدا تعالی نے مسلمانوں کي ابتدائي مظلومي و بیکسي کي طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ الله انکي حفاظت کیلیے دفاع کرتا رهتا ہے -

اسکے بعد قتال و جہاد کي اجازت دي اور فرمایا کہ مسلمانوں کا کوئي جرم بجز اسکے نہ تها کہ وہ الله کے پرستار هیں اور غیروں کي پوجا سے انکار کرتے هیں - لیکن انپر ظلم کیا گیا اور انکو گهروں سے نکالا گیا - جب حالت ایسي هو تو کیوں نہ اب آنهیں بهي لڑنے کي اجازت دي جاے ؟

لیکن اس حکم قتال میں بهي مصالح الهیہ ' اور اس جنگ و دفاع میں بهي ایک حکمة عظیمہ پوشیدہ ہے - یہ اجازت اُس قانون الهي کے ما تحت ہے ' جس کا همیشہ ظهور هوا ہے ' اور اُس عظیم ترین مصلحـ..... و حکمت کا ظهور رہے ' جس کو حفظ امنیت ' و دفع فساد و طغیان ' و قیام عدل و انسانیة ' و ثبات مدنیة صحیحہ ' و نظام و قوام عالم کیلیے قدرة الهیہ نے همیشہ ظاهر کیا ہے -

(علة ظهور امة مرحومہ)

وہ مصلحت کونسي ہے ' اور وہ حکمت کیا ہے ؟ وہ کونسا قانون الهي ہے جسکے ما تحت اس اجازت کا نزول هوا ؟

اسي کا جواب ہے جو ان لفظوں میں دیا گیا کہ " لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض " یعنے وہ مصلحت و حکمت یہ ہے کہ دنیا کي مختلف اقوام ' مختلف جماعتیں ' مختلف مـذاهب و ملل ؛ الله کو یاد کرنے اور اسکي عبادت کیلیے گهر بناتے هیں ' لیکن تاهم ظالمانہ تعصب میں سرشار ' اور ایک دوسرے کے قتل و هلاکت ' اور اسکي دیني عمارات و معابد کے هتـک و انهدام کیلیے مستعد رهتے هیں - پهر جس کو قوت اور سـاز و سامان دنیوي حاصل هو جاتا ہے ' وہ ظلم و خوں ریزي کے شیطان کا حکم لیکر اپنے سے ضعیف و کمزور پر غالب آجاتا ہے اور اسکي دیني عمارتوں کي هتـک کرتا ' مـذهبي اعمال میں مانع هوتا ' بلکہ اسکے معـابد کو یکسر منهدم کر دیتا ہے -

یہ ظلم آباد ارضي کي سب سے بڑي مصیبت ' انسانیت کي مظلومیت ' اور سلطان عدل کي هزیمت کا سب سے بڑا ماتم ہے ! !

پس حکمة الهیہ اسکي مقتضي هوئي کـہ زمین کي امنـیت پور ظلم و طغیان کے انسداد کیلیے وہ همیشہ اپنے بندوں کو چنے ' اور اپني قوموں کو بهیجے جو دنیا میں اسکي قوت و نصرت کي فوج لیکر ظهور کریں ' تا کہ مذاهب کیلیے امن اور معابد کیلیے حفاظت هو - وہ اُن ظالموں سے عدل و حقوق کي راہ میں لڑیں ' جو اپني شیطاني قوتوں سے مغرور هوکر الله کے گهروں کي بے حرمتي کرتے اور خدا کي عبادت گاهوں کو ڈهاتے هیں - اور انسانوں کو چین و آرام کے ساتهہ ' بے خوف و بے خطر ' اپنے خدا کي یاد کرنے اور اپنے اپنے معابد میں اسکو پکارنے کا موقع ملے -

اگر وہ ایسا نہ کرتا ' اگر وہ ایک قوم کے دست تظلم سے دوسري قوم مظلوم کو نجات نہ دلاتا ' اگر وہ ضعیف کو نصـرت نہ بخشتا ' تا وہ قوي کے طغیان و فساد سے محفوظ هو جاے ' تو دنیا کا چین اور سـکهہ همیشہ کیلیے غارت هو جاتا - قوموں کي راحت همیشہ کیلیے اُنسے روٹهہ جاتي ' الله کي سرزمین پر وہ تمام بلند منارے گرا دیے جاتے جو اسکے گهر کي عظمت کا اعـلان کرتے هیں ' اور

مصالحۂ مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

(٢)

اس حال کو پہنچے ترے قصے سے کہ اب ہم
راضي هیں گر اعـدا بهي کریں فیصـله اپنا

معلوم هوتا هے که فیصلۂ مسئلۂ اسلامیه کانپور کي نسبت مجهے بہت کچهه لکهنا پڑیگا' علاوه اسکے جو میں لکهنا چاهتا تها -

میں نے گـذشته اشاعت میں مولانا محمد رشید صاحب کي تحریر کے ضمن میں اس صورت فیصله کا ذکر کیا تها' جسکي مجهے اطلاع دي گئي تهي - یه زباني گفتگو تهي - تحریر کي صورت میں بعینه وهي صورت جناب مولانا عبد الباري صاحب نے بهي اپنے خط مورخه ٣ - اکتوبر میں تحریر فرمائي تهي - مسٹر مظهر الحق سے ملاقات غالباً ٢٨ یا ٢٩ - کو هوي' اور یه خـط ٣ - اکتوبر کو لکها گیا تها -

یه خط در اصل ایک پرایویٹ تحریر هے مگر اسلیے شائع کر دیتا هوں که :

(١) خود مولانا موصوف نے حال میں جو ایک تحریر شائع کرائي هے' اسمیں بهي قریب قریب یهي امور درج هیں -

(٢) اس خط میں انهوں نے لکها تها که " تا افشاي معامله یه تحریر بصیغۂ راز رکهي جاے " اب چونکه معامله هوچکا - اسلیے اسکي اشاعت میں کوي هرج نہیں -

(٣) میري نسبت مشہور کیا گیا هے اور بار بار مجهے خطوط و تلغرافات میں یاد دلایا گیا هے که تم سے مشوره کرلیا گیا تها' اب کیوں مسئلۂ زمین مسجد میں اختلاف کرتے هو؟ ایسي حالت میں اپني بریت اور کشف حقیقت کیلیے جائز وسائل کے استعمال کا حق ضرور مجهے حاصل هونا چاهیے -

(نقـل خـط)

" میں نے اس راے کو تسلیم کر لیا هے که حصه متنازعه فیه جزو مسجد هے - وه کسي حـالت میں سوائے مسجد کے کسي دوسرے کام میں صـرف نہیں هوسکتا هے' اس پر بهي اگـر مسلمانان کانپور اور علمائے کـرام صلح کو پسـند کـریں' تو میں اس مخمصے سے چهٹکارے کي بہتـرین صورت یه تجویز کـرتا هوں که مسجد پهر سے مستحکم و مضبوط بنائي جائے - اور اوسکي کرسي اقلا ٨ - فٹ بلند هو' مگر زمین حصۂ منهدمه کي اپني موجوده حالت پر رهے -

اس زمین کے تین حصے هیں: ایک حصه مہري کا' دوسرے پر دیوار مکان متصل کي تهي' تیسرا حصـه مسجـد کا دالان هے - جو حصه دالان مسجد کا هے' وه ایک چبوترے کي صورت پر قائم کردیا جائے -

جو پیـدل چلنے کا راسته هے' اوسکي بلندي سے اس چبوترے کي بلنـدي کم از کم ایک فٹ هو - اور اوس مہـري کے حصه پر تین در کا برآمده قائم کیا جائے - یه برآمده سڑک کي طرف هوگا - اسکے اور سـڑک کے درمیان میں دیوار کي زمین اور کچهه مقـدار پیدل راسته کي بهي هوگي' اوسکي بلندي پیدل راسته کے برابر هو؛ اور یه برامده اسقدر بلند هو که مجاس صحن سے اوسکي چهت برابري هو جـاوے' اور درمیان اس برآمـدے کے بلـکه بیچ میں دروازه مسجد کا هو - خواه دوسرا دروازه هو - یا جو اسوقت موجود هے وهي رهے -

پهر جو رخ اس بـرآمـده کا سڑک کي طـرف هو' وه جالي سے بند کردیا جائے - یه جالي لوهے کي هو خواه پتهر کي - اس برآمده کے دونوں بازونکے در کهلے رهیں یا لوهے کے دروازے اوسمیں لگا دیے جائیں - پیدل راه جسوقت تنگ هو تو مسجد کے آنے والونکے جیسے اصالتہً' اور دوسرے لوگونکے لیے ضمناً اسقدر اجازت هوگي که بازونکے دروازوں سے مسجد میں داخل هوں یا ایک طرف سے دوسري طرف نکل جائیں - یه برآمده همیشه مسجد کي ملک رهیگا' اور اوسکے اندر خرید و فروخت کے معاملات کسي طرح نہیں هوسکتے - کوئي سواري یا جانور نہیں گذر سکتا - مسلمانوں کو حالت نا پاکي میں جانا شرعاً ممنوع هے -

اس صـورت کي مسجـد بنانے کا هم نے اراده کیا هے اور اسکو هم ظاهـر کرتے هیں - مگر هم مسجد کے مغصوبه زمین کو بلا شـرط حاصل کرنا چاهتے هیں -

یه مصالحت اوسوقت کر سکتے هیں جب گورنمنٹ بلا توسط مقامي حکام همارے تمام مطالبات قبول کرے :

اولاً همارى زمین جو که جزو مسجد هے همکو واپس کردي جائے -

ثانیاً همارے جملہ ماخوذین متعلق مسجد بري کردیے جائیں -

ثالثاً ایک عام قاعده تحفظ مقامات متبرکه کا اجرا کردیا جائے -

علاوه انکے حسب ذیل امور بهی هماري خواهشات سے هیں:

(١) جهانتک هو گورنر جنرل خود آکے همارے قیدي رها کردیں اور هماري مسجد همکو واپس دیدیں -

(٢) جسقدر ضمانتیں اخبارات سے اس باره میں لیگئي هیں وه منسوخ کردي جائیں -

(٣) جن حکام نے ظلم کیا هے انکي معقول تنبیه هو تا کـه آینده ایسے مظالم کا سد باب هو جائے -

اور اعانت مصیبت زدگان کي تائید گورنمنٹ خود بهي کرے که اکثر حضرات اسکي حرکت کو ناراضگي گورنمنٹ کا باعث سمجهتے هیں - اوسکي صورت یه هے که جسقدر چنده اس فنڈ کا موجود هے وه گورنر جنرل کی آمد کانپور کے وقت پیش کردیا جاے - اور اونسے خواهش کیجائے که خود بهي اوسکي شرکت کریں اور گورنمنٹ سے بهي شرکت کرائیں تاکه مستقل امداد اس طور پر هوسکے "

الهـــلال:

اس خط میں مولانا نے جو صورت بیان کي هے' قریب قریب یهي صورت انهوں نے اپنے اس مضمون میں بهي بیان کي هے جو انجمن موید الاسلام میں پیش کیا گیا - مسٹر مظهر الحق جب مشوره کیلیے تشریف لاے تو انهوں نے اسي کا خلاصه بیان فرمایا - البته آخر میں جو تین مطالبات اور مزید دیے هیں' ان میں سے دفعه (١) کے علاوه اور کسي دفعه کو انهوں نے شرائط فیصله میں شامل نہیں کیا تها' اور در اصل اصلي مسئله زمین مسجد اور متهمین حادثه هي کا تها - یه امور اسکے علاوه هیں -

میں نے جب اس صورت مجوزه کو سنا' تو معلوم هوا که جناب راجه صاحب محمود اباد کا بیان هے که هز ایکسلنسي کسي ایسي صورت کو منظور کرلینے کیلیے طیار هیں' تو گو آخري مشوره اور قطعي راے کي صورت میں گفتگو نه تهي' تا هم میں نے کہا که

پهر فرمايا كه گو مسلمان مظلوم هيں مگر هم انكو نصرت بخشيں گے كيونكه يه الله كي صداقت كو قائم كرانا ' اور اسكي پرستش و عدالت كو نصرت دلانا چاهتے هيں - اسكے بعد مسلمانوں كے ظهور كے نتايج بتلاے كه يه مظلوم مسلمان جنكو جهاد كي اجازت دي جا رهي هے' وہ قوم هے كه فتح و نصرت اور قيام و تمكن كے بعد اسكا كام عيش و عشرت ' ملك گيري ' اور محض تخت فرمائي نهوگا ' بلكه وہ دنيا ميں صفات الهيه كا مظهر اور اسكے عدل و صداقت كي نعمت كى حامل هوگي - وہ ضلالتوں اور گمراهيوں سے دنيا كو روكيگي - اعمال حسنه كا حكم ديگي - عبادت مالي و بدني اسكا شعار هوگا !

ان ترتيبات سے كيا نتيجه نكلتا هے ؟ كيا تم نهيں ديكهتے كه مطالب مضطر فهم اور نتائج منتظر درس و بصيرت هيں ؟

اس سے ثابت هوا كه مسلمان دنيا ميں صرف اسليے آے كه الله كے عبادت خانوں كي حفاظت كريں ' اور انكو انساني ظلم و سركشي كي شرارتوں سے بچاليں - انكو ستر مرتبه كها گيا كه صبر كرو - اكهترويں مرتبه تلوار كے مقابلے ميں تلوار اٹهانے كي اجازت دي تو بتلا ديا كه يه اجازت صرف اسليے هے كه ايسا نهوتا تو الله كي عبادت كے گهر ڈها ديے جاتے اور مسجديں منهدم كر دي جاتيں ' جنكے اندر نهايت كثرت سے اسكا ذكر هوتا هے -

يه سرسري مطالعه كا نهيں بلكه نهايت غور و تدبر كا موقعه هے - مسلمانوں نے جب سب سے پهلي مرتبه تلوار كے قبضے پر هاتهه ركها تو انكے سامنے مساجد كي حفاظت اور اسكے انهدام هي كا مسئله تها - انهوں نے اس دنيا ميں قتال و دفاع كا پهلا قدم اٹهايا تو وہ اپنے گهروں كي حفاظت كيليے نهيں بلكه خدا كے گهر كي حفاظت كي راہ ميں تها - وہ صبر و ضبط كے ساتهه مدت تك بيٹهے رهے ' پر اٹهے تو مسجد كيليے اٹهے ' اور بڑهے تو مسجد هي كي راہ ميں !

(٣) خدا نے بهي انكا سب سے بڑا شرف يهي بتلايا كه انكے ذريعه اپنے معابد كي حفاظت كا كام لے گا ' اور اگر انكو نه ظاهر كرتا ' اور اپني نصرت و فتح كي بخشش كيليے نه چن ليتا تو اسكي زمين پر اسكے مقدس معابد منهدم هو جاتے -

(٤) صرف اسلام هى كي مساجد كيليے نهيں ' بلكه تمام عبادت خانوں كي بلا استثنا حفاظت انكا مقصد بتلايا كه وہ مذاهب كو امن دينے والے اور اقوام كو ظلم و تعصب سے بچانے والے هونگے - يه در اصل ايك طرح كي پيشين گوئي تهي ' ليكن ايك چوتهائى صدي كے اندر هي واقعات نے اسكي تصديق كر دي !

جبكه ايك مذهب دوسرے مذهب كو برباد كرنا چاهتا تها ' جب كه هر قوم چاهتي تهي كه خدا كي زمين صرف همارے هي ليے هو جاے اور كسي دوسري قوم كے مذهب اور مذهبي عمارات كو اسپر جگه نه ملے ' تو مسلمانوں هي كي تلوار تهي جس نے انكو ظلم و استيلا سے بچايا اور بربادي و هلاكت سے نجات دلائي - جزيرۂ عرب و يمن كے اندر مسلمانوں كي وجه سے عيسائيوں كو بمجرد ظهور جو نفع عظيم پهنچا ' اسكا تذكره طولاني اور محتاج تمهيد هے ' ليكن يه كون نهيں جانتا كه مصر ميں قبطيوں كو جس قوم نے عيسائيوں كے مذهبي ظلم سے نجات دلائي اور قبطي معابد كو ازادي بخشي وہ مسلمان هي تهے ؟ خود عيسائيوں هي كے اندر چهٹي صدي عيسوي ميں انتها درجه كي مذهبي تفريق اور تعصب و جنگ و جدال تها - ايك چرچ دوسرے چرچ كے پيرو كي تكفير كرتا ' جلا وطني كي سزا ديتا ' بسا اوقات زنده جلا ديتا تها - على الخصوص گريك و روماني چرچ نے شاميوں مشهور يعقوبي فرقے كو كيسي كيسي درد انگيز مصيبتيں جهيلني پڑيں ؟ ليكن صرف مسلمان هي تهے جنهوں نے مصر و اسكندريه ميں اس فرقے كو پناہ دي ' اسكے معابد محفوظ هوگئے ' اور بكمال آزادي اپنے گرجوں كے اندر اقرار توحيد كے ساتهه ' خداے مسيح كي پرستش كرنے لگا !

پهر اسلامي حكومتيں قائم هوئيں اور گو اسلام كي شرعي خلافت كا يه دور نه تها ' تاهم امويه و عباسيه كے عهد پر نظر ڈالو اور اس پيشين گوئي كي صداقت كو ياد كرو - كس طرح تمام مذاهب و ملل كو اسلامي حكومتوں ميں آزادي ديدي گئي اور على الخصوص عيسائيوں كے فرقے كس طرح مسلمانوں كي بدولت بربادي سے بچ گئے ؟

مسلمانوں كي حكومت ميں خود مختلف اسلامي مذاهب كو آزادي حاصل نه تهي - شوافع حنابله كے دشمن تهے - اور حنابله شوافع كو هلاك كرنا چاهتے تهے - اشاعره نے ايوبيه كي قوت پاكر معتزله كے ساتهه جو كچهه كيا ' سب كو معلوم هے - سنيوں اور شيعوں كا باهمي قتال بجاے خود ايك داستان خونين هے - خوارج و قرامطه كے حالات تاريخ ميں تلاش كرو - هميشه ايك فرقے نے دوسرے فرقے كو تباہ كيا هے ' اور دوسرے نے انتقام كا موقع پايا هے تو كسي طرح كي كمي نهيں كى هے - تاهم يه كيسي عجيب بات هے كه مسلمان خود تو باهم ايك دوسرے كو برباد كرتے تهے ' ليكن غيروں كو انهوں نے هميشه پناہ دي اور ذميوں كے حقوق دينيه كي كبهي بے احترامي نه كي - شوافع نے حنابله كا محله بغداد ميں لوٹ ليا ' ليكن عيسائيوں كے گرجوں كي برابر حفاظت هوتي رهي !

صلاح الدين عيسائيوں كے خوني جهاد كا ميدان ميں جواب ديتا تها ' جبكه وہ بيت المقدس كي مسجد عمر كو ڈها چكے تهے ' ليكن خود اسكي حكومت كے اندر عيسائيوں كو پوري آزادي تهي اور مسجد عمر كي طرح مسيحي گرجا نهيں ڈهايا جاتا تها ! !

حضرة عمر (رض) كے دنيا ميں آخري الفاظ يه تهے كه غير مذهب رعايا كے حقوق كي حفاظت كرنا - انهوں نے اپني آخري وصيت ميں كها تو يهي كها كه انكو دشمنوں كے حملے سے بچايا جاے اور انكے معابد محفوظ رهيں ! (طبري وغيره)

جب كوئي فوج حركت كرتي تهى تو اسكے تمام افسروں كو نصيحت كى جاتى تهى كه پادريوں كو قتل اور گرجوں كو منهدم نه كرنا !

كيا يه سب كچهه اسي كا ظهور نه تها كه : " و لو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض' لهدمت صوامع و بيع و صلوات و مساجد يذكر فيها اسم الله كثيراً " ؟ فهل من مدكر ؟

(٥) پس اگر آج مسلمان اپنى وسيع زمينوں كي حفاظت نهيں كرسكتے جس پر انكے تخت حكومت بچهے هوے اور انكا علم فرمان روائى نصب هے ' تو كچهه افسوس نهيں ' ليكن اگر وہ زمين كے اس چهوٹے سے چهوٹے ٹكڑے كي بهي حفاظت نه كرسكيں ' جو خدا كي عظمت و جلال كا تخت هے ' اور جسكے منارے اسكي قدوسيت كے علم هيں ' تو انكے ليے افسوس هے !

كيونكه يه انكا مقصد ظهور هے اور اگر وہ اپنے مقصد حقيقي كو بهول جائيں تو يه مقصد كي موت هے جس كے بعد زندگي ممكن نهيں !

(٦) مسجد مقدس كانپور كا معامله ايك تازيانه تها ' جس نے مسلمانان هند كو انكا مقصد عظمى ياد دلانا چاها - پس مبارك هيں وہ جو اس تنبيه سے عبرت پكڑيں ' اور ابتدا اپني قوتوں كو اس راہ ميں وقف كر ديں !!

[٨]

مولانا عبدالباري نے اس صورت مجوزہ کے واضح کرنے کیلیے مجوزہ نوتعمیر مسجد کا ایک نقشہ بھي قلم سے کھینچ کر بھیجا تھا - بہتر ہے کہ اُسے بھي نقل کردیا جاے ' تاکہ صورت مجوزہ اچھي طرح سمجھہ میں آجاے - نیز معلوم ہوسکے کہ میرا اتفاق کس صورت میں تھا ؟

(نقشۂ نو تعمیر حصۂ متنازعہ فیہ)

جو پہلي صورت مجوزہ کي حالت میں ہوتا

پیدل راستہ - بلندي ۱۰ فٹ
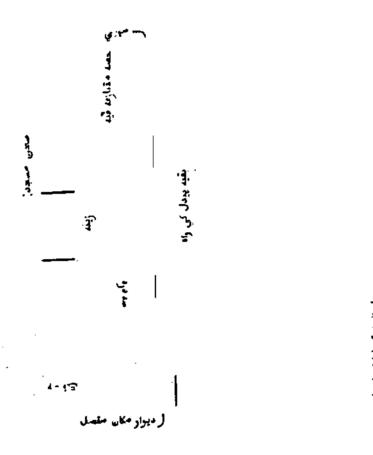
(ایک ضروري مکالمـہ)

یہ گفتگو محض ایک ابتدائي مشورہ تھا - آخري مشورہ اور قطعي و اختتامي راے کا موقعہ بعد کیلیے چھوڑ دیا گیا تھا تاہم اللہ تعالی کي کچھہ عجیب حکمت ہے کہ چند خیالات اُس وقت مجھے پیدا ہوے' اور میں نے مسٹر مظہرالحق پر ظاہر کیے - بالاخر وھي صورت پیش آئي -

میں نے کہا " کسي امر کے نیک و بد اثر کیلیے بڑي چیز اسکے ساتھہ کے اور حالات و حوادث بھي ہوتے ہیں - اثر مجموعي طور پر پڑتا ہے اور بعض حالتوں میں ضمني باتیں اسطرح غالب آجاتي ہیں کہ نفس مسئلہ مغلوب ہوجاتا ہے -

حضور ویسراے کہتے ہیں کہ میں خود آؤنگا - مسجد دیکھونگا اور خود اپني زبان سے تمام امور کا اعلان کرونگا ' لیکن ایک اہم سوال یہ ہے کہ وہ کس عالم میں آئیں گے ؟ اور کیسے خیالات ظاہر کرینگے ؟

فیصلہ اور مضی ما مضی کي تجویز ہو رہي ہے ' لیکن کہیں ایسا نہو کہ مسلمانوں کي دل شکني یا رنجیدگي کي کوئي بات ہوجاے - کہیں گذشتہ واقعات کا جانب دارانہ تذکرہ نہ نکل آے - کہیں جرم و بے جرمي کا سوال نہ چھڑ جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر اصل مسئلہ کا اثر ان باتوں کے ساتھہ شامل ہوکر پبلک کے سامنے آیگا اور فیصلہ کنندوں کي حالت نازک ہوجا یگي -

جب ویسراے فیصلے کي غرض سے آئیں گے تو کانپور میں جوش و محبت کے ساتھہ خیر مقدم ہوگا ' لیکن اگر انکی تقریر میں کوئي بات ایسي ہوگئي ' تو جن لوگوں نے ایسا کرایا ہے ' انکو ملامت کیجائیگي "

لیکن مسٹر مظہرالحق نے کہا کہ " ایسا کیوں ہونے لگا ؟ حالات وایسراے کي نظرسے پوشیدہ نہیں " سچ یہ ہے کہ مسٹر مظہرالحق کے ہاتھہ میں فیصلہ نہ تھا ' اور نہ وہ اسکے باني تھے - وہ اسکي نسبت کہتے تو کیا کہتے ؟

لیکن اب میں دیکھہ رہا ہوں کہ میرا خیال بالکل غلط نہ نکلا - حضور وایسراے - اگر سر جیمس مسٹن کي بے موقع تعریف نہ کرتے ' اگر جرم و بے جرمي کا سوال نہ چھیڑتے ' اگر زمین کي ملکیت کو ایک غیر ضروري سوال قرار نہ دیتے ' اور اگر اُن لفظوں کے ساتھہ رہائي کا حکم نہ دیتے ' جن کے ساتھہ دیا گیا ' تو شاید عام مسلمانوں کے دلوں میں زیادہ طمانیۃ اور شکر گزاري ہوتي - عام اس سے کہ اصل مسئلہ کي حالت کیسي ہي کیوں نہ ہوتي !

ہر شے کاحکم اسکے گرد و پیش اور حوالي کے تغیرات کے بعد بدل جاتا ہے - کیونکہ جماعت پر اثر مجموعي حالات کا ہوتا ہے - عام نظریں ایک کیمسٹ کي طرح تفرید کیمیاوي کے بعد حوادث پر نظر نہیں ڈالتیں -

یہ ایک نہایت اہم نکتۂ سیاست اور صرف اعلی حکام کے سمجھنے ہي کي بات ہے - تعجب ہے کہ حضور وایسراے نے اسپر غور نہ فرمایا :

ربط نہـان غیـر کا پـردہ ہے ' ورنہ آپ
دشمن کے ساتھہ صرفہ کریں رسم و راہ میں ؟

(تغیر اور تنسیخ و ترمیم)

گفتگو کا اغاز اسی صورت سے ہوا - جبکہ شملہ اور لکھنو میں نامۂ و پیام اور گفت و شنید ہو رہی تھی ' تو یقیناً یہی صورت سب کے پیش نظر تھی - خود مسٹر مظہرالحق کو بھی یہی معلوم تھا ' اور مولانا عبدالباري بھی اسی خیال میں ہونگے ' لیکن (جیسا کہ خود مولانا نے اپني تحریر میں لکھا ہے) جب معاملہ زیادہ وقیع حد تک پہنچا اور سرکاري حلقہ میں آخري راے کسي نہ کسي طرح قرار پاگئي ' تو لکھنو میں ایک صحبت شوری قرار پائي - منگل کے دن ویسراے آئے ہیں - جمعرات کو یہ صحبت منعقد ہوئي تھي

یہی صحبت شوری ہے' جس نے معاملات کی صورت یکا یک متغیر کر دي - مولانا عبد الباري اپنی تحریر میں لکھتے ہیں کہ تمام مطالبات میں سے صرف مسجد اور متھمین کی رہائی کے مسائل فیصلے کیلیے لیے گئے - معلوم ہوتا ہے کہ اسی مجلس میں کہدیا گیا تھا کہ ویسراے اس سے زیادہ اور کچھہ نہیں کرسکتے کہ چھجہ نکال لینے کی اجازت دیدیں ' اور ایک طرح کا مبہم قبضہ زمین کی مسجد پر ہوجاے - قیاس کہتا ہے کہ عدم ملکیت کے سوال پر

ویسراے اسے منظور کرلیں تو پھر تمام معاملہ کا خاتمہ ھے - کیونکہ اصولاً اس صورت میں اور زمین پر مثل سابق دالان تعمیر کر دینے میں کچھہ بھی فرق نہیں ھے -

(اصلی سوال)

تمام معاملے کی بنیاد یہ امر ھے کہ مسجد کی زمین کا ایک حصہ مسجد کی ملکیت اور قبضے (باصطلاح قانون) ' اور تصرف (باصطلاح فقہ) سے نکالکر سڑک میں شامل کردیا گیا ھے - مسلمان کہتے ھیں کہ یہ جزو مسجد ھے ' اسلیے سڑک میں شامل نہیں کیا جا سکتا -

پس قانون اور فقہ ' دونوں کے لحاظ سے یہ سوال (ملکیت) اور (تصرف) کا ھے - نہ کہ کسی ھئیت و شکل عمارت کا -

(مجوزہ صورت)

مولانا نے فیصلے کی صورت یہ تجویز کی کہ :

" گورنمنٹ بلا کسی شرط کے زمین مغصوبہ واپس کردے اور جس طرح مسجد کی ملکیت میں تھی' اسی طرح دیدی جاے"

اس دفعہ نے (ملکیت) کا مسئلہ صاف کردیا اور مسجد کی زمین آسے بجنسہ واپس ملگئی .

یہ اصول ٹھیک ٹھیک قائم رہا کہ " مسجد کی زمین کا ھر حصہ مقدس ' اور وہ کسی حال میں مصالح مسجد کے سوا کسی دوسرے کام میں نہیں آسکتا "

اب دوسرا مسئلہ (تصرف) کا رہا - کیونکہ قانوناً بھی ملکیت بغیر حق تصرف کے مفید دعوی نہیں -

اسکا فیصلہ اس طرح ہوا کہ حق تصرف بھی مسجد اور اسکے متولیوں یا عام جماعت کو ملیگا - لیکن اب چونکہ اس جانب سڑک نکلی ھے جو پہلے نہ تھی' اور مسجد کی نئی تعمیر درپیش' لہذا اس تعمیر کا نقشہ . متولیان مسجد اپنے جدید مصالح اور فوائد کے لحاظ سے یہ تجویز کرتے ھیں کہ اس جانب مسجد کا صدر دروازہ بنا یا جاے - صدر دروازے کیلیے برامدہ ضروری ھے - اسلیے اوپر تو صحن مسجد کی وسعت اور اسکا دالان بدستور رھیگا ' لیکن اسکے نیچے دروازہ کی وجہ سے ایک سہ درہ بنایا جایگا ' اور وہ بالکل اسی طرح زمین کی مسجد پر ھوگا ' جیساکہ صدھا مساجد میں مثل مکانات کے کچھہ جگہ چھوڑ دی جاتی ھے ' اور اسپر یا تو سیڑھیاں ھوتی ھیں ' یا بطور برامدے کے جگہ خالی رھتی ھے - بمبی اور کلکتہ کی مساجد میں یہ صورت بکثرت ھے -

یہ جو جگہ خالی چھوڑ دی جاتی ھے تو مسجد ھی کی زمین ھوتی ھے ' لیکن مصالح مسجد کیلیے اسکو الگ سا کردیا جاتا ھے -

(سڑک اور زمین مسجد)

ایک اھم سوال جو اب فیصلہ کے اثر کیلیے مہلک ھو رہا ھے ' اس حالت میں بھی پیدا ھوسکتا تھا ' یعنے یہ برامدہ یا سہ درہ سڑک میں شامل ھوگا - اورگو مسجد کے دروازے کے سامنے کی زمین کو دھوپ اور بارش سے بچانے اور آنے جانے والے نماز- یوں کے خیال سے اسکی تعمیر عمل میں آئی ھو' لیکن اسکا کیا علاج کہ عام راھگیر بھی ھر حالت میں اسپر سے گذر رہیں گے ' اور اسکا احترام مثل مسجد کے محفوظ نہ رھیگا ؟

یہی سوال ھے جو موجودہ صورت میں ھر شخص کے دل میں پیدا ھوتا ھے -

لیکن اسکا علاج بھی اس صورت میں موجود تھا - مولانا نے صاف صاف لفظوں میں لکھدیا تھا کہ دروازے کے سامنے ۵ حصہ فٹ پاتھ سے ایک فٹ اونچا بنا یا جایگا ' اور جو حصہ اسکا سڑک کی جانب ھوگا ' اسے جالی سے بند کر دیا جایگا - دونوں جانب کے در لوھے کے دروازے سے بند ھوسکیں گے - - - - - - - - - اسکے اندر خرید فروخت نہوسکے گی ' کوئی سواری یا جانور وھاں سے نہیں گذر سکتا ' مسلمانوں کو حالت نا پاکی میں وھاں جانا مثل مسجد کے شرعاً ممنوع ھے "

(گورنمنٹ کی خاطر نہیں بلکہ مسجد کیلیے)

رھی یہ بات کہ ھم دروازہ کیوں بنائیں ؟ کونسی وجہ ھے کہ پہلی سی حالت باقی نہ رھی جاے ؟ تو اسکے لیے نہایت معقول وجوہ ھیں :

(۱) مسجد از سر نو تعمیر کرینگے تا کہ زیادہ خوش قطع ' زیادہ مستحکم ' اور زیادہ آرام دہ ھو - مسجد کو از سر نو تعمیر کرتے ھوے بحفظ رقبۂ زمین' ھمیں اختیار حاصل ھے کہ بر بناے مصالح و فوائد ' نقشۂ عمارت میں تبدیلی کریں - اس تبدیلی سے اس اصول پر کوئی اثر نہیں پڑتا ' جسکا تعلق مساجد اور گورنمنٹ سے ھے .

(۲) پہلے حالت اور تھی - اب اس جانب سے ایک بڑی سڑک نکل رھی ھے - لہذا ضرور ھے کہ اب مسجد کا صدر دروازہ سڑک کی جانب ھو - اگر یہ قضیہ نہ بھی پیش آتا' جب بھی نئی سڑک کی صورت میں اس جانب صدر دروازے کا رکھنا ضروری تھا -

(۳) دروازہ کے آگے برآمدے کا ھونا علاوہ عمارت کی حسن و خوشنمائی کے ' نمازیوں کیلیے بھی آرام دہ ھوگا - کیونکہ بارش کے وقت دروازہ کی پانی سے حفاظت ھوگی - دھوپ میں سایہ ھوگا - یہی مصالح ھیں جنکی وجہ سے بڑے بڑے مکانوں میں برآمدے نکالے جاتے ھیں اور مساجد میں بھی موجود ھیں -

" مسجد کی از سر نو تعمیر " - " ایک فٹ کی بلندی " - " سہ درہ " - " لوھے یا پتھر کی جالی " - " زمین کی بلا شرط واپسی " وغیرہ وغیرہ' مولانا کی تحریر کے اھم الفاظ ھیں - ان پر دوبارہ نظر ڈال لیجیے -

(مجوزہ فیصلہ بالکل کامیابی تھی)

اب آپ انصاف فرمائیں کہ اس صورت اور مسجد کو بحالت اولی چھوڑ دینے میں اصولاً ' شرعاً ' قانوناً ' کیا فرق ھے ؟ بلکہ فی الحقیقت پہلی صورت سے بھی زیادہ بہتر و انفع -

اس معاملہ کی اصلی روح حفظ زمین مساجد کا اصول تھا - اور وہ بمجرد اعتراف ملکیت حاصل - پھر تصرف میں میونسپلٹی کو کوئی دخل نہیں !

یقیناً میں نے اس صورت کو سنکر ایک ابتدائی کفت و شنود کی طرح اتفاق ظاھر کیا ' اور کچھہ عرصہ تک مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرنے کے بعد کہا تھا کہ " اگر ایسا ھوا تو میں مخالفت نہیں کرونگا "

مگر اب کہتا ھوں کہ اس صورت سے تو کوئی بھی مخالفت نہیں کرسکتا - کیونکہ یہ تو بالکل سر جیمس مسٹن کے حکم کو خاک میں ملانا اور مطالبۂ مسلمین کی بہ کلی فتح تھی .

مسٹر مظہر الحق نے خود بار بار کہا : میری سمجھہ میں یہ بات نہیں آتی کہ اس صورت کے منظور کرلینے کے بعد سر جیمس مسٹن کیلیے کیا باقی رھجایگا ؟ انکو تعجب تھا اور مینے بھی اس تعجب میں شرکت کی -

عمان

مرحوم سلطان فیصل ' امیر عمان -

عمان ' بحرین کے بعد قریب خلیج فارس' سواحل عرب پر ایک قدیمی عربي ریاست هے - اسکے مشرق میں بحر عمان ' مغرب میں بحرین - اور شمال میں اضلاع حضر موت هیں - ساحلي مقامات نهایت آباد و سر سبز هیں ' پہاڑوں میں معد نیات بھي پاے جاتے هیں -

یه ملک ایک مستقل ریاست هے ' جس کا پایه تخت شهر " مسقط " هے ' ملک کا رقبه تخمیناً ۸۰ هزار میل هے اور آبادي ۱۰ لاکهه - تمام رعایا جو قبائل پر منقسم هے' فوج میں داخل هے ' باشندے زیادہ تر اباضي طریقے کے خارجي مسلمان هیں -

دیگر غیر محفوظ سواحل عرب کي طرح ایک مدت سے یه بھي یوروپین پالیسي کا شکار هے' ایک برٹش کونسل یہاں تمام امور میں دخیل کا رهے ' گو اب تک اغراض صرف تجارتي اور حفظ طرق هند بتلاے گئے هیں -

هندوستان کي حفاظت کا عفریت بھي ایک بلاے بے درمان هے ' جس سے کسي ملک کو پناہ نہیں !

گذشته دنوں جس فرمانرواے عمان کے ابتلاے آفات اور پھر وفات کي اطلاع آئي' اوس کا نام " فیصل بن ترکي بن سعید " تھا ' سلطان سعید نهایت دلیر' شجاع اور بلند حوصله امیر تھا ' اس نے نه صرف عمان هي کو اپنے قبضۂ حکومت میں رکھا ' بلکه سواحل کي دوسري جانب' افریقه میں زنجبار' اور ایشیا میں گوا در (بندر بلوچستان) پر بھی قابض هوگیا !

مرحوم (امیر فیصل) سابق والي عمان

سلطان سعید کے مرنے پر اوس کا ایک بیٹا (سلطان بر غاش) زنجبار کي' اور سلطان (ترکي) عمان کي مسند امارت پر بیٹھا - (ترکي) کو مسند نشیني کے تھوڑے هي دنوں بعد اپنے بھائي عبد المجید سے برسر پیکار هونا پڑا ' اور نا کامیاب هوکر ناچار انگریزي جهاز کے سامنے اطاعت قبول کرلي ' اب ترکي که بجاے عبد المجید سلطان عمان مشتهر هوا ' اور ترکي انگریزي جهاز میں قید هوکر بمبئي لایا گیا ' یہاں وہ ایک مدت تک نظر بند رها تھا - یہیں سابق سلطان فیصل پیدا هوا - عبد المجید سے عرب خوش نه تھے ' اسلیے سر برآوردگان عمان کي مخفي دعوت پر ایک عورت کے بھیس میں (ترکي) بمبئي سے عمان پہونچ گیا !

خوش قسمتي سے عبد المجید اس وقت عمان سے باهر شکار میں مشغول تھا ' اس لیے ارکان و عمائد عمان کي تائید سے وہ بلا مزاحمت تخت نشین هوگیا اور شهر کے دروازوں کے گارد کو حکم دیدیا که عبد المجید جب واپس آئے تو سنجیدگي سے اوس کو کہدو که " تم اب سلطان عمان نہیں هو " -

عبد المجید مجبوراً ملک کے اندروني علاقے میں چلا گیا ' اور فراهمي جمعیت کے بعد لڑنے کو نکلا ' بالاخر ۶۰ هزار ڈالر کے معاوضے میں اپنے دعوئیے تخت نشیني سے باز آیا ' جس کو برٹش گورنمنٹ نے ترکي کي طرف سے فوراً ادا کردیا ' اور ترکي اپنے حریف کے حملوں سے محفوظ هوگیا -

وفات سے کچهه دن پہلے سلطان " ترکي " کو راس الحد کے قریب ایک اور ملکي شورش کا مقابله کرنا پڑا جسکے فرو کرنے کے لیے اوسنے اپنے محبوب فرزند امیر فیصل کو روانه کیا ' امیر فیصل نے جو بعد کو سلطان فیصل هوا ' باغیوں کو شکست دي ' اور ایک انگریزي جهاز کي اعانت کي بدولت شدائد سفر بحري سے نجات پاکر عمان واپس آیا -

(ترکي) کے بعد " فیصل" هندوستاني تجار اور اهل ملک کے انتخاب اور برٹش گورنمنٹ کي رضا سے امیر عمان منتخب هوا ' فیصل اپنے باپ هي کے زمانه سے امور مهمه سرانجام دے چکا تھا ' اس لیے اپنے بھائي "محمد" کے مقابله میں کامیاب رها -

فیصل کو ملک کي متعدد بغاوتوں سے سابقه پڑا ' پہلے اپنے چچا " عبد المجید" سے جو آخر قید هو کر بمبئي آیا ' پھر ابن صالح سے جسکو ۱۰ - هزار ڈالر دیکر راضي کیا گیا ' لیکن ایک شب کو اوس نے ناگہاني حمله کردیا اور محل میں گھس پڑا ' سلطان به مشکل جان بچا کر ایک دوسرے قلعے میں چلا گیا ' پھر ایک اور سردار نے شورش کي ' جس پر انگریزي جهاز نے گوله باري کي - آخر الامر اس موجوده بغاوت سے سابقه پڑا ' جسکے فرو کرنے میں وہ بالکل نا کامیاب رها تھا ' اور کیا عجب که اوسکي موت ' شدت غم و حزن اور اندیشه و فکر کا نتیجه هو -

فیصل کي وفات پر اب اوس کا بیٹا سلطان " تیمور " امیر عمان هے ' ریاست کا استقلال خاتمه پذیر ' اور جدید حالات کمال درجه رو باغتشاش ' و لعل الله یحدث بعد ذالك امرا !

انگلستان کی جوع ارضی کو حفاظت هند کا ایک ایسا بے امان بہانه مل گیا هے ' که اسکے صیاد طمع کیلیے عرب و افریقه کے تمام گوشے شکار گاہ بن گئے هیں - نہر سویز پر اسي کیلیے قبضه ضروري هے - مصر اسي بہانے کا قتیل هے - خلیج فارس اور اسکي ریاستیں اسي کي بدولت دم توڑ چکي هیں - کویت اور محمره کا خاتمه هوچکا هے - تبت پر بھي اسي کیلیے پنجۂ آز بڑھا تھا - یه سب کچهه لعل هند کی حفاظت کیلیے هے ' لیکن کسے معلوم که یه لعل درخشاں همیشه ایک هي خزانے میں رهیگا ؟ و تلك الایام نداولها بین الناس ! !

اس صحبت میں زور نہ دیا گیا ہوگا ' اور جناب راجہ صاحب اور مولانا عبد الباري نے اپنی جگہ یہی سمجھا ہوگا کہ زمین کی ملکیت بھی مسجد کو دیدی جا رہی ہے -

میرا اختلاف یہیں سے شروع ہوتا ہے کہ زمین کی ملکیت اور تصرف ' دونوں کی وہ صورت قائم نہ رہی جو پہلے پیش کی گئی تھی - اور حفظ زمین مسجد کا اصل الاصول خطرہ میں پڑگیا جسکے لیے یہ تمام حوادث خونین پیش آئے تھے -

(اختـلاف کا مـبـدء)

(۱) اول تو اس تغیر صورت کی اُن لوگوں کو بالکل اطلاع نہیں دی گئی ' جنکو پہلی صورت کی اطلاع دی گئی تھی - مجھے معاف رکھا جاے اگر میں کہوں کہ یہ وہی شخصیت ہے ' جس پر ہمیشہ لوگوں کو ملامت کی گئی ہے - مسئلہ کی اہمیت اور اسکا عام اسلامی مسئلہ ہونا اخر کچھہ بھی وقعت ضرور رکھتا تھا ' اور ویسراے سے یہ کہنے کا موقعہ پورا پورا حاصل تھا کہ " اب ہمیں اس آخری صورت کی نسبت مسلمانوں سے اخری مشورہ کر لینے کی مہلت ملنی چاہیے - ہم ثالث بالخیر ہیں ' لیکن اصلی فیصلہ کنندہ قوت نہیں ہیں "

(۲) پھر سب سے بڑھکر اصولی سوال یہ ہے کہ پہلا مشورہ بھی آخری اور قطعی نہ تھا - خود مجھے جس طرح گفتگو ہوئی تھی ' میں سمجھتا ہوں کہ اوروں سے بھی اسی طرح ہوئی ہوگی - ایک منٹ اور ایک نصف لمحہ کیلیے بھی میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا کہ صرف اسی ابتدائی مشورے کی بنا پر خاتمۂ کار ہوجائیگا - میرے محترم دوست مسٹر مظہر الحق اس سے اچھی طرح واقف ہیں میں نے مولانا عبد الباري صاحب کو تار دیا تھا کہ " معاملہ اہم و نازک ' کمال حزم مطلوب ' پس اپنی ذمہ داری کی نزاکت کو محسوس کرکے قدم بڑھانا چاہیے " اور انھوں نے اطمینان دلایا تھا - خدا بہتر جانتا ہے کہ آغاز گفتگو سے میں مضطرب اور نتیجہ کی طرف سے مشوش خاطر تھا - مشورہ میں رازداری کی شرط لگا دی تھی ' اور ابتدائی گفتگو کا عام اعلان کسی طرح مناسب بھی نہ تھا - کسے معلـوم تھا کہ فیصلـہ ہوگا بھی یا نہیں ؟ اسی لیے میں نے راجہ صاحب سے بالمشافہ گفتگو کرنا چاہی لیکن اتوار کے دن روانہ ہوکے صرف پیر ہی کے دن میں لکھنو پہنچ سکتا تھا ' اور انھوں نے تار دیا کہ اُس دن میں لکھنو میں نہونگا - پھر باوجود اپنی مستہلـک مصروفیت اور نا قابل بیان انہماک اشغال کے ' مسٹر مظہر الحق سے ملا - لیکن انکو خود بھی یہ کب معلوم تھا کہ منگل تـک معاملات کا خاتمہ ہے ؟

پس ضرور تھا کہ آخری مشورہ بھی کرلیا جاتا اور جیساکہ خیال تھا ' صحیح معنوں میں ایک وسیع تر مشورہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں لیتا - اس صورت میں مولانا عبد الباري کی ذمہ داری بھی نہ رہتی اور شاید موجودہ حالت سے زیادہ بہتر حالت میں تمام معاملات نظر آتے -

(مشکـلات کار)

میں مشکلات سے بھی بے خبر نہیں ' اگرچہ عام معترضین بے خبر ہوں - یہ بالکل سچ ہے کہ حضور ویسراے کسی وجہ سے اس معاملہ کو جلد سے جلد ختم کردینا چاہتے تھے ' اور اس کی علت پر غور کرنے کیلیے ہمیں زیادہ دماغ سوزی کی ضرورت نہیں - ہر شخص اُسے سمجھہ سکتا ہے ' اور اسی کی بنا پر مسلمان اس فیصلے کو اصولاً اپنے حق طلبانہ ایجی ٹیشن کی کامیابی اور حضور ویسراے کی یادگار دانشمندی اور مصلحت شناسی سے تعبیر کرتے ہیں - تاہم ہمارے لیے کوئی مجبوری نہ تھی کہ چند دنوں کی اور تاخیر گوارا کرلیتے ' اور کہدیتے کہ جب تـک اس اخری صورت کی نسبت مشورہ نہ کرلیا جاے ' اُس وقت تـک کچھہ نہیں کیا جاسکتا - حضور ویسراے چاہتے ہیں تو بغیر انتظار نتائج جو فیصلہ چاہیں کر دیں - لیکن اگر مسلمانوں کی دلجوئی اور امنیت عامہ مقصود ہے تو صرف ایک شخص اپنی ذمہ داری پر کیونکر اتنے بڑے خونین معاملہ کے فیصلۂ آخری کو لیلے سکتا ہے ؟

میں سمجھتا ہوں کہ سنیچر اور اتوار کے دن شملہ میں ایسا کہنا کچھہ بھی مشکل نہ تھا - جیساکہ دنیا کے ہر حصے اور ہر آبادی میں کہا جا سکتا ہے -

جمعرات سے پیشتر تک جسقدر گفتگو ہوئی تھی ' غالباً جناب راجہ صاحب اور حضور ویسراے میں ہوئی تھی - جمعرات کے دن یا جمعہ کے دن آخری راے کا مراسلہ دیکر انریبل سید رضا علی کو شملہ بھیجا گیا اور اسکے ساتھہ ہی ہز ایکسلنسی کی حرکت ظہور میں آئی - یہی آخری وقت مہلت لینے اور حزم و احتیاط کا تھا -

* * *

یہ واقعات تھے جو میرے علم میں ہیں ' اور یہ راے ہے جس کا اظہار میں نے اپنا فرض سمجھا - یہی سبب ہے کہ میں نے فیصلہ ہی کے دن اپنی راے سے حضرات متعلقین فیصلہ کو اطلاع دیدی ' اور اسی بناپر (ٹون ہال) کلکتہ کے جلسہ میں بھی سب سے پہلا رزولیوشن زمین مسجد کے متعلق رکھا گیا کہ اس سے حفظ مساجد کا بنیادی اصول خطرہ میں ' اور آئندہ کے لیے نظیر ہونے کا خوف سامنے تھا -

(گذشتۂ و آیندہ)

یہ قطعی اور نا قابل تاویل ہے کہ مسلمانوں کی حق طلبی نے تعجب انگیز صورت میں فتح مندی حاصل کی - کسی حق طلبانہ ایجی ٹیشن کی کامیابی کی یہ صورت پوری تاریخ ہند میں یادگار اور آیندہ کیلیے سبق عبرت رہیگی - لیکن یہ فتح مندی زمین کے فیصلہ میں نہیں ہے بلکہ اس اصولی صورت معاملہ میں ہے کہ بالاخر اغماض و بے دردی کی جگہ حکومت کو اعتراف کرنا پڑا ' اور جبکہ تمام عرضداشتیں اور درخواستیں رد کر دی گئی تھیں ' تو خود ویسراے آئے اور اس معاملہ میں مداخلت کے سوا چارۂ کار نظر نہ آیا : فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون !!

اب آیندہ کیا کرنا چاہیے ؟ اسپر میں پانچ چھہ دن اور غور کرنے کی مہلت چاہتا ہوں اور ۱۴ - اکتوبر سے متصل غور کر رہا ہوں - آیندہ نمبر میں اپنا خیال شاید ظاہر کرسکوں : و ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ' ان اللہ کان علیماً حکیماً !

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ -

ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

بڑي مصيبت يه هے که مساجد کي امامت عموما جهلا کے هاتهوں ميں هے اور يه کام ايک ذريعۂ معاش بن گيا هے - وہ بچارے کہاں سے ايسي قابليت لائيں که برجسته خطبه ديں اور اسکے تمام شرائط کو پورا کريں !

خطبه کے معني تو يه هيں که نه صرف عام حالت کي اسميں رعايت کي جاے ' بلکه گذشته جمعه کے بعد جو نئے حالات و حوادث دنيا ميں گذرے هيں اور انکي بنا پر مسلمانوں کو جو کچهه تعليم کرنا ضروري هے ' اسکے بهي رعايت اسميں ملحوظ رهے - ضرورت اسکي تهي که جنگ بلقان و طرابلس کا ذکر خطبوں ميں هوتا - مسجد کانپور کا جب حادثه پيش آيا ' تو اسکے بعد کے جمعه ميں هر جگهه خطباء اس واقعه کے متعلق بيان کرتے - مسلمانوں کي تعليم ' انکي سياسي حالت ' انکے اخلاق و اعمال ' انکي ضروريات حاليه ' اگر مساجد کي تعليم سے درست نهوتگي تو کيا وايي - ايم - سي کے پريچنگ هالوں ميں انکو ڈهونڈها جاے ؟ اگر يه سلسله درست هوجاے تو پهر نه انجمنوں کي ضرورت هے ' نه کسي مرکزي کانفرنس کي لوکل کميٹيوں کي ' اور نه مسلم ليگ کي شاخوں کي -

ميں نے ايک بار کہا تها که ميرے فکر و نظر اور آجکل کے ارباب عمل کے کاموں ميں ايک بہت بڑا اصولي فرق يه هے که وہ راہ تاسيس اختيار کرتے هيں ' اور ميں صرف تجديد و احياء کي ضرورت سمجهتا هوں - يه بحث بهي اسي کي ايک مثال هے -

اس کام کيليے ضرورت هے علماء حق کي بيداري اور اداء فرض کي ' ضرورت هے تمام ائمۂ مساجد هند کے حالات کي تفتيش و تحقيق کيليے ايک باقاعده صيغه کي ' ضرورت هے ايک مدرسه کي اور ايک خاص نصاب تعليم کي جس ميں سے مساجد کے پيش امام و خطباء طيار هوکر نکليں ' ليکن :

تن همه داغدار شد ' پنبه کجا کجا نهي ؟

لوگ مسجد کانپور کے جمع شده روپيه کے مصارف ڈهونڈهتے هيں ' مجهے ايک مرتبه خيال هوا که اعانت ورثاء شهداء و ايتام کے بعد اس سے کانپور ميں ايک مدرسه کيوں نه طيار کيا جاے جس ميں مساجد کے پيش امام اور خطباء کو تعليم دي جاے ؟ روپيه مسجد کيليے تها اور مساجد کے احياء هي ميں اسے صرف بهي کرنا چاهيے -

جس رساله کا عنوان ميں ذکر کيا هے ' اصلاح خطبات کے سلسلے ميں قابل ذکر هے - مولوي صاحب نے اسميں جمعه کے چند خطبات اردو ميں لکهکر جمع کيے هيں - اور ديباچه ميں علما و ارباب فکر سے خواهش کي هے که وہ اس بارے ميں انهيں مشوره ديں ' تاکه ديگر حصص بهي شائع هوں -

ميں اس نيک و مفيد خيال پر انهيں مبارک باد ديتا هوں - اس قسم کے حقيقي کاموں کو آج کون سونچتا اور کون کرتا هے - البته جو طريق تحرير و عبارت انهوں نے اختيار کيا هے وہ قابل اصلاح هے - لکهنے پڑهنے ميں قديم طرز کي پابندي سے کيا حاصل ؟ خطبه کي عبارت نهايت موثر هوني چاهيے تاکه دلوں کو کهينچ لے اور سامع کو اسکا ذوق دوسري طرف متوجه نه هونے دے - مطالب بهي جو خطبات ميں بيان کيے گئے هيں ' وهي هيں جو عموماً پرانے خطبوں ميں پائے جاتے هيں - يه طريق اصلاح نهيں - اور نه اس سے کوئي فائده حاصل هو سکتا هے - اصل شے تو مطالب هي کي تبديلي هے - اسميں مسلمانوں کے تمام موجوده امراض ملي و اجتماعي کو پيش نظر رکهنا چاهيے اور ان چيزوں اور شريعت

مطبوعۂ جديده

غ ب ا ة الـنـاظـر

قيمت ۸ - آنه : سپرنٹنڈنٹ بيار هوسٹل - وهرمتلاه - کلـکـتـه

عرصه هوا ' ڈاکٹر اڈورڈ ڈينسن راس سابق پرنسپل مدرسه کالج کلکته نے اسے بعد تهذيب (ايڈٹ) شائع کيا تها - ايک روپيه قيمت تهي - اب نصف کردي -

يه عربي ميں حضرة شيخ عبدالقادر جيلاني قدس سره کي ايک مختصر سوانح عمري هے ' جسکا قلمي نسخه بانکي پور کے کتب خانه سے هاته آيا - ڈاکٹر راس ديباچه ميں لکهتے هيں :

" يه ايک نادر کتاب هے - اصل نسخه ميں مصنف کا نام نه تها - ليکن پہلے صفحه پر " تاليف المرحوم قاضي القضاة الشافعي شيخ الاسلام ابن حجر " کاتب کے هاته سے مسطور هے - اس سے خيال هوتا هے که ابن حجر عسقلاني کي تصنيف هے - ليکن ابن حجر کي تصنيفات ميں اسکا ذکر نهيں - تاهم چونکه کتاب نادر هے اور ميرے اکثر مسلمان احباب حنفي و قادري هيں ' ميں نے چاها که اسے شائع کردوں "

جس زمانے ميں يه رساله چهپ رها تها ' اسي زمانے ميں ميں نے کهديا تها که اسکي اشاعت مفيد نهيں اور نه اسميں کوئي خاص بات هے - شيخ کے حالات ميں مبسوط کتابيں مثل (بهجة الاسرار) وغيره کے موجود هيں اور جابجا انهيں کے حوالے سے اسميں بهي مطالب نقل کيے گئے هيں - پهر طرز جمع و تحرير نهايت عاميانه اور معمولي هے - حافظ عسقلاني کي تو قطعي نهيں هو سکتي - ابن حجر مکي کي هوگي که انکي تمام زندگي ايسي هي تصنيفات ميں بسر هري هے !

افسوس که نا واقفيت کي وجه سے ڈاکٹر موصوف نے لا حاصل وقت اور روپيه ضائع کيا -

---

حدائـق البيـان في معـارف القـران

۳ - روپيه - دفتر اخبار مشرق - گورکهپور

۳۴۳ - صفحه کي ضخيم کتاب هے - مصنفه مولانا محمد عبد الغفور صاحب فاروقي ريٹائرڈ سب جج محمد آباد اعظم گڈه -

حافظ سيوطي کي ايک نهايت مفيد کتاب (اتقان) هے جسميں قران کريم کے جمع و ترتيب ' قرأت و رسم الخط ' علوم متعلق تفسير ' اور طبقات علوم القران وغيره کے متعلق مصنفات قدما کا عمده انتخاب کيا هے - اس سے قران کريم کے متعلق متعدد

[پهلے کالم کا بقيه مضمون]

کے ان حکموں پرزور دينا چاهيے ' جنکے ترک نے مسلمانوں کو فلاح کونين سے آج محروم کرديا هے -

مولوي صاحب اپنے فکر کو وسيع تر کريں - ميں انکے حس ضرورت و اصلاح کا معترف هوں ' مگر مجهے سخت تعجب هے که انهوں نے نفس مطالب ميں کيا تبديلي کي اور کيونکر ان مضامين پر مطمئن هوگئے ؟

رساله غالباً مصنف سے مفت مليگا -

انتقاد

مسئلۂ خطبات جمعہ و عیدین

به تقریب رسالہ خطبات الاسلام

مصنفہ مولوي محمد یونس صاحب رئیس دتاولي - علي گڈہ

مولوي صاحب نے اسمیں جمعہ کیلیے بطور نمونے کے چند اردو خطبے مرتب کرکے جمع کیے هیں - مقصد یه هے که لوگوں کو مفید وقت و حال خطبات کي طرف مائل کیا جاے - اس رسالے کو دیکھکر مجھے اصل مسئلۂ خطبات مساجد جمعه کا خیال آگیا جسے مدت سے لکھنا چاهتا هوں اور انشاء الله لکھونگا -

جمعه کا اجتماع اور حکم خطبه مسلمانوں کے فلاح دارین کا وسیلۂ عظمی تھا - اس سے مقصود یه تھا که هفتے میں ایک بار لوگوں کو انکي حالت اور ضرورت کے مطابق هدایت و ارشاد کي دعوت دي جاے اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر کا ایک دائمي ذریعه هو -

خطبه در اصل ایک وعظ تھا جیسا که وعظ هوتا هے - آنحضرة (صلعم) کے بعد خلفاء راشدین اور صحابه کا بھي یہي حال رها اور تمام عربي حکومتیں جو اسکے بعد قائم هوئیں انمیں بھي خلفا و سلاطین کو مساجد کے ممبروں پر وعظ کرتے هوے تاریخ میں دیکھا جا سکتا هے - حقیقت خطبه کے لیے کتب صحاح کے ابواب متعلق جمعه و خطبه کی احادیث دیکھني چاهیئں -

لیکن همارے اصلي مصیبت همارے حالات میں نہیں هے که وہ نتائج هیں - اسکا اصلي منبع همارے اعمال کے تحریف و نسخ میں هے که وهي علل و اسباب هیں - شخصي حکومتوں کے قیام ' عجمي سلاطین کي کثرت ' سنت خلفاء راشدین کے ضیاع ' اور جہل و غفلت کے استیلا نے هر اسلامي عمل کو ایک لباس ظاهر دیکر اسکي روح حقیقت سلب کرلي هے ' خطبۂ جمعه از عیدین و نکاح کا بھي یہي حال هے -

اب خطبے کے معني یه رهگئے هیں که عربي زبان میں ایک چھپي هوئي کتاب ' جو بازار سے خرید لي جاے ' اور الف لیله کي طرح اسمیں سے ایک خطبه غلط سلط پڑھکر سنا دیا جاے - آواز بشدت کریه هو' اور لب و لہجه میں عربیت پیدا کرنے کیلیے هر جگه تفخیم و ثقالة سے کام لیا جاے - بعض لوگ قران شریف کي حاصل کرده قرات کو اسمیں بھي صرف کرتے هیں ' اور پھر جو شخص هر لفظ کے آخري حرف کو پوري سانس میں کھینچ کر پڑھدے وہ سب سے بڑا قاري هے !!

بسا اوقات غریب پڑھنے والا بھي نہیں جانتا که میں کیا پڑھ رها هوں ؟ الف لیله کي ایک رات کا افسانه هے ' قلیوبي کي کوئي حکایت هے ' یا ارشاد و هدایت امت کا وہ عظیم و جلیل عمل اقدس ' جو رسول الله صلی الله علیه و سلم کے ممبر پر کھڑے هوکر مجکو انجام دینا پڑتا هے ؟ پھر سننے والوں کي مصیبت کا کیا پوچھنا ؟ کوئي اونگھتا هے ' کوئي اپنے ساتھیوں سے صبح کے بازار کا بھاؤ پوچھتا هے !

یه تمسخر انگیز تذلیل و تحقیر هے اس مذهب عظیم کے اعمال دینیه کي ' جس کے داعي اول نے اپنے خطبات و مواعظ سے ایک بادیه نشین قوم کو روم و ایران کے تمدن کا مالک بنا دیا تھا ! و ما کان الله لیظلمهم ' و لکن کانوا انفسهم یظلمون !!

یقین کرو که جب حضرة (مسیح) نے بني اسرائیل کي ذلت و هلاکت پر ماتم کیا تو شریعت موسوي کے احکام و اعمال کا بعینه یہي حال تھا جو آج تم نے خدا کي شریعت کا بنا رکھا هے - مسیح اگر اُن فروسیوں اور صدوقیوں پر روتا تھا ' جو گو بڑي بڑي آستینوں کے جبے پہنتے ' هر وقت دعائیں مانگتے ' اور بڑي بڑي مہیب تسبیحیں اپنے هاتھوں میں رکھتے تھے ' پر شریعت کے حکموں کو انھوں نے مسخ اور اعمال صالحه کو بے اثر کردیا تھا ' تو همیں بھي اپنے عالموں اور صوفیوں پر ماتم کرنا چاهیے جو انکي طرح یه سب کچھه کرتے هیں پر اُنھي کي طرح حقیقة سے بھي خالي هیں !!

میں سرے سے اس امر هي کا اعد عدو دشمن هوں که خطبے لکھے هوے پڑھے جائیں - یه ایک بدعت هے جسکا نه تو قرون مشهود لها بالخیر میں ثبوت ملتا هے اور نه علت حکم اسکا موید - خطبه ایک وعظ هے - پس مسجدوں میں ایسے خطیب هونا چاهییں جنکو یه قابلیت حاصل هو که جمعه کے خطبے کیلیے طیار هو کر آئیں ' اور زباني مثل عام مواعظ کے وعظ کہیں - ضرور هے که قوم کي موجوده حالت انکے پیش نظر هو - جو بیماریاں آج همیں لاحق هیں' انھي کا علاج بتلائیں ' نه که آنکا ' جو اب سے پانچ سو برس پہلے تھیں ؟

جو خطبات عربیه آجکل رائج هیں' میں نے سب کو پڑھا هے - وہ تو اُس وقت کیلیے بھي موزوں نه تھے ' جس وقت کیلیے لکھے گئے تھے - پھر آجکل کي حالت کا کیا ذکر ؟

خطبه کا یه مطلب کس نے بتلایا هے که صرف جمعه و عیدین کے چند مسائل بیان کردیے جائیں اور کہدیا جاے که ایک دن مرنا هے پس ڈرو اور موت کو یاد کرو ؟ بیشک ' موت کو یاد کرنے سے بڑھکر انسان کیلیے دنیا میں کوئي نصیحت نہیں هو سکتي - کفاک بالموت واعظاً یا عمر! - لیکن صرف یه کہدینا لوگوں کو ڈرانے کیلیے کافي نہیں هے - موت کي یاد کے ساتھه انکو اُس زندگي کا طریقه بھي بتلانا چاهیے جو تذکرۂ آخرة کے ساتھه ملکر ' انسانوں کو دونوں جہانوں میں نجات دلا سکتي هے -

بڑا مسئله زبان کا هے - اور ضرور هے که ایک مختصر سے خطبۂ ماثورۂ عربیه کے بعد ' وعظ اُسي زبان میں هو' جو سامعین کي زبان هے ' ورنه سمجھه میں نہیں آتا که سے حاصل کیا ؟

شریعت نے کیسي عمده مصلحت اس میں رکھي که جمعه کے خطبے کو نماز فرض کا قائم مقام قرار دیا اور اسکي سماعت کو فرض بتلایا - امام ابو حنیفه (رح) کے نزدیک دونوں خطبوں کا سماع واجب هے' اور امام شافعي (رح) کے نزدیک صرف پہلے کا - اُس وقت نماز پڑھنا جائز نہیں -

اس سے مقصود یہي تھا که لوگ عمل عبادت کي طرح نصائح و هدایت کو بھي سنیں - پھر اُن نصائح کو ایسا اهم هونا چاهیے که مصروفیت نماز سے بھي اقدم و انفع هوں - کیا یه خطبات جو آجکل دیے نہیں بلکه اٹک اٹک کر پڑھے جاتے هیں اور لوگ بیٹھے هوے اونگھتے هیں ' یہي وہ مواعظ هیں ' جنکي سماعت فرض ' اور انکي موجودگي میں نماز تک ممنوع هے ؟ فاین تذهبون ؟

عقل و شریعت کیلیے ماتم هے که موجوده علما خود اس طریق کے عامل اور اس پر پوري طرح قانع هیں ! فما لها اولاء القوم ' لا یکادون یفقهون حدیثا ؟

عالم اسلامی

شروط صلح دولت علیه و بلغاریا

تفصیلی بیان عربی ڈاک سے

ستمبر میں دولت علیه عثمانیه اور حکومت بلغاریا کے مابین معاهدہ صلح ختم هوگیا ' اور طرفین کے دستخط ثبت هوگئے - لیکن اب تک سواے بعض دفعات ' شروط صلح کا کامل مسودہ شایع نہیں هوا تها - اس هفتے کي ڈاک کے جرائد آستانه و قاهرہ میں اسکي تفصیل آگئي ہے - کل ۲۰ - دفعات هیں جن میں سے ضروري مواد کا خلاصه حسب ذیل ہے :

(۱) دونوں حکومتوں کي سرحد کي ابتدا نہر (روز رایا) سے شروع هوکر ساحل بحر ایجین پر ختم هوگي - دهانه نہر (روز رایا) کا خط حدود مجمع انہار (بیسروگر) و نہر (ڈیلیوا) سے ملتا هوا جنوب غربي اور شمال غربي کو قطع کریگا - اس مجمع النہرین سے گزر کر (نہر ڈیلیوا) کے ساتهه ساتهه آگے بڑهکر ' نہر (گولیما) سے مل جاے گا ' پهر نہر (گولیما) کي دهني شاخ سے ملکر اوس نہر سے متصل هوگا ' جو (ترک خلطي) کي طرف سے آتي ہے ' یہاں قدیم و جدید حدود متحد هوجائینگے ' اور یہاں سے قدیم حدود کے ساتهه ساتهه (بالا بان باشی) تک جدید خط سرحد متحد رہے گا ' اسکے بعد سے جدید خط براہ راست (نہر طاهون) تک آے گا ' اور نہر (طاهون) سے جانب شمال نہر (مریم) تک ' جو مصطفی پاشا کے مشرق میں بہتي ہے -

نہر (مریم) کے مغربی رخ سے بخط مستقیم اوس ریلوے پل تک یه خط الے گا ' جو نہر (جرمن) پر واقع ہے ' اور دهانۂ نہر (جرمن) کے شمال سے اوس جنگل تک ' جس کا نام (تازي) ہے اور جس کا نمبر (۶۱۳) ہے - یہاں سے خط تحدید قریه (یا بلاحق) اور قریه (عرلجق) سے جو عثمانی حدود میں هیں ' نخل زار (نمبر ۴۴۱) اور (نمبر ۳۶۷) سے گذرتا هوا ' نہر (اردا) تک اے گا ' نہر (اردا) کے ساتهه ساتهه مشرق کي جانب نہر (غاجو هور) - نہر (اقون) - دهانه نہر (الکالن) - دهانۂ نہر (مانقها) اور نہر (ماریقا) سے پیچ و خم کے ساتهه گزرتا هوا ' ساحل نہر (ایجین) پر پہنچ کر ختم هو جاے گا -

(۲) دستخط سے (۱۰) دن کے بعد ایک دوسرے کے حدود سے دونوں حکومتوں کي فوجیں هٹ جائینگي - اور اسکے بعد (۱۵) روز کے اندر هر حکومت کے عہدہ دار حسب قوانین و رسوم جاریه ایک دوسرے کوہارسکي ملکیت پر قبضه دیدینگے اور (۳) هفته کے اندر دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے اسیران جنگ کو رها کردیں گي -

(۳) بمجرد ثبت دستخط ' فریقین میں ڈاک ' تلغراف ' اور ریلوے کے تعلقات شروع هوجائینگے -

(۴) ایک سال کے اندر فریقین میں تجارت اور جہازراني کا وہ معاهدہ جو ۱۹ جنوري سنه ۱۹۱۱ ع میں طے هوچکا ہے ' از سر نو شروع هوجائیگا ' اور چنگي کا محصول جو عموماً حسب قواعد رائج ہے ' اور مصنوعات کا ورود و صدور جائز هوگا - اور نیز تعیین سفرا کے متعلق ۲ - دسمبر سنه ۱۹۰۹ ع میں جو فرامین صادر هوچکے هیں ' وہ بدستور قائم رهینگے -

(۵) دستخط سے ایک مہینے کے اندر دونوں طرف کے اسیران جنگ رها هو جائینگے ' ان کے مصارف وهي حکومت قبول کرے گي جن کے پاس وہ قید تہے ' البته تنخواهیں هر حکومت اپنے اپنے اسیروں کے لیے آپ ادا کریگي -

(۶) طرفین کے وہ تمام اشخاص جنهوں نے اس جنگ میں کسي طرح کا مخالفانه حصه لیا اور وہ ایک دوسرے کے قبضه میں آگئے هیں ' ان سب کے لیے حکم عفو عام صادر هوتا ہے -

(۷) وہ زمینیں جو دولت عثمانیه کي طرف سے حکومت بلغاریا کو ملي هیں ' وهاں کے باشندے بلغاري رعایا هوجائیں گے ' لیکن چار سال کے اندر تک اون کو حق حاصل ہے که بلغاري رعایت سے نکل کر رعایت عثمانیه میں داخل هو جائیں ' اس کے لیے حکومت بلغاریا اور ٹرکش کونسل کو پہلے اطلاع دیني چاهیے ' اور جو ابهي بچے هیں وہ سن رشد و بلوغ کے چار سال بعد تک اس اختیار سے مستفید هو سکیں گے -

ان اطراف و جہات کے مسلمان باشندے ' جو اب بلغاري رعایا هوجائیں گے ' چار سال تک فوجي خدمت اور فوجي محصول سے بالکل مستثنی رهینگے -

اگر یه مسلمان عثماني رعیت هونے کو ترجیح دیں گے تو چار سال کے اندر بلغاري علاقے سے مع اپنے سامان و اسباب کے نکل جائینگے ' اور اسکے لیے اون کو چنگي کا کوئي محصول ادا کرنا نه پڑے گا ' نیز یه بهي اون کے لیے جائز هوگا نه اپني زمین و زراعت و جائداد اپني ملکیت میں باقي رکهیں اور اپنے طرف سے کسي دوسرے کو ان کا اهتمام و انتظام سپرد کردیں -

(۹) بلغاري مسلمانوں کو وهي حقوق عطا هونگے جو خود بلغاریوں کو حاصل هوں گے ' اور ان کو عقائد و عبادات و رسوم دینیه کے قیام و ادا میں کامل حریت هوگي - رسوم و عوائد اسلامیه کا احترام هوگا - سلطان کا نام بحیثیت خلافت دیني خطبوں میں پڑها جاے گا -

اوقاف اور مجالس دینیۂ اسلامیه جو اس وقت موجود هیں یا آیندہ کبهي قائم هوں ' اپنے قواعد و نظام عمل کے ساتهه حکومت بلغاریا میں بلا قید و شرط اور بغیر مداخلت ' محترم و معتبر هوں گے ' اور بلا قید و شرط ' اونمیں مداخلت صرف علما اور پیشوایان مذهبي کے ساتهه مخصوص رہے گي -

اوقاف و مجالس بلغاریه جو دولت عثمانیه میں موجود هیں اون کو بهي وهي حقوق عطا هوں گے ' جو دیگر مسیحي اوقاف و مجالس کو حاصل هیں -

(۱۰) وہ اوقاف جو اب بلغار حکومت میں داخل هوگئے هیں ' ان میں بهی وهي قوانین جاري رهینگے جو اس وقت دولت عثمانیه میں جاري هیں - اور ان کے انتظام و اهتمام کے لیے خاص عہدہ دار متعین هونگے - ان میں کسي طرح کا اوس وقت تک تغیر

مباحث و مطالب میں نہایت قیمتی مدد ملتی ہے - غالبا اردو کی یہ جدید کتاب اسی سے ماخوذ ہے - اور نام میں " معارف " کا جو لفظ ہے ' تو اس سے مقصود قرآن کریم کے متعلق مفید معلومات کا التقاط و انتخاب ہوگا ' نہ کہ معارف و اسرار و علوم قرآنیہ -

فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ ضمنی مطالب بھی بہت سے درج کردیے ہیں - مثلا بحث جہر تسمیہ و قراۃ فاتحہ خلف الامام و مناقب امام ابو حنیفہ و رد مخالفین احناف وغیرہ وغیرہ - لیکن اسکی کیا ضرورت تھی ؟

کتاب اسقدر عمدہ چھپی ہے کہ لیتھو کی چھپائی کا بہترین نمونہ ہے - ایسی عمدہ طباعت پر ہم مشرق پریس گورکھپور کو مبارک باد دیتے ہیں - کتاب کے کاغذ اور چھپائی کے مقابلے میں قیمت کچھہ بھی گراں نہیں -

ریاض القرا

ناصر الدین محمد مدرس - مدرسۂ محمدی - رالی وتھیہ - مدراس

مولانا حاجی محمود صاحب نے یہ اردو رسالہ فن قرات میں مرتب کیا ہے - مسلمانوں نے اپنی الہامی کتاب کی جسقدر خدمت کی ہے' دنیا کی کسی قوم نے نہیں کی' لیکن افسوس کہ آج انکی غفلت بھی اور قوموں سے زیادہ ہے !

از انجملہ فن قرات کی تدوین ہے - اسلام جب عجمی اقوام میں پہیلا جو قدرتی طور پر عربی زبان کے مخارج و تلفظ سے نا واقف اور غیر مستعد تھے' تو ضرور ہوا کہ انکی تعلیم کیلیے کوئی فن ایسا وضع کیا جاے ' جس کے ذریعہ وہ حروف عربیہ کا صحیح مخرج ادا کرسکیں - پھر طریق قرات و مباحث وقف وغیرہ بھی اسمیں داخل ہوگئے - اگرچہ (بقول حضرۃ شاہ ولی اللہ) اس طرح کے فنون میں انہماک کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معانی کلام اللہ پر تدبر کرنے کی جگہ حرفوں کے مخارج پر تمام قوت تلاوت صرف ہونے لگتی ہے' اور آجکل کے زمانے میں اصلی ضرورت فہم قرآن کی ہے نہ کہ رعایت قرات کی ' تاہم ہر شے کا صحت سے پڑھنا ایک ضروری چیز ہے اور علی الخصوص حفاظ کیلیے تو نہایت ضروری -

اردو میں پیشتر سے بھی متعدد رسائل موجود ہیں مگر اس رسالے میں یہ بات مزید ہے کہ اصول قرات کے بعد قرا کے حالات بھی درج کیے ہیں -

حقیقت اسلام

٦ - آنہ : منشی نور الحسن - کوٹھی مشرف منزل - علی گڈھ

جناب حاجی محمد موسی خاں صاحب رئیس دتاولی نے اپنے وہ مضامین اسمیں جمع کیے ہیں جو انہوں نے " عقائد و احکام اسلامیہ کے عقلی فوائد و مصالح پر مختلف اخبارات میں لکھے تھے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کو مذہبی پابندی کی دعوت دی جاے "

مذہب کی ضرورت ' توحید و رسالت ' احکام خمسۂ اسلامیہ ' عام اوامر و نواہی ' اور اسی طرح کے اکثر ضروری عنوانات پر مضامین ہیں - اس قسم کے رسائل کی آجکل جس قدر اشاعت ہو' انفع ہے - اسلامی احکام کو غیروں کے سامنے پیش کرنے کی آج اسقدر ضرورت نہیں ہے' جس قدر خود مسلمانوں کے آگے -

کرشمۂ قدرت

۱۲ - آنہ مولوی نور محمد - پیر لوہاٹ - جھنگ

مختلف امراض کیلیے مختلف نسخوں کا ایک مجموعہ ہے ' جسمیں سب سے پہلے ایک نسخہ تریاق الامراض نامی درج کیا ہے اور اسکے متعلق دعوا کیا ہے کہ تمام بیماریوں یکساں کیلیے مفید ہے ! پھر بعض دیگر امراض کیلیے نسخے ہیں - اخر میں عرق خضاب وغیرہ کی ترکیبیں -

معلم البنات (اردو ریڈر نمبر ۱)

خواجہ فیاض حسن - مدرسۂ شاہی - آگرہ

لڑکیوں کی ابتدائی تعلیم کے ایک سلسلے کا پہلا نمبر ہے ' جسمیں مفرد حروف سے مرکبات بنائے ہیں - ارقام و اعداد کے نقشے ہیں - نصیحت کے جملے اور چھوٹے چھوٹے خط عزیزوں کے نام دیے ہیں - ابتدائی تعلیم کیلیے یقیناً مفید ہوگی -

عقائد عثمانی

۲ - آنہ : مہتمم کتب خانہ نعمانیہ حیدر آباد - دکن

ابتدائی تعلیم کا ایک مفید رسالہ ہے - اسلامی عقائد ضروریہ اور اوامر و نواہی کو صاف اور سلیس عبارت میں درج کیا ہے - خوشخط اور جلی قلم -

لکھنو میں جلسہ

فیصلۂ مسجد کانپور

عام راے کی فتح !

دو روز سے لکھنؤ میں چرچا تھا کہ وایسراے کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ایک عام جلسہ ہوگا چنانچہ حسب اعلان آج یکشنبہ کو تین بجے جلسہ قرار پایا - قیصر باغ کی بارہ دری میں غیر معمولی اجتماع کے ساتھہ جلسہ منعقد ہوا ' مسٹر نبی اللہ پریسیڈنٹ جلسہ نے جلسہ کا مقصد بیان کیا - جلسہ نہایت سکون اور خموشی کی حالت میں شروع ہوا ' اور غالباً اسیطرح ختم بھی ہو جاتا ' مگر یکایک لوگوں میں ایک بے چینی پیدا ہوئی جس نے رفتہ رفتہ اسقدر ترقی کی کہ آخر کار جلسہ میں ایک انقلاب عظیم ہوگیا ' بعض اشخاص نے نہایت پر تاثیر تقریریں کیں جن سے عام جلسہ کا رنگ بالکل بدل گیا - شکریہ والا ریزولیوشن تو پاس ہوا لیکن ایک دوسرا ریزولیوشن بھی پیش کیا گیا ' جسکا مطلب یہ تھا کہ " مسجد کا کوئی حصہ کسی حالت میں ' کسی دوسرے کام میں نہیں لایا جاسکتا ' لہذا موجودہ صورت کسیطرح تسلی بخش نہیں ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہماری مسجد بعینہ پہلی حالت میں تبدیل دی جاے "

یہ ریزولیوشن جسوقت پیش کیا گیا تو اس زور و شور سے اسکی تائید کی گئی کہ در و دیوار سے صداے بازگشت آتی تھی ' آخر کار تمام ارباب حل و عقد کو بھی بلا اختلاف اس ریزولیوشن کو منظور کرنا پڑا - آخر میں ان لوگوں پر اظہار افسوس بھی کیا گیا جن لوگوں نے احکام اسلام کے خلاف فتوی دیکر حضور وایسراے بالقابہ کو دھوکا دیا ' اور مسلمانوں کو نا قابل تلافی نقصان پہونچایا -

اگر چہ اپ کو اسکی خبر ہوجائیگی ,مگر میں نے اپنا فرض سمجھا کہ آپ ایسے محسن قوم کو اسکی اطلاع من و عن پہونچا دوں -

(" معین " از لکھنؤ)
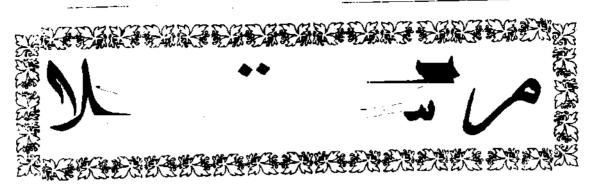
یے ضروری هیں ' یونان کے طرف سے شد و مد کے ساتهه مطالبه
ونا ' هر ایک صحیح العقل انسان کو یقین دلانے کے لیے کافی
ھے کہ اسمیں کوئی اور غرض بعید اُسکے پیش نظر ھے ' اور یہ غرض
یہی ھے کہ وہ کسی طرح اس توازن کو قائم رکھنے میں ممد
ہیں ھوسکتی ' جو ھر یوروپین سیاست داں کے دماغ میں موجود ھے -
رر نیز یہ کسی طرح اس امن کو واپس نہیں لاسکتا جسکے لیے
مرا دورق گرے کی زیر ھدایت یہ کام کر رھے ھیں -

قارئین اب خیال کرسکتے ھیں کہ یونان ان جزائر کا کیا مصرف
یگا ؟ اور پھر وہ کسطرح ترکوں کے ایک دائمی خطرہ کا باعث ھونگے ؟

ھم سب اُس حوصلہ سے بے خبر نہیں ھیں ' جو یونانیوں کو
سطنطنیہ کے متعلق ھے -

اس کی تشریح کے لیے میں صرف اتنا کہنا کافی سمجھتا
وں کہ ابھی گذشتہ شب کو ایک انگریز نے ایک خط یونان سے
لیا ھے جسمیں بیان کیا گیا ھے کہ وھاں ایک تیسری لڑائی
ور قسطنطنیہ پر حملہ کرنیکا چرچا چھڑا ھوا ھے - شاہ یونان کا
وصلہ صرف اتنی سی بات سے نہ مٹیگا کہ آپ بلغاریا کا سزا دھندہ
ہا جائے - اسنے قسطنطین دوازدھم کا خطاب اختیار کیا ھے ' تا اپنے
پ کو اُس قسطنطین کا خلیفۂ بلا فصل ظاھر کرے جس نے بازنطینی Byzantin سلطنت کو اپنے ھاتھہ سے کھویا تھا - جب ھم اس
بجا حوصلہ کو سمجھتے ھیں اور اس امر کو بھی بخوبی
انتے ھیں کہ اسمیں کیا کیا خطرات یورپ کے امن عام کے لیے
شیدہ ھیں ؟ تو ھمیں یقین ھوجاتا ھے کہ بڑی طاقتیں ایک
لمحہ کے لیے بھی نہ تو یونان کے مطالبات کا ساتھہ دینگی اور
. اُسکے مخفی کید و مکر کو نظر استحسان سے دیکھیں گی -

یونان ان جزیروں سے جو کام لیگا ' ھم نہایت صفائی کے ساتھہ
بکھہ رھے ھیں - اس کے پاس وہ جزیرے سیاسی مفسدہ پردازیوں
سر چشمہ ھوجائینگے اور تمام قسم کی ممنوعات قانونی کے
شیائی ممالک عثمانیہ میں جانیکا ذریعہ بن جایگا - یہ حالت
ایت ھی نا قابل برداشت ھوگی - اِسکا انجام جنگ اور ھلاکت
، سوا اور کچھہ نہیں ھوسکتا -

الہلال کی ایجنسی

ھندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرھٹی ھفتہ وار
الوں میں الہلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے '
زانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ
ب عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ھیں تو اپنے شہر کے لیے
ء ایجنٹ بن جائیں -

عید کی خوشی

از جناب سید غوث محی الدین صاحب منیجر ایجوکیشنل
پبلیشنگ ھاؤس ریاست میسور -

ھمارے ھاں ھر سال بہت سی عیدیں آتی ھیں ' اِن موقعوں
پر ھم کیا کرتے ھیں ؟ نئے کپڑے پہنتے ھیں ' لذیذ کھانے کھاتے اور
کھلاتے ھیں اور پھر خوشیاں منانے لگتے ھیں -

مہذب ممالک کے لوگ بھی یہ سب کچھہ کرتے ھیں مگر وہ
چند اور سبق آموز کام بھی کرتے ھیں جو ھم نہیں کرتے - ان ممالک
کے ارباب فکر نے سوچا کہ عید کے دن خوشی منانے کے ذریعے
ایسے ایجاد کیے جائیں جن سے ظاھری اور باطنی ' دونوں
مسرتیں حاصل ھوسکیں ' اِن لوگوں نے اِس سوال کو بڑی عمدگی
کے ساتھہ حل کرلیا - عید کے دن ایک دوست دوسرے دوست کو
" عید کارڈ " روانہ کرتا ھے جس سے ظاھری خوشی بھی حاصل
ھوتی ھے اور اسکے مضامین سے فائدہ بھی پہنچتا ھے - اس سے بھی
بڑھکر یہ کہ اِس موقع پر کتابیں دوستوں کو بطور تحفہ بھیجتے
ھیں جو خاص طور پر مہیا کی جاتی ھیں - آجکل ھندوستان میں
بھی مہذب ممالک کے لوگوں کی طرح عید کارڈ رائج ھوگیا ھے
لیکن افسوس کہ اس سے بجز نمایش و تفریح کے اور کوئی فائدہ
نہیں - اِس سے کاتب اور مکتوب الیہ کو کیا خوشی میسر آتی
ھوگی ! میرے دوستو ! خوشی تو وھی سچی اور اصلی ھے جبکہ
ھم بحیثیت ایک مسلمان ھونے کے عید کے کل احکام بھی باقاعدہ
ادا کریں ' اُس دن اپنے ارادوں اور ھمتوں کو مستقل اور وسیع
کریں ' اپنی اور اپنی قوم کی سچی ترقی کے وسایل پر غور
کریں ' اور کوئی تدبیر اپنی بگڑی کے بنانے کی نکالیں ' صرف
کارڈوں کی بھر مار سے یہ ساری باتیں حاصل نہیں ھو جاتیں -

دیکھتے ھو کہ کرسمس میں کئی لاکھہ کتابیں چھپتی ھیں '
بچوں کیلیے چھپتی ھیں ' لڑکوں کیلیے چھپتی ھیں لڑکیوں
کیلیے چھپتی ھیں - اور عام مذاق کے لوگوں کیلیے چھپتی ھیں -
اور پھر کیسی چھپتی ھیں ؟ کہ حقیقۃً تحفہ میں دیجا سکیں -
قیمتی کاغذ پر خوشنما حروف ایسے معلوم ھوتے ھیں ' گویا موتی
جڑ دیے ھیں - سنہری کنارے کتاب کو سچ مچ سونے کی اینٹ
بنا دیتے ھیں - اِن تمام خوبیوں پر جلد کی دل فریبی مستزاد
ھوتی ھے - ایک ایک شخص درجنوں کتابیں خریدتا ھے ' اپنے
بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو دیتا ھے - یہی کتابیں ھیں جو
اِن لوگوں میں اعلی خوشی پیدا کرکے اُنکو مستقل مزاج ' اولوالعزم '
اور ھمدرد قوم بنا دیتی ھیں !

ایک عرصہ سے ھم دیکھتے ھیں کہ عید کے دن ھماری خوشیوں
کا پیمانہ صرف ایک عید کارڈ کے ملنے ھی سے چھلکنے لگتا ھے - ھم
اب تک عید کی اصلی خوشیوں سے محروم ھیں - ریاست

و تبدل نہ ہوگا ' جب تک کہ اون کا کافی معاوضہ ادا نہ کردیا جاے - اور ان اوقاف کي رقمیں جن ضرورتوں میں پہلے صرف ہوتي تھیں' انہیں ضرورتوں میں اب بھي صرف کي جالیں گي -

(۱۱) خاص سلطاني اور ارکان خاندان سلطاني کي جاگیر جو اب بلغاري علاقے میں واقع ہوگئي ہیں' اپنے قدیم مالکوں کے قبضے میں علی حالہ باقي رہیں گي - اگر ان کا فروخت کرنا منظور ہوگا تو ہر حال میں بلغاري رعایا کو دوسروں پر ترجیح دي جالیگي -

(۱۲) بلغاري حکومت میں ایک رئیس المفتیئین کا عہدہ قائم کیا جالیگا جو مسلمانان بلغاریا کے انتخاب ' شیخ الاسلام قسطنطنیہ کي منظوري' اور حکومت بلغاریا کے قبول سے نامزد ہوگا ' اوس کے ماتحت ہر صوبہ میں مفتي رہینگے ' جو مسلمانوں کے تمام مذہبي و دیني احکام و فتاوي کو جاري و نافذ کرینگے ' ان تمام مذہبي عہدہ داروں اور ان کے ماتحت نظارت معارف و وکلا کے وظائف اور تنخواہیں حکومت بلغاریا ادا کریگي - ان کي تغییر و تبدیل کا حق صرف رئیس المفتیئین کو ہوگا -

(۱۳) حکومت بلغاریا رئیس المفتیئین کي ہدایت و مشورہ سے مسلمانوں کے لیے خاص مدارس قائم کریگي - مدارس کي زبان ترکي ہوگي' اور بلغاري زبان بھي اوس میں پڑھائي جاے گي - رئیس مدارس مسلمانوں کے تعلیمي امور و مسائل کے متعلق حکومت بلغاریا سے براہ راست گفتگو کرے گا -

(۱۴) ہر صوبہ میں جہاں مسلمان ہوں ' اوقاف و مدارس و مجالس اسلامیہ کي نگراني و انتظام کے لیے ایک مجلس ہوگي' جس کے ممبر صرف مسلمان ہوں گے - اس قسم کي مجلسوں کا حکومت پورا احترام و اعتبار کرے گی -

فیصلہ مسجد کانپور

از جناب مولوي محمد وحید الدین صاحب (علي گڈھ)

۲ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ ہجري روز چہار شنبہ کو " الہلال " میں نے دیکھا' اوس میں مسجد کانپور کے مضمون کو دیکھکر مجھکو بہت حیرت ہوئي - اب تک تو یہ سنا تھا کہ مسجد کانپور کي زمین گورنمنٹ نے چھوڑ کر مسجد کو دیدي مگر آپ کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کو زمین متنازعہ فیہ واپس نہیں دي گئي ' بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ اوس زمین میں آٹھہ فٹ کي محراب قایم کرکے اوسپر مسجد کے متعلق سہ درہ تعمیر کرایا جاے - اگر یہ خبر صحیح ہے اور غالباً صحیح ہوگي جب تو رسالہ " الہلال " اور نیز اخبار " وکیل امرتسر " میں درج ہوئي ہے - تو اس بنا پر یہ بالکل صاف بات ہے کہ یہ زمین ہرگز ابھي تک مسجد کو نہیں ملي کیونکہ کتب فقہ کے دیکھنے سے ظاہر ہو جاے گا کہ جو زمین کہ اوسمیں مسجد کا سامان رکھا جاے ' یا وہ زمین جو مسجد کي ضروریات کے واسطے ہو' قطعاً مسجد میں داخل ہے ' غسل خانہ وغیرہ جو مسجد کي ضروریات میں سے ہے اوسکي زمین بھي مسجد ہي میں داخل ہوگي -

پس زمین متنازعہ فیہ میں جب ایک محراب اس غرض سے بنائي گئي کہ لوگوں کي امد و رفت کے واسطے راستہ ہو اور اوس محراب پر سہ دري بناکر مسجد کے متعلق کر دي گئي ' تو کیا اس زمین کو یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ زمین مسجد کے متعلق ہے ؟

میں نے جو عرض کیا ہے وہ موافق تحریرات اخبارات ہے اگر تحریرات اخبارات غلط ہیں تو میري عرضي بھي بناء الفاسد علی الفاسد کی صورت اختیار کرکے غلط ہوگی' ورنہ نہیں -

برید فرنگ

دولۃ علیہ کا مستقبل

(نیوابست) کي تازہ اشاعت میں ایک نہایت باخبر شخص کي مراسلۃ شائع ہوئي ہے ' جو لکھتا ہے :

" نہایت عیارانہ مخفي تدبیریں یونان کے ایجنٹوں کے ذریعہ عمل میں آرہي ہیں - انکي غرض یہ ہے کہ اسطرح عام خیال کو ترکي و یونان کي موجودہ گفت و شنید کي طرف متوجہ کیا جاے اور اصلي امور سے جو اس میں پوشیدہ ہیں' پھیرکر' کسي اور طرف مائل کیا جاے - یہ لوگ ترکوں کے مظالم کي قدیم فرضي اور مصنوع داستانیں سرزمین برطانیہ میں شائع کر رہے ہیں - حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ سب سے مخفي رازہاے سربستہ جنکا انکشاف اب ہوا ہے ' ملک کو ایسي باتوں کے قبول کرنے کا کبھي موقع نہ دینگے - اگر اب کوئي تیسري جنگ بلقان میں چھڑ جاے تو ترک اپنے دشمنوں کے ساتھہ اسي انصاف پژوہي کے ساتھہ پیش آئیں گے جو انھوں نے سنہ ۱۸۹۷ - کے جنگ میں دکھلائي تھي - اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ایسا نکرینگے جیسا کہ یونان نے اپنے حلیف بلغاریا کے ساتھہ کیا -

ترکوں کے طرز عمل کے متعلق دو ابتدائي باتیں بطور اصول کے قابل لحاظ ہیں -

(۱) ترکوں کو ضرورت ہے کہ بیروني حملوں کے خوف سے بالکل مامون ہوجائیں اور

(۲) ملک کي اندروني ترقي و ترفہ کے متعلق تدابیر عمل میں لائیں -

یہ دو امور ایسے ہیں جن پر برطانیہ عظمی بلکہ تمام یورپ کا مفاد منحصر ہے - ترکوں نے جو جنگي صدمات پہلي جنگ بلقان میں اٹھاے وہ یورپ کے لیے بڑا موثر سبق ہونا چاہے - اس جنگ کي وجہ سے اسٹریا کو اکیس ملین پونڈ صرف اپني فوج کي گرد آوري پرخرچ کرنا پڑا ' اسي کي وجہ سے جرمني کو ایک خاطرخواہ تعداد کا اضافہ اپني فوج میں کرنا پڑا ' اسي طرح کي کوشش کسي قدر فرانس کو بھي کرني پڑي' غرضکہ اس جنگ کي وجہ سے ایک عالمگیر مالي بے اطمیناني اور اقتصادي تنگي ملک میں پھیل گئي - یہ جنگ اپنے ساتھہ نا متناہي مصائب لائي اور سب سے ادنی تخمینہ ان جانوں کا جو اس کي قربانگاہ پر چڑھائي گئیں' سات لاکھہ پچاس ہزار ہے ! !

نہ صرف برطانیہ بلکہ تمام یورپ کے لیے نہایت ضروري ہے کہ ترکوں کو بلا خوف و خطر نہایت کامیابي کے ساتھہ مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے واسطے کام کرنیکي مہلت دیدي جاے - ترکي اگر خطرہ میں پڑ جاے تو اسکے یہ معني ہیں کہ تمام یورپ کا امن خطرہ میں پڑ جاے گا -

چوس Chios اور میٹي لین Mitylene ان دونوں ' اور انکے علاوہ ان جزیروں پر جن سے در دانیال پر زد آسکتي ہے ' قبضہ کرلینا سلطنت عثمانیہ کے لیے نہایت اہم ہے - ترکي کا ان جزیروں پر قبضہ نہ رکھنا ویسا ہي ہے ' جیسا کہ برطانیہ کا جزیرۂ سکولي Scilly اور ویگٹ Wight سے دست بردار ہو کر جرمني کے حوالہ کر دینا - ان جزیروں کا جو ترکوں کے ایشیائي مقبوضات کے تحفظ کے

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے هر ایک اهل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاهیے تازي ولایتي پودینه کي هري پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ هو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمي اور متلي - اشتہا کم هونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فهرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشهور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱۹]

ا کا موهنـــي كسم تيل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکه - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھه فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں هم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر "موهني کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي ہے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي ہے نه تو سردي سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

[illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مر جایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بھي ہے کہ ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي ہے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھه کھانسي

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں هوئي تو هیضه هوجاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بهتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتھه رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري ہے' اور هیضه کي اس سے زیاده مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتھي ہے - قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

بھي هوگئي هیں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے' نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي ہے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتھه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چھوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

۱۰

ار [illegible]

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

گھر بیٹھے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' بڑے لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کرسکتے هیں - تلاش ملازمت کي حاجت نہیں اور نه قلیل تنخواہ کي ضرورت - ایک روپیه سے ۳۰ - تک روزانه - خرچ براے نام - چیزیں دور تک بھیجي جاسکتي هیں - نه سب باتیں همارا رساله بآساني بغیر اعانت استاد اپنا دیتا ہے !!

تھوڑا سا روپیه یعني ۱۲ بٹلي نٹ کٹینگ مشین پر لگائیے - پھر اس سے روپیه روزانه حاصل کرسکتے هیں - اور اگر کہیں آپ اڈارشا کي خود باف مشین ۱۰۵ - کو منگالیں

تو ۳ - روپے اور اس سے بھي کچھه زیاده حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بھي زیاده چاهیے تو چھه سو کي ایک مشین منگائیں اور ۳۰ - روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں

یه مشین موزے اور هر طرح کي بنیائین وغیره بنتي ہے -

هم آپ کي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتے هیں - نیز اس بات کي که قیمت بلا کم و کاست دیدي جائیگي !

هر قسم کے کاتے هوئے اون' جو بننے میں ضروري هیں' هم مهیا کردیتے هیں - محض تاجرانه نرخ پر - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار هي کرنا نه پڑے - کام ختم هوا' آپ نے روانه کیا' اور اسي دن روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یه که ساتھه هي بننے کے لیے اور چیزیں بھي بھیج دي گئیں !

ادهرشا نیٹنگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته

(میسور) سارے هندوستان میں " ماڈل اسٹیٹ " مشهور هے - مجهکو نهایت خوشی هوئی جب میں نے دیکها که یہاں کے زندہ دل اهل اسلام نے گذشته عید الفطر کے موقع پر عید کارڈوں کے علاوہ سبق آموز و دلچسپ کتابیں بهی دوستوں کو بطور تحفه بهیجیں اور اس طرح ایک عمدہ رسم کی بنیاد ڈالی -

هندوستان میں (ٹائمز آف انڈیا) کرسمس کے موقع پر اس قسم کے متعدد تحائف تیار کرتا هے اور اس اخبار کا کرسمس نمبر بهی بڑی آن بان سے شائع هوتا هے - اردو میں ٹائمز آف انڈیا کے مقابله میں اگر کوئی جرنل پیش کیا جا سکتا هے تو وہ صرف (الهلال) هی هے ' اور هماری خوش قسمتی سے اس کے فاضل ایڈیٹر کے کلام میں وہ تاثیر اور شیرینی هے که کیا بچے کیا بڑے ' سبهی مزے لے لے کر پڑهتے هیں - اگر دفتر الهلال سے عید کے موقعوں پر عید اور خاص اسی وقت تحفه میں دیے جانے کے قابل کتابیں طبع هونے کا انتظام هو ' تو کل اهل اسلام کو بے حد فائدہ پهنچ سکتا هے -

امید هے که فاضل ایڈیٹر الهلال اور دیگر خیر خواهان قوم اس ضروری التماس پر خاص توجه مبذول فرما کے اس رسم کی اجراء کے متعلق اپنی اپنی آراء ظاهر فرماویں گے - کم از کم اتنا تو هو که الهلال کا ایک خاص عید نمبر مرتب هو کر شائع هو - اگر آپکے اس کا انتظام کیا جاسے تو چار هزار کاپیوں کا میں اسی وقت آرڈر دیتا هوں -

الهلال :

آپکی تجویز اور برادران میسور کی عملی تحریک نهایت مبارک هے - لیس العید لمن لبس الجدید ' انما العید لمن خاف یوم الوعید ! افسوس که آپنے دیر میں اطلاع دی - اسلیے اس عید کے موقع پر تو تعمیل سے مجبور هوں - البته بشرط زندگی آینده انتظام کیا جائگا -

اعانۂ مسجد کانپور کا ایک مصرف

از جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب - ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر - کلکته

مولانا ! السلام علیکم - آپ مجھے اجازت دیں که آپکے بیش بها رسالے کے ذریعه سرمایۂ مسجد کانپور کی ایک عمدہ صورت مصرف پیش کروں اور آپ از راہ نوازش اپنی راے سے بهی مطلع فرمالیں - یه کهنے کی ضرورت نهیں که کانپور کی مسجد کے معامله میں جو آراز اٹهی ' وہ بهت کچهہ آپکے ذات بابرکات کی مساعی کا نتیجه تهی اور اس ایجی ٹیشن میں الهلال کی خدمت یاد گار رهیگی - هندوستان کے لیے آپ کی ذات غنیمت هے اور قوم کی مذهبی تعلیم کے لیے الهلال - یه تحریک اگر الهلال کے ذریعه مقبول طبع عام هو تو قوم کو کیا عذر هوگا -

میں یه تجویز پیش کرتا هوں که اس سرمایه کا ایک حصه جنوبی افریقه کے مصیبت زدہ مسلمان بهائیوں کی امداد کے لیے دیا جائے جو اپنے ملک اور مذهب کی عزت کے لیے جیل خانه جا رهے هیں اور هر طرح کی تکالیف برداشت کر رهے هیں - جناب کو معلوم هے که عدالت جنوبی افریقه نے حکومت کے اشارہ سے مسلمانوں کے تعداد ازدواج کے قانون کو جائز نهیں قرار دیا ' یعنی ' ایک سے زاید بی بی نا جائز هوگی اور آنکے بچے ناجائز مانے جائینگے - ایسی عورت کو اپنے شوهر کے ساتهه رهنے کا بهی حکم نهیں - یه صریحاً همارے مذهب کی توهین عظیم هے اور همارا فرض هے که هم اپنے مذهب کی حفاظت کے لیے هر طرح کی کوشش کریں اور جس طریقه سے جهاں تک هوسکے ' اسمیں مدد کریں - برٹش حکومت کی انصاف پسندی ضرب المثل هے - اگر ٹرانسوال کی عدالت سے کوئی زیادتی هوگئی تو آسکے خلاف کارروائی کرنا برٹش گورنمنٹ کے انصاف کو برقرار رکهنا هے - همارے هندی بهائی اپنے ملک اور مذهب کی آبرو رکهنے کے لیے کیسا ایثار نفس کر رهے هیں ؟ پهر کیا همارا فرض نهیں که هم دامے ' درمے ' آنکے کام آئیں ؟ یه ایک ایسی تحریک هے که هندو مسلمانوں کے رشته اتحاد کو اور زیادہ مستحکم کر دیگی -

مجلس رفع مصائب حجاج هند

بہ تقریب ضمانت الهلال

(۲)

	پائی	آنه	روپیه
ایک فیاض و غیور فرد ملت بذریعه جناب حاجی مصلح الدین صاحب کلکته	-	•	۱۰۰
ایم - ایچ - ایس - مال رنگون	•	۴	۵
بذریعه جناب لطف الدین صاحب دهاراوار بمبئی - بعد وضع منی آڈر فیس	•	۸	۴۶
جناب ایس محمد بخش صاحب	•	•	۲۵
جناب منشی رفیع الدین صاحب	•	•	۵
جناب غفور خان صاحب	•	•	۵
جناب عبد الوهاب صاحب	•	•	۲
جناب حافظ مهتاب صاحب	•	•	۲
جناب لطیف الدین صاحب	•	-	۵
جناب جمعدار داؤد صاحب	•	-	۱
جناب عبد الرزاق صاحب	•	۸	•
جناب شهاب الدین احمد صاحب	•	۸	-
جناب محمد احمد صاحب هاشمی	•	۸	•
جناب محمد یوسف صاحب	-	۸	•
جناب محمد اسمعیل سیٹ صاحب سمبرداس استریٹ مدراس	•	•	۵
جناب رئیس احمد صاحب لاهیرپور - سیتا پور	-	•	۱۰
ایس - ایم - اے - جلیل چوک مسجد - آرہ	•	•	۵
جناب حافظ عبد الوهاب صاحب کوہ ندا پولی - اعظم گڈہ	-	•	۵
جناب محمد الدین صاحب سائنس ماسٹر هوشیار پور	-	-	۲
جناب خدا دوست صاحب هوشیار پور	•	•	۲
ایک بندۂ خدا " "	•	•	۱
جناب سید احمد حسین صاحب گیا	•	•	۴
جناب عبد الحی خان صاحب حیدرآباد - دکن	•	•	۱
جناب کبیر احمد صاحب بهاگلپور	•	•	۳
جناب محمد بیگ صاحب اورنگ آباد	-	-	۵
جناب مسعود احمد صاحب لاهرپور سیتاپور	•	•	۵
ایک بزرگ شاهجهانپور	-	•	۲
جناب محمد ابراهیم دارجلنگ	-	•	۱
جناب مولوی عبد السلام ندوی لکهنو	•	۸	•
" جناب اکرام الله خانصاحب ندوی "	-	۸	•
" جناب محمد سعید خانصاحب ندوی "	-	۸	•
جناب دین محمد ماسٹر دار العلوم ندوہ	-	۴	•
" جناب فضل الرحمن مدرس "	-	۴	•
" جناب اشفاق حسین صاحب ندوی "	-	۴	-
" جناب محمد سعید - متعلم ندوہ "	-	۲	•
جناب خواجه سید منظور احمد صاحب آرہ	•	•	۱

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

بکفایت اصلی پتھر کی عینک لے لیجیے

حضرات اگر آپ قابل اعتماد عمدہ و اصلی پتھر کی عینک کم قیمت پر چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں - ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں جو عینک ٹھیریگی وہ بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے اپنی آنکھیں امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - پھر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دیجائیگی -

مسرز ایس - این - احمد اینڈ سنس

نمبر ۱۵/۱ ریپن اسٹریٹ ڈاک خانہ ویلزلی - کلکتہ -

تجارت گاہ کا ایک ...

یہاں ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسی ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے ملک کی آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کیجاتی ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کی وارنش مثلاً روغنی بچھڑا ، سرخ ، سیاہ ، زرد ، نیلی ، کالی ، بکری اور بھیڑی کے ، گائے کے سر کا چمڑا ، رنگین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز کا ، گائے اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا وارنش بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ہم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پر مہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کی آپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ، اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY,
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta

ایک نئی قسم کا کار و بار

یعنی

ہر قسم اور ہر میل کا مال ، یک مشت اور متفرق دونوں طرح ، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر ، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق ، ورنہ واپس ، محصول آمد و رفت ہمارے ذمہ ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ہی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ ، اس سے زائد کے لیے دریافت فرما لیں ، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کے لیے مراسلت فرمائیے

منیجر ہلال ایجنسی ۵۷ اسمعیل اسٹریٹ انٹالی - کلکتہ

THE MANAGER, THE "HILAL" AGENCY,
57, Moulvie Ismail Street, P. O. Entally, (Calcutta)

لغات جدیدہ

مؤلفہ

مولانا السید سلیمان الزیدی

یعنی : عربی زبان کے چار ہزار جدید ، علمی ، سیاسی تجارتی ، اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری ، جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ہیں ، اور نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ہے ، وہ بھی اس لغت میں مع تشریح واصل ماخذ موجود ہیں - قیمت ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین ، ندوہ ، لکھنو -

۱ - ۱۵ سالز سلنڈر واچ مڈل چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -
۲ - ۱۵ سالز سلنڈر واچ خاص چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۳ - ۱۵ سالز ہنٹنگ واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا مضبوط ملمع جسکے دیکھنے پچاس روپیہ سے اسکی نہیں جچتی گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۴ - ۱۸ سالز نکل سلنڈر واچ گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -
۵ - ۱۹ سالز گارنٹی لیور واچ اسکی مضبوطی سچا ٹایم برابر چلنے کا ثبوت صاحب فکٹری نے گارنٹی دس سال کھڑیکے ڈائل پر لکھا ہے جلد منگا لیجیے معہ محصول چھہ روپیہ -
۶ - ۱۶ سالز سسٹم پٹنٹ لیور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

تحفۃ الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ ، سپرنٹنڈنٹ ایکر ہوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street,
CALCUTTA.
Telegraphic Address
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly " " 4-12

مدیر مسئول و محرر خصوصی
مسلا الکلا اللہ مولانا الدهلوی
مقام اشاعت
۷ - ۱ ملاؤڈ اسٹریٹ
کلکته
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲

نمبر ۲۰-۲۱
کلکته : چهار شنبه ۱۲ و ۹ ذی الحجه ۱۳۳۱ هجری
جلد ۳
Calcutta: Wednesday, November 12 & 19 1913.

[بقیۂ مضمون صفحه ۴ کا]

جتنے هڑتال کرنے والے گرفتار کیے گئے تھے' سب کانوں میں بھیجدیے گئے هیں - هندوستانی ابهی تک اپنے ارادے پر ثابت قدم هیں اور کام کے لیے حاضری دینے سے انکار کرتے هیں - ان پر غیر حاضری کا جرم قائم کرکے قید سخت کی سزا دیجا رهی ہے اور اسطرح ان سے کانوں میں کام لیا جا رها ہے - ڈنڈی کے مجسٹریٹ مسٹر جے - ڈبلو کروس اور نیو کیسل کے مجسٹریٹ ڈی - جی - جیلیس نے اعلان کیا ہے کہ جو هندوستانی کام کرنے سے انکار کرینگے' وہ بهوکے مارے جالیں گے اور جیل کے قواعد کی رو سے انکو کوڑوں سے کام کرنے پر مجبور کیا جائیگا - بیلنگھ نیوی کیشن اور کیمبرین کی کانوں میں هزاروں هندوستانی باقاعدہ کوڑوں سے مارے گئے - کوڑوں کے علاوہ گولیاں بهی چلائی گئیں جن سے دو آدمی سخت زخمی هوے - ان مفرور زدوں کو پناہ دینے سے مجسٹر یٹوں نے صاف انکار کر دیا ہے اور اعلان کر دیا ہے کہ جو شخص مجسٹریٹ کے پاس داد رسی کے لیے کان چهوڑ کر آئیگا' اس پر بهاگنے والے قیدی کی حیثیت سے فائر کیا جائیگا - فوج جو لکڑیوں سے مسلح ہے' ان مقاومت مجهول کرنے والوں پر نهایت وحشیانہ طریقه سے حملے کر رهی ہے' جو ساحلی ضلعوں میں هیں "

مسٹر گوکهلے کو ایک دوسرے تار سے معلوم هوا ہے کہ والکسریست کے هڑتالیوں پر نهایت وحشیانه طریقے سے حملے هو رہے هیں - کام لینے والے راشن دینے سے انکار کرتے هیں اور باهر سے هر قسم کی خبر رسانی اور رسد رسانی بهی روکدی گئی ہے - مگر تمام هڑتالی جنکی تعداد دو هزار ہے' ابتک ثابت قدم هیں -

(آخــر الانبــاء)

مسٹر گاندهی نے ولکرسٹ کی عدالت میں بیان کیا کہ انهوں نے اپنے ارادے کی اطلاع وزیر داخلیه کو کر دی تهی اور ولکرسٹ کے دفتر کے مهاجرین کو اپنے عبور کی تاریخ سے بهی مطلع کر دیا تها - انهوں نے عدالت کو یقین دلایا کہ ٹرانسوال میں قیام کی غرض سے ایک هندوستانی کا غیر قانونی داخله موجودہ تحریک سے کوئی تعلق نهیں رکهتا -

وہ جانتے هیں کہ جو کارروائی انهوں نے شروع کی ہے وہ انکے متبعین کے لیے بڑے سے بڑے خطروں اور سخت شخصی مصائب سے بهری هوئی ہے' لیکن انکو یقین ہے کہ سخت مصائب کے علاوہ اور کوئی شے نهیں جو یونین گورنمنٹ اور اسکے رهنے والوں کے ضمیر کو جنبش میں لاسکے -

مسٹر کیلین بیچ کو تین ماہ کی سزا هوگئی - مسٹر پولک ابهی تک حوالات میں هیں -

فهرست

تصاویر

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت ہو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں -
(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیل کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــہـــارات

—*—

میعاد	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	چوتھائی کالم	چوتھائی کالم سے کم فی مربع انچ
مرتبہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ آنہ
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	۰ ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں کے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد ہوگي -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار ہوتے میں جسکي قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد یہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماہي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنیہوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاهے کسي اشتہار کی اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن

مفقود ' اور استعداد طبع و آمادگي قلب بہمہ وجوہ مضطرب کار ہے - اور جو جمال مقصود نظارۂ یک نفس دکھلاکر مستور و محجوب ہوگیا تھا ' اب پھر با ہزاراں دلفریبي و رعنائي ' و با یک شہر دلنوازي و زیبائي ' پردہ بر افگن نظارۂ امید ' و چہرہ بر افروز آرزوے دید ہے !

بازم از نو خم ابروے کسي در نظر ست
سلخ ماہ دگر و غرۂ ماہ دگرست !!

اس ماہ مقدس ' اس یوم مبارک ' اس آوان سعید میں ' جبکہ دشت حجاز کے ایک ایک ذرہ سے " لبیک ! لبیک ! اللھم لبیک !! " کي صدائیں آٹھہ رہی ہونگی ' جبکہ لاکھوں انسان کسی کی تلاش میں مجنون وار دشت پیما ' اور کسی کے شوق میں والہانہ و مصطربانہ ' سرو پا برهنہ' جسم پر کفنی لپیٹے ہوے " موتوا قبل ان تموتوا " کی یکسر تصویر ہونگے ! جبکہ اس مسلم اول ' اس مومن قانت ' اس پیکر خلت ' اس کشتۂ عبودیت ' اس جاندادۂ محبت ' یعني اس (خلیل اکبر) کی صدائے عشق فرما ابراهیم کدۂ حجاز کی ہر ہستي مضطر کے اندر سے " انا الحي بالحي الذي لا یموت " کے معني حیات کو اشکارا کررهي ہوگي کہ :

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زمان از غیب جانے دیگرست

غرضکہ ایسے یوم عظیم و وقت سعید میں کیونکر ممکن تھا کہ طالع کار خفتۂ غفلت رهتا ' او ر طلیعۂ مقصود پردۂ فراموشي سے طالع نہ ہوتا ؟ پس فیضان الہي نے عین وقت پر دستگیري کي ' اور جبکہ موانع راہ و عدم تہیۂ اسباب سے میں یکسر انتظار تھا ' تو نوید فتح باب ' اور بشارۃ آغاز کار توقیع قبولیت لیکر اس طرح امید نواز قلب مشتاق ہوي کہ چشم حیران نظارہ نے مقام ابراهیم کي صلوۃ طواف ' ما بین الصفا و المروہ کے سعي ' یوم الترویہ کي صدا ہاے تہلیل ' قربانگاہ منی کے سیلاب خونین ' عرفہ کے قیام ' جبل عرفات کے اجتماع ' مزدلفہ کے وقوف ' اور طواف الوداع کے ہجوم میں عروس مقصود کو بے حجاب دیکھہ لیا !!

وو اللہ لولا خشیۃ الناس والحیا
لعا ذ ۃ ۃ ہا بین المقام و زمزما

لبیك لبیك ' اللھم لبیك ' لا شریك لك لبیك ' ان الحمد والنعمۃ لك والملك لا شریك لك ! اللھم انك دعوت عبادک الی بیتك الحرام وقد جئت طائعا لامرک ' فاغفرلی و ارحمنی یا ارحم الراحمین ! اللھم یا رب ھذ البیت [illegible] عتیق ! اعتق رقابنا و رقاب ابائنا و امہاتنا و اخواننا و اولادنا من النار فی الدنیا والاخرہ ! اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا ' واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرہ !!

* * *

پس اب آغاز عمل ہے اور شورش کار ' امتحان راہ در پیش ہے اور مشکلات امور سامنے ' تحریراً جو کچھہ کرنا ہے وہ خاتمۂ سخن در نمبر ہیں ' جن میں سے ایک آجکي اشاعت میں اور دوسرا اشاعت آیندہ میں شائع ہوگا کہ دلوں کي افسردگي و خموشي ذرا دور ہولے - اسکے بعد جو کچھہ ہے اصل کار کا آغاز ہے : وتلك الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا ' والعاقبۃ للمتقین -

آج کے مقالۂ افتتاحیہ کا کچھہ حصہ کسي گذشتہ اشاعت میں بھي شائع ہوچکا ہے لیکن بقیہ مضمون کي اشاعت اس وقت روک دي تھي - چونکہ سلسلۂ بیان کیلیے وہ ٹکڑا ضروري تھا اسلیے آج اتنا حصہ مکرر شائع کیا جاتا ہے تاکہ بلا زحمت رجوع پیش نظر آجاے :

یارب دل پاک و جان آگاہم دہ !
آہ شب و گریۂ سحر گاہم دہ !

در راہ خود اول ز خودم بیخود کن !
و انگہ بیخود زخود بخود راہم دہ !

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

اس ہفتے مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کي مصالحت کے متعلق صیغۂ مراسلات میں متعدد مکاتیب و مضامین بالا قتباس درج کیے گئے ہیں - یہ انکے علاوہ ہیں جنکي اشاعت کسي وجہ سے غیر ضروري تھي - صرف ایک اہم مراسلۃ باقي رہگئي ہے - نیز جناب مولانا عبد الباري کے ایک تازہ گرامي نامہ کا کچھہ حصہ ' یہ دونوں آیندہ اشاعت میں درج ہونگے -

میں اسے کبھي پسند نہیں کرسکتا کہ خیالات کے اعلان کو روکا جاے اور شکایتوں کا علاج یہ تجویز کیا جاے کہ شکایتوں کے وجود سے انکار ہو !

موافقت جیسي کچھہ اور جتني کچھہ ہے ' عام اور آشکارا ہے - پس مقدم امر یہ ہے کہ جو مخالفانہ آرا ہوں ' وہ بھي ایک مرتبہ پوري طرح سامنے آجائیں - اسکے بعد فہم و تفہیم کي کوشش کرني چاہیے -

میں نے گذشتہ اشاعت میں عرض کیا تھا کہ فکر مستقبل کي نسبت اپنے خیالات ظاہر کرونگا - لیکن افسوس کہ بعض امور جنکا علم و تصفیہ قبل از اظہار راے ضروري ہے ' اب تک صاف نہیں ہوے - اسلیے اس ہفتے تمام مراسلات متعلق مسئلہ کانپور شائع کردیتا ہوں - آیندہ ہفتے جو کچھہ اختتامي طور پر عرض کرنا ہے عرض کرونگا -

النبـ اء الالـ م !

جنوبي افریقہ میں بد بختان ہند کے مصائب اب اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ انسانیت کیلیے ماتم کبری اور عدل و انصاف کیلیے مصیبۃ عظمی ہے ! کیا عجیب انقلاب حالت ہے کہ جن لوگوں کے حقوق کے تحفظ کے بہانے انگلستان نے ٹرانسوال کے لاکھوں نفوس جنگ بوئر میں قتل کیے تھے ' آج انھي سے جیل خانے آباد ہیں اور کوئي نہیں جو انکي فریادوں پر کان دھرے ! دس برس سے زیادہ زمانہ گذر گیا کہ یہ آوارگان غربت مورد مصائب و الم ہو رہے ہیں - نہ تو انگلستان کي شہنشاهي کچھہ اپنے اثر سے کام لے سکتي ہے ' اور نہ حکومت ہند کے پاس انکے زخموں کیلیے کوئي مرہم ہے :

فریاد کہ ہر کس باسیري فتد ' او را
شرط ست کہ از خویش و وطن دور فرو شند !

کسي دوسري جگہ بعض ضروري تلغرافات کا خلاصہ درج کیا گیا ہے اور تفصیلي حالات سے تو آجکل روزانہ اخبارات کے صفحوں کے صفحے رکے ہوتے ہیں - مجھے اپنے اخوان ملت سے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اس موقعہ پر اپنے ہم وطنان دور و مہجور کي خبر لیں - آج تک جو ضلالت و غفلت مسلمانوں کے سیاسي مذاق پر چھائي ہوئي تھي ' اسکا سب سے بڑا درد انگیز نتیجہ یہ تھا کہ ملک کي فلاح و بہبود کي طرف سے انہوں نے بالکل انکھیں بند کرلي تھیں ' اور اس اصلي شرف خدمت ملک و وطن کو صرف ہندؤں کے لیے چھوڑ دیا تھا - انکو سمجھایا گیا تھا کہ " مسلمانوں کا پالیٹکس صرف ہندؤں سے لڑنا اور اپني علحدہ قومیت کو قائم کرنا ہے اور بس " اسلیے وہ ہمیشہ سمجھتے رہے کہ ملک و اہل ملک کي خدمت سے انھیں کوئي واسطہ نہیں -

لیکن الحمد للہ کہ اب حالت پلٹي ہے اور مسلمانوں نے بھي ملکي سیاست کے مفہوم کو سمجھنا شروع کیا ہے - ضرور ہے کہ وہ اپني تغیر حالت کا اب قدم قدم پر ثبوت دیں اور ملک و اہل

شذرات

یوم الحج اور " حزب اللہ "

نوید فتح و مژدۂ قبول !!

مژدۂ صبح دریں تیرہ شبانم دادند * شمع کشتند وز خورشید نشانم دادند !
رخ کشودند و لب هرزہ سرایم بستند * دل ربودند و دو چشم نگرانم دادند !

پچھلے سال عید الفطر اور عید اضحی کے موقعہ پر مناسب وقت مقالات افتتاحیہ لکھنے کی توفیق ملی تھی - اس سال عید الفطر بھی خالی گئی اور افسوس کہ عید اضحی کے موقعہ پر بھی طبیعت کی افسردگی نے کروٹ نہ لی ' حالانکہ دل شوریدہ کے ماتم و شیون کا اصلی موسم یہی تھا -

ادھر کچھہ عرصے سے طبیعت گم ہے ' اور سراغ راہ نا پیدا - گم گشتگی پہلے بھی تھی مگر کبھی کبھی خبر بھی آجاتی تھی - اب یہ بھی نہیں :

باز اے دل با کہ می باشی کہ با ما نیستی !
در کجائی ' چند روزے شد کہ پیدا نیستی !

مضامین باعتبار مواد و اصول نگارش دو طرح کے ہوتے ہیں - ایک صورت تو یہ ہے کہ عام واقعات و حوادث کے متعلق افکار و آرا کا اظہار کیجیے ' یا کسی علمی و دینی موضوع پر بحث کیجیے - اسکے لیے تلاش و رجوع کتب کی ضرورت ہوتی ہے - یا پھر اپنی یاد داشت اور حافظہ کی معلومات کی - اکثر لوگ تو اسکے لیے بھی فراغ خاطر اور جمعیت و سکون طبع کے محتاج ہوتے ہیں کہ دماغ ٹھکانے نہیں تو قلم و مداد کی صحبت کسے گوارا ہو؟ مگر سچ یہ ہے کہ اگر دماغ مناسب ہو اور توفیق مبدء فیاض رفیق ' تو اسکے لیے نہ تو فرصت کی ضرورت ہے نہ صحت کی - نہ دن کی شورش اسکے لیے مخل ' نہ رات کی سرگرانی اسمیں حائل - نہ تو پریشانی خاطر اسکو روک سکتی ہے اور نہ شورش طبع مانع ہوتی ہے - ہر وقت کسی نہ کسی طرح کام کیا جاسکتا ہے اور میرا تجربۂ و عمل یہی ہے -

الحمد اللہ کہ پریشانی و غموم و ہموم کے سخت سے سخت مواقع میں بھی مجھے قلم جواب نہیں دیتا - وقت کی کمی کو کبھی بھی میں نے عدم تحریر و تالیف کیلیے عذر نہ سمجھا ' اور جمعیۃ خاطر کا اس بارے میں ابداً قائل نہیں - یہ ایک فضل و کرم ربانی ہے ' ورنہ اگر اپنے کاموں میں جمعیۃ خاطر اور فرصت و سکون کا محتاج ہوتا ' تو شاید چھہ مہینے کے بعد بھی ایک سطر لکھنے کی بمشکل امید ہوتی - کیونکہ میری زندگی بہ حسب اصطلاح زمانہ ' دلجمعی و فراغ خاطر کے اسباب سے بکلی محروم ہے - میرے لیے سرور و انبساط دائمی طور پر مفقود ہیں - میں ایک نا آشناے مسرت اور دائم الحزن زندگی رکھتا ہوں ' اور اپنے فیصلۂ حیات پر شاکر اور اپنی حالت پر قانع ہوں - اس نے اس حیات مستعار میں جو کچھہ دے رکھا ہے ' یہ بھی اسکا فضل ہے - جتنا کچھہ نہیں ہے ' اسکا حق بھی کسے تھا کہ گلہ و شکوہ ہو؟ دنیا میں آتے ہوے ہم سے کچھہ معاہدہ نہیں کیا گیا تھا کہ تمہاری ہر امید اور ہر خواہش پوری کر دی جائیگی ؟

کلید بستگی تست غم ' بجوش اے دل !
تو گر چنین نہ گدازی ' گرہ کشاے تو کیست ؟

لیکن دوسری قسم اُن مضامین کی ہے جو باصطلاح قدیم و معہود ' دماغ سے نہیں بلکہ دل سے تعلق رکھتے ہیں - جنکے لیے دماغ کی کاوش نہیں بلکہ دل کا جوش مطلوب ہے - جو حواس کی جگہ جذبات و عواطف کے تابع ہیں - جنکے لکھنے کیلیے بہترین وقت وہی ہوتا ہے جب دماغ لا یعقل مگر دل ہوشیار ہوتا ہے - اور جنکے لیے شرط اولین یہ ہے کہ ادراک و حواس کو بالکل معطل کر دیجیے اور از سرتا پا پیکر جذبات مخفیہ و مجسمۂ حسیات قلبیہ بن جائیے کہ دل کے کار و بار کی رونق کیلیے بازار خرد و ہوش کی ویرانی ضرور ہے !

اس قسم کی چیزیں البتہ وقت اور حالات پر موقوف ہیں - ضرورت سے متاثر نہیں - جب تک چولہے میں آگ نہو ' دیگ سے دھواں نہیں اٹھہ سکتا - یہ آگ اپنے اختیار میں نہیں - کبھی خود بخود بھڑک اٹھتی ہے اور کبھی ہزار ہوا دیجیے ' ایک چنگاری بھی میسر نہیں آتی -

اسکی مثال یوں سمجھیے کہ کبھی موسم خزاں میں دل کا کوئی مخفی جوشش بہار اسطرح آپکو مترنم کر دیتا ہے کہ خود بخود گنگنانے لگتے ہیں ' اور کبھی طبیعت اسطرح افسردہ ہوتی ہے کہ عروس بہار کو با ہمہ عشوہ ہاے تمکین ربا سامنے دیکھکر بھی شگفتہ نہیں ہوتی - اسکے بھی اسباب و محرکات ہیں ' مگر وہ نہیں جنسے دماغ و ادراک قوت و استعداد جلب کرتا ہے - وہ کچھہ دوسرے ہی محرکات ہیں ' اور جب تک انکا اشارہ نہو ' دل کی موسیقی کا تار مترنم نہیں ہوسکتا :

چاک مت کر جیب بے ایام گل
کچھہ ادھر کا بھی اشارہ چاہیے !

میری حالت اس بارے میں بالکل بے اختیارانہ ہے - ضرورت ہر طرح کا کام اپنے وقت پر کرا لیتی ہے ' مگر اپنی پسند اور خواہش جس شے کو ڈھونڈھتی ہے ' وہ دوسرے ہی کے قبضہ میں ہے :

زمام خاطر ما بستۂ تصرف تست
اگر یقین نداری بامتحان برخیز !

ارادہ تھا کہ اس موقعہ پر کچھہ لکھونگا مگر نہ لکھہ سکا - البتہ اسکی جگہ توفیق الہی نے اس سے اہم تر بلکہ اصل مقصود کی طرف اقدام عمل کا سامان بہم پہنچا دیا ' یعنی یوم الحج اور عید اضحی کی مقدس یاد کے ساتھہ جماعۃ " حزب اللہ " کی تاسیس متشکل و متمثل ہوکر نمودار ہوئی ' اور میں نے دیکھا کہ الحمد للہ اب اسباب سکوت بکلی مرتفع ' موانع اقدام یکسر

یــوم الــحــج

اللــه اکبــر ' اللــه اکبــر ' لا اله الا اللــه و اللــه اکبــر ' اللــه اکبــر ' و للــه الحمــد !!

قافلۂ حجاج منی سے عرفہ جاتے ہوے !

ذلــک یوعظ بہ ' من کان منکم یــومن باللــہ والیــوم الاخــر

الا ' ان حــزب الــلــه هــم الغــالبــون

۱۳۳۱ (۱) ہجری

خاتمۂ سخن و اغــاز عــمــل

انمــا ولــیکــم اللــه و رسولــه و الــذین امنــوا ' الذین یقیمــون الصلــوة ویوتون الزکــواة و هــم راکــعــون - و مــن یتــول اللــه و رســوله و الذین امنــوا ' " فان حزب الله هــم الغــالبــون " (۵ : ۲۹)

اے مسلمانو ! تمھارا دوست الله ہے ' اسکا رسول ' اور وہ لوگ جو الله اور رسول پر ایمان لاچکے هیں ' جو صلوۃ الهي کو دنیا میں قائم کرتے ' اسکي راہ میں اپنے مال کو صرف کرتے ' او سب سے زیادہ یہ کہ هروقت اللــه اور اسکے حکموں کے آگے جھکے رہتے هیں - پس جو شخص الله ' الله کے رسول ' اور صاحبان ایمان کا ساتھي ہوکر رهیگا ' تو یقین کرو کہ وہ " حزب الله " میں سے ہے ' اور " حزب الشیاطین " کے مقابلے میں حزب الله هي کا بول بالا هونے والا ہے !! "

ز شرح قصۂ ما رفت خواب از چشم خاصان را
شب آخر گشتــۂ و افسانه از افسانه میخیزد !

— : * : —

و العصر ' ان الانسان لفي خسر ' الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات ' و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - قسم ہے اس عصر انقلاب اور دور تغیرات کي ' جو پچھلے دور کو ختم کرتا ' اور نئے دور کي بنیاد رکھتا ہے ' کہ نوع انساني کیلیے دنیا میں نقصان و هلاکت کے سوا کچھہ نہیں - مگر هاں وہ نفوس قدسیہ ' جو قوانین الهیہ پر ایمان لائے ' اعمال صالحہ اختیار کیے ' ایک دوسرے کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ذریعہ دین حق کی وصیت کرتے رہے ' اور نیز صبر و استقامت کی بھی انھوں نے تعلیم دي (۱۰۳ : ۳) اولئک علی هدی من ربھم ' و اولئک هم المفلحون (۲ : ۴)

یہ ہے جماعت " حزب الله " کا مقصد وحید ' جسے غالباً هر شخص دن میں ایک دو مرتبہ نماز کے اندر ضرور پڑھتا ہے ' اور یہ ہے خلاصہ اسکے پیش نظر اغراض کا ' جو سورۂ " والعصر " کي صورت میں هر مسلمان کے آگے موجود ہے - فمن شاء تخذ الی ربہ سبیلا !

گذشتہ تمہید کي چار صحبتوں میں جو کچھہ عرض کر چکا ہوں ' اس سے بہت زیادہ عرض کرنا تھا ' مگر مناسب یہ نظر آیا کہ مختصراً اصل اغراض و مقاصد بیان کردیے جائیں ' اور اسکے بعد انکي هر دفعہ پر ایک مستقل مضمون شائع کیا جاے :

مخاطب اند کے نازک مزاج بست
سخن کم گو کہ کم گفتن رواج ست

(۱) یہ ایک عجیب حسن اتفاق ہے کہ جس آیۃ کریمہ کي بنا پر اس جماعت کا نام " حزب الله " رکھا گیا ہے ' اس آیۃ کریمہ کے عدد بقاعدۂ جمل ۱۳۳۲ هیں اور یہي هجري سنہ اس جماعت کي تاسیس کا ہے !!

ملک کي هر خدمت ميں ابناے وطن سے بڑهکر حصه لينے اور سب سے اگے رهنے کي کوشش کريں - تاکه اس طرح انکي پچهلي غفلت و معصيت ملکي کا کفاره هو -

جنوبي افريقه کے هندوستانيوں کا سوال تمام اهل ملک کيليے پيام ماتم هے - اسلام انسانيت اور اسکے حقوق کے احترام کا سب سے بڑا معلم هے ' اسليے اج مسلمانوں کے دلوں ميں بهي اس مصيبت کي ٹيس سب سے زياده هوني چاهيے - مصيبت زدگان افريقه ميں بکثرت مسلمان هيں مگر ميں نهيں چاهتا که اسطرف زور دوں - بهر حال وه انسان هيں ' مظلوم هيں ' اور پهر خاک هند کے فرزند ' پس هر شخص کو جو هندوستان ميں بستا هے ' اس ماتم ميں حصه لينا چاهيے -

وقت هے که مسلمانان هند بزرگ ملک مسٹر (گوکهلے) کی اپيل کا دل کهولکر استقبال کريں - جهاں تک جلد ممکن هو ' هر شهر اور هر مقام پر اعانتي فهرستيں کهل جاني چاهئيں - ادارۂ الهلال بهي وجه اعانت کو وصول کرنے کيليے طيار هے -

فتنۂ اجودهيا !

امسال عيد قرباني الحمد لله که بغير کسی انسانی قربانی کے بخير و خوبی گذر گئی - اور خدا وه دن جلد لاے که ملک کی تمام قوميں با همی نزاعات کی جگه ' صرف اپنے ملک کی صلاح و فلاح هی کو اپنی قوتوں کا مصرف بنائيں -

(اجودهيا) ميں ابکے قربانی حکماً روک دي گئي - ميں نے يه سنا اور اسپر چنداں افسوس نهوا ' کيونکه بهت سے مسلمان خود بهی اراده کر رهے تهے که برضا و رغبت اس حق سے دست بردار هوجائيں - ليکن کهه نهيں سکتا که شدت غم و غصه سے ميرے دماغ کا کيا حال هوا ' جب ميں نے پڑها که مسلمانان اجودهيا قربانی کے ماتم ميں نماز عيد سے بهی دست بردار هوگئے که اگر قربانی کو مجسٹريٹ روک سکتا هے تو نماز کو هم بهی روک ديسکتے هيں :

همارا بهی تو آخر زور چلتا هے گريباں پر !

مجهے معلوم نهيں که اجودهيا کے مسلمانوں ميں پڑهے لکهے لوگ بهي هيں يا نهيں ' اور انهيں اپنے دين و مذهب کي بهي کچهه خبر هے يا نهيں ؟ بظاهر اس واقعه سے تو يهي معلوم هوتا هے که انکي مسلماني گوشت کهانے هي تک هے اور بس -

ان جاهلوں سے کوئي پوچهے که عيد کے دن قرباني کرنا امام ابو حنيفه (رح) کے نزديک واجب هے ' اور ائمۂ ثلاثه کے نزديک سنت - احاديث کا تدبر بهي دوسرے هي مذهب کا مويد هے - پس اگر قرباني روکدي گئي تهي تو ايک عمل سنت يا زياده سے زياده واجب کے ادا کرنے سے وه محروم رهگئے تهے ' اور آسکي بهي انکے سر کوئي پرسش نه تهي ' کيونکه حاکم کے حکم سے مجبور تهے - ليکن نماز تو خدا کا ايک مقرر کرده فرض اور اعظم ترين شعائر اسلام بلکه عمود دين و ملت هے :- پهر ايک عمل سنت کے اجباري ترک سے انهوں نے ايک عظيم ترين او داخل قدرت و اختيار فرض کو کيوں چهوڑ ديا ' اور عين عيد کے دن الله کے آگے سر عبوديت جهکا نے سے ديدۂ و دانسته کيوں باز رهے ؟

يه کونسی عقل مندي هے که اگر جيب سے ايک دهيلا گر جاے تو هاتهه کی اشرفی بهی پهينک دي جاے ؟

رفتار سیاست

بالاخر دولت عليه اور يونان ميں بهي صلح هوگئي - صلح نامه پر دستخط نصف شب کے بعد هوے - نزاع انگيز امور طے نه هو سکے اور يه اس صلحنامه کا ايک ما به الامتياز ضعف هے که اهم امور کا تصفيه ثالثي کے هاتهه ديديا گيا هے -

يورپ کے سوا اور کون هے جو پنچ بنسکتا هے ؟ اسليے ابهي اس داستان المناک کو ختم نه سمجهنا چاهيے بلکه اسکے تتمے يا يورپ کي نصفت پروري کي حکايت سننے کے ليے طيار رهنا چاهيے -

الباني حدود کا مسئله هنوز غير منحل هے - يوناني و الباني حدود کی تعين کے ليے جو کميشن بيٹها تها ' اسکے برطانی ممبر نے چند تجاويز پيش کي تهيں - رائٹر کو معلوم هوا هے که دول ميں اسکے متعلق باهم مبادله ارا هو رها هے - اميد هے که يه تجاويز جلد اختيار کرلي جائيں گي ' کيونکه آسٹريا اور اطاليا نے ان سے اتفاق کرليا هے -

حدود کے متعلق ايران و ترکی ميں چند اختلافات تهے جنکے فيصله کے ليے قسطنطنيه ميں ايرانی عثمانی وکلاء کی ايک مجلس بيٹهی تهی - اب اس نے ايک عهد نامه ترتيب ديا هے - اس کی رو سے جنوبی سرحد شط العرب کے ساحل يسار کے پيچهے پيچهے جائيگی ليکن اس دريا ميں ايران کے جهاز راني کے حقوق پر کوئي اثر نهيں پڑيگا -

حکومت ايران نے ۱۷ - نومبر کو برطاني اور روسي سفارتخانوں کو اطلاع دي هے که اس عهد نامه کي با قاعده تصديق کرنا چاهتي هے - اسکو اميد هے که اس باب ميں ايراني فوائد و مصالح محفوظ رهينگے -

جنوبي افريقه

بجرم عشق تو ام مي کشند غوغائيست
تو نيز بر سر بام آکه خوش تماشائيست !

۸ - نومبر يوم شنبه کو تيسري مرتبه مسٹر گاندهي قانون عهد نامه نٹال کي خلاف ورزي کے جرم ميں گرفتار هوے - گرفتاري کے بعد ڈنڈي بهيجدے گئے - ڈنڈي کي عدالت ميں مسٹر موصوف کے وکيل نے انتهائي سزا کي درخواست کي - عدالت نے ۱۱ - نومبر کو ساتهه پونڈ جرمانه کيا اور در صورت عدم اداے جرمانه ۹ - ماه کي قيد - انهوں نے قيد کو جرمانه پر ترجيح دي !!

مسٹر گاندهي کے ساتهه جسقدر اور اشخاص تهے ' وه سب نٹال واپس بهيجديے گئے جهاں گرفتار کرکے ڈان هاسر جلا وطن کر ديے گئے هيں -

مسٹر پولک اور مسٹر کيلين بيع مسٹر گاندي کے دست و بازو تهے - يه دونوں بهي بجرم اعانت و اغوا گرفتار کرکے والکسرسٹ کے حوالات ميں بهيجديے گئے - ضمانت کي درخواست کي گئي مگر اس بنا پر نا منظور هوئي که دونوں صاف صاف آئنده مدافعت ميں حصه نه لينےکا وعده نهيں کرتے تهے -

نٹال انڈين ايسوسي ايشن سے مسٹر گوکهلے کو حسب ذيل تار موصول هوا هے :

" مقاومت مجهول کے تمام ليڈر جيل بهيجديے گئے هيں - گورنمنٹ نے ۲ نوزح کے احاطوں کو هنگامي قيد خانے قرار ديا هے -

[بقيه مضمون کے ليے صفحه اول ملاحظه هو]

بها من سلطان ' ان الحکم الا لله ' امر الا تعبـدوا الا اياه - ذالك الدين القيم ' ولـكـن اکثـر النـاس لا يعـلمـون (۱۲ : ۴۱)

نام هيں جو تم نے اور تمهارے پيش رؤں نے گهڑ ليے هيں ؟ حالانکه خدا نے تو اسکے ليے کوئي سند بهيجي نہيں - اے گمرا هو! يقين کرو که تمام جهان ميں حکـومت صـرف اسي خدا کيليے هے ! اس نے حکـم ديا هے که صـرفاً سي کے آگے جهکو ! يهي اسلام کا سيدها راسته هے - ليکن افسوس که اکثر لوگ نہيں سمجهتے ! "

تو اسکي نظـر بهی اسي کے طـرف تهي ' اور اسي کي تلاش تهي ' جسکا وه سراغ دے رها تها !

(۴)

وه " شاطـي وادي ايمن " اور " بقعـهٔ مبارکـه " کا مقدس چرواها ' جبکه کوه سينا کے کنارے " اني انا لله رب العالمين " کي نداء محبت سے مخاطب هوا تها ' اور جبکه ايک ظالم و جابر حکومت کي غلامي سے نجات دلانے کيليے اس نے يکهٔ و تنها ' فرمان رواے عهد کے سامنے حريفانه کهڑے هوکر پيشين گوئي کي تهي که :

ربـي اعلم بمن جـاء بالهدى من عنده ' ومن تکون له عاقبـة الـدار ' انـه لا يفلـح الظالمون - (۲۸ : ۳۸)

يعنے اے لوگو ! مجهکو جهٹلانے ميں جلدي نه کرو ! خـدا خـوب جـا نتـا هے که کون شخص اسکـي طرف سے سچـائي ليکـر آيا هے ' اور آخر کار کس کے هاتهـه نتيجه کي کاميـابي آنے والـي هے ؟

يقين کرو که خدا کبهي ان لوگوں کو فلاح نہيں ديتا ' جو بر سر ناحق هيں ! "

تو وه بهي اسي تلاش کا اعلان کر رها تها ' اور يهي تلاش تهي جسنے اسے منزل مقصود تـک پہنچايا تها -

(۵)

وه " ناصـره " کا نوجوان اسـرائيلي ' جو پچهـلي کتـابوں کي پيشين گوئي کے مطابق آيا تها ' تا که عهد اسرائيلي کے خاتمے اور دور اسماعيلي کے آغـاز کا اعـلان کرے ' اور جبکه اس نے چلنے سے پيشتر ايک باغ کے گوشے ميں اپنے نادان اور نا سمجه ساتهيوں سے کهـا تها که :

اني رسول الله اليکم مصدقا لما بين يدي من التوراة و مبشراً برسولٍ ياتي من بعدي ' اسمه " احمد " - (۶۱ : ۷)

ميں الله کے طرف سے تمهاري طرف بهيجا هوا آيا هوں - ميں کوئي نئي شريعت نہيں لايا ' بلکه ميرا کام صرف يه هے که کتاب تورات کي ' جو مجهسے پہلے آچکي هے ' تصديق کرتا هوں ' اور ايک آنے والے رسول کي خوشخبري ديتا هوں جو ميرے بعد آئيگا اور جسکا نام " احمد " هوگا ! "

تو وه بهي اسي وادي جستجو کا ايک کامياب قدم شوق تها ' اور يهي گوهر مقصود تها ' جسکے ليے اس نے اپنے بے عقل ساتهيوں کے جيب و دامن کو بيقرار ديکهنا چاها تها -

(۶)

اور پهر وه ظهور انسانيهٔ کبرى ' وه مجسمهٔ نعمهٔ الهيهٔ عظمى ' وه معلـم کتاب و حکمت ' وه مـزکي نفوس و انسانيت ' وه " هادي الى صراط مستقيم " وه مخاطب " انک لعلى خلق عظيم " وه تاجدار کشورستان يزداں پرستي ' وه فتح ياب اقليم قلوب انساني ' وه علم آموز درسگاه " ادبني ربي فاحسن تاديبي " وه خلوت نشين شبستان " ابيت عند ربي هو يطعمني و يسقيني " يعني وه وجود اعظم و اقدس ' جسکے ليے دشت حجاز ميں ابراهيم خليل (ع) نے اپنے خدا کو پکارا : (ربنا وابعث فيهـم رسولاً منهم ' يتلو عليهـم اياتك و يعلمهم الکتاب والحکمه ' و يزکيهم - ۲ : ۱۲۱) جسکے نور مبين کي تجلي فاران کی چوٹيـوں پر موسى (ع) نے ديکهي ' جسکے عشق ميں داؤد (ع) نے نغمه سرائي کي ' جسکے جمال الهي کي تقديس ميں سليمان (ع) اپنے تخت جلال پر جهک گيا

و اذ جعلنا البيت مثابة للناس و امنا ' و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلى و عهدنا الى ابراهيم و اسمعيل ان طهرا بيتي للطائفين و العاكفين و الركع السجود (۲:۱۹)
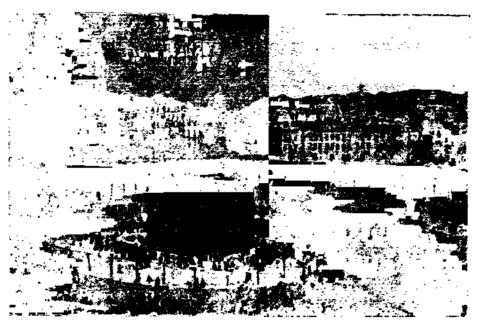
جسکے طرف يوحنا (ع) سے پوچهنے والوں نے بيقـرارانه اشـاره ديا ' اور جسکے ليے ناصره کے اسرائيلي نبي نے اپنا جانا هي بهتر سمجها ' وناه اپنے باپ سے جو آسمـان پر هے سفـارش کرے ' اور اسکـو " جو آنے والا هے " جلـد بهيجدے (يوحنا : ۱۶ : ۸) -

حـرصـکه جب وه " آنے والا " آيا ' اور خدا کي زمين آخري مرتبه سنواري گئي ' تـا اسکـي ابـدي حکومت و جلال کا تخت بچهے ' اور پهر اسکے فرمان آخري کا اعلان هوا :

غيـر الاسـلام دينا فلن يقبل منه و هـو في الاخـرة من الخاسرين - (۳ : ۷۹)

" اب سے جو انسان احکام اسلامي کي جگهه کسي دوسري تعليم کو تلاش کريگا ' تو يقين کرو که اسکي تلاش کبهي مقبول نهوگي ' اور اسکے تمام کاموں کا آخري نتيجه نا مرادي هي هوگا ! ! "

تو وه بهي اسي کي جستجو ميں نکلا تها ' جسکي جستجو ميں سب نکلے ' اور قبل اسکے که وه اسکے ليے بيقرار هو ' خود اس نے بيقرار هو کر اسکا هاتهه پکڑ ليا تها :

و وجدك ضالاً فهدى (۹۳ : ۷)

اور اے پيغمبر ! هم نے تم کو ديکها که هماري تلاش ميں سرگرداں هو پس هم نے (خود هي) تم کو اپني راه دکهلا دي !

(۷)

دنيا کي خوشي مرجها گئی تهي - اسکا جمال صداقت پژمرده ' اور اسکا چهرهٔ هدايت زخمي هو گيا تها - وه پيمان و مواثيق ' جو

(تلاش مقصود)

لیکن کم از کم آج یہ مقصد کے متعلق تو چند کلمات ضرور عرض کرونگا اور معافی خواہ ہوں اگر اُن احباب کرام کو شاق گذرے ' جو اب صرف اصل دعمات طریق عمل ہی کے مشتاق ہیں -

گذشتہ مطالب و بیانات سے آپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ اس عاجز کا مقصد کیا ہے ؟ آخری نمبر کے خاتمے کی سطور میں عرض کرچکا ہوں کہ ہمکو آج سب سے پہلے کس چیز کا متلاشی ہونا چاہیے ؟

دنیا کی بیماریاں ہمیشہ یکساں رہی ہیں اسلیے انکا علاج بھی اصولاً ایک ہی ہونا چاہیے - وہ جب کبھی متلاشی ہوئی ہے ' تو اسکی تلاش اُس جستجو سے کبھی بھی مختلف نہ تھی ' جو جستجو کہ آج ہمیں درپیش ہے -

ایک ہی چیز تھی ' جسکی ہمیشہ تلاش رہی - ہم بھی آج اُسی کو ڈھونڈھیں گے -

جبکہ اسی زمین پر ابسے ہزاروں برس پہلے خدا کے ایک مخلص پکار پکار کر تیرا پیغام پہنچا یا ' اور من لم یزدہ مالہ وولدہ الا خسارا (۷۱ : ۲۱) اسکے بعد بھی ظاہر و پوشیدہ ' ہر طرح سمجھا یا ' لیکن خدا یا ! با ایں ہمہ سعی ودعوت و اصلاح ' ان سرکشوں نے میرا کہا نہ مانا اور انہی معبودان باطل کی غلامی کرتے رہے جنھوں نے انکے مال اور انکی اولاد کو فائدہ کی جگہ الٹا نقصان ہی پہنچایا "

تو وہ بھی اپنی قوم کو اُسی کی تلاش کا پتہ دے رہا تھا -

(۲)

جبکہ کالڈیا کے بت خانے میں ایک برگزیدہ نو جوان نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فرض ادا کیا ' جبکہ اس نے اپنے ہاتھہ میں چھری لی ' اور اپنے فرزند عزیز کو محبت الہی کی بیخودی میں دشمنوں کی طرح زمین پر دے پٹکا ' جبکہ اُس نے دنیا سے رخصت ہوتے ہوے اپنے خاندان کو دین الہی کی پیروی کی وصیت کی اور کہا :

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی ذرع عند بیتک المحرم ' ربنا لیقیموا الصلوۃ ' فاجعل افئدۃ من الناس تہوی الیہم و ارزقہم من الثمرات لعلہم یشکرون (۱۴ : ۴۰)

" وادی غیر ذی ذرع " ایام حج میں !

بندے نے اسکو درد اور تڑپ کی آواز میں پکارا تھا اور کہا تھا کہ :

رب انی دعوت قومی لیلاً و نہارا ' فلم یزدہم دعای الا فرارا ' و انی کلما دعوتہم لتغفر لہم ' جعلوا اصابعہم فی اذانہم واستغشوا ثیابہم و اصروا و استکبروا استکبارا - ثم انی دعوتہم جہارا ' ثم انی اعلنت لہم و اسررت لہم اسرارا - (۷۱ : ۹) قال نوح : رب انہم عصونی واتبعوا

خدایا ! میں نے اپنی قوم کو رات دن حق و ہدایت کی دعوت دی ' لیکن افسوس کہ میری دعوت کا نتیجہ بجز اسکے اور کچھہ نہ نکلا کہ وہ اور مجھسے بھاگنے لگی - میں نے جب کبھی انکو پکارا تاکہ وہ تیری طرف رجوع ہوں ' تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں کہ کہیں میری آواز نہ سن لیں ' اور اپنے اوپر سے کپڑے اوڑھ لیے کہ کہیں میرے چہرے پر نظر نہ پڑجاے لورضد اور شیخی میں آکر اکڑ بیٹھے ! اس پر بھی میں باز نہ آیا ' پھر انھیں

یا بنی ! ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون ! (۲ :)

دیکھو ! اللہ نے تمہارے اس دین اسلام کو تمہارے لیے پسند فرما یا ہے ' پس ہمیشہ اسی پر قائم رہنا ' اور دنیا سے نہ جانا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو ! !

تو اُس نے بھی اُسی کو ڈھونڈھا اور پایا تھا -

(۳)

جبکہ تختگاہ فراعنہ کے ایک قید خانہ میں کنعان کے قیدی نے دین الہی کا وعظ کہا ' اور جبکہ اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ :

یا صاحبی السجن ! ارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار ؟ ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم و اباؤکم ما انزل اللہ

" اے یاران محبس ! بہت سے مالک اور آقا بنا لینا اچھا ہے یا ایک ہی خداے قہار کے آگے جھکنا ؟ تم جو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کی پرستش کر رہے ہو ' تو یہ اسکے سوا کیا ہے کہ چند

سنبهال ليتي هے ' جو انبياء كرام ليكر دنيا ميں آتے هيں -

حضرة نوح جب كشتي ميں سوار هوے تو ستر آدمي انكے ساتهه تهے - حضرة (موسى) كا ساتهه ابتدا ميں خود بني اسرائيل ميں سے بهي ايك تعداد قليل نے ديا ' حضرة مسيح نے اپني تمام حيات دعوة ميں بارة آدمي پيدا كيے ' ليكن في الحقيقت يهي جماعتيں تهيں ' جنهوں نے لاكهوں اور كروڑوں دلوں كو مسخر كيا ' اور زمين كے بڑے بڑے حصوں كو اپني اصلاح و دعوت كے آگے سر بسجود پايا -

كيونكه وه دعوت و اصلاح كي جماعتيں تهيں ' جو اُن تعليمات كا اپنے اعمال و افعال كے اندر نمونه ركهتي تهيں - اور زبان كي پكار صائع جاسكتي هے ' پر اعمال كي صدا كبهي جواب ليے بغير نهيں رهتي !

پس اصلاح عالم كا يه آخري ظهور جس نے دين الهي كو اسكے قديمي نام " اسلام " كے ساتهه پيش كيا ' يه بهي دنيا ميں اسي ليے آيا ' تا ايك جماعت پيدا كرے ' اور اُس نے " جماعت " پيدا كي - يهي جماعت تهي جس كو خدا نے اپنے كاموں كيليے چن ليا ' اور اسكے دلوں كو اپنے جمال و صفات الهيه كا مسكن بنايا - عشق الهي كي وه آتش مقدس ' جسكے ليے (نوح) نے لكڑياں چُنيں ' جس كو (ابراهيم) خليل نے اپنے دامن قرباني سے هوا دي ' جسكي چنگارياں وادي ايمن كي تاريكي ميں چمكيں ' جسكے شعلوں كيليے (مسيح) كي قرباني كے خون نے تيل كا كام ديا ' اور جسو بالاخر جبل (بو قبيس) كے غاروں ميں " سراجاً منيرا " بن كر بهڑكي ' اسكے شعلوں سے اس جماعت الهي نے اپنے دلوں كي انگيٹهيوں كو روشن كرليا تها ' اور يه انگيٹهياں گو تعداد ميں قليل ' اور دنيا كي تاريكي وسيع و عالمگير تهي ' ليكن انهي سے دعوة و اصلاح كے وه لا تعد و لا تحصى چراغ روشن هوے ' جن ميں سے ايك ايك چراغ زمين كے بڑے بڑے رقبوں اور انسانوں كي بڑي بڑي آباديوں ميں آفتاب جهانتاب بنكر ظلمت رباے عالم هوا !

يهي وه خدا كي روشني تهي ' جو اسكي جماعت ميں سے هوكر چمكي ' اور جس كو خدا نے " نور الله " كے لقب سے ياد كيا :

يريدون ليطفوا نور الله بافواههم و الله متم نوره و لو كره الكافرون !

(آسمان كي پادشاهت !)

ميرا مقصود تاريخ دعوة اسلاميه كي اُس اولين جماعة سے هے ' جس نے حضرة ابراهيم خليل كے ساتهيوں كي طرح ' محمد رسول الله (عليه الصلوة و السلام) كا ساتهه ديا ' اور اتباع اعمال نبوت كے ذريعه ' خود اپنے اندر خصائص و بركات نبوت پيدا كرليے :

محمد رسول الله ' والذين معه اشداء على الكفار ' رحماء بينهم ' تراهم ركعاً سجدا ' يبتغون فضلاً من الله و رضوانا ' سيماهم في وجوههم من اثر السجود ! (۲۹ : ۴۸)

محمد رسول الله ' اور وه لوگ جو اُسكے ساتهه هيں - دشمنان حق كے مقابلے ميں نهايت سخت مگر آپسميں نهايت رحم دل ' انكو تم هميشه الله كے آگے عالم ركوع و سجود ميں ديكهو گے كه الله كے فضل اور اسكي خوشنودي كے طالب هيں - انكي پيشانيوں پر كثرت سجود كي وجه سے نشان بنگئے هيں !

يهي جماعت تهي ' جسكے الهي كاروبار كو حضرة (مسيح) نے " آسمان كي پادشاهت " سے تعبير كيا ' كيونكه في الحقيقت وه دنيا كو قواے شيطانيه كے تسلط سے نكالنے والي تهي ' اور اسي كے اعمال حسنه كے ذريعه دنيا ميں خدا كا تخت عدل و صلاح بچهنے والا تها - وه ايك بيج تها ' جو بونے وقت گو حقير اور بهت چهوٹا تها ' پر بار آور هونے كے بعد ايك درخت وسيع و تناور بننے والا تها - اسي ليے (مسيح) نے اسكو اس تمثيل ميں بيان كيا كه :

" آسمان كي پادشاهت رائي كے دانے كے مانند هے ' جسے ايك شخص نے ليكے اپنے كهيت ميں بويا - وه سب بيجوں سے چهوٹا هے پر جب اگتا هے ' تب سب تركاريوں سے بڑا هوتا هے ' اور ايسا درخت هوتا هے كه هوا كے پرندے اسكے ڈاليوں پر بسيرا ليتے هيں ! ! " (متي ۱۳ : ۳)

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك ' فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول ' لوجدوا الله توابا رحيما (۶۷ : ۴)

حرم نبوى (مدينه) كا ايك منظر عمومي داخل صحن سے
صلى الله عليه و على اله و صحبه و سلم

چنانچه پچهلي آية ميں اسي تمثيل كي طرف قرآن كريم نے بهي اشارة كيا :

ذلك مثلهم في التوراة و مثلهم في الانجيل (الخ) | يهي جماعت هے ' جسكو تورات اور انجيل ميں ايك كهيتي سے تمثيل دي هے (الخ)

ديكهو ! آسمان كي پادشاهت كا يه بيج جو بويا گيا ' في الحقيقت كيسا حقير تها ؟ ايك جماعة قليل و حقير ' جس كو نه ساز و سامان دنيوي حاصل تها ' اور نه كسي طرح كي دنيوي رياست و عزت - نه اُسكے پاس آلات جنگ تهے ' نه كوئي مسلح فوج - چند فقرا وصعاليك تهے ' جنهوں نے دعوة الهى كا ساتهه ديا ' الله كي پكار كو سنكر اسكي تلاش ميں نكلے ' اور آسمان كيليے زمين والوں سے اپنا رشته قطع كرديا - انكے پاس پر هيبت جسم نه تهے اور نه خونخوار اسلحه ' مگر انكے سينوں ميں صداقت شعار دل تهے ' اور انكے آنكهوں ميں سچائي كے آنسو - انهوں نے تعليم الهي كو اپنا دستور العمل بنايا - انهوں نے هر اُس لفظ كو جو خدا كے مقدس پيغامبر كي زبان سے نكلا ' اپنے اعمال و افعال كے اندر محفوظ كرليا - انكي زبانيں خاموش تهيں مگر انكے اعمال گويا تهے - انهوں نے اُس " اُسوۂ حسنه " كي زندگي كو اپنا نصب العين بنايا تها ' جو گو انسان تها ' مگر اپنے هر فعل كے اندر ايك خدا نما جلوۂ الهى ركهتا تها - وه نه صرف تعليم ' بلكه ايك عملي نمونه ليكر دنيا ميں بڑهے ' اور آسمان كي پادشاهت كا وه مقدس تخم ' جسكي منادي شام كے مرغزاروں ميں هوئي تهي ' حجاز كے ريگستانوں ميں نشو و نما پانے لگا - تهوڑا هي زمانه گذرا تها كه ايك سرسبز و تناور درخت نے اپني ڈاليوں سے كرۂ ارضي كو چهپاليا - هوا كے پرندوں نے اسكي شاخوں ميں نشيمن بنائے ' اور زمين كي مخلوقات نے اسكے سايے ميں پناه لي :

اولاد آدم نے مقدس رسولوں کے سامنے ' انکے پاک پیغاموں کو سنکر خدا سے باندھے تھے ' ایک ایک کر کے عصیان و تمرد سے توڑ دیے گئے تھے ' اور خدا کي رحمت و رافت زمین کے بسنے والوں سے روٹھه گئي تھي - اسکا وہ جمال ازلي و ابدي ' جس سے پردے اٹھادیے گئے تھے تا اسکے ڈھونڈھنے والوں کو محرومي نهو ' اب پھر مستور و محجوب هوگیا تھا - اور اسمیں اور اسکے بندوں میں کوئي رشته باقي نه تھا -

ھاں ' کوئي نه تھا ' جو اسکو ڈھونڈھے - کوئي قدم نه تھا ' جو اسکي طرف دوڑے - کوئي آنکھه نه تھي ' جو اسکے لیے اشکبار هو - کوئي دل نه تھا ' جو اسکي یاد میں مضطرب هو - کوئي روح نه تھي ' جو اسے پیار کرے - اسکي دنیا اس سے بے خبر تھي - اسکے بندے اس سے غافل تھے - انسان کا ضمیر مرچکا تھا ' فطرة کا حسن حقیقي عصیان عالم کي تاریکي میں چھپ گیا تھا - طغیان و سرکشي کے سیلاب تھے ' جو خشکي و تري ' دونوں میں امنڈ آے تھے ' اور جنکے اندر خدا کے رسولوں کي بنائي هوئي عمارتیں بهه رهي تھیں :

ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس

خشکي اور تري ' دونوں میں انسان کے عصیان و سرکشي سے فتنۂ و فساد پھیل گیا ! (۳۰ : ۴۰)

جبکه یه حالت تھي تو دنیا بگڑ کر پھر سنوري ' انسانیة مرکر پھر زندہ هوئي ' اور خدا نے اپنے چہرے کو پھر بے نقاب کر دیا - وہ جو شلم کے مرغزاروں اور یرو شلیم کے هیکل کے ستونوں سے روٹھه گیا تھا ' اب پھر آگیا ' تا که دشت حجاز کے ریگستانوں کو پیار کرے ' اور اپنے راز و نیاز محبت کیلیے ایک نئي قوم کو چن لے - دنیا جو صدیوں سے اسکو بھلا چکي تھي ' پھر اسکي تلاش میں نکلي ' اور انسان نے اپنے مقصود و مطلوب کو کھو کر پھر دوبارہ پالیا :

قد جاءكم من الله نور و كتاب مبين ' يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ' و يخرجهم من الظلمات الى النور ' و يهديهم الى صراط مستقيم - (۴ : ۱۸)

بیشک تمھارے پاس الله کے طرف سے ایک نور هدایت ' اور ایک کتاب مبین آئي ' الله اسکے ذریعه سلامتي کے راستوں پر هدایت کرتا ہے اس کي ' جو اسکي رضا چاهتا ہے ' اور اسکو هر ا ح کي گمراهي کي تاریکي سے نکال کر هدایت کي روشني میں لاتا ' اور صراط مستقیم پر چلاتا ہے !

(۸)

غرضکه دنیا کي حیات هدایت و سعادت کي تاریخ یکسر تلاش و جستجو ہے - اس نے اپنے هر دور میں کھویا ' اور پھر هر دور میں اسکي تلاش کیلیے نکلي - وہ جب کبھي گري تو اسي کو کھو کر گري ' اور جب کبھي اٹھي ' تو اسي کي تلاش کا ولوله لیکر اٹھي - اسکے هادیوں نے جب کبھي اسکو جگایا تو اسي کیلیے جگا یا ' اور جب کبھي اسکا هاتھه پکڑا ' تو اسي جستجو میں نکلنے کیلیے پکڑا - اس کي یه تلاش همیشه کامیاب هوئي اور اس نے جب کبھي پکارا ' اسے جواب ملا - پانے کے ملنے میں کبھي بھي دیر نه هوئي ' البته تشنگي کا ثبوت همیشه مانگا گیا :

جمال حال شود ترجمان استحقاق
دلیل آب جگر تفتگي و تشنه لبي ست !

(جماعة)

لیکن یه انقلاب عظیم جو هئیة انسانیة میں هوا ' جس نے دنیا کو یکسر بدل دیا ' اور جس عزیز گم گشته کو وہ بھول بیٹھي تھي ' اسکي تلاش و جستجو میں گم هوکر ' پھر نمودار هوئي ؛ کس چیز کا نتیجه تھا ؟

یقیناً وہ ایک صدائے الهي تھي ' لیکن کن کے اندر سے اٹھي ؟ کچھه شک نہیں که وہ جمال رباني کي ایک بے نقاب بخشش نظارہ تھي ' لیکن اس جلوہ ریزي کا آفتاب ' کن کے سیماء وجوہ پر چمکا ؟

انکے ' جنکي نسبت کہا گیا که " سيماهم في وجوههم من اثر السجود " !!

ان الوسائل للملوک ببابهم
و وسیلتي العظمی بهذا الباب !

مدینه منورہ کا دروازہ : باب العنبریه
(جس کو باب الرشادیه بھي کہتے هیں)

اصل یه ہے که وہ ایک جماعت تھي ' اور تاریخ اصلاح عالم میں یاد رکھنا چاهیے که هر دعوت و انقلاب اصلاح نے سب سے پہلے جماعت هي کو پیدا کیا ہے - دعوت الهي اگر کوئي بیج ہے تو اسکے درخت کي پہلي شاخ جماعت هي ہے - دنیا میں جب کبھي کوئي اصلاحي تغیر هوا ہے ' تو محض تعلیمات سے نہیں هوا ہے بلکه اس جماعت کے اعمال سے هوا ہے ' جو ان تعلیمات کي حامل و محافظ تھي - وہ صدائیں جو محض زبانوں سے اٹھتي هیں ' هوا کي منجمد سطح میں تموج پیدا کرسکتي هیں مگر دلوں کے سمندر میں لہریں پیدا نہیں کرسکتیں - کان انکو سنتے هیں ' پر دل انکے آگے مسجود نہیں هوتے -

یہي سبب ہے که دنیا میں جب کبھي مصلحین حق کا ظہور هوا ' خواہ وہ ظہور انبیا و رسل کرام کا تھا جو بمنزلۂ اصل هیں ' یا انکے متبعین و مجدد دین کا جو بمنزلۂ فرع و ظل کے هیں ' مگر همیشه انکا پہلا کام یہي رها که انہوں نے اپني تعلیم و دعوة کا نمونه ایک جماعت کي صورت میں پیش کیا - اور پھر یه بنیاد جتني محکم بن سکي ' اتنا هی استحکام بعد کي تعمیرات کو بھي حاصل هوا ہے - حضرة ابراهیم کي نسبت قرآن کریم نے تصریح کي ہے کہ !

لقد كان لكم اسوة حسنة في ابراهيم " والذين معه " (۶۰ : ۴)

" بیشک تمھارے واسطے اتباع و پیروي کیلیے ایک بہترین نمونه اور نصب العین ہے حضرة ابراهیم کي زندگي میں - نیز " انکے ساتھیوں " کی زندگي میں "

فرمایا که " والذین معه " اور وہ لوگ جو انکے ساتھي هیں - یہي " معیت " ہے جو اعمال اصلاح و نبوت کي حامل و محافظ هوتي ہے ' اور اس امانت اصلاح و دعوت کو دنیا میں پھیلانے کیلیے

بے شمار انسانوں کی قربانیاں تڑپتی ، اور خون کی ندیاں بہتی ہیں ، عورتیں بیوہ ، بچے یتیم ، والدین زندہ درگور ہوجاتے ہیں - یہ سب کچھ ہورہتا ہے ، جب کہیں جاکر ایک چھوٹا سا ملکی نقلاب تکمیل کو پہنچتا ہے !!

پھر وہ بھی یقینی نہیں کہ ہزارہا کوششیں رائگاں اور صدیوں کی امیدیں پامال بھی ہو جاتی ہیں -

جب دنیا کے اُن مادی انقلابات کا یہ حال ہے جو صرف انسانی حکومت کے تخت ، اور انسانی نسلوں کی آبادیوں کو متغیر کرنا چاہتے ہیں ، تو پھر اس روحانی اور قلبی انقلاب کو سوچو ، جو زمین کی سطح اور انسان کے جسموں کو نہیں بلکہ روحوں اور دلوں کی اقلیموں کو پلٹ دینا چاہتے ہیں ، اور کروڑوں انسانوں کے اعمال وخصائل کے اندر تبدیلی کے خواہشمند ہوتے ہیں - اِن انقلابات کیلیے کیا محض انسانی قوت و تدبیر ، اور محض اخلاق و مذہب کے چند رسمی اصولوں کو پکار دینا ہی کافی ہوسکتا ہے ؟

تم ایک مرتبہ خود اپنے ہی نفس کو آزما دیکھو ، جسپر تمہارے ارادے کو پوری قدرت ہے - کیا ایک چھوٹی سے چھوٹی تبدیلی بھی اپنے نفس و اعمال کے اندر بآسانی پیدا کرسکتے ہو ؟

پھر جب تم ایک نفس کی تبدیلی پر ، جو خود تمہارے اختیار میں ہے ، قادر نہیں ، تو اُن کروڑوں دلوں کو کیونکر بدل دیسکتے ہو ، جن پر تمہاری نہیں ، بلکہ صدیوں کے پرورش یافتہ و محکم اعتقادات و اعمال کی حکومت قاہرہ ، اور نفس کا تسلط جابرہ قائم ہے ؟

اصل یہ ہے کہ انسان جسم کو پارہ پارہ کر دیسکتا ہے پر دلوں کو نہیں بدل سکتا - زمین کی خشکی و تری کا نقشہ ممکن ہے کہ وہ بدل دے ، لیکن قلب و روح کا ایک گوشہ بھی اسکے پھیرے سے نہیں پھرسکتا - وہ تعلیم دیسکتا ہے اور اصلاح ! اصلاح ! پکار بھی سکتا ہے ، لیکن نہ تو فتح مندی کا بیج اسکے دامن میں ہے ، اور نہ بارآور کرنے والی نشوؤ نما اسکے قبضے میں - یہ صرف اسی قدیر و حکیم کے دست قدرت کا کام ہے ، جو مقلب القلوب اور محول الاحوال ہے ، اور جو ہمیشہ اپنے کارو بار قدرت کی نیرنگیاں دکھلاتا اور اپنی عجائب فرمائی پر حیرانی و تعجب کی بخشش کرتا ہے !

پس اگر تم کہ انسان ہو ، انسانوں کو بدلنا ، اور ارواح و قلوب کے عوالم روحانیہ کو منقلب کردینا چاہتے ہو ، تو یاد رکھو کہ جب تک تم انسان ہو ، ایسا نہیں کر سکتے ، کیونکہ انسانوں کو اسکی قدرت نہیں دی گئی - البتہ اگر تم اپنے اندر قوت الہی پیدا کر لو ، اگر اپنی جماعت کے اندر اس کارفرماے حقیقی کا ایک گھر بنا لو - تمہاری صداؤں کی جگہہ تمہارے اندر سے اُسکی آواز نکلنے لگے - تمہاری آنکھوں کے حلقوں سے تمہاری نظروں کی جگہ اُسکی نگاہیں کام کرنے لگیں ، تمہارے اعمال و افعال ، یکسر اُسکے صفات و افعال ہوجائیں - یعنی از فرق تا بقدم اپنے تمام اعمال و خصائل میں اِک پیکر اخلاق الہی بن جاؤ ، تو پھر تمہارے کام ، خود تمہارے کام نہونگے ، جنکے لیے انتظار ، حسرت ، اور ناکامی ہو ، بلکہ یکسر اُس قادر و مقتدر کے کار و بار ہونگے ، جسکا دامن عز و کبریائی اس سے بہت اقدس و منزہ ہے کہ آلودۂ ناکامی و ملوث حسرت و افسوس ہو -

پھر جب وہ ، کہ سب کا مالک ہے ، تم میں ہوگا ، تو تم کو بھی اُسکے ملک کی ہر شے پر قدرت ہوجائیگی - کیونکہ تمہاری قدرت درحقیقت اسی کی قدرت ہوگی - تمہاری صداء دعوۃ ایک سیلاب انقلاب ہوگی جس کو دنیا کی کوئی طاقت نہ روک سکے گی - تمہاری زبانوں سے جو کچھہ نکلے گا ، وہ دلوں اور روحوں پر نقش ہوجائیگا اور پھر نہ زمین کا پانی اُسے دھوسکے گا اور نہ آسمان کی بارش اُسے محو

کرسکیگی - تمہاری تعلیم بیج اور پھل ، دونوں اپنے ساتھہ لائیگی ، اور تم گو چپ رہو گے ، لیکن تمہاری خاموشی کی ایک ایک صداء عمل پر کروڑوں ہستیاں اپنے دلوں کو ہتھیلیوں پر رکھکر پیش کرینگی - تمہاری آنکھوں سے شعلہ الہی کے جب شرارے نکلیں گے تو دنیا میں کس کی آنکھہ ہوگی ، جواس سے دو چار ہوسکے ؟ تمہاری زبانوں سے جب لسان الہی کی صداء دعوۃ اٹھیگی ، تو خدا کی آواز کو سنکر اسکی کون مخلوق ہے جو لبیک نہ کہیگی ؟

تم جس طرف سر اٹھاؤگے ، دلوں کو سربسجود اور روحوں کو معترف عجز و نیاز پاؤگے ، اور خدا کا قاہر و مقتدر ہاتھہ تم میں سے ظاہر ہوکر ملکوں اور قوموں کو منقلب کردیگا !

تم ایک عالم کو بدلنا چاہتے ہو - تمہارے سامنے صدیوں کی ایک محکم عمارت ہے - تم چاہتے ہو کہ اُسے یک سر ڈھا دو اور اُسکی جگہ ایک نیا محل تعمیر کرو - لیکن اسکے لیے تمہارے دست و بازو کی قوت تو کافی نہیں - جب تک تمہارے ہاتھہ کے اندر سے اللہ کا ہاتھہ نمایاں نہوگا ، اس رد و قبول اور ہدم و بنا سے عہدہ برا نہو سکوگے -

(تشریح مزید)

حکیم و جاہل اور فرزانہ و ہشیار میں مرئیات و مشاہدات کا فرق نہیں ہے بلکہ صرف چشم نظارہ اور دل فکر فرما کا - تم نے کبھی اس پر بھی غور کیا ہے کہ یہ کیا بوالعجبی ہے کہ پاک تعلیمات کا اثر اور مقدس صداؤں کی تاثیر ہم میں سے مفقود ہوگئی ہے ؟ یہ کیوں ہے کہ بہتر سے بہتر ارادے ہمارے ذہنوں میں ، اعلی سے اعلی خیالات ہماری فکروں میں ، اور پاک سے پاک تعلیمات ہماری زبانوں پر ہیں ، مگر نہ تو ارادوں میں قبولیت ہے ، نہ خیالات میں فعالیت ، اور نہ تعلیمات میں اثر - جس دنیا کے بڑے بڑے وسیع ٹکڑوں کو صرف ایک زبان کی دعوۃ نے مضطر و سیماب وار کردیا تھا ، آج اسی دنیا میں بڑی بڑی جماعتوں کی صدہا صدائیں ایک نفس واحد کی غفلت جامد و ساکن میں حرکت پیدا نہیں کرسکتیں - یہی اسلام کی صدائے دعوۃ اور یہی اسکی کتاب ہدایت کی صداء اصلاح اُس وقت بھی تھی ، جبکہ اسکے ایک ایک داعی نے ایک ایک اقلیم کو مسخر اور کرلیا تھا ، اور یہی اب بھی ہے کہ خود اپنے دلوں ہی میں تپش محسوس نہیں ہوتی ، دوسروں کی انگیٹھیاں اُس سے خاک روشن ہونگی ؟

ایک ہی علۃ سے دو مختلف نتیجے پیدا نہیں ہوسکتے -

اصل یہ ہے کہ دنیا کا سر انقلاب و تغیر ہمیشہ صداے عمل کے آگے جھکا ہے ، نہ کہ صداے قول کے سامنے - حقیقی شے ہر تعلیم کیلیے " نمونہ " ہے ، اور جب تک مصلح اپنے اندر اپنی اصلاح کا نمونہ نہیں رکھے گا ، اسکی تعلیم دلوں کی قبولیت اور روحوں کی اطاعت سے محروم رہیگی - آگ جب جلتی ہے تو سب سے پہلے جلانے والے کو گرم کرتی ہے - اگر تمہارے پاس آگ موجود ہے تو سب سے پہلے اپنے آپ کو سوز و تپش میں دکھلاؤ - پھر دوسروں کو گرمی و حرارت کی دعوت دینا - اگر خود تمہارے اندر آگ موجود ہے تو اس مجمر سوزاں کو جہاں کہیں بھی رکھوگے ، خود بخود ہر طرف گرمی پھیل جائیگی ، کیونکہ گرمی آگ کے شعلوں سے نکلتی ہے ، برف کی سل سے پیدا نہیں ہوسکتی !

اسلام نے ایک جماعت صحابۂ کرام کی پیدا کردی تھی ، جو اس تعلیم کا ایک صحیح ترین عملی نمونہ اپنے اندر رکھتی تھی ، اور ان میں کا ہر فرد اُس اسوۂ حسنہ کی قوۃ سے ایک ایک اقلیم کی تسخیر اپنے قبضۂ اقتدار میں رکھتا تھا - انکے اعمال کے اندر تعلیمات الہیہ کی مقدس انگیٹھی شعلہ فروز تھی ، اسلیے وہ جہاں جاتے تھے ، ایک آتش کدۂ اثر اپنے ساتھہ لیجاتے تھے -

[ک]

اصلها ثابت و فرعها في السماء ' تؤتي اكلهـا كل حين باذن ربهـا ' و يضرب الله الا مثـال للناس لعلهم يتذكرون (۱۴ :)

وه درخت که جو اسکي زمين کے اندر مضبوط اور بلنـد ٹهنياں آسمان تک پهنچي هوئيں هيں - قوة الهيه کي نشو و نما فرمائي سے وہ هر وقت کاميابي کا پهل لاتا رهتا هے ' اور يه ايک مثال هے جو الله بيان کرتا هے ' تا که لوگ سونچيں اور غور کريں ! !

(تلاش مکان يا تلاش مکين ؟)

ياد رکهو ' وه خـدا جو مکان و زمان سے منزه هے ' جب دنيـا ميں آتا هے ' تو اپنے بسنے کيليے گهر چاهتا هے - زمين کي شاندار آباديان ' پهاڑوں کي سر بفلک چوٹياں ' سمندروں کي ناپيدا کنار موجيں ' صحراؤں کے وسيع ميدان ؛ يه سب اسکے ليے بيکار هيں - پادشاهوں کے تخت هيبت و اجلال ' لعل و جواهر سے لبريز خزانے ' بڑے بڑے گنبدوں اور ستونوں کے عظيم الهئية ايوان و محل ' اسکا گهر نهيں بن سکتے - تم اسکے ليے ايک گهر پيدا کرو جو اسکے جمال قدس کا نشمين ' اور اسکے حسن ازلي کا کاشانه بن سکے - تم جو اسکي جـستجو ميں نکلنا چاهتے هو' بهتر هے که پهلي اپني جستجو ميں نکلو - تم ' که اسکے نه ملنے کے شاکي هو' چاهيے که پہلے اپني گم گشتگي پر مـاتم کرو ! اسکے حريم محبت کا دروازه هميشـه سے بے حجاب هے - اسکے کاشانهٔ وصال کے باب عشق نواز پر کوئي پاسبان نهيں - وه تو هر آن و هر لمحه اپنے متلاشيوں کا منتظر هے ' ليکن ساري محرومي اسميں هے که تمارے پاس کوئي مکان هی نهيں ' جو اسکے قدوم محبت کا مکين بن سکے !

هرچه هست از قامت ناساز و بے اندام ماست
ورنه تشريف تو بر بالاے کس دشوار نيست !

اسکے بسنے کے ليے چاندي اور سونے کا محل ' اور صندل و آبنوس کا تخت مطلوب نهيں هے جس ميں لعل و الماس کے ٹکڑے جڑے هوں - وه اُن دلوں کا طالب هے ' جن ميں اسکے درد محبت کے زخموں سے خون کے قطرے ٹپک رهے هوں - اسکے ليے فقيروں اور خاک نشينوں کي ايک ايسي جماعت چاهيے ' جنکے دل تڑپتے هوے ' جنکے جگر جلے هوے ' جنکي آنکهيں خونبار هوں - يهي ٹوٹے پهوٹے کهنڈر اسکے رهنے کيليے ايوان و محل هيں ' اور يهي اجڑي هوئي بستياں هيں ' جنکو اس نے اپني آبادي کيليے چن ليا هے - وه که آباديوں کی رونق ' صحراؤں کی فضا ' پهاڑوںکی بلندي ' ملکوت السماوات کی بو قلموني ' اسے اپني طرف متوجه نه کرسکی ' دلوں کی اُجڑي هوئي بستيوں اور ٹوٹی پهوٹی ديواروں کو اپنا کا شانهٔ وصال بناتا هے اور اس گهر کے سوا اور کوئی جگه اسے پسند نهيں :

لا وسعني ارضي و لا سمائی ' و لکن يسعنی قلب عبدي المومن - و ايضاً قال : انا عند المنـکسرة قلوبهم ! !

انا عرضنا الامانة علی السماوات و الارض و الجـبال ' فا بيـن ان يحملنها ' و اشفقن منها ' فحملها الانسان ' انه کان ظلوماً جهولا ! !

" هم نے اپني امانت اسمانوں اور زمينوں اور پهاڑوں کے سامنے پيـش کـي ' ليـکن سب نے اسکے اٹهانے سے انکار کرديا اور اُس بار گـراں کے متحمـل نهو سکـے - ليکن انسان آگے بڑها اور اسے بلا تامل اٹها ليا - کچهه شک نهيں که وه اپنے اوپر سخت ظلم کرنے والا اور سرگشتهٔ نادانی هے "

و قال مولی الجامی ' قدسی الله سره السامی :

غير انساں کـش نـکرده قـبول
زانکه انساں ظـاوم بود و جهول
ظـلم او انکه هستي خـود را
ساخت فاني بقـاے سـرمد را
جهل او انکه هرچـه جز حـق بود
صـورت آں ز لوح دل بر بـود
نيک ظلمے ' که عين معدلت ست !
نغز جهلے ' که مغز معرفت ست !

فلولم يکن الانسان قوة هذه الظلومية و الجهوليه ' لما حمل تلک الامانة العظيمة الا لهية ! !

* * *

پس اس قدوس و قديم کا دنيا ميں کوئی گهر هو سکتا هے ' تو وه صرف اُن انسانوں کے دلوں هی کا آشـيانـهٔ محبت هے ' جنهوں نے اس گهر کو اسکے بسنے کيليے پہلے هی سے سنوار رکها هے ' اور اسکی آرايش و تزئين سے کبهي غافـل نهيں هوتے - دنيـا کے گهروں کي طرح اس گهرکي آرائش کيليے نه تو حرير و اطلس کے پردوں کي ضرورت هے ' نه ديباؤ قاقم کے فرش و قالين کي - اسکي آرائش کيليے صرف ايک هي چيز مطلوب هے ' يعنے زخم محبت کي خونباره فشاني ' جسکے چهاپوں سے اسکي ديواريں هميشه گلزار رهيں :

جز محبت هرچـه بردم ' سود در محشر نـداشت
دين و دانش عرضه کردم ' کس به چيزے برنداشت

* * *

(شبلي) را در خواب ديدند و پرسيدند : کيف وجدت سوق الاخرة ؟ بازار آخرت را چه طور يافتي ؟ گفت : بازار يست که رونق ندارد دريں بازار مگر جگر هاے سوخته ' و دلهاے شکسته ' آه هاے سوزاں ' و چشم هاے خوں افشاں ! سوخته را مرهم نهند ' شکسته را باز بند ند ' و چشم هاے خونچکاں را از سرمهٔ نظاره مجلي و منور سازنـد !

دل شکسته دراں کوے مي کنند درست
چنانکـه خود نشنـاسي که از کجـا بشکست

* * *

پس اگر تم اسکے طالب هو تو ايک جماعت پيدا کرو ' تا اسکي جلال و قدوسيت کا وه آشيانه بنے - اگر تمهارے پاس گهر نهيں هے ' تو بسنے والے کي تلاش ميں کيوں سرگرداں هو ؟ مکين سے پہلے چاهيے که مکان کي فکر کرلو !

(اعمـال الهيـه)

دنيا کے اندر تبديلي پيدا کرنا آسان نهيں هے - تم کسي گهر کي ايک ديوار يا کهڑکي بدلني چاهتے هو تو اسکے ليے کيا کيا سروسامان کرنے پڑتے هيں ؟ پهر جو لوگ سطح ارضي کے بڑے بڑے رقبوں اور انسانوں کي عظيم الشان آباديوں کے اعمال و معتقدات کو بدلدينا چاهتے هيں ' انکو سوچنا چاهيے که انکا مقصد کس درجه مشکل اور کٹهن هے ؟

دنيا ميں مادي انقلابات هميشه سلطنتوں کے تغيرات اور خونريز جنگوں کے ظهور سے هوتے رهتے هيں ' ليکن غور کرو که اُن ميں کا هر چهوٹا سے چهوٹا انقلاب بهي کيسي گرانقدر قيمت رکهتا هے ؟ قرنوں کي قرنيں فکر و تدابير ميں گذر جاتي هيں - خزانوں کے خزانے لٹا دیے جاتے هيں - کروڑوں گينيوں کے قرض ليے جاتے هيں - پهر فوجوں کے سمندر طوفاں ميں آتے هيں ' قيمتي سے قيمتي آلات و اسلحه کروڑوں کي تعداد ميں تقسيم کيے جاتے هيں '

مطبوعات جدیده

(*)

دی کانپـــور مـــوسـک

THE CWANPORE MOSQUE.

مسجـــد کانپـــور

مسٹر بي - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر " بنگالي " کلکته - قیمت - ۱ روپیه

حادثۂ مسجد کانپور اپنے اندر جو عبرتیں اور بصیرتیں رکھتا ہے ' اسکے لحاظ سے ضرور تھا که اسکے واقعات کو محض اخبارات کے صفحوں اور زبانی روایتوں هی پر ضائع هو جانے کیلیے نه چھوڑ دیا جاے ' بلکه وہ کسي زیادہ پائدار اور محفوظ صورت مین آجاے -

خود مجھکو بھی خیال هوا تھا که بعد اختتام مقدمه اسکے تمام حالات انگریزي اور اردو میں جمع کرکے شائع کیے جائیں -

لیکن هم سب کو ایک انصاف دوست بنگالی اهل قلم کا ممنون هونا چاهیے ' جس نے سب سے پہلے اس ضرورت کو پورا کردیا -

جن حضرات نے حادثۂ فاجعۂ کانپور کے زمانے میں هندوستان کے معزز ترین روزانه لسان حال ' " بنگالي " کو پڑھا ہے ' اونھوں نے ابھي اُن سنجیدہ و بلیغ اور پر از واقعات و حوادث مضامین کو نہیں بھلایا هوگا ' جو عرصے تک بنگالي میں آسکے مراسله نگار خصوصي (اسپیشیل کار سپانڈنٹ) کے دستخط سے نکلتے رهے هیں ' اور جنھوں نے فی الحقیقت اس حادثه کے مظالم و خفایا کي تشهیر و اعلان اور حقیقت و اصلیت مستورہ کے کشف میں سب سے زیادہ حصه لیا ہے -

یه مکاتیب دراصل مسٹر بي - کے - داس گپتا - سب ایڈیٹر بنگالي کے رقمزدہ تھے ' جنکو ادارۂ بنگالي نے مخصوص طور پر وقائع نگاري کیلیے کانپور بھیجا تھا -

مسٹر موصوف نے کانپور سے آکر تمام حالات و وقائع جمع کیے - اور بعض بعض ضروري چیزوں کي تلاش میں تکلیف و زحمت بھي برداشت کي - چنانچه اسکا پہلا حصه مرتب هو کر شائع هوگیا ہے اور دوسرا بھي آجکـل میں نکل جائیگا - مجموعي قیمت دونوں حصونکي ایک روپیه کچھه زائد نہیں ہے ' کیونکه پہلے هي حصے کي ضخامت ۱۰۸ صفحے کي ہے - نیز متعدد هاف ٹون تصویریں بھی دي گئي هیں -

مسٹر بي - کے - گپتا نے زباني مجھسے کہدیا ہے نه انکا مقصود اس کتاب سے جلب زر نہیں ہے - وہ اسکي آمدني کا ایک حصه زراعانۂ کانپور کے فنڈ میں دینے کیلیے طیار هیں -

میں نہایت متاثر هوا ' جب میں نے سرورق الٹا ' اور کتاب کے تہدیه و تعنون (ڈیڈیکشن) کا صفحه نظر آیا - مسٹر گپتا نے مندرجۂ ذیل لفظوں میں ' شهداء کانپور رضي الله عنهم و اعلي الله مقامهم کي مقدس یاد کے ساتھه اپني کتاب کي تقدیس کي ہے :

To

The Memory of my Mussalman Country-men who lost their lives in the riot at Cawnpore, on the 3rd day of August 1913.

پہلا حصه کانپور امپرو منٹ اسکیم سے شروع هوکر ایڈیٹر الہلال کے ورود کانپور کے ذکر پر ختم هوگیا ہے - دوسرے حصے میں مقدمے کي مفصل روئداد ' نیز وہ تمام وقائع و حالات هیں ' جن پر اس افسانۂ خونین کا خاتمه هوا -

کانپور امپرو منٹ اسکیم مشرح درج کي ہے - مسجد کي مطلوبه زمین کیلیے جیسي کچھه مضحکه انگیز قانوني کارروائي کي گئي ' وہ قابل مطالعه ہے ' اور قانوني طور پر زمین کے متعلق اصل مسئله وهي ہے - اسکے بعد اُن مراسلات کي نقل دي ہے جو اس بارے میں هز انر سر جیمس مسٹن اور مسٹر محمد علي میں هوئیں - پھر ۱ - جولائي کے حادثۂ انهدام اور ۳ - اگست کے قتل عام کي مشرح کیفیت درج کي ہے اور انکي سرگذشت سرکاري و غیرہ سرکاري ' دونوں ذرائع سے لي ہے - اسکے بعد " بنگالي " میں جو مبسوط مکاتیب انکے شائع هوتے رهے ' اور کانپور میں رهکر جو کچھه انھوں نے واقعه کے تمام اجزا کي تحقیقات کی ' ان کو بجنسه درج کیا ہے اور یه کتاب کا اهم ترین حصه ہے -

اسکے بعد اس حادثه کے متعلق انگریزي اخبارات کي رائیں نقل کي هیں اور اس باب کو انگلستان کے اخبار The out look اور The Pall Mall Gazette کے مضامین سے شروع کیا ہے -

لکھنو کے ڈیپوٹیشن کا ایڈرس اور اسکا جواب بھي اسی حصے میں آگیا ہے -

هر حیثیت سے یه ایک اهم مجموعه ہے - مجھے یقین ہے که هر شخص اسکا ایک ایک نسخه ضرور اپنے پاس رکھے گا - یه مسلمانوں کي موجودہ بیداري اور حسیات دینیه و ملیه کي ایک یادگار داستان ہے ' اور اسکا ایک ایک لفظ همارے پاس محفوظ رهنا چاهیے -

مسٹر گپتا نے اس معاملے میں اپنے قلم و دماغ سے جو بہترین خدمت حق و انصاف کي انجام دي ہے ' وہ ایک ایسا واقعه ہے جسکے تشکر و امتنان سے هم کبھي غفلت نہیں کر سکتے - اور اگر مسلمان بکثرت اس دلچسپ و نافع کتاب کو خریدینگے ' تو یه انکے قیمتي جذبات و عواطف کي ایک نہایت هي ادنی قسم کي شکر گذاري هوگي -

درخواستیں " دفتر بنگالي - کلکته " کے پته سے آني چاهئیں -

تاریخ دربار دهلی

سید ظہور الحسن مالک کارخانۂ احسن التجارت کوچه نصر الملک دهلي - قیمت - ۱ - روپیه - ۸ - آنه -

آخري دربار دهلي منعقدۂ ۱۲ - ڈسمبر سنه ۱۹۱۱ - کے حالات جمع کیے هیں - دربار کے موقعه پر جسقدر مراسم ادا هوے اور جسقدر مجالس و محافل منعقد ' اُن سب کے حالات کو الگ الگ عنوان سے مرتب کیا ہے - سب سے پہلے جلوس شاهي کي مشرح کیفیت دي ہے اور آخر میں تمام رؤسا و شرکاء دربار کي فہرست - کاغذ اور چھپائي پر تکلف ہے -

فصول مسعودیه

" مصنفه حضرة شاہ مسعود علي قلندر " حسب فرمایش " جناب سید شاہ ولایت احمد صاحب قلندر سجادہ نشین خانقاہ لامر پور "

فارسي کا ایک ضخیم رساله ہے ' سلسلۂ قلندریه کے تمام شیوخ و اکابر کے حالات و ملفوظات اسمیں جمع کیے گئے هیں - ابتدا میں ایک مقدمه " فیوض مسعودیه " کے نام سے ہے ' جسمیں مصنف اور انکے خاندان کے حالات عنوان وار ترتیب دیے هیں - قیمت اور مقام اشاعت لوح پر درج نہیں - آسي پریس لکھنو میں چھپي ہے -

افکار و حوادث

ہماري انجمنوں کے سالانہ جلسے کیا ہیں ؟ قومي میلے ہیں سال میں ایک مرتبہ تمام اطراف ہند سے کسي ایک شہر میں مسلمان جمع ہو جاتے ہیں ' تین چار روز چہل پہل رہتي ہے ' ہر طرف ایک حرکت اور جنبش نمودار ہو جاتي ہے ' اسٹیج کے پاس کچھہ لوگ محو نمائش ' اور اسٹیج کے نیچے تمام لوگ محو تماشا نظر آتے ہیں - تیسرے روز یہ بھیڑ چھنٹني شروع ہوتي ہے اور چوتھے روز سکون پیدا ہو جاتا ہے - پھر جلسوں کے ہال اور کانفرنسوں کے پنڈال ایک کف دست میدان نظر آتے ہیں جہاں سے میلہ اٹھہ چکا ہے اور اب جا بجا قافلۂ عرب کي طرح اوس نے اپني اقامت کے چند آثار چھوڑ دیے ہیں !

فا سئلوا حالنا عن الاثار

امسال ہمارے میلے شہر آگرہ میں لگینگے ' جہاں ہم کبھي اپني عظمت و اقتدار کے بھي میلے لگا چکے ہیں !

اسي گھر میں جلایا ہے چراغ آرزو برسوں !

جس آگرہ میں " ہمایوں " نے عروس علم و انکشاف کے عشق و محبت میں جان دي ' اسي آگرہ میں اب ہم مشورہ کرینگے کہ اس روٹھے ہوے معبود ، کو کیونکر منا کر گھر لائیں ؟

جس خاک پر اکبر و جہانگیر نے دوسروں کي قسمتوں کا فیصلہ کیا تھا ' اب ہم وہاں جمع ہونگے تا کہ خود اپني قسمت کا فیصلہ کریں !

جہاں کبھي تخت حکومت و اجلال پر بیٹھکر غیروں کو اپنے سامنے سر بسجود دیکھہ چکے ہیں ' وہاں اب گرد فلاکت و ادبار پر لوٹ کر سونچیں گے کہ محکومي کي زندگي میں عافیت کیونکر پائیں !

فتادم دام بر کنجشک و شادم ' یاد ان ہمت
کہ گر سیمرغ مي آید بدام ازاد مي کردم !

و بلونا ہم بالحسنات و السیئات ' لعلہم یرجعون !

یعني حسب معمول اواخر دسمبر میں کانفرنس اور مسلم لیگ ' دونوں کے اجلاس آگرہ میں ہونگے - کانفرنس کے پریسیڈنٹ آنریبل مسٹر شاہدین (لاہور) اور مسلم لیگ کے انریبل سر رحمتہ اللہ (بمبئي) منتخب ہوے ہیں - آنریبل شاہدین چیف کورٹ کے جج ہیں - امید ہے کہ ہماري قسمت کا بہتر فیصلہ کرسکیں !

افریقہ کي سرزمین آج سے نہیں بلکہ تقریباً ۱۲۰۵ برس سے ہمارے لیے مصائب و حوادث کا گھر ہے - اسي براعظم میں مصر ' حبش ' طرابلس ' تیونس ' الجزائر ' اور مراکش واقع ہیں ' جن کا ایک ایک ذرہ ہمارے عروج و زوال رفتہ کي تاریخ ' اور ہمارے ایام سرور و حزن کي پر درد داستان ہے - پس اگر ہم پر چند برسوں سے اوس کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے (جنوبي افریقہ) میں ظلم و ستم کي چند حکایتیں پیدا ہوگئي ہیں تو اسپر تعجب کیا ہے ؟

لیکن افسوس تو یہ ہے کہ ہم محرومان قسمت کے ساتھہ ہمارے بہت سے ہندو ' سکھہ ' اور پارسي ہم وطن بھي مورد آلام و مصائب ہیں !

کہا جاتا ہے کہ مسلمان اوس وقت تک خاموش رہتے ہیں جب تک کہ اون کے مذہب کو نہ چھیڑا جاے - کس قدر جھوٹ ہے ! برٹش جنوبي افریقہ میں مسلمانوں کے مذہب کو چھیڑا گیا ' لیکن کب اون کے جوش و حمیت کے تنور سے کوئي آواز نکلي ؟ اسلامي نکاح کو یہ کہکر وہاں کي عدالت نے رد کردیا کہ یہ اوس ملک کا نکاح ہے جہاں تعدد ازواج جائز ہے ! پھر کیا یہ مسلمانوں کي دیني تحقیر نہیں ہے ؟ کیا یہ صریح احکام اسلامیہ میں مداخلت نہیں ہے ؟

اہل ہند جنوبي افریقہ میں خاموشي اور سکون کے ساتھہ ظلم کو رہے ہیں - اونھوں نے کارخانوں سے تعلق منقطع کردیا ہے ' اپنے اپنے حقوق کا مطالبہ صبر و استقلال کے ساتھہ کر رہے ہیں - آج ہي خبر ہے کہ چار ہزار ہندوستانیوں نے جن میں عورتیں اور بچے بھي شامل ہیں ' رئیس الاحرار مسٹر گاندھي کي زیر ریاست کوچ کردیا ہے -

تمام لوگ زیادہ تر کارخانوں کے ملازم اور مزدور ہیں ' جنکي معیشت کا مدار زیادہ تر روزانہ یا ہفتہ وار اجرت پر ہے ' ایسي حالت میں ترک اشغال سے وہ جس مصیبۃ عظیمہ میں مبتلا ہوگئے ہیں ' اوس کا اندازہ ہر شخص بہ آساني کر سکتا ہے - یہ سب کچھہ صرف اسلیے ہے کہ ہندوستان کے حقوق غیر ممالک میں محفوظ رہیں ! پس ہزار حیف سرزمین ہند پر ' اگر وہ اپنے ان محترم فرزندوں کي خبر نہ لے !

ہم ہندوستانیوں کے ساتھہ یہ طرز عمل نہ صرف جنوبي افریقہ میں بلکہ امریکا ' اسٹریا ' اور دیگر نو آبادیوں میں بھي ہے - ہم اپني گورنمنٹ سے صرف یہ درخواست کرتے ہیں کہ اگر فرزندان ہند کو برطاني نو آبادیاں قبول نہیں کرتیں ' تو ہندوستان کو بھي کیوں نہیں اختیار دیا جاتا کہ وہ اپنے ثمرات و فوائد کا باب وسیع ' باشندگان نو آبادیہاے برطانیہ کے لیے بند کردے ؟ و لکم في القصاص حیوۃ یا اولی الالباب -

اصل یہ ہے کہ جو درخت اپني جگہہ پر قوي و توانا نہیں ' اسکي لکڑیوں کو کہیں بھي اچھي قیمت نہیں ملسکتي - عمدہ درخت کي لکڑي جہاں جائیگي ' شانۂ زلف بنکر دست حسن میں جگہہ پائیگي - پر جس درخت کي جڑھي میں نشو و نما نہ ہوئي ' وہ جہاں کہیں بھي لیجایا جائگا ' آگ اور شعلوں ہي کي نذر ہوگا :

تو نخل میوہ نشاں باش در حدیقۂ دہر
کہ کم درخت قوي خشک شد کہ بشکستند

سرزمین ہند کے فرزند جب خود اپنے والدین ہي کي گود میں مستحق عزت نہیں ' تو گھر سے باہر جاکر انہیں مطالبۂ عزت کا کیا حق ہے ؟ اصل شے قومي عزت ہے اور یہ مرکز و ملت سے ہے ' نہ کہ شاخوں اور افراد سے - آج ایک انگریز یا جاپاني دنیا کے کسي گوشے میں بھي جا کھڑا ہو ' وہ خواہ کیسا ہي ہیچ کارہ اور تکلیف دہ ہو ' لیکن اسکي نسبت قومي و وطني زمین کے ذروں اور ہوا میں اوڑنے والے پرندوں سے اپني عزت و عظمت کرالیگي !

لیکن آہ ' وہ بدبختان ہند ' جنکے لیے انکے وطن کي نسبت مایۂ فخر نہیں بلکہ آلۂ تحقیر ہے ' جب خود اپني سرزمین ہي میں آرام پانے کے مستحق نہیں سمجھے گئے تو دوسرے ملکوں میں کیوں نہ ذلت و حقارت سے ٹھکرائے جائیں ؟ اور پھر کیوں کوئي حکومت انکا ساتھہ دے ؟

جرم ضعیفت پیش تو گر قدر من کم ست
خود کردہ ام پسند خریدار خویش را

موضوع کي بلندي خود مستحق رفعت ہے - لیکن دوسرے میں تاریخ کي جگہ اصلاح و دعوۃ کا مقصد پوشیدہ اور مخاطب عامۃ الناس ' اسلیے نہ تو اسلوب بیان مورخانہ و فلسفیانہ ہو' اور نہ بلند و عالمانہ ' بلکہ نہایت عام فہم و سلیس اور محض سادہ و سہل ' با ایں ہمہ ' سادگي بیان کے ساتھہ ضرور ہے کہ بغیر کسي انشا پردازانہ پیچ و خم کے ' اپنے اندر ایک ایسی بے اماں تاثیر بھي رکھتا ہو کہ سننے والے اسکے ہر لفظ پر بے اختیار دل و جاں سپرد کر دیں ! و ان من البیان لسحرا -

جس بات کو میں نے یہاں چند سطروں میں لکھا ہے ' غور کیجیے تو یہ ایک نہایت نازک او ر دقیق نکتۂ بلاغت ہے ' او ر افسوس کہ اقلام عصر کو اس کا حس نہیں -

بڑي مشکل یہ ہے کہ ایک عرصے سے عام لوگ ذکر میلاد کی مجالس میں ٹھمري ٹھپہ کے عادي ہوگئے ہیں - مجھکو بہت سي ایسي صحبتیں یاد ہیں' جہاں غزلوں کے مطالب اور صراحت خطاب و ضمیر سے اگر قطع نظر کرلی جاتي' تو یہ بتلانا محال ہوجاتا کہ ایک مقدس ذکر دینی کي صحبت میں بیٹھے ہیں ' یا کسي نو امروز مگر صحیح معنوں میں خوش گلو مغنیہ کے سامنے - میں یہ کہنے سے نہیں شرماتا کہ موسیقي کو نہایت محبوب رکھتا ہوں اور چونکہ دل رکھتا ہوں' اسلیے اُس شے سے قطع تعلق نہیں کر سکتا ' جس کا تعلق دل کے ساتھہ ' جسم اور روح کا تعلق ہے' لیکن تاہم یہ تو کوئي شخص بھي پسند نہیں کر سکتا کہ مجالس دعوت مقدسہ و مذاکرت دینیہ کو موسیقی کے مشتبہ جذبات سے آلودہ کیا جائے -

میرے خیال میں اس ذکر مقدس کیلیے یقیناً یہ ایک نا قابل تحمل گستاخي ہے -

پھر ظاہر ہے کہ یہ نئے خطبات سیرۃ تو اس عنصر دلکش سے بالکل خالی ہونگے - انکے پڑھنے کا انداز بھي روضہ خواني کي طرح نہیں بلکہ ایک وعظ کي طرح بالکل تحت اللفظ ہوگا - اصلاح کے کاموں میں لوگوں کی دلچسپي کے قیام اور توجہ کے بقاء سے کسي طرح چشم پوشي نہیں کي جا سکتي ' ورنہ اصل مقصود فوت ہوجائے - پس نہایت ضروري اور اساسی امر یہ ہے کہ انکے اسلوب بیان و طرز تحریر میں کچھہ ایسي باتیں بھي جمع کي جائیں ' جنکا اثر و کشش ' تمام عوام پسند اجزائے میلاد کي پوري پوري تلافي کردے ' اور طریق و اداب خطبات ' و رسم مواعظ و دعوۃ بھي ہاتھہ سے نہ جائے -

(ادارۂ سیرۃ نبــوي)

ان خطبات کي ضرورت تو مجالس ذکر مولد کے خیال سے ہے - لیکن انکے عــلاوہ بھي مختلف انــداز بیان و ترتیب ' اور تلخیص مطالب و مسائل کے ساتھہ سیرۃ نبوي کو مرتب کرنے کي ضرورت ہے ' جو طرح طرح کي اشکال دعوت و اثر میں اس اسوۂ حسنۂ الہیۃ کو اهل اسلام وغیر اهل اسلام کے سامنے پیش کرے -

ضرورت تھی کہ ایک خاص ادارہ " سیرۃ نبوي " کي غرض سے قـائـم کیا جاتـا ' جس کا کام مسلسل اور دائمي ہوتا ' اور جو اس بارے میں تحقیقات و انکشافات فن کي مصروفیت کے ساتھہ ' سیرۃ کے چھوٹے بڑے ' مختلف اشکال و مقاصد کے ایڈیشن بھي شائع کرتا رھتـا -

کاش موجودہ ادارۂ سیرۃ جو شمس العلما مولانا شبلي نعماني کے زیر ادارۃ قائم ہے ' تکمیل سیرۃ کبیر کے بعد بھي اپنے کام کو جاري رکھے' اور ایک با قاعدہ جماعت اس مقصد اعظم و اقدم کو اپنے ہاتھوں میں لے لے ' جو اصلاح و بقاے ملت و دعوۃ دیانۃ حقۂ اسلامیہ کیلیے بمنزلۂ اساس کار و بنیاد جمیع مساعي و مباني ہے

(احتـفـال مـولـد نبــوي)

مجھـکو کئي بار خیال ہوا کہ ایـک دو رسائـل سیرۃ نبوي پر متذکرۂ صدر اصولوں کو پیش نظر رکھکر لکھوں ' اور آج اس مبحث کو زیادہ تفصیل کے ساتھہ لکھا بھي اسي لیے تا کہ ارباب قلم و نظر کو اس طرف توجہ ہو اور ایک ابتدائي مشورہ انکے سامنے آجائے - اگر ماہ ربیع الاول قائم تـک کسي بزرگ نے اسکي طرف توجہ نہ کی تو چند خطباۃ سیرۃ پر لکھونگا - نیز کوشش کرونگا کہ کسي بڑے شہر میں ایک احتفال عظیم اس مقصد سے منعقد ہو اور اُس میں صرف سیرۃ مبـارک پر مختلف ارباب علم و خبرۃ خطبات دیں - یہ خیـال بھي مجھے عرصے سے ہے - امسال لاہور یا لکھنو میں بماہ ربیع الاول ایک مرکزي مجلس ضرور منعقد کرنا چاھیے - و ما توفیقی الا باللہ -

الجمیل

۱ - رویۃ : سید سبط الحسن - قاکشانۂ حسین آباد - ضلع مونگیر

اس مسئلہ کی طرف اس وقت انتقال ذھني اسلیے ہوا کہ ریویو کیلیے مدت کي پڑي ہوئي کتابیں نکلوائیں تو ایک رسالہ " الجمیل " نامي اسي موضوع پر نظر آگیا -

آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کي سیرۃ میں یہ ایک نیا رسالہ لکھا گیا ہے جسمیں اختصار کے ساتھہ قبل از ولادت و حالات خانداني سے لیکر وفات تـک کے حالات ' صاف اور عام فہم اردو میں جمع کرنے کي کوشش کي ہے - مرتبہ مولوي سید محمد نور صاحب بہاري -

کتاب ۱۲۸- صفـحہ کی ہے اور فہـرست سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً تمام حالات زندگي جمع کیے گئے ہیں - دیباچہ میں لکھا ہے کہ سـیرۃ نبوی کو بچوں کی تعلیم میں داخل ہونا چاھیے اور اسي خیال سے اردو میں یہ رسالہ مرتب کیا جاتا ہے -

پوري کتاب نہیں دیکھہ سکتا - بعض مقامات پـڑھے تو عبارت صاف اور سلیس نظـر آئي اور طـرز تـرتیب آجکل کے مـذاق کے مطابق - بہ حیثیت مجموعي یہ رسالہ بہت غنیمت معلوم ہوتا ہے اور آجکل کے رائج و معروف ذخیرۂ سیرۃ کي جگہ بہت بہتر ہے کہ لوگ اس کتاب کو پڑھیں - البـتہ چند باتوں کا مولوي صـاحب خیال رکھتے تو بہتر تھا :

(۱) اگر مقصود بچوں اور عورتوں کا بھي مطالعہ ہے تو اتني ضخامت مناسب نہیں اور نہ ہر طرح کے حالات کي ضرورت - ہر تصنیف میں مقدم شے قارئین و مخاطبین کي ضروریات و حالت کا صحیح اندازہ کرنا ہے -

(۲) جن کتابوں سے حالات لیے ہیں اور دیباچہ میں انـکا تذکرہ کیا ہے' وہ بغیر نقد و تحقیق کسي طرح معتبر و مـستند نہیں - دیباچہ میں لکھتے ہیں :

" عربي میں بڑي بڑي ضخیم کتابیں تالیف ہوئیں جن میں سوائے موضوع ' صحیح ' سقیم ' مرسل ' منقطع ' مفصل کا اضافـہ بھي شامل تھا - ان میں صحیح تر سیرۃ حافظ ابو الفتح' ابن ہشام ' سیرۃ شامي ' سیرۃ حلبیہ ہے لیکن انقلاب زمانہ سے جب دوسري زبانوں میں ترجمہ یا ملخص ہونے لگا تو ضعاف اور موضوع کے علاوہ نفس واقعات اور حوالے میں بھي تصرف کیا گیا "

لیکن یہ صحیح نہیں - اول تو " سوائے موضوع ' صحیح و سقیم" کا مطلب معلوم نہیں کیا ہے ؟ پھر جن کتابوں کو " صحیح تر " کہا

انتقاد

مجالس ذکر مولد (صلعم)

سیرۃ نبوی (صلی اللہ علیہ و صلعم)

ادارۂ سیرۃ نبوی

فقیر کا ایک مدت سے خیال ہے کہ سیرۃ نبوي میں ایک محققانہ و مفصل کتاب کي تدوین کے علاوہ (جیسي سیرۃ کبیر کہ مولانا شبلي نعماني مرتب فرما رہے ہیں) اور بھي بہت سي صورتیں ترتیب و اشاعت کي مطلوب و ضروري ہیں -

ازانجملہ سخت ضرورت ہے ایسے مختصر رسائل کي ' جن میں مباحث و مناظرات متعلق سیرۃ سے بکلي چشم پوشي کي جاے - صرف حالات زندگي صحت و تحقیق کے بعد درج کیے جائیں - اختصار ہرجگہ ملحوظ رہے ' اور صرف وہي مواقع مفصل ہوں ' جنکي تفصیل ہماري موجودہ عملي زندگي کیلیے اسوۂ حسنہ کي دعوت رکھتے ہیں اور جنکي نسبت ایک الہامي نکر نقاد کے ساتھہ کہا گیا تھا کہ "خلقہ القران" (آنحضرۃ کا خلق تعلیم قراني کي تصویر ہے) -

ان رسائل سے علم مطالعۂ و واقفیت اور اثر و اصلاح کے علاوہ مخصوص طور پر مقصود یہ ہے کہ مجالس ذکر ولادۃ نبوي کي اصلاح ہو - اور یہ جو ایک نہایت قوي رسم اجتماع و احتفال موجود ہے ' اس قوت سے اصلي و حقیقي فائدہ اٹھایا جاے -

میں ایک بار اسکي نسبت لکھہ چکا ہوں - میرے اعتقاد میں قران کریم جو ایک کتاب مسطور ' في رق منشور ہے ' اسکي لوح محفوظ حامل قرآن کي زندگي تھي ' اور میں "لقد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین" میں "نور" کو "کتاب" کا وصف نہیں سمجھتا ' بلکہ اس وجود انسان کامل کي زندگي کو سمجھتا ہوں ' جسکي نسبت دوسري جگہ کہا گیا کہ "داعیاً الی اللہ باذنہ و سراجاً منیرا"

وللناس فیما یعشقون ' مذاہب !

پس اگر ہمیں مسلمان بننے کیلیے قران کریم کي تلاوت کي ضرورت ہے ' تو یقین کیجیے کہ اسکو ایک عملي زندگي کي صورت میں دیکھنے کیلیے اس "اسوۂ حسنہ" کے مطالعہ کي بھي ضرورت ہے : لقد کان لکم في رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - اور یہ پچھلي ضرورت پہلي ضرورت ہي جتني ہے - پہلي سے کم نہیں :

في مذہبي ' یا نعم ہذ المذہب !

(مجالس ذکر مولد)

اسکا بہترین ذریعہ مجالس ذکر مولد نبوي ہیں ' بشرطیکہ ان میں عام رسائل مولد کي جگہ ' جو بالعموم موضوعات و قصص اور غیر مفید و لا حاصل صرف عبارت و انشا کا مجموعہ ہیں ' پیش نظر طریقہ سے صحیح و محقق حالات حیات نبوي بیان کیے جائیں -

اس قسم کي چیزیں در اصل لکھنے اور پڑھنے کي نہیں ہیں - اسکے لیے ایسے لوگوں کي ضرورت تھي ' جو "سیرۃ نبوي" کے خطیب (لکچرر) ہوں - جنہوں نے اس موضوع خاص کا مطالعہ (یعني اسٹیڈي) کي ہو - جنکو اسمیں صاحب فن (اکسپرٹ) کا درجہ حاصل ہو - اور وہ ہر مجلس اور ہر جماعت کے سامنے ' اس مجمع کي حالت ' ضرورت ' گرد و پیش ' اور مخصوص داعیات و احتیاجات کے مطابق ' سیرۃ نبوي پر خطبہ (لکچر) دیسکیں - کیونکہ ہر شہر ' ہر محلے ' ہر خاندان ' ہر جماعت ' اور ہر مجلس کي ضروریات یکساں نہیں - کسي جماعت کیلیے سیرۃ نبوي کا کوئي خاص حصہ زیادہ تفصیل چاہتا ہے ' کسي کے مخصوص و وقتي حالات کسي خاص موقع کے اطناب کے طالب ہیں - کسي کو (بدر) کي فتح کا واقعہ سنانا چاہیے اور کسي کو (احد) کي ہزیمت کے مصالح کے ذریعہ عزم و استقامت کي وصیت کرني چاہیے - کسي کیلیے مجاہدات و غزوات کے عزائم ضروري ہیں ' اور کسي کیلیے فتح مکہ کا عفو و صفح اور درگذر و کرم !

پھر ایک جماعت کے واقعات و حالات کے لحاظ سے ' اخلاق و خصائل نبوت میں سے کسي خاص خلق عظیم پر زور دینے کي ضرورت ہے ' اور دوسري کیلیے کسي دوسري حالت کي -

اگرچہ اس حیات طیبۂ مقدسہ کا کوئي فعل ایسا نہ تھا جو محبوب و محمود نہو - و کل ما یفعلہ المحبوب ' محبوب :

زفرق تا قدمش ہرکجا کہ مي نگرم
کرشمہ دامن دل مي کشد کہ جا اینجا ست !

لیکن تاہم وہ انساني زندگي کے ہر شعبے اور ہر حصے کیلیے اسوۂ حسنہ ہے ' اور زندگي اور زندگي کے متعلقات کي صدہا صورتیں ہیں - کون ہے جو اس صحیفۂ نبوت کا اول سے آخر تک حق مطالعہ ادا کرسکتا ہے ؟ پس بجز اسکے چارہ نہیں کہ اپنے چہرۂ اعمال کے حسن و آرایش کا جو حصہ سب سے زیادہ بگڑ گیا ہو ' سب سے پہلے اسي کو اس آئینہ میں دیکھکر سنوار لیں -

(رسائل خطبات سیرۃ)

لیکن مشکل یہ ہے کہ ایسے لوگ کہاں سے آئیں ' اور اپنے جہل و بے مایگیوں پر کہاں تک ماتم کریں ؟ اگر یہ نہیں تو کم از کم اتنا تو ہو کہ سیرۃ نبوي پر مختلف مقاصد اور مختلف پیرایۂ و ترتیب سے چھوٹے چھوٹے رسائل لکھے جائیں ' اور انھي کو لوگ مجالس میں پڑھدیا کریں - یا یاد کرکے مثل خطبہ کے سنا دیں -

ایک مجموعہ خطبات سیرۃ کا ہو ' جو صرف تعلیم یافتہ مجامع کیلیے مخصوص ہو - ایک مجموعہ صرف عام مجالس کیلیے - اور ایک بطور درس و مطالعہ کے بچوں اور عورتوں کي تعلیم کیلیے -

سب سے پہلے کم از کم ان تین قسموں کي سیرتیں علاوہ سیرۃ کبیر کے ضرور ہي لکھني چاہیئں -

(اسلوب و زبان)

لیکن نہایت مشکل اور اہم مسئلہ اسکي زبان اور طرز تحریر کا ہے - علي الخصوص ایک ایسے عہد خیرہ مذاقي میں ' جب کہ لوگ فن بیان و انشا پردازي کا شوق تو پیدا کرلیتے ہیں ' لیکن اسکے مواقع استعمال اور صحیح مفہوم بلاغت سے بے خبر ہیں -

جو مجموعہ خطبات کا مجالس و محافل ارباب علم و فکر کیلیے ہو ' اسکا انداز تحریر اور ہونا چاہیے ' اور مجالس عامہ کیلیے اور -

ایک میں تاریخ و سیرۃ (بائیوگریفي) کے اسلوب (اسٹایل) کے ساتھہ اگر باعتدال و بلا اغراق و تغلیب ' طرز بیان میں انشا پردازانہ علو و رفعت بھي پیدا کي جاے تو مضائقہ نہیں ' کیوں کہ

ترقي علوم و معارف

سنه ۱۹۱۲ میں

(۱)

کیا عجیب اختلاف احوال ہے !

ایک طرف تو یہ حال ہے کہ همارے اسلاف پیشین هم کو جو ذخیرۂ معارف سپرد کرگئے هیں ' اوس میں ایک ذرہ کا اضافہ بھي ناممکن یقین کیا جاتا ہے' اور علوم قدیمه کا بھي یہ حال ہے کہ جب هماري مجلس کا کوئي گراں پایہ ممبر اُتھه جاتا ہے تو پھر اوس کا کوئي جا نشین پیدا نہیں هوتا -

دوسري طرف اسي آسمان کي نیچے ایک دوسري آبادي ہے ' جهاں کي نسل همیشه اپنے اسلاف کي متروکات علمیه کو تعجب انگیز ترقي دے رهي ہے ' اور جب اوس آبادي کا کوئي فرد اپني جگه خالي کرتا هے تو اپنے سے ایک بہتر شخص کو اپنا جانشیں بنا جاتا هے !

یورپ کي تمام شاخهاے زندگي کي طرح اسکي علمي زندگي بھي شغف ' حوصله مندي' سرگرمي' اور استقلال کي روح سے لبریز ہے ' یورپ میں علمي زندگي کي هردلعزیزي و معبریت کا اندازہ علماء علوم وفنون کي اس تعداد سے هوسکتا ہے جو سنه ۱۳ ع کي دلیل انگلستان (کائذ بک) مطبوعه لندن میں شائع هوئي هے اور جو بالتفصیل درج ذیل ہے -

امریکا	۱٦۷۸
انگلستان	۱۴۷۲
جرمني	۱۲۸۰
فرانس	۱۴۲۳
آسٹریا	۳۴۸
اٹلي	۲۱۵
سویزر لینڈ	۲۱۴
کنیڈا	۱۴٦
سویڈن	۱۰۹
روس	۹۷
ڈنمارک	۹۳
بیلجیم	۹۰
ناروے	۸۸

کائڈ بک میں صرف اُنهیں چیزوں کا ذکر هوتا ہے جو کوئي خاص اهمیت و عظمت رکھتی هیں' اسلیے یقیناً اسمیں هر سند یافته یا هر اسکول کا ٹیچر اور کالج کا پروفیسر شامل نه هوگا ' بلکه یه جماعت هوگي صرف ان اشخاص کي ' جو صحیح معني میں اهل علم هیں' اور علمی زندگي بسر کررهے هیں - —

یورپ میں علم کي سرعت رفتار کا یہ عالم ہے کہ اسکي ترقي و انقلاب کي هر سال ایک سالانه روداد شائع کي جاتي ہے - چنانچه ایک مشہور مجلۂ علمیه نے گزشته سال کي روداد بھي ایک مضمون کي صورت میں شائع کي ہے- اس سے ظاهر هوتا ہے کہ گذشته ربع قرن میں علم نے یورپ میں کہاں تک ترقي کي ؟ هم اسکے بعض حصص کا خلاصه شائع کرتے هیں - یہ ایک اجمالي بیان هوگا جس میں صرف چند اصناف علم اور انکے متعلق بھي چند مخصوص ترین اکتشافات و اضافات کا ذکر ہے- و علی کل حال' فیه تبصرہ لمن القی السمع و هو شهید -

(علم الحیاۃ)

اس علم میں اهم ترین اضافه' وہ مشہور خطبۂ رئیسیه (پریسنڈنشل ایڈ ریس) ہے جو پروفسر شیفر نے مجمع تقدم العلوم البرطاني (برٹش اکاڈیمي) کے جلسه منعقدہ (ڈنڈي) میں پڑھا تھا - اس خطبه کے شائع هوتے هي بحث و انتقاد کا دروازہ کھلا اور اعتراضات و جوابات نے مجلات علمیه کے صفحات پر ایک قلمي جنگ برپا کردي (۱) -

جیسا کہ پروفیسر شیفر نے اپنے خطبۂ رئیسیه میں بیان کیا ہے' (حیات) کي تعریف ایک ایسي گرہ ہے ' جسکے کھولنے سے اساطین فن همیشه عاجز رہے هیں -

(اسپنسر) کا شمار ائمه فن میں ہے اور مبادي علم الحیات پر اسکي کتاب لٹریچر کي اس شاخ میں ایک عدیم النظیر اضافه ہے- (اسپنسر) نے اس کتاب کے دو باب تعریف حیات کے لیے وقف کیے مگر اس سعي طویل کا ماحصل صرف یہ نکلا کہ وہ کچھه تعریف نه کرسکا اور بالاخر اپنے عجز تصور کا اوس نے اعلان کیا -

یهي وجه تھي کہ پروفیسر شیفر اپنے خطبه میں مسئله تعریف کو غیر منحل چھوڑ کے آگے بڑھگئے ' اور ایک ایسے رسمي و غیر متوقع الحصول مقصد کے پیچھے اپنا وقت ثمین ضائع نہیں کیا ' جسکا حصول (اگر هوتا) تو فن کو کوئي مخصوص مفاد اساسي نه پهنچا سکتا -

مگر بایں همه حیات کي تفسیر و تشریح ناگزیر ہے اور پروفیسر شیفر اس جماعت کے ساتھه هیں جو اسکو " عمل آلی " قرار دیتا ہے -

اس اجمال کي تفصیل یہ ہے کہ (حیات) کے متعلق دو مذهب هیں - ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ حیات ایک مستقل بالذات شے ہے اور جسم و حیات کي نسبت ظرف و ظروف کی ہے -

اسکو یوں سمجھیے کہ ایک غبارہ گرم پرواز ہے - اسمیں دو چیزیں هیں - غبارہ اور وہ دھواں یا گیس' جو اسمیں بھرا هوا ہے - گو پرواز غبارہ کا فعل ہے مگر ہے اثر گیس کا ' اور گیس بجاے خود کوئی ایسي چیز نہیں' جسے کسی عمل کیمیاوي نے غبارہ کے اجزا سے پیدا کیا هو' بلکه ایک مستقل شے ہے جو اسمیں داخل کی گئی ہے -

تقریباً یہی حالت جسم و حیات کي بھي ہے - اسی جماعت میں وہ گروہ ہے جو کہتا ہے کہ حیات کرہ ارض میں پیدا نہیں هوئی

(۱) یہ خطبه الهلال جلد ۲ - نمبر ۱۳ - و ۱۴ - میں ملخصاً شائع هوچکا ہے - منه

هے ' اُن میں سواے " ابن هشام " کے کوئي بھي " صحیح تر " نہیں - حافظ ابو الفتح سے نہیں معلوم کونسي کتاب مراد ہے ؟

سیرۃ شامي محمد بن یوسف صالحي (المتوفي سنہ ٩٤٢ھ) کي تصنیف ہے ' یعنے دسویں صدي هجري کي - مصنف وسیع النظر ضرور تھا - چنانچہ دیباچہ میں لکھا ھے کہ " میں نے سیرۃ کي تین سو سے زائد کتابیں دیکھیں " تاهم طریق جمع و انتخاب و نقد و تحقیق سے خالي اور رطب و یابس سے مملو ہے - نیز متاخرین کے عام انداز کے مطابق محدثانہ روش سے بھي خالي -

اسي کتاب کا خلاصہ " سیرۃ الحلبیہ " ہے ' جسے علي برهان الدین حلبي (المتوفي : ١٠٤٤) نے سیرۃ شامي سے اخذ کرکے مع اضافۂ بعض الزیادات مرتب کیا ' مگر یہ بھي سیرۃ کي عام کتابوں کي طرح معمولي انداز جمع و ترتیب سے لکھي گئي ہے ' اور بہ نسبت دیگر کتابوں کے " صحیح تر " کے لقب کي مستحق نہیں -

کچھہ شک نہیں کہ یہ تمام کتابیں جامع ترین مواد سیرۃ هیں جنسے محدثانہ نقد و تحقیق و نظر درایت کے بعد سیرۃ کي کتابیں مرتب کي جا سکتي هیں ' لیکن اسکي تو کسي طرح مستحق نہیں کہ " سیرۃ ابن هشام " کي صف میں اُنہیں جگہ دي جاے اور اسکي طرح " صحیح تر " سمجھا جاے ' جو فن سیرۃ میں اقدم و اول ' اور بمنزلۂ اُم الکتب ہے -

یہ بھي صحیح نہیں کہ غلط و موضوع واقعات کي شہرت ' ان کتابوں کے غلط حوالوں کا نتیجہ ہے - مجھے اُردو یا فارسي کي کوئي کتاب معلوم نہیں جس نے غلط ترجمہ کیا ہو - اصلي سبب نقد و تحقیق کا نہونا ' اور محض عقیدۃ و حسن ظن کو بنیاد تاریخ و سیرۃ قرار دینا ' اور کتب دلائل و خصائص مثـل دلائل ابو نعیم و خصائص سیوطي وغیرہ کي عام اشاعت و مقبولیت ' اور سب سے زیادہ جماعۃ قصاص و وعاظ کا گرمي مجلس و عوام فریبي کیلیے اس قسم کي چیزوں کو بسعي و جہد شائع کرنا ہے -

مولوي صاحب نے اپنا ماخذ اصلي سیرۃ حلبیہ اور سیرۃ سید احمد بن دحلان کو بتلایا ہے - حالانکہ وہ بغیر کسي واسطہ کے خود ابن هشام سے فائدہ اٹھا سکتے تھے جو اب مصر میں بھي (زاد المعاد) کے حاشیہ پر چھپ گئي ہے - اور خود حجۃ الاسلام علامۂ ابن قیم کي کتاب (زاد المعاد) اس باب میں سب سے زیادہ نافع تھي جس کا اُنہوں نے مطالعہ نہیں کیا -

(سید احمد بن دحلان) زمانۂ حال کے مصنف هیں - مکہ معظمہ میں شوافع کے مفتي تھے - اُنہوں نے متعدد کتابیں لکھي هیں اور اس دور کے مصنفین میں کئي حیثیتوں سے بہت غنیمت هیں - انکي سیرۃ بھي نسبۃً اختصار و ترتیب کے لحاظ سے بہت اچھي ہے ' تاهم اعتماد کیلیے کافي نہیں -

ضمني طور پر جن کتابوں کا نام لکھا ہے ' ان میں تاریخ الخلفا ' تفسیر خازن ' مدارک ' اور احیاء العلوم بھي ہے - لیکن ایک سیرۃ کي کتاب کو جسکا اصل ' فن حدیث ہے ' ان کتابوں سے کیا واسطہ ؟

ایک کتاب " اسماء الرجال " نامي بھي لکھي ہے - لیکن اس نام کي کوئي کتاب دنیا میں نہیں ہے -

(٣) آغاز کتاب کے دو تین صفحہ دیکھہ سکا - جاهلیت عرب کا حال لکھتے ہوے سودہ بنت زهرہ کا واقعہ لکھا ہے جو بے اصل ہے - کہانۃ کے بارے میں جو جملۂ معترضہ آگیا ہے ' وہ بھي صحیح نہیں اور بالکل بے موقعہ ہے - واقعۂ ولادت کے تذکرہ میں حضرۃ عباس کي روایت سے جو حدیث درج کي ہے ' قابل احتجاج نہیں اور خود حافظ سیوطي خصائص کبریٰ میں اسکو نا قابل اند راج و استدلال تسلیم کر چکے هیں - حضرۃ عیسیٰ اور حضرۃ موسیٰ وغیرهم علی نبینا وعلیهم السلام کي نسبت لکھدیا ہے کہ وہ سب کے سب مختون پیدا ہوے تھے مگر اسکا بھي کوئي ثبوت نہیں - محض بے اصل ہے -

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عدم تحقیق و نقد ' و عدم حصول کتب معتبرہ ' و قلت اعتناء فن کي وجہ سے تمام کتاب میں اور بھي بہت سي باتیں اسي طرح رطب و یابس ہونگي -

(۴) عبارت میں بھي شگفتگي کي کمي ' اور عدم سلاست جا بجا ہے - ایسي کتابوں میں جنسے مقصود عورتوں ' بچوں ' اور عام اردو خواں طبقہ سے تخاطب ہو ' عبارت کے مسئلہ کو بھي کم ضروري و اهم نہیں سمجھنا چاهیے -

امید ہے کہ مولوي صاحب دوسرے ایڈیشن میں ان امور کا خیال رکھیں گے - کچھہ شک نہیں کہ انکا ارادہ اور انکي مبارک سعي یقیناً مستحق تعریف و تشکر ہے

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقہ اور هر درجہ کے لوگ هوں ' تو اُس کي صرف ایک هي صورت ہے - یعني یہ کہ آپ " الهلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بھي نہیں هیں - لیکن ساتھہ هي اس امر کي واقعیت سے بھي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپي ہوئي چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کي جماعت کون رکھتي ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الهلال نہ صرف هندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے ' اور یہ قطعي ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکي اشاعت کا انتظار کرتي ہے - اور پھر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے هي شہر کے اندر خود اپني آنکھوں سے دیکھہ لیں -

اُس کي وقعت ' اُن اشتہارات کو بھي رفیع بنا دیتي ہے ' جو اُسکے اندر شائع ہوتے هیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسي کے اصول پر صرف اُسي میں چھپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کر دي گئي ہے -

منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -

۱/۷ - مکلاؤڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

وثائق و حقائق

باب التفسيـــر

قصص بني اسرائيل

(۳)

قتل نفس

— :*: —

حقوق و فرائض عباد ميں سے سب سے اول و افضل فرض يه هے که هر انسان دوسرے انسان کي زندگي کي حرمت اور اُس کي جان کي عزت کرے - جب تک حرمت زندگي و عزت جان نهيں ' اُس وقت تک دنيا ميں راحت و اطمينان بهي نهيں -

(قابيل و هابيل)

کتب الهيه نے بتايا هے که اس بدترين فعل شيطاني کا مبتدع اول وه گنهگار انسان (قابيل) تها ' جسکے سوء نيت اور خباثت قلب کو ديکهکر خدا نے قربانگاه ميں اوسکي قرباني قبول نه کي ' ليکن اوسکے بهائي (هابيل) کي قرباني قبول هوئي که وه نيت کا خالص اور دل کا نيک تها - يهيں سے قرباني کي حقيقت بهي سمجهه ميں آ سکتي هے که وه جانور کي گردن سے خون گرانے کا نام نهيں ' بلکه نيکي اور پاکي کے چند قطرات خونين سے عبارت هے' جو خدا کے نام پر دل سے که مستقر خيالات هے ' ٹپکيں :

لن ينال الله لحومها و لا دماءها و لكن يناله التقوى منكم (۲۲ : ۳۸)

خدا کو قرباني کا گوشت اور خون نهيں پهنچتا ' بلکه صرف تمهاري نيکي هي خدا تک پهنچتي هے -

(قابيل) نے ديکها که خدا نے اوسکے بهائي (هابيل) کي قرباني کو قبول کي عزت بخشي ليکن اوسکي قرباني کو عزت نه دي ' وه رنجيده هوا ' اور اپنے بهائي کے خون سے اپنا هاتهه رنگين کيا - (توراة - پيدائش ۴ : ۴) -

قران مجيد نے اسي قصه کو ان الفاظ ميں دهرايا هے :

واتل عليهم نبأ ابني آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما و لم يتقبل من الاخر ' قال لاقتلنك' قال انما يتقبل الله من المتقين ' لئن بسطت الي يدك لتقتلني ما انا بباسط يدي اليك لاقتلك ' اني اخاف الله رب العالمين ' اني اريد ان تبوء باثمي و اثمك فتكون من اصحاب النار' وذلك جزاء الظالمين ' فطوعت له نفسه قتل اخيه فاصبح من الخاسرين (۳۰ : ۳۳)

پيغمبر! ان لوگوں کو آدم کے دو بيٹوں کا سچا قصه سنا دے - جب دونوں نے خدا کے حضور اپني اپني قربانياں پيش کيں تو ايک کي قبول هوئي اور دوسرے کي قبول نه هوئي - جس کي قبول نه هوئي اوس نے اپنے بهائي سے کها که ميں تجهکو قتل کروں گا - بهائي نے کها: قرباني خدا نيکوں کي قبول کرتا هے اور تم اگر ميرے قتل کے ليے هاتهه بڑهاتے هو تو بڑهاؤ' ليکن ميں تو نهيں بڑهاتا - ميں اپنے خدا سے ڈرتا هوں - ميں چاهتا هوں که ميرا اور اپنا' دونوں کا گناه تم هي اُٹهاؤ اور دوزخ کے سزاوار بنو که ظالموں کي يهي جزا هے - پهلا بهائي اپنے نفس کا مطيع بنکر اپنے بهائي کا قاتل هوا - اور مبتلاے خسران !

يه پهلي خونريزي تهي جو دنيا ميں هوئي ' اور خون بے گناهي کا پهلا قطره تها جو زمين پر گرا - دنيا ميں جب کبهي اس کي مثال ظاهر هوگي ' تو آدم کا قاتل فرزند هي اوس کا ذمه دار هوگا که اس شرارت کا تخم زمين ميں سب سے پہلے اوسي نے بويا-

حديث صحيح هے :

لا تقتل نفس الا كان لابن ادم الاول كفل منها (بخاري) -

دنيا ميں جب کوئي مظلوم قتل کيا جاتا هے تو آدم کے فرزند اول کو بهي اوس ميں سے حصه ملتا هے -

(نيکي اور بدي کا بيج)

اسي طرح هر نيکي کا مبتدع اور داعي اول' جب تک وه نيکي دنيا ميں باقي هے ' اوسکے ثواب عمل سے بهره ور هوگا ' کيونکه سب سے پہلے اسي نے دنيا کو يه نيکي سکهائي - يهي مطلب هے اس حديث مشهور کا :

من سن سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها (ص ح)

جو کوئي نيک طريقه جاري کرے گا' اسکو بهي اوس نيکي کرنے والے کي طرح هميشه ثواب ملے گا -

پس جو وجود دنيا ميں کوئي بدي لايا ' وه تمام دنيا کا دشمن هے که وه بدي هر ايک کے ساتهه هو سکتي هے - اور جو دنيا کو کوئي نيکي سکهاتا هے ' وه تمام دنيا کا محسن هے ' کيونکه اُس سے دنيا کي هر زندگي متمتع هوگي - اسي ليے خداے پاک نے آدم کے ان دونوں بيٹوں کے قصے کے بعد فرمايا :

من اجل ذلك كتبنا على بني اسرائيل انه من قتل نفسا بغير نفس او فساداً في الارض' فكانما قتل الناس جميعا ' و من احياها فكانما احيا الناس جميعا (۵ - ۳۵)

اسي ليے هم نے بني اسرائيل کو کهديا که جو کسي کو بغير اسکے که اُسنے کسي کو قتل کيا هو يا زمين ميں اُسنے کوئي فتنه برپا کيا هو' قتل کرتا هے وه گويا تمام بني نوع انساني کو قتل کرتا هے' اور جو کسي کو اپني مهرباني سے زنده کرتا هے' وه گويا تمام نوع انسان کو زنده کرتا هے -

(حفظ نفس)

اس معجزانه' پر اثر ' اور مخفي طرز ادا کے علاوه خدا نے کئي بار اعلاناً خون ريزي سے منع فرمايا - سورۂ انعام ميں هے :

ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق ' ذلكم وصكم به لعلكم تعقلون - (۶ - ۱۵۸)

جان جسکا قتل خدا نے حرام کيا' حق کے سوا ' کسي اور سبب سے اوس کو هلاک نه کرو ' خدا تمهارے سمجهنے کے ليے تم کو يه نصيحت کرتا هے -

اور پهر سورۂ بني اسرائيل ميں فرماتا هے :

ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق ' و من قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليه سلطانا ' فلا يسرف في القتل انه كان منصورا - (۱۷ : ۳۵)

”جان جسکا قتل خدا نے حرام کيا ' حق کے سوا کسي اور سبب سے اوس کو هلاک نه کرو - جو مظلوم هوکر مارا جاے اوسکے وارث کو هم نے قصاص اور بدلے کا اختيار ديا هے مگر وه اس انتقام ميں تعدي اور زيادتي کسي طرح نه کرے - اِس طرح يقيناً وه مظفر و منصور هوگا“

ہے بلکہ کسی اور سیارہ سے آئی ہے - (۱)

دوسرے گروہ کا یہ خیال ہے کہ حیات کوئی مستقل بالذات شے نہیں بلکہ یہ وہ عمل کیمیاوی ہے جو زندہ جسم کے عناصر میں ہوتا رہتا ہے -

یعنی جسطرح شیشے کی سختی ' سونے کی لچک ' پانی کا سیلان ' کوئی مستقل بالذات شے نہیں ' بلکہ مادہ کے مختلف طبیعی یا کیمیاوی خواص ہیں - اسیطرح حیات بھی زندہ اجسام کا کیمیاوی خاصہ ہے - اسی لیے اصطلاح میں اس عمل کو " عمل آلی " کہتے ہیں ' اور اس مذہب کو " مذہب آلی -

" مذہب آلی " کے مویدین میں پروفیسر (جاک لوبی) بھی ہیں - یہی وہ شخص ہیں جنھوں نے دریا کے پانی میں بعض مادے ملائے تھے اور اس آمیزش کے بعد بعض بحری حیوانات کے انڈوں میں سے تلقیح کے بغیر اسی قسم کے بچے نکلے تھے -

(حیات منفصل)

کیا کوئی عضو کسی جسم حیوانی سے علحدہ ہونے کے بعد زندہ رہ سکتا ہے ؟ یہ سوال سال گذشتہ سے پہلے مستبعد و نا قابل پرسش تھا ' مگر اب ایک ثابت شدہ مسئلہ ہے - موسیو (کارل) نے عملیات جراحیہ کے اثنا میں اپنے تجربات سے ثابت کر دیا ہے کہ بعض کیمیاوی تدابیر سے عضو مقطوع ۱۶ - سے ۲۰ - دن تک زندہ رہ سکتا ہے -

یہ مسئلہ دلچسپ اور تفصیل طلب ہے مگر افسوس کہ یہ موقع نہیں - اسلیے تفصیل قلم انداز کرتے ہیں - ان شاء اللہ مضمون کے آخر میں اس موضوع پر مفصل لکھینگے -

(علم الجغرافیہ)

سال گذشتہ جغرافی تحقیقات کے لیے مختلف مہمیں روانہ ہوئی تھیں ' انمیں سے جاپانی مہم جو لفٹنٹ (شیراسی) کی سرکردگی میں تھی ' قطب تک پہنچنے سے پہلے نا کام واپس آئی - (امنڈ سن) اور (اسکاٹ) کی مہمیں قطب تک پہنچیں - انکے حالات (الہلال) جلد دوم میں مفصل شائع ہو چکے ہیں - اس لیے قلم انداز کیے جاتے ہیں -

(ستیفن) اور (اندرسن) نے خلیج کاتوبج کے جزائر میں کچھہ ایسے لوگ دریافت کیے ہیں جنکے بال سرخ ' آنکھیں کرنجی ' اور رنگ سفید ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ سویڈن اور ناروے کے رہنے والے ہیں جو بہت عرصہ ہوا ' اسطرف نکل آئے تھے -

(علم الارض)

زلزلوں کے سبب کے متعلق علما میں شروع سے سخت اختلاف چلا آتا ہے - حکماء متقدمین میں سے ارسطو اور فیثاغورس وغیرہ کا یہ خیال ہے کہ اسکا سبب ہوائیں ہیں - طالیس اور سنیکس وغیرہ اسکا سبب پانی کو قرار دیتے ہیں - کلدانی منجم اجرام سماویہ کو اس کا باعث بیان کرتے تھے -

متقدمین کی طرح متاخرین کی آراء بھی اس باب میں متعدد اور سخت متعارض ہیں - ان آراء کے استقصاء کا یہ موقع نہیں - انمیں سے سب سے آخری اور فی الحال معتمد علیہ یہ راے تھی کہ جوف زمین میں اس عہد کی آگ کا ایک حصہ باقی ہے ' جبکہ یہ ایک کرے آتشیں ہو رہا تھا - اس آگ میں جب کسی وجہ سے ہیجان پیدا ہو جاتا ہے تو زمین کانپنے لگتی ہے - یہی لرزہ ہے جسکو ہم زلزلہ کہتے ہیں -

مگر اب یہ ثابت ہوا ہے کہ زلزلے زمین کے بعض طبقات کے دھسنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں -

خیال یہ تھا کہ ان سنگیں طبقات کا دل جو دھستے ہیں ' ۱۲ - میل سے زیادہ نہیں ہوتا - اس کے بعد کے طبقات ضغط و فشار کی وجہ سے پھٹتے نہیں بلکہ سیال مواد کی طرح ہلنے لگتے ہیں -

بعض لوگوں نے یہ تجویز کی تھی کہ ایک کواں کھودا جاے ' اس کوین کی کھدائی اسوقت تک جاری رہے ' جب تک کہ وہ سنگین طبقات سے گذر کے نرم حصے تک نہ پہنچ جاے - مگر اس تجویز پر اسوقت یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ اس نرم حصے تک پہنچنا نا ممکن ہے کیونکہ اس حد تک پہنچنے سے پہلے زمین کا فشار اسقدر بڑھجائیگا کہ بالاخر کنویں کے دونوں پہلو مل جائینگے -

اسوقت یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ کانیں زیادہ عمق میں نہیں ہوتیں - مگر تازہ تجارب نے یہ ثابت کیا ہے کہ کانیں بہت زیادہ عمق میں بھی پائی جاتی ہیں - ۱۷ - سے ۲۰ - میل عمق تک قشر زمین کا (زمین کے چھلکے کا) معمولی فشار خندق کے دونوں پہلوؤں کو نہیں ملاتا ' پس ۲۰ - میل عمیق خندق میں انسان جاسکتا ہے -

ساحل ترندالی کے قریب زمین پھٹی - اسکے بعد نیچے مٹی اور پتھر نکلے اور انہیں پتھروں اور مٹی کے ڈھیر سے ایک جزیرہ بنگیا - اسوقت سطح آب سے اس جزیرہ کی بلندی ۱۴ - قدم (فیٹ) ہے -

(الطب و الجراحہ)

(سرطان) کے اسباب ابھی تک دریافت نہیں ہوے ' اسی سے اسکا کوئی کامیاب علاج بھی ایجاد نہ ہوسکا - لیکن اگر سرطان آغاز ظہور میں تشخیص کرلیا گیا ' اور نکال بھی لیا گیا تو پھر شفا یابی کا پہلو غالب ہو جاتا ہے - شعاعہاے (رنتجن) اور (ریڈیم) صرف اس حصہ کے لیے مفید ہیں ' جو عمل جراحی کے بعد رہجاتا ہے ' مگر ڈاکٹر اکثر اپنا تجربہ اسکے خلاف بیان کرتے ہیں - انکا بیان ہے کہ انہوں نے ریڈیم کے ذریعہ عمل جراحی کے بغیر چار ایسے مریضوں کو اچھا کیا ' جنکے چہرے میں سرطان تھا ' اور چھہ ایسے مریضوں کو بھی جنکے جبڑے میں سرطان تھا - ان کے علاوہ بعض ایسی عورتوں کو بھی اچھا کیا جنکے رحم میں سرطان ہوگیا تھا - ان تمام شفا یاب مریضوں میں سے کسی کو بھی پھر سرطان نہیں ہوا - یہ ان شعاعوں کی ایک عجیب و غریب خاصیت بیان کی جاتی ہے کہ وہ صرف انہیں انسجہ میں اثر کرتی ہیں ' جنمیں مادۂ سرطانی ہوتا ہے -

ان شعاعوں کا قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ہفتہ تک مسلسل استعمال ہوتا رہتا ہے تو ان سرطانی خلایا میں ایک قسم کی تحریف پیدا ہو جاتی ہے - یہی تحریف بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھتی ہے کہ سرطان بالکل جاتا رہتا ہے - (البقیۃ یتلی)

(۱) ہمارے ہاں علمائے متکلمین اسلام کا بھی یہی مذہب ہے اور اس سے حسب اصول مذہب و ادیان ' یہ ثابت ہوتا ہے کہ جسم کے فنا کے بعد بھی نفس زندہ رہتا ہے ' کیونکہ وہ جسم سے علحدہ اپنا مستقل وجود رکھتا ہے - کئی بار ارادہ ہوا کہ ایک مضمون صرف اس موضوع پر لکھا جائے کہ متکلمین اسلام نے فلسفۂ و مباحث علوم میں ضمناً پڑکر جو بعض اصول قایم کیے تھے ' تحقیقات جدیدہ اب انکو تسلیم کرتی جاتی ہے -

ہے - پھر جب وہ تمام مجتمع انساني کا گناہ ہے تو ایک شخص خاص کو کیا حق ہے کہ وہ اوس گناہ کو معاف کرے ' اور اگر کرتا ہے تو وہ خود تمام مجتمع انساني کا گناہ کر رہا ہے -

زید ' خالد کے گھر میں سرقہ کا مرتکب ہوتا ہے ' اب خالد کو کوئي حق نہیں کہ وہ زید کے گناہ کو معاف کرے - اور اگر کرتا ہے تو گویا اوس کو اعادۂ جرائم و معاصي کي تعلیم دیتا ہے -

عمر ' بکر کے قتل کا مرتکب ہوتا ہے ' بکر کا باپ اب حق نہیں رکھتا کہ اوس کے اس جرم کو معاف کرے ' اگر وہ معاف کرتا ہے تو اوس کا عفو جرأت آموز جرائم قتل ہے ' اس لیے اب عمر ' صرف بکر کے موالي و اعزہ هي کا گناهگار نہیں بلکہ خود مجتمع انساني کا ' امن و عدل عالم کا ' اور حکومت کا گنہ گار ہے - اسي نکتہ کي طرف کتاب حکیم نے منافع قصاص پر بحث کرتے ہوے اشارہ کیا ہے :

من قتـل نفساً بغیر نفس او فسادا فی الارض فـكا نما قتـل النـفس جميعا ' و مـن احيـا ها فـكا نمـا احـي النـاس جميعـا (۵ : ۳٦)

جس نے کسي کو بغیر اس کے کہ وہ مرتکب قتل ہوا ہو یا اوس نے زمین میں فساد برپا کیا ہو ' قتل کر دیا ' تو اوس نے گویا تمام دنیا کو قتل کر دیا ' اور جس نے ایک کو زندہ بچایا تو اوس نے گویا تمام دنیا کو زندگي بخشي -

یہ وہ موقع ہے جہاں اسلام نے موسی کي اس شریعت کا حکم دیا ہے کہ " جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ "

قران مجید نے ان دونوں مواقع کي تفریق و تمیز سے تورات و انجیل کی شریعت عفو و انتقام کي جو ناقص تھي ' تـکمیل کي ' اور اس طرح وہ پورا ہوا جو (مسیح) نے کہا تھا کہ " میرے بعد آنے والا میري ادھوري باتوں کو پورا کردیگا "

(اخـلاق اور قانون)

مسـئلۂ عفو و انتقـام کی نسبت ایـک اور نکتہ بھي قابل لحاظ ہے -

دنیا میں دو چیزیں ہیں : اخلاق اور قانون - اخلاق کا تعلق انسان کی ذات سے اور قانون کا تعلق حکومت اور مجتمع انساني سے ہے - عفو و درگذر اور صفح و مغفرة ایک انسان کا بہترین وصف ہے ' لیکن اگر اوس سے تجاوز کرکے وہ حکومت اور جیمعۃ انساني تک پہونچ گیا تو وہ قانون کي سرحد میں آ گیا ' جہاں مغفرت گناہ عظیم ' اور صفح و عفو جریمۂ کبیرہ ہے - یہ جرأت آموز جرائم ہوتا ہے اور برہم زن امن انساني -

اسي لیے اوس ارحم الراحمین نے فرمایا ' جہاں اپنے معجزانہ انداز کلام میں فرمایا کہ :

و لکـم في القصاص حیـوة یا اولي الالباب (۲ - ۱۷۹)

اے دانشمندو ! نوع انساني کي بقا و حفاظت ' قصاص اور بدلے هي میں ہے -

گذشتہ آیت کو پھر پڑھو :

من قتل نفساً بغیـر نفس او فسادا في الارض فکا نمـا قتل النـاس جمیعاً ' و من احیـا ها فکانما احي الناس جمیعا (۵ : ۳۳) .

جس نے کسي کو بغیـر اس کے کہ وہ مرتکب قتل ہوا ہو ' یا اوس نے زمین میں فساد برپا کیا ہو قتل کردیا ' تو اوس نے گویا تمام دنیا کو قتل کیا ' اور جس نے ایک کو زندہ بچایا ' اوس نے گویا تمام دنیا کو زندگي بخشي !

اس موقعہ پر اگر قاریین کرام اوس سلسلۂ مقالات پر بھي ایک نظر ڈال لیں ' جو (الہلال) جلد اول میں " امر بالمعروف " کے عنوان سے شائع ہوا ہے ' تو مطالب زیادہ وضاحت کے ساتھ ذہن نشین ہوں -

(اسلام دونوں کا جامع ہے)

مسیح (ع) کي تعلیم صرف اخلاق ہے اور موسی (ع) کي شریعت صرف قانون ' لیکن وہ ' جس نے کہا کہ " میں خانۂ نبوت کي آخري اینٹ ہوں " (۱) وہ جس طرح ایک معلم اخلاق تھا ' اسي طرح ایک مقنن آئین و قانون بھي تھا - اوس نے کہا :

والذین اذا اصابهم البغي هم ینتصـرون ' و جـزاء سیئة سیئة مثلها ' فمن عفا و اصلح ' فاجره علي الـلـه ' انـه لا یحب الظالمین ' و لمن انتصر بعد ظلمـه ' فاولئك ما علیهـم من سبیل - انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون في الارض بغیر الحق ' اولئك لهم عذاب الیم ' و لمن صبـر و غفر ان ذلك لمن عزم الامور (۴۲ : ۴۰)

خدا کے پاس کي وہ اجرت جو سراسر خیر اور دائمي ہے ' اون لوگوں کے لیے ہے جو اوس سرکشي و بغاوت کا ' جو اون کے ساتھ کي جاے ' انتقام لیتے ہیں کہ بدي کا بدلہ ویسي هي بدي ہے - البتہ جو معاف کردے اور صلح کرلے تو اسکا اجر خدا پر ہے ' وہ ظالموں کو پیار نہیں کرتا - جو اپنی مظلومی کے بعد اپنے ظلم کا انتقام لے تو اوس پر بھي کوئي الزام نہیں - الزام تو اونہیں پر ہے جو خود لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں - یہي لوگ ہیں جن کے لیے درد ناک عذاب ہے - مگر جو صبر کرے اور دوسروں کی خطا بخش دے تو یہ بڑي هي عالی حوصلگی کے کام ہیں "

اسلام اور شرائع سابقہ کا یہ فرق ایک نہایت اہم اور اصولي نکتہ دقیق ہے ' اور افسوس کہ اسکی تشریح ضمناً ممکن نہیں ' اور مصیبت یہ ہے کہ ایک موضوع پر لکھتے ہوے کتنے هي ضمني مطالب کي طرف اشارہ کرنا پڑتا ہے -

(حاصل مبحث)

ان تمـام آیات میں بار بار اعادہ ہوا ہے کہ شریعت حقۂ الهیہ نے خون ریزي کو اکبر الجرائم اور قتل نفس کو معصیۃ کبری قرار دیا ہے - تاہم بقاے حفظ سلم عالم ' و امنیت انساني ' و قیام عدل و نظام کے لیے دو وصف کے لوگوں کا خون بہانا نہ صرف جائز بلکہ ضروري و الزم بھي بتلایا ہے :

(۱) ایک وہ جس نے کسي مظلوم انسان کا ناحق خون دیا . اوس سے قصاص لیا جائے گا کہ اسکے عمل بد سے دنیا محفوظ رہے اور اسکا اقدام خونیں متعدي نہو -

(۲) دوسرا وہ ' جو زمین کے امن و سلامتي کو بر باد ' اور قوموں کے سکون و راحت کو غارت کرتا ہے ' جو انسانوں کے خون کي عزت نہیں کرتا ' جس کا وجود دنیا کے لیے باعث مصائب و حوادث اور موجب برهمي صلـح و سـلم ہے ' اور جو انسانوں کے قدرتي حقوق اور خدا کی بخشے ہوئی ازادي و خود مختاري کو غارت کرنا چاہتا ہے - وہ بھي قتل کیا جاے کہ في الحقیقت اسکي موت دنیا کي زندگي ہے :

(۱) آنحضرت (ع) نے ایک تمثیل میں اپنے آپ کو (کہ تکمیل دین کے لیے تشریف لاے تھے) مکان کي آخري اینٹ سے تشبیہ دي ہے جسکے بعد مکان کی عمارت کامل ہو جاتي ہے -

یہ حکم امن عالم اور حفظ انسانیت سے متعلق ہے، اسی لیے جب کسی دور و عصر میں امن عالم کا محافظ ربانی اور حفظ انسانیت کا واعظ روحانی دنیا میں آیا، تو اوس نے اس حکم کا اعادہ کیا -

تم نے اوس فرمان کو سنا ہے، جو امن عالم کے ایک "محافظ اکبر" نے مقدس جماعات انسانی کے روبرو اور "بیت خلیل" کے سامنے دنیا کو سنایا تھا؟

الا ان دماءکم و اموالکم محرمة علیکم کحرمة یومکم ہذا، فی بلدکم ہذا، فی شہرکم ہذا!	آگاہ ہو کہ تمہارا خون، تمہارا مال، ایک دوسرے کیلیے محترم ہے، جسطرح آج روز حج اس شہر مکہ میں، اس ماہ ذیحجہ میں محترم ہے -

اسی طرح وہ جو "کوہ طور" سے آیا، اور اسکے بعد بھی جو "کوہ زیتون" پر نمودار ہوا، یہی کہا تھا کہ "تو خون مت کر"

(حفظ نفس کیلیے قتل نفس)

لیکن جس طرح قیام امن و احترام روح انسانیت کے لیے سفک دم و قتل نفس ممنوع ہے، اسی طرح کبھی کبھی انہیں عزیز ترین متاع عالم کی حفاظت و عزت کے لیے سفک دم و قتل نفس ضروری بھی ہو جاتا ہے- ایک جماعت انسانی کا مجرم، ایک نفس زکیہ کا قاتل، ایک حکومت صالحہ کا باغی، اور ایک برہم زن امن عالم کا قتل، عین عدل و نفس انصاف ہے، تاکہ دنیا کی صلح و سلامتی واپس آئے، اور انسانیت و روح کی عزت و احترام باقی رہے -

(عفو و انتقام)

اسلام سے پہلے دنیا نے صرف دو اصولوں پر کام کیا ہے - عفو اور انتقام - ہم نے موسی (ع) کی شریعت میں "جان کے بدلے جان، آنکھہ کے بدلے آنکھہ اور دانت کے بدلے دانت" پڑھا ہے، لیکن یہ نہیں پڑھا کہ "اے اسرائیل! برے بندوں کو معاف کردے"

ہم نے مسیح (ع) کو سنا کہ اوسنے (گلیل) کی سر زمین میں ایک پہاڑ کے نیچے کہا:

"تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا، آنکھہ کے بدلے آنکھہ اور دانت کے بدلے دانت، پر میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا، بلکہ جو تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے، تو دوسرا گال بھی اوس کی طرف پھیر دے، جو تیرا کرتہ لے، اوس کو چوغہ بھی لے لینے دے، جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے، اوسکے ساتھہ دو کوس چلا جا" (۱)

ہم نے یہ سنا، لیکن یہ تو نہیں سنا کہ اوسنے کہا ہو: "شریروں اور بدکاروں کو اون کے اعمال کی سزا دو کہ آسمان کی بادشاہت کی طرح زمین کی بادشاہت میں بھی امن و سلامتی ہو"

لیکن ہم نے مسیح کے بعد (بطحاء) کی سر زمین میں، جبل حراء کے دامن میں، ایک اور بولنے والے کا کلام سنا، جس نے گلیل کے منادی کی طرح پہلے کہا:

ادفع بالتی ہی احسن السیئة - (۲۳ - ۹۷)	برائی کا معارضہ ہمیشہ نیکی سے دو -
و یدرؤن بالحسنة السیئة اولئک لہم عقبی الدار - (۱۳ - ۲۲)	آنے والے گھر کا انجام اون کے لیے ہے جو برائی کو نیکی سے دفع کرتے ہیں -

(۱) توراۃ - سفر خروج - ۲۵ : ۲ اور متی ۵ - ۳۸ - (منہ)

لیکن ساتھہ ہی اوس نے سلطان عدل کے جلال، امنیت عالم کے احترام، نظام مدنیة کے قوام، اور قانون و عدالت کی ہیبت کے ساتھہ کہا، جیسا کہ موسی (ع) نے بادل کی گرج، بجلی کی چمک، اور قرنا کی آواز میں سنا تھا:

فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا الله و اعلموا ان الله یحب المتقین - (۲ : ۱۹۴) -	"جو تم پر تعدی کرے تم بھی اوسی طرح اور اوسی قدر اوس پر تعدی کرو، خدا سے ڈرو اور یقین کرو کہ خدا اپنے سے ڈرنے والوں کو پیار کرتا ہے"

پھر اوس نے موسی (ع) کے قانون کا اعادہ کیا:

وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس و العین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن و الجروح قصاص - (۵ : ۴۸)	"ہم نے توراۃ میں لکھدیا ہے کہ جان کے بدلے جان، آنکھہ کے بدلے آنکھہ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور زخم کے بدلے زخم ہے"

وہ ادھوری باتوں کو جیسا کہ (مسیح) نے کہا تھا، پورا کرنے کے لیے آیا تھا - وہ آیا اور اون کو پورا کیا - اوس نے کہا کہ "تم دشمنوں سے در گذر کرو، اور برائی کو نیکی کے ذریعہ دور کرو" اوس نے صرف یہی نہیں کہا کہ دشمنوں کے شدائد جبر کے ساتھہ تحمل کرو بلکہ یہ بھی کہا کہ تحمل کرو اور احسان کرو، برائی کو انگیز کرو اور اوسکی جزا نیکی کے ساتھہ دو کہ یہ حصول امن کا ذریعہ اور کسب صلح و سلام کی تدبیر ہے:

ولا تستوی الحسنة ولا السیئة، ادفع بالتی ہی احسن السیئة، فاذا الذی بینک و بینه عداوة کانه ولی حمیم، وما یلقاہا الا الذین صبروا، وما یلقاہا الا ذو حظ عظیم (۴۱ - ۳۳)	"نیکی اور بدی برابر نہیں - نیکی سے بدی کو دور کرو کہ اس سلوک سے وہ، جس کو تم سے عداوت ہے، تمہارا دوست ہو جائے گا - یہ وہ طریقۂ اخلاق ہے جس پر صرف صابر اور خوش قسمت انسان ہی عمل کرتے ہیں"

(قانون حفظ و قتل)

لیکن یہ عفو و حلم یہ صفح و در گذر، یہ تحمل و انگیز، کب تک؟ اوس وقت تک، جب تک کہ اوس شر اور بدی کا اثر شخص واحد تک محدود، اور صرف ایک ذات خاص ہی کے منافع خصوصیہ میں محصور ہو کہ یہ جرم ایک شخص واحد اور ذات خاص کا ہے جس کے معاملات و حوادث خصوصیہ کو ہئیة اجتماعیہ اور سوسائٹی سے تعلق نہیں -

وہ پانی کا ایک بلبلہ ہے جو ایک ٹھوکر سے پیدا ہوا اور مٹ گیا - اس جرم کو معاف کرو کہ اشخاص کی ذاتی محبت و مودت اور شخصی لطف و رحم کو ترقی ہو اور دنیا امن و صلح سے بھر جائے - یہی وہ موقع ہے جہاں (مسیح) کے حکم پر عمل کرنا عین اسلام کی تعلیم ہے -

لیکن دنیا میں ایسی بھی بدیاں ہیں جو گو ایک شخص خاص کے ساتھہ ظاہر ہوتی ہیں، لیکن وہ سمندر کی لہریں ہیں، جو ہوا کے جھونکوں سے پیدا ہوتی ہیں اور دور تک پانی کی سطح کو متزلزل کردیتی ہیں - وہ گو ایک ذات واحد کا گناہ ہے لیکن اپنی وسعت اثر و قوة نفوذ کے لحاظ سے تمام مجتمع انسانی کا گناہ

دولۃ عثمانیہ کا مستقبل

لوگ کہتے هیں که ترک حکمرانی کے اهل نہیں اسلیے نه انہوں نے ایشیا ' افریقه ' یورپ ' غرض که دنیا کے بیشتر حصه پر حکومت کی مگر افریقه بالکل کهو بیٹهے ' یورپ کی صرف ایک چت پر قابض رهسکے ' وه بهی دول یورپ کی منازعۃ داخلیه اور مطامع شخصیه کے سبب سے - ایشیا میں انکی مقبوضات کی تعداد کچهه نه کچهه موجود هے مگر اسکا بهی حشر معلوم -

لیکن کاش یه معترضین اپنے آپ کو تعصب کے هاتهه میں نه دیدیتے اور انصاف کو ذرا بهی کام فرماتے !

ترکوں کو حکومت کرتے هوے آج سو دو سو نہیں بلکه چهه سو سال هوگئے - یه طول عمر اور امتداد بقاء اس شدید اختلاف و تنوع کے باوجود همارے سامنے هے ' جو انکی رعایا کی زبان ' قومیت ' مذهب ' اور رسوم و عادات میں ابتدا سے پایا جاتا هے -

پهر کیا کوئی سلطنت جو اتنی مختلف اقوام پر حکمراں هو ' اسقدر طویل عرصه تک زنده رهی هے ؟

کیا صرف یه طول عمر هی ترکوں کی اهلیت حکمرانی کے لیے ایک دلیل قاطع نہیں ؟

" دولت عثمانیه بر سر سقوط هے "

یه ایک ایسا فقره هے جو آج سے نہیں بلکه صدیوں سے کہا جا رها هے - یاد هوگا که آج سے چار سو برس پہلے ایک انگریزی سفیر نے انگلستان کو دولت عثمانیه کے متعلق یہی خبر دی تهی - اسکے بعد سے اس فال بد کا اعاده برابر هوتا رها ' مگر پهر کیا هوا ؟ ان گونه گوں صدمات حوادث و لطمات مصائب و نوائب کے باوجود ' جنکا اس سفیر کو وهم بهی نه هوگا ' دولت عثمانیه آج تک قائم هے ' اور جس هلال کے محاق میں آنے کا مژدۂ جانفزا ' صدیوں سے نصرانی دنیا کو سنایا جا رها هے ' وه بفضله و منته آج تک باسفورس پر نور افشاں و درخشنده هے : یریدون لیطفؤا نور الله با فواههم و الله متم نوره و لو کره الکافرون -

لیکن هم اپنے نفس کو فریب دینگے اگر اس ضعف و اختلال سے بهی اپنی آنکهیں بند کر لینگے ' جو اسوقت دولت علیه میں موجود هے -

اس ضعف و اختلال کا آغاز سلطان محمود کے عهد سے شروع هوتا هے - سلطان محمود وه شخص هے ' جس نے سلطنت عثمانیه میں اصلاح کا سنگ بنیاد رکها - اس نے چاها تها که ترکوں میں تمدن و علوم جدیده ضروری ترمیم کے بعد رائج کرے -

جبکه وه اصلاح داخلی میں مصروف تها ' تو یونان نے علم استقلال بلند کیا - روس نے دریاے ڈینوب کی طرف پیشقدمی کی - محمد علی مصر پر قابض هوگیا - فرانسیسی جزائر میں آتر آئے -

یه اختلال عبد المجید کے عهد میں اور بڑهگیا - یونان نے تهسلی لے لیا ' اور روس نے مشرقی آنا طولیا ' باطوم ' اور قارص - فرانس نے تیونس کے الحاق کا اعلان کردیا - یونان کی طرح رومانیه ' سرویا ' بلغاریا ' اور جبل اسود نے بهی علم استقلال بلند کیا - آسٹریا ' بوسنیا ' اور هرزی گونیا میں آتر آیا ' اور انگلستان مصر و قبرص میں -

ایطالیه کا غصب طرابلس اور ریاستهاے بلقان کا غصب ولایات روملی اسی داستان کا تتمه تها -

یه ایک حیرت انگیز بو العجبی هے که انقسام دولت عثمانیه کا آغاز اسوقت هوا ' جبکه اسکا دانشمند و بیدار مغز تاجدار اصلاح داخلی کی داغ بیل ڈال رها تها ' اور اسکا انجام بهی اسوقت هوا جبکه قوم عثمانیه شخصی حکومت کے پنجے سے نکل چکی تهی اور حریت کے هاتهه میں دستور کا علم لہرا رها تها !!

اس انقسام کی رفتار جسقدر تیز تهی ' اسکی نظیر تاریخ میں بمشکل ملسکتی هے ' اور سچ یه هے کہ اس " سخت جان مریض " (حیاه الله الی یوم القیامه) کی جگه اگر کوئی دوسری سلطنت هوتی تو کب کی ختم هوگئی هوتی -

اسقدر قطع و برید کے بعد بهی دولت عثمانیه کے بعض مقبوضات کچهه کم وسیع نہیں - رقبه میں اسکے ایشیائی مقبوضات انگریزی ممالک سے پنجگونه زیاده هیں - صرف جزیرہ نماے عرب هندوستان سے ' که مقبوضات برطانیه کا درۃ التاج هے ' کم نہیں -

ترکوں نے جتنی توجه که اپنی یوروپین مقبوضات پر کی ' اگر اسکا ایک عشر بهی وه ایشیائی مقبوضات پر کرتے ' تو بلا مبالغه آج دنیا کی قوی اور دولتمند سلطنتوں کی صف میں کسی بلند و ممتاز نشست پر نظر آتے -

ترکوں نے اس تغافل و اهمال کا خمیازه همیشه کی طرح اس جنگ میں بهی کهینچا - خزانه خالی ' تنخواهیں واجب الاداء ' قرض کے شرائط خطرناک ' بالاخر دار السلطنت کی زمین فروخت کرنی پڑی - کیا یه حوصله شکن و زهره گداز مصائب نازل هوتے اگر ایشیائی مقبوضات کے ان " کنوز مخفیه " سے فائده آٹهایا گیا هوتا جو عرصه سے مقبوض هیں مگر اب تک بیکار پڑے هیں ؟ مرض مزمن اور اسکے ساتهه مہلک بهی هے مگر هنوز لا علاج نہیں - علاج ایک اور صرف ایک هی هے ' یعنی اقتصادی حالت کی اصلاح ' اور ایشیائی مقبوضات سے استفادۂ صحیح -

اگر ریوٹر اور جرائد عربیه کی اطلاعات صحیح هیں تو بعد از خرابی بسیار اب ترک اسطرف متوجه هو چلے هیں : فرزقهم الله الثبات و السداد ' لئلا یکون کالمستجیر من الرمضاء بالنار !

بیشک ترکوں کے لیے تریاق امراض ایشیائی مقبوضات میں هے ' مگر اس تریاق تک راسته مجموعه نشیب و فراز ' وکج و پیچ و خار و سنگ سے معمور هے اور اصلی کام راستے کا طے کرنا هے -

اگر کسی ملک میں ایک هی قوم آباد هو اور نو حکمراں جماعت سے اسکی قومیت مختلف نه هو ' یا اگر مختلف هو تو حکمراں جماعت اپنی گذشته بد اعمالیوں کیوجه سے اسکی نظروں میں مبغوض و ممقوت نه هو ' تو اسکا انتظام آسان هے ' لیکن اگر حاکم محکوم سے جنسیت میں مختلف هے اور با این همه اسکی نظروں میں مبغوض ' تو پهر انتظام کی راه میں مشکلات کی ایک دیوار حائل هوجاتی هے -

ولكم في القصاص حيوة يـا اولـي الالبـاب (۲ : ۱۷۹) دانشمندو ! قصاص و انتقام کے خون هي میں تمهـاري زنـدگي کا سرچشمہ ہے -

اور اسلام کا یہ قانون کس کو معلوم نہیں ؟

وجـزاء سيئـة سيئـة مثلها (۴۲ : ۴۰) اور بدي کا بدله ویسي هي بدي هے جیـسي که کي گئي -

یہي اصل الاصول دنیا کے مادي قوانین اور عدالت کو بھي قرار دینا پڑا ہے ' اور سیاسة اخلاقي بھي اپني تعلیم رحم و درگذر کو یہاں پہنچکر یک سر بھلا دیتي ہے - وهي عدالت جو خوں ریزي کو جرم بتلاتي هے ' جب خونریزي کي جاے ' تو اسکا انصاف خونریزي هي سے کرتي هے ' اور جس نے تلوار سے خون بہایا هے ' اسکو عدالت کے جلاد کے آگے سر جھکانا پڑتا هے ' یا سولي کے تختے پر کھڑا کیا جاتا هے !!

اخـلاق سے بھي اگر فتوی طلب کیـا جاے تو وہ عدالت کا ساتھہ دیگا -

کیونکہ اس بارے میں اصل الاصول یہ هے که " انساني زندگي اور اسکے فطري حقـوق کي حفاظت کي جاے " رحم بھي اسي لیے هے تا که کسي پر سختي کرکے اسکي حیات و حقوق طبیعیه کو گزند نه پہنچایا جـاے - درگـذر اور عفو بھي اسي لیے هے تا که انساني زندگي کا احترام ' اور انساني حقوق حیـات کا اعتراف کیا جاے - لیکن اگر اس عفو و درگذر ' اس تعلیم حفظ نفس ' اور عدم قتل و خوں ریزي سے خود وهي اصل الاصول خطرے میں پڑ جاے ' جس کي بنا پر یہ تمام اصول قائم کیے گئے تھے ' تو پھر اسکے سوا چارہ نہیں که جس طرح انساني زنـدگي و حقوق کي حفـاظت کیلیے منع قتـل کي تعلیـم دي جاتي تھي ' ٹھیک ٹھیک اسي طرح انساني زندگي اور حقـوق کي حفـاظت هي کیلیے قتـل و خوں ریزي کي بھي اجازت دي جاے -

اخلاق کا واعظ کہتا هے که " قتل مت کرو " اور عدالت فیصله کرتي هے که " قاتل کو پھانسي پر چڑھاؤ " دونوں کا مقصد ایک هي هے ' اور ٹھیک ٹھیک ایک هي درجے میں دونوں انساني زندگي اور حقوق طبیعي کے محافظ هیں - پہلا خون کے روکنے کیلیے ایسا کہتا هے تو دوسرے کا بھي فیصله خون هي کي حفاظت کیلیے هے -

البته اس عالم کي هر راہ پل صراط هے - اور صراط مستقیم عدل و اعتدال کا نام هے ' پس اگر اخلاق کے وعظ نے تفریط کی ' اور قانون وسیاست نے افراط ' تو دونوں کی تعلیم نظام امن و عدل کو درهم برهم کردیگی -

(کوہ سینا) کے اعتکاف نشیں نے مقدس تختیوں پر جو کچھہ لکھا ' اور (گلیل) کي گلیوں میں جس اخلاق کي منادي کي گئي ' وہ دونوں نظام و قوام کے دو علحدہ عنصر ضرور تھے ' پر الگ الگ دنیا کیلیے بیکار تھے - ایک یکسر قانون تھا ' جو بقول یہودي انشاپرداز (پولوس) کے " صرف سزا هي دیسکتا تھا پر بچا نہیں سکتا تھا " (۱) دوسرا اخلاق محض تھا ' جو حسن و جمال میں تو دلفریب تھا پر عمل و نظام کیلیے بالکل بیکار تھا - یہ دونوں عنصر الگ الگ دنیا کے دکھہ کیلیے نه صرف بیکار هي تھے ' بلکه اسکي بیماري کو آور زیاده کرنے والے تھے -

لیکن جب وہ دنیا سے گیا " جسکا جانا هي بہتر تھا تا که آنے والے کو جلد بھیجنے کیلیے اپنے آسماني باپ سے سفارش کرے " (۲) اور خداوند نے (طور) اور (زیتون) کے پہاڑوں کي جگه (فاران) کي چوٹیوں سے اپني ندا بلند کي ' تو وہ آگیا ' جو موسی کے قانون اور مسیح کے وعظ کو " پورا کرنے والا تھا " اس نے ناقص کو کامل ' اور ادھورے کو پورا کیا ' اور ان دونوں عنصروں کو ' جو الگ الگ تھے ' تسویۃ و اعتدال کے ساتھہ اسطرح ترکیب دیا که قانون کا عدل اور اخلاق کا رحم ' دونوں باهم مل گئے ' اور امنیت و نظام انساني کا ایک مرکب صحیح و صالح پیدا هوگیا -

اس مرکب میں " جزاء سيئة سيئة مثلها " اور " ولمن صبر وغفر ' ان ذلك لمن عزم الا مور " دونوں عنصر موجود هیں -

یہي شریعة حقۂ الہیه هے ' یہي ناموس طبیعي و سنة رباني هے ' یہي فطرة الله ' التي فطر الناس عليها هے ' اور اگر ایک لمحه ' ایک دقیـقة کیلیے بھي اسکي حکومت دنیا سے اٹھہ جاے اور صرف (توزات) کي قساوت یا صرف (انجیل) کي محبت دنیا پر مسلط هو جاے ' تو دونوں حالتوں میں دنیا امن و مدنیۃ کی جگه ' قتل و خونریزي ' نہب و سلب ' وحشت و سبعیت ' اور جرائم و معاصي ' کا ایک شیطان کده بن جاے !!

(آخري نتیجه)

آخري نتیجه جو ان مواد و ترتیبات کے بعد سامنے آتا هے ' یه هے که شریعة الہیه نفس انساني کي محافظ هے ' اور اسي لیے وہ دو صورتوں میں (حسب تصریح بالا) قتل نفس کو فرض و الـزم قـرار دیتي هے - ان صورتوں میں انسانوں کا قاتل ' مجرم و عاصي نہیں هوتا ' بلکه ایک نہایت مقدس فـرض انسانیت و عد الله حقه انجام دینے والا هوتا هے ' وہ ویسا هي محب انسانیت اور نـوع خواہ و امن پرست هے ' جیسا که خود قانون اور عدالت کي قوت - اسکا اخلاقي عمل نہایت اقدس و محترم هے ' کیـونکه وہ اس قتـل نفس کے ذریعه تمام جمعیة انساني اور عدل و نظام امنیت کي خدمت انجام دیتا هے -

دنیا کا قانون اور اخلاق ' دونوں شریعة الہیه کے اس اصول و حکم کے قولاً و عملاً دونوں طـرح پیرو هیں ' گـو بعض اوقات اپنے قـول و عمل کو بھول جائیں -

(عود الی المقصود)

پس اسي لیے تھا که حضرة (موسی) علیه السلام نے مصر کے بازار میں ایک قبطی پر هاتھه اٹھایا ' اور وہ مرگیا - اسکا قصه " قصص بني اسرائیل " کے سلسلے میں قران کریم نے بیان کیا هے ' اور یـه آج کي تمہید طویل اسلیے تھي تا که کل اس واقعه پر ایک غائر نظر ڈال سکیں ' اور پہلے ایک اصول قانون و فیصلۂ اخلاق و شریعت ذهن نشین هوجاے -

ایجوکیشنل کانفرنس آگرہ

چونـکه سالانه جلسه آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانـفرنـس کا امسال آگرہ میں بتاریخ ۲۶ و ۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ عیسوي منعقد هوگا لہذا التماس هے که جو اصحاب تشریف لائیں وہ اپنے وقـت اور تاریخ آمد سے فوراً مطلع فرماویں تاکه انتظام میں دقـت نهو ساتھه هي اوسکے یه بهی رقم فرماویں که کھانا پینا رهنا یوروپین طریقه سے پسند فرماوینگے یا انڈین -

انڈین طریقه کا یومیه	۱ - روپیه ۸ - آنه
یوروپین طریقه کا یومیه	۳ - روپیه

نرخ مقرر هے - یه بھي تحریر فرماویں که همراہ کسقدر آدمي هونگے یا جناب تنها هونگے - اور کس اسٹیشن پر آگرہ میں وارد هونگے -

خواجه غیاص حسن آنریري جائنٹ سکریٹري ریسپشن کمیٹي
آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرانس گلاب خانه آگرہ -

بریدِ فرنگ

شورش و اضطراب ہند

مرض کی تشخیص

مسٹر ایچ فیلڈنگ ہال (Mr. H. Filding Hall) ایک مشہور اہل قلم ہیں اور آجکل برطانی مستعمرات (برٹش کالونیز) کے متعلق اکثر مشہور رسائل و جرائد میں خامہ فرسائی کرتے رہتے ہیں - پچھلی ولایت کی ڈاک میں انکے متعدد مضامین ہندوستان کے موجودہ اضطراب کے متعلق آئے ہیں جنکا اقتباس دلچسپ اور مفید ہوگا -

انہوں نے رسالہ " انیسوی صدی " میں ایک مضمون بعنوان بالا سے شائع کیا ہے - مضمون میں تحریر کرتے ہیں کہ " سب سے زیادہ اہم اور پیچیدہ سوال جو انگریزوں کے زیر مطالعہ ہے ' وہ ہندوستان کا سوال ہے "

" جو بے چینی ہندوستان میں اسوقت ہو رہی ہے ' نہ وہ کم ہوتی ہے اور نہ کم ہونے والی ہے -

یہ بے چینی کچھہ مخصوص مقامات یا مخصوص اقوام ہی میں نہیں ہے ' بلکہ عام طور سے ہر حصۂ ملک اور ہر قوم میں پائی جاتی ہے - اگرچہ اسکی موجونمیں بلندی اور پستی بھی ہے مگر یہ موجیں گھٹنے والی نہیں ہیں - اُن میں مد نہیں ہے ' ہمیشہ جزر ہی چلا جاتا ہے !

ہندوستان کے جذبات اب ہم سے متفق نہیں ہیں - اصلی جذبات کو ہم کھوچکے ہیں - ہندوستان اب ہماری حکومت برداشت نہیں کر سکتا - یہ حکومت اسکو اب تلخ معلوم ہونے لگی ہے اور وہ اس کے خلاف صداے احتجاج بلند کرنے لگا ہے - وہ اپنے وقت کا منتظر ہے - جسوقت اُسکو موقع ملا وہ ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو جائیگا اور ہمارا ساتھہ چھوڑ دیگا - خواہ ہمکو یہ گوارا ہو یا نہو -

مگر یہ بات ہم دونوں ہی کی تباہی کا باعث ہوگی - جو لوگ کہ واقعات کو دیکھتے رہتے ہیں' وہ اس نتیجہ میں شک و شبہ نہیں کر سکتے - ہمکو لازم ہے کہ وقت سے پہلے ہم اپنا انتظام کرلیں اور سیلاب کے آنے سے پہلے پل باندہ لیں -

دیکھنا یہ ہے نہ وہ کیا بات ہے جسکی وجہ سے ہندوستان ہم سے اسقدر متنفر ہوگیا ہے ؟ پہلے تو ایسا نہ تھا - ہم نے ہندوستان فتح نہیں کیا . . . وہ خود اپنی مرضی سے ہماری حکومت کے زیرسایہ خود بخود آگیا - انگریزی فوج نے ہندوستان کو فتح نہیں کیا - نہ انگریزی فوج نے غدر کے زمانہ میں کچھہ مدد کی - وہ بیشک ضروری اور بمنزل بیخ و بن کے تھی ' مگر تنہا کچھہ بھی نہیں کر سکتی تھی - اُسکی تعداد بہت کم تھی - آب و ہوا اور موسم کی وجہ سے انگریز چل پھر تک نہیں سکتے تھے - وہ فتوحات کیا کرتے ؟ انگریزی فوج ہندوستان میں صرف چل سکتی ہے مگر کسی قسم کی فتوحات ہرگز نہیں کر سکتی "

(اصلی مرض)

اس عنوان کے تحت میں مسٹر فلیڈنگ ہال نے اٹلانٹک منتھلی میں ایک دوسرا مضمون شائع کیا ہے اور اس بات کی کوشش کی ہے کہ ہندوستان کی بے چینی اور انگریزونکی تالیف قلوب کی نا کامیابی کی تشریح کریں -

مسٹر فلیڈنگ کو یقین ہے کہ سول سروس کے ملازمین ہندوستان بہت زیادہ دیر میں بھیجے جاتے ہیں اور اس سے قبل اُنکی رائیں نہایت درجہ متعصبانہ قائم ہوچکی ہوتی ہیں جو

انجمن ہلال احمر رنگون
اور اسکے والنٹیرز

اور کچھہ نہ پوچھیے اس صورت کو ' جبکہ اختلاف جنسیت ' اور مبغوضیت کے ساتھہ خود رعایا بھی مختلف اقوام کا مجموعہ ہو - حسن تدبیر و سیاست کی اصلی امتحانگاہ یہی ہے' کیوں کہ یہی وہ راہ ہے جسمیں قدم قدم پر لغزشیں استقبال کرتی ہیں اور ایک ایک لغزش پا اپنے اندر مساعی کے لیے صدہا تباہیاں اور بر بادیاں رکھتی ہے - ایشیا کی عثمانی مقبوضات مختلف اقوام و ملل سے آباد ہیں ' انا طولیـا میں تین قومیـں یعنی مسلمان ' عیسائی ' اور یہودی آباد ہیں -

مسلمانوں کی تعداد ۴۰ - لاکھہ اور عسائیوں کی تعداد ۵۰ - لاکھہ' اور یہودیوں کی تعداد ۵ لاکھہ ہے - ارمینا اور کر دستان میں مسلمانوں کی تعداد ۱۶ لاکھہ' عیسائیوں کی تعداد ۹ - لاکھہ ہے - شام و عراق میں مسلمانوں کی تعداد ۳۵ - لاکھہ ' اور عسائیوں اور یہودیوں کی تعداد ۱۲ - لاکھہ ہے - عرب کا ۀ حصہ جو عملاً دولت عثمانیہ کے زیر حکومت ہے' صرف مسلمانوں ہی سے آباد ہے جنکی تعداد ۱۱ - لاکھہ ہے -

ان صوبوں میں عرب ' ارمن' چرکس ' کرد ' ترکمان' یونانی' اور یہود ؛ اس طـرح مختلط و ممزوج ہیں ' جسطـرح کہ جزیر نمـاے بلقان میں بلقانی اقوام ہیں - لیکن ان دونوں صورتوں میں فـرق یـہ ہے کہ بلقانی اقـوام میں سے ہر قوم کوئی نہ کوئی ایسا مـرکز ضرور رکھتی ہے ' جسکی طرف وہ کھنچتی ہے - مثلاً بلغاری بلغاریا کی طرف کھنچتا ہے - سروی سرویا کی طرف ' وہلم جراً - مگر ان ایشیائی اقوام میں عرب کے علاوہ کوئی قوم بھی اپنے لیے کوئی ایسا مرکزکشش نہیں رکھتی جسکی وجہ سے اسمیں تـرکوں سے نفرت اور قومی غرور جاگـزیں ہوسکے ' اور یہی دو چیزیں حـریت طلبی و استقلال خواہی کا مبدء ہوتی ہیں -

ارمنی مدعی ہیں کہ انـکا وطن اصلی " ارمنیا " محفوظ ہے مگر واقعہ یہ نہیں ' بلکہ اسوقت تو انـکی حالت یہود کی سی ہے - جسطـرح یہودیوں کے وطـن اصلی کو تجزیہ و تقسیم نے مٹـا دیا ' اسیطـرح آرمیـنیوں کے وطن اصلی " آرمیـنیا " کو بھی فاتحوں کے تخت و تاراج نے فنا کر دیا ' اور اسکے قدیم حدود روس ' ترکی ' اور ایران میں تقسیم ہوگئے' بلکہ برانا طولیا میں تو لوگ لفظ ارمن ہی بھولگئے ہیں ' اور ارمن کے بدلے اپنے آپ کو ھایـک اور اپنے ملک کو ھایکستان کہنے لگے ہیں -

آرمینیا کی طـرح اب کـردستان بھی غیـر معدود شہـروں کے مجموعہ کا نام ہے اور اس لیے وہ بھی اپنے باشندوں میں کوئی صحیح قومی یا وطنی غرور پیدا نہیں کرسکتا -

باقی تمام ولایات عثمانیہ بحر روم سے لیکے خلیج فارس تک غرباً و شرقاً ' اور بحر اسود سے لیکے بحر احمر تک شمالاً و جنوباً ' پھیلے ہوے ہیں - یہ ولایات مشتمل ہیں اناطولیا پر' جو کثیر السکان اور* سیر حاصل ملک ہے - عراق پر' جسکی زمین دجلہ اور فرات کیوجہ سے سرسبزی میں مشہور و معروف ہے - شام پر' جو ابناء بنی اسرائیل کا مہبط ہے ' اور جو ساحل بحر روم پر کوہ طور سے جزیرہ نمـاے سینا تک ہے - اور حجاز و یمن پر' جو عرب کے دو بہت بڑے ٹکڑے ہیں -

ان ولایات میں سے اناطولیا ترکوں کا وطن ہے گو اصلی نہیں بلکہ ثانی - یہاں ترکوں نے اپنی قومیت کو اسطرح محفوظ رکھا ہے کہ انمیں اور دیگر اقـوام کرد ' ارمن ' چـرکس ' وغیرہ میں تمیز بالکل آسان ہے -

یہاں انکا مشغلہ زراعت ہے مگر زراعت سے انـکے جنـگی اوصاف میں شمہ برابر بھی فـرق نہیں آیا - وہ آج بھی میدان جنگ میں اپنی بے ہراسی ' جانبازی ' اور پا مردی کے محیر العقول جوہر اسیطرح دکھاتے ہیں ' جسطرح کہ اسوقت دکھـاتے تھے جبکہ اقبال مندی انکو صحراء تاتار سے لیکے نـکلی تھی - سلاطین عثمانیہ کی طرف سے جب کبھی انکو جنـگ کی دعوت دیگئی ہے تو وہ فوج در فوج میدان جنـگ پہنچے ہیں' اور آج بھی عثمانی قوت کا اصلی سر چشمہ یہی اناطولیا ہے -

جنگی اوصاف کے علاوہ انکے دیگر فضائل اخلاق و خصائص' قومی راستبازی ' پیماں نگہداری ' پاکدامنی وغیرہ بھی محفوظ ہیں - اور جو مسافر انکی طرف سے گزرا ہے ' انکی مدارات و ضیافت کی تعریف میں ہمیشہ رطب اللسان آیا ہے -

ان ترکوں کا حلیہ عموماً یہ ہوتا ہے : قد بلند ' جسم بھرے ہوے ' سر بڑے ' چہرے گول ' استخوان و عضلات قوی و استوار - انکے چہروں پر ایک گونہ خمول و ضعف بھی نظر آتا ہے' مگر یہ در حقیقت ضعف نہیں بلکہ انکسار آمیز وقار ہے جو انکا قومی خاصہ ہے -

ترک سبک روح نہیں کہ شادمانی اسکو سرمست یا غم پریشان خاطر کرسکے ' بلکہ وہ ایک کوہ وقار و حلم ہے ' جو نہ مسرت سے از خود رفتہ ہوتا ہے اور نہ مصائب و محن کے آگے عاجز و درماندہ - وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ وہ کسی کو اپنے آپ سے برتر نہیں سمجھتا -

ریلوے لائن نے انکے ملـک میں عجیب و غریب کرشمہ سازیاں کی ہیں اور خصوصاً وہاں کی آمدنی تو بہت ہی بڑھگئی ہے -

انا طولیـا کی طرح عـراق کسی خاص قـوم کا وطن نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ خدا کی زمین ہے جسمیں اسکی ہر قسم کی مخلوق آ رہتی ہے - اسکے شہروں میں عرب ' کرد ' چرکس ' ارمن ' یہودی ' کلدانی ' یونانی ' وغیرہ مختلف الجنس لوگ آباد ہیں ' اور اسکے صحراء بادیہ نشین عربوں سے جو اونٹ چراتے اور قتل و غارت اور تاخت تاراج کرتے پھرتے ہیں ' معمور ہیں - خلیج فارس کے قریب چند چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی ہیں جو براے نام دولت عثمانیہ کے تابع ہیں -

یہ حال ہے آج اس سرزمین کا ' جہاں کبھی بغداد ' بابل ' اور نینوا آباد تھے !

(نائنٹینتھ سنچری) کا ایک مقالہ نگار لکھتا ہے :

" تھوڑے دن ہوے' جب میں خلیج فارس سے قسطنطنیہ اُس راستہ سے ہوتا ہوا گیا تھا' جس سے بغداد ریلوے نکالنے کا ارادہ ہے - میں بھی اور لوگوں کی طرح ششدر رہگیا ' جب میں نے دیکھا کہ زمین کی یہ پیداوار ہے' آئندہ یہ پیدا ہوسکتا ہے ' اور جـرمنی کے لیے یہ کچھہ گنج وافر یہاں مدفون ہے ! !

ان شہروں کی زمین کسقدر سرسبز اور یہاں کی نہریں کسقدر پر از آب ہیں ! یہ مقامات جنت تھے مگر آہ اب ویران و خراب ہیں !!

جس طرف نظر اٹھاؤ ' شہروں کے کھنڈر ہیں ! آبپاشی کے عظیم الشان سامان ' بڑے بڑے حوض اور پل وغیرہ اور عمارتوں کے آثار و انقاض نظر آتے ہیں !! آج یہ شکستہ و افتادہ ہیں مگر کل یہی تھے' جن سے یہ ویرانہ فردوس ارضی بنا ہوا تھا !!!

دجلہ و فرات کے مماثل اگر کوئی نہر ہے تو صرف دریاے نیل ہے - سرسبزی میں بھی اور اودے پانی کے بے مصرف رہنے بھی میں - صدیاں گزر گئیں کہ یہ دونوں نہریں زمین اور اسکی پیدوار کو چھینتی ہیں اور دریا میں ڈالدیتی ہیں - دجلہ ہنوز اتنے زور کے ساتھہ بہتا ہے کہ بڑے بڑے حوضوں کو بھر دیتا ہے' مگر فرات کثرت اسراف سے کمزور ہوگیا ہے - با ایں ہمہ دونوں بہت فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اگر ولیم ککس بند باندھسکے تو گرد و پیش کی بہت سی بے برگ و گیاہ اور افتادہ زمینیں ایک دوسرا عظیم الشان مصر بن جائینگی "

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمیں ایسا علاج اختیار کرنا چاہیے جس سے قومی تعلیم سے بہترین اخلاقی اور علمی نمونے کے آدمی طیار ہوں ' جس سے زمین اور سرمایہ برابر سب پر تقسیم ہو ' کوئی زبردست کسی زیردست کو نہ دبا جاے ' تقسیم دولت برابر بہ حصۂ رسد سب کیلیے ہوجاے -

رسکن (Ruskin) کا قول ہے :

" وہی قوم سب سے زیادہ دولتمند ہے ' جو سب سے زیادہ بڑی تعداد انسان کی پرورش کرسکے اور انکو خوش رکھہ سکے "

ہندوستان کی نوضویت (Anarchism) کو بھی ہم اسی زمرہ میں لیتے ہیں - ہندوستانی اخبارات جو ہمارے قابل تحسین ڈاکخانے اور محکمۂ تار سے فائدہ اٹھاتے ہیں' ہمیشہ ایسے مواد جمع کرتے رہتے ہیں جو یورپ اور امریکہ کے جنگجویانہ لٹریچر سے حاصل ہوسکتا ہے - تعلیم یافتہ جماعت میں انگریزی ایک قسم کی لنگوا فرینکا (علم زبان) ہوگئی ہے اور اسکے ذریعہ ایک حصۂ قوم میں ایسی بیداری پیدا ہوگئی ہے جو خود اختیاری حکومت (سلف گورنمنٹ) کے عشق سے معمور ہے ! "

مسئلۂ عمان

مسقط ' ایجین ' اور سیاست برطانیہ

گریفک اپنی تازہ ترین اشاعت میں رقم طراز ہے :

" جب سے نپولین مصر میں آیا ہے اسوقت سے برطانیہ کی سیاست خارجیہ کا محور ہندوستان کا راستہ ہے -

یہی واقعہ ہے جسکی روشنی میں ہمیں مشرق اوسط ' مشرق ادنی ' اور بحر اسود کے شرر بار مسائل کا مطالعہ اور انکا فیصلہ کرنا چاہیے - کیونکہ یہ ایسے مسائل نہیں ہیں جنکا فیصلہ بند کمروں میں بیٹھکے ایک انسانیت درست شخص کے نقطۂ نظر سے کیا جاسکے -

مسقط اور ایجین ' جو اسوقت حل طلب مسائل کی صف میں سب سے زیادہ ممتاز و نمایاں نظر آتے ہیں ' ہمارے محور سیاست سے گہرا تعلق رکھتے ہیں ' کیونکہ دونوں نہایت ہی قریب سے مسئلۂ مدافعت ہند کو مس کرتے ہیں -

مسقط تو اسلیے کہ وہ ہندوستان کے خلاف بحری کار روائیوں کا مرکز ہوسکتا ہے ' اور ایجین اسلیے کہ مغرب کی طرف سے ہندوستان کی مدافعت کی اسکیم میں ایشیائی ترکی کا بطور سپر کے رہنا جزائر ایجین کی قسمت کے ساتھہ وابستہ ہے -

ان دونوں امور کا پیش نظر رہنا نہایت اہم ہے - خصوصاً اسلیے کہ ایک صورت میں تو لوگوں کا میلان اسطرف ہے کہ معاملات مسقط کو محض گولہ باری کے ایک مقامی اور نا قابل اعتناء واقعہ کی حیثیت سے دیکھا جاے - دوسری صورت میں میلان طبائع اسطرف ہے کہ ان جزائر کے متعلق اس طرح بحث کیجاے ' گویا انکی قسمت کا فیصلہ صرف اصول قومیت ہی کی بنا پر ہوسکتا ہے -

یہ صحیح ہے اور مجھے اسکا یقین ہے کہ فرانس کے ساتھہ جدید معاہدہ کا تعلق صرف تجارت اسلحہ ہی کی بنا پر ہے - اسکے علاوہ سلطنت میں فرانس کے تمام دیگر حقوق بدستور محفوظ ہیں مگر میں اس معاہدہ کو ایک دوسری طویل گفتگو کے طرف گام اولین سمجھتا ہوں -

ہمیں جو کچھہ چاہیے وہ یہ ہے کہ مسقط میں ہماری بالادستی بے سہیم و عدیل ہو - یہ ایک عقل سوز بو العجبی ہوگی کہ ہم ایک طرف تو خلیج فارس کے دوسرے حصوں میں اپنے پوزیشن کو مستحکم و منتظم بنانے کیلیے ترکی سے معاہدہ کریں ' اور دوسری طرف اس ضرورت کی تکمیل کیلیے ذرا بھی کوشش نکریں !

مسقط پر برطانی حمایت کے آغاز سے مانع وہ انگریزی و فرانسیسی معاہدہ ہے ' جو ۱۰ - مارچ سنہ ۱۸۸۶ ع میں ہوا تھا اور جسمیں مسقط کی اور زنجبار کی آزادی کے احترام کا عہد کیا گیا تھا - اس عہد کا جسقدر حصہ زنجبار کے متعلق تھا ' وہ تو ہم نے اگست سنہ ۱۹۰ع میں خرید لیا - مگر اس کا وہ حصہ ' جو مسقط کے متعلق ہے ' ابھی نا خریدہ پڑا ہے اور ہنوز بالکل صحیح و سالم ہے - بارہا کوشش کی جا چکی ہے کہ اس حصہ کا فیصلہ ایک ایسے وسیع عہد نامہ کے ذریعہ سے ہو جاے جسمیں اسکے علاوہ گیمبیا اور فرانسیسی مقبوضات ہند کا بھی تصفیہ ہو جاے - گیمبیا فرانس کو دیدیا جاے اور یہ مقبوضات برطانیہ کو - مگر ہر بار قومی جوش کے استعمال نے تمام عمدہ مساعی کو شکست دی اور یہ گرہ اسی طرح نا کشودہ پڑی رہگئی -

حضرۃ الامیر سلطان تیمور بن فیصل والی عمان

سنہ ۹۸۸۶ ع میں جرمنی بھی اس اعلان سنہ ۱۸۴۳ ع میں شریک ہوگیا - اس کی شرکت نے اس مسئلہ کو اور بھی پیچیدہ کر دیا ہے -

اسوقت آخری فیصلہ کے واسطے ہر بارہ سلسلہ جنبانی کرنے کے لیے تمام حالات موافق و ساز گار ہیں - انگریزی و فرانسیسی اور انگریزی و جرمن تعلقات کا مطلع ابر و غبار سے اسطرح صاف ہے کہ اس مبادلۂ مقبوضات پر کوئی اعتراض نہ ہوگا ' جو چند سال ہوے تجویز کیا گیا تھا -

بہر نوع خلیج فارس میں ہمارے مصالح و فوائد کے منتظم اور با قاعدہ ہونے کے لیے مسئلۂ مسقط کا حل نا گزیر ہے - اور یہ راستہ تو کسی طرح لائق قبول نہیں کہ خطرات و مشکلات کے اس کھلے ہوے دروازے کو ایک طویل مدت تک یونہیں کھلا پڑا رہنے دیا جاے -

رہے جزائر ایجین ' تو اس علم نے جو آج قبرص پر لہرا رہا ہے ' بلکہ خود سنہ ۱۸۷۸ ع کے اس معاہدہ نے جسکی بدولت یہ علم لہراتا ہے ' انکے متعلق ہماری پالیسی کی داغ بیل ڈالدی تھی ' یہ عہد نہ اعتناء و التفات سے محروم اور عرصہ دراز تک حقیر سمجھا جاتا تھا مگر آج عثمانی شاہنشاہی اور بحر اسود کے موجودہ حالات کو دیکھتے ہوے متعصب سے متعصب مخالف بھی اسکی اہمیت سے انکار نہیں کرسکتا -

حقیقی سیاست ایک ایسا میدان ہے ' جہاں تورات مقدس کے " احکام عشرہ " نہیں چلتے - اسلیے ہم نہیں چاہتے کہ خیال پرستوں کے اوہام و آراء کے پشتاروں کو لاد کے اپنے بار کو اور بڑھائیں -

محض قومي تعصب ' حاکمانہ گھمنڈ ' جہل رسوم و عادات ہند ' اغلاط فکر و راے ' اور نا قابل اعتبار وسائل علم و اخبار کا نتیجہ ہوتي ہیں - یہ لوگ ہمیشہ انہیں رائیوں پر جمے رہتے ہیں ' جس کي وجہ سے اکثر نا قابل تلافی غلطیاں ظہور میں آتي رہتي ہیں -

چنانچہ مسٹر موصوف لکھتے ہیں :

" اس زمانہ کي تعلیم پچھلے زمانے کي تعلیم سے بالکل مختلف ہوتي ہے -

قدیم زمانہ کے تعلیم یافتہ لوگ کبھي ایسے متعصب نہیں ہوا کرتے تھے - انہوں نے نہ کبھي لفظ " قلوب مشرقي " سنا تھا اور نہ انکو کبھي بغیر تجربہ کے یہ تعلیم دي گئي تھي کہ " مشرقي لوگ جھوٹے اور چور ہوتے ہیں " بلکہ وہ ہر شخص کو جو ہر انساني سے متصف سمجھتے تھے ' اُنکے دل فیاض اور اُنکے دماغ وسیع تھے - اُنکي طبیعت اس بات پر ہمیشہ مائل رہتي تھي کہ وہ ہر نئي بات کو سیکھیں - اُنکے قلوب قبل از وقت اصولونکي چار دیواري میں اسطرح مقید نہیں ہو جاتے تھے کہ اس محصور دل تنگ مشرقي لوگونکي ہمدردي کبھي پہونچ ہي نہ سکے - یہي وجہ تھي کہ وہ مشرقي لوگونسے اچھي طرح ملتے اور انکے قلبي احساسات کو معلوم کرکے انسے ہمدردي رکھتے تھے "

مسٹر موصوف نے ہر بات کو نہایت واضح مثال سے اراستہ و مدلل کرکے ظاہر کیا ہے - اُنکي تجویز اصلاحات نہایت اعلی ہیں اور اس جملہ پر ختم ہوئي ہیں :

" اگر رعایا کي حسیات کو ملحوظ رکھا جاے ' اُنسے ہمدردي کی جاے ' اور ایسے حکام و عمال مقرر کیے جائیں جو انتظام کے ساتھہ اِن ضروري امور کا بھی خیال رکھیں ' تو رعایا حکومت سے بہت قریب ہوتي جائگي - پھر جب اُنکي قابلیت سلف گورنمنٹ کے لائق ہو جاے ' اوسوقت وہ تمام حکومت اپنے ہاتھہ میں آہستہ آہستہ لے لیں گے - وہ ابھي سوارا ج کے قابل نہیں ہیں - اگر وہ کسي طرح حکومت کي اس مشین پر اپنا قبضہ کر لیں تو بجاے چلانے کے اُسے پرزے پرزے کردینگے - پس انکو انکے مقصد تک پہنچنے میں خود ہمیں ہي مدد کرني چاہیے ' نہ کہ غصہ اور انتقام "

(انڈین سول سروس)

شہزادہ عمر فاروق افندي
بن شہزادہ عبدالمجید افندي - حفید سلطان المعظم ' جو وائنا کے دار الفنون میں مشغول تعلیم ہیں -

یہي اہل قلم ایک دوسرے مضمون میں ہندوستان کے انگریز حکام کي نسبت زیادہ صراحت سے بحث کرتے ہوے لکھتا ہے :

" گورنمنٹ طرز زندگي اور واقعـات سے ایک گونہ الگ تھلگ ہے - پچاس برس ہوے کہ روز بروز رعایا اور واقعات ملکي دور جا رہے ہیں - ابتدا میں گورنمنٹ اُس اعلی مجموعۂ انساني کا نام تھا جو لوگوں کي طرز زندگي سے واقف تھي - وہ جانتے تھے کہ حکومت کیونکر کرني چاہیے ؟ انساني طبیعت و فطرت کا اُنہیں علم تھا - ان لوگوں کي آنکھیں کھلي تھیں - وہ دیکھنے کي کوشش کرتے تھے اور وہي کام کرتے تھے ' جسکي انصاف اور راستي اجازت دیتي تھي - وہ محض اسلیے کوئي کام نہیں کرتے تھے کہ قانون اسکا حکم کرتا ہے - وہ نظائر کي تلاش میں بھي پڑتے تھے مگر حق پرستي ہي اُن سے کام لیتي تھي - انہوں نے قانون کو انساني جامہ پہنا یا تھا - ان کي رعایا عزت کرتي تھي - وہ آدمي تھے ' نہ کہ فیصلۂ قانوني کي کوئي مشین -

حکومت اب محض ایک مدرسہ کا نام ہے جہاں لوگ صرف خیالات میں زندگي بسر کرتے ہیں اور اپنے آپ کو عیبوں سے مبری خیال کرتے ہیں - صم ' بکم ' عمي ! خیال اگر ہے تو خشک اور بے معني قانون کا - اس دائرے سے باہر انکا قدم نہیں اٹھہ سکتا - عجیب تر یہ کہ حکومت اپني تکالیف و مصائب کا باعث دوسروں کو قرار دیتي ہے اور ملزم ٹھہراتي ہے ! !

Ebersely نے ٹھیک کہا کہ ہندوستاني سول سروس چند مدرسین کے مجموعے کا نام ہے اور بس - بہت قریب ہے کہ اُسکي پیشین گوئي اس کے کام کے انجام کے متعلق پوري ہو -

غرضکہ سول سروس کي ناکامي کا احساس روز بروز بڑھتا جاتا ہے - یہ بات نہ صرف ہندوستانیوں اور چند انگریزوں ہي پر منکشف ہوئي ہے بلکہ گورنمنٹ پر بھي ظاہر ہوگئي ہے - اسکي خرابیاں چند در چند ہیں ' اور قریب ہے کہ ہندوستان ہم کھو بیٹھیں - اسکا الزام بھي موجودہ سول سروس ہي کے محکمے پر ہوگا "

ہندوستان میں انارکزم

اسي طرح رسالہ ایسٹ اینڈ ویسٹ (East & West) میں " مسٹر ریس " ہندوستان کي بے چیني پر رقمطراز ہیں - وہ لکھتے ہیں :

" جو شخص اپنے متعلق کچھہ سوچ بچار کرسکتا ہے ' وہ ضرور یہ خیال کرتا ہے کہ دنیا کي سیاسي اور اقتصادي مشین پراني ہوکر ٹوٹ پھوٹ گئي ہے - محب انسانیۃ اشخاص (Humanitarian) اسوجہ سے بے چین ہیں کہ دولت برابر سے تقسیم نہیں ہوتي - ایک امیر ہے تو دوسرا محتاج - ایک آزاد ہے تو دوسرا غلام - وہ دنیا کو ایک اکھاڑے یا تماشگاہ سے تعبیر کرتے ہیں ' اور کہتے ہیں کہ اسمیں مزدور زندگي اور موت کے لیے جھگڑتے ہیں ' اور آقا یا روپیہ ادا کرنے والے اُنپر ایک سخت بھاري ٹیکس لگا دیتے ہیں - وہ تمدني حیثیت سے مؤثر کار کو اسیقدر مضر سمجھتے ہیں ' جسقدر فرانس میں شکار کي وہ اجازتیں ' جو امرا کو سنہ ۱۷۸۹ سے قبل حاصل تھیں ! !

غرض کہ اسطرح ایک فریق دوسرے فریق کا ہمیشہ سے مخالف چلا آرہا ہے - اسي عالم میں یکایک طوائف الملوکي اور قانون شکني کا ظہور ہوتا ہے - کچھہ عرصے خود ساختہ قوانین سے ہر طرح کي سختي غریبوں اور کمزوروں پر روا رکھي جاتي ہے - جس کي وجہ سے لاکھوں آدمیوں کے دلوں میں ظلم اور بے انصافي کا خیال پیدا ہوجاتا ہے -

ان فـي ذلـک لایات لقوم یـوقنـون !

آیـرلینـــڈ هـــوم رول بـل

(۳)
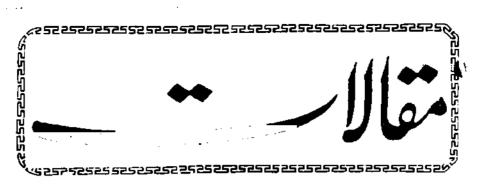
اب اٹھارویں صدي نمودار هوئي ' جو انگلنڈ کے نشو و نکون کا عهد هے - جب که ظلم و ستم کي تاریکی میں رحم انساني اور حب انسانیت اور نظام و قانون کي برق کبھي کبھي چمک جاتي تھي' اور جب که درندوں کے جھنڈ میں کچھه انسان بھي پیدا هوچلے تھے -

یه انسان کون تھے ؟ مولینکس ' ڈین سافت ' اور ڈاکٹر لوکس وغیره تھے - یه اشخاص انگریز پرو ٹسٹنٹ اهل قلم تھے ' جو آیرلینڈ کے کیتھولک فرقے کي فریاد رسي اور اعانت کے لیے اٹھے تھے - هم نے کہا که بجلي چمکي - یه سچ هے ' پر تاریکي بھي تھي - مولینکس کا رساله جس کا عنوان " توضیح دعواے آیرلینـڈ " تھا ' آگ کے دیوتا کو نذر کیا گیا ' تاکه موسی کي شریعت کے مطابق قربان گاه ظلم وستم کے لیے " سوختني قرباني " هو -

یه هے عملي اقرار اوس گناه کا ' جو اسکندریه کے کتبخانے میں کیا گیا ' اور جس کو چالاکي سے همارے سر تھوپا جاتا هے -

ڈین سافت کے رسالے کے لیے العام مشتهر هوا که یه اوس شخص کو دیا جاے گا جو پته لگاے که یه کهاں کهاں فروخت هوتا هے ؟ عجب نهیں که هندوستان کا پریس ایکٹ اسي قدیم قانون کے تجربه و عمل کي نقل هو !

ڈاکٹر لوکس کو ان قوانین کي بنا پر جو آیرلینڈ کے جبرو قهر اور انگریزي حقوق کي محافظت کے لیے وضع هوئے ' آیرلینڈ سے بھاگ کر انگلینڈ آنا پڑا ' جهاں اب حریت عامه کا سپیدهٔ صبح نمودار هو رها تھا -

سنه ۱۷۸۲ - میں ایک طرف تو یهاں ایک شخص هنري گراٹن پیدا هوا ' اور دوسري طرف ایک اور مفید تحریک کا موقع مل گیا - افواه تھي که فرانسیسي فوج آیرلینڈ پر حمله آور هوگي ' اس بنا پر آیرلینڈ کے وطن پرست نوجوانوں نے ملک و وطن کي محافظت کے لیے خود والنٹیر بن بن کر آیرلینڈ کے لیے ایک فوج طیار کرلي - فرانسیسي تو نه آئے اور اس لیے نوجوانان آیرلینڈ کو میدان معرکه میں کامیابي کا موقع بھي نه ملا ' لیکن اس جوش و خروش اور کثرت و هجوم کے ذریعه اُنهوں نے انگلینڈ سے میدان سیاست جیت لیا ' یعني آیرلینڈ کي مجلس ملکي مستقل اور خود مختار هوگئي - جارج اول کے فرمان کا چھٹا حکم جو نهایت ظالمانه تھا ' منسوخ هوا - بوئینگس وغیره کے نام سے اور جو قابل اعتراض اور غیر سنجیده قوانین و نظامات انگلینڈ کي طرف سے آیرلینڈ میں جاري تھے ' باطل النفاذ قرار پائے -

ابھي ایک سب سے زیاده شدید اور دیر طلب مرحله باقي تھا ' جس کو اهل آیرلینڈ اپني اصطلاح میں " آزادي " کهتے تھے ' یعني " مساوات حقوق و قوانین " اور " ابطال تفرقهٔ و امتیاز حاکم و محکوم " یه وهي شے هے جس کے الفاظ و تعبیرات سنه ۱۸۵۷ میں هم هندوستانیوں کو بھي مل گئے هیں ' لیکن جن کے مفهوم و مصداق کی تلاش میں هم ۵۷ - برس سے سرگردان و پریشان هیں !!

ابھي یه واقعات تازه تھے که اٹھارھویں صدي کے اواخر میں ثورهٔ فرانس نے دنیاے سپید میں مطالبهٔ حریت و استقلال کي ایک نئي امنگ پیدا کردي - تلخي نتائج اور ناکامي سعي نے آیـرلینڈ کے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ' دونوں فرقوں کو متحد کردیا که :

عند المصائب تذهب الاحقاد

" اوقات مصائب میں عداوتیں بھلا دي جاتي هیں " ۱۲ اکتوبر سنه ۱۷۹۱ کو ایک سیاسي مجلس کي بنیاد ڈالي گئي جسکا نام (جمعیته متحدهٔ آیـرلینڈ) رکھا گیا ' اور جس کا مقصد " تمام آیرلینڈ کا بلا تفریق و امتیاز نسل و مذهب ' متحداً و متفقاً آیرلینڈ کے استقلال و آزادي کي طلب و سعي " قرار پایا - انگلینڈ نے شدت اور سختي کے ساتھه اس شورش کو فرو کرنا چاها ' عدالت عالیه کا قانون اوس نے اٹھا دیا ' اور فوجي قوت کي اعانت سے جلسوں اور جمعیتوں کو منتشر کر دیا ' مختلف محلوں میں پبلک کي نگراني و مراقبت کے لیے فوجي پهرے بٹھاے گئے -

لیکن دنیا میں ایک چراغ هے جو روشن هوکر پھر نهیں بجھتا - وه حریت صحیحه کا چراغ هے - اهل آیرلینڈ نے پہلے مخفي اور سري جمعیتیں قایم کرلیں ' اور پھر فرانس سے اعانت طلب کي ' اب یه بالکل قریب تھا که انگلینڈ کے خلاف فوجي مظاهره شروع هوجاے - مگر بد بختي سے گورنمنٹ نے اپني سختي اور تشدد کا هاتھه اور زیاده مضبوط کردیا ' یعني ۳۰ مارچ سنه ۱۷۹۸ کو آیرلینڈ میں کورٹ مارشل جاري هوگیا -

بهانه طلب حکام اس موقع پر اپنا جهنمي هاتھه پھیلا نے کے لیے حکومت کے صرف گوشهٔ چشم کے منتظر رهتے هیں ' انهوں نے وه دست درازي اور تعدي کي که هوا اور زیاده تند ' اور شعلے اور زیاده مشتعل هوگئے - ایک بغاوت عام شروع هوگئي - پانچ مهینے تک پاني کا جزیره آگ کا آتشدان بن گیا تھا - متعدد مشهور معرکوں میں آیرلینڈ بڑھا که انگلینڈ کي مٹھي سے اپني " متاع مغصوب " چھین لے ' لیکن هر مرتبه گرفت مضبوط پائی اور ناکام واپس لوٹ آیا -

ان معرکوں میں ایک لاکھه ۳۷ - هزار انگریزي فوج مشغول رهي ' اور مصارف کي تخمین ۳ - کرور پونڈ سے ۵ - کرور پونڈ تک کي گئي هے ' مقتولین کي تعداد ۲۰ - هزار انگریز اور ۵ - هزار آیرش تھي - اختتام جنگ کے بعد بھي بهت سے وطن پرست افسر قتل کیے گئے که ان کے جرم حق طلبي کي یهي سزا تھي !

سکون فتنه کے بعد لارڈ کارنلس آیرلینڈ کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا - اُسے ان اسباق نتائج کي تعلیم دي گئي ' جو انگلینڈ کو صدیوں

آیرلینڈ ہوم رول بل

اور اُس کي تاریخ خونین کے بعض مشہور اشخاص

ملکۂ الیزبیتھ ، جس کے عہد میں آیرلینڈ نے نسبتاً آرام پایا (١٥٥٨ ع)

شاہ هنري چہارم (١٥٨٩)
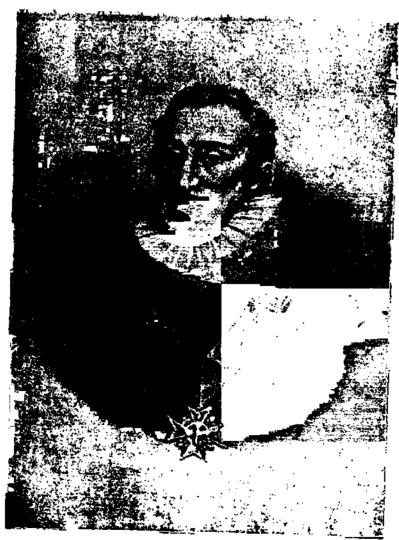
جس نے سب سے پہلے پروٹسٹنٹ مذہب کي آزادي کا اعلان کیا

یہ تصاویر مضمون " اٸرلینڈ هوم رول بل " نمبر (٢) کے متعلق هیں، جو ٢٨ ذی قعدہ کي اشاعت مین نکلا ھے - الیزبیتھ اور هنري چہارم اس سلسلے کے خاص اشخاص هیں - غلطی سے یہ تصویریں گذشتہ اشاعت میں اندراج سے رهگئیں -

جہاں اور سعي و طلب کا سلسلہ سنہ ۱۸۴۷ تـک قائم رہا جو اوسکي وفات کي تاریخ ھے -

(جمعیة کا ثولیکیه)

ڈینیل اوکونل کي اعانت و مساعدت کے لیے تمام امراے سیاسي اور رؤساے دیني طیار ھوگئے ' ملک کے اقطاع و اطراف میں کیتھولـک فرقے کي حمایت و نصرت کے نام سے سیکڑوں انجمنیں ترتیب پاگئیں ' جن میں سب سے معروف " جمعیة کا ثولیکیه " ھے - جمعیت کا اقتدار و نفوذ تمام ملـک پر چھا گیا ' اور ھر طرف سے جمعیت کے مصارف و مخارج کے لیے قطعات نقرئي و طلائي برسنے لگے - بالاخر یہ بے پناہ حربہ کارگر ھوا - ۱۳ - اپریل کو شاہ انگلینڈ نے آیرلینڈ کے رومن کیتھولـک فرقے کے فرمان آزادي و استقلال دیني پر دستخط کردیے -

(امم نصرانیـه میں تعصب مذھبـي)

نصـاراے مغـرب نے ھمیشہ کہا ھے کہ تعصب مـذھبي صرف جنسیت اسلام کا خاصہ ھے ' آیرلینڈ و انگلینڈ کا ھفت صد سالہ مرقع تاریخ قارئین کے سامنے ھے ' اوس میں جوکچھہ نظر آیا وہ مذھبي تعدي ' ظلم ' سخت گیري ' اور تعصب کے لائق نفرین کارناموں کے سوا اور کیا ھے ؟ اور ھاں ' یورپ اگر سچا ھے جیسا کہ اوسکا معصوم چہرہ اکثر ظاھر کرتا ھے ' تو آیرلینڈ کے کیتھولک فرقے کي کوشش و سعي ' جد و جہد ' اور اضطراب و اضطرار کس چیز کي طلب کے لیے تھا ؟ اور یہ کیا چیز تھي جو ۱۳ - پرل سنہ ۱۸۲۹ کو انگلینڈ کے " حامي دین (۱) پادشاہ " کے دستخط سے مزین ھوئي ؟ اور یہ کیا چیز ھے جس کا نام تاریخ میں " فرمان آزادي و استقلال دیني " مشہور ھوا ھے !

(امم نصرانیـه میں جزیهٔ مذھبـي)

مسلمان اپنے عہد حکومت میں غیر قوموں سے ایک قسم کا محصول لیتے تھے جس کا نام " جزیہ " تھا - ھم نے اپني تاریخ سے ' احکام مذھبي سے ' بقایاے حکومة ھاے اسلامیہ کے طرز عمل سے بارھا ثبوت دیا ھے کہ وہ ایک فوجي محصول ھے جو اون لوگوں سے لیا جاتا ھے جو خدمات جنـگ سے مستثنی ھیں ' تاکہ وہ ملـک کے امن پر صرف ھو ' لیکن یورپ کا بار بار جاھلانہ اصرار ھے کہ وہ ایک " مذھبي ٹیکس " ھے - بہر حال جو کچھہ ھو اوس سے عورتیں ' بچے ' بوڑھے اور نادار مستثنی تھے - صرف جوانوں سے حسب مقدار ثروت ' لیا جاتا تھا - متوسطین سے چند درھم اور امرا سے چند دینار -

آیرلینڈ کي کل آبادي میں پروٹسٹنٹ صرف - ۱/۱۰ - تھے ' لیکن تمام رومن کیتھولـک سے پروٹسٹنٹ الیسا کے مصارف کے لیے آمدني کا دسواں حصہ یعني ایک عشر Tenth Tithe وصول کیا جاتا تھا - کیا یہ وھي مکروہ جزیہ نہیں ؟ کیا یہ وھي مبغوض مذھبي ٹیکس نہیں ' جس کا اسلامي تاریخ میں ذکر کرتے ھوے ایک یوروپین مورخ غصے سے کانپنے لگتا ھے اور نفرت سے بھر جاتا ھے ؟ پھر کیا یورپ کو " اپني آنکھہ کا شہتیر نظر نہیں آتا جو اپنے بھائي کي آنکھہ سے تنکا نکالنے کے لیے بے قرار ھے " ؟

یہ ایسي مذھبي عصبیت نہ تھي جس کو کیتھولـک جماعت بآساني انگیز کرلیتي - ایک خوفناک جنـگ برپا ھوئي جس کا نام " حرب عشر " ھے اور جس میں قساوت و بے رحمي کي وہ صنعتیں ظاھر ھوئیں ' جن میں دیگر صنائع و حرف کي طرح یورپ ایشیا سے بہت آگے ھے - سنہ ۱۸۳۱ ع کي نمائش اعمال میں انگلینڈ کو نظر آیا کہ عجب نہیں ' بازار تہذیب و تمدن میں ان قاسیانہ و بے رحمانہ صنائع کا بھدا پن اور قدیم عمل موجب کساد شہرت ھے - اس لیے اوس نے قانون عشر کو منسوخ کردیا اور صرف زمینداروں تـک محدود رہا -

(۱) من جملہ شاہ انگلینڈ کے خطابات شاھانہ کے لفظ " حامي دین " بھي ھے - مقه -

مسئلۂ صلـح کانپور اور الهـــلال

مسٹـــر مظھـــر الحـــق

الهـــلال کا اختـــلاف

حضرت مولانا ' السلام علیکم و رحمة اللہ - تصفیہ کانپور کے متعلق جناب نے جو راے ظاھر فرمائي ھے ' اگرچہ وہ عام راے سے مختلف ھے تاھم اس بنا پر اگر چند کلمات عرض کروں تو معاف فرمائیں -

میرے نزدیک تصفیہ مسلمانوں کے نقطۂ خیال کے بالکل خلاف ھوا ھے ' اسلیے کہ اصل مسئلہ ملازمین کي رھائي نہیں ' بلکہ مسجد کي تعمیر ھے ' اسکو اسطرح طے کرلینا کہ زمین سے آٹھہ فٹ بلند چھجہ بنا کر وضو خانہ تعمیر کرلیا جاے اور نیچے زمین تمام گذرگاہ کردیجاے ' گویا عملاً اسکا ثبوت دینا ھے کہ اگر آیندہ کوئي مسجد سڑک میں آتي ھو تو پوري مسجد آٹھہ فٹ بلندي پر بنا دیجائیگي اور نیچے کا حصہ سڑک کردیا جائیگا ' تمام اخبارات اس فیصلہ کو بہ نظر استحسان دیکھتے اور اطمینان ظاھر کرتے ھیں مگر الهـــلال کي حالت تمام لیڈروں اور اسلامي اخبارات سے بالکل مختلف ھے -

یہ تو میں کبھي نہیں کہہ سکتا کہ جناب نے اپني ضمیر کے خلاف اظہار خیال کیا ھے ' لیکن معاف فرمائینگے آپ ' اگر میں کہوں کہ شاید اس خیال سے کہ اس صلح میں مسٹر حق بھي شریک تھے ' سفر مقصود کے طے کرنے میں خلاف امید اور خلاف عادت ایک سریع السیر راستہ چھوڑ کر دور دراز راستہ اختیار کیا گیا ھے - حالانکہ میں نے کانپور میں سنا تھا کہ ایک سخت تار مسٹر مظہرالحق کے نام آپکا آیا ھے کہ آپ کو اس صلح سے اختلاف ھے - اور آپ اختلاف کرینگے -

جناب مولانا ' شاید آپکو اپني قوت کا علم نہیں ھے ' اگر آپ ایک لیٹر ' ایجي ٹیشن قایم رکھنے کے متعلق لکھدیتے تو آپ باور کریں کہ جوش برابر قایم رھتا ' اگر مسجد کے متعلق یہ ایجي ٹیشن مفید بھي ثابت نہ ھوتا تو بھي آپ خیال فرما سکتے ھیں کہ اور حیثیتوں سے کسقدر مفید ھوتا - والسلام -

ایک مسلمان - از ھنسوہ ضلع فتحپور -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ -

ادارۂ الهـــلال سے طلب کیجیے -

کی محنت و تکالیف کے بعد یاد ہو چلے تھے ' یعنی یہہ کہ کس صلح و آشتی اور نرمی کے ساتھہ کسی غیر ملک و قوم پر حکومت کرنی چاہیے ؟ سنہ ۱۷۹۵ میں جب اٹھارہویں صدی اپنے واقعات بوقلموں و حوادث گونا گوں کی تاریخ ماضی کے پردے میں روپوش ہو رہی تھی ' ایرلینڈ کے تمام مجرمین سیاسی کے نام عفو عام کا حکم صادر ہوگیا ' اور حالات ملکی کی ظاہری سطح ساکن اور مطمئن نظر آنے لگی -

(اتحاد حکومت انگلینڈ و آیرلینڈ)

سنہ ۱۸۰۱ ع

نئی صدی کے شروع سے آیرلینڈ کے مرسح سیاست پر ایک نیا کھیل شروع ہوا ' جس کا آخری پردہ جب اٹھا ' تو ہم نے دیکھا کہ انگلینڈ و آیرلینڈ کی ایک متحدہ حکومت قائم ہے ' اور اب برٹش حکومت کا نام تنہا " انگلینڈ کی حکومت " نہیں ہے ' بلکہ " انگلینڈ و آیرلینڈ کی متحدہ حکومت " ہے - لیکن کیا یہہ بھی انیسویں صدی کے اعاجیب و معجزات میں سے کوئی اعجوبہ اور معجزہ تھا کہ دو حریف دشمنوں کے وہ ہاتھہ جو صرف تطاول اور حملے ہی لیے اٹھتے تھے ' اب مصافحے کے لیے بڑھنے لگے ؟

لوگ کہتے ہیں کہ لوہے کے تیز اور آبدار آلے میں بڑی قوت ہے ' لیکن میں کہتا ہوں کہ چاندی اور سونے کے سکوں میں بڑی قوت ہے ! ۶۰۰ - سو برس کا سلسلۂ فتنہ و حرب ' جدال و قتال ' محاربہ و مقاتلہ ' جس کو بازوے زور آزما اپنے متواتر حملوں سے کبھی کاٹ نہ سکا ' اوس کو کمزور ہتیلیوں نے نقرئی و طلائی سنگریزوں سے بالکل چور چور کردیا !

ہم نے بار بار کہا ہے اور پھر کہتے ہیں کہ قوموں کے سقوط و زوال کا صرف ایک ہی سبب ہے ' یعنی " خیانت قومی " جو صرف طمع زر و جاہ کا نتیجہ ہے - وہ اپنے دشمنوں کے پاس اپنے دوستوں کے پاس سے زیادہ روپے کے ڈھیر اور جاہ و عزت کی فراوانی دیکھتا ہے تو مجنون ہو جاتا ہے ' اور اپنے دوستوں سے ہٹ کر اپنے دشمنوں کے پاؤں پر یہہ پکارتے ہوے سر رکھہ دیتا ہے ' کہ " قوم و وطن کی عظمت تمہارے پاؤں کے نیچے ڈالتا ہوں ' لیکن للہ اپنی جیب کے چمکتے ہوئے روپے ہاتھہ میں رکھنے کو اور اپنے پہلو کا بلند چبوترہ بیٹھنے کو دو "

تاریخ نے اکثر تو یہہ بتایا ہے کہ دشمن " بچۂ افعی " اور " اخگر آتش " سمجھکر اس فرصت سے فائدہ اٹھاتا ہے ' اور گرے ہوے سر کو پاؤں سے ٹھکرا ٹھکرا کر کچل ڈالتا ہے ' لیکن کبھی مصالح مستقبل کی حفاظت کے لیے اوس کے حرص و آز کو خوف روپوں کے ڈھیر سے پُر بھی کر دیتا ہے ' اور اوس کو آس پاس کے کسی بلند چبوترے پر بٹھا بھی دیتا ہے - فتح مند نو جوان اس عجیب الخلقۃ انسان کو دیکھتے ہیں اور ہنستے ہیں ' اور مفتوح و خراب خوردہ قوم اوس پر نظر کرتی ہے اور نفرت و تاسف سے روتی ہے !!

ایسے ملک میں جو ۶۰۰ برس سے نیم غلامی کی زندگی بسر کر رہا تھا ' ایسے اشخاص کی کچھہ کمی نہ تھی - چنانچہ لارڈ کار نولس اس معاملے کے لیے آیرلینڈ بھیجا گیا - اس نے اس فرض کو نہایت خوبی سے انجام دیا - اس نے بعضوں سے آیرلینڈ کے خطاب امارت (لارڈ شپ) کا ' بعضوں سے قدیم نوابی کے عہدے کا ' اور دیگر اشخاص سے برٹش اقطاع حکومت کے مناصب جلیلہ کا وعدہ کیا - اکثر امرا و ارکان حکومت و مجلس آیرلینڈ کا منہہ روپیوں سے بند کردیا گیا ' بالاخر ۱۳ - لاکھہ قرض سے جو کام نہیں ہوسکتا تھا '

وہ ۱۳ - لاکھہ پونڈ میں بحسن و خوبی تمام انجام کو پہونچ گیا - آیرلینڈ کی مجلس حکومت بعض شرائط متفقہ پر ٹوٹ کر انگلینڈ کی پارلیمنٹ میں مدغم ہوگئی ' انگلینڈ و آیرلینڈ کی حکومت متحدہ کی بنیاد ڈالی گئی ' اور انگلش پارلیمنٹ میں حسب حصۂ مشروطہ ' آیرش ممبروں کا بھی انتخاب ہونے لگا -

اس ادغام و اتحاد سے فرزندان آیرلینڈ کے مناصب و اعزاز میں کہاں تک اضافہ ہوا ؟ اور فتح مند لارڈ نے خود اپنے اس عمل مبارک کو کس نظر سے دیکھا ؟ اس کا جواب خود لارڈ موصوف کی ایک تقریر کے حسب ذیل فقروں سے ملے گا :

" اس وقت میں ایک نہایت ناگوار خدمت انجام دے رہا ہوں ! مجھے ایسے لوگوں سے معاملہ کرنا ہے جو اس آسمان کے نیچے سب سے زیادہ بد معاملہ ہیں !! میں اُس ساعت مشئوم کو یاد کر کے جب میں نے اس کام میں ہاتھہ ڈالا ' خود کو ملامت و نفرین کرتا ہوں ! اگر مجھے کچھہ تسکین ہے تو صرف اس خیال سے کہ اگر یہ اتحاد نہ ہوتا تو حکومت برطانیہ کے اجزا یقیناً منتشر ہو جاتے "

(امم نصرانیہ میں کلیسا)

اتحاد حکومت کے ساتھہ اتحاد کلیسا کی بھی دفعہ تھی یعنی آج سے انگلینڈ اور آیرلینڈ ایک ہی کلیسا کے ماتحت ہونگے امم نصرانیہ میں کلیسا کی متابعت کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں کسی خاص امام یا مجتہد کی متابعت کے - پس آیرلینڈ کی کلیساے انگلینڈ کی متابعت ' ویسی ہی حیثیت رکھتی ہے جیسی مسلمانوں میں احناف و شوافع کا ' اصحاب حدیث کی تقلید و اتباع کرنا ' یا اشاعرہ کا ارباب اعتزال کی پیروی و انقیاد -

اہل آیرلینڈ نے اگر حماقت سے اتحاد کلیسا کی دفعہ منظور کرلی تھی تو ظاہر ہے کہ اس نشۂ بلاہت و سفاہت کا خمار زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا تھا - نئے مذہب نے گمراہان راہ سیاست کو اکثر صحیح پولیٹکل راستے کی ہدایت کی ہے - اہل آیرلینڈ کو دو برس سے زیادہ مذہب نے گمراہ نہ چھوڑا ' (رابرٹ ایمٹ) کی زیر سیادت ایک سیاسی حرکت نمودار ہوئی ' لیکن سوء تدبیر نے جو سوء استعمال اور نا آخر بینی کا نتیجہ ہے ' نا کام رکھا ' اور بالاخر اس سرخیل قافلۂ حرکت سیاسی نے " یہودیوں کے بادشاہ " یعنی یسوع کی طرح سولی پر جان دی -

رابرٹ ایمٹ مرگیا ' لیکن جو جنبش و حرکت وہ پیدا کر گیا تھا وہ نہ مری - چند برسوں تک رومن کیتھولک فرقے کی آزادی و حریت کا مسئلہ فریقین میں موجب اضطراب و قلق رہا ' پارلیمنٹ میں اکثر اس پر پُر جوش اور طویل مباحثے ہوے لیکن بے سود ' آخر ۲۰ - برس طرفین کے اس مجاہدۂ لسانی میں بسر ہوگئے - ان حوادث و مصائب میں آیرلینڈ روز بروز زیادہ تباہ کار اور ضعیف ہوا گیا ' زمین کے " خدا " کی طرح آسمان کا خدا بھی غضبناک تھا ' روپیوں کی قلت ہوگئی ' سرمایۂ ملکی مرتبۂ صفر کو پہونچ گیا ' غلے کا نرخ ۵۰ فی صدی کم ہوتا گیا !!

(ڈینیل اوکونسل)

آسمان کا خدا غضبناک ہوتا ہے کہ اپنے نزول رحمت کے لیے اسباب پیدا کرے ' ہوا زور زور سے چلتی ہے کہ بادل کے منتشر ٹکڑے یکجا ہو جائیں اور رحمت کا پانی کھل کر برسے - پانی برسا اور آیرلینڈ کی خاک نے (ڈینیل اوکونل) نام ایک عجیب و غریب انسان پیدا کیا جو کوششوں کا پتلا اور ہمتوں کا مجسمہ تھا - اوسکی جہد و

ہیں" اثناے تقریر میں انہوں نے کہا کہ " دالان مسجد گویا واپس مل گیا " لفظ (گویا) دونوں جماعتوں کے لیے سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل گرفت تھا - اس کے بعد انہوں نے تجویز شکریہ کے الفاظ پڑھکر سنائے -

بعض اصحاب نے - اسباب معلومہ کی بنا پر غیر معمولی اختلاف کی آوازیں بلند کیں - جناب صدر و منشي احتشام علي صاحب و غیرہم نے یہ فرماکر اس اختلاف کو رفع کیا کہ " والسرائے کا یہ فیصلہ جہاں تک کہ اون کی خود ذات کا دخل واثر ہے' ضرور قابل شکریہ ہے کیونکہ حضور والسرائے مسائل نہیں جانتے اور جب ہمارا ہي ایک مستند عالم ایک صورت شرعي جو اسنے اپنے نزدیک جائز سمجھي' پیش کردي' تو اس سے والسرائے کی ہمدردي میں سر مو فرق نہیں آتا اور وہ ضرور قابل شکریہ ہیں " مگر باوجود اس کے جوش اسقدر غالب تھا کہ بحالت موجودہ رزولیوشن کو پاس کرنے سے انکار کردیا گیا' اور اس رزولیوشن میں ترمیم چاہي گئي ' مگر چونکہ پلیٹ فارم پر اور کرسي صدارت کے ارد گرد اکثر ارباب ثروت اور ارباب جاہ اشخاص ہوا کرتے ہیں اور یہ بھي ظاہر ہے کہ ایسے لوگ اس رزولیوشن سے باوجہ یا بے وجہ مخالفت بھي نہیں کیا کرتے ' اسلیے پاس پاس کا شور بلند کر دیا گیا - میں ایک غیر جانب دار پردیسي ہونے کي حیثیت سے اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ یہ رزولیوشن ہرگز جائز طریقہ سے پاس نہیں ہوا اور میري رائے میں موافق اور مخالف راؤں میں دو اور چار کا تناسب تھا -

اب مخالف پارٹي کے لیے سوائے اسکے اور کچھہ چارہ نہ تھا' کہ اسکے بعد ایک نیا رزولیوشن پیش کردے - چنانچہ ایک نیا رزولیوشن پیش کیا گیا جسکے صحیح الفاظ مجھے یاد نہیں' لیکن مفہوم یہ تھا کہ " حضور والسرائے سے درخواست کی جاے کہ وہ مسجد کو مثل پیشتر کے تعمیر کرنے کی اجازت دیں' اور ہم کسی مسجد کا ہر حصہ خواہ کیسي ہي صورت ہو مگر غیر مصالح مسجد میں استعمال ناجائز سمجھتے ہیں "

سب سے زیادہ ملامت کی بوچھاڑ اس عالم پر کی گئي جسنے کسي وجہ سے اس فیصلہ کو جائز بتایا - اسکے بعد اون لوگوں کي ہمدردی اور کوششوں کے شکریہ کا رزولیوشن پیش کیا گیا جنہوں نے معاملات مسجد میں حصہ لیا تھا ' مگر پبلک نے بیک زبان آواز بلند کي کہ ہم اس کو واضح کرنا اور سب کے نام مفصل جاننا چاہتے ہیں' جسکا مفہوم سوائے اسکے اور کچھہ نہ تھا کہ جناب مولوی عبد الباري صاحب کو اس میں شریک نہ کرنا چاہیے -

جلسہ میں ایک عجیب قسم کی حرکت اور جنبش تھی ' اور لوگوں میں غیر معمولی جوش تھا - پبلک شکریہ کا کوئی رزولیوشن بلا شرط پاس کرنے پر آمادہ نہ تھی -

راقم - ایک مہمان فرنگي محل

مصالحة کانپور

مسلمانان سندھ

ہم مسلمانان اہل سندھ آپکي جلیلة القدر خدمات اسلامیہ کا اعتراف کرنا اور ان خدمات دینیہ ملیہ کے سبب جو تکالیف و صعوبات آپکو پہونچي ہیں' اُنمیں آپکے ساتھہ ہمدردي کرنا فرض دیني سمجھتے ہیں - بعد ازاں عرض پرداز ہیں کہ واقعۂ جانگداز اور حادثہ ہائلۂ کانپور نے جو مہیب اثر اور سنسني سي دنیا بھر کے نہ فقط متمدن ممالک بلکہ چھوٹے چھوٹے قریوں تک میں بھي پیدا کردي تھي' وہ ہر ایک کو معلوم ہے - اُسنے تاریخي تعدي اور جبر مذہبي و استبداد کي یاد کو از سر نو مسلمانوں کے دلوں میں تازہ کردیا تھا - اور عام طور پر برٹش گورنمنٹ کي طرف سے مذہبي آزادي کا جو خیال تھا' وہ ایک خواب پریشان یا اضغاث احلام معلوم ہونے لگا تھا - اس حالت میں ہندوستان کے مسلمانوں کي امیدیں بجز حضور والسراے بہادر کے اور کسي سے بندھي نہ تھیں - کہ وہ اپنے ایام حکمراني کو اس تاریخي داغ سیاہ سے بچالینگے - ہم متشکر ہیں حضور والسراے بہادر کے' جنکے دل میں ہماري ان امیدوں کا عکس منعکس ہوا مگر اے واے ہماري شور بختي ! اور اے واے ہماري شومي قسمت ! کہ جو کچھہ حضور ممدوح کے دل میں ہمارے لیے انصاف فرمایي کا جذبہ پیدا ہوا' وہ بھي اجتہادي غلطي کي آمیزش سے نہ بچ سکا ' جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو شریعت کا احترام کیا ' نہ ہمارے بیگناہ مقتول بھائیوں کے بہے ہوے خون کا خیال کیا - یعني وہ حصہ مسجد کا جسکے بچانے کے واسطے ہمارے غیرت مند بھائیوں نے اپنا خون بہایا اور عزیز جانیں قربان کیں ' حکومت کي طرف سے اتني شفقت اور دریا دلي دکھانے کے باوجود بھي نہ بچ سکا - اور اس قطعۂ زمین پر رھي سر مستئي تشدد اور تاتاري استبداد کے نشان و اثار قائم رہے ۔

ہم حضور والسراے کے اس نیک خیال کا دل سے خیر مقدم کرتے ہیں کہ اس واقعہ کو بالکلیہ بھلا دینا چاہئیے - مگر کیا یہ عرض کرنا داخل گستاخي نہ ہوگا کہ جب حضور ہي نے اس واقعہ کو ہمیشہ کے واسطے نہیں بھلایا اور گذشتہ علائم و آثار کو نہیں مٹایا تو پھر ہم اسطرح باوجود دیکھنے ان آثار و علائم کے اس واقعہ کو دل سے بھلا سکتے ہیں ؟

اگر حضور سچ مچ چاہتے ہیں کہ یہ واقعہ لوگوں کے دلوں سے محو ہوجاے تو بجز اعادۂ صورت اصلیۂ حصۂ منہدمہ اور کوئي حیلہ نہیں - ہم حیران ہیں کہ بعض مسلمان اصحاب بے سوچے سمجھے اظہار شتاب خوشنودي و شکر کے رزولیوشن پاس کر کے حضور والسرائے کو دھوکا دے رہے ہیں - یہ سچ ہے کہ جو کچھہ حضور والسراے نے اس معاملہ کے طے فرمانے کي غرض سے قدم رنجہ فرمانے کي تکلیف گوارا فرمائي' اور جو کچھہ مسلمانوں کے جذبات کا لحاظ کر کے زبان مبارک سے ہمدردي دکھائي ' لاریب قابل شکریہ و سزاوار ستایش ہے - مگر اسکے سوا جو کچھہ حصہ منہدمہ کے بارہ میں حضور نے فیصلہ صادر فرمایا ہے' وہ ہرگز ہرگز از روے احکام اسلام صادر کرنے کے قابل نہیں -

یہ جو مولانا عبد الباري صاحب دام برکاتہ نے اظہار فرمایا ہے کہ ہز آنر جیمس میسٹن قائم مقام لفٹننٹ گورنر کو حضور والسراے نے تاکید کي ہے کہ احکام اسلام کا ضرور لحاظ رکھیں - معلوم نہیں اس لحاظ رکھنے کا وقت کب آئیگا ؟ اگر اس تاکید کا جلوہ ظاہر ہونے والا ہے تو جلد ہونا چاہیے - ورنہ ہم یہ سب کچھہ زباني جمع خرچ اور طفل تسلي سمجھینگے -

کیا منہدمہ حصہ بقول مولانا عبد الباري صاحب جزء مسجد نہیں تھا ؟ تھا اور یقیناً تھا - پھر کیا وجہ ہے جو اسکو عام گذرگاہ بنایا جاتا ہے ؟ کیوں فقط اسکي ہوا پر ہمکو قبضہ دلایا جاتا ہے ؟ خبر نہیں وہ کونسي بات ہے جسکي بنا پر ہمارے بعض مسلمان اصحاب اس فیصلہ کو اطمینان بخش قرار دیتے ہیں ؟

ہمارے سچے جذبات پر تہمتیں لگائي گئیں ' ہماري اسلامي غیرت کو بد نام کیا گیا ' اور اس سچي غیرت کو جو لازمۂ مذہب پرستي ہے' شور و شر' فتنہ و فساد سے تعبیر کیا گیا - ہماري زبانوں

مصالحۂ مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

اقتباس بعض مکاتیب و رسائل

جناب مولانا و بالفضل اولینا دام مجدکم - السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - الہلال نمبر ۱۶ جلد ۳ - مطبوعه ۱۵ - اکتوبر سنه ۱۹۱۳ میں عنوان " گم شده صلح کي واپسي " کے ذیل میں آپ نے اس ایڈریس کي نقل دي ہے جو ۱۴ اکتوبر کو مسلمانان کانپور کي ایک جماعت نے پیش کیا تھا اور لارڈ ممدوح نے جو جواب ایڈریس مذکور کا دیا اسکو بھي میں نے بغور مطالعه کیا - میں نہیں سمجھه سکا که یه ایڈریس کل مسلمانان هند کے قائمقاموں یا ملزمون کي تجویز اور منظوري سے مرتب هوا یا فوري طور پر کانپور کے سربر آورده اصحاب نے اپني ذمه داري پر مرتب کیا تھا - بہرنوع جب ایڈریس میں یه امر درج ہے که " هم نہایت زور سے ان لوگوں پر نفرین کرتے هیں جنسے غیر قانوني کام ظہور میں آیا نیز یه که " انہوں نے خلاف قانون پتھر پھینکے یا کسي دوسري غیر قانوني طریق سے پیش آئے " تو اب اس بات کے ماننے میں کیا عذر هوسکتا ہے که ۳ - اگست کا مجمع خلاف قانون تھا ' اور یه اندراج اقبال جرم کے مساوي بلکه صریح اقبال جرم ہے ' پس لارڈ هارڈنگ بالقابه کا اپنے جواب میں یه فرمانا که " بچے جب کوئي بھي حرکت کرتے هیں تو باپ کا فرض ہے که ان پر رحم کرکے انکو سرزنش کرے تاکه وه عقل سیکھیں اور اینده غلطي نکریں " اور بقول لارڈ موصوف " عام حالات کي رو سے گورنمنٹ کا یه فرض ہے که وه انکو عدالت کے سپرد کرکے سزا دلاے " -

لیکن گذشته ایام قید میں ملزم کافي تکلیف اٹھا چکے هیں ' پس لارڈ ممدوح نے اپنا رحم دکھلایا اور ۱۰۶ ملزمون کے برخلاف جو مقدمات بلوی عدالت میں دایر تھے انکو اوٹھا لیا اور ملزموں کو بعزت رها فرمادیا ! !

پس اس انجام کو دیکھه کر جسکا اعتراف ایڈریس میں کیا گیا ہے هر شخص یه کہنے کا حق رکھتا ہے که اخر جب جرم کا اقبال هي کرنا تھا تو اسقدر شور و شغب اور آه و فغاں کرنا محض بے نہود تھا ' اور کوه کندن و کاه برآوردن کا مصداق -

میرے خیال میں اقبال جرم کي صورت میں گورنمنٹ اور اسکے کارکن افسروں کا ذره بھر بھي قصور نہیں ہے ' اور بلا شبه لارڈ هارڈنگ بالقابه کا یه رحم کا برتاؤ که ۱۰۶ ملزموں کو صرف چند اشخاص کے اقبال جرم کرنے کي صورت میں رها کردیا ' قابل هزار ستایش اور مستحق شکریه ہے ' اور اسیواسطے هندوستان کے هر ایک حصے میں مسلمانوں نے ایسے جلسے کیے -

مسجد کے منہدمه حصه کا یه فیصله که جس قدر مسجد کي زمین سڑک میں ملادي گئي ہے ' پبلک کي گزرگاه کے لیے بدستور چھوڑ دي جاوے اور اسپر ۸ فیٹ کي بلندي چھت ڈالکر متولي اسیطرح کا دالان بنالیں جسطرح پر که وه پہلے موجود تھا ' اور نیز لارڈ ممدوح کا یہه خیال که اس کي ملکیت کا خیال فضول ہے ' میں نہیں سمجھتا که کس قانون کے مطابق ہے ؟ شرع محمدي کے رو سے تو یقیناً یه فیصله درست نہیں ہے ' لیکن اگر کسي انگلش قانون کے مطابق هو تو اسکا مجھکو علم نہیں -

بموجب شرع محمدي کے جائداد موقوفه کا کوئي مصرف سواے اس غرض کے ' جسکے لئے کوئي جائداد وقف هوئي ہے ' کوئي اور نہیں ' اور نه اسکا عارضي یا دائمي انتقال هوسکتا ہے اور نه اسکا کوئي حصه وقف سے خارج هوسکتا ہے ' اسلیے لارڈ ممدوح کو چاهئیے تھا که جہاں ملزموں پر اسقدر رحم فرمایا ہے که بعد جوڈیشل ثبوت کے محض ایڈریس دینے والوں کے اقبال پر ملزموں کے برخلاف جسقدر مقدمات بلوی کے عدالت سیشن میں تھے اپنے شاهانه اختیار سے عدالت سے اٹھا کر انکو بعزت رها فرما دیا ہے ' وهاں اسقدر اضافه فرما دیتے که جسقدر حصه زمین کا سڑک میں ملادیا گیا ہے وه واگزار کیا جاتا ہے ' که مسلمانوں کے مذهبي قانون مداخلت هوتي ہے ' یا کم سے کم هندوستان کے علماء و فقہاء سے استفتا فرما لیتے که اس قسم کا فیصله مسلمانوں کي شرع میں کیا حیثیت رکھتا ہے ' لیکن افسوس شاید تنگي وقت نے لارڈ ممدوح کو ایسا کرنے نہیں دیا - لیکن اسکي اصلاح کے واسطے هنوز وقت موجود ہے ابھي تک نه تو سڑک تیار هوچکي ہے اور نه دالان مسجد هي بن چکا ہے -

خاکسار عطا محمد امرتسري

جلسۂ لکھنؤ

۲۶ اکتوبر کو ایک عظیم الشان عام جلسه قیصر باغ میں بغرض ادائے شکریۂ حضور وائسرائے منعقد هوا - انعقاد جلسه کي خبر بذریعه اشتہارات ایک روز قبل کردي گئي تھي - ۳ بجے تو اجتماع کافي هوگیا تھا مگر بعض رزولیوشن جو جلسے میں پیش هونے والے تھے ' اب تک زیر بحث تھے ' اور جلسے کي کارروائي کے قبل هي اختلاف آرا کے جوش نے اسقدر چپقلش برپا کردي تھي که جلسے کي نمایاں اور سربر آورده صورتیں رزولیوشن کي مسودے هاتھه میں لئے هوئے بغرض افہام و تفہیم ۲۰ ' ۲۰ - ۲۵ ' ۲۵ حاضرین کو اپني طرف مخاطب کرکے بعض کو حصول رائے کي غرض سے اور بعض کو مصالح سیاسي کي تفہیم کي بنا پر ' اپنے گرد و پیش جمع کر رہے تھے !

طرفین کي پر جوش جماعتیں اپنا اپنا کام کر رهي تھیں ' اور یه سلسله تقریباً ۴ تک جاري رها - اسکے بعد مسٹر نبي الله کي زیر صدارت کارروائي شروع هوئي ' صدر نے ۳ - اگست کے واقعه کا اور پھر اس اجتماع کا ذکر کرتے هوئے کہا " نہایت مسرت قلبي کا باعث ہے که هم لوگ آج اس خون ریز واقعه کے ناگوار معاملات کو مختتم دیکھکر حضور وائسرائے کا شکریه ادا کرنیکے لیے مجتمع هوئے

کتنے هي فرزندان توحید کي خشک زبانوں سے نکلي هونگي ؟ جانے دیجیے - اپنے کاموں میں مصروف رهیے - دنیا عقلمندی میں بہت بڑهگئي هے اور میں دیوانہ هوں !

در بادیہ تشنگاں بمردند
وز دجلہ بہ مکہ می رود آب !

اُردو انگریزی کارڈوں کے اختلاف مضمون کا حال سب سے پہلے مجھے مسٹر مظہر الحق سے معلوم هوا - انکے پاس بھی اُردو هی کا کارڈ آیا تھا - عین پارٹي میں انکو انگریزی کارڈ کے مضمون کي خبر هوئي - اسمیں اِن تینوں بزرگوں کا بالکل ذکر نہ تھا ' بلکہ صرف یہ تھا کہ حضور ویسراے کی تشریف آوری کی خوشي میں یہ پارٹی دي گئی هے !

مجھے ذاتي طور پر معلوم هے کہ مسٹر مظہر الحق نے بعض اشخاص کانپور کو پارٹي سے پہلے لکھدیا تھا کہ اُن حکام کو جلسے میں بلانے کي کوشش بہتر نہ هوگي ' جو مسلمانوں کیلیے اپنے نظارے میں ایک درد انگیز داستان کي یاد رکھتے هیں -

میں نے یہ بھي سنا هے کہ جلسے میں شاید کسي شخص سے بعض حکام نے یہ بھي کہا کہ " همکو اُردو کارڈ کا حال معلوم نہ تھا - اگر معلوم هوتا کہ یہ پارٹي اِن لوگوں کے اعزاز میں دي گئی هے تو هم کبھي نہ آتے "

حضرات کانپور کي یہ ستم ظریفي بھي قابل داد هے کہ ایک طرف تو حکام کو اُردو کارڈ کے مضمون سے بے خبري کي شکایت هے ' دوسري طرف آپ کو انگریزي کارڈ کي بے خبری پر افسوس - شاکي دونوں هیں اور دونوں کي شکایت بھي یک ساں ! صحبت تو هوگئي - اب دونوں فریق اپني اپني شکایتوں کا موازنہ کر لیں :

کہتے هیں کہ وہ بھي یہي کہتے هیں ' کروں کیا
کہتے هو کہ دلجوئیے اعدا نہ کرو تم !

اپکو جن امور کي شکایت هے اب آسکي نسبت کیا کہوں ؟ اپني اپني طبیعت اور اپنا اپنا اصول هے - لیکن معاف فرمایئیے گا - جناب راجہ صاحب محمود آباد ' مسٹر مظہرالحق ' اور مولانا عبدالباری تو مجبور تھے کہ اِنھي کیلیے دعوت کا دینا ظاهر کیا گیا تھا ' اور نہ جاتے تو لوگوں کي دلشکني هوتي ' مگر آپ کو اور جناب حکیم صاحب کو کونسي مجبوري پیش آئي تھي کہ با وجود ان حالات کے حس و تاثر کے' شریک صحبت رهے اور اب بعد اختتام صحبت اسکي شکایت هے ؟ یکے بعد دیگرے آپنے تین درد انگیز اور ضبط ربا مناظر دیکھے ' جنکي آپنے تفصیل کي هے ' لیکن بالآخر ان تینوں مرحلوں سے آپ بھي علي اي حال گذر هي گئے اور کوئی منزل بھي آپکو مجلس کي رگینیوں سے الگ نہ کرسکي !

ایں گناهیست کہ در شہر شما نیز شود !

اگر آپکي جگہہ میں هوتا اور یہ تکلیف دہ مناظر سامنے هوتے ' تو بلا ادنی تامل وهاں سے اُٹھکر چلدیتا اور چلتے چلاتے جتنے شخص مل جاتے ' انکو بھي کھینچ کر اپنے ساتھہ لیجاتا :

همرہ غیری و می گوئی بیا عرفي توهم ؟
لطف فرمودي ' برو ' کیں پاے را رفتار نیست !

کن یداً ' لا تکن لساناً - سچي شکایت عمل سے هوني چاهیے نہ کہ زبان سے - آپ بالآخر ڈنر میں بھي شریک هوے اور متهمین حادثہ ۳ - اگست کے شکریے کي تحریک کي - بقول آپکے مناظر ثلاثہ سہ پہر کو پیش آئے تھے - رات تک آپنے ضبط کیوں کر کیا اور کیا مجبوري تھي ؟

میں نے سنا هے کہ ایک سو چھہ آدمیوں میں سے بھی جو لوگ پارٹی اور ڈنر میں شریک کیے جاسکتے تھے ' انکو شریک کیا گیا تھا - مولوی عبد القادر صاحب آزاد سبحانی پارٹی اور ڈنر' دونوں میں شریک کیے گئے تھے - البتہ ان میں سے عام لوگوں کو نہیں شریک کیا تھا عذر یہ هے کہ یہ دونوں صحبتیں آداب و رسوم صحبت کي متقاضی ' اور انکے لیے وہ موزوں نہ تھے - رات کو مجلس میلاد میں سب کو شریک کیا گیا تھا -

---

مصالحۃ مسئلۃ اسلامیۃ کانپور

از جناب مولوي حکیم محمد رضوان صاحب

محمود الالسنۃ و الافواہ - محمود الاقران و الاشباہ - محترمي جناب مولانا زید مجدکم - سلام مسنون - فیصلۂ کانپور کے متعلق میں نے موافق اور مخالف دونو قسم کي رائیں غور اور اطمینان سے پڑھیں - عرصہ سے اس خیال میں هوں کہ اپني ناچیز رائے سے اهل ملک کو آگاہ کروں لیکن کثرت کار او رهجوم افکار سے اسقدر عدیم الفرصت رها کہ کچھہ نہ لکھہ سکا - اگرچہ میري مشغولي کا ابتک وهي عالم هے لیکن زیادہ تاخیر میں وقت کے گذر جانے کا اندیشہ هے اسلیے چند سطریں لکھکر حاضر خدمت کرتا هوں - اگر جناب مناسب خیال فرمائیں تو الهلال کے کسي کالم میں درج کردیں -

اس میں کچھہ شک نہیں کہ ۱۴ - اکتوبر کا مبارک دن انگریزي عہد حکومت میں یاد گار روز هے جس کي مسرت خیز یاد کا مسلمانوں کے دل و دماغ سے مٹنا دشوار هے - اس یوم سعید میں حضور ویسراے بہادر نے مسلمانوں کے ساتھہ جو شریفانہ سلوک کیے ' جس سیر چشمي سے اپني عنایت و کرم گستري کا بین ثبوت دیا ' اور جس مردانگي سے ایک سو چھہ گرفتاران بلا کو قید غم سے آزاد فرمایا ' آنکي شکر گزاري سے هماري زبانیں عاجز هیں اور جسطرح اسوقت تمام قومیں حضور ممدوح کي ثنا خواں هیں اسي طرح آنکي آنیوالي نسلیں بھي جناب موصوف کي نیکي انسانیت ' انصاف پسندي ' اور صلح جوئي کي همیشہ توصیف کرینگي - اگرچہ اینگلو انڈین اخبارات اپنے تعصب سے اس مدبرانہ انصاف کي غلط تعبیر کر رهے هیں اور حضور نائب السلطنت هند کی مربیانہ فیاضي اور عنایت کو کمزوري اور بزدلي بتا رهے هیں لیکن سچ یہ هے کہ :

رموز مملکت خویش خسروان دانند

حضور ویسراے نے رحم و عدالت کي سب سے زبردست طاقت سے جسقدر قلوب کو مسخر کر لیا هے اور جتنے دلوں پر نقش رعب و جلال کا سکہ جما دیا هے' اگر اسکي جگہ اپني ساري بحري و بري قوت کو صرف کردیتے تو بھي اس محبت اور خلوص کا حصول نا ممکن تھا -

حضور ویسراي کے علاوہ اور جن جن حضرات نے مسلمانوں کی دستگیري اور غمگساري فرمائي ' وہ سب کے سب صد عزت و تشکر کے لائق هیں - میں اس موقع پر مسلمانوں کے عدیم النظیر مربي و سرپرست جناب مسٹر مظہرالحق و جناب مسٹر فضل الرحمن کے نام نامي کے لیے بغیر نہیں رهسکتا جنہوں نے اسیران مذهب کي اعانت کیلئے اسوقت هاتھہ دراز کیا ' جب ان کي عزت و حرمت کا بجز رحمت الهي کے کوئي محافظ نہ تھا - جب مسلمانوں کي اندھا

کو آہ و بکا کرنے سے روکا گیا - ہمارے واقعات نویس اقلام کو ہم سے چھینا گیا ' ہمارے معزز و موقر اخبارات کو سخت سے سخت صدمے پہونچائے گئے ' ہمارے دلی جذبات کے ترجمانوں کو ترجمانی جذبات سے روکا گیا ' ہمارے بعض قومی آرگنوں کو موت کے گھاٹ پہونچایا گیا ' باوجود اتنے شدائد و مصائب کے اس حصۂ مسجد سے بھی ہمکو محروم رکھا جاتا ہے ' اور فقط اس حصۂ ہوا پر ہمکو قبضہ دینا کافی سمجھا گیا ہے - فیا حسرتی و یا لہفی ! ہم نے اپنی جماعت کے اجلاس منعقدہ ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع میں یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ " ہم مسلمانان اہل سندہ حضور وایسراے کی توجہات بندہ پرورانہ و الطاف شاہانہ کے شکرگذار ہیں ' مگر فیصلہ دربارہ حصہ مسجد کو غیر اطمینان بخش سمجھکر مستدعی ہیں کہ وہ بجنسہ ہمارے حوالے کیا جاوے تاکہ ہم اسکو صورت اصلی پر تعمیر کرا کے اس واقعہ کی یاد دل سے بھلا دیں " -

راقم: میرزا شرافت حسین سکریٹری انجمن اتفاق
کراچی ' سندھہ

کانپور کی ایک یادگار رات

۲۹ - اکتوبر کی گارڈن پارٹی اور جشن نشاط

یوں تو انسان دن کی روشنی اور رات کے اندھیری سے ہمیشہ ہی متاثر ہوا کرتا ہے مگر بعض دن اور بعض راتیں ایسی بھی گذر جاتی ہیں' جو باعتبار اپنے واقعات و نوعیت کے انسان کو مدتوں تک اپنی یاد سے خالی الذہن ہونے نہیں دیتیں -

۳۰ - اکتوبر کی رات بھی ایک ایسی ہی رات ہے جو کانپور کی تاریخ میں لکھے جانے کے قابل ہے -

البتہ طلائی حرفوں میں نہیں بلکہ واقعی سیاہ حرفوں میں !

رات کو بمقام ایسو سی ایشن گراونڈ ایک نہایت شاندار گارڈن پارٹی اور دعوت کا انتظام سوداگران چرم کانپور کی طرف سے کیا گیا تھا - دو قسم کے کارڈ انگریزی اور اردو میں لکھے ہوے تقسیم کیے گئے - میرے پاس اور برادر معظم جناب حکیم عبدالولی صاحب قبلہ کے پاس اردو لکھے ہوئے کارڈ آئے تھے ' جنکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جناب مولانا عبدالباری صاحب قبلہ - مسٹر مظہرالحق اور راجہ صاحب محمود آباد کی دعوت کے سلسلے میں مختلف شہروں کے مسلمان بھی مدعو کیے گئے ہیں -

لیکن انگریزی کارڈ میں جو اتفاق سے پارٹی میں پہونچکر میری نظر سے گذرا ' صرف گارڈن پارٹی کا بلاوا تھا - دعوت کا ذکر نہ تھا اور نہ یہی لکھا گیا تھا کہ یہ گارڈن پارٹی کس کے آنر میں دیگئی ہے ؟ پارٹی کے احاطے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلی غیر معمولی بات اُن یوروپین حکام کی موجودگی نظر آئی ' جنکی جابرانہ اور غیر انصافانہ طرز حکومت پر تھوڑی ہی روز پیشتر صدائے احتجاج بلند کیجا رہی تھی !

دوسری چیز جو ایک اسلامی قلب کو ہلا دینے والی ثابت ہوئی' وہ پولیس کے اُن مسلمان عہدہ داروں کی شرکت تھی جو قبل اسکے بہت سے بے قصور مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھہ رنگ چکے تھے !!

تیسرا منظر جو ایک مسلمان کو اُس پارٹی سے نفرت دلانے والا تھا' وہ اُن حضرات والا شان اور خطاب یافتگان عالی مقام کی رونق افروزی تھی ' جو مسلمانوں کی مصیبت کیوقت کانپور سے ایسے غائب رہے تھے ' جیسے غدر کیوقت واجد علی شاہ لکھنؤ سے ' اور آج اِس پارٹی میں شریک ہوکر گویا زبان حال سے فرما رہے تھے کہ " ہم لوگ تو صرف خوشی ہی کے ساتھی ہیں - غم اُٹھائیں بد بخت مسلمان "

لیکن باوجود اِن تمام غیر مستحق اشخاص کی موجودگی کے جو پارٹی اور ڈائیننگ ہال میں اہلے گہلے پھر رہے تھے ' ہم مطمئن ہوجاتے اگر وہ بے قصور ایک سو چھہ کلمہ گو بھی (جو تین مہینہ کی قید کی مصیبت جھیلکر حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر وایسراے ہند کے انصاف اور رحم دلی کی داد دیتے ہوے اپنے بچھڑے ہوئے عزیزوں سے ملے) اس دعوت میں شریک کر لیے جاتے لیکن صدمہ اور افسوس ہے تو اس بات کا ہے کہ ہمارے اُن ہر دلعزیز بھائیوں کو دعوت میں بلانا تو درکنار اُن بیچاروں کے ساتھہ ایسی سختی برتی گئی کہ اُنہیں میں کے چند مسلمانوں کو جو صرف مسٹر مظہر الحق کو دیکھکر اُنکا شکریہ ادا کرنا اور اپنا دل خوش کرنا چاہتے تھے ' پھاٹک کے اندر تک آنے کی اجازت بھی نہ دیگئی اور نہایت بیجا طریقہ سے اُن لوگوں کو باہر نکال دیا گیا !!

خدا سے دعا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں غیرت ' حمیت ' سچائی ' اور ایثار نفسی پیدا ہو - یہی اسلام کے سچے اصول ہیں اور انہیں اصولوں کو جو قوم مد نظر رکھیگی ' وہی میدان ہستی میں قدم بڑھاتی ہوئی کامیاب نظر آئیگی !!

راقم حکیم عبد القوی (لکھنو)

اُردو کا سرخ کارڈ میرے نام بھی آیا تھا ' اسمیں مسٹر مظہرالحق' سر راجہ صاحب محمود آباد ' اور جناب مولانا عبد الباری کے اعزاز میں پارٹی اور ڈنر کا دینا ظاہر کیا تھا - مگر میں نے اسکے پشت پر یہ شعر لکھکر واپس بھیجدیا :

ما خانہ رمیدہ گان ظلمیم
پیغام خوش از دیار ما نیست !

شاید ایسا کرنا رسم وراہ تہذیب کے خلاف تھا مگر آپ جانتے ہیں کہ میں اپنے مجنونانہ جذبات سے مجبور ہوں ' اور کیا کروں کہ نغموں کا نہیں بلکہ ماتم کی فریادوں کا عادی رہا ہوں - کوئی صحبت آہ و بکا ہوتی تو جاتا - عیش و نشاط کی کام جوئیوں کے لائق نہیں :

دماغ عطر پیراہن نہیں ہے * غم آوارگی ہاے صبا کیا

جس شہادت آباد کانپور میں خون کے دھبے اب بھی تلاش کرنے سے ملسکتے ہیں ' وہاں اسقدر جلد " بھولنے " کی تعلیم پر عمل کرنے کی قدرت نہیں رکھتا :

ھنیئاً لارباب النعیم نعیمہا
وللعاشق المسکین ما یتجرع

میں صبر کیے خاموش تھا - آپنے یہ خط لکھکر میرے خیالات میں ایسی جنبش پیدا کردی ہے کہ اگر ضبط نہ کروں تو نہیں معلوم کیا کیا لکھہ جاؤں ؟ جبکہ گارڈن پارٹی میں بینڈ کے نشاط انگیز نغمات بلند ہو رہے تھے ' تو اُس وقت کتنے انسان تھے' جنکے کانوں میں موت اور احتضار کی اُن چیخوں کی بھی صدا آتی تھی ' جو ۳ - اگست کو مچھلی بازار میں بے بسی کی ایڑیاں رگڑتے ہوے

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک بھی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ھر ایک اھل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاھیے • تازی ولایتی پودینہ کی ھری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ھو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدھضمی اور متلی - اشتہا کم ھونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجیے -

نوٹ — ھر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱۹]

... کا موھنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ھی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ھیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی • مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاھری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے • اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ھم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ھر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موھنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ھی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ھونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ھیں - جڑیں مضبوط ھو جاتی ھیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ھوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ھوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے بو ھوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ھاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

... بخار

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ھیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ھیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ھمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ھزارھا شیشیاں مفت تقسیم کردی ھیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ھوجاے • مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ھزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ھیں اور ھم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ھیں کہ ھمارے عرق کے استعمال سے ھر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ھو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ھو - سردی سے ھو یا گرمی سے - جنگلی بخار ھو - یا بخار میں درد سر بھی ھو - کالا بخار - یا آسامی ھو - زرد بخار ھو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پہلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ھوجاتے ھیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ھوئی تو ھیضہ ھو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ھوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ھمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاری ہے' اور ھیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن ...

بھی ھو گئی ھوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ھو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ھونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ھو اور ھاتھہ پیر ٹوٹتے ھوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاھلی رھتی ھو - کام کرنے کو جی نہ چاھتا ھو - کھانا دیر سے ھضم ھوتا ھو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ھو جاتی ھیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ھو جاتے ھیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ھمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ھاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ... ور ...

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ • ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

47

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ھیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ' براے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ھیں - یہ سب باتیں ھمارا رسالہ بغیر اعانت استاد آسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھہ بھیجا جاتا ہے - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

ذریعے سے یعنی ۱۲ روپیہ بڈل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری ترش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ھیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگائیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ھیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاھیے تو چھہ سوئی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ھر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ھم آپ کی بنائی ھوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ھیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ھر قسم کے کاتے ھوئے اون' جو ضروری ھوں' ھم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ھیں تاکہ روزینوں کا آپ کو انتظار ھی کرنا نہ پڑے - کام ختم ھوا' آپ نے روانہ کیا' اور اسی دن روپے بھی بھیج گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

آدرشہ نیٹنیگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ
سب ایجنٹ شاھنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نذیرر بازار - ڈھاکہ

دهند گرفتاریاں هو رهي تهیں ' جب وارنٹ بے تکان مجرموں کے نام نکل رهے تهے ' جب مجروحین کے کاري زخموں سے خون کے فوارے جاري تهے ' جب ننهے معصوم بچے بستر مرگ پر دم توڑ رهے تهے ' اسوقت سب سے پہلے غیرت و حمیت کا شعلهٔ انهي کے مبارک سینوں میں مشتعل هوا اور بعده ان کے شراروں سے هر شخص نے اپنی قابلیت و استعداد اور قوت کے موافق حصه حاصل کیا - اس نازک اور اهم موقع پر معزز اڈیٹر الهلال ' همدرد ' زمیندار ' اور مرحوم مسلم گزٹ نے جو مذهبي اور قومي خدمت انجام دي ' اسکی یاد بهی هنوز مسلمانوں کے دلوں میں تازه هے اور اس کی سپاسگزاری سے مسلمان کبهی سبکدوش نهیں هوسکتے -

ان تمامتر واقعات میں سب سے زیاده فخر و شکر کے لائق یه بات هے که هماري کوششیں بیکار نهیں ثابت هوئیں ' هماري پراگنده طاقتیں ایک مرکز پر جمع هوگئیں ' هماري مجموعي قوت کا آخر الامر دنیا نے اعتراف کیا ' هماري تقریروں نے نه صرف ظاهري عمارتوں کو بلکه دلوں کے کنگروں کو هلادیا ' اور هماري تحریروں نے نئے دور کا سنگ بنیاد رکها - فلله الحمد و الکبریاء - کون جانتا تها که آج کے بعد کل کیا هونیوالا هے ' اور کسکو علم تها که مستقبل ایام ماضیه کی تاریکی اور ظلم کو دور کر دینیوالا هے ؟

یهانتک جو کچهه عرض کیا گیا وه بطور تمهید کے تها - اصل مقصد کے متعلق یه گذارش هے که فیصله کانپور کی نسبت خود مسلمانوں کے مختلف خیالات هیں - زمیندار ' همدرد ' و دیگر اسلامي اخبارات کے اڈیٹر فیصله کے هر جزو کو قابل اطمینان بتاتے هیں - آنریبل سید رضا علی نے اس پر ایک مجمع کے سامنے اظهار مسرت کیا هے - مسٹر مظهر الحق کے مطمئن هونے کی خبر زمیندار نے کسی اشاعت میں درج کي گئي هے - فرنگی محل کے آستانه سے جو صدا بلند هوئي هے اس میں گو یه فیصله قابل تعریف نهیں بتایا گیا ' تاهم سر نها زخم کردینے کي هدایت کیگئي هے -

لیکن بہت سے مسلمان فیصله کے اس جزے جس کا تعلق مسجد کے ساتهه هے ' مختلف نظر آتے هیں - اِن تمام مسلمانوں میں معزز اڈیٹر (الهلال) خصوصیت سے قابل الذکر هیں جنهوں نے حق کے اعلان میں ذرا کوتا هي نفرمائي اور شریعت اسلامي کے زبردست قانون کا کمال آزادي سے اظهار کرتے هوئے زمین مسجد کے مطالبه کو قائم رکها -

اڈیٹر (الهلال) کي یهي وه فضیلت هے جو هزاروں ' لاکهوں قلوب کو بجلي کي سرعت سے اپنی طرف کهینچ رهي هے !!

فیصله مسجد کي صحت کے متعلق سب سے زیاده قابل غور یه مسئله هے که یه مذهبي قضیه کس اعتبار سے طے هوا هے اور مبادي صلح میں کن پهلوؤں پر خیال کیا گیا هے ؟ اگر اسکي بنیاد سیاسي حکمت عملي یا اپنے ضعف و نا توانی و نا کامي اور نامرادي کے خیال پر قائم کیگئي هے تو شاید هم بهي یه کهنے کیلیے طیار هوجائیں که بهت خوب ' بجا اور درست هے - لیکن اگر ان تمام خیالات کے ساتهه مذهب کا بهي جوڑ لگایا گیا هے تو بجز اپني اور مسلمانوں کي بد قسمتي کے اور کیا کها جاسکتا هے - کیونکه مذهب اسلام میں مسجد کا کوئي حصه مصالح مسجد کے سوا عام راسته یا دوسرے کسی مقصد میں نهیں لایا جاسکتا -

میں سخت متحیر هوں که جن مسلمانوں نے مسجد کے اس فیصله کو به طیب خاطر منظور فرمایا هے انهوں نے جناب مسٹن صاحب بهادر کے فیصلهٔ معارضه کو کیوں نا منظور کردیا تها - حالانکه اُس فیصله میں دو تین باتیں ایسي موجود تهیں جو اس میں هرگز نهیں پائي جاتیں -

(۱) مسجد کے شمالي طرف ایک معتد به حصهٔ زمین کا ملنا -

(۲) گورنمنٹ عالیه کا اس پر اپنی طرف سے عمارت بنانا -

(۳) اُس حصه کا من کل الوجوه مسلمانوں کے قبضه میں آجانا -

اور اس فیصله کي نوعیت جهانتک اخبارات سے معلوم هوسکي یه هے که اصل نزاعي حصه رهگذر عام میں اسي طرح شامل هے صرف اسکے اوپر آٹهه فٹ بلند ایک چهجه بنا کر وضو خانه یا دالان بنا نے کي اجازت دیگئي هے - اس عمارت کو متولي اپنے صرف اور اپنے روپیه سے طیار کرائینگے اور زمین کي ملکیت کا مسئله نهایت اجمال اور ابهام میں رکها گیا هے جس سے کسي نتیجه پر پهنچنا بهت دشوار هے - بهر حال اب ان باتوں کا وقت نهیں - شریک معامله حضرات نے جن امور کو مناسب سمجها ان پر عمل فرمایا اور اپني بے لوث مخلصانه خدمتوں سے مسلمانوں کو رهین منت کیا - جو لوگ ان کا شکوه کرتے هیں میرے نزدیک سخت غلطي پر هیں - البته قابل غور یه سوال هے که مسلمانوں کو اب کیا کرنا چاهئیے اور کونسے جائز اور مناسب طریقے اختیار کرنے چاهئیں جن میں مسلمانوں کي حقیقي اور اصلي کامیابي کا راز مضمر هو -

امید هے که معزز و محترم اڈیٹر الهلال اور دیگر بزرگان قوم اسطرف خاص توجه فرما کر مسئله مذکوره پر روشنی ڈالینگے -

عید اضحی اور انجمن خدام کعبه

هر مسلمان کي دیني جوش کي امتحان کا وقت هے

(۱)

هم بارها بصراحت ' دهرا چکے هیں که یهه تحریک محض مذهبي هے ' اسکو کسي سیاسي قضایا سے کوئي سروکار نهیں ' مگر سچ هے که حیله جو اور بز دل اور عقبی فراموش و دین فروش بد نصیبوں کے لئے اخر کوئي بهانا تو ضرور چاهیے - الله انکو توفیق عمل عنایت فرمائے - جو اخوان ملت اس آواز کے منتظر هیں ' هم انکو یاد دلاتے هیں که انکي امتحان اور انکي ایفاے عهد کا وقت آ گیا - آج یوم الحج هے اور عید الضحی (اضحی) هے - سنت ابراهیمي کي ساتهه حرمین شریفین کے لئے بهي تهوڑي سي قرباني آج چاهیے -

اگر آپ انجمن کي سلسله میں داخل هوگئے هیں تو جزاک الله - اس عهد کو یاد فرمائیے جو داخله کے وقت حلفاً آپنے لیا تها - جو حضرت هنوز کسي نه کسي وجه سے داخل سلسله نهیں هوے انکو دعوت دیجئے - عید الضحی (اضحی) کي دن هر ایک خادم کا فرض هونا چاهیے که وه اپني جوش ایماني کو بجائے خود آزمائے اور تجربه کرے که وه کچهه کر سکتا هے یا نهیں ؟ اسکي اندر شعلهٔ مذهبي پیدا هوا یا نهیں ؟ اسکي غیرت کو کچهه حرکت پیدا هوئي یا نهیں ؟

خاکساران

محمد عبد الباري فرنگي محلي خادم الخدام جمعیت اصلیه انجمن خدام کعبهٔ دهلي

شوکت علي بي اے معتمد خادم الخدام

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

میر مسئول و مرتب خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۲ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, November 26 1913.

بکفایت اصلی پتھر کی عینک لے لیجیے

حضرات اگر آپ قابل اعتماد عمدہ و اصلی پتھر کی عینک کم قیمت چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں - ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں جو عینک ٹھیریگی وہ بذریعہ وی - پی ارسال خدمت ہوجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے اپنی آنکھیں امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں ، پھر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دیجائیگی -

مسرز ایس - ایں - احمد اینڈ سنس

نمبر ۱۵/۱ ریپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی ، کلکتہ -

تجارت گاہ کا ٹہ

یہ یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسی ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے ملکی ہی آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کی جاتی ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کی روغنی مثلاً روغنی بچھیا ، مرد ، ... زرد ، نقلی ، کاف ، بکری اور بھیڑی کے ، گائے کے سر کا چمڑا ، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز کا کالے اور بھیڑ کا سفید اور کالے رنگ کا هارنش بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ہم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پر بھیج سکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کی آپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ، اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

ایک نئی قسم کا کار و بار

یعنی

ہر قسم اور ہر میل کا مال ، یک مشت اور متفرق دونوں طرح ، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر ، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق ، ورنہ واپس ، محصول آمد و رفت ہمارے ذمہ ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ہی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵ - روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ ، اس سے زائد کے لیے دریافت فرما لیں ، تاجروں کے لیے قیمت اور رعایت دونوں تاجرانہ تفصیل کے لیے مراسلت فرمائیے

منیجر ھلال ایجنسی ۵۷ اسمعیل اسٹریٹ
انٹالی - کلکتہ

THE MANAGER, THE "HILAL" AGENCY,
57, Moulvie Ismail Street, P. O. Entally, (Calcutta)

لغات جدیدہ

مؤلفہ

مولانا السید سلیمان الزینبی

یعنی : عربی زبان کے چار ہزار جدید ، علمی ، سیاسی تجارتی ، اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری ، جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ہیں ، اور و نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ہے ، وہ بھی اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود ہیں ، قیمت ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین ندوہ ، لکھنو -

۱ ۱۵ - سالڑ سلور واچ مثل چاندی ڈبل کیس کارنٹی - ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -
۲ - ۱۵ - سالڑ سلور واچ خاص چاندی ڈبل کیس کارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۳ - ۱۵ - سالڑ ھنٹنگ واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا مضبوط ملمع جسکے دیکھنے پر پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی کارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۴ - ۱۸ - سالڑ نکلنا سلور واچ کارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -
۵ - ۱۹۰ - سالڑ کارنٹی لیور واچ اسکی مضبوطی اچھا قایم برابر چلنے کا ثبوت صاحب نکٹری نے کارنٹی دس سال کھڑیکے ڈائل پر لکھا ہے جلد منگا لیجیے معہ محصول چھہ روپیہ -
۶ - ۱۹ - سالڑ سٹم پٹنٹ لیور واچ کارنٹی ۲ سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

بہجۃ الاسرار

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ سپرنٹنڈنٹ بیکر ھوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly ,, ,, 4-12.

الهلال

مدیر مسئول و خصوصی
مسلمان الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۲۲ کلکتہ : چہار شنبہ ۲٦ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری جلد ۳
Calcutta: Wednesday, November 26 1913.

فہرست

تصاویر

جنوبي افریقہ

اخبار الانبیاء

جب کوہ آتش فشاں پھٹجاتا ہے تو پھر چند سوراخوں کے بند کرنے سے آتش و سنگ کي بارش موقوف نہیں ہوتي - مسٹر گاندھي ، کیلین بیچ ، پولک ، اگر پا بزنجیر ہو گئے تو کیا اس سے وہ عالمگیر آگ بھي پا بجولاں ہو جائیگي جسکے آتشکدے ان اسیروں کے دھن و زبان میں نہیں بلکہ ان ہزارہا ہندوستانیوں کے دلوں میں ہیں ، جو جنوبي افریقہ میں پھیلے ہوے ہیں ؟

انساني فطرت کي ایک عجیب و غریب کمزوري یہ ہے کہ وہ جرم سے انکار کرنے کے وقت دنیا کو محروم الوجدان اور مسلوب العقل سمجھہ لیتا ہے حالانکہ نادان یہ نہیں جانتا کہ جرم نے خود اسکي خرد و ہوش پر پردے ڈالدیے ہیں -

کسي بد نصیب کے قتل سے انکار ممکن ہے مگر جب آستین و دامن پر خون کے دھبے ہوں اور ہاتھہ میں خنجر ، تو کون ہے جو اس انکار کو صحیح تسلیم کریگا ؟

دفتر مستعمرات کے نام لارڈ گلیڈ اسٹون نے اس بارے میں ایک مراسلہ بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ظلم و جبر کي خبریں مبالغہ سے پر ہیں - انکو اپنے وزرا کي عدل پرستي پر کامل اعتماد ہے - وزرا کا مقصد صرف اعادۂ امن ہے اور کچھہ نہیں - تازیانے اور گولیوں کي خبر صحیح نہیں -

[illegible] حکام ہندوستانیوں [illegible] [illegible] اور جو [illegible] کے مظلوم [illegible] سزا دي گئي ہے سزا کي مقدار اسي قدر اور ۱۰ شلنگ سے لیکر ۵ پونڈ اور [illegible] [illegible] ہے - قیدي میں ۱۰ - ۱۰ اہالي قید خانہ کي مشقت میں - معطل بھي گئے ہیں اور سزا صرف ۳ - ۳ دي گئي ہے - وغیرہ وغیرہ

ہم نہیں سمجھتے کہ اس معنی سے لارڈ گلیڈ اسٹون [illegible] [illegible] [illegible] مقصد یہ ہے کہ وہ اس فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں جو [illegible] [illegible] ہونے کے ان پر عائد ہوتا ہے ، کیونکہ وہ اداء فرض میں جو [illegible] ہو وہي [illegible] کہ اپنے [illegible] و مصلحت کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہم ہند سے [illegible] چاہتے ہیں تو ہمیں انکے [illegible] عمل و [illegible] [illegible] [illegible] چاہیے

وہ ہندوستانیوں کي تشفي کرنا چاہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ [illegible] - وہ کہتے ہیں کہ مجھے اپنے وزراء پر اعتماد ہے مگر انکے اعتماد کي وجہ سے ہندوستاني ان وزراء پر کیونکر اعتماد کرسکتے ہیں ، جنکے طرز عمل نے انہیں مضطر بنا دیا ہے ؟

[illegible] و بیدردي کے استعمال سے وہ اسلیے انکار کرتے ہیں کہ [illegible] [illegible] اعتراف نہیں کر [illegible] ، مگر ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ہندوستان میں اسي [illegible] کے ساتھہ یہي واقعہ ہوا ہوتا تو یہ دلیل آنکي تسلي کے لیے کافي ہوتي ؟

وہ کہتے ہیں کہ وہ قلي جو غالباً تازیانہ تھا ، مرض سے مر گیا مگر ہم ہندوستاني [illegible] ہیں کہ گوروں کي ٹھوکر کھانے والے ہمیشہ تلی ہي کي وجہ سے مرتے ہیں -

اب [illegible] ہمانہ لبریز ہوکے چھلک گیا ہے ، ہماري حکومت ہند کے لب بھي [illegible] [illegible] خاموشي توڑي ہے -

۱۱ - نومبر کو وائسرے نے وزیر ہند کے نام ایک تار اس مضمون کا بھیجا کہ بظر بر حالات موجودہ ، ایک [illegible] [illegible] اور [illegible] تحقیقات ہوني چاہیے -

اگر مظالم ثابت ہو جائیں تو ان [illegible] کے خلاف [illegible] [illegible] سختي کے ساتھہ اعتراض کیا جائے - [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مداخلت کي درخواست کیجائے - اسکے جواب میں وزیر ہند نے وہ [illegible] [illegible] ہے جو دفتر مستعمرات میں موصول ہوا تھا مگر مسرت ہے کہ حکومت ہند نے اس پر اکتفا نہیں کیا اور پھر تار لکھا ہے کہ جلد سے جلد ایک لائق اور کامل تحقیقات [illegible] [illegible] [illegible] کے ذریعہ ہوني چاہیے جسمیں ہندوستانیوں کي بھي شہادت ہو -

حق و صداقت کي راہ میں اگر کوئي جماعت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و اجانب بھي اسکے ساتھہ ہمدردي سے بغیر نہیں رہسکتے - معاملات ہند کے ساتھہ انگریزي پریس کي سرد مہري پر ہمیشہ فغاں سنجي کي گئي ہے مگر سچ یہ ہے کہ ہم نے یک دل ہوکر کسي کام کے لیے کوشش بھي کب کي ؟ آج جبکہ ہم جنوبي افریقہ میں متحدہ و متفقہ طور پر وطن عزیز کي عزت و حقوق کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں ، تو انگلستان کے آزاد اخبارات سے لیکے شدید ترین کنسرویٹو اخبارات تک ، سب کے لب خود بخود کھل گئے ہیں -

ٹائمز ، مارننگ پوسٹ ، ڈیلي نیوز ، پال مال گزٹ وغیرہ ، سب نے بالاتفاق ہندوستانیوں کي حمایت میں صدائیں بلند کي ہیں -

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بادا ۱۰ کرلیں، اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پته، رقم، اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکا ذمه دار نه هوگا

(منیجر)

شــرح اجــرت اشتــهـــارات

— * —

میعاد	في صفحه	في کالم	نصف کالم	چوتھائي کالم	چوتھائي کالم سے کم في مربع انچ
مرتبه	روپیه	روپیه	روپیه	روپیه	روپیه آنه
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	۰ - ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۰	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بھي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چھاپنے کے بعد بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگهه دیں، البته حتی الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیاده سے زیاده ۴ اقساط میں، چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں، اور کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي اور وه کسي حالت میں پھر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وه جب چاهے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اس چیز کا جو جوّے کے اقسام میں داخل هو، تمام منشي مشروبات کا، فحش امراض کي دواؤں کا اور هر وه اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنیٰ شبهه بھی دفتر کو پیدا هو، کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۳۱

الــنـبــاء الاســيــم

بعــرم عشق تو هم مي کشنـد و غوغا ئیست * تو نیـز بر سر بام آ ده خوش تمـاشـا ئیست

(۲)

سر زمین محتــرم هنــد کا فرزندان اســلام سے مطالبــه
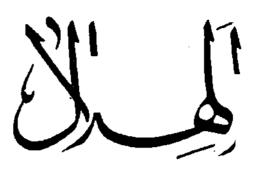
ر لو انا کتبنــا علیهم ان اقتلوا انفسکــم ارخرجوا من دیارکم ما فعلوه الا قلیل منهم ' ر لو انهم فعلوا ما یوعظون به ' لکان خیراً لهم و اشد تثبیتا (۶۹:۴)

اور اگر هم ان مدعیان خدا پرستي کو حکم دیتے که حق و صداقت کي راه میں اپني جانوں کي قرباني کرو یا اپنــا گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ ' تو ان میں سے چند آدمیوں کے سوا کوئي بھي ایسا نه کرتا - حالانکه جو کچھه انکو سمجھا یا گیا ھے اگر وہ اُسکي تعمیل کرتے تو انکے حق میں بهتر هوتا اور اسکي وجه سے وہ اپنے حق و مقصد پر مضبوطي کے ساتھه جمے رھتے -

وہ آنکھیں جو ایک سال پہلے طرابلس اور برقه کے مناظر مظلومیت پر خونبانه فشاني کر رھي تھیں ' وہ دل جو چند ماہ پیشتر مقدونیا کے حوادث خونین کي یاد میں دو نیم تھے ' وہ زبانیں جو کل تک شہداء مقدسین کانپور کیلیے فغاں سنج تھیں' ابھي اسودہ خاطر اور فارغ البال نہوں که انکي مشغولیت کا سامان باقي ھے !

سه چیزست آنــکه پا یانے ندارد:
شبے من' درد من' افسانۂ من!

پھر وہ انکھیں جنھوں نے کل تک حق و انسانیت کے ان عالمگیر ماتموں میں حصه لیا ھے ' کیا آج عدل و انصاف کي ایک مصیبۃ کبری اور ماتم عظمی کیلیے چند آنسوؤں سے بھي بخل کرینگي ؟

اگر کل تک طرابلس و بلقان کے ماتم گدار انسانوں کي مظلومیت پر رو رھے تھے ' تو تعجب ھے اگر آج وھي انساني مظلومیت انکي انکھوں کو تر نه کرے ' اگر انکا جوش و خروش اور جد و جهد اسلیے تھا که حق و انسانیت کا ساتھه دیں اور ظلم و عدوان سے نفرت کریں' تو حیف ھے اگر آج اُسي مظلوم انسانیت کي چیخیں انکے دلوں کي محبت اور همت کي همدردي حاصل نه کر سکیں !

انسانیت اور حق و عدل کے پرستاروں کے لیے امتیاز این و آن نہیں ھے - وہ جو وطن کي قید سے منزہ' زمین و مرز بوم کي تمیز سے پاک ھیں' انکے لیے خدا کي زمین کا هر گوشہ مقدس' اور اسکے بندوں کا هر گروہ محترم ھے - وہ انسانیۃ کے خادم ھیں انکي محبت فرعي کا شرف' وطن و قوم کي ادنی ترین تقسیموں سے آلودہ نہیں هوتا - انکے کانوں میں جہاں کہیں سے بھي انسانیۃ کي فریاد الغیاث آتي ھے ' انکھوں کے آنسو' اور دل کے زخموں کو اپنے استقبال کیلیے مہیا پاتي ھے - مشرق و مغرب انکے لیے یک ساں ھے' عزیز و بیگانه کي تفریق میں انکے لیے آزمایش نہیں - طرابلس و مقدونیا کي تڑپتي هوئي لاشوں پر اگر وہ ماتم کرتے ھیں ' تو جنوبي افریقه کے اُن قتیلان حق و انصاف کے خوں چکاں زخموں کو بھي دیکھکر چیخ اٹھتے ھیں' جنھیں گوروں کي وحشیانه عقوبت نے خاک و خون پر لٹا دیا ھے - و لیس البر ان یحب الوطن ' انما البر ان یحب العالم !

عارف هم از اسلام خرابست و هم از کفر
پروانــه چــراغ حــرم و دیــر ندانــد

اســلام اسي عالم پرستي کي دعوت لیکر ایا - وہ اپنے پیرؤں کو وطن پرست نہیں بلکه انسانیة پرست دیکھنا چاهتا ھے -

(خدمت عالم و خدمت وطن)

لیکن اگر تمام عالم همارا وطن اور اسلیے محترم ھے' تو وہ خاک تو بدرجۂ اولی همارے احترام محبت کي مستحق ھے ' جسکي آب و هوا میں هم صدیوں سے پرورش پا رھے ھیں؟ اگر تمام فرزندان انسانیت همارے بھائي ھیں ' تو وہ انسان تو بدرجۂ اولی همارے احترام اخوت کے مستحق ھیں ' جو اسي خاک کے فرزند اور مثل همارے اُسي کي سطح پر بہنے والے پاني کے پینے والے ' اور اُسي کي فضاء محبوب کو پیار کرنے والے ھیں -

پس آج جنوبي افریقه میں جو قیامت کبری قائم ھے - مظلومیت کي جو انتہا اور ایثار و قرباني کي جو مہم در پیش ھے ' میں نہیں سمجھتا که دنیا میں پیروان اسلام سے بڑھکر اور کون گروہ هوسکتا ھے ' جس کے لیے سب سے زیادہ جہاد جذبات و مال کي اسکے اندر دعوت هو؟

وہ ' جو دنیا میں حق کي نصرت کیلیے آئے ھیں - وہ ' جو عالم کو اُس ظلم و سفاکي سے نجات دینے کیلیے آے ھیں جو حکومتوں کے غرور اور قوموں کے جنسي تعصب و وحشت سے پیدا هوتا ھے - وہ ' جو عدل کے علم بردار' اور اسلیے خلافۃ الهي کے مدعي ھیں - وہ ' جو دنیا میں اپنے تئیں اُس ارحم الراحمین کا نائب سمجھتے ھیں جو ظلم پر غضب ناک مگر انصاف سے خوش هوتا ھے - اور پھر سب سے آخر مگر سب سے مقدم یه که جو مسلم ھیں' اور اسلیے تمام

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

میں چاهتا هوں که چند الفاظ اسکے متعلق آور عرض کروں - ٥ - ذي الحجه کي اشاعت میں جو مضمون مفصل شائع هوا هے ' وہ قارئین کرام کے پیش نظر هوگا - اس مضمون میں پوري شرح و بسط کے ساتهه فیصلے کي اُس صورت کو عرض کرچکا هوں جو پہلے قرار پائي تهي' اور جسکي مجهے اطلاع دي گئي تهي

سب سے پہلے اسپر نظر ڈالني چاهیے که موجوده صورت اُس صورت سے کن کن امور میں مختلف هے ؟

(۱) سب سے پہلا سوال زمین متنازعه فیه کي ملکیت کا هے حضور ویسراے نے نه صرف یه که اسے مبهم هي چهوڑ دیا هے ' بلکه اس کو غیر ضروري بهي قرار دیا هے -

مسٹر مظہر الحق کہتے هیں که ملکیت کا اعتراف کرا لینا کچهه بهي مشکل نه تها ' لیکن قانوناً یه ایک لا حاصل بات هوتي زمین موقوفه کسي کي ملک نہیں - البته گورنمنٹ نے اسپر قبضه کر لیا تها جو هم کو واپس ملگیا - عدالت دیواني میں نالش بهي کي جاتي تو قبضه کي کي جاتي' نه که ملکیت کي

جناب مولانا عبد الباري صاحب کے ایک خط کا کچهه حصه آج کي اشاعت میں کہیں درج کیا گیا هے ' اس میں بهي انهوں نے اسي پر زور دیا هے -

میں نے اسپر غور کیا لیکن میں اسے سمجهه نه سکا - یه سچ هے که وقف کي ملکیت کسي کو نہیں پہنچتي مگر پهر یه کیا تها که میونسپلٹي اُس زمین کي قیمت دے رهي تهي ؟ وہ قیمت دیکر صرف قبضه لینا چاهتي تهي یا وہ حق بهي ' جسے حق تملک کہتے هیں ؟

خرید و فروخت کس شے کي هوتي هے ؟

" زمین موقوفه " کسي کي ملکیت نہیں - یه آپکا خیال هے نه که عملاً گورنمنٹ کا - وہ ضرورت کے وقت بقیمت اسکو خرید کي اور اسکي ملکیت کو منتقل کرلیتي هے - پس یه بات که زمین کسي کي ملکیت کا سوال نه تها بلکه قبضه کا ' خود آپکا ایک دعوا هے اور جب آپ یه کہتے هیں تو کوئي دلیل پیش نہیں کرتے بلکه محض اپنے دعوے کا اعاده کرتے هیں -

یه کوئي مسلم مقدمۂ قانوني نہیں جو آپ میں اور آپکے مدعا علیه میں مشترک هو- اور اسکا اعتراف کرانا غیر ضروري هو- مسجد سے وہ زمین علحده کرکے سڑک میں شامل کرا لي گئي - اسمیں اور مسجد میں ایک دیوار حائل هوگئي - اسکے معاوضه میں دوسري زمین دي جاتي تهي یا نقد روپیه -

یه تمام باتیں صرف قبضه هي کے متعلق نه تهیں -

میں قانون سے واقف نہیں هوں لیکن قانون کو سمجهنا چاهتا هوں - میرا خیال یه هے که اصلي سوال ملکیت هي کا هوگیا تها - وہ پہلي صورت میں اصولي طور پر ملحوظ تها مگر اس صورت میں نظر انداز کر دیا گیا -

(۲) اسکے بعد سوال حق قبض و تصرف کا هے - پہلي صورت میں قبضه بالکل مسجد کو مل جانا چاهیے تها لیکن اب اشتراک حق مرور سے پورا قبضه بهي باقي نه رها -

(۳) هئیة مجموعي اُس صورت کي ایسي تهي جس سے یه تغیر گویا خود مصالح مسجد کیلیے هوتا ' اور یه نظیر قائم نه هوتي که سڑک کي توسیع کیلیے مسجد کي زمین کسي راضي نامه کے بعد لیلي جاسکتي هے -

پس في الحقیقة موجوده فیصله میں عدم ملکیت ' عدم تکمیل قبضه ' اور آینده نظیر' تین نقص شدید پائے جاتے هیں - قبضه کي عدم تکمیل کا مبني حق اشتراک مرور هے -

مولانا عبد الباري کي تحریر جو آج شائع کي جاتي هے ' صاف صاف لفظوں میں بتلاتي هے که :

(۱) انهوں نے جواز کا فتوی نہیں دیا - انکي خواهش یه تهي که حضور ویسراے زمین همارے سپرد کردیں اور هم میں اور میونسپلٹي میں معامله رهجاے -

(۲) وہ اس خیال کو لفظ " بہتان " سے تعبیر کرتے هیں که " انهوں نے موجوده صورت کو جائز سمجها "

(۳) جیسا که انهوں نے انریبل سید علي امام سے کہا ' انکو اعتراف هے که " اس فیصلے سے نه تو مسلمانوں کي تشفي هوئي اور نه بے چیني دور هوگي "

میں سمجهتا هوں که اسکے بعد اصل معاملے کي نسبت مولانا میں اور هم میں کچهه بهي اختلاف باقي نہیں رهتا ' سوا اُس طریق کار کے جو اختیار کیا گیا ' اور وہ واقعه ماضي هے نه که اس مسئله کا مستقبل - وقت ایک بار جاکے پهر آنے کا عادي نہیں :

نکل گیا هے وہ کوسوں دیار حرماں سے !

پس في الحقیقت یه کہنا کسي طرح غلط نہوگا که " موجوده تصفیۂ زمین پر بے اطمینانی ظاهر کرنے میں کوئي اختلاف نہیں هے - در اصل ایک هي خیال هے اور ایک هي گروہ "

اس تصفیه کے دو جزو ابهي باقي هیں :

(۱) کونسل کي آینده نشست میں حفظ عمارات دینیه کے قانون کا پیش هونا اور پاس هونا ' جس کا ذمه بر بناے وعده هز ایکسلنسي و انریبل مسٹر امام ' جناب راجه صاحب نے لیا هے -

(۲) دالان کي تعمیر کے وقت میونسپلٹي سے به نہج احسن تصفیه -

اگر پہلا جزو پورا هوجاے تو موجوده تصفیه کے تین نقائص میں سے ایک نقص شدید خود بخود دور هو جایگا ' یعنے اس نظیر کا آینده کیلیے متعدي هونا -

دوسرے جزو پر اگرچه مولانا عبد الباري بار بار وثوق کے ساتهه زور دیتے هیں' اور اس خط کے آخر میں بهي انهوں نے دهرایا هے ' لیکن میں چند دنوں کي امید خوش سے زیاده اسے نہیں سمجهتا - ویسراے نے اپني تقریر میں جن اُمور کو واضح کر دیا هے اس سے زیاده اب کچهه نه هو سکے گا - البته یه ممکن هے که شاید میونسپلٹي سے تعمیر کے وقت کچهه رعایات دیگر صورتوں میں حاصل هوجائیں - کیونکه کہا جاتا هے که اسکي نسبت حضور ویسراے نے اطمینان دلا یا هے اور ایک طرح کا غیر سرکاري وعده هوچکا هے -

پس ان حالات کے ساتهه اگر کام کرنا هو تو صرف دو هي کام اس بارے میں همارے سامنے هیں -

(۱) فوراً ایک منتخب کمیٹي قائم کي جاے جسمیں باهر کے لوگ بهي شامل هوں اور جو تعمیر دالان وغیره کے مسئله کو اپنے هاتهه میں لے اور صرف کانپور کي مقامي حالت پر نه چهوڑ دیا جاے - اسمیں کانپور کے معززین بهي [illegible] هوں - بحالت موجوده اصلي ضرورت ایک با قاعده جماعت کي هے -

(۲) مجوزه قانون کا انتظار و مطالبه -

(۳) بصورت عدم نفاذ قانون دیواني نالش -

افسوس که اس سے بهي اهم تر سوال ۳ - اگست کے خونین مظالم کا تها ' اور وہ عین زندگي کي حالت میں دفن کردیا گیا : انا لله و انا الیه راجعون - اس جہان میں کوئي هستي ایک مرتبه مر کر پهر واپس نہیں آ سکتي - میرے پرجوش دوستوں کو سمجهنا اور غور کرنا چاهیے :

مقصد پذیر نیست دریغا ' وگرنه من
در هر قدم هزار قدم پیش رفته ایم !

مسٹر گاندھي ھیں جنھوں نے جنگ کے چھڑتے ھي امپیریل گورنمنٹ کو اطلاع دي تھي که وہ مع اپني تمام جماعت کے برٹش گورنمنٹ کي خدمت کیلیے طیار ھیں -

جنگ کے کچھه عرصے بعد وھي امپیریل گورنمنٹ ' جسکي نظروں میں ھندوستان کبھي بھی سلف گورنمنٹ کیلیے عملاً موزوں نہو گا ' مجبور ھوئي که جنوبي افریقه کو اداري خود مختاري دیدے - چنانچه کیپ ' نا ٹال ' اور ٹرنسوال کے چار صوبے جو باھم ملکر ایک متحد حکومت بناے گئے تھے ' برٹش گورنمنٹ نے انکی اداري خود مختاري کا اعلان کردیا -

اسکے بعد ھي مصائب کا اصلي دور شروع ھوتا ھے - اس سے پیشتر جنوبي افریقه کو گورنمنٹ ھند کا بھي کچھه نه کچھه خوف تھا - اب وہ بھي جاتا رھا -

(سنه ۶ - سے ۱۰ - تک)

چنانچه سنه ۱۹۰۶ میں قانون رجسٹریشن نافذ کیا گیا جس کا ذکر اوپر ھوچکا ھے - اسمیں یه شرط قرار دي گئي که ھر مرد و عورت خواہ خوانده ھو خواہ نا خوانده ' دستخط کي جگهه اپنے انگوٹھے کا نشان مثل وحشیوں اور مشتبه لوگوں کے چھاپے !

ھندوستانیوں نے اس حکم کو اپنے محترم و محبوب ملک کي توھین سمجھا اور اسکے خلاف ایک خاموش مقابله شروع کردیا - یه مقابله متصل سنه ۱۰ تک جاري رھا اس اثنا میں ڈیڑھه سو آدمي قید ھوے - ایک سو کو جلا وطن کیا گیا - ۷۵ لاکھه روپیه سے زیادہ کي ھندوستاني جائدادیں ضائع ھوئیں ' کتنے ھي خاندان برباد ھوگئے :- کتنوں کے عزیز بچے اس دارو گیر میں گم گئے جنکا سراغ اب تک نہیں ملا !

اس اثنا میں بد بخت ھندوستان بھي چیختا رھا اور جنوبي افریقه سے بھي کئي وفد انگلستان پہنچے - کچھه دنوں کے بعد ھي کینگ جارج پنجم کي تاجپوشي کي تقریب تھي - اس تقریب نشاط میں مظلوموں کي فریادوں کا بلند ھونا موزوں نه تھا ' اسلیے امپیریل گورنمنٹ نے بھي زور ڈالا - نتیجه یه نکلا که عارضي طور پر ظلم و وحشت کي اس بے امان شمشیر زني میں ایک سکون سا پیدا ھوگیا اور یونین گورنمنٹ نے بالفعل راضي نامه کرلیا -

گو بظاھر معلوم ھوتا تھا که یه سکون ھے ' مگر در اصل ایک مہلت جنگ تھي اور اسلیے تھي تاکه آئنده زیادہ تازہ دم ھوکر حمله کیا جاے - چنانچه باوجود گورنمنٹ کے متعدد مواعید و اعلانات کے اب پوري قوت اور اماد گي کے ساتھه وحشیانه قوانین کا عمل در آمد شروع کردیا گیا ھے -

(مقابله)

لیکن ظلم و سفا کي کا جس قوت سے حمله ھوا ھے ' معلوم ھوتا ھے که صبر و استقامت کي بھي اتني ھي طاقت کے ساتھه فرزندان ھند مقاومت کیلیے طیار ھوگئے ھیں - تمام جنوبي افریقه میں ھندوستانیوں کي آبادي ڈیڑھه لاکھه کے قریب ھے ' جسمیں ایک لاکھه بیس ھزار مزدور ھیں - سب سے پہلے چار ھزار ھندوستانیوں کی ایک جماعت نے مسٹر (گاندھي) کے ماتحت عزت کي قرباني کیلیے اپنے تئیں پیش کیا - انھوں نے کار و بار بند کردیے اور ٹرانسوال سے نٹال روانه ھوگئے - یه اسلیے کیا که ھندوستانیوں کیلیے ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جانا بھي جرم ھے - پس انھوں نے چاھا که اس قانون کي عملاً خلاف ورزي کر کے اپنے تئیں سزا دلائیں اور اسطرح ظلم کے مقابلے میں بظاھر جسماني شکست کھا کر حقیقة اخلاقي فتح حاصل کریں -

اس جماعت میں صرف مرد ھي نہیں بلکه عورتیں بھی اور انکے ساتھه معصوم بچے بھي ھیں !

بالاخر مسٹر گاندھي گرفتار کر لیے گئے اور انھوں نے جرمانے کي جگه قید خانے میں جانا پسند کیا -

(مقدس قرباني)

مسٹر گاندھي اس خاموش مقابلے کا سپه سالار ھے - وہ ایک کامیاب بیرسٹر تھا جسکي امدني ایک لاکھه روپیه سالانه کے قریب تھي لیکن مدت سے اس جانفروش راہ حریت نے پریکٹس چھوڑ دی ھے اپني تمام دولت اسي راہ میں لٹا دي اور صرف ۳ - پاونڈ ماھوار پر گذارارہ کرتا رھا - یه وہ مقدس ایثار ھے جس کے لیے ھندوستان میں ھم ترس رھے ھیں لیکن ھندوستان کا ایک فرزند ھندوستان سے باھر اسکا نا قابل فراموش نمونه پیش کر رھا ھے !!

(جهاد في سبیل الله)

ھر جد و جہد جو ظلم ' جبر ' نا انصافي ' اور استبداد دسمدي کے مقابلے میں کي جاے ' في الحقیقت جهاد في سبیل الله ھے - کیونکه خدا انسان نہیں ھے جسکے کاموں کیلیے ھم اپنے جان و مال کو نثار کرینگے ' بلکه صداقت اور حق و عدالت ھي اسکا کام اور ظلم کي مقاومت ھي آسکي راہ ھے - پس زمین پر جو شخص حق کي خدمت کرتا ھے ' یقیناً وہ آسمان پر خدا کے خدمت گذاروں میں پکارا جاتا ھے مسٹر گاندھي نے اس راہ میں اپني جان اور مال ' دونوں لٹا دیا پس في الحقیقت مجاھد في سبیل الله ھیں ' اور " بانفسھم و باموالھم " کے ھر دو مراحل جهاد مقدس سے گذر چکے ھیں -

یه حق و عدالت کا سپه سالار عجیب ھے - جبکه بندوقوں کے فیر اور توپوں کي ضرب سے اسپر حمله کیا گیا ھے ' تو نه تو اُس کے پاس مسلح فوج ھے اور نه خود اسکے ھاتھه ھي میں لوھے کا کوئي تیز آله ھے ' تا ھم ھم کو یقین ھے که اسکي فوج بے شمار ' اور اسکے آلات جنگ کي کاٹ کاري ھوگي - وہ اس معرکے میں گو تنھا ھے لیکن حق و صداقت کے فرشتے اُسکے یمین و یسار ھیں ' اور اسکے ساتھي گو نہتے ھیں ' لیکن مظلومیت خود ھي ایک تلوار ھے ' جسکي موجودگي میں اور کسي اسلحه کي ضرورت نہیں ھوتي - وہ وقت دور نہیں جب اس جنگ کا خاتمه ھوگا ' اور دنیا کے لیے صابر و اولوالعزم مظلوموں نے اخلاقي فتح کي ایک عظیم الشان مثال یادگار چھوڑي ھوگي !

بلی ' ان تصبروا و تتقوا و یاتوکم من فورھم ھذا ' یمددکم ربکم بخمسة الاف من الملائکة مسومین - (۳ : ۱)

ھاں بیشک ' اگر تم صبر کروگے اور حق و صداقت کي نا فرماني سے بچوگے تو پھر تمھیں کوئي قوت شکست نه دیسکے گي - اگر تم پر دشمن اسي آن حمله کردیں تو خدا اپنے ھزاروں ملائکۂ نصرت سے تمھاري مدد کریگا -

(موجودہ حالت)

گذشته اشاعت میں تازہ حالات کا خلاصه دیچکے ھیں ' تمام ھندوستاني لیڈر گرفتار کر لیے گئے ھیں - کانوں کے احاطوں کو بھي جیل خانه بنا دیا گیا ھے - جبر و ظلم ' خوں ریزي و سفا کي ' تعذیب و عقوبت کي انتہا ھوگئي - جن مزدوروں نے کام چھوڑ دیا ھے انکے لیے پستول اور کوڑے اپني جلادي کیلیے مستعد ھیں - عدالت حکم دیتي ھے که جو مزدور کام نہیں کریگا اسکو پھرہ رکھکر مارا جائیگا - دو ھندوستاني زخمي ھوچکے ھیں اور کوڑوں کي سزائیں جاري ھیں -

عالم کي امنیت و عدالة کي نگراني کے اولین مستحق هیں ؟ اگر وہ اپني انسانیت دوستي اور مظلوم پروري کو صرف ایک هي قوم و ملک کے ساتهہ وابستہ کردینگے اور اس ظلم آباد ارضي کے هر ماتم میں یک ساں جوش و خروش اور غیر متغیر عزم و همت سے حصہ نہ لیں گے ' تو کیا پهر اسمانوں سے فرشتے آترینگے جو زمین کي بیکسي پر ماتم کرینگے ؟ یا دریاؤں کي مچهلیاں اور هوا کے پرندے جمع هونگے ' تا انسان کي مظلومي پر مرثیہ خواني کریں ؟

میں تم سے سچ سچ کہتا هوں کہ اگر میرا بس چلتا تو میں اس دنیا کے تمام ماتموں کو صرف مسلمانوں هي کیلیے مخصوص کر دیتا اور کسي دوسرے کي شرکت اسمیں کبهي گوارا نہ کرتا - کیونکہ زمین پر جہاں کہیں بهي همدردي کے آنسوؤں اور دل کے پیام محبت کي ضرورت هو ' وہ صرف پیرو ان اسلام هي کا حصہ ہے ' اور صرف کلمۂ توحید هي کے نہوانے کا ورثہ ہے - کیونکہ سب اسلیے آئے تا کہ اپنے تئیں بچائیں مگر مسلمان صرف اسلیے آئے تا کہ تمام انسانوں کو بچائیں :

و کذلک جعلنا کم امة وسطا ' لتکونوا شهداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شهیدا -

(افسانۂ غربت)

میرا مقصود جنوبي افریقہ هندوستانیوں کے تازہ مصائب هیں -

هندوستانیوں کا کوئي جرم بجز اسکے نہیں ہے کہ وہ وهاں بس گئے هیں ' کاروبار کرتے هیں ' اور چونکہ محنتي اور کفایت شعار هیں اسلیے روپیہ پیدا کرلیتے هیں - انکي مرفہ الحالي وهاں کي گوري آبادي کو کهٹکتي ہے اور پسند نہیں کرتي کہ انکي سرزمین میں باهر کا کوئي انسان روپیہ کمائے - بوجہ کم خرچ اور کفایت شعار هونے کے هندوستاني دکاندار کم نفع پر مال فروخت کرتے هیں - بعض بازاروں میں گورے دکانداروں کو اس سے بهي نقصان هوتا ہے - یہ انکي مزید برهمي کا سبب ہے - انهوں نے اپني گورنمنٹ کو آمادہ کیا کہ کسي نہ کسي طرح هندوستانیوں کو یہاں کے قیام سے روک دیا جائے -

یونین گورنمنٹ انسانوں کو یکا یک قتل نہیں کرسکتي ' وہ مسیحي ہے اور یقیناً اسکے سامنے قرون مظلمہ کي وہ تمام وحشیانہ خوں ریزیاں موجود هیں ' جنکي وجہ سے یہ دور دنیا کے امن و حریت کیلیے ایک جهنمي لعنت رہا ہے - اُسے وہ طریقہ بهي معلوم ہے جسکے ذریعہ رومي عیسائي مصر و شام کے ملحدوں کو سزائیں دیتے تهے ' اور پهر اُسے زندہ انسانوں کو چٹائي میں لپیٹ کر جلا دینا بهي ضرور آتا هوگا جیسا کہ اسپین کي مجلس عدالت دیني (انکویزیشن) هزارها خدا کے پیدہ کردہ انسانوں کے ساتهہ کرچکي ہے - تاهم اب وہ ایسا نہیں کرسکتي اور زمانے کے انقلاب نے تعذیب و هلاکت کے وہ تمام پرانے نسخے بیکار کردیے هیں -

پس اُس نے قوانین وضع کرنا شروع کیے ' اور جابرانہ قوانین کي لعنت بهي اُس لعنت سے کم نہیں ہے ' جو آگ اور تیز کیے هوے لوہے کي هلاکتوں سے نکلتي ہے - بلکہ في الحقیقت وہ اس سے بهي شدید تر ہے - ایک غیور انسان تلوار کي دهار اور آتشکدے کے شعلوں سے نہیں ڈرتا مگر اُس جبر سے ضرور ڈرتا ہے جو اُسکے احترام و شرف کي تحقیر کرے -

یہ قوانین عجیب و غریب هیں ' اور گویا ایک ایسي جماعت کیلیے هیں جو سرے سے انسان هي نہیں ہے - سب سے پہلے قانون رجسٹریشن نافذ کیا گیا جس کو غالباً سات آٹهہ سال کا زمانہ هوگیا ہے - اسکا منشا یہ تها کہ هر هندوستاني جو جنوبي افریقہ میں رہنا چاہے ' اپنے تئیں رجسٹري کرائے ' ۳ - پاونڈ یعني ۴۵ - روپیہ ٹیکس دے ' اور رجسٹري کے فارم پر دستخط کي جگهہ انگوٹهے کا نشان بنائے - پچهلوں دنوں جب بزرگ و محترم ملک ' انریبل مسٹر گوکهلے جنوبي افریقہ تشریف لے گئے تهے ' تو ارکان حکومت نے وعدہ کیا تها کہ ٹیکس فوراً موقوف کر دینگے چنانچہ انهوں نے اُسي وقت اسکي اطلاع بذریعہ تار انگلستان و هند کے پریس کو دیدي تهي - لیکن اب جنرل بوتها کہتا ہے کہ اس طرح کا کوئي وعدہ نہیں کیا گیا تها !

اسکے بعد " قانون آبادي اهل هند " نافذ کیا گیا جو کسي وحشي سے وحشي گروہ کیلیے بهي نا قابل تحمل ہے - اس قانون کي رو سے هندوستانیوں کے تمام حقوق مدني و شهري غصب کرلیے گیے اور خدا کے هزارها زندہ بندوں کو یکا یک حکم دیا گیا کہ وہ موت سے بهي پہلے زندگي کیلیے طیار هو جائیں :

(۱) هندوستاني کسي شهر کي آبادي کے اندر نہیں رهسکتے

(۲) انکي دکانیں شهر سے پورے دو میل کے فاصلے پر هوں -

(۳) شهر کي کسي شاهراہ پر سے وہ گذر نہیں سکتے -

(۴) جنوبي افریقہ کے اندر کسي ریل کے بهتر درجہ میں سفر نہیں کر سکتے -

(۵) کسي شهر کے کسي هوٹل میں قیام نہیں کر سکتے -

(۶) کسي رستوران (قہوہ خانے) میں بیٹهہ نہیں سکتے -

(۷) ۳ - پاونڈ جزیہ عمر ۱۳ برس سے زیادہ عمر کا هندوستاني مرد اور عورت ادا کرے -

(مذهبي توهین)

اس سے بهي بڑهکر یہ کہ ایک قانون کي رو سے هندوؤں اور مسلمانوں کے نکاح کو قانوناً نا جائز قرار دیا ' اسلیے کہ " یہ اُس ملک کا طریق ازدواج ہے جہاں ایک سے زیادہ بیویاں کي جاتي هیں "

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جسقدر هندوستاني وهاں موجود هیں ' سب کي بیویاں حقوق زوجیت سے محروم هو گئیں اور انکي اولاد ناجائز قرار پائیں - اس سے بڑهکر کسي قوم کیلیے ظالمانہ سلوک کیا هو سکتا ہے کہ اسکے مذهبي طریق کي علانیہ توهین کي جائے ' قانوناً اسکے طریق نکاح کو نا جائز بتلایا جائے ' اور اسکي جائز بیویوں کو داشتہ عورت قرار دیا جائے ؟

(اجمال تاریخي)

یہ سلوک اُن لوگوں سے کیا جاتا ہے جو ابسے نصف صدي پہلے امپیریل گورنمنٹ کے حکم سے افریقہ بهیجے گئے تهے اور تقریباً سب کے سب مزدوري پیشہ لوگ تهے - اُس وقت جنوبي افریقہ آج کا جنوبي افریقہ نہ تها - وہ ایک وحشت زار و ویراني تها ' جہاں بڑے بڑے شهروں اور متمدن آبادیوں کي جگہ درندوں کے بهٹ ' اور صحرائي جانوروں کے مساکن تهے - اِن لوگوں نے اپني جانوں کي قربانیاں کرکے شهر آباد کیے - عمارتیں تعمیر کیں ' کارخانوں میں مشین کے پرزوں اور پهرکیوں کي طرح کام کیا ' اور اس طرح وہ " عظیم الشان جنوبي افریقہ " طیار هو گیا جسکے متمدن بازاروں سے اب ان وحشیوں کو گذرنے کي اجازت نہیں !

ابتدائي تیس سالوں کے اندر هندوستانیوں سے سلوک برا نہ تها لیکن گذشتہ ۲۰ - ۲۵ - سال سے موجودہ مظالم کي ابتدا هوئي - مشهور جنگ ٹرانسوال کے اصلي اسباب و بواعث خواہ کچهہ هي هوں ' لیکن بظاهر ایک سبب گورنمنٹ هند کي یہ شکایت بهي تهي کہ هندوستانیوں کے ساتهہ اچها سلوک نہیں کیا جاتا - یہي

تاریخ اسلام اور بحریات

بہ تذکرۂ جہاز " رشادیہ "

پچھلی ڈاک میں ترکی سے جسقدر مصور رسالے آئے ہیں ' نئے عثمانی جہاز (رشادیہ) کی تصویر اور تذکرہ سے پر ہیں - انکو دیکھکر بے اختیار گذشتہ عہد اسلامی کے بحری کارنامے یاد آگئے :

گذر چکی ہے یہ فصل بہار ہم پر بھی !

خیال گذرا کہ اللہ اکبر ! کیا انقلاب زمانہ ہے ! آج ایک اہن پوش جہاز کسی دوسرے ملک کے کارخانے کی غلامی کرکے حاصل کیا گیا ہے تو اسپر تمام ملک میں غلغلہ ہے - کبھی یہ عالم تھا کہ بحر اسود و اقیانوس پر صرف اسلامی بیڑوں ہی کا قبضہ تھا ' اور سلطان نور الدین کے کارخانۂ جہاز سازی میں مہاوں تک آلات جہاز سازی پھیلے ہوے تھے !

یہ قصہ ہے جب کا کہ آتش جواں تھا !

جی میں آیا کہ اس تقریب پر اپنی پچھلی داستانوں کی کچھہ ورق گردانی کرلیجیے کہ اگر بستر مرگ پر ایام صحت کو جی بھرکر یاد کرلینے ہی کی مہلت مل جاے تو بھی بہت ہے ورنہ بہتوں کو تو یہ بھی میسر نہیں :

گاہے گاہے باز خواں ایں دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہاے سینہ را

مسلمانوں کے گذشتہ تمدن کی تاریخ میں بحری ترقیات پر اب تک بہت کم لکھا گیا ہے مگر تفحص و تجسس سے کام لیا جاے تو بکثرت مواد علم تاریخوں ہی میں موجود ہے - سب سے زیادہ اس بارے میں علامۂ (مقریزی) کا ممنون ہونا پڑیگا ' جس نے اپنی بے نظیر تاریخ مصر (الخطط والاثار) کی تیسری اور چوتھی جلد میں مصر کے چند کارخانوں کے نہایت تفصیلی حالات دیے ہیں -

سب سے پہلے اُن جنگی اور غیر جنگی کشتیوں کے اقسام پر نظر ڈالنی چاہیے جو عربوں نے عام طور پر استعمال کی تھیں اور انکے نام لغۃ عربی میں داخل ہوگئے ہیں - اسکے بعد اسپین اور افریقہ کے جنگی جہازوں کا ایک پورا دور ہے اور پھر عثمانی و ممالیک مصر کے عہد کے بعض خاص بحری حوادث و ترقیات ہیں - یکے بعد دیگرے ہم سب پر نظر ڈالیں گے -

اس سلسلے میں بعض مرقعات بھی ہیں جنکا معائنہ موضوع کی دلچسپی کو بڑھادیگا - آج ایک صفحۂ مرقعات پیشکش ہے ' جس میں عہد اسلامی کی ایک جنگی کشتی اور سلطان محمد خامس کی بعض کشتیوں کی تصویریں آپ ملاحظہ فرمائیں گے

(تحقیق کلمۂ اسطول)

سب سے پہلے اُس عام لفظ کے مفہوم کو متعین کرلیں جو عربی تاریخوں میں بحری جنگوں کے تذکرہ میں بار بار آتا ہے اور آجکل بھی عام طور پر مستعمل ہے - یعنی کلمۂ " اسطول " -

اسطول ایک یونانی نژاد لفظ ہے - اسکے معنی ہیں " چند جہازوں یا کشتیوں کا مجموعہ " جسکو آجکل اردو میں " بیڑا " کہتے ہیں - مشہور شاعر (بحتری) کہتا ہے :

یسر قرن اسطول کان سفینۃ　　" وہ ایسے بیڑے چلاتے ہیں جنکی
سحائب صیف من جہام و ممطر　　کشتیاں کیا ہیں ' گرمی کے بادل ہیں کہ بعض تو خالی ہیں - اسلیے جلد گزر جاتے ہیں - اور بعض پانی سے لدے ہوے ہیں - اسلیے دیر میں چلتے ہیں "

لیکن " اسطول " کا اطلاق بیڑے کے علاوہ جہاز پر بھی ہوتا ہے - (خفاجی) شفاء العلیل فی المعرب و الدخیل میں لکھتے ہیں :

الاسطول مرکب تہیاء للقتال و نحوہ　　" اسطول وہ جہاز ہے جو جنگ یا تجارت وغیرہ کے لیے تیار کیا جائے -

(سفن و توابع اساطیل اسلامیہ)

اسلامی اسطول مختلف انواع کی کشتیوں سے مرکب ہوتے تھے جنمیں اہم انواع یہ ہیں :

(بطس)

(بطس) بطسۃ کی جمع ہے - کبھی اسی کو بطشہ یا بسطہ بھی کہتے ہیں مگر یہ دونوں نام مستقل الفاظ نہیں - اسی لفظ بطسہ کی تعریف ہیں -

یہ ایک بہت بڑی جنگی کشتی تھی - اسکے حجم کی طرح اسمیں باد بان بھی بکثرت ہوتے تھے - مقریزی کی عبارت آگے آیگی جس سے معلوم ہوگا کہ ہر ایک میں ۴۰ باد بان ہوتے تھے - اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ عظمت حجم اور کثرت باد بان نے اسکے منظر کو کسقدر ہائل و مہیب بنا دیا ہوگا ؟

کشتی کی یہ قسم صلیبی لڑائیوں میں خاص طور پر مشہور ہوئی - کیونکہ یہ ان تمام کشتی کی انواع میں مشہور ترین نوع ہے جو اس زمانہ میں سب سے بڑے ہونے کی وجہ سے بحری جنگ میں استعمال کیجاتی تھی -

بطسہ کا استعمال جنگ کے علاوہ سامان کے نقل و حرکت اور بار برداری میں بھی ہوتا تھا - چنانچہ جنگ کے وقت کشتی میں فوج ' اسلحہ ' رسد ' میگزین ' سامان محاصرہ ' وغیرہ کے تمام لوازم و ضروریات جنگ اسمیں بھر دیتے تھے - غرض کہ کشتی کیا ہوتی تھی - پورا جہاز تھا -

یہ نہ تھا کہ بطس کا اسطرح استعمال ہنگامی اور فوری ضرورتوں ہی کے وقت ہوتا تھا ' بلکہ وہ اسی لیے بنا لی بھی جاتی تھیں - چنانچہ انکی ساخت میں یہ امور ملحوظ رہتے تھے - ذخائر جنگ کے لیے اونچی اونچی چھتیں بنائی جاتی تھیں - اندر مختلف درجے ہوتے تھے جن میں فوج کے مختلف طبقے علحدہ علحدہ بیٹھتے تھے -

یورپین مورخین لکھتے ہیں کہ شاہ جرمنی نے جنگ کے لیے جو بطس بنوائے تھے ' وہ اتنے بڑے تھے کہ اسکو لوگ " آدھی دنیا " کہتے تھے ! (موسیو سیدیو کا مضمون تمدن اسلامی پر ' مترجمۂ رفاعہ بک طہطاوی)

(گورنمنٹ هند)

یہ بالکل سچ ہے کہ جنوبي افریقہ کي گورنمنٹ اندروني خود مختاري رکھتي ہے اور وہ کچھہ هندوستان نہیں ہے جہاں سب کچھہ کیا جاسکتا ہے ' تاہم قابل غور امر یہ ہے کہ انگلستان کي وہ انساني همدردي ' مظلوم پروري ' نوع خواهي ' جو کبھي ساحل باسفورس پر جنگي نمایش کرنا چاهتي ہے ' کبھي مقدونیا میں اپنے کمشنر مقرر کرتي ہے ' کبھي جنگي بیڑوں کو دردانیال کے قریب پہنچ جانے کا حکم دیتي ہے' کیا اس انتہائي وحشت و سفا کي پر بھي کچھہ نہ کر سکیگي ؟

امپیریل گورنمنٹ یقیناً اندروني معاملات میں دخل نہیں دیسکتي لیکن کیا بہ حیثیت ایک متمدن حکومت ہونے کے اُس ظلم و جبر پر مواخذہ بھي نہیں کرسکتي ' جس کا ایک ادنی سا شبہ بھي ترکي اور ایران کو تخت حکومت الٹ دینے کي دھمکي دینے لگتا ہے ؟ کیا اگر چین کے کسي کھیت میں ' شام کے کسي دامن کوہ میں ' قسطنطنیہ کي کسي گلي میں ' مصري فلاحوں کي کسي آبادي میں ' ایک گورے جسم کے ساتھہ کسي غیر مسیحي ہاتھہ کا کوڑا مس کرجاتا ' تو انگلستان کي بے حسي کا کا یہي حال ہوتا جو آج کامل پندرہ سال سے نظر آرہا ہے ؟

گورنمنٹ هند نہیں معلوم کب کروٹ لیگي ؟ جو زخم مظلوموں کے جسموں پر لگ رہے ہیں ' وہ شاید اُس مراسلہ کے نتیجے کا انتظار نہ کریں جو لارڈ هارڈنگ کي گورنمنٹ انڈیا آفس میں بھیجے گي -

(همارا فرض)

لیکن بہر حال انساني فرض ان فکروں سے بالا تر ہے - خود هم کو کہ اپنے عزیز بھائیوں کي فریادوں کو سن رہے ' اور انکي داستان غربت و مصیبت کو پڑھ رہے ہیں ' صرف اپنا فرض هی سونچنا چاهیے -

اس وقت سب سے زیادہ مقدم کام روپیہ کي فراهمي ہے جس کے لیے هندوستان کے بزرگ ترین فرزند ' یعني انریبل مسٹر گوکھلے نے دورہ شروع کردیا ہے - اس حق و ظلم کي معرکہ آرائي کي فتح صبر و استقامت پر موقوف ہے اور وہ بغیر اعانت مالي کے ممکن نہیں - پنجاب نے اس بارے میں قابل تقلید مثال قائم کي ہے ' جہاں ایک دن کے اندر ۲۵ - هزار روپیہ هوگیا اور مسٹر لاجپت راے نے کہا کہ " میں اپني تمام پونجي فنڈ میں دیدینے کیلیے طیار هوں "

افسوس کہ یہ سب کچھہ هو رہا ہے مگر مسلمان غافل ہیں ' اور جس صف میں انہیں سب سے آگے انکے خدا نے رکھا تھا ' اپني بدبختي سے اسمیں سب سے پیچھے بھي نہیں -

آج مسٹر گوکھلے روپیہ کي فراهمي کیلیے دورہ کر رہے ہیں ' مگر کہیں سے بھي یہ صدا نہیں آتي کہ فلاں مسلمان لیڈر بھي اس کام میں تھوڑا سا وقت دینے کیلیے نکلا ہے ! افسوس و صد افسوس !

کامل اس فرقۂ زهاد سے اٹھا نہ کوئي
کچھہ هوے تو یہي رندان قدح خوار هوے !

میں اپني حالت کس کو سناؤں کہ علائق نے کیسا کچھہ مجبور کردیا ہے ' تاہم ہاتھہ پاؤں ہلا رہا هوں کہ کسي طرح بند توڑوں اور کلکتہ سے نکلوں - مسلمانوں کو یاد رکھنا چاهیے کہ آج ان کي نئي زندگي کي آزمایش ہے - آجتک انہوں نے ملک کي تمام خدمتیں صرف هندؤں هي کیلیے چھوڑ دي تھیں ' اور خود اپنے لیے هندؤں کو باغي کہنے کا شریفانہ مشغلہ منتخب کرلیا تھا .

ملک کي بہتري و فلاح کي فکر هو تو صرف هندؤں هي کو ' جابرانہ قوانین کے خلاف احتجاج کریں تو صرف هندو ' جنوبي افریقہ کے هندوستانیوں کیلیے روئیں تو صرف هندو - اگر ایسا هي ہے تو خدارا اپنے دلوں میں سونچو کہ بدبخت مسلمان آخر کس مرض کي دوا ہیں ؟ اگر وہ هندوستان میں بستے ہیں تو کیا هندوستان کي خدمت بھي انکا فرض دیني نہیں ؟ اگر تمام عالم انکا وطن ہے تو کیا هندوستان بھي نہیں ہے ؟

گلگونۂ عارض ہے نہ ہے رنگ حنا تو
اے خوں شدہ دل ' تو تو کسي کام نہ آیا

مگر اب حالت پلٹي ہے اور کہا جاتا ہے کہ هم بیدار هوے ہیں - اگر یہ سچ ہے تو اسکا ثبوت کہاں ہے ؟

(آیۂ کریمۂ عنوان مقالہ)

عنوان مضمون کي آیت پر غور کرو - یہ آیت سورۂ نساء کے اُس حصے کي ہے ' جہاں خدا تعالی نے ضعفا و منافقین کي حالت بیان کي ہے - فرمایا کہ اگر اللہ تعالی حکم دیتا کہ اسکي صداقت و عدالت کي راہ میں جہاد کرو - اپنے وطنوں کو چھوڑ دو ' اپني جانوں کي قربانیاں کرو ' تو کتنے راستباز انسان هوتے جو اس حکم کے آگے سر جھکاتے ؟

حالانکہ اصل راہ آزمایش یہي ہے

آج هر شخص کو چاهیے کہ اپنے دل پر ہاتھہ رکھکر سونچے - جنوبي افریقہ میں همارے عزیز و محبوب بھائي جو صدمات عزت وطن محترم کي راہ میں برداشت کر رہے ہیں ' اگر انکي جگہہ هم هوتے اور هم سے ایسا کہا جاتا تو هماري حالت کیا هوتي ؟ هم میں کتنے ہیں جو اپني لاکھوں روپیہ کي جائداد اپنے ہاتھوں تاراج کرنے کیلیے مستعد ہیں ؟ کتنے ہیں جو مسٹر گاندھي کي طرح ایک لاکھہ سالانہ کي آمدني چھوڑ کر ۴۵ - روپیہ ماهوار پر اپني پوري زندگي دیسکتے ہیں ؟ پھر کتنے ہیں جو جلا وطن هونے کیلیے ' قید میں جانے کیلیے ' اپنے بیوي بچوں کو دشت غربت میں مبتلاے آلام و مصائب کرنے کیلیے پستولوں کا نشانہ اور کوڑوں کا تختۂ ظلم بننے کیلیے طیار ہیں ؟

هندوستان میں ازادي کے غلغلوں سے پورا براعظم لرز رہا ہے - حریت اور قرباني کے دعوؤں سے کوئي زبان نہیں جو نا آشنا هو ' مگر عزیزان ملک و ملت ! میں تم سے سچ سچ کہتا هوں کہ آج جنوبي افریقہ میں جو کچھہ هو رہا ہے ' اگر اسکا دسواں حصہ بھي یہاں پیش آے تو هندوستان کے شاندار دعوؤں اور عظیم الشان اعلانات کے هجوم میں بہت کم سچي روحیں ایسي نکلیں گي جو آزمایش میں ثابت قدم بھي رهیں گي :

در مدرسہ کس را نہ رسد دعوئي توحید
منزل گہ مردان موحد سر دار ست

و لو انا کتبنا علیهم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ' ما فعلوہ الا قلیلا منهم !

اب بھي وقت ہے کہ مسلمان خواب غفلت سے چونکیں اور جس جوش و ایثار سے انہوں نے جنگ طرابلس و بلقان اور مسجد کانپور کے معاملہ میں حصہ لیا تھا ' اس معاملہ میں بھي حصہ لیں - و السلام علي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ' اولئک الذین هدا هم اللہ و اولئک هم اولو الالباب !

آغاز عہد جدید کا ایک بادبانی جہاز

اسپین کا اسلامی بیڑہ

سلطان محمد فاتح کا کارخانۂ جہاز سازی
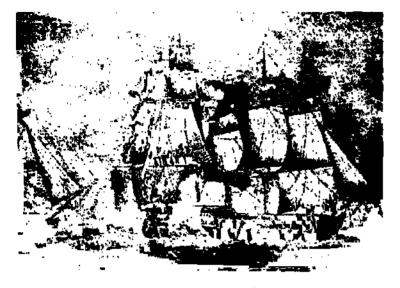
سلطان فاتح کا کارخانہ اور خاص سلطانی کشتی
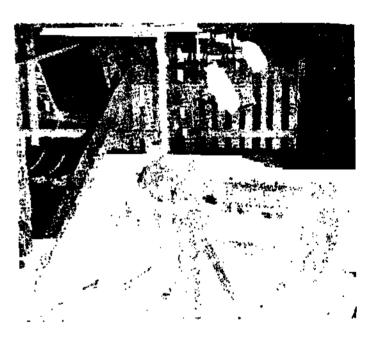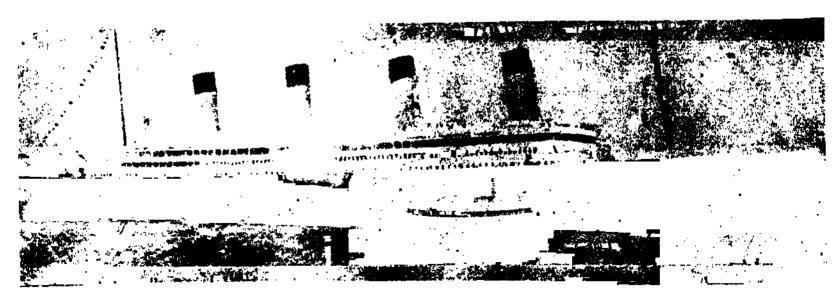
جہاز ٹائٹینک کے بعد دنیا کا سب سے بڑا جہاز، جو حال میں طیار ہوا ہے

(معركة برج دباب)

بطس کے ساتھہ جنگ آزائي کے مختلف طریقوں میں مشہور ترین طریقہ وہ تھا جو فرنگیوں کے برج دباب کے لیے رفت صلیبي لڑائیوں میں اختیار کیا تھا -

برج ذباب وسط دریا میں قائم تھا - فرنگي اسکو لینا چاھتے تے - اسکے لیے انھوں نے بطسہ کي سطح بالائي پر ایک برج بنایا تاکہ اسے لکڑي سے بھر کے کھینچتے ھوے برج ذباب کے قریب لیجائیں اور پھر اس برج میں آگ لگا کے برج ذباب کے اندر پھینکدیں - وھاں جو لوگ ھونگے جلکے مرجائینگے اور پھر برج پر قبضہ کرلیں گے - اس کشتي کو جسمیں برج بنوایا تھا لکڑي سے خوب بھرا گیا تا کہ اگر مزید لکڑي کي ضرورت ھو تو کوئي دقت پیش نہ آئے - اسکے علاوہ ایک دوسري کشتي کو بھي لکڑي سے بھرا گیا - پھر ایک تیسري کشتي میں چند ایسي کمینگاھیں بنائي گئیں جہاں تک اسلحہ ' تیر ' پتھر ' وغیرہ کا گزر نہ ھو سکے - یہ اسلیے کہ جب لوگ پہلي دو کشتیوں میں آگ لگالیں تو اسمیں آ پناہ لیں -

جب تیاري مکمل ھوگئي تو یہ اسطول منیبي مرسنة مرگ بنکے چلا - جب برج ذباب کے قریب پہنچا تو اس کشتي میں آگ لگائي گئي جسمیں برج بنایا گیا تھا - آگ سلگائي اور اسمیں روغن نفت ڈالا - لیکن اتفاق سے ھوا کا رخ برج ذباب کي طرف سے خود انکے طرف ھي پلٹ گیا - نتیجہ یہ نکلا کہ خود حملہ آوروں کي کشتي میں آگ لگ گئي - بجھانے کي لاکھہ کوشش کي مگر کچھہ نہ ھوا - تمام لوگ جلکے خاکستر ھوگئے -

مگر فرنگي اس حادثہ کے بعد بھي اپنے ارادے سے باز نہ آئے اور پھر اسکے لینے کے لیے تیاریاں شروع کیں - ابکي اس برج میں ایک سونڈھہ اسطرح کي لگائي کہ جب چاھیں ' وہ شہر پناہ کي طرف پھرکے ایک راستہ سا بنجائے اور سپاہ آساني سے وھاں تک جاسکے - لیکن اسمیں کامیابي نہوئي

(البوارج)

(بوارج) بارجہ کي جمع ھے - اسطول کي طرح یہ لفظ بھي دخیل ھے - اسکي اصل سنسکرت ھے - اصل میں یہ " بیڑا " تھا - عرب بارجہ اس عظیم الشان جنگي کشتي کو کہتے تے ' جو " شونہ " نامي کشتي سے بڑي ھوتي تھي ' یا بالفاظ دیگر بڑي شونہ کا نام بارجہ تھا - یہ لفظ گو دخیل ھے مگر بعد کو عربوں نے اسکا اسطرح استعمال کیا گویا یہ عربي الاصل تھا - چنانچہ اسکو صفت کے طور پر بھي استعمال کرتے ھیں اور کہتے ھیں : سفینة بارجة - اي سفینة مکشوفة -

کشتي کي یہ نوع عربوں نے ھندوستان سے اسلام کے بعد سیکھي - ھندوستان سے وہ جنگ اسي کشتي پر کیا کرتے تے - معتصم باللہ عباسي کے زمانہ میں جب ھندوستان کے فارس کے جنوبي ساحلوں اور اسکے قرب و جوار کے مقامات پر حملہ کیا ھے تو اسوقت معتصم نے انکے بیڑوں کو گرفتار کرلیا - (مسعودي) کتاب التنبیہ والاشراف میں معتصم کي فتوحات کے ذیل میں لکھتا ھے :

و اسر البوارج ' وھي مراکب الھند وکان فیھا منھم عسکر عظیم قد غلبوا علی ساحل عمان و فارس و ناحیة البصــرہ

اور بوارج کو جو کہ ھندوستان کے جہاز ھیں گرفتار کرلیا - انمیں بہت فوج تھي جو عمان و فارس کے ساحل اور بصرہ کے ایک گوشہ پر قابض ھوگئي تھي -

بوارج کا ذکر (طبري) نے بھي سنہ ۲۵۱ - ۸۹۵ م کے واقعات میں کیا ھے - اسکے الفاظ یہ ھیں :

ولخمس بقین من صفر دخل من البصرہ الی بغداد عشرہ سفائن بحریہ تسمی بوارج ' في کل سفینہ اشتیام و ثلثہ نفاطین و نجار و خباز و تسعة و ثلاثون رجلاً من الجذافین و المقاتلہ فذالک في کل سفینة خمسہ و اربعون رجلاً (طبري مطبوعہ مصر جلد ۱۱ - صفحہ ۱۱۲) -

۲۵ صفر کو بصرہ سے بغدا[د] میں بیس کشتیاں داخ[ل] ھوئیں جو بوارج کہلاتي ھیں - کشتي میں ایک افسر اعلی تھ[ا] تین نفت انداز - ایک بڑھئ اور باورچي انتالیس کھیـ[ـنے] والے اور لڑنے والے بھي تے - غر[ض] کہ ھر کشتي میں کل [۴۵] آدمي تے -

غرض کہ عربوں نے بوارج کا استعمال اسوقت سے شروع کیا جب وہ فتح سندھہ کے بعد ھندوؤں سے ملے - چنانچہ مسلمان والیـ[ـان] سندھہ ھندوؤں کے مقابلہ میں ھمیشہ بوارج ھي استعمال کیا کر[تے] تے - علامۂ بلاذري نے فتوح البلدان میں اسکا تفصیلي ذکر کیا ھے (دیکھو ذکر فتح سندہ)

(المسطحات)

یہ مسطح کي جمع ھے یہ بھي ایک نہایت عظیم و جسیم جنگي کشتي تھي - پرتگالي زبان کا کلمہ (Mistres) اور فرانسیسي (Mistech) اسي کلمہ مسطح سے نکلے ھیں یہ اور بطس گو اسلامي جنگي کشتیوں میں سب سے بڑي کشتیاں سمجھي جاتي تھیں

(الشذوات و السمیریات)

شذوات یا شزات جمع کے صیغے ھیں - اسکا واحد شذاۃ ھے - ا[ور] سمیریات بھي جمع ھے - اسکا واحد سمریة ھے - یہ بھي ایک قسم کي کشتي تھي جو دولت عباسیہ کے عہد میں بحري جنگوں کیلیے استعمال کیجاتي تھي - جسطرح بطس حروب صلیبیہ میں مشہو[ر] ھوئیں ' اسیطرح یہ کشتیاں ان جنگوں میں منہور ھوئیں جو زنگیو[ں] سے تیسري صدي کے نصف آخر میں ھوئي تھیں - اسمیں سپاہي تیر انداز ' اور مسلح ملاحوں کے علاوہ ' اسلحہ و علم آلات جنگ ا[و]ر ذخائر بھي لاد لیتے تے - مورخ طبري سنہ ۲۶۷ ھجري کے واقعا[ت] میں لکھتا ھے :

ذکر ان صاحب الزنج کان امر باتخاذ شذوات ' فعملت لہ ' فضمھا الي ما کان یحارب بہ ' و قسم شذواتہ ثلاثة اقسام بین بھبود و نصر الرومي و احمد بن الزرنجي - (جلد ۱۱ - صفحہ ۲۸۲) -

صاحب زنجبار نے حکم دیا کہ شذوا[ت] درست کي جائیں چنانچہ طیار ک[ي] گئیں ' پھر انکے ذریعہ سے لڑنے کیلیے جن چیزوں کي ضرورت تھي ' وہ بھي مہیا کي گئیں - اور اس نے تمام شذوا[ت] کو تین قسموں میں بھبود ' نصر رومي اور احمد بن زرنجي کے سامنے تقسیـ[ـم] کردیا -

پھر اسي سلسلے میں (سمیریات) کا بھي ذکر کیا ھے :

کتب سلیمان الی صاحب الزنج یسئلہ امدادہ بسمریات لکل منھن اربعون مجذافاً موافا اربعون سمیریہ ' في کل مقاتلان و مع ملاحیھا السیوف والرماح والتراس

" سلیمان نے ملک زنگ کو لکھا ک[ہ] اسکي مدد کے لیے ایسي سمیریا[ت] بھیجے جنمیں سے ھرایک میں ۴۰ مجداف ھوں چنانچہ ایسي چالیس کشتیاں آئیں - ھر کشتي میں د[و] سپاھي تے - نیز ان کشتیوں - ملاحوں کے ساتھہ تلواریں ' نیزے ' ڈھالیں بھي تھیں "

دشمن کے شذوات و سمیریات میں سے جب کوئي کشتي پنا[ہ] مانگنا چاھتي تھي تو ایک سفید علم کو جو اسکے ھمراہ ھوتا تھا سرنگوں کر دیتي تھي -

دولت عباسیہ کے آخر عہد میں ان کشتیوں کا استعمال جنگ میں موقوف ھوگیا اور پھر صرف بار برداري کے کام میں آنے لگیں

تنقاد

زهـــره

سکریٹریٹ - ریاست بھوپال - ۳ - روپیه

اردو کي یه ایک نئي حسین و جمیل کتاب ھے ' جو مفید عام پریس آگره میں چھپکر ریاست بھوپال سے شائع ھوئي ھے -

" زھرہ " غالباً حیدرا باد کي کسي خاتون اھل قلم کا تصنیف کردہ ناول تھا ' جو انگریزي میں اس خیال سے لکھا گیا تھا که مذھب اسلام کي تعلیمات صحیحه ضمناً ظاھر کي جائیں اور ھندوستاني رسم و رواج کے حسن و قبح نمایاں ھوں - مصنفه نے اپنا نام پوشیدہ رکھا ھے اور صرف " تاج " کے لقب سے کتاب شائع کي ھے -

اسي ناول کا یه اردو ترجمه ھے - مترجم نے بھي مصنفه کي تقلید میں اپنا نام ظاھر نہیں کیا :

ھرکه خواھد میل دیدن ' در سخن بیند مرا

ایک دو صفحے ابتدا کے اور ایک دو صفحے درمیان و اخیر سے میں نے دیکھے - ترجمه بہت صاف ' سلیس ' بامحاورہ ھے اور غالباً بقصد انگریزي طرز تحریر کي خصوصیات کو نمایاں ھونے نہیں دیا ھے تا که ترجمه کي جگه عبارت میں مصنفانه شگفتگي پیدا ھو جاے - گو میں اس طریق کو پسند نہیں کرتا اور اُن تمام کتابوں کیلیے جو انگریزي سے ترجمه کي جائیں ' اولین شرط یه سمجھتا ھوں که انگریزي انشا پردازي و بلاغت کو اُردو میں گوارا کرکے باصرار سعي قائم رکھا جاے ' تا ھم چونکه یه ناول ' ناول نہیں ھے بلکه محض ایک سرگذشت اور چند اشخاص کا مکالمه ' نیز مقصود زیادہ تر تعلیم یافته مسلمان خواتین کا مطالعه ھے ' اسلیے عبارت میں جو سلاست و رواني جس قدر بھي پیدا کي گئي مستحق تعریف ھے ' نه که مورد تنقیض -

پلاٹ بالکل سادہ ھے - ایک صحیح المذاق ' حق پسند ' اور مشرق دوست انگریز ایک مقدس مسلمان بزرگ سے ملتا ھے ' اسلام کي تعلیمات و احکام کي نسبت گفتگو ھوتي ھے - مقدس معلم اسلام کے دین الفطرۃ ھونے ' اسکي بے تعصبي و مسامحت ' اسکي علم پروري اور انسانیت خواھي ' اسلامي قانون ازدواج و طلاق وغیرہ پر مختلف صحبتوں میں لکچر دیتا ھے اور حق پسند انگریز ھر موقعه پر اعتراف کرتا ھے -

اس ضمن میں داستان کي روح رواں " زھرہ " بھي پرورش پا رھي ھے - یه ایک غیر معمولي جذبات و افکار کي ھندوستاني لڑکي ھے ' جسکو وہ مقدس معلم اپني تعلیم و تربیت سے آراسته کر رھا ھے - وہ بڑي ھوتي ھے اور مقدس معلم کے انتقال کے بعد ایک انگریزي اسکول میں داخل ھو جاتي ھے ' وھاں کي تعلیم اسکي قدیمي تعلیم سے ملکر اُسے ایک حیات تازہ بخشتي ھے -

نواب نوبت علي خاں ' انکي شادي اور ایک طوائف سے وابستگي کي چند فصلیں درمیان میں شروع ھوکر پھر زھرہ کے افسانے سے ملا دي گئي ھیں -

جس طرح زھرہ کي سرگذشت کو اسلامي تعلیم کے درس و بیان کا ذریعه بنایا تھا ' اسي طرح نواب کے خاندان و واقعات کو ھندوستاني رسم و رواج ' غیر تعلیم یافته ازواج کي نادانیوں ' اور ھندوستاني طوائف کے جذبات و تعلقات کے بیان کا پیرایه قرار دیا ھے - اخر میں نوبت علیخان زھرہ سے عقد کرنا چاھتے ھیں مگر وہ اپنے افکار عالیه میں ایک معصوم انہماک کے ساتھه ' انساني زندگي کے علائق سے ملوث ھوے بغیر ' عالم جاوداني کي طرف کوچ کر دیتي ھے

افسوس که میں ان کتابوں کے بالاستیعاب دیکھنے کي مہلت نہیں رکھتا - ایک خاص اصرار کي بنا پر اسکے چند صفحات دیکھے - میں مترجم کو اس دلچسپ کتاب کي ترتیب پر مبارکباد دیتا ھوں لیکن متمني ھوں که دوسرے ایڈیشن میں نظر ثاني کرتے ھوے چند امور کا خیال ضرور رکھیں -

عبارت میں یکساني اور مواقع و مناظر کا اقتضا ملحوظ رکھنا ھمیشه ضروري ھے اور افسانه و قصص میں تو لازم و الزم ' لیکن زھرہ میں جابجا نشیب و فراز و شعر کیه پایا جاتا ھے نیز اشخاص افسانه کے حالات سے موزوں بھي نہیں ' عام محاورات اور عامیانه الفاظ ایک مقام پر بھي ھوں تو پوري کتاب کي وقعت ادبي پر اثر ڈالتے ھیں - اگر مقصود تعلیم یافته خواتین کا مطالعه ھے ' تو شادي جان طوائف سے ناظرین کي تقریب کراتے ھوے یه بھولنا نه تھا که اس صحبت میں خواتین بھي موجود ھیں - کھانے کي میز پر ایک لیڈي بھي موجود ھو تو پوري صحبت اور گفتگو کا موضوع و پیرایه بدل جاتا ھے ' پھر ایک کتاب کو تو اپنے مخاطبات و ناظرات کا لحاظ رکھنا نہایت ھي ضروري ھے

شادي جان کي زباني عشق و محبت کے جو بے پردہ خیالات ظاھر کیے ھیں ' شاید ابھي وہ وقت نہیں آیا که مسلمان لڑکیوں کو سنائے جائیں -

ابوطالب شاہ کي بیوي کا تذکرہ بہت ھي سخیف الفاظ میں ھے اور مذاق سلیم پر شاق گذرتا ھے - شاہ صاحب کو کڑاھیوں کي عادت تھي تو ضرور نه تھا که اسکي تاریخ بھي ان لفظوں میں بیان کي جاتي که :

" بد قسمتي سے انھیں کچھه شکایات دیرینه تھیں ' لہذا بیوي صاحبه نے خیال کیا که انکے لیے بہترین دوا افیون ھے "

ایک خاتون مطالعه کنندہ کو " شکایات دیرینه " کي تحقیق کي زحمت دینا اور اس اخلاق سوز کاوش میں ڈالنا کسي طرح مناسب نہیں -

پھر شادي جان طوائف کے طرف سے جس استقامت عشق ' و ثبات عہد ' و وفاے دل کو ظاھر کیا گیا ھے ' وہ بھي ان فتنه پردازان حسن سے بہت بعید ھے - چنانکه افتد و داني -

اگر خال خال اسکي مثالیں پائي بھي جائیں تو بھي اس کتاب کو که مقصود محاسن اخلاق و معاشرت ھیں ' شادي جان سے اسقدر ھمدردي رکھنے اور پڑھنے والوں کے دلوں میں بھي اسکا عکس نمایاں کرنے کي کیا ضرورت تھي ؟

کتاب کي اصل تصنیف ریاست حیدرآباد دکن میں ھوئي ھے ' اسلیے ریاست کي مقامي تعریف و توصیف کو ایک دو فصلوں میں اس کثرت و غلو سے جگه دي ھے که پڑھنے والا جو اس سے کوئي خاص دلچسپي نہیں رکھتا ' بے اختیار گھبرا اٹھتا ھے - مترجم کو چاھیے تھا که اس حصے کو نکال دیتے - یا کم از کم مختصر و گوارا کردیتے -

مطبوعات جدیدہ

بزم فرید

ایڈیٹر نظام المشائخ دهلي ۱۰ آنه

حضرة خواجه فرید الدین گنج شکر کی ملفوظات حضرة خواجه نظام الدین دهلوي نے فارسي میں جمع کي تهي جس کا نام راحة القلوب هے - یه اسي کا اردو ترجمه هے - مرتبۂ مولوي محمد واحدي ایڈیٹر نظام المشائخ - ترجمه بهت صاف اور سلیس هے لکهاي چهپاي بهي بهت اچهي هے -

تذکرۂ بهادران اسلام

مولوي عبد الرحیم تاجر کتب مسجد چینیاں - لاهور ۲ روپیه ۸ - آنه

صوفي کرم الهی صاحب ڈنگوي نے یه کتاب دو حصوں میں لکهي هے - مقصود یه هے که تاریخ اسلام کے مشهور فاتحین و ملوک اور ابطال و امجاد کے حالات اردو میں یک جا جمع کیے جائیں -

یه پهلا حصه هے - ضخامت ۵۲۰ صفحه کي هے - فهرست سے معلوم هوتا هے که تاریخ اسلام کے آغاز سے دولت عثمانیه کے موجوده عهد تک کے ناموران جنگ کو منتخب کیا هے اور الگ الگ عنوان سے انکے حالات لکهے هیں - وہ تمام عنوانات جو فهرست میں هیں اگر شمار کیے جائیں تو دو تین سو سے کم نهونگے - اس سے معلوم هوتا هے که تقریباً تمام اسلامي حکومتوں کي فتوحات کے حالات لیے هیں اور اور هر عهد فرماں روائي کے ناموران جنگ کو چنا هے -

هر زبان میں تصنیفات کے مختلف مراتب هوتے هیں اور اردو میں بهي هونے چاهئیں - ایک ذخیرہ محققانه مصنفات کا هوتا هے جنکا لفظ لفظ نقد و نظر کي دعوت دیتا هے - دوسرا درجه عام تصنیفات کا هوتا هے جس سے صرف مفید اور ضروري معلومات کي فراهمي مقصود هوتي هے اور بس - عام مطالعه کیلیے لائٹ لٹریچر میں بهي تاریخ و علوم کو لینا چاهیے -

یه کتاب اسي قسم کي هے - تاریخي تحقیقات کے لحاظ سے نهیں دیکهنا چاهیے بلکه اس نظر سے که محض تفریح طبع کیلیے قصص و خرافات کا مطالعه کیا جاتا هے ' اسکي جگهه اپني تاریخ هي کي ایک مفید و دلچسپ داستان کیوں نه پڑهي جاے ؟ البته افسوس هے که کتاب کي عبارت شگفته نهیں اور یه اسلیے ضروري تها که کتاب کي اصلي حیثیت عام مطالعه کی هے ' نه که تاریخي تحقیقات و ترتیبات کي - پهر اگر عبارت بهي شگفته نهو تو اس سے کیا حاصل ؟

جهنم سے دوسرا خط

مولوي شرف الدین احمد خاں صاحب - رامپور ۲ - آنه

خان بهادر سید اکبر حسین صاحب اله آبادي نے یه ریویو اشاعت کیلیے بهیجا هے :

یوروپ اور جهنم

ایک علم دوست اور شائق تحقیق یوروپین صاحب عالم خیال میں به حالت مرض یا تند رستي جهنم میں پهنچے اور وهاں بهت کچهه دیکها اور اپنے اعمال کي سزا کو پهنچے - آنهوں نے چند خطوط میں تمام حالات لکهے هیں - بهت سي روایات مذهبي کي تصدیق کرتے هیں - نه صرف انکے ملک والوں نے بلکه انگلستان اور دوسرے یوروپین ملکوں نے بهي اس کتاب کا ترجمه اپني زبان میں کیا هے ' همارے لائق دوست منشي شرف الدین احمد صاحب ملازم سرشته تعلیم ریاست رامپور نے بهي تین خطوں کا ترجمه بهت خوبي اور صفائي سے کیا هے - ایسي حالت میں که مذهبي تعلیم کم هوگئی هے ' کون ایسا هے که ان خطوں کو دلچسپ یا مفید نه پاے - تعداد چار آنوں سے زیاده قیمت نهیں هے -

رساله ذیا بطیس

حکیم غلام نبي صاحب زبدة الحکما لاهور : ۱ - روپیه

مرض ذیا بطیس کي تحقیقات و تشخیص و علاج میں یه اردو رساله حکیم صاحب نے مرتب کیا هے - دیباچه میں طب و ڈاکٹري کي ۲۲ - کتابوں کي فهرست دي هے ' جن سے اسکي ترتیب میں مدد لي گئي هے - ایک دو نام سنسکرت کتابوں کے بهي هیں - اس سے معلوم هوتا هے که کتاب مستند مواد سے مرتب کرنے کي کوشش کي هے -

یه مرض مهلک و جا نستاں اکثر ایسي حالتوں میں هوتا هے که عرصے تک مریض کو اسکي طرف چنداں توجه نهیں هوتی اور بالاخر لا علاج صورت اختیار کرلیتا هے - همارے ملک میں صحیح معلومات کي طبي کتب بهت کم پڑهي جاتي هیں اور اردو میں لکهي بهي نهیں گئی هیں - حالانکه (بقول اسپنسر) اُن علوم و فنون کے مطالعۂ و انهماک سے ' جو زندگي اور صحت میں کم آتے هیں ' زیاده مقدم وہ علوم هیں ' جن سے زندگی اور صحت حاصل هوتي هے -

تعلیم التسوید

مرتبۂ مولوي مسلم صاحب عظیم آبادي ۱۰ - آنه

تحریر و انشا کي ایسي کتابیں جو صحت مذاق کے ساتهه لکهي گئي هوں ' اردو میں بلکل نهیں هیں یا شاید ایک دو هیں مگر النادر کالمعدوم -

یه چهوٹا سا کتابچه رساله اس بارے میں اپنے لحاظ سے غنیمت هے - اسکا مقصد یه هے که طلبه کو ابتدائي تعلیم کے بعد اردو مضمون نگاري و عام تحریر و تسوید کي تعلیم میں مدد دے - سب سے پہلے آداب تحریر کي سرخي سے لکها هے که کاغذ عمده هو ' سیاهي روشن ' حاشیه بکثرت چهوڑ دیا جاے ' بین السطور ایک سطر کي جگهه خالي رهے ' علامت وقف (پنکچویشن) کا خیال رکهو - هاے مخلوط و غیر مخلوط اور یاے معروف و مجهول کے امتیاز کو نه بهولو ' وغیره وغیره -

میں یه پڑهکر بهت خوش هوا که کتاب کا باقي حصه تو طلبا کیلیے چهوڑ دیا جاے مگر اتنا حصه کم از کم وہ حضرات اهل قلم ضرور ملاحظه فرمالیں جو آجکل اخبارات و رسائل میں مضامین لکهکر بهیجتے هیں یا طول طویل خط و کتابت کرتے هیں - سب سے زیاده اس تعلیم کا حق تخاطب انهي بزرگوں کو حاصل هے - وہ نهیں جانتے که کاغذ و سیاهي ' اور فکر و توجه کا تهوڑا سا بهي بخل اُن غریبوں کے لیے کیسي اشد شدید مصیبت هوتا هے ' جنسے خط کے مفصل جواب مانگنے یا مضامین کي فوري اشاعت کا مطالبه کیا جاتا هے -

کتاب کا طرز تعلیم بهت اچها هے اور عبارت آجکل کے مذاق کے مطابق - البته زبان کي غلطیاں تهوڑي بهت هیں جو اهم نهیں - هر درجه کے لڑکوں کے خطوط اور مختلف طرح کے مضامین کے ابتدائي نمونے بهی دیے هیں -

کتاب میں شادي بیاہ کے رسوم اور جاهل عورتوں کے اوهام و خرافات و اعمال سحریه و باطله نهایت توضیح سے دکھلائے هیں - ضرور تھا که اسکے ساتھه یه بھي ظاهر کردیا جاتا که اسلام ان تمام خرافات کا اعد عدو دشمن اور آنکو کسي حالت میں جائز نهیں رکھتا بلکه ان چیزوں سے عقول و اذهان کو نجات دینے کیلیے آیا هے - تا که پڑھنے والے پر مسلمانوں کے حالات سے اسلام کي تعلیم مشتبه نهو جاتي جیسا که صدیوں سے هو رها هے -

مصنفه نے یه کتاب انگریزي میں لکھي تھي جس سے مقصود یهي هوگا که اهل انگلستان هماري حالت کو زیاده صحت سے سمجھیں - پھر کیا وہ انهیں ایک طرف اسلام کي خوبیوں پر حیدر شاہ کا لکچر سنانا چاهتي هیں ' اور دوسري طرف ساچق اور چوتھي کي مشرکانه رحیا سوز رسمیں اور شادي جان کا عمل حب ؟

بهرحال به حیثیت مجموعي کتاب کي دلچسپي اور اسکے نفع و فوائد میں کلام نهیں - انگریزي ناولوں کي طرح درمیان میں دو چار عمده چھپي هوي هاف ٹون تصویریں بھي دي گئي هیں - بڑي بات یه هے که کتاب مجلد هے اور سنهري حرفوں میں نام منقش - خدا کرے که اردو کتابیں اسي طرح فروخت کي جانے لگیں -

مترجم اعلان کرتے هیں وہ اس کتاب کي تمام امدني اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں دي دے جائگي - جزا هم الله تعالی - میں بزور سفارش کرونگا که هر شخص ایک ایک نسخه اسکا ضرور خرید که موجب ازدیاد معلومات و ذریعۂ سعادۃ و داخل اعانت خلافۃ اسلامیه و مهاجرین مسلمین هے -

کوکبه مملوکي و ملوکي

سید معین، الامام صاحب - ڈاک خانه مراد پور - بانکي پور - ۱ - روپیه

مرتبه مولوي سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنه -

هندوستان کے عهد اسلامی کا عهد خلجي کئي حیثیتوں سے ایک عظیم الشان اور دلچسپ عهد فرمانروائي رها هے -

یه شمالي فاتحین کے ترکتاز اور اسلامي فتوحات هند کے ابتدائي اوراق تھے - دجلۂ و فرات کا تمدن ' جیحون و هلمند سے هوکر نیا نیا گنگا اور جمنا کے کنارے پهنچا تھا - مسلمانوں کے روز اقبال کي جو روشني آریا ورت میں پھیلنے والي تھي ' اسکي ابھي صبح ختم نه هوئي تھي -

غور اور غزنین کے نبرد آزما هندوستان میں بس گئے تھے ' لیکن ابھي هندوستان کي سحر کارانه کشش سے مسحور نهیں هوے تھے ' جس نے آگے چلکر اخلاق عرب و فارس کو رسم و رواج هند کي آمیزش سے بالکل متغیر کردیا -

اس دور کا آغاز سلطان محمود بن سبکتگین کے حملوں سے شروع هوتا هے اور پھر عهد مملوکي و خلجي کے اواخر تک قائم رهتا هے - یه کتاب اسي عهد کي ایک تاریخي داستان هے اور قطب الدین خلجي تک کے حالات نهایت سلیس اور شگفته عبارت میں ترتیب دیے هیں -

اسلام نے حقیقي مساوات نوع بشر میں قائم کي - اگر دنیا کو رسم غلامي کي شکایت هے که شریعت موسوئي کي قائم کرده بنیاد ' تمدن یونان و روم کي پرورش کرده رسم ' اور (مسیح) کے پسند کرده انساني استرقاق کو مسلمانوں نے بالکل نیست و نابود نهیں کردیا ' تو اسمیں شک نهیں که همارا عمل ایسا هي رها هے ' لیکن ساتھه هي هماري تاریخ کا ایک اخلاقي معجزۂ وحید بھي دنیا کبھي نه بھلا سکے گي - اگر هم نے خاص خاص شرطوں کے ساتھه اسیران جنگ کو غلام بنایا بھي تو اسطرح بنایا ' که انکو تخت حکومت پر چتر شاهي کے نیچے جگه دي ' اور خود انکے آگے دست بسته کھڑے رهے ! !

کان مملوکي فاضحی مالکي
ان هذا من اعاجیب الزمن !

تاریخ اسلام کے مختلف حصوں میں غلام و مملوک تخت حکومت پر فرماں روا نظر آئیں گے ایک دو غلام تو اکثر حکومتوں میں فرماں روائي تک پهنچے - (متنبي) کے بد قسمت ممدوح (کافور) کو کون نهیں جانتا ؟ مصر میں فاطمي خلافت در اصل چرکس غلاموں هي کے هاتھه میں تھي جو ممالیک کے نام سے حکمراني کرتے رهے ' تا انکه سلطان سلیم عثماني نے مصر فتح کیا -

اصل یه هے که اسلام نے جو روح حریت اپنے پیروؤں میں پھونک دي تھي ' وہ صرف انسانیة اور اسکے خصائل کو ڈهونڈھتي تھي - لوگ غلاموں کو رکھتے تھے مگر انهیں غلام نهیں سمجھتے تھے - بادشاهوں نے اپنے ولي عهدوں کي طرح انکو پرورش کیا اور جب کبھي کسي نے اپنے خصائل و فضائل کا ثبوت دیا تو اسپر ایک کامل حر کي طرح ترقي کي وہ تمام راهیں کشادہ هوگئیں جو شهزادوں اور ارکان سلطنت کیلیے هوسکتي تھیں -

یه تو تاریخ کا عالم هے - حسن و عشق کي دنیا میں آلیے تو ایک دلچسپ تذکرہ چھیڑ دوں - غلاموں هي میں وہ ایاز بھي تھا که بندگي و مملوکي سے گذر کر آقائي و بنده پروري تک پهنچ گیا تھا - اور دل کي غلامي کے آگے سلطنتوں کي غلامي هیچ هے !

دست مجنوں و دامن لیلي
روے محمود و خاک پاے ایاز

هندوستان میں بھي ایک شاندار عهد حکومت غلاموں کا گذر چکا هے - یه کتاب اسي کي تاریخ هے -

کتاب کي عبارت شگفته و رواں هے - دربار اکبري کے طرز تحریر کي تقلید کي جا بجا کوشش کي هے - البته یه بات سمجھه میں نهیں آتي که تمام کتاب کو محض ایک مسلسل سرگذشت کي صورت میں کیوں لکھا گیا ؟ پوري کتاب میں ابواب و فصول یا عهد و سنین کي کوئي تقسیم نهیں - علاوہ اسکے که تاریخي تصنیفات کیلیے یه طریق موزوں نهیں ' پڑھنے والے کو بھي اس سے الجھن هوتي هے اور وہ ایک ایسي سڑک میں گھر جاتا هے جو بغیر کسي موڑ کے میلوں چلي گئي هو !

اشتهار

• ۂ رے پاس

رساله زمانه - مخزن - عصمت - تمدن - شمس بنگاله - نظام المشائخ - صوفي - عصر جدید - کشمیري میگزین - الناظر - دکن ریویو - پنجاب ریویو وغیرہ وغیرہ ماهواري پرچوں کي مکمل و نا مکمل جلدیں معه تصاویر قسم اعلی کے موجود هیں - اور میں نصف قیمت پر دینے کیلیے طیار هوں - جن صاحبوں کو ضرورت هو وہ مجھه سے خط و کتابت کریں - بڑا هي نایاب ذخیرہ هے - متفرق پرچه جات بھي بهت هیں - جلد فرمائشیں بھیجیے - تا که افسوس کرنا نه پڑے - کیونکه اکثر گذشته پرچے دوگني قیمت دینے سے بھي نهیں ملتے الراقم

ماسٹر محمد حمزہ خاں مقام ملکاپور ضلع بلڈانه برار
P. O. Malkapur Y. I. P. R.

جنگ بلقان کي سبک انجامي

یورپ کے مقصد وحید کي ناکامي

گریفک کي تازہ ترین اشاعت میں مسٹر لیوسیون Lucien wolf لکھتے ھیں :

" اب که میدان جنگ کا افق آتشین اسلحه کے دھوؤں سے صاف ھوگیا ھے اور نتائج و عواقب نقشوں اور فہرستوں کي صورت میں وضاحت و یقین کے ساتھه بیان کیے جا سکتے ھیں ' ھر دو جنگہاے بلقان کي بے حقیقتي از خود نظروں کے سامنے آ رھي ھے -

جن مسائل کے حل کے واسطے یه دونوں جنگیں چھیڑي گئي تھیں ' وہ بالکل حل نه ھوے ' بلکه انکا نتیجه یه ھوا که ان دروازوں کا کھلنا اب ایک پر خروش ترکنجي پر موقوف ھوگیا - اصل یه ھے که اگر ترک اپني آخري یوروپین کمینگاھوں تک ھٹا بھي دیے جاتے ' جب بھي کچھه نه ھوتا - نه تو بلقان کو دوہ بھر آزادي و امن نصیب ھوتا اور نه یورپ کو اپنے وساوس و خطرات سے نجات ملتي -

بیگ اینڈ بیگیج اسکول (گلیڈسٹون اور اسکے اتباع و مقلدین) کے خواب بیگ لفظ خواب پریشاں نکلے - مسئلۂ مشرقیه جو ھمیشه سے یورپ کے لیے ایک جانکاہ و دماغ سوز محور افکار رھا ھے ' آج پہلے سے بدتر حالت میں ھے - کیونکه اضطراب و بد امني کے اصلي عناصر یعنے بلقاني قومیں تو قوي سے قوي تر ھوگئیں ھیں مگر محافظ امن ' یعنے ترکوں کا کوئي ایسا جانشین پیدا نه ھوا ' جو ایک چیرہ دست کار فرما ھو - سچ یه ھے که یورپ نے اپنے ھاتھه سے اپنے اقتدار و احترام پر تیشه چلایا - اب ریاستہاے بلقان که از فرق تا بقدم آھن پوش ھیں ' خونریزي کے مواقع تازہ اور انتقام و غارتگري کي نئي فصل کاٹنے کي فکر میں مشغول ھیں -

دونوں لڑائیوں کے مقاصد عین وقت پر صاف طور سے بیان کردیے گئے تھے -

پہلي جنگ کا مقصد مقدونیه کي آزادي و خود مختاري تھا جیسا که اتحاد نامه سرویا و بلغاریا میں لکھا گیا تھا ' اور دوسري جنگ کا مقصد بلقان میں حفظ توازن ' جیسا که رومانی اعلان جنگ میں ظاھر کیا گیا -

مگر ان دونوں مقاصد میں سے ایک بھي حاصل نه ھوا -

آزادي کے بدلے مقدونیه کي گردن میں غلامي کا ایک نیا طوق پڑا اور خود مختاري کے بجاے نہایت بے رحمي کے ساتھه اسکي قطع برید کي گئي -

یه نام نہاد توازن اسطرح حاصل ھوا ھے که یونان کا رقبه تقریباً دوگونه کردیا گیا ھے - سرویا کے رقبے میں ۷۵ - فیصدي کا اضافه ھوا ھے اور بد بخت بلغار کو صرف ۱۰ في صدي ملا ھے -

ان انتظامات سے اگر مصالحت بلقان کي وہ دور اندیشانه پالیسي پوري ھوتي ھو' جو ترکوں کے ظالمانه حکومت و سیاست کي سبق آموزیوں پر مبني تھي' تو انکے خلاف ایک حرف بھي کہنے کو نه ھونا چاھیے - مگر کیا کیجیے که ایسا نہیں ھے - بلقانیوں کا بھي مقصد فتح سے امن نہیں بلکه وحشیانه قبضه ھي ھے جسطرح که سلطنت عثمانیه کا مقصد بیان کیا جاتا ھے - اسکي تمام پراني برائیاں برقرار رھگئي ھیں بلکه اور بڑھگئي ھیں -

جنوب مقدونیه میں دھائي لاکھه بلغاري اور دیڑہ لاکھه یہودي و یوناني قتل ھوے ھیں - نئے سروي مقبوضات میں ایک روسي لیڈر ایم میلیوف کے تخمینه کے بموجب ' ۴۰ - ھزار سروي اور انکے مقابله میں ۴ - لاکھه ۲۷ - ھزار بلغاري ھیں - مغربي مقبوضات سرویا میں ۳ - لاکھه یہودي باغراد کي اجنبي حکومت کے رحم کے حوالے کیے گئے -

دیورجا میں جہاں ۷ - ھزار ۵ - سو رومانی ھیں' ۳ - لاکھه ترک اور بلغاري شاہ کیرل کي رعایا بنائے گئے -

جبل اسود کي سرحد کو لیجیے تو وھاں بھي یہي حالت ھے - دول یورپ البانی مالیسوریوں کو اس سیاہ پہاڑ کي مکروہ و مبغوض حکومت کي طرف منتقل کر رھي ھیں -

یه امر نہایت درد ناک ھے که قوموں کي یه بے ترتیبي جسکے لیے جوع الارض کے علاوہ اور کوئي عذر صحیح نہیں' مذھبي تعصب اور گرجوں کي رقابت میں الجھي ھوئي ھے - اور اگر دول عظمی کے مقامي بلغاریوں کي حفاظت نه کي یا وہ روم نه چلے گئے' تو انکو ایم پاسچش (M. Paschitch) کي سر اسلیم کے خلاف جانکاہ جد و جہد کرنا پڑیگي ' جسکا مقصد یه ھے که کسي نه کسي طرح اغیار کو اپنے اندر جذب کرلیا جائے - یقیناً یہي ھوگا که اس سے بلغاریا کے لیے یونانیوں سے انتقام لینے کي تحریک پیدا ھوگي -

سالونیکا ' دیورجا ' اور جنوبي مقدونیه کے یہودي کسقدر کس مپرسي اور خوف و ھراس کے عالم میں ھونگے !

یه بخلش غیر معقول خیال کا موضوع فکر نہیں ھے بلکه خالص حقیقت ھے -

یہاں تک تو اس حیثیت سے بحث تھي که اب دو ترک نکالے جا چکے ھیں' امن بلقان کي کیا حالت ھے ؟ مگر اسکے بعد یه سوال ھے که خود امن یورپ کے ساتھه اسکي کیا حالت ھے ؟

یہاں بھي وھي حالت ھے' یعنے بد سے بدتر -

فتوحات بلقاني کا پہلا اثر یه تھا که اس نے دول یورپ کے توازن قوي کو درھم برھم کرکے دول عظمی میں ترقي اسلحه کي ایک خوفناک تحریک پیدا کردي - آخري ترقیوں نے بین القومي میدان میں جدید اور سنگین پیچیدگیاں بھي پیدا کردیں - اتحاد ثلاثي کو زیر و زبر کیا ' جرمني کو آسٹریا سے' آسٹریا کو رومانیا سے' جرمني کو اطالیه سے' اور اطالیا کو آسٹریا سے' فرانس کو اطالیا سے' اور آسٹریا کو روس سے ملا دیا - اس پر مستزاد یه ھے که اس جنگ سے ایشیائي ترکي میں بلقان کے پرانے مسائل مقامي بیچیني اور قومي رقابت' دونوں شکلوں میں دوبارہ رونما ھونیکي دھمکي دے رھے ھیں - یه مسائل برطاني شاھنشاھي کے اھم ترین مصالح سے نہایت قریب کا تعلق رکھتے ھیں - یقیناً ھمکو وہ روز بد دیکھنا پڑیگا جبکه یه جنگ یورپ کے لیے ایک حقیقي مصیبت ثابت ھوگي -

منقي آلات تنفس

کھانسي اور دمه کا خوش ذائقه اکسیر معجون قیمت في شیشي ۱۲ آنه جسمیں سات روز کي دوا ھے - محصولڈاک ۳ آنه منیجر دار الشفاء بھیرونڈي ضلع تھانه سے طلب کرو -

جبل اسود بعد از جنگ

موازنه خسائر و فوائد

تباهي و اندوهِ عمومي - خاندان شاهي سے بيزاري - عام قحط المال و الرجال

ایک سیاح جو کیترو سے جبلي سرحد کو جانے والے راستے سے آتا ھے اور اس دو ساله جنگ کے بعد پہلي دفعه اس سیاه پہاڑ میں داخل ھوتا ھے ' اسے اس امر کے محسوس ھونے میں زیاده دیر نہیں لگتي که یہاں کي تمام چیزوں میں ایک انقلاب عظیم ھوگیا ھے -

شاید اس تغیر و انقلاب میں ایک حصه ان جبلي مہاجرین کا بھي ھے جو امریکه سے وطن واپس آئے ھیں - کیونکه نیم تہذیب و مدنیت یہاں رینگنے لگي ھے - کچھه ھو ' بہر حال جدید (ماڈرن) بننے کي خواھش تو یہاں یقیناً پیدا ھوگئي ھے -

چنانچه اب وہ ڈھیلي ڈھالي اور بھاري بھرکم قومي پوشاک جو پہلے ھر جبلي پہنتا تھا ' متروک ھو رھي ھے اور اسکي جگه وہ نئي چست اور ھلکي پھلکي پوشاک استعمال کیجاتي ھے جو امریکه سے لائي جاتي ھے یا خود ستنجي ھي میں خرید لیجاتي ھے - طلائي کارچوبي کام کي مغرق صدریوں کي جمال آرائیاں اب فوج میں متروک الاستعمال خاکي جاکٹوں اور ان یوروپین اور کوٹوں کي وجه سے درھم برھم ھو رھي ھیں ' جو لہنگي و دیرینه سالي کي وجه سے بالکل رسمي ھوگئے ھیں -

جبلیین میں انقلاب کا رخ صرف یہي ایک نہیں - پہلے شاہ نکولس کي ھر رعیت کا سر اس نشۂ غرور سے سرشار ھوتا تھا که وہ اس ملک کا رھنے والا ھے جس نے ھمیشه کارزار میں داد جنگ آرائي دي ھے - مگر اب اس غرور کے بدلے چہروں پر مایوسي و افسرده دلي کا دھواں اڑتا ھے اور ملک کي ھر چیز سے اضطراب و آشفته خاطري ٹپکرھي ھے - مثل سابق اب بھي لوگ دارالسلطنت کي سڑکوں سے آتے جاتے ھیں ' اور ان کثیر التعداد قہوه خانوں میں' جنکي کھڑ کیاں سڑک کي طرف کھلتي ھیں ' سگریٹ کے کش اور شراب ناب کے جرعے اڑاتے ھیں ' مگر ماضي و حال میں ایک عظیم الشان فرق ھوگیا ھے - انکي زبانوں پر اپنے وطن کي شاندار تاریخ اور کامیاب جنگ کي امیدوں کا زمزمه اب نہیں رھا - غالباً وہ اپنے دل میں اس معرکه آرائي کے نقصانات اور فوائد کے موازنه میں مشغول رھتے ھیں جنکے متعلق ھر شخص جانتا ھے که کامیابي سے کوسوں دور رھي ھے !

یه صحیح ھے که اس جنگ کي وجه سے جبل اسود کي آبادي اور رقبه قریباً دو چند ھوگیا ھوگا مگر اسکي ٣٠ - ھزار مجموعي جنگي طاقت میں سے مقتول و مجروح ' دونوں ملا کے ١٠ - ھزار آدمي ضائع بھي ھوگئے ! پھر اگرچه جبلي شجاع تھے اور اب بھي ھیں مگر ایک لائق جنگي قوم کي حیثیت سے تو انکا اقتدار اب نہیں رھا -

اقتصادي نقطه نظر سے بھي حالت کچھه کم خراب نہیں - جنگ نے ملک کو جس درجه پر پہنچا دیا ھے وہ دیوالے سے بہت ھي قریب ھے - دول نے ٣ - کرور فرنک کا جو وعده کیا ھے - اگر اسکے ایفا کي راہ کے پتھر نه ھٹائے گئے تو ریاست کي خود مختارانه ھستي قریباً نا ممکن ھو جائیگي

لیکن اسوقت جبل اسود میں لوگوں کو جس سوال سے عالمگیر دلچسپي ھے وہ یه ھے که جنگ کا اثر شاہ نکولس اور اسکے خاندان پر کیا ھوگا ؟ اور کیا سرویا سے اتحاد ممکن ھے ؟

اگرچه عرصه سے ایک جماعت ایسي موجود ھے جو شاھي حکومت کو بہت مستبد خیال کرتي ھے مگر میں پہلے جب کبھي ستنجي آیا تو کسي کو شاہ نکولس اور اسکے خاندان کي پالیسي پر علانیه تنقید کرتے ھوے نہیں سنا ' مگر اب حالت بالکل دگرگوں ھوگئي ھے اور اسکے اسباب ظاھر ھیں ' تمام ملک اس غلطي کو محسوس کر رھا ھے که یه سالہا سال کي طلائي فرصت ضائع کي گئي حالانکه اس جنگ کے لیے کامل طیاري کرني تھي جو ھر جبلي کي زندگي کا مقصد اور اسکي آرزؤں کا مرکز تھي - بالفاظ دیگر آج ھر شخص کي نظر میں وہ سر حکومت معترض ھوگیا ھے جو ایک ایسي فوج لیکے میدان جنگ میں اتر پڑا ' جسکے پاس کافي افسر نه تھے ' محکمه کمسٹریت بالکل نه تھا ' طبي انتظامات عملاً نابود تھے ' اسکے علاوہ ھر شخص یه بھي محسوس کر رھا ھے که خود جنگ کا طرز عمل بھي طمانیت بخشي سے دور رھا -

اس اضاعت فرصت کے اسباب لوگ مختلف بیان کرتے ھیں - بعض اس امر پر زور دیتے ھیں که اس نقشۂ عمل کے نه اختیار کرنے کي وجه یه تھي که شاہ نکولس اپني فوج کي نا قابلیت سے واقف تھا - بعض یه کہتے ھیں که ولیعہد نے یه حکم دے دیا تھا که جس فوج میں وہ خود موجود نه ھو' وہ کسي حالت میں بھي شمالي البانیا کا دار السلطنت تسخیر نه کرے !

اثناء جنگ میں ولیعہد کے طرز عمل سے لوگ سخت بیزار رھے ھیں - خود بدولت کبھي فوج کے ساتھه ھوتے تھے کبھي ستنجي میں جلوه افروز ' اور کبھي دریاے ریوبریا پر نظاره فرماے آب رواں ' مجملاً یه که شاھي خاندان کے اعضاء جو کچھه تھوڑا بہت اقتدار رکھتے تھے ' شہزاده پیٹر (شاہ نکولس کے سب سے چھوٹے لڑکے) کے علاوہ اور سب وہ بھي کھو بیٹھے -

موجوده جنگوں نے سرویا تخت پر شاہ پیٹر کے قدم جس قدر جما دیے ھیں' اسیقدر شاہ نکولس کا قبضه اپنے "بچوں" پر (آغاز میں شاہ نکولس نے اپني رعایا کو اپنے بچوں کا خطاب دیا تھا) کمزور کردیا ھے - اسکي وجه یه ھے که دونوں فوجیں کئي بار باھم ملیں - اور جبلي سرویوں سے متاثر ھوے - آج سرویا شاھي خاندان کي شہرت جبل اسود میں گفتگو کا ایک عام موضوع ھے -

یه واقعه که بلغاریا کے خلاف دوسري جنگ میں سرویوں نے کپڑوں ' سامان جنگ ' اور غذا سے جبلي فوج کي خوب مدد کي ایک ایسے ملک کے باشندوں پر اثر کیے بغیر نه رھا ' جہاں ضروریات زندگي قریباً ناپید تھیں - (مراسله نگار ٹائمس - یکم نومبر)

شذرات

لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم !!

اتفاق کي ضرورت

اهل تسنن و تشیع میں

(از مولوي خادم حسین صاحب بہروي)

عنوان مندرجۂ صدر کے متعلق ایک مفصل تحریر شیخ فدا حسین صاحب معلم دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈہ کي طرف سے الہلال مورخہ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ میں معزز ناظرین ملاحظہ فرما چکے هیں - شیخ صاحب موصوف نے بنیاد اختلاف مسئلہ خلافت کو قرار دیا ہے - آگے چلکر شیعہ بھائیوں کو تلقین کي ہے کہ خلافت کے متعلق بحث و مباحثہ ترک کردیں بلکہ خلفاء راشدین کو تبرا سے بھي مستثنی رکھا جائے' کیونکہ تبرے کے مستحق دراصل بني امیہ هیں - پھر سنیوں کو هدایت کي ہے کہ چونکہ شیعہ آپ کے اسلاف کے هاتھوں تختۂ مشق ستم بنے رہے' اور آن کو آیندہ کے لیے بھي اندیشہ ہے کہ موجودہ آزادي برٹش انڈیا کے زیر سایۂ حاصل ہے - انقلاب زمانہ سے اگر پھر آپ برسر اقتدار هو جائیں تو مبادا یہ بھي هم سے چھینی جاے اور هم بدستور اسیر پنجہ ظلم و ستم هو جائیں - اسي واسطے وہ آپ صاحبان سے اتفاق کرنے کي جرات نہیں کرسکتے - اور یہ کہ اتحاد یوں هو سکتا ہے کہ خلفاے راشدین کے سوا باقي جس کسي سے شیعہ ناراض هوں اور آس پر تبرا کہیں' انکو معذور رکھا جاے' بلکہ تبرے میں شیعوں کا ساتھ دیا جاے - اور علاوہ ازیں عشرہ محرم میں تعزیہ داري امام حسین علیہ السلام میں هندو بھي شریک هوتے هیں' پس سني تو ضرور هي شامل هوا کریں "

آخر میں لکھا ہے کہ سني صاحبان ناصبیوں کو اپنے میں سے جدا کردیں - وغیرہ وغیرہ ملخصاً -

قبل اس کے کہ اصل مطالب کے متعلق کچھہ لکھا جاے چند جملے تمہیداً عرض کیے جاتے هیں !

(۱) اتفاق دو قسم پر مبني ہے - ایک دیني اتفاق ' دوسرا ملي - پھر دیني اتفاق کي بھي دو صورتیں هیں - ایک اصولي ' دوسرا فروعي -

(۲) دیني اتفاق میں سے اصولي اتفاق اگرچہ عملاً براے نام ہے' تا هم اعتقاداً خدا کے فضل سے فریقین میں موجود ہے - دوسرا فروعي اتفاق ہے سو وہ عسیر الحصول معلوم هوتا ہے - کیونکہ صدر اسلام سے لیکر آجتک نہ صرف سنیوں هي کے اندر' بلکہ شیعوں کے هاں بھي ناممکن الحصول رها ہے - با وجود علماء فریقین کي جانفشان مساعي جمیلہ کے یہ سیلاب ابتک نہ رک سکا - اور نہ آیندہ رکنے کي بظاهر امید لگائي جاسکتي ہے ' لیکن اس اختلاف کا نتیجہ افتراق ملت و شق عصاے امت تک پہنچتا هوا دیکھکر ضرور رونا آتا ہے -

(۳) اب رها ملي و سیاسي اتفاق' سو اسکي تمام مسلمانوں کو خواہ وہ کسي فرقہ کے هوں' بغرض حفاظت بیضۂ شریعت و بپاس ناموس شعائر اللہ هروقت ضرورت ہے - کیا هي اچھا هو اگر هم فروعي اختلافات کو اسي حد تک محدود رکھیں کہ بوقت ضرورت وہ همارے عالمگیر اتحاد میں سد راہ نہ هوں -

(۴) ابھي زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ تبریز و مشہد مقدس کے واقعات حسرت آیات پر مجتہدان نجف اشرف و کربلاے معلی کي طرف سے ایک فرمان واجب الاذعان شیعہ و سني کے اتفاق کي تاکید پر شائع هوچکا ہے - مگر کوئي بتلاے کہ ان فرامین کي تعمیل کہاں تک هوئي اور متخاصمین نے اپنے طرز عمل میں کیا تبدیلي دکھلائي ؟

اب شیخ صاحب موصوف کي طرف سے اپیل شائع هوئي ہے کہ فریقین آپسمیں صلح کا هاتھہ بڑھائیں اور سابقہ طرز عمل کو بھول جائیں -

چونکہ صلح "بحکم و الصلح خیر" ایک طرح سے خاصۂ مسلماني و شان ایماني ہے' اس لیے نفس مصالحت میں تو هم کو کچھہ تامل نہیں - البتہ شرائط صلح محوزہ میں کسي قدر کلام ہے

بہر حال شیخ صاحب نے جہاں تک حسن نیت سے کام لیا ہے' هم انکي دعوت کو بنظر استحسان دیکھتے هیں اور بلا خوف لومۃ لائم جس قابل تعریف دلیري سے انھوں نے خلفاء راشدین کے معاملات حالات کو حوالہ بخدا کرنے اور آن کے طرز عمل کو شیعوں کے لیے قابل تقلید جتلا کے اور بعض اتہامات سے انکو بري الذمہ قرار دیتے هوے اپنے هم مشربوں کو حسن ظن رکھنے کي تلقین فرمائي ہے' اس کا شکریہ ادا کرتے هیں - خدا کرے کہ آن کے هم مشرب تعمیل ارشاد میں اهلسنت کا یا کم از کم شیخ صاحب کا هي اطمینان کرادیں -

اس کے بعد آن بعض مطالب پر روشني ڈالي جاتي ہے جن کا شیخ صاحب نے اپنے مشرح مضمون میں ذکر فرمایا ہے - و باللہ التوفیق :

(۱) مسئلہ خلافت یعني امام معصوم یا غیر معصوم اور انتخاب امام منجانب اللہ یا من جانب رعیت هونے اور عقیدہ امامت معصوم کے امامیہ کے هاں داخل اصول دین هونے کے متعلق -

شیخ صاحب نے مسئلہ خلافت کو بنیاد اختلاف ظاهر کیا ہے - بے شک بناے اختلاف یہي مسئلہ ہے - مگر نیت بخیر هو تو اسمیں بھي اتفاق رائے ممکن ہے - جیسے صدر اسلام اور از منۂ ما بعد کے بزرگوں سے ثابت ہے - ملاحظ هوں شواهد ذیل :-

(۱) زیدیہ کے هاں امام کے لیے عصمت کي شرط نہیں - اور خود اثناعشریوں میں بھي بعض رواۃ و مشائخ احادیث عصمت ائمہ کے قایل نہ تھے - بلکہ انکو علماے ابرار جانتے تھے - باوجود اس کے ائمہ کرام انکو عادل ظاهر کرتے تھے -

(دیکھو کتاب حق الیقین فصل ۱۹ - مقصد دوم از ملا باقر مجلسي -)

(۲) تبریہ' سلیمانیہ' اور صالحیہ فرقے زیدیہ کے' امامت شیخین رضي اللہ عنہما کے قائل هیں - تبریہ اور جارودیہ کي نسبت بحوالہ مجمع البحرین لکھا ہے کہ وہ جناب علي علیہ السلام کے حق میں امامت بالنص کے قائل نہیں اور فاضل پر مفضول کو ترجیح دینا جائز جانتے هیں - (توضیح المقال في علم الرجال مطبوعہ ایران : ۴۴)

(۳) جناب علي علیہ السلام کا ارشاد قول فیصل ہے کہ شوري کا حق مہاجرین و انصار کو حاصل ہے - اگر وہ کسي شخص پر اجماع کرکے آس کو امام سے موسوم کردیں تو یہ خدا کے نزدیک بھي پسندیدہ ہے - (نہج البلاغہ جلد ۲ - ۷)

تــــركي اور انگــلستان

نیر ایست کي ۲۴ - اکتوبر کي شاعت میں ترکي اور انگلستان کے مسئله پر ایک انگریز خاتون کی مراسلة شائع هوئي هے - وه لکھتي هے :

" جناب من !

جنگ بلقان میں آپکے رسالے کي جو روش رهي' اسکے لیے آپ ان تمام لوگوں کے شکریه کے مستحق هیں جو انگریزي شهرت کي قدر کرتے هیں -

ترکوں کے هاتھوں جن مظالم کے هونے کا دعوي کیا جاتا هے' اب وه یقیناً ایک ایسا مغالطه هے' جس کي حقیقت سے پرده اٹھچکا هے سر مارک سکس' مسٹر مارما ڈیوک پکتھل' اوربیل اوبرے ایم پي پیئر لوتي' وغیره' نیز وه مشهور ارباب قلم جو اس ملک کي اور ترکوں' کي دونوں کي حالت سے خوب واقف هیں' دنیا کو علي الاعلان بتا چکے هیں که ترک جتنے ظالم هیں اس سے کهیں زیاده مظلوم هیں -

ترکوں کو ان فتنه پردازوں کي وجه سے کبھي امن و اطمینان نصیب نه هوا' جو اپنے ناپاک مقاصد کیلیے منازعات و مناقشات کے پیدا کرنے میں همیشه سرگرم رهتے هیں -

مگر اب کیا حالت هے؟ یه که ترکي حکومت کے رخصت هوتے هي ان جنگجو قوموں نے باهم ایک برباد کن جنگ شروع کردي اور مقدونیه اور تھریس پر اسقدر مظالم کیے که وهاں کے باشندے آج سلطاني حمایت کي التجا کررهے هیں - دنیا میں برطانیه هي اکیلي سلطنت نهیں جو اپنے گھر کو اپنا قلعه سمجھتي هے - ترکي کو بھي اس بات کا حق هے که وه اپنے ان ممالک پر قبضه باقي رکھے جهاں تمام باشندوں کو پوری آزادی دیجاتی هے - سالها سال هوے جب ترکي توسیع ملک کے لیے نئي زمینیں تلاش کرتي تھي - پھر اب کیا سبب هے که دنیا کي دو بڑي اسلامي سلطنتوں یعنے ترکي اور انگلستان (؟) میں اسدرجه بیگانگي هے؟ هاں یه اثر هے ان بدخواه دار طرفداران روس و انجمن بلقان کا' جو اسي خدمت پر معمور تھے -

یه واقعه آساني سے یادآ سکتا هے که آغاز جنگ سے پہلے قریبا جولائي سنه ۱۹۱۲ ع میں روسي وزیر خارجیه سر ایڈورڈ گرے سے ملنے انگلستان آیا تھا - اتنا هم خود سمجھ سکتے هیں که ضرور اسوقت مشرق ادنی کے تمام مسائل پر پوري بحث هوئي هوگي - اسکے بعد یه امر بالکل صاف هے که برطانیه بھي اس فریب میں شریک تھي جو ترکي کو ستمبر سنه ۱۲ ع میں اسوقت دیا گیا تھا جبکه اسکي ایک لاکھه بیس هزار فوج تھریس میں نمایشي جنگ کررهي تھي -

اتحاد یورپ نے ترکي کو اطلاع دي که چونکه اسکي همسایه سلطنتوں میں سے کسي کا بھي یه اراده نهیں که وه ترکي پر حمله کرے' اسلیے اس نمایشي جنگ کي یه تعبیر کیجا سکیگي که ترکي بلغاریا پر حمله کرنے کي فکر میں هے - اور کامل پھر دو چند بیچاري ربے ایمانی کے ساتھه اسکو مشوره دیا گیا که اس اجتماع کو توڑ دے -

ترکي نے یورپ کے کهنے پر اعتماد کیا - حالانکه وه اس اعتماد کا خمیازه بارها کھینچ چکي تھي - اس نے فوجي جمیعت منتشر کردي اور سپاهیوں کو سلطنت کے دور دراز حصوں میں بھیج دیا -

مشکل سے سپاهي گھر پهنچے هونگے' که بلغاریا نے جنگ کا اعلان کردیا اور یه خونخوار درندے ترکي ممالک کو تاراج کرنے لگے -

یه امر بالکل بعید از فهم هے که انگریزي مدبروں کو روسي پالیسي کي هدایات کي پیروي کي اجازت دیجائے - کون روس؟ وه جو فن لینڈ' پولینڈ' اور خود اپني غیر مسیحي رعایا پر ستمران هے -

ایران' ترکي' اور چین کے معاملات میں روس کي همارے ساتھه شرکت همارے لیے سخت مضرت رساں ثابت هوئي هے - یه پالیسي خود غرضي اور تنگ نظري کي پالیسي هے جس پر هر حقیقي آزاد خیال انگریز متاسف و متحسر هوگا

یورپ کي آج جو حالت هے' روس اسکا بالکل پر تو هے - روس امن و صلح کي راه میں ایک سنگ گراں هے

یه انگلستان نهیں بلکه روس هے' جسکے لیے جرمني فوجي تیاریاں کر رها هے -

مجھے امید هے که وه دن دور نهیں جب جرمني اور انگلستان جنکي علي العموم یه حالت هے' باهم نهایت پخته حلیف و همساز هونگے - اگر اس اتحاد کي اهمیت کو ڈپلومیٹ نهیں سمجھتے تو نه سمجھیں' اور لوگ خوب سمجھتے هیں - مجھے جرمني اور اسکے صلح جو حکام پر پورا اعتماد هے

مراکش' جو اپنے ساحلي خط کي وجه سے بحر اسود کا بحري مرکز بن سکتا هے - اور مور (عرب اندلس) اگر یه دونوں چیزیں هم نے فرانس کو ایک خیالي شے یعني " مصر میں آزاد هاتھه " اور مفاهمت دلي (Entente cordiale) کے بدلے میں نه دیدي هوتیں' تو مجھے یقین هے که آج همیں افسوس نه کرنا پڑتا -

یه " خیال " گو بجاے خود عمده تھا مگر ان اعلی فوائد کي قرباني کے قابل نه تھا جو برطانیه کو مراکش میں حاصل تھے -

راقم مارگریٹ روابنسن -

خضاب سیــــه تاب

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کي لینا پسند نهیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کهنے میں توقف بھي نهیں' خواه کوئي سچا کهے یا جھوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑھکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا هے اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پھیکا پڑتاهي نهیں - کھونٹیاں بھي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور لچکدار هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کهنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائیگا که اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندھنے کي ضرورت نه دھونے کي حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیاده کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹڑه دلسنگه امرتسر

" مصالحة " مسئلة اسلامیة کانپور

از جناب مولانا محمد رشید صاحب مدرس مدرسه عالیه کلکته

(۲)

مولانا المحترم ! الهلال نمبر ۱۸ میں بندہ نے اپنا مضمون مطبوعہ دیکھا - اس ناچیز مضمون کو ایسے معزز مجله میں جگہ دینے پر آپ کی خدمت میں دلی تشکر پیش ہے -

مینے اسی مضمون کو کسیقدر تغیر سے اخبار زمیندار و همدرد جیسے آزاد اور مدعیان حریت کیخدمت میں بهیجکر اونکے انصاف اور آزادی سے اپیل کی تهی که اوسکو درج اخبار فرما ویں لیکن میری درخواست نا منظور هوی اور لطف یه که مجکو نامنظوری کی اطلاع دینا بهی مناسب نه سمجها گیا - جب مدعیان حریت نے اوسکو قابل توجه نه سمجها تو مجهے بد گمانی هوی که الهلال بهی اسپر توجه نه فرمائیگا ' لیکن " ان بعض الظن اثم " تجربه نے اوسکے خلاف ثابت کیا : و لیس الخبر کالمعاینه - بہر حال اگر اوس مضمون کے درج کرنیکو الهلال کی حق گوئی کے لیے معیار قرار دیا تها ' تو مجکو پہلے پہل تجربه هونے کی وجه سے امید ہے که آپ نه صرف معذور هی رکهیں گے بلکه میری اس جرات کو معاف فرمائیں گے -

جناب والا نے میرے ناچیز مضمون پر جو ریمارک لکهے مینے اونکو غور سے پڑها ہے ' اونکی نسبت بهی چند الفاظ لکهنے کی جرات کرتا هوں -

(۱) ۳ - اگست کو جسدن حادثۂ فاجعۂ کانپور پیش آیا ' اوسکے دوسرے روز هز آنر کانپور پہونچے - تمام مسلمان سخت سراسیمه هو رہے تهے - اوسوقت میرا اور چند دیگر حضرات کا خیال هوا که مسلمانان کانپور کا ایک ڈیپوٹیشن هز آنر سے ملکر یہاں کے حالات بیان کرے تا که کسی طرح سکون هو - مگر اسمیں کامیابی بعض وجوہ سے نه هوسکی - بهر حال اس کے لیے ایک معزز مسلمان جو مینوسپل کمشنر بهی هیں ' بلائے گئے - انہوں نے اثنائے گفتگو میں بیان کیا که مینو سپل کی طرف سے یه تجویز پیش کی گئی تهی که دالان کے نیچے کے حصه پر گذر گاہ رہے اور بالائی حصه شامل مسجد ' لیکن متولیان مسجد و دیگر مسلمانوں نے اسکو منظور نہیں کیا - ایک معزز مسلمان مینو سپل کمشنر کے کہنے کی تغلیط مشکل ہے - اس سے صاف معلوم هوتا ہے که پہلے موجودہ حالت پیش کی گئی تهی جسکو مسلمانوں نے نا منظور کیا - مهینه کی تعین البته اونہوں نے نہیں کی تهی - اسکو بعض دیگر ذرائع سے مینے دریافت کیا ہے - اخبار زمیندار کے کسی پرچے میں بهی ایسے الفاظ درج هیں جنسے میرے اس مضمون کی تائید هوتی ہے - اسوقت فائل میں سے نکال کر اوسکا حواله دینا ذرا وقت طلب ہے - اگر قراء کرام کا اصرار هو تو اسکو نکالا جاسکتا ہے -

(۲) هز هائنس نواب صاحب رامپور کے جلسه کا کوئی پروگرام شائع نہیں هوا جس سے یه جانتے که اصل مقصود کیا تها ؟ اونکے افتتاحی اڈریس کے متعلق البته بعض جملے اخباروں میں چهپے مگر جنکا پورا اندازہ لگانا دشوار ہے - غالبا جناب کا خیال صحیح هو کا لیکن اخبار زمیندار اور همدرد کے سب سے بڑا اعتراض اوسپر اخفا کا تها نیز یه که پبلک کو اوسکی اطلاع نہیں دیگئی اور یه مسلمه امر اوس میں طلب کیے گئے ' که اوسکا کوئی پروگرام شائع هوا -

(۳) جناب والا کی نسبت مینے نہیں کہا که " آپ کو مطلق خبر نہیں تهی " میرے الفاظ یه هیں : " ابهی فیصله کی کچهه خبر اونکو بهی نہیں دیگئی " اور آپ نے نهایت و صداقت سچائی ' اور حق گوئی سے اسکو لکها ہے مگر یه ہے که اسکے متعلق نهایت معتمد اشخاص سے بهی کام لیا ہے -

(۴) اڈیٹر صاحب زمیندار کو اگر اطلاع تهی اور وہ اوس کے ممدو معاون تهے تو سخت تعجب ہے که اعلان مصالحت کے قبل تک یه اپنے پیش کردہ شرائط کیوں اس سے علحدہ سمجهے رہے ؟ مجهے معاف رکهیے اگر میں یه کہوں که اخبار (زمیندار) بهی ایک عجیب اخبار ہے جو عوام کے مذاق کے مطابق هونیکے سبب سے بہت کثیر الاشاعت ہے لیکن اوسکی کوئی مستقل پالیسی نہیں - اگر کسیکو مستقل پالیسی قرار دیا جاسکتا ہے تو وہ برائے چند روز کی گالیاں دینا ہے جس سے شاید هی اسکا کوئی نمبر خالی هو جو وہ پہلے نهایت سختی سے جو شرائط صلح پیش کر رها ہے ' اونمیں سب سے اهم مسجد کو بعینه اصلی حالت پر لوٹا دینا قرار دیتا ہے ' پهر اس مصالحت پر بے حد خوشی ظاهر کرتا ہے ' منهایتی بانٹتا ہے ' پهر گهبرا کر مسجد کے فیصله کو علما کے حواله کرتا ہے ' آخر میں خود مجتهد بنکر هز ایکسلنسی کے وعدۂ عطیه شاهانه اور زمین کے مسکل جانے پر لکهتا ہے :

" هم تهوڑا کهو کر بہت زیادہ حاصل کرینگے " (زمیندار ۲۳ - ذیقعدہ)

اور کچهه عجب نہیں که عنقریب ارباب حق کے کشف حقیقت اور پبلک کی بے چینی کو دیکهکر پهر اپنی تمام سابقه رایوں کو یه کهکر واپس لے لے که " اگر لوگ اس فیصلے سے خوش نہیں هیں تو خیر هم بهی خوش نہیں ! ! "

اگر اس فاضل اڈیٹر کے اجتهاد پر پہلے سے حضرات کانپور عمل کرتے تو ۳ - اگست کا ناگوار واقعه پیش هی نه آیا ' کیونکه پہلے هی معقول معاوضه نقدی اور زمین کی صورت میں مسلمانوں کیخدمت میں پیش کیا گیا تها - جسکو اونہوں نے اپنی بد قسمتی سے نامنظور کیا -

(۵) جن حضرات کانپور کے نام آپ نے درج فرما کر تحریر کیا ہے که اونکو واقعات معلوم تهے ' اگر یه صحیح ہے تو اون لوگونکی غلط بیانی پر تعجب ہے - انمیں سے بعض بعض حضرات کی نسبت مجهے ذاتی واقفیت ہے که جب اون سے استفسار کیا گیا تو اونہوں نے قطعی لا علمی ظاهر کی - پهر آنریبل سید رضا علی نے مراد آباد

(مزید تحقیق کے لئے ملاحظہ ہو شرح ابن میسم بحرانی جزو ۳۱)

(۴) خلافت فروع دین ہے - جناب علی علیہ السلام ایک خطبہ میں ابتداے خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوے فرماتے ہیں کہ لوگ مرتد ہو رہے تھے - اسواسطے ہم نے اسلام کے برباد ہو جانے کے اندیشہ سے اپنی خلافت کے لیے کوشش نہ کی - کیونکہ اُس وقت ایسا کرنے سے ہم کو چند روزہ سرداری کے مقابلہ میں ایک بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا - اسکی شرح میں فاضل ابن میسم فرماتے ہیں :

فیکون المصیبة علیه فی هدم اصل الدین اعظم من فوت الولایة القصیرة الامد التی غایتها اصلاح فروع الدین ومتمماته الخ	پس آن کیلیے (جناب علی) کیلیے اصل دین کے گر جانے میں زیادہ تر مصیبت تھی به نسبت چند روزہ سرداری کے جسکی غایت فروع دین کی اصلاح اور اسکا تتمہ ہے نہ کہ اصل دین -

(ابن میسم جزو ۳۰)

اسی خطبہ پر علامہ ابن ابی الحدید یوں اتے ہیں :

وهذا الکلام یدل علی بطلان دعوی الامامیة النص وخصوصاً الجلی (شرح نهج البلاغة ابن الحدید ج ۴ صفحه ۱۶۵ مطبوعه مصر)	اور یہ کلام امامیہ کے دعوی نص اور خاصکر نص جلی کے بطلان پر دلالت کرتا ہے -

(۲) شکوۂ جور و ستم اسلاف :

اصل یہ ہے کہ ظالموں کے ظلم سے نہ تو اہلبیت بچے ہیں نہ شیعہ - بعض موقعوں پر دونوں گروہوں پر جور و ستم ہوئے ہیں - مثلاً واقعہ کربلا کے بعد ہی مکہ معظمہ میں عبد اللہ بن زبیر بیرحمی سے شہید کیے گئے تو مدینہ والوں کو واقعہ حرہ میں مظلومان کربلا کی مصیبت میں بھی حصہ لینا پڑا ' جسمیں بقول علامہ مجلسی سات سو کے قریب حافظان قرآن مجید شہید کیے گئے - یہ بنی امیہ کا زمانہ تھا - (حیات القلوب جلد ۲ باب ۲۲ صفحہ ۲۴۸)

دوسرے نمبر پر بنی عباس ہیں - انکو بھی اسلاف اہل سنت کہا جاتا ہے ' حالانکہ یہ بنی ہاشم تھے اور ایک وقت میں شیعوں کے مایۂ فخر اسلاف ' خصوصاً جبکہ سادات کی ہمدردی میں سفاح نے تمام بنی امیہ کو گھر میں بلاکر ایک ہی وقت کے اندر تہ تیغ کردیا تھا اور تڑپتی ہوئی لاشوں پر دسترخوان چنا گیا تھا ' اور بنی عباس اور بنی ہاشم اُن پر مزے سے بیٹھکر کھانا نوش جاں کرتے رہے (راز سرآں نطعها بر نخواستند تا جمله بمردند - مجالس المومنین م ۸ صفحه ۳۲۵)

انہی میں سے دو ظالم ترین خلیفوں کی نسبت فاضل مجلسی کی راے ملاحظہ ہو :

" با وجودیکه منصور و هارون شیعه بودند و اقرار بامامت ثلاثه نه داشتند ' اما از کافر و بت پرست بدتر بودند - بعد از مامون خلفا سنی شدند و مذهب مالکی را اختیار کردند (تذکرة الائمة : ۱۱۵ مطبوعه ایران)

یعنی اگرچہ منصور اور ہارون شیعہ تھے اور حضرات ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہم کی امامت کے قایل نہ تھے لیکن پھر بھی کافر اور بت پرستوں سے بھی بدتر تھے ' بعد مامون رشید کے یہ خلیفے سنی ہوگئے اور امام مالک کی پیروی اختیار کرلی -

مانا کہ بنی عباس نے بھی شیعوں پر بڑے بڑے ستم کیے لیکن شیعوں کے ہاتھوں علاوہ معتصم عباسی کے بے رحمانہ و وحشیانہ قتل کے ' مدینة السلام بغداد کی عالمگیر تباہی اور اسکے ساتھہ تمدن اسلامی کی بربادی بھی غیر معمولی انتقام تھا - (ملاحظ ہو مجالس المومنین مجلس دہم : ۴۳۶ ترجمہ ابو طالب علقمی) -

اور در اصل اہل سنت کے اسلاف تو خلفاے راشدین اور ایمۂ اور وغیرہ ہیں جنکا قول و فعل بعد از کتاب و سنت اُن پر حجت ہو سکتا ہے و بس - خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کی جو بوقت خلافت اُن کا تھا ' آپ تعریف فرما ہی چکے - باقی ایمۂ اربعہ میں سے امام شافعی کی نسبت مشہور ہے کہ وہ بباعث محبت اہلبیت کرام بعض اوقات رفض تک سے متہم ہوے -

امام مالک بن انس کی بابت لکھا ہے کہ جب منصور عباسی کے برخلاف محمد ملقب بہ نفس زکیہ نے خروج کیا تو آپ نقیہ مدینہ تھے تاہم بلا خوف لوگوں کو انکی نصرت و امداد کا فتوی دیتے تھے - نہ صرف امام مالک بلکہ لکھا ہے کہ سادات عظام کے ہمرکاب تمام اہل مکہ و مدینہ نے بھی کہ مذہباً اہلسنت تھے حضرت نفس زکیہ کی بیعت کرلی تھی -

اسی طرح امام ابو حنیفہ کی نسبت لکھا ہے کہ جب نفس زکیہ کے بھائی ابراہیم نے منصور کے خلاف خروج فرمایا تو اکابر سنت میں سے امام اعمش اور عمار بن منصور نے انکے ہاتھ پر بیعت کی - اور پھر یہ کہ " بصحت پیوسته که ابو حنیفه نیز در بیعت او بود " یعنے بتحقیق معلوم ہوا ہے کہ ابو حنیفہ کوفی بھی انکی بیعت میں داخل تھے ' آپ نے ساتھہ خروج کرنے اور امداد دینے کے فتوے دیتے تھے - نیز اپنے بھائی حماد کو دس ہزار درہم دیکر انکی خدمت میں روانہ کیا تھا اور معذرت خواہی کی تھی کہ لوگوں کی امانتیں میرے پاس ہیں ورنہ خود بھی حاضر خدمت ہوتا - اور اپنی امداد دیتا - اخرمیں لکھا ہے " و این نامه بدست منصور دوانیقی افتاد - بر ابو حنیفه متغیر شد و اورا ایذاء داد که سبب وفات وے گشت (مجالس المومنین مجالس هشتم مطبوعہ ایران سنہ ۳۶۳) یعنی یہ خط منصور کے ہاتھہ لگا تو ابو حنیفہ پر وہ خفا ہوا - اور انکو ایسی تکلیف دی کہ وہی انکی وفات کا باعث ہوئی -

لیکن دنیا کو یہ معلوم کرکے نہایت افسوس ہوگی جب سنے گی کہ اس محبت اہلبیت کا جو انعام موصوف کو دیا گیا قاضی نور اللہ شوستری فرماتے ہیں :

" شاہ اسمعیل قبر ابو حنیفه کوفی را که در بغداد بود ' کند و عظام اورا بسوخت ' و سگے را بجائے او دفن نمود - آں موضعه را مزبله اهل بغداد ساخت (مجالس المومنین صفحه ۳۸۱)

با ایں همه بہتر یہی ہے کہ اسلاف کے اعمالنامے کو اب بند ہی رہنے دیا جائیں گڑے مردوں کی ہڈیاں اکھاڑنا ٹھیک نہیں موجودہ نسل کیلیے پیش آمد حالات و تعلق کو مد نظر رکھہ کر ایک دوسرے سے ہمدردی کرنا ضروری ہے اور رابطۂ الفت و اتحاد کو حسن سلوک اور حسن اخلاق سے مضبوط کرنا چاہیے - (باقی آیندہ)

ترجمـہ اردو تفسـیر کبـیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ -

ادارۂ الہـلال سے طلب کیجیے -

مؤکل کے نزدیک کامیاب ہوا ہوں - مجھے کسی دوسرے سے غرض بھی نہیں ہے کیونکہ : ان اجري الا علي رب العلمين - میں اپنے مؤکل سے اجر کا طالب ہوں نہ شکریہ کا شوق ہے - نہ نفرت و ملامت و شکایت کا اندیشہ ہے - و الحمد الله علي ذالک -

. . . .

یہ امر اب مجھے صاف کرنا ہے کہ میںنے اپنے مؤکل کا جو منشاء سمجھا ' اسکے موافق کیا - امید کہ اسکو بغور ملاحظہ فرمائیگا - میںنے اپنے امکان بھر شریعت کی پابندی کی مگر اسی حکم کی' جسکو میں شریعت کا سمجھتا تھا - ساتھہ ھی اسکے اپنی راے پر عجب نہیں کیا اور جمہور علماء کے خلاف کسی وقت اظہار خیال نہیں ہوا اور آخر تک انکے منافی کوئی بات نہیں کہی - اسوقت مجھپر یہ اتہام ہے کہ میںنے صورت موجودہ کے جواز کا فتوی دیدیا یہ بالکل غلط ہے - البتہ یہ صحیح ہے کہ اس امر سے کہ مرور میں اشتراک ہو' قطع مصالحت کی کوئی وجہ میرے ذہن میں نہ آئی' جبکہ ہر وقت اسکے مطالبہ کا حق جسکے ہم مکلف ہیں ہمکو پہونچتا ہے اور مقدمات دیوانی وغیرہ کا حق کسی طرح ساقط نہیں ہوا ہے - میںنے اسوقت صرف قیدیونکی رہائی اور اصولی طور پر مسلمانونکا قبضہ حاصل کرلینا کافی سمجھا - اس سے یہ نہیں لازم آتا ہے کہ اس صورت کو میں نے جائز بھی کردیا' بلکہ کتنے امور ہیں کہ نا جائز ہیں اور ہم انکو اپنی محکومیت کے باعث انگیز کیے ہوئے ہیں' اور ہر موقع پر انکا مطالبہ کرتے ہیں - انہیں میں اسکو بھی میںنے شمار کرلیا - مجھے جن امور کے باعث مصالحت کرنا ضروری تھا وہ میرے نزدیک ازروے شریعت حقۂ اسلامیہ اہم تھے' بہ نسبت اس اشتراک مرور کے - اسکی وجہ سے وہ امور نظرانداز نہیں کیے جاسکتے تھے - میںنے اسمیں جو کچھہ کیا' خدا کی طرف سے جو ذمہ داری ہے اسکو ملحوظ رکھہ کے کیا ہے - و الله علي ما اقول وکیل -

. . . .

جب مصالحت ضروری سمجھی گئی جسکے [illegible] میں اسوقت نہیں عرض کرونگا اور آپکو بھی معلوم ہیں' تو میںنے حیلۂ شرعي نکالا اور کہا کہ اسکے بارہ میں مشورہ لیا [illegible] علماء سے استفتاء دریافت کیا جاے تو مجھے اخفاء راز کا حکم [illegible] نزدیک یہ صورت جائز تھی اور اون لوگوں [illegible] اس تصفیہ میں ساعی تھے' جتنا فرض تھا وہ ادا کرچکے کہ ایک [illegible] جیسے وہ با وثوق سمجھتے تھے اس شورہ میں شریک کیا اور انہوں نے [illegible] قول کو حکم خدا سمجھا - اگر مجھے اشتباہ ہوتا یا [illegible] کو توثیق میں کچھہ شبہہ ہوتا تو انکو اور مجھکو دونوں [illegible] علما سے یا اُن علما سے جو جمع کیے گئے تھے دریافت کرنا تھا [illegible] پر یہ فرض نہیں ہے کہ جس امر کو میں خدا کا حکم سمجھتا ہوں' اسمیں اپنے سوا غیر کا اتباع کروں (۱) بلکہ میں خود اپنے علم [illegible] کا مکلف ہوں اور عام لوگوں کو ایک عالم کے قول پر عمل کرنا جائز ہے - شرعی قباحت اسمیں مجھے نہیں معلوم ہوئی - اسپر بھی مشورہ لیا گیا اور جو کارکن لوگ تھے' اون سے اسکی تشریح کردی گئی - جہانتک مجھے علم ہے اوس صورت مجوزہ میں کسیکو اختلاف نہ تھا کہ ان حالات کے لحاظ سے یہ مخلص ہو سکتا ہے -

. . . .

وقف کی ملک کسی کے لیے نہیں ہو سکتی ہے - قبضہ زمین مسلمانوں کو دلا دیا گیا - اب صرف گذرنے میں پیدل چلنے والونکی مشارکت ہے - اس امر کو نہ خیال کیجیے کہ ہماری خواہش کیا ہے ؟ اس امر کو دیکھیے کہ ہمکو جو کچھہ ملا وہ کسی نہ کسی طرح ہم شرعي مسئلہ میں لا سکتے ہیں یا نہیں ؟ مسجد میں کافر و مشرک سبکا گذرنا شرعاً جائز ہے - جنب و نفساء و حائض کے گذرنے کی ممانعت اگر ہوسکتی ہے تو مسلمانوں کو انکی شریعت کی طرف سے - گورنر جنرل کو کیا حق ہے کہ اسکی تصریح کریں ؟ جانوروںکے گذرنیکی خود گورنر جنرل نے اجازت نہیں دی ہے - جو الفاظ انہوں نے استعمال کیا ہے وہ اس امر پر زیادہ واضح ہے کہ نمازیوںکے لیے اصالتاً حق مرور ہے -

. . . .

تاہم میں اسکو کافی سمجھتا ہوں - اسپیدن کانپور میں مسجد سے نکل کے قبل اسکے کہ گورنر جنرل اسکو ظاہر کریں ایک بساطی کی دوکان پر بڑے مجمع کے سامنے میںنے صاف صاف کہا کہ مسجد کی زمین پر اگر ہمکو قبضہ بھی ملا ہے تو براے نام ہے - پھر مولوی غلام حسین صاحب سے جا کے پوری حالت ذکر کی - پھر مولوی عبد القادر صاحب آزاد سے - پھر ایک مسجد جو کہ مولوی ابو سعید صاحب کے مکان کے قریب ہے' اوسمیں مولوی محمد رشید صاحب سے از ابتداء تا انتہا کل امور کا ذکر کیا اور کہا کہ ابتک یہ نقصان باقی ہے اور ہمکو چارہ جوئی کا حق حاصل ہے - اوسکے بعد جب مسٹر علي امام صاحب نے مجھکو مبارک باد دی تو میں نے اون سے بھی اسکے متعلق صاف صاف کہا کہ نہ تو اس سے بے چینی دفع ہوئی نہ یہ شریعت حقہ کے موافق ہے کیونکہ میں اسکو بالجبر سمجھتا ہوں - لیکن مجھے پورا اطمینان دلایا گیا کہ اسکے بننے کے وقت ہر طرح سے آپ مطمئن کردیے جائیں گے - (انتہی ملخصاً)

بشارۂ عظمیٰ

لارڈ ہیڈلے بالقابہ کا اعلان اسلام

از داعی اسلام خواجہ کمال الدین صاحب بی - اے - شر الله مساعیہ

حبی فی الله - السلام علیکم و رحمتہ الله و برکاتہ -

مبارک ہو - الله تعالی نے آجتک ابتلاؤں میں ثابت قدم رکھا اور آیندہ رکھے - میںنے آجتک کوئی خط نہیں لکھا - آپ کی مصروفیت اہم نے جرات نہیں دلائی کہ آپکی توجہ کسی دوسری طرف منعطف کروں -

میں آپکی قلمی اور درمی امداد کا ہر طرح ممنون ہوں - جزاکم الله احسن الجزا -

بالمقابل ایک ایسی عظیم الشان نصرت الہی کی خوشخبری اور مبارک باد دیتا ہوں' جسکی نظیر گذشتہ پچاس سال میں ہندوستان کی دنیا کے کسی مذہب نے نہ دیکھی ہوگی - و الحمد الله علی ذالک -

نومبر کے اسلامک ریویو کا پرچہ جو اسکے ہمراہ پہونچتا ہے' ملاحظہ فرماویں - اسکے آخری صفحہ (ٹیٹل پیج) پر ایک اشتہار ایک زیر تصنیف کتاب کا ملاحظہ فرماویں جو رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے اسوقت لکھہ رہے ہیں -

(۱) الحمد لله کہ جناب مولانا کا یہ اعتقاد ہے اور فی الحقیقت یہی وہ اصول [illegible] جو اگر تسلیم کرلیا جاے تو آج مسلمانوں کے تمام دینی مصائب کا خاتمہ ہو جاے - امید ہے کہ مولانا ہر موقعہ پر اس اصول کو ملحوظ رکھیں گے کہ " جس امر کو حکم خدا یقین کرلیا جاے اسمیں غیر کا اتباع نہ چاہیے اگرچہ ایک عالم اسکی بخشش کرتا ہو" (الهـلال).

میں جو تقریر کي ' اوسمیں بھي صرف یہي کہا کہ مسجد کي زمین واپس ملگئي ہے - کانپور میں اون سے ملکر جب دریافت کیا گیا تو بھي اصلیت ظاهر نہیں کي - لطف یہ کہ انھیں اب بھي آزادي رحریت کے ادعا کے اعادے میں تامل نہیں ہے اور فرماتے ھیں کہ " میں اصول رازداري کے خلاف هوں " فیا للعجب ! - آپ کو شاید تعجب هوگا جب آپ یہ دریافت کرینگے کہ اس معاملہ میں نہ صرف غلط فہمی هي هوي بلکہ تغلیط سے بھي کام لیا گیا - لکھنؤ سے میرے ایک دوست مجھے لکھتے هیں " مسجد کے معاملہ میں غلط فہمي هوي - اب نہایت افسوس ہے - الله تعالی مدد فرمائے -" لکھنؤ میں جو جناب راجہ صاحب اور جناب مولانا عبد الباري صاحب کا موطن ہے ' یہ غلط فہمي جب هی هوسکتي ہے کہ اصل بیان کرنے والے مغالطہ دینا چاهیں - جناب کو اور بھي زاید تعجب هوگا اگر آپ میرے ایک کانپوري دوست کے اس جملہ کو پڑھیں گے جو اونہوں نے مجھے ٢٢ - اکتوبر کے خط میں لکھا ہے "گو باطن میں یہاں بھي فیصلہ مسجد کو لوگ پسند نہیں کرتے تاهم بظاهر کوئي مخالفت نہیں ہے " بطریق جملہ معترضہ مجھے اسوقت حافظ احمد الله کي وہ چٹھي یاد آتی ہے جو انہوں نے ٢٢ - ذیقعدہ کے زمیندار میں چھپوائي ہے - اور اس غلط افواہ کی تردید کي ہے کہ "وہ فیصلہ مسجد کو قابل اطمینان نہیں سمجھتے " جب مجھے حافظ صاحب کي پہلی اخلاقي جرات یاد آتي ہے تو اس چٹھي کے چھپوانے پر تعجب هوتا ہے - اگر یہ افواہ غلط بھی تھي تو اس اهتمام اور شد و مد سے تردید کرنیکي کیا ضرورت تھي ؟ سب سے زاید لطف یہ ہے کہ اڈیٹر صاحب زمیندار نے اس پر ایک لنبا نوٹ لکھکر یہ ثابت کرنیکی کوشش فرمائی ہے کہ "حافظ صاحب بھرتش گورنمنٹ کے ویسے هی خیر خواہ هیں جیسے اور لوگ ! " میرا دماغ کام نہیں کرتا کہ اگر وہ اس فیصلہ کو قابل اطمینان نہیں سمجھتے تو اسلیے اونکي خیر خواهي میں کیا فرق آتا ہے ؟ فرض کیجیے کہ مولانا ابو الکلام اس فیصلہ پر مطمئن نہیں یا کلکتہ کي تمام پبلک غیر مطمئن ہے - یا میں خود غیر مطمئن هوں ' تو کیا میري وفاداري اور خیر خواهي پر حرف آگیا ؟ اور کیا وفاداري کیلیے ضروري ہے کہ گورنمنٹ کے هر فیصلہ پر اطمینان بھي کیا جاوے ؟ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا -

(٦) مینے جس وقت مضمون لکھا تھا اوسوقت تک جناب کي مخالفت کا مجھے صحیح طور پر علم نہ تھا - اسلیے مینے پوچھا تھا کہ یہ فیصلہ جب کہ آپ کے پیش کردہ شرائط کے خلاف ہے تو آپ صداے مخالفت کیوں بلند نہیں کرتے ؟ اب جب کہ الهلال نیز ٹون هال کي تقریر مینے دیکھہ سن لي ہے تو اب اوس سوال کا کوئي موقعہ نہیں اور اب میں اوس جملہ کو واپس لیکر ببانگ دهل اقرار و اعلان کرتا هوں کہ اس معاملہ میں تمام هندوستان کي پبلک نے جس جلدي سے کام لیا ہے ' اوس سے کلکتہ کي پبلک مستثنی ہے ' جس نے نہایت حزم و احتیاط اور غور و فکر سے کام لیکر جو امر قابل شکریہ تھا اوسپر دل و جان سے شکریہ ادا کیا - اور باقي سوال کو باقي رکھا ' ایسے نازک وقت میں کہ تمام انجمنیں ' تمام اخبار ' ساري پبلک ' ایک طرف هو اور بلا سمجھے بوجھے ایک دوسرے کي تقلید کرتا جاتا هو ' حق گوئي پر ثابت قدم رهنا اور بلا خوف لومۃ لائم اور بلا انتظار نتیجہ حق ظاهر کرنا ' معمولي دماغ کا کام نہیں - یہ مولانا ابوالکلام آزاد هي کا کام ہے اور صرف اونکا !

ایں سعادت بزور بازو نیست * تا نبخشد خداے بخشندہ

فجزاهم الله تعالی عن جمیع المسلمین خیراً - مدعیان حریت و حق کے لیے یہ طرز عمل نہ صرف قابل تقلید ہے بلکہ تازیانہ عبرت ہے و شتان بین مدعي الحریۃ و الحر -

(٧) یہ صحیح ہے کہ مسٹر مظہر الحق ڈیپوٹیشن کے ممبر نہ تھے کیونکہ ڈیپوٹیشن مقامي تھا - لیکن انہوں هي نے اس معاملہ کو طے کیا ' انہوں نے هي اڈریس لکھا ' خود وہ ڈیپوٹیشن کے همراہ گئے ' اسلیے اون سے سوال کرنیکا حق ضرور ہے - هاں یہ بالکل سچ ہے کہ " شیک هنڈ کا اگر اونہیں شوق هو تو اسکے لیے یہ زیادہ کم قیمت اور آسان و سہل راستے هیں "

(٨) میں اس جملہ کے ساتھہ پورے طور پر متفق هوں کہ " مسٹر مظہر الحق کي حیثیت اس معاملہ میں مدرس مفتي کي نہ تھي بلکہ ایک مشیر قانوني کي " اور در حقیقت یہي اونپر سب سے بڑا اعتراض ہے کہ اونہوں نے اپني حیثیت سے قدم باهر کیوں رکھا ؟

توضیح مزید

(از جناب مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل)

مولانا موصوف اپنے ایک تازہ ترین گرامي نامہ میں تحریر فرماتے هیں :

(١) مجھے مثل دیگر علماء اهل اسلام اس امر کا تحفظ ہے کہ معابد و مساجد کے احترام کو کسي قسم کا گزند نہ پہونچے - خصوصاً اس معاملہ کو ایسي صورت میں طے هونا چاهیے کہ جو غرض اصلي ہے یعني اس مسجد کے علاوہ بھي تمام مقامات متبرکہ کي حفاظت ' وہ حاصل هو جائے - کل ملک کا انہماک اس مسئلہ سے اسي غرض سے هوگیا ہے - میري طرف سے اسکا خیال نہ کیا جائے کہ میں نے دیدہ و دانستہ اس فیصلہ میں اس مقصد کو نظر انداز کر دیا ہے - اگر کسي پہلو سے اس کا شبہ هوتا هو تو غلطي رائے پر محمول فرمایا جاے -

(٢) میں کسي طرح اس امر کو جائز نہیں سمجھتا هوں کہ مسجد کا کوئي حصہ بلا حکم شرعي علحدہ کیا جاے ' یا کسي اور کام میں لایا جاے - البتہ جو صورتیں شرع میں جائز هیں اونکو اگر کوئي اختیار کرے تو میں قابل ملامت نہیں تصور کرتا هوں -

(٣) میرا مذهب دیگر علماء سے جدا گانہ ہے - وہ ایک پہلو پر نظر کرتے هیں کہ اس جزء کا کسي نہ کسي طرح تحفظ هو اور جو مطالبہ ہے وہ ثابت کردیا جاے - مگر میں ایک مصالحت کرنیوالا هوں جسکے لیے ضروري ہے کہ موافق اور مخالف ' دونوں پہلوؤں کا لحاظ رکھا جاے - جو جزئیات علماء پیش کررہے هیں ' انکي حقیقت آپکو معلوم ہے - جو میں پیش کررها هوں انکو ایک جگہہ جمع کردیا جاے تاکہ مخصوص اهل علم اسکو ملاحظہ کریں - میري غلطي سے مجھکو مطلع کریں کیونکہ اس فیصلہ میں جو بظاهر سقم ہے اسکا ذمہ دار صرف میں هي هوں - راجہ صاحب محمود آباد یوں تو جملہ امور کے متکفل تھے مگر مخصوص ذمہ دار وہ آئندہ تحفظ کے اور قانون بنوانیکي هیں - اور مسٹر مظہر الحق بقول جناب کے قیدیوں کو چھڑوانے آئے تھے - وہ کامیاب هوگئے - رها میں ' تو مجھے عام نظروں میں کامیابي نہیں هوئي اور میرا منصب بہت مقید ہے - میں ایک غائبانہ مدعي کا وکیل تھا - مجھے اپنے مؤکل کے منشاء کے خلاف ایک چاول بھي نہ هٹنا چاهیے تھا - میں ازروے دیانت عرض کرتا هوں کہ مینے ایسا هي کیا ہے - اسواسطے میں بھي کہہ سکتا هوں کہ اپنے

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگوا کر ملاحظہ کیجئے۔

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے۔

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی سے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائنس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

[illegible]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ہوتی ہو گئی ہوں - اور اعصاب کی کمزوری کی وجہ سے بہت اسراف ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بہت بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی بدولت تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار رہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی و طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و ہرو نیرا الذو

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
لوئر چتپور روڈ اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کرسکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل معاوضہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ حرج' بڑے دام چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد کے آسانی سکھا دیتا ہے !! خرچ ڈاک کے لیے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر رسالہ طلب فرمائیے -

موزے سے یعنی ۱۲ روپیہ بڈل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری ترش) مشین پر لگائیے پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرسکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگائیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہییے تو چھ سوئی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیائن (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون' جو ضروری ہوں' ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا' آپ نے روانہ کیا' فوراً ہی دس روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

آدرشہ نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ

پھر نومبر نمبر میں دو اور مضامیں لارڈ موصوف کی قلم سے ملاحظہ هوں

آیندہ کا مذهب ... ... The Religion of the Future

مذهب کی سلاست ... The Semplicity of Religion

غرض یه که یه عالي نژاد اور نیک نہاد انسان بچپن سے عیسائي شرک سے متنفر' اور اندر هي اندر توحید کا قائل اور قدم بقدم بلا علم و ارادہ اسلام کي طرف کھنچ رها تھا - گذشته پانچ چار سال سے قرآن شریف کا مطالعه کیا - آخري سعادت آپ کے خاتم کے لیے قضاؤ قدر نے رکھه چھوڑي تھي - وہ آگ جو اندر هي اندر دھک رهي تھي' اوسمیں اسلامک ریویو نے چنگاري کا کام کیا - آگ مشتعل هوگئي اور چند ملاقاتوں نے کل حجابوں کے خش و خاشاک کو خاکستر کردیا - وہ انسان جو آج سے صرف دو هفتے پہلے اس اعلان میں تامل کرتا تھا' آج اس خاکسار کے ایما پر کتاب لکھنے لگا هے !!

یه کتاب میں خود چھپوا ونگا اور اسکا اردو ترجمه ساتھه هي شائع کردونگا - میں چاهتا هوں که یه کتاب هزار دو هزار کاپیوں میں مفت یا براے نام قیمت پر تقسیم هو -

آپ کو اچھي طرح میري پہلي حالت کا علم هے - ایک درد نے مجھے هندوستان میں پھرایا اور وهي اضطراب مجھے یہاں بھي لایا - میںنے اپني چلتي هوئي دولت پر لات ماري' اور مجھے حاشاو کلا اسکا کوئي رنج نہیں - فرانس کي مذهبي کانفرنس میں میری تقریر نے هوا کا رخ بدل دیا اور یورپ کے فضلا نے حیرت ظاهر کی - ستمبر نمبر اسلامک ریویو میں وہ تقریر چھپ گئي هے - اسوقت یورپ اور امریکه کے فضلا نہایت خوشي اور دلچسپي سے اسلامک ریویو پڑھتے هیں لیکن عین ایسي حالت میں مجھے مالي دقتوں نے تنگ کیا هے - ایک سال تو میںنے پرچه اپني جیب سے چلا دیا اور قوم پر ثابت کردیا که یه امر بیہودہ نه تھا - اب وقت امداد هے - آپ کوشش کریں - میں آپ سے درمي نہیں بلکه قلمي امداد اور سخني اعانت چاهتا هوں -

هاں' خدا کے اس فضل پر میںنے چند شعر جلدی میں موزوں کیے بغرض اندراج الهلال بھیجتا هوں

ترانه حمد بجناب احدیت مآب

بر اسلام رائٹ آنریبل لارڈ هیڈ لے بالقابه

خود بخود کردي در افضال باز
حیف باشد گر کنم بر خویش ناز
من که سرگرداں پئے مرغاں شدم
تو عطا کردی مرا یک شاهباز
آنچه بنمودي به پیر ما بخواب
روز روشن دیده ام ما چشم باز
لارڈ پیدا شد پئے نصرت مرا
کرده چوں بیچارگي زهرم گداز
آں خجسته تا چهل در خوض و فکر
آخرش کردی براو افشاء راز
نعره الحمد مستانه زنم
میکنم سجدات با عجز و نیاز
کے عجب بینم ز قرب آفتاب
چشم بر الطاف تو اے چارہ ساز

تاریخ حیات اسلام

الهلال اور پریس ۓ ‍ ‍

حضرت مولانا - السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته - جو خدمات آنجناب آج ملت مرحومه کی اصلاح و ترقي کیلیے انجام دے رهے هیں' وہ روز روشن کیطرح آشکارا هیں - اسکا بدیہي ثبوت یه هے که هم تمام اعلی اور ادنی طبقات میں آپ هي کا ذکر خیر پاتے هیں' اور ڈیڑھ سال کے اندر هي ایک عالم آپکا شیفته و گرویدہ هوگیا هے - گو یه ایک مسلم امر هے که جنکي طبائع خود ساخته لیڈرونکي طرح تعریف پسند نہیں' وہ هرگز اپني تعریف بنظر تحسین نہیں دیکھتے' تاهم هم غلامان اسلام میں جناب کي بدولت اور امداد غیبي کي مساعدت سے جو عجیب و غریب احساس ملي و دیني پیدا هو چلا هے' وہ همیں مجبور کرتا هے که جناب کے اس احسان عظیم کا اعتراف کریں :

همیں بام ترقي کے یهي رستے دکھائینگے
نہاں حضرت کے دل میں آتش اسلام پاتے هیں

الهلال کي ایک هي سال کي اشاعتوں نے کافه مسلمین کے دلوں پر وہ سکه جما دیا هے' جسکي نظیر شاید هي ملسکے - میں نے کثیر التعداد ناظرین الهلال کو دیکھا هے که اسکي اشاعت کے دن گنتے رهتے هیں اور جبتک انہیں جدید پرچه مل نہیں لیتا' ایک بیچیني سي لگي رهتي هے اور پرچهٔ سابق هي کو پڑھ پڑھکر اپنے دلہاے ناصبور کو ڈھارس دیتے هیں - ایک قلیل عرصه میں الهلال نے ثابت کردیا هے که وہ همارے سیاسي حقوق کا محافظ - همارے اخلاقي' ادبي' تمدني و معاشرتي حالت کا مصلح - همارے قومي جذبات پر تنقیدي نظر ڈالنے والا اور سب سے بڑھکر یه که همیں اسلام کي سچي تعلیم دینے والا ایک هي رساله هے -

الهلال کي ضمانت کي روح فرسا خبر اخبارون میں پڑھکر ایکطرح کي نا امیدي پیدا هوچلی تھي - لیکن الهلال کي حق گوئي کے باوجود اپني ضمانت اور سرکار کي کو اختیار کردہ پولیسي کے' تن مردہ میں ایک زندہ روح پھونک دي - الهلال همارا اسلامي معلم هے - اسکي ضمانت الهلال کی نہیں بلکه اسلام کي ضمانت هے - مسلمان خوابیدۂ غفلت تھے لیکن موجودہ مظالم اونکے جاگ اوٹھنے کے لیے کافي تازیانه هیں - اب اونکے دل سرور وحدت سے مخمور - اونکے دماغ حب قومي سے معمور' اور انکي طبیعتیں نور ایمان سے منور هیں - یعنے اونمیں اسلامی خوبو آگئي هے - پھر روے زمین پر کونسي قوت ایسي هوسکتي هے جو محض ضمانتونکي دھمکیاں دیدیکر هماري صداقت پرست زبانوں کو بند کردے ؟ یه تو فقط دو هزار کي ضمانت تھي - اگر ایسي پچاس هزار اور بھي ضمانتیں طلب کي جاتیں' تو بھي موجودہ حالت میں انکا جمع کرنا آن واحد کا کام تھا - انشا الله جبتک مسلمانوں کي جانیں باقي هیں' الهلال کا حفظ انکا فرض ایماني هوگا !

محمد طیب کوانھه ضلع شاہ آباد

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۳ | کلکتہ : چہار شنبہ ٤ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۳

Calcutta: Wednesday, December 3, 1913.

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

اکسیر اعظم

ایجاد کردہ جناب حکیم حافظ ابو الفضل محمد شمس الدین صاحب

ایک سریع الاثر اور مجرب مرکب

ضعف دماغ و جگر کیلیے یہ ایک مجرب اور موثر دوا ہے - ضعف مثانہ کیلیے بھی اسکی تاثیر بے خطا اور آزمودہ ہے - آن تمام افسوس ناک اور مایوس کن امراض ضعف کیلیے اس سے بہتر زود اثر اور تعجب انگیز نتائج بخشنے والا اور کوئی نسخہ نہیں ہوسکتا ، جنکی وجہ سے آج نئی نسل کا بڑا حصہ نا امیدی کی زندگی بسر کررہا ہے اور اپنے فرائض حیات کے ادا کرنے سے عاجز ہے یہ اس طرح کی تمام نا امیدیوں کو جلد سے جلد مبدل بہ امید و نشاط کردیتا ، اور ایک نہایت صحیح و سالم اور ہر طرح تندرست شخص کی طاقت و صحت سے مایوس مریضوں کو شاد کام و کامیاب بنا دیتا ہے - صحت کی حالت میں اگر اسے استعمال کیا جائے تو اس سے بہتر اور کوئی شے قوت کو محفوظ رکھنے والی نہوگی -

قیمت فی ڈبیہ مبلغ ۳ روپیہ (تین روپیہ) محصول ڈاک ۶ آنہ

منیجر - دی یونانی مڈیکل اسٹورس

نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی کلکتہ

The Manager, The Unani Medical Stores,
15 1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

[۳۳] ایک نئی قسم کا کار و بار

یعنی

ہر قسم اور ہر میل کا مال ، یک مشت اور متفرق دونوں طرح ، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر ، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق ، ورنہ واپس ، محصول آمد و رفت ہمارے ذمہ ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ہی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ ، اس سے زائد کیلیے دو پیسہ فی روپیہ تاجروں کے لیے قیمت اور رعایت دونوں تاجرانہ تفصیل کیلیے خط و کتابت فرمائیے

منیجر ہلال ایجنسی ۵۷ اسمعیل اسٹریٹ انٹالی - کلکتہ

THE MANAGER, THE "HILAL" AGENCY,
57, Moulvie Ismail Street, P. O. Entally, (Calcutta)

تجارت گاہ کا ...

ے یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسی ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے کلکتے ہی کی آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کی جاتی ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کی وارنش مثلاً روغنی بچھیلا ، ہوۃ ، براون ، زرد ، کتئی ، کاف ، بکری اور بھیڑی کے ، گاے کے سر کا چمڑا ، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز کیلیے گاے اور بھینس کا سفید اور کالا رنگ کا وارنش بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ہم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پر بیچ سکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کی آپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ، اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

لغات جدیدہ

مولفہ

مولانا السید سلیمان الزبیدی

یعنی : عربی زبان کے چار ہزار جدید ، علمی ، سیاسی تجارتی ، اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری ، جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصانیف و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ہیں ، اور نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ہے ، وہ بھی اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود ہیں -

قیمت ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین ندوہ ، لکھنو -

۱ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ مثل چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -

۲ - ۱۵ سائز سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا مضبوط ملمع جسکے دیکھنے پر پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۸ سائز انگما سلنڈ واچ گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

۵ - ۱۹ سائز گارنٹی لیور واچ اسکی مضبوطی سچا قایم برابر چلنے کا ثبوت صاحب ملدوبی نے گارنٹی دس سال کھڑیکے ڈایل پر لکھا ہے جلد منگائیے معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۹ سائز سستم پٹنٹ لیور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5 1 Wellesley Street Calcutta.

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor,

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly „ „ 4 - 12.

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی

احمد الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۳ کلکتہ : چہارشنبہ ۴ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری جلد ۳

Calcutta: Wednesday, December 3, 1913.

فہرست

تصاویر

اخبار الانباء

جنوبی افریقہ

ہندوستان کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں ہمدردی کے جلسے منعقد ہوچکے ہیں اور زر اعانت کی فہرستیں کھل گئی ہیں - کلکتہ میں کل سہ پہر کو ہندو مسلمانوں کا مشترک جلسہ ٹون ہال میں منعقد ہوگا -

۲۹ - نومبر کو بمبئی میں ہندوستانی خواتین کا ایک قائم مقام جلسہ ٹون ہال میں منعقد ہوا - مشہور پٹیٹ خاندان کی لیڈی ڈنشا صدر مجلس تھیں - جلسے نے وسراے اور سکریٹری اف اسٹیٹ کی مداخلت پر زور دیا اور نہایت سخت اور پر زور الفاظ میں تجاویز منظور کی گئیں -

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو جنوبی افریقہ سے آے ہوے مراسلے دفتر مستعمرات کو یقین دلاتے ہیں کہ سختی اور جبر کی شکایتیں صحیح نہیں - دوسری طرف واقعات و روایات کا سلسلہ بغیر کسی توقف کے اپنی ابتدائی سرعت کے ساتھہ جاری ہے -

۳۰ - نومبر کی تار برقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سزاے تازیانہ کے متعلق لوگ حلفیہ گواہی دے رہے ہیں - ایک ہندوستانی شخص نے حلفیہ بیان لکھوایا ہے کہ سات آٹھہ ہندوستانیوں کو کام چھوڑ دینے کی وجہ سے انتہاے سختی کے ساتھہ مارا گیا - مارنے میں لٹھیاں استعمال کی گئی تھیں - پانچ ہندوستانی اس صدمہ سے بے ہوش ہوگئے - اس عالم میں بھی انھیں قید کرلیا گیا !

رئیس الاحرار مسٹر گاندھی

جو جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے حقوق کی ۲۰ برس سے قیادت کر رہے ہیں !

گرفتاریاں بھی برابر جاری ہیں - پولیس نے ۳۶۵ ہماوٹی وادی میں اور ۱۰۰ زولو لینڈ میں ہندوستانی گرفتار کیے ہیں - گرے ٹاؤن میں بھی ہندوستانیوں نے ہڑتال کردی ہے -

ہز اکسلنسی وسراے کے پرائیوٹ سکریٹری بانڈی پور سے مندرجہ ذیل تار برقی بھیجتے ہیں :

" رائٹ انریبل مارکوئس اف کریو (وزیر ہند) آج بروز شنبہ یکم دسمبر ہندوستانیوں کے ایک وفد کو بار یابی دے رہے ہیں - وفد میں سر مانچرجی بھاؤ نگری اور مسٹر امیر علی ہونگے - اسکا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانیان افریقہ کے متعلق اپنی معروضات پیش کرے "

اس سے پہلے آل انڈیا ساوتھہ افریقہ لیگ نے اطلاع دی تھی کہ لندن میں ایک وفد لارڈ کریو کے سامنے اس مسئلہ کو پیش کرنا چاہتا ہے اور انھوں نے منظور بھی کرلیا ہے - اب اس تار برقی سے معلوم ہوا کہ یکم دسمبر کو وہ وفد پیش ہوگیا -

لارڈ کریو نے ہندوستانی وفد کا جواب دیتے ہوے نہایت ہمدردی ظاہر کی - ٹیکس کو قابل اعتراض قرار دیا اور باضابطہ تحقیقات پر زور دیا - انھوں نے اس معاملہ کی اہمیت کا اعتراف کرتے ہوے کہا کہ انڈیا آفس اور دفتر مستعمرات ' دونوں کامل غور و فکر میں مشغول ہیں -

تعدد ازدواج کے متعلق کہا کہ ہندوستانیوں نے ہرگز یہ خواہش نہیں کی تھی کہ اس طریقۂ نکاح کو مروج کیا جاے بلکہ اس کا منشا صرف یہ تھا کہ وہ قومیں جن میں یہ مروج ہے ' گورنمنٹ جنوبی افریقہ کی توجہ سے محروم نہ رہیں - وہ تعجب کرتے ہیں کہ کیوں غلط فہمیاں پیدا ہوگئیں - مسٹر اسمٹ بذات خود تحقیقات کی غرض سے نکال گئے ہیں -

ڈیلی گرافک نے سر منچرجی رئیس الوفد کے اس رائے کی زور سے تائید کی ہے کہ ہندوستانیوں کے حقوق بحیثیت سلطنت برطانیہ کی رعایا ہونے کے قابل لحاظ ہیں اور یہ مسئلہ ایک خارجی آبادی سے تعلق نہیں رکھتا ' بلکہ امپیریل گورنمنٹ پر اسکا اثر پڑتا ہے -

دیگر اخبارات نے بھی کم و بیش تائید کی ہے -

معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی افریقہ کے حکام کم از کم اب اتنا تو سمجھہ گئے ہیں کہ ہندوستانیوں پر بھی ظلم و سختی کرنا قابل پرسش ہوسکتا ہے اور یہ کوئی ایسی نیکی نہیں ہے جسکا اعلان کیا جاے ' بلکہ اس کا چھپانا ظاہر کرنے سے بہتر ہے -

چنانچہ ۳۰ نومبر کی تار برقی کے آخر میں یہ خبر بھی دی گئی ہے کہ وحشیانہ سزاؤں کے خلاف شہادتیں طیار کی گئی ہیں -

اما الاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس دولي پرچه نه پهنچے تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے ري - پي کي اجازت -
(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -
(۶) منی آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیل کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکی ذمه دار نه هوگا

(مینیجر)

لکھنؤ کے مشهور سرمائي تحفے

موسم سرما میں رضائي لحاف کي ضرورت ضرور هوتي هے - لیجئے هم سے مندرجه ذیل قسم کے فردهائے رضائي و لحاف منگوا لیجئے - جو طرح طرح کے بیل بوٹوں سے مزین هوں گي جامع دار در شاله نما طرز بغدادي چهینٹ وغیره عرض و طول موافق رواج -

فرد رضائي قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه -
فرد لحاف " ۶ - روپیه - ۵ - روپیه اور ۴ - روپیه -
فرد پلنگ پوش قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه
حلوه سوهن مقوي في سیر ۲ - روپیه - تمباکو خوردني ۲ - روپیه - و ۴ - روپیه في سیر - تمباکو کشدني في سیر ۸ آنه تعمیل نصف قیمت پیشگي -

نوٹ — سودیشي طرز کے سوتي مشروع قابل پوشاک جسکے نمونه مفت -

حیدر حسین خاں منیجر سلینگ ایجنسی ملیح آباد ضلع لکھنؤ

...رے پاس

رساله زمانه - مخزن - عصمت - تمدن - شمس بنگاله - نظام المشایخ - صوفي - عصرجدید - کشمیري میگزین - الناظر - دکن ریویو - پنجاب ریویو وغیره وغیره ماهواري پرچوں کي مکمل و نا مکمل جلدیں معه تصاویر قسم اعلی کے موجود هیں - اور میں نصف قیمت پر دینے کیلیے طیار هوں - جن صاحبوں کو ضرورت هو وه مجه سے خط وکتابت کریں - بڑا هي نایاب ذخیره هے - متفرق پرچه جات بهي بهت هیں - جلد فرمایشیں بهیجدیجیے - تاکه آینده افسوس کرنا نه پڑے - کیونکه اکثر گذشته پرچے دوگني قیمت دینے سے بهي نهیں ملتے

المشتهر

ماسٹر محمد حمزه خاں مقام ملکه پور ضلع بلڈانه برار
P, O. Malkapur Y. I. P. R.

خضاب سیه تاب

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کي لینا پسند نهیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کهنے میں توقف بهي نهیں' خواه کوئي سچا کهے یا جهوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آئي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بروز بڑهتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پهیکا پڑتا هي نهیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں - مختصر یه که همارا کهنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائیگا که اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کي حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۸ محصولڈاک بذمه خریدار - زیاده کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته - کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دلسنگه امرت سر

تعجب ہے کہ آپ نے بلاتفاق وجوب کیونکر لکھا ؟

بہر حال اس نوٹ میں مقصود قربانی کا مسئلہ نہ تھا بلکہ ترک نماز عید کی بحث تھی ' اور اگر قربانی سنت بھی ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ چھوڑ دی جاے -

(۲) نماز عید کے متعلق بھی آپنے یہ صحیح نہیں لکھا کہ " ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے " بہتر ہے کہ اسے تحقیق کرکے لکھتے - نماز عیدین حضرۃ امام ابو حنیفہ کے اجتہاد میں واجب ہے - امام احمد (رح) کے نزدیک فرض کفایہ ہے کہ ایک جماعت مقیم نے ادا کر لیا تو فرض ادا ہوگیا مگر ہے فرض' اور یہی مذہب قوی ہے -

البتہ امام مالک و شافعی کہتے ہیں کہ سنت ہے -

بہر حال میرے کہنے کا مقصد آپ نہ سمجھے - میرا مقصود یہ تھا کہ عید کے دن کے دو عمل مسلمانان اجودھیا کے سامنے تھے - قربانی اور نماز - پہلی چیز کو جبراً مجسٹریٹ نے روک دیا - پھر اسکا یہ علاج تو نہ تھا کہ ایک سنت یا واجب (اصطلاحی) کے اجباری ترک سے اُس عمل عظیم کو بھی عمداً ترک کردیا جاے جسکی اصل صلوۃ الہی ہے ' اور جو اعظم ترین فرائض اسلامی اور ارکان و اساس شریعۃ حقہ میں سے ہے ؟ فرض سے مقصود خاص نماز عید نہ تھی بلکہ اصل نماز - قربانی کا اصل سنت یا واجب سے زیادہ نہیں - پھر اسکا ترک بھی عالم مجبوری میں ہے نہ کہ عمداً - اسکے مقابلے میں نماز و جماعت کو ترک کرنا کہ اصلاً ایک عظیم ترین فرض اسلامی ہے ' کسی طرح عند اللہ جوابدھی سے محفوظ نہیں رھسکتا -

تعجب ہے کہ اپنے عبارت پر غور نہیں فرمایا جو پوری طرح اس مطلب کو واضح کرتی ہے ؟ میں یہاں اُن سطور کو پھر نقل کر دیتا ہوں تا کہ آپکو زحمت رجوع نہو :

" پس اگر قربانی روک دی گئی تھی تو ایک عمل سنت یا زیادہ سے زیادہ واجب کے ادا کرنے سے وہ محروم رھگئے تھے اور اسکی بھی انکے سر کوئی پرسش نہ تھی کیونکہ حاکم کے حکم سے مجبور تھے - لیکن نماز تو خدا کا ایک مقرر کردہ فرض اور اعظم ترین شعائر اسلام بلکہ عمود دین و ملت ہے - پھر ایک عمل سنت کے اجباری ترک سے انہوں نے ایک عظیم ترین او ر داخل قدرت و اختیار فرض کو کیوں چھوڑ دیا اور عین عید کے دن اللہ کے آگے سر عبودیت جھکانے سے کیوں باز رہے ؟ "

(۳) یا سبحان اللہ ! اظہار ناراضگی کا لے دیکے یہی ایک طریقہ رھگیا تھا کہ اگر مجسٹریٹ نے قربانی روک دی ہے تو چلو ہم نماز بھی نہیں پڑھتے ؟

نہ لو ناصح سے غالب کیا ہوا گر اُس نے شدت کی؟
ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر؟

مگر گریبان کس کا تار تار ہوا ؟

پھر یہ کس شریعت کا حکم اور کس مذہب کی تعمیل ہے ؟ کیا اُس اسلام کی ' جسکے ایک عمل یعنی قربانی کے ترک کا یہ کچھہ ماتم ہے ؟ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو اسلام کے احکام و اوامر کے حفظ کا یہ جوش کہ ترک قربانی پر ماتم کیا جاتا ہے اور دوسری طرف اُسی اسلام کے دوسرے اقدم ترین حکم کی یہ صریح تذلیل و تحقیر بلکہ انکار و تمرد ' کہ اظہار ناراضگی کیلیے نماز عید کی جماعت ترک کردی؟ یہی طریقہ حفظ احکام اسلامیہ و حمایت شعائر ملت کا ہے ؟ فہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین !

نزجو النجاۃ و لم تسلک مسالکہا
ان السفینۃ لم تجري علی الیبس!

اگر قربانی کے روک دینے پر ہمیں اسلیے افسوس ہے کہ اسطرح ہمارے دینی اعمال کی بندش و مداخلت کا راستہ کھل جائیگا اور ایک نظیر قائم ہو جائگی ' تو ہزار ویل و صد ہزار افسوس اُن مسلمانان اجودھیا کی جہالت پر' جنہوں نے اس سے بھی بڑھکر ایک مثال مشئوم قائم کردی کہ نماز عید مسلمانوں کیلیے کوئی ضروری اور لازمی چیز نہیں ہے - اور وہ کسی سال ترک بھی کردی جا سکتی ہے - نیز بہت سے مسلمان اس ترک پر ملامت کرنے اور امر بالمعروف کا فرض انجام دینے کی جگہ ترک کرنے والوں کی پیٹھہ ٹھونکتے ہیں اور ہر طرف سے اس عمل زشت و بد پر انہیں صداء تعریف و احسنت کا غلغلہ سنائی دیتا ہے !

بہت ممکن ہے کہ کل کو کسی مصلحت سیاسی کی بنا پر کسی شہر میں اجتماع نماز عید روک دیا جاے ' اور اگر اسکی نسبت کہا جاے کہ یہ مسلمانوں کا ایک فرض دینی ہے تو حکام مسلمانان اجودھیا کی نظیر اور تمام مسلمانان ہند کا اتفاق سامنے کرکے سبکدوش ہوجائیں ! !

فویـــل لہـــم ثـــم ویل لہـــم

افسوس ہے کہ نہ تو خود زمانے کے پاس دماغ ہے اور نہ کسی کے پاس دماغ دیکھنا پسند کرتے ہیں - ان نادانوں کو کون سمجھاے کہ لکھنے پڑھنے کیلیے قلم دوات کے علاوہ اور بھی چند چیزوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے' اور عقل و دانائی ایک شے ہے جس کا ثبوت مانگنے کا ہمیں ہر مدعی انسانیت سے حق حاصل ہے -

یہ کیسی بد بختی ہے کہ اجودھیا کے مسلمانوں نے یہ نادانی کی اور پھر فیض آباد کے لوگوں نے بکمال فخر و بہ لہجۂ تحسین خواہ تار برقیاں بھیجکر خود ہی اسکی تشہیر بھی کرائی' لیکن تمام ہندوستان میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کسی مدعی اسلام کی زبان سے صدا نہ اٹھی کہ قربانی کے روک دینے سے نماز عید کو ترک کرنا ایک بد ترین مثال ہے اور شرعاً مستوجب نفریں' اور پھر اگر ایک شخص سے صبر نہوسکا تو اسکو ترک نماز پر نا راض ہونے کے جرم میں ملامت کی جاتی ہے ؟

سچ یہ ہے کہ نماز کی ان لوگوں کی نظروں میں وقعت ہی کب باقی رہی ہے کہ اسکے ترک کرنے پر کسی کو رنج و ملال ہو - عملاً تو ترک ہی ہے - عیدین کی نماز ایک میلہ کی صورت میں ضرور لوگوں کو جمع کر لیا کرتی تھی - آج سے اسکا بھی خاتمہ ہوگیا کیونکہ اجودھیا میں مجسٹریٹ نے قربانی روک دی ہے ! انا للہ و انا الیہ راجعون -

حال میں نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب نے ایک خط نواب وقار الملک کے نام شائع کیا ہے - اُس خط کے علم مطالب اور لا حاصل ماؤ شما سے تو مجھے کوئی تعلق نہیں - البتہ انکا ایک جملہ مجھے بہت ہی پسند آیا اور میں اُسے پڑھکر نہایت خوش ہوا - انہوں نے لکھا ہے کہ آجکل اگر کوئی شخص عام خیالات کے خلاف کوئی بات کہدیتا ہے تو لوگ اسکے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قوم فروش ہے - لیکن ہزارہا مسلمان ہیں جو صریح احکام اسلامیہ کی عملاً توہین کر رہے ہیں مگر نہ تو کوئی اُنہیں ملامت کرتا ہے اور نہ اسپر کسی طرح کی نکتہ چینی کی جاتی ہے -

خدا تعالی جزاے خیر دے جناب نواب صاحب کو کہ انہوں نے یہ لکھکر میرے دل کو نہایت مسرور کیا - میں کہتا ہوں کہ اسمیں

شذرات

[illegible]

(١) آپنے کبھي اس پر بھي غور کیا ھے که الهـلال کي ضخامت ابتدا میں صرف ١٦ صفحه کي تھي - احباب کرام نے بار ھا اصرار کیا تھا که قیمت ڈیوڑھي کردي جاے لیکن ضخامت میں ضرور اضافه ھو -

لیکن اسکے بعد بغیر اعلان' و بغیر طلب مزد و خواهش تحسین خود ھي چار صفحے با لالتزام بڑھا دیے گیے اور ضخامت ١٦ -٠کي جگه ٢٠ صفحه کي ھو گئي -

(٢) اسپر بھي اکتفا نه کي گئي' کیونـکه مضامین کي قلت کا صدمـه معاونین الهـلال کو شاید ھي اسقدر ھو سکتا ھے ' جسقدر که خود اس عاجز کو ھوتا ھے - پس اکثر ایسا ھوتا ھے که چار صفحے یا آٹھه صفحے آور بڑھا دیے جاتے ھیں اور اس طرح اوسط نکالا جاے تو عملاً الهلال ٢٠ - صفحه سے بھي زیادہ کي ضخامت میں نکلتا ھے -

(٣) ابتدا میں صرف ایک مرتبه غازي انور بے کي تصویر علحدہ آرٹ پیپر پر نکلي تھي اور لوگوں نے خواهش کي تھي که قیمت بڑھا دي جاے لیکن علحدہ صفحات پر تصاویر ضرور نکلیں - کیونکه که تصویروں کي خوبي زیادہ بہتر کاغذ اور زیادہ قیمتي سیاھي نیز ھاف ٹون مشینوں کي چھپائي پر منحصر -

لیکن بغیر قیمت کے اضافه کے خود ھي اسکا سلسله شروع کیا گیا - یہاں تک که اکثر پرچوں میں دو دو اور چار چار صفحوں کي تصویریں نکلیں اور بہت کم نمبر ایسے نکلے ھیں - جنمیں صفحات خاص نہیں ھیں -

(٤) کاغذ اور سیاھي بھي پہلي اور دوسري ششماھي سے زیادہ قیمت کي استعمال کي جاتي ھے - اور چونـکه اسدرجه صاف اور درخشاں سیاھي ھر وقت یہاں میسر نہیں آسکتي - بڑي بڑي دکانیں عین وقت پر انـکار کردیتي ھیں ' اسلیے خـاص آرڈر دیکر اسکا انتظام کیا گیا ھے -

(٥) ٹائپ کي چھپائي میں سب سے زیادہ مقدم اور اھم مسئله ٹائپ کي حداثت و قدامت کا ھے - یعني ٹائپ کي عمر بہت تھوڑي ھوتي ھے اور نئے ٹائپ کي اب و تاب' خوش سوادي' جوڑوں کا اتصال ' دوائر کي خوبصورتي ' زیادہ عرصے تـک قائم نہیں رھتي -

اگر خوبي و خوش نمائي سے درگذر کر لیا جاے جیسا که بڑے بڑے انگریزي پریسوں میں بھي ھوتا ھے تو جب تـک ٹائپ علي گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کا سا ٹائپ نہو جاے' بلا تکلف کام دیسکتا ھے - اور اگر درمیان میں زیادہ گھسے ھوے حروف بدلتے جائیں تو ایک عرصے تک صاف اور ما یقرأ بھي رھسکتا ھے -

الهـلال کا ٹائپ عمدہ ٹائپ ھے - اگر وہ دو تین سال تـک بھي نه بدلا جاے ' جب بھي کم از کم علي گڈہ گزٹ کا سا تو نہوگا -

تاھم دو چار حرفوں اور دائروں کو بھي گھسا ھوا پاتا ھوں تو میري آنکھیں دکھنے لگتي ھیں اور دل ملامت کرتا ھے که قارئین الهـلال کے ساتھه انصاف نہیں کرتا - اسي کا نتیجه ھے که آغاز اشاعت سے ابتک که ڈیڑہ سال کا بھي زمانه نہیں ھوا ' دو مرتبه ٹائپ بدلا جا چکا ھے اور ادھر کئي ھفتوں سے پورا الهلال بالکل نئے ٹائپ میں نکل رھا ھے -

اس تبدیلي میں جسقدر نیا خرچ یک مشت گوارا کرنا پڑتا ھے' اُسکي آپکو کچھه خبر ھے ؟

کیا آپ اسے محسوس نہیں کرتے که اب الهلال کے صفحے صفائي و رونق اور درخشند گي و تابانی میں کس درجه پچھلي حالت سے مختلف ھیں ؟

میں نے الهلال کي پہلي اشاعت میں یه شعر پڑھا تھا ' اور همیشه پڑھتا رھونگا :

گل فشانند به بستر همه چوں عرفي و من
مشت خس چینم و بر بستر خواب اندازم

فتنۂ اجودھیا !

١٩ - ذي الحجه کي اشاعت میں برادران اجودھیا کے ترک نماز عید کے متعلق چند کلمات لکھے تھے - انکي نسبت دو تحریریں پہنچي ھے -

ایک صاحب نے فیض اباد سے خط لکھا ھے اور اسپر بہت برھم ھیں که ترک نماز عید پر میں نے کیوں ملامت کي ؟

لیکن افسوس ھے که خط گمنام ھے اور میں شاید ایسا خیال کرنے میں ضرور حق بجانب ھوں که جو شخص کسي ایسے شخص کو جو به حیثیت ایک آزاد شہري ھونے کے اپنے نام کے ساتھه کام کر رھا ھو ' گمنام خط لکھے ' وہ ایسا کرکے خود ھي بتلا دیتا ھے که اُسکے ساتھه کیا سلوک کرنا چاھیے ؟

گمنام خطوں کیلیے ردي کے ٹوکرے سے بہتر شاید اور کوئي جگه نہیں' باستثناء اُس حالت کے که اُن میں کوئي مفید بات لکھي ھو -

لیکن ایک دوسرے صاحب جو گو اپنا نام تو لکھتے ھیں لیکن کسي نا معلوم خوف کي وجه سے اسپر راضي نہیں که الهلال میں ظاھر کیا جائے ' چند سوالات کرنے میں ضرور حق بجانب ھیں - اگرچه اخفاء نام کي خواهش سے بلا وجه اپنے تئیں دلیل بھي کر رہے ھیں -

وہ لکھتے ھیں که " آپنے قرباني کي نسبت لکھدیا که ائمۂ ثلاثه کے نزدیک سنت ھے - حالانکه یه صحیح نہیں - قرباني بالاتفاق اسلام میں واجب ھے "

پھر لـکھـتے ھیں که " البته نماز عید ائمۂ ثلاثه کے نزدیک سنت ھے اور امام اعظم کے مذھب میں واجب - آپنے اسے فرض لکھدیا " -

نیز یه که " عید کي نماز کے ترک سے مسلمانان اجودھیا کا مقصود اظہار ناراضگي تھا جو ضـرو ري تھا - لـکھنؤ میں سنیوں پر سختي ھوئي تو انھوں نے تعزیه نـکالنا بند کردیا - یہاں تـک که صوبے کے حاکم کو کوششیں کرني پڑیں - کانپور کے لوگوں نے بھي غم و ملال میں عید کي نماز نہیں پڑھي - اُنکو تو آپنے برا بھلا نہیں کہا اور نہ غصه طاري نه ھوا - جب آپ جیسا عالم دین و مصلح دیني ایسي ٹھوکریں کھائیگا تو پھر اوروں سے کیا توقع ؟ " وغیرہ وغیرہ

میں ترتیب وار عرض کرونگا :

(1) قرباني کي نسبت میں نے جو کچھه لـکھا وھي حقیقت ھے - براہ عنایت آپ کتب فقهه کي طرف رجوع کریں - میں نے اُس مضمون میں تو صرف یه لکھا تھا که " امام ابو حنیفه رحمة الله علیه کے نزدیک واجب اور ائمۂ ثلاثه کے نزدیک سنت ھے " مگر اب آپ اور متعجب ھونگے جب سنیں گے که نه صرف ائمۂ ثـلاثه ھي کے نزدیک بلکه صاحبین کے نزدیک بھي قرباني سنت ھے -

٤ محرم الحرام

ذلک يوعظ به ، من کان منکم يومن بالله واليوم الاخر !

" الا ، ان حزب الله هم الغالبون ! "

۱۳۳۰ هجرى

خاتمۂ سخن و آغاز عمل

(۲)

التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف و الناهون عن المنکر و الحافظون لحدود الله ' و بشر المومنين (۹ : ۱۱۳)

وہ ' جو توبہ کرنے والے هیں ' الله کے عبادت گذار هیں ' اُس کی حمد و ثنا همیشہ ورد زباں رکھتے هیں ' اسکی راہ میں اپنے گھروں کو چھوڑ کر سفر کرتے هیں ' اسکے آگے رکوع و سجود میں مشغول رهتے هیں ' نیک کاموں کا حکم دیتے هیں ' برائیوں سے روکنے والے هیں ' اور سب سے آخر یہ کہ الله نے جو حدود قائم کردیے هیں ' اُن سب کے محافظ هیں ' تو ایسے مومنوں کو دین و دنیا کی فتح یابیوں کی خوشخبری سنا دو !!

غیر من درپس این پردہ سخن سازے هست * راز در دل نتوان داشت که غمازے هست
زخم کا ریست ' صراحي و قدح بر چینید * نیم بسمل شدہ بر سر پروازے هست
بلبلاں رو زگلستاں به شبستاں آرند * که دریں کنج قفس زمزمه پردازے هست
عشق بازیم به معشوق مزاجي انداخت * زاں نیازیم که با اوست ' بخود نازے هست
گو که این صف شکناں قصد ضعیفاں نکنند * که دریں قافله گاهِ قدر اندازے هست
تو مپندار که این قصه بخود می گویم * گوش نزدیک لبم آر که آوازے هست

مي ، نا[illegible] ري نرسیدست که امروز رود
صحبتے را بود انجام که آغازے هست !

(ظهر الفساد في البر و البحر)

آج دنیا پھر تاریک هے - وہ روشني کیلیے پھر تشنه هے - وہ پھر سوگئي هے جس سے بار بار اُسے جگایا گیا تھا ' اور پھر اُسے بھول گئي هے جس کي تلاش میں بار بار نکلي تھي - اسکا وہ پرانا دکھه جسکے علاج کیلیے خدا کے رسولوں نے آہ وزاري کي ' اور جس کو چھٹي صدي عیسوي میں الله کے هاتھوں سے آخري مرهم نصیب هوا ' آج پھر تازہ هوگیا هے -

جو تاریکي چھٹي صدي عیسوي میں جهالت سے پھیلائي تھي جبکه اسلام کا ظهور هوا تھا ' ویسي هي تاریکي آج تهذیب و تمدن کے نام سے پھیل رهي هے جبکه اسلام اپني غربۃ اولی میں مبتلا هے - اگر اُس زمانے میں دنیا کي سب سے بڑي تاریکي بت پرستي تھي تو اُس کي جگه آج هر طرف نفس پرستي چھاگئي هے - پہلے انسان پتھر کے بتوں کو پوجتا تھا - اب خود اپنے تئیں پوجتا هے ' خدا کي پرستش اس وقت بھي نه تھي اور اُس کے پوجنے والے آج بھي نہیں هیں !

دنیا کي وہ کونسي پراني بیماري هے جو آج پھر عود نہیں کر آئي هے ؟ جبکه وہ بیمار تھي تو کیا اُس کي حالت ایسي هي نه تھي جیسي که آج هے ؟ پہلے وہ پتھر کي چٹان پر بیماري کي کروٹیں بدلتي هوگي ' اب چاندي اور سونے کے پلنگ پر لیٹ کر کراهتي هے ' لیکن بیمار کے بستر کے بدل جانے سے بیمار کي حالت نہیں بدل سکتي -

جنسي اور نسلي تعصبات کمزوروں طاقتور انسانوں کو اپنا اسلحه بنائے هوے هیں - ضعف اور کمزوري سے بڑھکر قوموں اور ملکوں کیلیے کوئي جرم نہیں - هر قوم جو طاقت رکھتي هے ' خدا کي تمام دنیا کو صرف اپنے هي لیے سمجھتي هے اور اسکے کمزور بندوں کیلیے عدالت کے ایک جج کي طرح موت کا فتوی صادر کرنے میں بالکل بے باک هے - حق اور عدالۃ کے الفاظ لفظاً جسقدر زیادہ دهرائے جا رهے هیں ' معناً اِتنے هي متروک هوگئے هیں اور نوعِ انساني کي مساوات و امینت کي حقیقت ' قوت کے زور اور طاقت کے ادعا سے پامال هے !

كچهه شک نہيں كه حفظ مصالح ملت و حريت قوم و جماعت ازروے احكام شريعت فرض ديني هے اور خدا تعالى نے الهلال كو سب سے پہلے اس امر كے اعلان و اشاعت كي توفيق دي ' ليكن اسكے كيا معني هيں كه چند سياسي مسائل كي نسبت تو اسقدر هنگامه و غلغله بپا كيا جاتا هے ' مگر فرائض و اركان ديني كي صريح توهين و تحقير اور عمداً تساهل و تغافل پر (كه في الحقيقت عملي الحاد هے) كسي كي غيرت ملي اور رگ جهاد حقوق قومي متحرک نہيں هوتي ' اور كوي بهي خدا كي بخشي هوي زبان سے اسكي شريعت كے عمل و پابندي كي راه ميں كام لينا نہيں چاهتا ؟

اسكا ايک نهايت درد انگيز عبرت يهي اجودهيا كا معامله هے - يه ايسي رونے كي بات هے كه تقريباً تمام مسلمان اخبارات نے اس واقعه پر بحث كي مگر كسي كو بهي خدا سے شرم نه آئي كه ترک نماز عيد پر بهي دو ايک لفظ لكهدے - سچ يه هے كه كسي كو اسكا حس بهي نه هوا هوگا !

(٥) آپنے كانپور كے مسلمانوں كي نسبت لكها هے ' مگر جهاں تک ميں سمجهتا هوں ' نماز عيد كا حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم كے عمل پر مبني هے - كانپور كے مسلمانوں پر نہيں - ممكن هے كه ايسا سمجهنے ميں ميں غلطي پر هوں - رها يه كه ميں نے مسلمانان كانپور كو ترک نماز عيد پر ملامت نه كي تو جس فعل كا مجهے علم نهو ' اسپر پيشگي ملامت كرنے كي قدرت كهاں سے لاؤں ؟

اگر كانپور كے مسلمانوں نے ايسا كيا تو اسي طرح انپر بهي هزار افسوس ' جس طرح اجودهيا كے مسلمانوں پر ' ليكن جهاں تک ميرا حافظه اور علم كام ديتا هے ' ميں آپكي روايت كو تسليم نہيں كرسكتا - مسلمانان كانپور نے بيشک عيد الفطر كي نماز عيد گاه ميں نہيں پڑهي تهي كيونكه نهايت شرارت كے ساتهه مشهور كيا گيا تها كه هندو مسلمانوں ميں فساد هوگا - ليكن اسكي جگه مسجدوں ميں پڑهي تهي ' اور عذر كي بنا پر مسجد ميں نماز عيد پڑهنا بالاتفاق جائز هے - بلكه شوافع كے نزديک تو بصورت وسعت مسجد ' افضل و اولى ' جيسا كه كتب قوم ميں به تصريح ظاهر كيا گيا هے -

پس كهاں نماز عيد كو بالكل ترک كر دينا ' اور كهاں عيد گاه كي جگه مسجد ميں پڑهنا ؟ افسوس هے كه آجكل غلط بياني روايات ميں اسقدر بڑهگئي هے ' گويا نعوذ با الله شريعت اسلاميه نے جهوٹ كو جائز كر ديا -

آپ نے لكهنو كے تعزيه دار سنيوں كي مثال پيش كي هے - اب اسكا جواب كيا دوں سوا اسكے كه مسلمانوں كي حالت پر روؤں كه كيوں انكا خدا أنسے روٹهه گيا هے ؟ اور كيوں انكي عقلوں پر اسكے غضب نے قفل چڑها ديے هيں ؟ آپنے نماز عيد كے ذكر ميں لكهنو كي يه مثال ديدي ' ليكن آپكو كيا معلوم كه اسے پڑهكر ميرے دل كا كيا حال هوا ؟ كاش خدا آپكو اتني دير كيليے پتهر كي صورت ميں بدل ديتا جس وقت آپنے نماز عيد كے ترک پر ترک تعزيه داري سے حجت لائي تهى ' تاكه يه سطريں آپكے قلم سے نه نكلتيں -

رها اصل واقعه تو افسوس كه لوگ حريف شاطر كي چالوں كو نہيں سمجهتے اور اگر سمجهتے تو صورت حال مختلف هوتي - يه كيا بات هے كه جس جگه پچهلے سال حكام نے مسلمانوں كا ساتهه ديكر قرباني كرائي تهي ' آج وهيں حكماً بند كرا دي جاتي هے ' اور كانپور كا معامله همارے سامنے هے ؟

كيا اسكے سوا اور بهي كچهه مقصود هوسكتا هے كه دو قوموں كے اتحاد كي چند صدائيں جو اٹهنے لگي هيں ' خود اپنا هاتهه درميان ميں ركهكر آنے اس طرح روک ديا جاے كه پهر از سر نو پوري قوت سے يه مسئله چهڑ جاے ؟

هندو مسلمانوں كي نا اتفاقي كي شاخيں هم پر پهيلي هوئي هيں ' ليكن اسكا بيج كسي دوسري هي جگهه هے ' اور قرباني كا مسئله اسكے ليے ايک بهترين آله حكام كے هاتهه آگيا هے -

زر اعانۂ " شہداء كانپور "

اعلى الله مقامهم

اخباروں ميں يه بحث چهڑ گئي تهي كه جو روپيه مسئلۂ مسجد كانپور كے متعلق جمع هوا هے ' اب كه مقدمات باقي نه رهے ' انكا مصرف كيا هوگا ؟

ليكن مجهے تحقيق كرنے سے معلوم هوا كه حادثۂ ٣ - اگست كے متعلق جن عورتوں اور بچوں كي اعانت ضروري هے جو اس روپيه كا اصل مقصود تها ' انكي تعداد اور ضروريات كے لحاظ سے دو سو روپيه ماهوار كي مستقل آمدني دركار هے - پس جسقدر روپيه جمع هوا هے ' اسے ايک ملي بيت المال كي صورت ميں محفوظ ركهنا چاهيے اور كوئي عمده طريقه ايسا اختيار كرنا چاهيے كه صرف اسكي آمدني سے يتيموں اور بيوه عورتوں كي مدد هوتي رهي -

الهلال كي فهرست ميں ابتک جس قدر روپيه جمع هوا هے ' اسكا ميزان كل مع بقيه فهرست شركاء اعانت آئنده اشاعت ميں درج كرديا جائگا - اب يه فهرست الهلال ميں بند كي جاتي هے -

شاعر هند

مسٹر ربندرو ناتهه ٹگور

جنهيں حال ميں ايک لاكهه بيس هزار روپيه كا نوبل پرائز ديا گيا هے - مسٹر موصوف كي اصل شاعري بنگله زبان ميں هے جس كا ترجمه خود انهوں نے انگريزي ميں شائع كيا اور تمام ارباب كمال كو مسخر كر ليا -

الهلال كي ايجنسي

هندوستان كے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے كے ' روزانه اخبارات كي طرح بكثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور كامياب تجارت كے متلاشي هيں تو درخواست بهيجيے

معبت میں ویراں هوچکے هیں مگر محبت کا اولین ثبوت محبوب کي اطاعت اور خود فروشانه بندگي هے :

ان المحب لمن يحب يطيع !

(حــزب اللـه)

پس اُن تمام راستباز روحوں کیلیے جو دین الهي کي غربت پر کڑھتي اور روتي هیں ' اُن تمام مومن و مسلم دلوں کیلیے جو حق کي مظلومي اور امنیت و عدالت کي بے بسي کو دیکهکر غمگیں هیں ' اور اُن تمام خدا پرست انسانوں کیلیے جو اپنے خدا کو چھوڑنا اور اُس سے اپنا رشته منقطع کرنا نہیں چاهتے : " حزب الله " کي دعوة ایک پیـام الهي هے ' جو خدا کے برگذیده رسولوں اور انکے متبعین و رفقا کے سلسلوں کے ماتحت چـاهتي هے که راستبازي اور صادق العملي کے ساتهه ' مومنین مخلصین اور مسلمین قانتین کي ایک جماعت پیدا هو ' جو اپنے تئیں " حزب الله " یعنے مومنین صادقین کہلانے کي اهل و مستحق ثابت کرے - اگر ایسا هوا تو پهر خدا اُسے اپنے کاموں کیلیے اُسي طرح چن لیـگا ' جیسا که همیشه اُس نے چنا هے ' اور اُسے وہ نسبت نبوت و صدیقیت حاصل هو جائیگي جو مامورین الهيه کے متبعین کو فنـاء اتباع و اطاعت کے وسیلـه سے حاصل هوتي هے ' اور جس کو لسان الهي نے مقـام " معیت " سے تعبیر کیا هے - جیسا که قرآن میں جا بجا کہا گیا :

(١) محمد رسول الله ' و الذين " معهم "

(٢) قد كانت لكم اسوة حسنة في ابراهيم والذين " معه "

(٣) من يطع الله و الرسول ' فاولٰئك " مع " الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين ' وحسن اولٰئك رفيقـا -

(٤) كونوا " مع " الصادقين (١)

پس جیسا که تیسري آیت سے ظاهر هے ' جو لوگ جماعـة (التي انعم الله عليها) کي اطاعت و متابعت کے ذریعه انبیا و شهدا ' اور صدیقین و صالحین کے مقامات الهیه سے نسبت " معیت " حاصل کرلیں گے ' وہ اُن تمام انوار الهیه اور برکات ربانیه کا مورد و مهبط هونگے ' جو انبیاؤ صدیقین کیلیے مخصوص هیں ' اور من جمله اُن برکات نبوت کے ایک بهت بڑي برکت ' دعوة و اصلاح کي فتح مندي اور تغیرات ممالـک و امم هے -

امتوں کي اصلاح کرنا ' خدا سے اسکے غافل بندوں کو ملا دینا ' اعتقاد و اعمال کے عالم کو [illegible] دینا ' نئي قوموں اور نئي جماعتوں کو پیدا کر دینا ' پھر نتیجه [illegible] ناکامي سے بے خطر ' اور تمام قواء مادیۂ و دنیویه کے حملوں سے بے پروا رهنا ' اور اسي طرح کي وہ تمام باتیں جو دلوں اور روحوں کي سر زمینوں میں انقلاب و تغیر پیدا کر دیتي هیں ' وہ سب کے سب صرف خدا کے رسولوں اور اسکے بهیجے هوے رباني مصلحین هي کے کام هیں - محض انساني دماغ سے اُٹھے هوے جوش اور انسان کے گڑھے هوے چند جماعتي کهلونے خدا کے اِن کاموں کو انجام نہیں دیسکتے - اگر ایسا نہو تو دنیا سے امن اٹهه جاے اور هر انسان دلوں کا مالک اور هر اراده قوموں کا تسخیر کننده بن جاے -

(شــروط کار)

لیکن ایسا هـونے کیلیے ضـرور هے کـه کامل خلوص اور سچي قرباني کے ساتهه خدا کے چند مخلص بندے اسکے نام پر اپنے تئیں عام لوگوں سے الـگ کرلیں ' اور خدا اور اسکے سچے مومنوں میں عهد و میثاق اسلام کي ایک مرتبه پهر تجدید هو جاے - وہ گو ابهي عمل میں ناقص هوں لیکن ضرور هے که تلاش و تشنگي میں پکے هوں ' اور گو اسکي راہ میں غـم نه اٹها سکے هوں پر اسکي یاد میں ضرور غمگین هوں - کچهه ضرور نہیں که اُنکي تعداد زیاده هو - کیونکه دنیا میں تعداد نہیں بلکه همیشه تنها صداقت کام کرتي هے ' اور ایک هي سچے موتي کا هار میں هونا اس سے بهتر هے که کانچ کے چمکیلے ٹـکڑوں کا پورا هار بنایا جاے - یه بهي ضرور نہیں که وہ جاہ و حشمت کے مالـک اور بڑے بڑے مکانوں میں رهنے والے اور قیمتي پوشاکوں سے حسین و شاندار هوں - کیونکه صداقت کا گهر همیشه سے خاک و گرد هي میں رها هے اور جهاں ویران دل مطلوب هوں ' وهاں آباد و پر رونق جسموں کي ضرورت نہیں -

هاں ' وہ جماعت خواہ تعداد میں کتني هي قلیل و اقل ' اور عزت و شوکت دنیوي کے اعتبار سے کیسي هي ذلیل و اذل هو ' پر ضرور هے که اسکا ظاهر جتنا حقیر هو ' اتنا هي اسکا باطن عزیز و جلیل هو - اسکے چهرے گرد فلاکت سے سیاہ ' پر دل نور صـداقت و حق پرستي سے تابنده و درخشاں هوں - اسکے جسم پر پهٹے هوے کپڑے هوں مگر دوش همت پر تاج و تخت حکومت کي مکلل چادروں سے بهي بڑهکر قیمتي ردائیں پڑي هوں - وہ پہاڑوں کي چٹانوں سے بڑهکر محکم اراده ' اور لوهے کے ستونوں سے زیاده مضبوط همت لیکر اُٹهے ' اور به یک دفعه و به یک دم ' محسوس کرے که اسکے پاس زندگي کي قوتوں میں سے جو کچهه تها ' وہ اب اسکا نه رها بلـکه اسلام اور خداے اسلام کے سپرد هو گیا - اُسکي جان جو اُسے اتني محبوب هے که اگر ایک هزار برس تـک بهي چهوڑ دي جاے جب بهي اُسکا جي نه بهرے ' وہ سمجهے که اب ایک لمحه اور ایک لمحه کے دسویں حصے کیلیے بهي اُسے محبوب نه رهي - وہ مال و دولت جس کے ایک حقیر سے حقیر حصے کي حفاظت کیلیے وہ بسا اوقات اپني جان جیسي محبوب شے کي بهي پروا نہیں کرتا ' خود اپني آنـکهوں سے دیکهه لے که اگر راہ حق میں اسے لٹانے کي ضرورت پیش آجاے تو خاک کے ڈهیر اور کوڑا کرکٹ کے انبار میں اور اُس میں کوئي فرق نہیں هے - وہ اهل و عیال ' عزیز و اقارب ' جنـکي محبت کي زنجیریں اسکي رگ جاں سے بندهي هوئي هیں ' خود اُسکا دل اندر سے پکار اُٹهے که راہ حق میں انـکي بندش کچے تاگے کي قوت سے بهي کمزور هے - اگر خدا تـک پهنچـنے کیلیے انـکو توڑنا ضروري هو تو ایک هي جهٹـکے میں پارہ پارہ هو سکتي هیں :

آنـکس که ترا بخواست ' جاں را چـه کند ؟
فرزنـد و عیـال و خـان و ماں را چـه کند ؟
دیـوانـه کني هر دو جهانـش بخـشي
دیـوانـهٔ تو هـر دو جهاں را چـه کند ؟

قل ان كان آباؤكم و ابناؤكم و اخوانكم و ازواجكم و عشيرتكم و اموال اقـترفتموها و تجارة تخشون كسادها ' و مساكن ترضونهـا ؛ احب اليـكم من الله و رسولـه ' فـتربصوا حتى ياتي الله بامره و الله لا يهـدي القوم الفاسقـين (٩ : ٢٤)

" اگر تمهارے باپ ' تمهارے فرزند ' تمهارے بهائي ' تمهاري بیویاں ' تمهارا خاندان ' تمهاري وہ دولت جو تم نے کمائي هے ' وہ کار و بار دنیوي جسکے نقصان کا تمهیں هر وقت اندیشه لـگا رهتا هے ' وہ مکان و جائداد جو تمهیں نهایت محبوب هیں ' غرضکه یه تمام چیزیں اگر تمهیں اللـه اور اسکے رسول اور اسکي راہ میں صرف قوت کرنے سے زیاده محبوب و عزیز هوں تو پهر خدا کي راہ سے هٹ جاؤ - یهاں تـک که اُسے جو کچهه کرنا هے کر گذرے ' وہ اپنے کاموں کیلیے تمهارا محتاج نہیں هے -

انسان لہو و لعب حیات اور غرور زخارف دنیوی کے نشے سے شاید ہی کبھی اس درجہ بد مست ہوا ہوگا ' جیسا کہ اِس وقت ہو رہا ہے - اسکی معصیۃ پرستی قدیمی ہے اور شیطان اُسی وقت سے موجود ہے جس وقت سے کہ انسان ہے ' تاہم معصیت کی حکومت اتنی جابر و قاہر کبھی بھی نہ ہوئی تھی ' اور شیطان کا تخت اس عظمت و دبدبے سے کبھی بھی زمین کی سطح پر نہیں بچھایا گیا تھا جیسا کہ اب قائم و مسلط ہے -

یہ سب کچھہ جہالت کے سایے میں نہیں ہو رہا بلکہ علم و مدنیۃ کے گھمنڈ میں - بیماری وہی ہے جس نے خاک و گرد پر دنیا کو لوٹایا تھا ' البتہ اب وہ سنہری پلنگ پر لیٹ گئی ہے اور موتیوں کی مسہری کے پردے چار طرف گرا دیے گئے ہیں -

ایسا ہونا ضرور ہے - کیونکہ چشمہ خشک ہوگیا ہے اور وہ نالیاں مٹی سے بھرگئی ہیں جنکی آب پاشی سے خدا پرستی کا چمن شاداب رہتا تھا - دنیا کی ہر چیز نمک سے نمکین بنائی جاتی ہے' پر اگر نمک کا مزہ پھیکا ہو جاے تو وہ کس چیز سے نمکین کیا جائیگا ؟ (متی - ۵ : ۱۳)

جو قوم تمام دنیا کی اصلاح کیلیے آئی تھی ' اگر وہ خود ہی اصلاح کی محتاج ہو جاے تو پھر کون ہے جو دنیا کی اصلاح کریگا ؟ خدا ہمیشہ اس کام کیلیے اپنی جماعت دنیا میں بھیجتا ہے اور خدا نے مسلمانوں ہی کو حزب اللہ یعنے اپنی جماعت قرار دیا تھا - پھر اگر وہی حزب الشیاطین کا ساتھہ دینے لگیں تو اللہ کے پاس جانے والے کن کو ڈھونڈھیں ؟

پس آج وقت آگیا ہے کہ اسلام پھر ایک مرتبہ اپنے اُس فرض کو دہراے جو وہ ایک بار انجام دیچکا ہے ' اور مسلمان اپنی اصلاح خود اپنے لیے نہیں ' بلکہ دوسروں کیلیے کریں ' تاکہ اُنکی درستگی سے تمام عالم درست ہو' اور چشمے کی روانی سے تمام کھیت سرسبز ہو جاے -

اسلام کا مشن ابھی ختم نہیں ہوا ہے - دنیا جسقدر اسکی تعلیم کی اُس وقت محتاج تھی' جبکہ چھٹی صدی عیسوی میں اُس نے جزیرہ نماے عرب سے اپنی صورت دکھلائی تھی ' اس سے کہیں زیادہ آج بھی اُسکے کاموں کی محتاج ہے - اسکو اپنے امن و نظام کیلیے ' اپنی عدالۃ و صداقت کے قیام کیلیے ' اپنی سفاکیوں اور بے رحمیوں کے ازالے کیلیے ' اپنی صلح عام اور امنیت عمومی کے ظہور کیلیے' اصلاح انسانیۃ اور استیصال سبعیت و ہمجیت کیلیے' اور سب سے آخر یہ کہ خدا کے ٹوٹے ہوے رشتے کو پھر جوڑنے کیلیے صرف اسلام ہی کی ضرورت ہے اور صرف اسلام کی - اسلام کے فرزند خود اسلام سے بے نیاز ہوگئے ہوں مگر دنیا ابھی بے نیاز نہیں ہوسکتی !

(امۃ وسطاً)

لیکن جو آتشدان خود آگ سے خالی ہوگا' وہ کمرے کو گرم نہیں کرسکتا - اسکے لیے ضروری ہے کہ مسلمان سب سے پہلے خود اپنے اندر تبدیلی کریں - کیونکہ انکی تبدیلی پر تمام عالم کی تبدیلی موقوف ہے -

اسکے لیے رسمی انجمنوں کا قائم کرنا بیکار ہوگا اور روپیہ کی فراہمی سے دلوں کی جمعیت ممکن نہیں - اسکے لیے وہ تمام طریقے بھی بیکار ہونگے ' جنکا بلند سے بلند نمونہ آجکل کے کام پیش کرسکتے ہیں - عمدہ مقاصد کے اعلان سے عمدہ نتائج نہیں حاصل ہو جاتے - اگر صرف مفید تعلیمات و مواعظ کا دہرا دینا ہی کسی قوم میں تبدیلی پیدا کرسکتا ہے تو یہ پیشتر ہی سے اسقدر موجود ہے کہ اب اسکے لیے کسی نئی جماعت کی ضرورت نہیں - اصول معلوم ہیں اور تعلیمات چھپے ہوے راز نہیں ہیں - ضرورت صرف اسکی ہے کہ انہی اصولوں اور تعلیموں کے ماتحت اعمال و افعال کے اندر تبدیلی پیدا ہو -

(اذھبوا فتحسسوا !)

اسکا وسیلہ ایک ہی ہے جیسا کہ ہمیشہ رہا ہے - یعنے ضرورت ہے کہ جس کو دنیا نے ہمیشہ ڈھونڈھا ہے ' اسی کی تلاش و جستجو میں آج پھر نکلے ' جس پانی کے لیے وہ ہمیشہ پیاسی ہوی ہے اسی کے لیے پھر آوارہ گردی کرے ' جس مقصود کی تڑپ میں ہمیشہ مضطر رہی ہے' اسی کو پھر پکارے - یعنی عشاق الہی کی ایک ایسی جماعت اکٹھی ہو' جو صرف خدا کیلیے ہو اور انسانوں میں رہکر اپنے تئیں انسانوں سے الگ کرلے کہ :

ترک ہمہ گیر و آشناے ہمہ باش !

باوجود اعلان ختم سخن ' ۱۹ - ذي الحجہ کی اشاعت میں میں نے پچھلی صحبتوں کی بہت سی باتیں دہرائیں اور بہت سی نئی باتیں بھی کہیں - یہ اسلیے تھا ' تاکہ اس نقطۂ کار کو تمہارے ذہن نشین کرسکوں کہ جب تک اصلاح عالم کے اُن الہی سلسلوں کے ماتحت ہم ایک جماعت پیدا نہ کرینگے ' جو دنیا میں ہمیشہ تاریکیوں اور گمراہیوں کے انتہائی دوروں میں ظاہر ہوے ہیں ' اور جب تک ہماری کوششیں انسانی جماعتوں اور انجمن آرائیوں کی جگہ خدا کے رسولوں اور نبیوں کے اعمال سے نسبت پیدا نہ کرینگی ' اُس وقت تک ہم کچھہ نہیں کرسکتے - نہ ہمارا وجود خود اپنے لیے مفید ہوسکتا ہے ' نہ دنیا کیلیے -

اب غور کرو کہ پچھلی صحبتوں میں میں کن کن امور کی طرف اشارہ کرچکا ہوں ؟ میں نے کہا کہ دنیا نے اپنے ہر اصلاح و دعوت کے دور میں ایک ہی مقصود کو ڈھونڈھا ہے ' پس میں کہتا ہوں کہ آج بھی اُسی کو ڈھونڈھو - میں نے کہا کہ اس تلاش و جستجو کی آخری پکار وہ تھی جو داعی اسلام (علیہ الصلوۃ و السلام) نے دنیا کی آخری فراموشی و غفلت کے وقت بلند کی ' پس میں کہتا ہوں کہ آج بھی اُسی صدا کو بلند کرو - میں نے کہا کہ اصلاح و دعوۃ کی پہلی بنیاد جماعت اور اِسکا عملی نمونہ ہے ' پس میں کہتا ہوں کہ آج بھی " جماعت " اور " نمونہ " کے سوا کوئی شے مطلوب نہیں - میں نے کہا کہ اسلام نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت پیدا کی جنکا ہر فرد اپنے اندر دعوۃ اسلامی کا ایک عملی نمونہ رکھتا تھا اور وہی نمونہ تھا جس کا ایک ہی نظارہ ملکوں اور اقلیموں کی فتح و تسخیر کیلیے کافی تھا ' پس میں آج بھی اُن سب سے جو دل اور آنکھہ رکھتے ہیں اور جنکی آنکھیں اشکبار ہونا اور جنکے دل خونچکاں ہونا جانتے ہیں' عاجزی کر کے اور گڑگڑا کے یہی کہتا ہوں کہ اپنے اندر نمونہ پیدا کرو -

ہاں ' میں نے کہا تھا کہ انسانی دلوں کی تبدیلی ' انسانی صداؤں سے نہیں ہوسکتی ' اسکے لیے ضرورت ہے کہ اپنی زبان کے اندر سے خدا کی آواز بلند کرو - لیکن خدا کو تم کیوں کر پاؤگے جب کہ اُس قدوس و قدیم کیلیے تمہارے پاس گھر ہی نہیں ہے ؟ اُس محبوب و مطلوب کو کہاں بٹھاؤگے ' جبکہ تمہارے پہلو میں اسکے بسنے کیلیے کوئی اجڑا ہوا دل ہی نہیں ہے ؟

معمورۂ دلے اگرت ہست ' باز گوے
کین جا بہ چنین بہ ملک فریدوں نمی رود

اسکے قدوم حسن سے صرف وہی دل رونق پاسکتے ہیں جو اسکی

ابسي برجهل زنجير ڈالدي جاے كه پهر كبهي بهي اسكے پانوں اس چوكهٹ سے باهر نه نكل سكيں :

خلاص حافظ ازاں زلف تا بدار مباد
كه بستــگاں كمند تو رستگارا نند !!

الحمد الله كه الله كي توفيق رفيق نے مجهے نه چهوڑا اور جنكو وه چهوڑدے تو اسكي دنيا ميں پهر كون هے جو انهيں پناه ديسكتا هے ؟

توگر برهم زني سوداے دل ' بارے زياں داري
مــرا سرمايــۀ دنيــاؤ ديں نابود مي گــردد !

ميں اب بهمه وجوه مستعد سفر هوں اور همرهاں سفر كيليے صلاے عام هے :

مــردانــه قمارے كن ' دستے بــدر عــالم زن !
فصــلے كه نهي برنــه ' نقشے كه زني كــم زن !
هر دم چــو فلــك لعبت ' از پــرده بــروں آره
ايں شعبــده يكسو نه ' ويں معركه برهــم زن !
گــر مهــر نهي بر دل ' از شــوق پيــدا يے نــه
ور قفــل زني بر لب ' از رطــل دما دم زن !
تــو بهر چــه خاموشي ؟ كز عقل نينــديشي ؟
من پاس گهــر دارم ' غــواص نــۀ ' دم زن !
ايمــاں ز يقيں خيزد ' ور هر چــه بشك يابي
در آتش حرماں بيں ' يا بر محك غــم زن !
بينا ئيے جاں خــواهي ' شمشير بتــارك زن
آ گاهي دل جــوئي ' المــاس بــه مرهم زن !
مومن نتواں گفتن ' عاشق كه مجــاهد نيست
رو بوســه چو سر بازاں ' بر طــرۀ پرخــم زن !

طـريق كار و اغـاز ... ل

رب ادخلني مدخل صدقاً و اخرجني مخرج صدقا ' واجعل لي من لدنك سلطاناً نصيرا !

يه جماعة " حزب الله " كے نام سے موسوم هوگي كه خدا تعالى نے مومنين مخلصين كو اسي لقب سے ملقب فرمايا هے : الا ان حزب الله هم الغالبون -

(مقصـــد ...)

اتباع اسوۀ حسنۀ ابراهيمي و محمدي عليهما الصلوة والسلام
بحكم
(۱) لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة
(۲) قد كانت لكم اسوة حسنة في ابراهيم والذين معه

(دستـ... و ر العـ... ل)

التائبون العــابدون الحــامدون الســـائحون
الراكعــون الساجــدون الا مرون بالمعــروف
والنــا هون عن المنكر والحافظون لحدود الله
و بشــر المومنين (۹ : ۱۱۳)

خدا تعالى نے اس آية كريمه ميں آٹهه وصفوں كو بيان كيا هے جو مومنوں ميں هونى چاهئيں ' يا آٹهه قسم كے درجوں كو بيان كيا هے جن ميں سے هر درجه پچهلے سے اعلى و اكمل هے اور يهي اس جماعت كا دستور العمل اور طريق كار هوگا :

(۱) " التائبون " اصلاح و تزكيۀ نفس كا اولين مرتبه توبه و انابت هے ' يعنے بندے كا اپنے اعتقاد و اعمال كي تمام گمراهيوں اور غفلتوں سے كفاره كشي كرنا اور الله كے حضور عهد واثق كرنا كه وه آئنده اسكي مرضات كے خلاف كوئي قدم نه اٹهائگا -

(۲) " العابدون " وه جو مقام انابت كے بعد مقام عبادت تــك مرتفع هوے - مقام توبه و انابت گذشته كا ترك تها ' عبادت حال و مستقبل كا عمل هے -

(۳) " الحامدون " : وه لوگ جو دنيا ميں انساني اعمال كي مدح و ثنا ' اور اغراض و مقاصد نفسانيه كے غلغلے كي جگه ' خداے قدوس كي حمد و ثنــا كي پكار بلند كريں ' اور جو توفيق الهي سے اس انقلاب كا وسيله بنيں كه دنيا ماده پرستي كے شور سے نجات پاكر حمد الهي كے ترانوں سے معمور هوجاے -

(۴) " السائحون " - يعنے وه لوگ جو حق اور صداقت كي راه ميں اپنے گهر اور وطن كے قيام كو ترك كركے ' فرزند و عيال اور دوست و احباب كي الفت سے بے پروا هوكے ' اور سفر كي تمام تكليفوں اور مصيبتوں كو خوشي خوشي جهيل كر نكليں ' اور خدا اور اسكي صداقت كے عشق ميں شهر بشهر ' كوچه بكوچه گشت لگائيں - خدا كي دعوت كي صدا انكي زبانوں پر هو ' اور هدايت الهي كي امانت دلوں ميں - وه اُن ديوانوں كي طرح جو فراق محبوب ميں جنگلوں كي خاك چهانتا ' اور آباديوں اور انكي سڑكوں پر مارا مارا پهرتا هے ' هر جگهه پهريں ' اور اُس بهكاري فقير كي طرح جو ايك ايك دروازے پر صدا لگاتا ' اور هر شخص كے سامنے هاتهه پهيلاتا هے ' دنيا كے هر گوشے ميں پهنچيں - كهيں هدايت كي صدا لگائيں تو كهيں سچے دلوں كا سوال كريں - جس شخص كي جيب كو وزني اور دل كو فياض پائيں ' اسكے دروازے كا پتهر بنكر جم جائيں - اگر وه دعاؤں سے خوش هو تو دعائيں ديں ' اگر دل كا نرم هو تو فقيرانه صدائيں سنائيں ' اگر دردمند هو تو عاجزي كي صورت بناكر منتيں كريں - غرضكه جب تك اپنے شكار كو قابو ميں نه كرليں ' اسكے دروازے سے نه ٹليں -

پهر سفر كي مختلف صورتيں اور مختلف مراتب هيں اور لسان الهي نے " سائح " كا لفظ استعمال فرمايا كه سب پر حاوي هے - ميں كهتا هوں كه نيك نيتي كے ساتهه جو تاجر غير ممالك كا سفر تجارت كيليے كرے ' جس كو قران كريم نے الله كے فضل سے جا بجا تعبير كيا هے ' يا علوم مفيده و فنون نافعه كي تحصيل كيليے اپنا گهر چهوڑے ' جس كو خدا نے خير كثير بتلايا هے ' يا اسي طرح كوئي دوسرا مقصد اُن اغراض ميں سے هو ' جنكو دوسري قوميں سياست و تمدن وغيره كے ناموں سے ياد كرتي هيں ' تو وه تمام صورتيں بهي اس وصف ايمان و اسلام ميں داخل هيں ' اور اس طرح كا سفر كرنے والا بهي مرتبۀ " سائحون " سے فائز ' نيز اسكے تمام بركات سے بهره اندوز هے - انشاء الله جب اس آية كريمــۀ وعظيمه كي تشريح به ضمن مقاصد " حزب الله " كرونگا ' تو يه تمام باتيں اپنے ادله و براهين كے ساتهه بصيرت افروز

اور اُس کي هدايت انکے ليے نہيں ہے جنکے اندر ايمان کے ايثار و قرباني کي جگهه ' فسق کي نفس پرستي بهري هوئي ہے "

پس اگر يه سب کچهه تم کر سکے اور خدا کي راه ميں قرباني کے اُس جانورکي طرح زمين پر گرگئے ' جسکے ليے چهري تيزکي جا رهي هو' تو ميں تم سے سچ سچ کہتا هوں که اس اسمان کے نيچے کوئي چيز بهي ايسي نہيں ہے جو خدا کي راه ميں قربان هونے والوں کے حکم سے باهر هو - جن چيزوں کي آرزو ميں تم کڑهتے هو مگر تمهيں نہيں ملتيں ' جس عنقاے حريت کي تلاش ميں تم سرگرداں هو مگر هاتهه نہيں آتا ' جن مصائب قومي اور فلاکت ملي کے دور کرنے کيليے آه و راويلا مچاتے هو مگر جسقدر اسکي گرهيں کهولنا چاهتے هو' آتني هي وه آور سخت هوتي جاتي هيں ' يه سب چيزيں خود بخود تمهارے پاس آ جائيں گي ' بلکه حقيقت يه ہے که اِن ذخارف کي کيا هستي ہے ؟ وه مقصود و مطلوب اعلى ' جو تمهاري هستي کا اصلي نصب العين ہے مگر جسے تم بهولے هوے هو' وه بهي تمهيں خود تهونڈهے گا ' تا تمهارے سامنے نمايان هو' اور تمهاري امانت تمهارے سپرد کر دے -

پهر تمهاري دعوت ايک تير هوگي جو دلوں کو نخچير کيے بغير نه رهيگي - تمهاري ايک گردش چشم هزاروں دلوں کو منقلب کرديگي - تمهارے ايک اشارهٔ ابرو پر لاکهوں روحيں زمين پر لوٹتي اور خاک پر تڑپتي هوئي تمهارے پيچهے روانه هوجائيں گي - تمهاري زبان سے جو کچهه نکلے گا ' الله کے فرشتے آسے اپنے نوراني پروں پر اٹهالیں گے اور تم جب کبهي پکاروگے تو اثر و قبول کي ارواح سماويه تمهاري صداؤں کو اپني اغوش ميں لے ليں گي تا دلوں کي جگه زمين پر گرکر ضائع نهوں - اگر زمين کے بسنے والے تمهارا ساتهه ديتے سے انکار کردينگے تو يقين کرو که خدا اپنے ملائکهٔ مسومين اور کروبيان مقربين کو آتاريگا' تا وه تمهارے پيچهے پيچهے چليں - اور اگر انسانوں کے دل تمهاري صداقت اور حقانيت سے انکار کرينگے تو وه هوا کے پرندوں ' دریاؤں کي موجوں' پہاڑوں کي چوٹيوں' اور درختوں کي ڈاليوں کو حکم ديگا که تمهاري سچائي اور راستبازي پر گواهي ديں - اور ميں تم سے سچ سچ ' آسمانوں اور زمينوں کے مالک کي قسم کهاکر کہتا هوں که جس طرح مجهے اپنے وجود کا يقين ہے ' بالکل اسي طرح اسکا بهي يقين ہے که حق اور راست بازي ميں وه قوت ہے که اگر وه چاهے تو پہاڑوں کو اپني جگه سے هلا دے اور سمندروں کي موجوں پر اپنا تخت بچها دے -

عزيزان ملت ! جبکه تمهارے اعمال کے اندر قرآن کي روح جاري و ساري هوجائيگي ' تو پهر تم خدا کے کلام کے حامل هوگے اور خدا کا کلام بهت سے انساني دلوں کو جو گوشت کے ريشوں سے بنے هيں' نرم نه کر سکے ' مگر پہاڑوں کي چٹانوں کو تو اپني جگهه سے هلا ديتا ہے !

لو انزلنا هذا القران على جبل' لرايته خاشعاً متصدعا من خ[illegible]ة الله ' و تلك الا مثال نضربها للناس لعلهم يتفکرون !! (۵۹ : ۲۱)

" اگر هم نے قران کو کسي عظيم الشان پہاڑ پر نازل کيا هوتا ' تو تم ديکهتے که يه پتهر کا وجود بهي خوف الهي سے الله کے آگے جهک جاتا اور اسکا سينه شق هوگيا هوتا (پر افسوس که انسان سنتا ہے مگر سرکشي سے باز نہيں آتا) اور يه تمثيليں هم لوگوں کيليے بيان کرتے هيں تاکه سوچيں اور غفلت سے باز آئيں !! "

اسميں شک نہيں که ميري تمهيد طويل ' اور انتظار کا زمانه منتظروں پر شديد تها ' تا هم ميري طبيعت کسي طرح راضي نہيں هوتي تهي که اپنے دل کي تمام آرزؤں کو ظاهر کيے بغير کسي کو اپنے ساتهه چلنے کي دعوت دوں - پهر يه بهي تها که اسي ضمن ميں ارادوں کا استقلال اور طلب کي صداقت کيليے بهي ايک ابتدائي آزمايش تهي که جو لوگ چند دنوں تک سماع مطلب کا انتظار نہيں کرسکتے ' وه آگے چلکر خطرات سفر کيليے کيونکر مستعد هوسکتے هيں ؟

ليکن اب که ميں اپني تمهيد ختم کرچکا هوں اور ميري آرزوئيں بے نقاب اور ميري خواهش غير مستور ہے' تو هر شخص کو موقعه حاصل ہے که اپنے دل سے پوري طرح سوال و جواب کرے اور کل کيليے کوئي بات سونچنے اور سمجهنے کي اٹها نه رکهے - اس سفر کا اراده خدا نے ميرے دل ميں ڈالديا ہے اور اگر پاني ميرے پاس نہيں ہے تو الحمد الله که اپني پياس کي طرف سے تو مطمئن هوگيا هوں - ميں اٹها هوں اور اب چلونگا - ميرا چلنا اٹل ہے اور ميں سمجهتا هوں که حرکت مقدر هوچکي ہے - ميرے پاؤں ميں سب سے زياده بوجهل زنجير اپنے نفس اور اسکي هوا پرستي کي ہے جسکے زلزلوں اور چهپي هوئي معصيۃ پرستيوں کے طوفانوں ميں هميشه موجيں اٹهتي رهتي هيں ' اور ميرے ارادے کو تهه و بالا کر دينا چاهتي هيں :

صد ديد باں اگر چه بهر سو گماشتيم

اسکے بعد اپنے وجود سے باهر نفس انساني کے فتنه هاے ابليسي کے بند و علائق هيں ' جو گو بهت سے ٹوٹ چکے هيں ليکن جتنے باقي هيں ' وه بهي کم نہيں اور ايسے سخت هيں که بعض اوقات آنهيں توڑنے کي کوشش کرتے کرتے تهک جاتا هوں اور قريب هوتا ہے که ميري انگليوں سے خون بهنے لگے :

هزار رخنه بدام و مرا به ساده لي
تمام عمر در انديشهٔ رهائي رفت

انما اموا لکم و اولادکم فتنة و ان الله عنده اجر عظيم (۸ : ۲۹)

ميں اس راه کي سختيوں سے بے خبر نہيں هوں ' ليکن انکي سختيوں هي کے اندر اپنے نام کي پکار بهي پاتا هوں - بارها ايسا هوا که نفس کي شرارتوں نے کانوں ميں انگلياں ڈاليں اور دل کي غفلت نے خوب شور مچايا ' تا که اُس آواز کو نه سن سکوں اور اسکي طرف سے غافل هو جاؤں - ايسا بهي هوا که دن پر دن اور راتوں پر راتيں اسي کشمکش ميں گذر گئيں اور مدت کے افسرده ولوله هاے معصيت يکايک زنده هوکر اٹهه بيٹهے ' تاهم يه وقت بهي گذر گيا اور کان لگا کر غور کيا تو بند هونے پر بهي ايک صدا تهي ' جو اسکے اندر گونج رهي تهي :

تو مپندار که اين زمزمه بے چيزے هست !
گوش نزديک لبم آر که آوازے هست !

ميں درميان ميں اپني پکار بلند کرکے پهر چپ هوگيا تها ' کيونکه جب ميں نے اپني جانب ديکها تو معلوم هوا که ابهي چند دنوں اور اپني آزمايش کي ضرورت باقي ہے - اس راه ميں دعوت دينے کيليے مقدم شرط يه تهي که ميں خود بهي اس طرح طيار اور آماده هو بيٹهوں که جس دن آغاز سفر کا اعلان کروں اُس دن سب سے پہلے خود اپنے پاؤں کو تمام زنجيروں سے خالي ديکهوں - پس ميں اپني فکروں ميں غرق هوگيا اور جس قدر زمانه توقف کا خدا کو منظور تها' اس عالم ميں بسر هوگيا -

ليکن مجهے نظر آيا که ايسا هونا ممکن نہيں - پاني اتنے اونچے تک پہنچ گيا ہے که اب دريا سے بهاگنا محال ہے ' اور قريب ہے که مدت کے بهاگے هوے غلام کے پاؤں ميں آخري مرتبه ايک

کیا ہے - خدا تعالی ہمیشہ اس خدمت کیلیے اپنی جماعتوں کو چنتا اور انہیں اپنا خلیفہ بنا تا ہے ' پس وہ دنیا کو صفات الہیہ کا تجلي گاہ بنا نا چاہتے ہیں نہ کہ تخت ابلیس کے احکام خبیثہ کا جہنم کدہ - وہ ہر اُس چیز سے خوش ہوتے ہیں جنسے رب العالمین خوش ہے ' اور ہر اُس درخت کی جڑ کاٹنا چاہتے ہیں جو صفات شیطانیہ کے بیج کا پھل ہے - پھر وہ اپنی تمام قوتوں کو " حدود الله " کی حفاظت کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں ' اور دنیا کی جو جو قوتیں اِن حدود کو توڑنے والی اور انسانیة کو اُسکے فطری حقوق سے محروم کرنے والی ہیں ' اُن سب کے تسلط سے عالم کو نجات دلاتے ہیں - یہ گویا قوة الہیہ اور قوائے شیطانیہ کی ایک جنگ ہوتی ہے ' پر جیسا کہ اُس نے ہمیشہ کیا ہے ' وہ اپنی جنود قاہرہ کو فتح دلاتا اور ابلیس کے لشکر کو نا مراد و خاسر کرتا ہے : و لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین ' انہم لہم المنصورون ' و ان جندنا لہم الغالبون !
(۱۷۱ : ۳۸)

یہ درجہ آخری درجہ ہے ' اور اس لیے " حزب الله " کا مقصد حقیقی ہے - کیونکہ خدا تعالے نے حزب الله یعنی اپنی جماعت کو جا بجا " حزب الشیاطین " یعنی شیطان کی جماعتوں کے مقابلے میں فرمایا ہے - سورۂ مجادلہ میں جہاں منافقین و کفر پرست لوگوں کا تذکرہ کیا وہاں پہلے " حزب الشیطان " کی طرف اشارہ کیا :

استحوذ علیہم الشیطان ' فانسا ہم ذکر الله ' اولائک حزب الشیطان ' الا ' ان حزب الشیطان ہم الخاسرون (۵۸ : ۱۸)

شیطان (اور اسکی قوتیں) اِن پر مسلط ہوگئی ہیں ' پس انہوں نے خدا کے ذکر او راسکے رشتے کو فراموش کر دیا ہے - " یہ حزب الشیطان " یعنی شیطان کی جماعت ہے اور یقین کرو کہ اخر کار حزب الشیطان برباد و تباہ ہی ہوگا "

پھر اسی سورۃ میں اس آیۃ کریمہ کے بعد سچے اور راستباز مومنوں کا ذکر کیا ہے ' اور کہا ہے کہ انکی علامت یہ ہونی چاہیے کہ الله اور اسکی صداقت و عدالت کے آگے دنیا کی تمام قوتوں اور بندشوں کو ہیچ سمجھیں ' و لو کانوا اباء ہم ' او ابناء ہم ' او اخوانہم ' او عشیرتہم - اگرچہ انکے ماں باپ ' اہل و عیال ' برادر و قریب ' اور خاندان اور کنبے ہی کے لوگ کیوں نہوں ' لیکن خدا کی راہ میں وہ کسی کی پروا نہ کریں -

پھر انکی تعریف اِن لفظوں میں کی ہے کہ:

اولائک کتب فی قلوبہم الایمان و اید ہم بروح منہ ' و یدخلہم جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ' رضی الله عنہم و رضوا عنہ ' (۵۸ : ۲۱)

یہی وہ سچے مومن ہیں جنکے دلوں کے اندر خدا نے ایمان نقش کردیا ہے اور اپنی روح سے انکی نصرت فرمائی ہے ' نیز وہ انہیں کامیابی و فتحمندی کے ایسے باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں بہہ رہی ہونگی ' اور وہ ہمیشہ اسکا عیش ابدی حاصل کرینگے - یہی وہ خدا کے خاص بندے ہیں جنسے وہ راضی ہے اور وہ خدا سے راضی ہیں "

ان اوصاف و خصائص کے بیان کرنے کے بعد ' پھر اس جماعت کا نام بتلایا کہ :

اولائک حزب الله ' الا ' ان حزب الله ہم المفلحون ! ! (۵۸ : ۲۲)

یہی " حزب الله " یعنی خاص الله کی جماعت ہے اور یقین کرو کہ خواہ حزب الشیطان کی شان و شوکت کیسی ہی دلفریب ہو ' مگر آخر کار یہی لوگ فلاح پائیں گے -

اِن ایات سے عجیب و غریب نکات و معارف سامنے آتے ہیں مگر وقت تشریح نہیں و محول بہ وقت توضیح مقاصد حزب الله ' تا ہم مختصراً اتنا اشارہ کر دینا ضروری ہے کہ اِن آیات کے بعض مخصوص علامتوں اور نتائج کو سامنے کر دیا ہے - مثلاً انسے واضح ہو گیا کہ :

(۱) خدا نے دنیا میں دو جماعتوں کا ذکر کیا - حزب الشیطان اور حزب الله -

(۲) حزب الشیطان کا کام یہ ہے کہ وہ چونکہ اپنے تئیں قواء شیطانیہ کا مرکب بنا دیتا ہے اسلیے شیطان ذکر الہی سے اُسے محروم کر دیتا ہے اور خدا کی صداقت و حقانیت بالکل فراموش ہو جاتی ہے - لیکن " حزب الله " ذکر الہی کو زندہ کرنے والا ' اور اسکے غلغلے سے تمام عالم کو معمور بنا دینے والا ہے -

(۳) حزب الله کی اصلی علامت یہ ہے کہ وہ الله کی وفاداری میں آور تمام شیطانی قوتوں سے بکلی باغی ہو جاتا ہے اور اسکی راہ میں کسی دنیوی اثر و قوت سے متاثر نہیں ہوتا -

(۴) " حزب الشیطان " کا نتیجہ نا مرادی و خسران ہے ' اور " حزب الله " اخر کار فلاح و نصرت پانے والا ہے -

(۵) کیونکہ خدا انکے لوح دل پر نقش ایمان کندہ کر دیتا اور اپنی " روح " سے انکی مدد کرتا ہے -

(۶) دائمی نشاط کار و سرور فتح مندی انکا صلہ ہے -

(۷) بارگاہ الہی میں انکا درجہ یہ ہے کہ " وہ خدا سے خوش اور راضی ہیں اور خدا انسے راضی و خوش ہے " اور یہ انتہاء مراتب عباد الله ہے - کیونکہ انکی رضا اور اپنی رضا ' دونوں کا خدا نے ایک ساتھہ ذکر کیا -

حاصل سخن یہ کہ " حافظین لحدود الله " کا مقام جماعت " حزب الله " کا مرتبۂ آخری ہے اور ان مراتب ثمانیہ کے طے کرنے کے بعد اس جماعت کا فرض ختم ہو جاتا ہے -

پس یہی ہیں کہ فرمایا " و بشر المومنین " کہ انکو فلاح دارین کی بشارت پہنچا دی جاے ' اور یہی قران حکیم کے مقرر کردہ مراتب عمل ہیں ' جنکو حلقۂ حزب الله اختیار کریگا -

جماعة ثلاثه

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا ' فمن ہم ظالم لنفسہ ' و من ہم مقتصد ' و من ہم سابق بالخیرات باذن الله - ذلک ہو الفضل الکبیر ! -
(۳۵ : ۲۹)

(ترجمہ)

پھر پچھلی قوموں کے بعد ہم نے اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو کتاب الہی (قران) کا وارث ٹھہرایا ' جنکو ہم نے اپنی خدمت کیلیے اختیار کرلیا (یعنی مسلمانوں کو) - پس اُن میں سے ایک گروہ تو انکا ہے ' جو اپنے نفوس پر (ترک اعمال اور ارتکاب معاصی سے) ظلم کر رہے ہیں - دوسرا انکا ' جنہوں نے معاصی کو ترک اور اعمال کو اختیار کیا ہے پر

ہونگي - نیز بعض ایسے معارف و حکم قرآنیہ بھي سامنے آئیں گے جن پر ابتک بہت کم تدبر و تفکر کیا گیا ہے

(۵) " السراکعون " - بظاہر " الراکعون " اور اسکے بعد کا وصف " الساجدون " ایک ھي چیز یعنے نماز کي طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں پہلے رکوع ہے اور پھر سجود - لیکن در اصل یہ دو علحدہ علحدہ وصف یا دو علحدہ علحدہ مرتبوں کي جماعتوں کا بیان ہے ' جن میں پہلا وصف مرتبۂ رکوع ہے ' دوسرا سجود -

مقصود دونوں سے وہ مقام ہے ' جبکہ انسان اپني روح و دل اور اپني تمام قوتوں اور اپنے تمام جذبات اور تمام خواھشوں کے ساتھہ اللہ تعالی کے آگے جھک جاتا ہے ' اور وہ سر جسے اسنے بلند کیا ہے ' اسکي ہر مخلوق کے آگے بلند ہوکر بالاخر اسکے آگے گرا دیا جاتا ہے - في الحقیقت لفظ " اسلام " کي حقیقت اور مقام " تسلیم " کا مقصود اصلي بھي یہي مقام ہے - و قال في ھذا المقام :

ایں جملہ کتا بہا کہ در بر داري
سودے نہ کند چو نفس کافر داري
سر را بہ زمیں نہي تو در وقت نماز
آں را بہ زمیں بنہہ ' کہ در سر داري !

لیکن اس حالت کے دو درجے ہیں : ایک مرتبۂ رکوع ہے اور ایک مرتبۂ سجود - نماز میں مصلي پہلے رکوع میں جاتا ہے - اسکے بعد سجدے میں گرتا ہے - پس " الراکعون " سے مقصود وہ لوگ ہیں جو اس حالت کے پہلے درجے تک پہنچ گئے ہیں ' اور اس نے نیاز و کبریاء کے سامنے انھوں نے اپني روح و دل کو یکسر جھکا دیا ہے -

(۶) " الساجدون " - یہ دوسرا مرتبہ ہے - رکوع صرف جھکنا تھا مگر سجود جھکتے جھکتے اس قدر جھک جانا کہ بے اختیار و مضطر ہوکر زمین پر گر پڑنا اور پیشاني کو گرد و خاک مذلت سے آلودہ کردینا - یہ انکسار عبودیت کا انتہائي مرتبہ ہے ' اور اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ اپنے سر کو نہ صرف اللہ کے آگے جھکا ھي دے ' بلکہ دائمي طور پر اسکے سامنے زمین پر رکھدے اور اسے سپرد کردے - سید الطائفۂ بغدادي سے کسي نے پوچھا تھا : نماز میں سجدے کے شرائط کیا کیا ہیں ؟ فرمایا کہ تمھارے لیے تو یہ کہ پیشاني اور ناک زمین سے مس ہو ' اور ہمارے لیے یہ کہ جب ایک بار سجدے میں سر گر جاے تو پھر دوبارہ زمین سے نہ اٹھے ! و للہ در ما قال :

در سجدہ کہ تن نہ ز سر مي شود جدا
در کشور وفا گنہش نام کردہ اند
یا رب ز سیل حادثہ ؛ طوفاں رسیدہ باد
بت خانۂ کہ خانقہش نام کردہ اند !

پھر نظر حقیقت شناس کو بلند تر کیجیے تو اسي مقام سے وہ مرتبۂ فناء نفس انساني مراد ہے ' جسکو صوفیاء کرام اپني اصطلاح میں مقام " استہلاک کلي " اور " جمع الجمع " سے تعبیر کرتے ہیں ' اور اگر زبان اہل محبت میں کہیے تو وجود انساني کا یہي سجدہ ہے ' جسکي پیشاني زمین پر گرنے سے پہلے تو طلب عشق ہوتي ہے ' پر جب اٹھتي ہے تو عشق کي جگہ خود حسن کي جلوہ گاہ بن جاتي ہے :

بیروں عشق و عاشق و معشوق ہیچ نیست
ویں ہر دو اسم مشتق ازاں مصدر آمدہ !

(۷) " الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر " اللہ اکبر ! امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کا درجۂ عالیہ کہ ان تمام اوصاف عظیمہ کے بعد اسکا ذکر کیا گیا اور فرمایا کہ وہ لوگ جو حق کا اعلان کرتے ' صداقت کا حکم دیتے ' اور راستبازي و عدالة کي طرف بلاتے ہیں - اور چونکہ نیکي کي دعوت ' بدي کي ممانعت کے بغیر ممکن نہیں ' اسلیے ساتھہ ھي اسکا بھي ذکر کیا اور کہا کہ نیز وہ فرزندان حق جو برائیوں سے روکتے اور خدا کي زمین کو نفس و شیطان کي پھیلائي ہوئي ضلالت سے بچاتے ہیں -

في الحقیقت یہ مرتبہ اسلام و ایمان کا اعلی ترین درجۂ اختصاص اور مخصوص ترین اعمال نبوت و صدیقیت میں سے ہے - اس سے بڑھکر کوئي وصف نہیں جو اسلام کي پوري حقیقت اپنے اندر رکھتا ہو - یہي وہ عمل الہي ہے جسکا انجام دینے والا زمینوں اور آسمانوں میں خدا کا دوست پکارا جاتا ہے اور اسکے اعمال کے اندر نبیوں اور رسولوں کي نسبت متحقق ہوجاتي ہے - جو گروہ یا جو فرد آمر بالمعروف و ناھي عن المنکر ہوگا ' وہ گویا آدم و نوح اور ابراھیم و موسی (علی نبینا و علیہم الصلوۃ و السلام) کا دنیا میں جانشین ہوگا -

الحمد للہ کہ اس مقام کي تشریح و تفصیل اور اعلان و دعوت کي توفیق مقدس اس فقیر کو خصوصیت کے ساتھہ بکرات و مرات مرحمت ہوئي ' اور اسکے فضل ذو نوازے امید ہے کہ باب توفیق ہمیشہ باز و مفتوح رہیگا -

(۸) " و الحافظون لحدود اللہ " - یہ ان اوصاف الہیہ کا آخري مرتبہ اور اس ذخیر صفات ایمانیہ کي آخري کڑي ہے - یہ انتہائي وصف ہے جو ان صفات سبعۂ ربانیہ کے بعد مومنوں کو حاصل ہوتا ہے - یا مومنین مخلصین کي وہ منتہا درجہ رفیع و جلیل جماعت ہے جو ارتقاء ایماني کي آخري منزل تک پہنچ جاتي ہے ' اور پھر خدا تعالے سچ مچ اس دنیا میں اسے اپنا قائم مقام اور خلیفہ بنا دیتا ہے - فہو لا یسمع الا بسمعہ ' ولا ینظر الا بنورہ ' ولا یتکلم الا بلسانہ :

چشم و گوش دست و پایم او گرفت
من بدر رفتم ' سرایم او گرفت !

" حافظین لحدود اللہ " سے مقصود وہ جماعت ہے جو دنیا میں شریعۂ حقۂ الہیہ کے قیام اور عدل و امنیت کے نظام کي ذمہ دار ہوتي ہے ' اور جو حدود و قوانین خدا تعالے نے قوام عالم ' و امن انسانیۃ ' و نظام مدنیۃ صالحۃ ' و حفظ حقوق اقوام و ملل کیلیے قائم کردیے ہیں ' ایک با اختیار سلطان اور ایک مسئول والي ملک کي طرح انکي محافظت کرتي ہے - یہي حدود اللہ في الحقیقت تمام شرائع الہیہ کا مقصود حقیقي اور تمام مامورین و مرسلین اور مصلحین متبعین کي دعوت کا ماحصل ہیں ' اور یہي حدود ہیں جنکو لسان اللہ نے کہیں دین قیم ' کہیں دین حنیف ' کہیں صراط مستقیم ' کہیں فطرۃ اللہ ' کہیں سنۃ اللہ ' اور پھر کہیں " اسلام " کے نام سے تعبیر

مذاکرۂ علمیّہ

تقدم علوم و معارف

سنه ۱۲ - ۱۳ میں

(۲)

علم الانسان

جیسا که خود نام سے معلوم هوتا هے' اس علم کا موضوع انسان اور تاریخ انسان هے - انسان کے متعلق گونه گوں سوالات پیدا هوئے هیں - منجمله انکے ایک سوال یه هے که انسان کب پیدا هوا ؟ اسکے جواب کا سمجھنا چند دیگر مسائل کے سمجھنے پر موقوف هے اسلیے پہلے ان مسائل کو سمجھه لینا چاهیے -

کرۂ زمین اصل میں کیا تها ؟ کہاں سے آیا ؟ کیا کیا تغیرات هوے ؟

یه مبادی هیں جنکی تفصیل کے بغیر طبقات زمین کی بحث لا حاصل هوگی - لیکن اگر ان پر قلم اٹھایا جائے تو یه مضمون تقدم العلوم کی روداد کے بدلے علم الارض کا ایک رساله هوجاےگا ' اسلیے مختصراً جدید تحقیقات کے تذکرہ پر قناعت کی جاتی هے -

علماء ارض (جیولوا جسٹ) نے زمین کے چار طبقات قرار دیے هیں :

طبقۂ اول

یه وہ طبقه هے جو حرارت زمین کی تدریجی تبرید کے بعد سب سے پہلے بنا - اسکا مایۂ قوام سنگہاے آتشین هیں - اسکو عهد اولین کی زمین بهی کہتے هیں -

طبقۂ ثانیه

علما کا خیال هے که جب طبقۂ اول تیار هوگیا تو اندرون زمین کی حرارت سے بخارات بلند هوے - یه بخارات اوپر جا کے ابر بنے اور بارش هوئی - بارش سے دریا اور نہریں جاری هوئیں - پانی کے ساته اور صدها قسم کے اجزاء اسوقت سطح زمین پر موجود تهے - یهی اجزا قانون ثقل کی وجه سے پانی کے نیچے بیٹھ اور بالاخر ان رواسب سے طبقۂ ثانیه تیار هوگیا -

اس طبقه میں حیوانی اجسام کے پس ماندہ اجزا' پتھر کے کوئلے ' پرانی سرخ بالو ' بالو کہریا ' سنگہاے جیری شکرین ' خالص جیری شکرین ' جیری قوقمی ' جیری کوچک ' سنگ رنگین و سبز وغیرہ وغیرہ اجزا پاے جاتے هیں - اسے عهد ثانی کی زمین بهی کہتے هیں -

طبقۂ ثالثه

یه طبقه طبقۂ ثانیه کی تکمیل کے بعد شروع هوا - اسمیں سنگ جیری جسکا مایۂ خمیر آب شیریں هے' سنگ جیری مارنی قوقمی ' سنگ جیری سلیسی ' وغیرہ انواع سنگ و دیگر صدها اصناف کے معادن و نباتات و حیوانات پاے جاتے هیں - اسکو عهد ثالث کی زمین کہتے هیں -

عهد ثالث کی زمین کو حداثت و قدامت کے اعتبار سے علما نے پهر تین طبقات پر تقسیم کیا هے - ایک کو ایوسکین' یعنی جدید کہتے هیں - دوسرے کو میوسین یعنی جدید تر - اور تیسرے کو بلیوسین یعنی جدید ترین -

طبقۂ رابعه

یه وہ طبقه هے جس پر هم لوگ اسوقت آباد هیں - اسکی تکوین مٹی' اصناف سنگ ' ریگ' زمین لائق کاشت وغیرہ اجزا سے هوئی هے -

یه هیں وہ چار طبقات جو علماء ارض نے قرار دیے هیں - انکے بیان میں انتہائی ایجاز سے کام لیا گیا - کیونکه اگر تفصیل سے کام لیا جاتا تو صرف اس ایک هی نقطۂ بحث کے لیے مضمون کی موجودہ ضخامت بهی نا کافی هوتی -

طبقات ارض کو اجمالاً سمجهه لینے کے بعد یه سمجهه لینا چاهیے که حیات کا وجود کس طبقه سے شروع هوتا هے ؟

طبقۂ اولی میں غالباً حیات کا وجود نه تها کیونکه اسوقت تک حیوانات ایک طرف ' نباتات کی بهی کوئی یادگار نہیں ملی - جسقدر پتهر اسوقت تک نکلے هیں' ان سے بهی کسی ذی حیات وجود کا پته نہیں چلتا - پهر اسوقت زمین کی حرارت بیحد شدید هوگی - سطح زمین ایک فرش آتشین کی طرح دهک رهی هوگی ' صعود بخارات کی وجه سے جو ابر هاے کثیفه سے مشحون هوگا ' آفتاب کی شعاعیں بهی زمین تک نه پہنچتی هونگی ' اور بخارات کی چادریں درمیان میں حائل هوگئی هونگی - ظاهر هے که ایسی حالت میں ذی حیات کا وجود اگر هو تو بقا کہاں تک ممکن هے ؟

لیکن جب زمین کی اندرونی حرارت فی الجمله کم هوئی اور انجماد و تبرد بڑھا ' تو اسوقت ذی حیات اجسام وجود میں آئے - چنانچه طبقۂ ثانیه میں آثار حیوانیه (یعنی پس ماندہ اجزاے جسم حیوانی) ملتے هیں -

مگر یه حیوانات سادہ ترین ساخت کے تهے -

اسکے بعد وہ وقت آیا که تیسرے طبقه کا آغاز هوا - اس طبقه میں حیوانات ذوات الثدی پیدا هوے - (ذوات الثدی ان حیوانات کو کہتے هیں جو بچوں کو دودھ پلا کر پرورش کرتے هیں)

انسان کب پیدا هوا ؟ اسکے جواب میں اب تک تمام علما بیک زبان کہتے تهے که چوتهے طبقے میں' اور وہ بهی طوفان کے بعد -

مگر گذشته سال ایست انگلی (انگلینڈ) میں جو آثار انسانی (یعنی جسم انسانی کے پس ماندہ اجزا) پائے گئے هیں' اس نے اس اعتقاد میں یک گونه رخنه ڈالدیا - بعض ارباب نظر علما کا خیال هے که یه آثار انسانی طوفان کے بعد کے نہیں بلکه طبقۂ بیلوسین کے هیں - پس اگر یه صحیح هو تو انسانی پیدایش کے آغاز کو طبقۂ رابعه سے هٹکے طبقۂ ثالثه میں آنا پڑیگا -

یه راے صحیح هو یا نه هو' مگر یه آثار انسانی علم الانسان کے سرمایه میں ایک قابل اعتناء اضافه هیں -

خدا پرستی اور ترک نفسانیت میں انکا درجہ درمیانہ
اور متوسطین کا ہے - تیسرے وہ ' جو اذن الہی سے
تمام اعمال حسنۂ و صالحہ میں اوروں سے آگے بڑھے
ہوے ہیں اور یہ خدا کا بہت ہی بڑا فضل ہے !

اس آیۂ کریمہ میں خدا تعالی نے مسلمانوں کو تین طبقوں میں منقسم کردیا ہے :

(۱) وہ جو اپنے نفوس پر ظلم کر رہے ہیں کیونکہ خدا سے غافل اور اسکے رشتے کی عزت کو بھولے ہوے ہیں - یہ طبقہ تمام اُن مسلمانوں کا ہے جو اپنے دلوں میں اعتقاد اور حس ایمانی تو ضرور رکھتے ہیں پر ایمانی قوت میں ضعف بھی بدرجۂ کمال ہے اور عمل مفقود -

(۲) درمیانی طبقہ جو غفلت سے متنبہ ہوا ' اعمال حسنہ اختیار کیے ' اوامر الہیہ کے آگے سر اطاعت خم کیا -

(۳) اعلی ترین طبقہ جو نہ صرف خیرات و محاسن کا انجام دینے والا ' بلکہ اُن میں لوروں سے پیش رو بھی ہے اور نیکی کی صفوں میں سب سے آگے بڑھجانے والا ہے -

قوم کے مختلف طبقات و مدارج کی یہ ایک قدرتی تقسیم ہے اور ہر قوم میں یہی تین جماعتیں ہوتی ہیں - پھر جن میں پہلی کم ' دوسری بکثرت ' اور تیسری کافی ہوتی ہے ' وہ تمام قوموں میں سرفراز و ممتاز ہوجاتی ہے ' اور جس میں صرف پہلی کی کثرت ' دوسرے بہت کم ' اور تیسرا گروہ کالعدم ہوتا ہے ' وہ دنیا میں اپنے زندہ رہنے کا حق کھو دیتی ہے -

(" حزب اللہ " کے تین درجے)

پس اس تقسیم قرآنی کی بنا پر اس جماعت کے بھی تین درجے قرار پائے ہیں :

(۱)

ہر مسلمان جو راست بازی کا متلاشی ' اصلاح حال کا متمنی ' اور اسلام کے اس دور غربت میں خدمت و جہاد فی سبیل اللہ کی اپنے دل میں سوزش و تپش رکھتا ہے ' نیت صالح ' ارادۂ محکم ' اور اقرار واثق کے ساتھہ دین الہی کے اس میثاق مقدس کو دھرائے :

ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین - لا شریک لہ ' بذالک امرت - و انا اول المسلمین !

میری عبادت ' میری قربانی ' میرا جینا ' میرا مرنا ' غرضکہ میری ہر چیز صرف اللہ رب العالمین کیلیے ہے - اسی قربانی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں پہلا " مسلم " ہوں !

اور اپنی تمام قوتوں اور خواهشوں کے ساتھہ خدا کی قربانی کیلیے طیار ہو کر اقرار کرے کہ وہ اللہ کے رشتے میں منسلک ہونا ' اور اس کی جماعت کے فرائض ادا کرنا چاهتا ہے ' پس وہ طبقۂ " ظالم لنفسہ " میں سے طبقۂ " مقتصد " کیلیے منتخب ہو جائیگا ' اور اسکے بعد اسکی آزمایش شروع ہو جائیگی - یہ آزمایش اُس وقت تک جاری رہیگی جس وقت تک کہ وہ دوسرے درجے میں شامل ہونے کا اهل ثابت نہو -

(۲)

اُن لوگوں میں سے جو پہلی جماعت میں منتخب ہوے ہیں ' جو لوگ اپنے اعمال و افعال سے عہد الہی کے ایفا اور دین حنیفی کے میثاق کی تعظیم کا ثبوت دیدینگے ' ایک دوسری جماعت چھانٹی جائیگی ' اور اسمیں شامل ہونا گویا ارباب اقتصاد کے طبقہ میں شامل ہونا ہوگا -

لیکن اسکے لیے اولین شرطیہ ہوگی کہ داخل ہونے والا امور ذیل کی پابندی کا مومنانہ و مخلصانہ عہد کرے ' نیز جسقدر زمانہ پہلی جماعت میں بسر کرچکا ہے ' اسکے نتائج اسکے عہد کی صداقت کا یقین دلائیں :

(۱) تمام احکام شریعت کی ' انکی تمام شرائط و ارکان کے ساتھہ سچی پابندی کرنا اور از سر تا پا اپنے تمام اعمال و افعال حیات ' اور تعلقات و لوازم زندگی میں یکسر پیکر شریعت اور مجسمۂ اسلامیت ہونا -

(۲) صداقت الہی کی راہ میں سیاحت و سفر اور سیر فی الارض -

(۳) امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے کسی حال میں غافل نہونا ' الحب فی اللہ و البغض فی اللہ کو اپنے تمام اعمال کا دستور العمل قرار دینا ' اُن تمام رشتوں کے توڑنے میں جلدی کرنا جو خدا کی رضا سے خالی ہوں ' اور ہر اُس رشتے کو ماں باپ اور زن و فرزند کے رشتے سے بھی زیادہ قوی سمجھنا جو اللہ کی راہ میں باندھا جاے - خواہ کسی قسم کی مشغولیت اور کیسے ہی کاموں کا انہماک ہو ' مگر ہمہ وقت اسی دھن میں لگے رہنا کہ بندگان الہی کو معروف و حق کی دعوت دی جاے ' منکرات و منہیات سے روکا جاے ' اور دین الہی کی ایک بھی فوت شدہ سنت ہمارے هاتھوں زندہ ہو جاے - اور پھر اپنے دل کے اندر کچھہ اس طرح اسکی چبھن اور ٹیس پیدا کرلینا کہ جس طرح سانپ کا کاٹا یا بچھو کا ڈسا ہوا مریض درد اور تڑپ سے لوٹتا اور کراهتا ہے ' ٹھیک ٹھیک اسی طرح حق و عدل کی مظلومیت اور دین الہی کی بیکسی و غربت پر از سر تا پا پیکر اضطراب اور تصویر التہاب بن جائے !!

(۴) حکم اسلام و شریعۂ اسلامیہ کی اطاعت کا بتدریج وہ مرتبہ حاصل کرنا اور اس طرح اسکے احکام کی عظمت و سطوۃ اپنے اوپر طاری کرلینا کہ اسکا ہر حکم فرمان قضا ' اور اسکا ہر اشارہ فیصلہ کن جسم و جاں ہو - اور قلب ہر حال میں اسکے احکام کا منتظر اور اسکے اوامر کیلیے بھوکا پیاسا رہے -

(۳)

اس دوسری جماعت میں سے جو فرزندان حق اپنے اعمال و افعال سے درجۂ مسابقت و مرتبۂ علو و رفعت حاصل کرینگے ' انہی سے یہ آخری جماعت منتخب ہوگی اور یہی جماعت " حزب اللہ " کا خلاصۂ مساعی و جہاد ' اور اسکی اصلی حکمراں جماعت ہوگی - یہ لوگ " سابق بالخیرات " اور " حافظین لحدود اللہ " ہونگے - خدا تعالی جو کام اُنسے لینا چاہے گا ' خود لے لیگا ' اور جس مقصد کی طرف انہیں کھینچے گا ' وہ اُس طرف کھنچ جائیں گے - انکے مقصد آخری کو نہ اس وقت بتلایا جاسکتا ہے اور نہ متعین کیا جا سکتا ہے - جو سالک کہ ابتدائی دو جماعتوں سے ترقی کرکے اُس درجے تک پہنچے گا ' وہ خود وهاں کے اسرار و رموز سے آشنا ہوجائیگا - اس سے پہلے وهاں کے حالات کسی پر منکشف نہو سکیں گے - کسی عضو جماعت کیلیے جائز نہوگا کہ انکے انکشاف کے درپے ہو - اور وقت سے پہلے انہیں معلوم کرنا چاہے -

یہ مکان ملوک اور رؤساء کے لیے ہوتا ہے - اسمیں رئیس یا بادشاہ اسطرح بیٹھتا ہے کہ وہ خود تو اپنی مسند پر ہوتا ہے اور اسکے گرد و پیش غلمان و موالي آلات و اسلحہ سے آراستہ کھڑے ہوتے ہیں - کھانے وغیرہ کي چیزیں قعر کشتي میں رہتي ہیں - ملاح سطح کے نیچے تمام کشتي کے اندر پھیلے ہوتے ہیں اور کھیتے ہوے چلے جاتے ہیں - ایک سوار کو دوسرے سوار کي کچھہ خبر نہیں ہوتی' ہر شخص اپنے اپنے کام میں مصروف و مشغول رہتا ہے -

رئیس جب تنہائي چاہتا ہے تو خلوتخانہ میں چلا جاتا ہے -

مصر میں ملاح پیچھے کي طرف کھیتے ہیں - کھیتے وقت انکي حرکات رسي والوں کي حرکت قہقري کے بہت مشابہہ ہوتي ہے اور کشتي کو اسطرح ہلاتے ہیں' جیسے کوئي اپنے آگے کے بوجھہ کو کھینچتا ہو اور اسکے پیچھے لے چلتا ہو -

لیکن عراق کے ملاحوں کي حالت اس سے مختلف ہے - انکي حالت ایسي ہوتي ہے جیسے کوئي بوجھہ کو آگے دھکیل رہا ہو - پس جسطرف وہ گھومتے ہیں' اسي طرف انکي کشتیاں بھی گھوم جاتي ہیں - مصر میں کشتي ملاح کے رخ کے بالکل برعکس جاتي ہے" (الافادۃ و الاعتبار - مطبوعۂ مصر - صفحہ : ۴۱)

(الشیارۃ)

یہ ایک قسم کي عراقی کشتي ہے جو نہر فرات و دجلہ میں چلا کرتي تھي - پروفیسر (دوزي) اپنے مشہور لغت الاضافہ میں لکھتا ہے :

" اسکو مصري " حراقہ " کہتے تھے مگر اب عراق میں بھي یہي لفظ مستعمل ہے - بیرن دي سلاں نے ابن خلکان کے حالات میں اسکا ذکر کیا ہے - ارسلاں شاہ کا انتقال اسي کشتي میں ہوا تھا جبکہ وہ موصل کے سامنے نہر سے گذر رہا تھا - اسکا صحیح تلفظ بفتح شین و تشدید یا ہے" مورخین نے مامون الرشید کے حالات میں لکھا ہے کہ فوجي کشتیوں کے علاوہ خاصہ کي کشتیاں چھوٹي بڑي ملا کر' چار ہزار شیارہ تھیں !

(بحري جنگ)

دولت ممالیک کے آخري زمانے تک بحري جنگ کا قاعدہ یہ تھا کہ جب شواني اور بطس و مسطحات میں جنگ ہوتي تھي تو بطس اور مسطحات کے پیچھے چھوٹي چھوٹي کشتیوں کو نہیں لاتے تھے کہ مبادا اسکی وادي میں غرق ہوجائیں - نیز پہلو کی طرف سے بھي نہیں لاتے تھے کیونکہ دونوںکا ملنا ناممکن ہوجاتا' اسلیے دور سے سامنے ہوکے ایک عظیم الوزن ہتھوڑے سے ٹکر مارتے' جسکو اصطلاح میں " لجام " کہتے تھے - یہ ہتھوڑا اس لکڑي میں جسکو " اسطام " کہتے تھے' داخل ہوجاتا - اور جب مہلت ملتي تو پیچھے ہٹکے اس زور سے ایک سخت ٹکر مارتا کہ کشتي معاً پیچھے ہٹجاتي اور اسمیں پاني بھر جاتا - اگر فریقین کي طرف شواني ہي ہوتي تھیں تو شیني سے شیني کو ملاکے' ایک پل سا تیار کر لیتے - اس پر سے ہوکے سپاہي دشمن کي کشتي میں پہنچ جاتے اور دست بدست لڑتے -

جب ہوا رک جاتي تھي تو بڑي کشتیوں کو شواني کھینچ کر مقام جنگ تک لیجاتي تھیں -

اس زمانہ میں بحري جنگ کا اصلي کام ہواؤں کا پہچاننا تھا - ملاح کشتیوں کو پیدرے اسطرح حرکت دیتے کہ اپني کشتي کو دشمن کي کشتي سے آگے بڑھا دیتے تھے یا ہوا کے رخ پر قابض ہو جاتے تھے پھر اگر اس رخ پر دشمن آنا چاہتا تو انکي زد میں ہوتا تھا - بحري جنگ کے کمانڈر کا فرض ہوتا تھا کہ جب جنگ کے لیے نکلنے لگے تو پہلے جہازوں اور کشتیوں کا انتخاب کرے - انکي تقویت و استحکام کا پورا انتظام کر لے - کشتیوں کا جو حصہ پاني میں رہتا ہے اس پر از سر نو قیر (تارکول) کا روغن کرالے - آلات و اوزار کا

عہد اسلامي اور بحریات

سلطان محمد فاتح کي زر نگار کشتي

جو بروسہ کے سلطاني کارخانے میں طیار کي گئي تھي -

جائزہ لیلے - جو موجود نہ ہوں انھیں منگوا لے - ایسے رؤساء و قواد (چلانے والے) مقرر کرے جو مد و جزر' تغیرات موسم' علامات ہوا' اور لنگر گاہوں اور دریائي راستوں سے پوري طرح با خبر ہوں -
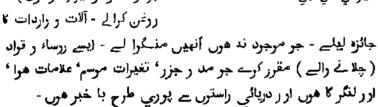
جنگ کے وقت اسکا یہ بھي فرض ہوتا تھا کہ لنگر گاہوں میں یکا یک داخل نہو کیونکہ ممکن ہے کہ وہاں دشمن چھپا بیٹھا ہو - جب تک اچھي طرح معلوم نہ ہوجائے خشکي کي طرف بھي بڑھنے کي ممانعت تھي - ایسے مقامات کے متعلق ہوشیار رہنے کي سخت تاکید تھي جہاں کشتیاں ٹوٹ جاتي ہیں - حکم تھا کہ جس قدر زیادہ پاني اور غذا لے سکو' ساتھہ لیلو تا کہ اگر کبھي محاصرہ طول کھینچے تو کسي طرح کي تکلیف نہ ہو - اگر جنگ خشکي کے قریب ہوتي تھي تو پہاڑوں پر دید بان بٹھا دیے جاتے تھے -

نمایشي جنگ

اعیاد و مواسم یا جنگ کے لیے روانہ ہوتے ہوے یا سفر سے واپسي کے وقت خلفاء و ملوک کے سامنے جنگي بیڑوں کي

انگلستان میں ایک انسان کا ڈھانچہ پایاگیا ہے - یہ ڈھانچہ ایک ایسے مرد کا ہے جسکی عمر ۳۰ اور چالیس کے درمیان میں ہوگی - اسکا قد پانچ فٹ دس انچ ہے - اسکی ہڈیاں آجکل کے انسانوں کی ہڈیوں سے ملتی جلتی ہیں - البتہ پنڈلی کی ہڈی کسیقدر مختلف ہے - اسکے کاسۂ سر کے ایک جانب سے دوسری جانب کے امتداد ' اور آگے سے پیچھے تک کے طول میں ' ۷۵ - اور ۱۰۰ - کی نسبت ہے - بہت سی باریک ہڈیوں کے تفحص سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سولہویں صدی میں سیکسن قوم کے قد متوسط درجہ کے ہوتے تھے - اور ہڈیاں باریک ہوتی تھیں - انکے مردوں اور عورتوں کے جسموں میں آجکل کے مردوں اور عورتوں کے جسموں سے زیادہ تشابہ ہوتا تھا -

نیو گینیا ایک بہت بڑا جزیرہ ہے جو آسٹریلیا سے شمال کی طرف واقع ہے - وہاں متعدد جماعتیں تحقیقات کے لیے گئیں - ان جماعتوں میں ایک جماعت علماے طیور کی تھی - اس جماعت نے بونوں کی ایک قسم دیکھی جو آج تک غیر معلوم تھی - ان کا نام تپرو ہے - مردوں کے قد کا اوسط چار فٹ نو انچ ہے - کاسۂ سر کے طول و عرض کا تناسب ' ساڑھے ۹۷ اور ۱۰ کا تناسب ہے - انکے بال سیاہ ہوتے ہیں - انکے اسلحہ ' نیزے اور ہڈی کے خنجر اور لمبی لمبی کمانیں ہیں - اس موضوع پر ڈاکٹر اسمتھ کا خطبۂ رئیسیہ جو انہوں نے مجمع تقدم العلوم کے جلسہ علم الانسان میں دیا تھا ' نہایت بیش بہا ہے اور نہایت تفصیل کے ساتھہ جدید آثار ارضیہ متعلق علم الانسان کی تشریح کی ہے -

تاریخ اسلام اور بحریات

به تذکرۂ جہاز " رشادیہ "

(۲)

(العکیری)

(ابن بطوطہ) نے اپنے سفر نامہ میں اس لفظ کی تحقیق لکھی ہے - وہ لکھتا ہے :

" یہ کلمہ بضم العین و فتح الکاف و سکون الیا ہے - یہ غراب نامی کشتی کی طرح ہوتی ہے مگر اس سے کسیقدر وسیع تر - اسمیں کھینے کے ساتھہ ڈنڈے ہوتے ہیں - جنگ کے وقت چھت پاٹ دی جاتی ہے تاکہ کھینے والوں تک تیر وغیرہ نہ پہنچ سکیں - ان کشتیوں کا استعمال نہر سندہ میں بہت ہوتا ہے " (سفر نامہ جلد دوم صفحہ ۱۱۳) -

(العشیری)

یہ لفظ عشیری اور عشاری ' دونوں طرح آیا ہے - اسکی جمع عشاریات آتی ہے - چھٹی صدی ہجری کا مشہور مورخ (عبد اللطیف بغدادی) اپنے سفر مصر کے حالات میں لکھتا ہے :

" انکی (یعنی مصریوں کی) کشتیاں مختلف انواع و اشکال کی ہوتی ہیں - لیکن ان سب میں عجیب ترین کشتی جو میں نے دیکھی ' وہ تھی جسکو عشیری کہتے ہیں - یہ اندر سے " شیارہ " کی طرح ہوتی ہے - لیکن اس سے بہت زیادہ وسیع و طویل اور خوش شکل - اسمیں موٹے موٹے لکڑی کے تختے جڑے ہوتے ہیں - ان تختوں سے کوئی دو دو ہاتھہ کے فاصلے پر ستون ہوتے ہیں - درمیان سے نکلے ہوتے ہیں - اس پر ایک لکڑی کا مکان ہوتا ہے - مکان کی چھت پر ایک قبہ ہوتا ہے - قبے میں در نما طاق اور روزن ہوتے ہیں - اس مکان میں ایک گودام بنایا جاتا ہے تاکہ تمام سامان رکھا جاے - یہ مکان مختلف قسم کے رنگوں ' سونے کے پتر ' اور بہترین روغنوں سے رنگا جاتا ہے -

سنہ ۱۹۱۲ - کی ایک مفید ترین ایجاد

انسان نے دنیا کی ہر طاقت کا مقابلہ کیا - لیکن ان تمام مقابلوں میں شاید وہ جنگ سب سے زیادہ شدید ہے جو سمندر اور اسکی مہلک امواج سے کر رہا ہے -

اسکی سطح اور اسکی موجیں میدان میں آئیں لیکن انسان نے ہوا کی رفاقت اور پھر آگ اور دھویں کا اسلحہ لیکر انہیں مسخر کرلیا - دوسرا مقابلہ اسکے عمق ' اور اس کے اندر کی آبی دنیا سے تھا - انسان کی اولو العزمانہ طماعی نے چاہا کہ اسکے اندر اتر جاے اور بحری پیداوار کے ان خزانوں کو تاخت و تاراج کرے ' جنکو نہیں معلوم کتنے عرصے سے سمندر کی چادریں چھپاے ہوئی ہیں ؟

موتیوں اور مروارید کے نکالنے کیلیے غواصی اور غوطہ زنی ہزارہا سال سے جاری ہے - پچھلے سال ایک طرح کی دریائی موٹرکار کی ایجاد نے اس جنگ کی آخری فتح یابی کا بھی فیصلہ کردیا -

اطلانطک کے مختلف حصوں میں اسکے ذریعہ غواصی کی جا رہی ہے - اسکے اندر دو تین وقت کئی آدمی بیٹھہ سکتے ہیں جنکو خاص طرح کا ایک چار آئینہ پہننا ہوتا ہے - ہوا کیلیے نالی سی سامنے ہوتی ہے - ایک نہایت طاقتور موٹر اسکو حرکت میں لاتا ہے - نہ صرف دریائی پیداوار کے حصول میں ' بلکہ بہت سے ایسے کاموں میں بھی اس سے مدد ملیگی ' جن کیلیے پانی کے اندر جانا اور عرصے تک ٹھہرنا ضروری ہے -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ -

ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

اسئلۃ واجوبتھا

(طریق تذکرہ و تسمیۂ خواتین)

از جناب ح - الف - بیگم صاحبہ (حیدرآباد دکن)

گو مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ جناب جن عظیم الشان کامون میں مشغول رہتے ہیں ' ان میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کی دریافت و تحقیق کی گنجایش نہوگی جیسی کہ میں عرض کرنا چاہتی ہوں - لیکن مشکل یہ ہے کہ اس معاملے کی نسبت کوئی بھی مجھے تشفی بخش جواب نہ دیسکا اور یہ ایک ایسی اصول کی بات ہے جسکا فیصلہ کرلینا اور ایک ہی طریقہ پر کاربند ہونا بہت ضروری ہے -

میں یہ پوچھتی ہوں کہ مسلمان عورتیں اپنے نام کو خط و کتابت اور اخبارات وغیرہ میں کیونکر لکھیں ؟ انگریزی قاعدہ مس اور مسز کا ہے بعض لوگ اسی پر عمل کرتے ہیں اور بعض لوگ بیگم کا لفظ بڑھا دیتے ہیں - عورتوں کا نام ظاہر کرنا ہم مسلمانوں میں معیوب سمجھا جاتا ہے - اب معلوم نہیں کہ یہ خالی رسم ہے یا شرعی حکم ہے ؟ بہر حال جناب الہلال میں ایک راے اس بارے میں ضرور شائع کردیں جو اسلامی تعلیم کے مطابق ہو اور اسی پر سب کوئی کاربند ہوں -

الہلال :

آپکا سوال بھی " عظیم الشان " ہے - یہ چھوٹی باتیں نہیں ہیں - کسی شائستہ اور ترقی یافتہ قوم کیلیے ضروری ہے کہ ان تمام جزئیات معاشرت اور اداب و رسوم میں اپنی ایک خاص تہذیب رکھتی ہو -

انگریزی طریقہ یہ ہے کہ لڑکی اپنے باپ کے نام کی نسبت سے مشہور ہوتی ہے اور عورت شوہر کے - یعنی فی الحقیقت انکے یہاں عورتوں کے عیسائی نام (اصلی نام) کا کوئی وجود نہیں صرف شوہر یا امید وار ازدواج اصلی نام لیکر پکارتا ہے کہ ایک رسم محبت ہے - اگر گرجے کا رجسٹر اور والدین و شوہر کا حافظہ ساتھ نہ دے تو دنیا کسی طرح معلوم نہیں کرسکتی کہ مسز فلاں کا اصلی نام کیا ہے ؟

یہ حالت گو بظاہر ایک خوشنما رسم و تہذیب معلوم ہوتی ہے مگر فی الحقیقت دنیا کے بدترین دور جہل و ظلمت کے بقیہ آثار میں سے ہے ' اور آجکل کے مقلدین یورپ اور فرنگی مآبوں کو اس کی خبر نہیں - یورپ میں ایک نہایت سخت دور اس جہالت کی تاریکی کا رہچکا ہے جو مسیحی مذہب کے مطلع ظلمت سے نکل کر پھیلی تھی اور جس کو تاریخ میں قرون مظلمہ (Middle Ages) یعنے تاریک صدیوں سے یاد کیا جاتا ہے - توراۃ میں ہے کہ عورت کا وجود آدم کے گناہ کا پھل ہے اور مسیح نے اس کی تصدیق کی ہے - پس یورپ نے اپنے مسیحی دور میں عورتوں کو ایسی اشد شدید غلامی کی حالت میں رکھا ؛ اور اس جنس اشرف و اقدس کی اس درجہ عملاً و اعتقاداً تحقیر کی ' کہ گذشتہ دنیا کے تمام انسانی معاصی و جرائم اسکے سامنے ہیچ ہیں ' اور اسکے تذکرہ سے انسانیت کے جسم پر لرزہ آجاتا ہے

مسیحی مذہب نے عورت کے وجود کو مثل مرد کے ایک مستقل وجود تسلیم کرنے سے انکار کردیا - پادریوں کا عقیدہ یہ تھا کہ عورت کے جسم میں سرے سے وہ روح ہی نہیں ہے جو مردوں کے اندر سے اثبات شرف و عظمت انسانیۃ کرتی ہے - اس کو حق نہیں کہ اپنے نام سے خرید و فروخت کرے - قانون اسکے وجود شخصی کو تسلیم نہیں کرتا - وہ کوئی جائداد اپنے نام سے الگ نہیں رکھہ سکتی اور نہ کوئی مالی معاملہ شوہر کی موجودگی میں اپنے نام سے کرسکتی ہے - یہ مختصر اشارے ہیں ورنہ یہ داستان مصیبت بہت دراز ہے !

گذشتہ تین چار صدیوں کے اندر یورپ میں تمدنی و اجتماعی انقلاب ہوا اور مسیحی مذہب کی غلامی کی لعنت سے علم و مدنیۃ نے نجات دلائی ' تو عورت کی حالت اور حقوق پر بھی توجہ ہوئی - رفتہ رفتہ اسکے احترام و شرف کا اعتقاد راسخ ہوگیا - تاہم اسکی غلامی کے بہت سے طوق ابتک باقی ہیں ' یہ دوسری بات ہے کہ اسکی حسین و جمیل گردنوں میں انہیں سنہری زیور بنا کر خوشنما بنا دیا گیا ہو کہ یہاں آکر ہر چیز خوشنما بن جاتی ہے :

یک قبا نیست کہ شائستۂ اندام تو نیست !

ازانجملہ اس محترم جنس کی غلامی کا ایک نفرت انگیز بقیہ یہ ہے کہ با ایں ہمہ ادعاء حریت نسوان و تسویۂ حقوق جنسین ' عورت کو سوسائٹی یہ حق دینے سے انکار کرتی ہے کہ اپنا نام ظاہر کرے - جب تک وہ لڑکی ہے ' اسکا وجود باپ کے نام میں مدغم ہے - اور عورت ہوکر اپنے شوہر کے نام میں - گویا اسکا کوئی وجود ہی نہیں ' نہ اسے حق تسمیۂ و اعلان ذاتی حاصل !

آپنے انگریزی حکام کو کسی ایڈریس کے جواب میں اپنی بیوی کے طرف سے بھی اظہار خیالات کرتے ہوے اخبارات میں پڑھا ہوگا - مثلاً ویسراے کو ایڈریس دیا جاتا ہے اور اسمیں انکی لیڈی کی بھی تعریف کی جاتی ہے - چاہیے کہ وہ خود اپنی تعریف کا شکریہ ادا کریں - لیکن ایسا کبھی نہ ہوگا - ویسراے اپنی جوابی تقریر کے اخر میں انکی طرف سے بھی خود ہی جواب دینگے ' اور کہیں گے کہ وہ آپکے اظہارات محبت و عقیدت کی نہایت شکر گذار ہیں -

یہ عام قاعدہ ہے اور یورپ کے اسی دور گذشتہ کا بقیہ ' جس میں عورت کے وجود کو مثل ایک مرد کے انسان مستقل نہیں تسلیم کیا جاتا تھا - پس وہ مرد کی موجودگی میں خود لا شے اور کالعدم ہے - اسکی جانب سے بھی شوہر ہی اثبات وجود کرتا ہے -

میں متعجب تھا کہ سفر یجٹ عورتیں اس مسئلہ پر کیوں متوجہ نہیں ؟ لیکن حال میں مس ایڈ رسن نامی ایک سفر یجٹ عورت نے اپنے مطالبات کا اظہار کیا ہے - وہ نہایت حقارت کے ساتھہ اس رسم تسمیہ کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے -

آجکل کے متفرنجین مار قین جو یورپ کی ہر رسم و وضع کی کورانہ تقلید کو اپنا اجتہادی دین و مذہب سمجھتے ہیں ' اور ہندوستان بلکہ تمام مشرق کو اسکی قدیمی وحشت وجہالت سے نجات دلانے کے تمسخر انگیز وہم میں بد بختانہ مبتلا ہیں ' لفظ " ازادی " کے رسم الخط (اسپیلنگ) سے تو واقف ہوگئے ہیں ' مگر ابھی اسکی حقیقت کا سمجھنا انکے لیے باقی ہے - یہ نادان سمجھتے ہیں کہ اعتقادات و اعمال میں انگریزی سوسائٹی کی چند مصطلحات کا رٹ لینا ' اور چند رسوم و اوضاع کو نہایت جد و جہد سے ہر موقعہ پر اپنی بیرونی زندگی سے نمایاں کرتے رہنا ' یہی مدنی و معاشرتی ترقی کی معراج ہے - حالانکہ ان فقراء علم و تمدن کے پاس ثالثی جس قدر خوش رنگ اور کالر جس درجہ چمکیلا ہے ' افسوس کہ

کوئن وکٹوریہ

یعنی انگلستان کا سب سے بڑا آہن پوش جہاز ' جو حال میں اسی کارخانے کے طیار کیا ہے ' جس کارخانے میں دولۃ علیہ کا جہاز " رشادیہ " طیار ہوا ہے - وسعت اور استحکام میں رشادیہ اور یہ ' دونوں یکساں ہیں -

نمایش بھی کیجاتی تھی جسکو آجکل کی اصطلاح میں مینوریا نمایشی جنگ کہتے ہیں - ان مواقع میں بہت بڑا جلسہ ہوتا تھا جسمیں خلفاء و ملوک کے علاوہ امراے دولت ' اعیان سلطنت ' اور نیز عام لوگ بھی آتے تھے - جہاز اپنے تمام ساز و سامان سے آراستہ ہوکے آتے اور حالت جنگ میں اپنے آپ کو فرض کرکے حملہ و ہجوم اور دفاع و مقابلہ کے حیرت انگیز کارنامے دکھاتے -

نمایشی جنگ میں جہاز اپنے تمام آلات جنگ استعمال کرتے - ایک پوری لڑائی ہوتی جیسی کہ آجکل ہوتی ہے - بڑی بڑی منجنیقیں جو اُس عہد کی توپیں تھیں ' چڑھا دی جاتیں ' آتش انشانی کے تمام منارے اور شعلہ انگیز روغنوں کی بڑی بڑی پچکاریاں مصروف کار ہوتیں - بحری فوج جہازوں کے بالائی تختوں پر اپنے افسروں سے دمبدم احکام لیتی - ملاح کبھی کشتی کو چکر دیتے ' کبھی آگے بڑھاتے ' کبھی یکایک رجعت کرتے ' اور اس طرح دریا پر اپنی حکومت کے تمام سحر انگیز کرتب دکھا کر لوگوں کو مسحور و خود رفتہ کر دیتے -

چنانچہ نوروز کے دن جزیرۂ میورقہ میں ایک اسطول کی نمائشی جنگ کی سرگذشت (ابو بکر محمد بن عیسی) نے اپنے ایک قصیدہ میں نظم بھی کی ہے ' جسکے چند اشعار ہم محی الدین مراکشی کی کتاب (المعجب) سے نقل کرتے ہیں: (۱)

بشری بیوم المہرجان فانہ * یوم علیہ من احتفائک رونق
طارت بنات الماء فیہ و ریشہا * ریش الغراب وغیر ذلک شوذق
وعلی الخلیج کتیبۃ جرارۃ * مثل الخلیج کلا ہما یتدفق
وبنو الحروب علی الجواري التي * تجري کما تجري الجیاد السبق
ملاء الکماۃ ظہورہا و بطونہا * فاتت کما یاتي السحاب المغدق
خاضت غدیر الماء سابحۃ بہ * فکانما ہي في سراب اینق
عجباً لہا ما خلت قبل عیانہا * ان یحمل الاسد الضواري زورق
ہزت مجادیفا الیک کانہا * اہداب عین للرقیب تحدق
وکانہا اقلام کاتب دولۃ * في عرض قرطاس تخط و تمشق

(افتتاحی مراسم)

مصر میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی اسطول طیار ہوکر روانہ ہونے لگتا تو اسکی تیاری کے وقت خلیفہ یا سلطان خود موجود ہوتا - جب تیاری مکمل ہوجاتی تو منظرۃ المقس (۲) میں ایک عظیم الشان جلوس کے ساتھ اسکو رخصت کرنے جاتا تھا -

مورخ مقریزی لکھتا ہے :

" سنہ ۶۹۲ میں سلطان صلاح الدین شوانی کی تیاری کی طرف متوجہ ہوا - اس نے ... کو بلوایا اور وہ تمام چیزیں ... لیں جو شوانی کے لیے درکار ہوتی ہیں - یہاں تک کہ ساٹھ شوانی بہمہ وجوہ تیار ہوگئیں - پھر انمیں آلات و سامان جنگ لادا گیا - اور ہر ایک پر سلطانی غلام مامور کیے گئے -

ان شوانی کے دیکھنے کے لیے ہر طرف سے لوگ جوق در جوق آنے لگے -

تمام شہر و اطراف میں غلغلہ بپا تھا کہ جہازوں کے افتتاح کی رسم خود سلطان ادا کرینگے - لوگ نہایت اضطراب سے اُس دن کا انتظار کرنے لگے اور ساحلی مقامات میں اس تقریب کے نظارے کیلیے عارضی مکانات کی طیاریاں شروع ہوگئیں -

شہر مصر کے باہر ساحل نیل اور روضہ میں لوگوں نے اپنے لیے پھونس اور لکڑی کے گھر بنائے اور دروازوں کے آگے جتنے میدان یا چبوترے تھے ' وہ سب کرایہ پر لیلیے - ہر چبوترے کا کرایہ دو سو درہم یا اس سے کم ' حسب حیثیت و موقع دیا گیا - مختصراً یہ کہ قاہرہ میں کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ پورا گھر کا گھر یا اسمیں سے کچھہ لوگ دیکھنے نہ آئے ہوں - سلطان صلاح الدین قلعہ جبل سے صبح کو چلا - مقام مقیاس سے لیکے بستان الخشاب اور بولاق تک لوگ بھرے تھے - سلطان ' اسکا نائب ' امیر بیدر ' اور بقیہ امراء دارالنحاس سے آگے بڑھے - حجاب کو منع کردیا گیا کہ وہ عام لوگوں کو گزرنے سے نہ روکیں - اور ہر شخص اچھی طرح جی بھرکر یہ منظر دیکھہ لے - شوانی یکے بعد دیگرے نکلنا شروع ہوئیں - ہر شونہ پر ایک برج اور ایک قلعہ تھا جو محاصرے کیلیے بنایا جاتا تھا اور جس سے آتشیں روغن محصورین پر پھینکا جاتا تھا - اسپر نمک اور روغن نفت کے مرکب کی پالش کی گئی تھی - اسکے علاوہ چند نقابیں تھیں ' جنمیں سے ہر ایک نے اپنے عجیب و غریب کمالات دکھا کے اپنے ہمچشموں سے بڑھجانے کی کوشش کی " (الخطط و الآثار جلد چہارم صفحہ ۲۴۸) -

مشہور جہاز والٹرنو

جو حال میں تباہ ہوا - ایک جرمن مسافر ' جو بچ گیا تھا ' اسکی آخری ساعات حیات کی سرگذشت یوں بیان کرتا ہے :

" صبح چھہ بجے یقین ہوگیا کہ اب جہاز نہیں بچ سکتا کیونکہ انجن پھٹ گیا ' اور آگ لگ گئی ہے - مسافروں میں زیادہ تعداد عورتوں اور بچوں کی تھی - دس بجے کشتیوں پر انھیں سوار کیا گیا اور رسے باندھکر سمندر میں اتارا لیکن رسے ٹوٹ گئے اور تمام عورتیں مع بچوں کے دریا میں غرق ہوگئیں ' اسکے بعد اور کشتیاں اتاری گئیں مگر سب کا یہی حشر ہوا - یہاں تک کہ آگ اوپر تک آگئی - جلنے والوں کا مایوسانہ شور تھا اور ہوا کے زور سے پہاڑ کی چوٹیوں کی طرح کشتوں کی لہریں بلند ہورہی تھیں کہ ہمیں دیوانہ ولو سکتہ میں کردیا "

(۱) المعجب في تلخیص اخبار المغرب طبع لیڈن صفحہ ۱۱۳ -

(۲) منظرۃ المقس قاہرہ کی ایک عظیم الشان ساحلی تفریح گاہ تھی ' اور مقوقس قبطی کے قلم سے منسوب - آجکل " جامع اولاد عنان " نامی مسجد سے مشہور ہے -

لیکن یه جو کچهه هے ' محض یورپ کے بعض سطحي مناظر دي نقالي کا شوق اور اسکي هر بات کي غلامانه تقلید کا ولوله هے - خود انکے دماغ کے اجتهاد و فهم کو اسمیں دخل نهیں - ثبوت اس کا یه هے که اگر کوئي چیز اسلام کے پاس ان لوگوں کے آزادانه مذاق کي موجود بهي هوتي هے ' تو بهي یه لوگ اسے بالکل چهوڑ دیتے هیں اور یورپ کي آسي شان و رسم کي تقلید کرنا چاهتے هیں ' جو سرے سے آزادي و حریت هي سے خالي هے - مثال میں اسي مسئله کو لیجیے - یه لوگ عورتوں کو آزادي دلانا چاهتے هیں اور انکے حقوق کي بلا معاوضه وکالت کرنے سے کبهي نهیں تهکتے - اسکا نتیجه تو یه هونا تها که عورتوں کو خود انکے اصلي نام سے ظاهر هونے دیتے که شخصي آزادي اور استقلال کي یهي شان هوني چاهیے ' اور یه بات هے بهي عین انکے مذاق کي - لیکن وه اس سے بالکل بے خبر هیں اور " مس " اور " مسز " کي ترکیب پر فخارانه فریفته هو رهے هیں - حالانکه اس سے بڑهکر عورتوں کے عدم استقلال و حریة کي کوئي مثال نهیں هو سکتي -

چونکه یه لوگ محض مقلد هیں ' اسلیے انکي نظر صرف اسپر پڑتي هے که همارے ائمۂ فرنگ کي سنت قولي و فعلي و تقریري کیا هے ؟ اگر انکے مذاق آزادي کي کوئي بهتر سے بهتر چیز خود انکے پاس پیشتر سے موجود بهي هوتي هے ' تو بهي طوفان و ظلمت تقلید میں آسے دیکهه نهیں سکتے -

ازادي نسواں کا لفظ بهي یورپ سے سن لیا هے اور اسپر سر دهنتے هیں ' لیکن نه تو عورتوں کي ازادي کا مطلب کسي نے سمجها هے اور نه خود یورپ کے طرز عمل کي حقیقت هي پر غور کیا هے : اولئک کالا نعام بل هم اضل !

مجهے ان لوگوں سے بالکل شکایت نه هوتي اگر میں انهیں سر سے پانوں تک فرنگي دیکهتا مگر اجتهاد فکر و دماغ کے بعد - محض شیوۂ تقلید اختیار کرکے کوئي قوم قوم نهیں بني هے اور نه بن سکتي هے - سب سے پہلے دماغ کو بند تقلید سے آزادي ملني چاهیے ' پهر رسم و عمل کو - یه لوگ چند رسوم و اوضاع کي غلامي سے قوم کو نجات دلانا چاهتے هیں مگر خود اپنے دماغ کو یورپ کا غلام بنا رکها هے - قرآن کریم اسي تقلید کو کفر کا مبدء بتلاتا هے :

ان شر الدواب عند الله ' الصم البکم الذین لا یعقلون -

میرے ایک دوست نے ایک انگریز کا قول نقل کیا جو کالون اسکول لکهنو کا پرنسپل تها - وه کها کرتا تها که اگر هندوستانیوں نے انگریزي لباس تقلیداً نهیں بلکه اسکے فوائد کو سمجهکر اختیار کیا هوتا ' تو میں دیکهتا که پانوں کي جگه سر سے اس وضع کو اختیار کرنا شروع کرتے ' حالانکه حالت بر عکس هے - هر شخص جو نئي تهذیب کے اسکول میں نیا نیا بیٹهتا هے ' سب سے پہلے بوٹ پہنتا هے ' اسکے بعد انتهائي منزل هیٹ کي هوتی هے - حالانکه تمام انگریزي لباس میں سب سے زیاده انفع شے ٹوپي هي هے که دهوپ سے آنکهوں کي حفاظت کرتي هے - نه که جوتا ' جو سفر کے علاوه هر حال میں سخت موذي و تکلیف ده هے -

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتی ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو درخواست بهیجیے

جلسۂ کانپور ۳۰ - اکتوبر

اور طوائفوں کی شرکت

جناب کفیل الدین صاحب عالي - بدایوني - از بدایون

جناب مولانا دام مجدهم - چونکه آپ شرع شریف سے با خبر اور عالم متبحر هیں ' اسلیے امید هے که ذیل کے سوالات کا جواب الهلال کے ذریعه دیکر عام مسلمانوں کا شکریه حاصل کرینگے -

(۱) ۳۰ - اکتوبر سنه ۱۳ ع کو جو جلسه کانپور میں هوا اور جسکے چشم دید حالات اخبار زمیندار کے ایڈیٹر نے اپنی ۱۶ - نومبر کے هفته وار اخبار زمیندار میں چهاپے هیں ' کیا اسکو آپ بهي زمیندار کے هم زبان هوکر " اسلامي روایات کو زنده کر دینے والا جلسه " کهه سکتے هیں ' جب که اس جلسه میں رنڈیاں بهي بلائي گئیں اور اونهوں نے گا بجا کر حاضرین جلسه کو جسمیں ایڈیٹر زمیندار اور مولانا عبد الباري صاحب بهي شامل تهے ' محظوظ کیا ؟

(۲) کیا رنڈیوں کي کمائي مسجد میں لگانا جائز هے ؟ اگر نهیں هے تو انریبل مظهر الحق صاحب نے وه چار گینیاں جو رنڈیوں نے اونکي خدمت میں نذر گذراني تهیں ' مسجد کو دینے کي کیوں جرأت کي ؟ کیا مولانا عبد الباري صاحب نے اسکے لیے بهي کوئي حیلۂ شرعی نکالکر اونکو بتا دیا تها ؟ اگر نهیں بتایا تها اور صرف خاموشی اختیار کي تهي تو آپکي راے میں ایک عالم کے ایسے موقعه پر خاموشي اختیار کرنے سے اوسکي نسبت شرع شریف کیا حکم دے گي ؟

(۳) کیا آتشبازی چهوڑنا اور اوسپر مسلمانوں کا روپیه صرف هونا شرعاً کسي اسلامي جلسه میں مستحسن امر هے ' جسپر زمیندار نے بهت کچهه اظهار مسرت کیا هے ؟

(۴) اخبار زمیندار نے رنڈیوں کے گانے بجانے کے واقعه قصداً چهپایا هے ' کیا ایسا اخبار دیانت دار کها جاسکتا هے ؟

الهلال :

(۱) جس جلسے میں رنڈیاں بلائي جائیں وه میرے اعتقاد میں اسلامي روایات کا زنده کرنا ایک طرف ' سرے سے اسلامي جلسه هی نهیں - آپ کهاں هیں اور مجهسے کیا سوال کر رهے هیں ؟

رها کانپور کا معامله تو آپنے کئي چیزوں کو ملا دیا هے - مجهے جو حالات معلوم هوے وه یه هیں که ۳۰ - اکتوبر کو ایک تو گارڈن پارٹي تهي جو سه پهر کو هوئي - اسمیں سب لوگ شریک تهے - اسکے بعد شب کو ڈنر هوا ' اسمیں شاید راجه صاحب اور مولانا عبدالباري نه تهے - رات کو میلاد شریف کا جلسه هوا -

جهاں تک مجهے معلوم هے ان تینوں صحبتوں کي فضا اس فرقے کي رونق فرمائي سے محروم رهي - آپنے غالباً بوجه عدم واقفیت ان جلسوں کو مورد الزام قرار دیا -

اسکے علاوه ایک اور صحبت بهي هوئي جو پبلک حیثیت سے نهیں بلکه شخصي طور پر کسي شخص نے منعقد کي تهي اور مسٹر مظهر الحق کو مدعو کیا تها - نهیں معلوم یه اسي دن هوي یا دوسرے دن - اسکي نسبت پہلے اخبارات سے اور بعد کو بعض اشخاص سے معلوم هوا که اسمیں شهر کي تین مشهور طوائفیں بهي آئیں اور لوگوں نے مسٹر مظهر الحق سے کها که وه بهي چاهتي هیں که از

اسقدر فکر راسخ نہیں - وہ جنکي تقليد کو اجتہاد سمجھتے هيں' خود انکو بهي سمجهنے کي آنهيں تميز نہيں - انهوں نے يورپ کو ديکها هے مگر پڑھا نہيں - اور پڑھنے کيليے دماغ چاهيے جو اپنے گھر ميں سونچتا هو' نه که وه آنکهيں جو لندن کي شاهراهوں کي رونق ميں گم هوگئي هوں : مثلهم کمثل الذي استوقد نارا ' فلما اضاءت ما حوله ' ذهب الله بنورهم و ترکهم في ظلمات لا يبصرون (۲ : ۱۶)

اسي کورانه و تعبدانه تقليد کا نتيجه هے که لوگوں نے نهايت ذوق و تفاخر سے " مس " اور " مسز " کي ترکيب بهي شروع کردي هے اور جو لوگ اس طبقه ميں زياده مشرق دوست هيں' وه اپنے قومي آداب و رسوم کے تحفظ کا يوں ثبوت ديتے هيں که " مسز " کا ترجمه " بيگم " کے لفظ سے کرتے هيں اور اسکو بغير اضافت به ترکيب هندي استعمال کرتے هيں - مثلاً " بيگم صاحب مسٹر محمود "

بعض لوگوں نے اسکو اضافة مقلوبي ميں بدلديا هے - يعني وه " بيگم صاحبه محمود " کي جگه " محمود بيگم " لکهتے اور بولتے هيں - مگر اصل يه هے که اس سے بڑھکر کورانه تقليد کي کوئي مثال نہيں هوسکتي ' اور مجهے مسز کي ترکيب سے زياده بيگم کي ترکيب پر هنسي آتي هے -

اگر آپ ميري راے پوچهتي هيں تو ميري راے تو اسلامي تعليم کے ماتحت هے اور بس - خواه کوئي بات هو' ميں سب سے پہلے اسلام هي کا منه ديکهتا هوں - بہت سے لوگ اسپر هنستے هيں مگر ميرا بکاؤ ماتم بهي انکي حالت پر غير مختتم هے -

يورپ عورت کو اسکے قدرتي حقوق ابتک نه دے سکا - اسلام دنيا ميں آيا تا که هر طرح کي انساني غلاميوں کو مٹاے اور ايک بہت بڑي غلامي عورتوں کي غلامي بهي تهي - پس اس نے عورتوں کو انکي چهني هوئي عزت واپس دلائي' انکے وجود کو ايک مستقل وجود تسليم کيا ' او ر مرد اور عورت کے حقوق مساوي قرار دیے - اسلام عورت کو حق ديتا هے که باپ اور شوهر سے الگ اپني شخصيت قائم رکهے - وه اپني ملکيت اور اپني جائداد خالص اپنے نام سے رکهه سکتي اور اپنے نام سے هر طرح کا قانوني معامله کر سکتي هے - وه يورپ کي عورت کي طرح نه تو باپ کے نام ميں مدغم هے اور نه شوهر کے -

پس کوئي ضرورت نہيں که هم يورپ کے اس بقية وحشت ' اس اثر جهالت ' اور اس ياد گار تعبد نسواني کي تقليد کريں اور " مسز " يا " بيگم " کي ترکيب سے اپني عورتوں کو اپنے ناموں کے ساتهه شهرت ديں - يه مسيحيت کي بخشي هوئي غلامي هے مگر اسلام اس سے بہت ارفع و اعلی هے کـه عورتوں کے ساتهه ايسا غلامانه سلوک جائز رکهے - آس نے هر عورت کو بالکل مرد کي طرح ايک مستقل وجود بخشا هے - پس هر مسلمان عورت کو اپنا وهي اصلي نام ظاهر کرنا چاهيے ' جو پيدائش کے وقت اسکا رکها گيا' اور جس نام سے آس نے جلسهٔ نکاح ميں اپنے شوهر کي رفاقت دائمي کا اقرار کيا ' اسي نام سے وه پکاري جاے اور وهي نام وه خود بهي اپنا پيش کرے - اگر هر زنده انسان کا يه حق طبيعي هے که اسکو اسکا اصلي نام ديا جاے ' تو کونسي وجه هے که عورت اس سے محروم رهے ؟ يورپ جو راستوں اور تفريح گاهوں ميں عورت کو بکمال عزت و احترام اپنے بازو کا سهارا ديکر اسکي خود غرضانه پرستش کرتا هے' عقل و فکر کے عالم ميں کيوں ابتک اسکي غلامي کا حامي هے ؟

عورت مثل مرد کے ايک انسان هے جو ماں باپ کے گهر ميں مثل مرد کے پرورش پاتي هے ' پس جسطرح ايک لڑکا اپنا نام رکهتا هے' اسي طرح لڑکي کا بهي نام هونا چاهيے - پهر وه ايک مستقل وجود هے اور مثل مرد کے السانية کا نصف ثاني هے - وه مرد کے ساتهه رفاقت مدني کا اقرار کرتي اور اسکے دل کے معاوضه ميں اپنا دل ديتي هے - پس اسکے گهر ميں آکر اسکے وجود کي شريک ضرور هو جاتي هے ' پر اپنے وجود سے محروم نہيں هوجاتي -

وه تعليم جو " فطرة الله التي فطر الناس عليها " هے' اس طبعي حالت ميں کوئي تبديلي نہيں چاهتي -

اور يه جو آپنے فرمايا که عورتوں کا نام ظاهر کرنا شايد خلاف شرع هے ' تو يـه اس لحاظ سے تو ضرور صحيح هے که بـد قسمتي سے آجکل مسلمانوں کي شـريعت رسـم و رواج هي کا نام هے : انا وجدنا ابائنا علی امة و انا علی اثارهم مهتدون - ورنه شريعة فطرية اسلاميه نے تو کوئي حکم اسکي نسبت نہيں ديا هے - همارے سامنے حضرة ختم المرسلين کي ازواج مقدسه اور اهلبيت نبوت کا آسوۂ حسنه هے - جبکه هم حضرة خديجه ' حضرة عايشه ' حضرة زينب ' حضرة فاطمه وغيرهما (رضي الله تعالی عنهما) کا نام لے سکتے هيں تو ميں نہيں سمجهتا که وه کون صاحب غيرت مسلمان هے جو رسـول الله کي بيبيوں اور صاحبزاديوں کا نام تو بلا تامل خود لے ليتا هے مگر اپني بيوي يا لڑکي کے نام کے اعلان سے شرماتا هے ؟

بهر حـال ميرا طرز عمل تو يهي هے - جب کبهي کوئي خاتون ميري بيوي کا نام لفافے پر مسز يا بيگم کي ترکيب سے لکهه ديتي هيں اور ميري نظر پڑ جاتي هے تو مجهے نهايت سخت تـکليف هوتي هے اور ميں لکهوا ديتا هوں که از راه کرم آينده ايسا نه کريں -

رها اسلام ميں عورتوں کے حقوق کي عظمت اور مرد و عورت کے حقوق کا مسئله ' تو اسکي طرف محض سرسري اشارے کو کافي سمجها که بارها يه امور لکهے جا چکے هيں اور احاديث صحيحه اور اعمال نبوت و صحابـهٔ کرام کے عـلاوه خود نصوص قرآنيه اس بارے ميں بکـثرت و بوضاحت وارد هيں - سب سے بڑھکر يه که سورهٔ بقر ميں احکام طلاق بيان کرتے هوے ايک هي جامع و مانع جملے سے قرآن حکيم نے اس بحث کا خاتمه کرديا :

و لهن مثل الذي عليهن بالمـعروف و لـلرجال عليهن درجة ' و الله عزيز حکيم (۲ : ۲۲۸)	اور جس طرح مردوں کا حق عورتوں پر هے ' اسي طرح عورتوں کے حقوق مردوں پر هيں - هاں مردوں کو قيام مصالح معيشت کي فوقيت ضرور هے -

يه آية في الحقيقت ايک کلـمهٔ جليل و عظيم هے ' جس نے بدفعةٍ واحدةٍ عورتوں کو وه تمام حقوق معاشـرت و مدنية دلا دیے ' جن سے دنيا کے جهل و ظلمت نے آنهيں محروم کر ديا تها - نيز صاف صاف بتلا ديا که دونوں کے حقوق بالکل مساوي هيں' باستثناء اس طبيعي فوقيت کے ' جو " الـرجال قوامون علی النساء " کے لحاظ سے مردوں کو حاصل هے -

اسي کا نتيجه هے که تمام عبادات و معامـلات ميں مرد اور عورت اسلام ميں يکساں حقوق رکهـتے هيں -

جب حالت يه هو تو کونسي وجه هے که عورت اپنے نام سے ظاهر هونے اور پکارے جانے کي مستحق نه سمجهي جاے ؟

اس مسئله پر غور کرتے هوے ايک عجيب لطيفه ذهن ميں آيا - آجکل کے نـئے تعليم يافتـه اصحاب مذهب و معاشرت ميں ازادي و حريت کے پرستار هيں اور اپنے تئيں پوري کاوش و جهد سے ازاد کهلوانا چاهتے هيں - چنانچه عورتوں کي ازادي و حقوق کا بهي اسي ضمن ميں مطالبه کيا جاتا هے اور کها جاتا هے که هندوستانيوں نے عورتوں کو غلام بنا رکها هے -

مسئلۂ مناظرہ

لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ريحكم !!

اتفاق کي ضرورت

اهل تسنن و تشیع میں

(از جناب مولوي خادم حسین صاحب بهیروي)

(۲)

(۳) ” بني امیه کے مظالم کے ذمه دار خلفاء راشدین هیں کیونکه انهوں نے هي انکو اقتدار بخشا - اور اسي واسطے حضرات شیعه خلفاء هي کو باني جفا خیال کرنے پر مجبور هوگئے - یہاں تک که کہا گیا : قتل الحسین یوم السقیفه “

آپ نے بجا فرمایا هے - بے شک حضرات شیعه نے بقول آپ کے ایسا خیال کرلینے میں افراط سے کام لیا هے - اس طرح کا خیال رکھنے والوں کو ٹھنڈے دل سے سوچنا چاهیے که خود بني امیه بھي قریش تھے - شیخین رضي الله عنهما سے بہت زیادہ رسول (صلعم) کے قریبي تھے - آل سفیان کے ساتھه سب سے پہلے بعد از بعثت جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم نے قرابت کي درخواست فرما کر ام حبیبه سے شادي کي - بتوسط نجاشي جب که وه حبشه میں تھیں - (تفسیر عمدة البیان عمار علی ۳۲۹ - و تفسیر صافي ۳۱۰ سوره ممتحنه) امیر معاویه آنحضرت کا رسائل نویس - کاتب تھا (تذکرة الائمه مجلسي ۲۴) بے شک خلفاء راشدین نے سفیان کو شام کا حاکم بنایا ' مگر آن کو کیا علم تھا که آئنده کیا هوتا ؟

وه نه معصوم تھے نه عالم ما کان و ما سیکون - نه انکو اسم اعظم کے پورے بہتر حروف کا علم تھا - نه آن کے پاس انگشتري سلیمان تھي نه عصاے موسی وغیره آثار و تبرکات انبیاء - تعجب تو جناب علي و امام حسن و دیگر ائمه علیهم السلام کے طرز عمل پر هے که باوجود ان سب کمالات پر حاوی هونے کے ' امیر معاویه وغیره کے مقابله میں عاجز رهے اور کما حقه آسکي سرکوبي نه کرسکے - پھر زیاد جسے شیعوں کا هلاکو کہنا چاهیے ' آسے جناب علي نے کوفه و بصره کا گورنر مقرر فرما دیا تھا - (ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم مطبوعه ایران ۴۲) اسي کا بیٹا ابن زیاد تھا -

یه بھي یاد رکھنا چاهیے که خلفاے راشدین اگر بني آمیه کي حکومت و اقتدار کا باعث هوے هیں تو خود شیعیان کوفه وغیره بھي بني عباس کي خلافت کے باني تھے - جن کے مظالم سادات پر بقول مجلسي بني آمیه سے بھي بڑهه کر هیں :

” نکتۂ عجیبے دارم از بني عباس که قرابت ایشان نسبت باهلبیت رسالت از بني آمیه بیشتر بود و اذیت و آزار و عداوت ایشان بائمۂ معصومین هم زیاده تر بود “ (تذکرة الائمه - ۱۱۸)

یعني بني عباس کي نسبت ایک عجیب نکته کہوں که بني آمیه کي نسبت وه اهلبیت رسالت سے زیاده تر قریبي تھے لیکن ساتھه هي ائمۂ معصومین کے ساتھه انکي عداوت اور جور و جفا بھي آن سے بڑهکر تھي -

(۴) انقلاب زمانه کا اندیشه -

آپ نے لکھا هے که ” شیعه ڈرتے هیں - کہیں پھر اهلسنت بر سر حکومت نه هوجائیں اور هم بدستور اسیر پنجۂ ظلم و ستم ' خدا خدا کرکے گورنمنت انگریزي کي حکومت میں جو آزادي پائي هے اس سے پھر محروم هوجائیں گے “

ایسے خوف کھانے والوں کو آپ مهرباني کرکے ذهن نشین فرمادیں که عزیزان من ! کوئی واقعه ایسا نهیں هے جس میں کم و بیش مبالغه نه هوا هو ' اور پھر جس کا که حسب دلخواه انتقام بھي نه لے لیا گیا هو - اگر کچھه کسر رهگئي هے تو آسے بھي حضرت صاحب الزمان علیه السلام ضرور و زمانه رجعت میں پورا کردیں گے جبکه تمام روئے زمین پر صرف شیعوں هي کي حکومت هوگي - آس وقت جیسي کچھه سنیوں کي حالت هوني هے وه محتاج بیان نهیں - ملا باقر مجلسي فرماتے هیں که کفار سے بھي پیشتر سنیوں کا صفایا کیا جاے گا !!

” وقتیکه قائم ظاهر مي شود ' پیش از کفار ابتدا به سنیان خواهد کرد با علمائے ایشان ' و ایشان را خواهد کشت (حق الیقین فصل ۱۸)

پس شیعوں کي طرح اگر سني بھي گذشته اور آینده کے حالات پر قیاس کرکے موجوده نسل کے ساتھه اتفاق و اتحاد میں تساهل و تامل کرنے لگ جائیں تو جمعیت اسلام کا کیا حشر هو؟

اس قسم کے دور از قیاس اوهام کسي طرح بھي قابل توجه اور همارے باهمي اتحاد میں سد راه نهیں هو سکتے -

(۵) ” خلفائے راشدین کو چھوڑ کر جس کسي پر شیعه تبرا کریں - اهلسنت بھي کریں “

جناب شیخ صاحب ! آپ نے خود صاف الفاظ میں ظاهر فرما دیا هے که اس منحوس رسم کے باني بني امیه هوئے - اور اگر وه ابتدا نه کرتے تو دنیا میں تبرے کا وجود هي نه هوتا - پس گذارش هے که اس وقت نه تو بني امیه موجود هیں نه جناب علي علیه السلام اور نه انکي اولاد امجاد پر کوئي تبرا کہتا هے - پھر آپ تبرے کے بدستور جاري رکھنے پر کس کي تقلید کررهے هیں ؟ جناب علي کي یا بني امیه کي ؟

پھر خلفاے راشدین کے سوا حضرات شیعه بعض ازواج مطهرات سے بھي ناراض هیں اور انکو خطاب هائے نا صواب سے یاد کرتے هیں حالانکه خدا وند کریم نے بلا تفریق احدے ' سب کو امهات المومنین فرمایا (و ازواجه امهاتهم : ۲۱ - ۱۷) اور پھر والدین کے بر خلاف أف تک کرنیکي ممانعت هے (فلا تقل لهما أف : ۱۵ - ۳)

پھر بہت سے مهاجرین و انصار سے بھي حضرات شیعه ناراض هیں اور آن کے معائب و مطاعن کو ورد زباں رکھتے هیں ' حالانکه خداوند کریم جمله مهاجرین و انصار کو مومن برحق فرماتا هے (اولئک هم المومنون حقاً : ۱۰ - ۶)

اب مشکل یه هے که اهلسنت خدا کي رضا مندي کو مقدم رکھیں یا برادران شیعه کي ؟ یهي رسم تبرا هے جو ابتک فریقین کے اتحاد میں حائل هے اور اسي کے باعث شیعه مطعون بنے هوے هیں - ورنه دوسرے خاص معتقدات شیعه اس قدر موجب منافرت نهیں هوسکتے -

چندہ آپ قبول کرلیں - مسٹر مظہر الحق نے منظور کیا - وهیں انہوں نے گایا بهي هوگا اور چندہ بهي دیا هوگا -

مجهے جہاں تک علم ہے' میں کہہ سکتا هوں کہ مولانا عبد الباري اس صحبت میں نہ تهے - پس اپکو مناسب نہ تها کہ اس جرأت کے ساتهہ مولوي صاحب کو اسمیں شریک قرار دیتے اور پهر اسي بناء فاسد پر اعتراض فاسد کرتے - مومن کي شان یہ هوني چاهیے کہ جسقدر اعلان حق اور امر بالمعروف میں نڈر اور شدید و اشد هو' اتنا هي سوء ظن کرنے میں محتاط اور غیر عاجل بهي هو - آپنے ایک مسلمان کو اُسکي غیبت میں متهم کیا' اور اُس کام کو اُسکي طرف نسبت دي' جس سے وہ بري ہے :

ایحب احد کم ان یاکل لحم اخیہ میتۃ فکرهتموہ ؟

هاں' اگر واقعي یہ سچ هو کہ مولوي صاحب ممدوح بهي اسمیں شریک تهے اور وہ آپکے الفاظ میں "کا بجا کر محظوظ کرنے والیوں" سے محظوظ هوے تو پهر مولانا مجبور هیں کہ هر اُس شدید سے شدید سختي کو جو اُنسے پرسش و احتساب میں کي جاے' گوارا کریں اور جواب دیں کہ کیوں ایسي صحبت میں شریک هوے ؟

بہر حال جن جلسوں کا آپ ذکر کر رهے هیں' جہاں تک مجهے معلوم ہے' اُن میں تو قوم کے دیگر طبقات کے قائم مقاموں کے ساتهہ اس طائفۂ مجلس آرا کے قائم مقام نہ تهے :

وہ آے انجمن میں تو پهر انجمن کہاں ؟

لیکن میں تو پهر بهي اُس جلسے کو " اسلامي [illegible] " کا [illegible] کرنے والا جلسہ نہیں قرار دیسکتا - میري جو راے ہے' وہ میري عدم شرکت' نیز ۱۹ - ذي الحجہ کي اشاعت کے نوٹ سے آپ پر واضح هوگئي هوگي' جو حکیم عبد القوي صاحب کي مراسلۃ کے ساتهہ شائع هوا ہے - " اسلامي روایات " وغیرہ کي ترکیبیں آجکل لوگ بکثرت بولتے هیں - اور یہ معمولي جملے هوگئے هیں جن سے هر موقعہ پر انشا پردازي اور عبارت آرائي کا کام لیا جاتا ہے گو اصلیت کچهہ هي کیوں نہو - آجکل هر جلسہ عظیم الشان ہے - هر صحبت دلربا - اور مسلمانوں کا هر اجتماع " اسلامي روایات " کو زندہ کرنے والا ! اس عہد میں زاغ و بلبل کو ایک هي قفس کي تیلیاں نصیب هوتي هیں :

صداے بلبل اگر نیست صوت زاغ شنو !

ایک صحبت عیش و نشاط تهي جو بعض مصالح خاص سے کي گئي - جو لوگ شاید کئي ماہ سے آہ و فغاں سنتے سنتے اکتا گئے تهے' هر طرف سے هجوم کرکے جمع هوے کہ اب چند گهڑیاں عیش و سرور میں بهي بسر هو جائیں :

بادہ پیش آر کہ اسباب جہاں ایں همہ نیست !

چلے پهرے' کهایا پیا' مولوي آزاد سبحاني سے بهي ملے اور مسٹر ٹائلر سے بهي - اسکے بعد سب نے اپنے اپنے گهر کي راہ لي - اب معلوم نہیں کہ اِن اشغال میں غریب اسلام کي " روایات " کہاں سے آگئیں' اور اس مجمع کے کون سے فضائل و مناقب دقیقۂ و مخفیہ هیں' جنہوں نے اسلام کي کسي فراموش شدہ سنت کا احیاء کیا ہے ؟ اسلام کا نام بهي ایک الٰہ لہو و لعب بن گیا ہے - جو کچهہ جي میں آے کیجیے' مگر رونق سخن و تالیف قلوب کیلیے یہ ضرور کہدیا کیجیے کہ اسلامي روایات کي تازگي و تجدید مقصود ہے - کیونکہ جو کچهہ آپ کرتے هیں صرف بیچارے اسلام هي کیلیے کرتے هیں' ورنہ آپ کو اِن هنگاموں سے کیا تعلق ؟

دریغا آبروے دیر گو غالب مسلماں شد !

(۲) اس سوال کو میں نہ سمجها اور جواب سوال کي صورت پر موقوف ہے - کانپور میں کوئي مسجد تو بن نہیں رهي ہے' جسکي تعمیر کیلیے رنڈیوں نے چندہ دیا هو - آپ اپنا مقصد صاف صاف ظاهر کریں تو جواب عرض کروں -

(۳) هرگز نہیں - اسلام هر ایسے فعل کو جو لغو و لا حاصل هو اور انساني محنت و مال کو بغیر کسي نتیجہ کے ضائع کرے' معصیت قرار دیتا ہے - پس آتشبازي کا بنانا اور چهوڑنا' دونوں نا جائز ہے - جلسے منعقد کیجیے' مگر " اسلامي جلسہ " کا لقب صرف اُسي کو دیجیے' جو اپنے اندر اسلامي احکام و تعالیم کا نمونہ رکهتا هو -

(۴) " قصداً چهپایا ہے " اسکا آپکو علم ہے - مجهے نہیں - نہ میں نے زمیندار کے مضامین پڑهے هیں کہ قیاس سے کام لے سکوں - اگر اُس جلسے کا حال بهي ایڈیٹر صاحب زمیندار نے لکها ہے جس میں طوائفوں نے نغمہ سرائي کي تهی' اور اسمیں اس واقعہ کو قصداً نظر انداز کر دیا ہے' تو یقیناً یہ دیانت کے خلاف ہے -

آخر میں اتنا اور کہونگا کہ آپ نے ان سوالات میں غلط واقعات کو جس وثوق سے لکها ہے' خواہ کیسے هي فریقانہ غصہ اور هیجان غضب کے عالم میں لکها هو' لیکن مسلمان کي شان سے بعید ہے -

مغرب سے طلوع افتاب کا پیش خیمہ

اسلام کي طرف مغرب کي بیداري

مصنفہ دي رائٹ آنریبل لارڈ هیڈلي بي - اے - ایم - آئي - سي - آئي - ایف - ایس - ای - وغیرہ وغیرہ -

یہ قابل دید کتاب اس وقت لارڈ موصوف کے زیر تصنیف ہے - اور انشاءاللہ تعالی دسمبر سنہ ۱۹۱۳ عیسوي کے اخیر تک شائع هو جائیگي - اس کتاب میں همارے مکرم و محترم بهائي لارڈ موصوف ان امور کو مفصل بیان کرینگے جنکي بنا پر آپ نے چالیس سال کے غور و خوض کے بعد اسلام کو مروجہ عیسائیت پر ترجیح دي اور اسلام قبول کیا - اس کتاب میں مدلل طور پر دکهایا جائیگا کہ اهالیے بلاد غربیہ کے مناسب حال اسلام اور صرف اسلام هي ہے - یہ یقیناً اس قابل هوگي کہ هر ایک انگریزي خواں کے هاتهہ میں اسکا ایک ایک نسخہ هو اور اس کثرت سے بلاد غربیہ میں تقسیم کي جاے کہ کوئي ملک اور شہر اس سے خالي نہ رهے - یہ جہاد اکبر ہے - موجودہ زمانہ میں اشاعت اسلام کے کام میں مدد دینے سے بڑهکر اور کوئي دیني خدمت نہیں هو سکتي - اس لیے همارے مسلمان بهائي اس کو خود بهي خریدیں اور اس کي زائد کا پیان خرید کر اپنے احباب میں اور بلاد غربیہ میں براہ راست یا هماري معرفت مفت تقسیم کریں - با وجود ظاهري اور باطني خوبیوں کے اس کتاب کي قیمت محض کثرت اشاعت کي خاطر صرف ۱۲ - آنہ مقرر کي گئي ہے - یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۳ عیسوی تک خریداري کي درخواستیں بنام شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر هوس لاهور روانہ کردیں - تاکہ شیخ صاحب دسمبر کے اول هفتہ میں مجهے اطلاع دے سکیں کہ اندازاً کتاب کا پہلا ایڈیشن تعداد میں کس قدر چهاپا جاوے ؟

نوٹ : اس کتاب کا اردو ترجمہ بهي میری طرف سے شائع هوگا - جس کي قیمت ۱۲ - آنہ هوگي - اس کے لیے بهي درخواستیں بهیجیے -

برادراں ! یہ وقت ہے کہ آپ چند پیسوں کے بدلے هزارها بني نوع انسان کو صراط مستقیم کي طرف رهنمائي کرکے ثواب دارین حاصل کرسکتے هیں - اللہ تعالی نے آپکو خدمت اسلام کا موقعہ دیا ہے -

الراقم - خواجہ کمال الدین ایڈیٹر اسلامک ریویو امام مسجد - ووکنگ از (انگلینڈ)

" مصالحۂ " مسئلۂ اسلامیه کانپور

از جناب مولانا محمد رشید صاحب مدرس مدرسۂ عالیه کلکته

(۳)

(۱۰) مولانا عبدالباري اور راجه صاحب محمود آباد کے مساعي جمیله کا همیں انکار نهیں - جو کچهه اونهوں نے اس بارے میں اپنے اوقات عزیز کو صرف کیا هے اوسکے لیے وہ بیشک شکریه کے مستحق هیں - معامله مسجد میں تسلیم کرتا هوں که اونکي نیک نیتي پر شبهه کرنا کسي طرح جائز نهیں - لیکن گفتگو نیت پر نهیں هے بلکه اوسکے نتیجه پر هے - اور اس لیے اوس نتیجه پر گفتگو کرنیکا هر شخص کو حق هونا چاهیے - راجه صاحب سے صرف یه استفسار کا حق هے که اونهوں نے تمام علما میں سے صرف مولانا عبد الباري هي کو کیوں منتخب فرمایا ؟ جب که اس سے پہلے وہ مسجد کے معامله میں بالکل یکسو رهے تهے ؟ بلکه خود مولانا هي کي تحریر کے موافق اونکو پہلے اوس دالان کے جزو مسجد هونے میں بهي شبهه تها - مولاناے مخدوم سے یه سوال هے که ایسے نازک مسئله میں انهوں نے صرف اپنے اوپر کیوں اعتماد کیا ؟ پهلي راے سے بعض کو خبر بهي دیگئي لیکن اخري صورت میں تو کسي سے کچهه بهي نه پوچها گیا بلکه اول صورت میں بهي جس طرح مشورہ هونا تها ' نه هوا -

(۱۱) آخر میں چاهتا هوں که نفس مسئله کي نسبت بهي کچهه عرض کرکے یه بتلانیکي کوشش کروں که مولانا کو کن وجوہ سے شبهه هوا هے اور وہ دلائل کهاں تک زور دار هیں ؟ مولانا کو جس عبارت نے مغالطه دیا ' غالباً وہ یه عبارت هے جو در مختار کے کتاب الوقف میں موجود هے :

جعل شي اي جعل الباني شیئا من الطریق مسجداً لضیقه و لم یضر بالمارین ' جاز ' لانهما للمسلمین کعکسه اي جواز عکسه ' و هو ما اذا جعل في المسجد ممر لتعارف اهل الامصار في الجوامع (در مختار جلد- ۳ : ۴۱۹)

" باني مسجد اگر کچهه حصه راہ سے لیکر شامل مسجد کردے اسلیے که مسجد تنگ هے اور راسته چلنے کیلیے کچهه مضر نه هو ' تو یه جائز هے ' کیونکه دونوں هي چیزیں مسلمانوں کي هیں اور اسکا عکس بهي جائز هے یعني مسجد کو گذرگاہ بنا دیا جاے جیسا که شهروں کي جامع مسجدوں میں رواج هے "

مولانا نے اگر اسي سے استدلال فرمایا هے جیسا ظاهراً معلوم هوتا هے ' تو اسمیں چند امور غور طلب هیں :

(الف) اسیکے آگے یه عبارت بهي هے :

کما جاز جعل الامام الطریق مسجد الا عکسه لجوازا الصلوۃ في الطریق لا المرور في المسجد

" جیسے یه جائز هے که پادشاہ و حاکم راسته کو مسجد میں شامل کردے لیکن حاکم کو اسکے خلاف کرنا یعنے مسجد کے حصه کو راسته میں شامل کرنا درست نهیں هے - اسکي وجه یه هے که راسته میں نماز ادا هوسکتي هے اور مسجد میں گزرنا کسیطرح درست نهیں هے "

اب مولانا فرمائیں که موجودہ صورت مسجد میں اول عبارت سے استدلال کرنا مناسب هے یا آخر عبارت سے ؟ میري حیرت کي انتها نهیں رهتي جب میں دیکهتا هوں که یهاں اول عبارت پر لحاظ کر کے اخر عبارت سے اغماض کیا جاتا هے ! یهاں پادشاہ وقت سڑک میں حصه مسجد کو شامل کرتا هے یا باني مسجد ؟

(ب) درحقیقت یه مسئله بهي متفق علیه نهیں هے بلکه مسجد کے حصه کو سڑک میں شامل کردینے کي نسبت فقها نے اختلاف کیا هے :

قلت ان المصنف قد تابع صاحب الدرر مع انه في جامع الفصولین نقل اولا جعل شیئا من المسجد طریقا و من الطریق مسجدا جاز ' ثم رمز لکتاب اخر لو جعل الطریق مسجدا یجوز لا اجعل المسجد طریقا لانه لایجوز الصلاۃ في الطریق فجاز جعله مسجدا و لا یجوز المرور في المسجد فلم یجز جعله طریقا - ولا یخفي ان المتبادر انهما قولان في جعل المسجد طریقا بقرینة التعلیل المذکور - و یؤیده ما في التتار خانیة عن فتاوی ابي اللیث و ان اراد اهل المحله ان یجعلوا شیئا من المسجد طریقا للمسلمین فقد قیل لیس لهم ذلک و انه صحیح ثم نقل عن العتابیة عن خواهر زادہ اذا کان الطریق ضیقا و المسجد واسعا ' لا یحتاجون الی بعضه تجوز الزیادۃ في الطریق من المسجد لان کلها لعامة (در المختار مجلد ۳ صفحه ۴۲۰)

" میں کهتا هوں که یهاں مصنف نے صاحب درر کے اتباع سے ایسا کهدیا باقي جامع الفصولین میں اسطرح نقل کیا هے که پہلے تو مسجد کے حصه کو راسته میں شامل کرنا اور راسته کو مسجد میں شامل کرنا دونوں درست بتلائے هیں - پهر دوسري کتاب کا حواله دیکر لکها هے که راسته کو مسجد میں شامل کردیا جاوے تو درست هے اور مسجد کو راسته میں شامل کرنا درست نهیں اسلیے که راسته کو راسته رکهکر نماز پڑهنا درست نهیں تو اسکو مسجد میں شامل کرنیکے بغیر چارہ نهیں - اور چونکه مسجد میں گذرنا درست نهیں هے تو اگر راسته میں شامل کردیا جاوے تب بهي درست نه هوگا - اس سے صاف متبادر هوتا هے که مسجد کو راسته بنانے کے دو قولوں میں جو علت بیان کي گئي هے اوس سے بهي اسیکي تائید هوتي هے - تتار خانیه میں فتاوای ابي اللیث سے جو کچهه نقل کیا هے اوس سے بهي اسکي تائید هوتي هے - اوسمیں لکها هے که اگر اهل محله مسجد کے کسي حصه کو مسلمانوں کے گذرنے کے لیے راسته بنا دیں تو اوسمیں اختلاف هے - بعض فقها نے کها هے که نا جائز هے اور یهي صحیح هے - پهر عتابیه کي عبارت نقل کي هے جهاں خواهر زادہ سے منقول هے که اگر راسته تنگ هو اور مسجد ایسي وسیع هو که ایک حصه کي ضرورت هي نه پڑتي هو تو ایسي صورت میں راہ میں کچهه حصه مسجد کا شامل کرنا درست هے کیونکه دونوں چیزوں میں سب کا حق هے "

مثلاً ارسال الیدین کہ مالکی بھی کرتے ھیں ' اور غسل رجلین کے بجائے مسح رجلین - یا جناب علی علیہ السلام کا بعض خصوصیتوں کی وجہ سے افضل الصحابہ ہونا وغیرہ وغیرہ -

پس اگر آپ سچے همدرد قوم و ملت ھیں تو برائے خدا اس یاد گار بنی امیہ اور رسم منحوس تبرا کو قطعاً موقوف کرا دیں - ھاں اس وقت ایک عملی تبرے کی سخت ضرورت ھے نہ کہ زبانی تبرے کی ' اور وہ بھی برخلاف اُن غیر مسلم اقوام کے ' جن کے مظالم همارے مشاهدہ میں آچکے ھیں اور جنکی ساری همت اسلام کی تخریب کیلیے وقف ہو چکی ھے -

(۶) " شمول تعزیہ داری امام مظلوم علیہ السلام - شیعوں کے دل میں ھندؤں کی محبت جا گزیں ہو رھی ھے - کیونکہ راجے مہاراجے اور ادنی و اعلی اهل هنود تعزیہ داری میں شیعوں کے ساتھہ حد درجہ کی دلچسپی لے رھے ھیں "

جناب شیخ صاحب ! اهلسنت اگر شیعوں کے ساتھہ تعزیہ داری امام میں شامل نہیں ہوتے تو ضرور اس کے کئی بواعث ھیں جو آپ جیسے محققین سے مخفی نہیں ہونے چاهییں - مثلاً یہ کہ مذھباً وہ اسکو بدعت اور خلاف اصول اسلام سمجھتے ھیں - لیکن اس عدم شمول کا نتیجہ یہ نکالنا کہ اهلسنت کو اس غم کا کوئی احساس نہیں ' کمال بے انصافی ھے -

اهلسنت کے مشہور و معروف علما و واعظین اور شعرا کی کتابیں نہایت موثر پیرا ئے میں واقعات کربلا پر تقریباً هر زمانہ میں لکھی گئی ھیں - روضۃ الشہداء ملا حسین واعظ کاشفی هی کو دیکھیے - یہ ایسی کتاب کے قبول عام کا نتیجہ ھے کہ تمام ایران و افغانستان میں عام طور پر مرثیہ خوانوں کو " روضہ " خواں اور مرثیہ خوانی کو " روضہ خوانی " کہتے ھیں - دوسری کتاب سر الشہادتین شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ دھلوی کی ھے - حال میں ایک کتاب یاد گار حسین تالیف خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب شائع ہوئی ھے - جو بڑے استحسان کے ساتھہ اکتوبر و نومبر کے رسالہ البرھان میں دو بارہ چھپی ھے -

پھر جہلاء اهلسنت بعض شہروں میں شیعوں سے بھی بڑھکر تعزیے بناتے اور سبیلیں لگاتے ھیں - عام اهلسنت کے عدم شمول کا باعث زیادہ تر تبرے کی بھی رسم ھے - تعزیہ داری کے پردہ میں بھی اکثر تبرا بازی ہوتی ھے - شروع مجلس میں نہیں تو آخر مجلس میں - پہلی محرم کو نہیں تو ساتویں کو حاضری عباس کے موقعہ پر-

آپ نے ھندؤں کی دلچسپی کا ذکر بکمال مبالغہ فرمایا ھے - همیں تو معلوم نہیں کہ وہ راجے مہا راجے اور عام ھندو کہاں رهتے ھیں جو تعزیہ داری میں شیعوں کا ساتھہ دیتے ھیں - کیا یہ وهی قوم نہیں ھے جنکو حضرات شیعہ مشرک کی بنا پر نجس جانکر ان کے هاتھہ کی بنائی ہوئی کوئی چیز بھی نہیں کھاتے ؟

اصل یہ ھے کہ اس وقت تو خود اسلام کی تعزیہ داری درپیش ھے - اعتقاد اسلام و توحید معرض خطر میں ھے - امام حسین علیہ السلام کی نسبت کہا جاتا ھے کہ صرف اسلام کے بچانے کی خاطر جان دی تھی - اب پھر وهی بلکہ اس سے زیادہ خطرہ عظیم درپیش ھے - بہتر ہو کہ سب ملکر امام حسین کے اصل مقصد کو پورا کریں -

(۷) " ناصبیوں کو نکال دینا "

آخر مضمون میں شیخ صاحب نے هدایت کی ھے کہ اهلسنت اپنے میں سے ناصبیوں کو نکال دیں - کاش وہ ناصبی کے معنے خود هی بتلا دیتے تا کہ اهلسنت کو تعمیل ارشاد میں آسانی ہوتی - یہ اس لیے عرض کیا گیا ھے کہ حضرات شیعہ کے هاں ناصبی کے معنوں میں بھی اختلاف ھے -

مثلاً بعض کے نزدیک کل مخالفین تشیع ناصبی ھیں - بعض کہتے ھیں کہ دشمن اهلبیت ناصبی ھے - بعض نے کہا ھے کہ جو مذھب شیعہ کا مخالف ہو وهی ناصبی ھے - اس آخری معنی کو ترجیح دی گئی ھے - (ملاحظہ ہو اساس الاصول سید دلدار علی صاحب ۲۲۳ مطبوعہ لکھنؤ سنہ ۱۲۶۴ ھ) -

لیکن اس کا کیا علاج کہ جس خرابی کو آپ اهلسنت سے دور کرنا چاهتے ھیں ' حضرات شیعہ اُس میں زیادہ تر مبتلا ھیں - ائمۂ اهلبیت علیہم السلام کی چند احادیث ملاحظہ ہوں :

(۱) ان من الشیعۃ بعد نا منہم شرمن النصاب (کتاب رجال کشی مطبوعہ بمبئی : ۲۸۶)	یعنے همارے شیعوں میں ناصبیوں سے بھی بد تر ھیں -
(۲) وما احد اعدی لنا من من ینتحل مودتنا (رجال کشی : ۱۹۸)	جو لوگ جھوٹ موٹ هماری محبت کے مدعی ھیں اُن سے بڑھکر همارا کوئی دشمن نہیں -
(۳) ما انزل اللہ سبحانہ آیۃ فی المنافقین الا وهی فی ما ینتحل التشیع (رجال کشی : ۱۹۳)	خدانے کوئی آیت منافقین کے حق میں نازل نہیں فرمائی مگر وہ عائد ہوتی ھے هر اُس شخص پر جو جھوٹ شیعہ ہونے کا دعوی کرے -

ان سے بھی بڑھکر ایک قول ملاحظہ ہو:

" ان المومنین لقلیل و ان اهل الکفر کثیر - بدرستیکہ مومن حقیقی هر آیئنہ کم است و بدرستیکہ اهل کفر کہ اظہار تشیع می کنند ' هر آیئنہ بسیار است (صافی شرح کافی باب قلت عدد المومنین - ۵۸ مطبوعہ لکھنو) یعنی در حقیقت مومن تھوڑے ھیں اور برائے نام مومن کہ اظہار تشیع کرتے ھیں زیادہ ھیں -

(خـاتـمـہ)

ان معروضات سے واضح ہوگیا ہوگا کہ اتحاد فریقین کیلیے دو اصل کن مساعی کی ضرورت ھے اور اگر راہ حق و عدالۃ اختیار کی جاے اور اسلام کے موجودہ مصائب کا صحیح احساس ہو ' تو تمام غلط فہمیاں دور ہوسکتی ھیں اور کلمۂ توحید کے پیرو حفظ کلمۂ اسلام کیلیے متحد و متفق ہوسکتے ھیں -

ساتھہ هی اخوان اهلسنت کی خدمت میں بھی گذارش ھے کہ برادران شیعہ کے ساتھہ محض بر بناے اختلاف مذھب ' بد سلوکی یا دل آزاری روا نہ رکھیں - ایسا کرنا نہ صرف شان اهلسنت کے برخلاف بلکہ تعلیم اسلام کے بھی مخالف ھے - جہاں تک ممکن ہو اُن سے حسن سلوک قائم رکھو - بعض باتوں میں اُنسے اختلاف رکھتے ہو تو لازم ھے کہ عقلمندی اور فراخ حوصلگی سے اختلاف کو برداشت کرو - کیا اهل سنت کے اندر بیسیوں بلکہ سیکڑوں مسائل ، مختلف فیہ نہیں ھیں ؟

همیں انکی امداد و خبر گیری میں بھی سرد مہری نہیں دکھلانا چاهیے کہ بہرحال وہ هم هی میں سے اور همارے هی ھیں - بہت سے قومی کاموں میں ان کے متمول رؤسا کافی حصہ لیتے ھیں اور تمیز سنی و شیعہ نہیں کرتے - اگر وہ نماز پڑھنا چاهیں اور پانوں پر مسح نہیں تو کرنے دو - هاتھہ چھوڑ کر نماز پڑھیں تو تعجب نہ کرو - یہ اختلافات وحدۃ کلمہ کیلیے موجب تفریق و تشتت نہیں ہوسکتے - والعاقبۃ للمتقین -

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکسان فائدہ کرتا ھے ھر ایک اھل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاھیے تازی و لائتی پودینہ کی ھری پتیوں سے یہ عرق بنا ھے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ھے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ھے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ھے : نفخ ھوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - ... ور متلی - اشتھا کم ھونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً د... ے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ہ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ھر جگہ میر ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ھے -

... کا موھنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ھی کرنا ھے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ھیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاھری تکلف کے دلدادہ رھے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ھے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ھے بنابریں ھم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ھر قوم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موھنی کسم تیل " تیار کیا ھے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ھی سے مدد لی ھے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ھے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ھونے میں لاجواب ھے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ھیں - جڑیں مضبوط ھوجاتی ھیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ھوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ھے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ھوتی ھے نہ تو سردی سے جمتا ھے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سوکھتا ھے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ھاں سے مل سکتا ھے قیمت فی شیشی ١٠ آنہ علاوہ محصولڈاک -

[illegible]

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ھیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ھے کہ ان ... میں نہ تو دواخانے ھیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ھے - ھمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ھے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ھزارھا شیشیاں مفت تقسیم کردی ھیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ھوجاے - مقام مسرت ھے کہ خدا کے فضل سے ھزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ھیں اور ھم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ھیں کہ ھمارے عرق کے استعمال سے ھر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لحق ھو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ھو - سردی سے ھو یا گرمی سے - جنگلی بخار ھو - یا بخار میں درد سر بھی ھو - کالا بخار - یا آسامی ھو - زرد بخار ھو - بخار کے ساتھ گلٹیاں

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ھوجاتے ھیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ھوئی تو ھیضہ ھوجاتا ھے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ھوتا ھے - اس سے بہتر ھے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ھمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ٣٠ برس سے تمام ھندوستان میں جاری ھے' اور ھیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ھے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ھے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ہ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

... ھوتی ھوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار ... ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ھے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ھے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ھونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ھے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ھے - اگر بخار نہ آتا ھو اور ھاتھ پیر ٹوٹتے ھوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاھلی رھتی ھو - کام کرنے کو جی نہ چاھتا ھو - کھانا دیر سے ھضم ھوتا ھو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ھوجاتی ھیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ھوجاتے ھیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ھمراہ ملتا ھے
تمام دوکانداروں کے ھاں سے مل سکتی ھے

... ١٠ ... ور ... پرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ٢٢٠ و ٧٣
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

47

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کرسکتے ھیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ٣٠ روپیہ تک روزانہ - خرچ' براے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ھیں - یہ سب باتیں ھمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ھے جو مشین کے ساتھ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ١٢ روپیہ بٹل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین پر لگائیے - پھر آس ... روپیہ روزانہ حاصل ... سکتے ھیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ١٥٥ - کو منگالیں

تو ٣ روپے - اور اس سے بھی کچھ زیادہ حاصل کرسکتے ھیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاھیے تو چھ سو کی ایک مشین منگالیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ھے اور ٣٠ روپیہ - روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ھر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ھے -

ھم آپ کی بنائی ھوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتے ھیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ھر قسم کے کاٹے' موزے' اون' جو ضروری ھوں' ھم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ھیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ھی کرنا نہ پڑے - کام ختم ھوا' آپ نے روانہ کیا' اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ھی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

ادرشہ نیٹنیگ کمپنی - نمبر ٢٠ کالج اسٹریٹ - کلکتہ
سب ایجنٹ شاھدشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ٨٠ نذیرو بازار - ڈھاکہ

جب که مسئله مختلف فیه تها تو دونوں قولوں پر غور کرنا چاهیے تها - اور یه دیکهنا تها که کسکي دلیل قوي هے ؟ کون قول صحیح هے ؟ بغیر غور و مشوره کے ایسے اهم مسئله میں فتوی دینے کي جرات نا مناسب تهي -

اگر مجهے اجازت دیجاے تو میں بلا خوف تردید اس کهنے کي جرات کرتا هوں که مسجد کے حصه کو سڑک میں شامل کرنیکا جن فقها نے فتوی دیا هے' وه دلائل کے لحاظ سے کمزور هے کیونکه اسکے لیے فقها نے صرف دو دلیلیں بیان کي هیں :

(۱) دونوں چیزیں پبلک کي هیں اسلیے ایک کو دوسرے میں شامل کرنا درست هے -

(۲) صاحب در مختار نے اسکے علاوه اس دلیل کا اور اضافه کیا هے که شهروں کي جامع مسجدوں میں اسکا دستور اور رواج هے ' پهلي دلیل کي کمزوري ظاهر هے' اسلیے که پبلک کي دونوں چیزیں هونے سے یه لازم نهیں آتا که ایک کو دوسرے میں شامل کر دینا بهي درست هو - اوقاف کے مسائل پر جسکو ادنے اطلاع بهي هوگي ' اسکو معلوم هوگا که جو چیزیں جس کام کے لیے وقف هوں' اونکا دوسري طرح سے استعمال کرنا کسیطرح درست نهیں هے - ایک مسجد کے ملبه کو دوسري مسجد کي تعمیر کے لیے منتقل کرنا ممنوع هے اور سیکڑوں اسکے نظائر موجود هیں - یهاں تک که لکها هے که شرائط الواقف کنص الشارع - یعنے واقف کي شرائط تبدیل و تغیر قبول نه کرنے میں نصوص شرعیه کے مشابه هیں - علامه شامي لکهتے هیں :

لا نعلم ذلك في جوامعنا - نعم تعارف الناس المرور في مسجد له بابان . . . نعم یوجد في اطراف صحن الجوامع رواقات مسقوفة للمشي في وقت المطر ونحوه لاجل الصلواة وللخروج من الجامع لا لمرور المارین مطلقا كالطریق العلم ' فمن كان له حاجة الي المرور في المسجد یمر في ذلك الموضع فقط لیكون بعیداً عن المصلین ولیكون اعظم حرمة لمحل الصلاة - ا هه

" همکو تو اپنے جامع مسجدوں میں کهیں اسکا پته نهیں لگتا - لوگوں نے اون مسجدوں میں جنکے دو دروازے هوتے هیں' گذرنے کا رواج قائم کرلیا هے .... هاں جامع مسجدوں کے صحن کے کناروں میں مسقف رواق بنا دیے هیں تاکه بارش وغیره کے وقت اوسمیں سے گذر سکیں لیکن صرف اسلیے که نماز پڑهنے آویں یا مسجد سے باهر جاویں' نه که هرکس و ناکس کے گذرنے کے ایسے عام راسته کیطرح هیں - جسکو مسجد میں چلنے کي ضرورت پیش آتي هے وه اس جگه سے هوکر گذر جاتا هے - اس سے یه فائده هے که نماز پڑهنے والوں سے گذرنے والا دور رهتا هے نیز خاص نماز کي جگه کي حرمت بهي برقرار رهتی هے "

جب که دلائل ایسے کمزور تهے تو فقها کے اس قاعده پر عمل کرنا چاهیے تها که : لا یجوز العدول عن الدرایة اذا وافقتها روایة (دلیل سے عدول کرنا درست نهیں بشرطیکه کوئي روایت بهي اسکے موافق هو)

(ج) فتاوي ابي اللیث تتار خانیه میں جو اختلاف نقل کیا هے' اوسمیں عدم جواز کے قول کو صحیح کها هے - پس اوسکے خلاف فتوي دینا کهاں تک مناسب تها ؟

(د) فتح القدیر میں جواز کے ساتهه یه قید بڑهائي هے : وهذا عند الاحتیاج کما قیده في الفتح - شامي کي پہلے عبارت سے بهي معلوم هوگیا هے که جسنے فتوے دیا هے وه صرف اسوقت کیلیے که راسته تنگ هو - مسجد کا حصه فاضل پڑا هو - آیا یهاں بهي وهي صورت تهي ؟ صرف اسي پر غور کرلینا کافی تها !

(ه) اسیکے ساتهه در مختار میں لکها هے :

وجاز لكل احد ان یمر فیه حتی الكافر ' الا الجنب والحائض والدواب (زیلعي)

هر ایک کو اوس زمین میں گذرنا جائز هے حتی که کافر تک گذرسکتا هے' لیکن جنبي' حائض' اور چارپاے نهیں گذر سکتے -

معلوم نهیں مولانا نے اسکي نسبت کیا انتظام سونچا ؟

(و) جن لوگوں نے گذر گاه بنانیکي اجازت دي هے' اونکا مقصد جوکچهه میں سمجها هوں' عرض کرتا هوں - ممکن هے که بعض علما اوسکے ساتهه اتفاق نه کریں - پہلے بطور تمهید یه سمجهه لینا چاهیے که تمام فقهانے مسجدوں میں راسته چلنے کے لیے گذرنیکي ممانعت کي هے اور اسکو مسجد کے احترام کے خلاف سمجها هے - اوسکے بعد دیکها گیا که بعض بعض مسجدیں بهت بڑي هیں' اگر اونمیں سے گذرنے کي ممانعت کیجاویگي تو حرج هوگا - اسلیے بعض فقها نے آساني کے لیے حکم دیا که مسجد کے صحن کے کنارے ایک مختصر راسته لوگوں کے گذرنے کے لیے بنا دیا جاوے تاکه نمازي اور غیر نمازي دونوں اوسپرسے گذر سکیں اور لوگوں کو آسانی رهے - یه مطلب نه تها که مسجد کے کسي حصه کو منهدم کرکے اوسکو راسته میں شامل کردیا جاوے -

اس مطلب کے لیے میرے پاس متعدد وجوه و قرائن هیں :

(۱) جهاں مسجد میں گذرنے کو منع کیا هے وهاں کے الفاظ یه هیں : یكره ان یتخذ المسجد طریقا (بحر) و اتخاذه طریقا - جهاں راسته بنانیکي اجازت دي وهاں کے الفاظ یه هیں : جعل المسجد طریقا -

عربي زبان میں جعل اور اتخاذ کے لفظ میں کوئي فرق هے یا نهیں ؟

(۲) در مختار میں " نعکسه " کي شرح میں یه الفاظ هیں : اذا جعل في المسجد ممراً - ممر کا ترجمه گذر گاه هے نه که سڑک یا پبلک روڈ - اسلیے میرے معني کي تائید صاف هے -

(۳) علامه شامي نے "لتعارف اهل الامصار" پر جو حاشیه لکها هے : نعم تعارف الناس المرور - الخ - اوسکو غور سے پڑهیے - یه بالکل وهي صورت هے جو میں سمجها هوں -

(۴) اوسکي حرمت مثل مسجد کے هے - حائضه اور جنبي کا گذرنا ناجائز هے - دواب کا لیجانا نا درست هے - اگر مسجد کے کسي حصه کو بالکل پبلک روڈ کر دیا جاوے تو اسمیں اسکي احتیاط کسطرح ممکن هوگي ؟ اسلیے یهي مطلب معلوم هوتا هے که ظاهري معنے مراد نهیں -

(۵) سب سے بڑهکر یه که دلائل سے اسي معني کي تائید هوتي هے نه که ظاهري معنے کي - اور اوسوقت فقها کا اختلاف بهي ختم هوجاتا هے که جسنے ممانعت کي هے تو اوسي وقت کي هے ' جب اوسکو بالکل سڑک میں شامل کردیا جاوے اور مسجد کي حیثیت باقي نه رهے - گذرنیکي شدید ضرورت کے وقت زمین لینے کي اجازت دیدي جائے تو مسجد میں شامل رهکر البته گنجائش هے -

سر دست مسئله کے متعلق اسي قدر عرض مطلب پر اکتفا کیجاتي هے :

انده کے پیش تو گفتم غم دل ' ترسیدم
که تو آزرده شوي ورنه سخن بسیارست

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۴ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, December 10, 1913.

☛ تجـــارت گاہ کا ... 45

سے یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسی ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے کلکتے ہی کی آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کی جاتی ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کی وارنش مثلاً روغنی بچھیا ، ہرة ، براون ، زرد ، کنگی ، کالی ، بکری اور بھیری کے ، گاے کے سر کا چمڑا ، رنگین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑوں کے ساز وغیرہ کا گاے اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا وارنش بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ہم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پر مہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کی اپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ، اگر مال خوب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹینری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.

2A Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

☛ 29 اکسیر ... م

ایجاد کردہ جناب حکیم حافظ ابو الفضل محمد شمس الدین صاحب

﴿ ایک سریع الاثر اور مجرب مرکب ﴾

ضعف دماغ و جگر کیلیے یہ ایک مجرب اور موثر دوا ہے - ضعف مثانہ کیلیے بھی اسکی تاثیر بے خطا اور آزمودہ ہے - ان تمام افسوس ناک اور مایوس کن امراض ضعف کیلیے اس سے بہتر زود اثر اور تعجب انگیز نتائج بخشنے والا اور کوئی نسخہ نہیں ہوسکتا ، جنکی وجہ سے آج نئی نسل کا بڑا حصہ نا امیدی کی زندگی بسر کررہا ہے اور اپنے فرائض حیات کے ادا کرنے سے عاجز ہے یہ اس طرح کی تمام نا امیدیوں کو جلد سے جلد مبدل بہ امید و نشاط کردیتا ، اور ایک نہایت صحیح و سالم اور ہر طرح تندرست شخص کی طاقت و صحت سے مایوس مریضوں کو شاد کام و کامیاب بنا دیتا ہے - صحت کی حالت میں اگر اسے استعمال کیا جاے تو اس سے بہتر اور کوئی شے قوت کو محفوظ رکھنے والی نہوگی -

قیمت فی ڈبیہ مبلغ ۳ روپیہ (تین روپیہ) محصول ڈاک ۲ آنہ

منیجر - دی یونانی مڈیکل اسٹورس

نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی کلکتہ

The Manager, The Unani Medical Stores,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

منقـــی الات ...س

کھانسی اور دمہ کا خوش ذائقہ اکسیر معجون قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ جسمیں سات روز کی دوا ہے - محصولڈاک ۳ آنہ منیجر دار الشفاء بھیونڈی ضلع تھانہ سے طلب کرو -

لغـــات ... ایـــدہ

مولفہ

مولانا السید سلیمان الزینبی

یعنی : عربی زبان کے چار ہزار جدید ، علمی ، سیاسی ، تجارتی ، اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری ، جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ہیں ، اور نیز الہلال جنمیں جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ہے ، وہ بھی اس لغت میں مع تشریح واصل ماخذ موجود ہیں - قیمت ۱ - روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

منیجر المعین ندوہ لکھنو -

نمایش دستکاری خواتین ہند

اعـلان

نمایش مندرجہ عنوان جو جنوری سنہ ۱۹۱۴ع میں قرار دیگئی تھی - وہ اب ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع سے ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع تک ہوگی - بغرض آگاہی ہر خاص و عام اطلاع دیجاتی ہے -

حسب الحکم

اودہ نراین بسریا چیف سکریٹری بھوپال دربار

۱ - ۱۵ سالز سلنڈر واچ مثال چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -

۲ - ۱۵ سالز سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سالز ہنٹنگ واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا مضبوط ملمع جسکے دیکھنے پر پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۸ سالز انگما سلنڈ واچ گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -

۵ - ۱۹ سالز گارنٹی لیور واچ اسکی مضبوطی سچا ٹایم برابر چلنے کا ثبوت صاحب نکٹری نے گارنٹی دس سال گھڑیکے ڈایل پر لکھا ہے جلد منگا لیجیے معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سالز سسٹم پٹنٹ لیور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Re. 8

Half-yearly „ „ 4 - 12.

الهلال

مدير مسئول و محرر خصوصي
احمد المكنى بابي الكلام الدهلوي

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکته

قيمت
سالانه ۸ روپيه
ششماهی ٤ روپيه ۱۲ آنه

نمبر ٢٤ — کلکته : چهـارشنـبه ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۲ هجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, December 10, 1918.

فهرست

تصـاويـــر

أخبار الانباء

جنـوبي افـريقـه

هندوستاني وفد کے جواب میں لارڈ کریو کي تقرير پر لندن پريس میں نقد و بحث شروع هوگئي ہے - ڈيلي نيوز شاهنشاهي حکومت کي مداخلت پر زور ديتے هوے لکھتا ہے که " تحقيقات پورے طور پر شاهنشاهي حکومت کي طرف سے هوني چاهيے " کيونکه اسکے نزديک جنوبي افريقه کي گوري آبادي کي راے کو نظر انداز کرنا نا ممکن ہے اور اسليے ملکداري کا جو ممکن طريقه باقي رہ گيا ہے ' وہ صرف دوستانه تفهيم ہے !

آخـر ميں وہ تجويز کـرتا ہے : " اس يقين کے سـاتهه که يونين گـورنمنٹ اس معامي اثر سے متاثر نه هوگي جس سے يه تمام دشوارياں پيدا هوئي هيں ' اس مقدمه کا فيصله خود يونين گورنمنٹ هي کے هاتهه ميں ديديا جائے " !

ڈيلي ميـل لارڈ کريو کي تقـرير کے تهديـد و انذار کي تصويب و تائيـد کرتا ہے اور يونين گورنمنٹ سے اميد کرتا ہے که وہ هنـدوستان ميں انگريزوں کے پوزيشن کے لحاظ سے اس " غير منصفانه احساس کو دور کرديگي جو اسوقت وهاں پهيلا هوا ہے "

ڈيلي گرافـک سر مانچور جي بهاو نـگري کے اس مطالبه کو " نا قابـل رد " سمجهتـا ہے که هندوستانيوں کو بهي برطـاني حقوق شهريت حاصـل هونا چاهيں - وہ مستعمرات کے استقلال داخلي کے متعلق لکهتا ہے که يه کسي حالت ميں بهي " حدود سے خالي نهيں " - موجوده مسئله کي اهميت پر بحث کرتے هوے وہ اسکو خود شاهنشاهي حکومت سے وابسته بتاتا ہے اور آخر ميں کهتا ہے :

" يونين گورنمنٹ کو آبـادي کے ايک طبـقه کے تعصبات پـر پوري شاهنشاهي کے فوائد و اغراض کي قرباني کرنا نه چاهيے "

ڈيلي ٹيليگـراف کے نزديـک تصفـيه کے ليے يونين گورنمنٹ پر زور نهيں ڈالا جا سکتا کيونکه يه بالکل نا ممکن ہے که " ايک اجنبي قوم کے خلاف کسي قسم کا دباؤ استعمال کيا جاسکے " مگر کيا يه صحيح ہے که جنوبي افريقه کي گوري آبادي اجنبي قوم ہے ؟ کيا جنوبي افريقه برطاني شاهنشاهي کا جزو نهيں ؟ اور بالفرض اگر يه مان بهي ليا جاے تو کيا يهي اصول ہے جو عموماً ايشيائي اور خصوصاً اسلامي سلطنتوں کے مقابله [illegible]

اخبار مذکور اس امر پر بهت مسرور ہے که لارڈ کريو نے مجوزه تحقيقات پر کافي زور ديا ہے اور اسے يقين کامل ہے که جنرل بوتها اور انکے رفقاء اس تحقيقات کي اهميت پورے طور پر تسليم کرينگے جو محض سرکاري نه هوگي -

جنوبي افريقه کے متعلق کتاب ازرق (بلوبک) شايع هوگئي ہے - اسميں صرف پانچ ماه يعني ۳ - جولائي سے ليکے ۲۹ - نومبر تک کے حالات درج هيں - کتاب کا اصلي مايهٔ خمير يونين گورنمنٹ اور دفتر مستعمرات کي باهمي مراسلات هيں ' مگر اسکے علاوه اسميں وہ طويل مراسلت بهي شامل کردي گئي ہے جو رئيس الاحرار مسٹر گاندهي اور وزير داخليه مسٹر جارج ميں هوئي تهي اور جسميں طمانيت بخش فيصله کي آخري کوشش کي گئي تهي - ليکن اس کتاب ميں نه تو حکومت هند اور وزير هند کي باهمي مراسلات شامل هيں اور نه وہ تار جو لارڈ کريو کو غير سرکاري طور پر موصول هوے اور لارڈ کريو نے مسٹر هارکورٹ کو بهيجديے تهے -

ان مراسلات ميں ترميم قانون ازدواج ' مسٹر فشر کا وعده ' اسکے ايفاء کے متعلق لارڈ گليڈ سٹون کي توثيق و تاکيد مع شرائط ' مقدمه مسماة کلثوم بي بي ' وغيره وغيره مواضيع پر بحث کی ہے - مسٹر هارکورٹ نے اپنے خطوط ميں جا بجا حکومت هند کي تشويش کا بهي ذکر کيا ہے - ايک خط ميں لکها ہے که هندوستاني صرف وزراء کے پخته وعده پر اعتماد کر سکتے هيں -

اگرچه جنوبي افريقه ميں اسوقت يکسر ظلم و عدوان کي حکمراني ہے مگر با اين همه جو هندوستاني ابهي تک قيد و بند کي گرفت سے آزاد هيں ' وہ جرات خدا داد سے اپنے اسير و محبوس برادران وطن کي همدردي و تائيد ميں برابر پر جوش جلسے کر رہے هيں - نٹال انڈين ايسو سي ايشن يکم نومبر کو مسٹر گوکهلے کے نام تار ديتي ہے که يہاں پے در پے جلسے هو رہے هيں - ان جلسوں ميں ليڈروں کے سـاتهه وفاداري کا اظهـار ' تمام مظالم کي ايک ايسے کميشن کے ذريعه تحقيقات کا مطـالبه ' جسمیں هندوستان کي کافي نيابت هو ' اور تين پونڈ ٹيکس کے قانون کي منسوخي پر اصرار کيا جا رها ہے - اسي تـاريخ کو جو هانسبـرگ سے مسٹر رچ نے اطلاع دي ہے که يہاں ايک عظيم الشان جلسه هوا ' جسميں خاموش مقابلے کے ساتهه کامـل همدردي و محبت ' وائسراے هـند کا شکريه ' ارباب مقاومت کے مظالم کے خـلاف اظـهار ناراضي ' مسٹـر گاندهي کے ساتهه وفاداري ' انکے معاونين اور ان تمام عورتوں کے احترام کے اظهار ' جنهوں نے اس شريفانه معرکه ميں مردوں کے دوش بدوش حصه ليا ہے ' آزادانه تحقيقات کے مطالبه ' اور هندوستانيوں کي امداد کے ليے شکريه کے رزوليوشن پاس کيے گئے -

۵ - دسمبر کے تار ميں بيان کيا گيا تها که ڈربن کے قيد خـانوں ميں هندوستاني يک شنـبه سے فاقه کشي کر رہے هيں - اسکي وجه وہ يه بيان کرتے هيں که کهي نا قابل اکل ' کمل نا کافي ' اور کپڑے غبار آلود هيں ' کهانا کافـر پـکاتے هيں - ان شکايات کے انسداد کے متعلق قيد خانے کے حـکام سے ملاقات کي گئي تو انهوں نے وزير داخليه کے پاس تار بهيجا - وزير داخليه نے جواب ميں کها که جن لوگوں نے فاقه کشي شروع کي ہے ' انهوں نے اپني مرضي سے کي ہے ' اور يه حکم ديا که آئنده تمام شکايات مجسٹريٹ سے کي جائيں !!

وزير موصوف کي هـدايت کے بموجب جنـرل لـوکس نے انجمن کو غـذا وغيره کے انتـظام سے روکديا ہے اور تمام هندوستانيوں کو کار فرماؤں کے رحم پر چهوڑ ديا ہے - يه اس سابق توثيق کے بالکل خلاف ہے جسميں بيان کيا گيا تها که قيد کي سزاؤں سے حکومت کا مقصد صـرف اسقدر ہے که وہ هڑتال کرنے والوں کو اطاعت پر مجبور کرے - مگر ۲ دسمبر کو مسٹر ريسٹ نے مسٹر گوکهلے کو ڈربن سے اطلاع دی ہے که حکومت نے جنرل لوکس کو هدايت کردي ہے که انجمن کے زير نـگراني پوليس کے ذريعه تقسيم غذا [illegible]

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا - ؛

(منیجر)

52

ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت ہے جو انگریزي اور حساب میں خاص مہارت رکھتا هو - عمر تیس او ر چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بهي واقفیت رکھتا هو - تنخواه چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رکھے جائنگے - نگہداشت پر آینده کی ترقی کا وعده -

تمام خط وکتابت میر اسلم خان جنرل المرکٹر - بریڈ لیج - سول لائن ناگپور - کے پته سے هونی چاهئیے

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نہیں هیں - لیکن ساتهه هي اس امر کي واقعیت سے بهی آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوئي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکھتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پهر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محله اور قصبه خریدار کے گهر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شہر کے اندر خود اپني آنکهوں سے دیکهه لیں -

اس کي وقعت ' ان اشتہارات کو بهی وقیع بنا دیتي هے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے -

منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -

۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

لکهنؤ کے مشهور سرمائي تحفے

موسم سرما میں رضائي لحاف کي ضرورت ضرور هوتي هے - لیجئے هم سے مندرجه ذیل قسم کے فردهاے رضائي و لحاف منگوا لیجئے - جو طرح طرح کے بیل بوٹوں سے مزین هوں گي جامع دار دو شاله نما طرز بغدادي چهینٹ وغیره عرض و طول موافق رواج -

فرد رضائي قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه -

فرد لحاف " ۶ - روپیه - ۵ - روپیه اور ۴ - روپیه -

فرد پلنگ پوش قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه

حلوه سوهن مقوي في سیر ۲ - روپیه - تمباکو خوردني ۶ - روپیه - و ۴ - روپیه في سیر - تمباکو کشیدني في سیر ۵ آنه تعمیل نصف قیمت پیشگي -

نوٹ — سودیشي طرز کے سوتي مشروع قابل پوشاک جسکے نمونه مفت -

المشتهر

حیدر حسین خاں منیجر سلینگ ایجنسي ملیح آباد ضلع لکهنؤ

خضاب سیه تاب

هم اس خضاب کي بابت لن‌ترانی کي لینا پسند نہیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کہنے میں توقف بهي نہیں ' خواه کوئي سچا کہے یا جهوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بروز بڑهتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پهیکا پڑتا هي نہیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کہنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا که اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کي حاجت لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیاده کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دلسنگه امرت سر

تنہا ست حسین ابن علي در صف اعدا
اکبر تو کجا رفتي و عباس کجائي ؟

سچ یہ ہے کہ جن مردہ دلوں کو زندگي کیلیے سوز و تپش کي ضرورت ہو' جن ارباب درد کو روح کي راحت کیلیے جسم کے ماتم کي تلاش ہو' جنکي زبانیں آہ و فغاں کو محبوب' اور جنکي آنکھیں خونبانہ فشاني کو اپنا مطلوب و مقصود سمجھتي ہوں' انکي صحبت ماتم و الم کي رونق کیلیے یہي افسانہ اتنا کچھہ سامان غم اپنے اندر رکھتا ہے کہ اگر خون کے بڑے بڑے سیلاب سمندروں کي رواني سے بہہ جائیں' اور بے شمار لاشوں کي تڑپ سے زمین کے بڑے بڑے قطعات یکسر جنبش میں آجائیں' جب بھي انکي نداء حال اس الہام سرائي سے قاصر رھیگي' جو اسکے ایک ایک لفظ کے اندر سے توصیہ فرماے عبرت و بصیرة ہے -

لیکن آہ ! کتنے دل ھیں جنھوں نے اس واقعہ کو اسکے حقیقي بصائر و معارف کے اندر دیکھا ہے ؟ اور کتني آنکھیں ھیں' جو حسین ابن علي شہید پرگریہ و بکا کرتے ہوے اس اسوۂ حسنہ کو بھي سامنے رکھتے ھیں' جو اس حادثۂ عظمی کے اندر موجود ہے ؟

في الحقیقت یہ حق و صداقت' آزادي و حریت' امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کي ایک عظیم الشان انساني قرباني تھي جو صرف اس لیے ہوئي تاکہ پیروان اسلام کیلیے ایک اسوۂ حسنہ پیش کرے' اور اس طرح جہاد حق و عدالة اور اس کے ثبات و استقامت کي ھمیشہ کیلیے ایک کامل ترین مثال قائم کردے - پس جو بے خبر ھیں انکو رونا چاھیے - ان لم تبکوا فتباکوا ! اور جو روتے ھیں انکو صرف رونے ھي پر اکتفا نہ کرنا چاھیے - انکے سامنے سید الشہدا نے اپني قرباني کا ایک اسوۂ حسنہ پیش کردیا ہے' اور کسي روح کیلیے ھرگز جائز نہیں کہ محبت حسین کي مدعي ہو' جب تک کہ اسوۂ حسیني کي متابعت کا اپنے اعمال کے اندر سے ثبوت نہ دے -

ضرورت تھي کہ ایک مبسوط مقالہ افتتاحیہ " اسوۂ حضرة سید الشہدا " کے عنوان سے کئي نمبروں میں لکھا جاتا اور نہایت تفصیل کے ساتھہ اس حادثہ ھائلۂ شہادت پر نظر ڈالي جاتي - سب سے پہلے اسکي تاریخي حیثیت نمایاں کي جاتي اور اسکے بعد ان تمام مواعظ و نتائج عظیمہ کو ایک ایک کرکے بیان کیا جاتا جو اس ذبح عظیم کے اندر پوشیدہ ھیں' اور جنکي لسان حیات آج بھي اسي طرح صدا دے رھي ہے' جس طرح کنار فرات کي' ریتلي سرزمین پر اسے بارہ سو برس پہلے زخم و خون کے اندر سے وعظ فرماے حقیقت و صداقت تھي !!

دنیا میں ھر چیز مر جاتي ہے کہ فاني ہے - مگر خون شہادت کے ان قطروں کیلیے جو اپنے اندر حیات الہیہ کي روح رکھتے ھیں' کبھي بھي فنا نہیں :

کشتگان خنجر تسلیم را
ھر زماں از غیب جانے دیگرست

لیکن افسوس کہ شرح و بسط کیلیے اس وقت مستعد نہیں - صرف چند مجمل اشارات پر اکتفا کرونگا :

تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل

(۱) سب سے پہلا نمونہ جو یہ حادثۂ عظیمہ ھمارے سامنے پیش کرتا ہے' دعوة الی الحق' اور حق و حریت کي راہ میں اپنے تئیں قربان کرنا ہے -

بني امیہ کي حکومت ایک غیر شرعي حکومت تھي کوئي حکومت جسکي بنیاد جبر و شخصیت پر ھو' کبھي بھي اسلامي حکومت نہیں ھوسکتي - انھوں نے اسلام کي روح حریت و جمہوریت کو غارت کیا' اور مشورۂ و اجماع امة کي جگہ محض غلبۂ جابرانہ اور مکر و خدع پر اپني شخصي حکومت کي بنیاد رکھي - انکا نظام حکومت شریعة الہیہ نہ تھا' بلکہ محض اغراض نفسانیہ و مقاصد سیاسیہ' ایسي حالت میں ضرور تھا کہ ظلم و جبر کے مقابلہ کي ایک مثال قائم کي جاتي اور حق و حریت کي راہ میں جہاد کیا جاتا -

حضرة سید الشہدا نے اپني قرباني کي مثال قائم کرکے مظالم بني امیہ کے خلاف جہاد حق کي بنیاد رکھي' اور جس حکومت کي بنیاد ظلم و جبر پر تھي' اسکي اطاعت و وفاداري سے انکار کردیا -

پس یہ نمونہ تعلیم کرتا ہے کہ ھر ظالمانہ و جابرانہ حکومت کا علانیہ مقابلہ کرو اور کسي ایسي حکومت سے اطاعت و وفاداري کي بیعت نہ کرو جو خدا کي بخشي ہوئي انساني حریت و حقوق کي غارتگر ھو' اور جسکے احکام مستبدہ و جائرہ کي بنیاد صداقت و عدالة کي جگہ جبر و ظلم پر ھو -

(۲) مقابلہ کیلیے یہ ضرور نہیں کہ تمھارے پاس قوت وشوکت مادي کا وہ تمام ساز و سامان بھي موجود ھو جو ظالموں کے پاس ہے - کیونکہ حسین ابن علي کے ساتھہ چند ضعفاء و مساکین کي جمعیت قلیلہ کے سوا اور کچھہ نہ تھا - حق و صداقت کي راہ نتائج کے فکر سے بے پروا ہے - نتائج کا مرتب کرنا تمھارا کام نہیں - یہ اس قوة قاھرۂ عادلۂ الہیہ کا کام ہے' جو حق کو باوجود ضعف و فقدان انصار کے کامیاب و فتح مند کرتي' اور ظلم کو باوجود جمیعة و عظمت دنیوي کے نامراد و نگونسار کرتي ہے : وکم من فئة قلیلة' غلبت فئة کثیرة باذن اللہ -

ایسے موقعوں پر ھمیشہ مصلحت اندیشیوں کا خیال دامنگیر ھوتا ہے جو في نفسہ اگرچہ عقل و دانائي کا ایک فرشتہ ہے' لیکن کبھي کبھي شیطان رجیم بھي اسکے بھیس میں آکر کلام کرنے لگتا ہے - نفس خادع حیلہ طراشیاں کرتا ہے کہ صرف اپنے تئیں کٹوادینے اور چند انسانوں کا خون بہا دینے سے کیا حاصل ؟ توپ و تفنگ اور تخت و سلطنت کا مقابلہ کس نے کیا ہے کہ ھم کریں؟

آخري سوال کا جواب میں دیسکتا ھوں - تاریخ عالم کي صدھا امثال مقدسۂ و محترمۂ جہاد سے قطع نظر' تمھارے سامنے خود مظلوم کربلا کي مثال موجود ہے - تم کہتے ھو کہ چند انسانوں نے حکومتوں کي قوتوں اور ساز و سامان کا مقابلہ کب کیا ہے کہ کبھي بھي کیا جاے ؟ میں کہتا ھوں کہ حسین ابن علي نے صرف بہتر یا باسٹھہ بھوکے پیاسے انسانوں کے ساتھہ اس عظیم الشان حکومت قاھر و جابر کا مقابلہ کیا' جسکے حدود سلطنت ملتان اور سرحد فرانس تک پھیلنے والے تھے - اور گو یہ سچ ہے کہ اس نے اپني آنکھوں کے سامنے اپنے دل کے ٹکڑوں کو بھوک اور پیاس کي شدت سے تڑپتے دیکھا' اور پھر ایک ایک کرکے ان میں سے ھر وجود مقدس خاک و خون میں تڑپا اور جاں بحق تسلیم ھوا' اور یہ بھي سچ ہے کہ وہ دشمنوں سے نہ تو پینے کیلیے پاني چھین سکا' اور نہ زندہ رھنے کیلیے اپني غذا حاصل کرسکا' اور اسمیں بھي شک نہیں کہ بالاخر سر سے لیکر پیر تک وہ زخموں سے چور ھوا' اور اس خلعت شہادت لالہ گوں سے آراستہ ھوکر طیار ھوا' تا اس کرشمہ ساز عجائب کے حریم وصال میں پہنچے' جو دوستوں کو خاک و خون میں تڑپاتا اور دشمنوں کو مہلت دیتا ہے :

ارید وصالہ' و یرید قتلي !

تاھم فتح اسکي تھي' اور فیروز مندي و کامراني کا تاج صرف اسي کے زخم خوردہ سر پر رکھا جا چکا تھا - وہ تڑپا اور خاک و خون

شذرات

بعض مسائل مهمه

شاید هي کوئي شے اسقدر میرے لیے تکلیف ده ہے جسقدر الهلال کي قلت ضخامت اور ضیق ابواب و فصول - هر نیا هفته جب شروع هوتا ہے تو امیدوں اور ولولوں سے لبریز دماغ لیکر آتا هوں که ابکي صحبت میں تو جي بهرکے باتیں کرینگے ' لیکن جب جاتا هوں تو وهي حسرت پیشین زبان پر هوتي ہے که :

ابکے بهي دن بهار کے یونهي گذر گئے !

کثرت افکار و ترددات نه انتخاب کا موقع دیتے هیں ' نه فکر و مطالعه کا - نه حسن ترتیب کا خیال رهسکتا ہے ' نه تقدیم و تاخیر مضامین کا - کئي آدمیوں کا کام ایک هي آدمي سے لیجیے کا تو اسکي معذوریاں سنني هي پڑینگي - ایسی حالت میں ضرورت ہے که ایک میدان وسیع اسکے سپرد کردیا جاے - اور خواه ترتیب و انتخاب ' اور تقدیم و تاخیر مطالب میں کتني هي آس سے مجبورانه غلطیاں سرزد هوجائیں ' تاهم وه کسی طرح مقید نه هو ' اور جوکچهه کهنا چاهتا ہے ' کم و بیش کسي نه کسي موقعه پر کهه سنائے :

کون ہے جسے اپنا دماغ چیر کر دکهلاؤں که کیا کچهه لکهنا چاهتا هوں ' اور جوکچهه الهلال میں لکهتا هوں ' وه اسکے مقابله میں کتنا ہے ؟ اور پهر کس سے کهوں که میرے پاس دماغ نہیں ہے - ایک مدفن اموات ہے ' جسمیں لفظ و معني کے احیاء و ارواح پیدا هوتي هیں اور سیر حیات کي راه مسدود دیکهکر اپنے مولد هي کو اپنا مدفن بهي بنا لیتي هیں ! کما قلت :

هر موج معاني که زجیحون دلم خاست
تا ساحل لب آمده بر تافت عناں را

اگرچه اردو پریس میں تنوع و تعدد مطالب و مضامین کے اعتبار سے اسکي موجوده ضخامت بهي اتنسي ہے جو هفته وار اخبارات ایک طرف ' ملک کے بهت سے ماهوار رسائل میں بهي مفقود ہے ' اور علي الخصوص ایسي حالت میں که ایک هي شخص کو اس کارخانے کا هر کیل پرزه درست کرنا پڑتا ہے ' بیجا نہیں ' اگر الهلال اپني هفته وار ضخامت پر نادم هونے کی جگه شادماں هو ' تا هم کیا کیجیے که اپني نظر نے جو معیار اور نمونے اپنے سامنے رکهے هیں ' اور دل کي آرزوؤں کي جو شورش ہے ' اسکے لیے یه سب کچهه هیچ ہے - یه سچ ہے که توفیق الهي نے جو کچهه مرحمت فرمایا ' وه بهي اپني حیثیت سے کهیں ارفع و اعلی ہے ' لیکن سوال یه ہے که سائل کو جو کچهه ملے ' وه آس کے کچکول فقر هي کے لائق کیوں هو ؟ دست کریم کو تو اپنے جیب و دامن کي عزت پر نظر رکهني چاهیے :

وهبت علي مقدار کفي زماننا
و نفسی علي مقدار کفک یطلب

کئي هفتوں سے چاهتا هوں که چند اهم معاملات هیں ' مختصراً هي سهي ' مگر انکے متعلق چند کلمات ضرور یه عرض کروں - هر هفتے خیال هوتا ہے که لکهونگا ' لیکن جب آخري صفحات کي نوبت آتي ہے تو گنجائش صاف جواب دیدیتي ہے :

که ابتو کچهه نہیں باقي جناب شیشے میں !!

آج اراده کر لیا ہے که اس هفتے مقالۂ افتتاحیه سرے سے لکها هي نه جاے اور اسکي جگهه صرف شذرات هوں - کم از کم چند ضروري معاملات تو بحث میں آجائیں گے -

طبعیتیں مختلف اور ذوق هر شخص کا الگ ہے - ممکن ہے که بعض احباب کرام کو مقالۂ افتتاحیه کا نهونا شاق گذرے - لیکن انکي خدمت میں عرض ہے که جن صفحوں پر همیشه اپنے ایک سالم دل کي خونچکانیاں دیکهي هیں ' وهاں گاه گاه اسکے چهوٹے چهوٹے ٹکڑوں کو بهي بکهرا هوا دیکهه لیجیے کا تو کیا هوگا ؟ کبهي خندۂ زخم سے ارباب درد کا جي بهلتا ہے تو کبهي دل صد پاره کے نالۂ شکستگي سے بهي :

لختے برد از دل ' گذرد هرکه ز پیشم
من قاش فروش دل صد پارۂ خویشم !!

عشرۂ محرم الحرام (۱)

شمع ها برده ام از صدق بخاک شهدا
تا دل و دیدۂ خونبانه فشانم دادند

آئیے ' سب سے پہلے آج ایک بهولي هوئي صحبت ماتم کو پهر تازه کریں - کتنے دن گذر گئے که راه و رسم ماتم و شیون سے نا آشنا هیں - نه صداے ماتم کي فغاں سنجي ہے اور نه چشم خونبار کي اشک افشاني - کار و بار غم کي رونق افسرده هو چلي ہے اور روز بازار درد کي چهل پهل مدت سے موقوف ہے :

نه داغ تازه مي خارد ' نه زخم کهنه مي کارد !
بده یا رب دلے کیں صورت بے جاں نمي خواهم !

طرابلس کے خون آلود ریگستان کو اگر لوگوں نے بهلا دیا ' مشهد مقدس اور تبریز کا قصۂ الم اگر ذهنوں سے محو هوگیا ' مقدونیا اور البانیا کے تازه ترین افسانه هاے خونین اگر فکروں سے فراموش هوگئے ' تو کچهه مضائقه نہیں - ارباب درد و غم کیلیے ایک ایسي داستان الم صدیوں سے موجود ہے ' جو کبهي بهلائي نہیں جا سکتي ' اور اگر لوگ اسے بهلا بهي دیں تو بهي هر سال چند ایسے ماتم آلود دن تازگي زخم کهن کیلیے آ موجود هوتے هیں جو از سرنو ایک هزار ڈهائي سو برس پیشتر کے ایک حادثۂ عظیمه کي یاد پهر سے تازه کردیتے هیں !

ابکے کچهه ایسا اتفاق هوا ہے که الهلال کي اشاعت ٹهیک عشرۂ محرم الحرام کے دن واقع هوي ہے - بس میرا اشاره حادثۂ هائلۂ کبری یعني شهادت حضرة سید الشهدا علیه و علی اجداده الصلوۃ والسلام کي طرف ہے - عظم الله اجورنا بمصائبنا !

وقتست که در پیچ و خم نوحه سرائي
سوزد نفس نوحه گر از تلخ نوائي
وقتست که آن پردگیاں ' کز ره تعظیم
بر درگه شاں کرده فلک ناصیه سائي
از خیمۂ آتش زده عریاں بدر ایند
چوں شعلۂ دخاں بر سر شاں کرده ردائي
جانها همه فرسودۂ تشویش اسیري
دلها همه خوں گشتۂ اندوه رهائي

(۱) یه نوٹ اگرچه اسقدر بڑهگیا ہے که شذرات کي جگه ایک پورا افتتاحیه ہے - تاهم چونکه بالکل سرسري طور پر لکها گیا ہے اسلیے اسے الهلال کا لیڈنگ آرٹکل قرار نہیں دیتا که اسکے لیے اپنے ذهن بعض خاص شرائط ٹهرا رکهے هیں -

ان المحب لمن یحب یطیع

حضرت امام علي بن الحسین الشهید به زین العابدین کہتے هیں :

" اني لجالس في العشیة التي قتل ابي الحسین في صبیحتها و عمتي زینب تمرضني اذ دخل ابي و هو یقول :

یا دهـر اف لـك مـن خلیـل
کـم لك في الا شـراف و الا صیـل
من طـالب و صـاحب قتیـل
و الـدهـر لا یقنـع بالبـدیـل
و انمـا الامـر الى الجلیل
و کـل حی سـالـك السبیل

ففهمت ما قال ' و عـرفت ما اراد ' و خنقتـني عبـرتی ' و رددت دمعی ' و عرفت ان البلاء قد نزل بنا - و اما عمتی زینب ' فانـها لما سمعت ما سمعت والنساء من شا نهن الرقة و الجزع ' فلم تملك ان و ثبت تجر ثوبها حاسرة وهي تقول و اثـکلاه ! لیت الموت اعدمنی الحیاة ' الیوم ما تـت فاطمة و علی و الحسن بن علی اخی ' فنظر الیها فردد غصته ثم قال : یا اختی ! اتقي اللـه ! فان الموت نازل لا محاله - فلطمت وجهها ' و شـقت جیبها ' وخرت مغشیاً علیهـا ' و صاحت وا ویلاه ! و اثـکلاه ! ! فتقدم الـیها فصب علی وجهها الماء ' و قال لها یا اختاه ! تعزي بعزاء الله ' فان لی و لکل مسلم اسوة برسول الله صلی الله علیه و سلم " (تاریخ یعقوبی مطبوعه لیڈن - جلد دوم صفحه - ۲۹۰ -)

اسکا خلاصه یه ہے که حضرة امام علي بن حسین زین العابدین علیه السلام کہتے هیں :

" جس رات کي صبح کو میدان شهادت گرم هونے والا تها ' عین اُسي شب کا واقعه ہے که میں بیمار پڑا تها - میري پهپي زینب میري تیمار داري میں مصروف تهیں - اتنے میں حضرة امام حسین داخل هوے - وہ چند اشعار پڑهرہے تهے جنهیں سنکر میں سمجهه گیا که انکا اراده کیا ہے ؟ میري آنکهوں سے بے اختیار آنسو جاري هوگئے اور مجهے یقین هوگیا که هم پر ابتلاء الهي نازل هوگئي ہے اور اب اُس سے چارہ نہیں -

مگـر حضرة زینب ضبط نه کرسکیں کیونکہ قدرتي طور پر عورتیں زیاده رقیق القلب هوتي هیں - وہ ماتم کناں چلا اٹهیں که وا حسرتا وا مصیبتا ! الیوم ماتت فاطمة و علي والحسن بن علي !

لیکن جب حضرة حسین نے یه حالت دیکهي تو انکي جانب متوجه هوے اور کہا که اے بہن ! یه کیا بے صبري اور کیسا جزع و فزع ہے ؟ الله سے ڈرو که موت یقیناً ایک آنے والي چیز ہے اور اس سے کوئي بچ نہیں سکتا -

لیکن حضرة زینب شـدت غم و حزن سے مضطر تهیں - وہ دیکهه رهي تهیں که آنے والي صبح کن واقعات خونین کے ساتهه طلوع هوگي - فرط غم میں انهوں نے اپنا چہره پیٹ لیا ' گریباں پهاڑ ڈالا اور وا ویـلا ! وا حسرتا ! پکارتي هوئي بے هوش اپنے بهائي پر گر پڑیں - حضرة حسین نے یه حالت دیکهکر انکے منه پر پاني ڈالا اور جب هوش میں آئیں تو فرمایا : اے بہن ! یه کیسا غم و حزن ہے جو تم کررهي هو ؟ تمهیں چاهیے که الله کے حکم و فرمان کے مطابق جو طریق عزا و حزن و غم ہے ' اُسے اختیار کرو ' کیونکه میرے لیے اور هر ایک مسلم کیلیے رسول الله صلي الله علیه وسلم کي زندگي اور انکے اعمال و افعال میں اتباع اور پیروي کیلیے بہترین نمونه ہے ! ! "

الله اکبر ! خاندان نبوت کے اس مرتبۂ رفیع اور اس درجۂ عظیم دیکهیے که رسول الله صلی الله علیه وسلم کا اُسوۂ احسنه کس طرح انکے سامنے تها ' اور " لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة " کے حکم کے آگے کس طرح انهوں نے اپنے جذبات اور خواهشوں کو قربان کردیا تها ؟ ایسے سخت اور زهره گداز موقعه پر بهي اپني بہن کا جزع و فزع اُنهیں گوارا نهوا ' اور بجاے عام الفاظ صبر و تشفي کہنے کے فرمایا تو یه فرمایا که " فان لي و لکـل مسلم اسوة في رسول الله صلی الله علیه و سلم " ! !

پهر آج کتنے مدعیان محبت اهل بیت کرام هیں ' جو اس اسوۂ حسنه کے اتباع کا اپنے اعمال سے ثبوت دیسکتے هیں ؟

انـڈین نیشنـل کانگریس (کراچي)

یادش بخیر ' مسلمانوں کا ایک سیاسي دور چند سال پیشتر تـک تها جو گذرچکا ہے :

خواب خوش بودم و از یاد حریفاں رفتم

کہتے هیں که اس گذشته عهد میں ایک خونخوار عفریت کسي آبادي کے عین وسط میں رهتا تها جسکا نام " مسلمانوں کي مسلمه قومي پالیسي " تها - اسکي طاقت عجیب اور اسکا خونخوارانه حمله بے امان تها - خواہ انسان کہیں هو اور کسي فکر میں ' لیکن اسکے هاتهه سے محفوظ نه تها - تمام ملک اسکے دست تظلم سے عاجز آگیا تها اور اس شیطان لعین کے حملوں سے پناہ مانگتا تها - چنانچه بالاخر خدا نے دعاؤں کو سنا اور اپنے بعض بندوں کو بهیجدیا جنهوں نے روایات یہود کے بلعم باعور کي طرح اس عفریت سیاہ کو ایک هي وار میں ٹـکرے ٹـکرے کر دیا : فانظر کیف کان عاقبة الظالمین ؟ (۴۱ : ۲۸)

اذا جاء موسی و القی العصا
فقد بطل السحر و الساحـر !

جسطرح پراني روایتیں جاڑے کي بڑي بڑي راتوں میں بیٹهکر لوگ سنا کرتے هیں ' اسي طرح اُس دور گذشته کے قصص و حکایات بهي عنقریب قصۂ پیشین بنکر زبانوں پر هونگے -

پس جو عهد گذر چکا ' اب اسکا تذکره فضول ہے - مسلمانوں کي " مسلمه قومي پالیسي " اگر کوئي تهي بهي تو اب اسکا عفریت مرچکا ہے اور خدا نے چاها تو وہ اپني سوگوار ذریت کي خاطر اب پهر واپس نه آئیگا -

وہ زمانه گیا جب انڈین نیشنل کانگریس کي شرکت کے تصور سے مسلمان کانپ اٹهتے تهے اور ڈرتے تهے که کہیں علي گڈه کي برادري حقه پاني بند نه کردے ' اور " قومي اصطلاحات " کي فرهنـگ میں کسي مسلمان کیلیے سب سے بڑي گالي یه تهي که اُسے " کانگریسي " کہدیا جاے - ابتـو وہ کلمۂ " حق " جـو حسین ابن منصور کي زبان سے نکلا تها ' خود علي گڈه کي در و دیوار سے اثبات وجود کر رها ہے :

اندک اندک عشق در کار آورد بیگانه را

اب مسلمان کانگریس میں شریک هوں یا نهوں ' مگر ملک کي ایک هي سچي اور صادق العمل جماعت نے اپني استقامت اور راست بازي سے انکي ضد اور هٹ پر فتح تو ضرور پا لي ہے ' اور " مسلمه قومي پالیسي " کے سوگوار گو اب شرم و حیا سے اپني ضلالت چهل ساله کا علانیه اقرار نه کریں ' لیکن انکے دل اور ضمیر کا جو کچهه انکے ساتهه سلوک هوگا ' اُسے کوئي انهیں سے پوچهے تو معلوم هو - جن لوگوں نے ضمیر کي ملامت کے عذاب الیم کا مزہ نہیں چکها ہے ' وہ اُن گرفتاران عـذاب قلبي کي مصیبتوں کو کیا جانیں ؟

نوا گراں نخوردنده گزند را چه خبر؟

اگرچه بعض ایسے استقامت فرمایان راہ ضلالت اب بهي موجود

میں لوٹتا' پر اپنے اس خون کے ایک ایک قطرہ سے جو عالم اضطراب میں اسکے زخموں سے ریگ و سنگ پر بہتا تھا' انقلاب و تغیرات کے وہ سیلاب ہاے آتشین پیدا کر دیے' جنکو نہ تو مسلم بن عقبہ کی خون آشامی روک سکی' نہ حجاج کی بے امان خونخواری' اور نہ عبد الملک کی تدبیر و سیاست - وہ بڑھتے اور بھڑکتے ہی رہے - ظلم و جبر کا پانی تیل بنکر انکے شعلوں کی پرورش کرتا رہا' اور حکومت و تسلط کا غرور ہوا بنکر انکی ایک ایک چنگاری کو آتشکدۂ سوزاں بناتا رہا - یہاں تک کہ آخری وقت آگیا' اور جو کچھہ سنہ ۶۱ - میں کربلا کے اندر ہوا تھا' وہ سب کچھہ سنہ ۱۳۲ میں نہ صرف دمشق' بلکہ تمام عالم اسلامی کے اندر ہوا - صاحبان تاج و تخت خاک و خون میں تڑپے' انکی لاشیں گھوڑوں کے سموں سے پامال کی گئیں' فتح مندوں نے قبریں تک اکھاڑ ڈالیں' اور مردوں کی ہڈیوں تک کو ذلت و حقارت سے محفوظ نہ چھوڑا - اور اسطرح: فسیعلم الذین ظلموا' ای منقلب ینقلبون! کا پورا پورا ظہور ہوا!!

پھر کیا یہ سب کچھہ جو ہوا' وہ محض ابراہیم عباسی کی دعوت اور ابو مسلم خراسانی کی خفیہ ریشہ دوانیوں ہی کا نتیجہ تھا؟ کیا یہ اسی خون کا اعجاز نہ تھا جو فرات کے کنارے بہایا گیا تھا؟ پھر یہ فتح مندی تو بہ حسب ظاہر ہے جسکے نتائج کیلیے ایک صدی کا انتظار کرنا پڑا' ورنہ فی الحقیقت مظلومیت کا خون جس وقت بہتا ہے' اسی وقت اپنی معنوی فتح مندی حاصل کر لیتا ہے -

(۳) بہر حال یہ تو حق و صداقت کی قربانیوں کے نتائج ہیں جو کبھی ظاہر ہوے بغیر نہیں رہتے' لیکن حضرۃ سید الشہدا کا اسوۂ حسنہ بتلاتا ہے کہ تم ان نتائج کی ذرا بھی پروا نہ کرو - اگر ظلم اور جابرانہ حکومت کا وجود ہے' تو اسکے لیے حق کی قربانی ناگزیر ہے اور اسے ہونا ہی چاہیے - تعداد کی قلت و کثرت یا سامان و وسائل کا فقدان اسپر موثر نہیں ہو سکتا - اور ظلم کا صاحب شوکت و عظمت ہونا اسکے لیے کوئی الہی سند نہیں ہے کہ اسکی اطاعت ہی کر لی جاے - ظلم خواہ ضعیف ہو خواہ قوی' ہر حال میں اسکا مقابلہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ ظلم ہے' اور حق اور صداقت ہر حال میں یکساں اور غیر متزلزل ہے -

(۴) حق و عدالۃ کی رفاقت کی آزمائشیں زہرہ گداز اور شکیب ربا ہیں - قدم قدم پر حفظ جان و ناموس اور محبت فرزند و عیال کے کانٹے دامن کھینچتے ہیں - لیکن یہ اسوۂ حسنہ مومنین مخلصین کو درس دیتا ہے کہ اس راہ میں قدم رکھنے سے پہلے اپنی طلب و ہمت کو اچھی طرح آزما لیں - نہ کہ چند قدموں کے بعد ہی ٹھوکر لگے:

جرم را ایں جا عقوبت ہست و استغفار نیست!

اس قتیل جادۂ حق و صداقت کے چاروں طرف جو کچھہ تھا' اسکا اعادہ ضروری نہیں کہ سب کو معلوم ہے - خدا تعالے نے اپنی آزمایشوں کے متعدد درجے بیان کیے ہیں:

ولنبلونکم بشی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات' وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ' قالوا: انا للہ و انا الیہ راجعون (۲ : ۱۵۲)

اللہ تعالی تمہیں آزمایشوں میں ڈالیگا - وہ حالت خوف و ہراس' بھوکھہ اور پیاس' نقصان مال و جان اور ہلاکت اولاد و اقارب میں مبتلا کرکے' تمہارے صبر و استقامت کو آزمایگا' پس اللہ کی طرف سے بشارت ہے انکے لیے' جنکے ثبات و استقامت کا یہ حال ہے کہ جب مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو اپنے تمام معاملات کو یہ کہکر اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں کہ: انا للہ و انا الیہ راجعون "

خوف و ہراس' بھوک اور پیاس' نقصان اموال و متاع' قتل نفس و اولاد؛ یہی چیزیں انسان کیلیے اس دنیا میں انتہائی مصیبتیں ہو سکتی ہیں' اسلیے انہی چیزوں کو راہ الہی کیلیے آزمایش قرار دیا گیا -

لیکن مظلوم کربلا کے سامنے یہ تمام مرحلے ایک ایک کرکے موجود تھے - وہ ان تمام مصائب سے ایک لمحہ کے اندر نجات پاکر آرام و راحت اور شوکت و عظمت حاصل کر سکتا تھا اگر حکومۃ ظالمہ کی وفا داری و اطاعت کا عہد کرلیتا' اور حق و صداقت سے روگردانی کیلیے مصلحت وقت کی تاویل پر عمل کرتا' پر اس نے خدا کی مرضی کو اپنے نفس کی مرضی پر ترجیح دی' اور حق کا عشق' زندگی اور زندگی کی محبتوں پر غالب آگیا - اس نے اپنا سر دیدیا کہ انسان کے پاس حق کیلیے یہی ایک آخری متاع ہے' پر اطاعت و اقرار وفاداری کا ہاتھہ ندیا جو صرف حق و عدالۃ ہی کے آگے بڑھسکتا تھا: و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ' واللہ رؤف بالعباد -

(۶) سب سے بڑا اسوۂ حسنہ کہ اس حادثۂ عظیمہ کی لسان حال اسکی ترجمانی کرتی ہے' راہ مصائب و جہاد حق میں صبر و استقامت اور عزم و ثبات ہے کہ: ان الذین قالوا ربنا اللہ' ثم استقاموا - دوسری جگہہ کہا: فاستقم کما امرت! و للہ در ما قال:

روے کشادہ باید و پیشانی فراخ
آں جا کہ لطمہ ہاے ید اللہ می زنند

فی الحقیقت اس شہادۃ عظیمہ کی سب سے بڑی مزیت و خصوصیت یہ ہے کہ اپنے تمام عزیز و اقارب' اہل و عیال' اور فرزند و احباب کے ساتھہ دشت غربت و مصائب میں محصور اعدا ہونا' اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے جگر گوشوں کو شدت عطش و جوع سے آہ وفغان کرتے ہوے دیکھنا' پھر ان میں سے ایک ایک کی خون آلود لاش کو اپنے ہاتھوں سے اٹھانا' حتی کہ اپنے طفل شیر خوار کو بھی تیر ظلم و بربریت سے نخچیر پانا' مگر با ایں ہمہ راہ عشق صداقت میں جو پیمان صبر و استقامت باندھا تھا' اسکا ایک لمحہ بلکہ ایک عشر دقیقہ کیلیے بھی متزلزل نہونا' اور حق کی راہ میں جسقدر مصائب و اندوہ پیش آئیں' سب کو شکر و منت کے ساتھہ برداشت کرنا کہ: رضینا بقضاء اللہ و صبرنا علی بلائہ:

پیکان ترا بجان خریدار من مرہم دیگران نخواہم

دوست کے ہاتھہ سے جام زہر بھی ملتا ہے تو تشنہ کامان زلال محبت اسے غیروں کے جام شہد و شکر پر ترجیح دیتے ہیں:

اے جفا ہاے تو خوشتر ز وفاے دگراں!

آج بھی اگر گوش حقیقت نیوش باز ہو تو خاک کربلا کا ایک ایک ذرہ توصیہ فرماے صبر و استقامت ہے:

شدیم خاک و لیکن ببوے تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمی خیزد!

افسوس کہ تفصیل مطالب کا ارادہ نہیں اور وقت و گنجائش مقتضی اجمال و ایجاز - اگر اس صبر و استقامت کے اسوۂ حسنہ کو دیکھنا چاہتے ہو تو خدا را اسفار تاریخ کی طرف توجہ کرو - صرف ایک روایت یہاں لکھونگا' تاکہ جو لوگ خاندان نبوت اور عترۃ حضرت رسالت کی محبت کا دعوا رکھتے ہیں' وہ غور کریں کہ ادعاء محبت بغیر متابعت بیکار ہے:

غرضکه کانفرنس اپنے پہلے دور میں ایک حد تک علمي مذاکرات کي دلچسپیاں رکھتی تھي اور ایک ایسي صحبت تھي جو صرف اجتماع محض ' یا رزولیوشنوں کے گھڑنے کا کوئي آله هي نه تها -

سید صاحب کے بعد ایک نیا دور شروع هوا - زمانه بہت آگے نکل گیا تها ' اور تعلیم یافته جماعت بهي اس وقت سے دوگني چوگني هوگئي جو کانفرنس کے آغاز عهد میں تهي - اسکا نتیجه یه هونا تها که کانفرنس ایک علمي مجلس هونے کے لحاظ سے بهي ترقي کرتي ' لیکن افسوس که روز بروز اسکے اجلاس بے مزه هوتے گئے - چند پرانے لوگ جو بولنے والے تھے ' وہ کب تک کام دیتے ؟ نئي جماعت کوئي پیدا نه هوئي - کہا گیا که تقریریں وغیرہ بالکل فضول هیں - اب عملي کام هونا چاهیے - اصل شے مسئلۂ تعلیم هے - عملي کام تو جو کچهه هونا تها هوچکا ' نتیجه یه نکلا که کانفرنس کے جلسے محض رزولیوشنوں کي مصنوعي جنگ کا ایک تماشا گاه بنگئے ' یا علي گڈه کالج کیلیے وسیلۂ جمع مال -

اصل یه هے که خدا انسانوں کي فطرة کو آپکي خاطر بدل نہیں سکتا - دو هي چیزیں هیں جو قوموں اور جماعتوں کیلیے اپنے اندر کشش رکھتي هیں : مذهب یا سیاست - یہاں دونوں میں سے ایک شے بهي نہیں - صرف ایک مسئلۂ تعلیم کو کب تک لوگ سنیں ' اور خواه وہ کتنا هي ضروري هو ' لیکن ضرورت اور کشش کا فرق بهي آخر کوئي چیز هے یا نہیں ؟

خدا بخشے - نواب محسن الملک مرحوم اپنے آخري زمانے میں جب کبهي لیکچر دیا کرتے تھے تو اسقدر مجھے تکلیف هوتي تهي که اٹھکر اپنے قیام گاه میں چلا آتا اور لحاف اوڑھکر سو رهتا که یه اس سے هزار درجه زیاده پر لطف و لذت بخش هے -

یه اسلیے نه تها که مجھے انکي بلند اور یکساں آواز سے دلچسپي نه تهي - یا مجھے انکي قوۃ بیانیه کے اعتراف سے انکار تها - بلکه صرف اسلیے که وہ جب کبهي کهڑے هوتے تو تعلیم کے متعلق تقریر کرتے یا مسلمانوں کے تنزل و بربادي کا افسانه چھیڑ دیتے - دونوں قسم کي تقریروں کے نه صرف مطالب بلکه الفاظ تک ایسے تھے ' جو ایک قرن سے انکي زبان و قلم پر جاري تھے اور اتني مرتبه دهرائے جا چکے تھے که اب انکے سننے کیلیے صبر و ضبط کے غیر معمولي مجاهده کي ضرورت تهي - آخري علي گڈه کانفرنس میں وہ تقریر کیلیے کهڑے هوے اور علي گڈه کالج کے لڑکوں کو طاعون کے چوهوں سے (سومرتبه کي دهرائي هوئي) تشبیه لطیف دیکر " الاسلام دین الفطرة و الفطرة هي الاسلام " شروع کیا هي تها که میں وهاں سے نکلکر بے اختیار بهاگا اور ڈیوٹي کي دکان میں آکر چاء پینے لگا -

اسمیں شک نہیں که ادهر چهه سات سال سے صاحبزادۂ آفتاب احمد خاں صاحب نے کانفرنس کے کاروبار کو نہایت ترقي دي هے - اور علي گڈه کي اندروني پارٹیوں میں سے انکي مخالف پارٹي بهي اس امر کے اعتراف سے کبهي انکار نه کریگي که یه صرف انهي کي محنت اور جانکاهي کا نتیجه هے که آج کانفرنس ایک مستقل ماهوار مالي حیثیت اپنے ساتهه رکھتي هے اور اسکے ممبروں کي تعداد دوگني چوگني هوگئي هے - چند سالوں سے انهوں نے مختلف صوبوں اور شہروں کے مسلمانوں کے تعلیمي حالات کے جمع و بحث کا جو سلسله شروع کیا هے ' وہ بهي نہایت مفید و نافع هے اور ایک ایسا مقدم کام هے جس کو زیاده وسعت کے ساتهه کرنا چاهیے ' تاهم صرف صاحبزاده افتاب احمد اکیلے کیا کرسکتے هیں جب تک که کانفرنس کو مفید و دلچسپ بنانے والے تمام اسباب و وسائل فراهم نهوں -

جس وقت سے لیگ قائم هوئی هے ' کانفرنس اور زیاده بے رونق هوگئي - اگر اب کانفرنس کے اجلاس لیگ کے ساتهه نهوں تو جلسے کا وهي حال هو جو رنگون اور دهلي میں هوا تها -

صدها آدمي اپنے وقت اور روپیه کو صرف کرتے هیں ' کتنے افسوس کي بات هے که انکے اس صرف مال و وقت کا معاوضه همارے پاس صرف ایک چوبیں اسٹیج هو ' جسپر سرخ کپڑے کا فرش کردیا گیا هو ' یا چند مرتب کرسیوں کي قطاریں ' جن پر رنگ برنگ کي پگڑیاں اور مختلف پیمانے کے قالبوں کي ترکي ٹوپیاں نظر آ رهي هوں اور بس !

ضروري رزولیوشنوں کو پیش کرنا چاهیے - رزولیوشن في نفسه بیکار چیز نہیں - کالج اور اسکے مختلف صیغوں کیلیے روپیه بهي جمع کیجیے - اسمیں کیا هرج هے - لیکن اسکے ساتهه هي " ال انڈیا کانفرنس " کے ادعا کو ملحوظ رکھکر عام قومي ضروریات اور مقامي حالات کو بهی پیش نظر رکھنا چاهیے اور کچهه ایسا سامان بهي مهیا کرنا چاهیے جس سے قوم کي علمي معلومات ' اخلاق و تربیت ' اور مذاق تقریر و تحریر کو بهي نفع پہنچے -

بڑا سوال مجمع کي فراهمي هے - یه کیا هے که ایک مجمع موجود هے اور اس سے کام نہیں لیا جاتا ؟ ضرورت تهي که یه قوم میں فن خطابت (اریٹري) کي ایک درسگاه هوتا ' اهم علمي و دیني مطالب پر مبسوط لیکچر دیے جاتے - اسلامي علوم و اداب کي تحقیق و تحفظ اسکا ایک اهم ترین مقصد هوتا - اسکے اعضا اثار اسلامیۂ هند کي تحقیق و تفتیش کرتے ' اور هندوستان کے عهد اسلامي کے متعلق ایک محققانه سرمایۂ تاریخي فراهم کیا جاتا - اسکے ساتهه هر سال ایک علمي نمایش هوتي ' جسمیں مسلمانوں کے گذشته تمدن کے آثار و بقایا جمع کیے جاتے اور اسکے مختلف صیغوں پر متعدد لیکچر طیار کیے جاتے -

اصلاح رسوم ایک نہایت ضروري کام تها مگر خواجه غلام الثقلین اس سے مستعفي هي هوگئے -

میں چاهتا هوں که اس سال کانفرنس میں کچهه وقت صرف اسي موضوع پر صرف کیا جاے که " وہ کیا وسائل و ذرائع هیں جنکے اختیار کرنے سے کانفرنس کا مجمع زیاده مفید و انفع هو سکتا هے "

مجھے امید هے که جناب صاحبزاده افتاب احمد خاں صاحب اسپر توجه فرمائیں گے -

---

۱۷۰ ام ای گ ۱

اس سال مسلم لیگ کے جلسے میں غالباً بعض ایسے مسائل مهمه پیش هوں ' جنکے فیصلے کے بعد همیں یه [illegible] کا آخري موقعه ملجائیگا که لیگ کوئي ضروري شے هے یا نہیں ؟

غور کرتا هوں تو مسلمانوں کے موجوده سیاسي تغیرات میں قدرت الهیه کے عجیب عجیب کرشمے نظر آتے هیں ! فسبحان من لا یتغیر !!

کل کي بات هے که لیگ کي فرهنگ مصطلحات میں سیاست کے معني غلامي کے لکھے تھے ' اور سیاسي جد و جهد کا نظام عمل یه تها که چند بڑے آدمیوں کے احکام کي بلا چوں و چرا تعمیل کي جاے - اسلیے که انکے پاس روپیه هے ' اور اسلیے که لیگ کو بهي روپیه دیتے هیں یا کم از کم دیسکتے هیں -

اس اثنا میں حوادث نے ورق الٹا اور سلطان وقت نے حکم دیا که آنکھیں کھولو ! چند بندگان خداے لیگ کے چہرے سے نقاب الٹي اور چند مهینے کے جهاد لسان و قلم کے بعد هي قوم کو نظر

ہیں جو کانگریس کی شرکت کو مسلمانوں کیلیے مضر بتلانے سے نہیں شرماتے' اور " مسلمہ قومی پالیسی " آنجہانی کا ذکر خیر بھی گاہ گاہ چھیڑ دیا کرتے ہیں' تاہم مجھے یقین ہے کہ سلطان وقت کے فرمان کے آگے یہ تمام مذبوحی مساعی بیکار ہیں' کیونکہ جو حق تھا وہ ظاہر ہوگیا ' اور جو باطـــل تھا آسے اپنی جگہ خالی کرنی پڑی: ان الباطل کان ذھوقا -

خود نتائج ہی نے فیصلہ کر دیا کہ جو لوگ قوم کو ملـک کے پالیٹکس سے علحدہ رکھنا چاہتے تھے ' اور غـلامی کا بیج بوکر اسکے نتائج کے منتظر تھے ' باوجود کامل ایک قرن کی نـگہداشت کے جو خود انھوں نے کی ' اور باوجود اس ساحرانـہ آبپاشی کے جو قوۃ ابلیسیہ انکے پس پشت سے آکر کرتی رہی ' بالاخر ناکام و نا مراد ہوے اور غلامی کا " شجرۃ الزقوم " کو برگ و بار لایا' پر کامیابی کا پھل آسے نصیب نہ ہوا: اولائـک حـزب الشیـطان ' الا ان حـزب الشیـطان هم الخاسـرون (۱۸ : ۵۸)

مجھے پورا یقین ہے کہ اگر امسال کانـگریس کا جلسہ کراںچی کی جگہ شمالی ہند کے کسی شہر میں ہوتا تو نہایت کثرت سے مسلمان شریک ہوتے : و لوکرہ المنافـقون المفسد ون الدجالون -
لیکن افسوس کہ کراںچی ان اطراف سے بہت دور ہے اور ابھی ملکی سیاست سے پوری طرح دلچسپی لینے کیلیے مسلمانوں کا مذاق ایک دو سال اور طلب کرتا ہے -

مدتوں تک جو بیڑیاں پانوں میں رہی ہیں' وہ اب کھل کر گرگئی ہیں ' مگر اسکو کیا کیجیے کہ بیڑیاں بہت بوجھل تھیں - خود انسے تو نجات ملـگئی مگر انـکے اثر سے ہنوز نجات نہیں ملی ہے - پانوں اسطرح سوجھہ گئے ہیں کہ ایک زمانہ تـک بغیر کسی بند کے بھی بند ہے رہیں گے !

کانفـــرنس (اگـرہ)

• ـــ •

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈہ کا جلسہ آگرہ میں ہے -

افســوس کہ مجھے مہلت نہ ملی ورنہ کانفرنس کے متعلق بعض ضروری امور تھے جنکـو ایک دو ماہ پیشتـر لکھکر صاحبزادہ صاحب کے پاس بھیجنا چاہتا تھا - یہ مسلمانوں کا تمام ملک میں ایک ہی عظیم الشان مجمع ہے جو ہر سال منعقد ہوتا ہے ' اور ظلم ہے اگر اسکو مفیـد تر بنـانے اور اس اجتمـاع سے حقیقی علمی و تعلیمی فوائد حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جاے -

میں اس وقت بالکل پسند نہ کرونگا کہ علی گڈہ کانفرنس کی تاسیس و تشکیل کی تاریخ کا تجسس کروں - نہ میں اسکی ضرورت سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو یاد دلاؤں کہ سید صاحب مرحوم نے کانفـرنس صرف اس خیـال سے قائم کی تھی ' تاکہ انڈین نیشنل کانگریس کے مقابلے میں ایک ایسا مجمع مہیا کـردیا جاے جو انھی تاریخوں میں منعقد ہو ' جن تاریخوں میں کانگریس کا اجلاس منعقد ہوتا ہے ' اور اس طـرح مسلمانوں کو کانگریس کی شرکت سے روکا جاے !

آپ آتے تھے مگر کوئی عنانگیر بھی تھا !

یہ لا حاصل ہے - مقصـد تاسیس کچھـہ ہو' بہـرحال یہ مسلمانوں کا اولین تعلیمی مجمع ثابت ہوا - کیونکہ جہاں تـک مجھے معلوم ہے ' کانفرنس سے پہلے مجلس مذاکرۂ علمیہ کلکتہ کے سوا (جس میں سید صاحب مرحوم نے فارسی لکچر دیا تھا اور جو اب سنٹرل محمڈن ایسو سی ایشن کلکتہ کے نام سے محض اسماً باقی ہے) تمام ملک میں کوئی مجلس موجود نہ تھی - وہ بھی محض مقامی تھی اور حکومت کے بعض اغراض سیاسیہ کیلیے ایک آلۂ کار بن کر رہگئی تھی -

سید صاحب کے زمانے ہی میں اسکی دلچسپیاں بہت بڑھگئیں - ابتدائی ایک دو جلسوں کے سوا ' بالعموم جلسے شاندار ہوے' اور رفتہ رفتہ قومی خطابت کا یہ ایک ایسا اسٹیج بن گیا ' جہاں تـک پہنچنے اور تقریر کرنے کی لوگوں کو خواہش ہونے لگی

اسکے ساتھہ ہی علی گڈہ کی تحریک کی اشاعت اور فراہمی مال اعانت میں بھی اس سے مدد ملنے لگی - ریزلیوشن کا مشغلہ ابھی پوری طرح شروع نہیں ہوا تھا -

اگر آج یہ سوال کیا جاے کہ کانفرنس کے وجود سے قوم کو کسقدر فوائد حاصل ہوے اور کس قدر نقصان؟ تو میں اسکا جواب دینا پسند کرونگا - کانفرنس سے ایک اشد شدید نقصان تو یہ پہنچا کہ اسکا وجود بھی منجملہ اُن موانع کے تھا ' جنکے ذریعہ مسلمانوں کو سیاست کے درس و ذوق سے روکا جاتا تھا اور پالیٹکس باغ عدن کا شجر ممنوعہ بن گیا تھا کہ : لا تقربا ھذہ الشجرۃ فتـکونا من الظالمین (۲ : ۳۳)

در حقیقت اس سعی نے مسلمانوں کو اس درجہ سخت نقصان پہنچایا ہے کہ نہیں معلوم اسکی تلافی کبھی بھی ہوسکیگی یا نہیں - اور میں ایک لمحہ کیلیے بھی آجکل کے اُن مدعیان حریت کا سا نفاق جائز نہیں رکھہ سکتا ' جو ایک طرف تو بتکدے سے بھی رسم و راہ رکھنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف راہ حرم میں بھی دوڑتے ہیں' اور پھر یہ تاویل کرکے اپنے جی کو خوش کر لیتے ہیں کہ جس وقت مسلمانوں کو پولیٹکل اعمال سے روکا گیا تھا' اُسوقت کیلیے ایسا ہی موزوں تھا - یعنی جو کچھہ ہم نے پہلے کیا وہ بھی ٹھیک تھا - اور جو کچھہ اب کر رہے ہیں یہ بھی ٹھیک ہے - دونوں راہوں میں سے ایک راہ کے اختیار کرنے کی ضرورت نہیں : مذبذ بین ذلک ' لا الی ھا اولاء و لا الی ھا اولاء !

یہ تو اسکا " عیب " تھا :

عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو !

" ہنر " کا یہ حال ہے کہ علاوہ اُن ضمنی فوائد کے جو کسی ایسے سالانہ اجتماع سے اتحاد و ملاقات ' و مبادلہ خیالات ' وجلب روابط کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں ' ایک بڑا فائدہ خطبات علمیہ کا بھی تھا ' جو گو زیادہ اہم و وسیع صورت حاصل نہ کر سکا ' تاہم اردو ادبیات میں کئی مفید و نافع چیزونکا اسکی بدولت اضافہ ہوگیا - نواب محسن الملک کے دو لیکچر مسلمانوں کی تہذیب پر گو محققانہ نہیں ہیں اور زیادہ تر سرسری تراجم و اقتباسات کا مجموعہ ہیں' تاہم مفید و دلچسپ ہیں - مولوی سید علی بلگرامی کا لیکچر کلیلہ دمنہ کی تاریخ پر بہت مفید ہے - مولانا شبلی نعمانی کے متعدد اہم رسائل کانفرنس ہی کی تقریب سے لکھے گئے - مولانا حالی کی کئی موثر نظمیں اسی کے جلسوں میں سنائی گئیں -

تاریخ علوم کا یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے عہد علمی میں صرف یہی کیا کہ قدما کے علوم عربی زبان میں منتقل کرلیے ' یا اسپر کچھہ اضافہ بھی کیا ؟ علی الخصوص فلسفہ میں (بقول بعض بے خبر مستشرقین فرنگ کے) وہ صرف " ارسطو کی گاڑی کے قلی " ہی تھے یا انھوں نے ارسطو سے الگ ہوکر خود بھی اپنی حکمیات کا کوئی دور شروع کیا تھا ؟

الہ آباد کانفرنس میں مولانا شبلی نے ایک تقریر کی تھی اور چاہا تھا کہ کانفرنس ہی کے سلسلے میں اس موضوع پر ایک ذخیرۂ مباحث مرتب کیا جاے -

دار الفنون کالج قسطنطنیہ کا جلسہ ادرنہ کی واپسی کیلیے

خواتین قسطنطنیہ کا جلسہ اعانت ہلال احمر کیلیے

"عالیہ زینب" ایک مشہور ترک خاتون مظالم بلقان پر لکچر دے رہی ہے -

آگیا که جس کهلونے کو سنهري دیکهکر والۂ و شیفته تهي ' اسکا رنگ تو ضرور سونے کا هے ' پر قیمت سونے کي نهیں - پس وہ بیدار هوئي و ان کانوا من قبل لفي ضلال مبین !
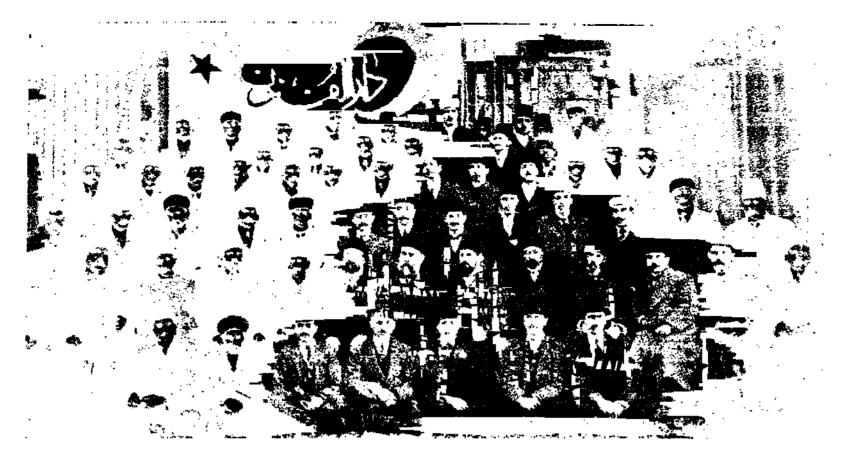
اسکے بعد ایک جماعت پیدا هوئي جنمیں بعض لوگ تو وہ تهے جنکو هدایت الهي نے روز اول هي سے چن لیا تها : و ذالک فضل الله یوتیه من یشاء - اور کچهه وہ تهے جو کو ابتدا میں اس دعوۃ کے مخالفین و منکرین میں شامل رهے اور حتی الوسع انهوں نے اپني قوتوں کو وقف مخالفت بهي کیا : استکبارا فی الارض و مکر السئي - لیکن : ولا یحیق مکر السئي الا باهله - بالا خر یا تو ناکامي نے سبق عبرت و مو عظمت دیا ' یا بعض اغراض و مقاصد نے مصلحت وقت کي سرگوشي کي - بهر حال انهوں نے روش بدلي اور ازادي وحریت کي راہ کا اعلان کیا - نیتوں کا خدا علیم هے ' مگر میري دعا هے که خدا انهیں استقامت و صداقت عطا فرما کے و آخرین منهم لما یلحقوا بهم - کے مقام سے بهرہ اندوز فرمائے -

موجودہ حالت یه هے که لیگ نے چند قدم آگے بڑهائے هیں اور ایک بهت بڑے بند فکر کے توڑنے کا اعلان کیا هے - خیالات کي تبدیلي نے قوت پیدا کرلي هے ' اور جو خیالات کل تک چند " دشمنان علي گڈہ " کے تهے ' آج بهت سے پرستاران علي گڈہ کے هوگئے هیں - حتی که حال میں هز هائنس سر آغا خان کي جو چٹهي انکے استعفے کي نسبت موسوم به سید وزیر حسن شائع هوئي هے ' وہ خود سرے لیکر پیر تک انهیں خیالات سے لبریز هے - في الحقیقت یه ایک بهت بڑي حق و صداقت کي فتح مندي اور الهي کارو بار کے محیر العقول اور سریع الظهور نتائج هیں ' جن سے صاحبان بصیرۃ ' عبرۃ و موعظۃ حاصل کرسکتے هیں : ان في ذالک لذکری ' لمن کان له قلب او القي السمع وهو شهید !

پس اب قوم کے سامنے اسکي سیاسي زندگي کا آخري سوال درپیش هے - پچهلے دو تین مهینوں کے اندر جو واقعات انگلستان میں گذرے ' انهوں نے في الحقیقت قوم کیلیے وہ منزل گذشته پهر از سر نو سامنے کردي هے ' جس سے پچهلے دنوں وہ سمجهتي تهي که گذر گئي - یه مناقشه گو سید وزیر حسن اور سید امیر علي کے درمیان شروع هوا مگر اب بالکل جماعت اور اشخاص کا سوال بن گیا هے ' اور اگر یه یهاں تک بڑهگیا هے که لیگ میں اسکا فیصله کیا جائے تو همیں چاهیے که ٹهیک ٹهیک فیصله هي کردیں -

شخصاً میں سید امیر علي کی عزت کرتا هوں اور اُن ایرادات و شخصي اعتراضات سے اس بحث کو آلودہ کرنا پسند نهیں کرتا جو بعض معاصرین فریقانه اثر میں کر رهے هیں - لیکن هماري قوم کے چند بڑے افراد کے سوا شاید دنیا کا هر صاحب عقل انسان اسکي تصدیق کریگا که کسي آدمي کا بڑا یا نیک هونا اس امر کیلیے مستلزم نهیں هے که اسکي هر خواهش کي تعمیل بهي کي جائے

سید وزیر حسن کا اس سے زیادہ کوئي قصور نهیں که ڈنر کي شرکت سے انکار کو انهوں نے گوارا نهیں کیا اور اسکے بیان کردہ وجوہ کے اعتراف و احترام سے انکار کر دیا - نیز بے لاگ اور بے پردہ ازادي کے ساتهه گرم لب و لهجه میں اپنے خیالات ظاهر کیے -

مگر سید امیر علي نے لنڈن مسلم لیگ کا قصه بهي چهیڑ دیا - وہ تنخواہ بهي مانگتے هیں اور مالک و آقا بهي خود هي بننا چاهتے هیں !

لنڈن مسلم لیگ ابتدا سے ال انڈیا لیگ کي شاخ هے مگر ایک ایسے تمسخر انگیز طریقه سے جو کسي پڑهے لکے آدمي کیلیے زیبا نهیں ' وہ کهتے هیں که باوجود اسکي شاخ هونے اور هندوستان سے روپیه لینے کے ' وهي لیگ کي پالیسي کي مالک بهي هوگئي !

کان مملوکي فاضحی مالکي

ان هذا من اعا جیب الزمن !

قوم کو اس موقع پر یاد رکهنا چاهیے که تمام کاموں کا اصل مبدء جماعت اور اشخاص کا سوال هے ' اور آزادي و غلامي کا اصل مرکز بحث صرف یهي هے جو اسکے سامنے آگیا هے - جب تک تقلید کي بندشیں گردن میں پڑي رهتي هیں ' جب تک دماغ غلامي کیلیے نه که فکر و اجتهاد کیلیے هوتا هے ' جب تک قوم کے افراد اپنے دماغ سے خود کام نهیں لیتے بلکه اسکي باگ چند اشخاص کے هاتهوں میں دیدیتے هیں ' اور جب تک که دولت و علم ' عزو جاہ ' رسوخ و حکومت ' او ر قدامت و عمر کي پرستش کي جاتي هے اور حق و صداقت کا معیار صرف بڑے لوگوں کي شرکت هوتي هے نه که کسي شے کي حقیۃ ... و حقانیت ' تو اس وقت تک یقیناً هر شخص اس خیال کے تصور سے کانپتا اور لرزتا هے که فلاں بڑا آدمي هم سے روٹهه نه جائے ' اور فلاں اونچي کرسیوں پر بیٹهنے والا هم سے الگ نه هوجائے ' لیکن اگر یه سچ هے که اشخاص پرستي کا بت کدہ ٹوٹ چکا هے اور قوم اپني زندگي کو خود اپنے زندگي سے ثابت کرنا چاهتي هے نه که زید و عمر کے سامنے هاتهه باندهکر ' تو آخري وقت آگیا هے که وہ اس مسئله میں اصول و صداقت کا ساتهه دیکر اسکا ثبوت دے -

خود سر آغا خان نے اپني چٹهي میں اس مسئله کي صداقت کا نهایت سنجیدگي سے اعتراف کرلیا هے - اصول و آزادي ایک شے هے جو ایک هزار سید امیر علي کے امثال و اعمال سے بهي زیادہ قیمتي اور محبوب هوني چاهیے - هذہ تذکرہ فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا -

سید امیر علي کیلیے قومي خدمت کے بهت سے میدان موجود هیں اگر وہ کام کرنا چاهیں - بهتر هے که مسلمان اب انهیں پالیٹکس سے علحدہ هي رهنے دیں - آخر کب تک بدبخت مسلمانوں کا پالیٹکس سر آغا خاں یا سید امیر علي کے بت کدے کا نام هوگا ؟

صفحہ [illegible] اص[illegible]

اس هفتے " دار الفنون " قسطنطنیه کا مرقع شائع کیا جاتا هے جو عهد دستور کے بهترین اعمال علمیه میں سے هے - اس مرقع میں ابتدا کي صفوف اساتذۂ و معلمین کي هے جنکو موجودہ نهضۂ علمیۂ عثمانیه کا خلاصه کهنا چاهیے - اثناء جنگ بلقان میں اس درسگاہ کے معلمین و متعلمین نے متعدد موقعوں پر ایثار و جاں نثاري کي امثال نمایاں پیش کیں ' جنکا تذکرہ بارها اردو جرائد میں هوچکا هے -

دوسري تصویر ایک مرقع عبرت اور لوحۂ انتباہ و موعظۃ هے - یه خواتین قسطنطنیه کے اُس عظیم الشان اجتماع کا مرقع هے جو سقوط ادرنه کے وقت منعقد هوا تها ' اور جس میں عثماني خواتین غیور و ملت پرست نے اپنے تمام زیور اتار کے دیدیے تهے - یه تصویر الهلال میں ایک مرتبه نکل چکي هے جبکه میں مسوري میں تها مگر میري عدم موجودگي کي وجه سے ایک سخت غلطي هوگئي ' ... تصویر کے نیچے اصل موقعه و موضوع مجلس کي تشریح نه کي گئي - اسلیے مکرر شائع کرکے تصحیح کردي جاتي هے -

مسئلۂ شرقیہ

ریاست ہاے بلقان بعد از جنگ

آسٹریا اور روس

جو لوگ سیاست کے غوامض و دقایق سے واقف ہیں انکا متفقہ طور پر بیان ہے کہ بلقان کی پہلی اور دوسری جنگ میں شکست کا اثر صرف دولت عثمانیہ تک محدود نہیں رہا بلکہ اس کا اثر اسٹریا تک بھی پہنچا ہے - اس شکست نے مقدونیہ اور سلانیک کے متعلق ان تمام خوشگوار اور دیرینہ امیدوں کو یکسر دفن کر دیا جو آسٹروی سیاست کے سینوں میں ہمیشہ آباد رہتی آئی ہیں - وہ سینے جو کل تک ان امیدوں کا کاشانہ تھے' آج انکا سنسان مدفن ہیں' ایسا مدفن جنہیں دوبارہ بعث و حشر کی امید نہیں !

آسٹریا نے جلد ان گونا گوں خطرات اور مشکلات کو محسوس کر لیا جو اس کو ہر طرف سے گھیرے ہوے تھے اور اسکی پالیسی کی نا کامی کی صورت میں اسکو ہلاکت و بربادی کی دھمکی دیتے تھے - اسنے دیکھا کہ اپنی غلطی یا مجبوری سے اس نے ان سلافیوں کو اپنے حوالی میں پھیلنے اور بڑھنے کا موقعہ دیدیا - اب یہ یہاں تک بڑھگئے ہیں کہ خود اسکے ہر طرف سے گھیر رہے ہیں اور اسکے اصلی باشندوں پر زندگی کے دروازے بند کررہے ہیں - پس اگر اسی طرح یہ بڑھتے ہی رہے تو یقیناً ایک دن اسقدر بڑھجائینگے کہ پھر کسیطرح روکے نہ رکینگے' اور اگر اسوقت انہوں نے ان ہزارہا سلافی دلوں میں سلافیت کا خوابیدہ غرور بیدار کردیا' تو پھر یقیناً سلطنت آسٹریا کی بنیادیں ہلجائینگی اور یہ عظیم الشان قصر حکومت زمین کے برابر ہوجائیگا -

یہ خطرات جب اسکے سامنے آئے تو اسکو کھٹکا پیدا ہوا - اس نے فوراً اسکے تدارک کی کوشش کی - البانیا کو اپنا آلۂ عمل بنایا اور اسکو دول کے سامنے اسلیے پیش کیا تا کہ وہ معاملات بلقان میں مداخلت کا ایک وسیلہ اور بحر اسود کی طرف امنڈنے والے سروی سیلاب کی راہ میں ایک سد آہنین بن جائے -

اس نے اپنی تجویز کی سفارش اس قاعدۂ مزعومہ سے کرائی جو دول عظمی ہمیشہ سلطنت عثمانیہ کے مقابلہ میں دہرایا کرتی ہیں گو اُن سے بڑھکر کوئی انسانی گروہ اسکا مخالف نہیں - یعنی " ملک صرف اہل ملک کے لیے ہے " -

نیز اسکی تائید ان عظیم الشان افواج سے کی جو اس نے سروی اور روسی حدود پر جمع کرنا شروع کردیں - اسکے دونوں حلیف یعنی اطالیا اور جرمنی بھی اسکی تائید میں سرگرم تھے

پس اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسئلۂ بلقان سے ایک اور مسئلہ پیدا ہوگیا جو اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ اور زیادہ خطرناک تھا - بلکہ روس اور آسٹریا اور بالاخر اتحاد ثلاثی اور مفاہمت ثلاثیہ میں ایک ایسے اختلاف کا محور تھا جو ممکن تھا کہ جنگ تک منجر ہو جاتا -

ہم کو غالباً اس رد و کد اور بحث و مباحثہ کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں جو اشقودرہ وغیرہ یعنی مسئلہ البانیا کی شاخوں کے متعلق ہوا - بلکہ اسقدر کہدینا کافی ہے کہ آسٹریا اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی اور اس نے اساطین سیاست یورپ کو مشغول رکھا -

یورپ کے ارباب سیاست جنمیں انگلستان کا وزیر خارجیہ سب سے آگے تھا' اسوقت کے تصور سے کانپنے لگے جب کہ روس اور آسٹریا میں جنگ چھڑ جایگی اور پھر رفتہ رفتہ تمام یورپ میں پھیل جایگی - اسلیے انہوں نے اس مسئلہ کو سب سے زیادہ اہمیت دی - لندن میں سفرا کی مجلس کے جلسوں میں تمام دوسرے مواضع پر اس معاملے کو مقدم رکھا گیا اور بالاخر یہ فیصلہ کیا کہ البانیا دول عظمی کی زیر نگرانی رہے -

لیکن سچ یہ ہے کہ اس مسئلہ کا جو حل انہوں نے تجویز کیا ہے محض لغو اور بے معنی ہے اور اپنی زندگی کے لیے بہت تھوڑی عمر رکھتا ہے -

روس جو اپنی ساختہ پرداختہ ریاست سرویا کی تائید کر رہا تھا' اگر ذرا بھی تفکر و تامل سے کام لیتا او ر ماضی سے مستقبل کے لیے عبرت حاصل کرتا' یعنی سرویا کو ترغیب دیتا کہ وہ ان شہروں کے الحاق سے باز رہے جو خاص البانی ہیں تو بہت اچھا ہوتا' کیونکہ اس صورت میں سرویا اس عنصر کو قبضۂ اقتدار میں رکھنے کی تکلیف سے بچ جاتی جس سے اب ہر وقت نافرمانی و بغاوت کا اسے خطرہ رہیگا - اسکے علاوہ اسے البانیا کی دوستی بھی حاصل ہوجاتی' مگر روس سروی مطامع کے ساتھہ ساتھہ چلا' اور سرویا نے اس طلائی اصول کے بالکل برعکس' پر زرین' دیبرہ' اور چند ایسے شہر ملا لیے جو البانیا کا جزو سمجھے جاتے ہیں -

اس حرکت سے اس نے بیکار البانیوں کو چھیڑ دیا اور انمیں وہ قومی غرور پیدا کردیا جو ہمیشہ انہیں اپنے مغصوبہ شہروں کی واپسی کے لیے بر انگیختہ کرتا رہیگا -

جسطرح کہ جرمنی سے الزاس اور لورین کی واپسی کے لیے فرانسیسی' اور آسٹریا سے اسکے مغصوبہ شہروں کی واپسی کے لیے اطالی بیچین رہتے ہیں -

اسکی ایک روشن دلیل یہ ہے کہ جونہی البانیوں کو سروی فوج کے منتشر ہونے کی خبر معلوم ہوئی' فوراً آسٹریا کے اغواء و تحریض سے آٹھے تا کہ ان شہروں کو واپس لے لیں جو سرویا نے ملا لیے ہیں اور اسطرح اس نقصان کی تلافی کریں جو سفرا کی کانفرنس کے فیصلہ سے انہیں پہنچا ہے -

وہ بغیر ذرا بھی غور و فکر کیے ہوے اسطرح سروی فوج پر ٹوٹ پڑے' گویا اب تک گذشتہ انقلابات اور دولت عثمانیہ سے بغاوتوں میں جسقدر خون بہا ہے' یا آخری جنگوں میں جو کچھہ مصائب و شدائد ان پر نازل ہوے ہیں' وہ کچھہ بھی نہ تھے - سروی فوج منظم اور با قاعدہ تھی - اسکی مدافعانہ آتشباریوں کے آگے یہ نہ ٹھہر سکے اور بالاخر پسپا ہوگئے -

بریدِ فرنگ

بلغراد بعد از جنگ

عام افسردگی اور اداسی - آسٹریا کے خلاف جنگی جوش -
نیم پشچ اور انکے رفقاء سے ناراضی

(گریفک ۱۲ - نومبر)

ایک سیاح جو خود بلغراد یا بلغراد سے شاهنشاہ فرانسس جوزف کی سلطنت (آسٹریا) میں جانا چاهتا هے' وہ اب اپنے آپ کو جنگ و خراب کے معمولی امتحان سے مسخ تر حالات میں گهرا هوا پائیگا -

اسے زمونی میں اس آرامدہ ٹرین سے اترنا پڑیگا جو اسے بدا پست سے لا رهی هوگی - وہ اتر کے ان تیسرے درجہ کی گاڑیوں میں سوار هوگا جنمیں ازدحام کثیر' روشنی کم' اور کاربولک کی بو بسی هوئی هوگی - یہ گاڑیاں اس ٹرین کے متعلق هیں' جسکو عوام "کوالرا ٹرین" کہتے هیں اور جو اب زمونی اور بلغراد کے ما بین سفر کرتی رهتی هیں - اس پر بیٹھکے وہ بالاخر سرویا کے دار السلطنت میں پہنچ جائیگا -

مجھے سب سے آخری بار آے هوے تقریباً دو سال هوے هونگے - ا نسبت اوسوقت کے اسوقت شہر کی ظاهری شکل سے کہیں زیادہ لوگوں کے خیالات و حسیات میں انقلاب عظیم هوگیا هے - گو یہ صحیح هے کہ ان سڑکوں کی حالت میں معقول ترقی هوی هے جو بہت هی بری حالت میں رها کرتی تهیں' اور یہ بهی صحیح هے کہ بڑی رقم ان مخصوص شاهراهوں کی سطح کی درستگی میں صرف کیجا رهی هے' جن پر سے گاڑی کی آمد و رفت آجکل اسی وجہ سے موقوف هے - تاهم سڑکوں کی ظاهری سطح جس درجہ درست هوگئی هے' اتنی هی معنوی رونق و شان سے محروم هے !

عموما سڑکوں اور قهوہ خانوں میں زندہ دلی کی کمی نظر آتی ہے - بہت سے افسر دار السلطنت سے باهر هیں اور بہت سے زخمی بیمار - چست اور درخشاں وردیوں کی کمی' مشوہ الوجوہ اور مقطوع الاعضاء مردوں کی ایک تعداد عظیم' هزارها ماتمی لباسوں کا طبعی منظر جو ابهی تک گم شدہ عزیزوں کے سوگ میں پہنے جا رهے هیں' اور ان تمام چیزوں کے ملے جلے اثر نے ایک عام افسردگی اور اداسی پیدا کردی هے' جہاں جنگ سے پہلے هر وقت چہل پہل اور شادی و خرمی رهتی تهی !

قیام بلغراد کے اثناء میں مجھے هر قسم اور هر درجہ کے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا - انمیں میرے وہ دوست بهی تهے' جنکو میں برسوں سے جانتا هوں - وہ لوگ بهی تهے جن سے میں پہلی بار ملا - مگر شادمانی و خرمی کے بدلے' جسکی ایک ایسی قوم میں موجودگی کی توقع هر شخص کو هوگی جو کامیاب جنگیں لڑ چکی هے اور اسکی بادشاهی میں ایک وسیع قطعہ زمین کا اضافہ هوچکا هے ! مجھے یہ نظر آیا کہ ایک قسم کی پر اسرار اداسی هے جس نے اس پوری قوم کا احاطہ کر لیا هے !!

یہ ایک ایسا واقعہ هے کہ نہ تو کوئی سروی اس سے انکار کرسکتا هے اور نہ اسکی کوئی وجہ بیان کرسکتا هے - اگر اسکا ذکر آئیگا تو بعض تم سے کہینگے کہ اس غیر مشکوک افسردگی کی وجہ یہ هے کہ البانی انقلاب کی وجہ سے بازار سرد پڑگئے هیں - بعض کہینگے کہ اسکا سبب یہ هے کہ سرویا کے لیے یونانی و عثمانی پیچیدگی کے سنگین خطرہ هونے کا احتمال هے - بعض اسکا باعث یہ بیان کرینگے کہ جو لوگ ان دو جنگوں میں شریک رهے هیں' وہ ابهی تک جنگ کے فظائع و اهوال بهولے نہیں هیں -

بجاے خود یہ تمام اسباب و وجوہ خواہ صحیح هوں یا غلط' مگر اس غمناک حالت کی اصلی وجہ یہ معلوم هوتی هے کہ هر تعلیم یافتہ سروی جانتا هے کہ سرویا کے سب سے زیادہ خطرناک اور سب سے زیادہ قوی دشمن یعنی آسٹریا سے ایک سنگین مقابلہ هوے بغیر' نا ممکن هے کہ ملک کی قومی پالیسی کی پیروی کی جاے یا اسکو ترقی دیجاے - خصوصاً البانیہ کی طرف پیشقدمی جو فوجی جماعت چاهتی هے -

سرویوں میں اگرچہ بہت سے عمدہ صفات هیں مگر تاهم وہ کم و بیش مغرور اور خود اعتماد هوتے هیں - اسلیے موجودہ حالت میں کوئی شے ایسی نہیں جسکے متعلق وہ یہ خیال کریں کہ وہ نہیں کرسکتے' مگر جبکہ میں ایک طرف یہ دیکھکے متعجب هوا کہ بلغاریوں کی طرف سے سروی فوج تک کے دل میں نسبتاً نسیقدر کم غبار هے' تو ان خیالات کو معلوم کرکے نقش حیرت بهی هوگیا جو آسٹریا کے متعلق سرویوں میں پهیلے هوے هیں -

سرویوں نے همیشہ اپنے اس بڑے همسایہ کو نفرت و بغض کی نظر سے دیکها' مگر اس زمانہ کو چهوڑ کے جبکہ الحاق بوسینیا سے پیچیدگیاں پیدا هوگئی تهیں' کبهی بهی انکو ایک ایسی جنگ کا علانیہ ذکر کرتے هوے نہیں سنا گیا جسمیں اگر وہ تنہا چهوڑ دیے جائیں تو یقیناً انکو شکست هو -

در حقیقت اسوقت فوجی جماعت کے حسیات کی ایک خاص حالت هو رهی هے - مجھ سے مشورہ کے طور پر یہ بیان کیا گیا کہ ممکن هے کہ سرویا اطالیا سے اس شرط پر معاهدۂ اتحاد کرلے کہ اطالیا سرویا کو آسٹریا کے مقابلہ میں مدد دیگی اور سرویا اطالیا کو ساحل بحر اسود کا ایک حصہ دیدیگی - وہ حصہ جسکی اطالیا کو اسقدر حرص و هوس تهی !

مجھے ایسے لوگوں سے' جنهیں میں قابل اعتماد سمجهتا هوں' یہ معلوم هوا هے کہ سروی فوج میں فیصدی نوے اس خیال کے طرفدار هیں کہ آسٹریا سے ایک غیر بعید مستقبل میں جنگ هونی چاهیے - ان خیالات کی بہترین تمثیل اس قصے سے هوتی هے جو آجکل بلغراد میں مشہور هے -

" ایک خاتون جسکا تعلق سفارتخانہ آسٹریا و هنگری سے هے' حال میں دار السلطنت کے ایک ترقی یافتہ شفاخانے میں زخمیوں کی تیمار داری کرتی تهی - اس محسنہ نے ایک زخمی سپاهی سے' جو یہ نہیں جانتا تها کہ یہ کون هے' کہا : " اچها' خیر اب تو تم تمام لڑائیاں کامیابی کے ساتھ ختم کر چکے" اسکے جواب میں اس سپاهی نے بیساختہ کہا: " نہیں' ابهی همیں آسٹریا سے لڑنا اور اسے شکست دینا باقی هے !! "

اسوقت حکومت آسٹریا اور فوجی حکام' دونوں البانیا اور بلغاریا کے آئندہ پیش آنے والے ناگوار واقعات کے لیے تیاری کی انتہائی کوشش کر رهے هیں - سرکاری طور پر تو یہ بیان کیا جاتا هے کہ صرف دو ڈویژن دوبارہ جمع کرکے البانیا بهیجے گئے هیں -

آستـریا سے یہ نہوسکا کہ اسکو ورطۂ ھـلاکت میں ڈالکے خود بالکل علاحدہ ھوجاتي - اس نے اپنے بلغـراد کے معتمد سیاسي کو حکم دیا کہ وہ سرویا کو البانی حدود میں بڑھنے سے روکے اور استقلال البانیا کے متعلق مجلس سفرا کي قرار داد کا خیال کـرے - چنانچہ ۲۶ - اکتوبر کو آسٹریا کے معتمد نے سرویا سے البانی شہروں میں رھنے کے ناگوار نتائج دوستـانہ طـور پر بیان کیے اور اسکي تائید جرمني اور اطالیا کے معتمدوں نے بھي کي -

حکومت سرویا نے اس دوستانہ بلاغ و تحریر کي کچھہ پروا نہ کي بلکہ اسکا جواب ایک ابہام آمیز نفي میں دیدیا -

سیاست یورپ کا ایک قدیم اور آزمودہ اصول ' قاعدۂ مماطلت و تسویف ھے یعني بعض نازک موقعوں پر اھم مسائل کو خواہ مخواہ تاخیر میں ڈالدینا اور اسطرح اس سے شاخ در شاخ مسائل پیدا کر لینے کہ فریق ضعیف انقے عرصے تک کي دقتوں کا مقابلہ نہ کرسکے اور محض امتداد وقت ھي سے شکست کھا جاے - یہي اصول ھے جس سے یورپ نے ھمیشہ ایشیائي قوموں کو شکست دي اور انکي عزیز ترین متاع یعنے استقلال و خود مختاري نہایت آساني سے چھین لي - اسکا استعمال اس کثرت سے ھوتا ھے کہ مثال کے لیے ھمیں تاریخ کي ورق گرداني کي ضرورت نہیں - ھمارے سامنے اسکي تازہ ترین مثال بد قسمت ایران موجود ھے -

سرویا نے چاھا کہ وہ بھي اسي اصول سے کام لے - اس نے البانی حدود سے فوج کي واپسي میں تامل شروع کي - اور کہا کہ وہ البانی حدود سے اپني فوج اسوقت تـک واپس نہیں بلا سکتي جب تک کہ پوري طرح امن قائم ' اور تعین حدود کي بابت دول کي تمام کمیٹیاں اپنے اپنے کام سے فارغ نہ ھوجائیں ' کیونکہ اگر وہ ابھي اپني فوج ھٹالیگا تو اسے خوف ھے کہ کہیں البانی دوبارہ یورش نہ کردیں

ظاھر ھے کہ یہ جواب حکومت آسٹریا کو کیونکر پسند آسکتا تھا ؟ اس نے اس جواب کو از قبیل مغالطہ خیال کیا ' اور بیجا خیال کیا - کیونکہ شمالي سرویي البانی حدود مجلس سفرا میں متعین ھوچکے تھے - انکے تعین کا سوال باقي نہ تھا - البتہ جنوبي حدود ھنوز غیر منفصل تھے -

آسٹریا کے اس دوستانہ بلاغ پر دو دن بھي نہ گذرے ھونگے کہ حکومت آستـریا نے بلاغ نہائي (الٹیمیٹم) بھي دیدیا - حکومت آسٹریا نے سرویا کو اطـلاع دي کہ اگر آٹھہ دن کے انـدر وہ البانی حدود سے نہ نـکلـگئي تو نہایت سخت تدابیر اختیار کریگي

اسکے جواب میں سرویا نے روباہ بازي شروع کي اور کہنے لـگي کہ موجودہ حدود نے اسے البانی یورشوں کا ایک دائمي نشانہ بنا دیا ھے' اسلیے وھاں فوج کا رکھنا نہایت ضروري ھے اسکے جواب میں رشپورت اخبار نے جو ولیعہد آسٹریا کي زبان ھے' لکھا کہ " اگر موجودہ حدود نے سرویا کو ھمیشہ کے لیے حملوں اور یورشوں کا نشـانہ بنـا دیا ھے تو اسکي بہتـرین تدبیـر یہ ھے کہ ان شہروں سے دست بردار ھوجـاے جنھوں نے اسے اس مصیبت میں ڈالدیا ھے "

لیکن اس تہدید و تحذیر میں حکومت آسٹریا کے تنہا رھجانے نے یورپ کے اکثر سیاسي حلقوں پر نہایت برا اثر ڈالا ' اور عام طور پر یہ خدشہ پیدا ھوگیا کہ کہیں یہ گرہ اور زیادہ نہ الجھہ جاے ' یعنے روس اپنے ساختہ و پرداختہ کي مساعدت و تائید کے لیے نہ اٹھہ کھڑا ھو -

روسي اور فرانسیسي حلقہ ھاے سیاست آسٹریا پر سخت ناراض تھے اور اس متفردانہ اصرار کو دول عظمی کے حقوق پر ایک قسم کي دست درازي خیال کرتے تھے - قـریب تھا کہ یہ معـاملہ بڑھکے قطع عـلائق کي حد تـک پہنچ جاتا مگر آسٹـریا اپنے ارادہ و عمل کي اطلاع دول عظمي کو برابر کرتي رھي تھي' اسلیے اس حد تک نہ پہنچنے پایا -

لیکن اس تدارک و حفظ ما تقدم کے باوجود فرانسیسي اخبارات اعتراضات کي بارش سے باز نہ آئے - انھوں نے حکومت سرویا کے خلاف اپنے دل کے بخارات خوب نکالے - ان معترضین کا سرخیل اخبار طان تھا - اس نے دو افتتاحیہ مقالات لکھے ایک ۲۰ اکتوبر کو زیر عنوان " آسٹریا بلاغ نہائي " شائع ھوا - اسمیں آسٹریا کے اس فعل پر اظہار تعجب کرتے ھوے نہایت سختي کے ساتھہ دار و گیر کي تھي اس نے لکھا کہ اگر وہ اس تہدید میں تنہا نہ رھتي بلکہ دول عظمی سے بھي شرکت و مساعدت کي خواستگار ھوتي تو دول عظمی کي طرف سے یقیناً اسکو مدد ملتي اپنے اس قول کي تائید میں اس نے ان مختلف مواقع مثلاً اشقودرہ کے حدود اور ساحل جبل اسود پر مظاھرۂ بحریہ وغیرہ کي طرف اشارہ کیا ' جنمیں دول نے آسٹریا کي مدد کي تھي - دوسرا افتتاحیہ ۲۰ - اکتوبر کو زیر عنوان " سیاست خـرقاء " لکھـا - اسمیں ان غلطیوں کو بیان کیا تھا جو آسٹریا نے مسئلہ البانیا میں کي ھیں اس نے لکھا کہ آسٹریا کي فرمایش سے دول عظمی نے مسئلۂ البانیا کو ایک بین الدولي مسئلہ قرار دیا - اب کوئي ایسي وجہ باقي نہیں رھي جو آسٹریا کي تنہا تہدید کو جائز قرار دے - اس مہم کا بار دول عظمی کے کاندھے پر ہے ' سب جو اقدام ھونا چاھیے مجموعي طور پر ھونا چاھیے - آخر مقالہ میں لکھا تھا کہ حکومت البانیا کے حفظ و بقاء کي کفیل وھي ھیں جو اسکو عالم وجود میں لائي ھیں

انگریزي پریس نے آسٹریا کے اس انفراد و تنہا عملي کو چنداں اھمیت نہ دي - کیونکہ برطانی پبلک مسائل بلقان میں دماغ سوزي سے ایک حد تک اکتا سي گئي ھے اب وہ صرف ان مسائل کو نظر اعتناء و اھتمام سے دیکھتي ھے جن سے امن عام کے مختل و برھم ھونے کا خوف ھوتا ھے - اسکے علاوہ اسے داخلي مسائل میں وہ اسطرح مشغول ھے کہ خارجي مسائل کي طرف توجہ کرنا مشکل ھے - البتہ انگریزي حلقۂ سیاست نے آسٹریا کے اس فعل کو ناپسند ضرور کیا - وہ یہ چاھتے تھے کہ ویانا کي حکومت پھر سے پالیسي کو اختیار کرے جس پر وہ چند ماہ چلے ھي یعنے سرویا کي خواھشوں کو روکنے کے لیے وہ دول عظمی کے ساتھہ ملکر تدابیر اختیار کرتي -

آسٹریي اخبارات نے اس فرصت کو ضائع نہیں کیا جو انھیں اسوقت حاصل ھوئي - انھوں نے اپني حکومت کي پالیسي کي تصویب و تحسین شروع کر دي - " فریمد بلاٹ " جو ایک نیم سرکاري اخبار ھے' آگے بڑھا' اور ان تمام اعتراضات کے جواب دینے شروع کیے جو طان نے حکومت آسٹریا پر کیے تھے - اس نے کہا کہ آسٹریا نے اپني اس آخري کارروائي سے دول یورپ کي ایک خدمت جلیل انجام دي - کیونکہ اس نے اپني فوري مداخلت اور اپنے حلیفوں کي مساعدت سے اس پیچیدگي کي بندش کردي جو مماطلت و تسویف اور ردو قدح کي طرف سے ... اور اسکے بعد مشکلات تازہ کا دروازہ کھلجاتا -

بہر حال حکومت سرویا نے جب یہ دیکھا کہ ایک طرف تو آسٹریا اپنے ارادے میں پختہ و راسخ ھے اور دوسري طرف روس اسکي تائید سے خاموش ' تو مجبوراً اس نے سپر ڈالدي اور دول یورپ کے معتمدین کے ذریعہ سب کو آسٹریا کے درخواست کي تسلیم کي خبر بھیجدي - یہ خبر نہایت مسرت و طمانیت کے ساتھہ سني گئي اور افق سیاست پر اوھام و وساوس کے جو ابرھاے کثیف چھائے ھوے تھے' سب کے سب چھٹگئے -

معلوم نہیں لکھنؤ میں جو طریقہ مرتب ہوا ' وہ اس رسالے سے زیادہ جامع و بہتر ہے یا نہیں ؟

اس رسالے میں حروف تہجی کی مفرد علامتیں قرار دیکر پھر انکی ترکیب کے مختلف اشکال و طرق متعدد اسباق میں لکھے ہیں اور مشق کیلیے جا بجا عبارتیں دی ہیں -

انگریزی کی علامتیں موجود ہیں اور حروف مشترک ' اسلیے اردو مختصر نویسی کی ایجاد و ترتیب سے مقصود صرف یہ ہے کہ خاص عربی و فارسی حروف کی علامتیں اس طرح وضع کردی جائیں کہ مختصر نویسی کے اداب و شروط هاتھہ ... ہ جائیں - چنانچہ سید صاحب نے تمام حروف عربیہ و عجمیہ کیلیے نئی علامتیں قرار دی ہیں اور انکے لیے خاص قواعد وضع کرکے مثالوں سے جا بجا واضع کیا ہے -

گورنمنٹ صوبجات متحدہ اس ایجاد سے صرف پولیس کے صیغے میں مدد لے رہی ہے تاکہ پولیٹکل جلسوں وغیرہ کی تقریریں ضبط ہوسکیں - مگر ضرورت ہے عام طور پر اس سے فائدہ اٹھانے کی - سید صاحب دهلی میں اگر اپنے ایجاد کردہ قواعد کی تعلیم سے ایک دو شخص طیار کریں تو اشاعت رسائل سے یہ زیادہ بہتر ہو -

گلـزار

ادب فارسی کے درس کیلیے یہ نیا مجموعہ بہت مفید ہوگا ' جسے اقا محمد کاظم شیرازی بی - اے - معلم فارسی بورڈ آف اگز امنرس کلکتہ اور میرزا ابو جعفر صاحب بی - اے - مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ نے خان لنگران ' سفر نامہ شاہ ناصر الدین ' تاریخ سلاطین ساسانی ' حاجی ابراهیم بیگ ' انـوار سہیلی وغیرہ سے مختلف دلچسپ ابواب منتخب کرکے مرتب کیا ہے - قیمت درج نہیں -

مولوی غـلام علی آزاد بلـگرامی کی
دو نا یاب کتابیں

(از مولانا شبلی نعمانی)

مولانا غـلام علی آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہات کی دو سطریں ہات آجاتی ہیں تو اهل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اهل ملک کی خوش قسمتی ہے کہ مولوی عبد اللہ خان صاحب (کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد) کی کوششوں سے ان کی تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کی تصنیفیں آج کل شایع ہوی ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعرائے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھی رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ ازاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعری صحیح نہیں اور خزانۂ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے ' اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتدائے عہد اسلام سے اخیر زمانہ تک هندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو هزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بھی ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کی روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کی وجہ سے اُن کی نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا اور صرف چند اشتہاری جملوں پر اکتفا کرتا ہوں ' لیکن مجھے امید ہے کہ شایقین فن ' شوق خریداری کا ثبوت دیکر ان کی روح سے شرمندہ نہ ہونگے - ملنے کا پتہ یہ ہے : عبد اللہ خاں صاحب - کتب خانہ آصفیہ - حیدر آباد - دکن -

ادبیات

خلق عظیم

ایک خاتـون کی آزادانہ گستاخی

اور

رسول اللہ کا حلم و عفو

صلی اللہ علیہ وسلم

" هند " تھی پردہ نشین حرم بو سفیاں
لقب " هند جگر خوار " سے جو ہے مشہور
بار گاہ نبوی میں وہ ہوئی جب حاضر
اس ارادہ سے کہ ہو داخل ارباب حضور
عرض کی خدمت اقدس میں کہ " اے ختم رسل
دین اسلام ہے مجھکو بہ دل و جاں منظور
آپ ہم پردہ نشینوں سے جو بیعت لیں گے
کونسے کام ہیں جن کا کہ برتنا ہے ضرور " ؟

* * *

آپ نے لطف و عنایت سے یہ ارشاد کیا :
" پہلی یہ بات کہ ہو شائبہ شرک سے دور
دوسری یہ کہ نبوت کا ہے لازم اقرار "
بولی : " ان باتوں سے انکار نہیں مجکو حضور "
پھر یہ ارشاد ہوا : " منع ہے اولاد کا قتل
اس شقاوت سے ہر ایک شخص کو بچنا ہے ضرور "
عرض کی اسنے کہ " اے شمع شبستان رسل !
یہ وہ موقع ہے کہ عاجز ہے یہاں فہم و شعور
میں نے اولاد کو پالا تھا بڑی محنت سے
میں اُنھیں آنکھہ میں رکھتی تھی کہ تھے آنکھہ کا نور
بدر میں قتل اُنھیں حضرت والا نے کیا
ہم سے کیا عہد اب اسبات کا لیتے ہیں حضور " ؟

* * *

گرچہ یہ سوء ادب تھا غلطی پر مبنی '
گرچہ یہ بات تھی خود شیوۂ انصاف سے دور
اسکی اولاد نے خود جنگ میں کی تھی سبقت
لڑکے مارا کوئی جائے تو یہ کسکا ہے قصور ؟
لیکن آزادی افکار تھی از بسکہ پسند
آپ نے فرط کرم سے اسے رکھا معذور !

(ماخوذ از تاریخ طبری کبیر - غزوۂ بدر میں هند کے دو لڑکے کفر کی حالت میں لڑکر مارے گئے تھے -)

(شبلی نعمانی)

مگر جن لوگوں کو حالات کا اچھي طرح علم ہے ' انکو یقین ہے کہ مستحفظ فوج کے پانچوں عمدہ ڈیوزنوں کے اول درجہ کے سپاهي بلالیے گئے هیں اور اسطرح اک گونہ تمام کارکن فوج بلغاریا یا البانیا کے خلاف خدمت کے لیے تیار ہے -

کچھہ هو' بہر حال فوجي حلقوں پر بڑي سرگرمي چھائي هوئي ہے - ابھي ابھي جب مستحفظ فوج کے سپاهي تین هفتے کے لیے غیر حاضر تھے' تو چشم زدن میں پیادوں کي چھٹي پلٹن جمع کرلي گئي تھي - اگرچہ اس پلٹن کے افسروں میں سے تین ثلث یعني ۵۰ میں ۳۶ - اور ۵ هزار میں سے ۱۵ - سو سپاهي معرکہ بریگلنٹزا میں کام آچکے هیں مگر لوگ کہتے هیں کہ با ایں همہ افسروں اور سپاهیوں نے جو بہت هي خوش و خرم معلوم هوتے تھے ' فرض (ڈیوٹي) کي دعوت کے جواب میں بے تکلف لبیک کہا اور بٹالینوں نے اسي طاقت و زور کے ساتھہ کوچ کیا جسکي امید تھي -

رهي ان ممالک کي داخلي سیاسي حالت ' تو اسکي تفصیل یہاں چھیڑنا ناممکن ہے - اسقدر کہدینا کافي ہے کہ اگرچہ ایک طرف موجودہ جنگ کي وجہ سے معمولي سیاسي مقابلے هنگامي طور پر موقوف هوگئے هیں مگر دوسري طرف ایم - پشچ (M. Pashitch) اور انکے رفقاء کي طرف سے اسلیے ناراضي پھیلي هوئي ہے کہ انھوں نے مستحفظ فوج کے منتشر کرنے کے بعد البانی حدود پر فوج امن کي معقول تعداد نہیں رکھي بلکہ عملاً اسکو غیر محفوظ رکھا اور گویا باعتبار نتیجہ کے البانی حملہ کے لیے ایک راستہ کھول دیا' جس سے نو مفتوح ممالک میں سروي اقتدار کو نہایت سخت صدمہ پہنچا ہے -

مخالف پارٹي غلط یا صحیح طور پر یہ بھي محسوس کرتي ہے کہ دوسري جنگ غیر ضروري هوتي اگر ایم - پیشچ نے مارچ سنہ ۱۹۱۲ ع کے معاهدے کي (جو اب معاهدہ سرویا و بلغاریا کے نام سے مشہور ہے) تنسیخ یا موجودہ حالات کے مناسب ترمیم کي شرط پر مطلوبہ فوج دیدي هوتي -

سرویا کا مستقبل اب اس طرز عمل پر موقوف ہے جو وزراء ان صدها مسائل کے متعلق اختیار کرینگے جو سیاست عملي کے مسائل هیں - اگر انھوں نے اعتدال اور ان فوجي خیالات کي قوت شکني کي پالیسي اختیار کي جنکي طرف میں اشارہ کرچکا هوں اور نو مفتوح ممالک میں سرکاري عمال و کار پرداز ایسے اشخاص مقرر کیے جو بہترین هوں' اور ساتھہ هي سیاسي منازعات سے بے تعلق' تو اس صورت میں شاہ پیٹر اور اسکي قوم ان مختلف اور باهم دگر جنگ آرا قومي عناصر کو هنگامي طور پر متحد کرسکیگي جن سے اب سرویا کي آبادي مرکب هوگي -

الہلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرهٹي هفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود هفتہ وار هونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو درخواست بھیجیے

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ -

ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

مطبوعات جدیدہ

ظل السلطان

مولوي محمد امین صاحب زبیري - سالانہ مع محصول ۳ - روپیہ

اردو کا ایک حدیث الاشاعۃ ماهوار رسالہ ہے جس کے ابتک شاید پانچ چھہ نمبر نکل چکے هونگے -

پہلے نمبر میں ظاهر کیا گیا ہے کہ سرکار عالیۂ بھوپال اور بعض ارکان خاندان شاهي نے اسکي سرپرستي منظور فرمائي ہے - اس سے ظاهر هوتا ہے کہ رسالے کي بنیاد محکم اور امید افزا ہے -

رسالہ کا مقصد " هندوستاني خواتین میں اشاعت تعلیم' اور انکے لیے مفید معلومات بہم پہنچانا " ہے - میں نے ایک دو نمبر دیکھے اور رسالہ کے مقصد اور مخاطبات کي حالت کے لحاظ سے انکو بہتر پایا - اکثر مضامین خواتین بھوپال اور مدارس نسوانیۂ ریاست کي معلمات وغیرہ کے قلم سے نکلتے هیں اور ایک ایسے پرچے کیلیے یہ ضرور موزوں ہے کہ اسکا زیادہ تر مواد خود خواتین کا مہیا کردہ هو -

لیکن تاهم کام بلند سے بلند تر هونا چاهیے - صرف چند مضامین کا اکٹھا کردینا ایسي بات نہیں کہ کسي رسالہ کیلیے خصوصیت هو - یہ بات پیشتر سے اور رسالوں میں بھي موجود ہے - ایک رسالہ جو ایک خاتون فرماں روا کے دار الحکومت سے نکلتا ہے ' ضرور ہے کہ کوئي امتیاز بھي رکھے - ایڈیٹر صاحب کو چاهیے کہ انگریزي رسائل پر نظر ڈالیں - تعلیم و تربیت نسواں کے صیغہ میں ابتک هم نے کچھہ بھي نہیں کیا اور لٹریچر کي یہ شاخ بالکل خالي ہے - نہایت آساني کے ساتھہ هر ماہ ایسا مواد بہم پہنچایا جا سکتا ہے جو خاص طور پر تعلیم یافتہ عورتوں کے مذاق و اخلاق کي اصلاح کرے اور انکے لیے بلند درجہ کي مگر آسان اور سہل زبان میں توسیع معلومات کا ذریعہ هو -

اصلاح رسوم ' تعلیم مذهبي ' تصحیح اعتقاد ' تربیت اخلاق ' مبادیات علوم ' نتیجہ خیز قصص و حکایۃ ' اور اس طرح کي صدها چیزیں هیں جو بغیر کسي کاوش و جہد تصنیفي کے لکھي جا سکتي هیں - بڑي ضرورت یہ ہے کہ تعلیم یافتہ عورتوں کي سطح ترقي اهستہ اهستہ بہ نہج صحیح و بہ تحفظ اداب و اخلاق ' بلند کي جاے - محض چند مضامین کي اشاعت اسکے لیے کافي نہیں - خود ایڈیٹوریل حصے میں رسالے کے نصف سے زیادہ صفحات صرف هونا چاهئیں -

نقـل کل

سید ابوالحسن موجد - هملٹن روڈ - دهلي - ۱۰ - آنہ

سید صاحب نے اس رسالے میں اردو مختصر نویسي (شارٹ هینڈ رائٹینگ) کے قواعد مرتب کرکے لکھے هیں -

اردو میں مختصر نویسي کي ایجاد و ترتیب کي اس سے پہلے متعدد اشخاص کوشش کرچکے هیں لیکن پچھلے دنوں لکھنو میں یہ ایجاد نہ صرف تکمیل هي تک پہنچي ' بلکہ گورنمنٹ کي اعانت سے عملي طور پر اسکا درس بھي شروع هوگیا اور اس وقت متعدد اشخاص سي - آئي - ڈي میں ملازم هیں - البتہ سخت ضرورت ہے کہ اسکا رواج عام طور پر هو -

بالکل نیا کالر استعمال کرنا ' کوٹ کے کالر کے نیچے کا ایک ٹکٹ ' جو کسی اونچے درجه کي دکان کا حواله دیتا هو ' اور مذهبي اعمال کي تحقیر اور تعلیمات مقدسه کے استخفاف میں بشدت سرگرمي - اس سے بهي بلند تر معیار یه که چند حکماء حال کے نام اور چند علوم و مذاهب علوم کي اصطلاحات کا اس طرح ذهن میں محفوظ رکهنا که جب کبهي مل اور اسپنسر کے بروز هونے کے ادعا کي ضرورت پیش آ جاے تو بلا انتظار و تامل دهرا دي جاسکیں !

ذلك مبلغهم من العلم -

یهي علم اور ماهر علم هونے کے شرائط وارکان ضروریه هیں ' جنکے حصول کے بعد هر شخص کو حق حاصل هو جاتا هے که مذهب و علم کے معرکے میں آخر الذکر کا لواء قیادت اپنے کاندهوں پر رکهه لے اور ساتهه هي مذهب کے شکست و فرار کا بلا تامل اعلان علم بهي کردے ! کذلك یجعل الله الرجس علی الذین لا یومنون !

یه کیسي عجیب بات هے که آجکل بعض تعلیم یافته اهل قلم تصنیف و تالیف کے میدان میں آتے بهي هیں تو اُن چیزوں پر قلم اُٹهاتے هیں جنهیں اگر وه رحم کرکے اوروں کیلیے چهوڑ هي دیں تو بهتر هے - میرے سامنے ایسي تمسخر انگیز مثالیں بهت سي هیں - ایک صاحب بي - اے هیں اور کهتے هیں که آجکل تفسیر القرآن لکهنے میں مصروف هوں ! ایک دوسرے صاحب هیں - وه سیرۃ نبوي لکهه رهے هیں ! ایک اور بزرگ هیں - وه اسلام کے مناقب و فضائل کي فکر میں شب و روز سر بزانوے تفکر و تفحص رهتے هیں ! ایک اور تعلیم یافته حضرت هیں - انهوں نے جدید علم کلام کي تدوین کي فکر میں راتوں کا سونا اور دن کا آرام ترک کر دیا هے !

حالانکه اگر یه نادان اپنے وقت کو ان چیزوں میں صرف کرنے کي جگه جنهیں وه نهیں جانتے ' اپنے دائرۂ علم و کار کي چیزوں میں صرف کریں تو ایک طرف زبان و ملت بهي علم سے بهره یاب هو ' اور دوسري طرف اُن نقصانات سے بهي ملک محفوظ رهے ' جو اس مداخلت بے جا سے بد بختانه آے پهنچ رهے هیں -

علوم جدیده کا تمام سرمایه یکسر محتاج نقل و تراجم هے - کیا همارے تعلیم یافته احباب انکے مطالعۂ و تصنیف سے فارغ هو گئے که اب اُنهیں موضوع کي تلاش میں حیراني هے اور مجبوراً باوجود جهل مطلق کے ' علوم اسلامیه کي طرف متوجه هونا پڑتا هے ؟

جب حالت ایسي هو تو پهر اسکے سوا کیا چاره هے که جو لوگ ان کاموں کے اصلي اهل اور حقیقي ذمه دار نهیں هیں ' وهي بقدر اپني سعي و جهد کے اسکے لیے کوشش کریں - ممکن هے که ان لوگوں کي غفلتوں کیلیے انکي یه سعي موجب انتباه و احساس غیرت هو ' اور ملک و زبان کي اس درد انگیز حالت میں کوئي مفید تغیر پیدا هو جاے -

میں آجکل مذهب نشو و ارتقا کا مطالعه کر رها هوں - میرے ذرائع معدود اور بهترین وسائل مفقود هیں - تاهم بعض تصنیفات سے مجهے بهت نفع هوا - میں عنقریب الهـلال کے باب " مذاکرۂ علمیه " کو کچهه عرصه کیلیے اس موضوع کے ساتهه مخصوص کرونگا - و ما توفیقي الا بالله - اصل یه هے که کن کن کاموں کو انسان کرے اور کهاں جاے ؟ مرحوم طالب نے میري زباني کها هے :

اکنـوں هجـوم کار بـود مانـع وصال
گل پر شد آنچناں که در بوستاں گرفت !

(مذهب ڈارون)

مذهب ڈارون (Darwinism) سے مقصود خلقت عالم کا وه نظریه هے ' جو ڈاکٹر چارلس ڈارون (متوفي سنه ۱۸۸۲) کي طرف منسوب هے اور جس کو مذهب تحول (Metamor Phosis) اور مذهب نشو و ارتقا (Progress and Developmint) بهي کهتے هیں -

اس نظریه کا مقصد یه هے که دنیا کي هر شے اور علی الخصوص تمام احیاء ارضیه ایک هي اصل یا معدودے چند اصلوں سے پیدا هوئیں اور پهر مختلف قوانین طبیعیه کے ماتحت اُن میں تغیرات و تحولات هوتے رهے - یهاں تک که جسم حیواني بتدریج ترقي کرتے کرتے انسان تک پهنچ گیا -

جسم حیواني گویا نشو و ترقي کي ایک زنجیر هے ' جسکي آخري کڑي انسان کا وجود هے :

هفصد و هفتاد قالب دیده ام

پس موجودات ارضیه میں جسقدر انواع و اقسام نظر آرهے هیں یه سب در اصل ایک هي اصل سے مبدل و متغیر هوے -

مسئلۂ تخلیق میں دوسرا مذهب ' " مذهب انواع " هے جو کهتا هے که هر حیوان کي نوع ابتدا هي سے مستقل هے اور هر نوع اول مرتبه جب مخلوق هوئي ' تو وه ویسي هي تهي ' جیسي که آج پائي جاتي هے -

احیاء ارضیه کي هم نے تخصیص اسلیے کي که سب سے پہلے ڈارون نے حیوانات کي انواع پر بحث کي تهي ' ورنه در اصل اس مذهب کا موضوع عام هے - اور جو لوگ اسکے قائل هیں ' وه قانون ارتقاء کو تمام موجودات عالم پر جاري تسلیم کرتے هیں -

اصلاً یه نظریه نیا نهیں هے - حکماء یونان کے بعض غیر معروف مذاهب میں اسکے اشارے پائے جاتے هیں - حکماے اسلام میں بهي متعدد مصنفین نے اسپر زور دیا ' علی الخصوص ابن مسکویه اور مصنفین رسائل اخوان الصفا نے - خود یورپ میں بهي ڈارون سے بهت پہلے بعض فرانسیسي اساتذۂ علم اس نظریه پر کتابیں لکهه چکے تهے - لا مارک ' و یتیر ' هلیر وغیره نے نهایت صاف لفظوں میں نشو و ارتقا کو بیان کیا هے -

لیکن ڈارون کي مزیت اور شرف اصلي یه هے که وهي پهلا شخص هے ' جس نے اس نظریه کو قواعد علمیه پر منطبق کیا اور اس طرح ترتیب و تدوین کي که علم تشریح ' علم الحیوانات ' علم وظائف الاعضا ' علم آثار قدیمه ' علم طبقات الارض وغیره کے ستونوں پر اسکي چهتیں محکم و استوار هوگئیں - حالانکه اس سے پہلے صرف هوا پر معلق تهیں -

البته اس حقیقت سے خود ڈارون اور اسکے مخصوص حامیوں کو بهي انکار نه تها که اس مذهب کي تکمیل و تدوین کے شرف میں ڈارون کے ساتهه بعض دیگر اساتذۂ علم بهي حظ مساوي رکهتے هیں - اور انکي تحقیقات بهي اس بارے میں اس درجه قیمتي هیں که اگر انکو الگ کر دیا جاے تو اس مذهب کي تکمیل کا موجوده شیرازه بالکل درهم برهم هو جاے - ازانجمله ایک ڈاکٹر رسل ریلیس بهي هے ' جس کے انتقال نے آج یورپ کے تمام علمي حلقوں کو سوگوار بنا دیا هے -

(نوامیس اربعه)

مذهب نشو و ارتقا کا اصل اساس یه چار قوانین طبیعیه هیں :

(۱) تنازع البقاء - یعني اسٹرگل فار اکزیزٹنس
Struggle for Existence

(۲) انتخاب طبیعي - یعني نیچرل سلیکشن
Natural Selection

تراجم اخوان

مذهب نشوؤ ارتقا کا ایک مفصم

ڈاکٹر رسل ویلس

موجودہ عہد کا ایک طبیعي کبیر ' جو روحاني بھي تھا

پچھلے دنوں ڈاکٹر رسل ویلیس کے انتقال کي خبر ریوٹر ایجنسي کے ذریعہ تمام عالم میں پھیلي اور یورپ کے تمام علمي حلقوں میں ماتم کیا گیا کہ طبعیات کي موجودہ مجلس علم ' اپنے ایک بہت بڑے رکن رکین سے خالي ھوگئي -

پچھلي ڈاک میں جس قدر رسائل انگلستان اور امریکہ سے آئے ھیں ' اس ماتم علم سے کوئي خالي نہیں - ھفتہ وار رسائل نے اسکے سوانح و حالات جمع کیے ھیں ' علمي مجلات نے اسکے علمي کارناموں پر نقد و تبصرہ کیا ھے - مصور رسائل نے مختلف عہد و حالت کي چھوٹي بڑي تصاویر شائع کي ھیں - کوئي رسالہ اور کوئي اخبار نہیں جو اس تذکرے سے خالي ھو - فطوبی لرجـل ' یعیش و یموت في قوم ' یعرف اقدار الرجال !!

ڈاکٹر رسل ویلیس موجودہ عہد کے صنادید علم میں سے تھا - اسکي زندگي کے حالات عہد رواں کي متعدد شاندار علمي فتح مندیوں کي سرگذشت ھے - ضرور ھے کہ اردو پریس کا حلقہ بھي اس سے بے خبر نہ رھے ' اور گو بالاختصار ' لیکن اسکے حالات زندگي شائع کیے جائیں -

لیکن قبل اسکے کہ ڈاکٹر ویلس کے حالات لکھے جائیں ' ایک مختصر تمہید سے بعض پیش آنے والي اصطلاحات کو صاف کردینا چاھیے تاکہ فہم مطالب میں عام قارئین کو دقت نہو -

ڈاکٹر رسل ویلس کي اصلي حیثیت یہ ھے کہ وہ مذھب نشو و ارتقا کے کشف و ترتیب میں مشہور ڈارون کا ایک شریک و ھم پایہ ھے -

وہ علم الحیات (بیالوجي Biology) کا بھي ایک محقق ماھر تھا - اسکي شہرت میں ھمیشہ یہ حیثیت بھي نمایاں رھي - تاھم جس چیز نے آسے موجودہ عہد علمي کے ایک رکن اعلی کي صورت میں عالم سے روشناس کیا ھے ' وہ مذھب ارتقا کي تائید و نصرت ' اور اسکے بعض اھم حصوں کي تدوین میں مساویانہ شرکت ھي ھے -

اسلیے ضروري ھے کہ مذھب ارتقا کا خلاصہ پہلے بیان کردیا جاے -

(مذھب ارتقاء اور ادبیات اردو)

افسوس ھے کہ اب تک اردو زبان میں اس مذھب کے متعلق کچھہ بھي نہیں لکھا گیا - زیادہ افسوس اسپر کہ تعلیم یافتہ اصحاب کو اسکا حس بھي نہیں - تمام قوم میں شاید گنتي کے چند اشخاص نکلیں گے ' جنھوں نے ان چیزوں کا غور و فہم کے ساتھہ مطالعہ بھي کیا ھوگا - جو لوگ اپنے الحاد اور مادہ پرستي کو مغرورانہ و فخارانہ علوم مغربیہ کي طرف نسبت دیتے ھیں ' اور مذھب کے تذکرہ میں حکماء حال کا نام اس دعوے اور تعلق خاطر کے ساتھہ لیتے ھیں گویا انکے شجرۂ ملعونۂ الحاد کي طرح انکا شجرۂ نسب بھي آگے جاکر آنھیں سے جا ملا ھے ' درحقیقت یہ آنھي کا فرض تھا کہ مذھبي تعلیمات کي تحقیر سے پہلے کم ازکم اس چیز سے تو ھمیں روشناس کردیتے ' جس کي بنا پر وہ ایسا کررھے ھیں ' اور جسکے غرور نے انکي نگاھوں کو خیرہ ' انکے قلب کو غیر مطمئن ' اور انکي زبانوں کو بے لگام کردیا ھے ؟

وہ مجبور تھے کہ ھمیں سب سے پہلے مذھب نشوؤ ارتقا سے واقف کرتے جو آج تخلیق عالم کا سب سے بڑا نظریہ ھے ' اور جو اب اسدرجہ وسیع و وقیع ھوگیا ھے کہ بہت جلد اپني تمام مخالف نظریات پر فتح پانے والا ھے -

ان لوگوں کا مایۂ ناز انھي علوم کا ادعا ھے - وہ ھمیں یقین دلانا چاھتے ھیں کہ علوم کے مطالعۂ و استغراق نے آنھیں مذھب سے بے پروا ھونے کیلیے مجبور کردیا ھے - اگر یہ سچ ھے تو کیوں اس استغراق و انہماک کے نتائج سے ملک و ملت محروم ھے ؟

اصل یہ ھے کہ جہل اور ادعاء کي یکجائي کي کامل ترین مثال شاید ھي کوئي ایسي ھوسکتي ھے ' جیسي کہ یہ بر خود غلط گروہ اپنے اندر رکھتا ھے - وہ دنیا کي ھر شے سے واقف ھے حالانکہ اسکا آسے دعوی نہیں ' پر وہ صرف اسي چیز کو نہیں جانتا جسکے جاننے کا آسے دعوی ھے ' اور جسکے ادعاء کے پیدا کردہ کبر و غرور سے اسکا دماغ دائم المرض ھوگیا ھے ! في قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ' ولھم عذاب عظیم بما کانوا یکذبون (۲ : ۹)

اِس گروہ نے علم و علم پرستي کي ایک نئي تعریف وضع کرلي ھے اور اپنے اوپر آسے پوري کوشش و جہد سے طاري کرکے بالکل فارغ البال ھوجاتا ھے -

انگریزي زبان کو رواني کے ساتھہ بول لینا ' انگریزي طرز معاشرت کي تقلید اور اسکے رسوم کي مداحي سے کبھي نہ تھکنا ' روزانہ پایونیر یا اسٹیٹسمین کو خریدنا گو نہ پڑھنا ' ھر روز

پھر تھوڑي دير كيليے فرض كرو كه اس شير كو كوئي ايسي جگه معيشت كيليے ملي هوتي ' جهاں زمين هر طرح كي غذاؤں سے خالي هوتي اور اسے نا چار اپني غذا كيليے پاني ميں اترنا پڑتا يا كسي نهر ميں سے گذرنا پڑتا ' تو اس صورت ميں ايك عرصے كے بعد يقيناً شير كي ايك ايسي نسل طيار هو جاتي ' جسكے پاس تيز دانتوں اور خونخوار پنجوں كي جگه پيرنے كے كيليے مناسب اعضا هوتے -

گرم و سرد اور خشك و تر ممالك كے اختلافات مرز بوم نے ايسے هزارها انقلابات حيوانيه پيش كيے هيں جو قانون مطابقة كي تائيد كرتے هيں - برفستاني ملكوں كے جانور منطقهٔ حارة كے قرب ميں آكر اپنے اُن تمام بڑے بڑے بالوں سے محروم هوگئے جو فطرة نے اُس سرد ملك كي برف سے محفوظ رهنے كيليے انهيں عطا كيے تھے -

(الوراثة)

يه قانون طبيعي عام اور اسكا مقصود اسكے نام سے واضح هے -

هر شخص جانتا هے كه وه تمام صفات عرضيه جو والدين ميں اختلاف احوال وسط (گرد و پيش) اور اثر معيشت و مرز و بوم سے پيدا هوتے هيں ' وه انكي اولاد ميں منتقل هوتے هيں ' اور اسكا مشاهده هر روز هر شخص كرتا هے -

ليكن مذهب نشو و ارتقا نے اسپر دوسري نظر ڈالي هے - يه اثرات جو آبا و امهات سے اولاد ميں منتقل هوتے هيں ' ان ميں ايك دور و تسلسل قائم هوگيا هے - يكے بعد ديگرے هر والدين اپنے والدين كے اثر كو قبول كرتے ' ساتھه هي نئے نئے اثرات خاص حاصل كرتے ' اور پھر اس مركب و مجموعي اثر كو اپني اولاد كيليے چھوڑ جاتے هيں - يه سلسله برابر بڑھتا جاتا هے اور اپنے نتائج تدريجي جمع كرتا جاتا هے - يهاں تك كه ايك زمانهٔ ممتد كے بعد وه تمام اختلافات عرضيه ' اختلافات جوهريه بن جاتے هيں ' اور ايك نئي نوع و قسم پيدا هو جاتي هے :

مثلاً كسي خاص نوع كو اپنے سامنے ركھو - اسكے ايك گروه نے چند خاص اثرات حاصل كيے اور وه انكے بعد انكي اولاد ميں بھي بر بناے قانون وراثت منتقل هوے - يه نسل اُن اثرات كے ساتھه اپني خاص خاص حالتوں ميں رهي اور اس طرح اور چند نئے اثرات بھي اُس نے قبول كرليے - اب انكي اولاد جو پيدا هوئي ' اُسے نه صرف اپنے اجداد هي كا اثر ورثے ميں ملا ' بلكه وه مجموعي اور مركب اثر ملا ' جسميں ايك عنصر اثرات قديم اجداد كا ' اور ايك عنصر اثرات حديثهٔ والدين كا تھا -

يه نسل بھي پھيل گئي اور اپنے مخصوص حالات معيشت سے خاص خاص اثرات قبول كرتي رهي - اب اسكا ورثه اسكے والدين و اجداد كے اثرات وراثة كے ساتھه ' اسكے مختص اثرات سے ملكر مركب هوا ' اور اس سے جو نئي نسل پيدا هوئي ' اسكے ورثے ميں يه جديد مركب اور مجموعهٔ اثرات آيا -

اسي طرح نسلاً بعد نسل قانون وراثت كا دور قائم رهتا هے اور اثرات معيشت و زندگي طرح طرح كے امتزاج و آميزش سے مركب هوتے اور قسم قسم كي صورتوں اور حالتوں ميں منتقل هوتے رهتے هيں -

اب ديكھو كه هزاروں اور لاكھوں برسوں كے اندر يه اثر وراثت نئے نئے اثرات كے اضافه و تركيب كے بعد كس درجه مختلف و متغير هوجاتا هوگا ؟ اور وه پهلا اثر وراثت جو كسي نوع كي اولين نسل نے اپنے آبا و امهات سے پايا تھا ' اُس حالت سے كس درجه مختلف و متضاد هوگا ' جو قرون مديده اور سنين متواليه كے جلب و تاثر كے بعد آج اُسكي نسل ميں پائے جاتے هيں ؟

مذهب نشو و ارتقا كے حماة كهتے هيں كه يهي حالت همارے نظريه كي تصديق كرتي هے - تم آج حيوانات كي جن اشكال كو مختلف نوعوں ميں ديكھتے اور تعبير كرتے هو ' انكا اختلاف نوعي در اصل اُنهي اثرات طبيعيه كا نتيجه هے جو بر بناے انفعال و استجلاب طبيعة حيواني ' اُس پر موثر هوے ' اور پھر نسلاً بعد نسل نئے نئے اثرات سے مركب هو هو كر قانون وراثت كي بنا پر منتقل هوتے رهے - يهاں تك كه ايك زمانهٔ ممتد كے تغيرات سے اختلاف عرضي نے اختلاف جوهري كي سي صورت اختيار كرلي ' اور يه اختلافات بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھے كه ايك هي نوع سے مختلف انواع و اقسام پيدا هوگئے -

يه ضرور هے كه قانون وراثت كي بنا پر جو اختلافات پيدا هوتے هيں ' وه ابتدا ميں محض بسيط هوتے هيں ' ليكن يه ياد ركھنا چاهيے كه مذهب ارتقاء ميں هر تغير كيليے ايك عظيم الشان امتداد وقت شرط هے - اور هزاروں لاكھوں برسوں كے بعد اُن اختلافات بسيطه كو اختلاف نوعي كا موجب بيان كيا جاتا هے -

اس تمهيدي توضيح و تشريح كے بعد اب هم ڈاكٹر ويلس كے حالات كي طرف متوجه هوتے هيں -

(نام ' نسب ' ولادت ' تعليم)

ڈاكٹر ويلس كا پورا نام الفريڈ رسل ويلس هے - نسب كے متعلق اسقدر يقيني هے كه انكا باپ اسكاچ خاندان سے تھا -

الفريڈ رسل اسكا ساتواں بيٹا هے - سنه ۱۸۲۳ ع ميں اسك واقع مان مارتھه شاسٹر ميں پيدا هوا - ايام طفوليت يهيں گذارے ' اور يهيں اس ذوق تاريخ طبيعي كا آغاز هوا جس نے آگے چلكے الفريڈ رسل كو ايك بهت بڑا طبيعي بنا ديا -

۴ - برس كي عمر ميں وه اپنے گھر والوں كے ساتھه هر تفورڈ چلا گيا اور ايك مدرسه ميں داخل هوگيا -

هر تفورڈ ميں اسكي تعليم كے متعلق اهم ترين واقعه يه هوا كه اسكا باپ شهر كے كتبخانه كا ناظم هوگيا - نو سن ويلس اپنے فرصت كے گھنٹے اس كتبخانه كے ايك گوشه ميں بيٹھكے يوں بسر كرتا كه اٹھارويں صدي كے اعلى ذخيرهٔ ادب كے ساتھه طبع آزمائي كرتا - ۱۶ - برس كي عمر ميں اس نے اسكول چھوڑ ديا اور اپنے بھائي جان كے ساتھه رهنے كے ليے لندن بھيجا گيا - جان هيمپسٹيڈ روڈ ميں ايك بلڈر (جهاز ساز ' عمارت ساز ' معمار وغيره) كے يهاں كام سيكھتا تھا -

اگرچه اسكے صرف چند ماه وهاں بسر هوے تاهم اسكے خصائل پر اسكا بهت بڑا اثر پڑا - اسكا بھائي جان شام كو زياده تر ايوان علم (هال آف سائنس) ميں رهتا تھا - يه هال ٹاٹين همكورٹ روڈ ميں تھا اور ايك اولين علمي كلب كي حيثيت ركھتا تھا - اسكے بعد ميكنكس انسٹيٹيوٹ قايم هوا جو گويا ترقي يافته دستكاروں كا ايك عمده مجمع تھا - يهاں كي معمولي نشستگاهوں كي فضائيں بھي رابرٹ ڈيل اوين كے اثر سے لبريز تھيں جو راه اشتراكيت و اتحاد عمال (سوشيا ليزم) كے مشهور هموار كرنے والوں ميں سے تھا - يهي زمانه تھا جب ويلس نے اختصاص قوميت و ارض (لينڈ نيشليزيشن) اور اسي قسم كي ديگر تحريكوں ميں دلچسپي لينا شروع كي -

(آغاز شهرت)

ڈاكٹر ويلس كي اصلي شهرت سب سے زياده ايك عالم الحيات اور مريد اصول ارتقا كي حيثيت سے هے - اسكي زندگي كا مركزي واقعه اور اسكي شهرت كي سب سے زياده ديرپا بنياد يه هے كه اُس نے مسئلهٔ ارتقا كے اس عهد كے متعلق اپني اكتشافات سے راه

اسي کا نتيجه قانون " بقاء اصلم " هے - يعني " سروائي ول اف دي فيٹسٹ " (Survival of the fittest)

(٣) قانون وراثت - يعني لا آف ان هيري ٹنس
Law of In heritance

(٤) قانون مطابقة - يعني ٹيل يوا لوجي Teleology

(تشريح نواميس اربعۀ اساسيه)

ليکن ڈاکٹر رسل ويلس کے مختصر حالات لکهتے هوے ضرورت هے که کم ازکم قارئين کرام اُن نواميس اساسيه پر ايک سرسري نظر ڈال ليں جو اس مذهب کا اصل اصول هيں کيونکه آگے چلکر وه پڑهيں گے که ڈاکٹر رسل کا بڑا کار نامه انهيں قوانين ميں سے ايک قانون کا کشف و مطالعه هے -

(تنازع البقـاء)

" تنازع البقا " سے مقصود يه هے که تمام حيوانات ارضيه زنده رهنے اور زندگي کو قوي و صحيح کرنے کيليے باهم ايک دوسرے سے متنازع هيں - ان ميں سے هر وجود کوشش کرتا هے که اپنے تئيں باقي رکهے اور اپني تعداد اور قوت کو زياده کرے - اگر اسميں کوئي دوسرا وجود مزاحم هو تو اُسے پامال کردے -

" حيوانات " کي خصوصيت اس بنا پر کي گئي که سردست اس مسئله کو اصليت انواع حيوانيه کي حيثيت سے پيش کرنا هے ورنه در اصل يه ناموس فطرة عام هے اور " حيوانات ارضيه " کي جگه بهتر هے که " موجودات ارضيه " کا لفظ بولا جاے - سمندر کي موجيں جب کناروں سے ٹکراتي هيں اور واپس هوتے هوے اسکي هستي خاکي کا ايک بڑا حصه اپنے ساتهه ليجاتي هيں ' تو کيا يه بهي اسي تنازع بقاء کي ايک مثال نهيں هوتي ؟

فطرة الٰهيه نے هستي اور وجود کے بقاء کي طلب هر شے ميں وديعت کي هے اور وه جب سے جهد گاه عالم ميں موجود هے ' صرف يهي کرتي آئي هے که اپنے تئيں باقي رکهنے کيليے هاتهه پانوں مارے اور خود کو هلاک و ضائع هونے سے بچاے - چونکه يه جد و جهد هر وجود ميں هے ' اسليے دنيا مجاهدات حيات اور طلب بقا کا ايک ميدان جنگ بن گئي هے ' جسميں ان گنت اور لا تحصى حريف باهم ايک دوسرے سے لڑ رهے هيں ' اور هر حريف دوسروں کو پامال کرنا اور صرف اپنے هي وجود کو باقي رکهنا چاهتا هے - يه تنازع ' وجود و حيات کي ابتدائي اور نام ترقي يافته صورتوں سے ليکر خلقت حيواني کي انتهائي صورتوں تک ميں موجود هے ' اور انسان ميں خاندانوں ' جماعتوں ' آباديوں ' قوموں اور ملکوں کي باهمي کشاکش بهي اسي ميں داخل هے -

پهر عالم اجسام سے باهر بهي يهي قانون کار فرما هے - اور جسطرح جسم اسکا ميدان کار زار هے ' اسي طرح دماغ بهي معرکه گاه هے - اعتقادات و خيالات ' علوم و فنون ' اخلاق و عادات ' رسوم و اوضاع ' يه تمام چيزيں بهي اسي تنازع بقاء کے زير اثر اپني اپني هستي کے قيام کيليے ايک دوسرے سے لڑ رهي هيں اور چاهتي هيں که انکے سوا اور کوئي شے زنده و باقي نه رهے -

(الانتخاب الطبيعي يا بقـاء الاصلـح)

دوسـرا قانون " انتخاب طبيعي " هے - اور اسي کا عمل " بقاء اصلح " هے -

زندگي اور بقا کا يه تنازع ' اور جد و جهد حيات کا يه تصادم و تسابق ' جو تمام سطح ارضي ميں جاري هے ' بالآخر اس نتيجه تک پهنچتا هے که قوة قاهرۀ فطرة اُن ميں سے اوفق و اصلح کو منتخب کرليتي اور اضعف و ادنى کو چهانٹ ديتي هے - يعني اس باهمي جنگ کا نتيجه يه نکلتا هے که ايک عرصے کے باهمي مقابلے اور جد و جهد کے بعد وهي زنده اور باقي رهتا هے ' جو اوروں سے زياده قوي ' زياده صحيح ' زياده صالح و سالم ' اور اسليے زندگي و بقا کا زياده مستحق هے - جنکے اندر ضعف و نقص هوتا هے اور صحت و صلاح سے محروم هوتے هيں ' وه رفته رفته اس جنگ و تنازع کي مقاومت سے عاجز آکر ضائع و هلاک اور نا بود و مفقود هو جاتے هيں -

يه قانون بهي عالمگير هے اور هر شے پر حاوي - جمادات و نباتات اور حيوانات ادنى و اعلى ' کوئي بهي اس سے خالي نهيں - جسمانيات و ذهنيات کے کسي عالم ميں نکل جائيے - هر جگه آپکو اُن رفتگان پيشين کے قبور و اموات نظر آئيں گي ' جو اپني جهد حيات ميں نا کام رهے ' اور ضعف نے قوت سے اور نقص نے صحت و صلاحيت سے بالآخر شکست کهائي -

" زندگي قوت اور موت ضعف هے "

(المطـابقـة)

وجود حيواني بيروني اثرات سے موثر هے - وه غذا جو وه کهاتا هے ' وه وسائل و ذرائع جنکے ذريعه اُسے غذا ميسر آتي هے ' وه آب و هوا جسميں وه نشو و نما پاتا هے ' وه تمام طرق معيشت و حيات جو اُسے حاصل هوتے هيں ؛ ان سب کے تاثر کيليے وه يکسر انفعال هے ' اور ان ميں سے هر شے اسکے جسم و اعضا پر اثر ڈالتي هے -

قانون مطابقة سے مقصود يه هے که يه اثرات جب بدلتے هيں اور ايک مدت مديد ان ميں گذر جاتي هے تو انکي وجه سے بهي وه اختلافات جسم و صورت و فعل پيدا هوجاتے هيں ' جنکي بنا پر هم ايک نوع حيواني کو دوسري نوع انساني سے الگ کرتے هيں

مثلاً شير کے متعلق تم کو معلوم هے که وه ايک گوشت خور جانور هے - اسکا معده نهايت قوي و حار هے تاکه هر طرح کے گوشت کو هضم کرسکے - اسکے دانت بڑے اور تيز هيں تاکه پوري قوت سے سخت سے سخت حيوان کا گوشت چبا سکيں - انکے پنجے بڑے بڑے هيں تاکه اپنے شکار کو ايک هي وار ميں پهاڑ سکيں -

ليکن اگر يهي شير کسي ايسے ملک ميں نشو و نما پاتا جهاں گوشت ميسر نه آتا که دانتوں سے چبايا جاے - جهاں وه نرم و خون آلود غذائيں نه ملتيں ' جنهيں قوي تر آلات هضم کے ذريعه هضم کيا جاے ' اور جهاں ايسے حيواني شکار نه ملتے ' جنکو خونخوار پنجوں سے پکڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کيا جاے - ايک جنگل هوتا جسميں صرف اغذيۀ نباتاتي هوتيں ' سبز پتوں اور گهانس کي ماکولات کے سوا اور کوئي شے ميسر نه آتي ' اور شير کو ايک ايسے زمانهٔ ممتد تک جو اس انقلاب طبيعي کيليے ضروري هے ' وهاں رهنا پڑتا تو اسکي کيا حالت هوتي ؟ چند قرون انقلابيه کے بعد اُسکا معده اور اسکے آلات هضم بالکل بدل جاتے ' اُسکي نسل سے بڑے بڑے تيز دانت لے ليے جاتے ' اور خونخوار پنجوں کي جگهه نرم و دراز تلوے اور ملائم هتيلياں پيدا هو جاتيں !

کيوں ؟ اسليے که يه تمام آلات جسم صرف اسليے تهے که جس طرح کي غذا اُسے ميسر آتي تهي ' اسکے حصول کيليے اُن کي ضرورت تهي ' ليکن گهانس اور پتوں کے توڑنے ' چبانے ' اور هضم کرنے کيليے اب انکي ضرورت باقي نه رهي -

اُس صورت ميں شير کي موجوده شکل و هيئت سے بالکل ايک مختلف چيز همارے سامنے هوتي ' اور قياس سطحي کهتا که يه کوئي نوع خاص هے -

سوال پر غور کر رہا تھا ' تھیک اسي زمانے میں ویلس بھي اپني تنہا سیر و سیاحت کے اثنا میں اسي سوال پر سر بزانوے تفکر و تفحص تھا - ڈارون نے اپنے مخصوص صبر و تحمل کے ساتھہ ۲۰ - سال ایک نظریہ کي ترتیب میں صرف کیے جو اس سوال پر غور و فکر کا نتیجہ تھا - یہ نظریہ اسکے دل کے تاریک تجسس کدے میں بجلي کي سي روشني اور بجلي ھي کي سي سرعت کے ساتھہ نمودار ہوا تھا ' جبکہ وہ مشہور مالتھس کا مقالہ " آبادي " کے عنوان پر سنہ ۱۸۵۸ میں پڑھ رہا تھا - ایسا ھي حال ویلس کا بھي ہوا جبکہ وہ بخار کي شدت میں مبتلا تھا ' اور اسکي وجہ سے اپنے تمام اعمال علمیہ کے ترک کر دینے پر مجبور ہو گیا تھا - بیکاري اور علالت کي تکلیف دہ تاریکي میں یکایک علم کي مسرت اور خوشي کي ایک روشني نظر آئي ' اور کسي چیز نے خود بخود " مالتھس " کے مقالات کي یاد پیدا کر دي - وہ گو انہیں بارہا پڑھ چکا تھا لیکن اس نے ایک تازہ ترین ذوق کے ساتھہ انکے صفحات پر نظر ڈالي اور اسي وقت اسکے قلب پر القاء علمي کا نزول شروع ہو گیا -

(یہاں یہ بتلا دینا ضروري ھے کہ مالتھس نے انساني آبادي و عمران پر بحث کي ھے اور خاص طور پر اپنے مضمون میں ان اسباب و علل پر نظر ڈالي ھے جو انسان کي ابتدائي اقوام کي آبادي کو افزائش و ترقي سے روک دیتے ھیں - مثلاً جنگ ' متعدي امراض ' حوادث طبیعیہ ' قحط سالي ' وغیرہ وغیرہ)

(بقاء اصلح)

ویلس خود لکھتا ھے ' اور اس سے زیادہ بہتر کیا ھو اگر اسے دیکھنے کیلیے خود اسکي زبان آنکھہ کا کام دے ؟

" جبکہ میں مالتھس کا مطالعہ کر رہا تھا ' تو مجھے خیال ہوا کہ یہي اسباب عام حیوانات میں بھي موثر و کار فرما ھیں - چونکہ حیوانات کي پیدایش انسان کي پیدایش سے زیادہ ھے اسلیے ان مہلک اسباب کي وجہ سے انکي بربادي بھي زیادہ وسیع و عظیم ہوني چاھیے تاکہ ہر نوع کي صرف مناسب اور ضروري تعداد ھي قدرت محفوظ رکھے -

حیوانات میں سلسلۂ توالد و تناسل برابر جاري ھے - اکثر جانوروں کو ہم دیکھتے ھیں کہ وہ ایک ھي وقت میں پانچ پانچ چھہ چھہ بچے دیتے ھیں - انسے آگے بڑھتے ھیں تو ایک ھي وقت میں بیس بیس انڈوں کو سیکتي ہوئي مرغیاں نظر آتي ھیں - اور ترقي کیجیے تو ایک ھي وقت میں سیکڑوں تک کي تعداد روح حیواني کے ضعیف و کم اعضا مظاہر میں ملیگي -

یہ سلسلہ ایک ان گنت اور ما فوق التخمین زمانۂ ماضي سے جاري ھے پس اس کا نتیجہ تو یہ ہونا چاھیے تھا کہ اس وقت تک ان حیوانات کي کثرت سے تمام کرۂ ارضي چھپ گیا ہوتا اور انسان کو بسنے کیلیے جگہ نہ ملتي ؟

مگر ایسا نہیں ھے اور دیکھنے میں بھي سال بسال انکي افزایش نسل کا کوئي تدریجي ثبوت نظر نہیں آتا -

اسکا سبب یہي ھے کہ قدرت نے ہر طرح کے حیوانات کي ایک خاص تعداد ضروري سمجھي ھے اور اس سے زیادہ ہونے نہیں دیتي - اسباب موانع افزایش تعداد ہر موقعہ پر اپنا کام کرتے رہتے ھیں -

اسي طرح میں اپنے سلسلۂ غور و فکر میں منہمک ' قدم بڑھاے آگے بڑھتا گیا - یہاں تک کہ میں ایک دوسري منزل تک پہنچا - میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اچھا ' بعض کیوں مرجاتے ھیں اور بعض کیوں زندہ رہتے ھیں ؟

کیا صرف موانع افزایش و ترقي نسل ھي کي وجہ سے ؟

لیکن وہ تو ہر وقت موجود نہیں ' اور پھر یہ بھي ھے کہ ایک ھي وقت میں زندگي اور موت ' دونوں برابر کام کرتے رہتے ھیں ؟

کیا ایسا تو نہیں کہ زندگي و موت بھي کسي با قاعدہ اصول انتخاب کے ماتحت ھیں اور اچھے چن لیے جاتے ھیں اور ناقص کو ردي کر کے پھینک دیا جاتا ھے ؟

معاً یہ برق حقیقت میرے دماغ میں بجلي کي طرح کوندي کہ قدرت جو کچھہ کرتي ھے ' نسل اور اجسام کي ترقي و افزایش ھي کیلیے کرتي ھے ' وہ کوئي ایسا قانون وضع نہیں کر سکتي جن سے موانع افزایش نسل اسباب فراہم ہوں -

البتہ وہ نسل حیواني کو بڑھانے کیلیے اور اسکي طاقت اور قواء نشو کي صحت و سلامتي کیلیے ' ایک اصول انتخاب نافذ کر چکي ھے تاکہ ہر نسل میں ادنی مرجائیں اور صرف اعلي و اصلح ھي زندہ رہیں -

جو صحیح و سالم ہوگا ' وھي زندہ رہیگا - جو ضعف و نقص سے غیر سالم ھے ' اسکو ضائع ھي ہو جانا چاھیے تاکہ نسل اور حیات کي صحت و ترقي کو نقصان نہ پہنچاے -

اگر فطرۃ ایسا کر رھي ھے ' تو یہ ترقي و افزایش کو روکنا نہیں ھے ' بلکہ عین اسکي افزایش و ترقي کي حفاظت ھے

جراح سڑے گلے ہوے عضو کو جسم سے الگ کر دیتا ھے - یہ جسم کا ایک شدید نقصان ھے - لیکن ایسا نقصان ھے کہ اگر یہ نقصان نہو تو پورے جسم کے نقصان سے ہمیں دو چار ہونا پڑے -

اس نظریہ کے کشف و حصول نے میري آنکھیں کھولدیں میں جو اس سے پہلے اپنے تمام مشاہدات حیوانیہ میں صرف سوال تھا اب دیکھنے لگا تو ہر طرف میرے سامنے جواب و تشفي کي صدائیں موجود تھیں !

ایک مرتب سلسلہ میرے سامنے تھا جس کا مواد اگرچہ علم معلومات میں سے تھا ' لیکن نتائج بالکل نئے تھے !

دنیا میں تغیرات پیدا کرنے والي مختلف چیزیں ھیں - زمین اور اسکے اثرات ھیں ' سمندر اور اسکي موجیں ھیں - غذا اور اسکے انواع و اقسام ھیں ' موسم اور اسکے عجیب و غریب سرعت کے ساتھہ کام کرنے والے اثرات ھیں - جب یہ تمام تغیرات طاري ہوے جیسا کہ ہمیشہ ہوتے رہتے ھیں ' تو مختلف انواع حیات میں بھي وہ تبدیلیاں ہوئیں جو تغیر شدہ حالات کے قبول کرنے کیلیے ضروري ھیں - پھر چونکہ محیط (۱) کے تغیرات ہمیشہ سست رفتار ہوتے ھیں - انکي مثال گھڑي کي بڑي سوئي کي سي ہوتي ھے جسکے رفتار کو امتداد وقت کے بعد معلوم کر سکتے ھیں مگر دیکھہ نہیں سکتے ' اسلیے ضرور ھے کہ ہر نسل حیواني ان تغیرات سے متاثر ہونے کیلیے بہت وقت لیتي ہوگي جو قانون " بقاء اصلح " کے نفاذ میں موثر ھیں -

تغیرات کي اس بطي السیر حالت سے قدرت پورا کام لے رھي ھے - اس طرح نظام حیواني کے ہر حصے میں ٹھیک اسي طرح ترمیم و تخفیف ہو جاتي ہوگي جس طرح کي اسے مطلوب ھے - اور جن میں ترمیم نہوتي ہوگي ' وہ اثناء ترمیم ھي میں مرجاتے ہونگے - اور اگر یہ سچ ھے تو بجاے " ہونگے " کے " ہو جاتے ھیں " کہنا چاھیے -

اسمیں یہ حکمت بھي مضمر ھے کہ اس طریق حفظ و ضیاع سے انواع جدیدہ میں ہر ایک نوع کے محدود خصائل ' اور دیگر انواع سے امتیازات ' واضح اور نمایاں ہو جاتے ھیں -

اسکے بعد میں نے اپنے تمام مطالعۂ حیوانات و اجسام حیہ میں اسي قانون " بقاء اصلح " کي عینک انکھوں پر چڑھا لي - اب میري مرئیات بالکل صاف اور غیر مشتبہ تھیں "

تحقیق کهولي ' جو اصول انتخاب طبيعي کي بنا پر انواع طبيعيه کے آغاز اور انکے ارتقا کا عہد ہے -

انیسویں صدي کے نصف اول تک انگلستان میں طبعیيات نہایت کس میرسي کے عالم میں تھے ' اور تاریخ طبیعي کے لیے مقبول علم تعلیم میں کوئي جگہ نہ تهي - اسلیے کم سن ویلس کیلیے ضرور ہوا کہ ان تحقیقات کے لیے اپنے آپ کو تیار کرے جو اسکو شہرت اور دولت کا ایک معتدل حصہ دلوا نے والي تهیں - اس نے اس میدان میں سب سے پہلا قدم سنہ ١٨٣٧ کے موسم گرما میں رکها ' جبکہ اسکا بڑا بھائي ویلیم اسے اپنے ساتھہ لے گیا تھا تاکہ زمین کي پیمایش کے کام میں مدد لے -

ویلیم اسوقت بیڈ فورڈ شائر میں پیمایش کا کام کرتا تھا - وهیں اس چودہ برس کے لڑکے کو بھي لیگیا - آئندہ سات برس تک یہ دونوں بھائي پیمایش کي تقریب سے جنوب انگلستان اور ویلز کے بڑے بڑے حصوں میں پھرتے رہے - اس گشت و سیاحت کي وجہ سے انکو زیادہ تر میدانوں میں رهنا پڑا اور اسطرح انہوں نے زمین کي مختلف سطحوں کا خوب مطالعہ کیا -

ایک دوست کے اتفاقیہ ریمارک سے ویلس کو جنگلي پھولوں کے متعلق بعض امور کے سمجھنے کي ترغیب ہوئي - اور وہ ایک حد تک اس ایک شلنگ کي کتاب کے لے لینے سے پوري ہو گئي جو انجمن اشاعت علوم مفیدہ نے شائع کي تھي - اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسکي طبیعت آغاز عمر هي سے اس قسم کے مطالعہ کے لیے پوري طرح طیار تھي -

(امیزن پر سفر)

٢١ - برس کي عمر میں ویلس نے پیمایش کا کام چھوڑ دیا کیونکہ اسمیں زیادہ کامیابي کي امید نہ تھي اور لیسٹر کے ایک اسکول میں ملازم ہوگیا - اس نے پہلے پہل یہاں تحقیقات علم النفس میں دلچسپي لي اور یہیں اسے اسپریچولیزم (روحانیات و استحضار ارواح) کي صحت کا یقین آگیا جو اسکي زندگي کا بہت بڑا واقعہ ہے - یہاں تک کہ وہ ایک پکا اسپریچولیسٹ (روحاني) ہوگیا -

یہیں اسے اور مشہور طبیعي اور سفر نگار ' ڈاکٹر بیٹس هنري والٹیر سے شناسائي ہوي جو بعد میں ایک ایسے سفر نامہ کا مصنف ہوا ' جو انگریزي زبان میں آجکل بہترین سفر نامہ مانا جاتا ہے -

بیٹس ایک بہت بڑا عالم علم الریاح (Entomologist) تھا - ویلس ابھي تک صرف علم النباتات هي پر قانع تھا مگر بیٹس کي مثال اور اسکے نشاط و شغف کار کو دیکھکے تتلي اور بھونروں (Beetles) کو جمع کرنا شروع کیا -

لیکن تھوڑے هي عرصے کے بعد دونوں دوستوں کو معلوم ہو گیا کہ قدرت کے دریافت کرنے کے لیے انگلستان میں کافي میدان نہیں هیں - پس ان دونوں نے اس امید پر کہ مصارف سفر ان اشیاء کي قیمت سے نکل آئینگے جو وہ جمع کرکے لائینگے ' گرم ممالک میں سفر کرنے اور اسي کے ساتھہ گرم ممالک کي زندگي کے متعلق علمي معلومات حاصل کرنے کا فیصلہ کرلیا -

سنہ ١٨٢٨ ع میں وہ اس غرض سے پیرا گئے کہ وادي امیزن کي تفتیش کریں - وادي امیزن وهي مقام ہے ' جسکي طرف " وایج آف دي امیزن " کي اشاعت نے لوگوں کي توجہ مبذول کردي تھي -

یہ دونوں چار برس تک باہر رہے - انکے تجارب و مشاهدات نے دو اول درجہ کي اہم کتابیں تیار کیں :

ایک " دریاے امیزن " مولفہ بیٹس مطبوعہ سنہ ١٨٦٣ع اور دوسري " سفرنامہ امیزن و ریو نیگرو " مولفہ ویلس مطبوعہ سنہ ١٨٥٣ ع -

اگرچہ موخر الذکر کتاب کي صرف پانچسو کاپیاں چھپوائي گئي تھیں مگر با ایں همہ کل کاپیاں کہیں دس برس میں جاکر فروخت ہوئیں !

تاهم انہوں نے اپنے مصنف کو طبیعیین کي مجلس میں روشناس کردیا ' اور ان مقامات کي تاریخ طبیعي میں ایک گراں بہا اضافہ تسلیم کي گئیں جن مقامات سے انمیں بحث کي گئي تھي -

اسکے بعد بیٹس اور ویلس علحدہ ہوگئے اور دونوں نے اپنے لیے مختلف میدان عمل انتخاب کیے -

ویلس نے جو اندوختہ اشیاء بھیجي تھیں وہ بہت تھیں اور گو ایک چالان جسمیں بہت سا سامان تھا ' راستہ هي میں جہاز پر جلگیا مگر با ایں همہ ان اشیاء کي قیمت سے اسکے مصارف کي ادائگي کے بعد ایک معتدل رقم پس انداز بھي ہوگئي -

لندن میں مختصر قیام کے بعد جسکے اثناء میں اس نے علم الحیات کے متعلق اپني معلومات کو وسیع کیا اور ڈارون اور هکسلے کے حلقے کے اثرات قبول کیے ' وہ مشرق کي طرف روانہ ہوا - اس مرتبہ اس نے عزم کرلیا کہ وہ ملایا کے مجمع الجزائر کي ضرور تفتیش کریگا جو ایک طبیعي کیلیے بہت سے غیر پامال میدان تفتیش اپنے اندر رکھتے هیں - یہ دوسرا سفر تھا جسکے اثنا میں اسے اپنے زندگي کے سب سے بڑے اکتشاف کا سراغ ملا -

(ملایا میں آغاز عمل)

سنہ ١٨٥٤ ع کے آغاز میں ویلس سنگاپور روانہ ہوا - اور پورے آٹھہ برس اس نے ملایا کے مجمع الجزائر میں گشت لگایا - وہ ان مختلف اور عجیب و غریب اشکال حیات کا مطالعہ کرتا رہا جو اسے وهاں ملیں ' اور ان مسائل پر غور و خوض کرنے میں مصروف رہا جو ان اشکال حیات کي وجہ سے پیدا ہوئے تھے - اسکے مصارف ان اندوختہ اشیاء کي قیمت سے نکلتے رهتے تھے جو وہ وقتاً فوقتاً گھر بھیجتا رهتا تھا - اس نے ایک وافر سرمایہ معلومات کا جمع کرلیا اور اسکے بعد هي بیش بہا اور اہم کتابوں کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا -

اس سلسلے کا آغاز سنہ ١٨٦٩ ع میں "سفر نامہ مجمع جزائر ملایا" سے ہوا تھا اور پھر "طبیعت ممالک حارہ" (مطبوعہ سنہ ١٨٧٨ ع) "تقسیم حیوانات جغرافي" (مطبوعہ سنہ ١٨٧٦ ع) کے بعد "حیات جزیرہ" (مطبوعہ سنہ ١٨٨٠ ع) پر ختم ہوگیا -

ادھر علم الحیات کے متعلق یہ تمام کتابیں شائع ہوئیں ادھر اسکا وہ اکتشاف عظیم جسکا ذکر آگے آیگا ' اسکي غیر حاضري میں انگلستان کے علمي حلقوں کے آگے رو نما ہوا - ان تازہ حالات نے یکایک اسکے آنے والے کارناموں اور چھپے ہوے کمالات کے چہرے سے نقاب الٹ دي - یہاں تک کہ جب سنہ ١٨٦٢ میں وہ لندن واپس آیا ہے تو بزرگتر ڈارون کے علاوہ اپنے نام کو علمي دنیا کے اس گوشے سے اس گوشے تک مشہور پایا !!

ملایا کے مجمع الجزائر اور امیزن ویلي کي عجیب و غریب اشکال حیات میں کوئي شخص یہ غور کیے بغیر نہیں رهسکتا کہ یہ گونا گوں و بو قلموں انواع حیات کیونکر وجود میں آئیں ' اور انہوں نے اپنے یہ عجیب و غریب خواص کیونکر حاصل کیے ؟ سنہ ١٨٣٦ ع میں بیگل سے واپسي کے بعد جسوقت ڈارون ڈاون میں

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک ایسی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ھری پتوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدھضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۶ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

... کا موھنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ھی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ھیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مسالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاھری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موھنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ھی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگلے ھیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ھیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ھوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ھاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

... بخار

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یاکرتے ھیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ھیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ھمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ھزارھا شیشیاں مفت تقسیم کردی ھیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ھوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ھزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ھیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ھیں کہ ھمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلائیا

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ھیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ھیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ھمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاری ہے' اور ھیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بصارت کم ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجئے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ھاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاھلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاھتا ہو - کھانا دیر سے ھضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ھیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ھیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ھمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ھاں سے مل سکتی ہے

المشتہر
ڈاکٹر ...

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

47

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ھیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ' برائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ھیں - یہ سب باتیں ھمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھہ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بذل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری ترش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ھیں - اور اگر کہیں آپ اورشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۰۰ - کو منگائیں

تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کر سکتے ھیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاھیے تو چھہ سو کی ایک مشین منگالیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ھم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ھیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون' جو ضروری ھوں' ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ھیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ھی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا' آپ نے روانہ کیا' اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

اورشہ نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ
سب ایجنٹ شاھنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نذیرو بازار - ڈھاکہ

مسئلۂ مصر

میرا پہلا مضمون دربارہ مسئلہ مصر (مندرجہ الہلال نمبر ۹ جلد - ۳) اگرچہ قوم کی دلچسپی کا باعث نہوا اور ابتک کسي هم اهنگ نے اپني صدا بلند نہ کي' لیکن اس خیال سے کہ هندوستان سے اسکا کوئي خاص تعلق نہیں اور نیز وہ افکار و حوادث جو گذشتہ دنوں میں پیش آے' قوم کو ایسے مسئلوں کے طرف توجہ دلانے کے لیے قدرتاً مانع تہے' میں دل گرفتہ نہیں هوں اور سمجھتا هوں کہ مسلمانان هند ضرور مسئلۂ مصر سے دلچسپی لینگے -

مصر و شام اسلامي تاریخ میں همیشہ ساتهہ ساتهہ رہے - اور انشا الله هم اپني آنکھوں سے پهر مصر و شام کو ساتهہ دیکھینگے - مصر کیونکر جدا هوا ؟ ایک البانی سپاهي کي شوریدہ سري سے - مصر کي یہ حالت کیوں هوئي ؟ اسکي اولاد کي نا قابلیت اور فضول خرچیوں سے - لیکن کیا ان دو غلطیوں کي تلافي ممکن نہیں ؟ مصر کا تعلق کیا اب دولت عثمانیہ سے نہیں ہے ؟ کیا انگریزوں نے واقعي اسے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے' اور اپني قومي شرافت کے خلاف کیا وہ ایک ذلیل ترین دغا بازي کے مرتکب هونگے ؟ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے - هم میں سے بعضوں کو یہ ایک وهم ہے کہ انگریز مصر کے مالک بنے بیٹھے هیں - لیکن اگر نظر تحقیق سے دیکھا جاے تو انگریزوں کي حیثیت ابتک بالکل ایک مشیر کي سي ہے - کوئي معاهدہ' کوئی فتح' کوئي انصاف' اور خود انکا کوئي قول مصر پر قابض هونے کے حقوق نہیں دلاتا - لیکن جو لا پروائي حکومت عثمانیہ نے اس بارے میں دکھلائي ہے اور وہ آزردہ کرنے والے خیالات جن سے مصر خود اپني ڈیرہ اینٹ کي مسجد جدا بنانا چاهتا ہے' البتہ انگریزوں کے لیے ایک انگریزي مصر کي تیاري کا همیں خوف دلاتے هیں - میں نے خود اکثر مصریوں اور ترکوں کے اقوال پڑہے هیں جنمیں خوشامد اور خوف کے ساتهہ اس امر کا اعتراف کیا جاتا ہے کہ هندوستان و مصر انگریزي حکومت میں نہایت خوش و خرم هیں -

هندوستان ضرور هوگا - لیکن مصر کے متعلق تو ایسي راے رکھنا برٹش گورنمنٹ کے کونسل جنرل مصر کو گورنر جنرل مصر بنا دینا ہے -

مصر کے متعلق جو کچھہ میں پہلے لکھہ چکا هوں' اسکا دهرانا یہاں ضروري نہیں سمجھتا - میں اس مضمون میں صرف وہ پہلو دکھانا چاهتا هوں جس کي رو سے مصر کا ترکي حکومت سے ملنا بلا کسي دقت کے هوسکتا ہے -

انگریزوں کے مصر کے متعلق کیا خیالات هیں ؟ لارڈ کرومر اور لارڈ پامرسٹون کے الفاظ میں بیان کرنا چاهتا هوں جو کہتے هیں :

" انگلستان کي یہ خواهش نہیں کہ وہ مصر پر قبضہ رکہے لیکن انگریزي فوائد کے لیے یہ بہت ضروري ہے کہ یہ ملک کسي دوسري یوروپین طاقت کے قبضے میں بهي نہ آجاے - انگریزي پالیسي مصر میں همیشہ اسی اصول کي پابند رهي - سنہ ۱۸۵۷ میں نپولین ثالث شاهنشاہ فرانس نے انگریزي حکومت کے آگے اپنا یہ ارادہ ظاهر کیا کہ شمالي افریقہ منقسم هوکر مراکو فرانس کے قبضے میں آیا ہے - تیونس رو ڈینا کے ماتحت اور مصر انگریزوں کے ماتحت - تو اسپر لارڈ پامرسٹون نے اپنے خیالات کا اظہار لارڈ کلیرنڈن کے خط میں بدیں الفاظ کیا تھا : " هماري بالکل خواهش نہیں کہ مصر انگریزي مقبوضات میں داخل هو - گو اسمیں شک نہیں کہ دنیا کے اکثر حصے فرانس اور انگلستان کے ماتحت رهکر بہتر اقتصادي حالت حاصل کرسکتے هیں' مگر انگلستان کي جو خواهش مصر کے بارے میں ہے' وہ یہ ہے کہ مصر ترکي حکومت میں شامل رہے' تاکہ کسي دوسري یوروپین طاقت کو مصر پر قبضہ پانے کا خیال نہ هونے پاے - هماري صرف یہي خواهش ہے کہ مصر میں هماري تجارت کو ترقي هو - وهاں همارے سفر میں آسانیاں پیدا هوں - لیکن هم اس بوجهہ کو اٹھا نا گوارا نہیں کرسکتے جو مصر کو اپنے حصے میں لانے اور اسپر حکومت کرنے میں پوشیدہ ہے - غیر ممالک کي ترقي صرف اپنے تجارتي اثر هي سے کرنا چاهیے - همکو فتوحات کے جهاد صلیبي سے بچنا چاهیے تاکہ هم مہذب ممالک میں بد نام نہ هوں " (ماڈرن ایجپٹ مصنفۂ لارڈ کرومر)

اگر لارڈ پامرسٹون کي حیثیت وزیر انگلستان کي سي ہے اور انکي آواز کو هم انگریزي حکومت کي آواز کہہ سکتے هیں' تو مصر کے طرف سے همکو نا امید نہونا چاهیے - یہي قول مسٹر گلیڈاسٹون و دیگر وزراے انگلستان کا تھا - البتہ جو بات سب سے زیادہ نا امید کرنیوالي ہے' وہ ترکونکا خود اپنا رویہ ہے - میري دعا ہے کہ انکي موجودہ کمزوري سے انگریز فائدہ نہ اٹھاویں' اور اپنے اقوال کي سچائي کو نظر انداز کرکے ترکونکو مجبور نکریں کہ کسي ایسے معاهدہ پر دستخط کردیں' جسکي رو سے مصر کا حال بهي قبرس کا سا هو جاے - ترکونکو اپني قوت حاصل کرنیکا موقع دو' جسمیں خود انگلستان هي کا فائدہ ہے اور پهر مصر انکے حوالہ کردو - هماري قوم ذمہ دار رهیگي کہ تمهارا هندوستان غیروں کے حملوں اور اندروني بغاوتوں سے محفوظ رہے - س - م - ا -

---

خطوط جہنم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل ہے - جس نے قلم سے جہنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کھینچے کہ یورپ کي تمام زبانوں نے اسے اپني آغوش میں جگہ دي -

یورپ کے بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ نے مجھے اس ترجمے کي داد دي اور هندوستان کے بعض مشہور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بہر صورت کتاب قابل ملاحظہ ہے -

کل خطوط تیس هیں جو سلسلہ وار شایع هو رہے هیں - پورے مجموعے کي قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیہ = ۱ - آنہ ہے - هر خط کي جدا گانہ قیمت ۲ - آنہ - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ ہے -

شرف الدین احمد
محلہ اهاري کنواں - رام پور اسٹیٹ - یو - پي

Printed & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين — القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ — ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
[illegible]

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۵ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, December 17, 1913.

45 تجـــارت گاہ کا تحفہ

یے یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسی ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے کلکتے ہی کی آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کی جاتی ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کی وارنش مثلاً روغنی بچھیلا ، ہوۃ ، براون ، زرد ، کتئی ، گاف ، بکری اور بھیڑی کے ، گائے کے سر کا چمڑا ، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے سازبنانیکا گائے اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا ہارنش بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ہم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پرمہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کی آپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ، اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

منقی الات تنفس

ترلہ کھانسی اور دمہ کا خرش ذالقہ اِکسیر معجون قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ جسمیں سات روز کی دوا ہے - محصولڈاک ۳ آنہ منیجر دار الشفاء بھیرنڈی ضلع تھانہ سے طلب کیجیے -

ہمارے پاس

رسالہ زمانہ - مخزن - عصمت - تمدن - شمس بنگالہ - نظام المشایخ - صوفی - عصرجدید - کشمیری میگزین - الناظر - دکن ریویو - پنجاب ریویو وغیرہ وغیرہ ماہواری پرچوں کی مکمل و نا مکمل جلدیں معہ تصاویر قسم اعلیٰ کے موجود ہیں - اور میں نصف قیمت پر دینے کیلیے طیار ہوں - جن صاحبوں کو ضرورت ہو وہ مجھ سے خط وکتابت کریں - بڑا ہی نایاب ذخیرہ ہے - متفرق پرچہ جات بھی بہت ہیں - جلد فرمایشیں بھیجدیجیے/ تاکہ آیندہ افسوس کرنا نہ پڑے - کیونکہ اکثر گذشتہ پرچے دوگنی قیمت دینے سے بھی نہیں ملتے المشتہر

ماسٹر محمد حمزہ خان مقام ملکہ پور ضلع بلڈانہ برار
P. O. Malkapur G. I. P. R.

53 خیالات آزاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دلچسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب وتاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولو ابصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیانی اور معجز کلامی سے دلدہ آرتھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول - المشتہر

سید علی اکبر نمبر ۹۲ ڈالتلا لین کلکتہ -

23 اکسیر اعظم

ایجاد کردہ جناب حکیم حافظ ابو الفضل محمد شمس الدین صاحب

ایک سریع الاثر اور مجرب مرکب

ضعف دماغ و جگر کیلیے یہ ایک مجرب اور موثر دوا ہے - ضعف مثانہ کیلیے بھی اسکی تاثیر بے خطا اور آزمودہ ہے - ان تمام افسوس ناک اور مایوس کن امراض ضعف کیلیے اس سے بہتر زود اثر اور تعجب انگیز نتائج بخشنے والا اور کوئی نسخہ نہیں ہوسکتا ، جنکی وجہ سے آج نئی نسل کا بڑا حصہ نا امیدی کی زندگی بسر کررہا ہے اور اپنے فرائض حیات کے ادا کرنے سے عاجز ہے یہ اس طرح کی تمام نا امیدیوں کو جلد سے جلد مبدل بہ امید و نشاط کردیتا ، اور ایک نہایت صحیح و سالم اور ہر طرح تندرست شخص کی طاقت و صحت سے مایوس مریضوں کو شاد کام و کامیاب بنا دیتا ہے - صحت کی حالت میں اگر اسے استعمال کیا جائے تو اس سے بہتر اور کوئی شے قوت کو محفوظ رکھنے والی نہوگی -

قیمت فی ڈبیہ مبلغ ۳ روپیہ (تین روپیہ) محصول ڈاک ۶ آنہ

منیجر - دی یونانی میڈیکل اسٹورس
نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی کلکتہ

The Manager, The Unani Medical Stores,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس مضبوط و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم پائیداری گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پائدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فلیٹ (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کبھی حرارت سے بند نہ ہوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - سسٹم - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ -

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی
ابوالکلام احمد الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Al-Hilal
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4 - 12.

نمبر ۲۵ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, December 17, 1913.

فہرست

تصاویر

مہمان معظم

یعنی لارڈ ہڈلی بالقابہ، جنھوں نے حال میں قبول اسلام کا اعلان کیا ہے - اور جسکے متعلق آیندہ اتوار کو مسلمانان کلکتہ کا ایک عظیم الشان جلسہ ٹون ہال میں منعقد ہونے والا ہے -

ڈیلی ٹیلیگراف کے مراسلہ نگار نے، جو یونین گورنمنٹ کی برأت کی چشم دید شہادت دینے کے لیے دورہ کر رہا ہے، اپنے مراسلہ میں یہ ظاہر کیا تھا کہ تین پونڈ ٹیکس کی تجویز خود حکومت ہند کی تھی -

اب ایسوسیا ٹیڈ پریس کو اطلاع ملی ہے کہ سنہ ۱۹۰۳ع میں ہندوستانی مزدوروں کی واپسی کے متعلق اپنی کسی تحریر میں بھی حکومت ہند نے یہ تجویز نہیں کیا ہے کہ جو مزدور واپس نہ آسکیں ان پر فی کس تین پونڈ ٹیکس لگایا جائے - یہ محض غلط ہے !

بالآخر یونین گورنمنٹ نے عملاً وہ تدبیر شروع کر دی، جو وہ آزاد تحقیقات سے بچنے کے لیے کرنا چاہتی تھی -

ایک کمیشن اسلیے مقرر کیا گیا ہے کہ نیٹال میں اسٹرائک کے متعلق ہنگاموں کی پبلک طور پر تحقیقات کرکے جلد سے جلد رپورٹ پیش کرے -

یہ کمیشن امور ذیل کی تحقیقات کریگا :

وہ کیا اسباب و حالات ہیں جو اسٹرائک اور ہنگامے تک رہنما ہوے ؟

ان ہنگاموں میں کتنی طاقت استعمال کی گئی ؟

کیا اتنی طاقت اور ان اعمال شدیدہ کے استعمال کی ضرورت تھی، جنکے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اسٹرائک کے سزا شدہ قیدوں کے ساتھہ کیے گئے ؟

امور مذکورہ کے متعلق سفارشیں جو کمیشن کرنا چاہے -

کمیشن ان اشخاص سے مرکب ہے :

سر ولیم سالومن کے - سی - ایم - جی - رئیس کمیشن، ایولڈ ایسلین کے - سی - لفٹنٹ کرنل جے - ایس - وی - ای - کے - سی - وی - او -

---

لیکن سوال یہ ہے کہ اس کمیشن سے ہندوستانیوں کے زخموں کے لیے مرہم کا سامان ہوگا یا مزید نیش زنی و نمک پاشی کا ؟ ٹائمز کو اطلاع ملی ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانی اس کمیشن کو بالکل ناپسند کرتے ہیں، اور اس فکر میں ہیں کہ مختلف مقامات میں جلسے کریں اور اس مضمون کے رزولیوشن پاس کیے جائیں کہ اس امر پر اظہار افسوس و نا امیدی کیا جاتا ہے کہ تحقیقات کے حدود میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی عام حالت اور آئندہ پالیسی شامل نہیں، بلکہ وہ صرف اسٹرائک ہی تک محدود ہے - اور نیز یہ کہ کمیشن کی ترکیب صحیح نہیں، کیونکہ اسکے ممبروں میں سے ایک شخص بھی خالی الذہن نہیں ہے، پہلے سے کوئی نہ کوئی فریقانہ خاص راے ضرور رکھتا ہے -

---

تصحیح

گذشتہ اشاعت کے صفحہ ۴۴۸ سطر ۴ میں بجاے Law of heredity کے Law of Inheritance پڑھنا چاہیے -

اخـــر الانبـــاء

جنوبی افــریقہ

گذشتہ ہفتہ مسٹر گوکھلے کو ڈربن سے اطلاع ملی تھی کہ حکومت نے مسٹر [illegible] کو اجازت دی ہے کہ انجمن کی زیر نگرانی پولیس کے ذریعہ تقسیم غذا کی اجازت دیدیں، اس تار سے یہ امید ہوئی تھی کہ غذا کے متعلق ہندوستانی اسیران رنج و محن کے مصائب و شدائد میں کچھہ نہ کچھہ تخفیف ہوجائیگی، مگر اس ہفتہ مسٹر گوکھلے کو جو تار انڈین نٹال ایسوسی ایشن سے موصول ہوا ہے، اس نے اس امید کی [illegible] کردیا - تار کا مفاد یہ ہے -

" [illegible] کو تقسیم غذا کے وقت موجودگی کی اجازت نہیں - ماخوذین سے براہ راست گفتگو ممنوع ہے، جو کچھہ باتیں ہوتی ہیں، پولیس کے ترجمان کی وساطت سے - ماخوذین کو لوگوں سے اسقدر علیحدہ رکھا جاتا ہے کہ اگر پولیس اطلاع نہ دے تو [illegible] معلوم نہ ہو کہ وہ بھوکے مر رہے ہیں - کھیتوں کے متعلق [illegible] نہیں ہوا ہے، مگر وہ بھی عملاً قید خانہ ہیں - [illegible] اعمال شدیدہ کے کچھہ نہ کچھہ معدی مرور ہیں - تلاش [illegible] و زدو باری کیا گیا، انجمن کی خانہ تلاشی ہوئی، کاغذات لے لیے گئے - [illegible] ہے کہ ایک ظالم ترین حکومت عالم یعنی روس کا طریقہ یہاں بھی [illegible] کیا گیا ہے - اب ماخوذین کو اپنے وکلا سے بھی ملنے کی اجازت نہیں "

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو پتہ کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفتہ پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کي شکایت نہ فرمائیں -
(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں

ضرورت هے
52

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت هے جو انگریزي اور حساب میں خاص مہارت رکھتا هو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بھی واقفیت رکھتا هو - تنخواہ چالیس روپیہ ماهوار معہ جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رکھے جائینگے - نگہداشت پر آیندہ کی ترقی کا وعدہ -
تمام خط و کتابت میر اسلم خاں جنرل کنٹرکٹر - برینڈ لیج - سول لائن - ناگپور - کے پتہ سے هوني چاهئیے -

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقہ اور هر درجہ کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ هے کہ الہلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بھي نہیں هیں - لیکن ساتھہ هی اس امر کی واقعیت سے بھي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپي هوئي چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف هندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یہ قطعي هے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پھر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شہر کے اندر خود اپني آنکھوں سے دیکھہ لیں -

اس کی وقعت ' ان اشتہارات کو بھی رفیع بنا دیتي ہے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چھپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے -
منیجر الہلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -
۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

خضاب سیہ تاب
36

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی نہیں لینا پسند نہیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کہنے میں توقف بھي نہیں ' خواہ کوئي سچا کہے یا جھوٹا ـ وہ یہ هے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیہ تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے کہ عرصہ دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کی بو ناگوار هوتی هے خضاب سیہ تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبہ ... خضاب سیہ تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبہ لگایا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا هے اور قیام کم هوتا هے - خضاب سیہ تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکہ پھیکا پڑتا هي نہیں - کھونٹیاں بھي زیادہ دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیہ تاب سے نرم اور گھنے هوجاتے هیں مختصر یہ کہ همارا کہنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے ... اس وقت تک ایسا خضاب نہ ایجاد هوا اور نہ هوگا خضاب بصورت ... یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نہ باندھنے کي ضرورت نہ دھونے کي حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوے کہ رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار - زیادہ کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پتہ کارخانہ خضاب سیہ تاب نئرو دلسنگہ امرت سر

کے ساتھ ہے اور ضلالت کا بیج کن کی زمینوں میں تھا ؟ و ان فی ذلک لایات لکم ان کنتم مومنین (۵۰ : ۲)

اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ قوم نے اُن اشخاص و افراد کی غلامی سے نکلنے کیلیے ایک نئی جد و جہد شروع کر دی ' جو خود بھی کسی شیطان کدۂ مخفی کی چوکھٹوں کے غلام تھے - اور ہر شخص کو نظر آگیا کہ لیڈر کے معنی رہنما کے ہیں ' نہ کہ آقا اور اربابا من دون اللہ کے ! اصل قوۃ کار و ارادہ ' جماعت اور مشورہ کی ہے نہ کہ افراد کی ' اور پالیٹکس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہندوستان یا انگلستان کے حکومت کدوں کے احکام و مرضات کی پرستش کی جاے ' بلکہ وہ صداقت اور خدمت ملک و ملت کا ایک فرض مقدس ہے جو قربانی و ایثار ' اور حق پرستی و اجتہاد فکری کے بغیر انجام نہیں دیا جا سکتا - اور یہ جو چند بڑے آدمیوں کا ایک مجمع ہے ' جو بلند نام و نمود اور زنجیر عزت و زخارف دنیوی میں گرفتار ہیں ' یہ صرف اغراض شخصیہ اور منافع ذاتیہ کا ایک کھیل ہے اور بس ! بل ہی فتنۃ و لکن اکثر الناس لا یعلمون (۴۹ : ۳۹)

جماعت اگر اپنے تئیں سمجھے اور اپنی قوت سے کام لے تو تاج و تخت اسکے آگے ٹھہر نہیں سکتے - پھر چند افراد یا ایک شر ذمۂ قلیلہ کی کیا حقیقت ہے ؟ مسلمانوں میں جماعت کی اصلی قوت کا ظہور تو نہ ہوا اور اسکے لیے ایک کافی مدت مطلوب ' تاہم بیداری ضرور ہوئی اور اپنی قوت کا احساس عام طور پر پیدا ہو چلا - یہ دیکھکر وہ تمام لوگ جو کل تک اپنی قوت پر نازاں اور اپنے مستبدانہ احکام پر مغرور تھے ' اپنے تئیں زندہ رکھنے کیلیے مجبور ہوے کہ نئی روش کے ساتھ دینے کا اعلان کریں - یہاں تک کہ مسلم لیگ کے جلسوں کی صدارت کیلیے لوگوں کو اعلان کرنا پڑا کہ وہ نئے مذہب کو قبول کرکے اسکی کرسی پر متمکن ہونگے - مسلمان مخالفت کا ارادہ نہ کریں !

پس نئی تحریک ایسے گروہ پر مشتمل ہوگئی ' جسمیں ایک جماعت تو موحدین مخلصین کی تھی ' دوسری منافقین مفسدین کی ' تیسری مولفۃ القلوب کی : ومنہم من یومن بہ ومنہم من لا یومن بہ ' و ربک اعلم بالمفسدین (۴۰ : ۱۰)

(بعد از جنگ)

جبکہ توفیق الہی کی نصرت فرمائی سے ایسا ہوا تو ضلالت کا گھرانا اجڑ گیا ' اور غلامی کے مورث اعلی یعنے شیطان کی ذریۃ ماتم کرنے لگی - اُس نے دیکھا کہ وہی لیگ جس کی پیدایش حکومت پرستی کے خمیر کی کثافت سے ہوئی تھی ' اب اُسکے آگے صرف دو ہی راستے کھلے رہگئے ہیں - یا تو قوم سے الگ ہوکر اور صرف دو تین شخصوں کا ایک سازش کدہ بنکر رہجاے ' اور اس طرح اپنی موت کا اعلان کر دے ' اور یا پھر زندہ رہے تو اپنی باگ حکومت غیر مسلم کی جگہ امۃ مرحومہ کے ہاتھوں میں دیدے -

یہ گروہ انقلاب وقت کے اس اثر سے مبہوت ہو گیا کہ لیگ وہی قائم مقام سکرٹری ' جو آغاز تحریک میں نئی تحریک کا اشد شدید مخالف تھا ' وہی لوگ جنکی ازادی و حریت صرف مسلم یونیورسٹی کے مسئلہ الحاق و عدم الحاق ہی تک محدود تھی ' وہی علم تعلیم یافتہ طبقہ جو اس تحریک کے داعیوں کو " علی گدہ کا دشمن " سمجھکر آزردہ دل ہو جاتا تھا ' اب حریت کے دعووں کے خوش خیال ہیں اور ایک عام ہوا ایسی چل گئی ہے ' جس نے ہر شخص کو جام جدید کے نشہ سے سرمست کر دیا ہے اور جس طرف کان لگا ئیے ' نئے نغمے ہی کی صدائیں آرہی ہیں :

عالم تمام مذہب اشراقیاں گرفت !!

وہ دم بخود سا ہوگیا کیونکہ کوئی حیلۂ گفتگو اُسکے لیے باقی نہیں رہا تھا ' پر اندر ہی اندر آتش نفاق کو سلگاتا اور حکومت کی وادیوں سے چلی ہوئی ہواؤں سے اسکے شعلوں کو بھڑکاتا رہا ' یہاں تک کہ مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن انگلستان گئے ' اور رائٹ انریبل سید امیر علی سے مناقشہ پیدا ہوگیا - وہ کہ وقت کے منتظر تھے اور چاہتے تھے کہ کوئی فرصت ایسی ہاتھ آجاے کہ پھر مسلمانوں کی غلامی کی " مسلمہ قومی پالیسی " کا پتلہ زندہ کرکے کھڑا کیا جاسکے ' اور پھر لیگ گورنمنٹ کے ہاتھ میں دیدی جاے ' معاً اپنے اپنے ماتم کدوں سے نکلے اور چھپی ہوئی ڈوریوں میں مقناطیسی سرعت کے ساتھ حرکت پیدا ہوگئی - سید امیر علی چونکہ جنگ طرابلس وغیرہ کے موقعوں پر بہت سے تار بھیج چکے تھے (جو اظہار ازادی کا سب سے زیادہ ارزاں میدان تھا ' کیونکہ اصلی امتحان ہندوستان کے سیاسی معاملات ہیں جن میں لب کشائی کرنے سے براہ راست برٹش گورنمنٹ پر چوٹ پڑتی ہے نہ کہ اٹلی اور بلقان کے معاملات) اسلیے انکی رقعت شخصی کو اور زیادہ نمایاں کرکے ' ایک ایسا آلہ بنایا گیا ' جسکے ذریعہ جماعت کی قوت کو پھر اشخاص کے ہاتھوں شکست دلای جاے -

(حرکت ارتجاعیہ)

یہ ایک خالص ارتجاعی تحریک ہے جو تاریکی کی طالب اور روشنی سے نفور ہے ' اور جو صرف اسلیے ہے تا خدا کی خوشنودی کی راہ سے اُسکے بندوں کو باز رکھے ' اور حکومت پرستی کے شیاطین الانس کے خونخوار پنجے پھر تیز ہو جائیں - غلامی اور حکام پرستی کا وہ شجرۂ ملعونہ و خبیثہ ' جس کی شاخیں خشک اور جسکی جڑ کھوکھلی ہو رہی ہے ' اسکو یہ دیکھتے تھے ' اور جب اسکے ہر جھڑنے والے زرد پتے پر ابلیس لعین روتا تھا ' تو یہ بھی اپنی صداے شیون اسکے ماتم میں ملا دیتے تھے : لیجعل اللہ ذالک حسرۃ فی قلوبہم - پس اب چاہتے ہیں کہ اپنے خبث نفاق کے آب نجس سے کفر پرستی کے اس تخم جہنمی کی دوبارہ آبیاری کریں ' اور دجال افساد کی ذریت اسکی سایہ دار شاخوں کے نیچے آکر پناہ لے . یرید ون لیطفؤ نور اللہ بافواہہم ' و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون -

(فریب کار)

میں شخصیات سے بکلی نفور و گریزاں ہوں ' اور دنیا جانتی ہے کہ حضرۃ ایزد سبحانہ و تعالی نے میرے قلم و زبان کی حرکت صرف اُسی وقت کیلیے مقدر فرما دی ہے (و الحمد للہ علی لطفہ و احسانہ) جبکہ کوئی حقیقی جماعتی و ملی مشکل درپیش ہوتی ہے - کتنے ہی مخاصمات و منافسات شخصیہ ہیں جو ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں لیکن الحمد للہ کہ وہ قلم کبھی بھی انکے تذکرہ سے آلودہ نہیں ہوتا ' جو صرف دعوۃ الہیہ کا داعی ' اور محض دل کے حقیقی جوش کا ترجمان ہے -

رائٹ انریبل سید امیر علی اور مسلم لیگ کا قصہ کئی ماہ سے درپیش ہے - میں نے اسپر اول روز ہی غور کیا لیکن مجھے زیادہ تر شخصی حیثیت نظر آئی اور اسلیے سوا اُس مختصر راے کے جو ایسو سیا ئٹڈ پریس کے ذریعہ مشتہر ہوئی ' اور اسکی نسبت کچھ نہ لکھا - میری خاموشی پر لوگوں نے اعتراض کیے ' بے شمار خطوط لکھے ' لیکن میرے کار و بار کا رشتہ اُن صداؤں کے ہاتھ نہیں ہے جو میرے وجود سے باہر اُٹھتی ہیں -

پس میں چپ تھا اور گو قرائن و حالات حقیقت مخفیہ کی ترجمانی کر رہے تھے ' تاہم سمجھتا تھا کہ اصول کا وعظ اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ خاص خاص جھگڑوں میں اپنے اُس وقت کو ضائع کروں ' جو خدا ہی جانتا ہے کہ کن کن مصائب و مشکلات سے مجھے میسّر آتا ہے - مجھے یہی چاہیے کہ صرف اپنے کام اور دعوت ہی میں سرگرم رہوں - بہت سے اخبارات اس راہ میں قدم رکھنے کے شائق ہیں ' ان معاملات کو بکلی انہی کیلیے چھوڑ دوں -

شذرات

اخــری هفتہ

سال کا آخري هفته آگیا - آج نصف سے زیادہ دسمبر گذر چکا ہے' اور عنقریب جنوري سے نیا سال شروع هوجائیگا -

لیکن واقعات و حوادث کو دیکھتا هوں تو صرف سنه ۱۳ - کے دور ماه و ایام هي کا آخري هفته در پیش نہیں ہے' بلکه مسلمانوں کے نئے دور تنبه و بیداري کیلیے بھي ایک آخري اسبوع عمل سامنے آنے والا ہے' جسکے بعد بالکل ایک نیا دور شروع هوگا - کون کہه سکتا ہے که وہ زندگي کي امیدوں اور ولولوں کا دور هوگا' یا بیداري کے بعد غفلت' اور حرکت حیات کے بعد جمود ممات کا : واللہ یحیي و یمیت' واللہ بعما تعملون بصیر (۳ : ۱۵۰)

(حیات بعد الممات)

کم و بیش ڈیڑھ دو سال کا زمانه گذرا ہے که ایک نئي حرکت مسلمانوں میں پیدا هوئي - وہ جو سو رہے تھے' انھوں نے آنکھیں کھولیں - وہ جو کروٹیں بدل رہے تھے' اپنے اپنے بستروں پر اٹھکر بیٹھے' اور وہ چند نفوس مہتدین جن کو دست هدایت الهي مدتوں سے اٹھا کر کھڑا کرچکا تھا' بلا تامل چل کھڑے هوے : فمنھم ظالم لنفسه' و منھم مقتصد' و منھم سابق بالخیرات باذن اللہ - ذلك هوالفضل الکبیر (۳۲ : ۳۱) یه غفلت و بیداري کا ایک مقابله تھا - اور جیسا که همیشه هوا ہے اٹھانے والے کم اور ضعیف' مگر سلانے والے بہت اور قوي تھے - پر خداے توانا کا فیصله هوچکا تھا' اور شیطان کا گھرانا غمگین تھا - اگرچه ان صداؤں کي بیحد تحقیر کي گئي' اور پھر مقابله' لیکن دونوں کا نتیجه وهی نکلا جو همیشه نکلا ہے - یعنے رات کي تاریکي نے بالاخر شکست کھائي' سپیدۂ صبح کي نورانیت یکایک چمک آٹھي' اور آفتاب هشیاري و ولولۂ عمل' مشرق حق و صداقت سے با هزاران جلوہ تابي و درخشندگي طلوع هوا : فسبحان اللہ حین تمسون و حین تصبحون ! (۳۰ : ۴۴)

یه خیالات و اعتقادات کا وہ انقلاب تھا' جسکا گذشته سال کے وسط میں ظہور هوا' اور پھر اسی سال رواں و مختتم کے آغاز میں مخالف امیدوں کو متالم اور موافق توقعات کو متحیر کرتا هوا دنیا کے سامنے نمایاں هوگیا - حق و باطل کي معرکه آرائي میں وہ عصاے موسی کا ایک ظہور ثعباني تھا' جس نے اگرچه اپنے سامنے سحر و تخیل باطل کے هزاروں خوفناک اژدہے دیکھے' پر وہ نه جھجکا' اور تمام جادوگران سحر پرست حق کي عظمت سے لرزتے هوے اور صداقت کے اعجاز سے کانپتے هوے زمین پر گر گئے : فالقي السحرة سجدا' قالوا امنا برب هارون و موسی ! (۲۰ : ۷۳)

میرا مقصود اس تغیرات قوم کا نیا دور حسیات و تنبہات ہے جو اصولاً قومي افکار و اعمال کي هر شاخ میں ظاهر هوا' اور جس کا ایک سب سے بڑا مظہر' قوم کے سیاسي معتقدات کا تغیر ہے - میں اس تغیر کو کچھه وقعت نہیں دیتا جو مسلم لیگ کے نظام کار اور تعین نصب العین میں هوا' کیونکه وہ صرف کاغذ پر لکھنے کي چیز ہے - میں اس انقلاب کو دیکھتا هوں جس نے چهل ساله غفلت و ضلالت کے بعد اس چیز سے قوم کو آشنا کیا' جو اصل الاصول اعمال اور حقیقة الحقائق سیاست ہے' اور جو في الحقیقة ایک اشرف و اعلی اساس شرعي و اسلامي ہے' جس پر دیانۃ حقۂ الهیه نے اپنے تمام احکام و اعمال کي بنیاد مقدس محکم و استوار کي ہے - یعنے استبداد و تقلید اشخاص کے شجرۂ ملعونه و خبیثه کي جگه' قوۃ جمہوریۃ امة کے شجرۂ زیتون مبارک کي تخم ریزي' و ید اللہ علی الجماعه !

(المرشدون المفسدون)

اب تک مسلمانوں کي رهنمائي و دلالت کي باگ محض چند انسانوں کے هاتھوں میں تھي' اور انھوں نے اپنا هاتھه اس دست مخفي و بالا کے آگے بیعت کیلیے بڑھا دیا تھا' جس کو میں اپني زبان میں قوۃ شیطانیه کا سب سے بڑا مظہر کہتا هوں' کیونکه حکومت و فرماں روائي جب استبداد اور غلامي کے ساتھه جمع هوجاتي ہے' تو اس سے بڑھکر دنیا میں شیطان لعین و رجیم کا کوئي تخت نہیں هوتا - پس همارے تمام کام خواہ تعلیمي هوں' خواہ سیاسي' کالجوں کے احاطوں کے اندر هوں' خواہ مجالس کے اسٹیجوں کے اوپر' محض تماشے کي چند پتلیاں تھیں' جنکي ڈور پردہ کے اندر بیٹھنے والے تماشا گر کے هاتھوں میں تھي' اور جس طرح وہ چاهتا تھا' اپنا کھیل دکھلاتا تھا - یه پتلیاں مختلف قسم کي اور مختلف قسم کي پٹاریوں میں رهنے والي تھیں - کوئي چاندي سونے کي تھي' اور کوئي فیشن کي خوبصورت ڈبیا کے اندر رهنے والي - کوئي چپ کھڑي رهکر اپنے سحر سکوت سے دیکھنے والوں کو محو حیرت بناتي تھي' اور کسي کي حرکت لب اپنے شان تکلم سے سحرکار و فریب نظارہ تھي - کسي کا رقص برق تمکین و شکیب تھا' تو کسي کا نغمه رہ داغ عقل و تقوی - نظارہ گیان محو تماشا یه سب کچھه دیکھتے تھے اور زبان حال سے کہتے تھے :

به تبسم' به خموشي' به تکلم' به نگاہ'
مي تواں برد بهر شیوہ دل آساں از من !

قوم صرف اسلیے تھي تا که حکموں کے آگے جھکے' جلوؤں کے سامنے سر بسجود هو' حرف سوال کا جواب جیب زر و سیم سے دے' اور صرف لیڈروں کي گاڑیاں هي کھینچتي رہے - عقل و فہم' تدبر و تفکر' فکر و راے' اور امتیاز و اجتہاد' وہ جرائم تھے' جنکے کرنے کي کوئي شخص جرأت نہیں کرسکتا تھا - اعتراض گناہ تھا اور انکار احرام - دولت اور خطاب کي حکومت تھي' اور اطاعت محض کے سوا هر خیال و هر قول بغاوت - هر بڑا آدمي لیڈر تھا اور هر چمکتي هوئي چیز سونا - هر لیڈر مستعفي هونے کي دھمکي دیکر تمام قوم کو آہ و فغاں میں مبتلا کر دیسکتا تھا' اور هر استعفا اپنے پیچھے رزولیوشنوں اور تلغرافات کا ایک پشتارہ رکھتا تھا - غرضکه وہ امة مرحومه اور ملة قویمۂ بیضاء' جو توحید الهي کي محافظ' انسان پرستي کیلیے پیام هلاکت' اور " ان الحکم الا للہ " کي پیغام بر تھي' یکسر گرفتار تعبد' و از فرق تا بقدم مبتلاے پرستش زید و عمر هوگئي تھي : و یعبدون من دون اللہ ما لا یضرھم ولا ینفعھم' و یقولون ھا ولاء شفعاؤ نا عند اللہ' قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السماوات و الارض' سبحانه و تعالی عما یشرکون - (۱۰ : ۱۹)

(دور جدید)

لیکن اس طلسم سراے بوقلموں میں نه تو بیداري کو قیام ہے اور نه غفلت کیلیے استمرار - هر شے کو کسي دوسري شے کیلیے جگه خالي کرني ہے - البته یه توفیق الهي ہے که ضلالت کي عمر کم اور هدایت کا دور ممتد هو - پس توفیق الهي کی نسیم مقدس ایک طوفان هلاکت بنکر چلي' جس نے هنگامے سے سوتوں کو جگا دیا' مشیاروں کو دوڑا دیا - غلامي کا درخت بھي اپني جگه سے هلا' اور تماشے کی پتلیاں بھي کاغذ کے پرزوں کي طرح ادھر ادھر اوڑنے لگیں' تا آنکه حق اور باطل میں فیصله هوگیا' اور دنیا نے دیکھه لیا که صداقت کن

۱۸ محرالحرام

صلح نامه دولت علیه و یونان

یا ایها الذین آمنوا ! ان تطیعوا الـذین
کفـروا یـردوکم الی اعقابکـم فتنقلبـوا
خاسرین - بل اللـه مولی کـم و هو
خیـر الناصرین ! (۹۸ : ۳)

جزیرہ نماے بلقان میں جنگ کے هتیار رکھنے ے بعد صلح کے لیے معادثات و مفاوضات کا جو سلسلہ شروع هوا تھا ' اب انمیں سے هر ایک گفتگو کامیابي کے ساتھہ ختم هوچکي هے ' اور اس مسیحي انسانیت کشي کے تماشے پر آخري پردہ گرا دیا گیا هے ' جو پورے جوش کے ساتھہ بلقان میں کھیلا جا رها تھا -

مگر تمام مفاوضات مصالحت میں اپنے انجام اور درمیاني حالات کے لحاظ سے دولت علیه اور یونان کي گفتگو سب سے زیادہ ممتاز هے - دولت علیه کے جائز مطالبات مگر یونان کا انکار ' انکار پر اصرار ' اور فوجي تیاري ' پھر انقطاع مفاوضت کا خدشه ' بیم و امید اور یاس و رجاء کي جلد جلد تبدیلیاں ' اور بالاخر دفعةً نصف شب کے بعد صلح نامه پر دستخط ' یه امور ایسے نه تھے جو اس گفتگوے صلح میں خاص دلچسپي وجلب انظار و افکار پیدا نه کرتے - مگر یه عجیب بات هے که جسقدر یه گفتگو دلچسپ و جالب انتظار تھي ' اسي قدر اسکي تفصیل مستور و مخفي هے -

ریوٹر ایجنسي نے جو خبر دي تھي ' وہ چند سطروں سے زیادہ نه تھي ' اور اسکے بعد سے اسکے لب پر اسوقت تک مهر خاموشي لگ گئي هے - یورپ کي ڈاک کے جرائد ایسے مواقع پر تفصیل کے عادي هیں ' مگر جتنے اخبارات آئے کسي میں بھي خبر مصالحت او رچند نوٹوں سے زیادہ نه تھا - تعجب تو یه هے که منیچسٹر گارجین جسکو مشرق قریب کے معاملات سے خاص دلچسپي هے ' اور جسکے مراسله نگار نے اثناء جنگ میں نهایت طویل طویل تار بھیجے تھے ' اور نیر ایسٹ جسکا مقصد وجود هي معاملات مشرق هیں ' ان دونوں کے صفحات بھي مصالحت کي تفصیل سے خالي هیں - ایسے مواقع پر امید کي نظریں عربي ڈاک کي طرف اٹھتي هیں ' مگر یهاں بھي تفصیل کا قحط هے ' سب سے زیادہ حیرت تو یه هے که انھوں نے جو کچھه لکھا بھي هے ' وہ جرائد عثماني کي وساطت سے نهیں ' بلکه فرانسیسی اخبارات کے حوالے سے !

بین الدول معاهدات و اتفاقات نقد و بحث کے لیے اپنے اندر ایک وسیع میدان رکھتے هیں ' اور جو جرائد و مجلدات سیاسیه اپنا منتہاے عمل صرف جمع اخبار و حوادث نهیں سمجھتے ' بلکه اپنے پیش نظر ایک مقصد بلند یعني قوم کي تربیت سیاسي بھي رکھتے هیں ' انکا یه فرض هے که اتفاق یا معاهدہ کے تمام پهلوں پر پوري تفصیل کے ساتھه بحث کریں - کیونکه سلطنتوں کے باهمي تعلقات ' انکے حقوق و مراعات ' انکے مطالبات ' اور انکے مستقبل کے متعلق راے قایم کرنے کیلیے ان معاهدات و اتفاقات کا سامنے هونا ضروري هے - خصوصاً ایسي قوم میں جسکي قومي زبان کا خزانه سیاسیات سے خالي هو ' اور جسکے لغات اجنبیه جاننے والے افراد کا دائرہ مطالعه روایات و قصص تک محدود هو -

اس معاهدہ پر هم نے الهــلال میں اب تک کوئي تفصیلي بحث نهیں دي ' کیونکه ریوٹر ایجنسي نے جو کلمات معدودات زبان برق سے کهے تھے ' اسمیں اسدرجه اختصار کي کوشش کي گئي تھي که وہ کسي تفصیلي بحث کي بنیاد نهیں بن سکتے تھے - مزید معلومات کے لیے عربي اور انگریزي ڈاک کا انتظار تھا ' لیکن چار هفتوں سے زاید گذرنے کے بعد جو کچھه آیا هے وہ تشنه کامان تفصیل کے لیے محض نا کافي هے -

سوانح و حوادث پر جتنا زمانه گزرتا جاتا هے ' اتنے هي وہ جرائد نگاري کے دائرہ سے نکلتے جاتے هیں پس بهتر هے که واقعات کے اتنے پرانے هونے سے پہلے که ان پر بحث تاریخ نگاري میں شمار کي جاے ' جو کچھه لکھنا هو لکھدیا جاے -

هم نے " رفتار سیاست " میں خبر مصالحت ان الفاظ میں دي تھي :

" بالاخر دولت علیه اور یونان میں صلح هوگئي - صلحنامه پر دستخط نصف شب کے بعد هوے - نزاع انگیز امور طے نه هو سکے - اور یه اس صلحنامه کا مابه الامتیاز ضعف هے که اهم امور کا تصفیه ثالثي کے هاتھه میں دیدیا گیا "

یه ایک اجمال تھا جسکا مبني و اساس ریوٹر ایجنسي تھي اسکي تفصیل اس تار کو سمجھنا چاهیے - جو فرانس کے مشهور و مقتدر اخبار ماتان کے مراسله نگار نے اسکو بھیجا تھا - یه مراسله نگار تار دیتا هے :

" ترکي اور یونان میں صلح هوگئي - صلحنامه پر نصف شب کے بعد دستخط هوے اسکا خلاصه یه هے :

(۱) جنگ سے پہلے جسقدر معاهدات و اتفاقات دولت علیه اور یونان میں تھے ' وہ تمام پھر اپني حالت سابقه پر واپس آگئے -

(۲) گذشته حوادث جنگ اور انکے متعلقات و ضمنیات میں جن لوگوں کا هاتھه تھا ' انکو معاف کیا گیا -

(۳) جو شهر که دولت عثمانیه نے چھوڑ دیے هیں ' انکے باشندے یوناني رعایا سمجھے جائینگے ' لیکن اگر تین برس کے بعد انھوں نے جنسیت عثمانیه میں شامل هونا چاها ' اور ان شهروں سے چلے گئے تو وہ اس صورت میں یوناني رعایا نه سمجھے جائینگے -

(۴) مذکورہ بالا شهروں کے باشندوں کي جائداد انکے پاس محفوظ رهیگي - انکے حقوق کا احترام کیا جائیگا ' اور کوئي شخص اپنے حق سے اسوقت تک محروم نه کیا جائیگا ' جب تک که رفاہ عام کو اسکي ضرورت نه هوگي - اس صورت میں حکومت مالک کو اسکا معاوضه دیدیگي -

(۵) حکومت یونان جلالت مآب سلطان المعظم اور خاندان شاهي کي تمام جائدادوں کے احترام و رعایت کا وعدہ کرتي هے - املاک سرکاري کا مسئله جو علحدہ فهرست میں بتفصیل مذکور هیں ' هیگ کي ثالثي کے سامنے پیش کیا جائیگا -

(۶) عثماني قیدیوں کے مصارف کا مسئله بھي ثالثي کے سامنے پیش هوگا - عثماني افسروں کي تنخواهیں خود دولت عثمانیه دیگي -

(۷) دخاني جهاز جو دولت عثمانیه نے روک لیے تھے اور انکا تاوان جو انکے مالک مانگتے هیں یه دونوں امور ثالثي کے سامنے پیش هونگے -

(۸) حکومت یونان اوقاف کا پورا احترام کریگي - یعني وہ جائدادیں جو کسي دیني درسگاہ ' خانقاہ ' یا مسجد وغیرہ کے لیے موقوف هیں - مگر انکے عشر یعنے دہ یکي کو موقوف کردیگي

لیکن اب دیکھتا ھوں تو خاموشي سے غلط فائدہ اٹھایا جا رھا ھے اور اس مسئلہ کو ارتجاعیۃ اور تقہقر کار کا ایک پورا آلہ بنا لیا گیا ھے - سازشیں ھو رھي ھیں ' راز دارانہ خطوط تقسیم کیے جا رھے ھیں - لیگ کے دفتروں میں نئے ممبروں کي درخواستیں بھجوائي جا رھي ھیں ' اور گویا شیاطین کي ایک پوري فوج ھے جو مسلح ھو رھي ھے - یہ حالت دیکھکر غیرت حقانیت و حریت ' اور جوش مقدس و مبارک حق و صداقت کا خون میري رگوں کے اندر کھولنے لگا ھے ' اور اسي کا نتیجہ ھے کہ اس مضمون کا لب و لہجہ اور انداز تحریر یقینا زیادہ سخت اور گرم ھوگیا ھے جو ایک عرصے سے الہلال کي تحریرات میں تقریباً مفقود تھا -

میں اُن لوگوں سے ' جنکا کو میں نے تعین کے ساتھہ ذکر نہیں کیا ھے مگر جنکا ضمیر خود اندر سے شہادت دیگا کہ جہاں کہیں کفر پرستي و نفاق کا ذکر ھو ' اس ضمیر کا مرجع حقیقي اور اُس اشارے کے مشار الیہ وھي ھیں ' معذرت خواہ ھوں کہ اس مضمون کي سختي و اتشیں انداز تحریر کیلیے مجھے معذور تصور کریں - میں انھیں یقین دلاتا ھوں کہ میں بہت صابر ' بہت متحمل ' اور بہت ضابط ھوں ' الا دو موقعہ ایسے ھیں ' جنکو دیکھکر میرے لیے محال قطعي ھوجاتا ھے کہ اپنے غیظ و غضب ایماني کو ضبط کرسکوں -

ایک وہ موقعہ جب کسي امر دیني و شرعي کي توھین دیکھتا ھوں یا کوئي متفرنج و فرنگي مآب باوجود کمال جہل و ناداني سرگرم اجتہاد و تفقہ ھوتا ھے -

دوسرا وہ ' جب غلامي و اشخاص پرستي کے مناظر کثیفۂ و خبیثہ میرے سامنے آتے ھیں ' اور اس وقت میرے دماغ کا جو کچھہ حال ھوتا ھے وہ حیطۂ تحریر سے باھر ھے -

میں ادھر چند دنوں سے نئے حالات سن رھا ھوں اور خود بعض مقامي ریشہ دوانیاں میرے سامنے ھیں میں اب ضبط نہیں کرسکتا ' نہ تو تحریراً اور نہ قولاً - انشاء اللہ تعالی -

(اصل معاملہ)

اصل معاملہ یہ تھا کہ سید امیر علي بالقابہ مستعفي ھوگئے قصہ ایک ڈنر سے شروع ھوا جس کے مجوز ھر ھائنس سر آغا خاں تھے - اُسکے ساتھہ ھي انھوں نے چند مطالبات کیے - جنکا خلاصہ یہ ھے کہ مسلمانوں کي سیاسي ھستي صرف انھي کے ھاتھہ میں دیدي جاے - لنڈن کي شاخ مسلم لیگ بالکل خود مختار ھو - اور مسلمانوں کي پالیسي وہ مرتب کرے ! !

استعفا تو اب خود ھي انھوں نے واپس لے لیا ھے ' اور نہ لیتے تو جاتے کہاں ؟ مگر ھاں مطالبات کا مسئلہ لیگ کیلیے چھوڑ دیا ھے -

جو لوگ سید صاحب بالقابہ کے بعض مخصوص خصائص عالیہ سے واقف ھیں ' وہ اس لطیفہ سے خوب لطف اٹھائیں گے کہ خود مختاري اور علحدگي کے اِن مطالبات میں حضرۃ عالي ' روپیہ کو نہ بھولے اور با ایں ھمہ اسکي بھي خواھش ھے کہ اٹھارہ سو پاونڈ لنڈن لیگ کے حوالے کیے جائیں !

لیکن میں ھر اُس شخص سے جو خدا کو نہیں بھولا ھے ' اور جو ایک یوم عدالت پر ایمان رکھتا ھے جہاں اُس سے پوچھا جائیگا کہ اس نے امۃ مرحومہ کے ساتھہ کیسا سلوک کیا ھے ' اور جہاں یقیناً پریوي کونسل کے کسي عضو کي سفارش مقبول نہ ھوگي ' انصاف کا طالب ھوں کہ خدارا ان مطالبات پر غور کرے - مانا کہ سید امیر علي بڑے آدمي ھیں - تسلیم تھا کہ وہ اسپرٹ اف اسلام کے مصنف ھیں - یہ بھي سچ ھے کہ انھوں نے جنگ طرابلس میں بہت سے تلغرافات بھیجے اور مظالم بلقان کے خلاف احتجاج کیا ' لیکن کیا ان امور سے اُنھیں اس امر کا بھي حق حاصل ھوگیا ھے کہ وہ تن تنہا تمام قوم کي قسمت کے مالک ھو جائیں ' خود مسلمانوں کي راے ' اُنکا مشورہ ' انکا اجتہاد فکر ' کوئي چیز نہو - آل انڈیا مسلم لیگ ایک عضو معطل بنکر رھجاے ' اسکے اجلاس ' اسکي کونسل ' اُسکے اعضاے خصوصي ' چند ناچنے والي پتلیاں ھوں ' اور ایک شخص انگلستان میں بیٹھکر (جو بغیر کسي کي اجازت کے کسي ڈنر میں شریک نہیں ھو سکتا) جو پالیسي انکي مرتب کردے ' اسي کے آگے سمعنا واطعنا کہکر سربسجود ھو جائیں ؟

کون ؟ وہ مسلمان جنکو انکا پیغمبر بر حق ' صاحب وحي ' مورد خطاب ما ینطق عن الھوی بھي یہ کہتا ھے کہ " انتم اعلم بامور دنیاکم "

یا للعجب ! پیغمبر اسلام (روحي فداہ) کو تو یہ حکم ھو کہ " و شاورھم في الامر " یعني مسلمانوں سے مہمات امور میں مشورہ کرو ' لیکن سید امیر علي تن تنہا مسلمانوں کي قسمت کے مالک کردیے جائیں ! فیا للبلاھۃ و یا للسفاھۃ !

ع

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

حال میں سید امیر علي کي بالقابہ ایک راز دارانہ گشتي خط شائع ھوا ھے جسمیں وہ " لنڈن ٹائمس " کي مدح و ستائش سے استدلال کرتے ھیں - انکا مقصود یہ ھے کہ جو شخص لنڈن " ٹائمس " کي بارگاہ قلم میں اس درجہ مقبول ھو ' ضرور ھے کہ انکو مسلمان بھي رو پیٹ کر منائیں اور ھاتھہ جوڑ کے کہیں کہ اپنا استعفا واپس لیلے -

میں نہیں سمجھتا کہ اس بارے میں کیا لکھوں اور اس شخص کو کیا کہوں جو لنڈن ٹائمس کي تعریف کو اپني فضیلت قرار دیتا ھے - ابوجہل زندہ ھوتا تو میں " ھسٹري آف دي سارا سین " کے مصنف سے پوچھتا کہ جس شخص کي ابوجہل تعریف کرے ' اسکے ایمان کي نسبت حضرت کي کیا راے ھے ؟

حقیقت یہ ھے کہ سید امیر علي بالقابہ نے خود ھي ایک بہترین نقطۂ فیصلہ ھمارے حوالے کردیا - ارباب فکر اب خود فیصلہ کرلیں کہ لنڈن ٹائمس جس شخص کا مداح اور حامي ھو ' اسکا وجود بد بخت مسلمانوں کے پالیٹکس کیلیے شہد ھے یا سم قاتل ؟

(آخري فیصلہ)

بہر حال جو کچھہ تمھارے جي میں آئے کرو - اگر تمھاري آنکھیں کھلي ھوتیں تو پچھلي تنبیہیں تمھارے لیے کافي تھیں ' مگر معلوم ھوتا ھے کہ پشت غفلت ایک اور ضرب محکم کي طلبگار ھے - اگر ایسا ھي ھے تو بسم اللہ ' مگر یاد رکھو کہ خداے قادر و توانا بھي اپنے کلم سے غافل نہیں : و ما اللہ بغافل عما تعملون -

اگر حق نے فتح پائي تو لیگ کا وجود مستحق حیات ھوگا ' اور اگر مشیت الھي اسکے خلاف ھوئي تو جس لیگ کو مسٹر امیر علي کے فرق استبداد پر نثار کر رھے ھو ' یہاں اسي کي ھستي کس احمق نے اھم و عظیم سمجھي ھے ؟ کل فاتحہ خیر نہ پڑھا تھا ' آج پڑھلیں گے - انشاء اللہ مسلمانوں کیلیے دوسري بہتر راھیں کھلي ھوئي ھیں اور وہ اور زیادہ انفع اور اصلح ھیں -

طلب اعانت

کچھہ عرصے سے کلکتہ میں ایک ترک خاندان مقیم ھے - میں سمجھتا ھوں کہ مسلمانوں سے اسکي خبرگیري و خدمت گذاري کي درخواست ناموزوں نہوگي -

جناب (حمدي بے) ایک مسن ترک ھیں ' جنکا بیان ھے کہ وہ سلانیک سے اُس وقت ھجرت پر مجبور ھوے جب ملاعنۂ صلیب نے اسپر قبضہ کیا - حکومت عثمانیہ لاکھوں مہاجرین کي اعانت کر رھي ھے مگر بہت سے مصیبت زدہ مصر اور ھندوستان چلے گئے کہ شاید ارباب غیرت و ھمت انکي تائید کریں - جناب ممدوح عربي اور فارسي سے بھي اچھي طرح واقف ھیں - شام میں عرصے تک رھچکے ھیں - انکے ساتھہ اُنکي حرم اور دو لڑکیاں بھي ھیں -

لاکھوں مسلمانان ھند کي ھمت و غیرت سے کچھہ بعید نہیں کہ وہ ایک شریف عثماني خاندان کي خدمت گذاري کا سامان کردیں -

ائر لینڈ هوم رول بل

السٹـــر کي طیـــاریاں

ایک خدا ' ایک بادشاہ ' اور ایک هي پارلیمنٹ !!
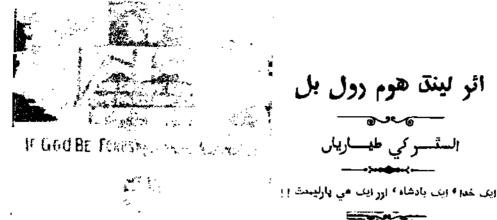
" فدا کاران السٹـــر "

انگلستان ' یعنے وهي انگلستان ' جو هندوستا میں اُن قوانین کا نافذ کنندہ ہے ' جنکے ذریعہ زبانوں کو اعلان حق سے اور قلم کو طلب حقوق سے روکا جاتا ہے ' جو چاهتا ہے کہ انسان اسکي حکومت میں خاموش رهیں ' اور قلم معطل هوجائیں جسکي عدالت میں سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ سختي کو بغیر خاموشي کے جهیلا جاے ' اور تشدد کو اعتراض کے بعد قبول کیا جاے ' وهي انگلستان آجکل باشندگان هند کیلیے ایک دوسري صورت میں بهي نظارہ‌فرما ہے ' جسکے خال و خط اس هیئت سے بالکل مختلف هیں ' جو هندوستان کے آئینہ کے خانۂ سیاست میں نظر آتے هیں -

" آئر لینڈ هوم رول بل " کي تاریخ الهـلال کي گذشتہ اشاعات میں نکلتي رهي ہے - صدیوں کي جد و جهد اور ظلم و خونریزي کے بعد اب وقت آیا کہ لبرل وزارت کے موجودہ اقتدار سے وہ متمتع هو تو رومن کیتهولک اور پروٹسٹنٹ تفریق کا خوابیدہ فتنہ جاگ اٹھا ہے ' اور السٹر کا صوبہ نہیں چاهتا کہ اُن انسانوں کو جو گو انهیں کي طرح انسان هیں ' مگر انکي طرح پروٹسٹنٹ نہیں ' اداري خود مختاري ملے -

لیکن وهاں کي تمام پبلک نے اپنے مطالبہ کے اظهار و اعلان کیلیے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ هندوستان کے اُن سیاسي حقوق طلبوں کیلیے ایک عجیب عبرت و بصیرت کا صفحہ ہے ' جنکي زبانوں پر جرم بغاوت کا قفل چڑها دیا جاتا ہے -

تحریک السٹر بتدریج اپني سیاسي شکل چهوڑ کے نیم فوجي شکل اختیار کر رهي ہے - سر ایڈورڈ کرسن جو اس تحریک کا مشهور قائد ہے ' قومي فدا کاروں کي فوج کي تفتیش کیلیے متصل دورے میں ہے اس امر کا اخري اعلان کردیا گیا ہے کہ اگر ڈبلن پارلیمنٹ بجبر دي گئي تو وہ اسکے روکنے کیلیے هر ممکن تدبیر حتی کہ قوت جنگ تک استعمال کرینگے - السٹر میں اب یہ خیال عالمگیر هو رها ہے کہ تقریروں کا وقت گیا اب صرف عمل کا وقت ہے -

صوبہ کے بڑے بڑے تاجر جنمیں سے اکثر السٹر یونیانسٹ کي کونسلوں کے ممبر بهي هیں ' بلووں اور خانہ جنگي کے خطرات کے لیے لویڈ کمپني سے اپني جائدادوں وغیرہ کا بیمہ کر رهے هیں - کیونکہ انکو یقین ہے کہ اگر گورنمنٹ نے السٹر کو هوم رول پر مجبور کیا تو نہایت سنگین نتائج پیدا هونگے - بیمہ کے علاوہ ان خطرات کے لیے معمولي کار و باري احتیاطیں بهي کر رهے هیں -

سنگین نتائج کا خیال اب اسقدر یقین سے قریب هو رها ہے کہ متوسط درجہ کے کار و باري لوگ بهي اپني فکر میں هیں ' اور دریافت کرتے پهرتے هیں کہ انکي املاک کے لیے اسي قسم کے بیمہ کي شرح فیس کیا هوگي ؟

۲۸ - ستمبر کو " یوم السٹر " اور " دستخط معاهدہ " کي برسي السٹر کے تمام پروٹیسٹنٹ گرجوں میں مذهبي عبادات کے ذریعہ منائي گئي ہے جس نے السٹر کي پروٹیسٹنٹ آبادي میں هوم رول کي مقاومت کي روح تازہ پیدا کردي ہے -

" السٹـــر کي قومي حکومت کا علم "

السٹر میں یونینانسٹ طاقتوں کي فوجي تنظیم (ارگنایزیشن) نہایت سرگرمي و استقلال کے ساتھ جاري ہے - وہ تمام ممبر جنهوں نے " معاهدہ السٹر " پر دستخط کیے تھے ' جوق در جوق " لشکر فدا کاران السٹر " میں داخل هونے کے لیے آ رهے هیں - یہ حالت صرف بیلفسٹ هي میں نہیں بلکہ تمام السٹر میں ہے -

" لشکر فداکاران " سے مقصود قومي والنٹیروں کي وہ فوج ہے جو اسلیے قائم کي گئي ہے تاکہ حکومت کا مقابلہ کرے - اسکا انتظام ایک موقت گورنمنٹ کے هاتھ میں ہے جو آجکل السٹر میں حکومت کر رهي ہے -

" لشکر فدکاران السٹر " کے لیے ایک جمعیت ارباب شوري (Advisery Board) قائم هوگئي ہے - اسکا مرکز بیلفسٹ کے قدیم ٹون هال میں ہے - السٹر کے فداکاروں کي جتني جمعیتیں هیں ' ان سے اس مرکز کے نہایت قریبي اور دائمي تعلقات رهینگے ' اور ان جمیعتوں اور مرکز میں تمام مراسلت بشرط ضرورت " السٹر ڈسپیچ رائڈنگ اور سگنلنگ کور " لے جائیگي تا کہ اهم و مخصوص مراسلات میں ڈاکخانہ کي وساطت هي نہ رهے -

" فدا کاران السٹر " کي تنظیم عملاً مکمل هوچکي ہے ' گو ابهي اسمیں داخل هونے کے لیے لوگ برابر جوق در جوق چلے آ رهے هیں - عام اسٹاف یا جمعیت ارباب شوری جسکے بعض ممبروں کے نام ظاهر نہیں کیے گئے هیں ' اشخاص ذیل سے مرکب ہے :

جنرل افسر کمانڈنگ السٹر والنٹیر فورس ' چیف اسٹاف افیسر ' اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل ' کرنل آر - جي شارمین کرافورڈ ' کرنل آر - ایچ - ویلس سي - بي - ڈي - ایل ' کیپٹن جیمس کریگ ایم - پي ' کیپٹن اے - ریکورڈ ڈي - سي - او ' کرنل ٹي - وي پي - ایم - کیمن -

انتظام کے افسر ان چارج کیپٹن ایف - هال هین فوجي سکریٹري مسرس بي - ڈبلو - ڈي مانٹگومیري ' مرڈ کیمبل ' اور ایڈورڈ سکلیٹر جے پي - هیں - یہ اس جمعیت کے صدر رهچکے هیں جو " جمعیت ارباب شوری " اور فدا کاروں کي مختلف جمعیتوں کے درمیان پیغامبري کے لیے مقرر کي گئي تهي -

کیپٹن فرنک هال نے اعلان کیا ہے کہ " لشکر فدا کاران السٹر " کي تنظیم کے متعلق جو شخص کچھ دریافت کرنا چاهیگا یہ " جمیعت ارباب شوري " نہایت مسرت کے ساتھ اسکا جواب دیگي - جو شخص پرانے ٹون هال کے فوجي سکریٹري سے مراسلت کرنا چاهیگا اسکا جواب اسکے صوبہ کے سکریٹري یا اسکے ضلع کے وکیل کے متعلق کردیا جائیگا -

آجکي اشاعت کے ٹائٹل پیج پر جو تصویر دي گئي ہے ' اسکو اس موقعہ پر دیکھ لیجیے - لشکر فداکاران السٹر قواعد جنگ میں مصروف ہے -

مساجد و مدارس دینیه وغیره کے لیے اگر مصارف کي دقت هوگي تو خود حکومت یونان انکي مساعدت کریگي - مسئله اوقاف اس معاهده کے ساتهه ملحق کردیا گیا هے ' جو سب کمیٹي نے ترتیب دیا هے -

سب سے اهم مسئله نو مفتوحه مقامات کے عثمانیوں کي قومیت کا تها ' اور اسکا جو کچهه فیصله هوا هے وه کسي طرح بهي تشفي بخش نہیں کہا جا سکتا - یونان نے انکو تین سال کي مہلت دي هے - اس عرصه میں وه فیصله کرسکتے هیں که آیا وه یوناني هوجائیں یا عثماني رهیں ؟ اگر عثماني ج...ه... انکو عزیز و محبوب هے تو انکو اپنے وطن محبوب ' اپني جائداد اور اپني زمین ' سب کو خیرباد کہکے کوچ کر دینا چاهیے ' اور اگر انکو وطن اور اپني املاک و جائداد عزیز و محبوب هیں ' تو عثماني قومیت سے دست بردار هوجانا چاهیے - غرض یه تین سال کي مہلت نہیں بلکه ایک ابتلاء شدید هے جسمیں وه ڈالے گئے هیں -

بالفاظ دیگر خود یوناني اگرچه صدیوں تک عثماني علم کے نیچے یوناني بنکے رهے ' مگر وه اپنے اندلسي برادران دیني کے نقش قدم پر چلنا چاهتے هیں ' اور اس هجرت یا اختیار نصرانیت کي پالیسي پر عمل کرنا چاهتے هیں جسکي تعریف تمام پرجوش نصراني مورخین اندلس کرتے آئے هیں - وه نہیں چاهتے که انکے نو مفتوحه مقامات میں ایک مسلمان بهي رهے - مدنیة حدیثه کي شرم سے وه یه تو نہیں کہتے که جسکو همارے ملک میں رهنا هو عیسائي بنکے رهے ' بلکه یه کہتے هیں که جسکو رهنا هو وه یوناني بنکے رهے - کیونکه وه جانتے هیں که یونانیت اور عیسائیت دو چیزیں نہیں هیں - اور اگر بالفرض یونانیت قبول کرنے کے بعد کوئي شخص اپنا مذهب نه بدلیگا ' تو اسکا یهي نتیجه هوگا که ملکي و قومي فرائض و واجبات تو سب کي طرح اس پر بهي عائد هونگے ' اور اسے بجالانا پڑینگے ' مگر وه قومي حقوق سے عملاً همیشه محروم رهیگا -

اسکے بعد اوقاف کا نمبر هے مگر نه معلوم انکا کیا حشر هوا ؟ کیونکه وه اس معاهده کے ساتهه ملحق کر دیے گئے هیں جو سب کمیٹي نے ترتیب دیا هے ' اور اس معاهده کي نه تفصیل آئي هے اور نه اجمال -

معاهد و معابد دینیه اور انکے متعلق جائداد کے احترام اور بوقت ضرورت مساعدة کا وعده بهي کیا گیا هے ' مگر جو لوگ تونس ' الجزائر ' بالجعوم ' قازان ' اودہ ' اور برابر کے وعدوں کے حالات سے واقف هیں ' وه جانتے هیں که اس قسم کے تمام عهد و پیمان مواعید عرقوب سے زیاده نہیں !

مالي نقطه نظر سے یه صلحنامه صلحنامه نہیں ' بلکه ثالثي نامه هے - کیونکه املاک سرکاري ' عثماني قیدوں کے مصارف ' دخاني جهازوں کے معاوضے وغیره وغیره تمام امور کے متعلق صرف اتنا هي طے هوا هے که هیگ کي مجلس ثالثي کے هاتهه میں دیدیا جائے -

غرضکه جیسا که ریوٹر ایجنسي نے اطلاع دي تهي ' تمام نزاع انگیز امور غیر منفصل هي رهے ' اور تمام اهم امور ثالثي کے هاتهه هي میں دیدیے گئے - پس اب سوال یه هے که باایں همه حالات دولت عثمانیه نے کیوں صلح کي ؟ حالانکه اثناء گفتگو میں جس استقامت و استقلال کا اظهار اس نے کیا تها تو اس سے ' یه امید تهی که وه آخر وقت تک اپنے مطالبات پر مصر رهیگي -

نیرایسٹ اپني ۱۴ نومبر کي اشاعت میں لکهتا هے :

" دونوں سلطنتوں کي باهمي گفتگوے مصالحت میں اس فوري تغیر کي وجه روماني وزیر داخلیه کي مداخلت هے - ایم تیک جونیسکیر (M. Take Jonescu) گذشته هفته میں اتهینس پهنچے - وه قسطنطنیه میں ترکي وزیر داخلیه طلعت بے سے ملنے آئے تهے ' اور یه بیان کیا جاتا هے که انهوں نے اس امر پر زور دیا که مناسب یه هے که بغیر کسي تاخیر کے صلح کرلیجاے -

۱۰ نومبر کو گفتگوے صلح پهر شروع هوئي اور دوسرے دن ایک عهدنامه مفاهمت کے اصول پر ترتیب دیا گیا ' جسکو روماني وزیر داخلیه نے تجویز یا پسند کیا ' نیز دونوں حکومتوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے اس پر با قاعده دستخط بهي هوے "

جو لوگ جنگ کي حالت سے ذرا بهي واقف هیں وه جانتے هیں که آج کوئي بڑي سي بڑي سلطنت بهي دو تین ماه تک جنگ بغیر مالي مشکلات کے جاري نہیں رکهسکتي ' پهر چه جائیکه دولت عثمانیه جسکو همیشه داخلي یا خارجي جنگوں سے سابقه رهتا هے اور جو دو سال سے مصروف جنگ هے ' اور جسکے خزانه کي رونق اجنبي سرمایه داروں کي بدولت هے ؟

پهر اگر جنگ چهوٹتي تو اغلب یه هے که اقامت امن کے نام سے رومانیه اپني تازه دم فوج لیکے میدان میں آجاتي ' اور اس صورت میں دولت عثمانیه کو دو ایسے دشمنوں کا مقابلہ کرنا پڑتا جنمیں سے ایک تو بالکل تازه دم هوتا ' اور دوسرا گو مانده هوتا مگر بهر حال دولت عثمانیه سے کم - ظاهر هے که ایسا مقابله کہاں تک صلا ده اقدام هے -

ایک اهم سوال ثالثي کے متعلق

کیا ثالثي میں دولت عثمانیه کو کامیابي کي امید هے ؟

اسکے جواب سے پہلے تعلقات دول کو سمجهه لینا چاهیے - برطانیه کے ساتهه یونان کے جو تعلقات هیں ' اسکا اندازه اس واقعه سے هوسکتا هے که جب جزیره کریٹ بین القومي حکومت میں تها ' اسوقت برطاني جهاز نے اپنے سامنے اس پر یوناني علم بلند کرایا - فرانس سے یونان کے تعلقات یه هیں که فرانسیسي افسر یوناني فوج کي تنظیم و تربیت کے لیے آئے تهے ' اور اگر ادهر جرمني سے تعلقات کي وجه سے اسمیں کوئي فرق بهي آگیا هوگا تاهم اسکي رخنه بندي شاه یونان کي آمد فرانس سے هوگئي هوگي - روس سے گو خاص تعلقات نہیں ' مگر اسکے دو حلیفوں سے تو خاص تعلقات هیں ' اور اسکے علاوه کم از کم دولت عثمانیه سے تو بهر حال زیاده تعلقات هونگے - یه تو مفاهمت ثلاثیه کي حالت تهي ' اب رها تحالف ثلاثي تو اسکے رکن اعظم یعنی جرمني کے تعلقات کا اندازه اس سے هوسکتا هے که شاهنشاه جرمني نے شاه یونان کو عقاب سراغ کا تمغه اور فیلڈ مارشل کا خطاب دیا - آسٹریا اور اطالیا سے بظاهر خاص تعلقات نہیں هیں بلکه عجب نہیں که البانیه کي وجه سے کچهه چشمک بهي هو ' کیونکه یونان البانیه کے متعلق اپنے مطامع سے ابهي تک بالکل دست بردار نہیں هوا - مگر اس سے زیاده یه ممکن هے که یهي البانیا تینوں سلطنتوں میں اتحاد کا باعث بهي هو جاے اور دولت عثمانیه کے مقابله میں اطالیا اور آسٹریا کي همدردي یونان کے ساتهه هو -

غرض که یورپ سے انصاف کي امید معلوم - البته اغراض و مصالح سے کچهه توقع هوسکتي هے ' مگر انمیں بهي بظاهر کوئي سامان امید آفریني و طمانیت بخشي کا نہیں ' اور اسلیے اس سوال کے جواب میں هم انهیں الفاظ کا اعاده کرنا چاهتے هیں ' جو هم نے خبر ثالثي پر لکهے تهے یعنے " هر چند که جنگ اور گفتگوے صلح دونوں ختم هوگئي هیں ' مگر ابهي اس داستان المناک کو ختم نه سمجهنا چاهیے ' بلکه یورپ کي نصفت پروري کي حکایت سننے کے لیے تیار رهنا چاهیے - "

میں تمام زمینوں کے سلطنت کی ملکیت ہونے کی بابت اس نے نہایت پر زور دعوی کیا ہے -

اس نے چیچک کے ٹیکے کے خلاف بھی لکھا اور خواہ مخواہ اپنے آپکو ان بے انداز اشخاص کے ساتھہ بحث میں الجھا دیا جو زمین کو اب تک چوڑا یا مسطح کہتے ہیں - " تعجب انگیز صدی " (مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ ع) - میں اس نے معلومات طبیعیہ میں انیسوی صدی کے تقدمات اور طبیعی قوی پر اقتدار کی تفصیلات دیں - " طبیعت میں انسان کی جگہ " (مطبوعہ سنہ ۱۹۰۳ ع) میں اس نے ایک دیرینہ خیال کی تائید کرتے ہوے علمی دلائل قائم کیے ہیں - یعنی یہ کہ زمین ہی تمام کائنات کا مرکز ہے -

سنہ ۱۹۰۵ ع - میں اس نے اپنی دلچسپ اور خود نوشتہ سوانح عمری شائع کی -

(جشن پنجاہ سالہ)

زندہ شخص کا صرف دماغ ہی زندہ نہیں ہوتا - زندگی اسکے ہر عضو میں ہوتی ہے -

یہی حال زندہ اقوام کا بھی ہے - ہر قوم میں امجاد و ابطال اور رجال علم و فضل بمنزلۂ دماغ کے ہیں ' لیکن اگر وہ زندہ ہوتے ہیں تو انکے ساتھہ تمام اعضاء جسم ملت ' یعنے عام افراد ملت بھی اپنے فرض حیات سے غافل نہیں ہوتے -

سنہ ۱۸۹۰ میں انگلستان کی مجلس شاہی نے ڈارون اور ویلس کو باعتراف کشف نظریۂ ارتقا ' دو اول درجہ کے تمغے دیے ' جو فی الحقیقت سب سے بڑا اعتراف علم و خدمت علم تھا -

ڈارون اور ویلس میں جو مراسلات اقسام و انواع کے دوام و تغیرات کی نسبت ہوئی تھیں ' دراصل وہی بنیاد تھی جس سے مسئلۂ ارتقا کا اصلی حل آگے چلکر منکشف ہوا - سنہ ۱۹۰۸ میں اس مراسلۃ پر پورے پچاس سال گذر گئے تھے - لینین سوسائٹی لندن نے ان مراسلات کی پنجاہ سالہ سالگرہ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا اور اسمیں ویلس کو تمغہ پہنایا گیا -

اس جلسے میں ڈاکٹر جوزف ہوکر بھی شریک تھا - یہ وہی شخص ہے جس نے ڈارون کو مجبور کیا تھا کہ قانون بقاء اصلح کے متعلق اپنی تحریر ضائع نہ کرے - اس نے اپنی تقریر میں اس نظریہ کی تاریخ کشف و تدوین پر روشنی ڈالتے ہوے بیان کیا کہ کس طرح ڈاکٹر ویلیس سے بالکل علحدہ و مستقل ڈارون نے اس نظریہ تک رسائی حاصل کی تھی' اور پھر کس طرح دونوں میں اسکے متعلق مراسلت ہوئی تھی ؟ نیز یہ کہ ڈارون نے اس انکشاف کے ترک دعوی کا قطعی ارادہ کر لیا تھا ' مگر کن کن دقتوں اور مجبوریوں کن التجاؤں کے بعد آپ اشاعت کیلیے مجبور کیا گیا ؟

اس جلسے میں ڈاکٹر ویلیس نے نہایت انکسار کے ساتھہ ظاہر کیا کہ اس نظریہ کے کشف میں آپ جو کچھہ حصہ ملا ہے ' وہ محض اسکی خوش قسمتی کا اتفاقی نتیجہ ہے جو ہر طرح عجیب و غریب تھا ورنہ در اصل ڈارون بیس سال پہلے اسکا دروازہ کھٹکٹا چکا ہے - اس نے نہایت فیاضانہ جوش کے ساتھہ اعتراف کیا کہ اصل فضیلت " اصلیت نوع انسانی " کے مصنف ہی کیلیے ہے - اور وہ بالکل غیر مشترک ہے -

اصل یہ ہے کہ ڈارون نظریۂ ارتقا تک تو اپنے اوائل سیر و سیاحت ہی میں پہنچ گیا تھا ' لیکن دلائل و مشاہدات کی تکمیل کا انتظار تھا - بیس برس سے زیادہ زمانہ اسمیں بسر ہو گیا - اسی اثنا میں ڈاکٹر ویلس بھی اپنے سفر میں مستعدانہ کام فرما رہا - ڈارون نے جب دیکھا کہ اب اسقدر مواد جمع ہو گیا ہے جو اسکی پشت پناہی کے لیے کافی ہے تو وہ طیار ہوا کہ علمی دنیا کے سامنے سے پردہ ہٹا دے -

ڈاکٹر ویلس نے اپنے لیکچر میں لکھا ہے کہ اصل نظریۂ انتخاب طبیعی کے کشف کی پیدایش ایک گھنٹے سے زیادہ عمر کی نہیں ہے - ایک ہفتہ کے اندر اس نے مرتب کیا اور اسکے دوسرے ہی دن ایک مراسلے کی صورت میں ڈارون کے پاس بھیجدیا -

(روحـــانیـــات)

ڈاکٹر ویلس کی زندگی کا ایک نہایت اہم واقعہ اسپریچولیزم (مذہب روحانیات) کا بھی مسئلہ ہے - وہ نہ صرف اسکا معتقد ہی تھا ' بلکہ اپنی تمام زندگی میں روحانیات کا ایک حامی کبیر اور موید شہیر رہا -

یورپ اور امریکہ کے موجودہ مذہب روحانیات ' اسکی صحت و عدم صحت ' اسکے دلائل و براہین ' مشاہدات و واردات ' نتائج و حوادث ' وغیرہ وغیرہ ' ایک موضوع مستقل ہے ' جس کو نہایت تفصیل سے قلمبند کرنا چاہیے - ویسی تفصیل تو سر دست مشکل ہے کہ وقت نہیں ' البتہ آئندہ اشاعات میں بسلسلۂ ڈاکٹر ویلس ایک اجمالی تذکرہ ضرور درج الہلال ہوگا - ڈاکٹر ویلس کے حالات بغیر اس تذکرہ کے مکمل نہیں ہوسکتے -

ا الن

منجانب رسپشن کمیٹی آل انڈیا محمڈن کانفرنس آگرہ

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس بمقام آگرہ بیپٹسٹ مشن اسکول کے احاطہ میں ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ع کو منعقد ہونگے اور قیام مہمانان کیواسطے میٹرو پول ہوٹل جو متصل مقام جلسہ مذکور ہے' تجویز ہوا ہے - داخلہ فیس ممبری کے لیے پانچروپیہ ' اور وزیٹری کی دو روپیہ مقرر ہے - فیس مذکور صدر دفتر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈہ کے پتہ سے بھیجنا چاہیے' یا جلسہ کانفرنس میں اوس عہدہ دار کے حوالہ کرنی چاہیے جو جلسہ میں اسکام کیلیے منجانب اسٹینڈنگ کمیٹی مقرر کیے جائیں - اور جو ٹکٹ ممبری اور وزیٹری کے تقسیم کرینگے قیام و طعام کا انتظام ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ع کی صبح سے ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ع کی شام تک بشرح ذیل کیا گیا ہے :

(الف) بہ طرز انگریزی ... ۳ روپیہ ... یوم
(ب) بہ طرز ہندوستانی ... ۱ روپیہ ۸ آنہ ... یوم
(ج) ملازمان کیلیے ... ۸ آنہ ... یوم

نوٹ — فیس مقررہ میں مکان و فرنیچر ضروری روشنی گرم پانی شامل ہے - لیکن صبح کی چاء وغیرہ شامل نہیں ہے - وہ ڈیوٹی شاپ سے جو ہوٹل و پنڈال کے متصل لگائی جائیگی قیمت ادا کرنے پر مل سکیگی - اسٹیشن سے جاے قیام تک سواریکا مہیا کرنا کمیٹی کے ذمہ ہوگا - ہر ایک گاڑی والے کے پاس ٹکٹ شرح کرایہ گاڑیکا موجود ہوگا - اوسکے مطابق کرایہ ادا کرنا چاہیے -

جملہ خط و کتابت سیکرٹری کمیٹی استقبالی کے نام سے ہونی چاہیے - انکا دفتر گلاب خانہ آگرہ میں ہے ' اور جوصاحب جلد ممکن ہو تشریف آوری کے ارادہ سے سیکرٹری مذکور کو غایت درجہ ۱۵ دسمبر تک مطلع کرنا چاہیے - تاکہ انتظام میں آسانی ہو -

خواجہ فیاض حسین

جائینٹ سکریٹری رسپشن کمیٹی آگرہ

مـذهب نشوؤ ارتـقا کا ایک مـوسس

ڈاکٹر رسل ویلـس

ایـک طبیعي کبیـر ' جو روحاني بهي تها

غرضکه اس طرح " بقاء اصلح " کا قانون ڈاکٹر ویلس پر منکشف هوا اور وہ جوں جوں اسپر غور کرتا گیا ' اتني هي اُسکي صحت و حقیقت کا اذعان بڑهتا گیـا - یه انتخاب طبیعي کي بنا پر آغاز انواع کا ایک ایسا نظریه تها جسکے تسلیم کیے بغیر چارہ نه تهـا - یهاں تـک که اس نے اپنے تئیں تیـار پایا که اس بارے میں علمي حلقوں سے خط و کتابت شروع کرے -

(ڈارون اور ویلـس)

ڈاکٹر ویلس نے ایک مبسوط تحریر میں اس نظریه کي تفصیل و تشریح کي اور چارلس ڈارون کے پاس بهیج دي -

ٹهیک اُسي زمانے میں ڈارون بهي اسي نظریه کا مطالعه کر رها تها اور اس نقطه تـک پهنچ چکا تها - اُس نے جب ڈاکٹر ویلس کي تحریر دیکهي تو اسکي فیاض طبعي اور دریا دلي نے گوارا نه کیا که اب اس نظریه کي دریافت کو اپني جانب منسوب کرے - اُس نے دیکها که اگر سرچشمۂ علم کے الهام میں ایک اور دماغ اس سے بازي لے گیا هے تو بهتر یهي هے که یه میدان اُسي کے لیے چهوڑ دیا جاے -

یهاں تـک که اُس نے پورا اراده کرلیا که اس بارے میں صرف ڈاکٹر ویلس کي تحریر ملـک میں شائع هونے دے اور اپني تحریر همیشه کیلیے نذر گمنامي کردے -

کچهه شک نهیں که یه واقعه تاریخ علم و ارباب علم کے فضائل و محاسن کا ایک نهایت پر اثر واقعه هے - ابهي کل کي بات هے که قطب شمالي کے انکشاف کے متعلق ایک هي وقت میں دو شخصوں کے اندر کس درجه ادب سوز مناقشۂ و مجادله هوا تها ' حتي که دوئل کے ذریعه فیصله کرنے کي خواهش کي گئي تهي ' اسکے مقابلے میں ڈارون کي یه فیاض طبعي کس درجه محترم هے که خلقت انساني کے ایک عظیم ترین نظریه کے انکشاف کي دوامي عزت و شهرت سے وہ خود بخود دست بردار هونے کیلیے طیار هوگیا تها !

لیکن ڈارون کے دوستوں نے اس اراده کي خبر پاتے هي اسکا محاصره کرلیا اور سخت اصرار کیا که ایسا نه کرے - علي الخصوص هکر اور لائل نے اُسے سمجهایا که ایسا کرنا انصاف اور حق کي دانسته توهین کرنا هے - اگر ایک هي وقت میں دو شخص یکساں طور پر کسي اصول کي تحقیق تـک پهنچے هیں ' تو دنیا اتني تنـگ نهیں هے که اسمیں دو محققـوں کي مساویـانه تعظیم کي گنجائش نهو -

بالاخر یهي قرار پایا که ڈارون اور ویلس ' دونوں کے رسائل ایک هي وقت میں شائع کیے جائیں -

چنانچه مشهور مجمع علمي ' لینین سوسائٹي کا جلسه منعقد هوا اور دونوں شخصوں کي تحریریں بهٔ یک وقت اسمیں پڑهکر سنائي گئیں -

لیکن ڈارون کي اخلاقي فیاضي کے تذکرہ میں ویلس کو بهي نهیں بهلایا جا سکتا - اسکے دل کي نیکي اور صداقت نے بهي اپنا بے نظیر جوهر هر موقعه پر ظاهر کیا - گو اُسے حق حاصل تها که وہ اس نظریه کے کشف و تکمیل میں کم ازکم اپنے حق مساوي کا ادعا کرتا ' مگر اس نے پوري کشاده دلي کے ساتهه همیشه اعتراف کیا که تقـدم فضیلت کشف اسکے معاصر ڈارون هي کو حاصل هے کیونکه " اصلیت انساني " کا وهي مصنف هے -

با ایں همه دنیا حقیقت کو نهیں بهلا سکتي - اگر ڈارون اپنے سفر میں ویلس کي دلالت سے احسان مند نهیں ' تو ویلس بهي اپني جاده پیمائي علم میں اسکي منت پذیري سے آزاد هے - یه یقیني هے که موجوده عهد کي غلغله انداز تحقیقات میں همیشه اُسکا نام ڈارون کے نام کے ساتهه زبانوں پر رهیگا -

وہ اپنے آخریں سالوں میں نظریۂ ڈارون سے کسي قدر هٹ گیا تها - اُس نے " مذهب ڈارون " (مطبوعۂ : ۱۸۸۹) میں ارتقاء آلیه کي تشریح کرتے هوے اپنے تئیں گذشته شاهراه سے بهت زیاده بلندي پر الـگ کرلیا هے -

(بعـض دیگـر اشغـال علمیـه)

ویلس کي زندگي کے آخري ایام اعمال ادبیه میں صرف هوے جسکي تفصیل کي یهاں چنداں ضرورت نهیں - اس نے ریاستهاے متحده امریکه میں کئي کامیاب سفر کیے جهاں مذهب ڈارون اور اسکے همساز مـواضیع کے متعلـق اسکے خطبات نے وقعت و احتـرام حاصل کیا -

مذکوره بالا کتابوں میں اس نے ممالک حاره کے ایام سفر کے نتائج جمع کیے هیں ' اور اسطرح علم الحیات اور خصوصاً حیوانات کي تقسیم اور محاکات (جو حیوانات یا نباتات گرد و پیش کے اشیاء کي نقـل کرتے هیں اور جسکو اصطلاح میں Mimicry کہتے هیں) کے متعلق گذشته معلومات میں گرانقدر اضافے کیے هیں -

ان میدانوں کے علاوه اس نے بعض دوسرے میدانوں میں بهي قدم رکهنا چاها مگر بمشکل انمیں قابلیت دکها سکا ' اور سچ یه هے که جامعیت فن قدرت کي ایک بخشش ضرور هے مگر اسکا کوئي قانون نهیں هے - چونکه اسمیں تبلیغ و اشاعت کي ایک حقیقي روح تهي ' اسلیے ایـک غیر مقبول قاعده کي تائیـد میں جسقدر وہ ... هوتا تها ' اس سے زیاده وہ کسي حالت میں خوش نه هوتا - اسکي کتاب " معجزات اور روحانیت حدیثه " (مطبوعه سنه ۱۸۷۴ع و ایضاً مع ملحقات سنه ۱۹۰۱ع) نے اعلان کیا که وہ بهت سے ترقي یافته راستیوں کے دعوں کو صحیح مانتا هے اور ایک طبیعي کا روحاني هونا خلاف عقل نهیں هے - " لینڈ نیشنلیزیشن " (مطبوعه سنه ۱۹۸۲ع)

البصائر

ادارۂ سیرۃ نبوی

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب خانپور - ریاست بہاولپور

ریا کو ارباب صفا شدید ترین شرک سے شمار کرتے ھیں اور ریا اوس حالت کو کہتے ھیں جبکہ انسان خدا کي مرضات کیلیے نہیں بلکہ انسانوں کو دکھانے کیلیے کام کرنے لگتا ھے - في الحقیقت یہ شرک اعظم ھے کہ خدا سے زیادہ لوگوں کو عزیز تر سمجھنا لازمي ھوجاتا ھے' اور خدا سے رو گردانی کرکے لوگوں کي طرف دل کو رجوع کرنا پڑتا ھے- اسیطرح رسوخ پیدا کرنے یا کسي کو کسي بات سے خوش کرکے کام نکالنے میں تصنع یا مدح سرائي بھي ایک نوع کا شرک ھے' کیونکہ اسکے لیے بھي ممدوح کو بڑھانا اور اوسکے اندر اپني عظمت و جبروت کا خیال پیدا کرانا اور اپنے وجود میں عبودیت بیجا کا اثر ڈالنا پڑتا ھے - لہذا حدیث شریف میں ھے : احثوا التراب فی وجوہ المداحین -

بوقت صبح شود ھمچو روز معلومت
کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور ؟

یہ سب کچھہ صحیح ھے مگر ساتھہ ھي اسکے کسي کے احسان کا شکر ادا نکرنا بھي ویسا ھي گناہ ھے - کیونکہ محسن کا مادۂ جود و احسان صورت حاصل کرنے سے بیکار ھوجاتا ھے - یعنے حوصلہ پست اور ھمت ٹوٹ جاتي ھے - حقیقت میں محسن کا شکریہ خدا ھي کا شکریہ ھے - اگر خدا محسن کو نعمت ندیتا' اگر نعمت دیتا مگر توفیق ندیتا تو احسان کہاں سے وقوع پذیر ھوتا ؟ من لم یحمد الناس لم یحمد اللہ -

حمد را با تو نسبتے ست درست
بر در ھرکہ رفت' بر در تست !

میں مدت سے (الہلال) کے مطالعہ سے مستفیض و مستفید ھوں- بے مبالغہ و تکلف اور بغیر تصنع و ریو و ریا' مگر بطریق شکر و تشکر عرض کرتا ھوں کہ اسلامي قلوب کي زنگ خوردہ حالت کے لیے اگر کوئي صیقل ھے تو یہي الہلال' اور حرارت افسردۂ مذھبي کے واسطے اگر کوئي آلہ نفس و دمیدني ھے تو یہي الہلال ! !

صاحب الہلال کي وسعت ارادہ و قوت عملي کو دیکھکر حیرت طاري ھوتي ھے - جب اس نفس نفیس سے ھدایت کي نسیم مقدس آتي ھے تو زمانۂ صحابہ کرام یاد آجاتا ھے - جسوقت اصلاح امور شرعي کیلیے کھڑا دیکھتے ھیں تو ائمۂ سلف کا نمونہ آنکھوں کے آگے پھر جاتا ھے - جب اس وجود با وجود کو آہ و بکا میں پاتے ھیں تو صوفیۂ صافیہ کي خوش بو آنے لگتي ھے - پھر لطف یہ کہ با ینہمہ کمالات و فضائل معنویہ' طرز بیان کي بہار گل ھائے رنگا رنگ ھے - انشاؤ بلاغت سحر کار اور اعجاز بیان عین اعجاز ھے - وللہ در ما قال :

لیس للہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد !

صاحب الہلال کي مشکلات کا صحیح اندازہ تو کون کرسکتا ھے ؟ تاھم جانتا ھوں کہ انکو تدبیر امور اسلامیہ و تفکر اصلاح ملیہ نے گھیر لیا ھے اور ھر طرف سے مجبور و نعل در آتش کر رکھا ھے - لیکن کاش اونھیں یہ بھي معلوم ھوتا کہ ان کے کارھاے نمایاں بہت کچھہ کام کر گذرے اور بہت کچھہ کر رھے ھیں- جناب مولانا کي محبت اب خدا و رسول اور اسلام کي محبت سمجھي جاتي ھے - صحیفۂ الہلال کي محبت قران و حدیث و آثار صحابہ کي محبت خیال کیجاتي ھے - سچ ھے :

حمد را با تو نسبتے ست درست
بر در ھرکہ رفت' بر در تست

حضرت مولانا ! روے سخن آپکي طرف ھے - آپکو یاد ھوگا کہ جس زمانہ میں جناب نے البیان کا اعلان شائع فرمایا تھا' تو سب سے پہلے بندہ ھي نے لبیک و سعدیک پکارکر عرض کیا تھا کہ نہایت مبارک ارادہ ھے - خدا مبارک کرے اور برکت دے - ارادے کے پورا کرنے میں جلدي کیجیے :

تمامش کن چو بنیادش نہادي

نیز مشورہ کے طور پر لکھا تھا کہ الہلال سیاسي معاملات کیلیے کافي ھے - البیان کو (جسکا اب نام نامي البصائر ھے) مذھبي امور کیلیے رکھا جائے - مجھے یاد ھے کہ جناب نے میري التماس کو منظور فرمایا تھا -

آج الہلال میں ذکر مجالس مولد اور ادارۂ سیرۃ نبوي کا ارادہ و مضمون بصارت افروز و بصیرت اندوز ھوا - خون محبت کا ٹوران اور شوق کا ھیجان یہاں تک پہونچا کہ کچھہ عرض کرنے کیلیے پھر مجبور ھوگیا - امید کہ اگر جوش جنون کار میں خلاف منشا و مصلحت کچھہ سرزد ھو' تو معذور سمجھا جاؤنگا

شوق نشناسد ھمي ھنگام را

میري راے میں اس مضمون کے لیے الہلال سے البصائر زیادہ موزوں ھے - دنیا کے قیام و قوام کیلیے تقسیم عمل ضروري ھے -

جیسا کہ رات اور دن - تدبیر معاشرت و تفکر آخرت - سکون و حرکت دن کے لیے' چراغ و مکان رات کے لیے - معاشرت کے لیے ساز و سامان' آخرت کے لیے سوز و محبت - سکون کے لیے فرش' حرکت کے لیے میدان - پس اسي بنا پر الہلال و البصائر کو بھي الگ الگ حصہ دیا جاے - سیاسي معاملات کے لیے الہلال اور دیني امور کیواسطے البصائر خاص ھونے چاھییں -گویا وہ دنیا میں موجب صلاح' اور یہ آخرۃ میں سبب فلاح : ربنا اتنا في الدنیا حسنۃ و في الاخرۃ حسنۃ ! !

بلکہ میرے نزدیک تو تبرکا و تیمنا افتتاح البصائر کا خطبات مجالس مولد ھي کے بنا پر سیرۃ نبوي سے کیا جاے' تا کہ موجب نزول رحمت و باعث برکت ھو-

اصطلاحات علمیہ

اسماء علوم

(از جناب مولوی ابوالمکارم فضل الوهاب صاحب سپرنٹنڈنٹ بیکر هوسٹل - کلکتہ)

اصطلاحات علمیہ کے سلسلے میں مولوی صاحب ممدوح نے اسماء علوم کی ایک اور فہرست مدون فرمائی ہے ' اور غالباً اس سے انکا مقصود یہ ہے کہ تمام غیر معروف و فرعی علوم کے اسماء بھی مرتب ہو جائیں -

جناب ممدوح کا ذوق علمی و شوق خدمت لغۃ و علم مستحق صد تحسین ہے - اور امید ہے کہ وہ اس سلسلے کو جاری رکھیں گے -

البتہ بعض اسماء علوم جو انھوں نے وضع کیے ہیں ' انکی نسبت مجھے چند امور عرض کرنا ہے - بالفعل بجنسہ انکی فہرست کا پہلا نمبر درج کر دیتا ہوں - دوسرے نمبر کے آخر میں جو کچھہ عرض کرنا ہے ' عرض کرونگا -

1	Acoustics	علم الاصوات
2	Aerology	علم الهواء
3	Aeronautics	علم السفر في الهواء
4	Agriculture	علم الفلاحۃ
5	Amphibology	اشتباہ الکلام
6	Analytics	علم البیان
7	Biography	تذکرہ
8	Caligraphy	علم الکتابۃ
9	Cardiology	علم القلب
10	Casuistry	علم الفقہ
11	Chirography	علم الخط
12	Chirology	علم التکلم بالاشارات
13	Chirurgery	علم الجراحۃ
14	Chorography	علم آثار البلاد
15	Chromatics	علم الالوان
16	Chronology	علم تقویم التواریخ
17	Comparative Anatomy	علم التطبیق الاعضاء
18	Conchology	علم الاصداف
19	Craniology	علم الجمجمہ
20	Divinity	علم اللاهوت
21	Demonology	علم الشیاطین و الجن
22	Demology	
23	Demography	
24	Diplomacy	علم اصطلاحات الممالک
25	Doxology	سجلۃ
26	Ecclesiology	علم بناء الکنائس
27	Eclectics	علم اصول التفضیل
28	Economics	علم الادارۃ
29	Education	التعلیم
30	Erpetology	علم الهوام
31	Etymology	علم الصرف
32	Political Geography	جغرافیۃ الملکیہ
33	Physical Geography	جغرافیۃ الطبیعیۃ
34	Glossology	علم الشرح الکلمات
35	Harmonics	علم القواعد الالحان
36	Heliography	علم ضوء الشمس
37	Hieroglyphics	علم قلم المصریین القدیم
38	Homœpathy	علم تطبیب المثل بالمثل
39	Homiletics	فن الوعظ
40	Horticulture	علم فلاحۃ الجنینات
41	House-keeping	تدبیر البیت
42	Hydraulics	فن رفع الماء
43	Hydrodynamics	
44	Hydrometry	فن وزن المیاہ
45	Hydropathy	علم مداواۃ بالماء
46	Hygrometry	علم رطوبۃ الهواء
47	Ichnograph	رسم قاعدہ بناء
48	Iconography Iconology	علم الرسم و التصویر
49	Ideology	علم التصدیقات
50	Jurisprudence	علم الفقہ
51	Lexicography	علم اللغۃ
52	Lithography	علم الطبع بواسطۃ الحجر
53	Lithology	علم الطبع بالاحجار
54	Logarithm	علم نسبۃ العداد
55	Martyrology	تاریخ الشهداء
56	Mesmerism	علم المغناطیسۃ في الحیوانات
57	Mnemonics	علم الحافظۃ
58	Moral Philosophy	فلسفۃ اخلاقیہ
59	Mysticism	تصوف
60	Mythology	اساطیر الجاهلیہ
61	Natural Theology	علم الکلام الطبیعي
62	Navigation	الملاحۃ
63	Necromancy	السحر
64	Neology	القول بالعقل بدون الوحي
65	Rationalism	
66	Numismatics	فن تشخیص المسکوکات
67	Obstetric	فن القبالہ
68	Oneiromancy	علم التعبیر
69	Oratory	بلاغۃ
70	Osteogeny	علم تکون العظام
71	Ourology Ouroscopy	تفسرہ
72	Paleography	علم الخط القدیم
73	Paleology	
74	Paleontology	فن المتحجرات
75	Palilogy	ترجیع الکلمۃ
76	Palmistry	علم الکف
77	Philology	علم الالفاظ
78	Photometry	علم درجات النور
79	Phraseology	عبارۃ - اصطلاح
80	Phonetics	علم الاصوات
81	Physic	علم الطب
82	Polemics	مباحثہ
83	Politics	علم السیاسۃ
84	Pomology	فن تربیۃ النبات
85	Pyrotechnics	علم صناعۃ العاب البارود
86	Sarcology	علم اللحوم
87	Sculpture	فن النقش
88	Statics	علم الاثقال
89	Statistics	فن وضع القوائم
90	Stenography	خط الاشارات
91	Symbology	فن التشبیہ
92	Tautology	تکریر الالفاظ
93	Theosophy	الصوفیہ
94	Therapeutics	علم الطب
95	Topography	علم البلدان
96	Toxicology	علم السموم
97	Tradition	الحدیث

اظل ذ ریع العقــل ما اطعــم الکری
و للقـلب مني رنــة و خفــوق !
بري حبهـا جسمي وقلبــي و مهجتي
فلــم یبــق الا اعظــم و عروق !

پھر اِن تمام موانع و علائق کے ساتھہ اور تمام باتوں سے قطع نظر کیجیے - صرف ایک الہلال هي کي تحریر و ترتیب ' و فکر تدوین ' و فراهمي جمیع جزئیات و متعلقات پر نظر ڈالیے کہ کس قدر معدوم اعانت و رفاقت هوں اور پھر اس سے بکلي محروم ؟ اگر الہلال سے مقصود اردو پریس کي موجودہ نظیر کی کوئی چیز هوتي تو شاید میں روز شام کو ایک مرتب و مدون الہلال پیش کردیتا - ایک لیڈنگ ارٹیکل اور چند نوٹ کسي نہ کسي طرح لکھہ ڈالے اور باقي کیلیے خبریں اور مراسلات کاتب کے حوالہ کیں - پورا اخبار مرتب هوگیا -

یہاں تقریباً هر سطر ایڈیٹوریل هے اور تقسیم ابواب و فصول مضامین ایک وقت میں متعدد افکار و اقلام کے محتاج - یورپ میں اس طرح کے رسائل جو نکلتے هیں ' تو کم ازکم انکے ادارۂ قلم تحریر (ایڈیٹوریل اسٹاف) میں ایک ایک باب کیلیے ایک ایک شخص مستقل ضـرور هوتا هے ' جسے هفته بھر سوا اپنے موضوع کے اور کسي چیز کي فکر نہیں هوتي - مجھے ایک شخص بھي ابتک ایسا میسر نہوا ' جس کے سپرد کوئي ایک باب کردوں اور پھر بالکل مطمئن هو جاؤں کہ میري شرکت وقت کي اُس میں کسي طرح احتیاج نہ هوگي -

کہتے هیں کہ محبت ' روپیه ' اور تلاش ' ایسے اجزا هیں جو اگر جمـع هو جـائیں تو پھر کوئي شے نہیں جو میسر نہ آے - مگر میرا تجربہ تو اس بارے میں اس سے بالکل مختلف هے - معاوضۂ مالي کے لحاظ سے قصور نہیں کرتا ' اور شاید اردو پریس کے انتہائي پیمانۂ مالي سے بھي بلند ترکیلیے هروقت طیـار هوں - تلاش ابتدا سے جاري هے - اور محبت و خدمت و سلوک کي حسرت کہاں ہوں ؟ یقین کیجیے کہ اگر کوئي خریدار ایک ادنی سي نظر التفات بھي رکھے تو میرا دل میرے پہلو میں نہیں بلکہ قدموں پر رہے :

گوهر دل نار نیکاں را نمي افتـد قـبول
ورنه من صد بار در راه نیازش داشتم !

(۲) اس حالت کا نتیجه یه هوتا تھا کہ اسباب کو مہیا نہ پا کر ارادوں کو بھي خیر باد کہوں : لا یکلف الله نفسـاً الا وسعها - لیکن مشکل یه هے کہ اسباب ظاهري دماغ کے ارادے کو ضعیف کرسکتے هیں ' مگر دل کے اُٹھے هوے جوش کو تو نہیں روک سکتے ؟ ظاهري دقتیں جتني بڑھتي جاتی هیں ' یقین فرمائیے کہ دل کا جوش بھی اتنا هی زیادہ هوتا جاتا هے :

اذا هي ... في الذوي ' زاد في الهوی
فـد ... و ... ولا هــي ترحــم !

تمام مجبوریوں کو دیکھتا هوں لیکن ساتھہ هي یه بھي جانتا هوں کہ سمندر کي طغیانیاں همیشه سے ایسي هي رهي هیں جیسي کہ اب هیں - جو ڈوب گئے ' انکے ساتھہ سمندر کو کوئي خاص دشمني نہ تھي ' اور جو پیرکر کنارے تـک پہنچ گئے ' انکے لیے سمندر نے اپنے خواص بدل نہیں دیے تھے - جو پیرنے والے تھے وہ هاتھہ پانوں هلاکے کسي نہ کسي طرح کنارے تـک پہنچ هي گئے ' اور جنکي همت نے جواب دیدیا وہ بالاخر نہنـگ و ماهي کي غذا بننے کیلیے اسکے اندر هي رهگئے - کام کرنے والوں کیلیے مصائب عالم و حیات رکاوٹ پیدا نہیں هو سکتے -

(۳) کسے معلوم هے کہ کتنے ولولے هیں جو اٹھتے هیں اور انہیں دل سے زبان تک پہنچنے کي مہلت بھي نہیں دي جاتی کہ وقت دوسرا ' اور موسم موافق نہیں :

کہ اهل شوق عوام اند و گفتگو عربي ست

لیکن ایک مخصوص دیني رساله کے خیال کو ضبط نہ کرسکا کہ ضرورت اشد شدید نظر آئي - الہلال میں جب کبھي کسي دیني و علمي موضوع پر کچھہ لکھتا هوں تو قلت ضخامت و تنوع مطالب کے خیال سے قدم قدم پر دامن قلم اولجھتا هے اور مجبوراً ارادوں کو ملتوي کردینا پڑتا هے - سب سے بڑي مقدم شے یه هے کہ قران حکیم کے متعلق بے اختیار جي چاهتا هے کہ نہایت کثرت سے هر پہلو پر بحث کیجاے ' اور صدها مباحث و معارف هیں جو اسکے متعلق پیش نظر هیں ' بلکہ بہت سے بصورت تحریر مدون بھي هو چکے هیں ' مگر انکي اشاعت کا کوئي ذریعه نہیں -

ضرورت هے کہ ایک هي وقت میں قران حکیم کو مختلف اشکال بحث و معارف میں اس طرح پیش کیا جاے کہ اسکے جمال عظمت کا نظارہ عام هو جاے -

غرضکہ انہیں خیالات کي بنا پر پہلے باسم البیان اور پھر البصائر اسکا اعلان کیا گیا -

ارباب تجربۂ و کار جانتے هیں کہ اس قسم کے کاموں کیلیے تحریر مقالات و تالیف مضامین سے زیادہ صرف وقت کي چیز محض ترتیب اور اسکي ذمہ داري هوتي هے - میں نے البصائر کا اعلان تو کردیا کہ کسي نہ کسي طرح اسکے لیے بھي وقت نکال لونگا - لیکن پھر اپني حالت کو دیکھا تو معلوم هوا کہ موجودہ اشغال نے جو حالت مصروفیت و انہماک کي کر رکھي هے ' اب وہ اس آخري درجه تک پہنچ گئي هے کہ اگر تھوڑا سا بھي کام اپنے ذمہ اورلے لیا تو کام تو کسي نہ کسي طرح هو رهیگا لیکن ساتھہ هي رات کے چند گھنٹے جو آرام کے بمشکـل میسر آجاتے هیں ' انسے بھي محروم هو جاؤنگا - وقال الله سبحانه : ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکه

پس کسي قدر متوقف هوا کہ اگر الہلال کیلیے نہیں تو کم از کم البصائر هي کیلیے اتني اعانت میسر آجاے کہ کم از کم اسکي ترتیب اور ذمہ داري هي سے سبکدوش هو جاؤں - اسي فکر و انتظار میں ادھر کئي مہینے صرف هوگئے ' لیکن بالاخر نتیجه یہي نکلا کہ اپنے سوا نہ کسي اور کا انتظار کیجیے ' اور نہ یاس بنیاد امید کا اپنے دل کو مدفن بنائیے !

(۴) یہي سبب هے کہ البصائر کا اعلان الہلال میں روک دیا گیا کہ اس بارے میں احباب کرام سے میري شرمندگي حد تحمل سے گذر چکي تھي -

(۵) موجودہ حالت یه هے کہ سب سے پہلے احباب کرام سے بکمال اسف و ندامت خواستگار معافي هوں کہ اشاعت البصائر کا اعلان کرکے ایفاء عہد سے مقصر رها - اسکے بعد جو کچھہ عرض کرسکتا هوں وہ یه هے کہ جن کاموں کا اُس مسبب الاسباب نے اس عاجز کي زباني اعلان کرا دیا هے ' یقین هے کہ اُنکي تکمیل کي بھي توفیق مرحمت فرمائیگا ' اور مجھے اپنے بندوں کي نظروں میں شرمندہ و رسوا نہ کریگا - میں الحمد لله کہ خود هي اپنے کاموں کو انجام دے رها هوں اور دونگا - اسکے فضل کارساز کے جو کرشمے دیکھہ رها هوں ' اَسکي دوسروں کو خبر نہو ' مگر دیکھنے والا تو منکر نہیں هوسکتا - میں نے البصائر کا اعلان کیا هے تو انشاء الله یه اعلان کبھي ذلیل و شرمندہ نہوگا - بغیر تعین وقت کے کہتا هوں کہ جلد سے جلد البصـائر کو جسکا اعلان هوچکا هے ' اور وہ بھي

اگر اس تجویز سے جناب کا اتفاق ہوجائے تو نیک تفاول ہے - اس سے یہ غرض نہیں کہ الہلال کو دینی مضامین سے بالکل خالی کردیا جائے - بلکہ مقصود یہ ہے کہ الہلال میں اکثر مضامین سیاسی اور قلیل مذہبی ہوں - البصائر میں قاطبۃ امور دینیۃ کی بحث ہو تاکہ :

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق

کی مثل صادق آجائے -

البصائر کو پرتو افگنی کے لیے جلد کھڑا کیا جائے - کہ در انتظار مطالعہ طلوع البصائر چشم جہان رو بتاریکی می آرد - والسلام -

ھـ لال:

شیخ عبد الوہاب شعرانی المصری نے اپنی ایک کتاب میں اُن احسانات و نعائم الہیہ کو جمع کیا ہے' جو انپر حضرۃ حق سبحانہ نے مبذول فرمائیں - اسکا نام کتاب المنن ہے اور معروف و عام ہے - ملاحظہ فرمائی ہوگی - وہ لکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا احسان اللہ تعالی کا کسی بندے پر یہ ہے کہ آسے ایسے احباب و رفقا میسر آئیں' جو اُسکے کاموں کو سمجھیں' اسکی جانفشانیوں اور محنتوں کی قدر کریں' وہ جس جام کیفیت و ذوق سے سرشار ہو' اسکا ایک ایک جرعہ اُسکی طرح' اسکے دوستوں کو بھی نصیب ہو' تا وہ اُس عالم سے بیخبر نہ رہیں' جسکی خبریابی کیلیے کیف و حال شرط ہے' نہ کہ قیل و قال :

قـــدر ایں بادہ ندانی بخـــدا تا نچشی

میں کہتا ہوں کہ اگر علم و عمل' فضل و کمال' اور اہلیت و صلاحیت کے ساتھہ ارباب ذوق اور قدر شناسان کار کا میسر آنا ایک مخصوص احسان الہی ہے' تو پھر اُس شخص کیلیے آپ کیا کہتے ہیں جسے بغیر ہیچ گونہ اہلیت و صلاحیت' و بغیر حصول مقام علم و عمل' و خدمت حق و ملت' اس مقـام رفیع و مرتبۂ جلیل سے حظ وافر نصیب ہو؟ غیر ازیں کہ ایں جا کار بہ فضل ست نہ باستحقاق :

بر من منگر بر کرم خویش نگر!

اگر شیخ شعرانی پر اللہ تعالی کا یہ احسان تھا کہ انہیں ایسے احباب و رفقا ملے' جو انکے علم و فضل کے قدر فرما اور انکے عمل و تقوی کے مرتبہ شناس تھے' تو الحمد للہ کہ یہ عاجز اپنے ساتھہ اس سے بھی بڑھکر فضل الہی کی ایک بوالعجبی رکھتا ہے - یعنی با وجود جہل و بے مایگی' بندگان الہی مدحت طراز ہیں' اور با وجود بے عملی و سیہ کاری' مومنین مخلصین ذرہ نواز!

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو

کہ مستحق کـرامت گنـــا ہـگاراننـد !

جناب کے رسائل و مکاتیب ہمیشہ جس حسن ظن کریمانہ سے لبریز ہوتے ہیں' اسکو بھی اسی عالم کا نتیجہ سمجھتا ہوں - مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر مالـک کی نظر صرف اپنے کرم و فضل پر ہو تو غلام کو بھی چاہیے کہ ہمیشہ اپنے قصور و خطا پر نظر رکھے - الہلال کا تذکرہ فرماتے ہوے جن خدمات اور انکے نتائج کی طرف جناب نے اشارہ فرمایا ہے' اصل مقصد کو سامنے رکھکر دیکھیے تو وہ کیا حقیقت رکھتے ہیں؟ جس منزل کیلیے شبانہ روز پیہم سفر کی ضرورت ہو' وہاں اگر دو چار قدم آہستگی سے اٹھے بھی تو مستحق التفات نہیں - پس میری داستان اگر خود میری زبانی سننا چاہتے ہیں تو سن لیجیے - نہ تو علم و کمال میسر ہے اور نہ عمل و خدمت' نہ جامعیت ہے اور نہ فردیت' نہ تو ادعا ہے اور نہ انتظار مزد و تحسین - اپنی اصلیت و حالت سے با خبر اور اپنی بے مایگیوں سے نا واقف نہیں ہوں۔ ہاں صرف ایک چیز ہے کہ اُس کا ادعا ضرور ہے' اور صرف وہی ہے کہ اسکی استقامت و قرار کیلیے ہمہ وقت مضطر و بیقرار ہوں - یعنی اگر میرے ہاتھہ جام لبریز سے خالی ہیں تو دل تنـگ نہیں ہوں' کیونکہ حلق دولت تشنـگی سے بھی مالا مال ہے' اور اگر صدائے سیرابی نہیں رکھتا تو غمگین نہیں' کیونکہ الحمد للہ کہ فغان و شیون' تشنگی کی صداقت سے خالی نہیں' اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں آگ نہیں جلتی وہاں دھواں بھی نہیں ہوتا' اور اگر دھواں اُٹھہ رہا ہے تو یقین کیجیے کہ آگ بھی ضرور موجود ہے :

در خرا باتـم ندیدستی خراب

بادہ پنداری کہ پنہاں می زنم

(۱) آپنے البصائر کا تذکرہ کرکے ایک ایسے تار کو چھیڑ دیا ہے جو اگر اپنا نوحۂ غم شروع کردے تو عجیب نہیں کہ تمام رات اسے ایک ہی حرف ماتم میں ختم ہو جاے :

قدرے گریہ و ہم بر سر افسانہ روہ!

میرا موجودہ اعتقاد یہ ہے کہ زندگی صرف کام کرنے کیلیے ہے' یہاں تـک کہ قلم و کاغـذ ہی کی رفاقت میں پیـام اجل کا بھی استقبال کرے - لیکن آپ جانتے ہیں کہ انسان اپنے دماغ اور ارادے کو تو سب کچھہ بنا دے سکتا ہے' پر اپنے جسم کو کیا کرے؟ بار بار اپنی حالت کا دکھڑا رونا ٹھیک نہیں' مگر البصائر کی اشاعت کا با وجود اعلان عام' اب تـک وجود میں نہ آنا' ایک ایسا داغ خجالت ہے' جو مجبور کرتا ہے کہ کچھہ نہ کچھہ حق معذرت خواہی میں عرض حال کی اجازت پاؤں - میں فطرۃ کمزور جسم و قوی رکھتا ہوں - اسیر خود بھی صحت سے محروم اور نیز ایک ایسے دائم المرض بستر کا دائمی تیمار دار' جسکی تکلیفوں کے معائنہ کی طاقت کا رشتہ با وجود پیمان صبر و شکر' بسا اوقات ہاتھہ سے چھوٹ جاتا ہے اور علم اللہ' کہ اپنے دل میں اسکی ایک ایک صداے درد کیلیے کئی کئی خونچکاں زخم رکھتا ہوں - لیکن انسان کہ بندۂ علائق و محبت ما سوی اللہ ہے' رونا جانتا ہے مگر کسی کے دکھہ کو دور نہیں کرسکتا - پھر بے شمار دیگر صدمات و مصائب مستمرہ ہیں جنکی تشریح لا حاصل ہے' اسپر مستزاد یہ کہ اپنے کاموں میں رفقا کی اعانت سے بکلی محروم اور اپنے سفر میں یکۂ و تنہا چھوڑ دیا گیا ہوں - جو لوگ باہر سے میرے اچھے برے کاموں کو دیکھہ رہے ہیں' کاش میں انہیں دعوت دے سکتا کہ کبھی میرے بیت الحزن کی طرف بھی ایک مرتبہ قدم رنجہ فرمائیں' اور ایک شبانہ روز یہاں بسر کرکے دیکھیں کہ یہ سب کچھہ جو ہو رہا ہے' کیسی کیسی عزم شکن اور زہرہ گداز گرفتاریوں میں ہو رہا ہے؟ اور پھر اُس حسن و جمال کی بخشش تحیر کو بھی دیکھیں کہ کیسی کچھہ سحر کار و عقل فراموش ہے جو اپنے ایک نگہ غلط انداز سے محو و بیخود کرنے جو کچھہ چاہتی ہے' جاندادگان نظارۂ جمال سے کرا لیتی ہے' انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ و اعلم من اللہ ما لا تعلمون!

الی اللہ اشکـــوا ما ألاقی من الهـوی

بلیلی' ففی قلبـــی جوی و حریق!

فان فـؤادی فـیـہ مـور بقـــادح

و فیـــہ لہیــب ســاطـع و بروق!

اذا ذکرتہـــا النفس' ماتت صبـــابۃ

لہـا زفـــرۃ قـتـالـۃ و شہیـــق!

و قـــد صرت مجنوناً من الحب ہائمـــا

کانی عـــان فی الـقیـــود وثـیـق!

يتيمـوںكـي فـــرياد

حسيني يتيموں كي دل هلا ديني والي فريادين اگرچه مومنين ے گوش دلميں برابر آيا کرتي هيں اور کوئي وقت اُن آوازوں ے ليے معين نهيں ليکن محرم کا زمانه جيسي خصوصيت ے اتهه ان آهوں کي ياد تازہ هونے کے ليے مخصوص هے ' اسکو ومنين کے قلوب هي خوب جانتے هيں - هر ايک دل ميں اُن ي اعانت و جاں نثاري کا ولوله ' اور هر زبان پر ياليتني کنت عهم فافوز فوزاً عظيماً کا نعرہ بلند هے ' اور هر آنکهه اُن کربلائي ميبت زده يتيموں کے ليے خون کے آنسو رو رهي هے اور هر ومن اُن کي همدردي و جاں نثاري کا موقع نه پانے سے مثل پنے امام عصر عجل الله ظهوره کے اس حسرت و افسوس ميں هزاروں سرتوں کے ساتهه ان الفاظ کو اپني زبان پر جاري کررها هے که گو همکو زمانے نے موخر کرديا اور هم ان بيکسوں کي امداد اپني

آل انڈيا شيعه کانفرنس کا دار اليتامى

جسکي اعانت بلا تفريق تمام مسلمانان شيعه و سني کو کرني چاهيے

جان و مال سے نکرسکے ليکن جبتک زنده رهيں گے اسوقت تک اس حسرت ميں رويا کرينگے " اور سچ بهي يهي هے که اب وئي موقع بجز اس حسرت و افسوس کے باقي هي نهيں رها - مگر آليے - هم آپ کو ايک ايسي صورت بتلائيں که جس سے ي الجمله آنسو پونچهه سکيں اور کسيقدر اس حسرت و افسوس ي تلافي هوسکے - آل انڈيا شيعه کانفرنس کے دار اليتامى ميں مصائب يتيمان حسين مظلوم پر رونيوالوں کے (۷۷) يتيم ايسے لاوارث و بيکس اور بے پدر و بے بس جمع هيں جو بے تامل ايتام آل محمد سے تعبير کيے جا سکتے هيں - حسين مظلوم کے يتيموں پر روئيے اور انهيں کي ياد ميں انکي اعانت کرکے آنسو پونچهيے -

جاڑے کا زمانه آگيا هے آنکي بے سروساماني پر رحم کيجيے !

يتيموں کي تعداد يوماً فيوماً بڑهتي جاتي هے اور يهاں آمدني ي کوئي سبيل نظر نهيں آتي - اگر آپ حضرات زکواة ' فطرہ ' اور چرم قرباني اور چٹکي فنڈ اور امام ضامن اور محرم کے منتي زيور اور في مجلس ايک حصه کي قيمت اور ايسي هي ايسي سهل تدبيروں سے باقاعده اور مستقل اعانت فرماتے رهيں تو بهت کچهه امداد حاصل هو سکتي هے -

خداوند عالم آپکو اپنے بچوں کے سروں پر سلامت رکهے - آپ اس زمانے ميں مجلسيں بهي منعقد کرينگے - اسيري يتيمان حسين ی ياد ميں اپنے بچوں کو بيڑياں اور زنجيريں اور طوق اور علي بند اور چهلے پهناوينگے ' اور آنهيں ديکهکر يتيمان حسين کي حالت زار کو ياد کرکے خون کے آنسو رولائينگے - ميں عرض کروں گا که ان چيزوں کا صحيح اور بهترين مصرف اس دار اليتامى کي اعانت اور دستگيري هے -

هيں يتيمان حسيني کے هم ادنى خادم
دم گريه تمهيں بهي اهل عزا ياد رهے

الداعـــــــــــي الى الـ[illegible]ـر
خادم ايتام السيد علي غضنفر عفي عنه

خطـــوط جهنم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ايک جرمن فاضل هے - جس نے قلم سے جهنم کے ايسے حيرت انگيز اور پر تاثير نقشے کهينچے که يورپ کي تمام زبانوں نے اسے اپني آغوش ميں جگه دي -

يورپ کے بعض اعلے تعليم يافته نے مجهے اس ترجمے کي داد دي اور هندوستان کے بعض مشهور انشا پردازوں نے اس پر صاد کيا - بهر صورت کتاب قابل ملاحظه هے -

کل خطوط تيس هيں جو سلسله وار شايع هو رهے هيں - پورے مجموعے کي قيمت معه محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپيه - ۱ - آنه هے - هر خط کي جدا گانه قيمت ۲ - آنه - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ هے -

شرف الدين احمد
محله کهاري کنواں - رام پور اسٹيٹ - يو - پي

جس کا اعلان نہیں ہوا ہے ' پیشکش ارباب ذوق و بصیرۃ کرونگا - یہ سچ ہے کہ بہ حسب ظاہر میری حالت مزید معذت و صرف دماغ کی امید نہیں دلاتی ' لیکن اگر دنیا کی نظر میرے ضعف و بے سروسامانی پر ہے ' تو میری نظر بھی کسی کی بخشش بے سامان پر ہے - میری حالت کے دیکھنے والے مایوس ہوں ' پر میں جسے دیکھتا ہوں وہ اپنے دیکھنے والوں کو کبھی بھی مایوس نہیں کرتا ! و لله در ما قال :

گرچہ خوردیم نسبتے ست بزرگ
ذرۂ آفتـــاب تـــابـــایـنـــم !

اگر اُس رب کریم نے چاہا تو دنیا کے صفحۂ اعمال میں ایک نئی نظیر کا اضافہ ہوگا اور خدا دکھلا دیگا کہ اگر اسکی مدد شامل حال ہو' تو ایک گرفتار مصائب و الودۂ علائق ہستی تن تنہا بہ یک وقت کتنے کام کرسکتی ہے ' اور پھر کس طرح اُن میں سے ہر کام کو بہ جلوۂ خاص و بہ حسن اختصاص انجام دیتی ہے ؟

مبین حقیر گدایان عشق را ' کین قوم
شہان بے کمر و خسروان بے کلہ اند !

(٦) " ادارۂ سیرۃ نبوی " کی نسبت غالبا جناب نے یہ خیال فرمایا ہے کہ اس عاجز نے قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے ' مگر اُس مضمون سے یہ مقصود نہ تھا - " ادارۂ سیرۃ " تو کئی سال سے تحت ادارۃ جناب مولانا شبلی قائم ہے اور سیرۃ کبیر کی تدوین میں مصروف ' میرا مقصود صرف یہ تھا کہ عام رسائل و خطبات سیرۃ کے کام پر بھی توجہ کی جاے -

خود اس عاجز نے اپنی نسبت صرف اسقدر وعدہ کیا ہے کہ اگر ربیع الاول قادم تک کسی بزرگ نے توجہ نہ فرمائی تو انشاء اللہ چند مقالات بطور خطبات سیرۃ لکھنے کی کوشش کرونگا - یہ خیال نہایت بہتر ہے کہ البصائر کا آغاز اسی سے ہو - و الا مر بیدہ سبحانہ -

(۷) آخر میں جناب کے اظہار حسن ظن و لطف و کرم کیلیے مکرر شکر گذار ہوں - نیز معافی خواہ کہ اس تقریب میں اپنی داستان غم چھیڑنی پڑی اور کئی کالم اسمیں ضائع کیے :

ہفت آسمان بگردش و ما درمیانہ ایم
غالب دگر مپرس کہ بر ما چہ می رود ؟

و افوض امری الی اللہ - ان اللہ بصیر بالعباد !

اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

اسعد پاشا پریسیڈنٹ سوسائٹی نوآبادی مہاجرین اناطولیہ کا ایک تار ۳ - دسمبر سنہ ۱۹۱۳ کو موصول ہوا ' جس میں صاحب موصوف نے با حوصلہ مسلمانان ہند کے حوصلہ و ہمت کا واسطہ دلاکر قوم سے اپیل امداد مالی کی بابت فرمائی ہے -

جناب کو یاد ہوگا کہ عند الملاقات آپ سے یہ طے پایا تھا کہ بلاد ہند کے دورہ میں جناب اور ہم' سب مہاجرین کے امداد کیلیے چندہ کی تحریک کما ینبغی ملکر کرینگے -

مگر جو وقت اسکے لیے موضوع تھا وہ وقف پریشانی ہی رہا - اور ابتک حوادث زمانہ نے اسکی مہلت ندی کہ مسلمانان ہند کسی اور طرف اپنے خیالات کو منعطف کریں -

اس انتظار نے بہت وقت ضایع کردیا ' اور اب وہ وقت آگیا کہ صدہا خاندان ترک مہاجرین کے مسلمانان ہند کے امداد و اعانت کے بھروسہ پر ردائی خیموں میں بے سروسامانی سے موسمی شدت سرما کا مقابلہ کررہے ہیں - ابتک انکو صرف شدت سرما ہی کا مقابلہ ہے - آیندہ جو وقت آنیوالا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ سخت مشکل ہوگا - تقریباً اگلے مہینہ اوائل جنوری میں برف انکو اس قابل بھی نچھوڑیگی کہ کسی اعانت و امداد کے مستحق ہوں ' یا کسی کو انکے ساتھہ سلوک و اعانت کا موقع ملے -

تعمیرات شروع ہوگئی اور تقریباً نصف تک انجام بھی ہوچکی ہے -

اب اگر اسوقت انکو مالی امداد نہ پہنچی ' تو نصیب دشمنان انکو وہی روز بد دیکھنا ہوگا ' جو انسے پہلے برف باری کے نذر ہوجانے والے خاندانوں کو دیکھنا پڑا تھا -

مسلمانان ہند کی حمیت سے ہرگز اسکی امید نہیں کہ وہ اس الزام کو !

نازت بکشم کہ نازنینی

کہکر اپنے سر لینے کے لیے تیار ہوں کہ انکے دلاے ہوے حوصلہ اور بڑھائی ہوئی ہمت پر بڑھکر خاندان ہاے ترک برف اور سرما کی بھینٹ چڑھجائیں - وہ تار یہ ہے :

Constantinople.

DR. ANSARI

COMRADE, DELHI.

Colony needs money badly send funds quickly.

ESSAD

خاکسار مختار احمد - انصاری دہلی

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

اس سال آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس آگرہ میں بتاریخ ۲۹ - ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع منعقد ہوگا - پہلا اجلاس گیارہ بجے دن سے شروع ہوگا -

دسمبر میں آگرہ کی آب و ہوا نہایت سرد ہوگی اسلیے چاہیے کہ موسم سرما کے کافی لباس و بستر کے ساتھہ تشریف لائیں -

ممبروں کے قیام و طعام کا انتظام میٹر و پول ہوٹل آگرہ میں کیا گیا ہے - ممبروں کی خوراک کی قیمت حسب ذیل ہوگی :-

انگریزی کھانا	۳ روپیہ	یومیہ
ہندوستانی کھانا	۲ روپیہ ۸ آنہ	یومیہ
ملازموں کا کھانا	۸ آنہ	یومیہ

لیکن انہیں ممبروں کے قیام و طعام کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا ' جو اپنی تشریف آوری سے ۲۰ - دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع تک ہمیں مطلع فرمادیں -

کمیٹی نے ممبروں کے استقبال کا انتظام آگرہ فورٹ اور آگرہ سٹی اسٹیشنوں پر کیا ہے لہذا مناسب ہوگا کہ جناب انہیں دونوں اسٹیشنوں پر تشریف لائیں جہاں آپکو سواری اور والنٹیر ہر وقت مل سکینگے ' انکے علاوہ اگر کسی اور اسٹیشن پر آپ اترنا چاہیں تو ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع سے قبل اپنے ارادہ سے مطلع فرمادیں -

وزیٹروں سے حسب ذیل فیس داخلہ لیجائیگی :-

درجہ خاص	۱۰ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ اول	۵ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ دوم	۳ روپیہ	دونوں دن کیلیے
درجہ سوم	۲ روپیہ	دونوں دن کیلیے

سید نظام الدین شاہ
آنریری سیکریٹری ریسپشن کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ

اطلاع جدید

چند صوبوں کے مسلمانوں کی خواہش سے اجلاس کی تاریخیں بدل دی گئیں اب ۲۹ - ۳۰ - کی جگہہ ۳۰ - ۳۱ - دسمبر کو منعقد ہونگی -

مراسلہ و مناظرہ

اهل سنت و شیعہ

و اعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا و اذكرو نعمة الله عليكم
اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمة اخوانا

جناب مولوي شيخ فدا حسين صاحب پروفيسر دينيات شيعه عليگڈه کالج کا ايک مبسوط اور فاضلانه مضمون يکم شوال مکرم کے الهلال ميں شائع هوا هے جس کا مقصد اسقدر محمود و مسعود هے که ميں اوسپر جتنا بهي اظهار مسرت کروں بجا هے - يهه تمنا ميرے دلميں مدتوں جوش مارتي رهي هے - شيخ صاحب کا اس مقصد پر قلم اُتهانا ميرے مافي الضمير سے توارد هے - فالحمد لله علي ذالک -

ليکن اس اتحاد کے تحصيل کے مختلف طريقے هيں -

يهه اتفاق کيونکر هو ؟ اس سوال کے جواب ميں افسوس که ميں شيخ صاحب سے متفق الراي نهيں هوں اور ميري نيک نيتي اصرار کر رهي هے که ميں اونهيں مفيد مشوروں سے مدد دوں - اونکا يهه احسان نظر انداز کردينے کے قابل نهيں هے که انهوں نے اس مسئله کو معرض بحث ميں لاکر اهل خرد کو اوس پر راے زني کا موقعه ديا اور اسي کا مقتضي هے که هر شخص سچائي کے ساتهه اسپر بحث کرکے اصل مقصود حاصل کرے -

اول يهه سمجه لينا ضروري هے که اتفاق سے کونسا اتفاق مراد هے ؟ آيا دنيوي اتفاق - يعني شيعه اور سني دونوں اپني اپني مذهبي حالت پر قائم رهکر اون اختلافات کو جو محض مذهبي هيں ‘ مذهب هي کے دائره ميں محدود رکهيں ‘ اور تمدن و معاشرت کي راه کو منازعت و جدال کي قزاقانه دست درازاديوں سے بچائيں -

يهه اتفاق تو نهايت ضروري هے که بغير اس کے کسي متمدن قوم کو چارۂ کار نهيں - ظاهر هے که جب ايک کشتي ميں مختلف اقوام کے افراد جمع هوں اور وه تباهي ميں آجاے تو اوس وقت کشتي کي حالت سے بيخبر رهکر مذهبي مباحثات شروع کردينا کسي طرح دانائي کا فعل نهوگا - بلکه اوس حالت ميں وه سارے قصوں جهگڑوںکو بالاے طاق رکهکر صرف اوس مصيبت کے دور کرنےميں متفقه مساعي سے کام لينگے جو اون سب پر يکساں وارد هوئي هے -

يا مجلس مناظره - فرض کيجيے که وه خاص مذهبي بحث کي مجلس هے جس ميں مناظر اپنے حريف سے سرگرم گفتگو هے؟ اس حالت ميں اگر ايک شير درنده مجلس ميں آ پهنچے تو پہلے اس نئي بلا کا دور کرنا ضروري هوگا اور يهه لحاظ نه کيا جائيگا که صرف ايک هي طرف کے لوگ مدافعت کريں !

يه اتفاق تو وه هے جو مدنيت و معاشرت نے همارے ليے لازم قرار ديا هے ليکن جهاں تک خيال هے ‘ شيخ صاحب اس اتفاق کے درپے نهيں هيں - بلکه وه مذهبي اختلافات کو نابود کرنا چاهتے هيں‘ اور اسميں شک نهيں که يه اتفاق کا فرد اکمل هے ‘ اگر ميسر آجاے تو منتشره قوت مجتمعه هوسکتي هے ‘ اور جس دن هم اس اتفاق کي مبارک صورت ديکهينگے‘ وه همارے عروج حقيقي کے صبح کا يوم طلوع هوگا -

ميں نهايت خوشي کے ساتهه مرحبا کهتا هوں اوس شخص کو‘ جس نے اس اتفاق کي آواز سنائي - صرف اس وجه سے که مولوي شيخ فدا حسين صاحب اس اتفاق کي خواهش رکهتے هيں‘ ميں اونکو عزت کي نگاه سے ديکهتا هوں - اور چونکه ميں اونکا شريک هوں اسليے مجهپر فرض هے که ميں اونهيں مطلع کردوں که آنهوں نے اس اتفاق کے طرق تحصيل ميں لغزش کي هے ‘ اور شيخ صاحب ايسے فاضل کي شان سے بعيد هے که وه ايسے اعلی مقصد پر بحث کرنيکي حالت ميں اختلاف مسائل کا اس طرح ذکر کريں‘ جس سے اپنے هم مذهبوں کي کهلي طرفداري اور دوسرے گروه کي قوت ادله سے چشم پوشي ظاهر هوتي هو - نيز اتفاق کے حامي کو ايسے الفاظ کا استعمال بهي روا نهيں جو کسي سينه پر تير دلدوز کيطرح زخم کرنے والے يا کسي قوم کو اشتعال دلانے والے هوں‘ علي هذا اونکو يه بهي مناسب نهيں که وه سنيونکو هر طرح مجبور کريں ‘ بلکه اونکي اس روش سے خيال هوسکتا هے که نهيں وه اتفاق کے پرده ميں اپنے مذهب کي ترويج تو نهيں چاهتے ؟ کيونکه اونکے طرز اتفاق کا ما حصل يه هے که شيعه تو اپنے حال پر شيعه رهيں مگر سني شيعه هوجاريں ‘ تبرا کهيں ‘ عزا داري کريں‘ حتی که شيعوں کي ايک ايک رسم کي تقليد هو‘ اور معهذا آپس ميں جنگ و جدل بهي کريں‘ جب تو اتفاق ممکن هے ورنه نهيں !

اس موقعه پر مناسب هے که ميں مولوي فدا حسين صاحب کے الفاظ بعينها نقل کردوں - ملاحظه هو - فرماتے هيں :

” ميرا مطلب يه نهيں که شيعه اپنے اصول مذهبي سے دست بردار هوجاريں (يعني شيعه تو اپنے حال پر شيعه هي رهيں‘ اسليے که) ظاهر هے که وه مسئلهٔ خلافت کو جزو دين و مناط ايمان سمجهتے هيں (پس اونکا اپنے مقام سے سرمو تجاوز کرنا ممکن نهيں) مگر اهل سنت مسئلهٔ خلافت کو ايک امر دنيوي سے زياده وقعت نهيں دیتے (مطلب شيخ صاحب کا يه هوا که اهل سنت اپنے اصول مذهبي سے دست بردار هوجارين) ميري راے يه هے که سنيونکو باستثناے خلفاء راشدين شيعون کے ساتهه هر اوس شخص کے برا کهنے ميں همدردي کرنا چاهيے جس سے شيعه ناراض هوں اور اپني ناراضي اپنے طرز عمل سے شيعوں پر ظاهر کرديں (يعني خلفاء راشدين کے سوا اور تمام صحابه کرام رضوان الله تعالی عليهم اجمعين اور ازواج مطهرات اور اولياء کرام اور ائمه دين جس جس سے بهي شيعه ناراض هوں‘ سني سب پر علي الاعلان تبرا کهکر شيعون کو راضي کريں غرض اپنے بزرگان دين و پيشوايان مذهب سب کو سني گالياں ديں مگر شيعون کو ضرور رضامند کريں) لهذا سنيون کو لازم هے که قطعا ان حرکات سے پرهيز کرين - اور شيعون کے ساتهه عزا داري اور همدردي کيا کرين نه صرف يهي بلکه اس ميں حصه بهي ليا کريں “

مجهے تعجب هے که الهلال کے فاضل مدير نے کيوں نه اس مضمون کے هر پهلو پر نظر ڈالي - اور کسليے اسپر پوري بحث نه کي ؟

رها يه ارشاد که سني عزا داري ميں شرکت و همدردي کرين تو خدا سنيون کو ايسي عزا داري سے محفوظ هي رکهے - امام مظلوم عليه السلام کي شهادت کي تاريخ اور غم غلط سامان ديکهئے تو شادي رچي هوئي هے - باجے بج رهے هيں ‘ چراغاں هو رها هے ‘ دهوم مچي هوئي هے ‘ سارے عيش کے سامان جمع هيں ‘ ميلے لگائے جاتے هيں ‘ آکهاڑے جماے جاتے هيں ‘ تعزيونميں صنعتونکا مقابله هے‘ عزا داري تهوڑي هي هے - ايک اچهي خاصي نمائش هے - جشن هے - تماشه هے - فتح يزيد کي تصوير کهينچي جاتي هے -

عالم اسلامی

عراق

مسئلۂ آبپاشي

١

معاصر عربي " النهضه " نے جو بغداد سے نکلتا ہے ' اس سب سے بڑي تجویز کے متعلق بحث چھیڑي ہے جو دولت عثمانیه عراق بلکه تمام سلطنت میں جاري کرنا چاهتی ہے -

تجویز یه ہے که (الحله) کو پھر اسي حالت پر لے آیا جائے جو بابلي اور عربي تمدن کے زمانے میں تھي ' اور اس سے تمام ساحلوں اور ان ساحلوں سے قرب و جوار کي زمینوں کو سیراب کیا جائے تاکه ان شهروں میں اسکي دیرینه سرسبزي و آسودگي پھر واپس آجائے ' وهاں کے باشندے دولتمند هوجائیں ' اور اپني دولتمندي کي مساعدت سے جهل و فلاکت کو دفع کرسکیں -

" دولت عثمانیه آج سے نهیں بلکه اسوقت سے جب که مرحوم ابو الاحرار مدحت پاشا بغداد کا والي تھا ' اس مفید و نافع تجویز کے اجرا کي فکر میں ہے - مگر وہ برابر فکر هي میں رهي یهاں تک که دستور کا اعلان هوا - اسوقت نظریں پھر ان طلائی نعمتوں اور الهي خیرات و برکات کي طرف متوجه هوئیں جو یه عظیم الشان نهر (جس پر حکومت بابل اور دولت عباسیه نے اپنے اپنے تمدنوں کي بنیاد رکھي تھي) بیکار بها لیجاتي ہے - دولت عثمانیه نے نقشوں کي تیاري کا کام سر ولیم کاکس ایک مشهور انگریز انجنیر کے متعلق کیا - ولیم کاکس عراق کي پست و بلند اور آباد و ویران زمینوں میں پھرا - مختلف سطحوں اور آینده قابل زراعت زمین کي پیمایش کي - اور اسکے بعد ایک رپورٹ پیش کي جسمیں تفصیل کے ساتھه ان اعمال هندسه (انجنیرنگ ورکس) کا ذکر کیا تھا جنکي ان برباد شده نهروں کے دو باره اجراء میں ضرورت هوتي -

اس رپورٹ سے معلوم هوا که اس قسم کي زمینیں عراق میں مصر سے بھي بهت زیاده هیں -

ولیم کاکس نے تجویز کیا تھا که ایک بند اسطرح باندھا جائے که نهر فرات کا پاني بلند هوکے نهر الحله میں گرے - اس سے نهر الحله بآساني جاري هوجائیگي -

ان اعمال نظریه اور مباحث و تحقیقات فنیه کے بعد جب وہ عراق سے واپس آیا تو بعد کي فکر دامنگیر هوئي -

ناظم پاشا نے جو اسوقت بغداد کے والي اور نیز قائد تھے ' باب عالي سے اس تجویز کي تکمیل کے واسطے مراسلت کي ' اور سر جیکسن اور دولت عثمانیه میں ایسے شرائط کے ساتھه معاهده کرادیا جو دولت عثمانیه کے خزانه کے لیے سخت مضر تھے - باب عالي نے اس معاهده کو اس عذر کي بنا پر فسخ کرنا چاها که یه معاهده سر جیکسن اور ناظم پاشا میں تھا نه که باب عالي کے ساتھه ' مگر یه کوشش کامیاب نه هوئي ' کیونکه ناظم پاشا کو ایسے اختیارات دیدیے گئے تھے جنکي بنا پر انهیں معاهده پر دستخط کا حق حاصل تھا - اسکے علاوہ یه بھي ظاهر ہے که اس قسم کا معاهده بغیر باب عالي کي موافقت کے پایه تکمیل تک نهیں پهنچ سکتا تھا -

اس معاهده سے خزانه کو جسقدر نقصان پهنچیگا اسکا تخمینه ڈهائي لاکھه پونڈ کیا جاتا ہے یعني ساڑھے ٣٧ لاکھه روپیه - کیونکه خزانه کو اس معاهده کي رو سے سر جیکسن کو ساڑھے چار لاکھه پونڈ دینا پڑیگا - حالانکه واقف کاروں کا بیان ہے که موجوده حالت میں اسکے لیے دو لاکھه پونڈ سے زیاده کي ضرورت نهیں "

اسکے بعد اخبار مذکور لکھتا ہے :

" ماضي پر تاسف و تحسر بیکار ہے - البته اسکا یه فائده ہے که اس سے مستقبل کے لیے عبرت و بصیرت حاصل کیجائے - اس معامله کے متعلق میں نے جو کچھه لکھا ہے وہ اسلیے ہے که مجھے معلوم هوا ہے ' دولت عثمانیه اسي سر جیکسن سے ایک اور معاهده بھي مبانیه تک نهر لیجانے کے لیے کرنے والي ہے - اس نهر کا مقصد یه ہے که جب فرات میں طغیاني هو تو اسمیں پاني آکے جمع هو جائے ' اور جب فرات میں پاني کم هو جائے تو اس جمع شده پاني سے فائده اٹھایا جائے - غالباً یه معاهده بھي اسیطرح هوگا جسطرح که پهلا معاهده هوا تھا - پس ممکن ہے که حکومت سونچے اور تحریر شرائط کي خدمت ایسے اشخاص کے متعلق کرے ' جو قابل اور مخلص هوں ' تاکه دانسته یا نا دانسته خزانه خلافة اسلامیه کو نقصان نه پهنچے "

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن)

مصنفۂ مسٹر بي - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالي

مچھلي بازار کانپور کے واقعه کي نهایت مسبوط و مفصل حالت ' میونسپلٹي کي کارروائي ' مسجد کا انهدام ' واقعه جانگاه ٣ - اگست ' هندوستان میں اس کے متعلق شورش ' عدالت کي کارروائي ' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسراے کا حکم - کل تمام حالات نهایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے هیں

مصنف کو حقیقت نامه نگار بنگالي خود کانپور میں موجود تھے اور جو کچھه انهوں نے لکھا ہے وہ (Man on the Spot) کا [illegible] اسمیں بهت سے واقعات ایسے بھي ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نهیں - کتاب دو حصے میں شایع هوئي ہے - [illegible] حصه مسلمانوں کے کسي قومي کام میں دیدیا جائیگا [illegible] ایسي کتاب ہے جسکو مسلمانوں کي موجوده بیداري کي [illegible] سرگزشت سمجھنا چاهیے - درمیان میں جابجا متعدد [illegible] تصویریں بھي دي هیں - تمام درخواستیں ذیل کے پته پر آني چاهئیں - قیمت ایک روپیه [illegible]

بي - کے - داس - گپتا - بنگالي آفس [illegible]

طب یوناني

دهلي طب یوناني کا گھر ہے اور هندوستاني دوا خانه [illegible] خالص اور بهترین یوناني ادویه کے لیے بهت مشهور هوچکا ہے - جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب اسکے [illegible] کے پیٹرن هیں - صدها مفرد اور مرکب اصلي دوائیں مناسب قیمتوں سے اِس دوا خانه میں فروخت هوتي هیں - فهرست ادویه مفت [illegible]

المشتهر
منیجر هندوستاني دوا خانه دهلي

بذریعہ جناب رضي احمد صاحب - از موضع پیوار
ڈاکخانہ پن پن ضلع پٹنہ — ۰ ۸۳ ۱۲
بذریعہ مہدي حسن صاحب -
معتمد " دي مسلم فرینڈس " هزاري باغ — ۰ ۳۰ ۰
جناب عبد الغفار صاحب - بسین برهما — ۰ ۲ ۰
جناب شیخ امیر صاحب - ٹھیکہ دار
دهوند یونا — ۰ ۱ ۰
ایک همدرد قرم — ۰ ۰ ۱
جناب محمد عبد الغفار خانصاحب - چهبرہ — ۰ ۰ ۵۰
جناب محمد زاهد علي صاحب -
سرائے بهاگلپور — ۰ ۴ ۹
جناب ضیا الحق صاحب - بهونگر نلگنڈہ — ۰ ۹ ۱۷۱
جناب محمد ادریس صاحب - پهردا — ۰ ۰ ۱۰
جناب امتیاز علي صاحب - هیڈ ماسٹر
ملیح آباد لکهنئو — ۰ ۰ ۳
جناب حافظ عبد الواحد صاحب -
کرہ ندا _ اعظم گڈہ — ۰ ۰ ۳۰
خاتون وزیر النسا بیگم صاحبہ - مانگرول کاٹهیاوار — ۰ ۰ ۵
جناب ولي محمد مومن صاحب - مانا بدر -
کاٹهیاوار — ۰ ۰ ۲
جناب منشي محمد شریف صاحب - درگلي — ۰ ۰ ۹
جناب چودهري اشتیاق احمد صاحب بریلي — ۶ ۱۲ ۴۴
جناب ڈاکٹر محمد حسن شاهجهانپور — ۰ ۰ ۴
ایک بزرگ از شاهجهان پور — ۰ ۰ ۲
بذریعہ مولوي عبد الکریم صاحب ندوي - نگرنہسہ — ۰ ۰ ۱۳

مولوي محمد شهاب الدین صاحب - مانک تلہ
الکتہ — ۰ ۰ ۱۰
(اسکي تفصیل پہلے نمبر (۱) میں گذر چکي ہے)
بذریعہ عبد الحي خانصاحب - رائچپور — ۰ ۰ ۱۰۵
مرزا حبیب احمد صاحب - حیدر اباد — ۰ ۰ ۱
محمد قمر الدین صاحب - علیگڈھہ — ۰ ۷ ۱
عبد الصمد صاحب - گوراکهپور — ۰ ۱۲ ۲۳
ع - م بذریعہ ٹکٹ ڈاک — ۶ ۱ ۱
محمد عبد اللہ صاحب - اعظم گڈهہ — ۰ ۰ ۳
حاجي محمد سردار خانصاحب محمد خانصاحب
سرد گر مذتاہ — ۰ ۰ ۳۵
جناب ارمان صاحب بریلوي - از شاہ جهانپور — ۰ ۶ ۲۰
" " " " — ۰ ۱۴ ۷
جناب ابرهیم عبد الماجد صاحب - فیڈ بازار -
مولوک برهما - — ۰ ۲ ۱۶۸
به تفصیل نمبر (۲)
مہر غلام محي الدین صاحب نلگنڈہ — ۰ ۰ ۳
محمد طیب صاحب - نصیر گنج — ۰ ۰ ۸
محمد اطہر صاحب - جهانسي — ۰ ۰ ۳
محمد ولایت احمد صاحب - لاهرپور — ۰ ۰ ۱۰

فہرس زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

جناب محمد انور علي صاحب فاروقي
پربهني دکن — ۰ ۰ ۱۱
مولوي مشتاق حسین خانصاحب پیشکار -
رامپور — ۰ ۰ ۸
ایک بزرگ از رامپور جونام ظاهر کرنا نہیں چاهتے — ۰ ۰ ۸
جناب سید هاشم صاحب خضر پور — ۰ ۰ ۵۰
ایک بزرگ از عیسی گڈہ براہ گونا — ۰ ۰ ۵
جناب عزیز محمد خانصاحب - پربهني دکن — ۰ ۰ ۴
جناب عبد اللہ شاہ صاحب - پٹهالہ — ۰ ۰ ۵۰
جناب سلطان احمد خانصاحب - سیتاپور — ۰ ۰ ۱
بزرگان نرونڈا ضلع بهرائچ بذریعہ جناب شیخ
محمد حسین صاحب — ۰ ۷ ۴۰
بذریعہ حکیم محمد اوصاف حسین صاحب -
مونڈیا جاگیر - بریلي — ۰ ۰ ۲۰
جناب سید احمد علي صاحب - ریلور - — ۰ ۴ ۹
(نارتهہ ارکاٹ)

ایس - مہر بخش صاحب - دهاراوي -
بمبئي — ۰ ۰ ۸
امیر الدین صاحب — ۰ ۴ ۲
لطیف الدین احمد صاحب — ۰ ۴ ۱
محمد یوسف رحان محمد صاحب -
اعظم گڈہ — ۰ ۱۱ ۶
بذریعہ عبدالخالق صاحب - گل امام -
ڈیرہ اسمعیل خان — ۰ ۰ ۳
نصیر الرحمن صاحب - بهرنگ گڈہ - — ۰ ۰ ۵
عزیز محمد خانصاحب پرلهندي — ۰ ۰ ۵
عبید اللہ خانصاحب - ٹونک — ۰ ۰ ۱۹
حافظ احمد حسین صاحب قدرائي سیتاپور — ۰ ۰ ۳
عبد القادر صاحب ڈکٹ کلکٹر - بڑودہ — ۰ ۰ ۱
عبدالرزاق صاحب - نوادہ - گیا — ۰ ۰ ۲
محمد اختر حسن خانصاحب - نلم گڈہ — ۰ ۱۲ ۲
سید محمد علي صاحب محرر - بهوپال - — ۰ ۰ ۲

مندرجۂ ذیل

شیخ کرامت سردار سیٹهہ بگان قیمت کهال قرباني — ۰ ۰ ۱
شیخ دین محمد میاں بگان قیمت کهال قرباني — ۰ ۰ ۲
شیخ بهکاري مستري میاں بگان قیمت کهال قرباني — ۰ ۰ ۴
حاجي شیر علي صاحب میاں بگان زکواۃ — ۰ ۸ ۲
شیخ دولت مستري کانجہ گلي مانک تلہ — ۰ ۸ ۰
محمد ابراهیم درزي — ۰ ۰
نور الدین — ۰ ۰ ۱
عبد القادر صاحب جوهري — ۰ ۰ ۱۰
غلام دستگیر صاحب جوهري — ۰ ۰ ۱۰
بقیے مرزا — ۰ ۰ ۲

هم اس عزا داري كے روا دار نهيں - برا دران شيعهٔ اور اون كے ساتهه بعض جاهل سني بهي ان حركات ميں شريک هوں' تو اونكي ان حركات كو بهي ناپسنديدگي كي نظر سے ديكهتے هيں كه يه يزيد اور يزيديوں كى فتح كي نقل هے جسكي صورت ديكهنا تک همين كبهي گورا نهيں - اگر حضرات شيعه انصاف كريں تو اونهيں بهي اس كا اعتراف كرنا پڑيگا -

البته امامين عليهما السلام كي شهادت كي مجلس خود هم بهي كرتے هيں - اونكي ارواح طيبه كے ليے ايصال ثواب ' سبيليں لگانا ' بهوكهوں كو كهلانا ' صدقه كرنا ' خيرات دينا ' مغموم هوكر آنكهوں سے آنسو بهانا ' هماري سعادتمندي هے - پان چهوڑ دينا اور اوس سے نفيس تر دهنيا يا گوڑه كهانا مفت كرم داشتن اور ايک فضول بات هے - نه كهيں سے منقول نه ماثور نه سنت نه مستحب -

شيخ صاحب نے سنيونكو مشوره ديا هے كه وه شيعوں سے اتفاق كرنيكے ليے آپس ميں جنگ و جدل كريں - ملاحظ هوں شيخ صاحب كے الفاظ :

" اور بڑي مصيبت عظمي يه هے كه هميشه سے هو يا نه هو' مگر اس زمانه ميں تو ضرور ناصبي سنيوں كے پرده ميں هيں (غالباً ناصبي كا لقب اون سنيوں كو عطا هوا هے جو تعزيے نهيں بناتے)

بيچارے سنيوں نے اپني سادگي (يعني حماقت) سے بهت سے لوگوں كو جو در حقيقت ناصبي هيں ' سني سمجها- ان لوگوں كو سني بهي اپنے ميں سے نكال ڈاليں اور مثل شيعوں كے انكي برائي كا اعلان كر ديں (تا كه آپس ميں خوب جوتي پيزار هو اور ان سے بيزاري ظاهر كر ديں) پهر ديكهيے شيعه ان كے ساتهه كيسي محبت كا برتاؤ كرتے هيں "

سبحان الله - كيسا عمده مشوره هے ؟ اون سے جنگ كراو اس اميد موهوم پر كه شيعوں سے اپنا مذهب چهوڑ دينے كے بعد اتفاق هو جائگا !!

اسي اتفاق كي حمايت ميں مسئلهٔ خلافت كى بهي بحث چهيڑدي هے جسميں سنيوں كا پهلو كمزور دكهلا يا هے - يهانتک كه فرمايا هے كه :

" اهل سنت مسئله خلافت كو ضروريات دينيه اور اصول دين سے نهيں مانتے بلكه ايک امامت دنيوبه سے زائد اوسكي وقعت نهيں كرتے "

جس مقصد سے يه كها گيا هے ' اوس كے لحاظ سے سنيوں كے مذهب و معتقدات پر ايک حد تک حمله هے ' خاصكر جبكے اسكے مقابل شيعوں كے جانب سے يهانتک زور ديا گيا هو كه :

" ايک امام معصوم كا منتخب هونا ضروري تها جسے خود پرور دگار عالم انتخاب فرماے - وه ايسا نه كرتا تو لازم آتا كه اوس نے ترک اصلح كيا - ان خيالات كيوجه سے شيعه انتخاب خدا وند كي ضرورت كو بضرورت عقل پسند كرنے پر مجبور هوگئے "

گذارش هے كه آپ كے نزديک پروردگار عالم خاطي اور تارک اصلح هوا اور ضرور هوا - كيونكه اوس نے كسي امام معصوم كا انتخاب نهيں فرمايا - اگر فرمايا هو تو آپ كوئي آيت پيش كيجيے - مجهے اس وقت كسي مسئله ميں خواه مخواه بحث چهيڑنا مقصود نهيں هے - بلكه صرف يهه دكهلانا مد نظر هے كه شيخ صاحب غلط راه چلے :

ايں ره كه تو مي روي به تركستان ست -

يهه موقع اختلافي مسائل كي بحث چهيڑنے يا دل آزاري كرنے والے فقرے لكهنے كا نهيں تها- نه اس صورت سے اتفاق ممكن هے كه سنيوں كو شيعه هونے پر مجبور كيا جاے - اون كے مجبور هونے كي كوئي وجه ؟ هاں اتفاق كي يهه صورت تهي كه آپ شيعوں كيطرف متوجه هوتے اور اون كو اون عقائد سے رجوع كرنے پر آماده كرتے جو سني شيعوں كے اتفاق كي راه ميں سخت حجاب واقع هوگئے هيں - زور ديتے كه شيعه تبرا سے مطلقا پرهيز كريں اور اوس كو حرام سمجهيں - بتلاتے كه بد گوئي و سب و شتم خود انكے اصول و اخلاق كے بهي خلاف هے -

محمد نعيم الدين عفي عنه ناظم انجمن اهلسنت و جماعت - مرادآباد

بقيهٔ فهرست زر اعانهٔ مسجد كانپور

جناب حكيم عبد الغفور صاحب ۴ روپيه - ۵ آنه - جناب عبد الكريم صاحب ۵ روپيه - جناب ڈاكٹر عبد القدوس صاحب ۲ روپيه - جناب منشي عزيز الحكيم صاحب ۱ روپيه - جناب منشي صديق صاحب ۹ آنه - جناب شاه مبين الحق صاحب ۹ آنه -

مولانا - السلام عليكم -

مبلغ ۵۰ - ۵ - ۹ بقيه مصيبت زدگان كانپور فنڈ كے تهے جو مسلمانان بريلي (جنكے اسماي گرامي درج ذيل هيں) سے وصول هوے تهے لهذا تار اور مني آرڈر فيس كے اخراجات كي وضع كرنے كے بعد مبلغ ۴۴ ساڑهے ۱۲ آنه روانه خدمت هيں - اميد كه بمد مصيبت زدگان كانپور درج الهلال معه فهرست كے فرمائيں -

بقيه سابقه ۳ روپيه ۱ آنه - معرفت مولوي محمد خدا يار خان صاحب شهر كهنه ۶ روپيه - ۱۰ آنه - مخفي الاسم ۱ روپيه - معرفت جناب عبد الرشيد بيگ و محمد علي و عبد الشافي صاحبان طفلان خورد سال شهر كهنه - ۱۲ روپيه - عليه مولوي عبد الرحمان صاحب ۸ آنه - جناب [illegible] صاحب ۶ روپيه - جناب بهاء الدين صاحب ۱۲ آنه - جناب حافظ محمد شفيق صاحب ۱۰ روپيه - جناب مولوي چودهري عبد الكريم صاحب ۱ روپيه ۷ آنه - ظهور حسين خانصاحب ۴ روپيه - ۱۰ آنه - جناب نعيم الدين خانصاحب ۵ روپيه - جناب عبد السلام صاحب ۱ روپيه - جناب [illegible] صاحب ۳ آنه - منشي عبد العزيز صاحب ڈاكٹر ۳ روپيه - نهال الدين صاحب ۵ آنه - مفتي محمود الحسن صاحب ۸ آنه -

دينے والوں كے پيسه' چوڑ براتن اور غله تک [illegible] اسكي تفصيلي فهرست تيار نكر سكا- هاں اجمالي فهرست دينا بهت ضرور هے تاكه چنده دينے ميں كسيكو اغماض نهو -

نام موضع	زر اعانت		صدقه فطر		قيمت ظروف		ميزان	
	آنه	روپيه	آنه	روپيه	آنه	روپيه	آنه	روپيه
بيوار	۱۴	۵۰	۱۵	۹	۹	۳	۶	۶۴
نهوره	۶	۱	۰	۰	۰	۰	۶	۱
ادهپا	۰	۰	۰	۱۳	۰	۰	۱۳	[illegible]
بازيد پور	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲
كسيچرزه	۰	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۳
بهراڈوان	۵	۱۳	۰	۰	۰	۰	۵	۱۳
ميزان							۱۴	۸۴

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے۔

[۱۹]

[illegible] ا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

[illegible]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو- سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو- کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو- بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی نکلتی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو- ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو- کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو- تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر
ڈاکٹر [illegible] وہرا ٹنر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اصل عرق کافور

[۱۱]

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

47 گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد ' عورتیں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ ' برائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھہ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بٹل نٹ کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین پر لگانے سے آپ اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرسکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگالیں تو ۳ روپے ' اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھہ سو کی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے۔

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی!

ہرقسم کے کاتے ہوئے اون ' جو ضروری ہوں ' ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا ' آپ نے روانہ کیا ' اور اسی دن روپے بھی مل گئے! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں!

آدرشہ نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ
سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی نمبر ۸۰ نذیرر بازار - ڈھاکہ

الهه الدین	۰	۰	۳
رحیم بخش	۰	۰	۱
جهنگے خاں دربان	۰	۸	۰
صاحب الدین درزی	۰	۸	۰
مولا بخش درابی والے	۰	۰	۲
احسانر دفتری	۰	۰	۱
فتح محمد	۰	۰	۱
موکهین زهر بادی	۰	۸	۰
رزاق	۰	۰	۱
محمد الدین	۰	۰	۱
عبد الله	۰	۰	۱
پیر بهائی و مصاحب علی	۰	۰	۵
محمد صالح	۰	۰	۱
یوسف	۰	۰	۱
گرچهون زهر بادی	۰	۰	۱
غلام حسین	۰	۸	۰
ابراهیم دوکاندار	۰	۰	۱
عمر قاسم	۰	۰	۲
سید عبد الغفور	۰	۰	۱
کرلاجی زهر بادی	۰	۰	۲
ایک گهڑی ساز	۰	۸	۰
اے حاجی	۰	۷	۰
کوانگر ابن	۰	۰	۲
مونکهین	۰	۰	۱
حاجی ماصن چهن	۰	۰	۵
محمد ابراهیم	۰	۰	۱
محمد یحیی	۳	۸	۰
عبد القاهر	۰	۸	۰
عبد الرحمان	۰	۸	۰
عبد الحمید	۰	۰	۱
محمد موسی	۰	۸	۰
محمود علی	۰	۰	۲
حاجی کوکر جی	۰	۰	۳
حاجی نور الدین	۰	۰	۱
حاجی داؤد ما ارکهوالی کنٹراکٹر	۰	۰	۵
عبد الغفور لیبذین	۰	۰	۱
عبد الرحیم و سلیمان وغیره چهه آدمی	۰	۰	۶
محمد جرجیس صاحب جوهری	۰	۰	۲
نبی بخش الهه بخش	۰	۰	۱
امیر جی جوهری	۰	۰	۱
منشی اسحاق صاحب	۰	۰	۱
دلدار خاں صاحب جوهری	۰	۰	۱
جرأت درزی	۰	۰	۱
بهادر خاں	۰	۰	۱
حسین بخشی قصاب	۰	۰	۱
دوسری جگهه کا چنده وصول هوا	۰	۱۲	۶
اله دین خاں	۰	۰	۱
انتظام الدین	۰	۳	۱
کریم الدین	۰	۰	۱
منشی محمد اسحاق	۰	۰	۵
حیدر خاں	۰	۰	۱
مومن الدین	۰	۰	۴
اکبر خاں		۰	۱
دادا بهائی	۰	۰	۱
مراد علی	۰	۰	۱
صاحب علی	۰	۸	۱
محمد یسین	۰	۰	۱
مظهر علی	۰	۸	۰
بادشاه میاں	۰	۰	۲
علی امام	۰	۴	۰
ایک خاتون	۰	۰	۲
قادر بخش مستری	۰	۰	۵
حاجی مهتاب الدین	۰	۰	۱
سلطان بخش مستری	۰	۰	۲
جهنگے خاں حجام	۰	۰	۱
حسینی	۰	۴	۰
بوڑا خاں	۰	۴	۰
خواجه خاں	۰	۰	۱
مرزا نظیر بیگ	۰	۰	۱
برکهو	۰	۰	۱
کللن خاں	۰	۰	۲
محمد بخش درزی	۰	۰	۱
محمد ابراهیم صاحب جوهری	۰	۰	۵
موسا بهالی	۰	۴	۰
منشی علی محمد دوکاندار	۰	۰	۱
سید اخلاق حسین صاحب جوهری	۰	۰	۵
مرزا دلاور علی صاحب جوهری	۰	۰	۱
محمد امین صاحب جوهری	۰	۰	۲
بشیر خاں جوهری	۰	۸	۰
ڈاکٹر عبد العزیز صاحب	۰	۰	۱
عبد الغفور صاحب سوداگر	۰	[illegible]	[illegible]
مولوی غلام مرتضی صاحب	۰	۰	۱
محمد بخش خانساماں	۰	۰	۱
شیخ قربان علی	۰	۰	۱
رہودی	۰	۰	[illegible]
صادق علی	۰	۰	۱
کرامت خاں	۰	۰	۱
رحمت الله	۰	۰	
علیم الله	۰	۰	
عبد اللطیف	۰	۰	۱
عبد المجید	۰	۰	۲
یعقوب علی دربان	۰	۰	۱
فدا حسین	۰	۰	۱
ناصر علی	۰	۰	۱
محمد الله صاحب	۰	۰	۱
عطا محمد	۰	۰	۱

نوٹ — یه فہرست عرصے سے امپورزکی هولي پڑی تهی لیکن عدم گنجایش کی وجه سے نکل نه سکی اس هفتے درج کردی جاتی هے - آینده اشاعت میں مجموعی حساب کے بعد هر مد کا صیغه و ال وغیره درج کر دیا جائیگا -

Printed & Published by A. K. AZAD, at The HILALA Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

تجـــارت گاہ کا تمـنک

یہ یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسے ہیں
جنکي ساخت اور تیاري کے لیے کلکتے هي کي آب و هوا موزوں هے - اسلیے
وہ یہاں سے تیار هو کر تمام هندوستان میں روانہ کي جاتي هیں - همارے کارخانے
میں هر قسم کي وارنش مثلاً روغني بچھیلا ' هرة ' براون ' زرن ' انگلی ' کاف '
بکري اور بهیڑي کے ' گائے کے سر کا چمڑا ' رشیں بیدر وغیرہ وغیرہ تیار هوتے هیں -
اسکے علاوہ گھوڑے کے سازوسامان کا گائے اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا هارنش بھي
تیار هوتا هے - یہي سبب هے کہ هم دوسروں کي نسبت ارزاں نرخ پر مہیا کرسکتے
هیں - جس قسم کے چمڑے کي آپکو ضرورت هو منگا کر دیکھیں ' اگر مال خراب
هو تو خرچ آمد و رفت همارے ذمہ ' اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیري - نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

خیـــالات آزاد

جو اودھـہ پنچ کے مشہور اور مقبول نامـہ نگار عالیجناب نواب
سید محمد خان بہادر - آئي - ایس - او - (جسکا فرضي نام ۳۵ برس
سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رها هے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا
نتیجہ اور اپني عام شہرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم
انشا میں اپنا آپ هي نظیر هے اور دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر
سرمہ کش دیدۂ اولو الابصار هے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل
پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کي جادو بیاني اور معجز کلامي
سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمري آزاد ۱۲ آنہ
علاوہ محصول -

المشتہر
سید فضل الرحمن نمبر ۹۲ ڈالتلا لین کلکتہ -

دنیا میں سب سے زیادہ قیمتي کیا شے هے ؟

بینائي

اگر آپ اپني بینائي کي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور
دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیے - هم اپنے تجربہ کار ڈاکٹروں
کي صلاح سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک واجبي قیمت پر بذریعہ
وي - پي - ارسال خدمت کردینگے - اسپر بھي اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت
کے بدلدیجائیگي -

نوٹ — اگر کوئي صاحب یہ ثابت کر سکیں کہ همارے کارخانہ کي عینک
اصلي پتھر کي نہیں هیں تو دو چند قیمت واپس کیجائیگي -

مسرز ایم - این - احمد اینڈ سنس
منتجن چشم و تاجران عینک وغیرہ
نمبر ۱ / ۱۵ ریپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي کلکتہ -

Messrs M. N. Ahmed & Sons,
Ophthalmic Opticians & Importers of Optical goods,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

ایک مسلمان ڈاکٹر

(پنشن یافتہ سب اسسٹنٹ سرجن) کسي ایسے مقام پر بود
و باش کرنا چاهتا هے جہاں وہ انگریزي دوا خانہ کھولکر علاج معالجہ
سے اپني گذران کر سکے - ابتدا اگر ڈاکٹري یا غیر ڈاکٹري خدمت کا
براے نام معاوضہ ملسکے تو سہارے کو کافي هوگا - بفضلہ تعالی اپنے
کام میں هوشیار ' بیس سال کا تجربہ ' محنتي ' دیانت دار ' هر کام
میں مستعد ' انگریزي کي لیاقت انٹرنس تک ' ڈاکٹري میں
سوا سو روپیہ ماهوار تک تنخواہ پائي هے - علاوہ ڈاکٹري کے ایک
بڑي تجارتي کارخانہ کا عرصہ تک منتظم رہا - اگر کوئي صاحب مطلع
کرینگے کہ آنکے یا کسي دوسرے قصبہ یا موضع میں ایک ڈاکٹر کے
پریکٹس کي گنجایش هے یا ضرورت هے تو باعث مشکوري هوگا -

پتہ
ڈاکٹر صولت - مقام آرون - براہ گونا - ریاست گوالیار - وسط هند

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندي - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ
محصول پانچ روپیہ -
۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۳ - ۱۵ سائز هنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر هے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع
دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکي نہیں جچتي - پرزے پالدار سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال
معہ محصول نو روپیہ -
۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فلیٹ (پتلي) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسي حرکت سے بند
نہ هوگي - گارنٹي ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹي لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ - Rs. 6/- only ...ing poag...e.
۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والي - گارنٹي ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ -

المشتہر — ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

مدير مسئول و خصوصی
مسلمانان احمد ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ٨ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

الہلال

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly .. 4 - 12.

نمبر ٢٦

کلکتہ : چہارشنبہ ٢٥ محرم الحرام ١٣٣٢ ہجری

جلد ٣

Calcutta : Wednesday, December 24, 1913.

فہرست

تصاویر

جنوبی افریقہ

مجلس تفتیش کی ترکیب عمداً جسقدر ناقص رکھی گئی ہے اسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اسمیں ایک ممبر مسٹر ویلی بھی ہیں جو ان افواج کے لفٹنٹ کرنل ہیں جنکے طرز عمل کی تحقیقات یہ مجلس کریگی' نیز حال میں تین پونڈ ٹیکس کی علانیہ تائید بھی کرچکے ہیں - ظاہر ہے کہ ایسی مجلس پرجسمیں ایک طرف تو ایک فریق کی جانب کا نام صفر ہو' دوسری طرف ایک فریق کا افسر بالا عضو مجلس ہو' عدم طمانیت نہ صرف متوقع بلکہ ناگزیر امر تھا - گذشتہ ہفتہ اس مجلس کے خلاف کیپ ٹون' جو ہانسبرگ' کمبرلی' پوچف اسٹروم' وغیرہ وغیرہ تمام ہندوستانیوں کے مرکزوں میں احتجاجی جلسے ہوے - ڈربن کے جلسے میں صدر نے مسٹر ویلی کی خبر عضویت مجلس پر سخت اعتراض کیا - لیڈیوں اور کانون میں ہندوستانیوں کے مصائب و مشکلات کی تحقیق اور مجلس تفتیش میں انکی کافی نیابت کے متعلق رزولیوشن پاس ہوے -

مگر جیسا کہ مسٹر گوکھلے کے نام نٹال انڈین ایسوسی ایشن کے تار سے معلوم ہوتا ہے' کہ حکومت جنوبی افریقہ ان تمام احتجاجات و مطالبات کے جواب میں مہر بلب ہے - جسکے معنی یہ ہیں وہ اس صوضاء و غوغا اور شور و فغاں کو ایک مرغ بے بال و پر کی فغاں سنجی سمجھتی ہے اور اسلیے انکو کوئی وزن دینا نہیں چاہتی !

اگرچہ بظاہر رویٹر ایجنسی محض قاصد و خبر رساں ہے' لیکن واقعہ یہ ہے کہ ترویج کذب و خدع کا بھی کبھی کبھی آلہ بن جاتی ہے - اگر آپ وہ تار بھولگئے ہیں جو اس نے جنگ طرابلس و بلقان کے اثناء میں بھیجے تھے' تو یقیناً ابھی وہ تار نہ بھولے ہونگے جو اس نے جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی بغاوت و سرکشی' حملہ و قانون شکنی' حکومت کے ناگزیر تدابیر حفظ امن و نظام' اور مراسلہ نگار کی ٹیلیگراف کی شہادت برأت حکومت کے متعلق دیے تھے -

١٧ - دسمبر کو اس نے ایک نیا شگوفہ کھلایا - جنوبی افریقہ میں دوبارہ اسٹرائک احتمال اور بشرط وقوع اسکی وسعت و حسن تنظیم کا ذکر کرتے ہوے اپنی لسان نوازی میں مسٹر گوکھلے کے تار اور اسکی غلط تفسیر کا اسطرح ذکر کیا' جس سے پڑھنے والے پر یہ اثر پڑتا تھا کہ اگر انکی اسٹرائک ہوئی تو اسکا باعث مسٹر گوکھلے کا تار ہوگا -

مسٹر گوکھلے نے اسکی تردید شائع کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ ان تاروں کے علاوہ جو بغرض استفسار حال بھیجے گئے ہیں' ١٩ کی صبح سے میں نے کوئی تار اس موضوع پر نہیں بھیجا - ١٩ کو جو تار بھیجا ہے وہ نٹال انڈین ایسوسی ایشن کے تار کا جواب ہے - یہ تار بھی مسٹر گوکھلے نے شائع کردیا ہے - اسمیں انہوں نے آئندہ پالیسی کے متعلق اظہار تردد' سخت حزم و تحوط کی تاکید' اور سر فیروز شاہ مہتا سے ملنے کے بعد تار دینے کا وعدہ کیا ہے -

١٨ - دسمبر کو مجلس تفتیش نے نشست شروع کی - جج سالومن نے کہا کہ " تحقیقات کو حتی الامکان مکمل بنانے کے لیے مجلس نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ وہ مسرس گاندھی' پولک' کیلن بیچ' اور ان تمام اسٹرائکروں کو چھوڑ دیے' جو اسوقت جیل میں ہیں - اگر یونین گورنمنٹ' نٹال انڈین ایسوسی ایشن' اور وہ تمام لوگ' جنکو اس معاملہ سے دلچسپی ہے' کونسل کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کریں' تو اس سے کام بہت آسان ہوجائیگا - اگر حکومت ہند اپنا وکیل بھیجنا چاہتی ہے تو اس کو حق حاصل ہے " -

مجلس کا آیندہ اجلاس ١٢ - جنوری کو ڈربن میں ہوگا -

غالباً یہ مجلس کی سفارش ہی تھی جسکی بناء پر مسرس گاندھی' پولک' کیلن بیچ وغیرہ کو زبانی وعدہ پر چھوڑ دیا گیا ہے - اسٹیشن پر ان اسیران راہ شرف و انسانیت کے استقبال میں وہ تمام جوش و خروش دکھایا گیا' [illegible] ہندوستان کے مسلمانوں میں ہر مدعی لیڈری کے استقبال میں دیکھتے ہیں - اس موقعہ پر جو امر قابل خصوصیت و قابل ذکر ہے وہ مسٹر گاندھی کا ثبات و استقلال ہے -

یہ مجسمہ شرف و فضل جب اپنے وطن عزیز کی مظلومیت کے ماتم اور اپنے اخوان وطن کے ساتھ مساوات و ہمسری کے اظہار کے لیے مزدوروں کا لباس پہنے ہوے ڈربن کے جلسے میں آیا' تو مجمع جسکی تعداد پانچ ہزار تھی' یکسر جوش و خروش ہوگیا - مسٹر گاندھی' پولک' اور کیلن بیچ نے نہایت آتشیں تقریریں کی - ایک رزولیوشن مجلس تفتیش میں ہندوستانیوں کی عدم شرکت کے خلاف پاس ہوا - دوسرے رزولیوشن میں حکومت پر زور ڈالا گیا کہ وہ کمیشن میں ایسے یوروپین اشخاص مقرر کرے' جنہیں ہندوستانی بھی مانتے ہوں - آخر میں یہ طے ہوا' کہ اگر یہ مطالبات پورے کیے جائیں' تو مقاومت مجہول تا فیصلہ مجلس تفتیش ملتوی رکھی جائے' ورنہ از سر نو زور و شور کے ساتھ شروع کی جائے -

مسٹر گاندھی نے یہی خیالات رویٹر کے وکیل سے بھی ظاہر کیے ہیں -

اگر آپ ذوق آشناے درد ہیں اور اس لذت کو ضائع کرنا نہیں چاہتے تو ضرور ہے کہ ناخن زخم کی خبر گیری کرتے رہیں' ورنہ اگر زخم خشک ہوگیا تو نہ پھر وہ لذت درد ہوگی ؟ نہ وہ شورش جنون -

مسٹر گاندھی نہ جامع شرائط و صفات قیادت ہیں' اس نکتہ سے غافل نہیں - انہوں نے طے کرلیا ہے کہ اپنے وطن عزیز و محبوب کے ماتم میں مزدوروں کے لباس میں رہنے کے علاوہ ٢٤ گھنٹہ میں صرف ایک بار کھانا کھائینگے ثبتت اللہ اقدامہ و عظم اجورہ و رزقنا من امثالہ -

تیسری ششماہی کا اختتام

الہلال کی تیسری جلد کا یہ آخری نمبر ہے - سال تمام کی تعطیل میں آیندہ نمبر نہیں نکلے گا - جن مشترکین کرام کا نیا سال اشتراک آیندہ جنوری سے شروع ہوگا' براہ کرم وہ دفتر کو مطلع فرمائیں کہ آیندہ انکی خدمت میں وی - پی روانہ کیا جاے یا نہیں ؟ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے ہر ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو پتہ کي تبدیلي کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کي شکایت نہ فرماویں -
(۶) مني آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

52

ضرورت ہے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت ہے جو انگریزي اور حساب میں خاص مہارت رکھتا ہو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان ہو - خوش اخلاق اور مذہبي تعلیم سے بھی واقفیت رکھتا ہو - تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار معہ جائے آسایش و خوراک - انکی زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رکھے جائنگے - نگہداشت پر آیندہ کی ترقی کا وعدہ -
تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل کنٹرکٹر - برج لاج - سول لائن - ناگپور - کے پتہ سے ہوني چاهئیے -

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقہ اور هر درجہ کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت ہے - یعني یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معني پچیس ہزار بھي نہیں هیں - لیکن ساتھہ هي اس امر کي واقعیت سے بھي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپي هوئي چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتي ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف هندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے ' اور یہ قطعي ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي ہے اور پھر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے هي شہر کے اندر خود اپني آنکھوں سے دیکھہ لیں -

اس کی وقعت ' ان اشتہارات کو بھی وقیع بنا دیتي ہے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چھپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي ہے -
منیجر الہلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -
۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

36

خضاب سیہ تاب

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کی بیجا پسند نہیں کرتے لیکن جو سچي بات ہے اسکے کہنے میں توقف بھي نہیں' خواہ کوئي سچا کہے یا جھوٹا حق تو یہ ہے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیہ تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کی بو ناگوار هوتی ہے خضاب سیہ تاب میں دلپسند خوشبو ہے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبہ لگانا پڑتا ہے خضاب سیہ تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبہ لگایا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا ہے اور فیسام کم کرتا ہے - خضاب سیہ تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور دو چند قیام کرتا ہے بلکہ پھیکا پڑتا هي نہیں - کھونٹیاں بھي زیادہ دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیہ تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یہ کہ همارا ایک یہ دعوی ہے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا کہ اس وقت تک ایسا خضاب نہ ایجاد هوا اور نہ هوگا خضاب بطور تیل کے مس یا اسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے نہ بالوں دھونے کي ضرورت نہ کسی کي حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوتے ہی رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار - زیادہ کے خریداروں سے رعایت خاص هوگی

ملنے کا پتہ کارخانہ خضاب سیہ تاب نئرو دلسنگہ امرت سر

جسکي رفاقت اس جنگ عظیم میں انکے لیے معین و مددگار هو ' جو صداقت اور بند رسم و رواج و تقلید ابا ؤ اجداد میں انکے سامنے برپا تھي - پس خواجه کمال الدین کے مشن کو خدا نے عین موقعه پر بھیجدیا تا که وہ اس خدمت کو انجام دے ۔

حضرات ! همارا مقدم فرض هے که اس موقعه پر هم سب خواجه صاحب کي اعانت کیلیے اٹھہ کھڑے هوں ' اور أنهیں اس مقدس راہ میں تنها نه چھوڑ دیں ' جو في الحقیقت هم سب کي راہ هے "

اسکے بعد پهلا رزولیوشن پیش کیا گیا :

" مسلمانان کلکته کا یه جلسه خواجه کمال الدین بي - اے - کا دلي شکریه ادا کرتا هے که وہ اسلام کو اقوام یورپ کے سامنے اسکي اصلي روشني میں پیش کر رهے هیں ' اور جو غلط فهمیاں اور توهمات یورپ میں صدیوں سے قائم هیں ' اسکے استیصال کیلیے کوشش کر رهے هیں - نیز یه جلسه أنهیں مبارک باد دیتا هے که انکي ابتدائي کوششوں کے نتائج نهایت امید افزا هیں "

ایڈیٹر الهلال نے اس رزولیوشن کو پیش کرتے هوے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام کے موضوع پر کامل ایک گھنٹے تک تقریر کي ' اور بالتفصیل آن تمام موانع کار کو بیان کیا ' جنکي وجه سے یه مسئلۂ باوجود ایک تسلیم کرده اور ضروري العمل مسئله هونے کے ' اب تک هندوستان میں عملي نمونے پیش نه کرسکا -

تقریر کے آغاز میں انهوں نے کها که :

" کاموں کیلیے وقت محدود ' لیکن ضرورتیں نهایت وسیع هوتي هیں - میں اگر مسئلۂ دعوت اسلام کي ضرورت و اهمیت کے متعلق کچھه عرض کرنا چاهوں تو یه خود ایک موضوع مستقل هے - اگر میں کهوں که اسلام کا اصل اساس اعلان حق اور امر بالمعروف هے تو اسکي تشریح و توضیح کیلیے کئي مبسوط تقریروں کا مجموعي وقت مطلوب هے - اگر آپکو یاد دلانا چاهوں که دنیا کي هر قوم اسلیے آئي تا که اپني هستي قائم کرے ' لیکن مسلمانوں کا ظهور صرف اسلیے هوا تا که دنیا کے تمام انسانوں کو حق و صداقت کے لیے ایک قوم بنا دیا جاے ' تو اس افسانے کیلیے بھي شب هاے طویل و روز هاے دراز چاهئیں :

فرصت دیدن گل آہ که بسیار کم ست
آرزوے دل مرغان چمن بسیار است

پس میں وقت کي ضرورت پر نظر رکھکر صرف ایک هي پهلو پر چند کلمات عرض کرنا چاهتا هوں ' یعني " مسئلۂ تبلیغ اسلام کے وسائل عمل و موانع کار "

آج تقریباً ایک قرن سے هندوستان کے اندر بار بار اسکا غلغله بلند هوچکا هے - بکثرت انجمنیں اس غرض سے قائم هوئیں ' اور متعدد اشخاص نے نهایت عظیم الشان اعلانات کے ساتهه انظار و قلوب کو اپني طرف متوجه کیا - با ایں همه اس مسئله کے ابتدائي عقدے بهي اب تک لاینحل هیں ' اور اجتماعي و مشترکه اعمال ملت کے اس عصر پر شور میں ایک انجمن ' ایک مدرسه ' ایک کانفرنس ' اور ایک مختصر سي جماعت بهي ایسي نهیں هے ' جسکي نسبت بغیر کسي شرمندگي کے دعوا کیا جاسکے که اُس نے اس مسئله کي حقیقت عملیه کو پالیا هے -

دنیا میں عمده افکار اور نیک ارادوں کي کبهي بهي کمي نهیں رهي - اصلي سوال عمل اور کار فرمائي کا هے - مسئلۂ اشاعت اسلام کي ضرورت مسلم و معروف هے - هر مسلمان کو اسکا اعتراف هے ' اور هر شخص چاهتا هے که اسکے بهترین نتائج اُسکے سامنے موجود هوں - لیکن دیکهنا یه هے که با ایں همه اعتراف و اذعان ' وہ کیا موانع کار هیں ' جنکي وجه سے اب تک سررشتۂ عمل تک همارے هاتهه نه پهنچ سکے "

اسکے بعد نهایت تفصیل کے ساتهه اُن تمام موانع کار کو ایک ایک کرکے بیان کیا ' اور چونکه مسئلۂ اشاعت اسلام پر ایک مبسوط مقالۂ افتتاحیه عنقریب الهلال میں لکهنا هے ' اسلیے اسکا اعاده یهاں ضروري نهیں -

آخر میں مقرر نے کها :

" یهي اسباب و موانع تهے ' جنکي وجه سے آج تک میں نے اس مسئلۂ کے متعلق کسي اعلان میں حصه نه لیا ' اور همیشه اسي پر نظر رکهي که جو لوگ گرمي کے متلاشي هیں ' انهیں پہلے ایندهن کي تلاش میں نکلنا چاهیے -

لوگوں نے مجهپر اعتراضات کیے ' اور کبهي عجلت ' اور کبهي اعراض کے الزام کا مورد قرار دیا - بعض نے کها که میں سیاست کو مذهب پر ترجیح دیتا هوں ' اور بعض نے الزام کو اس حسن ظن کیساتهه کي آمیزش سے ممزوج کیا ' که میں هر کام کیلیے موزوں هوں ' آسے نهیں کرتا ' مگر جس کام کیلیے مضر هوں ' اسکے انهماک سے باز نهیں آتا -

لیکن اے حضرات ! ما لهم بذالک من علم ان یتبعون الا الظن ' و ان الظن لا یغني من الحق شیئا - وہ جس سیاست کو مذهب پر ترجیح دینے کا سؤظن رکهتے هیں ' میں اُسے عین مذهب سمجهتا هوں ' پهر میں نهیں جانتا که میں جو کچهه کر رها هوں یه مذهب هے یا سیاست ' اور وہ که مجهے پالیٹکس میں دیکهکر متاسف هیں ' اور چاهتے هیں که اس معرکه زار میں میرے حملوں سے امان پائیں ' اور اس لیے میري دیني قابلیتوں کے اعتراف میں نهایت فیاض هیں - افسوس که انکے لیے بهي میرے پاس کوئي تشفي نهیں ' کیونکه میں جو کچهه کر رها هوں ' اسکے لیے میرے پاس بصیرت موجود هے ' اور معترضین کو صرف یهي چاهیے که صبر کریں ' تا خدا کا هاتهه أنهیں وہ دکهلا دے ' جو آج میں أنهیں سمجها نهیں سکتا : و لو انهم صبروا حتی تخرج الیهم ' لکان خیراً لهم -

یه میرے اختیار میں تها که میں اشاعت اسلام کي اُن صداؤں میں حصه لیتا ' جو نهایت غلغله انداز اور موثر هیں لیکن اُن سے زیاده انکے اندر اور کچهه نهیں هے - بهت آساني سے ممکن تها که میں فوراً ایک انجمن کے قائم کر دینیکا اعلان کر دیتا ' اور ایک مشن امریکه کو ' ایک انگلینڈ کو ' اور ایک جاپان کو روانه کرکے خواب سے هر شخص مسرور هو جاتا لیکن میں نے اُن دنوں میں سے ایک بات بهي نهیں کي بلکه - کبهي اشاعت اسلام کا تذکره تک نهیں کیا - یه صرف اسي لیے تها که اس مسئله کي حقیقت مجهپر منکشف تهي ' یه تمام موانع نظروں کے سامنے تهے ' اور میں جانتا تها که اس کام کیلیے علم اور ایثار ' یا دماغ اور دل ' دونوں کي ضرورت هے ' اور بدبختي یه هے که ان دونوں میں سے ایک شے بهي همارے پاس نهیں

لیکن برادران ملت ! با وجود ان تمام حالات کے میں اب بالکل تیار هوں که اشاعت اسلام کي صدا بلند کروں ' کیونکه اس تاریکي میں مجهے ایک روشني نظر آئي هے ' اور تاریکي جب شدید هو ' تو ادنی سي روشني کا چهره بهي زیاده دلکش و محبوب هوتا هے - میں اهلیت اور صلاحیت کو بهي اپنے سامنے دیکهتا هوں ' اور ایثار و خلوص بهي که شرط اولین راہ تهي ' میرے سامنے موجود هے - یعني میں خواجه کمال الدین بي - اے - مقیم انگلستان کي نسبت کچهه کهنا چاهتا هوں "

اسکے بعد مقرر نے خواجه صاحب کے ضروري حالات که تفصیل بیان کیے ' اور کها که سب سے بڑي توقع جو اس جهد حق کے

اجتماع عظيم

دعوة و تبليغ اسلام

اجتماع - ۲۱ - دسمبر - ٹون هال - کلکته

خواجه کمال الدين

كنتم خير امة أخرجت للناس، تامرون بالمعروف و تنهون عن المنكر وتومنون بالله، ولو امن اهل الكتاب لكان خيراً لهم، و منهم المومنون و اكثرهم الفاسقون - (۳ : ۱۰۶)

تم دنیا کی تمام اُمتوں سے بہترین امت ہو کہ نیک کاموں کا حکم دیتے ہو، برائیوں سے روکتے ہو، اور الله پر ایمان رکھتے ہو، اور اگر اسی طرح یہود اور نصاری بھی سب کے سب ایمان لے آتے تو یہ اُنکے حق میں بہتر تھا، مگر اُن میں سے بعض ایمان لے آئے اور افسوس که اکثر مبتلاے ضلالت هیں !

گذشته اشاعت میں دعوة و تبلیغ اسلام کے متعلق جس جلسے کے انعقاد کی خبر دی گئی تھی، وہ ۲۱ - دسمبر کو بعد ظہر ٹون هال میں منعقد هوا -

اعلان میں دو بجے کا وقت مقرر کیا گیا تھا، مگر قبل اسکے کہ دو بجیں، تمام هال حاضرین سے رک چکا تھا، اور ایک کرسی بھی خالی نہ تھی جو تازہ واردین کی منتظر هو -

تلاوت مقدسهٔ قرآن کریم سے جلسه کا افتتاح هوا، اور مسٹر سید محمد شریف بیرسٹر ات لا کی تحریک اور مسٹر محمد محسن سپرنٹنڈنٹ فشریز کی تائید سے جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب ریٹائر ڈپٹی کلکٹر کلکته صدارت کیلیے منتخب هوے -

جناب مولوی صاحب کی افتتاحی تقریر مختصر، مگر جامع تھی - انہوں نے سب سے پہلے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام کی اهمیت کی طرف حاضرین کو توجه دلائی، پھر اسلام کی اُس تبلیغی قوة الہیه کی طرف اشاره کیا جو خود بخود بغیر کسی خارجی سعی و کوشش کے اسکی صداقت کو مختلف شکلوں اور هیئتوں میں پھیلاتی، اور دنیا کے دور دراز حصوں سے اپنی حقانیت کا اعتراف کراتی ہے - انہوں نے کہا کہ اسلام انسانیت کی جسمانی و معنوی اصلاح و فلاح کا ایک ایسا ساده و فطری دستور العمل ہے جسکے اعتقاد و اعتراف کیلیے کبھی بھی تلوار اور جبر کی ضرورت نہیں هوئی بلکه طبیعت بشری نے همیشه خود بخود اسکا استقبال کیا ہے، اور انسان خواه تمدن و علوم میں کتنا هی ترقی کر جاے، لیکن اسکی احتیاجات حیات جسمانی و روحانی اسے مجبور کرتی هیں که مذهبی صداقت کو تلاش کرے اور وه ایک هی ہے : و ان الدين عند الله الاسلام !

اسکے بعد انہوں نے اُس غفلت و سرشاری کی طرف توجه دلائی جو صدیوں سے عالم اسلامی پر طاری ہے اور جسکا حسرت انگیز نتیجه یه ہے که جو قوم اصلاح عالم کیلیے دنیا میں آئی تھی، وہ خود اصلاح کی محتاج هوگئی ہے، اور جو هاتھ بلند کیے گئے تھے تا که تمام دنیا کیلیے اشارهٔ هدایت کا کام دیں، وه بد بختانه خود دوسروں کے دست هدایت کا انتظار کر رہے هیں !

انہوں نے کہا که " غفلت انتہائی اور تاریکی شدید ہے، فرض بھلا دیا گیا اور مقصد گم ہے، ایسی حالت میں انگلستان کے طبقهٔ امرا میں سے ایک صاحب فکر و فضل شخص کا، یعنے لارڈ هیڈلی بالقابه کا مشرف به اسلام هونا، یقیناً ایک ایسی خبر ہے جو نه صرف اسلام کی تاثیر صداقت و حقانیت هی کی ایک تازه ترین مثال ہے بلکه صداقت کے اس قدیمی اور دائمی معجزے کو بھی واضح کرتی ہے که جس درجه حق کی معیت کیلیے انسان محتاج ہے، اتنا هی حق اپنے کاروبار صداقت میں اُسکی اعانت سے بے پروا ہے، اور وہ اپنے اندر ایک ایسی قوت رکھتا ہے جو خود هی نشو و نما پاتی ہے -

" میں اُس پامال اور فرسوده اعتراض کی طرف متوجه نہونگا، جس کا بار بار جواب دیا جا چکا ہے، اور جواب هر صاحب فکر و علم کی نظر میں اپنا اثر کھو چکا ہے - یعنی اسلام کی اشاعت بزور شمشیر، لیکن کم از کم اُن معترضین کو سر دست یه یاد دلا دینا بہتر هوگا که لارڈ هیڈلے کو مجبور کرنے کیلیے کوئی خونریز تلوار نہیں چمکی تھی !

لارڈ موصوف انگلستان کے امراء میں ایک صاحب علم شخص هیں، جو متصل تیس چالیس سال سے اسلام کا مطالعه کر رہے تھے انہوں نے اعلان اسلام کے بعد جو تصریحات اپنے بارے میں کی هیں اس سے انکے اس مقدس اجتهاد فکر کا اندازه کیا جا سکتا ہے

پس هماری موجوده مسرت صرف اس بنا پر نہیں ہے که حلقه بگوشان اسلام میں ایک یوروپین امیر کا اضافه هوگیا، بلکه اسلیے که ایک متلاشی روح بغیر کسی خارجی تحریک کے محض اپنے طلب صادق اور جستجوے حقیقت سے منزل هدایت تک پہنچی، اور اُن تمام بیڑیوں کے توڑنے میں کامیاب هوئی جو سوسائٹی اور رسم و رواج کے تعبد کی انسان نے اپنے پاؤں میں پہن لی ہے -

حضرات ! همارا فرض ہے که هم اپنے مهمان کا خیر مقدم بجا لائیں اور ساتھ هی جہاد حق اور ایثار و فدویت کی اُس مثال عظیم کی رفعت کے اعتراف میں بخل نه کریں جو جناب خواجه کمال الدین بی - اے - مقیم لندن نے اس بارے میں همارے سامنے پیش کی ہے - جیسا که آپ تمام لوگوں پر واضح ہے، خواجه صاحب بغیر کسی جماعتی اور قومی اعانت کے محض اپنے دلی جوش و شوق سے انگلستان گئے، اور اشاعت اسلام کا کام شروع کر دیا، جو اپنے اندر سچائی رکھتا هو، کبھی بھی ضائع نہیں جاتا - چند ماه کے قیام کے بعد هی انہوں نے ثابت کر دیا ہے که اُنکا مشن کس درجه بہترین توقعات کا مستحق ہے - کچھ شبه نہیں که لارڈ هیڈلی جو عرصے سے اپنے اندر اسلام کی صداقت کا اعتراف رکھتے تھے، ایک ایسے رفیق کے منتظر تھے جو انکے بعض شکوک کا ازاله کر دے، اور

۲۰ محرالحرام

مستقبل بلاد عثمانیہ

حسنات و سئیات !

مسئلۂ عراق

عراق ایک سرسبز اور شاداب ملک ہے - اسکا چپہ چپہ بلکہ ذرہ ذرہ اپنے اندر قوت نمو کا ایک مخفی خزانہ رکھتا ہے - بہار کے زمانے میں اسکی شادابی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ایک انچ زمین بھی سبزے سے خالی نہیں ہوتی - اسکی پیداوار صدھا قسم کے اجناس پر مشتمل ہے' اور استعداد کی یہ حالت ہے کہ بہت سی گراں بہا و کم قیمت اجناس تھوڑی سی کوشش سے پیدا ہوسکتی ہیں - مختصراً یہ کہ عراق کی سرزمین میں دولت و ثروت کا ایک گنج بیکراں مدفون ہے -

اور اگر آج آبپاشی کا عمدہ انتظام ہوجائے تو یہی سرزمین بلا مبالغہ و اغراق سیم و زر اگلنے لگے -

یہ بھی شومی قسمت یا جہل و غفلت کا ایک کرشمہ ہے کہ اس خزینہ مدفون کے باوجود دولت عثمانیہ ہمیشہ تہیدست اور فارغ الجیب رہتی ہے' اور ایک ایسے سوال کے لیے فرنگی بنکوں کے آگے ہاتھہ پھیلاتی ہے' جو اگر پورا بھی ہوگا تو اسطرح کہ غلامی کا کوئی نہ کوئی حلقہ تازہ زیب گوش ہوگا -

ترکوں کی خوش قسمتی سے انکی ایشیائی مقبوضات کا بیشتر حصہ سیر حاصل و کثیر الخیرات ہے' اسکی موجودہ پیدا وار دنیا کے بازاروں میں بکسکتی ہیں' اور انمیں بہت ایسی چیزوں کا اضافہ ہوسکتا ہے جنکی آج ہر جگہ مانگ ہے -

مگر باشندے جاہل اور تہیدست' حکمراں بے توجہ ہیں' غیر ملکی سرمایہدار وسائل سفر و نقل کی عدم موجودگی کیوجہ سے وہاں اپنا روپیہ نہیں لگاسکتے - نتیجہ یہ ہے کہ تمام دفینے سربستہ پڑے ہیں - اگر آج ان ممالک کی مدفون پیداوار منڈی میں آنے لگے تو یقیناً انکی اقتصادی حالت میں ایک انقلاب عظیم ہوجائے -

اس کا علاج جدید ریل اور اسکے وسیع خطوط ہیں -

آبپاشی عراق اور بغداد ریلوے ان تمام اعمال ہندسیہ (انجینیرنگ) میں سب سے زیادہ کامیاب اور نفع خیز ثابت ہونگے' جو کبھی ایشیائی ترکی میں انجام دیے جائیں -

مگر دونوں کاموں کے لیے واقف کار اشخاص اور سرمایہ کی ضرورت ہے' اور افسوس ہے کہ آج دولت عثمانیہ دونوں سے خالی ہے - پھر اگر اول الذکر نقص کی تلافی اس طرح کیجائے کہ اجنبی انجینیروں کی خدمات حاصل کرلی جائیں تو سرمایہ کا سوال باقی رہجاتا ہے - روپیہ کا قرض ملنا آسان نہیں اور خصوصاً ایسی حالت میں کہ دولت عثمانیہ جنگ کے زخموں سے چور ہو رہی ہو اور اسکی مقبوضات کا ایک معقول حصہ نکل چکا ہو -

غالباً بغداد ریلوے تو نہ رکیگی کیونکہ اسکی تیاری ترکوں پر موقوف نہیں - وہ اب جرمن ہاتھوں میں ہے اور انکے لیے روپیہ کی فراہمی کچھہ بھی مشکل نہیں' لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ترکوں کے حق میں یہ بغداد ریلوے واقعی بغداد ریلوے رہیگی ؟

البتہ عجب نہیں کہ عراق کا بخت ابھی عرصہ تک سوتا رہے کیونکہ آبپاشی کے لیے روپیہ لگانے والا کوئی بھی نظر نہیں آتا - ممکن ہے کہ کوئی انگریزی سرمایہ دار اسکے لیے بڑھے تو یقیناً حکومت برطانیہ اسکو مدد دیگی' کیونکہ عراق عرصہ سے اسکی نظروں میں ہے اور برابر اپنے دسائس و مکائد میں مشغول ہے' مگر اسکے لیے دولت عثمانیہ کے ساتھہ جرمنی کا راضی ہونا بھی ضروری ہے اور یہ ابھی یقینی نہیں -

(شام و حجاز)

شام کی سرسبزی کے متعلق کچھہ کہنا فضول ہے - یہ تو وہ سرزمین ہے جسکو خداے قدیر و کریم نے ان امکنۂ الہیہ مخصوصہ میں شمار کیا ہے' جو اس نے بنی اسرائیل کو عطا کیں تھیں : بارکنا حولہ -

حجاز بیشک ایک ریگزار اور بے برگ و گیاہ ہے' وہاں خام پیداوار کے یہ خیرات و حواصل نہیں - لیکن کیا ہر ملک کی دولتمندی اسکی خام پیدا وار ہی پر موقوف ہے ؟ دولت و ثروت کا سرچشمہ خام پیدوار نہیں ہوتیں بلکہ مصنوعات ہیں' اور یورپ کے موجودہ تمول و اثراء کا یہی راز ہے - پس اگر حجاز کی سرزمین کے اندر روپیہ نہیں نکلسکتا' تو کون امر مانع ہے کہ اسکی سطح پر روپیہ تیار بھی نہ کیا جاے ؟

اشخاص کی کثرت اور مشاغل کی قلت قدرتاً مزدوروں کی ارزانی کا باعث ہوگی' اور اجرت کی کمی صنعت کی کامیابی کے لیے اولین فال نیک ہے - لیکن اگر یہ بھی فرض کرلیا جاے تو دولت عثمانیہ کی ضرورتوں کا انحصار روپیہ ہی میں نہیں ہے - وہ ایسے ہوسناک و آزمند اعداء میں گھری ہوئی ہے جو بھوکے بھیڑیوں کی طرح شکار پر ٹوٹ پڑنے کے لیے اولین فرصت کے منتظر ہیں - ظاہر ہے کہ انکے حملوں کو روپیہ نہیں توڑ سکتا بلکہ تلوار کے وار روکسکتے ہیں' پھر کون ہوگا جو سر بکف بڑھیگا ؟

حجاز اگر چاندی اور سونے کے ٹکڑوں سے خلافت اسلامیہ کی مدد نہیں کرسکتا تو کچھہ غم نہیں کہ وہ اپنے فرزندوں کے قوی و شدید بازؤں اور بے خوف و ہراس دلوں سے تو مدد کرسکتا ہے اور یہ خدمت جلالت و شرف میں تمام خدمات سے کہیں زیادہ ہے -

لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر و المجاهدین فی سبیل الله باموالهم و انفسهم' فضل الله المجاهدین باموالهم و انفسهم علی القاعدین درجه (۹۷ : ۴)

شام و عراق اگر دو ایسے چشمے ہیں جہاں سے دولت عثمانیہ کے لیے سیم و زر کے فوارے نکلینگے' تو حجاز ایک آتشکدہ ہے جسکے شعلے تمام یورپ کو خاکستر کرنے کے لیے کافی ہیں' اور اگر دولت عثمانیہ نے انکو اپنے قبضہ اقتدار میں کرلیا تو اسکے ہاتھہ میں ہروقت اعداء خلافت کے لیے ایک خانماں سوز میگزین رہیگا -

واقعه نے پیدا کر دي هے ' وه یه هے که بغیر کسي اعلان و اظہار کے ' بغیر کسي ادعاۓ مواعید کے ' اور بغیر کسي قومي اعانت کي طلب کے ' وه خود بخود انگلستان چلے گئے - اپنا روپیه صرف کیا اور مقیم هوگئے ' اور حقیقت یه هے که یه راه بغیر ذاتي قرباني کے طے نہیں هوسکتي ' اور محض انجمنوں کے غلغلے وه کام نہیں کرسکتے ' جسکے لیے جاں نثار دلوں کے خاموش اضطراب کي ضرورت هے :

کاں را که خبر شد ' خبرش باز نیامد

اسکے بعد لارڈ هیڈلے کا ذکر کرتے هوے کہا که " صدر مجلس نے اپني تقریر میں ایک اهم امر کي طرف اشاره کیا هے' اور میں مزید توضیح کرونگا - اسلام اس سے بہت ارفع و اعلی هے که وه انسانوں کے اعتراف و انقیاد سے متاثر هو - اگر ایک لارڈ هیڈلے کي جگه تمام یورپ اور امریکه کے اُمرا اور صاحبان تاج و سریر اسکے آگے جھک جائیں ' تو اسکي عظمت و جبروت میں ایک ذره بهر اضافه نہیں کرسکتے' اور اگر تمام دنیا اس سے منحرف هو جاے' جب بهي اسکي صداقت کي عزت نقص و زوال سے مبرا و منزه هے - خدا کي صداقت انسانوں کي اعانت کي محتاج نہیں - اگر انسانوں کي زبانیں اسکا اعتراف نه کریں' تو وه سمندر کے هر قطرے اور خاک ارضي کے ایک ایک ذره سے گواهي دلا سکتا هے :

گر من آلوده دامنم ' چه عجب ؟
همه عالم گواه عصمت اوست !

مسلمان خواب غفلت میں سرشار هیں تو کیا دین حق کي اشاعت رک گئي هے ؟ کون سا مشن هے جو افریقه کي وحشي آبادیوں میں کام کررها هے ' اور کونسي تبلیغي مہم هے جس نے اقصاے سوڈان اور شمالي نائجیریا کے تمام باشندوں کو اسلام کا حلقه بگوش بنا دیا هے ؟ کیا یه صداقت کا اصلي معجزه ' اور خدا کے هاتهه کي ایک قدوس نمایش نہیں هے ؟

پس اگر لارڈ هیڈلے یا بعض دیگر امراے مغرب اسلام قبول کرتے هیں تو في نفسه پیروان اسلام میں چند افراد کا اضافه کوئي ایسا واقعه نہیں جو همارے لیے عجیب هو - اس کار وبار کي تاریخ تو ابتدا هي سے عجیب رهي هے' اور تاریخ اسلام کا پڑهنے والا ایسے ایسے عجیب منظروں کا خوگر هے که اب دنیا میں اسکے لیے کوئي شے عجیب نہیں !

البته هم لارڈ موصوف کو مبارک باد دیتے هیں که وه تلاش حق میں کامیاب هوے ' جو روح انساني کا ایک مقدس فرض هے ' اور نہایت مسرت و ابتہاج سے ایک ایسے برادر دیني کا خیر مقدم بجا لاتے هیں ' جس کي تلاش یکسر مجتہدانه تهي ' اور جس نے بغیر کسي خارجي تحریک و اثر کے منزل هدایت کو پا لیا ! '

تقریر کا اختتام ان کلمات پر تها که :

" وقت آ گیا هے که مسلمانان هند وقت کي مساعدت ' موسم کي موافقت ' اسباب کي فراهمي ' اور توفیق الهي کي بخشش کے اس بہترین وقت کو سمجهیں ' اور خواجه کمال الدین کو اس راه میں تنها نه چهوڑیں - خدا کے کار و بار همارے اعانت کے محتاج نہیں - انتم الفقراء الی الله ' و الله هو الغني الحمید - اور ایثار و خلوص ایک طاقت هے ' جسکي عزت کو خدا کبهي بهي شرمندۂ ناکامي نہیں کرتا ' اسکا وعده هے که : اني لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر و انثي - پس آج مسلمانان هند خواه اس مشن کي مدد کریں ' خواه اُسے تنها چهوڑ دیں - اگر پیغام سچ هے ' اور پیغام بر مخلص ' تو یاد رکهو که اُسکي کامیابي بهي قطعي هے - البته اگر تم نے اسکي اعانت و خدمت کي سعادت حاصل نه کي ' تو یه شرمندگي و رسوائي کا ایک داغ سیاه هوگا ' جو مسلمانان هند کے چهروں پر همیشه کیلیے لگ جائیگا - فبشر عبادي الذین یستمعون القول ' فیتبعون احسنه ' اولائک الذین هداهم الله ' و اولائک هم اولوا الالباب -

(سید محمد توفیق بے)

اسي تجویز کے سلسلے میں حاضرین کے اصرار و اشتیاق سے جناب فاضل محترم ' سید محمد توفیق بے نے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام پر فارسي میں تقریر کي -

سید موصوف ایک عثماني اهل قلم ' اور انجمن اتحاد و ترقي کے فدا کار شرکا میں سے هیں - سلطان عبدالحمید مخلوع کے زمانے میں بجرم حریت خواهي جلا وطن هوے ' اور اُن مصائب و متاعب میں حصۂ کافي لیا' جو راه ملت پرستي کیلیے شرط کار هیں - انقلاب دستوري کے بعد ایک عرصے تک مشہور ترکی اخبار (طنین) کے محررین میں شامل رهے ' اور آجکل (سبیل الرشاد) کے ایک ممتاز مقاله نگار هیں -

انکي تقریر نہایت موثر و دلنشیں تهیں - انهوں اس تاسف کا اعتراف کیا که دولة عثمانیه کو جنگي اشتغال و استغراق نے همیشه اس خدمت جلیل و اقدم سے باز رکها ' حالانکه همارا فرض تها که تیغ کے سایے اور خون کے سیلاب میں بهي اپنے اس فرض حقیقي کو فراموش نه کرتے - تاهم وقت آگیا هے که پچهلي غلطیوں کا کفاره هو - اسلام کي اصلي فتوحات اخلاقي و قلبي هیں - دنیا میں آج قرآن کے سوا کوئي زنده الهامي کتاب نہیں ' اور نه کوئي زنده مذهب موجود هے - تمام مذاهب کے الهامي کتب کي زبانیں السنۂ میته (ڈیڈ لنگویجز) میں شمار کي جاتي هیں - صرف قرآن کریم هي کو یه شرف حاصل هے که اب تک اُسکي زبان دنیا کے کروروں نفوس پر حاکم' اور اُسکے بیانات لاکهوں صفحات صدور پر منقش هیں -

انهوں نے کہا که آج یورپ تعلیم اسلامي کیلیے تشنه هے مگر پاني پلانے والے بے خبر هیں - خواجه کمال الدین کے رسائل و مضامین میں نے پڑهے هیں ' انکے خلوص و ایثار کي میرے دل میں بڑي عظمت هے - بلا شبه تمام عالم اسلامي کا فرض هے که انکي مادي و معنوي اعانت کیلیے آماده هوجاے - میں انشاء الله بلاد عثمانیه میں بهي عنقریب اس مسئلۂ عظیم کي تحریک کرونگا ' اسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں بالترتیب منظور هوئیں :

(۱)

" یه جلسه مبارکباد دیتا هے لارڈ هیڈ لے کو که انهوں نے ایک عرصے کے مجتہدانه غور و فکر کے بعد اسلام قبول کیا ' اور اسلام کے دائرۂ اخوت میں انکا خیر مقدم بجا لاتا هے "

(۲)

" یه جلسه التجا کرتا هے تمام مسلمانان هند ' علي الاخص مسلمانان کلکته سے ' که خواجه کمال الدین مقیم ووکنگ لندن کي مادي و معنوي اعانت کیلیے مستعد هوجائیں ' اُس مقدس و اشرف کام میں ' جو انهوں نے کامل ایثار نفس اور خلوص و للهیت کے ساتهه شروع کیا هے "

آخر میں تجویز نمبر (۲) کي بنا پر ایک سب کمیٹي کي تحریک کي گئي ' جو ۲۵ ممبروں پر مشتمل هو' لیکن ممبروں کے انتخاب کو ایک دوسرے جلسے پر ملتوي رکها گیا -

آخري تجویز یه تهي که تمام تجاویز کي نقل خواجه صاحب اور لارڈ هیڈلے کیخدمت میں روانه کر دي جاے -

اِن تجویزوں کے متعلق ڈاکٹر عبد الله سہروردي ' مولوي محمد نسیم وکیل مونگیر ' مولوي واحد حسین بي - اے وکیل هائي کورٹ کلکته ' نواب سلطان عالم صاحب اتّرني ' مولوي مجیب الرحمن صاحب ایڈیٹر " مسلمان " ' مولوي محمد اکرم صاحب ایڈیٹر محمدي وغیره بزرگوں نے اُردو اور انگریزي میں تقریریں کیں -

(اقوام عثمانيه)

آج ترکوں اور انکي زير نگيں اقوام کي بعينه يهي حالت هے - گو يه صحيح هے که کردوں کے متعلق يورپين ارباب قلم جسقدر لکهتے هيں' اسميں بڑا حصه متعصبانه اغراق کا بهي هے' تاهم اس سے انکار نهيں کيا جاسکتا که وه ايک جنگجو اور خونريز قوم ضرور هے - ان ميں ان دونوں اوصاف کے علاوه سرکشي و عدم انقياد بهي هے اور اسکے ساتهه هي جب يه بهي بيان کرديا جاے که باديه نشيں عربوں کي طرح ان کا مشغله محض باهمي جنگ و جدل اور تاخت و تاراج هے تو پهر انکي اصلي تصوير سامنے آجاتي هے -

مگر ياد رکهنا چاهيے که ان صفات کے ليے تفريق مذهب و جنس کوئي شے نهيں - کرد جسطرح ارمنيوں کے حق ميں خونريز و غارتگر هيں اسيطرح وه ترک' عرب' بلکه خود کرد کے حق ميں بهي هيں - جنگ کا هنگامه کارزار گرم هو تو اسکي نظر ميں نصراني' ارمني' مسلم' ترک' اور امت نبي عرب' تينوں ايک هي سطح پر هيں' تينوں کے قتل کرنے کے ليے اسکي تيغ يکساں سرعت کے ساتهه نيام سے نکلتي هے - پس يه يورپ کا جهل يا تجاهل هے که وه ارمنيوں پر کردوں کي دست درازي کو حرارت ملي اور جوش اسلامي کي طرف منسوب کرتا هے -

خير' يه جمله معترضه تها - ان کردوں نے سلطان عبد الحميد کے عهد ميں ايک دفعه علم بغاوت بلند کيا - استيم کا قاعده هے که اگر اسکا کوئي مخرج پيدا نهيں کيا جاتا تو وه جس طرف ميں هوتي هے اسي پر اپنا عمل شروع کرديتي هے - عبد الحميد داهي وقت تها - اس نے اس استيم کو تلوار کي آب سے بجهانے کے بدلے اپنے هاتهوں ميں ليديا' اور بقول يورپ' اسکا رخ ارمنيوں کي طرف پهير ديا - يورپ کا يه الزام صحيح هو يا نه هو' مگر يه واقعه هے که پهلي بغاوت کے بعد پهر کردوں نے دوسري بغاوت نهيں کي -

اعلان دستور کے بعد انجمن اتحاد و ترقي نے بعض کارروائياں محض يورپ کي خوشنودي و همدردي حاصل کرنے کے ليے کيں' حالانکه ولن ترضي عنك اليهود و لن النصاري' حتي تتبع ملتهم' قل ان هدي الله هو الهدي ! پس اسکے هر فعل کے متعلق يه نهيں کها جاسکتا که يه محض دولت عثمانيه هي کي ضرورت سے تها -

عهد دستور کا پهلا کارنامه کردوں کے سردار ابراهيم پاشا کي جلاوطني هے - يورپ کا راضي هونا تو معلوم' مگر اس کارروائي سے انجمن اور کردوں کے جيسے کچهه تعلقات هوگئے' انکے نتائج قارئين جرائد سے مخفي نهيں - اگر انجمن اصلاح داخلي کي طرف متوجه هوئي تو صرف کردوں هي کي وجه سے اسکو سخت مصيبت کا سامنا هوگا - (لا قدر الله)

(عرب)

مذهبي ارادتمنديوں سے قطع نظر عربي سرشت کا خمير بعض بهترين صفات سے هے - اس کا خون ايک طرف تو اسقدر گراں بها هے که ايک شخص کي ديت ميں قاتل کے سارے قبيلے کا خون نا کافي هوتا هے' مگر دوسري طرف اس درجه ارزاں بهي هے که ميدان جنگ ميں اسکے سيلاب بهه جاتے هيں' مگر اسکو اتني بهي تو پروا نهيں جتني پاني کے ايک مشکيزه کي هوتي هے ؟

اگر ايک گم کرده راه مسافر اسکے دروازه پر آجاے تو اسکے ليے وه اپني عزو جاه' مال و منال' بلکه ديده و دل تک فرش راه کرديتا هے' اور اسطرح خدمت کرتا هے گويا وه صاحب خانه کا ايک غلام زرخريد هے' ليکن ساتهه هي غيرت کا يه حال هے که وه اپنے همسروں سے ايک قدم بهي پيچهے چلنا گوارا نهيں کرتا -

وه گليم پشميں بلکه بارها ريگ بے فرش پر بيٹهتا هے' مگر اسکا دماغ هميشه عرش پر هوتا هے' اور ايک سرير اراے سلطنت سے اپنے آپ کو کم نهيں سمجهتا -

متاعب و شدائد کے تحمل ميں وه نهايت بے جگر هے - آفتاب کي تپش' باد گرم کے جهونکے' تشنگي کي شدت' فاقه کا ضعف' تيغ تيز کے وار' اور گوليوں کي بارش' غرضکه سخت سے سخت مصيبت وه برداشت کرسکتا هے' مگر ظلم و تعدي کے نام سے پهول کي ايک چهڑي بهي نهيں سهسکتا - اسوقت وه غيظ و غضب سے ايک ديو آتشيں بنجاتا هے' اور اسکي ايک اور صرف ايک هي خواهش يه هوتي هے که اس هستي کو مٹا دے' جس نے ظلم کے ليے اپني انگلي کو بهي جنبش دي هے !
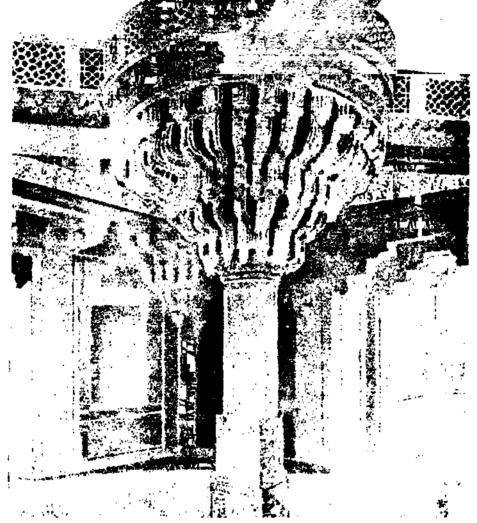
قبيلے کے شيخ کے سامنے اسکي گردن هميشه جهکي رهتي هے - اسکي ايک جنبش ابرو کسي کام کے هوجانے کے ليے کافي هے' مگر يهي گردن جب کسي بڑے سے بڑے شاهنشاه کے آگے آتي هے' تو برابر بلند رهتي هے' اور بڑے سے بڑا فرمان بهي واجب الامتثال نهيں هوتا -

" تاج " آگره کا ايک ستون

چهار دسمبر کے آخري هفته ميں مسلمانوں کا تعليمي و سياسي اجتماع هوگا

(اصلی مصیبت)

یہ دولت عثمانیہ کے مقبوضات پر ایک اجمالی نظر تھی اس سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ ترکوں کی مصیبت یہ نہیں کہ انکے پاس کام کرنے کے لیے کوئی امید افزاء میدان نہیں ہے ' بلکہ یہ ہے کہ انکے یہاں کام کرنے والے اشخاص نہیں ہیں ' اور یہ بدترین بد بختی ہے جو کسی قوم کیلیے ہوسکتی ہے -

لیکن اسکا علاج ترکوں سے باہر نہیں بلکہ خود انہی میں ہے ' اور اگر وہ آج غفلت و اہمال کے خواب نوشیں سے بیدار ہوجائیں اور حالات سازگار ہوں ' یعنی یورپ عوائق و موانع پیدا نہ کرے ' تو چند دنوں کے اندر دولت عثمانیہ ایک وسیع و قوی ' اور متمول سلطنت ہوسکتی ہے -

با ایں ہمہ اس راہ میں چند پتھر بھی ہیں ' جنکی ٹھوکر سے بچنا بہت ضروری ' مگر افسوس کہ بہت مشکل بھی ہے -

(شش صد سالہ غلطی)

ترک کا خمیر سپہگری ہے ' اور اسی لیے وہ سپاہیانہ اوصاف کا بہترین پیکر ہے - جب وہ اپنے وطن صحراء تاتار سے نکلا تھا تو

شط " دجلہ " بغداد

ایک سپاہی کی حیثیت سے نکلا تھا ' اور آج چھہ سو برس گذرنے کے بعد بھی وہ " دنیا کا بہترین سپاہی ہے " یہ محض حوادث و انقلابات کی کرشمہ سازی تھی کہ تلوار کے قبضہ کے ساتھہ حکومت کی باگ بھی اسکے ہاتھہ آگئی - طبیعت اصلی کیونکر بدل سکتی ہے ؟ وہ اپنے مفتوحہ شہروں میں بھی رہا تو اسطرح رہا ' گویا ایک اسلحہ بند سپاہی ہے جو جرس رحیل کے انتظار میں پا برکاب کھڑا ہے ' اسلیے اس نے ایک مقیم کی طرح ملک اور اہل ملک میں انقلاب عام پیدا کرنے کی کبھی بھی کوشش نہ کی -

وہ سپاہی تھا اسلیے اس نے حیلہ و تدبیر اور دہاء و سیاست کے بدلے تلوار کی دھار پر اپنی حکومت کی بنیاد رکھی - اس نے اپنی رعایا کو اس طرح مطیع و منقاد رکھا کہ ہمیشہ انکے سر پر اپنی شمشیر علم کیے رہا - یہ نہیں کیا کہ انکو اسطرح ہر طرف سے گھیرتا کہ وہ بالاخر اپنے آپ کو اسکے ہاتھہ میں ڈالدیتے ' پھر ایک طرف تو انکو اتنا کمزور کردیتا کہ وہ اپنی مستقل ہستی قائم نہ کرسکتے ' اور دوسری طرف انکو اس طرح تیار کرتا کہ وہ اسکا آلۂ عمل بنکر رہتے -

صدہا قومیں اسکے زیر نگیں ہوئیں - انمیں سے بہت سی چھوٹی قوموں کو وہ اپنے اندر جذب کرسکتا تھا اور جو جذب نہ ہوتیں انکو اسطرح کمزور کردیتا کہ ایک طرف تو انکی مستقل ہستی باقی نہ رہتی ' دوسری طرف اسکے ہاتھہ میں آلۂ عمل بن جاتیں ' اور پھر جو قومیں اسوقت بے اعوان و انصار توحش میں غرق تھیں ' انکو یا تو مٹا دیتا یا انمیں اسطرح اپنا تمدن پھیلا دیتا کہ بالاخر اسی میں جذب ہوکر رہجاتیں -

مگر اس نے اپنی سپاہیانہ کم بینی و ترکانہ تغافل سے ان سانپوں کو اپنی آستین میں پلنے دیا - یہی ہیں جو آج اسکی موت کا باعث ہورہے ہیں -

بہت سی ایسی قومیں تھیں جنکے حق میں یہ دونوں تدبیریں ناکام رہتیں - انکو اسطرح کمزور کرنا چاہئے تھا کہ ایک طرف تو انکی مستقل ہستی نہ رہتی اور دوسری طرف انکے ہاتھہ میں خود بخود آلۂ عمل بن جاتیں ' مگر انکو مطیع و منقاد رکھنے کے لیے تدبیر و سیاست کے بدلے ہمیشہ شمشیر سے کام لیا گیا -

جن ممالک میں ترک گئے ' انمیں کوئی ایسا مدنی و اجتماعی انقلاب پیدا نہیں کیا جس کی وجہ سے لوگ عہد ماضی کو بھول جاتے ' بلکہ اکثر کو بدستور رہنے دیا ' اور مسیحی آبادیاں تو ہمیشہ مسیحی گورنروں کے ماتحت رہیں ' جو گورنر نہ تھے ' خود مختار بادشاہ تھے -

غرض کہ وہ سپاہی تھے - تلوار کے زور سے حکومت لی تھی - اسی پر اسکی بنیاد رکھی اور جب تک انکی تلوار کا دور دورہ رہا ' اسوقت تک انکی حکومت میں بھی فرق نہ آیا -

ترکوں کی مفتوح قوموں میں سے اکثر قومیں جنگی قومیں نہیں اسلیے جنگی قومی خصوصیات یعنی درشتی ' تند خوئی ' عدم انقیاد وغیرہ انمیں موجود تھے - ممکن تھا کہ وہ اسطرح رام ہوجاتے کہ تعلیم و تمدن کے مختلف اشغال کے انہماک سے انکے خصائص قومی بدل دیے جاتے ' لیکن یہ موقع شمشیر کے بدلے سیاست و تدبیر کا تھا اور ' جس ہاتھہ کی انگلیاں آہنیں قبضہ کی گرفت کی عادی ہو جاتی ہیں ' وہ سیاست کے جال نہیں پھیلا سکتیں - ترکوں نے انکی تخضیع و تسخیر کی ' تیغ استعمال کی جواب میں بھی تیغ نکلی ' مگر نتیجہ یہ ہوا کہ فاتح و مفتوح ہمیشہ بر سر پیکار رہنے لگے -

اس قسم کی دست و گریبانی کا نتیجہ ہمیشہ حکمراں قوم کے حق میں برا ہوا ہے - مفتوح کے دل میں فاتح کی طرف سے نفرت ' جو قدرۃ پہلے سے موجود ہوتی ہے ' اسکی جنگی قوت کے ساتھہ ملکر برابر قائم رہتی ہے - جب فاتح قوم کمزور ہوجاتی ہے ' تو یہی دو چیزیں مفتوح قوم کو اسکے خلاف کھڑا کردیتی ہیں

چه دیدم ؟
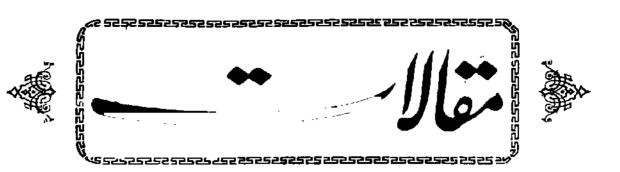
در هندوستان

اثر حضرة كاتب اديب و خبير محترم عثماني ' السيد محمد توفيق بے -
كه از دو ماه بر سبيل سياحت مشرف فرماے سواد هند اند -

(سياست بريطانيه در هند)

اكثر بلاد اسلاميه كه دور از هندوستان واقع اند ' باشندگان شان را از ارضاع و جريانهاے مختلفهٔ متعدده هند ' چنانكه بايد و شايد ' خبر و اطلاع درستي دركار نيست - آنچه در خصوص هندوستان مي شنوند و واقف مي گردند ' همهٔ منابع آن اطلاعات از جرائد و صحائف فرنگ ' و بالخاصه انگلستان مي باشد كه مبني برحقائق و صحت نيست -

علة ايں را اگر بخواهيم دريابيم ' همانا خواهيم ديد كه خبر نگارهاے روز نامه هاے ايشان در هندوستان بسبب ندانستن زبان و عرف و عادات ' و عدم اختلاط با بوميان و اهل كشور ' هيچ وقت واقف از حقائق و حسيات عناصر و اقوام نمي شوند -

(سوء تفاهم و عدم طمانية)

بلكه بعقيدهٔ عاجزانه ام ' رؤساء و وزراے انگلستان كه خود را مالک رقاب اهل هند و صاحب الامر و النهي در هندوستان مي شمرند ' آنان هم بخوبي و بدقت از حسيات و اخطار تبعه و رعاياے خود خبر ندارند - ازيں جهت از روے عقل و بصيرة ' حكومت در هندوستان با رعاياے خود تطبيق سياست و تعقيب معاملاتے كه باعث امتنان و خوشنودي اهالي ملک باشد ' نمي كنند -

مسئلهٔ مسجد مقدس كانپور ' اضطراب هنديهاے جنوبي افريقه ' عدم ممنونيت سكان ايالة بنگاله ' اضطرار صحف و مطبوعات ' و نتايج و اطراف امثال ايں مسائل مهمه ' دليل و شاهد مدعا ست -

بعكس ' لوردها و ارباب سياست انگلستان هميشه دربارهٔ هندوستان اهميت و اعتنا به راپورت ها و آراء مامورين سفيد پوست (Englo-Indian) خود داده ' و بر طبق آں اسفارات خارج از صحت ' با اهل هند معامله و توزيع سياست مي نمايند كه تمام عدم خوشنودي و طمانية را سبب يگانه هميں است - ازيں جهت ميان حكام و تبعه يک سوء تفاهم بسيار بدے جاري و حاصل شده است - حكام انگليسي وطنيان را بعدم صداقت ' و بوميان ' حكومت را به نفهميدن جريانها و عوامل و موثرات حقيقيه ' الزام مي دارند !

(از ماست كه بر ما ست)

گذشته ازاں ' يكي از غلطي ها و خطا هاے مامورين و حكام انگليس ايں ست كه براسطهٔ اعداد قليلي كه به لقب هائے متنوعه و به عناوين شتي معنون و ملقب اند ' و هميشه چاپلوسي و تملق
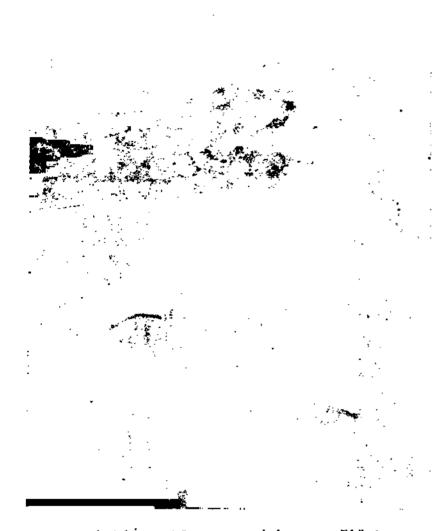
حضرة كاتب خبير ' السيد محمد توفيق بے ' نزيل هند

انگليسيان را داب و عادت ديرينهٔ مستمرهٔ خود قرار داده ' حسيات و افكار تبعه و رعايا را فهميده و يقين كرده ' سياست خود شان را بروں محور غلط دائر نموده اند - و نمي دانند كه حسيات وطنيان را از اشخاص ملقب و متملق فهميدن و بر آراء غير صحيحه و نيات غير صادقهٔ آنها عمل كردن ' نتيجهٔ وخيم دارد - زيرا كه ايں متملقين و مغرضين را با اهالي وطن مادةً و معناً هيچ گونه سروكارے و رابطهٔ نبوده و نيست - و هيچ وقت اهل كشور به آراء و افكار ايں عدد قليل محدود ' رفتار و حركت نخواهند كرد -

(نهضهٔ علميهٔ حاضرهٔ هند)

بحمد الله ' دريں آوان سعد و مبارک تمام مسلمانان عالم - لا سيما مسلمانان هندوستان - همه از خواب غفلت ديرينه برخاسته ' و دامن همت بكمر بسته ' شاهراه تعالي و ترقي را پيش گرفته عقب مقصد مشروعي مي روند كه نتيجه و ثمرهٔ آں عائد بصوالح و مصالح خود شان ست -

آں روزے كه مسلمانان جاهل ' واقف سياست و اوضاع حاليهٔ پولتيک نبودند ' گذشت - آں غياهب و ظلمات ' و آں تيرگي و تاريكي '

وہ آزاد ہے • آزادي پر مرتا ہے - جان دیسکتا ہے ' مگر حریت محبوبہ کو اپنے هاتهه سے نہیں دیسکتا -

غرضکہ وہ بالطبع دستوري و جمہوري ہے - اسي لیے آج تک اس پر کوئي غیر قوم حکومت نہ کرسکي ' بلکہ ہم قوم سلاطین میں بهي جب استبداد و شخصیت شروع هوگئي ' تو وہ بهي اس پر حکمراني نہ کرسکے -

(ترک و عرب)

ایک طرف تو عربوں کا یہ قومي کیریکٹر ہے ' دوسري طرف ترکوں نے سیاست و حکمراني کي نہایت غلط راہ اختیار کي - مثلاً تمام ملکي عہدوں پر فوجي افسر بهیجے - ظاهر ہے کہ فوجي افسروں میں عموماً درشتي ' عجلت ' اور نا انجـام اندیشي هوتي ہے - وہ کسي کام کے لیے تدبیر و مصلحت فرمائي کے بدلے عموماً زور و طاقت کے استعمال کے عادي هوتے هیں - اس پر طرہ یہ کہ وہ سخت جابر اور رشوت ستاں هوتے تهے ' اور شاید اسکے لیے وہ مجبور تهے - جب سال سال بهر تنخواہ نہ ملے ' تو مصارف کہاں سے آئیں ؟

پهر حفظ امن ' انسداد جرائم ' انتظام محاصل ' فراهمي وسائل سفر و نقل و اخبار و اعلام ' آرایش و ترقي شہر ' غرضکہ نہ نظم و نسق کے متعلق کوئي ایسا کام کیا ' جس سے عربوں کے دلوں پر انکي انتظامي قابلیت کا نقش بیٹهجاتا ' اور نہ علم و فضل هي کے اعلی و ارفع نمونے پیش کیے جس سے عرب انکے دماغي تفوق و برتري کو تسلیم کرتے -

پس عربوں کے آئینہ اعتقاد میں ترکوں کي جو تصویر اتري ' اسکے خط و خیال صرف جور و ظلـم ' سفاکي و خونـریزي ' اور حرص و طمع تهي - اسي لیے عربوں کي نظروں میں ترک نہایت درجہ ممقوت و مبغوض تهے -

(حجـاز)

یہاں تک تمام تر بحث عربي قوم سے تهي ' جو جزیرہ نمائے عرب کے علاوہ شام و عراق میں بهي آباد ہے ' مگر خود اس جزیرہ نما میں تو کچهہ اور هي عالم ہے - ترکوں نے عرب پر استیلا کي بارها کوشش کي ' اور قریبـاً همیشہ نا کام رہے - سب سے آخري سعي محمد علي پاشا موسس خاندان خدیو مصر نے کي - اسمیں اسقدر کامیابي هوئي کہ یمن اور حجاز تابع هوگئے ' مگر نجد پهر بهي خود مختار رہا -

یمن کے خضوع و تبعیت کا اندازہ ان لوگوں کو خوب هوگا جنکي اخبار بیني کي تاریخ جنـگ طرابلس سے پہلے شروع هوتي ہے - رہا حجاز تو اسکے زیر نگیں هونے کے یہ معني هیں کہ چند مقامات مکہ معظمہ ' مدینہ منورہ ' اور طائف میں محافظ فوج رهتي ہے ' اور دولت عثمانیہ کو جسقدر وصول هوتا ہے اس سے کئي چند زیادہ اس پر صرف کرنا پڑتا ہے -

تمام عالم اسلامي کي طرح اب عرب بهي غفلت کے خواب نوشیں میں نہیں ' حوادث کے تازیانے انہیں جگا دیا ہے ' اور کروٹوں کے لینے سے صدیوں کے خوابیدہ هاتهہ پیروں میں حرکت سي پیدا هو چلي ہے -

لیکن افسوس کہ با خبر رهـزن اس قافلہ کو لوٹنے کي تیاریاں کر رہے هیں -

ترکوں کو صرف دعوي سلطنـ... هي نہیں ہے بلکہ دعوي خلافت بهي ہے - اس شرف جلیل میں انکا رقیب اگر کوئي هوسکتا ہے تو وہ عرب ہے - اور اگر عرب دعوی کریں تو یقینـاً عالم اسلامي کا ایک حصہ انکے ساتهہ هو -

پس اگر (خاکم بدهن) ایسا هوا یہ آخري تیغ بهي در نیم هوجائیگي ' اور پهر همیشہ کے لیے اسلام کا هاتهہ خالي هوجائیگا -

کچهہ بعید نہیں ہے کہ نادان دوستوں کے مشورے یا دوست نما دشمنوں کے اغواء سے وہ قوم یہ سب کچهہ کرگزرے ' جو ابهي نو گرفتار سیاست ہے اور اس عالم کے کاروبار سے نا واقف -

(مسئلـہ ارامنہ)

ارمني اگر تنہا هوں تو ترکوں کے لیے کوئي خطرہ نہیں ' کیونکہ جسقدر بهي وہ هیں ' اسکے لیے ترک کافي هیں - مگر وہ اپني پشت پر یورپ کي دو عظیم الشان طاقتیں روس و انگلستان و رکهتے هیں - انگلستان کي همدردي کا یہ عالم ہے اگر کسي ارمني کے پیر میں کانٹے کے چبهنے کي خبر آتي هي تو هر انگریز اپنے دل میں اسکي خلش محسوس کرتا ہے ' اور انکي مظلومیت کي داستان تو خواہ کتني هي ناقابل اعتنـاء هو ' مگر انگلستان بهر میں آگ لگا دینے کے لیے کافي ہے - هر انگلشمین کي آنکهوں سے شرارے اور زبان سے شعلے نکلنے لگتے هیں ' اور ظلم ! ظلم !! کي صدائے بازگشت سے تمام ملک گونج اٹهتا ہے -

ایشیاء میں روس کے کیا عزائم و مقاصد هیں ؟ اسکي تفصیل کا یہ موقع نہیں - بهر حال ایشیاء کوچک عرصے سے اسکي نظر میں ہے اور اپني فوج اتارنے کے لیے وہ کسي ادنی حیلے کا منتظر ہے - روس کے زیر علم ارمنیوں کي ایک کثیر تعداد ہے ' اور گو خود انکي حالت زبوں عثماني ارمنیوں کے لیے اسدرجہ عبرت بخش و سبق آموز ہے کہ وہ روس کي حمایت میں آنے کے لیے تیار نہیں ' مگر با این همہ روس نے ارمنیوں کي حمایت کے لیے ایشیاء کوچک کو تاراج کرنے کي دهمکي دي ہے - ارباب نظر کا بیـان ہے کہ ایک دن روسي فوج کا سیلاب آئیـگا ' اور اسي راہ سے آئیـگا - پس اگرچہ ارمني خـود خطـرہ نہوں مگر شـدید ترین خطرات کا سرچشمہ ضرور هیں -

سب سے آخري سوال یہ ہے کہ آیندہ نظام حکومت کیا هو ؟ عرب اور ارمني لامرکزیت کے خواستگار هیں ' اور ترک مرکزیت پسند کرتے هیں - مرکزیت کا تجربہ هوچکا ہے ' اور لامرکزیت کا تجربہ اگرچہ ابهي تـک نہیں هوا ' مگر قرائن و آثار سے اسکا انجام معلوم ہے

الهـــلال کـــي ایجنســـي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرهٹي هفتہ وار رسالوں میں الهـلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود هفتہ وار هونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو درخواست بهیجیے -

طـب یـونانـي

دهلي طب یوناني کا گهر ہے ' اور هندوستاني دوا خانـہ کا نام خالص اور بہتـرین یوناني ادویہ کے لیے بہت مشہور هوچکا ہے - جناب حاذق الملـک حکیم محمد اجمل خاں صاحب اسي دوا خانہ کے پیٹرن هیں - صدها مفرد اور مرکب اصلي دوائیں مناسب قیمتوں سے اس دوا خانہ میں فروخت هوتي هیں - فہرست ادویہ مفت -

منیجر هندوستاني دوا خانہ دهلي

و نہب اموال و هتک اعراض مسلمین ' در آخر کار موجب سلب اطمینان قلوب و توجه انظار مسلمین گشته -

حتی سبب بیداری و تیقظ اسلامیان ' وگرد اتفاق و اتحاد گشتن ایشان ' همانا معاملات حاضرہ و سیاست سقیمۂ سرادوارد گرائی می باشد -

با این حرکات مخالف عقل و حکمت ' دولت انکلیس هیچ وقت خود را در آینده از هجمات آلمان و روس ایمن و آسوده نخواهد داشت - از بیم استیلاے آلمان و روس وقتے انکلیسیان آزاد و آرام خواهند شد که سینه ها و شمشیر هاے مسلمانان سپر آن گردد!

حسبت شیئا و غابت عنک اشیاء!

(روابط اُخوۃ مسلمانان هند و عثمانیه)

دیگر آنچه بسیار اسباب ممنونیت و تاثر خاطر گشته ' همانا خرط ارتباط و تعلق مسلمانان هندوستان ' و معاونت و یاری ایشان به مجاهدین و برادران عثمانی خود شان در انسامان ست - جدا این حسیات و عواطف و علاقات در آینده مایۂ هزاران امید واری ' و فلاح عالم اسلامی ' و تمرکز مرذز حقیقیۂ خلافۃ اسلامی است -

درین شکی نیست که مسلمانان عثمانیه هم به همین حسیات و علائق قلبیه مربوط اند - دران سرزمین فرد ے و جریدۂ نیست که همۂ آن از احسانات عمیمه و همدردی اخوان عزیز و محترم هند متشکر و متحسس نباشد -

این حسیات خود شان را در هنگام مواصلت و معاودت وفود طبیۂ هلال احمر از هندوستان : به برادران اسلامی خود ' مادةً و معنا ابراز و اثبات نموده اند -

وفد هاے مذکوره را با اعلی حضرۃ سلطان المعظم ' وزراے عظام ' رجال کبار ' جمیع طبقات ملت ' ملاقات حاصل شد - انواع عزت و اکرام و تعظیم و احترام ' در بارۂ ایشان مجری و معمول گشت - از فداکاری و برادری ایشان تقدیم تشکرات بے غایات نمودند -

(ختم مقاله)

الله الحمد ' همه پیر و یکتا کیش و آئین ' و همه باهم در دیانت مبجلۂ اسلامیه برادریم - آیۂ کریمۂ " انما المومنون اخوۃ " و کلمۂ جلیلۂ " لا اله الا الله محمد رسول الله " تمام مسلمانان را زیر یک علم و یک لواء الحمد جمع کرده است!

پس باید در تائید و تقویت این اخوۃ و تاکید این روابط جلیلۂ همۂ مسلمین مومنین ' بیش از بیش بکوشند ' تا از شر اعداء دین مقدسۂ الہی بتوانیم ' در امان و محفوظیت زندگانی بنمائیم -

این فدوی جان نثار که بغیر از خیرخواهی و خدمت اخوان مسلمین تا اکنون مسلکے و پیشۂ تعقیب نه کرده ' و سالیان دراز حبس و فقر و همه گونه مذاعب و مصائب را در راه ملت پرستی و حریت خواهی متحمل گشته ' (و الحمد لله علی ذلک) بکمال سعی و جهد بتقویت این حسیات شریفه خواهم کوشید ' و حسیات و افکار محترمۂ برادران هند خود را بذریعه قلم و مقالات خود به عثمانیان بخوبی خواهم فهمانید - همچنان افکار آن دیار را نیز براسطۂ صحائف معتبرۂ اسلامیۂ هند به مسلمانان هند معرفی خواهم نمود -

بدین مقالۂ حقیرانۂ خود در بارہ عرض تشکرات از اخوان دین ختم نموده ' سعادت و موفقیت ایشان را از درگاہ ایزد متعال التماس می کنم -

و نیز کمال احترام و ثنا ' و بغایت ستایش وافر خود را ' با برادر با جان برابر محترم و غیور خودم (مولانا ابو الکلام آزاد) متع الله المسلمین بطول حیاته ' عرض و تقدیم نموده ' صحت و سلامتی حضرتش را از حضرۃ واهب العطایا مسئلت می نمایم!

" خذ ما صفا و دع ما کدر "

ح - م - توفیق

نگارندۂ و مراسله نگارجریدۂ اسلامیه " سبیل الرشاد " آستانۂ علیه - نزیل کلکته

برید فرنگ

مسئلۂ شام

مطامع فرانسه در شام

سرزمین شام میں نئی ریلوے رعایت کے لیے فرانس کی موجودہ سرگرمیوں سے ان اعلانات کی پورے طور پر تائید ہوتی ہے جو اس سرزمین میں فرانس کے اقتصادی مصالح کی اهمیت ' اور انکے حفظ و ترقی کے عزم کے متعلق چند ماہ ہوے ' موسیو پرانکارے رئیس جمہوریت فرانس نے دیے تھے -

یہ واقعہ ہے کہ شام میں صرف فرانس هی کے مصالح غالب و بالاتر نہیں ہیں بلکہ کہنا چاہیے کہ ابتک وهی ایک ایسی یوروپین قوم ہے ' جس نے اسکے اقتصادی سرچشموں کو آشکارا کیا ہے !

حجاز ریلوے اور اسکی موجودہ و آیندہ پیش نظر توسیع سے قطع نظر ' شام کے تمام ریلوے خطوط فرانسیسی ہیں - اسی طرح بیروت کا بندرگاہ ' نو اے کمپنی اور گیس کمپنی بھی فرانسیسی ہیں ' اور غیر فرانسیسی کاموں میں بیروت کی آب رسانی کمپنی جو کبھی شام میں برطانیہ کے اقتصادی مصالح کی یادگار وحید تھی ' اب وہ بھی فرانسیسی ہاتھوں میں آکے ختم ہوگئی ہے -

تعلیم کے میدان میں بھی فرانسیسی پیش پیش ہیں - اصلی مرکز یعنی بیروت کا امریکن کالج امریکہ کے کرور پتی دولتمندوں کی فیاضی اور صدر کی غیر معمولی سر گرمی کے باوجود ' اس یونیورسٹی سے پیچھے رہا جاتا ہے ' جسکو گورنمنٹ سے مدد بھی ملتی ہے ' اور جیسویٹ فرقہ کے پادری چلا رہے ہیں - یہ فرانسیسی یونیورسٹی حال میں قانون اور انجینیری کا ایک ایک کالج کھول کے امریکن کالجوں سے اور آگے بڑھگئی ہے - فرانس سے آئے ہوے مذہبی مناصب و مجالس کے سیلاب نے شام میں مزید فرانسیسی سرمایہ اور دماغوں کی آمد کا فیصلہ کردیا ہے - مگر حکومت فرانس کے لیے دماغوں اور سرمایہ کی یہ معقول مقدار تسلی بخش نہیں ہے ' اور اسلیے وہ نہایت زور کے ساتھہ مشن لیک (Mission Lapue) کی تعلیمی سر گرمیوں کی مدد کررهی ہے -

فرانس کی اخلاقی سرگرمیاں صرف شام هی تک محدود نہیں ' بلکہ تمام مشرق ادنی کو اپنے آغوش میں لے رهی ہیں - اقتصادی میدان میں تو یہ حالت ہے کہ اسکا دعوی برتری و تفوق جس درجہ بھی ہو ' بالکل ظاہر و مدلل ہے -

شام کے ریلوے خطوط کا نقشہ درج ذیل ہے - اس سے فرانس کے اقتصادی مصالح کی اهمیت اور بالاتری و استحقاقی حقوق کے متعلق اسکے دعوے کی صحت کا اندازہ ہوجائیگا :

نام	کیلومیٹر
بیروت و دمشق لائن	۱۴۹
دمشق ومزریب لائن	۱۰۳
رایق والبیر و لائن	۳۳۱
حمص و طرابلس لائن	۱۰۲
بیت المقدس و یافا لائن	۸۷

از پرتو تحصیل علوم و فنون عصریه ' و اشتمال علوم دینیهٔ اسلامیه ' لا سیما از حس غفلت و بے خبري دیرینه ' و طلوع آفتاب جهان تاب ملت پرستي و اسلام خواهي حقیقیه ' مبدل به نورانیت و درخشاني گردیده :

آن سبو بشکست و آن پیمانه ریخت ! .

امروز صدها مسلمانان منور الفکر ' عالم بانواع علوم و سیاست ' و آراء افکار صحیحهٔ حریت و صداقت موجود اند - اکثرے از یشان در ممالک فرنگ و مشرق سیاحت کرده و به مقتضیات عصریه واقف گشته اند - غث را از سمین و صالح را از سقیم دریافته اند -

(صحیفهٔ الهـــلال)

مطبوعات اسلامیه و بیانات و مقالات شان دلیل معروضات عاجزانهٔ این بنده است - از جملهٔ آنها جریدهٔ فریدهٔ (الهلال) دراء محترم ست که یکي از صحیفهٔ مزینه و مرجع و معتبرهٔ عالم اسلامیه بشمار ست ' و صاحب فاضلش یکي از علما و فضلاے عصر مي باشد که في الحقیقت نه محض مسلمانان هند را ' بلکه بوجودش تمام عالم اسلامي را افتخار ست -

و همچنان روز نامه هاے (زمیندار) و (همدرد) و (کومراد) وغیرها همهٔ ناصح حکومت و صادق ملت خود مي باشند -

تمام مقالات و بیانات این جرائد و مجلات اسلامیه مبني بر صدق و راستي ' و مسلک شان راست و استوار ست -

ولے افسوس که حکومت محلیه را با این جرائد اسلامیه ارتباط و ائتلافي در میان نمي باشد - بجاے اینکه محتویات روزنامه هاے فوق را معبر حسیات و افکار تبعه دانسته ' و بموجب آن عمل کنند ' افسوس ست که روز بروز ' ساعت بساعت ' بر ضغط و تشدید ' و زجر و تهدید آن صحائف و مطبوعات همت گماشته اند - این تشدید و تضئیق از طرف دولت فخیمهٔ انگلیس که خودش را یگانه حر و آزاد و محافظ حریت و انسانیة ادعا مي دارد ' خیلے عجیب ست !

(یک منظر بسیار مدهش و محزن هند)

یکی دیگر انچه موجب تاسف و تاثر قلبي این مسافر عاجز گشته عدم رفق و رافت رؤساے مصادر ' و عدم استحصال رفاه و منفعت طبقهٔ فقرا و عامهٔ الناس است - هزارها مسلمانان در شهرها و قریه ها از بي نوائي و بے بضاعتي در کوچه و بازار خفته ' و روزانه بیک مشت نخود خام معدهٔ خود را سیر مي کنند - گویا این بے چارگان از نسل بشر و از سلالهٔ انسان بوده و نیستند ! فیا للاسف و یا للعار !!

از کثرت ضرائب مالیات و عوارض ' اغلب مسلمانان هذه محکوم بفقر و فاقه گشته و هیچ وقت آمل به بختیاري و سعادت نیستند ! اگرچه بد بختانه داغ فقر و آسر ' نشان ناصیهٔ ما مسلمانان عالم گشته ' اما در ممالک عثمانیه و سائر بلاد اسلامیه حالت فقرا باین درجه نیست - عجب ست که دولة فخیمهٔ انکلیس که خود را همیشه اعدل و آزاد ترین دول کرهٔ ارضي مي شمرد ' و گاهے به حمایت غلامان ابیض و اسود در بحور و انهار مراقب ' و گاهے در ممالک مشرقیه در فکر اصلاح انسانیة و قیام امنیت و عدالت پیوسته مشغول سیاست بجلوه مي آید ' خود از رعایاے هندوستان تا این درجه غافل ' و ازین هزارها افراد انسانیت که بظاهر در کسوت حریت حیات ملبوس و بباطن در آسر فقر و فاقه مقید اند ' به هیچ وجه متوجه اصلاح حال شان نیست ؟ ان هذا لشي عجاب !

بر اولیاء حکومت محلیه فرض و الزم ست که اندک برفاه احوال فقراء هندوستان ساعد همت را بالا کنند - وگرنه با این اوضاع و اطوارے که دولة فخیمهٔ بریطانیه در هندوستان دارد ' بنام عدالت و حریت حق مداخله در شئون دول اسلامیه ندارد '

(بریطانیه عظمی و عالم اسلامي)

دولت انکلیس اگر جداً رجال با سیاست و آگاه و خبیر داشت ' البته با دولة علیهٔ عثمانیه و ایران ' و با عامهٔ مسلمین هند و ملحقاتش بخوبي و انسانیت معامله و رفتار مي نمود - بدین وسیله جذب قلوب و جلب افکار مسلمین را نموده ' یوماً فیوماً بر قدرت و قوتش مي افزود ' و هیچ وقت از هجوم المان (جرمني) یا روسیه بر هند نمي ترسید - مسلمانان صداقت شعار سینهٔ خود شان را براے حفاظت و دفاع او سپر مي نمودند -

السیـــد محمـــد توفیق بے بصري بے نائب قنصل عثمـــانیه بمبي - شمـــس العلمـــا مولانا شبلي نعماني

ولے هزاران افسوس ' بل صد هزار تاسف ' که دولة بریطانیه عظمی به بند بوسیدهٔ سوء سیاست ' و رهنمائي جناب (سر ادوارد گراے وزیر خارجیه) یوماً فیوماً نفوذ و اهمیت خود را درمیان تمام طبقات مسلمین ضائع و مفقود نموده است - اتفاق دولة انکلیس با روس که دشمن قدیم اوست ؛ دربارهٔ ایران ' و نیت تقسیم آن بلاد اسلامیه ' و با فرانسه و اسپین بر سر مراکش ' و با فرانسه و روس در معاضدت و معاونت ریاست هاے بالقان ' وایجاد حروب بالقانیه ' و خونریزي بی جهت ' و قتل نفوس

طبقات الارض

استدراک بر " تقدم علوم "

الهلال نمبر ۲۳ میں بسلسلۂ تقدم علوم و معارف " علم الانسان کے عنوان سے ایک عجالۂ مختصرہ شائع ہوا تھا ' جسمیں بربناے علم الارض (جیوا لوجی) تکوین زمین کے مختلف طبقات و مراتب کی طرف اشارہ کیا تھا - چونکہ مقصود اختصار تھا ' اسلیے پوری تشریح کے ساتھہ یہ موضوع بیان نہ کیا جاسکا ' اور اختصار بیان سے مطلب میں ایک حد تک خلط مبحث سا ہوگیا -

زمین کے طبقات کی تقسیم کئی حیثیتوں سے کی جاتی ہے - ایک تقسیم بلحاظ مختلف ادوار و ازمنۂ تکوین کے ہے - ایک بلحاظ طبقات و مدارج کے ' اور پھر تیسری تقسیم بلحاظ آثار حیات و نشؤ حیات کے -

ان میں سے ہر تقسیم مستقل ہے ' اور ہر قسم کے مختلف مدارج و ترتیبات ہیں -

اس مضمون کا اصل موضوع چونکہ طبقات الارض نہ تھا اسلیے صرف مختلف تقسیمات ارض کا حاصل اور خلاصہ بیان کردیا گیا - بہت ممکن ہے کہ بعض قاریین کرام پر معلومات ارض مشتبہ ہوجائیں ' اسلیے چاہتا ہوں کہ ایک مختصر تحریر طبقات الارض کے متعلق بھی شائع کردی جاے

میں مولوی محمد قاسم صاحب عثمانی کا ممنون ہوں جنہوں نے چند مستند کتابوں کا مطالعہ کرکے اس تحریر کا مواد مہیا کردیا -

علماے ارض نے اب تک تین قسم کی زمینیں دریافت کی ہیں -

(۱) Igneons (اگنینس) یہ زمین اگنینس اسوجہہ سے کہلاتی ہے کہ حرارت زمین کی تدریجی تبرید کے بعد سب سے پہلے بنی ہے - پس ہم اسکو " ارض آتشیں " یا " ارض ناریہ " کہہ سکتے ہیں

شجرہ طبقات الارض

(۲) Sedimentry (سیڈیمنٹری) جو شی کسی سیال چیز کے نیچے جم جاتی ہے ' اسے سی ڈی منٹ (Sediment) کہتے ہیں - چونکہ یہ زمین پانی کے نیچے صدہا قسم کی مختلف چیزوں کے بیٹھہ جانے سے بنی ہے ' اسلیے اسکا نام (Sedimentry) رکھا گیا -

(۳) Metamorphic تحول پذیر شے کو میٹا مورفک (Metomorphic) کہتے ہیں - مگر اس لفظ کا اطلاق علم الارض میں زمین کی اس تغیر شدہ صورت پر ہوتا ہے جو زمین کی حرارت یا اسکے دباؤ کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتی ہے -

قسم سوم کی زمین یعنی متامورفک (Metomorphic) قسم اول (اگنینس Igneons) و قسم دوم (سی ڈی منٹری Sedimentry) سے بنا کرتی ہے -

قسم دوم (Sedimentry) کی تین قسمیں ہیں اور پھر ہر قسم کی تقسیم مختلف حیوانات کے وجود کے اعتبار سے مختلف طبقات یا ادوار میں کی گئی ہے -

بیروت ماملیتن لائن	۱۹
ما ملیتن و جبل لائن (جسکي تعمیر عنقریب دو ماہ میں شروع ہوگي)	۱۵
کل	۸۰۹

شام میں غیر فرانسیسي ریلوے خطوط صرف رھي ھیں ' جو ریلوے کے متعلق ھیں - اور وہ حسب ذیل ھیں

کیفا و دمشق لائن	۲۸۵
کیفا و عکري لائن	۲۳
عفولي و بیت المقدس لائن (جو ابھي زیر تعمیر ھے اور جسمیں سے ۲۳ کیلو میٹر تیار ہوچکي ھے)	۱۲۰
	۲۵۸

ان دعروؤں کي برتري بالاخر جرمني کو بھي ماننا پڑیگي -

اس ابتدائي گفتگو سے قطع نظر جو شاھي عثماني بنک اور ڈچ اور نیت بنک میں بغداد ریلوے کے متعلق ہوئي ھے اور جسپر یورپ کے پریس نے اسقدر انتقاد کیا ھے - الیپو سے مسکینی تک توسیع خط آھن کي رعایت کي خبر سے بھي اس امر کي تصدیق ہوتي ھے کہ ایشیائي ترکي میں اپنے حلقہاے اثر کے تعین کے متعلق جرمني اور فرانس میں مفاھمت کا سلسلہ جاري ھے -

فرنچ ریلوے بھي جو پي - ایچ - تي کے نام سے مشہور ھے ' الیپو برجک تک توسیع کا حق رکھتي ھے - مسکینی برجک سے جنوب میں سو میل پر واقع ھے ' اور غالباً یہ فرض کرنا بیجا نہیں کہ برجک جو ایشیاے کوچک کا ایک جزو ھے اور جرمني کے حلقہ اثر میں واقع ھے ' مسکینی کا قائم مقام بنایا گیا ھے -

بیان کیا جاتا ھے کہ برطانوي فریب سیاست توسیع خط مسکینی کے ساتھہ غیر ھمدردانہ رھي ھے ' لیکن اس امر کے باور کرنے کے لیے کہ اس رعایت کي تصدیق ہوگئي ھے ' اسباب موجود ھیں -

اس امر کے فرض کرنے کے بھي وجوہ موجود ھیں کہ ھر ایک ریلوے کي اسکیم عالم خیال سے عالم حقیقت میں داخل ہوگئي ھے اور حکومت عثمانیہ کو بالاخر خط وادي جوردن Jordanvalley Trace کو منظور کرنا پڑا ھے -

مجھے کم و بیش مستند ذریعہ سے معلوم ہوا ھے کہ اس طرح کي ریلوے بنانے والي کمپني نے ایک انجنیر کو جو ریجي کمپني میں ملازم تھا ' حال میں یہاں مامور کیا ھے - بیان کیا جاتا ھے کہ اس زمانہ میں اسي قسم کي ایک تقریبي پیرس میں بھي ہوئي ھے - یہ پیش بندانہ تقریریں ضرور ایک خاص امر کي علامت قرار دیجا سکتي ھیں - کمپني چاھتي ھے کہ جونہي ترکي اپنے بلقاني ھمسایوں کے ساتھہ قطعي صلح کرلے ' فوراً ھي کام شروع کر دیا جائے -

خط وادي جردان کے متعلق سرکاري منظوري کے حصول کو اس طویل گفتگو کا خاتمہ فرض کیا جا سکتا ھے جو فرنچ کمپني اور محکمۂ حجاز ریلوے کے درمیان اول الذکر شاخ کیفا و دیرا کے لینے کے متعلق ہو رھي تھي - واقعي فرنچ ریلوے کمپني کے لیے شاخ کیفا و دیرا کے لینے کا سوال نہایت شدید اھمیت رکھتا ھے ' کیونکہ حجاز ریلوے کے شرح کرایہ کو معمولي کردینے سے دمشق و بیروت اور دمشق میزرب لائنیں لنگڑا رھي ھیں ' اور بالواسطہ بیروت کے پورٹ کمپني کو بھي نقصان پہنچ رھا ھے -

دندانہ دار پہیوں والي ریلوے (Cog Wheel Railway) اپنے ڈھالوں راستوں کے ناگزیر صرف عظیم ' اور اس شکست و فرسودگي کے ساتھہ جو ریلوے کے منقولہ و غیر منقولہ ذخیرے میں پیدا ہوتي ھے ' ایک ایسي لائن ھے جو اقتصادي حیثیت سے بھي بالکل ناقص ھے ' اور ایک ایسي سرکاري لائن کے مقابلہ میں شاید ھي کسي نے ثبات و پامردي کا فیصلہ کیا ھے ' جسے کوئي اپنا سرمایہ خطرہ میں ڈالنا نہو ' جیسے کہ حجاز ریلوے ھے -

اگر شاخ کیفا و دیرا بھي فرانس کے ہاتھہ پہنچگئي تو پھر شام میں ریلوے کا موجودہ اور مجوزہ جال بتدریج عملاً بالکل فرانس کے ہاتھہ میں چلا جائیگا - حجاز ریلوے کے مرکزي لائن کا وہ حصہ جو دمشق سے دیرا اور شام کے آگے مدینہ تک چلا گیا ھے ' شام میں معمولي تجارت کے بدلے زیادہ تر حاجیوں اور سپاھیوں کے لیجانے کے لیے ہوگا -

رھي شاخ افولي و بیت المقدس جو ھنوز زیر تعمیر ھے تو اسکي قسمت میں بھي بالاخر فرانس ھي کے ہاتھہ جانا ھے - اور غالباً مع اسکے متعلقہ لائن کے ' جو کیفا و ایکر کے درمیان میں ھے اور جسکے آیندہ ترکوں کے ہاتھہ میں رھنے کے لیے (اگر فوجي اقتدار کي خیالي وجہ نہ ہوئي تو) کوئي اور معقول سبب نہ ہوگا -

ابھي یہ کہنا محض جرأت ہوگا کہ شام میں فرانس کي سیاسي سرگرمیاں اسکي اقتصادي سرگرمیوں کے ساتھہ ساتھہ جائینگي - بمشکل یہ امید کي جاسکتي ھے کہ مراکش میں عمل استعماري کے ساتھہ ' جو ھنوز غیر مختتم ھے ' وہ شام میں ایک دوسري مہم استعماري میں اپنے آپ کو پھنسائیگا - اور خصوصاً بالفعل - کیونکہ فرانس کے متعلق شامي مسلمانوں کي راے اچھي نہیں ' اور ممکن بغاوتوں کي پیش اندیشي کي ضرورت اور اپنے جرمن رقیب سے ' جو ایک موثر قرب میں یعنے الیگزنڈرنیا میں موجود ھے ' ممکن تصادم کے لیے تیاري ' ایک ایسي حالت ھے جو اسکي فوجي طاقت کے بیشتر حصہ کو اپني طرف پھیر لیگي -

لیکن صورت معاملہ انگلستان کے حق میں اس سے بالکل مختلف ھے ' جسکو تمام آبادي کي ھمدردي حاصل ھے ' جسکے قدم مصر اور سینا میں کم و بیش استحکام کے ساتھہ جمے ہوے ھیں ' اور جسکے ہاتھہ میں مالٹہ ' قبرص ' اور اسکندریہ کي وجہ سے سمندر کي بھي کمان ھے - برطاني احتلال (Occupation) یا برطاني حمایت (Protection) شام کو سرسبزي کے اعلی درجہ پر پہنچا دیگا ' اور اقتصادي حیثیت سے فرانس فوائد اندوز ہوگا -

شام کے متعلق برطاني ارباب استعمار کي دلچسپیوں میں طویل جمود کے بعد اب ایک نمایاں حرکت ہوتي ھے - بیان کیا جاتا ھے کہ شام کي ترقي کے لیے مالي مجالس حکام (سنکدیکیٹس) زیر ترتیب ھیں - شمال لبنان میں تقسیم آب و آبپاشي کي اسکیم ' جو مشہور فرم سر جان جیکس لیمیٹڈ نے اپنے ہاتھہ میں لي ھے ' اور فلسطین میں تیل نکالنے کا کام جو ایک برطاني مجلس حکام (سنکدیکیٹ) لیگي اور جس نے تلاش مقامات کا کام نہایت حوصلہ افزا نتائج کے ساتھہ شروع کر دیا ھے ' ان دونوں کاموں کو ایسا ابتدائي تجربہ خیال کیا جاسکتا ھے ' جو اسلیے ھیں کہ بالاخر شام میں فرانس کے پہلو بہ پہلو برطانیہ کے اقتصادي مصالح کے پیدا کرنے کي طرف رھنمائي کریں -

شام میں سرمایہ لگانے کے لیے وسیع میدان ھیں ' اور برطانیہ اور فرانس دونوں کے سرمایہ دار طرفین کے فوائد کے لیے ان میدانوں میں کام کر سکتے ھیں -

(مراسلہ نگار نیر ایسٹ)

سلام و مناظرہ

طریق تسمیه و تذکـره خوانین

(مسٹر عبدالوالي - بي - اے (علیگ) از باره بنکي)

الهـلال کے پچهلے پرچه میں ح - الف بیگم صاحبه کے خط پر آپ کا طویل مگـر دلچسپ نوٹ دیکهکر مجهے خوشي هوئي که آپ کي توجهه مسئلۂ حقوق نسواں پر بهي هوئي - امید که یه توجه قایم رهیگي اور اسکے متعلق دلچسپ اور مفید خیالات دیکهنے میں آئینگے -

اسمیں کوئي شبهه نهیں که یورپ کي تهذیب یا عیسائي مذهب نے جو درجه عورت کا سوسائٹي میں قایم کیا هے وه بهت کم هے به نسبت اسکے ' جو اسلام نے عورت کو دیا هے - اسنے خوش آیند الفاظ میں خوشامد کرکے اسکي اصلي آزادي چهین لي هے - اور یـه سخت تعجب کي بات که باوجود اسقدر تعلیـم اور روشن دماغي کے یورپ کي عورتوں نے اس زمانه سے بهت پیشتر آزادي حاصل کرنے میں جدو جهد کیوں نه کي -

یورپ اپني عورتوں کے ساتهه پیار کي باتیں کرتا هے' انکو نفیس اور پیاري جنس کهتا هے ' انکي عزت کرنیکا دعوی کرتا هے ' لیکن اگر پوچها جاے که انکو کچهه بهي اقتصادي آزادي دینیکو طیار هے ؟ تو صاف انکار کر جائیگا -

یورپ کي عورت واقعي اپنے شوهر کي غلام هے - وه اپني ملکیت کا حق کسي چیز پر بحیثیت زوجه هونیکے نهیں رکهه سکتي' لیکن مسلم عورت اپنے والدین کا حصه پاتي هے - اپنے شوهر سے مهر لیتي هے ' اسلیے اقتصادي طور پر وه بهت آزاد هے -

یورپ کي وه عورت جسکو کسي وجهه سے شوهر نے طلاق دیدي هو' اسکے اگر کوئي دوسرا شوهر نه ملجاے تو سواے محتاج خانه کے دوسرا سهارا نهیں رکهتي ' لیکن مسلمان عورت طلاق کے بعد بهي اپني گذر کرسکتي هے -

دنیا میں اصلي آزادي اقتصادي آزادي هے که انسان اپني گذر اوقات کا کوئي ذریعه قائم کرے ' جو کچهه حقوق اور مطالبات هیں وه اسکے بعد هیں - اگر یه آزادي انسان سے لیلو اور دنیا بهر کے حقوق دیدو تو سب خاک هیں - وه غلام کا غلام هي بنا رهیگا -

آپ نے " آجکل کے متفرنجین مارقین " کو یه الزام دیا هے کہ وه یورپ کي کورانه تقلید کرتے هیں - یه الزام بالکل ٹهیک هے ' مگر معاف فرمائیگا که اسي قسم کي تقلیـد کي جهلـک " محترم جنس " کے الفـاظ میں بهي نظـر آتي هے ' جو آپ نے استعمـال فرمائے هیں - میري سمجهه میں ابتک نهیں آتا که جنس اناث ' محترم جنس کیوں سمجهي جاے ؟ خاصکر ایسي حالت میں جبکه دوسري جنس کي فوقیت کے بهی آپ قائل هیں -

الهلال :

حقوق نسواں کا غلغله گذشته بیس برس کے اندر بهت بلند هوچکا هے ' اور گو تحقیق کے ساتهه بهت کم لکها گیا هے مگر نفس موضوع سے سبهوں کو اتفاق هے - با این همه عمل و نتائج معدوم -

اگر آپ چاهیں تو میرے پاس ایک لنبي چوڑي فهرست ان تعلیم یافته لوگوں کي موجود هے ' جو باوجود ادعاء روشن خیالي و منور الفکري ' و با همۂ لوازم تهذیب جدیـد و مدینۂ فرنـگ ' اپني زندگي کے انـدر عورتوں کي غلامي و مملوکیـۃ کے ایسے آثار مظلمه و محزنه رکهتے هیں که انسانیۃ کیلیے ماتم کبری اور اسلام کیلیے ننـگ و عار هے ! !

آپ کیا پنجاب کے اس بد بخت بیرسٹر سے واقف نهیں هیں جسنے با این همه مقاله نگاري و صحافي ' و طنطنۂ سفر فرنـگ و نفخفخۂ لیڈري و رهنمائي ' اپني مظلوم بیوي اور بچوں کو طعمۂ هلاکت بننے کیلیے چهوڑ دیا ' اور خود ایک متمول بیوه کي دولت حاصل کرکے پیوسته مشغول شرب خمر ' و علی الدوام مشغوف به تعطل و عیش کاري هے ؟

پهر وه حر الفکر' منور الخیال' تعلیم یافته ' مدنیۃ پرست ' آزاد عمل' ماتم گذار مظلومیت انسانیۃ ' اور ناصر حقوق نسوانیه فرقه کهاں هے ' جو هندوستان کي عورتوں کو ظلم و جبر سے نجات دلانے کیلیے مبعوث هوا هے ؟ اور کهاں هے وه نئي مهذب و آزاد سوسائٹي ' جو قدامت پرست طبقه کے مظالم سے نفور' مغربي خواتین کي جلوه آرائیوں پر متحسر' اور اسر و تقید اور حجاب نسواں پر همیشه مرثیـه خواں هے ؟ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ؟

آپ خوش هیں که میں مسئلۂ حقوق نسواں پر بهي متوجه هوا - گذارش هے که آپ تو مجهے برسوں سے جانتے اور میرے خیالات سے واقف هیں - میں اگر اس مسئله پر متوجه نه تها ' تو یه کسي غفلت و اغماض کا نتیجه نه تها ' اور نه اسکا که میرے دل میں اس جنس اشرف و اعلی کے مصائب کا کوئي درد نهیں - یه کیونکر ممکن هے ' جبکه یورپ کے ادعا اور نمونے کي بنا پر نهیں بلکه حضرۃ داعي اسلام کے اسوۂ حسنه کي بنا پر اس قول کو اپنے سامنے پاتا هوں که "خیارکم' خیارکم لنسائکم" البته اسکے کچهه اور هي اسباب هیں - اصل یه هے که یه تمام منزلیں جو آپ حضرات کے سامنے هیں ' مجهے بهي پیش آچکي هیں' فرق صرف اتنا هے که آپ اب تـک انهي کو دیکهه رهے هیں اور میں الحمد لله انسے آگے بڑهچکا هوں :

راهے که خضر داشت ز سرچشمه دور بود
لب تشنـگي ز راه دگـر بـرده ایـم ما !

اگر عورتیں مظلوم هیں تو انهیں ڈرائینـگ روم کي ادعائي صحبتوں سے حقوق نهیں ملسکتے - بلکه گهر کي عملي زندگي اور حسن معاشرت و سلوک کے نمونے پیش کیجیے - اسکا طریقه یه نهیں هے که صرف مضامین لکهتے رهیے یا ایک اخبـار عورتوں کیلیے جاري کردیجیے - یه تو ابتدائي منزلیں تهیں - موجوده منزل یه هے که همارے اندر نمونه پیدا هو' نیز ایک ایسي اخلاقي و ایماني قوت ' جو ان ظالموں کو کوئي معاشرتي سزا دیسکے ' جو باوجود ادعاء حریت جدیده ' عورتوں کیلیے درندۂ و وحوش سے بهي بدتر هیں -

یهي هے که توفیق الهي نے اصل منزل حقیقت دکهلا دي ' اور اس ایک هي سرچشمۂ مقصود تـک پهنچا دیا جس سے اصلاح و فلاح ملت کي هر شاخ کي تشنگي دور هوسکتي هے - میں یه نهیں کهتا که تعلیم کیلیے کوشش کرو' میں اسکا وعظ نهیں کرتا که محاسن اخلاقي حاصل کرو' میري دعوت یه نهیں هے که پالیٹکس میں ترقي کرو ' اور یقیناً میں نے کبهي بهي بحث نه کي که عورتوں کو انکے طبیعي اور عقل و شرع کے بخشے هوے حقوق واپس کر دو '

(قسم دوم Sedementry کے اقسام ثلاثه)

(۱) Primory or Palaeozic - یه لفظ یوناني زبان کے دو الفاظ (Paleo) اور (Zoe) سے مرکب ہے Paleo بمعني قديم اور (Zoe) بمعني زندگي - اس زمين کو Palaeozoic اسوجه سے کہتے هيں که اس ميں سب سے پہلے جاندار چيزوں کے آثار پائے جاتے هيں - اس زمين کو Primory Rock بهي کہتے هيں يعني ابتدائي زمين - هم اپني اصطلاح ميں " حيات قديم " يا " عهد اول " کہيں تو بہتر ہے -

(۲) Messziicor Secondory يه لفظ بهي يوناني زبان کے دو لفظوں Meso اور Zoe سے مرکب ہے - Mesc بمعني اوسط اور Zoe بمعني حيات - اس زمين کو Mesozoic اس وجه سے کہتے هيں که اس قسم کے زمين ميں " حيات قديم " کي ذي روح اشياء سے نسبتاً زياده نشو پذير جاندار آثار پائے جاتے هيں - اس زمين کو Secondry يعني دوسرے قسم کي ميں بهي کہتے هيں - اسکا لفظي ترجمه " حيات اوسط " يا " عهد ثاني " ہے -

(۳) Cainozoic or Tertiary يه لفظ بهي يوناني کے دو الفاظ Cano اور Zoe سے مرکب ہے - Cano بمعني نو ساخته يا جديد اور Zoe بمعني حيات - اس زمين کو Canozoic اسلئے کہتے هيں که اس زمين ميں موجوده ذي روح اشياء کے آثار پائے جاتے هيں - Tertiary بهي کہتے هيں ' يعني تيسرے قسم کي زمين -

(حيات قديم يا عهد اول کے طبقات سته)

(۱) Cambarian اُس طبقه ارض کا نام ہے جس ميں شل Shell والے جانوروں کے آثار پائے جاتے هيں - شل سے مراد وه جانور هيں جسکے جسم پر خار دار اور سنگين جلد هوتي ہے -

(وجه تسميه) اس طبقه ارض کو Sedgwick نامي ايک عالم طبقات الارض نے ۱۸۳۹ ميں دريافت کيا - ويلز کي زمين ميں اس قسم کے جانوروں کے نشانات ملے - چونکه ويلز کو Cambaria بهي کہتے هيں' اسليے اُس نے اس طبقه کا نام اسي سر زمين کے نام پر رکها -

(۲) Ordovician اس طبقه ارض ميں Cylindrical يعني وه جانور جنکا جسم طول ميں هوتا ہے مثلاً مچهلي سانپ وغيره اور خار دار جانوروں کے نشانات ملتے هيں -

(وجه تسميه) Ordovices (اور ڈو ويسس) ايک فرقه کا نام ہے - جس جگه يه فرقه آباد تها - اوسي جگه مسٹر - سي - ليپ ورته (C. Lapworh) نے اس طبقه کو دريافت کيا ' اسليے اس فرقه کے نام پر اس طبقه کا نام رکها گيا -

(۳) Silurian اس طبقه ميں مچهليوں کے آثار ملتے هيں اس طبقۂ ارض کو Murchion نامي ايک ارضي نے سنه ۱۸۳۵ع ميں دريافت کيا - فرقه سلورس Silures کے ملک Siluria ميں اس طبقه کے آثار پائے گئے تھے - پس اس محقق نے اسکا نام اسي ملک کے نام پر رکهديا -

(۴) Devonian اس طبقه ميں سيپ وغيره پائے جاتے هيں - اس طبقه کے آثار Devonshire نامي برطانيه کے ايک صوبه ميں پائے گئے تھے - پس اسکا نام بهي اُسي صوبه کے نام پر رکها گيا -

(۵) Carboniferons اس طبقه ارض ميں رينگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے هيں -

چونکه اس طبقه ميں کوئله Coal بہت پايا جاتا ہے اسلئے اسکو Carboniferons کہتے هيں يعني " کوئله کا طبقه "

(۶) Permian يه حيات قديم يا عهد اول کے اُس آخري طبقه کا نام ہے جس ميں رينگنے والے جانوروں کے نشانات ذات الثدي جانوروں کے مشابه ملتے هيں - چونکه اس طبقه کي زمين ايشيا کے صوبه پرم ميں پائي گئي اس لئے اس طبقه کا نام Permian پرمين رکها گيا -

(حيات اوسط يا عهد ثاني کے طبقات ثلاثه)

(۱) Triassic اس طبقه ميں ذات الثدي جانوروں کے نشانات ملتے هيں - يه طبقه پہلے تين الگ الگ طبقوں ميں منقسم تها - مگر جديد تحقيق کي بنا پر جرمني کے علمائے ارض نے اسکا نام Triasic رکها - يعني " اتفاق ثلاثه " -

(۲) Jurassic - اس طبقه ميں اُن رينگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے هيں جو پرند کے مشابه هوتے تھے -

چونکه اس طبقه کي زمين کوه جورا ميں پائي گئي - اس ليے اس طبقه کا نام اسي پہاڑ کے نام پر رکها گيا -

(۳) Cretaceons اس طبقه ميں سب سے پہلے پرند کا نشان پايا جاتا ہے - چونکه اس طبقه ميں سفيد مٹي زياده پائي جاتي ہے اس وجه سے اسکے Cretaceons کہتے هيں ' يعني " خاک سفيد کا طبقه " -

(حيات جديده يا عهد ثالثه کے طبقات خمسه)

(۱) Eocene يه حيات جديده يا عهد ثالث کا قديم ترين طبقه ہے ' جس ميں موجوده عهد کے نباتات کے نشانات ملتے هيں -

چونکه موجوده عهد کي ذي روح اشياء کے آثار اسي طبقه سے ملنا شروع هوئے ' اس ليے اس طبقه کو Eocene کے نام سے موسوم کيا - يه لفظ يوناني زبان کے دو لفظوں سے مرکب ہے - اسکا لفظي ترجمه " صبح جديد " ہے -

(۲) Oligocene اس طبقه ميں موجوده پالتو جانوروں کي کسي ابتدائي نسل کے آثار پائے جاتے هيں -

يه لفظ بهي يوناني کے دو لفظوں : Oligo اور Cene سے مرکب ہے - جنکے معني علي الترتيب کم اور جديد کے ہے -

(۳) Miocene اس طبقه ميں موجوده ذات الثدي جانوروں کے آثار ملتے هيں - يه لفظ بهي يوناني کے دو الفاظ Mio اور Cene سے مرکب ہے - Cene کے معني اوپر بيان هوچکے ' Mio کے معني کمتر يا مختصر تر کے هيں -

(۴) Pliocene اس طبقه ميں خار دار اور ذات الثدي دونوں قسم کے جانوروں کے نشانات پائے جاتے هيں -

Plio بمعني بيش تر اور زياده کے هيں -

(۵) Pleiostocene يهي طبقه ہے که جس طبقه ميں انسان کے آثار پائے جاتے هيں - Pleisto کے معني بالکل نئے کے هيں

دولت اسلامیہ کے ایک عضو مقطوع کا انجام

تخت البانیا پر ایک نصرانی شہزادہ

آزادي کے لیے البانیوں کي قابلیت' یورپ کا اس سے مقصود' ایک بہترین انتظام کا ترک

انگلستان کي مایۂ ناز خدمت امن یعني لندن کي موتمرالسفراء کامیاب سمجھي جاتي ہے کو وہ جنگ کے اھوال و فظائع میں شمہ بھر بھي تخفیف نہ کرسکي - یہ کیوں ؟ اسلیے کہ اس نے طاقت کے عفریت یعني دول یورپ کو دست و گریباں ہونے نہ دیا ' اور مسئلہ البانیا کي گرہ کو تیغ کي نوک کے بدلے قلم کي نوک سے سلجھا دیا - مگر کیا یہ صحیح ہے؟ کیا انگلستان نے امن کي کوئي حقیقي خدمت کي ؟ یا صرف ھنگامي و فوري ؟ کیا قواء دول کا توازن برھم نہیں ھوگیا ؟ اور ھر سلطنت کو اپني جنگي طاقت میں اضافہ کرنا پڑا ؟ اور کیا در حقیقت مسئلۂ البانیہ حسب دل خواہ حل ھوگیا ؟ ان سوالات کا جواب دینا اس شخص کے ذمے ہے جو موتمر السفراء (سفرا کي کانفرنس) پر ایک عام نظر ڈالنا چاھتا ھو-

مگر ھم اسوقت یہ دیکھنا چاھتے ھیں کہ اس موتمر نے اسلام اور البانیا کے لیے کیا کیا ' اور کیوں دیا ؟

اتحاد دول در حقیقت حکومت اسلامیہ کے لیے ایک پیغام مرگ تھا ' جو وقت کے آنے سے پہلے اسے پہنچا دیا گیا ہے - اس اتحاد نے یہ بتلا دیا کہ دول کي باھمي رقابت اور عداوت کا جو تنکا اس غریق بحر فنا کیلیے سہارا تھا ' وہ بھي اب بر سر زوال ہے' اور وہ وقت دور نہیں جب اس جسم کي جگہ سطح آب کے بدلے قعر دریا ھو' اور عرصہ کے منتظر حریفوں میں بصلح و آشتي تقسیم ھو جائے -

اگر (خاکم بدھن) حکومت اسلامیہ کي تقسیم کے لیے کبھي آخري اتحاد ھوا تو اسکي تاریخ کا آغاز اسي موتمر سے ھوگا ' اور اسکے مولد و منشا ھونے کا شرف انگلستان ھي کو حاصل ھوگا -

البانیا کے لیے اس موتمر نے کیا کیا ' اور کیوں کیا ؟ اسکا جواب ھم انگلستان کے ایک مشہور کاتب سیاسي لوئس ولف کي زبان سے دینا چاھتے ھیں - کاتب مذکور نے البانیا کي حکمراني پر ایک مضمون لکھا ہے جو گریفک کي تازہ اشاعت میں شایع ھوا ہے اس مضمون میں ان تمام نقطوں پر بحث کي گئي ہے' جو ھم لکھنا چاھتے تھے - مضمون کے ترجمے کے بعد کسي ملاحظہ کي ضرورت نہ تھي' مگر بد قسمتي سے ھمارے ملک میں مقالات و رسائل کو ایک غلط انداز نظر سے زیادہ توجہ نصیب نہیں ھوتي' اور مقالات سیاسیہ تو شاید اس سے بھي محروم رھتے ھیں - اسلیے پہلے چند امور کي طرف قارئین کرام کي توجہ مبذول کردینا ضروري ہے -

دنیا ھمیشہ یہ سمجھتي تھي کہ حقائق پر اقالیم و ملک کے تغیر کا اثر نہیں پڑتا' مگر یورپ کي سیاست نے ثابت کردیا کہ ایلم کي طرح حقائق کي دنیا بھي ان تغیرات سے متاثر ھوتي ہے - یعنے اگر بلقان میں دو اور دو چار ھیں' تو ممکن ہے کہ وہ ھندوستان میں دو اور دو پانچ ھوں -

" وطن صرف اھل وطن کے لیے ہے " یہ وہ اصول ہے جسکي تبلیغ ھمیشہ دولت عثمانیہ کي عیسائي رعایا میں یورپ نے کي ہے - عثماني مسیحي رعایا میں سے جب کبھي کسي فرقہ نے حریت و استقلال کا مطالبہ کیا ہے تو یورپ نے ھمیشہ اسکو مطالبۂ مشروع اور حق طبیعي کا سوال قرار دیا ہے ' لیکن اگر یہي سوال ھندوستان ' مصر ' یا مغرب اقصی کي سرزمین سے بلند ھوا تو وہ یکسر بغاوت اور جرم سمجھا گیا - یہ کیا ہے کہ جو شے ھندوستان میں بغاوت و سرکشي ہے ' وھي بلقان اور آرمنیہ میں مطالبۂ مشروع اور حیات قومي کا ایک ثبوت طبیعي ہے ؟

انگلستان کو چونکہ دھاء و سیاست سے نصیب وافر ملا ہے اسلیے اس نے ھمیشہ ایسے مواقع پر دو جماعتیں کردي ھیں' کارکن اور سرگرم جماعت کو فوضوي (انارکست) قرار دیکے انکے ابادت و استیصال کے لیے قانون کي تیغ بے پناہ سے کام لیا ہے' اور دوسرے کو یہ کہکے سمجھا دیا ہے کہ ابھي تم تیار نہیں ھو' جب وقت آئیگا تو ھم خود دیدینگے -

لیکن اگر البانیا کي خود مختاري کا وقت آگیا ہے جہانکي زندگي اب تک خانہ بدوشانہ اور قبیلہ وار ہے تو ھندوستان اور مصر میں کیوں خود مختاري کا وقت نہیں آیا ؟ حالانکہ یہ دونوں مقامات تہذیب و تمدن اور تعلیم و تربیت نیز ادارت و انتظام میں یقیناً البانیا سے بدرجہا بہتر ھیں -

یہ کیا اسلیے ہے کہ البانیا دولت عثمانیہ کا جزء ہے ' اور یہ دونوں مقامات دولۃ برطانیہ کے اجزاء ھیں ؟

یورپ کي سیاست کا قوام دو جزو سے ہے ' ایک خود کامي اور دوسرا نفاق - اسکے جس عمل سیاسي کو دیکھو گے ' اسمیں یہ دونوں چیزیں ضرور موجود پاؤ گے - کسي قوم کو غلامي کي بیڑیوں سے آزاد کرنا ایک نہایت مقدس کام ہے مگر یورپ جب اسے انجام دیتا ہے تو وہ بھي خود غرضي و نفاق سے آلودہ ھوتا ہے - البانیا کو آزاد کرایا گیا ' مگر اسلیے نہیں کہ وہ ایک کامیاب و قوي سلطنت ھو بلکہ اسلیے کہ وہ ایک برزخ ھو جو یونانیوں اور سلافیوں اور آسٹریا اور اطالیا میں حائل رہے اور انکو باھم ٹکرانے نہ دے !

گو یورپ کہتا ہے کہ اسکا دامن مذھبي تعصب کے کانٹوں میں الجھا ھوا نہیں ہے اور بعض سادہ لوح باور بھي کرلیتے ھیں ' مگر کیا کیجیے ' واقعات ھمیں عدم یقین پر مجبور کرتے ھیں - ھم جب کبھي یورپ کے اعمال سیاسیۂ کو دیکھتے ھیں تو صاف نظر آتا ہے کہ اسکا مقصد وحید محض اسلامي نفوذ و اقتدار کا مٹانا ' اور اسکي جگہ مسیحي مغربي اثر کو قائم کرنا ہے - یورپ نے ابتک عثماني رعایا میں سے جن جن اقوام کو مثلاً بلغاریا ' یونان ' رومانیا کو آزاد کیا ہے' نہ انمیں تعلیم تھي نہ تمدن اور نہ اداري و سیاسي قابلیت' مگر با ایں ھمہ یورپ نے انہیں آزاد کرایا اور انتظام کے لیے اپنے یہاں کے اشخاص اور

کیونکه یه میری وه چهوٹی موٹی منزلیں هیں ' جنکو الحمد لله میلوں اور کوسوں پیچهے چهوڑ آیا هوں -

میری دعوت اب صرف ایک هی هے یعنے امر بالمعروف و النهی عن المنکر ' اور یقین کیجیے که آپ لوگوں کے پیش نظر کوئی بهی شے ایسی نہیں هے جو اسمیں نهو - البته اسمیں جو کچهه هے ' وہ دوسری صداؤں کو میسر نہیں :

یک چراغ ست دریں خانه که از پرتو آں
هر کجا می نگری ' انجمنے ساخته اند !

یه کیا هے که تعلیم کی ضرورت آشکارا هے ' اعمال حسنه کا جمال سب کو مرغوب هے - اخلاق کی خرابیوں سے کسی کو انکار نہیں - بد عملی و فسق و فجور کی کوئی بهی تعریف نہیں کریگا - عورتوں کے حقوق پر ایک هنگامۂ لسان و قلم برپا هو چکا هے - اصلاح اصلاح ! ترقی ترقی ! اور عمل عمل ! سب کی زبانوں پر هے ! تاهم جو گرفتار جهل و غفلت هیں ' انکی سرشاری جهالت بدستور ' جو مبتلاے فسق و فجور هیں ' انکی جسارت و جرأت علی حالها ' اور جو مبتلاے بد عملی و ترک اخلاق حسنه هیں ' انکی حالت بدسے بد ترین ' کیا یه اسی کا نتیجه نہیں هے که هم میں دباؤ اور طاقت نا پید هے ' اور کوئی قوت ایسی نہیں رهی جو همیں قول و عمل کی تطبیق پر مجبور کرے ؟

یه دباؤ اور طاقت آج یورپ میں اجتماعی اور معاشرتی صورت میں هے ' یعنے " سوسائٹی " اور اسکے اداب و رسوم (ایٹی کٹ) ایک ایسی طاقت رکهتے هیں که هر شخص خواه کیسا هی جری اور نـڈر هو ' لیکن اگر سوسائٹی میں کوئی ادنی سی جگه بهی رکهتا هے تو اسکے تحفظ کیلیے مجبور هے که اپنے ظواهر اعمال میں کوئی بات ایسی نهونے دے جسکی بنا پر اپنی جگه ضائع کردے -

مسلمانوں میں یهی چیز زیاده قوت و اثر کے ساتهه کار فرما تهی ' البته اسلام کی یه خصوصیت هے که وہ هر انسانی اثر و عمل کو رشتۂ الہی سے وابسته کردیتا هے - یهی قوت هے جس کو لسان شرع نے امر بالمعروف و نهی عن المنکر کے لفظ سے تعبیر کیا هے یعنی هر مسلمان اسکے لیے مجبور تها که وہ اعمال صحیحه و حسنه اختیار کرے ' اور اگر نه کرے تو مسلمانوں کی سوسائٹی میں کسی عزت و وقار کے حاصل کرنے کا مستحق نہیں هوتا تها - یه ایک احتساب عمومی کی قوت تهی جو هر فرد کو دوسرے فرد کیلیے ایک قوۃ محتسبه بنا دیتی تهی ' اور ممکن نه تها که اس احتساب عام سے کوئی بڑے سے بڑا فرد بهی بچ سکے -

پس آج اصلی ضرورت صرف اسکی هے که قوم میں ایک دینی احتساب کی قوت پیدا کی جاے ' جو هر عمل صالح و احسن کیلیے مقوم و مظهر ' اور هر فعل زشت و بد کیلیے اپنے اندر ایک سخت معاشرتی سزا رکهتی هو ' جب تک که هماری سوسائٹی ایک ایسا قوی دباؤ پیدا نه کریگی ' اس وقت تک محض دعوت و غلغله بیکار هے -

ایک شخص جو اپنی جانثار بیوی کیلیے خونخوار درنده هے ' ایک نا عاقبت اندیش جو اپنے ذاتی مصالح کیلیے یا اپنے بعض نادان اعزا کی پر معصیت خوشی کیلیے اپنی لڑکیوں کو ازدواج غیر مناسب کے ذریعه قتل کر رها هے ' ایک نفس پرست جو اپنے گهر سے باهر کی زندگی میں حسن و جمال کی زیاده بهتر نظیریں دیکهکر آماده هو گیا هے که اس عورت کی رفاقت ازدواجی سے اپنے تئیں آزاد کرالے ' جس بد بخت کے سامنے کوئی ایسی نظر فریب دنیا نہیں هے ' میں آپسے پوچهتا هوں که ایسا نه کرنے کیلیے اُسکے نفس شریر کو کیا مجبوری هے ' جبکه سوسائٹی هر حال میں اسکی پرستش کیلیے طیار هے ' اور اسکے لیے نور و ظلمت میں کوئی فرق نہیں ؟

جو لوگ که معصیت و بد اخلاقی اور ظلم و عدالت کشی کے مجسموں کو انکی سزا دینے کیلیے طیار نہیں ' انهیں کسی فرقے کی اعانت کرنے اور اسکے حقوق کی وکالت کا کیا حق هے ؟

قوم میں صحیح دینی حسیات پیدا کیجیے ' امر بالمعروف و نهی عن المنکر کی سنت رفته کو پهر زنده کیجیے - اپنے اعمال کی بنیاد کسی قوم کی تقلید پر نہیں ' بلکه خود اپنی تعلیمات صحیحه پر رکهیے ' اور اپنے اندر اتنی قوت پیدا کیجیے که هر تعلیم نمونے کے ساتهه هو اور هر اعلان عمل کے بعد - جب تک کوئی ایسی تبدیلی پیدا نهوگی اس وقت تک محض ادعائی مباحث و هنگامه آرائیوں سے کچهه حاصل نہیں هوسکتا -

آخر میں آپنے ظاهر کیا هے که متفرنجین هند کو ملزم قرار دینے میں آپ میرے ساتهه هیں ' مگر " محترم جنس " کی ترکیب میں خود یورپ کا اتباع موجود هے ' اور نیز یه که جنس اناث کے احترام و شرف کا سبب سمجهه میں بالکل نہیں آتا -

میں نے اگر جنس اناث کو " جنس محترم " لکها تو یقین کیجیے که اُس فرض تعبد و پرستش سے مرعوب هوکر نہیں لکها ' جو یورپ اپنی زندگی کے بیرونی مناظر میں ظاهر کرتا هے - بلکه میرے سامنے اسلام و داعی اسلام (علیه الصلوۃ والسلام) کا اُسوۂ حسنه موجود هے اور وهی مجبور کرتا هے که فطرۃ انسانی کے اس اجمل ترین مظهر کے " احترام " کا اعتراف کروں -

" الرجال قوامون علی النسا " اسکے منافی نہیں ' بلکه اسی کا نتیجه هے - فطرۃ نے عورت کے ذمے حفظ و تکثیر نوع انسانی کی خدمت اقدس و اعلی سپرد کی ' اور اسکا لازمی نتیجه یه تها که مردوں کو اسکے قیام حیات اور ضروریات معیشت کے فراهم کرنے پر مجبور کیا جاتا - اس اختلاف حالت سے مردوں کو جسمانی قوت عورتوں کے مقابلے میں قدرتی طور پر زیاده حاصل هے : و للرجال علیهن درجة -

بهر حال اب اس مبحث نے جنسی مساوات و عدم مساوات کے موضوع بحث کی صورت اختیار کرلی هے - بهتر هے که چند دیگر مکاتیب و رسائل جو اس بارے میں آچکے هیں ' پہلے شائع کردیے جائیں ' اسکے بعد به تفصیل اپنے خیالات شائع کروں -

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن)

مصنفۂ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی

مچهلی بازار کانپور کے واقعه کی نهایت مشرح و مفصل حالت ' میونسپلٹی کی کارروائی ' مسجد کا انهدام ' واقعه جانکاه ۳ - اگست ' هندوستان میں اس کے متعلق شورش ' عدالت کی کارروائی ' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسراے کا حکم - یه تمام حالات نهایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے هیں -

مصنف به حیثیت نامه نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تهے اور جو کچهه انهوں نے لکها هے وہ (Man on the Spot) کا مصداق هے - اسمیں بهت سے واقعات ایسے بهی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع هوئی هے - اسکے نفع کا ایک حصه مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - یه ایک ایسی کتاب هے جسکو مسلمانوں کی موجوده بیداری کی ایک موثر سرگزشت سمجهنا چاهیے - درمیان میں جابجا متعدد هاف ٹون تصویریں بهی دی هیں - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آنی چاهئیں -

قیمت ایک روپیه — المشتهر

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بهو بازار اسٹریٹ - کلکته

تجربه هے - جب یونانیوں' بلغاریوں' اور رومانیوں کے لیے یه تدبیر اختیار کی گئی تهي' تو وہ پشتها پشت سے ترکي پاشاوں کے هاتهوں پس چکے تهے جنکے زیر حکومت انهوں نے ایک اجتماعي و سیاسي یک جنسي اور اجنبي محکومي کي عادت اختیار کرلي تهي' مگر البانیا میں انمیں سے ایک بات بهي نهیں هوئي هے -

میں شاهزاده رائڈ کے متعلق کوئي بري پیشینگوئي کرنا نهیں چاهتا' مگر مجهے خوف هے که البانیه میں اسکا طرز عمل اسي پامال راسته کو اختیار کریگا' جو شاه اوٹو نے یونان میں شاهزاده کوزا نے مولڈو و ایشیا میں' اور بیٹنمبرگ کے شاهزاده اسکندر نے بلغاریا میں اختیار کیا تها -

سچ یه هے که سربرهاے سلطنت پر نئے حکمرانوں کے جوڑنے کا طریقه بالکل نیم حکمي هے' اور کامیابي کي منزل تک پهنچنے کے لیے اسکو بهت سي ناکامیوں میں سے گزرکے جانا پڑتا هے -

غالباً دول یورپ کا یه خیال بیجا نهیں که البانیا بهت جلد یورپ کے ذریعه مهذب و منتظم بنایا جا سکتا هے - لیکن جب انکي هر دلعزیز امیدیں ناکام هونگي تو بالکل ایک دوسرے نقشه عمل کي آزمایش کرنا پڑیگي -

اخلاقي اور اجتماعي لحاظ سے البانی ایک یوروپین قوم نهیں هیں - وہ بحیرہ ایڈریا تک (اسود) کے افغان هیں - سیاسي حیثیت سے بهي وہ افغان هیں' کیونکه انکے متعلق جو کچهه چاها جاتا هے اسکا مقصد یهي هے که وہ ایک درمیاني سلطنت کا کام دیں - یونانیوں اور سلافیوں کو اڈریا تک سے روکیں' اور اطالیا اور سرویا کے رقیبانه حوصلوں کو همیشه پس و پیش میں رکهیں - یه نهیں که وہ خود ایک طاقتور اور آزاد قوم بنجائیں -

جبکه یه حالات هیں تو البانیا کي حکومت کا مسئله اس طرح بهتر طور پر حل هوتا که عبد الرحمن (امیر افغانستان) کي طرح کوئي وطني شخص تلاش کیا جاتا جو افغانستان کے اور عبد الرحمن کے پر از فراست خیال کے ساتهه حکمراني کرتا -

مجهے تو یه نظر آتا هے که مسئله البانیا کا یه حل نهایت هي امید افزا هوتا - شاید عبد الرحمن کا طرز حکومت همارے انسانیت پرست اور خیال پرستوں کو ناگوار معلوم هو' مگر جیسا که علي پاشا نے ایک فرانسیسي تارک الدین ابراهیم افندي سے کها تها' یهي ایک طریقه هے جس سے البانیا میں امن رهسکتا هے اور البانیوں کو بین القومي فتنه بننے سے بچایا جا سکتا هے "

خطوط جہنم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل هے - جس نے قلم سے جهنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کهینچے که یورپ کي تمام زبانوں نے اسے اپني آغوش میں جگهه دي -

یورپ کے بعض اعلی تعلیم یافته نے مجهے اس ترجمے کي داد دي اور هندوستان کے بعض مشهور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بهر صورت کتاب قابل ملاحظه هے -

کل خطوط تیس هیں جو سلسله وار شایع هو رهے هیں - پورے مجموعے کي قیمت معه محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیه - ۱ - آنه هے - هر خط کي جدا گانه قیمت ۲ - آنه - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ هے - شرف الدین محمد

محله کهاري کنواں - رام پور اسٹیٹ - یو - پي

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس میں
سر تھیوڈر ماریسن

محمڈن کالج علیگڈهه کے سابق طلباء و دیگر بهي خواهان قوم اس خبر کو سنکر بهت خوش هونگے که همارے کالج کے سابق پرنسپل سر تهیوڈر ماریسن - کے - سي - آئي - اي - جو بحیثیت ممبر شاهي کمیشن کے هندوستان تشریف لائے هوے هیں - محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کي شرکت اور اپنے پرانے شاگردوں اور احباب سے ملنے کے واسطے کانفرنس کے زمانه میں آگرہ میں تشریف لائینگے - سر تهیوڈر ماریسن کو محمڈن کالج اور اوس کے طلباء کے ساتهه جو دلچسپي اور همدردي هے' وہ ظاهر هے - اون کا بڑے دن کے زمانه میں کلکته سے آگرہ کے سفر کي تکلیف گوارا کرنا هي اونکي دلچسپي کا بین ثبوت هے - امید هے که سر تهیوڈر ماریسن کي موجودگي کانفرنس میں ایک خاص دلچسپي پیدا کردیگي -

برادران کالج سے پوشیدہ نهیں هے که بد قسمتي سے کالج کے معاملات میں آجکل کچهه پیچیدگیاں واقع هوگئي هیں کے متعلق سابق طلبائے کالج کو باهم مشورہ کرنے کي سخت ضرورت هے' اور کانفرنس کا زمانه اس مشورہ کے واسطے بهترین موقعه هے - خاصکر تهیوڈر ماریسن کا اوس زمانه میں آگرہ تشریف رکهنا اور شریک مشورہ هونا ایک نعمت غیر مترقبه هے - جس سے فائدہ حاصل کرنا همارا فرض هے - اسواسطے برادران کالج سے نهایت التجا کے ساتهه یه استدعا هے که وہ ضرور بالضرور اس مرتبه آگرہ تشریف لاکر کانفرنس میں شریک هوں - اگر کالج کے سابق طلباء کثرت سے اس موقعه پر تشریف لے آئے' اور اونکي یه خواهش هوئي تو همارے خیال میں اس موقعه پر کالج کے معاملات پر بحث کرنے کے واسطے سابق طلبائے کالج کا ایک خاص جلسه کرنا نهایت مفید هوگا - باني کالج علیه الرحمة کي زیادہ تر امیدیں کالج کے هي طلبه سے وابسته تهیں - همکو امید هے که همارے برادران کالج سر سید علیه الرحمة کي ان امیدوں کو حتی الامکان ضرور پورا کرینگے' اور اس نازک موقعه پر اپنے پیارے کالج کو مشکلات سے بچانے کے واسطے پوري کوشش اور توجه فرمائینگے -

خاک... اران

سید نبي الله - بیرسٹر ایٹ لا لکهنو' احسان الحق - بیرسٹر ایٹ لا جالندهر' شوکت علي - بي - اے - سکرٹري اولڈ بوائز ایسوسي ایشن دهلي' ظهور احمد - بیرسٹر ایٹ لا - اله آباد' عامر مصطفی خاں - علیگڈه' محمد فایق بي - اے - ایل - ایل - بي - وکیل فیض آباد' ناظر الدین حسن - بیرسٹر ایٹ لا لکهنو' محمد یعقوب - وکیل مراد آباد' رضا علي - وکیل مراد آباد -

باجلاس جناب قاضي عبد العزیز خانصاحب نائب تحصیلدار پشین ضلع کوئٹه بلوچستان -

بمقدمه اڈن مل موهن مل بذریعه اڈن مل دکاندار بازار سرانان تحصیل پشین ضلع کوئٹه ملک بلوچستان - مدعي بنام سلطان بخش ولد نا معلوم ذات درزي سکنه بازار سرانان مدعا علیه

دعوی مبلغ ۳۷ روپیه - ۳ آنه

مقدمه مندرجه صدر میں مدعا علیه رو پوش هے اور باوجود تلاش کے کچهه پته مدعا علیه کا نهیں ملا اسلیے یه اشتهار دیا جاتا هي که اگر مدعا علیه صدر بتاریخ ۲۰ جنوري سنه ۱۹۱۴ ع اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت هوکر پیروي مقدمه نهیں دیگا تو بموجب دفعه (۱۰۰) ضابطه دیواني تجویز مقدمه یکطرفه عمل میں آویگي "

دستخط اور مهر عدالت سے آج بتاریخ ۱۱ ماه دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع جاري هوا' (مهر عدالت)

حکمرانی کے لیے اپنے یہاں کے خاندانی شہزادے بھیجے اور اسطرح حکومت اسلامیہ کے اعضاء سے نئی مستقل عیسائی ریاستیں قائم کیں -

ہم یہ نہیں کہنا چاہتے کہ قرون مظلمہ کی طرح آج بھی یورپ اپنے اعمال میں نصرانیت پرست ہے' مگر یہ ہم جانتے ہیں کہ وہ اسلامی نفوذ کے مٹانے اور عیسائی نفوذ کی توسیع میں پوری طرح سرگرم ہے - پس یا تو یہ اسلیے ہے کہ یورپ آج بھی اسیطرح عیسائیت پرست ہے جسطرح کہ پہلے تھا مگر اپنے جوش ملی کو از راہ نفاق چھپاتا ہے ' یا وہ خود تو مسیحیت کی حلقہ بگوشی سے آزاد ہے' مگر اسکی سیاست آزاد نہیں -

اسکی تازہ ترین مثال البانیا ہے - البانیا کے لیے بہترین انتظام یہ تھا کہ کوئی امیر عبد الرحمن تلاش کیا جاتا ' اور چاہا جاتا تو غالباً اسعد پاشا اس خدمت کو انجام دیسکتا ' مگر ایسا نہیں کیا گیا اور عیسائی شہزادہ یورپ سے بھیجا گیا ' تا کہ یہ زمین کا ٹکڑا جو ہلال کے نیچے سے نکل آیا ہے ' پوری طرح صلیب کے قبضے میں آجائے ' اور اسطرح عیسائی ریاستوں کی تعداد میں ایک اور اضافہ ہوجائے !

بہر حال مسٹر لوئیس ولف لکھتے ہیں :

" تیز اور درخشاں واقعات کے اس عہد میں زندہ رہنا ہر انسان کا طبیعی حق ہے "

یہ وہ فقرہ ہے' جو " ڈسرا ایلی " نے مسز رجس ولیمس کو سنہ ۱۸۶۲ ع میں اسوقت لکھا تھا' جب یونانی لارڈ اسٹینلی کو اپنا بادشاہ بنانا چاہتے تھے -

اس عہد کو مطلب پرست کہنا کتنی سنگین غلطی ہے یہ ایک بے پایاں داستان ہے جسکے چھیڑنے کا یہ موقع نہیں - آجکل تو یہ حالت ہے کہ کہانیوں کی طرح دفعۃ تخت الٹتے اور تاج ملتے ہیں !

سر ایڈورڈ گرے اور وزارتہاے عظمی (چانسلرز) کے دوسرے بھیگے ہوے کملوں کے علی الرغم ' ابھی تک ہم اسی داستان بے پایاں کے عہد میں ہیں - اخبارات سریرہاے سلطنت کی سرنگونی اور تاجہاے شاہی کی دریوزہ گری کی خبروں کے علاوہ دوسری خبروں میں بہت ہی کم دلچسپی لیتے ہیں - مثال کے لیے ایک مختصر سے ہفتہ کی دو دہشت انگیز افواہیں ہیں - " بلغاری تخت کا انقلاب ' اور " پوسٹڈم " کی المن بارک سے ایک اہم خبر " یعنی شاہ البانیا کا اعلان !

اگر مسکین دزری اسوقت زندہ ہوتا ' تو جسطرح وہ لارڈ اسٹینلی پر ' جسکو اس کا باپ کتاب ارزق بر چیس Blue Book in breeches میں کہا کرتا تھا اور جس کے لیے تاج یونان کی خسروی کن مہم کوئی دلکشی پیدا نہ کرسکی ' رحم اور رشک کرتا تھا ' اسیطرح وہ شاہزادہ وائڈ پر رشک کرتا ' جسکے حصے میں البانیا کا تخت آیا ہے ' اور اس حکمرانی البانیا کی طلائی فرصت پر پرجوش نظمیں لکھتا رہتا -

دزری سنہ ۱۸۳۰ ع میں رشید پاشا سے یا میفا میں ملا تھا جسطرح کہ چند سال پہلے بائرن اسی شہر داستان میں علی اعظم سے ملا تھا اور ایک لمحے کے لیے قیام البانیا کا خیال خام رکھتا تھا - " ممکن ہے کہ ہوچکا ہوتا " اسکی کتاب کا یہ باب بھی کیا باب ہے ! یہ وہ دن تھے کہ یہ " عجیب و غریب بچہ " مشرق درخشاں میں الربی یا اسکندر کے طرز عمل کے دوبارہ جاری کرنے سے کہیں کم ' انگلستان کی وزارت عظمی کے خواب دیکھتا تھا !

وائڈ کا شاہزادہ ولیم غالباً مدرسہ خیالیہ Romantic School کا متبع نہیں ' اور نہ پوسٹڈم میں اس قسم کے خیالات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے -

پھر تخت البانیہ کی امید واری کے لیے کیا شرائط ہیں ؟ یہ ایک راز سربستہ ہے' ابھی اسی دن ٹیمس کے ایک ظریف مراسلہ نگار نے مشورہ دیا تھا کہ پرنسیس میوکل " ایٹ ہومس " کی کامیابی نے دول میں یہ خیال پیدا کیا ہے کہ اسکا شوہر ان باہم جنگ آرا البانیوں میں اتحاد و اتفاق کے روشناس کرنے کے لیے بخوبی موزوں ہوگا -

بہر نوع یہ تاریخ کی عجیب و غریب بازگشت ہے - کیونکہ البانیا کی روایات (Tradition) کا آغاز کیڈ مس (Cadmns) اور ہارمونیا (Harmonia) کے قصے سے ہوتا ہے جنکے یہاں الیریا (Illyria) پیدا ہوا ' جو تمام البانیوں کا مورث اعلی ہے -

آیا ایک ایسے تجربہ کا اعادہ مناسب ہے جسکو خدا علم السیاسہ کے عہد طفلی میں کامیابی نہ دیسکے ؟ یہ ایک علحدہ سوال ہے -

در حقیقت سچ یہ ہے کہ شاہزادہ وائڈ کا انتخاب نہیں ہوا ہے اور نہ وہ کسی خاص طریقہ پر البانیہ کی حکمرانی کے لیے تیار کیا گیا ہے' بلکہ اسکا انتخاب محض اسلیے ہوا کہ یورپ کے طبقہ شاہزادگان میں وہ ایک ایسی ذات ہے جو یہ کوشش کرکے دیکھنا چاہتی ہے' اور اسکے ساتھہ ہی نہ تو وائنا اور روما میں اسکے متعلق شکوک ہیں اور نہ وہ دول یورپ کی وسیع الاختلاف سرد مہریوں کیلیے اسمیں کوئی بر انگیختگی رکھتا ہے - فہم و ہمت کا بھی ثبوت ہوسکتا ہے اور امید ہے کہ ایسا ہے - اخر رومانیا اور بلغاریا کے بادشاہوں کے متعلق بھی تو کچھہ زیادہ معلوم نہ تھا جو اسی منصب کے لیے انتخاب کیے گئے تھے' اور ابھی تک اپنے اپنے تاجوں کو برقرار رکھے ہوے ہیں ؟

تاہم البانیا کی قسمت کے متعلق پیشینگوئی کرنے میں ان گذشتہ مثالوں پر اعتماد مناسب نہیں - یہ ملک رومانیا اور بلغاریا بلکہ عثمانی شاہنشاہی کی تمام سرحدی جاگیروں سے بالکل مختلف ہے - تقسیم اقوام اجتماعی' اور نیز تاریخی حیثیت سے یہ ایک دوسری ہی دنیا کا قلعہ ہے - نہ تو سلافیوں سے اسکو کوئی نسبی تعلق ہے اور نہ یونانیوں سے' اور نہ ترک ہی اسکو پوری طرح کبھی مطیع کرسکے - اجتماعی حیثیت سے یہ اب تک عہد قبائل میں ہے' البتہ یہ خیال کہ نہ کبھی وہاں ایک قوم ہوئی ہے اور نہ کبھی ہوگی' ضرور ایک مغالطہ ہے - ایک زمانے میں اسی طرح ایک قوم تھی جسطرح انگلستان انجیوں بادشاہوں کے زمانے میں ایک تھا -

اسکے جاگیردار نوابوں نے (Fendel Barons) بارہا بیرونی دشمنوں کے مقابلہ میں اپنے وطن عزیز کی متعدد طور پر مدافعت کی' مثلاً انکی جنگ زیر قیادت سکندر اعظم (یہ اسکندر مقدونی نہیں بلکہ اسکندر البانی ہے) - بارہا یہ بھی ہوا کہ خود انمیں سے کسی با شوکت و صولت شخص نے (جیسے محمود شوتی یا مشہور و معروف علی پاشا) بزور و جبر انمیں اتحاد قومی کی سی کیفیت پیدا کردی ' مگر یہ طریقہ اتحاد ہمیشہ داخلی رہا ' کبھی خارجی نہ ہوا ' یعنی اس شدید اتحاد کا محسوس کبھی بھی غیر البانی ہاتھہ نہ ہوا -

بیشک یہ ممکن ہے کہ البانیا کو فتح کرکے مثلاً آسٹریا کا ایک صوبہ بنا دیا جائے ' جیسا کہ وہ کسی زمانے میں رومی سلطنت کا ایک صوبہ تھا ' مگر ایک بین القومی معاہدہ اور ایک اجنبی شاہزادے کے زیر حکومت اسکو ایک قوم بنانا ' ایک مشکوک

53 الات ازاد

جو اردھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خلی بہادر- آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدہ الوالابصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

المشتہر

سید علی اکبر نمبر ۹۲ ڈالتلا لین کلکتہ -

28 اکسیر اعظم

ایجاد کردہ جناب حکیم حافظ ابو الفضل محمد شمس الدین صاحب

ایک سریع الاثر اور مجرب مرکب

ضعف دماغ و جگر کیلیے یہ ایک مجرب اور موثر دوا ہے - ضعف مثانہ کیلیے بھی اسکی تاثیر بے خطا اور آزمودہ ہے - ان تمام افسوس ناک اور مایوس کن امراض ضعف کیلیے اس سے بہتر زود اثر اور تعجب انگیز نتائج بخشنے والا اور کوئی نسخہ نہیں ہوسکتا - جنکی وجہ سے آج نئی نسل کا بڑا حصہ نا امیدی کی زندگی بسر کر رہا ہے اور اپنے فرائض حیات کے ادا کرنے سے عاجز ہے یہ اس طرح کی تمام نا امیدیوں کو جلد سے جلد مبدل بہ امید و نشاط کر دیتا - اور ایک نہایت صحیح و سالم اور ہر طرح تندرست شخص کی طاقت و صحت سے مایوس مریضوں کو شاد کام و کامیاب بنا دیتا ہے - صحت کی حالت میں اگر اسے استعمال کیا جائے تو اس سے بہتر اور کوئی شے قوت کو محفوظ رکھنے والی نہوگی -

قیمت فی ڈبیہ مبلغ ۳ روپیہ (تین روپیہ) محصول ڈاک ۹ آنہ

منیجر - دی یونانی مڈیکل اسٹورس

نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی کلکتہ

The Manager, The Unani Medical Stores,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

45 تجارت گاہ کا کارخانہ

یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسی ہیں جنکی سلفت اور تیاری کے لیے کلکتے ہی کی آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کی جاتی ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کی وارنش مثلاً روغنی بچھیا، ہوۃ، براون، زرد، کتھئی کالی، بکری اور بھیڑی کے کالے کے سر کا چمڑا، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز بنانیکا کالا اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا ہارنس بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ہم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پر مہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کی اپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں، اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

منقی الات ڈنئس

نزلہ کھانسی اور دمہ کا خرش ذائقہ اکسیر معجون قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ جسمیں سات روز کی دوا ہے - محصولڈاک ۳ آنہ منیجر دار الشفاء بھیونڈی ضلع تھانہ سے طلب کیجیے -

ذرے پاس

رسالہ زمانہ - مخزن - عصمت - تمدن - شمس بنگالہ - نظام المشایخ - صوفی - عصر جدید - کشمیری میگزین - الناظر - دکن ریویو - پنجاب ریویو وغیرہ وغیرہ ماہواری پرچوں کی مکمل و نا مکمل جلدیں معہ تصاویر قسم اعلی کے موجود ہیں - اور میں نصف قیمت پر دینے کیلیے طیار ہوں - جن صاحبوں کو ضرورت ہو وہ مجھ سے خط و کتابت کریں - بڑا ہی نایاب ذخیرہ ہے - متفرق پرچہ جات بھی بہت ہیں - جلد فرمایشیں بھیجدیجیے - تاکہ آیندہ افسوس کرنا نہ پڑے - کیونکہ اکثر گذشتہ پرچے بوکنی قیمت دینے سے بھی نہیں ملتے

المعلم

ماسٹر محمد حمزہ خاں مقام ملکہ پور ضلع بلڈانہ برار
P. O. Malkapur G. I. P. R.

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس مضبوط و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم بتانیوالی گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فاینٹ (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کبھی حرکت سے بند نہ ہوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - سسٹم - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ -

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ.

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

مکتوب مدینۂ منورہ

مدینہ یونیورسٹی

جناب مخدومي مکرمي مولانا مولوي ابوالکلام صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار الہلال کلکتہ - سلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ - آج اوس امرکا ظہور ہوا جس کے لیے مدت سے قلوب مشتاق اور ابصار بر سر انتظار تھے - یعني یونیورسٹي مدینہ منورہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا - یہ تقریب بڑے جلوس اور زیب و زینت اور آرایش کے ساتھہ آج ادا کي گئي - جناب حسن بصري پاشا والي مدینہ اور جناب زیور پاشا شیخ الحرم' اور قاضي بلدہ' اور مفتي احناف و شافعیہ' اور تمام عمائد اور امراے مدینہ شریک جلسہ تھے - افواج ترکي مع بینڈ صف بستہ استادہ تھیں - تماشائیوں کي وہ کثرت تھي کہ تل رکھنے کي جگہ نہ تھي - جناب شیخ عبد العزیز صاحب جاوش نے منجانب اعلی حضرت سلطان المعظم ایک خطبہ فصیح و بلیغ بزبان عربي سنایا' جس میں اس یونیورسٹي کے مقاصد اور اغراض اور منافع اور فوائد بتفصیل بیان فرمائے' اوسکے سننے سے تمام حاضرین خوشي کے مارے جامہ میں پھولے نہیں سماتے تھے - آخر سنگ بنیاد بڑے اہتمام اور شادماني سے نصب کیا گیا جس کا مضمون یہ تہا کہ یہ مدرسۂ کلیہ اعلی حضرت سلطان محمد رشاد خاں خامس نے سنہ ۱۳۳۲ ہجري کے پہلے دن میں قائم کیا - تمام حاضرین نے حضرت سلطان المعظم کے طول عمر اور ازدیاد جاہ و اقبال کے لیے دعا کي - آمین کي آواز سے سارا میدان گونج گیا - منجملہ مسلمانان ہند جناب مولوي محبوب عالم صاحب مالک و اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور شریک جلسہ تھے - اختتام جلسہ پر خاکسار نے اپني کل خدمات لائقہ بلا معاوضہ حسبة لله اس یونیورسٹي کے نذر کیں - الله تعالی قبول فرمائے - (کثر الله امثالکم - الہلال)

اب آپ سے اور تمام اسلامي اخبارات ہند سے بادب یہ استدعا ہے کہ اس یونیورسٹي کي تائید کے لیے مہما امکن ہر ایک مسلمان باشندہ ہند کو تحریص اور ترغیب دلائیں - اسطرح تمام برادران اسلامي ساکنین ہند سے توقع ہے کہ وہ اس اسلامي یونیورسٹي کي دامے' درمے' سخنے و قدمے ہر طرح کي امداد سے دریغ نہ فرمائینگے - حق تعالی کي قدرت عجیب ہے کہ اسلام کے نشر کي ابتدا بھي اسي مدینہ مبارکہ سے ہوئي' اور اس آخري زمانہ میں علوم و معارف کي اشاعت بھي یہیں سے شروع ہوئي فقط -

آپکا نیازمند

(نواب) وقار نواز جنگ - از مدینہ منورہ

شہادة اعداء

بقیہ برید فرنگ

سرویونکا وکیل' ایم - مجا تووچ M. Majatovitch جو صلح کانفرنس لندن اور قسطنطنیہ کے اجلاس میں شامل تھا' حسب ذیل خیالات کا ایک موقع پر اظہار کرتا ہے -

" سیاسي اغراض کیوجہ سے بلقاني ریاستوں نے ترکونکو رنگ آمیزي کرکے انتہا درجہ کا ایشیائي ظالم ظاہر کیا ہے' انکو ہم نے اسطرح ظاہر کیا کہ یہ ظالم قوم کسي طرح یوروپین تہذیب کو قبول کرنیکي صلاحیت ہي نہیں رکھتي - اگر غیر متعصبانہ نظروں سے تاریخ کا مطالعہ کیا جاے تو معلوم ہوگا کہ ترک یوروپین خصوصیات بمقابلہ ایشیائي خصوصیات کے زیادہ رکھتے ہیں - وہ ظالم ہرگز نہیں ہیں' بلکہ برخلاف اسکے انصاف اور حق پسندي کے دلي طرفدار اور پسند کرنیوالے ہیں - اسکے علاوہ اُنمیں اکثر وہ خوبیاں بھي ہیں جو قابل تعظیم ہیں -

ترکونکي سلطنت کي فوجي شان و شوکت کا آفتاب حقیقت میں اس شکست بلقان سے غروب نہیں ہوا ہے' بلکہ اس شکست میں ابھي قدرت کو ایک اہم تاریخي کام اس قوم سے لینا باقي ہے ترکونکي سلطنت ایک کڑي ہے جو یوروپ اور ایشیا کو ملاتي ہے' اور اسلام اور عیسائیت کو متحد کرتي ہے - اسي سلطنت کے ذریعہ سے مسیحیت اور اسلام ایک دوسرے سے مصافحہ کرینگے اور علحدہ علحدہ ترقي کرینگے' اور اس علحدگي میں بھي ایک مشارکت و امداد ہوگي - "

مسٹر آرتھہ فیلڈ Mr. Arthw Field جو عثماني کمیٹي کے ایک رکن ہیں' برطانوي اور ترکي اتحاد کیلیے اپیل کرتے ہوے کہتے ہیں :

" ترک ایک با مروت مخلص قوم ہے - ایسي قوم سے دول یوروپ کو اپنے قدیم معاہدہ توڑنے نہیں چاہئیں - بلکہ اُن معاہدوں کو مضبوط رشتوں سے اور زیادہ مستحکم کرنا چاہیے - ان عہد شکنیوں میں جو یوروپ نے ہمیشہ کي ہیں' ترکوں کے نقصان کا پہلو رکھا گیا ہے - برطانوي پالیسي کي بدل جانیسے جذبات اور نیک ارادونکو سلطنت برطانیہ نے کھو دیا - انکا حصول صرف اسي صورت میں ہوسکتا ہے کہ برطانوي ترکونکو اپنا دوست بنا لیں "

پریمیم بانڈ (تمسکات سلطنتہاے یورپ) خریدنے ہوں یا مدقوق مسلول مریض کا علاج کرانا ہو تو -

حکیم - ڈاکٹر - ایم - اے - سعید انصاري - بي - ایم - اس - سي

زبدة الحکماء - معالج خصوصي دق و سل

و موجد " اکسیر دق و سل "

پتہ :- شملہ یا لاہور سے خط وکتابت کیجئے - شکایت کا موقعہ نہ ہوگا -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - دارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

PRINTED &PUBLISHED BY A. K. AZAD. AT THE HILALA ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

فہرس الجز الثالث

از
۲ - جولائي سنہ ۱۹۱۴ ع
تا
۲۴ - دسمبر سنہ ۱۹۱۴ ع

القسم الاول

نوٹ :- یہ فہرست الہلال کی مطبوعہ فہرست کا عکس ہے جس میں غلطی سے ۲ جولائی ۱۹۱۴ء تا ۲۴ دسمبر ۱۹۱۴ء چھپ گیا ہے۔ دراصل یہ فہرست الہلال جلد سوم (۲ جولائی ۱۹۱۳ء تا ۲۴ دسمبر ۱۹۱۳ء) سے متعلق ہے۔ (مرتب)

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل رعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی اٹھنا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

... کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

...

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی ... بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں دردسر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کلٹھیاں

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار اٹھ ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجئے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ... و ... ڈاکٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳

کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[47] گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد، عورتیں، لڑکے، فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ، برائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمالیجے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بدل نٹ کٹنگ (یعنے سپاری ترش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگائیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھ سو کی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون، جو ضروری ہوں، ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ دوکانوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا، آپ نے روانہ کیا، اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

آدرشہ نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ

سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نواب پور بازار - ڈھاکہ

اقوام المنظوم